اطلاع - اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقین اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹائٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین اسمین بعض کتب حدیث و فقہ اردو و فارسی و عربی کی درج کرتے ہین تا کہ جس فن کی یہ کتاب ہے اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو -

حدیث اہل سنت اردو

تحفۃ الاخیار - ترجمہ مشارق الانوار مترجمہ مولوی خرم علی -

مظاہر حق - ہر چہار جلد مترجمہ مولوی محمد قطب الدین خان دہلوی مرحوم -

فقہ اہل سنت اردو

غایۃ الاوطار - ترجمہ اردو درمختار مترجمہ مولوی خرم علی و مولوی محمد احسن کامل چار جلدمین -

راہ نجات - ضروری مسائل نماز و روزہ وغیرہ -

مفتاح الجنۃ - از مولوی کرامت علی جونپوری -

حقیقۃ الصلوۃ - مع رسالہ بے نمازان -

کشف الحاجات - ترجمہ اردو مالابد منہ از مولوی محمد نور الدین -

ہزار مسئلہ شامل ہفت رسالہ - مولفہ عبد اللہ

ترجمہ فتاوای عالمگیری - کامل ہر چہار جلد مع مقدمہ جلد اول مترجمہ مولانا احتشام الدین و مابقی ہر سہ جلد مع مقدمہ مترجمہ مولانا امیر علی -

شرع محمدی منظوم - مسائل فقہیہ از محمد جان قند ہاری -

تنبیہ الغافلین - مسائل دینیہ -

حیرت الفقہ - مسائل مشکلہ فقہ از مولوی ابراہیم حسین بنگلوری -

جواب السائلین - بطور استفتا -

کنز الدقائق - اردو ترجمہ از مولوی محمد سلطان خان -

چہل مسائل فقہ - از مولوی ابراہیم حسین بنگلوری -

اشرف المسائل - از مولوی اشرف علیخان -

رسالہ تجہیز و تکفین میت - از محمد عمر -

حدیث اہل سنت فارسی

اشعۃ اللمعات حامل المتن - شرح مشکوۃ از مولانا عبد الحق محدث دہلوی - چار مجلدات مین پوری شرح مع ترجمہ -

فقہ اہل سنت فارسی

شرح سفر السعادت - از مولانا عبد الحق دہلوی معروف -

تاج الحج مسمی بہ غایۃ الشعور از ملا محمد شاہ -

ہدایہ - پیشانی پر اصل عربی اور تحت مین ترجمہ فارسی مع شرح از علماے کلکتہ جو مدت سے متداول ہے

تذکرۃ الجمعہ - احکام جمعہ از مولوی عبد السلام -

تبیان فی احکام الدخان - در حکم تنباکو و حقہ از ملا معین الدین -

بدائع منظوم - مسائل فقہ نظم فارسی ملا ناظم علی -

نام حق - مشہور درسی از شیخ شرف الدین بخاری -

مائۃ مسائل - سو مسائل از مولانا احمد اللہ رح

شرح وقایہ فارسی - مع حاشیہ ملتقی الابحر از شاہ عبد الحق محدث دہلوی -

مسالک المتقین - مرغوب علماے ولایت از مولوی الکہ یار خان -

فتاوے برہنہ - جامع الابواب فقہ از مفتی نصیر الدین

قدوری - مترجمہ مولانا ابو القاسم جدید الطبع -

شرح فارسی مختصر وقایہ - از عبد الرحمن جامی -

کنز فارسی - از مفتی نصیر الدین کرمانی محشے مع فرہنگ -

مالا بد منہ - از قاضی ثناء اللہ رحمۃ اللہ مع وصیت نامہ -

شرح مختصر وقایہ کوہستری - از مولانا جلال الدین -

رسالہ قاضی قطب - ذکر ایمان و ارکان -

احادیث اہل سنت عربی

تیسیر الوصول احادیث جامع الاصول - از شیخ عبد الرحمن بن علی یمنی معروف -

جامع ترمذی - از امام ابو عیسے رح صحاح ستہ مین سے معروف مع رسالہ اصول حدیث جرجانی و شمائل جدید طبع -

قسطلانی - شہاب الدین قسطلانی کی شرح صحیح البخاری مع شرح از علماے کلکتہ جو مدت سے متداول و مستند ہے مسمی بارشاد الساری معروف بقسطلانی دس مجلدات مین پوری شرح خط نسخ -

سنن ابی داؤد - ہر چہار جلد کامل دو جلد مین از امام سلیمان بن اشعث داخل صحاح ستہ معروف -

دلائل الخیرات - با ترجمہ فارسی و اسماے متبرکہ و خواص اسماء ستہ معروف -

زاد السبیل الی الجنۃ و السلسبیل - ذخیرہ احادیث مولانا غلام یحیی -

عناصر الخیرات - با ترجمہ اردو از حکیم ناصر علی صاحب

فقہ اہل سنت عربی

ابو المکارم - شرح مختصر وقایہ از عبد اللہ بن محمد معروف

برجندی - شرح مختصر وقایہ از مولانا عبد العلی رحمہ اللہ معتبر و معروف -

جامع الرموز - شرح مختصر وقایہ از ملا شمس محمد قہستانی متداول -

فتح القدیر - پیشانی پر ہدایہ اور تحت مین حاشیہ فتح القدیر از امام کمال الدین بن الہمام نہایت مستند و باعظمت شرح مشہور و معروف اور آخر مین تکملہ زین الدین افندی کامل چار مجلد ضخیم -

نور علی نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء

الحمد للہ کہ کتاب جامع اصول و فروع دین حاوی اقوال متقدمین و متاخرین معدن احادیث نبوی مخزن آثار مصطفوی علیہ

جلد دوم

جامع ترمذی

مع

اردو

جسکو

محدث و فقیہ مولوی فضل احمد انصاری لاہوری مصحح مطبع نولکشور شاخ لاہور نے حسب الایمای منشی نولکشور سی آئی ای بغرض فائدہ عام ترجمہ کیا

مطبع فیض منبع منشی نولکشور لکھنؤ میں حلیہ طبع سے آراستہ ہوا

فہرست ابواب ترجمہ جامع ترمذی جلد دوم

صفحہ	مضمون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابواب الاطعمة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب ماجاء علی

ما کان یاکل النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** محمد بن بشار ثنا معاذ بن ھشام ثنی ابی عن یونس عن قتادة عن انس قال ما اکل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی خوان ولا سکرجة ولا خبز له مرقق فقلت لقتادة فعلی ما کانوا یاکلون قال علی ھذہ السفر ھذا حدیث حسن غریب قال محمد بن بشار یونس ھذا ھو یونس الاسکاف وقد روی عبد الوارث عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن انس نحوہ **باب** ماجاء فی اکل الارنب **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا ابو داؤد ثنا شعبة عن ھشام بن زید قال سمعت انسا یقول انفجنا ارنبا بمر الظھران فسعی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلفھا فادرکتھا فاخذتھا فاتیت بھا ابا طلحة فذبحھا بمروة فبعث معی بفخذھا او بورکھا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاکله فقلت اکله قال قبله وفی الباب عن جابر وعمار ومحمد بن صفوان ومحمد بن صیفی ھذا حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اکثر اھل العلم لا یرون باکل الارنب باسا وقد کرہ بعض اھل العلم اکل الارنب وقالوا انھا تدمی

ابواب کھانے کے بیان مین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہین **باب** کس چیز پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کھانا کھاتے تھے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن ہشام نے کہا حدیث کی مجھسے میرے باپ نے یونس سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس سے کہا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ تو خانچہ[1] پر کھانا کھایا اور نہ چھوٹے برتنون پر۔ اور نہ آپ کے لئے چپاتی پکائی گئی ہو سعید نے قتادہ سے کہا پھر آپ کس برتن پر کھاتے تھے کہا اُسنے ان دسترخوانون پر۔ یہ حدیث حسن غریب ہی۔ کہا محمد بن بشار نے یہ یونس وہ یونس اسکاف ہی۔ اور روایت کی ہی عبد الوارث نے سعید بن ابی عروبہ سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس سے مثل اسکے۔ **باب** خرگوش کے کھانے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے ہشام بن زید سے کہا اُسنے سنا مین نے انس سے کہ کہتا تھے مر الظہران (نام موضع قریب مکہ) مین ایک خرگوش اُٹھا یا سو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اسکے پیچھے دوڑے سو مین نے اسکے پاس ہو کر اسکو پکڑ لیا اور اسکو مین ابو طلحہ کے پاس لایا سو ابو طلحہ نے اُسکو چھُری سے ذبح کیا اور مجھے اُسکی ران یا چوتڑ (شک راوی) دیکر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا سو آپ نے اسکو کھایا۔ پس مین نے اس سے کہا آپ نے اُسکو کھایا ہی کہا اُسنے آپنے اُسکو قبول کر لیا تھا۔ اور اس باب مین روایت ہی جابر اور عمار اور محمد بن صفوان اور محمد بن صیفی سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن صحیح ہی اور اکثر اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہی کہ وہ خرگوش کے کھانے مین کچھ خوف نہین جانتے۔ اور بعض اہل علم نے خرگوش کے کھانے کو مکروہ جانا ہی اور کہا ہی اسکو حیض آتا ہی

[1] خوان خانچہ کو بولتے ہین مراد اس سے میز ہی اور سکرجہ ان برتنون کو بولتے ہین جو چھوٹے چھوٹے برتن بنی مین رکھے ہوئے ہوتے ہین چونکہ آپکے اخلاق نہایت کریمانہ اور بزرگانہ تھے اسلیئے آپ ایسے برتنون مین کھانا کھانے سے متنفر ہوتے تھے کیونکہ ایسے برتنون مین کھانا کھانا عموماً متکبرون کا طریق ہی اور چپاتی بھی آپنے بعد حصول رسالت کے اسیوجہ سے نہین کھائی ۱۲

نور علی نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء

الحمد للہ کہ کتاب جامع اصول و فروع دین حاوی اقوال متقدمین و متاخرین معدن احادیث نبوی مخزن آثار مصطفوی

جلد دوم

ترجمہ جامع ترمذی

حامل المتن

محدث و فقیہ مولوی فضل احمد انصاری لاہوری مصحح مطبع نولکشور شاخ لاہور حسب الایمائے منشی نولکشور سی آئی ای بغرض فائدہ عام ترجمہ کیا

مطبع فیض منبع منشی نولکشور میں لکھنؤ جلیۂ طبع سے آراستہ ہوا

باب ما جاء فی اکل لحوم الخیل **حدثنا** قتیبۃ ونصر بن علی قالا ثنا سفیان عن عمرو بن دینار عن جابر قال اطعمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحوم الخیل ونہانا عن لحوم الحمر وفی الباب عن اسماء بنت ابی بکر **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح وھکذا روی غیر واحد عن عمرو بن دینار عن جابر وروی حماد بن زید عن عمرو بن دینار عن محمد بن علی عن جابر ورِوایۃ ابن عیینۃ اصح وسمعت محمدا یقول سفیان بن عیینۃ احفظ من حماد بن زید **باب** ما جاء فی لحوم الحمر الاھلیۃ **حدثنا** محمد بن بشار ثنا عبد الوھاب الثقفی عن یحیی بن سعید الانصاری عن مالک بن انس عن الزھری ح وثنا ابن ابی عمر ثنا سفیان بن عیینۃ عن الزھری عن عبد اللہ والحسن ابنی محمد بن علی عن ابیھما عن علی قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن متعۃ النساء زمن خیبر وعن لحوم الحمر الاھلیۃ **حدثنا** سعید بن عبد الرحمن المخزومی ثنا سفیان عن الزھری عن عبد اللہ والحسن ابنی محمد بن علی قال الزھری وکان ارضاھما الحسن بن محمد وقال غیر سعید بن عبد الرحمن عن ابن عیینۃ وکان ارضاھما عبد اللہ بن محمد **حدثنا** ابو کریب ثنا حسین بن علی عن زائدۃ عن محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرم یوم خیبر کل ذی ناب من السباع والمجثمۃ والحمار الانسی وفی الباب عن علی وجابر والبراء وابن ابی اوفی وانس والعرباض بن ساریۃ وابی ثعلبۃ وابن عمر وابی سعید ھذا حدیث حسن صحیح وروی عبد العزیز بن محمد وغیرہ عن محمد بن عمرو ھذا الحدیث وانما ذکروا حرفا واحدا نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کل ذی ناب من السباع **باب** ما جاء فی الاکل فی آنیۃ الکفار **حدثنا** زید بن اخزم الطائی ثنا مسلم بن قتیبۃ ثنا شعبۃ عن ایوب عن ابی قلابۃ عن ابی ثعلبۃ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قدور المجوس قال انقوھا غسلا واطبخوا فیھا

باب گھوڑے کے گوشت کھانے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ اور نصر بن علی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے سفیان نے عمرو بن دینار سے اُسنے جابر سے کہا اُسنے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کا گوشت کھلایا ہے اور گدھوں کے گوشت سے منع کیا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے اسماء بنت ابی بکر سے۔ کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ایسی ہی کئی ایک نے عمرو بن دینار سے اُسنے جابر سے روایت کی ہے۔ اور روایت کی ہے حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے اُسنے محمد بن علی سے اُسنے جابر سے۔ اور روایت ابن عیینہ کی صحیح ہے اور سنا میں نے محمد سے کہ فرماتے سفیان بن عیینہ حماد بن زید سے زیادہ حافظ ہے **باب** گدھوں اہلی کے گوشت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوہاب ثقفی نے یحیی بن سعید انصاری سے اُسنے مالک بن انس سے اُسنے زہری سے ح اور حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے عبد اللہ اور حسن سے جو بیٹے محمد بن علی کے ہیں اُن دونوں نے اپنے باپ سے اُسنے حضرت علی سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے متعہ کرنے سے خیبر کے دن منع کیا ہے اور گدھوں اہلی کے گوشت سے۔ کہا زہری نے اور بہتر اُن دونوں میں سے حسن بن محمد ہے اور کہا غیر سعید بن عبد الرحمن نے ابن عیینہ سے اور بہتر اُن دونوں میں سے عبد اللہ بن محمد ہے۔ **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے حسن بن علی نے زائدہ سے اُسنے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن ہر ایک ذی ناب کو درندوں سے منع کیا ہے اور اس جانور سے کہ جسکو نشانہ بنایا جاتا ہے اور گدھے اہلی سے۔ اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی اور جابر اور براء اور ابن ابی اوفی اور انس اور عرباض بن ساریہ اور ابی ثعلبہ اور ابن عمر اور ابی سعید سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور عبد العزیز بن محمد وغیرہ نے یہ حدیث محمد بن عمرو سے روایت کی ہے۔ اور انھوں نے ایک ہی حرف ذکر کیا ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک ذی ناب سے درندوں سے **باب** کافروں کے برتن میں کھانے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے زید بن اخزم طائی نے کہا حدیث کی ہمسے مسلم بن قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے ایوب سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے ابی ثعلبہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مجوسیوں کی ہانڈیوں کی بابت سوال ہوا فرمایا آپ نے اُنکو دھو کر صاف کر لو اور اُنمیں پکالو

بقیہ حاشیہ صفحہ ۳ منع کرتا ہوں۔ یہ حدیث مجمل ہے اسپر کہ آپنے پہلے اس حدیث کے فرمایا ہے کہ لا نسل للمسوخ یعنی جس چیز کی صورت بدلی جاتی ہے اسکی نسل زندہ نہیں رہتی [illegible] جسکی صورت بدلی ہے وہ بعد تین روز کے مرگئی ہے۔ اور حرمت [illegible] کے کھانے کی ممانعت ثابت ہوئی ہے انکو ائمہ حفاظ نے ضعیف کیا ہے۔ اگر ان حدیثوں کو حسن کے درجہ کو تسلیم کیا جائے [illegible] نے کہا ہے تو بھی ادلہ حلت کا معارض نہیں ہوسکتیں امام نووی نے کہا ہے اجمع المسلمون علی ان الضبع حلال لیس بمکروہ الا ما حکی عن اصحاب ابی حنیفۃ من کراہتہ والا ما حکاہ [illegible] ثابت عن احد فان صح عن احد فمحجوج بالنصوص وباجماع من قبلہ انتہی ۱۲ اسلاف کفار ہندی میں [illegible] کہا کہ کیا کفتار کا شکار کرنا درست ہے کہا [illegible] کی کتاب میں لکھا ہے کہ گھوڑے کا گوشت ایک روایت میں مکروہ تحریمی ہے اور ایک روایت میں تنزیہی اور یہی ظاہر روایت ہے اور یہی مذہب صاحبین کا ہے اور یہی صحیح ہے [illegible]

باب فی اکل الضب **حدثنا** قتیبة ثنا مالك بن انس عن عبد الله بن دینار عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم سئل عن اکل الضب فقال لا آکله ولا احرمه وفی الباب عن عمر وابی سعید وابن عباس وثابت بن ودیعة وجابر وعبد الرحمن بن حسنة هذا حدیث حسن صحیح وقد اختلف اهل العلم فی اکل الضب فرخص فیه بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم وکرهه بعضهم ویروی عن ابن عباس انه قال اکل الضب علی مائدة رسول الله صلی الله علیه وسلم وانما ترکه رسول الله صلی الله علیه وسلم تقذرا **باب** ما جاء فی اکل الضبع **حدثنا** احمد بن منیع ثنا اسمٰعیل بن ابراهیم ثنا ابن جریج عن عبد الله بن عبید بن عمیر عن ابن ابی عمار قال قلت لجابر الضبع اصید هی قال نعم قلت اکلها قال نعم قلت اقاله رسول الله صلی الله علیه وسلم قال نعم هذا حدیث حسن صحیح وقد ذهب بعض اهل العلم الی هذا ولم یروا بأسا باکل الضبع وهو قول احمد واسحاق وروی عن النبی صلی الله علیه وسلم حدیث فی کراهیة اکل الضبع ولیس اسناده بالقوی وقد کره بعض اهل العلم اکل الضبع وهو قول ابن المبارك قال یحیی بن القطان وروی جریر بن حازم هذا الحدیث عن عبد الله بن عبید بن عمیر عن ابن ابی عمار عن جابر عن عمر قوله وحدیث ابن جریج اصح **حدثنا** هناد ثنا ابو معاویة عن اسمٰعیل بن مسلم عن عبد الکریم ابی امیة عن حبان بن جزء عن اخیه خزیمة بن جزء قال سألت رسول الله صلی الله علیه وسلم عن اکل الضبع فقال ویاکل الضبع احد وسألته عن اکل الذئب قال ویاکل الذئب احد فیه خیر هذا حدیث لیس اسناده بالقوی لا نعرفه الا من حدیث اسمٰعیل بن مسلم عن عبد الکریم ابی امیة وقد تکلم بعض اهل الحدیث فی اسمٰعیل وعبد الکریم ابی امیة وهو عبد الکریم بن قیس هو ابن ابی المخارق وعبد الکریم بن مالك الجزری ثقة

باب گوہ کے کھانے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے عبد اللہ بن دینار سے اُنسنے ابن عمرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گوہ[1] کے کھانے سے سوال کئے گئے سو فرمایا آپ نے نہ میں اسکو کھاتا ہوں اور نہ اسکو حرام کرتا ہوں۔ اور اس باب میں روایت ہی عمر اور ابی سعید اور ابن عباس اور ثابت بن ودیعہ اور جابر اور عبد الرحمن بن حسنہ سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور اہل علم نے گوہ کے کھانے میں اختلاف کیا ہی بعض اہل علم نے صحابہ وغیرہ سے اسکی رخصت دی ہی اور بعض نے اسکو مکروہ جانا ہی۔ اور مروی ہی ابن عباس سے کہ کہا اُسنے گوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستر خوان پر کھائی گئی ہی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو برا جانکر ترک کیا ہی۔ **باب** کفتار[2] کے کھانے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابراہیم نے کہا حدیث کی ہمسے ابن جریج نے عبد اللہ بن عبید بن عمیر سے اُسنے ابن ابی عمار سے کہا اُسنے میں نے جابر سے کہا کیا کفتار شکار ہی کہا اُسنے ہاں کہا میں نے میں اُسکو کھالوں کہا اُسنے ہاں میں نے کہا کیا یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہی کہا اُسنے ہاں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی اور بعض اہل علم اسکی طرف گئے ہیں اور اُنھوں نے کفتار کے کھانے میں کچھ خوف نہیں دیکھا۔ اور یہ قول امام احمد اور اسحاق کا ہی۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کفتار کے کھانے کی کراہت کے باب میں حدیث روایت کی گئی ہی اور اسناد اُسکی قوی نہیں ہی۔ اور بعض اہل علم نے کفتار کے کھانے کو مکروہ جانا ہی اور یہ قول ابن مبارک کا ہی۔ کہا یحیی بن قطان نے اور روایت کی ہی جریر بن حازم نے یہ حدیث عبد اللہ بن عمیر سے اُسنے ابن ابی عمار سے اُسنے جابر سے اُسنے عمر سے قول اسکا۔ اور حدیث ابن جریج کی صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اسمٰعیل بن مسلم سے اُسنے عبد الکریم ابی امیہ سے اُسنے حبان بن جزء سے اُسنے اپنے بھائی خزیمہ بن جزء سے کہا اُسنے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کفتار کے کھانے کی بابت سوال کیا پس فرمایا آپنے کیا کوئی کفتار کھاتا ہی۔ اور میں نے آپسے بھیڑیے کے کھانے کی بابت سوال کیا فرمایا آپنے اور کیا کوئی بھیڑیے کو کھاتا ہی جو اسمیں بہتری ہو۔ یہ ایسی حدیث ہی کہ اسکی اسناد قوی نہیں نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق اسمٰعیل بن مسلم سے جو راوی ہی عبد الکریم ابی امیہ سے اور بعض اہل حدیث نے اسمٰعیل اور عبد الکریم ابی امیہ کے حق میں کلام کیا ہی۔ اور یہ عبد الکریم بن قیس بن ابی المخارق ہی۔ اور عبد الکریم بن مالک جزری ثقہ ہی

[1] ظاہر نصوص اسی پر دال ہیں کہ گوہ حلال ہی جیسا کہ صحیحین میں ہی کلوہ فانہ حلال یعنی کھاؤ اُسکو اسلیے کہ حلال ہی اور صحیحین میں ہی کہ فرمایا آپنے آخر حدیث میں۔ میں اسکو اسلیے نہیں کھاتا کہ میری قوم کی زمین میں نہیں ہوتی اسلیے میرا دل اسکے کھانے کو نہیں چاہتا ہی متر جم ایسے الفاظ سے شرعی حکم جس سے کراہت ثابت ہو نہیں ہو سکتا۔ اور صحیح مسلم میں آیا ہی کہ ایک اعرابی آنحضرت کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں ایسی زمین میں رہتا ہوں کہ وہاں گوہ اکثر ہوتی ہی اور وہی میری قوم بہت کھاتی ہی۔ آپنے اسکو کوئی جواب نہ دیا پھر اُسنے سوال کیا پھر بھی آپنے کوئی جواب نہ دیا آنحضرت نے تیسری بار فرمایا اے اعرابی اللہ تعالی کا ایک قوم پر بنی اسرائیل میں سے غضب نازل ہوا تو اللہ تعالی نے انکی صورت بدل کر جانور بنا دیا اور میں نہیں جانتا کہ یہ جانور انھیں سے ہیں یا نہیں سے میں انکو کھاتا ہوں اور نہ انسے باقی آئندہ

هذا الحديث عن الزهري عن عبيد الله عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم سئل ولم يذكروا فيه عن ميمونة وحديث ابن عباس عن ميمونة اصح وروى معمر عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه وهذا حديث غير محفوظ سمعت محمد بن اسمعيل يقول حديث معمر عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا اخطأ والصحيح حديث الزهري عن عبيد الله عن ابن عباس عن ميمونة **باب** ماجاء في النهي عن الاكل والشرب بالشمال **حدثنا** اسحق بن منصور ثنا عبد الله بن نمير ثنا عبيد الله بن عمر عن ابن شهاب عن ابي بكر بن عبيد الله بن عبد الله بن عمر عن عبد الله بن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا ياكل احدكم بشماله ولا يشرب بشماله فان الشيطن ياكل بشماله ويشرب بشماله وفي الباب عن جابر وعمر بن ابي سلمة وسلمة بن الاكوع وانس بن مالك وحفصة هذا حديث حسن صحيح وهكذا روى مالك وابن عيينة عن الزهري عن ابي بكر بن عبيد الله عن ابن عمر وروى معمر وعقيل عن الزهري عن سالم عن ابن عمر ورواية مالك وابن عيينة اصح **باب** ماجاء في لعق الاصابع **حدثنا** محمد بن عبد الملك بن ابي الشوارب ثنا عبد العزيز بن المختار عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اكل احدكم فليلعق اصابعه فانه لا يدري في ايتهن البركة وفي الباب عن جابر وكعب بن مالك وانس وهذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه من حديث سهيل **باب** ماجاء في اللقمة تسقط **حدثنا** قتيبة ثنا ابن لهيعة عن ابي الزبير عن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا اكل احدكم طعاما فسقطت لقمته فليمط ما رابه منها ثم ليطعمها ولا يدعها للشيطان وفي الباب عن انس **حدثنا** الحسن بن علي الخلال ثنا عفان بن مسلم ثنا حماد بن سلمة ثنا ثابت عن انس

یہ حدیث زہری سے اُسنے روایت کی عبید اللہ سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سوال کئے گئے۔ اور اسمیں میمونہ کا ذکر نہیں کیا گیا۔ اور حدیث ابن عباس کی جو میمونہ سے ہے بہت صحیح ہے۔ اور روایت کی ہے معمر نے زہری سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور یہ حدیث محفوظ نہیں ہے سنا میں نے محمد بن اسمعیل بخاری سے کہ فرماتے حدیث معمر کی جو اُسنے زہری سے روایت کی ہے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں خطا ہے۔ اور صحیح حدیث زہری کی ہے جو اُسنے عبید اللہ سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے میمونہ سے روایت کی ہے۔ **باب** اس بیان میں جو بائیں ہاتھ کے ساتھ کھانے اور پینے سے نہی وارد ہوئی ہے **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن نمیر نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن عمر نے ابن شہاب سے اُسنے ابی بکر بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے اُسنے عبد اللہ بن عمر سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاہیے کہ کوئی شخص تم میں سے بائیں ہاتھ کے ساتھ نہ کھائے اور نہ بائیں ہاتھ کے ساتھ پیئے اسلئے کہ شیطان[1] بائیں ہاتھ کے ساتھ کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ کے ساتھ پیتا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے جابر اور عمر بن ابی سلمہ اور سلمہ بن اکوع اور انس بن مالک اور حفصہ سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کی ہے امام مالک اور ابن عیینہ نے زہری سے اُسنے ابی بکر بن عبید اللہ سے اُسنے ابن عمر سے۔ اور روایت کی معمر اور عقیل نے زہری سے اُسنے سالم سے اُسنے ابن عمر سے۔ اور روایت مالک اور ابن عیینہ کی بہت صحیح ہے۔ **باب** انگلیوں کے چاٹنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن مختار نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم میں سے کھانا کھائے تو چاہیے کہ اپنی انگلیوں کو چاٹے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ کونسی میں برکت ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے جابر اور کعب بن مالک اور انس سے رضی اللہ عنہم۔ اور یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے یعنے طریق سہیل سے **باب** اس لقمہ کے بیان میں جو گر پڑتا ہے۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے یہ کہ نبی صلعم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے کھانا کھائے اور کوئی لقمہ گر پڑے تو چاہیے کہ اس سے جو چیز اسکو شک میں ڈالتی ہو دور کر دے پھر اسکو کھالے اور اسکو شیطان کے لئے نہ چھوڑے۔ اور اس باب میں روایت ہے انس سے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے عفان بن مسلم نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے کہا حدیث کی ہمسے ثابت نے انس سے

[1] معنی اسکے یہ ہیں کہ اگر یہ خود اسطرح سے کھائیگا تو باقی آدمی بھی اسکو دیکھکر اسیطور سے کھانا کھائیں گے اور صالحین بندوں کے فعل کے مخالف فعل انکا ہوگا تو اہانت کے مستوجب ہونگے۔ نہ کرامت کے جو کہ شکر نعمت الہی کا ثمرہ ہے۔ اور طیبی نے کہا ہے اسکو ظاہر پر حمل کرنے میں بھی کوئی نقصان نہیں ہے ۱۲

ونهى عن كل سبع ذى ناب هذا حديث مشهور من حديث ابى ثعلبة وروى عنه من غير هذا الوجه وابو ثعلبة اسمه جرثوم ويقال جرهم ويقال ناشب وقد ذكر هذا الحديث عن ابى قلابة عن ابى اسماء الرحبى عن ابى ثعلبة **حدثنا** على بن عيسى بن يزيد البغدادى ثنا عبيد الله بن محمد بن القرشى ثنا حماد بن سلمة عن ايوب وقتادة عن ابى قلابة عن ابى اسماء الرحبى عن ابى ثعلبة الخشنى انه قال يا رسول الله انا بارض اهل كتاب فنطبخ فى قدورهم ونشرب فى آنيتهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لم تجدوا غيرها فارحضوها بالماء ثم قال يا رسول الله انا بارض صيد فكيف نصنع قال اذا ارسلت كلبك المكلب وذكرت اسم الله فقتل فكل وان كان غير مكلب فذكى فكل واذا رميت بسهمك وذكرت اسم الله فقتل فكل هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء فى الفارة تموت فى السمن **حدثنا** سعيد بن عبد الرحمن وابو عمار قالا ثنا سفيان عن الزهرى عن عبيد الله عن ابن عباس عن ميمونة ان فارة وقعت فى سمن فماتت فسئل عنها النبى صلى الله عليه وسلم فقال القوها وما حولها فكلوه وفى الباب عن ابى هريرة هذا حديث حسن صحيح وقد روى

اور منع کیا ہر درندے ذی ناب سے۔ یہ حدیث طریق ابی ثعلبہ سے مشہور ہے اور اس سے غیر اس وجہ سے بھی مروی ہے۔ اور ابو ثعلبہ کا نام جرثوم ہے اور کہا گیا ہے جرہم اور بعض نے کہا ہے ناشب۔ اور ذکر کی گئی ہے یہ حدیث ابی قلابہ سے اُسنے روایت کی ابی اسماء رحبی سے اُسنے ابی ثعلبہ سے
حدیث کی ہمسے علی بن عیسی بن یزید بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن محمد بن قرشی نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے ایوب اور قتادہ سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے ابی اسماء رحبی سے اُسنے ابی ثعلبہ خشنی سے یہ کہ کہا اُسنے یا رسول اللہ ہم اہل کتاب کی زمین میں بستے ہیں اور اُنکی ہانڈیوں میں کھانا پکاتے ہیں اور اُنکے برتنوں میں پانی پیتے ہیں پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سوا اُسکے اور کوئی برتن نہ پاؤ تو اُنکو پانی سے صاف کر لو پھر کہا اُسنے یا رسول اللہ ہم شکاری زمین میں ہیں سو کسطرح کیا کریں فرمایا آپ نے جب تو نے اپنا کتا سکھلایا ہوا چھوڑ دیا اور اللہ کا نام پڑھ دیا پھر اُسنے (اس شکار کو) قتل کر ڈالا تو کھالے اور اگر وہ کتا سکھلایا ہوا نہ ہو اور شکار ذبح کیا گیا تو بھی کھالے اور جب تو نے اپنا تیر چلایا اور اللہ کا نام پڑھ دیا اور اُسنے قتل کر ڈالا تو بھی کھالے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

باب بیان میں چوہے کے کہ گھی میں مرجائے **حدیث** کی ہمسے سعید بن عبد الرحمن اور ابو عمار نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے عبید اللہ سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے میمونہ سے یہ کہ چوہا گھی میں گر پڑا اور مر گیا پس اسکی بابت نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا تو فرمایا آپ نے اُس چوہے کو اور اُسکے گرداگرد کے گھی کو پھینک دو اور اُس گھی کو (جو باقی ہے) کھالو۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہے

بقیہ حاشیہ ص۴ ابو داؤد کی ہے کہ نہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن لحوم الخیل والبغال والحمیر اور دوسری دلیل یہ آیت ہے والخیل والبغال والحمیر لترکبوها وزینة یعنے اللہ تعالے نے ان چیزوں کا احسان بندوں پر یہی بتلایا ہے کہ انمیں تمھاری زینت اور سواری ہے اگر انکا کھانا جائز ہوتا تو یہ احسان بالاولی بیان ہوتا انتہی مختصر الطیبی وغیرہ نے جواب اسکا یہ لکھا ہے کہ سواری اور زینت کا بیان کرنا یہ نہیں چاہتا تھا کہ نفع ان دونوں ہی میں منحصر ہے۔ اور حدیث مذکورہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہے روایت صحیحہ کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ پس کیونکر ایسے دلائل ظاہر آیت اور صحیح حدیث کا مقابلہ کر سکتے ہیں قرآن میں وارد ہے قل لا اجد فیما اوحی الی محرما علے طاعم یطعمه اور صحیحین وغیرہ میں جابر سے مروی ہے ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم اذن فی لحوم الخیل وفی غیر هما من حدیث اسماء بنت ابی بکر قالت ذبحنا علی عهد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرسا ونحن بالمدینة فاکلنا۔ اور امام احمد کی روایت میں ہے فاکلنا ونحن اهل بیته۔ اور صحابہ نے گھوڑے کی حلت پر اجماع کیا ہے اور کوئی صحابی اسکا مخالف نہیں ہوا جیسا کہ جاہلیت کے زمانہ میں اسکا گوشت کھاتے تھے ویسا ہی اسلام نے اسکو جائز رکھا۔ اور قول ابن عباس کا جو اسکی کراہت میں مروی ہے صحیح طور پر ابن عباس سے ثابت نہیں ہوا۔ اور قائل کراہت کے بعض حنفیہ اور امام مالک اور حاکم بن عتیبہ ہیں اور حق حلت ہے بلا کراہت جیسا کہ ثابت ہوا ۱۲ ؎ ذی ناب وہ چیز ہے جو دانتوں سے شکار کرتی ہے جیسے شیر بھیڑیا وغیرہ قوم جسکو نشانہ بناتے ہیں یعنے وہ جانور جو ایک جگہ باندھکر اسکو تیر مار کر قتل کر دیتے ہیں ۱۲ ؎ متن کی روایت جو کہ متن میں مذکور ہے اسکو بخاری نے بھی اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے مگر اسمیں فکلوه کی جگہ وکلوا سمنکم۔ اور یہ روایت ابو داؤد اور نسائی میں اسطرح ہے انه صلے اللہ علیہ وسلم سئل عن الفارة تقع فی السمن فقال ان کان جامدا فالقوها وما حولها وان کان مائعا فلا تقربوه یعنے آپ سے گھی کے چوہے کی بابت جو گھی میں گر پڑے سوال کیا تو فرمایا آپ نے اگر گھی جما ہوا ہو تو اس چوہے کو اور اسکے گرداگرد کے گھی کو پھینکدو اور اگر پگھلا ہوا ہو تو اسکے قریب مت جاؤ۔ یہ حدیث پگھلے ہوئے اور جمے ہوئے میں فرق کرتی تھی لہذا حدیث اول کو اس حدیث پر حمل کیا جائیگا اور اسیطرح کی ایک روایت احمد اور ابو داود نے ابی ہریرہ سے ذکر کی ہے سئل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن فارة وقعت فی سمن فماتت فقال ان کان جامدا فخذوها وما حولها ثم کلوا ما بقی وان کان مائعا فلا تقربوه پس روایت میمونہ کی جو پہلے ذکر ہوئی ہے جمے ہوئے گھی پر حمل ہوگی اور دونوں حدیثیں آخر کی اسپر دال ہیں کہ پگھلے ہوئے گھی کے نزدیک ہونا حلال نہیں اور یہی معنے حرمت کے ہیں۔ اور ایسی کوئی حدیث جو معارض ان دونوں کے ہو جس سے حجت قائم ہو سکے موجود نہیں پس عمل انھیں پر کرنا چاہیے مگر امام بخاری نے حدیث ابی ہریرہ کیطرف کچھ توجہ نہیں فرمائی شاید اسکے نزدیک یہ احادیث قابل عمل نہیں ہونگی اسیواسطے اسکے نزدیک پگھلے ہوئے گھی اور جمے ہوئے میں کچھ فرق نہیں ہے اور ظاہر عقل کے موافق بھی اسیطرح معلوم ہوتا ہے کہ گھی میں جیسے جمے ہوئے میں چکنائی ہوتی ہے ویسے ہی پگھلے ہوئے میں کوئی چیز دوسرے اجزا کیف

محمود بن غیلان ثنا ابو داؤد انبانا شعبۃ عن سماک بن حرب سمع جابر بن سمرۃ یقول نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابی ایوب وکان اذا اکل طعاما بعث الیہ بفضلۃ فبعث الیہ یوما بطعام ولم یاکل منہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما اتی ابو ایوب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیہ الثوم فقال یا رسول اللہ احرام ھو قال لا ولکنی اکرھہ من اجل ریحہ ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن مدویۃ ثنا مسدد ثنا الجراح بن ملیح عن ابی اسحٰق عن شریک بن حنبل عن علی قال نھی عن اکل الثوم الا مطبوخا وقد روی ھذا عن علی انہ قال نھی عن اکل الثوم الا مطبوخا قولہ **حدثنا** ھناد ثنا وکیع عن ابیہ عن ابی اسحٰق عن شریک بن حنبل عن علی انہ کرہ اکل الثوم الا مطبوخا ھذا حدیث لیس اسنادہ بذلک القوی وروی عن شریک بن حنبل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلا **حدثنا** الحسن بن الصباح البزار ثنا سفیان بن عیینۃ عن عبید اللہ بن ابی یزید عن ابیہ عن ام ایوب اخبرتہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نزل علیھم فتکلفوا لہ طعاما فیہ من بعض ھذہ البقول فکرہ اکلہ فقال لاصحابہ کلوہ فانی لست کاحد کم انی اخاف ان اوذی صاحبی ھذا حدیث حسن صحیح غریب وام ایوب ھی امرأۃ ابی ایوب الانصاری **حدثنا** محمد بن حمید ثنا زید بن الحباب عن ابی خلدۃ عن ابی العالیۃ قال الثوم من طیبات الرزق وابو خلدۃ اسمہ خالد بن دینار وھو ثقۃ عند اھل الحدیث وقد ادرک انس بن مالک وسمع منہ وابو العالیۃ اسمہ رفیع وھو الریاحی قال عبد الرحمٰن بن مھدی کان ابو خلدۃ خیارا مسلما

باب ما جاء فی تخمیر الاناء واطفاء السراج والنار عند المنام **حدثنا** قتیبۃ عن مالک عن ابی الزبیر عن جابر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اغلقوا الباب واوکوا السقاء واکفئوا الاناء او خمروا الاناء واطفئوا المصباح فان الشیطان لا یفتح غلقا

محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے سماک بن حرب سے سنا اُسنے جابر بن سمرہ سے کہ کہتا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابو ایوب انصاری کے گھر مین اُترے اور جب نبی صلعم کھانا کھاتے تھے تو اُسکی طرف اپنا بچا ہوا کھانا بھیجتے تھے سو آپ نے اسکی طرف ایک دن کھانا بھیجا اور آپ نے اُس سے کچھ نہ کھایا پس جب ابو ایوب نبی صلعم کے پاس آیا تو اُسنے آپ کے ساتھ اس امر کا ذکر کیا پس فرمایا نبی صلعم نے اسمین لسن ہے سو کہا اُسنے یا رسول اللہ کیا یہ حرام ہے فرمایا آپ نے کہ نہین لیکن مین اسکو بسبب اسکی بو کے مکروہ جانتا ہون۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن مدویہ نے کہا حدیث کی ہم سے مسدد نے کہا حدیث کی ہم سے جراح بن ملیح نے ابی اسحاق سے اُسنے شریک بن حنبل سے اُسنے علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا انھون نے لسن کے کھانے سے ممانعت ہے مگر اس حالت مین کہ مطبوخ ہو۔ اور مروی ہے حضرت علی سے قول انکا کہ کہا انھون نے لسن کے کھانے سے ممانعت ہے مگر اس حالت مین کہ مطبوخ ہو۔ **حدیث** کی ہم سے ہناد نے یہ کہ کہا اُسنے حدیث کی ہم سے وکیع نے اپنے باپ سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے شریک بن حنبل سے اُسنے نبی صلعم سے مرسل۔ **حدیث** کی ہم سے حسن بن صباح بزار نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے عبید اللہ بن ابی یزید سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ام ایوب سے اُسنے اسکو خبر دی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اُنکے پاس یعنے ہمارے پاس آئے تو اُنھون نے آپ کے واسطے کھانے مین تکلف کیا اسمین ان ترکاریون مین سے کوئی ترکاری تھی پس آپ نے اُسکے کھانے کو مکروہ جانا اور آپ نے اصحاب سے فرمایا تم اسکو کھا لو اور مین تمہارے مثل نہین ہون مین خوف کرتا ہون کہ میرا صاحب ایذا دیا جاوے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اور ام ایوب وہ ابی ایوب انصاری کی بی بی ہے۔ **حدیث** کی ہم سے محمد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن حباب نے ابی خلدہ سے اُسنے ابی العالیہ سے کہا اُسنے لسن پاکیزہ رزق مین سے ہے۔ اور ابو خلدہ کا نام خالد بن دینار ہے اور یہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہے اور اُسنے انس بن مالک کی ملاقات کی ہے اور سنا ہے اُسنے اُس سے۔ اور ابو العالیہ کا نام رفیع ہے اور وہ ریاحی ہے۔ کہا عبد الرحمٰن بن مہدی نے ابو خلدہ بہت اچھا مسلمان تھا

باب اس بیان مین کہ سونے کے وقت برتنون کو ڈھانپنا اور چراغ کو گل کرنا اور آگ کو بجھانا چاہئے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے مالک سے اُسنے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے کہا اُسنے فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دروازے کو بند کرو اور مشک کے مُنھ کو باندھ دو اور برتنون کو اُلٹا کر دو یا فرمایا آپ نے برتنون کو ڈھانپ دو اور چراغ کو گل کر دو واسطے کہ شیطان بند ہوے دروازے کو نہین کھولتا

۱؎ یعنے تین علتین پہلے تین چیزون کی آپ نے بیان فرمائی بعد اسکے چراغ کے گل کرنے کی کہ اگر چراغ یا مثل اسکے آگ بجھائی نہ جاوے تو خطرہ رہتا ہے کہ چوہا بتی نکال کر ایسی جگہ کو پہونچا دے جس سے گھر جل جائے ۱۲

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اکل طعاما لعق اصابعہ الثلث وقال اذا وقعت لقمۃ احدکم فلیمط عنہا الاذی ولیأکلہا ولا یدعہا للشیطان وامرنا ان نسلت الصحفۃ وقال انکم لاتدرون فی ای طعامکم البرکۃ ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** نصر بن علی الجھضمی ثنا المعلی بن راشد ابو الیمان قال حدثتنی جدتی ام عاصم وکانت ام ولد لسنان بن سلمۃ قالت دخل علینا نبیشۃ الخیر ونحن ناکل فی قصعۃ فحدثنا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل فی قصعۃ ثم لحسہا استغفرت لہ القصعۃ ھذا حدیث غریب لانعرفہ الامن حدیث المعلی بن راشد وقد روی یزید بن ہارون وغیر واحد من الائمۃ عن المعلی بن راشد ھذا الحدیث **باب** ماجاء فی کراھیۃ الاکل من وسط الطعام **حدثنا** ابو رجاء ثنا جریر عن عطاء بن السائب عن سعید بن جبیر عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان البرکۃ تنزل وسط الطعام فکلوا من حافتیہ ولا تاکلوا من وسطہ ھذا حدیث حسن صحیح انما یعرف من حدیث عطاء بن السائب وقد رواہ شعبۃ والثوری عن عطاء بن السائب وفی الباب عن ابن عمر **باب** ماجاء فی کراھیۃ اکل الثوم والبصل **حدثنا** اسحق بن منصور ثنا یحیی بن سعید القطان عن ابن جریج ثنا عطاء عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اکل من ھذہ قال اول مرۃ الثوم ثم قال الثوم والبصل والکراث فلا یقربنا فی مساجدنا ھذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن عمر وابی ایوب وابی ھریرۃ وابی سعید وجابر بن سمرۃ وقرۃ وابن عمر **باب** ماجاء فی الرخصۃ فی اکل الثوم مطبوخا **حدثنا**

یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھاتے تھے تو اپنی تینوں انگلیوں کو چاٹتے تھے اور فرمایا آپ نے جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر پڑے تو چاہیے کہ اس سے پلیدی کو دور کرے اور اسکو کھالے اور شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور حکم دیا آپ نے کہ ہم پیالہ کو صاف کریں اور فرمایا آپ نے بیشک تم نہیں جانتے کہ تمھارے کونسے کھانے میں برکت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے نصر بن علی جھضمی نے کہا حدیث کی ہمسے معلی بن راشد ابو الیمان نے کہا حدیث کی مجھسے میری دادی ام عاصم نے اور وہ ام ولد تھی سنان بن سلمہ کی کہا اُسنے ہمارے پاس نبیشۃ الخیر آیا اس حالت میں کہ ہم ایک پیالہ میں کہا رہے تھے پس اُسنے ہمکو حدیث کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی پیالہ میں کھائے پھر اُسکو چاٹ لے تو اُسکے واسطے پیالہ بخشش مانگتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق معلی بن راشد سے۔ اور یزید بن ہارون نے اور کئی ایک نے اماموں سے معلی بن راشد سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ درمیان طعام سے کھانا مکروہ ہے حدیث کی ہمسے ابو رجاء نے کہا حدیث کی ہمسے جریر نے عطاء بن سائب سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے برکت درمیان طعام کے اُترتی ہے سو تم اُسکے کناروں سے کھاؤ اور اُسکے درمیان[1] سے نہ کھاؤ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ تو طریق عطاء بن سائب سے ہی معروف ہے۔ اور روایت کیا اسکو شعبہ اور ثوری نے عطاء بن سائب سے اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر سے رضی اللہ عنہ۔ **باب** لسن اور پیاز کے کھانے کی کراہت کے بیان میں حدیث کی ہمسے اسحاق بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید قطان نے ابن جریج سے کہا حدیث کی ہمسے عطاء نے جابر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی اِنمیں سے کھائے پہلی بار آپ نے فقط لسن کا ذکر کیا پھر لسن اور پیاز اور گندنا کا ذکر بھی کیا۔ تو چاہیئے کہ ہماری مسجدوں کے قریب[2] مت جائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے عمر اور ابی ایوب اور ابی ہریرہ اور ابی سعید اور جابر بن سمرہ اور قرہ اور ابن عمر سے رضی اللہ عنہم۔ **باب** لسن کے کھانے کی رخصت کے بیان میں اس حالت میں کہ پکایا ہوا ہو حدیث کی ہمسے

---

[1] سنت یہی ہے کہ کھانا کھا کر انگلیوں کو چاٹ کر صاف کرے اور تین انگلیوں سے کھائے سوائے عذر کے چوتھی اور پانچویں کو انکے ساتھ نہ ملائے اور شیطان کے لئے چھوڑنا یہ ہے کہ اُسمیں مال کا نقصان ہوتا ہے جسمیں اللہ تعالے کی نعمت کا ضائع کرنا ہے اگر کھانا پیچھے بہت بچ جائے تو مضائقہ نہیں ہے ۱۲ بجہت آنکہ وسط افضل واعدل مواضع است پس احق واولی بود بنزول خیر وبرکت۔ وچون طعامیکہ درمیان کاسہ است محل برکت است وابقای وے تا آخر طعام مناسب است برائے بقاء واستمرار برکت در طعام وافناء واذہاب وے خوب نبود ۱۲ ترجمہ مشکوٰۃ [2] کہا امام محمد نے بو کی وجہ سے آپ نے ممانعت فرمائی ہے اگر پکا کر کھالے تو منع نہیں جیساکہ دوسرے باب میں مولف خود ذکر کریگا اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ اور عامۂ علماء کا۔ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ نہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہی کی مسجد سے خاص ہے مگر لفظ مساجد کا جو جمع ہے اسکی تردید کرتا ہے ۱۲

اخذ بيد مجذوم فادخله معه فى القصعة ثم قال كل بسم الله ثقة بالله وتوكلا عليه هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث يونس بن محمد عن المفضل بن فضالة والمفضل بن فضالة هذا شيخ بصرى والمفضل بن فضالة شيخ آخر مصرى اوثق من هذا واشهر وروى شعبة هذا الحديث عن حبيب بن الشهيد عن ابن بريدة ان عمر اخذ بيد مجذوم وحديث شعبة اشبه عندى واصح **باب** ما جاء ان المؤمن ياكل فى معى واحد **حدثنا** محمد بن بشار ثنا يحيى بن سعيد ثنا عبيد الله عن نافع عن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم قال الكافر ياكل فى سبعة امعاء والمؤمن ياكل فى معى واحد هذا حديث حسن صحيح وفى الباب عن ابى هريرة وابى سعيد وابى نضرة وابى موسى وجهجاه الغفارى وميمونة وعبد الله بن عمرو **حدثنا** اسحق بن موسى ثنا معن ثنا مالك عن سهيل بن ابى صالح عن ابيه عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ضافه ضيف كافر فامر له رسول الله صلى الله عليه وسلم بشاة فحلبت فشرب ثم اخرى فحلبت فشربه ثم اخرى فشربه حتى شرب حلاب سبع شياه ثم اصبح من الغد فاسلم فامر له رسول الله صلى الله عليه وسلم بشاة فحلبت فشرب حلابها ثم امر له باخرى فلم يستتمها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم المؤمن يشرب فى معى واحد والكافر يشرب فى سبعة امعاء هذا حديث حسن غريب **باب** ما جاء فى طعام الواحد يكفى الاثنين **حدثنا** الانصارى ثنا معن ثنا مالك ح وثنا قتيبة عن مالك عن ابى الزناد عن الاعرج عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم طعام الاثنين كافى الثلثة وطعام الثلثة كافى الاربعة وفى الباب عن ابن عمر وجابر

ایک مجذوم کا ہاتھ پکڑا اور اسکو اپنے ساتھ اپنے پیالہ میں داخل کر لیا پھر فرمایا کھالے ساتھ نام اللہ کے اللہ پر اعتماد کرکے اور اُسپر توکل کرکے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق یونس بن محمد سے جو راوی ہے مفضل بن فضالہ سے۔ اور مفضل بن فضالہ یہ شیخ بصری ہے اور مفضل بن فضالہ وہ اور شیخ ہے وہ مصری ہے وہ اس سے زیادہ معتبر اور زیادہ مشہور ہے۔ اور شعبہ نے یہ حدیث حبیب بن شہید سے اُسنے ابن بریدہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے ایک مجذوم کا ہاتھ پکڑا۔ اور حدیث شعبہ کی میرے نزدیک بہت اچھی اور صحیح ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔ اور مومن ایک آنت میں کھاتا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی سعید اور ابی نضرہ اور ابی موسی اور جہجاہ غفاری اور میمونہ اور عبد اللہ بن عمرو سے رضی اللہ عنہم **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن موسی نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک کافر شخص مہمان ہوا پس اسکے واسطے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری کا حکم دیا سو وہ اسکے لئے دوہی گئی اور اُسنے دودھ پی لیا پھر دوسری دوہی گئی پھر اور سو اُسنے اُسکو پی لیا تاکہ اُسنے سات بکریوں کا دوہا ہوا دودھ پیا پھر وہ کل صبح کو اسلام لایا پھر اسکے واسطے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو اُسکے واسطے ایک بکری دوہی گئی پس اُسنے اُسکا دودھ پی لیا پھر آپ نے اُسکے واسطے دوسری کا حکم دیا سو وہ اُسکو تمام نہ کر سکا پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مومن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ ایک کا طعام دو کو کافی ہوتا ہے۔ **حدیث** کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے ح اور حدیث کی ہمسے قتیبہ نے مالک سے اُسنے ابی الزناد سے اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو کا کھانا تین کو کافی ہے[1] اور تین کا کھانا چار کو کافی ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور جابر سے رضی اللہ عنہما۔

[1] لوگوں نے [illegible] کی نسبت تاویلیں للعین ہیں ایک یہ کہ یہ ایک خاص آدمی کے حق میں آپ نے فرمایا ہے دوسرے یہ کہ مومن چونکہ کھانے کے وقت بسم اللہ پڑھتا ہے تو شیطان اُسکا شریک نہیں ہوتا برخلاف کافر کے۔ تیسرے یہ کہ مومن تھوڑا سا کھاکر صبر کر چھوڑتا ہے اور کافر بباعث حرص کے سیر نہیں ہوتا چوتھے یہ کہ بعض مومن ایسے ہوں اور بعض کفار ایسے پانچویں یہ کہ سات سے مراد حرص اور شر اور طول الامل اور طمع اور بدی طبع اور تیزی اور موٹائی ہو چھٹے یہ کہ مومن سے مراد مومن کامل ہو جو شہوات سے بچنے والا ہو اسیطرح اور بھی کئی طرح سے لوگوں نے معنے ذکر کئے ہیں مگر حق یہ معلوم ہوتا ہے کہ مومن کی بہ نسبت کافر کی حرص دنیاوی زائد ہوتی ہے اور یہ بات بدیہی ہے ہر ایک شخص جانتا ہے ۱۲ اسمیں کچھ شک نہیں کہ دو آدمیوں کا کھانا جیسا کہ دو آدمیوں کا پیٹ بھرتا ہے ویسا ہی تین کا بھی بھر جاتا ہے اور جیسا تین کا طعام تین کو سیر کرتا ہے ویسا ہی چار کو بھی سیر کرتا ہے اسلئے کہ عموماً ملک کا رواج ایسی پر ہے کہ اگر دو یا تین آدمیوں کا کھانا آوے تو ایک کا ضرور ہی زائد ہوتا ہے اسیطرح سے اگر ایک آدمی کا

[illegible]

ولا یحل وکاء ولا یکشف انیة فان الفویسقة تضرم علی الناس بیتهم وفی الباب عن ابن عمر وابی هریرة وابن عباس هذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجه عن جابر **حدثنا** ابن ابی عمر وغیر واحد قالوا ثنا سفیان عن الزهری عن سالم عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تترکوا النار فی بیوتکم حین تنامون هذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی کراهیة القران بین التمرتین **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا ابو احمد الزبیری وعبید الله عن الثوری عن جبلة بن سحیم عن ابن عمر قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یقرن بین التمرتین حتی یستاذن صاحبه وفی الباب عن سعد مولی ابی بکر هذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی استحباب التمر **حدثنا** محمد بن سهل بن عسکر وعبد الله بن عبد الرحمن قالا ثنا یحیی بن حسان ثنا سلیمان بن بلال عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال بیت لا تمر فیه جیاع اهله وفی الباب عن سلمی امراة ابی رافع هذا حدیث حسن غریب من هذا الوجه لا نعرفه من حدیث هشام بن عروة الا من هذا الوجه **باب** فی الحمد علی الطعام اذا فرغ منه **حدثنا** هناد ومحمود بن غیلان قالا ثنا ابو اسامة عن زکریا بن ابی زائدة عن سعید بن ابی بردة عن انس بن مالک ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ان الله لیرضی عن العبد ان یاکل الاکلة او یشرب الشربة فیحمده علیها وفی الباب عن عقبة بن عامر وابی سعید وعائشة وابی ایوب وابی هریرة هذا حدیث حسن وقد رواه غیر واحد عن زکریا بن ابی زائدة نحوه ولا نعرفه الا من حدیث زکریا بن ابی زائدة **باب** ما جاء فی الاکل مع المجذوم **حدثنا** احمد بن سعید الاشقر وابراهیم بن یعقوب قالا ثنا یونس بن محمد ثنا المفضل بن فضالة عن حبیب بن الشهید عن محمد بن المنکدر عن جابر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم

اور نہ وہاں بند میں داخل ہوتا ہے اور نہ برتنوں کو کھولتا ہے اور چوہا لوگوں کے گھروں کو جلاتا ہے اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور ابی ہریرہ اور ابن عباس سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ حدیث کئی طریق سے جابر سے مروی ہے۔ **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے اور اور کئی ایک نے کہا انہوں نے حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے سالم سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سونے کے وقت اپنے گھروں میں آگ مت چھوڑو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** دو کھجوروں کو ملا کر کھانے کی کراہت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد زبیری اور عبید اللہ نے ثوری سے اُسنے جبلہ بن سحیم سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو کھجوروں کو ملا کر کھانے سے منع کیا ہے تاکہ اپنے صاحب سے اذن لے لے[1] اور اس باب میں روایت ہے سعد سے جو ابی بکر کا غلام ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** کھجوروں کے استحباب میں جو مروی ہے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن سہل بن عسکر اور عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے یحیی بن حسان نے کہا حدیث کی ہمسے سلیمان بن بلال نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا[illegible] آپ نے جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں اُسکے گھر کے لوگ بھوکے ہیں۔ اور اس باب میں روایت ہے سلمی سے جو ابی رافع کی بی بی ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق ہشام بن عروہ سے مگر اسی وجہ سے۔ **باب** جب کھانے سے فارغ ہو تو اسپر حمد کرے **حدیث** کی ہمسے ہناد اور محمود بن غیلان نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے زکریا بن ابی زائدہ سے اُسنے سعید بن ابی بردہ سے اُسنے انس بن مالک سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالے اُس بندے سے راضی ہوتا ہے جو کھانا کھائے اور پانی پیئے تو اللہ تعالے کی حمد کرے۔ اور اس باب میں روایت ہے عقبہ بن عامر اور ابی سعید اور عائشہ اور ابی ایوب اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور کئی ایک نے اسکو زکریا بن ابی زائدہ سے مثل اسکے روایت کیا ہے۔ اور نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق زکریا بن ابی زائدہ سے۔ **باب** مجذوم کے ساتھ کھانے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن سعید اشقر اور ابراہیم بن یعقوب نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے یونس بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے مفضل بن فضالہ نے حبیب بن شہید سے اُسنے محمد بن منکدر سے اُسنے جابر سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] ممانعت کی وجہ اسی صورت میں معلوم ہوئی کہ جب کھانا کم ہو اور حاجت سب کی یکساں ہو ۱۲ منہ کہا طیبی نے اس سے کھجوروں کی فضیلت اور عیال کے واسطے طعام کا ذخیرہ کرنا اور اسپر برانگیختہ کرنا ثابت ہوتا ہے اور قناعت پر بھی حدیث محمول ہو سکتی ہے اُس جگہ کہ جہاں کھجوریں بہت ہوں یعنے جس گھر میں کھجوریں بھی ہوں تو اسکے اہل بھوکے نہیں ہو سکتے بھوکے تو وہ ہوتے ہیں کہ جنمیں کھجوریں بھی نہ ہوں ملک ہند میں کھجوروں کی جگہ چنے یا جو ہوتے ہیں یعنے جس گھر میں چنے یا جو ہوں اس گھر کے اہل بھوکے نہیں ہوتے بلکہ بھوکے تو وہ ہونگے جس گھر میں یہ

قال محمد بن بشار ثنا ابن ابی عدی عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن عكرمة عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه
هذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن عبدالله بن عمرو **باب** ماجاء فی اكل الدجاج **حدثنا** زید بن اخزم ثنا ابو قتیبة
عن ابی العوام عن قتادة عن زهدم الجرمی قال دخلت علی ابی موسی وهو یاكل دجاجة فقال ادن فكل فانی رایت رسول الله
صلی الله علیه وسلم یاكله هذا حدیث حسن وقد روی هذا الحدیث من غیر وجه عن زهدم ولا نعرفه الا من حدیث زهدم
وابو العوام هو عمران القطان **حدثنا** هناد ثنا وكیع عن سفیان عن ایوب عن ابی قلابة عن زهدم عن ابی موسی قال رأیت
رسول الله صلی الله علیه وسلم یاكل لحم دجاج وفی الحدیث كلام اكثر من هذا هذا حدیث حسن صحیح وقد روی ایوب السختیانی
هذا الحدیث عن القاسم التمیمی عن ابی قلابة عن زهدم الجرمی **باب** ماجاء فی اكل الحباری **حدثنا** الفضل بن سهل
الاعرج البغدادی ثنا ابراهیم بن عبدالرحمن بن مهدی عن ابراهیم بن عمر بن سفینة عن ابیه عن جده قال اكلت مع رسول الله
صلی الله علیه وسلم لحم حباری هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه وابراهیم بن عمر بن سفینة روی عنه ابن ابی فدیك ویقول
بریه بن عمر بن سفینة **باب** ماجاء فی اكل الشواء **حدثنا** الحسن بن محمد الزعفرانی ثنا حجاج بن محمد قال قال ابن جریج اخبرنی
محمد بن یوسف ان عطاء بن یسار اخبره ان ام سلمة اخبرته انها قربت الی رسول الله صلی الله علیه وسلم جنبا مشویا فاكل منه ثم
قام الی الصلوٰة وما توضأ وفی الباب عن عبدالله بن الحارث والمغیرة وابی رافع هذا حدیث حسن صحیح غریب من هذا الوجه
باب ماجاء فی كراهیة الاكل متكئا **حدثنا** قتیبة ثنا شریك عن علی بن الاقمر عن ابی جحیفة قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم اما انا فلا اكل متكئا وفی الباب عن علی وعبدالله بن عمرو وعبدالله بن العباس هذا حدیث حسن صحیح
لا نعرفه الا من حدیث علی بن الاقمر وروی زكریا بن ابی زائدة وسفیان بن سعید وغیر واحد عن علی بن الاقمر هذا الحدیث

کہا محمد بن بشار نے حدیث کی ہمسے ابن ابی عدی نے سعید بن ابی عروبہ سے اُسنے قتادہ سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلے اللہ
علیہ وسلم سے مثل اُسکے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے **باب** مرغی کے کھانے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے
زید بن اخزم نے کہا حدیث کی ہمسے ابو قتیبہ نے ابی العوام سے اُسنے قتادہ سے اُسنے زہدم جرمی سے کہا اُسنے میں ابی موسی پر داخل ہوا اس حالت میں
کہ وہ مرغی کھا رہا تھا سو اُسنے مجھسے کہا قریب ہو اور کھا اسلیے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا ہے کہ اُسکو کھاتے تھے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور یہ حدیث کئی طرح
سے زہدم سے مروی ہے۔ اور نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق زہدم سے۔ اور ابو العوام وہ عمران قطان ہے۔ **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع
نے سفیان سے اُسنے ایوب سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے زہدم سے اُسنے ابی موسی سے کہا اُسنے میں نے رسول اللہ صلعم کو مرغی کا گوشت کھاتے دیکھا
اور اس حدیث میں اس سے زیادہ قصہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ایوب سختیانی نے اس حدیث کو قاسم تیمی سے روایت کیا ہے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے زہدم
جرمی سے **باب** حباری کے کھانے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے فضل بن سہل اعرج بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن عبدالرحمن بن مہدی
نے ابراہیم بن عمر بن سفینہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا اُسنے میں نے رسول اللہ صلعم کے ساتھ حباری کا گوشت کھایا ہے۔
یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے۔ اور ابراہیم بن عمر بن سفینہ سے ابن ابی فدیک نے روایت کی ہے اور وہ بریہ بن
عمر بن سفینہ کہلاتا ہے۔ **باب** بھنے ہوئے گوشت کے کھانے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے حسن بن محمد زعفرانی نے کہا حدیث کی ہمسے حجاج بن
محمد نے کہا اُسنے کہا ابن جریج نے کہ خبر دی مجھے محمد بن یوسف نے یہ کہ عطاء بن یسار نے خبر دی ہے اُسکو یہ کہ ام سلمہ نے خبر دی
ہے اُسکو کہ اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے بھنا ہوا گوشت کیا پس آپ نے اُس سے کھایا پھر نماز کی طرف کھڑے
ہوئے اور وضو نہ کیا۔ اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن حارث اور مغیرہ اور ابی رافع سے۔ یہ **حدیث** حسن صحیح غریب
ہے اس طریق سے۔ **باب** تکیہ لگاکر کھانے کی کراہت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے
علی بن اقمر سے اُسنے ابی جحیفہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہر حال میں تو تکیہ لگاکر نہیں کھاتا۔ اور اس باب
میں روایت ہے علی اور عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن عباس سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر
طریق علی بن اقمر سے۔ اور روایت کیا ہے اس حدیث کو زکریا بن ابی زائدہ اور سفیان بن سعید اور کئی ایک نے علی بن اقمر سے

هذا حديث حسن صحيح وروى جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم طعام الواحد يكفي الاثنين وطعام الاثنين يكفي الاربعة وطعام الاربعة يكفي الثمانية **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمٰن بن مهدي نا سفيان عن الاعمش عن ابي سفيان عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذا **باب** ماجاء في اكل الجراد **حدثنا** احمد بن منيع ثنا سفيان عن ابي يعفور العبدي عن عبد الله بن ابي اوفى انه سئل عن الجراد فقال غزوت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ست غزوات ناكل الجراد هكذا روى سفيان بن عيينة عن ابي يعفور هذا الحديث وقال ست غزوات وروى سفيان الثوري عن ابي يعفور هذا الحديث وقال سبع غزوات وفي الباب عن ابن عمر وجابر هذا حديث حسن صحيح وابو يعفور اسمه واقد ويقال وقدان ايضا وابو يعفور الآخر اسمه عبد الرحمٰن بن عبيد بن نسطاس **حدثنا** محمود بن غيلان ثنا ابو احمد والمؤمل قالا ثنا سفيان عن ابي يعفور عن ابن ابي اوفى قال غزونا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم سبع غزوات ناكل الجراد وروى شعبة هذا الحديث عن ابي يعفور عن ابن ابي اوفى قال غزونا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم غزوات ناكل الجراد **حدثنا** بذلك محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة بهذا **باب** ماجاء في اكل لحوم الجلالة والبانها **حدثنا** هناد ثنا عبدة عن محمد بن اسحٰق عن ابن ابي نجيح عن مجاهد عن ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اكل الجلالة والبانها وفي الباب عن عبد الله بن عباس هذا حديث حسن غريب وروى الثوري عن ابن ابي نجيح عن مجاهد عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا **حدثنا** محمد بن بشار ثنا معاذ بن هشام ثني ابي عن قتادة عن عكرمة عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن المجثمة وعن لبن الجلالة وعن الشرب من في السقاء

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور جابر نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ایک کا کھانا دو کو کافی ہوتا ہے۔ اور دو کا کھانا چار کو کافی ہے اور چار کا کھانا آٹھ کو کافی ہوتا ہے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اعمش سے اُسنے ابی سفیان سے اُسنے جابر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ساتھ اُسکے۔ **باب** ٹڈی کے کھانے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی یعفور عبدی سے اُسنے عبد اللہ بن ابی اوفی سے یہ کہ وہ ٹڈیوں کی بابت سوال کیا گیا سو کہا اُسنے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملکر سات جنگ کئے ہیں ہم ٹڈیاں ہی کھاتے تھے ایسا ہی سفیان بن عیینہ نے اس حدیث کو ابی یعفور سے روایت کیا ہے اور کہا چھ جنگ۔ اور سفیان ثوری نے اس حدیث کو ابی یعفور سے روایت کیا ہے اور کہا اُسنے سات جنگ۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور جابر سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو یعفور کا نام واقد ہے اور اُسکو وقدان بھی کہتے ہیں اور ابو یعفور دوسرے کا نام عبد الرحمٰن بن عبید بن نسطاس ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد اور مؤمل نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی یعفور سے اُسنے ابن ابی اوفی سے کہا اُسنے ہمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملکر سات جنگ کئے ہیں ٹڈیاں کھاتے تھے۔ اور شعبہ نے اس حدیث کو ابی یعفور سے اُسنے ابن ابی اوفی سے روایت کی ہے کہ کہا اُسنے ہمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملکر کئی جنگ کئے ہیں ان میں ہم ٹڈیاں کھاتے تھے **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے ساتھ اسکے۔ **باب** جلالہ[1] جانور کے گوشت کھانے اور اسکے دودھ کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے محمد بن اسحاق سے اُسنے ابن ابی نجیح سے اُسنے مجاہد سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جلالہ کے کھانے اور اسکے دودھ سے منع کیا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن عباس سے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور روایت کیا ہے ثوری نے ابن ابی نجیح سے اُسنے مجاہد سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسل۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن ہشام نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے قتادہ سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلعم نے مجثمہ[2] سے اور جلالہ کے دودھ سے اور مشک کے مُنھ سے پینے سے ممانعت کی ہے۔

---

[1] جلالہ اس جانور کو کہتے ہیں جو پلیدی کھاوے اور اسکے کھانے کی ممانعت اسوقت ہے کہ جب اکثر خوراک اسکی یہی ہو جاوے حتیٰ کہ اسکے گوشت اور دودھ اور پسینے میں پلیدی کے آثار ظاہر ہو جائیں اس صورت میں اُسکا کھانا منع ہے اور کہا گیا ہے کہ اگر چند روز تک حبس کیا جاوے تو پھر اُسکا کھانا منع نہیں۔ اور سواری سے ممانعت جو مروی ہے اسکی وجہ بھی یہی ہے کہ اسکے بدن سے اور پسینے سے سوار کے کپڑے اور کاٹھی میلے نجس ہو جاتا ہے ۱۲ [2] مجثمہ اس جانور کو بولتے ہیں جسکو ایک جگہ گاڑکر اُسپر تیر چلاتے ہیں اور وہ مرجاتا ہے ۱۲

باب ماجاء انہشوا اللحم نہشا **حدثنا** احمد بن منیع ثنا سفیان بن عیینۃ عن عبد الکریم ابی امیۃ عن عبد اللہ بن الحارث قال زوجنی ابی فدعا اناسا فیہم صفوان بن امیۃ فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انہشوا اللحم نہشا فانہ اہنأ وامرأ وفی الباب عن عائشۃ وابی ہریرۃ ہذا حدیث لا نعرفہ الا من حدیث عبد الکریم وقد تکلم بعض اہل العلم فی عبد الکریم المعلم من قبل حفظہ منہم ایوب السختیانی **باب** ماجاء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الرخصۃ فی قطع اللحم بالسکین **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن الزہری عن جعفر بن عمرو بن امیۃ الضمری عن ابیہ انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتز من کتف شاۃ فاکل منہا ثم مضی الی الصلوٰۃ ولم یتوضأ ہذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن المغیرۃ بن شعبۃ **باب** ماجاء ای اللحم کان احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** واصل بن عبد الاعلی ثنا محمد بن الفضیل عن ابی حیان التیمی عن ابی زرعۃ بن عمرو بن جریر عن ابی ہریرۃ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بلحم فدفع الیہ الذراع وکان یعجبہ فنہس منہا وفی الباب عن ابن مسعود وعائشۃ وعبد اللہ بن جعفر وابی عبیدۃ ہذا حدیث حسن صحیح وابو حیان اسمہ یحیی بن سعید بن حیان التیمی وابو زرعۃ بن عمرو بن جریر اسمہ ہرم **حدثنا** الحسن بن محمد الزعفرانی ثنا یحیی بن عباد ابن عباد ثنا فلیح بن سلیمان عن عبد الوہاب بن یحیی من ولد عباد بن عبد اللہ بن الزبیر عن عبد اللہ بن زبیر عن عائشۃ قالت ماکان الذراع احب اللحم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن کان لا یجد اللحم الا غبا فکان یعجل الیہ لانہ اعجلہا نضجا ہذا حدیث حسن لا نعرفہ الا من ہذا الوجہ **باب** ماجاء فی الخل **حدثنا** الحسن بن عرفۃ ثنا مبارک بن سعید اخو سفیان بن سعید عن سفیان عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم الادام الخل

باب ہڈی سے گوشت دانتوں سے اُتارنا چاہیے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے عبد الکریم ابی امیہ سے اُسنے عبد اللہ بن حارث سے کہا اُسنے میرا بیاہ میرے باپ نے نکاح کیا اور لوگوں کو بلایا اُنمیں صفوان بن امیہ بھی تھا پس کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہڈی سے گوشت دانتوں سے اُتارو کیونکہ وہ بہت لذیذ ہے اور ثقل طعام کا دور کرنے والا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہما۔ اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے سوائے طریق عبد الکریم کے۔ اور بعض اہل علم نے عبد الکریم معلم کے حق میں اسکے حافظ کی وجہ سے کلام کیا ہے انہیں سے ایوب سختیانی ہے **باب** اس بیان میں جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے گوشت کو چھری کے ساتھ کاٹنے میں رخصت مروی ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُسنے جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے بکری سے ایک کاندھا قطع کیا اور اس سے کھایا پھر آپ نماز کی طرف گئے اور وضو نہ کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے۔ **باب** اس بیان میں کہ کونسا گوشت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو بہت پسند تھا **حدیث** کی ہمسے واصل بن عبد الاعلی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے ابی حیان تیمی سے اُسنے ابی زرعہ بن عمرو بن جریر سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی شخص گوشت لایا سو اُسنے آپ کو دست کا گوشت دیا اور وہ آپ کو پسند ہوتا تھا پس آپ نے کھایا۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور عائشہ اور عبد اللہ بن جعفر اور ابی عبیدہ سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو حیان کا نام یحیی بن سعید حیان تیمی ہے۔ اور ابو زرعہ بن عمرو بن جریر کا نام ہرم ہے۔ **حدیث** کی ہمسے حسن بن محمد زعفرانی نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن عباد نے کہا حدیث کی ہمسے فلیح بن سلیمان نے عبد الوہاب بن یحیی سے جو عباد بن عبد اللہ بن زبیر کی اولاد سے ہے اُسنے عبد اللہ بن زبیر سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُسنے دست کا گوشت کچھ آپ کو زیادہ پسند نہ تھا۔ لیکن گوشت آپ کو بمدت کے ملتا تھا[1] سو اسکی طرف جلدی کرتے تھے اسلئے یہ پکنے میں جلدی کرنے والا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے۔ **باب** سرکے کے حق میں جو مروی ہے **حدیث** کی ہمسے حسن بن عرفہ نے کہا حدیث کی ہمسے مبارک بن سعید نے جو سفیان بن سعید کا بھائی ہے سفیان سے اُسنے جابر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے بہتر سالنوں کا سرکہ ہے

[1] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ غرض ہے کہ آپ کو خاص اس جگہ کا گوشت اور جگہ کے گوشت سے کچھ زیادہ محبوب نہ تھا مگر چونکہ گوشت اسوقت میں کمیاب تھا اور بہت دیر سے ملتا تھا اسلئے آپ اس جگہ کے گوشت کو بہت خواہاں ہوتے تھے کیونکہ یہ پکنے میں بہت جلدی پکتا ہے۔ اور اس حدیث اور پہلی حدیث میں تعارض نہیں ہے کیونکہ جلدی پکنا بھی ایک قسم کی پسندیدہ چیزوں میں شمار ہوتا ہے

وروی شعبة عن سفیان الثوری هذا الحدیث عن علی بن الاقمر **باب** ماجاء فی حب النبی صلی الله علیه وسلم الحلواء والعسل **حدثنا** سلمة بن شبیب ومحمود بن غیلان واحمد بن ابراهیم الدورقی قالوا ثنا ابو اسامة عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة قالت کان النبی صلی الله علیه وسلم یحب الحلواء والعسل هذا حدیث حسن صحیح غریب وقد رواه علی بن مسهر عن هشام بن عروة وفی الحدیث کلام اکثر من هذا **باب** ماجاء فی اکثار المرقة **حدثنا** محمد بن عمر بن علی المقدمی ثنا مسلم بن ابراهیم ثنا محمد بن فضاء ثنا ابی عن علقمة بن عبد الله المزنی عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اشتری احدکم لحما فلیکثر مرقته فان لم یجد لحما اصاب مرقه وهو احد اللحمین وفی الباب عن ابی ذر هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه من حدیث محمد بن فضاء ومحمد بن فضاء هو المعبر وقد تکلم فیه سلیمان بن حرب وعلقمة هو اخو بکر بن عبد الله المزنی **حدثنا** الحسین بن علی بن الاسود البغدادی ثنا عمرو بن محمد العنقزی ثنا اسرائیل عن صالح بن رستم ابی عامر الخزاز عن ابی عمران الجونی عن عبد الله بن الصامت عن ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یحقرن احدکم شیئا من المعروف وان لم یجد فلیلق اخاه بوجه طلیق واذا اشتریت لحما او طبخت قدرا فاکثر مرقته واغرف لجارك منه هذا حدیث حسن صحیح وقد رواه شعبة عن ابی عمران الجونی هذا حدیث حسن **باب** ماجاء فی فضل الثرید **حدثنا** محمد بن المثنی ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة عن عمرو بن مرة الهمدانی عن ابی موسی عن النبی صلی الله علیه وسلم قال کمل من الرجال کثیر ولم یکمل من النساء الا مریم بنت عمران وآسیة امرأة فرعون وفضل عائشة علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام وفی الباب عن عائشة وانس هذا حدیث حسن صحیح

اور روایت کیا ہے شعبہ نے سفیان ثوری سے اس حدیث کو علی بن اقمر سے۔ **باب** اس بیان میں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم شیرینی اور شہد کو دوست رکھتے تھے۔ **حدیث** کی ہمسے سلمہ بن شبیب اور محمود بن غیلان اور احمد بن ابراہیم دورقی نے کہا انھوں نے حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم شیرینی اور شہد کو دوست رکھتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اور روایت کیا اسکو علی بن مسہر نے ہشام بن عروہ سے۔ اور اس حدیث میں اس سے زیادہ قصہ ہے۔ **باب** شوربا کے زیادہ بنانے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن عمر بن علی مقدمی نے کہا حدیث کی ہمسے مسلم بن ابراہیم نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضاء نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے علقمہ بن عبد اللہ مزنی سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم میں سے گوشت خریدے تو چاہیے کہ شوربا اسکے بہت کرے پس اگر گوشت نہ پائے تو اُسکا شوربا ہی (ہمسایوں وغیرہ کو) پہونچا دے اور یہ بھی دو گوشتوں میں سے ایک ہے۔ اور اس باب میں روایت کی ہے ابی ذر سے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق یعنے طریق محمد بن فضاء سے اور محمد بن فضاء معبر ہے اور اُسکے حق میں سلیمان بن حرب نے کلام کیا ہے اور علقمہ وہ بکر بن عبد اللہ مزنی کا بھائی ہے **حدیث** کی ہمسے حسین بن علی بن اسود بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن محمد بن عنقزی نے کہا حدیث کی ہمسے اسرائیل نے صالح بن رستم ابی عامر خزاز سے اُسنے ابی عمران جونی سے اُسنے عبد اللہ بن صامت سے اُسنے ابی ذر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چاہیے کہ کوئی شخص تم میں سے نیکی کو حقیر نہ جانے۔ اور اگر اس سے نہ ہو سکے تو اپنے بھائی کو ہی کشادہ پیشانی سے ملے۔ اور جب تو گوشت خریدے یا ہانڈی پکائے تو اُسکا شوربا زیادہ کر اور چلو بھر اپنے ہمسایہ کو اس سے دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا اسکو شعبہ نے ابی عمران جونی سے۔ یہ حدیث حسن ہے **باب** ثرید کی فضیلت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے عمرو بن مرہ ہمدانی سے اُسنے ابی موسی سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے مردوں سے بہت لوگ کامل ہوئے ہیں۔ اور عورتوں سے سوائے مریم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی بی بی کے کوئی کامل نہیں ہوئی۔ اور فضیلت عائشہ کی عورتوں پر مثل فضیلت ثرید[2] کے ہے بقیہ طعام پر۔ اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور انس رضی اللہ عنہما سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

[1] یعنے ہر قسم کی شیرینی کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم پسند طور کرتے تھے اگرچہ شیرینی میں شہد داخل تھا مگر بباعث شرافت کے ذکر کیا گیا یا اسواسطے کہ ہر ایک قسم کی شیرینی کو دوست رکھتے تھے خواہ انسان کی بنائی ہوئی ہو یا ذات باری کی اور قصہ جو اس حدیث میں ہے وہ مشہور ہے [2] ثرید شوربے میں روٹی ڈالنے کو کہتے ہیں۔ اور حضرت عائشہ کا علیحدہ ذکر کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ انکو اور عورتوں پر ایک قسم کی خصوصیت ہے۔ اور فضیلت اس کھانے کی اسواسطے ہے کہ یہ غذا اور لذت اور قوت اور سہل کھانے اور دانتوں میں جلدی پہنچنے میں اور سب سے مستثنی ہے یا یہ وجہ ہے کہ یہ کھانا آپ کو اسوقت

فبعثہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ابل الصدقۃ وقال اشربوا من البانہا وابوالہا ھذا حدیث حسن صحیح غریب من حدیث ثابت وقد روی ھذا الحدیث من غیر وجہ عن انس رواہ ابو قلابۃ عن انس ورواہ سعید بن ابی عروبۃ عن قتادۃ عن انس **باب** الوضوء قبل الطعام وبعدہ **حدثنا** یحیی بن موسی ثنا عبد اللہ ابن نمیر ثنا قیس بن الربیع ح وثنا قتیبۃ ثنا عبد الکریم الجرجانی عن قیس بن الربیع المعنی واحد عن ابی ھاشم عن زاذان عن سلمان قال قرات فی التوراۃ ان برکۃ الطعام الوضوء بعدہ فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم واخبرتہ بما قرات فی التوراۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برکۃ الطعام الوضوء قبلہ والوضوء بعدہ وفی الباب عن انس وابی ھریرۃ لا نعرف ھذا الحدیث الا من حدیث قیس بن الربیع وقیس یضعف فی الحدیث وابو ھاشم الرمانی اسمہ یحیی بن دینار **باب** فی ترک الوضوء قبل الطعام **حدثنا** احمد بن منیع ثنا اسمٰعیل بن ابراھیم عن ایوب عن ابن ابی ملیکۃ عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج من الخلاء فقرب الیہ طعام فقالوا الا ناتیک بوضوء قال انما امرت بالوضوء اذا قمت الی الصلوۃ ھذا حدیث حسن وقد رواہ عمرو بن دینار عن سعید بن الحویرث عن ابن عباس وقال علی بن المدینی قال یحیی بن سعید کان سفیان الثوری یکرہ غسل الید قبل الطعام وکان یکرہ ان یوضع الرغیف تحت القصعۃ **باب** ماجاء فی اکل الدباء **حدثنا** قتیبۃ بن سعید ثنا اللیث عن معاویۃ بن صالح عن ابی طالوت قال دخلت علی انس بن مالک وھو یاکل القرع وھو یقول یا لک شجرۃ ما احبک الی لحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاک وفی الباب عن حکیم بن جابر عن ابیہ ھذا حدیث غریب من ھذا الوجہ **حدثنا** محمد بن میمون المکی ثنا سفیان بن عیینۃ قال ثنی مالک عن اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحۃ عن انس بن مالک قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتتبع فی الصحفۃ یعنی الدباء فلا ازال احبہ

پس انکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقے کے اونٹوں میں بھیجدیا اور فرمایا انکے دودھ اور پیشاب پیو۔ یہ حدیث طریق ثابت سے حسن صحیح غریب ہے۔ اور یہ حدیث کئی وجہ سے انس کے مروی ہے روایت کیا ہے اسکو ابو قلابہ نے انس سے۔ اور روایت کیا ہے اسکو سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے اُسنے انس سے **باب** کھانے کے پہلے اور پیچھے وضو کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے یحیی بن موسی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن نمیر نے کہا حدیث کی ہمسے قیس بن ربیع نے ح اور حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الکریم جرجانی نے قیس بن ربیع سے معنے واحد ہیں اُسنے ابی ہاشم سے اُسنے زاذان سے اُسنے سلمان سے کہا اُسنے میں نے توریت میں پڑھا کہ برکت طعام کی وضو کرنا ہے بعد کھانے کے سو میں نے یہ بات نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے ذکر کی۔ اور جو کچھ میں نے توریت میں پڑھا تھا اُسکی خبر دی پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے برکت طعام کی وضو کرنا ہے پہلے اُسکے اور وضو کرنا ہے پیچھے اُسکے۔ اور اس باب میں روایت ہے انس اور ابو ہریرہ سے نہیں پہچانتے ہم اس حدیث کو مگر طریق قیس بن ربیع سے اور قیس حدیث میں ضعیف ہے۔ اور ابو ہاشم رمانی کا نام یحیی بن دینار ہے **باب** کھانے سے پہلے وضو کے ترک کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابراہیم نے ایوب سے اُسنے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت سے نکلے اور آپ کے آگے کھانا حاضر کیا گیا اور کہا لوگوں نے کیا آپ کے واسطے پانی نہ لائیں فرمایا آپ نے میں وضو کا اسوقت حکم دیا گیا ہوں کہ جب نماز کی طرف کھڑا ہوں۔ یہ حدیث[1] حسن ہے۔ اور روایت کیا ہے اسکو عمرو بن دینار نے سعید بن حویرث سے اُسنے ابن عباس سے اور کہا علی بن مدینی نے کہ کہا یحیی بن سعید نے سفیان ثوری کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے کو برا جانتے تھے۔ اور یہ بھی مکروہ جانتے تھے کہ پیالے کے نیچے روٹی رکھی جائے۔ **باب** کدو کے کھانے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے معاویہ بن صالح سے اُسنے ابی طالوت سے کہا اُسنے میں انس بن مالک کے پاس گیا اس حالت میں کہ وہ کدو کھا رہا تھا اور کہتا تھا کیا ہے تجھے اے درخت کیا ہی تو مجھے پسند ہے بباعث تیری محبت کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو۔ اور اس باب میں روایت ہے حکیم بن جابر سے جو راوی ہے اپنے باپ سے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن میمون مکی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے کہا حدیث کی مجھے مالک نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے میں نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا کہ پیالہ[2] میں کدو کے پیچھے لگتے تھے سو ہمیشہ ہی اسکو دوست رکھتا ہوں

[1] ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کھانے سے پہلے اور پیچھے دونوں وقتوں میں ہاتھ دھونے ضروری نہیں اور استحباب کی نفی اس سے ثابت نہیں ہوتی ہاں قول سفیان ثوری کا اسمیں ہے کہ کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے مکروہ ہیں۔ اور وضو سے مراد ان حدیثوں میں ہاتھوں کا دھونا ہے۔ اور یہ جواب جو آپ نے دیا ہے اس سائل کا جواب ہو سکتا ہے جو قبل طعام کے وضو کرنا واجب جانتا ہو سو آپ نے اسکے وجوب کی نفی کا کلمہ لا کر کر دی۔ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حکمی نجاست کے ہوتے ہوئے کھانا منع نہیں ہوتا ۱۲

[2] کہا طیبی نے اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جب کھانا مختلف چیزوں سے پکا ہوا ہو تو درمیان برتن سے یا دوسرے صاحب کے آگے سے کسی چیز کا پکڑنا درست ہے بشرطیکہ دوسرے صاحب کو اس سے کراہت نہ ہو ۱۲

حدثنا عبدۃ بن عبد اللہ الخزاعی البصری ثنا معاویۃ بن ھشام عن سفیان عن محارب بن دثار عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم الادام الخل وفی الباب عن عائشۃ وام ھانی وھذا اصح من حدیث مبارک بن سعید حدثنا محمد بن سھل بن عسکری البغدادی ثنا یحیی بن حسان نا سلیمان بن بلال عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم الادام الخل حدثنا عبد اللہ بن عبد الرحمن ثنا یحیی بن حسان عن سلیمان بن بلال بھذا الاسناد نحوہ الا انہ قال نعم الادام او الادم الخل ھذا حدیث حسن صحیح غریب من ھذا الوجہ لا یعرف من حدیث ھشام بن عروۃ الا من حدیث سلیمان بن بلال حدثنا ابو کریب ثنا ابوبکر بن عیاش عن ابی حمزۃ الثمالی عن الشعبی عن ام ھانی بنت ابی طالب قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ھل عندکم شئ فقلت لا الا کسر یابسۃ وخل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قربیہ فما اقفر بیت من ادم فیہ خل ھذا حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ لا نعرفہ من حدیث ام ھانی الا من ھذا الوجہ وام ھانی ماتت بعد علی بن ابی طالب بزمان باب ما جاء فی اکل البطیخ بالرطب حدثنا عبدۃ بن عبد اللہ الخزاعی ثنا معاویۃ بن ھشام عن سفیان عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یاکل البطیخ بالرطب وفی الباب عن انس ھذا حدیث حسن غریب ورواہ بعضھم عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یذکر فیہ عن عائشۃ وقد روی یزید بن رومان عن عروۃ عن عائشۃ ھذا الحدیث باب ما جاء فی اکل القثاء بالرطب حدثنا اسمعیل بن موسی الفزاری ثنا ابراھیم بن سعد عن ابیہ عن عبد اللہ بن جعفر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یاکل القثاء بالرطب ھذا حدیث حسن صحیح غریب لا نعرفہ الا من حدیث ابراھیم بن سعد باب ما جاء فی شرب ابوال الابل حدثنا الحسن بن محمد الزعفرانی ثنا عفان ثنا حماد بن سلمۃ ثنا حمید وثابت وقتادۃ

عن انس ان ناسا من عرینۃ قدموا المدینۃ فاجتووھا

حدیث کی ہمسے عبدہ بن عبد اللہ خزاعی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے معاویہ بن ہشام نے سفیان سے اُسنے محارب بن دثار سے اُسنے جابر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے بہتر سالنون کا سرکہ ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے عائشہ اور ام ہانی سے اور یہ صحیح ہے طریق مبارک بن سعید سے حدیث کی ہمسے محمد بن سہل بن عسکری بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن حسان نے کہا حدیث کی ہمسے سلیمان بن بلال نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے یہ کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا بہتر سالنون کا سرکہ ہے حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن حسان نے سلیمان بن بلال سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے مگر فرق یہ ہے کہ کہا اُسنے بہتر سالن یا سالنون کا سرکہ ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے نہین معلوم ہوئی طریق ہشام بن عروہ سے مگر بواسطہ طریق سلیمان بن بلال کے۔ حدیث کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابوبکر بن عیاش نے ابو حمزہ ثمالی سے اُسنے شعبی سے اُسنے ام ہانی سے جو ابی طالب کی بیٹی ہے کہا اُسنے میرے پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آئے اور فرمایا کیا تمھارے پاس کچھ شی ہے مین نے کہا نہین مگر خشک روٹی کے ٹکڑے اور سرکہ پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکو میرے آگے کر اور کوئی گھر سالن سے محتاج نہین ہوتا کہ جسمین سرکہ ہو۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو طریق ام ہانی سے سوائے اس طریق کے۔ اور ام ہانی حضرت علی بن ابیطالب کے بہت زمانہ کے بعد فوت ہوئی ہے باب تربوز کو کھجورون کے ساتھ کھانے کے بیان مین حدیث کی ہمسے عبدہ بن عبد اللہ خزاعی نے کہا حدیث کی ہمسے معاویہ بن ہشام نے سفیان سے اُسنے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تربوز کو کھجورون کے ساتھ کھاتے تھے۔ اور اس باب مین روایت ہے انس سے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور روایت کیا ہے اسکو بعض نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور اُسنے اسمین حضرت عائشہ کا ذکر نہین کیا۔ اور یزید بن رومان نے عروہ سے اُسنے عائشہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے باب کھیرے کو کھجورون کے ساتھ کھانے کے بیان مین حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن موسی فزاری نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن سعد نے اپنے باپ سے اُسنے عبد اللہ بن جعفر سے کہا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کھیرون کو کھجورون کے ساتھ کھاتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ابراہیم بن سعد سے باب اونٹون کے پیشاب کے پینے کے بیان مین حدیث کی ہمسے حسن بن محمد زعفرانی نے کہا حدیث کی ہمسے عفان نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے کہا حدیث کی ہمسے حمید اور ثابت اور قتادہ نے انس سے یہ کہ چند لوگ قوم عرینہ کے مدینہ مین آئے اور اُنھون نے اُسکی آب وہوا[1] کو ناموافق جانا

[1] ان لوگون کے پیٹ بباعث ناموافق ہونے آب وہوا کے پھول گئے تھے اسواسطے نبی صلعم نے صدقہ کے اونٹون مین بھیجدیا اور فرمایا کہ انکا پیشاب اور دودھ پیو جب انکے مرض دور ہوگئے تو اُنھون نے حضرت کے راعی قتل کئے اور اونٹون کو ہانک لیگئے جب نبی صلعم کو خبر پہونچی تو آپ نے اُنکے پیچھے آدمی بھیجے اور گرفتار کئے گئے آپ نے بھی اُنکو وہی سزا دی جو اُنھون نے اونٹون کے چرانے والون کو دی تھی اور

واطعموا الطعام وافشوا السلام تدخلوا الجنۃ بسلام هذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی فضل العشاء **حدثنا** یحیی بن موسیٰ ثنا محمد بن یعلی الکوفی ثنا عنبسۃ بن عبد الرحمٰن القرشی عن عبد الملك بن علاق عن انس بن مالك قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم تعشوا ولو بكف من حشف فان ترك العشاء مهرمۃ هذا حدیث منكر لا نعرفه الا من هذا الوجه وعنبسۃ یضعف فی الحدیث وعبد الملك بن علاق مجهول **باب** ماجاء فی التسمیۃ علی الطعام **حدثنا** عبد اللہ بن الصباح الهاشمی ثنا عبد الاعلی عن معمر عن هشام بن عروۃ عن ابیه عن عمر بن ابی سلمۃ انه دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وعنده طعام قال ادن یا بنی فسم اللہ وكل بیمینك وكل مما یلیك وقد روی هشام بن عروۃ عن ابی وجزۃ السعدی عن رجل من مزینۃ عن عمر بن ابی سلمۃ وقد اختلف اصحاب هشام بن عروۃ فی روایۃ هذا الحدیث وابو وجزۃ السعدی اسمه یزید بن عبید **حدثنا** محمد بن بشار ثنا العلاء بن الفضل بن عبد الملك بن ابی السویۃ ابو الهذیل قال ثنی عبید اللہ بن عكراش عن ابیه عكراش بن ذویب قال بعثنی بنو مرۃ بن عبید بصدقات اموالهم الی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فقدمت المدینۃ فوجدته جالسا بین المهاجرین والانصار قال ثم اخذ بیدی فانطلق بی الی بیت ام سلمۃ فقال هل من طعام فاتینا بجفنۃ كثیرۃ الثرید والوذر فاقبلنا ناكل منها فخبطت بیدی فی نواحیها واكل رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من بین یدیه فقبض بیده الیسری علی یدی الیمنی ثم قال یا عكراش كل من موضع واحد فانه طعام واحد ثم اتینا بطبق فیه الوان التمر او الرطب شك عبید اللہ فجعلت اكل من بین یدی وجالت ید رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی الطبق قال یا عكراش كل من حیث شئت فانه غیر[1] واحد ثم اتینا بماء فغسل رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یدیه ومسح ببلل كفیه وجهه وذراعیه ورأسه

اور لوگوں کو کھانا کھلاؤ اور سلام کو افشا کرو جنت میں سلامتی سے داخل ہوگے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** رات کے کھانے کی فضیلت کے بیان میں۔ **حدیث** کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن یعلی کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے عنبسہ بن عبد الرحمٰن قرشی نے عبد الملک بن علاق سے اُس نے انس بن مالک سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رات کو کھانا کھاؤ اگرچہ ردی کھجوروں کے ایک مٹھی ہی ہو اسلئے کہ رات کے کھانے کا ترک کرنا بوڑھا کرتا ہے۔ یہ حدیث منکر ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے اور عنبسہ حدیث میں ضعیف ہے اور عبد الملک بن علاق مجہول ہے **باب** کھانے پر بسم اللہ پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے عبد اللہ بن صباح ہاشمی نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الاعلیٰ نے معمر سے اُس نے ہشام سے اُس نے عروہ سے اُس نے اپنے باپ سے اُس نے عمر بن ابی سلمہ سے یہ کہ وہ نبی صلعم کے پاس گیا اور آپ کے پاس کھانا تھا فرمایا آپ نے اے بیٹے آگے ہو اور بسم اللہ پڑھ اور اپنے داہنے ہاتھ سے اور اپنے آگے سے کھا۔ اور مروی ہے ہشام بن عروہ سے اُس نے روایت کی ابی وجزہ سعدی سے اُس نے ایک مرد سے جو قوم مزینہ سے ہے اُس نے عمر بن ابی سلمہ سے۔ اور ہشام بن عروہ نے اس حدیث کی روایت میں اختلاف کیا ہے۔ اور ابو وجزہ سعدی کا نام یزید بن عبید ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے علاء بن فضل بن عبد الملک بن ابی السویہ یعنے ابو الہذیل نے کہا حدیث کی مجھے عبید اللہ بن عکراش نے اپنے باپ سے عکراش بن ذویب سے کہا اُس نے مجھے بنو مرہ بن عبید نے اپنے اموال کے صدقے دیکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا پس میں مدینہ میں آیا سو میں نے آپ کو مہاجرین اور انصار میں بیٹھا ہوا پایا کہا اُس نے پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ام سلمہ کے گھر کی طرف لے چلے پس فرمایا آپ نے کیا کچھ کھانا ہے سو ہمارے پاس ایک پیالہ جسمیں ثرید اور ٹکڑے گوشت کے بہت تھے لایا گیا اور ہم اسکی طرف متوجہ ہو کر کھانے لگے اور میں نے اپنا ہاتھ اُسکے نواحی میں پھیرا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے آگے سے کھایا اور آپ نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرے داہنے ہاتھ کو پکڑ لیا پھر فرمایا اے عکراش ایک جگہ سے کھا کیونکہ یہ ایک ہی کھانا ہے۔ پھر ہمارے پاس ایک تھال لایا گیا جسمیں مختلف کھجوریں خشک یا تر (یہ شک عبید اللہ کو ہے) تھیں سو میں اپنے آگے سے کھانے لگا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ مبارک تھال میں جولان کرتا تھا فرمایا آپ نے اے عکراش کھا جس جگہ سے کہ تو چاہتا ہے[1] کیونکہ یہ ایک رنگ کے نہیں ہیں پھر ہمارے پاس پانی لایا گیا سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ مبارک دھوئے اور اپنے ہاتھوں کی تری سے منھ اور بازوؤں اور سر پر مسح کیا

[1] غرض یہ ہے کہ اگر کھانا ایک قسم کا ہو تو اپنے آگے سے کھانے ورنہ جسطرح چاہے کھائے خواہ اپنے آگے سے یا جس جگہ سے چاہے کیونکہ ایسی چیزوں میں کسی دوسرے کو کراہت نہیں پہنچتی

هذا حديث حسن صحيح وقد روى هذا الحديث من غير وجه عن انس بن مالك **باب** ماجاء في اكل الزيت **حدثنا** يحيى بن موسى ثنا عبد الرزاق عن معمر عن زيد بن اسلم عن ابيه ان عمر بن الخطاب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كلوا الزيت وادهنوا به فانه من شجرة مباركة هذا حديث لا نعرفه الا من حديث عبد الرزاق عن معمر وكان عبد الرزاق يضطرب في رواية هذا الحديث فربما ذكر فيه عن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم وربما رواه على الشك فقال احسبه عن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم وربما قال عن زيد بن اسلم عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا **حدثنا** ابو داؤد سليمان بن معبد ثنا عبد الرزاق عن معمر عن زيد بن اسلم عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه ولم يذكر فيه عن عمر **حدثنا** محمود بن غيلان ثنا ابو احمد الزبيري وابو نعيم قالا ثنا سفيان عن عبد الله بن عيسى عن رجل يقال له عطاء من اهل الشام عن ابي اسيد قال قال النبي صلى الله عليه وسلم كلوا من الزيت وادهنوا به فانه شجرة مباركة هذا حديث غريب من هذا الوجه انما نعرفه من حديث عبد الله بن عيسى **باب** ماجاء في الاكل مع المملوك **حدثنا** نصر بن علي ثنا سفيان عن اسمعيل بن ابي خالد عن ابيه عن ابي هريرة يخبرهم ذلك عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا كفى احدكم خادمه طعامه حره ودخانه فليأخذ بيده فليقعده معه فان ابى فليأخذ لقمة فليطعمه اياها هذا حديث حسن صحيح وابو خالد والد اسمعيل اسمه سعد **باب** ماجاء في فضل اطعام الطعام **حدثنا** يوسف بن حماد ثنا عثمان بن عبد الرحمن الجمحي عن محمد بن زياد عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال افشوا السلام واطعموا الطعام واضربوا الهام تورثوا الجنان وفي الباب عن عبد الله بن عمرو وابن عمر وانس وعبد الله بن سلام وعبد الرحمن بن عائش وشريح بن هانئ عن ابيه هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث ابي هريرة **حدثنا** هناد ثنا ابو الاحوص عن عطاء بن السائب عن ابيه عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعبدوا الرحمن

بذلك

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ حدیث کئی طریق سے انس بن مالک سے مروی ہے **باب** زیتون کے کھانے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے معمر سے اُسنے زید بن اسلم سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ عمر بن خطاب نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زیتون کو کھاؤ اور اُسکا تیل لگاؤ کیونکہ وہ درخت مبارک سے ہے۔ اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم سوا طریق عبد الرزاق کے جو راوی ہے معمر سے۔ اور عبد الرزاق اس حدیث کی روایت میں اضطراب کرتا ہے پس کئی دفعہ تو وہ روایت کرتا ہے بواسطہ عمر کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ اور کبھی اسکو شک سے روایت کرتا ہے اور کہتا ہے میں گمان کرتا ہوں کہ یہ روایت بواسطہ حضرت عمر کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ اور کبھی کہتا ہے کہ یہ روایت ہے زید بن اسلم سے وہ روایت کرتا ہے اپنے باپ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسل۔ **حدیث** کی ہم سے ابو داؤد یعنی سلیمان بن معبد نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے معمر سے اُسنے زید بن اسلم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور اُسنے اس روایت میں حضرت عمر کا ذکر نہیں کیا۔ **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو احمد زبیری اور ابو نعیم نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے سفیان نے عبد اللہ بن عیسیٰ سے اُسنے ایک مرد سے جو اہل شام سے ہے اُسکا نام عطا ہے اُسنے ابی اسید سے کہ کہا اُسنے فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے زیتون کھاؤ اور اُسکا تیل لگاؤ کیونکہ وہ درخت مبارک ہے یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے فقط ہم اسکو طریق عبد اللہ بن عیسیٰ سے ہی پہچانتے ہیں **باب** غلام کے ساتھ کھانے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے نصر بن علی نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے خبر دیتا تھا انکو اسکی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جب تم میں سے کسی کا خادم اُسکے کھانے کی گرمی اور دھوئیں کو کفایت کرے تو چاہئے کہ اپنے ہاتھ سے پکڑ کر اسکو اپنے ساتھ بٹھلائے پس اگر انکار کرے تو چاہئے کہ لقمہ پکڑے اور اسکو کھلائے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور ابو خالد والد اسمٰعیل کا ہے نام اسکا سعد ہے **باب** طعام کھلانے کی فضیلت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے یوسف بن حماد نے کہا حدیث کی ہم سے عثمان بن عبد الرحمن جمحی نے محمد بن زیاد سے اُسنے ابی زیاد سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے سلام کو افشا کرو اور طعام کھلاؤ اور کھوپریوں پر مارو جنت کے وارث ہوگے۔ اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن عمرو اور ابن عمر اور انس اور عبد اللہ بن سلام اور عبد الرحمن بن عائش اور شریح بن ہانی اپنے باپ سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث طریق ابی ہریرہ سے حسن صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو الاحوص نے عطاء بن سائب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی عبادت کرو

وفی الباب عن ابی ہریرۃ وابی سعید وعبد اللہ بن عمرو وعبادۃ وابی مالک الاشعری وابن عباس حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجہ عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورواہ مالک بن انس عن نافع عن ابن عمر موقوفا ولم یرفعہ **اخبرنا** قتیبۃ ثنا جریر عن عطاء بن السائب عن عبد اللہ بن عبید بن عمیر عن ابیہ قال قال عبد اللہ بن عمر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شرب الخمر لم تقبل لہ صلوۃ اربعین صباحا فان تاب تاب اللہ علیہ فان عاد لم یقبل اللہ لہ صلوۃ اربعین صباحا فان تاب تاب اللہ علیہ فان عاد لم یقبل اللہ لہ صلوۃ اربعین صباحا فان تاب تاب اللہ علیہ فان عاد الرابعۃ لم یقبل اللہ لہ صلوۃ اربعین صباحا فان تاب لم یتب اللہ علیہ وسقاہ من نہر الخبال قیل یا ابا عبد الرحمن وما نہر الخبال قال نہر من صدید اہل النار ہذا حدیث حسن وقد روی نحو ہذا عن عبد اللہ بن عمرو وابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ماجاء کل مسکر حرام **حدثنا** اسحق بن موسی الانصاری ثنا معن ثنا مالک بن انس عن ابن شہاب عن ابی سلمۃ عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن البتع فقال کل شراب اسکر فہو حرام **حدثنا** عبید بن اسباط بن محمد القرشی وابو سعید الاشج قالا ثنا عبد اللہ بن ادریس عن محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابن عمر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل مسکر حرام ہذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن عمر وعلی وابن مسعود وابی سعید وابی موسی والاشج العصری ودیلم ومیمونۃ وعائشۃ وابن عباس وقیس بن سعد والنعمان بن بشیر ومعاویۃ وعبد اللہ بن مغفل وام سلمۃ وبریدۃ وابی ہریرۃ ووائل بن حجر وقرۃ المزنی ہذا حدیث حسن وقد روی عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ وکلاہما صحیح وروی غیر واحد عن محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ وعن ابی سلمۃ عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی سعید اور عبد اللہ بن عمرو اور عبادہ اور ابی مالک اشعری اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے۔ حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہے۔ اور کئی وجہ سے بواسطہ ابن عمر کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ اور روایت کیا ہے اسکو مالک بن انس نے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے موقوف۔ اور اُسکو مرفوع نہیں کیا **خبر دی** ہمکو قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے جریر نے عطا بن سائب سے اُسنے عبد اللہ بن عبید بن عمیر سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے کہا عبد اللہ بن عمر نے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے شراب پیا تو اُسکی چالیس[1] دنوں کی نماز قبول نہ ہوگی سو اگر اُسنے توبہ کی تو اُسپر اللہ بھی رجوع کرتا ہے پھر اگر اُسنے اعادہ کیا تو اُسکی چالیس دنوں کی نماز قبول نہ ہوگی پھر اگر اُسنے توبہ کی تو اللہ اُسپر رجوع کرتا ہے پھر اگر اُسنے عود کیا تو اُسکی چالیس دنوں کی نماز قبول نہیں ہوگی پھر اگر اُسنے توبہ کی تو اللہ اُسپر رجوع کرتا ہے پھر اگر چوتھے بار اُسنے عود کیا تو اُسکی چالیس دنوں کی نماز قبول نہیں ہوگی پھر اگر اُسنے توبہ کی تو اللہ اُسپر رجوع نہیں کرتا اور اُسکو نہر خبال سے پلائیگا۔ کسی نے کہا اے ابا عبد الرحمن اور نہر خبال کیا چیز ہے فرمایا آپ نے وہ اہل نار کی پیپ سے نہر ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور مثل اُسکے مروی ہے بواسطہ عبد اللہ بن عمرو اور ابن عباس کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ **باب** اس بیان میں کہ ہر مسکر حرام ہے **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن موسی انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے ابن شہاب سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی نے بتع[2] کی بابت سوال کیا پس فرمایا آپ نے جو شراب کہ مستی لائے سو وہ حرام ہے **حدیث** کی ہمسے عبید بن اسباط بن محمد قرشی اور ابو سعید اشج نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن ادریس نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے سنا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے "ہر مسکر حرام ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے عمر اور علی اور ابن مسعود اور ابی سعید اور ابی موسی اور اشج عصری اور دیلم اور میمونہ اور عائشہ اور ابن عباس اور قیس بن سعد اور نعمان بن بشیر اور معاویہ اور عبد اللہ بن مغفل اور ام سلمہ اور بریدہ اور ابی ہریرہ اور وائل بن حجر اور قرہ مزنی رضی اللہ عنہم سے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور مروی ہے بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اور یہ دونوں صحیح ہیں۔ اور روایت کیا ہے کئی ایک نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اور مروی ہے ابی سلمہ سے اُسنے روایت کی ابن عمر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے

---

[1] اسکی چالیس دنوں کی نماز قبول نہیں ہوتی یعنے اسکو ثواب نہیں ملتا اگرچہ ادا اسکے ذمہ سے ارکان کے ادا کرنے سے ساقط ہو جاتا ہے اور وجہ تخصیص نماز کی یہ ہے کہ جب اعلے درجے کی عبادت قبول نہ ہوئی تو ادنی بالطریق اولے قبول نہ ہونگے۔ چالیس دنوں کی نماز قبول نہ ہوگی حدیث میں لفظ صباح کا ہے یا تو مراد اس سے صبح کی نماز ہے یا مراد اس سے ایام ہیں [2] بتع بکسر موحدہ وسکون فوقانیہ معنے اسکے شہد کی نبیذ ہے نبی صلے اللہ وسلم نے

وقال یا عکراش ھذا الوضوء مما غیرت النار ھذا حدیث غریب لانعرفہ الا من حدیث العلاء بن الفضل وقد تفرد العلاء بھذا الحدیث وفی الحدیث قصۃ **حدثنا** ابوبکر محمد بن ابان ثنا وکیع ثنا ھشام الدستوائی عن بدیل بن میسرۃ العقیلی عن عبد اللہ بن عبید بن عمیر عن ام کلثوم عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل احدکم طعاما فلیقل بسم اللہ فان نسی فی اولہ فلیقل بسم اللہ فی اولہ وآخرہ وبھذا الاسناد عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل طعاما فی ستۃ من اصحابہ فجاء اعرابی فاکلہ بلقمتین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انہ لو سمی لکفاکم ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی کراھیۃ البیتوتۃ وفی یدہ غمر **حدثنا** احمد بن منیع ثنا یعقوب بن الولید المدنی عن ابن ابی ذئب عن المقبری عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان حساس لحاس فاحذروہ علی انفسکم من بات وفی یدہ ریح غمر فاصابہ شئ فلا یلومن الا نفسہ ھذا حدیث غریب من ھذا الوجہ وقد روی من حدیث سھیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** محمد بن اسحٰق ابوبکر البغدادی ثنا محمد بن جعفر المدائنی ثنا منصور بن ابی الاسود عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بات وفی یدہ غمر فاصابہ شئ فلا یلومن الا نفسہ ھذا حدیث حسن غریب لانعرفہ من حدیث الاعمش الا من ھذا الوجہ **آخر ابواب الاطعمۃ**

ابواب الاشربۃ

باب ماجاء فی شارب الخمر **حدثنا** یحیی بن درست ابو زکریا ثنا حماد بن زید عن ایوب عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مسکر خمر وکل مسکر حرام ومن شرب الخمر فی الدنیا فمات وھو یدمنھا لم یشربھا فی الآخرۃ

اور فرمایا اے عکراش ایسا وضو ہے اس سے کہ جسکو آگ متغیر کر دے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر علاء بن فضل سے۔ اور علاء ساتھ اس حدیث کے متفرد ہوا ہے۔ اور اس حدیث میں قصہ ہے **حدیث** کی ہمسے ابوبکر یعنے محمد بن ابان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشام دستوائی نے بدیل بن میسرہ عقیلی سے اُسنے عبداللہ بن عبید بن عمیر سے اُسنے ام کلثوم سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم میں کھانا کھائے تو چاہیے کہ بسم اللہ پڑھے پس اگر ابتدا میں بھول جائے تو چاہیے کہ کہے بسم اللہ فی اولہ وآخرہ۔ اور اسی اسناد سے عائشہ سے مروی ہے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے چھ صحابہ میں کھانا کھا رہے تھے کہ ایک اعرابی آیا اور دو لقموں میں ہی کھا گیا پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خبردار اگر وہ بسم اللہ پڑھتا تو تمکو کافی ہو جاتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** رات گذارنے کی کراہت کے بیان میں اس حالت میں کہ اسکے ہاتھ میں چکنائی لگی ہو **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے یعقوب بن ولید مدنی نے ابن ابی ذئب سے اُسنے مقبری سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک شیطان بہت حساس اور مدرک ہے سو تم اس سے اپنی جانوں پر خوف کرو جس شخص نے رات گذاری اس حالت میں کہ اُسکے ہاتھ میں چکنائی کی بو ہو اور اسکو کوئی چیز کاٹ جائے تو چاہیے کہ سوا اپنی جان کے اور کسی کو ملامت نہ کرے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ اور مروی ہے طریق سہیل بن ابی صالح سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن اسحاق یعنے ابوبکر بغدادی نے کہا حدیث کی محمد بن جعفر مدائنی نے کہا حدیث کی ہمسے منصور بن ابی الاسود نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے رات گذاری اس حالت میں کہ اُسکے ہاتھ میں چکنائی ہو اور اُسکو کوئی چیز کاٹ جائے تو چاہیے کہ سوا اپنے نفس کے اور کسی کو ملامت نہ کرے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو طریق اعمش سے مگر اسی وجہ سے۔ **آخر ابواب الاطعمۃ۔ ابواب الاشربۃ** **باب** شراب پینے والے کے حکم کے بیان میں۔ **حدیث** کی ہمسے یحیی بن درست یعنے ابو زکریا نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر مسکر خمر ہے اور ہر مسکر حرام ہے اور جس کسی نے دنیا میں شراب پیا اور مر گیا اس حالت میں کہ وہ اسپر مداومت کرتا تھا تو وہ[1] اسکو آخرت میں نہ پئے گا

[1] قولہ وہ اسکو آخرت میں نہ پئے گا یا تو مراد ہے عدم دخول جنت سے یا اس نعمت کی محرومی سے لیکن مراد یہ ہے کہ ایسے لوگوں کو اسکی خواہش نہ ہوگی ورنہ اس آیت کی مخالفت لازم آئی ہے ما تشتہیہ الانفس شاید ایسے شخص کی جزا ہی ہو کہ باوجود خواہش کے جنت کی شراب سے محروم رکھا جاوے یا یہ معنے کہ جزا اسکی یہ ہے کہ آخرت میں نہ پئے ہاں اگر خدای تعالی پلادے تو وہ مختار ہے بہرحال کوئی صورت

وعائذ بن عمرو والحکم الغفاری ومیمونۃ هذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی الرخصۃ ان ینتبذ فی الظروف **حدثنا** محمد
ابن بشار والحسن بن علی ومحمود بن غیلان قالوا ثنا ابو عاصم ثنا سفیان عن علقمۃ بن مرثد عن سلیمان بن بریدۃ عن ابیہ قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم انی کنت نهیتکم عن الظروف وان ظرفا لا یحل شیئا ولا یحرمه وکل مسکر حرام هذا حدیث حسن صحیح
حدثنا محمود بن غیلان ثنا ابو داؤد الحفری عن سفیان عن منصور عن سالم بن ابی الجعد عن جابر بن عبد الله قال نهی رسول الله
صلی الله علیه وسلم عن الظروف فشکت الیه الانصار فقالوا لیس لنا وعاء قال فلا اذا وفی الباب عن ابن مسعود وابی هریرۃ
وابی سعید وعبد الله بن عمرو هذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی السقاء **حدثنا** محمد بن المثنی ثنا عبد الوهاب
الثقفی عن یونس بن عبید عن الحسن البصری عن امه عن عائشۃ قالت کنا ننبذ لرسول الله صلی الله علیه وسلم فی سقاء
یوکأ اعلاه له عزلاء ننبذه غدوۃ ویشربه عشاء وننبذه عشاء ویشربه غدوۃ وفی الباب عن جابر وابی سعید وابن
عباس هذا حدیث حسن غریب لا نعرفه من حدیث یونس بن عبید الا من هذا الوجه وقد روی هذا الحدیث من غیر هذا الوجه عن عائشۃ
ایضا **باب** ماجاء فی الحبوب التی یتخذ منها الخمر **حدثنا** محمد بن یحیی ثنا محمد بن یوسف ثنا اسرائیل ثنا ابراهیم بن مهاجر عن عامر
الشعبی عن النعمان بن بشیر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان من الحنطۃ خمرا ومن الشعیر خمرا ومن التمر خمرا ومن الزبیب خمرا ومن العسل خمرا

اور عائذ بن عمرو اور حکم غفاری اور میمونہ رضی اللہ عنہم سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ اُن برتنوں میں نبیذ بنانا رخصت ہے
حدیث کی ہمسے محمد بن بشار اور حسن بن علی اور محمود بن غیلان نے کہا انہوں نے حدیث کی ہمسے ابو عاصم نے کہا حدیث کی ہمسے
سفیان نے علقمہ بن مرثد سے اُسنے سلیمان بن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنے تمکو
اُن برتنوں سے منع کیا تھا اور برتن نہ کسی چیز کو حلال کرتے ہیں اور نہ کسی کو حرام کرتے ہیں اور ہر مسکر حرام ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث**
کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد حفری نے سفیان سے اُسنے منصور سے اُسنے سالم بن ابی الجعد سے اُسنے جابر بن
عبد اللہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے برتنوں سے منع کیا تو آپ کے پاس انصار نے شکایت کی اور کہنے لگے ہمارے
پاس برتن نہیں ہیں فرمایا آپ نے پس نہیں ہے اسوقت۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور ابی ہریرہ اور ابی سعید اور عبد اللہ بن
عمرو رضی اللہ عنہم سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** مشک میں نبیذ بنانے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا
حدیث کی ہمسے عبد الوہاب ثقفی نے یونس بن عبید سے اُسنے حسن بصری سے اُسنے اپنی والدہ سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے
کہا اُسنے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے مشک میں نبیذ بنایا کرتے تھے تاگے سے اُسکے مُنہ کو باندھ دیتے تھے صبح کو نبیذ
بناتے تھے اور عشا کو آپ پیتے تھے۔ اور عشا کو نبیذ بناتے تھے اور صبح کو آپ پیتے تھے۔ اور اس باب میں روایت ہے جابر اور
ابی سعید اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق یونس بن عبید سے مگر اسی وجہ سے اور
یہ حدیث غیر اس طریق سے بھی حضرت عائشہ سے مروی ہے **باب** اُن دانوں کے بیان میں کہ جنسے شراب بنائی جاتی ہے **حدیث**
کی ہمسے محمد بن یحیی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یوسف نے کہا حدیث کی ہمسے اسرائیل نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن مہاجر نے
عامر شعبی سے اُسنے نعمان بن بشیر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ گیہوں سے شراب ہے اور جو سے شراب
ہے اور کھجوروں سے شراب ہے۔ اور انگور سے شراب ہے اور شہد سے شراب ہے

ف یعنے جب یہ حال ہے کہ تم شکوہ کرتے ہو اور تمکو ضرورت ہے تو اب بھی منع کرتا اب تم انکو استعمال کرو ۱۲ منہ نبیذ کے معنے یہ ہیں کہ کسی چیز کو پانی میں بھگوتا عموماً انگور اور کھجوروں کا
ہوتا ہے جب پانی سا میٹھا ہو جاتا تو اسکو آپ پیتے عائشہ کہتی ہے کہ ہمارا یہ طریق تھا کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے شام کو کھجوریں بھگوتے تھے اور نبی صلے
اللہ علیہ وسلم انکو صبح کے وقت پیتے اور صبح کو بھگوتے تو عشا کے وقت پیتے اور مشک میں اسواسطے نبیذ بنانا جائز ہے کہ اسمیں جلدی سڑتا نہیں کہ جلدی سے
شراب ہو جائے کیونکہ یہ مشک سرد ہوتی ہے بر خلاف مٹی وغیرہ کے برتنوں کے کہ انمیں ایسی چیزیں جلدی سڑکر شراب کی تاثیر پیدا کر لیتی ہیں ۱۲ منہ خمر کا لفظ ہر ایک شراب پر بولا جاتا ہے خواہ
انگور سے ہو یا کھجوروں سے یا کسی اور چیز سے کہ جسکا ذکر حدیث میں گذر چکا ہے بلکہ ہر ایک چیز کی شراب پر خمر کا اطلاق ہوتا ہے یہی مذہب ہے ائمہ ثلاثہ اور جمہور سلف و خلف کا کہ کہا انحضرت نے
ہر مسکر خمر ہے اور ہر مسکر حرام ہے اور جسکا بہت مستی لاتا ہے اسکا تھوڑا بھی حرام ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے لفظ خمر کا اس شراب پر ہے مختص کیا ہے کہ جو انگور سے بنائی جائے مگر صحیح ہے

باب ما اسكر كثيره فقليله حرام **حدثنا** قتيبة ثنا اسمٰعيل بن جعفر ح وثنا علي بن حجر ثنا اسمٰعيل بن جعفر عن داود بن بكر ابن ابي الفرات عن محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما اسكر كثيره فقليله حرام وفي الباب عن سعد وعائشة وعبد الله ابن عمرو وابن عمر وخوات بن جبير هذا حديث حسن غريب من حديث جابر **حدثنا** محمد بن بشار ثنا عبد الاعلى بن عبد الاعلى عن هشام بن حسان عن مهدي بن ميمون ح وثنا عبد الله بن معاوية الجمحي عن مهدي بن ميمون المعنى واحد عن ابي عثمان الانصاري عن القاسم بن محمد عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل مسكر حرام ما اسكر الفرق منه فملء الكف منه حرام قال احدهما في حديثه الحسوة منه حرام هذا حديث حسن قد رواه ليث بن ابي سليم والربيع بن صبيح عن ابي عثمان الانصاري نحو رواية مهدي بن ميمون وابو عثمان الانصاري اسمه عمرو بن سالم ويقال عمر بن سالم **باب** ما جاء في نبيذ الجر **حدثنا** احمد بن منيع ثنا ابن علية ويزيد بن هارون قالا ثنا سليمان التيمي عن طاؤس ان رجلا اتى ابن عمر فقال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن نبيذ الجر فقال نعم فقال طاؤس والله اني سمعته منه وفي الباب عن ابن ابي اوفى وابي سعيد وسويد وعائشة وابن الزبير وابن عباس هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في كراهية ان ينبذ في الدباء والنقير والحنتم **حدثنا** ابو موسى محمد بن المثنى ثنا ابو داود الطيالسي ثنا شعبة عن عمرو بن مرة قال سمعت زاذان يقول سألت ابن عمر عن ما نهى عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم من الاوعية واخبرناه بلغتكم وفسره لنا بلغتنا فقال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحنتمة وهي الجرة ونهى عن الدباء وهي القرعة ونهى عن النقير وهي اصل النخل ينقر نقرا او ينسج نسجا ونهى عن المزفت وهو المقير وامر ان ينتبذ في الاسقية وفي الباب عن عمر وعلي وابن عباس وابي سعيد وابي هريرة وعبد الرحمن بن يعمر وسمرة وانس وعائشة وعمران بن حصين

باب جسکا بہت پینا مستی لائے اُسکا تھوڑا بھی حرام ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن جعفر نے ح اور حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن جعفر نے اُسنے داؤد بن بکر بن ابی الفرات سے اُسنے محمد بن منکدر سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکا بہت[1] پینا مستی لاتا ہے اُسکا تھوڑا بھی حرام ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے سعد اور عائشہ اور عبد اللہ بن عمرو اور ابن عمر اور خوات بن جبیر رضی اللہ عنہم سے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے طریق جابر سے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الاعلے بن عبد الاعلے نے ہشام بن حسان سے اُسنے مہدی بن میمون سے ح اور حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن معاویہ جمحی نے مہدی بن میمون سے معنے ایک ہیں اُسنے ابی عثمان انصاری سے اُسنے قاسم بن محمد سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر مسکر حرام ہے جسمیں سے ایک فرق (نام پیمانہ) مستی لائے اس میں سے ایک چلو بھی حرام ہے ایک نے اپنی حدیث میں کہا ہے حسوہ[2] اُسمیں سے حرام۔ یہ حدیث حسن ہے۔ روایت کیا ہے اسکو لیث بن ابی سلیم اور ربیع بن صبیح نے ابی عثمان انصاری سے مثل روایت مہدی بن میمون کے۔ اور ابو عثمان انصاری کا نام عمرو بن سالم ہے اور کہا گیا ہے عمر بن سالم۔ **باب** سبز گھڑے کی نبیذ کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابن علیہ اور یزید بن ہارون کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے سلیمان تیمی نے اُسنے طاؤس سے یہ کہ ایک مرد ابن عمر کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ (کیا) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سبز گھڑے کی نبیذ سے منع کیا ہے سو کہا اُسنے ہاں پس کہا طاؤس نے قسم ہے اللہ کی میں نے اسکو آپ سے سنا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن ابی اوفی اور ابی سعید اور سوید اور عائشہ اور ابن زبیر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ کدو اور نقیر اور حنتم میں نبیذ بنانا مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے ابو موسی یعنے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے عمرو بن مرہ سے کہا اُسنے سنا میں نے زاذان سے کہتا تھا سوال کیا میں نے ابن عمر سے اُن برتنوں سے کہ جنسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے کہ ہمکو اُنکی خبر ہماری زبان میں دیجئے اور ہماری زبان میں انکی تفسیر کیجئے کہا اُسنے منع کیا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حنتم سے اور یہ گھڑیا ہے اور منع کیا ہے دباء سے اور وہ کدو ہے اور منع کیا ہے نقیر سے اور یہ جڑ کھجور کی ہے جو کھودی جاتی ہے یا بنی جاتی ہے اور منع کیا ہے مزفت سے اور یہ رال کا برتن ہے اور حکم دیا ہے کہ مشکوں میں نبیذ بنایا جاوے۔ اور اس باب میں روایت ہے عمر اور علی اور ابن عباس اور ابی سعید اور ابی ہریرہ اور عبد الرحمن بن یعمر اور سمرہ اور انس اور عائشہ اور عمران بن حصین

---

[1] نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ عموم طریق تھا کہ جو کوئی چیز ایسی ہو کہ نقصان کی طرف لیجاتی ہو اس سے بھی منع فرماتے تھے جیسے کہ تھوڑا شراب پینا اگرچہ چنداں ضرر نہیں پہونچاتا مگر عادۃً کثرت کی طرف کھینچ لیجاتا ہے اسواسطے آپ نے تھوڑا پینے سے بھی ممانعت فرمائی ہے۔ [2] حسوہ کے معنے بھی چلو کے ہیں اور فرق تین صاع کا پیمانہ ہے اور مراد فرق اور چلو سے کثیر اور قلیل ہے اس سے تحدید غرض

ولبس الحرير والديباج وقال هى لهم فى الدنيا ولكم فى الاخرة وفى الباب عن ام سلمة والبراء وعائشة هذا حديث حسن صحيح

باب ما جاء فى النهى عن الشرب قائما **حدثنا** محمد بن بشار ثنا ابن ابى عدى عن سعيد عن قتادة عن انس ان النبى صلى الله عليه وسلم نهى ان يشرب الرجل قائما فقيل الاكل قال ذاك اشد هذا حديث صحيح **حدثنا** حميد بن مسعدة ثنا خالد بن الحارث عن سعيد عن قتادة عن ابى مسلم الجذمى عن الجارود بن العلاء ان النبى صلى الله عليه وسلم نهى عن الشرب قائما وفى الباب عن ابى سعيد وابى هريرة وانس هذا حديث حسن غريب وهكذا روى غير واحد هذا الحديث عن سعيد عن قتادة عن ابى مسلم عن الجارود عن النبى صلى الله عليه وسلم وروى عن قتادة عن يزيد بن عبد الله بن الشخير عن ابى مسلم عن الجارود ان النبى صلى الله عليه وسلم قال ضالة المسلم حرق النار والجارود بن المعلى يقال ابن العلاء والصحيح ابن المعلى **باب** ما جاء فى الرخصة فى الشرب قائما **حدثنا** ابو السائب سلم بن جنادة بن سلم الكوفى ثنا حفص بن غياث عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال كنا ناكل على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن نمشى ونشرب ونحن قيام هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر وروى عمران بن حدير هذا الحديث عن ابى البزرى عن ابن عمر وابو البزرى اسمه يزيد بن عطارد **حدثنا** احمد بن منيع ثنا هشيم ثنا عاصم الاحول ومغيرة عن الشعبى عن ابن عباس ان النبى صلى الله عليه وسلم شرب من زمزم وهو قائم وفى الباب عن على وسعد وعبد الله بن عمرو وعائشة هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** قتيبة ثنا محمد بن جعفر عن حسين المعلم عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يشرب قائما وقاعدا هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء فى التنفس فى الاناء

اور حریر اور دیباج کے پہننے سے منع کیا ہے اور فرمایا ہے یہ انکے (یعنے کافروں کے) واسطے دنیا میں ہیں اور تمہارے لیے آخرت میں۔ اور اس باب میں روایت ہے ام سلمہ اور براء اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** کھڑے ہو کر پینے کی کراہت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی عدی نے سعید سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی آدمی کھڑا ہو کر پانی پیے پس آپ سے کسی نے کہا کھانیکا کیا حال ہے فرمایا اپ نے یہ اس سے سخت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن حارث نے سعید سے اُسنے قتادہ سے اُسنے ابی مسلم جذمی سے اُسنے جارود بن علاء سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پانی پینے[1] سے منع کیا ہے اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید اور ابی ہریرہ اور انس سے یہ حدیث حسن غریب ہے اور ایسا ہی روایت کیا ہے اس حدیث کو کئی ایک نے سعید سے اُسنے قتادہ سے اُسنے ابی مسلم سے اُسنے جارود سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے قتادہ سے اُسنے روایت کی یزید بن عبد اللہ بن شخیر سے اُسنے ابی مسلم سے اُسنے جارود سے یہ کہ نبی صلعم نے فرمایا مسلمان کی چیز گم شدہ آگ کے جلنے کا سبب ہے۔ اور جارود بن معلے اسکو ابن العلا کہا جاتا ہے اور صحیح ابن المعلے ہے **باب** اس بیان میں کہ کھڑے ہو کر پانی پینا رخصت ہے **حدیث** کی ہمسے ابو السائب یعنے سلم بن جنادہ بن سلم کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کھاتے تھے اس حالت میں چلتے پھرتے تھے اور پیتے تھے اس حالت میں کہ کھڑے ہوتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے طریق عبید اللہ بن عمر سے جو راوی ہے نافع سے اُسنے روایت کی ابن عمر سے۔ اور روایت کیا ہے عمران بن حدیر نے اس حدیث کو ابی البزری سے اُسنے ابن عمر سے۔ اور ابو البزری کا نام یزید بن عطارد ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے کہا حدیث کی ہمسے عاصم احول اور مغیرہ نے شعبی سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے زمزم کا پانی پیا اس حالت میں کہ کھڑے ہوئے تھے۔ اور اس باب میں روایت ہے علی اور سعد اور عبد اللہ اور عبد اللہ بن عمرو اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے حسین معلم سے اُسنے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا اُسنے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ پانی پیتے تھے کھڑے ہو کر اور بیٹھکر۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** برتن میں[2] سانس لینے کے بیان میں

---

[1] اس مسئلہ میں ائمہ کا اختلاف ہے کہا بعض نے منع ہے جیسا کہ مسلم وغیرہ میں ہے ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم نہی عن الشرب قائما اور مسلم کی روایت میں ابو ہریرہ سے ہے کہ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لا یشربن احدکم قائما فمن نسی فلیستقئ بعض نے نہی کو ناسخ بنایا ہے اور بعض نے منسوخ اور بعض نے نہی تنزیہی قرار دیا ہے اور یہی صحیح مذہب ہے جیسا کہ دوسرا باب اسکی تائید کرتا ہے مولف کی عادت ہے کہ جب کوئی نہی تنزیہی ہوتی ہے تو اسکے آگے رخصت کا باب منعقد کرتا ہے۔ [2] یعنے پانی پینے کے وقت یا کوئی اور چیز تین بار سانس لینا مستحب ہے یعنے تین چار گھونٹ پیکر آرام کر لینا بعد اسکے پھر تین چار گھونٹ پیکر آرام کر لینا علی ہذا القیاس تیسری بار کرنا اور جس روایت میں برتن میں سانس لینا منع ہے معنے اسکے یہ ہیں کہ پانی پینے میں سوائے منہ اٹھانے کے اسمیں سانس لے یہ کراہت تنزیہی ہے اسلئے کہ دوسرے آدمی کی طبیعت اس سے پانی کے پینے کو کراہت کرتی ہے

وفی الباب عن ابی ہریرۃ ھذا حدیث غریب **حدثنا** الحسن بن علی الخلال ثنا یحیی بن اٰدم عن اسرائیل نحوہ وروی ابوحیان التیمی ھذا الحدیث عن الشعبی عن ابن عمر عن عمر قال ان من الحنطۃ خمرا فذکر ھذا الحدیث **اخبرنا** بذلک احمد بن منیع ثنا عبداللہ بن ادریس عن ابی حیان التیمی عن الشعبی عن ابن عمر عن عمر بن الخطاب ان من الحنطۃ خمرا وھذا اصح من حدیث ابراھیم بن مھاجر وقال علی بن المدینی قال یحیی بن سعید لم یکن ابراھیم بن المھاجر بالقوی **حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبداللہ بن المبارک ثنا الاوزاعی وعکرمۃ بن عمار قالا ثنا ابوکثیر السحیمی قال سمعت اباھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخمر من ھاتین الشجرتین النخلۃ والعنبۃ ھذا حدیث حسن صحیح وابوکثیر السحیمی ھو الغبری اسمہ یزید بن عبدالرحمن بن غفیلۃ **باب** ماجاء فی خلیط البسر والتمر **حدثنا** قتیبۃ ثنا اللیث بن سعد عن عطاء بن ابی رباح عن جابر بن عبداللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان ینتبذ البسر والرطب جمیعا ھذا حدیث صحیح **حدثنا** سفیان بن وکیع ثنا جریر عن سلیمان التیمی عن ابی نضرۃ عن ابی سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن البسر والتمر ان یخلط بینھما ونھی عن الزبیب والتمر ان یخلط بینھما ونھی عن الجرار ان ینتبذ فیھا وفی الباب عن انس وجابر وابی قتادۃ وابن عباس وام سلمۃ ومعبد بن کعب عن امہ ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی کراھیۃ الشرب فی اٰنیۃ الذھب والفضۃ **حدثنا** بندار ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبۃ عن الحکم قال سمعت ابن ابی لیلی یحدث ان حذیفۃ استسقی فاتاہ انسان باناء من فضۃ فرماہ بہ وقال انی کنت قد نھیتہ فابی ان ینتھی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الشرب فی اٰنیۃ الذھب والفضۃ

اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ حدیث غریب ہے۔ **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن آدم نے اسرائیل سے مثل اسکے۔ اور روایت کیا ہے ابوحیان تیمی نے اس حدیث کو شعبی سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے حضرت عمر سے کہ کہا اُسنے گیہوں سے شراب ہے۔ **خبر دی** ہمکو ساتھ اسکے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن ادریس نے ابی حیان تیمی سے اُسنے شعبی سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے عمر بن خطاب سے یہ کہ گیہوں سے شراب ہے۔ اور یہ ابراہیم بن مہاجر کی حدیث سے صحیح ہے۔ اور کہا علی بن مدینی نے کہ کہا یحیی بن سعید نے ابراہیم بن مہاجر قوی نہیں ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے اوزاعی اور عکرمہ بن عمارہ نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے ابوکثیر سحیمی نے کہا سنا میں نے اباہریرہ سے کہ کہتا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خمر ان دو درختوں سے ہے کھجور اور انگور سے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوکثیر سحیمی وہ غبری نام اسکا یزید بن عبدالرحمن بن غفیلہ ہے **باب** کھجور کچی اور پکی کو ملاکر بھگونے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے عطاء بن ابی رباح سے اُسنے جابر بن عبداللہ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پکی اور کچی کھجور کو ملاکر بھگونے[1] سے منع کیا ہے یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے جریر نے سلیمان تیمی سے اُسنے ابی نضرہ سے اُسنے ابی سعید سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے کہ بسر اور تمر کو ملایا جاوے۔ اور منقے اور کھجور کے ملانے سے بھی منع کیا ہے۔ اور یہ بھی منع کیا ہے کہ ٹھلیا میں نبیذ بنایا جاوے۔ اور اس باب میں روایت ہے انس اور جابر اور ابی قتادہ اور ابن عباس اور ام سلمہ سے اور معبد بن کعب سے بواسطہ اسکی والدہ کے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ سونے اور چاندی کے برتن میں پینا منع ہے **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے حکم سے کہا سنا میں نے ابن ابی لیلی سے کہ حدیث کرتا تھا یہ کہ حذیفہ نے پانی طلب کیا واسطے پینے کے پس اسکے پاس ایک آدمی چاندی کا برتن لایا سو اُسنے اسکو پھینکدیا اور کہا میں نے اسکو منع کیا تھا اور منع ہونے سے انکار کرتا ہے حالانکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سونے[2] اور چاندی کے برتن میں پانی پینے سے

[1] نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دو چیزوں کو ملاکر بھگونے سے اسواسطے منع کیا ہے کہ دو چیزیں ملی ہوئی جلدی سڑ جاتی ہیں اگر بالفرض ایک میں کچھ تغیر واقع ہو دوسرے میں بواسطہ اُسکے بہت جلدی اثر نفوذ کر جاتا ہے برخلاف ایک چیز کے کہ اسمیں جلدی تغیر واقع نہیں ہوتا جیسا کہ مثلاً گوشت اور دال ملائے جاویں تو جلدی سڑ جاینگے برخلاف ایک کے پس ایسی حالت میں انسان بیخبر رہتا ہے اور پی جاتا ہے اگر دو چیزیں بھگوئی ہوئی ہوں اور وہ سڑ جائیں تو آدمی غفلت سے پیجا یگا اور ایک چیز چونکہ دیر میں سڑتی ہے لہذا اسمیں کچھ غفلت بھی نقصان نہیں کرتی ہے[2] اسلئے ان برتنوں کو سوائے کھانے اور پینے کے اور کسی استعمال میں لانا درست ہے کیونکہ حرمت اسکی کسی خاص دلیل شرعی سے ثابت نہیں ہوئی اور مطلق آیۃ کریمہ اسکو منع نہیں کرتی اور وہ یہ ہے ہوالذی خلق لکم مافی الارض اور نیز یہ آیت قل من حرم زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ من الطیبات من الرزق بھی فائدہ دیتی ہے پس ثابت ہوا کہ سوائے کھانے اور پینے کے اور استعمال میں لانا ان برتنوں کا درست ہے ایسا ہی حال ہے حریر اور دیبا کے کپڑوں کا اور جس برتن میں کہ سونے اور چاندی کے ٹکڑے لگائے گئے ہوں اسکو اگر عرف میں سونے اور چاندی کا برتن بولتے ہوں

هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفيان عن عبد الكريم الجزری عن عكرمة عن ابن عباس ان النبی صلی الله عليه وسلم نهی ان يتنفس فی الاناء او ينفخ فيه هذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء فی كراهية التنفس فی الاناء **حدثنا** اسحاق بن منصور ثنا عبد الصمد ابن عبد الوارث ثنا هشام عن يحيی بن ابی كثير عن عبد الله بن ابی قتادة عن ابيه ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال اذا شرب احدكم فلا يتنفس فی الاناء هذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء فی اختناث الاسقية **حدثنا** قتيبة ثنا سفيان عن الزهری عن عبيد الله بن عبد الله عن ابی سعيد رواية انه نهی عن اختناث الاسقية وفی الباب عن جابر وابن عباس وابی هريرة هذا حديث حسن صحيح **باب** الرخصة فی ذلك **حدثنا** يحيی بن موسی ثنا عبد الرزاق ثنا عبد الله بن عمر عن عيسی بن عبد الله ابن انيس عن ابيه قال رأيت النبی صلی الله عليه وسلم قام الی قربة معلقة فخنثها ثم شرب من فيها وفی الباب عن ام سليم هذا حديث ليس اسناده بصحيح وعبد الله بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر يضعف من قبل حفظه ولا ادری سمع من عيسی ام لا **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفيان عن يزيد بن يزيد بن جابر عن عبد الرحمن بن ابی عمرة عن جدته كبشة قالت دخل علیّ رسول الله صلی الله عليه وسلم فشرب من فی قربة معلقة قائما فقمت الی فيها فقطعته هذا حديث حسن صحيح غريب ويزيد بن يزيد هو اخو عبد الرحمن بن يزيد بن جابر وهو اقدم منه موتا **باب** ماجاء ان الايمنين احق بالشرب **حدثنا** الانصاری ثنا معن ثنا مالك عن ابن شهاب ح وثنا قتيبة عن مالك عن ابن شهاب عن انس بن مالك ان رسول الله صلی الله عليه وسلم اتی بلبن قد شيب بماء وعن يمينه اعرابی وعن يساره ابو بكر فشرب ثم اعطی الاعرابی وقال الايمن فالايمن وفی الباب عن ابن عباس وسهل بن سعد وابن عمرو وعبد الله بن بسر هذا حديث حسن صحيح

یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عبد الکریم جزری سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اس سے کہ برتن میں سانس لی جائے یا اُسمیں پھونکا جائے (شک راوی) یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ برتن میں سانس لینی مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الصمد بن عبد الوارث نے کہا حدیث کی ہمسے ہشام نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُسنے عبد اللہ بن ابی قتادہ سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے پانی پیئے تو چاہیے کہ برتن میں سانس نہ لے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** مشکوں کو اوندھا کرکے پانی پینے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے عبید اللہ بن عبد اللہ سے اُسنے ابی سعید سے روایت کرتا ہے یہ کہ آپ نے مشکوں کو اوندھا کرکے پانی پینے سے[1] منع کیا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے جابر اور ابن عباس اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس مسئلہ کی رخصت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے یحییٰ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن عمر نے عیسیٰ بن عبد اللہ بن انیس سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایک مشک کے پاس جو معلق تھی کھڑے ہوئے اور اسکو اوندھا کیا پھر آپ نے اُسکے مُنھ سے پانی پیا۔ اور اس باب میں روایت ہے ام سلیم سے اس حدیث کی سند صحیح نہیں ہے۔ اور عبد اللہ بن عمر حافظہ کی وجہ سے ضعیف کیا گیا ہے۔ اور میں نہیں جانتا کہ اُسنے عیسیٰ سے سنا ہے یا نہیں **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے یزید بن یزید بن جابر سے اُسنے عبد الرحمٰن بن ابی عمرہ سے اُسنے اپنی دادی کبشہ سے کہ کہا اُسنے میرے پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آئے اور ایک مشک سے جو لٹکی ہوئی تھی کھڑے ہوکر پانی پینے کا ارادہ کیا سو میں اُسکے مُنھ کی طرف کھڑی ہوئی اور اُسکو قطع کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور یزید بن یزید وہ بھائی عبد الرحمٰن بن یزید بن جابر کا ہے اور وہ اُس سے پہلے مرگیا ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ داہنی طرف کے زیادہ حقدار ہیں ساتھ پینے کے **حدیث** کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے ابن شہاب سے ح اور حدیث کی ہمسے قتیبہ نے مالک سے اُسنے ابن شہاب سے اُسنے انس بن مالک سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ لایا گیا کہ وہ پانی کے ساتھ ملایا ہوا تھا اور آپ کے داہنی طرف ایک اعرابی تھا اور آپ کے بائیں طرف حضرت ابوبکر صدیق۔ پس آپ نے وہ پیا پھر اعرابی کو دیا اور فرمایا داہنی طرف[2] والا پس داہنی طرف والا لائق ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور سہل بن سعد اور ابن عمرو اور عبد اللہ بن بُسر رضی اللہ عنہم سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

[1] اس طور سے پانی پینا اسواسطے منع کیا ہے کہ اسطرح سے پانی پینا کبھی ضرر کرتا ہے ... اسلئے پینے داہنی طرف والا کا زیادہ حق ہے یعنے اگر داہنی طرف چند لوگ ہوں تو اول اُسکو دیا جاوے جو پینے والے کے قریب ہو اُسکے اُسکو

حدثنا قتیبۃ ویوسف بن حماد قالا ثنا عبد الوارث بن سعید عن ابی عصام عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یتنفس فی الاناء ثلاثا و یقول ھو امرأ و اروی ھذا حدیث حسن و رواہ ھشام الدستوائی عن ابی عصام عن انس و روی عزرۃ بن ثابت عن ثمامۃ عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یتنفس فی الاناء ثلثا **حدثنا** بندار ثنا عبد الرحمن بن مھدی ثنا عزرۃ بن ثابت الانصاری عن ثمامۃ بن انس عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یتنفس فی الاناء ثلثا ھذا حدیث صحیح **حدثنا** ابو کریب ثنا وکیع عن یزید بن سنان الجزری عن ابن العطاء بن ابی رباح عن ابیہ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تشربوا واحدا کشرب البعیر و لکن اشربوا مثنی و ثلث و سموا اذا انتم شربتم و احمدوا اذا انتم رفعتم ھذا حدیث غریب و یزید بن سنان الجزری ھو ابو فروۃ الرھاوی **باب** ما ذکر فی الشرب بنفسین **حدثنا** علی بن خشرم ثنا عیسی بن یونس عن رشدین بن کریب عن ابیہ عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا شرب یتنفس مرتین ھذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من حدیث رشدین بن کریب قال و سألت عبد اللہ بن عبد الرحمن عن رشدین بن کریب قلت ھو اقوی ام محمد بن کریب قال ما اقربھما و رشدین بن کریب ارجحھما عندی و سألت محمد بن اسمعیل عن ھذا فقال محمد بن کریب ارجح من رشدین بن کریب والقول عندی ما قال ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن رشدین بن کریب ارجح و اکبر و قد ادرک ابن عباس و راٰہ و ھما اخوان و عندھما مناکیر **باب** ما جاء فی کراھیۃ النفخ فی الشراب **حدثنا** علی بن خشرم ثنا عیسی بن یونس عن مالک بن انس عن ایوب و ھو ابن حبیب انہ سمع ابا المثنی الجھنی یذکر عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن النفخ فی الشراب فقال رجل القذاۃ اراھا فی الاناء فقال اھرقھا فقال فانی لا اروی من نفس واحد قال فابن القدح اذا عن فیک

حدیث کی ہمسے قتیبہ اور یوسف بن حماد نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے عبد الوارث بن سعید نے ابی عصام سے اُسنے انس بن مالک سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم برتن میں تین بار سانس لیتے تھے اور فرماتے تھے یہ خوش ہاضمہ اور سیراب کرنے والا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کیا ہے اسکو ہشام دستوائی نے ابی عاصم سے اُسنے انس سے۔ اور روایت کیا عزرہ بن ثابت نے ثمامہ سے اُسنے انس سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم برتن میں تین بار سانس لیتے تھے۔ **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے عزرہ بن ثابت انصاری نے ثمامہ بن انس سے اُسنے انس بن مالک سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم برتن میں تین بار سانس لیتے تھے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے یزید بن سنان جزری سے اُسنے عطا بن ابی رباح کے بیٹے سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کے پینے کی طرح یکدفعہ پانی نہ پیو لیکن دو دو بار یا تین تین بار پیو اور بسم اللہ پڑھو جب تم پیو اور حمد کرو جب تم فارغ ہو جاؤ۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اور یزید بن سنان جزری وہ ابو فروہ رہاوی ہے۔ **باب** پینے کے وقت دو بار سانس لینے میں جو ذکر کیا گیا ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن خشرم نے کہا حدیث کی ہمسے عیسی بن یونس نے رشدین بن کریب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب پانی پیتے تھے تو دو بار سانس لیتے تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق رشدین بن کریب سے۔ کہا اور میں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے رشدین بن کریب کی بابت سوال کیا میں نے کہا وہ قوی ہے یا محمد بن کریب کہا اُسنے کیسے وہ دونوں یکساں ہیں۔ اور میرے نزدیک رشدین بن کریب اُن دونوں سے راجح ہے۔ اور میں نے محمد بن اسمٰعیل سے اسکی بابت سوال کیا تو کہا اُسنے محمد بن کریب رشدین بن کریب سے راجح ہے اور میرے نزدیک قول وہی (معتبر ہے) جو ابو محمد یعنی عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا ہے کہ رشدین بن کریب راجح ہے اور بڑا ہے اور اُسنے ابن عباس کو پایا ہے اور اسکو دیکھا ہے اور وہ دونوں بھائی ہیں اور وہ دونوں منکر روایت کرنیوالے ہیں **باب** اس بیان میں کہ پانی میں پھونکنا مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن خشرم نے کہا حدیث کی ہمسے عیسی بن یونس نے مالک بن انس سے اُسنے ایوب سے اور یہ ابن حبیب ہے یہ کہ سنا اُسنے ابو المثنی جہنی سے کہ ذکر کرتا تھا ابی سعید خدری سے یہ کہ نبی صلعم نے پانی میں پھونکنے سے منع کیا ہے پس کہا ایک مرد نے میں برتن میں کوڑا کرکٹ دیکھتا ہوں پس فرمایا آپ نے اسکو پھینک دے پھر کہا اُسنے میں ایک سانس سے سیراب نہیں ہوتا فرمایا آپ نے اس وقت اپنے منہ سے پیالہ جدا کر۔

قال الصلوٰة لميقاتها قلت ثم ماذا يا رسول الله قال بر الوالدين قال قلت ثم ماذا يا رسول الله قال الجهاد في سبيل الله ثم سكت
عني رسول الله صلى الله عليه وسلم ولو استزدته لزادني هذا حديث حسن صحيح وقد رواه الشيباني وشعبة وغير واحد
عن الوليد بن العيزار وقد روي هذا الحديث من غير وجه عن ابي عمرو الشيباني عن ابن مسعود وابو عمرو الشيباني اسمه سعد
ابن اياس **باب** الفضل في رضا الوالدين **حدثنا** ابن ابي عمر ثنا سفيان عن عطاء بن السائب عن ابي عبد الرحمن السلمي
عن ابي الدرداء قال ان رجلا اتاه فقال ان لي امرأة وان امي تامرني بطلاقها فقال ابو الدرداء سمعت رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقول الوالد اوسط ابواب الجنة فاضع ذلك الباب او احفظه وربما قال سفيان ان امي وربما قال ابي هذا حديث صحيح وابو عبد الرحمن
السلمي اسمه عبد الله بن حبيب **حدثنا** ابو حفص عمرو بن علي ثنا خالد بن الحارث عن شعبة عن يعلى بن عطاء عن ابيه عن
عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال رضا الرب في رضا الوالد وسخط الرب في سخط الوالد **حدثنا** محمد بن بشار ثنا
محمد بن جعفر ثنا شعبة عن يعلى بن عطاء عن ابيه عن عبد الله بن عمرو نحوه ولم يرفعه وهذا اصح وهكذا روى اصحاب شعبة عن شعبة
عن يعلى بن عطاء عن ابيه عن عبد الله بن عمرو موقوفا ولا نعلم احدا رفعه غير خالد بن الحارث عن شعبة وخالد بن الحارث ثقة مامون
سمعت محمد بن المثنى يقول ما رأيت بالبصرة مثل خالد بن الحارث ولا بالكوفة مثل عبد الله بن ادريس وفي الباب عن ابن مسعود
باب ما جاء في عقوق الوالدين **حدثنا** حميد بن مسعدة ثنا بشر بن المفضل ثنا الجريري عن عبد الرحمن بن ابي بكرة عن ابيه
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا احدثكم باكبر الكبائر قالوا بلى يا رسول الله قال الاشراك بالله وعقوق الوالدين قال وجلس
وكان متكئا قال وشهادة الزور او قول الزور فما زال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقولها حتى قلنا ليته سكت وفي الباب
عن ابي سعيد هذا حديث حسن صحيح

فرمایا آپ نے اپنے وقت میں نماز کا پڑھنا میں نے کہا بعد اسکے کونسا یا رسول اللہ فرمایا آپ نے والدین کے ساتھ نکوئی کرنی کہا اُسنے میں نے کہا
بعد اسکے کونسا یا رسول اللہ فرمایا آپ نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا پھر آپ میری طرف سے خاموش ہو گئے اور اگر میں زیادہ پوچھتا تو زیادہ
فرماتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا اسکو شیبانی اور شعبہ اور کئی ایک نے ولید بن عیزار سے اور مروی ہے یہ حدیث کئی طریق سے بواسطہ
ابن ابی عمرو شیبانی کے ابن مسعود سے۔ اور ابو عمرو شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے۔ **باب** والدین کی رضا کی فضیلت کے بیان میں **حدیث**
کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عطاء بن سائب سے اُسنے ابی عبدالرحمن سلمی سے اُسنے ابی الدرداء سے کہا اُسنے ایک مرد
اسکے پاس آیا اور کہنے لگا میری ایک عورت ہے اور میری والدہ مجھے اسکے طلاق دینے کا حکم کرتی ہے پس کہا ابوالدرداء نے میں نے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے والد جنت کے دروازوں میں بہتر دروازہ ہے سو تو اس دروازے کو ضائع کر یا اسکو نگاہ رکھ اور کبھی کہا سفیان نے
میری والدہ (مجھے اسکے چھوڑنے کا حکم کرتی ہے) اور کبھی کہا اُسنے میرا باپ۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور ابو عبدالرحمن سلمی کا نام عبداللہ بن حبیب ہے۔ **حدیث**
کی ہمسے ابو حفص یعنے عمرو بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن حارث نے شعبہ سے اُسنے یعلی بن عطاء سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبداللہ
بن عمرو سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اللہ تعالیٰ کی رضا والد کی رضا میں ہے اور اللہ تعالیٰ کا غصہ والد کے غصہ میں ہے **حدیث**
کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے یعلی بن عطاء سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبداللہ بن عمرو
سے مثل اسکے اور اسکو مرفوع نہیں کیا اور یہ صحیح ہے اور ایسا ہی موقوف روایت کی ہے شعبہ کے شاگردوں نے شعبہ سے اُسنے یعلی بن عطاء سے اُسنے اپنے باپ
سے اُسنے عبداللہ بن عمرو سے۔ اور نہیں جانتے ہم کہ سوائے خالد بن حارث کے شعبہ سے اور کسی نے اسکو مرفوع کیا ہو اور خالد بن حارث ثقہ مامون ہے۔ میں نے محمد بن مثنی
سے سنا ہو کہ کہتے تھے میں نے بصرہ میں کوئی شخص مثل خالد بن حارث کے نہیں دیکھا اور نہ کوفہ میں مثل عبداللہ بن ادریس کے۔ اور اس باب میں روایت ہے
ابن مسعود سے **باب** والدین کی نافرمانی کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن مفضل نے کہا حدیث کی ہمسے جریری
نے عبدالرحمن بن ابی بکرہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے کیا میں تمکو سب سے کبیرہ گناہ نہ بتاؤں کہا انھوں نے کیوں نہیں یا رسول اللہ
فرمایا آپ نے اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنی کہا راوی نے اور آپ بیٹھ گئے حالانکہ تکیہ لگائے ہوئے تھے فرمایا آپ نے اور جھوٹی گواہی دینی یا فرمایا آپ نے
جھوٹی بات کرنی (شک راوی) پھر بہت دیر تک اسکو کہتے رہے تاکہ ہمنے کہا کاش کہ آپ چپ کر رہیں اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

باب ماجاء ان ساقی القوم آخرهم شربا **حدثنا** قتیبة ثنا حماد بن زید عن ثابت البنانی عن عبد الله بن رباح عن ابی قتادة عن
النبی صلی الله علیه وسلم قال ساقی القوم آخرهم شربا وفی الباب عن ابن ابی اوفی هذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء ان
الشراب کان احب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفیان بن عیینة عن معمر عن الزهری عن عروة
عن عائشة قالت کان احب الشراب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم الحلو البارد هکذا رواه غیر واحد عن ابن عیینة
مثل هذا عن معمر عن الزهری عن عروة عن عائشة والصحیح ما روی الزهری عن النبی صلی الله علیه وسلم مرسلا **حدثنا**
احمد بن محمد ثنا عبد الله بن المبارك ثنا معمر ویونس عن الزهری ان النبی صلی الله علیه وسلم سئل ای الشراب اطیب قال الحلو
البارد وهکذا روی عبد الرزاق عن معمر عن الزهری عن النبی صلی الله علیه وسلم مرسلا وهذا اصح من حدیث ابن عیینة

بسم الله الرحمن الرحیم **ابواب** البر والصلة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم **باب** ماجاء فی بر الوالدین **حدثنا** بندار
ثنا یحیی بن سعید ثنا بهز بن حکیم ثنی ابی عن جدی قال قلت یا رسول الله من ابر قال امك قال قلت ثم من قال امك قال قلت ثم من قال امك قال قلت ثم
من قال ثم اباك ثم الاقرب فالاقرب وفی الباب عن ابی هریرة وعبد الله بن عمرو وعائشة وابی الدرداء وبهز بن حکیم هو ابن معاویة بن حیدة
القشیری وهذا حدیث حسن وقد تکلم شعبة فی بهز بن حکیم وهو ثقة عند اهل الحدیث وروی عنه معمر وسفیان الثوری وحماد بن
سلمة وغیر واحد من الائمة **باب حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبد الله بن المبارك عن المسعودی عن الولید بن العیزار عن ابی عمرو
الشیبانی عن ابن مسعود قال سألت رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت یا رسول الله ای الاعمال افضل

باب اس بیان میں کہ قوم کا پلانے والا سب سے آخر پیتا ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ثابت بنانی سے
اُسنے عبد اللہ بن رباح سے اُسنے ابی قتادہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے پلانے والا قوم کا سب سے آخر پیتا ہے۔ اور اس باب میں
روایت ہے ابن ابی اوفی سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** کونسا پانی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو زیادہ محبوب تھا **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر
نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے معمر سے اُسنے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے جو پانی کہ میٹھا سرد ہو آنحضرت کو بہت پیارا تھا
ایسا ہی روایت کیا ہے کئی ایک نے ابن عیینہ سے مثل اسکے معمر سے اُسنے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے اور صحیح وہ ہے جو زہری نے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی ہے۔ **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے معمر اور یونس
نے زہری سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کونسا پانی بہت اچھا ہے فرمایا آپ نے میٹھا سرد۔ ایسا ہی روایت کیا ہے عبد الرزاق نے
معمر سے اُسنے زہری سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسل۔ اور یہ ابن عیینہ کی حدیث سے صحیح ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم **ابواب** بیان میں نکوئی اور
صلہ رحمی کے جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں **باب** والدین کے ساتھ نیکی کرنیکے بیان میں **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن
سعید نے کہا حدیث کی ہمسے بہز بن حکیم نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے میرے دادا سے کہا اُسنے میں نے کہا یا رسول اللہ میں کسکے ساتھ بہت
نیکی کروں فرمایا آپ نے اپنی والدہ[1] کے ساتھ کہا اُسنے میں نے کہا بعد اسکے کسکے ساتھ فرمایا آپ نے اپنی والدہ کے ساتھ کہا اُسنے میں نے کہا بعد اسکے کسکے ساتھ
فرمایا آپ نے اپنی والدہ کے ساتھ کہا اُسنے میں نے کہا بعد اسکے کسکے ساتھ فرمایا آپ نے بعد اسکے باپ کے ساتھ بعد اسکے قریب بعد قریب کا لحاظ رکھ۔
اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو اور عائشہ اور ابی الدرداء اور بہز بن حکیم سے اور وہ معاویہ بن حیدہ قشیری کا بیٹا ہے۔ اور یہ حدیث
حسن ہے۔ اور شعبہ نے بہز بن حکیم کے فن میں کلام کیا ہے اور وہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہے۔ اور روایت کیا ہے اس سے معمر اور سفیان ثوری اور حماد بن سلمہ
نے اور کئی ایک نے اماموں رضی اللہ عنہم سے۔ **باب** **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے مسعودی سے
اُسنے ولید بن عیزار سے اُسنے ابی عمرو شیبانی سے اُسنے ابن مسعود سے کہا اُسنے میں نے رسول اللہ صلعم سے سوال کیا سو کہا میں نے یا رسول اللہ کونسا عمل افضل ہے

---

[1] سیوطی وغیرہ نے اس سے دلیل پکڑی ہے کہ والدہ کے والد سے تین حصے حق زائد ہیں اول باعتبار حمل کے بعد اسکے جننے کے بعد اسکے دودھ پلانے کے بعد اسکے باپ کے ساتھ تربیت میں مشارک ہو جاتی ہے۔ اور ظاہر یہ
ہے کہ تین بار آپ نے اسواسطے فرمایا ہے کہ عموماً لوگ والدہ کی اطاعت کا لحاظ اسقدر نہیں کرتے جسقدر کہ باپ کا لحاظ کرتے ہیں اور کتب حنفیہ میں مذکور ہے کہ والد کا حق والدہ سے زائد ہے ۱۲ منہ کہا طیبی نے اس حدیث
کی بعض حدیثیں متعارض ہوتی ہیں انمیں اور امور کو ترجیح دی گئی ہے ابو ذر کی حدیث میں ہے کہ کہا اُسنے یا رسول اللہ کونسا عمل بہتر ہے فرمایا آپنے اللہ کے ساتھ ایمان لانا اور اللہ تعالی کی راہ میں جہاد کرنا اور ابی سعید
کی حدیث میں ہے کہ آنحضرت سے کسی نے سوال کیا کہ کونسا آدمی افضل ہے فرمایا آپ نے وہ آدمی جو اللہ تعالی کی راہ میں جہاد کرے اور اسیطرح سے اور کئی حدیثیں ہیں مطابقت کی وجہ یہ ہے کہ آنحضرت نے جواب موافق
آدمی کی غرض کے دیا ہے بعض لوگوں کے حق میں نماز افضل فرمائی بعض کو جہاد بعض کو والدین کے ساتھ نیکی کرنی عموماً یہ قاعدہ ہے کہ ایسا آدمی کوئی ہوتا ہے کہ جسکی طبیعت تمام امور کی طرف متساوی راغب ہو

وقد روى الحجاج الصواف هذا الحديث عن يحيى بن ابي كثير نحو حديث هشام وابو جعفر الذى روى عن ابي هريرة يقال له ابو جعفر المؤذن ولا نعرف اسمه وقد روى عنه يحيى بن ابي كثير غير حديث **باب** ماجاء في حق الوالدين **حدثنا** احمد بن محمد بن موسى ثنا جرير عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يجزى ولد والدا الا ان يجده مملوكا فيشتريه فيعتقه هذا حديث حسن صحيح لا نعرفه الا من حديث سهيل بن ابي صالح وقد روى سفيان الثورى وغير واحد عن سهيل هذا الحديث **باب** ماجاء في قطيعة الرحم **حدثنا** ابن ابي عمر وسعيد بن عبد الرحمن المخزومى قالا ثنا سفيان بن عيينة عن الزهرى عن ابي سلمة قال اشتكى ابو الدرداء فعاده عبد الرحمن بن عوف فقال خيرهم واوصلهم ما علمت ابو محمد فقال عبد الرحمن سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قال الله تبارك وتعالى انا الله وانا الرحمن خلقت الرحم وشققت لها من اسمى فمن وصلها وصلته ومن قطعها بتته وفي الباب عن ابي سعيد وابن ابي اوفى وعامر بن ربيعة وابي هريرة وجبير بن مطعم حديث سفيان عن الزهرى حديث صحيح وروى معمر عن الزهرى هذا الحديث عن ابي سلمة عن رداد الليثى عن عبد الرحمن بن عوف ومعمر كذا يقول قال محمد وحديث معمر خطأ **باب** ماجاء في صلة الرحم **حدثنا** ابن ابي عمر ثنا سفيان ثنا بشير ابو اسمعيل وفطر بن خليفة عن مجاهد عن عبد الله بن عمرو عن النبى صلى الله عليه وسلم قال ليس الواصل بالمكافى ولكن الواصل الذى اذا انقطعت رحمه وصلها هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن سلمان وعائشة **حدثنا** ابن ابي عمر ونصر بن على وسعيد بن عبد الرحمن المخزومى قالوا ثنا سفيان عن الزهرى عن محمد بن جبير بن مطعم عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يدخل الجنة قاطع

اور روایت کیا ہے حجاج بن صواف نے اس حدیث کو یحیی بن ابی کثیر سے مثل حدیث ہشام کے۔ اور وہ ابو جعفر کہ جسنے ابوہریرہ سے روایت کی ہے اُسکو ابو جعفر مؤذن کہا جاتا ہے اور ہم اسکا نام نہیں جانتے اور کئی حدیثیں یحیی بن ابی کثیر نے اُس سے روایت کی ہیں۔ **باب** والدین کے حق کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے جریر نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اولاد اپنے والد کا حق ادا نہیں کرسکتی سوا اسکے کہ اُسکو غلام پائے تو اسکو خریدکر آزاد کرے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق سہیل بن ابی صالح سے۔ اور یہ حدیث سفیان ثوری اور کئی ایک نے سہیل سے روایت کی ہے **باب** رحم کے قطع کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر اور سعید بن عبد الرحمن مخزومی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے ابی سلمہ سے کہا اُسنے ابو الدرداء بیمار ہوا پس عبد الرحمن بن عوف اُسکی بیمار پرسی کو آیا اور کہنے لگا سب لوگوں سے بہتر اور زیادہ وصل کرنے والا جسقدر کہ میں جانتا ہوں ابو محمد ہے یعنے عبد الرحمن بن عوف ہے پس کہا عبد الرحمن نے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ فرماتے فرمایا ہے اللہ تبارک وتعالے نے میں اللہ ہوں اور میں رحمن ہوں میں نے رحم کو پیدا کیا ہے اور اسکا نام اپنے نام سے مشتق کیا ہے[۱] سو جو کوئی اس سے وصل کریگا میں اُس سے وصل کرونگا اور جو کوئی اس سے قطع کریگا میں اُس سے قطع کرونگا۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید اور ابن ابی اوفی اور عامر بن ربیعہ اور ابی ہریرہ اور جبیر بن مطعم سے رضی اللہ عنہم۔ حدیث سفیان ثوری کی جو زہری سے ہے حدیث صحیح ہے۔ اور روایت کی ہے معمر نے یہ حدیث زہری سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے رداد لیثی سے اُسنے عبد الرحمن بن عوف سے اور معمر اسیطرح کہتا ہے۔ کہا محمد نے اور حدیث معمر کی خطا ہے **باب** صلہ رحمی کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے کہا حدیث کی ہمسے بشیر یعنے ابو اسمٰعیل نے اور فطر بن خلیفہ نے اُنھوں نے مجاہد سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے واصل وہ نہیں جو احسان کا بدلہ پورا دے لیکن واصل وہ شخص ہے کہ جب اسکا رحم منقطع ہوجائے تو اس سے وصل کرے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے سلمان اور عائشہ سے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر اور نصر بن علی اور سعید بن عبد الرحمن مخزومی نے کہا اُنھوں نے حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے محمد بن جبیر بن مطعم سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت میں[۲] قطع کرنے والا داخل نہیں ہوگا

[۱] یعنے رحم کا لفظ مشتق رحمن سے ہے گویا رحم رحمن کے ساتھ متصل ہے سو جو کوئی اپنے قبیلہ سے قطع رحمی کریگا وہ اللہ کی رحمت سے ناامید ہوگا ۱۲ [۲] عدم دخول جنت سے دخول اولی ہے یا مراد اس سے وہ شخص ہے جو قطع رحمی کو حلال جانتا ہو ۱۲

وابو بکرۃ اسمہ نفیع **حدثنا** قتیبۃ ثنا اللیث بن سعد عن ابن الھاد عن سعد بن ابراھیم عن حمید بن عبد الرحمٰن عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الکبائر ان یشتم الرجل والدیہ قالوا یا رسول اللہ وھل یشتم الرجل والدیہ قال نعم یسب ابا الرجل فیسب اباہ ویشتم امہ فیشتم امہ ھذا حدیث صحیح **باب** فی اکرام صدیق الوالد **حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبد اللہ بن المبارک ثنا حیوۃ بن شریح ثنا الولید بن ابی الولید عن عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان ابر البر ان یصل الرجل اھل ود ابیہ وفی الباب عن ابی اسید ھذا حدیث اسنادہ صحیح وقد روی ھذا الحدیث عن ابن عمر من غیر وجہ **باب** فی بر الخالۃ **حدثنا** سفیان بن وکیع ثنا ابی عن اسرائیل ح وثنا محمد بن احمد وھو ابن مدویۃ ثنا عبید اللہ بن موسٰی عن اسرائیل واللفظ لحدیث عبید اللہ عن ابی اسحاق الھمدانی عن البراء ابن عازب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الخالۃ بمنزلۃ الام وفی الحدیث قصۃ طویلۃ ھذا حدیث صحیح **حدثنا** ابو کریب ثنا ابو معاویۃ عن محمد بن سوقۃ عن ابی بکر بن حفص عن ابن عمر ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی اصبت ذنبا عظیما فھل لی من توبۃ قال ھل لک من ام قال لا قال ھل لک من خالۃ قال نعم قال فبرھا وفی الباب عن علی **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفیان بن عیینۃ عن محمد بن سوقۃ عن ابی بکر بن حفص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ ولم یذکر فیہ عن ابن عمر و ھذا اصح من حدیث ابی معاویۃ وابو بکر بن حفص ھو ابن عمر بن سعد بن ابی وقاص **باب** ماجاء فی دعاء الوالدین **حدثنا** علی بن حجر ثنا اسمٰعیل بن ابراھیم عن ھشام الدستوائی عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی جعفر عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث دعوات مستجابات لاشک فیھن دعوۃ المظلوم ودعوۃ المسافر ودعوۃ الوالد علی ولدہ

اور ابو بکر کا نام نفیع ہے۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے ابن الہاد سے اُسنے سعد بن ابراہیم سے اُسنے حمید بن عبد الرحمٰن سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کبیرہ گناہوں سے ہے یہ کہ مرد اپنے والدین کو گالی دے کہا لوگوں نے یارسول اللہ کیا کوئی آدمی اپنے والدین کو گالیں دیتا ہے فرمایا آپ نے ہاں کسی اور مرد کے باپ[1] کو گالیں دیتا ہے سو وہ اسکے باپ کو گالیں دیتا ہے اور اُسکی ماں کو گالیں دیتا ہے سو وہ اُسکی ماں کو گالیں دیتا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** والد کے دوست کی تعظیم کرنیکے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے حیوہ بن شریح نے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن ابی ولید نے عبد اللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے سنا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے بہت بڑی نیکی سے یہ کہ آدمی اپنے باپ کے دوستوں سے وصل کرے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی اسید سے۔ اس حدیث کی اسناد صحیح ہے۔ اور یہ حدیث کئی طریق سے ابن عمر سے مروی ہے **باب** خالہ کے ساتھ نیکی کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے اسرائیل سے ح اور حدیث کی ہمسے محمد بن احمد نے اور یہ ابن مدویہ ہے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن موسٰی نے اسرائیل سے اور لفظ عبید اللہ کی حدیث کے ہیں اُسنے روایت کی ابی اسحاق ہمدانی سے اُسنے براء بن عازب سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے خالہ والدہ کے مرتبہ میں ہے اور اس حدیث میں لمبا قصہ ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے محمد بن سوقہ سے اُسنے ابو بکر بن حفص سے اُسنے ابن عمر سے کہ ایک مرد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ میں بڑا گناہ کر بیٹھا ہوں کیا میرے لئے توبہ ممکن ہے فرمایا آپ نے کیا تیری کوئی والدہ ہے کہا اُسنے کہ نہیں فرمایا آپ نے کیا تیری کوئی خالہ ہے کہا اُسنے ہاں فرمایا آپ نے بس اُسکے ساتھ نیکی کر[2]۔ اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے۔ **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے محمد بن سوقہ سے اُسنے ابی بکر بن حفص سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور اُسنے اسمیں ابن عمر کا ذکر نہیں کیا۔ اور یہ ابی معاویہ کی حدیث سے صحیح ہے۔ اور ابو بکر ابن حفص وہ ابن عمر بن سعد بن ابی وقاص ہے۔ **باب** والدین کی دعا کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابراہیم نے ہشام دستوائی سے اسنے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے ابی جعفر سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تین دعائیں قبول ہوتی ہیں انمیں شک نہیں ہے ایک تو دعا مظلوم کی اور دوسری دعا مسافر کی۔ اور تیسری دعا والد کی اپنے ولد پر[3] یعنے بد دعا اسکی۔

[1] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مطلقاً گالی دینا خواہ وہ حد کے لائق ہوں یا نہ ہوں کبیرہ گناہ ہے یہ آیت ولاتقل لہما اف ولاتنہرہما وغیرہ اسکی تائید کرتی ہیں ۱۲ [2] بڑے گناہ سے مراد یا بڑے گناہ وہ مراد ہے کہ جو اسکے نزدیک بڑا ہو یعنے جسکو وہ بڑا جانتا ہو واقع میں کبیرہ نہو یا مراد اس سے کبیرہ گناہ ہو تو اس صورت میں شاید اس قسم کی نیکی رفع کر دیتی ہے یا یہ حکم خاص اسی شخص کے حق میں مخصوص ہو آپ نے وحی سے معلوم کیا ہو واللہ اعلم بعض حدیثوں

ثنا عبد المجيد بن عبد العزيز عن معمر عن الزهري عن عروة عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ابتلى بشئ من البنات فصبر عليهن كن له حجابا من النار هذا حديث حسن **حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبد الله بن المبارك ثنا معمر عن ابن شهاب ثنا عبد الله بن ابي بكر بن حزم عن عروة عن عائشة قالت دخلت امرأة معها ابنتان لها فسألت فلم تجد عندي شيئا غير تمرة فاعطيتها اياها فقسمتها بين ابنتيها ولم تاكل منها ثم قامت فخرجت ودخل النبي صلى الله عليه وسلم فاخبرته فقال النبي صلى الله عليه وسلم من ابتلى بشئ من هذه البنات كن له سترا من النار هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن وزير الواسطي ثنا محمد بن عبيد ثنا محمد بن عبد العزيز الراسبي عن ابي بكر بن عبيد الله بن انس بن مالك عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من عال جاريتين دخلت انا وهو الجنة كهاتين واشار باصبعيه هذا حديث حسن غريب وقد روى محمد بن عبيد عن محمد بن عبد العزيز غير حديث بهذا الاسناد وقال عن ابي بكر بن عبيد الله بن انس والصحيح هو عبيد الله بن ابي بكر بن انس

باب ماجاء في رحمة اليتيم **حدثنا** سعيد بن يعقوب الطالقاني ثنا المعتمر بن سليمان قال سمعت ابي يحدث عن حنش عن عكرمة عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من قبض يتيما من بين المسلمين الى طعامه وشرابه ادخله الله الجنة الا ان يعمل ذنبا لا يغفر وفي الباب عن مرة الفهري وابي هريرة وابي امامة وسهل بن سعد وحنش هو حسين بن قيس وهو ابو علي الرحبي وسليمان التيمي يقول حنش وهو ضعيف عند اهل الحديث **حدثنا** عبد الله بن عمران ابو القاسم المكي القرشي ثنا عبد العزيز بن ابي حازم عن ابيه عن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا وكافل اليتيم في الجنة كهاتين واشار باصبعيه يعني السبابة والوسطى هذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء في رحمة الصبيان **حدثنا** محمد بن مرزوق البصري ثنا عبيد بن واقد عن زربي قال سمعت انس بن مالك

کہا حدیث کی ہمسے عبدالمجید بن عبدالعزیز نے معمر سے اُسنے زہری سے اسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی شخص بیٹیوں کے ساتھ آزمایا جاوے پھر وہ اُنپر صبر کرے تو وہ اُسکے لئے آگ سے پردہ ہوتی ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے ابن شہاب سے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن ابی بکر بن حزم نے عروہ سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے ایک عورت آئی اُسکے ساتھ اُسکی دو بیٹیاں تھیں سو اُسنے سوال کیا سو اُسنے میرے پاس سوائے ایک کھجور کے اور کچھ نپایا وہی میں نے اُسکو دیدی پس اُسنے اُس کھجور کو اپنی دونوں بیٹیوں میں تقسیم کر دیا اور خود اُس سے نہ کھایا پھر وہ کھڑی ہوئی اور نکل گئی اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے سو میں نے آپ سے خبر کی پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی شخص بیٹیوں کے ساتھ آزمایا جاوے تو وہ اسکے لئے آگ سے پردہ ہونگی یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن وزیر واسطی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عبید نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عبدالعزیز راسبی نے ابی بکر بن عبیداللہ بن انس بن مالک سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس کسی نے دو لڑکیوں کی خدمت کی تو میں اور وہ جنت میں ان دو کی طرح داخل ہونگے اور آپ نے اشارت دو انگلیوں کی طرف کی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور محمد بن عبید نے محمد بن عبدالعزیز سے سوائے اس حدیث کے ساتھ اس اسناد کے روایت کی ہے۔ اور کہا اُسنے یہ روایت ہے ابی بکر بن عبیداللہ بن انس سے اور صحیح عبیداللہ بن ابی بکر بن انس ہے۔ **باب** یتیم پر رحمت کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے سعید بن یعقوب طالقانی نے کہا حدیث کی ہمسے معتمر بن سلیمان نے کہا میں نے اپنے باپ سے سُنا ہے کہ حدیث کرتا تھا حنش سے اُسنے روایت کی عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی شخص مسلمانوں میں سے کسی یتیم کو اُسکے کھانے اور پینے کو پکڑ لے تو ضرور اللہ تعالیٰ اُسکو جنت میں داخل کریگا مگر کوئی ایسا گناہ کرے کہ جسکی بخشش نہو سکے اور اس باب میں روایت ہے مرہ فہری اور ابی ہریرہ اور ابی امامہ اور سہل بن سعد اور حنش سے اور یہ حسین بن قیس ہے اور وہ ابو علی رحبی ہے۔ اور سلیمان تیمی حنش کہتا ہے اور وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہے **حدیث** کی ہمسے عبداللہ بن عمران یعنے ابو القاسم مکی قرشی نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالعزیز بن ابی حازم نے اپنے باپ سے اُسنے سہل بن سعد سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میں اور یتیم کا ضامن جنت میں مثل ان دو کے ہیں اور آپ نے دو انگلیوں کی طرف یعنے سبابہ اور وسطے کی طرف اشارت کی یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** لڑکوں پر رحمت کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن مرزوق بصری نے کہا حدیث کی ہمسے عبید بن واقد نے زربی سے کہا اُسنے سُنا میں نے انس بن مالک

قال ابن ابی عمر قال سفیان یعنی قاطع رحم هذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی حب الولد **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفیان
عن ابراهیم بن میسرۃ قال سمعت ابن ابی سوید یقول سمعت عمر بن عبد العزیز یقول زعمت المرأۃ الصالحۃ خولۃ بنت حکیم
قالت خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم ذات یوم وهو محتضن احد ابنی ابنته وهو یقول انکم لتبخلون وتجبنون وتجهلون
وانکم لمن ریحان الله وفی الباب عن ابن عمر والاشعث بن قیس حدیث ابن عیینۃ عن ابراهیم بن میسرۃ لا نعرفه الا من حدیثه
ولا نعرف لعمر بن عبد العزیز سماعا من خولۃ **باب** ماجاء فی رحمۃ الولد **حدثنا** ابن ابی عمر وسعید بن عبد الرحمن قالا ثنا
سفیان عن الزهری عن ابی سلمۃ عن ابی هریرۃ قال ابصر الاقرع بن حابس النبی صلی الله علیه وسلم وهو یقبل الحسن وقال
ابن ابی عمر الحسن او الحسین فقال ان لی من الولد عشرۃ ما قبلت احدا منهم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انه من لا یرحم
لا یرحم وفی الباب عن انس وعائشۃ وابو سلمۃ بن عبد الرحمن اسمه عبد الله بن عبد الرحمن وهذا حدیث حسن صحیح **باب**
ماجاء فی النفقۃ علی البنات **حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبد الله بن المبارک ثنا ابن عیینۃ عن سهیل بن ابی صالح عن ایوب
بن بشیر عن سعید الاعشی عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کانت له ثلاث بنات او ثلاث اخوات
او ابنتان او اختان فاحسن صحبتهن واتقی الله فیهن فله الجنۃ **حدثنا** قتیبۃ ثنا عبد العزیز بن محمد عن سهیل بن ابی صالح
عن سعید بن عبد الرحمن عن ابی سعید الخدری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یکون لاحد کم ثلاث بنات او ثلاث
اخوات فیحسن الیهن الا دخل الجنۃ وفی الباب عن عائشۃ وعقبۃ بن عامر وانس وجابر وابن عباس وابو سعید الخدری اسمه سعد
بن مالک بن سنان وسعد بن ابی وقاص هو سعد بن مالک بن وهیب وقد زادوا فی هذا الاسناد رجلا **حدثنا** العلاء بن مسلمۃ

کہا ابن ابی عمر نے کہ کہا سفیان نے یعنے رحم کا قطع کرنے والا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** اولاد کی محبت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابراہیم بن میسرہ سے کہا سُنا میں نے ابن ابی سوید سے کہ کہتا سُنا میں نے عمر بن عبد العزیز سے کہ کہتا میں گمان کرتا ہوں کہ نیکبخت عورت نے جو حکیم کی بیٹی خولہ ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن نکلے اس حالت میں کہ اپنی صاحبزادی کے ایک بیٹے کو گود میں لئے ہوئے تھے اور یہ کہتے تھے تم ہی بخل اور جبن اور جہل پر برانگیختہ کرنے اور تم ہی اللہ تعالےٰ کی ریحان ہو اور اس باب میں روایت ہے ابن ابی عمر اور اشعث بن قیس سے ۔ حدیث ابن عیینہ کی جو ابراہیم بن میسرہ سے ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے ۔ اور ہم عمر بن عبد العزیز کا سماع خولہ سے نہیں جانتے ۔ **باب** اولاد کے ساتھ رحمت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر اور سعید بن عبد الرحمٰن نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے اقرع ابن حابس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو امام حسن کا مُنھ چومتے ہوئے دیکھا ۔ اور کہا ابن ابی عمر نے امام حسن یا امام حسین کا ۔ پس اُسنے کہا میرے دس بچے ہیں میں نے انمیں سے کسی کا کبھی مُنھ نہیں چوما پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دور ہو جو کوئی رحم نہیں کرتا وہ رحم نہیں کیا جاتا ۔ اور اس باب میں روایت ہے انس اور عائشہ سے اور ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن کا نام عبد اللہ بن عبد الرحمٰن ہے ۔ اور یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** بیٹیوں پر خرچ کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے ابن عیینہ نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے ایوب بن بشیر سے اُسنے سعید اعشی سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں اور انکے ساتھ اچھی طرح احسان[1] کرے اور انکے حقوق میں اللہ تعالےٰ سے خوف کرے تو اسکے لئے جنت ہے۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے سعید بن عبد الرحمٰن سے اُسنے ابی سعید خدری سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی کے پاس تم میں سے تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں اور وہ انکے ساتھ احسان کرے تو جنت میں داخل ہوگا ۔ اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور عقبہ بن عامر اور انس اور جابر اور ابن عباس سے رضی اللہ عنہم اور ابو سعید خدری کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے اور سعد بن ابی وقاص وہ سعد بن مالک بن وہیب ہے ۔ انھوں نے اسناد میں ایک آدمی زیادہ کیا ہے **حدیث** کی ہمسے علاء بن مسلمہ نے

[1] احسان میں اختلاف ہے کہا بعض نے مراد اس سے قدر واجب ہے یعنے جسقدر کہ واجب ہے وہ پورا ادا کرے اور کہا بعض نے مراد اس سے قدر واجب سے زائد ہے اور ظاہر بھی یہی معلوم ہوتا ہے اور احسان مراد وہی ہے جو

وقد روی ابو الزناد عن موسی بن ابی عثمان عن ابیہ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیر حدیث **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفیان عن عمرو بن دینار عن ابی قابوس عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الراحمون یرحمھم الرحمن ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء الرحم شجنۃ من الرحمن فمن وصلھا وصلہ اللہ ومن قطعھا قطعہ اللہ ھذا حدیث حسن صحیح **باب** فی النصیحۃ **حدثنا** بندار ثنا صفوان بن عیسی عن محمد بن عجلان عن القعقاع بن حکیم عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدین النصیحۃ ثلاث مرار قالوا یا رسول اللہ لمن قال للہ ولکتابہ ولائمۃ المسلمین وعامتھم ھذا حدیث حسن وفی الباب عن ابن عمر وتمیم الداری وجریر وحکیم بن ابی یزید عن ابیہ وثوبان **حدثنا** محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید عن اسمعیل بن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم عن جریر بن عبد اللہ قال بایعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی اقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ والنصح لکل مسلم ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی شفقۃ المسلم علی المسلم **حدثنا** عبید بن اسباط بن محمد القرشی ثنا ابی عن ھشام بن سعد عن زید بن اسلم عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلم اخو المسلم لا یخونہ ولا یکذبہ ولا یخذلہ کل المسلم علی المسلم حرام عرضہ ومالہ ودمہ التقوی ھھنا بحسب امرء من الشر ان یحقر اخاہ المسلم ھذا حدیث حسن غریب **حدثنا** الحسن بن علی الخلال وغیر واحد قالوا ثنا ابو اسامۃ عن برید بن عبد اللہ بن ابی بردۃ عن جدہ ابی بردۃ عن ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن للمؤمن کالبنیان یشد بعضہ بعضا ھذا حدیث صحیح وفی الباب عن علی وابی ایوب **حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبد اللہ بن المبارک ثنا یحیی بن عبید اللہ عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور روایت کی ہے ابو الزناد نے موسی بن ابی عثمان سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سوائے اس حدیث کے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عمرو بن دینار سے اُسنے ابی قابوس سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رحمت کرنے والوں پر اللہ رحمت کرتا ہے رحمت کرو اُنپر جو زمین میں ہیں تمپر رحمت کریگا وہ جو آسمان میں ہے رحم ورقت مشتبک کی رگیں ہیں یعنے مشتق ہے رحمٰن سے سو جو کوئی اس سے وصل کریگا اللہ تعالے اُس سے وصل کریگا اور جو کوئی اس سے قطع کریگا اللہ تعالے اُس سے قطع کریگا۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** خیرخواہی کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے صفوان بن عیسی نے محمد بن عجلان سے اُسنے قعقاع بن حکیم سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دین خیرخواہی ہے تین بار فرمایا کہا لوگوں نے یا رسول اللہ کسکے لئے خیرخواہی ہے فرمایا آپ نے واسطے اللہ[1] کے اور اُسکی کتاب کے اور ائمہ مسلمانوں کے اور واسطے عام لوگوں کے۔ یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور تمیم داری اور جریر اور حکیم بن ابی یزید سے جو راوی ہے اپنے باپ سے اور ثوبان سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے اُسنے قیس بن ابی حازم سے اُسنے جریر بن عبد اللہ سے کہا اُسنے بیعت کی میں نے نبی صلعم سے نماز کے قائم کرنے پر اور زکوٰۃ دینے پر اور ہر ایک مسلمان کی خیرخواہی کرنے پر۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** شفقت کرنے مسلمان کی مسلمان پر **حدیث** کی ہمسے عبید بن اسباط بن محمد قرشی نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے ہشام بن سعد سے اُسنے زید بن اسلم سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمان بھائی مسلمان کا ہے چاہیے کہ خیانت اسکی نہ کرے اور نہ اسکی تکذیب کرے اور نہ اسکو خوار کرے۔ ہر ایک مسلمان کی مسلمان پر حرام ہے یعنے عزت اُسکی اور مال اُسکا اور خون اُسکا۔ تقوی اس جگہ ہے[2] یعنے دل میں۔ آدمی کے لئے یہی بُرائی کافی ہے کہ اپنے بھائی مسلمان کی حقارت کرے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال اور کئی ایک نے کہا اُنھوں نے حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ سے اُسنے اپنے دادا ابی بردہ سے اُسنے ابی موسے اشعری سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مومن مومن کے حق میں مثل دیوار کے ہے بعض کو بعض سے تقویت ملتی ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے علی اور ابی ایوب سے **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن عبید اللہ نے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

[1] اللہ تعالی کی خیرخواہی یہ ہے کہ اُسکی وحدانیت میں اعتقاد درست کرنا اور اُسکی عبادت کے لئے خلوص نیت رکھنا اور کتاب کی خیرخواہی اُسکی تصدیق کرنی اور اُسپر عمل کرنا ہے اور اماموں کی خیرخواہی اُنکے حق میں اطاعت کرنی اور اُنکا باغی نہ ہونا اور عام مسلمانوں کی خیرخواہی اُنکو سیدھا راستہ بتانا ۱۲

[2] یعنے تقوے دل میں ہے نظر میں نہیں آتا پس چاہیئے کہ کوئی مسلمان کسی مسلمان متقی کی بے عزتی نہ کرے ۱۲

يقول جاء شيخ يريد النبي صلى الله عليه وسلم فابطا القوم عنه ان يوسعوا له فقال النبي صلى الله عليه وسلم ليس منا من لم يرحم صغيرنا ولم يوقر كبيرنا وفي الباب عن عبد الله بن عمرو وابي هريرة وابن عباس وابي امامة هذا حديث غريب وزربي له احاديث مناكير عن انس بن مالك وغيره **حدثنا** ابوبكر محمد بن ابان ثنا محمد بن فضيل عن محمد بن اسحٰق عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس منا من لم يرحم صغيرنا ويعرف شرف كبيرنا **حدثنا** ابوبكر محمد بن ابان ثنا يزيد بن هارون عن شريك عن ليث عن عكرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس منا من لم يرحم صغيرنا ويوقر كبيرنا ويأمر بالمعروف وينه عن المنكر هذا حديث غريب وحديث محمد بن اسحٰق عن عمرو بن شعيب حديث حسن صحيح وقد روي عن عبد الله بن عمرو عن غير هذا الوجه ايضا قال بعض اهل العلم معنى قول النبي صلى الله عليه وسلم ليس منا ليس من سنتنا يقول ليس من ادبنا وقال علي بن المديني قال يحيى بن سعيد كان سفيان الثوري ينكر هذا التفسير ليس منا ليس مثلنا **باب** ما جاء في رحمة الناس **حدثنا** بندار ثنا يحيى بن سعيد عن اسمٰعيل بن ابي خالد ثنا قيس بن ابي حازم ثني جرير بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يرحم الناس لا يرحمه الله هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن عبد الرحمٰن بن عوف وابي سعيد وابن عمر وابي هريرة وعبد الله بن عمرو **حدثنا** محمود بن غيلان ثنا ابوداؤد ثنا شعبة قال كتب به الي منصور وقرأته عليه سمع اباعثمان مولى المغيرة بن شعبة عن ابي هريرة قال سمعت ابا القاسم صلى الله عليه وسلم يقول لا تنزع الرحمة الا من شقي هذا حديث حسن وابوعثمان الذي روى عن ابي هريرة لا نعرف اسمه يقال هو والد موسى بن ابي عثمان الذي روى عنه ابو الزناد

کہ کہتا ایک بوڑھا آدمی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور لوگوں نے اُسکے واسطے مکان فراخ کرنے میں دیر لگائی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص ہمسے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑے کی تعظیم نہ کرے۔ اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن عمرو اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابی امامہ سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اور زربی انس بن مالک وغیرہ سے منکر حدیثیں روایت کرتا ہے **حدیث** کی ہمسے ابوبکر بن محمد بن ابان نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے محمد بن اسحاق سے اُسنے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے ہمسے وہ شخص جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہ کرے۔ اور ہمارے بڑے کی شرافت نہ پہچانے **حدیث** کی ہمسے ابوبکر بن محمد بن ابان نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے شریک سے اُسنے لیث سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے ہمسے وہ شخص جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑے کی تعظیم نہ کرے اور امر بالمعروف نہ کرے اور بُرے کاموں سے منع نہ کرے۔ یہ حدیث غریب ہے اور حدیث محمد بن اسحاق کی جو عمرو بن شعیب سے ہے حدیث حسن صحیح ہے۔ اور عبداللہ ابن عمرو سے غیر اس وجہ سے بھی مروی ہے۔ کہا بعض اہل علم نے معنے قول نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ ہمسے نہیں یہ ہیں کہ ہمارے طریق سے نہیں یعنے ہمارے آداب سے نہیں۔ کہا علی بن مدینی نے کہ کہا یحیی بن سعید نے سفیان ثوری اس تفسیر کا انکار کرتا تھا نہیں ہمسے[1] یعنے ہماری طرح نہیں **باب** لوگوں کے ساتھ رحم کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے کہا حدیث کی ہمسے قیس بن ابی حازم نے کہا حدیث کی مجھے جریر بن عبداللہ نے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالے اُسپر رحم نہیں کرتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے عبدالرحمٰن بن عوف اور ابی سعید اور ابن عمر اور ابی ہریرہ اور عبداللہ بن عمرو سے رضی اللہ عنہم۔ **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے کہا اُسنے منصور نے یہ حدیث میری طرف لکھی اور میں نے اسکو اُسپر پڑھا سُنا اُسنے ابا عثمان سے جو مغیرہ بن شعبہ کا مولے ہے اُسنے روایت کی ابی ہریرہ سے کہا اُسنے میں نے ابا القاسم صلعم سے سُنا ہے کہ فرماتے نہیں دور کیجاتی رحمت مگر بدبخت سے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور وہ ابوعثمان کہ جسنے ابوہریرہ سے روایت کی ہے ہم اُسکا نام نہیں جانتے کہا گیا ہے کہ وہ موسی بن ابی عثمان کا والد ہے کہ جس سے ابو الزناد نے روایت کی ہے

---

[1] یعنے ہمسے نہیں وہ شخص جو بڑا ہو کر ہمارے چھوٹے پر رحم نہ کرے اور چھوٹا ہو کر ہمارے بڑے کی تعظیم نہ کرے ۱۲ [2] اسکی یہ غرض تھی کہ اسکے ایک خاص معنے مقرر کرنے اچھے نہیں بلکہ اسکو عام ہی رہنا چاہیئے تاکہ ہر ایک کے دل پر اچھی طرح سے اثر کرے اگر تفسیر اسکی ایک خاص مقرر کیجاوے تو ایسے کام کرنے والے دلیر ہو جاتے ہیں ۱۲

فقال بارك الله لك فی اهلك ومالك دلونی علی السوق فدلوه علی السوق فما رجع یومئذ الا ومعه شئ من اقط وسمن قد استفضله فرآه رسول الله صلی الله علیه وسلم بعد ذلك وعلیه وضر صفرة فقال مهیم فقال تزوجت امرأة من الانصار قال فما اصدقتها قال نواة قال حمید او قال وزن نواة من ذهب فقال اولم ولو بشاة هذا حدیث حسن صحیح وقال احمد بن حنبل وزن نواة من ذهب وزن ثلثة دراهم وثلث وقال اسحٰق وزن نواة من ذهب وزن خمسة دراهم اخبرنی بذلك اسحٰق بن منصور عن احمد بن حنبل و اسحٰق **باب** ماجاء فی الغیبة **حدثنا** قتیبة ثنا عبد العزیز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمٰن عن ابیه عن ابی هریرة قال قیل یارسول الله ما الغیبة قال ذکرك اخاك بما یکره قال ارأیت ان کان فیه ما اقول قال ان کان فیه ما تقول فقد اغتبته وان لم یکن فیه ما تقول فقد بهته وفی الباب عن ابی برزة وابن عمر وعبد الله بن عمرو هذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی الحسد **حدثنا** عبد الجبار بن العلاء بن عبد الجبار العطار وسعید بن عبد الرحمٰن قالا ثنا سفیان بن عیینة عن الزهری عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تقاطعوا ولا تدابروا ولا تباغضوا ولا تحاسدوا وکونوا عباد الله اخوانا ولا یحل للمسلم ان یهجر اخاه فوق ثلث هذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن ابی بکر الصدیق والزبیر بن العوام وابن عمر وابن مسعود وابی هریرة **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفیان ثنا الزهری عن سالم عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا حسد الا فی اثنتین رجل اتاه الله مالا فهو ینفق منه اناء اللیل واناء النهار ورجل اتاه الله القرآن فهو یقوم به اناء اللیل واناء النهار

پس کہا اُسنے اللہ تعالےٰ تجھے تیرے اہل اور مال میں برکت دے مجھے بازار کا راستہ دکھلا دو پس اُنھوں نے اسکو بازار کا راستہ بتا دیا سو وہ واپس آیا اُسدن مگر اس حالت میں کہ اسکے ساتھ پنیر اور گھی تھا پہلے سے اسکو زیادہ کر لایا[1] پھر اسکو بعد چند روز کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اس حالت میں کہ اُسپر زردی کے نشان تھے پس فرمایا آپ نے یہ کیا حال ہے کہا اُسنے میں نے قبیلہ انصار سے ایک عورت سے نکاح کیا ہے فرمایا آپ نے تو نے اسکا مہر کیا مقرر کیا ہے کہا اُسنے نوات۔ کہا حمید نے یا کہا اُسنے وزن نوات کا سونے سے۔ پس فرمایا آپ نے ولیمہ کر اگرچہ بکری ہی ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور کہا احمد بن حنبل نے وزن نوات کا سونے سے پونے چار درم کا ہے اور کہا اسحاق نے وزن نوات کا سونے سے وزن پانچ درم کا ہے۔ خبر دی مجھے ساتھ اسکے اسحاق بن منصور نے احمد بن حنبل اور اسحاق سے **باب** غیبت کے بیان میں حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے علا بن عبد الرحمٰن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے کسی نے کہا یارسول اللہ غیبت کیا شئے ہے فرمایا آپ نے تیرا اپنے بھائی کا ایسا ذکر کرنا جسکو وہ بُرا جانتا ہو کہا اُسنے مجھے خبر دیجئے اگر وہ عیب اُسمیں موجود ہو تو میں کیا کہوں فرمایا آپ نے اگر وہ عیب ہے جسکو تو کہتا ہے تو تو نے اُسکی غیبت کی ہے اور اگر وہ عیب جو تو کہتا ہے اُسمیں نہ ہو تو تو نے اُسپر بہتان باندھا اور اس باب میں روایت ہے ابی برزہ اور ابن عمر اور عبد اللہ بن عمرو سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** حسد کے بیان میں حدیث کی ہمسے عبد الجبار بن علا بن عبد الجبار عطار اور سعید بن عبد الرحمٰن نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے انس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ قطع کرو اور نہ ایک دوسرے کی جڑ کاٹو اور نہ بغض اور عداوت رکھو اور نہ آپسمیں حسد کرو اور بھائی بن جاؤ اے خدا کے بندو۔ اور حلال نہیں کسی مرد مسلمان کو اپنے بھائی کی ملاقات تین دن سے اوپر چھوڑنا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے ابی بکر صدیق اور زبیر بن عوام اور ابن عمر اور ابن مسعود اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہم۔ **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے کہا حدیث کی ہمسے زہری نے سالم سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حسد کرنا لائق نہیں مگر دو آدمیوں میں ایک تو وہ مرد جسکو اللہ نے مال دیا ہے سو وہ اس سے رات اور دن کی ساعتوں میں خرچ کرتا ہے اور دوسرا وہ مرد جسکو اللہ تعالےٰ نے قرآن دیا ہے سو وہ اسکے ساتھ رات اور دن کی ساعتوں میں نماز میں کھڑا ہوتا ہے[2]

[1] پہلے بازار گیا تھا تو تھوڑا سا پنیر اور گھی فروخت کے لئے لیگیا تھا جب رات کو فروخت کر کے واپس آیا تو دوسرے روز کی تجارت کے واسطے اس قیمت کے بدل اور پنیر اور گھی خرید لایا اور پنیر اور گھی پہلے روز سے زیادہ تھا یعنے اسکو تجارت میں نفع ہوا تھا قولہ اُسپر زردی کے نشان تھے جو اسکو بیوی سے پہونچے تھے یا خود اُسنے لگائے ہوں ۱۲ [2] حسد یہ ہے کہ دوسرے کا بھلا نہ دیکھ سکے اور چاہے کہ جاتا رہے یہ نہایت حرام ہے اور اکثر خلق اسی رنج اور بلا میں گرفتار ہے کہ یا حسد کرنے والا خدا سے غصے ہوتا ہے کہ کیوں اسکو دیا لیکن کسی دیندار کو دیکھکر آرزو کرنا کہ خدا ہمکو بھی ایسا کرے اور جسطرح یہ شخص مال خرچ کرتا ہے اور قرآن پڑھتا ہے ہمکو بھی خدا ایسا کرے تو ہم بھی یہ کام کریں تو درست ہے اور اسی کو غبطہ کہتے ہیں ۱۲

ان احدکم مرأۃ اخیہ فان رای بہ اذی فلیمطہ عنہ ویحیی بن عبید اللہ ضعفہ شعبۃ وفی الباب عن انس **باب** ماجاء فی الستر علی المسلمین **حدثنا** عبید بن اسباط القرشی ثنا ابی ثنا الاعمش قال حدثت عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من نفس عن مسلم کربۃ من کرب الدنیا نفس اللہ عنہ کربۃ من کرب یوم القیمۃ ومن یسر علی معسر فی الدنیا یسر اللہ علیہ فی الدنیا والاخرۃ ومن ستر علی مسلم ستر اللہ علیہ فی الدنیا والاخرۃ واللہ فی عون العبد ماکان العبد فی عون اخیہ وفی الباب عن ابن عمر وعقبۃ ابن عامر ھذا حدیث حسن وقد روی ابو عوانۃ وغیر واحد ھذا الحدیث عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ ولم یذکروا فیہ حدثت عن ابی صالح **باب** ماجاء فی الذب عن المسلم **حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبد اللہ عن ابی بکر النھشلی عن مرزوق ابی بکر التیمی عن ام الدرداء عن ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من رد عن عرض اخیہ رد اللہ عن وجھہ النار یوم القیمۃ وفی الباب عن اسماء بنت یزید ھذا حدیث حسن **باب** ماجاء فی کراھیۃ الھجر **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفیان ثنا الزھری ح وثنا سعید بن عبد الرحمن ثنا سفیان عن الزھری عن عطاء بن یزید اللیثی عن ابی ایوب الانصاری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل للمسلم ان یھجر اخاہ فوق ثلث یلتقیان فیصد ھذا ویصد ھذا وخیرھما الذی یبدأ بالسلام وفی الباب عن عبد اللہ بن مسعود وانس وابی ھریرۃ وھشام بن عامر وابی ھند الداری ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی مواساۃ الاخ **حدثنا** احمد بن منیع ثنا اسمٰعیل بن ابراھیم ثنا حمید عن انس قال لما قدم عبد الرحمن بن عوف المدینۃ اخا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینہ وبین سعد بن الربیع فقال لہ ھلم اقاسمک مالی نصفین ولی امرأتان فاطلق احدھما فاذا انقضت عدتھا فتزوجھا

بیشک ہر ایک تم میں سے اپنے بھائی کے لئے آئینہ ہے سو اگر اسکے ساتھ کچھ پلیدی دیکھے تو چاہیئے کہ اسکو اس سے دور کرے۔ اور یحیی بن عبید اللہ کو شعبہ نے ضعیف کیا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے انس سے **باب** مسلمانوں کی عیب پوشی کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے عبید بن اسباط قرشی نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے کہا حدیث کی ہمسے اعمش نے کہا مجھے حدیث ملی ہے ابی صالح سے اُسنے روایت کی ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو کوئی کسی مسلمان سے دنیا کی سختیوں سے کوئی سختی دور کرے تو اللہ تعالے اس سے قیامت کی سختیوں سے سختی دور کریگا اور جو کوئی محتاج قرضدار پر دنیا میں آسانی کریگا تو خدا اُسپر دنیا اور آخرت میں آسانی کریگا۔ اور جو کوئی مسلمان کی عیب پوشی کریگا تو اللہ تعالے اُسکی دنیا اور آخرت میں عیب پوشی کریگا اور اللہ تعالے بندے کی مدد پر ہے جب تک بندہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد پر ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور عقبہ بن عامر سے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کیا ہے ابو عوانہ وغیرہ نے اس حدیث کو اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور انھوں نے اس روایت میں یہ ذکر نہیں کیا کہ مجھے حدیث ملی ہے ابی صالح سے۔ **باب** مسلمان سے مصیبت دفع کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ نے ابی بکر نہشلی سے اُسنے مرزوق یعنے ابی بکر تیمی سے اُسنے ام الدرداء سے اُسنے ابی الدرداء سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو کوئی اپنے بھائی کی عزت سے کسی تنگی کو رد کرے اللہ تعالی اسکے مُنھ سے قیامت کے دن آگ کو رد کرے گا۔ اور اس باب میں روایت ہے اسماء بنت یزید سے۔ یہ حدیث حسن ہے **باب** اس بیان میں کہ ملاقات کا چھوڑنا مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے کہا حدیث کی ہمسے زہری نے ح اور حدیث کی ہمسے سعید بن عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے عطا بن یزید لیثی سے اُسنے ابی ایوب انصاری سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حلال نہیں کسی مرد کو اپنے بھائی مسلمان کی ملاقات چھوڑنا[1] تین رات سے زیادہ اس حالت میں کہ وہ دونوں آپسمیں ملاقات کریں اور وہ بھی اس سے منھ پھیرے اور یہ بھی اس سے منھ پھیرے۔ اور بہتر ان دونوں سے وہ ہے جو پہلے سلام کرے۔ اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن مسعود اور انس اور ابی ہریرہ اور ہشام بن عامر اور ابی ہند داری سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** بھائی کے ساتھ سلوک کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابراہیم نے کہا حدیث کی ہمسے حمید نے انس سے کہا اُسنے جب عبد الرحمن بن عوف مدینہ میں آیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے درمیان اسکے اور سعد بن ربیع کے اخوت بنا دی پس کہا سعد نے اُسکے کہ میں آپکو اپنا نصف مال تقسیم کر دوں۔ اور میری دو عورتیں ہیں سو میں ایک کو طلاق دیئے دیتا ہوں سو جب اسکی عدت گذر جاوے تو آپ اس سے نکاح کر لیجئے

[1] یعنے اگر معاملہ دنیاوی میں کسی مسلمان سے رنج ہو جاوے تو تین روز تک ترک ملاقات درست ہے تین دن سے زیادہ رنج رکھنا اور ملاقات اور سلام کلام چھوڑنا حلال نہیں۔ اور اگر دین کے سبب سے رنج ہو

عن مرة بن شراحيل الهمداني وهو الطيب عن ابي بكر الصديق قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ملعون من ضار مؤمنا او مكر به هذا حديث غريب **باب** ماجاء في حق الجوار **حدثنا** محمد بن عبد الاعلى ثنا سفيان عن داود بن شابور وبشير ابي اسمعيل عن مجاهد ان عبد الله بن عمرو ذبحت له شاة في اهله فلما جاء قال اهديتم لجارنا اليهودي اهديتم لجارنا اليهودي وسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول مازال جبرئيل يوصيني بالجار حتى ظننت انه سيورثه وفي الباب عن عائشة وابن عباس وعقبة بن عامر وابي هريرة وانس وعبد الله بن عمرو والمقداد بن الاسود وابي شريح وابي امامة هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه وقد روى هذا الحديث عن مجاهد عن عائشة وابي هريرة ايضا عن النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** قتيبة ثنا الليث بن سعد عن يحيى بن سعيد عن ابي بكر بن محمد وهو ابن عمرو بن حزم عن عمرة عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال مازال جبرئيل صلوات الله عليها يوصيني بالجار حتى ظننت انه سيورثه **حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبد الله بن المبارك عن حيوة بن شريح عن شرحبيل بن شريك عن ابي عبد الرحمن الحبلي عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير الاصحاب عند الله خيرهم لصاحبه وخير الجيران عند الله خيرهم لجاره هذا حديث حسن غريب وابو عبد الرحمن الحبلي اسمه عبد الله بن يزيد **باب** ماجاء في الاحسان الى الخادم **حدثنا** بندار ثنا عبد الرحمن بن مهدي ثنا سفيان عن واصل عن المعرور بن سويد عن ابي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اخوانكم جعلهم الله فتية تحت ايديكم فمن كان اخوه تحت يده فليطعمه من طعامه وليلبسه من لباسه ولا يكلفه ما يغلبه فان كلفه ما يغلبه فليعنه

مرہ بن شراحیل ہمدانی سے اور وہ طیب ہیں اُسنے ابی بکر صدیق سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ملعون ہے وہ شخص جو کسی مومن کو ضرر پہنچائے یا اُسکے ساتھ مکر کرے۔ یہ حدیث غریب ہے **باب** ہمسائے کے حق کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الاعلے نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے داؤد بن شابور اور بشیر ابی اسمٰعیل سے اُنھوں نے مجاہد سے یہ کہ عبداللہ بن عمرو کے لئے اُسکے اہل میں بکری ذبح کی گئی سو جب وہ (گھر میں) تشریف لائے تو کہنے لگے کیا تمنے اپنے ہمسائے کے لئے ہدیہ بھیجا ہے کیا تمنے اپنے ہمسائے کے لئے ہدیہ بھیجا ہے۔ اور میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے ہمیشہ مجھے جبرئیل علیہ السلام ہمسائے کے حق میں وصیت کرتے رہے تاکہ میں نے گمان کیا کہ اسکو میرا وارث بنا دینگے۔ اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور ابن عباس اور عقبہ بن عامر اور ابی ہریرہ اور انس اور عبداللہ بن عمرو اور مقداد بن اسود اور ابی شریح اور ابی امامہ سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اس طریق سے اور یہ حدیث مروی ہے بواسطہ مجاہد کے عائشہ اور ابی ہریرہ سے بھی اُنھوں نے روایت کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے یحیی بن سعید سے اُسنے ابی بکر بن محمد سے اور وہ ابن عمرو بن حزم ہیں اُسنے عمرہ سے اُسنے عائشہ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ جبرئیل علیہ السلام مجھے ہمسائے کے حق میں وصیت کرتے رہے تاکہ میں نے گمان کیا کہ اسکو میرا وارث بنا دینگے **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن مبارک نے حیوہ بن شریح سے اُسنے شرحبیل بن شریک سے اُسنے ابی عبد الرحمن حبلی سے اُسنے عبداللہ بن عمرو سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بہتر ساتھیوں کا اللہ تعالے کے نزدیک وہ ہے جو بہتر انکا ہے واسطے اپنے دوستوں کے۔ اور بہتر ہمسایوں کا اللہ کے نزدیک وہ ہے جو بہتر انکا ہے واسطے ہمسایوں کے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور ابو عبد الرحمن حبلی کا نام عبداللہ بن یزید ہے۔ **باب** خادم کے حق میں احسان کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے واصل سے اُسنے معرور بن سوید سے اُسنے ابی ذر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالے نے تمہارے بھائیوں کو[1] حالت جوانی میں تمہارے ہاتھوں کے نیچے کیا ہے سو جسکا بھائی اسکے ہاتھ کے نیچے ہووے تو چاہیے کہ اپنے کھانے سے کھلاوے اور اپنے لباس سے پہناوے اور اسکو ایسی تکلیف نہ دے جو اُسپر غالب ہو جاوے سو اگر اسکو ایسی تکلیف دے جو اُسپر غالب آجاوے تو چاہیے کہ خود اسکی مدد کرے۔

[1] آنحضرت نے بھائی کا لفظ غلاموں پر بوجہ خلقت یا بوجہ دین کے اطلاق کیا ہے۔ اور اپنے برابر کھانا کھلانا اور کپڑا پہنانا مستحب ہے واجب نہیں انجاح ۱۲ ۱۲ ۱۲

هذا حديث حسن صحيح وقد روى عن ابن مسعود وابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا **باب** ما جاء في التباغض **حدثنا** هناد ثنا ابو معاوية عن الاعمش عن ابي سفيان عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الشيطان قد ايس ان يعبده المصلون ولكن في التحريش بينهم وفي الباب عن انس وسليمان بن عمرو بن الاحوص عن ابيه هذا حديث حسن وابو سفين اسمه طلحة بن نافع **باب** ما جاء في اصلاح ذات البين **حدثنا** محمد بن بشار ثنا ابو احمد ثنا سفيان ح وثنا محمود بن غيلان ثنا بشر بن السري وابو احمد قالا ثنا سفيان عن ابن خثيم عن شهر بن حوشب عن اسماء بنت يزيد قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحل الكذب الا في ثلث يحدث الرجل امراته ليرضيها والكذب في الحرب والكذب ليصلح بين الناس وقال محمود في حديثه لا يصلح الكذب الا في ثلث هذا حديث حسن لا نعرفه من حديث اسماء الا من حديث ابن خثيم وروى داؤد بن ابي هند هذا الحديث عن شهر بن حوشب عن النبي صلى الله عليه وسلم ولم يذكر فيه عن اسماء حدثنا بذلك ابو كريب ثنا ابن ابي زائدة عن داؤد بن ابي هند وفي الباب عن ابي بكر رضي الله عنه **حدثنا** احمد بن منيع ثنا اسمعيل بن ابراهيم عن معمر عن الزهري عن حميد بن عبد الرحمن عن امه ام كلثوم بنت عقبة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ليس بالكاذب من اصلح بين الناس فقال خيرا او نما خيرا هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في الخيانة والغش **حدثنا** قتيبة ثنا الليث عن يحيى بن سعيد عن محمد بن يحيى بن حبان عن لؤلؤة عن ابي صرمة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم من ضار ضار الله به ومن شاق شق الله عليه وفي الباب عن ابي بكر هذا حديث حسن غريب **حدثنا** عبد بن حميد ثنا زيد بن حباب العكلي ثني ابو سلمة الكندي ثنا فرقد السبخي

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہے بواسطہ ابن مسعود اور ابی ہریرہ کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ **باب** آپسمیں بغض اور عداوت رکھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابی سفیان سے اُسنے جابر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک شیطان نا امید ہو گیا ہے اس سے کہ نمازی اُسکی عبادت کریں لیکن اُنکی چھیڑ چھاڑ میں مشغول ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے انس اور سلیمان بن عمرو سے جو راوی ہے اپنے باپ سے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور ابو سفیان کا نام طلحہ بن نافع ہے۔ **باب** دو دشمنوں کی صلح کرانے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ح اور حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن سری اور ابو احمد نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے سفیان نے ابن خثیم سے اُسنے شہر بن حوشب سے اُسنے اسماء بنت یزید سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سوائے تین چیزوں کے اور کسی میں جھوٹ بولنا حلال نہیں ایک یہ کہ مرد اپنی عورت کے راضی کرنے کے واسطے کوئی بات کہے دوسرے جنگ میں جھوٹ بولنا تیسرے درمیان لوگوں کے صلح کرانے کے لئے جھوٹ بولنا۔ اور کہا محمود نے اپنی حدیث میں سوائے تین کے اور کسی میں جھوٹ بولنا بہتر نہیں۔ یہ حدیث حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق اسماء سے سوائے طریق ابن خثیم کے۔ اور روایت کی یہ حدیث داؤد بن ابی ہند نے شہر بن حوشب سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ اور اُسنے اسمیں اسماء کا ذکر نہیں کیا حدیث کی ہمکو ساتھ اسکے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی زائدہ نے داؤد بن ابی ہند سے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی بکر رضی اللہ عنہ سے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابراہیم نے معمر سے اُسنے زہری سے اُسنے حمید بن عبد الرحمٰن سے اُسنے اپنی والدہ ام کلثوم بنت عقبہ سے کہا اُسنے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ فرماتے "وہ شخص کاذب نہیں جو درمیان لوگوں کے صلح کرائے سو اچھی بات کہے یا بھلائی کی طرف اشارت کرے۔ اور یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** خیانت اور فریب کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے یحیی بن سعید سے اُسنے محمد بن یحیی بن حبان سے اُسنے لولوہ سے اُسنے ابی صرمہ سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کسی کو ضرر پہونچائے اللہ تعالے اُسکو ضرر پہونچاتا ہے۔ اور جو کوئی کسی پر مشقت ڈالے اللہ تعالے اُسپر مشقت ڈالتا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی بکر سے یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب عکلی نے کہا حدیث کی مجھے ابو سلمہ کندی نے کہا حدیث کی ہمسے فرقد سبخی نے

فقال یا رسول الله کم اعفو عن الخادم فصمت عنه النبي صلی الله علیه وسلم ثم قال یا رسول الله کم اعفو عن الخادم
قال کل یوم سبعین مرة هذا حدیث حسن غریب ورواه عبد الله بن وهب عن ابي هانئ الخولاني بهذا الاسناد نحو هذا **حدثنا**
قتیبة ثنا عبد الله بن وهب عن ابي هانئ الخولاني بهذا الاسناد نحوه وروی بعضهم هذا الحدیث عن عبد الله بن وهب بهذا
الاسناد وقال عن عبد الله بن عمرو **باب** ماجاء في ادب الولد **حدثنا** قتیبة ثنا یحیی بن یعلی عن ناصح عن سماك عن
جابر بن سمرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لان یؤدب الرجل ولده خیر من ان یتصدق بصاع هذا حدیث غریب
وناصح بن علاء الکوفي لیس عند اهل الحدیث بالقوي ولا یعرف هذا الحدیث الا من هذا الوجه وناصح شیخ آخر بصري یروی
عن عمار بن ابي عمار وغیره وهو اثبت من هذا **حدثنا** نصر بن علي ثنا عامر بن ابي عامر الخزاز ثنا ایوب بن موسی عن ابیه عن
جده ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ما نحل والد ولده من نحل افضل من ادب حسن هذا حدیث غریب لا نعرفه الا
من حدیث عامر بن ابي عامر الخزاز وایوب بن موسی هو ابن عمرو بن سعید بن العاص وهذا عندي حدیث مرسل **باب**
ماجاء في قبول الهدیة والمکافات علیها **حدثنا** یحیی بن اکثم وعلي بن خشرم قالا ثنا عیسی بن یونس عن هشام بن عروة
عن ابیه عن عائشة ان النبي صلی الله علیه وسلم کان یقبل الهدیة ویثیب علیها وفي الباب عن ابي هریرة وانس وابن عمر و
جابر هذا حدیث حسن صحیح غریب من هذا الوجه لا نعرفه مرفوعا الا من حدیث عیسی بن یونس **باب** ماجاء في
الشکر لمن احسن الیك **حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبد الله بن المبارك

اور کہنے لگا یا رسول اللہ کیا میں خادم سے معاف کروں سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اسکی طرف سے خاموش رہے (یعنے کچھ
جواب نہ دیا)[1] پھر کہا اُسنے یا رسول اللہ میں کتنے مرتبہ خادم سے معاف کروں فرمایا آپ نے ہر ایک دن میں ستر بار یہ حدیث حسن غریب ہے
اور روایت کیا ہے اسکو عبداللہ بن وہب نے ابی ہانی خولانی سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث
کی ہمسے عبداللہ بن وہب نے اُسنے ابی ہانی خولانی سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے۔ اور بعض نے اس حدیث کو عبداللہ بن وہب
سے ساتھ اس اسناد کے روایت کیا ہے۔ اور کہا اُسنے یہ روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے **باب** اولاد کے آداب سکھلانے کے بیان میں
حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن یعلی نے اُسنے ناصح سے اُسنے سماک سے اُسنے جابر بن سمرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ آدمی کا اپنی اولاد کو ادب سکھلانا ایک صاع کے صدقہ کرنے سے بہتر ہے یہ حدیث غریب ہے۔ اور ناصح بن علاء
کوفی محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔ اور نہیں معلوم ہوئی یہ حدیث مگر اسی وجہ سے اور ناصح ایک اور شیخ ہے وہ بصری ہے اور وہ عمار بن ابی عمار
وغیرہ سے روایت کرتا ہے اور یہ اس سے ثقہ ہے **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے عامر بن ابی عامر خزاز نے کہا حدیث
کی ہمسے ایوب بن موسی نے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی والد نے اپنی اولاد کو کوئی
عطیہ عطا نہیں فرمایا جو حسن ادب سے افضل ہو۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عامر بن ابی عامر خزاز سے۔ اور ایوب بن
موسی وہ ابن عمرو بن سعید بن عاص ہے اور یہ میرے نزدیک حدیث مرسل ہے **باب** ہدیہ کے قبول کرنے اور اُسپر بدلہ دینے کے بیان میں
حدیث کی ہمسے یحیی بن اکثم اور علی بن خشرم نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے عیسی بن یونس نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے
اُسنے عائشہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول کرتے تھے اور اُسپر بدلہ بھی دیتے تھے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور انس اور
ابن عمر اور جابر سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مرفوعا مگر طریق عیسی بن یونس سے۔
باب اس شخص کے شکر کے بیان میں جو تیری طرف احسان کرے **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن مبارک نے

[1] پہلی بار وجہ نہ جواب دینے کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ عفو تو ہر حالت میں خواہ خادم بہت قصور کرے مطلقا مستحب ہے اسمیں سوال کی حاجت ہی نہیں یا آپکو وحی کی انتظاری ہوگی دوسری بار جب اُسنے تعداد کی بابت سوال کیا کہ کتنے مرتبہ معاف کروں کیونکہ اسمیں ایک قسم کا ظن تھا کہ عموما عادت انسان کی یہ ہے کہ تین بار تک قصور معاف کرتا ہے اسلئے اُسنے اسطرح کا سوال کیا کہ کتنے مرتبہ معاف کروں۔ آپ نے فرمایا کہ ستر بار یعنے ہمیشہ ہی معاف کرنا اولے ہے اس سے ایک حد معین نہیں ہے پہلے اسکا سوال یہ تھا کہ کیا میں خادم سے معاف کروں یا نہ کروں اسکا جواب تو اُسنے آپ کے خاموش رہنے سے سمجھ لیا تھا کہ اسکا سوال کرنا ہی بیفائدہ ہے معاف کرنا تو ہر حالت میں اچھا ہے چونکہ دوسرے میں اسکو شک تھا اسلئے اُسنے اس سے سوال کیا ۱۲

وفی الباب عن علی وام سلمة وابن عمر وابی ہریرة هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** احمد بن منیع ثنا یزید بن هارون عن همام بن یحیی عن فرقد عن مرة عن ابی بکر الصدیق عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یدخل الجنة سیئ الملکة هذا حدیث غریب وقد تکلم ایوب السختیانی وغیر واحد فی فرقد السبخی من قبل حفظه **باب** النهی عن ضرب الخدام وشتمهم **حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبد الله عن فضیل بن غزوان عن ابن ابی نعم عن ابی هریرة قال قال ابو القاسم صلی الله علیه وسلم نبی التوبة من قذف مملوکه بریئا مما قال له اقام الله علیه الحد یوم القیمة الا ان یکون کما قال هذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن سوید بن مقرن وعبد الله بن عمر وابن ابی نعم هو عبد الرحمن بن ابی نعم البجلی یکنی ابا الحکم **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا مؤمل ثنا سفیان عن الاعمش عن ابراهیم التیمی عن ابیه عن ابی مسعود قال کنت اضرب مملوکا فسمعت قائلا من خلفی یقول اعلم ابا مسعود اعلم ابا مسعود فالتفت فاذا انا برسول الله صلی الله علیه وسلم فقال الله اقدر علیک منک علیه قال ابو مسعود فما ضربت مملوکا لی بعد ذلک هذا حدیث حسن صحیح وابراهیم التیمی هو ابراهیم بن یزید بن شریک **باب** ما جاء فی ادب الخادم **حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبد الله عن سفیان عن ابی هارون العبدی عن ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا ضرب احدکم خادمه فذکر الله فارفعوا ایدیکم وابو هارون العبدی اسمه عمارة بن جوین وقال یحیی بن سعید ضعف شعبة ابا هارون العبدی قال یحیی وما زال ابن عون یروی عن ابی هارون حتی مات **باب** **حدثنا** قتیبة ثنا رشدین بن سعد عن ابی هانئ الخولانی عن ابن عباس بن جلید الحجری عن عبد الله بن عمر قال جاء رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم

اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی اور ام سلمہ اور ابن عمر اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے ہمام بن یحیی سے اُسنے فرقد سے اُسنے مرہ سے اُسنے ابی بکر صدیق سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے غلاموں کے ساتھ برا برتنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اور ایوب سختیانی اور کئی ایک نے فرقد سبخی کے حق میں حافظہ کی وجہ سے کلام کیا ہے **باب** غلاموں کو مارنے اور اُنکو گالیاں دینے کی ممانعت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ نے فضیل بن غزوان سے اُسنے ابن ابی نعم سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا ابو القاسم صلے اللہ علیہ وسلم نبی التوبہ نے جو کوئی اپنے غلام کو کوئی تہمت[1] لگائے درانحالیکہ وہ بری ہو اس سے کہ اُسنے اسکو کہا ہے تو اللہ تعالے قیامت کے دن اُسپر حد قائم کریگا مگر یہ کہ ہو اسیطرح کہ اُسنے کہا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے سوید بن مقرن اور عبد اللہ بن عمر اور ابن ابی نعم سے وہ عبد الرحمن بن ابی نعم بجلی ہے کنیت اسکی ابا الحکم ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے مؤمل نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اعمش سے اُسنے ابراہیم تیمی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی مسعود سے کہا اُسنے میں اپنے غلام کو مار رہا تھا کہ میں نے اپنے پیچھے سے ایک آنیوالے کی آواز سُنی کہ وہ کہتا تھا جان لے یہ بات اے ابا مسعود جان لے یہ بات اے ابا مسعود پس مڑکر دیکھا میں نے تو وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تھے پس فرمایا آپ نے اللہ تعالے تجھپر زیادہ قادر ہے بہ نسبت تیرے اُسپر۔ کہا ابو مسعود نے سو میں نے پیچھے اُسکے کسی غلام کو نہیں مارا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابراہیم تیمی وہ ابراہیم بن یزید بن شریک ہے **باب** خادم کے ادب کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ نے سفیان سے اُسنے ابی ہارون عبدی سے اُسنے ابی سعید سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم میں سے اپنے خادم کو مارے اور وہ اللہ تعالے کو یاد کرے یعنے اسکے نام کی سفارش کرے تو اپنے ہاتھوں کو اُس سے اُٹھالو۔ اور ابو ہارون عبدی کا نام عمارہ بن جوین ہے۔ اور کہا یحیی بن سعید نے شعبہ نے ابا ہارون عبدی کو ضعیف کیا ہے۔ کہا یحیی نے ہمیشہ ہی ابن عون ابی ہارون سے روایت کرتا رہا تا کہ وہ مرگیا **باب** **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے رشدین بن سعد نے ابی ہانی خولانی سے اُسنے عباس بن جلید حجری سے اُسنے عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا اُسنے ایک مرد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا

---

[1] یعنے مالک نے اپنے غلام کو ایسی تہمت لگائی جس سے وہ بری تھا اسکے اعتقاد میں یا واقع میں مثلاً کہا کہ وہ حرامزادہ ہے تو اُسپر اللہ تعالے قیامت کے دن حد قائم کریگا مگر جب کہ وہ واقع میں ایسا ہی ہو جیسا کہ اُسنے کہا ہے اور اگر اُسکے اعتقاد کے مخالف ہو تو اسکا بچاؤ ہے یعنے اسکو حد نہیں ماری جائیگی ۱۲

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما رجل یمشی فی الطریق اذ وجد غصن شوک فاخرہ فشکر اللہ لہ فغفر لہ وفی الباب عن ابی برزۃ وابن عباس وابی ذر ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء ان المجالس بالامانۃ **حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبد اللہ بن المبارک عن ابن ابی ذئب قال اخبرنی عبد الرحمن بن عطاء عن عبد الملک بن جابر بن عتیک عن جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا حدث الرجل الحدیث ثم التفت فھی امانۃ ھذا حدیث حسن وانما نعرفہ من حدیث ابن ابی ذئب **باب** ماجاء فی السخاء **حدثنا** ابو الخطاب زیاد بن یحیی الحسانی البصری ثنا حاتم بن وردان ثنا ایوب عن ابن ابی ملیکۃ عن اسماء بنت ابی بکر قالت قلت یارسول اللہ انہ لیس لی من شیء الا ما ادخل علی الزبیر افاعطی قال نعم لا توکی فیوکا علیک وفی الباب عن عائشۃ وابی ھریرۃ ھذا حدیث حسن صحیح وروی بعضھم ھذا الحدیث بھذا الاسناد عن ابن ابی ملیکۃ عن عباد بن عبد اللہ بن الزبیر عن اسماء بنت ابی بکر وروی غیر واحد ھذا عن ایوب ولم یذکروا فیہ عن عباد بن عبد اللہ بن الزبیر **حدثنا** الحسن بن عرفۃ ثنا سعید بن محمد الوراق عن یحیی بن سعید عن الاعرج عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال السخی قریب من اللہ قریب من الجنۃ قریب من الناس بعید من النار والبخیل بعید من اللہ بعید من الجنۃ بعید من الناس قریب من النار والجاھل السخی احب الی اللہ من عابد بخیل ھذا حدیث غریب لا نعرفہ من حدیث یحیی بن سعید عن الاعرج عن ابی ھریرۃ الا من حدیث سعید بن محمد وقد خولف سعید بن محمد فی روایۃ ھذا الحدیث عن یحیی بن سعید انما یروی عن یحیی بن سعید عن عائشۃ شیء مرسل

اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اسوقت مین کہ ایک مرد راستہ مین چلا جاتا تھا کہ اُسنے کانٹے کی شاخ پائی پھر راہ سے اُسنے اُسکو دور کردیا تو خدا نے اُسکی قدردانی کی سو اُسکو بخشدیا[1] - اور اس باب مین روایت ہے ابی برزہ اور ابن عباس اور ابی ذر سے رضی اللہ عنہم - یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان مین کہ مجالس ساتھ امانت کے ہین[2] **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے ابن ابی ذئب سے کہا خبر دی مجھے عبد اللہ بن عطا نے عبد الملک بن جابر بن عتیک سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جب مرد کوئی بات کرے پھر وہ پھر کر جھانکے تو وہ امانت ہے - یہ حدیث حسن ہے ہم تو فقط اسکو طریق ابن ابی ذئب سے ہی پہچانتے ہین **باب** سخاوت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ابو الخطاب یعنے زیاد بن یحیی حسانی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے حاتم بن وردان نے کہا حدیث کی ہمسے ایوب نے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے اسماء بنت ابی بکر سے کہا اُسنے مین نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس کوئی چیز نہین ہوتی سوائے اسکے جو زبیر میرے پاس لاتا ہے کیا مین اس سے دون فرمایا آپ نے ہان نہ سختی کریں تجھپر سختی کیجائیگی[3] - اور اس باب مین روایت ہے عائشہ اور ابی ہریرہ سے یہ حدیث حسن صحیح ہے - اور بعض نے اس حدیث کو ساتھ اس اسناد کے ابن ابی ملیکہ سے روایت کی ہے اُسنے عباد بن عبد اللہ بن زبیر سے اُسنے اسماء بنت ابی بکر سے - اور روایت کیا ہے کئی ایک نے اسکو ایوب سے اور انھون نے اسمین عباد بن عبد اللہ بن زبیر کا ذکر نہین کیا - **حدیث** کی ہمسے حسن بن عرفہ نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن محمد وراق نے یحیی بن سعید سے اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے سخی قریب ہے اللہ سے قریب ہے جنت سے قریب ہے لوگون سے بعید ہے آگ سے - اور بخیل دور ہے اللہ سے دور ہے جنت سے دور ہے لوگون سے قریب ہے آگ سے اور سخی جاہل اللہ کے نزدیک عابد بخیل سے زیادہ محبوب ہے یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو طریق یحیی بن سعید سے جو راوی ہے اعرج سے وہ ابی ہریرہ سے مگر طریق سعید بن محمد سے - اور سعید بن محمد اس حدیث کی روایت مین یحیی بن سعید رح سے مخالف ہوا ہے فقط بواسطہ یحیی بن سعید کے عائشہ سے شیء مرسل مروی ہے

---

[1] معلوم ہوا کہ بندگان خدا کو راحت رسانی خدا کو نہایت پسند ہے اور ثابت ہوا کہ ادنی نیک کام بھی اگر خالص نیت سے ہو تو گناہ ہے مغفرت کا سبب ہے ۱۲ منہ [2] یعنے مجلس مین جو بات چیت ہو اسکو کسی کے آگے بیان نہ کرنا چاہیئے وہ آدمی کے آگے امانت ہے مجلس سے وہی مراد ہے کہ جہان دو چار ملکر پوشیدہ کسی مشورہ کے لئے بیٹھے ہون اسکو مشہور نہ کرنا چاہیئے اور جو مجلس ہی اسی غرض کے لئے منعقد ہوئی ہو تو اسکو بیشک مشہور کرے بلکہ اسکو مشہور کرنا ہی چاہیئے حدیث باب مین ہے کہ جب کسی نے بات کرکے جھانک کر دیکھا کہ کوئی اور سنتا تو نہین تو ایسی بات امانت ہے اسکو نگاہ رکھنی چاہیئے ۱۲ منہ [3] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت کو خاوند کے مال سے بلا اذن اسکے خرچ کرنا جائز ہے اور خرچ کرنا اسیقدر جائز ہے کہ موافق عادت کے خرچ کرے اور جن روایات سے ممانعت معلوم ہوتی ہے اُنسے مراد یہی ہے کہ رواج سے زیادہ خرچ کرنا بلا اذن خاوند کے منع ہے ۱۲ ۱۲ ۱۲

ثنا الربیع بن مسلم ثنا محمد بن زیاد عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لا یشکر الناس لا یشکر اللہ ہذا حدیث صحیح **حدثنا** ہناد ثنا ابو معاویۃ عن ابن ابی لیلی ح وثنا سفیان بن وکیع ثنا حمید بن عبد الرحمن الرواسی عن ابن ابی لیلی عن عطیۃ عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ وفی الباب عن ابی ہریرۃ والاشعث بن قیس والنعمان بن بشیر ہذا حدیث حسن **باب** ماجاء فی صنائع المعروف **حدثنا** عباس بن عبد العظیم العنبری ثنا النضر بن محمد الجرشی الیمامی ثنا عکرمۃ بن عمار ثنا ابو زمیل عن مالک بن مرثد عن ابیہ عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبسمک فی وجہ اخیک لک صدقۃ وامرک بالمعروف ونہیک عن المنکر صدقۃ وارشادک الرجل فی ارض الضلال لک صدقۃ وبصرک للرجل الردی البصر لک صدقۃ واماطتک الحجر والشوک والعظم عن الطریق لک صدقۃ وافراغک من دلوک فی دلو اخیک لک صدقۃ وفی الباب عن ابن مسعود وجابر وحذیفۃ وعائشۃ وابی ہریرۃ ہذا حدیث حسن غریب وابو زمیل سماک بن الولید الحنفی والنضر بن محمد ہو الجرشی الیمامی **باب** ماجاء فی المنحۃ **حدثنا** ابو کریب ثنا ابراہیم بن یوسف بن ابی اسحق عن ابیہ عن ابی اسحق عن طلحۃ بن مصرف قال سمعت عبد الرحمن بن عوسجۃ یقول سمعت البراء بن عازب یقول سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من منح منیحۃ لبن او ورق او ہدی زقاقا کان لہ مثل عتق رقبۃ ہذا حدیث حسن صحیح غریب من حدیث ابی اسحق عن طلحۃ بن مصرف لا نعرفہ الا من ہذا الوجہ وقد روی منصور بن المعتمر وشعبۃ عن طلحۃ بن مصرف ہذا الحدیث وفی الباب عن النعمان بن بشیر ومعنی قولہ من منح منیحۃ ورق انما یعنی بہ قرض الدراہم وقولہ او ہدی زقاقا قال انما یعنی بہ ہدایۃ الطریق وہو ارشاد السبیل **باب** ماجاء فی اماطۃ الاذی عن الطریق **حدثنا** قتیبۃ عن مالک بن انس عن سمی عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ

کہا حدیث کی ہمسے ربیع بن مسلم نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن زیاد نے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص لوگوں کا شکر نہ کرے وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بھی نہیں کرتا۔ یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے ابو معاویہ سے اُسنے ابن ابی لیلے سے ح اور حدیث کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے حمید بن عبد الرحمن رواسی نے ابن ابی لیلی سے اُسنے عطیہ سے اُسنے ابی سعید سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی لوگوں کا شکر نہیں کرتا وہ اللہ کا شکر بھی نہیں کرتا۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور اشعث بن قیس اور نعمان بن بشیر سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن ہے **باب** نیکی کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے عباس بن عبد العظیم عنبری نے کہا حدیث کی ہمسے نضر بن محمد جرشی یمامی نے کہا حدیث کی ہمسے عکرمہ بن عمار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو زمیل نے مالک بن مرثد سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ذر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تیرا اپنے بھائی کو ہنسی سے ملنا یعنے خوشی سے تیرے لئے صدقہ ہے۔ اور تیرا نیکی کے ساتھ امر کرنا اور بُرے کاموں سے منع کرنا تیرے لئے صدقہ ہے اور راستہ بھولے کو سیدھے راستہ میں لگانا تیرے لئے صدقہ ہے اور اندھے آدمی کو دکھانا تیرے لئے صدقہ ہے اور راستہ سے پتھر اور کانٹے اور ہڈیوں کا دور کرنا تیرے لئے صدقہ ہے۔ اور اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈالنا تیرے لئے صدقہ ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور جابر اور حذیفہ اور عائشہ اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور ابو زمیل وہ سماک بن ولید حنفی ہے۔ اور نضر بن محمد وہ جرشی یمامی ہے **باب** عاریت[1] کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن یوسف بن ابی اسحاق نے اپنے باپ سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے طلحہ بن مصرف سے کہا اُسنے سنا میں نے عبد الرحمن بن عوسجہ سے کہ کہتا تھا سنا میں نے براء بن عازب سے کہ کہتا سنا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جو کوئی دودھارا اونٹ یا بکری یا گائے یا چاندی کسی کو عاریتاً دیگا یا سیدھا راستہ بتائیگا تو اسکے لئے غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے طریق ابی اسحاق سے جو راوی ہے طلحہ بن مصرف سے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے۔ اور روایت کیا ہے اس حدیث کو منصور بن معتمر اور شعبہ نے طلحہ بن مصرف سے۔ اور اس باب میں روایت ہے نعمان بن بشیر سے۔ اور معنے قولہ من منح منیحۃ ورق کے یہ ہیں کہ کسی کو درم قرض دے۔ اور معنے قولہ او ہدی زقاقا کے یہ ہیں کہ کسی کو راستہ ہدایت کرے مراد اس سے سیدھا راستہ بتانا ہے **باب** راستہ سے پلیدی دور کرنیکے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے مالک بن انس سے اُسنے سمی سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے

[1] عاریت کے معنے لغت اور شرع اور اصطلاح میں اباحت منافع کے ہیں یعنے کسی کو اصل مال کا نفع مباح کردینا اور جس چیز کے ساتھ نفع پکڑنا ساتھ ہلاک کرنے اصل مال کے ہو وہ شئی عاریت میں داخل نہیں

ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل خيرا او ليسكت هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** ابن ابي عمر ثنا سفيان عن ابن عجلان عن سعيد المقبري عن ابي شريح الكعبي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الضيافة ثلثة ايام وجائزته يوم وليلة وما انفق عليه بعد ذلك فهو صدقة ولا يحل له ان يثوي عنده حتى يحرجه ومعنى قوله لا يثوي عنده يعني الضيف لا يقيم عنده حتى يشتد على صاحب المنزل والحرج هو الضيق انما قوله حتى يحرجه يقول حتى يضيق عليه وفي الباب عن عائشة وابي هريرة وقد رواه مالك بن انس والليث بن سعد عن سعيد المقبري هذا حديث حسن صحيح وابو شريح الخزاعي هو الكعبي وهو العدوي واسمه خويلد بن عمرو **باب** ماجاء في السعي على الارملة واليتيم **حدثنا** الانصاري ثنا معن ثنا مالك عن صفوان بن سليم يرفعه الى النبي صلى الله عليه وسلم قال الساعي على الارملة والمسكين كالمجاهد في سبيل الله او كالذي يصوم النهار ويقوم الليل **حدثنا** الانصاري نا معن نا مالك عن ثور بن زيد عن ابي الغيث عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثل ذلك هذا حديث حسن صحيح غريب وابو الغيث اسمه سالم مولى عبد الله بن مطيع وثور بن يزيد شامي وثور بن زيد مدني **باب** ماجاء في طلاقة الوجه وحسن البشر **حدثنا** قتيبة ثنا المنكدر بن محمد بن المنكدر عن ابيه عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل معروف صدقة وان من المعروف ان تلقا اخاك بوجه طلق وان تفرغ من دلوك في اناء اخيك وفي الباب عن ابي ذر هذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء في الصدق والكذب **حدثنا** هناد ثنا ابو معاوية عن الاعمش عن شقيق بن سلمة عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عليكم بالصدق فان الصدق يهدي الى البر وان البر يهدي الى الجنة وما يزال الرجل يصدق

اور جو کوئی ایمان لایا ہو اللہ کا اور دن قیامت کا تو چاہیئے کہ نیک بات بولا کرے یا چپ رہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے ابن عجلان سے اُسنے سعید مقبری سے اُسنے ابی شریح کعبی سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضیافت تین دن ہی اور جائزہ یعنے اچھی خدمت ایک دن رات ہی اور جو کچھ بعد اسکے اسپر خرچ کرے تو وہ صدقہ ہی۔ اور اسکے لئے اسکے پاس ٹھہرنا حلال نہیں تاکہ اسکو تنگی میں ڈالے۔ اور معنے قولہ لا یثوی عندہ کے یہ ہیں کہ مہمان کو اسکے پاس ٹھہرنا نہیں چاہیئے حتیٰ کہ مکان والے پر تنگی گذرے اور حرج کے معنے تنگی کے ہیں انما یحرجہ کے یہ معنے ہیں کہ اسپر تنگی گذرے۔ اور اس باب میں روایت ہی عائشہؓ اور ابی ہریرہ سے۔ اور روایت کیا ہی اسکو مالک بن انس اور لیث بن سعد نے سعید مقبری سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور ابو شریح خزاعی وہ کعبی ہی اور وہ عدوی ہی اور نام اسکا خویلد بن عمرو ہی **باب** بیوجات اور یتیم پر سعی کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک نے صفوان بن سلیم سے وہ مرفوع کرتا ہی اسکو طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ فرمایا آپ نے بیوجات اور مساکین پر سعی کرنیوالا مثل مجاہد کے ہی اللہ تعالے کی راہ میں یا مثل اسکے جو دن کو روزے رکھتا ہی اور رات کو کھڑا ہوتا ہی یعنے تہجد پڑھتا ہی **حدیث** کی ہم سے انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک نے ثور بن زید سے اُسنے ابی الغیث سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی اور ابو الغیث کا نام سالم ہی جو موے عبد اللہ بن مطیع کا ہی اور ثور بن یزید شامی ہی اور ثور بن زید مدنی ہی **باب** خوش پیشانی اور اچھی حالت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے منکدر بن محمد بن منکدر نے اپنے باپ سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر نیکی صدقہ ہی۔ اور نیکی سے یہ کہ تو اپنے بھائی سے خوش پیشانی سے ملاقات کرے۔ اور یہ کہ تو اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈالے اور اس باب میں روایت ہی ابی ذر سے یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** صدق اور کذب کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے شقیق بن سلمہ سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو صدق کو کیونکہ صدق نیکی کا راستہ دکھلاتا ہی اور نیکی جنت کا راستہ دکھلاتی ہی اور ہمیشہ آدمی صدق بولتا ہی ۱۲

ل یعنے بیفائدہ باتوں میں اپنی اوقات ضائع نہ کرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ واہی تباہی قصے کہانیاں جنمیں نہ دین کا فائدہ ہو نہ دنیا کا اُنکا کہنا اور سننا دونوں منع ہیں
اس سے معلوم ہوتا ہی کہ تین روز تک تو مہمان کا حق ہی بعد تین روز کے اسکا حق نہیں رہتا اگر کھلائے گا تو وہ اسکا صدقہ ہی ۱۲ ۱۲ ۱۲

باب ماجاء في البخل **حدثنا** ابو حفص عمرو بن علي ثنا ابو داؤد ثنا صدقة بن موسى ثنا مالك بن دينار عن عبد الله بن غالب
الحداني عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خصلتان لا تجتمعان في مومن البخل وسوء الخلق وفي الباب
عن ابي هريرة هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث صدقة بن موسى **حدثنا** احمد بن منيع ثنا يزيد بن هارون ثنا
صدقة بن موسى عن فرقد السبخي عن مرة الطيب عن ابي بكر الصديق عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يدخل الجنة خب و
لا بخيل ولا منان هذا حديث حسن غريب **حدثنا** محمد بن رافع ثنا عبد الرزاق عن بشر بن رافع عن يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة
عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المؤمن غر كريم والفاجر خب لئيم هذا حديث غريب لا نعرفه الا من
هذا الوجه **باب** ماجاء في النفقة على الاهل **حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبد الله بن المبارك عن شعبة عن عدي بن
ثابت عن عبد الله بن يزيد عن ابي مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قال نفقة الرجل على اهله صدقة وفي الباب عن
عبد الله بن عمرو وعمرو بن امية وابي هريرة هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** قتيبة ثنا حماد بن زيد عن ايوب عن ابي قلابة عن
ابي اسماء عن ثوبان ان النبي صلى الله عليه وسلم قال افضل الدينار دينار ينفقه الرجل على عياله ودينار ينفقه الرجل على دابته
في سبيل الله ودينار ينفقه الرجل على اصحابه في سبيل الله قال ابو قلابة بدء بالعيال ثم قال واي رجل اعظم اجرا من رجل
ينفق على عيال له صغار يعفهم الله به ويغنيهم الله به هذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء في الضيافة **حدثنا** قتيبة
ثنا الليث بن سعد عن سعيد بن ابي سعيد المقبري عن ابي شريح العدوي انه قال ابصرت عيناي رسول الله صلى الله عليه وسلم
وسمعته اذناي حين تكلم به قال من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه جائزته قالوا وما جائزته قال يوم وليلة قال و
الضيافة ثلثة ايام وما كان بعد ذلك فهو صدقة

باب بخل کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابو حفص یعنے عمرو بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے صدقہ بن
موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن دینار نے عبد اللہ بن غالب حدانی سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے دو خصلتیں مومن میں جمع نہیں ہوتیں بخل اور بدخلقی۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ حدیث غریب ہے نہیں
پہچانتے ہم اسکو مگر طریق صدقہ بن موسیٰ سے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے
صدقہ بن موسیٰ نے فرقد سبخی سے اُسنے مرہ طیب سے اُسنے ابی بکر صدیق سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جنت میں
مکار داخل نہیں ہوگا اور نہ بخیل اور نہ چغل خور۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن رافع نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق
نے بشر بن رافع سے اُسنے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
مومن سلیم الصدر کریم ہے اور فاجر مکار بخیل ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے **باب** اہل کے نفقہ کے بیان میں
حدیث کی ہمسے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے شعبہ سے اُسنے عدی بن ثابت سے اُسنے عبد اللہ بن یزید سے
اُسنے ابی مسعود سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے مرد کا اپنے اہل پر خرچ کرنا صدقہ ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن عمرو اور عمرو
بن امیہ اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے ابی قلابہ
سے اُسنے ابی اسماء سے اُسنے ثوبان سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل دیناروں سے وہ دینار ہے جسکو مرد اپنے عیال پر خرچ کرے اور وہ دینار
کہ جسکو مرد اپنے چارپائے پر اللہ تعالے کی راہ میں خرچ کرے اور وہ دینار کہ جسکو مرد اپنے صاحبوں پر اللہ تعالے کی راہ میں صرف کرے۔
کہا ابو قلابہ نے نبی صلعم نے پہلے عیال سے شروع فرمایا پھر فرمایا آپ نے آخر میں اور کون شخص ہے زیادہ اجر والا اس سے جو اپنے چھوٹے بچوں پہ صرف
کرتا ہے اللہ تعالے انکو اس باعث سے سوال سے بچاتا ہے اور اللہ انکو اس سے غنی کرتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** ضیافت کے بیان میں **حدیث**
کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے سعید بن ابی سعید مقبری سے اُسنے ابی شریح عدوی سے یہ کہ کہا اُسنے میری آنکھوں نے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور میرے کانوں نے آپ سے سُنا ہے وقتیکہ آپ نے یہ کلام کیا کہ فرمایا آپ نے جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کے دن کا تو اُسکو چاہیے
کہ اپنے مہمان کی مہمانی اچھی طرح سے کرے کہا لوگوں نے اچھی مہمانی کب تک ہے فرمایا آپ نے ایک دن رات فرمایا آپ نے اور مہمانی تین دن ہے اور جو کچھ بعد اسکے ہے سو وہ صدقہ ہے۔

حدثنا زيد بن اخزم الطائي البصري ثنا بشر بن عمر ثنا ابان بن يزيد عن قتادة عن ابي العالية عن ابن عباس ان رجلا لعن الريح عند النبي صلى الله عليه وسلم فقال لا تلعن الريح فانها مامورة وانه من لعن شيئا ليس له باهل رجعت اللعنة عليه هذا حديث حسن غريب لا نعلم احدا اسنده غير بشر بن عمر **باب** ما جاء في تعليم النسب **حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبد الله بن المبارك عن عبد الملك بن عيسى الثقفي عن يزيد مولى المنبعث عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال تعلموا من انسابكم ما تصلون به ارحامكم فان صلة الرحم محبة في الاهل مثراة في المال منساة في الاثر هذا حديث غريب من هذا الوجه ومعنى قوله منساة في الاثر يعني به الزيادة في العمر **باب** ما جاء في دعوة الاخ لاخيه بظهر الغيب **حدثنا** عبد بن حميد ثنا قبيصة عن سفيان عن عبد الرحمن بن زياد بن انعم عن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما دعوة اسرع اجابة من دعوة غائب لغائب هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه والافريقي يضعف في الحديث وهو عبد الرحمن بن زياد بن انعم الافريقي **باب** ما جاء في الشتم **حدثنا** قتيبة ثنا عبد العزيز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال المستبان ما قالا فعلى البادئ منهما ما لم يعتد المظلوم وفي الباب عن سعد وابن مسعود وعبد الله بن مغفل هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمود بن غيلان ثنا ابو داود الحفري عن سفيان عن زياد بن علاقة قال سمعت المغيرة بن شعبة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تسبوا الاموات فتؤذوا الاحياء وقد اختلف اصحاب سفيان في هذا الحديث فروى بعضهم مثل رواية الحفري وروى بعضهم عن سفيان عن زياد بن علاقة قال سمعت رجلا يحدث عند المغيرة بن شعبة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه

حدیث کی ہمسے زید بن اخزم طائی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن عمر نے کہا حدیث کی ہمسے ابان بن یزید نے قتادہ سے اُسنے ابی العالیہ سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ ایک مرد نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو ہوا پر لعنت کی سو فرمایا آپ نے ہوا پر لعنت نہ کر کیونکہ یہ مامور ہے یعنے اللہ کے حکم سے چلتی ہے اور جو کوئی کسی ایسی چیز پر لعنت کریگا کہ جسکی وہ اہل نہیں تو لعنت اُسپر عائد ہوتی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم نہیں جانتے کہ سوائے بشر بن عمر کے کسی اور نے بھی اسکو مسند کیا ہو **باب** نسب کی تعلیم کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے عبد الملک بن عیسی ثقفی سے اُسنے یزید سے جو منبعث کا غلام ہے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اپنے انساب اسقدر سیکھو کہ جس سے تم اپنے رحم میں مواصلت کرسکو کیونکہ صلہ رحمی محبت ہے اہل میں زیادہ کرنیوالی ہے مال میں زیادتی کرنیوالی ہے عمر میں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ اور معنے قولہ منساۃ فی الاثر کے یہ ہیں کہ اس سے عمر میں زیادتی ہوتی ہے **باب** بیان میں دعا ایک بھائی کے واسطے دوسرے بھائی کے پیچھے پشت کے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے قبیصہ نے سفیان سے اُسنے عبد الرحمن بن زیاد بن انعم سے اُسنے عبد اللہ بن یزید سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کوئی دعا زیادہ قبول نہیں ہوتی اس دعا سے جو غائب کی غائب کے حق میں ہو۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اس طریق سے اور افریقی حدیث میں ضعیف ہے اور وہ عبد الرحمن بن زیاد بن انعم افریقی ہے **باب** گالیوں کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے علا بن عبد الرحمن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دونوں[1] گالی دینے والوں نے جو کہا سو اُسکا گناہ اسی پر ہے جسنے پہلے گالی دی جبتک کہ مظلوم زیادتی نہ کرے۔ اور اس باب میں روایت ہے سعد اور ابن مسعود اور عبد اللہ بن مغفل سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد حفری نے سفیان سے اُسنے زیاد بن علاقہ سے کہا اُسنے سنا میں نے مغیرہ بن شعبہ سے کہ فرماتے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو گالیاں مت دو بسبب اسکے دکھ دوگے تم زندوں کو۔ اور سفیان کے شاگردوں نے اس حدیث میں اختلاف کیا ہے سو بعض نے تو مثل روایت حفری کے بیان کیا ہے اور بعض نے بواسطہ سفیان کے زیاد بن علاقہ سے روایت کی ہے کہا اُسنے سنا میں نے ایک مرد سے کہ حدیث کرتا تھا پاس مغیرہ بن شعبہ کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے

[1] یعنے اگر دو شخص آپس میں ایک دوسرے کو گالی دیویں تو دونوں طرف کی گالیوں کا گناہ اُسی پر ہے جسنے اول گالی دینا شروع کیا اسواسطے کہ اُسنے اول راہ نکالی اور اگر مظلوم نے جواب میں زیادہ کی ایک گالی کے بدلے دو گالیاں دیں تو دونوں گناہ میں شریک ہوئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گالی کا جواب دینا درست ہے بشرطیکہ حد سے نہ بڑھے لیکن صبر اور جواب نہ دینے سے نہایت افضل ہے ۱۲

ویتحری الصدق حتی یکتب عند اللہ صدیقا وایاکم والکذب فان الکذب یھدی الی الفجور وان الفجور یھدی الی النار ومایزال العبد یکذب ویتحری الکذب حتی یکتب عند اللہ کذابا وفی الباب عن ابی بکر وعمر وعبد اللہ بن الشخیر وابن عمر ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** یحیی بن موسی قال قلت لعبد الرحیم بن ھارون الغسانی حدثکم عبد العزیز بن ابی رواد عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کذب العبد تباعد عنہ الملک میلا من نتن ماجاء بہ قال یحیی فاقر بہ عبد الرحیم بن ھارون وقال نعم ھذا حدیث حسن جید غریب لانعرفہ الا من ھذا الوجہ تفرد بہ عبد الرحیم بن ھارون **باب** ماجاء فی الفحش **حدثنا** محمد بن عبد الاعلی وغیر واحد قالوا ثنا عبد الرزاق عن معمر عن ثابت عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماکان الفحش فی شیء الا شانہ وماکان الحیاء فی شیء الا زانہ وفی الباب عن عائشۃ قال ابو عیسی ھذا حدیث حسن غریب لانعرفہ الا من حدیث عبد الرزاق **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا ابو داؤد انبانا شعبۃ عن الاعمش قال سمعت اباوائل یحدث عن مسروق عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیارکم احاسنکم اخلاقا ولم یکن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاحشا ولا متفحشا ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی اللعنۃ **حدثنا** محمد بن المثنی ثنا عبد الرحمن بن مھدی ثنا ھشام عن قتادۃ عن الحسن عن سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتلاعنوا بلعنۃ اللہ ولا بغضبہ ولا بالنار وفی الباب عن ابن عباس وابی ھریرۃ وابن عمر وعمران بن حصین ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن یحیی الازدی البصری ثنا محمد بن سابق عن اسرائیل عن الاعمش عن ابراھیم عن علقمۃ عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس المؤمن بالطعان ولا اللعان ولا الفاحش ولا البذی ھذا حدیث حسن غریب

وقد روی عن عبد اللہ من غیر ھذا الوجہ

اور صادق کا قصد کرتا ہے تاکہ اللہ کے نزدیک صدیق لکھا جاتا ہے۔ اور بچو کذب سے کیونکہ فسق کا راستہ بتلاتا ہے اور فسق آگ کا راستہ دکھلاتا ہے اور ہمیشہ آدمی جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ کا قصد کرتا ہے تاکہ وہ اللہ کے نزدیک کذاب لکھا جاتا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی بکر اور عمر اور عبد اللہ بن شخیر اور ابن عمر سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے یحیی بن موسی نے کہا اُسنے میں نے عبد الرحیم بن ہارون غسانی سے کہا کیا تمکو عبد العزیز بن ابی رواد نے حدیث کی ہے نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جب آدمی جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اُس سے میل بھر کا فاصلہ اُسکی بُرائی سے جسکو وہ لایا ہے دور ہو جاتا ہے۔ کہا یحیی نے پس اقرار کیا ساتھ اسکے عبد الرحیم بن ہارون نے اور کہا ہاں۔ یہ حدیث حسن جید غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے متفرد ہوا ہے ساتھ اسکے عبد الرحیم بن ہارون **باب** بیحیائی کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الاعلے اور کئی ایک نے کہا اُنھوں نے حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے معمر سے اُسنے ثابت سے اُسنے انس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس چیز میں بیحیائی ہوتی ہے اُسکو وہ عیبدار کردیتی ہے اور جسمیں حیا ہوتی ہے اُسکو وہ روشن کردیتی ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے عائشہ سے۔ کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عبد الرزاق سے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے اعمش سے کہا سنا میں نے ابا وائل سے کہ حدیث کرتا تھا مسروق سے وہ عبد اللہ بن عمرو سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تم لوگوں سے بہتر آدمی وہ ہے جو اخلاق میں تمسے بہتر ہے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نہ فاحش[1] تھے اور نہ متفحش۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** لعنت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے ہشام نے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے سمرہ بن جندب سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ[2] لعنت کرو ساتھ لعنت اللہ کے اور نہ ساتھ اُسکے غضب کے اور نہ ساتھ آگ کے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ابن عمر اور عمران بن حصین سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحیی ازدی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن سابق نے اُسنے اسرائیل سے اُسنے اعمش سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے علقمہ سے اُسنے عبد اللہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے طعن کرنیوالا اور لعنت کرنیوالا اور بیحیا اور بیہودہ گو مومن نہیں ہوتا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور غیر اس طریق سے بھی عبد اللہ سے مروی ہے

[1] یعنے فحش آپ کے کلام میں نہ کسبی تھا اور نہ جبلی ۱۲ [2] یعنے اسطرح نہ کہو کہ تمپر اللہ کی لعنت ہو یا تمپر اُسکا غضب نازل ہو یا تمکو آگ میں ڈالے ۱۲

بھذا الاسناد قال محمود وثنا وکیع عن سفیان عن حبیب بن ابی ثابت عن میمون بن ابی شبیب عن معاذ بن جبل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ قال محمود والصحیح حدیث ابی ذر **باب ماجاء فی ظن السوء** **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفیان عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث ھذا حدیث حسن صحیح سمعت عبد بن حمید یذکر عن بعض اصحاب سفیان قال قال سفیان الظن ظنان فظن اثم وظن لیس باثم فاما الظن الذی ھو اثم فالذی یظن ظنا ویتکلم بہ واما الظن الذی لیس باثم فالذی یظن ولا یتکلم بہ **باب ماجاء فی المزاح** **حدثنا** عبد اللہ بن الوضاح الکوفی ثنا عبد اللہ بن ادریس عن شعبۃ عن ابی التیاح عن انس قال ان کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیخالطنا حتی ان کان لیقول لاخ لی صغیر یا ابا عمیر ما فعل النغیر **حدثنا** ھناد ثنا وکیع عن شعبۃ عن ابی التیاح عن انس نحوہ ھذا حدیث حسن صحیح وابو التیاح اسمہ یزید بن حمید **حدثنا** العباس بن محمد الدوری ثنا علی بن الحسن ثنا عبد اللہ بن المبارک عن اسامۃ بن زید عن سعید المقبری عن ابی ھریرۃ قال قالوا یارسول اللہ انک تداعبنا قال انی لا اقول الا حقا ھذا حدیث حسن ومعنی قولہ انک تداعبنا انما یعنون انک تمازحنا **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا ابو اسامۃ عن شریک عن عاصم الاحول عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ یا ذا الاذنین قال محمود قال ابو اسامۃ انما یعنی بہ انہ یمازحہ **حدثنا** قتیبۃ ثنا خالد بن عبد اللہ الواسطی عن حمید عن انس ان رجلا استحمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی حاملک علی ولد ناقۃ فقال یارسول اللہ ما اصنع بولد الناقۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھل تلد الابل الا النوق ھذا حدیث صحیح غریب

ساتھ اس اسناد کے۔ کہا محمود نے اور حدیث کی ہم سے وکیع نے سفیان سے اُس نے حبیب بن ابی ثابت سے اُس نے میمون بن ابی شبیب سے اُس نے معاذ بن جبل سے اُس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ کہا محمود نے اور صحیح حدیث ابوذر کی ہے **باب** بُرے ظن کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے ابی الزناد سے اُس نے اعرج سے اُس نے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم ظن سے اسلئے کہ ظن بری بات ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے سنا میں نے عبد بن حمید سے کہ ذکر کرتا تھا سفیان کے ایک شاگرد سے کہ کہا اُس نے کہا سفیان نے ظن دو قسم کا ہے ایک ظن تو گناہ ہے اور ایک ظن گناہ نہیں پس بہر حال وہ ظن جو گناہ ہے سو وہ ہے جو ظن کرے اور کلام کرے ساتھ اُسکے[1] اور وہ ظن جو گناہ نہیں سو وہ ہے کہ ظن کرے اور کلام نہ کرے **باب** مزاح کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے عبد اللہ بن وضاح کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن ادریس نے شعبہ سے اُس نے ابی التیاح سے اُس نے انس سے کہا اُس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ مخالطت رکھتے تھے حتیٰ کہ میرے چھوٹے بھائی کو یہ فرمایا کرتے تھے اے ابا عمیر کیا کیا لال[2] نے یعنے تیرے لال کو کیا ہو گیا **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے شعبہ سے اُس نے ابی التیاح سے اُس نے انس سے مثل اسکے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو التیاح کا نام یزید بن حمید ہے **حدیث** کی ہم سے عباس بن محمد دوری نے کہا حدیث کی ہم سے علی بن حسن نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے اسامہ بن زید سے اُس نے سعید مقبری سے اُس نے ابی ہریرہ سے کہا اُس نے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ ہم سے مزاح کرتے ہیں فرمایا آپ نے میں نہیں کہتا مگر سچی بات۔ یہ حدیث حسن ہے اور معنے قولہ انک تداعبنا کے یہ ہیں کہ آپ ہم سے مزاح کرتے ہیں **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو اسامہ نے شریک سے اُس نے عاصم احول سے اُس نے انس بن مالک سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس سے کہا اے دو کانوں والے۔ کہا محمود نے کہ کہا ابو اسامہ نے مراد آپ کی اس سے استہزا تھی **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے خالد بن عبد اللہ واسطی نے حمید سے اُس نے انس سے یہ کہ ایک مرد نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سواری مانگی فرمایا آپ نے میں تجھے اونٹنی کے بچے پر سوار کرونگا پس کہا اُس نے یا رسول اللہ میں اونٹنی کے بچے کو کیا کروں سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور اونٹنی ہی اونٹ جنتی ہے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے

[1] یعنے کسی کے حق میں برا گمان کرنا دو قسم ہے ایک میں تو گناہ اور ایک میں گناہ نہیں جسمیں گناہ ہے سو وہ یہ ہے کہ گمان کرے اور پھر لوگوں سے بیان کرے کہ فلاں آدمی میں مثلاً یہ عیب ہے اور دوسرا وہ جو گمان کرے مگر کسی کے آگے بیان نہ کرے اسمیں گناہ نہیں ۱۲ [2] ابو عمیر انس کا چھوٹا بھائی تھا اُسنے چڑیا پالی تھی جسکو ہندی میں لال کہتے ہیں سو وہ لال مرگیا تھا لڑکا اُسکے غم میں اُداس بیٹھا تھا تب حضرت نے اُس سے یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ کیا آپ کے اخلاق تھے کہ چھوٹے چھوٹے بچوں کی بھی خاطرداری کرتے تھے ۱۲

حدثنا محمود بن غيلان ثنا وكيع ثنا سفيان عن زبيد عن ابي وائل عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سباب المسلم فسوق وقتاله كفر قال زبيد قلت لابي وائل انت سمعته من عبد الله قال نعم هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في قول المعروف **حدثنا** علي بن حجر ثنا علي بن مسهر عن عبد الرحمن بن اسحق عن النعمان بن سعد عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان في الجنة غرفا ترى ظهورها من بطونها وبطونها من ظهورها فقام اعرابي فقال لمن هي يا رسول الله فقال لمن اطاب الكلام واطعم الطعام وادام الصيام وصلى بالليل والناس نيام هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث عبد الرحمن بن اسحق **باب** ما جاء في فضل المملوك الصالح **حدثنا** ابن ابي عمر ثنا سفيان عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم ما لاحدهم ان يطيع الله ويؤدي حق سيده يعني المملوك وقال كعب صدق الله ورسوله وفي الباب عن ابي موسى وابن عمر هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** ابو كريب ثنا وكيع عن سفيان عن ابي اليقظان عن زاذان عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلثة على كثبان المسك اراه قال يوم القيمة عبد ادى حق الله وحق مواليه ورجل ام قوما وهم به راضون ورجل ينادي بالصلوات الخمس في كل يوم وليلة هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث سفيان وابو اليقظان اسمه عثمن بن قيس **باب** ما جاء في معاشرة الناس **حدثنا** بندار ثنا عبد الرحمن بن مهدي ثنا سفيان عن حبيب بن ابي ثابت عن ميمون بن ابي شبيب عن ابي ذر قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم اتق الله حيث ما كنت واتبع السيئة الحسنة تمحها وخالق الناس بخلق حسن وفي الباب عن ابي هريرة هذا حديث حسن صحيح حدثنا محمود بن غيلان ثنا ابو احمد وابو نعيم عن سفيان عن حبيب

حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زبید سے اُسنے ابی وائل سے اُسنے عبداللہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اُسکا قتل کرنا کفر ہے۔ کہا زبید نے میں نے ابی وائل سے کہا کیا تو نے یہ حدیث عبداللہ سے سنی ہے کہا اُسنے ہاں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** کلام نیک کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن مسہر نے عبدالرحمن بن اسحاق سے اُسنے نعمان بن سعد سے اُسنے علی سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت میں ایسے مکانات ہیں کہ انکے باہر کے اطراف اندر سے دکھائی دیتے ہیں اور اندر اُسکے باہر سے پس ایک اعرابی کھڑا ہوا اور کہنے لگا وہ کسکے لئے ہیں یا رسول اللہ فرمایا آپ نے اُس شخص کے لئے جو نرم کلام کرے اور کھانا کھلاوے اور ہمیشہ روزہ رکھے اور رات کو نماز پڑھے اس حالت میں کہ لوگ سوتے ہوئے ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عبدالرحمن بن اسحاق سے **باب** نیک غلام کی فضیلت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اچھی بات ہے ہر ایک کے واسطے یہ کہ اطاعت کرے اللہ کی اور اپنے مالک کا حق بھی ادا کرے مراد آپکی اس سے غلام ہے۔ اور کہا کعب نے سچ فرمایا ہے اللہ اور اُسکے رسول نے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی موسی اور ابن عمر سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُسنے ابی الیقظان سے اُسنے زاذان سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تین شخص مشک کے ٹیلے پر ہونگے میں گمان کرتا ہوں کہ فرمایا آپ نے قیامت کے دن۔ ایک وہ غلام کہ جسنے اللہ کا حق اور اپنے مولا کا حق ادا کیا اور دوسرا وہ مرد کہ جسنے ایک قوم کی امامت کی اس حالت میں کہ وہ اُس سے راضی ہیں۔ اور تیسرا وہ مرد کہ جو پانچوں نماز کی اذان ہر ایک دن اور رات میں دے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق سفیان سے اور ابو الیقظان کا نام عثمان بن قیس ہے **باب** لوگوں کے ساتھ معاشرت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے حبیب بن ابی ثابت سے اُسنے میمون بن ابی شبیب سے اُسنے ابی ذر سے کہا اُسنے مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سے ڈر جہاں کہ تو ہو۔ اور برائی کے پیچھے نیکی کر کہ وہ نیکی اس برائی کو محو کریگی۔ اور لوگوں سے اچھے خلق سے مخالطت کر۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد اور ابو نعیم نے سفیان سے اُسنے حبیب سے

---

[1] اسکی صفت آنحضرت نے اسواسطے بیان فرمائی ہے کہ اُسنے اپنے اصلی آقا کا حق یعنے اللہ تعالیٰ کا اور مجازی مالک کا حق بھی اچھی طرح سے دونوں ادا کئے چنانچہ بعض روایات میں ہے کہ اسکے لئے دو حصے ثواب

لا یدخل الجنۃ من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من کبر ولا یدخل النار من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من ایمان وفی الباب عن ابی ھریرۃ وابن عباس وسلمۃ بن الاکوع وابی سعید ھذا حدیث حسن صحیح حدثنا محمد بن المثنی وعبد اللہ بن عبد الرحمن قالا ثنا یحیی بن حماد ثنا شعبۃ عن ابان بن تغلب عن فضیل بن عمرو عن ابراھیم عن علقمۃ عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل الجنۃ من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من کبر ولا یدخل النار من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من ایمان قال فقال رجل انہ یعجبنی ان یکون ثوبی حسنا ونعلی حسنا قال ان اللہ یحب الجمال ولکن الکبر من بطر الحق وغمص الناس ھذا حدیث حسن صحیح غریب حدثنا ابو کریب ثنا ابو معاویۃ عن عمر بن راشد عن ایاس بن سلمۃ بن الاکوع عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال الرجل یذھب بنفسہ حتی یکتب فی الجبارین فیصیبہ ما اصابھم ھذا حدیث حسن غریب حدثنا علی بن عیسی بن یزید البغدادی ثنا شبابۃ بن سوار عن القاسم بن عباس عن نافع بن جبیر بن مطعم عن ابیہ قال یقولون لی فی التیۃ وقد رکبت الحمار ولبست الشملۃ وقد حلبت الشاۃ وقد قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فعل ھذا فلیس فیہ من الکبر شیء ھذا حدیث حسن غریب

باب ما جاء فی حسن الخلق حدثنا ابن ابی عمر ثنا سفیان ثنا عمرو بن دینار عن ابن ابی ملیکۃ عن یعلی بن مملک عن ام الدرداء عن ابی الدرداء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما شیء اثقل فی میزان المؤمن یوم القیامۃ من خلق حسن فان اللہ تعالی یبغض الفاحش البذی وفی الباب عن عائشۃ وابی ھریرۃ وانس واسامۃ بن شریک ھذا حدیث حسن صحیح حدثنا ابو کریب ثنا قبیصۃ بن اللیث عن مطرف عن عطاء عن ام الدرداء عن ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من شیء یوضع فی المیزان اثقل من حسن الخلق

نہیں داخل ہوگا جنت میں وہ شخص کہ جسکے دل میں رائی کے دانے[1] کے برابر تکبر ہوگا۔ اور نہیں داخل ہوگا آگ میں وہ شخص کہ جسکے دل میں ایک دانے کے برابر ایمان ہوگا۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور ابن عباس اور سلمہ بن اکوع اور ابی سعید سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی اور عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے یحیی بن حماد نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے ابان بن تغلب سے اُسنے فضیل بن عمرو سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے علقمہ سے اُسنے عبد اللہ[2] سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے نہ داخل ہوگا بہشت میں وہ کہ جسکے دل میں ایک ذرہ برابر غرور ہوگا اور نہ داخل ہوگا دوزخ میں وہ کہ جسکے دل میں ایک ذرہ برابر ایمان ہوگا کہا راوی نے پس کہا ایک مرد نے مجھے یہ بات پسند آتی ہے کہ کپڑے اچھے ہوں اور جوتی اچھی ہو فرمایا آپ نے بیشک خدا جمیل ہے دوست رکھتا ہے جمال کو (یہ غرور نہیں) بلکہ گھمنڈ اور غرور ہے حق کو باطل کرنا اور اچھی بات کا انکار کرنا اور لوگوں کو حقیر اور ذلیل جاننا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے عمرو بن راشد سے اُسنے ایاس بن سلمہ بن اکوع سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ آدمی خود بخود اپنے درجے سے اُترتا جاتا ہے تاکہ وہ سرکشوں میں لکھا جاتا ہے سو اُسکو وہی عذاب پہونچتا ہے جو اُنکو پہونچتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن عیسے بن یزید بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے شبابہ بن سوار نے قاسم بن عباس سے اُسنے نافع بن جبیر بن مطعم سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے لوگ مجھے کہتے ہیں کہ مجھ میں تکبر ہے حالانکہ میں نے گدھے کی سواری کی ہے اور اون کے کپڑے کو پہنا ہے اور بکری کو دوہا ہے اور مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی یہ کریگا تو اُسمیں کچھ غرور نہیں ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ **باب** حسن خلق کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن دینار نے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے یعلی بن مملک سے اُسنے ام الدرداء سے اُسنے ابی الدرداء سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی چیز مؤمن کی میزان میں قیامت کے دن حسن خلق سے زیادہ وزن دار نہیں اور اللہ تعالے بیحیا بدگو کو دشمن رکھتا ہے۔ اور اس باب میں بھی روایت ہے عائشہ اور ابی ہریرہ اور انس اور اسامہ بن شریک سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے قبیصہ بن لیث نے مطرف سے اُسنے عطاء سے اُسنے ام الدرداء سے اُسنے ابی الدرداء سے کہا اُسنے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ فرماتے کوئی شی نہیں جو میزان میں رکھی جائے جو حسن خلق سے زیادہ ثقیل ہو

[1] دانے سے مراد قلت ہے تمثیلاً یہ بیان کیا گیا کبر کا مقابلہ ایمان سے جو ہوا ہے دلالت کرتا ہے کہ مراد کبر سے کفر اور شرک ہے اگر کبر سے کفر ہی مراد ہے تو عدم دخول اسکا جنت میں ظاہر ہے دوسری تاویل یہ ہے کہ اگر کبر سے تکبر ہی مراد ہے تو معنے یہ ہونگے کہ جب اللہ تعالے کسیکو جنت میں داخل کرنیکا ارادہ کریگا تو اسکے دل سے تکبر اور فریب وغیرہ کو دور کر دیگا اور مراد آگ میں نہ داخل ہوگا یہ ہے کہ ہمیشہ آگ میں

باب ما جاء فی المراء **حدثنا** عقبة بن مكرم البصري ثنا ابن ابي فديك قال اخبرني سلمة بن وردان الليثي عن انس بن مالك قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم من ترك الكذب وهو باطل بني له في ربض الجنة ومن ترك المراء وهو محق بني له في وسطها ومن حسن خلقه
بني له في اعلاها هذا حديث حسن لانعرفه الا من حديث سلمة بن وردان عن انس **حدثنا** فضالة بن الفضل الكوفي ثنا ابو بكر بن
عياش عن ابن وهب بن منبه عن ابيه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كفى بك اثما ان لاتزال مخاصما هذا حديث
غريب لانعرفه مثل هذا الا من هذا الوجه **حدثنا** زياد بن ايوب ثنا المحاربي عن ليث عن عبد الملك عن عكرمة عن ابن عباس
عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تمار اخاك ولا تمازحه ولا تعده موعدا فتخلفه هذا حديث غريب لانعرفه الا من هذا الوجه
باب ما جاء في المداراة **حدثنا** ابن ابي عمر ثنا سفيان عن محمد بن المنكدر عن عروة بن الزبير عن عائشة قالت استأذن رجل
على رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا عنده فقال بئس ابن العشيرة او اخو العشيرة ثم اذن له فالان له القول فلما خرج قلت له يا رسول الله
قلت له ما قلت ثم النت له القول قال يا عائشة ان من شر الناس من تركه الناس او ودعه الناس اتقاء فحشه هذا حديث حسن
صحيح **باب** ما جاء في الاقتصاد في الحب والبغض **حدثنا** ابو كريب ثنا سويد بن عمرو الكلبي عن حماد بن سلمة عن ايوب عن محمد بن
سيرين عن ابي هريرة اراه رفعه قال احبب حبيبك هونا ما عسى ان يكون بغيضك يوما ما وابغض بغيضك هونا ما عسى ان يكون
حبيبك يوما ما هذا حديث غريب لانعرفه بهذا الاسناد الا من هذا الوجه وقد روي هذا الحديث عن ايوب باسناد غير هذا رواه الحسن
بن ابي جعفر وهو حديث ضعيف ايضا باسناد له عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم والصحيح هذا عن علي موقوف **باب** ما جاء في الكبر
حدثنا ابو هشام الرفاعي نا ابو بكر بن عياش عن الاعمش عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

باب جھگڑے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے عقبہ بن مکرم بصری نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی فدیک نے کہا خبر دی مجھے سلمہ بن وردان
لیثی نے انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی جھوٹ کو چھوڑ دی اس حالت مین کہ وہ جھوٹا ہو تو اسکے واسطے باہر
جنت کے گھر بنایا جاتا ہے اور جو کوئی جھگڑے کو چھوڑے حالانکہ وہ سچا ہے اسکے واسطے وسط جنت مین گھر بنایا جاتا ہے اور جو کوئی اپنے اخلاق درست کرے تو
اسکے واسطے اعلے جنت مین گھر بنایا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق سلمہ بن وردان سے جو راوی ہے انس سے **حدیث** کی ہمسے
فضالہ بن فضل کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے ابوبکر بن عیاش نے ابن وہب بن منبہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے فرمایا رسول
صلے اللہ علیہ وسلم نے تجھے یہی گناہ کافی ہے کہ ہمیشہ تو جھگڑا کرتا رہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مثل اسکے مگر اسی طریق سے **حدیث** کی ہمسے
زیاد بن ایوب نے کہا حدیث کی ہمسے محاربی نے لیث سے اُسنے عبد الملک سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرمایا آپ نے نہ جھگڑا کر اپنے بھائی سے اور نہ اس سے استہزا کر اور نہ اس سے ایسا وعدہ کر کہ تو اسکا خلاف کرے۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو
مگر اسی طریق سے **باب** مدارات کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے محمد بن منکدر سے اُسنے عروہ بن
زبیر سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے ایک مرد نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اذن طلب کیا اور مین بھی آنحضرت علیہ السلام کے پاس تھی سو فرمایا آپ نے
بُرا ہے بیٹا اُس قبیلے کا یا فرمایا آپ نے بھائی اس قبیلے کا پھر آپ نے اسکو اذن دیا اور اس سے نرم بات کی پھر جب وہ چلا گیا مین نے آپ سے کہا یا رسول
اللہ آپ نے اُسکے حق مین تو پہلے یون فرمایا ہے پھر آپ نے اسکے ساتھ نرم کلام کیا ہے فرمایا آپ نے اے عائشہ بُرے آدمیون سے ہے وہ شخص جسکو لوگ ترک
کرین یا فرمایا آپ نے جسکو لوگ چھوڑ دین اُسکی بیحیائی سے بچنے کے واسطے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** محبت اور عداوت مین میانہ روی
کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے سوید بن عمرو کلبی نے حماد بن سلمہ سے اُسنے ایوب سے اُسنے محمد بن سیرین سے
اُسنے ابی ہریرہ سے مین گمان کرتا ہون کہ اُسنے اسکو مرفوع کیا ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے دوست سے نرم دوستی رکھ قریب ہے کہ وہ تیرا کسی دن دشمن
ہو اور اپنے دشمن سے نرم دشمنی رکھ قریب ہے کہ وہ تیرا کسی دن دوست ہو۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو ساتھ اس اسناد کے مگر اسی طریق سے
اور یہ حدیث بواسطہ ایوب کے غیر اس اسناد سے بھی مروی ہے روایت کیا حسن بن ابی جعفر نے اور یہ حدیث بھی ضعیف ہے بواسطہ اس اسناد کے جو حضرت
علی سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ اور صحیح یہ ہے کہ یہ حضرت علی پر موقوف ہے **باب** تکبر کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ابو ہشام رفاعی نے
کہا حدیث کی ہمسے ابوبکر بن عیاش نے اعمش سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے علقمہ سے اُسنے عبد اللہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے

هذا حديث غريب وابو سنان اسمه عيسى بن سنان وقد روى حماد بن سلمة عن ثابت عن ابى رافع عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم شيئا من هذا **باب** ماجاء فى الحياء **حدثنا** ابو كريب نا عبدة بن سليمان وعبد الرحيم ومحمد بن بشر عن محمد بن عمرو نا ابو سلمة عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحياء من الايمان والايمان فى الجنة والبذاء من الجفاء والجفاء فى النار وفى الباب عن ابن عمر وابى بكرة وابى امامة وعمران بن حصين هذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء فى التانى والعجلة **حدثنا** نصر بن على نا نوح بن قيس عن عبد الله بن عمران عن عاصم الاحول عن عبد الله بن سرجس المزنى ان النبى صلى الله عليه وسلم قال السمت الحسن والتؤدة والاقتصاد جزء من اربعة وعشرين جزء من النبوة وفى الباب عن ابن عباس هذا حديث حسن غريب **حدثنا** قتيبة نا نوح بن قيس عن عبد الله بن عمران عن عبد الله بن سرجس عن النبى صلى الله عليه وسلم نحوه ولم يذكر فيه عن عاصم والصحيح حديث نصر بن على **حدثنا** محمد بن عبد الله بن بزيع نا بشر بن المفضل عن قرة بن خالد عن ابى جمرة عن ابن عباس ان النبى صلى الله عليه وسلم قال لاشج عبد القيس ان فيك خصلتين يحبهما الله الحلم والاناة وفى الباب عن الاشج العصرى **حدثنا** ابو مصعب المدينى نا عبد المهيمن بن عباس بن سهل بن سعد الساعدى عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الاناة من الله والعجلة من الشيطان هذا حديث غريب وقد تكلم بعض اهل العلم فى عبد المهيمن بن عباس وضعفه من قبل حفظه **باب** ماجاء فى الرفق **حدثنا** ابن ابى عمر نا سفيان عن عمرو بن دينار عن ابن ابى مليكة عن يعلى بن مملك عن ام الدرداء عن ابى الدرداء عن النبى صلى الله عليه وسلم قال من اعطى حظه من الرفق فقد اعطى حظه من الخير ومن حرم حظه من الرفق فقد حرم حظه من الخير وفى الباب

یہ حدیث غریب ہے اور ابو سنان کا نام عیسی بن سنان ہے اور روایت کیا ہے حماد بن سلمہ نے ثابت سے اُسنے ابی رافع سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ حصہ اس حدیث سے **باب** حیا کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ بن سلیمان اور عبد الرحیم اور محمد بن بشر نے محمد بن عمرو سے کہا حدیث کی ہمسے ابو سلمہ نے ابو ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حیا ایمان سے ہے اور ایمان جنت کا سبب ہے اور بیحیائی ظلم سے ہے اور ظلم آگ کا سبب ہے اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور ابی بکرہ اور ابی امامہ اور عمران بن حصین سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** آرام اور جلدی کے بیان میں[1] **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے نوح بن قیس نے عبد اللہ بن عمران سے اُسنے عاصم احول سے اُسنے عبد اللہ بن سرجس مزنی سے یہ کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے خو اچھی اور آرام اور میانہ روی نبوت کے چوبیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس سے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے نوح بن قیس نے عبد اللہ بن عمران سے اُسنے عبد اللہ بن سرجس سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور اُسنے اسمیں عاصم کا ذکر نہیں کیا اور صحیح حدیث نصر بن علی کی ہے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد اللہ بن بزیع نے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن مفضل نے قرہ بن خالد سے اُسنے ابی جمرہ سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اشج عبد القیس سے کہا کہ تجھ میں دو خصلتیں ہیں اُنکو اللہ تعالے دوست رکھتا ہے حلم اور میانہ روی۔ اور اس باب میں روایت ہے اشج عصری سے **حدیث** کی ہمسے ابو مصعب مدینی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد المہیمن بن عباس بن سہل بن سعد الساعدی نے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آرام اللہ کی طرف سے ہے اور جلدی شیطان سے یہ حدیث غریب ہے۔ اور بعض اہل علم نے عبد المہیمن بن عباس کے حق میں کلام کیا ہے اور حافظہ کی وجہ سے اسکو ضعیف کیا ہے **باب** نرمی کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عمرو بن دینار سے اُسنے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے یعلی بن مملک سے اُسنے ام الدرداء سے اُسنے ابی الدرداء سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جس کسی کو رفق سے حصہ ملا تو وہ بھلائی سے حصہ دیا گیا اور جو کوئی رفق کے حصہ سے محروم ہوا تو وہ بڑی خیر کے حصہ سے محروم ہوا اور اس باب میں روایت ہے

---

[1] جو کام ایسا ہو جسکی نکوئی میں شبہ نہو تو جلدی کرنا ہی افضل ہے جیسا کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے انہم کانوا یسارعون فی الخیرات یعنے وہ لوگ نیکیوں میں جلدی کرتے تھے۔ آہستگی اُسی کام میں مناسب ہے جسمیں کچھ شبہ ہو جیسے شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے کہا ہے مصرعہ کہ تعجیل کار شیاطین بود ۱۲

فان صاحب حسن الخلق ليبلغ به درجة صاحب الصوم والصلوٰة هذا حديث غريب من هذا الوجه حدثنا ابوكريب
محمد بن العلاء نا عبد الله بن ادريس ثنى ابى عن جدى عن ابى هريرة قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اكثر ما يدخل
الناس الجنة قال تقوى الله وحسن الخلق وسئل عن اكثر ما يدخل الناس النار قال الفم والفرج هذا حديث صحيح غريب وعبد الله
بن ادريس هو ابن يزيد بن عبد الرحمن الاودى حدثنا احمد بن عبدة نا ابو وهب عن عبد الله بن المبارك انه وصف
حسن الخلق فقال هو بسط الوجه وبذل المعروف وكف الاذى **باب** ماجاء فى الاحسان والعفو حدثنا بندار و
احمد بن منيع ومحمود بن غيلان قالوا نا ابو احمد عن سفيان عن ابى اسحق عن ابى الاحوص عن ابيه قال قلت يا رسول الله صلى الله
عليه وسلم الرجل امر به فلا يقرينى ولا يضيفنى فيمر بى افاجزيه قال لا اقره قال ورآنى رث الثياب فقال هل لك من مال قال قلت من
كل المال قد اعطانى الله من الابل والغنم قال فلير عليك وفى الباب عن عائشة وجابر وابى هريرة هذا حديث حسن صحيح و
ابو الاحوص اسمه عوف بن مالك بن نضلة الجشمى ومعنى قوله اقره يقول اضفه والقرى الضيافة حدثنا ابو هشام الرفاعى
ثنا محمد بن فضيل عن الوليد بن عبد الله بن جميع عن ابى الطفيل عن حذيفة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تكونوا
امعة تقولون ان احسن الناس احسنا وان ظلموا ظلمنا ولكن وطنوا انفسكم ان احسن الناس ان تحسنوا وان اساؤا فلا تظلموا
هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه **باب** ماجاء فى زيارة الاخوان حدثنا محمد بن بشار والحسين
بن ابى كبشة البصرى قالا ثنا يوسف بن يعقوب السدوسى نا ابو سنان القسملى عن عثمن بن ابى سودة عن ابى هريرة قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من عاد مريضا او زار اخاله فى الله ناداه مناد ان طبت وطاب ممشاك وتبوات من الجنة منزلا

اور بیشک حسن خلق والا البسبب اس حسن خلق کے روزے دار اور نمازی کے درجے کو پہونچتا ہے۔ یہ حدیث اس وجہ سے غریب ہے حدیث کی ہمسے
ابو کریب یعنے محمد بن علاء نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن ادریس نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے اُسنے میرے دادا سے اُسنے ابی ہریرہ سے
کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون چیز بہت لوگوں کو جنت میں داخل کریگی فرمایا آپ نے ڈر اللہ کا اور حسن خلق۔ اور پوچھے گئے
کہ کیا چیز لوگوں کو اکثر آگ میں داخل کریگی۔ فرمایا آپ نے منہ یعنے زبان اور فرج۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے اور عبد اللہ بن ادریس وہ ابن یزید بن عبد الرحمن
اودی ہے حدیث کی ہمسے احمد بن عبدہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو وہب نے عبد اللہ بن مبارک سے یہ کہ اُسنے حسن خلق کا بیان کیا سو کہا
اُسنے وہ کشادہ پیشانی ہے اور نیکی کا خرچ کرنا اور ایذا اسے بند رہنا۔ **باب** احسان اور عفو کے بیان میں حدیث کی ہمسے بندار اور احمد بن منیع اور
محمود بن غیلان نے کہا اُنھوں نے حدیث کی ہمسے ابو احمد نے سفیان سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے ابی الاحوص سے اُسنے اپنے باپ سے
کہا اُسنے میں نے کہا یا رسول اللہ میں بعض لوگوں کے پاس جاتا ہوں سو وہ میری اچھی طرح سے مہمانی اور ضیافت نہیں کرتے (اتفاقا) وہ بھی
میرے پاس آجاتا ہے کیا میں اُسکو جزا دوں یعنے اُسکی ضیافت نہ کروں فرمایا آپ نے کہ نہیں (بلکہ) اُسکی مہمانی کر کہا اُس راوی نے اور مجھے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے میلے کچیلے کپڑوں میں دیکھا سو فرمایا آپ نے کیا تیرا کچھ مال ہے کہا اُسنے میں نے کہا ہر قسم کا مال مجھے اللہ تعالے نے دیا ہے اونٹوں
اور بکریوں سے فرمایا آپ نے سو چاہیے کہ اُسکا اثر تجھپر دیکھا جائے۔ اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور جابر اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہم یہ
حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو الاحوص کا نام عوف بن مالک بن نضلہ جشمی ہے اور معنے قولہ اقرہ کے یہ ہیں کہ اُسکی مہمانی کر۔ اور قری کے معنے ضیافت
کے ہیں حدیث کی ہمسے ابو ہشام رفاعی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے ولید بن عبد اللہ بن جمیع سے اُسنے ابی الطفیل سے اُسنے
حذیفہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مقلد مت بنو یعنے کہتے ہو تم اگر لوگ نیکی کرینگے تو ہم بھی نیکی کرینگے اور اگر وہ ظلم کرینگے
ہم بھی ظلم کرینگے لیکن اپنے نفسوں کو آرام دو اگر لوگ نیکی کریں تو نیکی کرو اور اگر برائی کریں تو ظلم مت کرو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے
ہم اسکو مگر اسی طریق سے۔ **باب** بھائیوں کی زیارت کے بیان میں حدیث کی ہمسے محمد بن بشار اور حسین بن ابی کبشہ بصری نے
کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے یوسف بن یعقوب سدوسی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو سنان قسملی نے عثمان بن ابی سودہ سے اُسنے
ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی بیمار کی عیادت کرے یا اپنے بھائی کی اللہ کے واسطے زیارت
کرے تو اسکو آواز دینے والا آواز دیتا ہے کہ تو خوش ہوا اور چلنا تیرا بھی خوش ہوا اور تو نے جنت میں اپنی جگہ بنا لی۔

ثنا عبد ربه بن سعيد عن محمد بن المنكدر عن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان من احبكم الى واقربكم منى مجلسا يوم القيمة احاسنكم اخلاقا وان من ابغضكم الى وابعدكم منى يوم القيمة الثرثارون والمتشدقون والمتفيهقون قالوا يا رسول الله قد علمنا الثرثارين والمتشدقين فما المتفيهقون قال المتكبرون وفى الباب عن ابى هريرة هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه الثرثار هو كثير الكلام والمتشدق هو الذى يتطاول على الناس فى الكلام ويبذو عليهم وروى بعضهم هذا الحديث عن المبارك بن فضالة عن محمد بن المنكدر عن جابر عن النبى صلى الله عليه وسلم ولم يذكر فيه عن عبد ربه بن سعيد وهذا اصح **باب** ماجاء فى اللعن والطعن **حدثنا** بندار نا ابو عامر عن كثير بن زيد عن سالم عن ابن عمر قال قال النبى صلى الله عليه وسلم لا يكون المؤمن لعانا وفى الباب عن ابن مسعود هذا حديث حسن غريب وروى بعضهم هذا الحديث بهذا الاسناد عن النبى صلى الله عليه وسلم وقال لا ينبغى للمؤمن ان يكون لعانا **باب** ماجاء فى كثرة الغضب **حدثنا** ابو كريب نا ابو بكر بن عياش عن ابى حصين عن ابى صالح عن ابى هريرة قال جاء رجل الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال علمنى شيئا ولا تكثر على لعلى اعيه قال لا تغضب فردد ذلك مرارا كل ذلك يقول لا تغضب وفى الباب عن ابى سعيد وسليمان بن صرد هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه وابو حصين اسمه عثمان بن عاصم الاسدى **حدثنا** العباس بن محمد الدورى وغير واحد قالوا نا عبد الله بن يزيد المقرئ نا سعيد بن ابى ايوب ثنا ابو مرحوم عبد الرحيم بن ميمون عن سهل بن معاذ بن انس الجهنى عن ابيه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال من كظم غيظا وهو يستطيع ينفذه دعاه الله يوم القيمة على رؤس الخلائق حتى يخيره فى اى الحور شاء هذا حديث حسن غريب

کہا حدیث کی مجھے عبد ربہ بن سعید نے محمد بن منکدر سے اُسنے جابر سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے تم میں سے زیادہ پیارے اور زیادہ قریبی جگہ میں قیامت کے دن وہ ہیں جنکے اخلاق تم میں سے اچھے ہیں۔ اور میرے نزدیک زیادہ غضبناک اور بعید تر مجھسے قیامت کے دن بہت باتیں کرنیوالے اور وسیع تقریر کرنیوالے[1] اور متکبر لوگ ہیں کہا لوگوں نے یا رسول اللہ ہم ثرثارین اور متشدقین کے معنے تو جانتے ہیں سو متفیہقون کے کیا معنے ہیں فرمایا آپ نے متکبر۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ سے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے ثرثار کے معنے کثیر الکلام کے ہیں اور متشدق وہ ہے کہ کلام لوگوں پر وسیع کرے اور اُنپر بیحیائی کرے۔ اور بعض نے اس حدیث کو مبارک بن فضالہ سے روایت کیا ہے اُسنے محمد بن منکدر سے اُسنے جابر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور اُسنے اسمیں عبد ربہ بن سعید کا ذکر نہیں کیا اور یہ صحیح ہے **باب** لعن اور طعن کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر نے کثیر بن زید سے اُسنے سالم سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مؤمن لعنت کرنیوالا نہیں ہوتا۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود سے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور بعض نے اس حدیث کو ساتھ اس اسناد کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور فرمایا آپ نے مؤمن کے لیے لائق نہیں کہ لعنت کرنیوالا ہو **باب** بہت غصے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابو بکر بن عیاش نے ابی حصین سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے ایک مرد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے کوئی چیز سکھلایئے اور مجھپر زیادتی نہ کریئے تاکہ میں اُسکو یاد رکھوں فرمایا آپ نے غصے مت ہو پھر اُسنے کئی بار اس بات کا اعادہ کیا ہر بار آپ یہی جواب دیتے رہے کہ غصہ مت کر۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید اور سلیمان بن صرد سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث اس وجہ سے حسن صحیح غریب ہے۔ اور ابو حصین کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے **حدیث** کی ہمسے عباس بن محمد دوری اور کئی ایک نے کہا انھوں نے حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن یزید مقری نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن ایوب نے کہا حدیث کی مجھے ابو مرحوم یعنے عبد الرحیم بن میمون نے سہل بن معاذ بن انس جہنی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو کوئی غصے کو پیجاوے حالانکہ وہ اسکے جاری کرنیکی طاقت رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ اُسکو قیامت کے روز خلقت کے سر پر بلائیگا تاکہ اُسکو اختیار دیگا جونسی حور کہ وہ چاہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے

[1] جو کوئی زیادہ باتونی ہے وہ اچھی بری بات کا خیال نہیں کرتا اور ایسا ہی وہ شخص ہے جو وسیع تقریر کرتا ہو کیونکہ وہ بھی زیادہ وسیع تقریر کرنیکے واسطے اچھی بری باتیں ملاتا جاتا ہے پس یہ شخص ایسا ہوگا جیسا کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے بعض وقت آدمی ایک بات کرتا ہے اور وہ اسکو ہلکی جانتا ہے مگر واقع میں وہ بڑی بات ہوتی ہے اسلئے وہ دوزخ میں جاتا ہے ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

عن عائشۃ وجریر بن عبد اللہ وابی ہریرۃ ہذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی دعوۃ المظلوم **حدثنا** ابو کریب نا وکیع
عن زکریا بن اسحٰق عن یحییٰ بن عبد اللہ بن صیفی عن ابی معبد عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث معاذا
الی الیمن فقال اتق دعوۃ المظلوم فانہ لیس بینہا وبین اللہ حجاب ہذا حدیث حسن صحیح وابو معبد اسمہ نافذ وفی الباب
عن انس وابی ہریرۃ وعبد اللہ بن عمرو وابی سعید **باب** ماجاء فی خلق النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** قتیبۃ نا
جعفر بن سلیمان الضبعی عن ثابت عن انس قال خدمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر سنین فما قال لی اف قط و
ما قال لشیء صنعتہ لم صنعتہ ولا لشیء ترکتہ لم ترکتہ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احسن الناس خلقا وما مسست
خزا قط ولا حریرا ولا شیئا کان الین من کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا شممت مسکا قط ولا عطرا کان اطیب من عرق
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی الباب عن عائشۃ والبراء ہذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داؤد
انبانا شعبۃ عن ابی اسحاق قال سمعت ابا عبد اللہ الجدلی یقول سألت عائشۃ عن خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت
لم یکن فاحشا ولا متفحشا ولا صخابا فی الاسواق ولا یجزی بالسیئۃ السیئۃ ولکن یعفو ویصفح ہذا حدیث حسن صحیح وابو عبد اللہ
الجدلی اسمہ عبد بن عبد ویقال عبد الرحمٰن بن عبد **باب** ماجاء فی حسن العہد **حدثنا** ابو ہشام الرفاعی نا حفص
بن غیاث عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت ما غرت علی احد من ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما غرت علی
خدیجۃ وما بی ان اکون ادرکتہا وما ذاک الا لکثرۃ ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لہا وان کان لیذبح الشاۃ فیتتبع بہا
صدائق خدیجۃ فیہدیہا لہن ہذا حدیث حسن صحیح غریب **باب** ماجاء فی معالی الاخلاق **حدثنا** احمد بن
الحسن بن خراش البغدادی نا حبان بن ہلال نا مبارک بن فضالۃ

عائشہ اور جریر بن عبد اللہ اور ابی ہریرہ سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** مظلوم کی دعا کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے زکریا بن اسحاق سے اُس نے یحییٰ بن عبد اللہ بن صیفی سے اُس نے ابی معبد سے اُس نے ابن عباس سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا مظلوم کی دعا سے بچنا کیونکہ درمیان اُسکے اور اللہ کے حجاب نہیں ہے یعنے بہت جلد قبول ہوتی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو معبد کا نام نافذ ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے انس اور ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو اور ابی سعید سے رضی اللہ عنہم **باب** نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے جعفر بن سلیمان ضبعی نے ثابت سے اُسنے انس سے کہا اُسنے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دس برس خدمت کی ہے سو مجھے آپ نے کبھی نہیں ڈانٹا۔ اور مجھے آپ نے کبھی نہیں کہا کسی چیز کے واسطے کہ میں نے اُسکو کیا ہو کہ تو نے اسکو کیوں اسطرح کیا اور نہ کسی چیز کے واسطے کہ میں نے اسکو ترک کیا ہو کیوں تو نے اسکو ترک کیا۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے اخلاق میں اچھے تھے۔ اور میں نے کبھی خز اور حریر اور کسی چیز کو مس نہیں کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک سے نرم ہو۔ اور میں نے کبھی کستوری اور عطر کو سونگھا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پسینے سے پاکیزہ ہو۔ اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور براء سے رضی اللہ عنہما یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے ابی اسحاق سے کہا اُسنے سُنا میں نے ابا عبد اللہ جدلی سے کہ کہا میں نے حضرت عائشہ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کی بابت سوال کیا تو کہا اُسنے نہ تھے نبی صلعم بد فحش جبلی تھا اور نہ کسبی اور نہ بازاروں میں شور کرنے والے تھے اور نہ بُرائی کے بدلے بُرائی کی جزا دیتے تھے لیکن معاف کرتے تھے اور درگذر کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو عبد اللہ جدلی کا نام عبد بن عبد ہے اور کہا گیا ہے عبد الرحمٰن بن عبد **باب** اچھے برتاؤ کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے ابو ہشام رفاعی نے کہا حدیث کی ہم سے حفص بن غیاث نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے مجھے نبی صلعم کی کسی بیوی پر غیرت نہیں جسقدر کہ مجھے حضرت خدیجہ پر غیرت آئی ہے حالانکہ میں نے اُسکا زمانہ نہیں پایا اور غیرت کا کوئی سبب نہیں سوائے اسکے کہ نبی صلعم اسکو بہت یاد کرتے تھے۔ اور ذبح کرتے تھے بکری کو تو حضرت خدیجہ کی سہیلیوں کے پیچھے اسکو بھیجتے تھے یعنے اُنکو ہدیہ بھیجتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **باب** خلق کے درجوں کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے احمد بن حسن بن خراش بغدادی نے کہا حدیث کی ہم سے حبان بن ہلال نے کہا حدیث کی ہم سے مبارک بن فضالہ نے

باب ماجاء فی ذی الوجھین **حدثنا** ھناد نا ابومعاویۃ عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من شر الناس عند اللہ یوم القیٰمۃ ذا الوجھین وفی الباب عن عمار وانس ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی النمام **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان عن منصور عن ابراھیم عن ھمام بن الحارث قال مر رجل علی حذیفۃ بن الیمان فقیل لہ ھذا یبلغ الامراء الحدیث عن الناس فقال حذیفۃ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یدخل الجنۃ قتات قال سفیان والقتات النمام ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی العی **حدثنا** احمد بن منیع نا یزید بن ھارون عن ابی غسان محمد بن مطرف عن حسان بن عطیۃ عن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الحیاء والعی شعبتان من الایمان والبذاء والبیان شعبتان من النفاق ھذا حدیث حسن غریب انما نعرفہ من حدیث ابی غسان محمد بن مطرف قال والعی قلۃ الکلام والبذاء ھو الفحش فی الکلام والبیان ھو کثرۃ الکلام مثل ھؤلاء الخطباء الذین یخطبون فیتوسعون فی الکلام ویتفصحون فیہ من مدح الناس فیما لا یرضی اللہ **باب** ماجاء ان من البیان سحرا **حدثنا** قتیبۃ نا عبد العزیز بن محمد عن زید بن اسلم عن ابن عمر ان رجلین قدما فی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخطبا فعجب الناس من کلامھما فالتفت الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان من البیان سحرا وان بعض البیان سحر وفی الباب عن عمار وابن مسعود وعبد اللہ بن الشخیر ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی التواضع **حدثنا** قتیبۃ نا عبد العزیز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمٰن عن ابیہ عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما نقصت صدقۃ من مال وما زاد اللہ رجلا بعفو الا عزا وما تواضع احد للہ الا رفعہ اللہ وفی الباب عن عبد الرحمٰن بن عوف وابن عباس وابی کبشۃ الانماری واسمہ عمر بن سعد ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی الظلم **حدثنا** عباس العنبری نا ابوداؤد الطیالسی عن عبد العزیز بن عبد اللہ بن ابی سلمۃ

باب دو تا کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے نزدیک قیامت کے دن بہت برے آدمیوں سے دو تا[1] ہے اور اس باب میں روایت ہے عمار اور انس سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** چغل خور کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے منصور سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے ہمام بن حارث سے کہ کہا اُسنے ایک مرد حذیفہ بن یمان سے گذرا تو حذیفہ سے کسی نے کہا کہ یہ شخص امیروں کے پاس لوگوں کی باتیں پہونچاتا ہے سو کہا حذیفہ نے میں نے آنحضرت سے سنا ہے کہ فرماتے بہشت میں چغل خور داخل نہیں ہوگا کہا سفیان نے قتات کے معنے چغل خور کے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** کم گفتگو کرنیکے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے ابی غسان یعنے محمد بن مطرف سے اُسنے حسان بن عطیہ سے اُسنے ابی امامہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے حیا اور کم گفتگو کرنی یہ دونوں ایمان کی شاخیں ہیں۔ اور بیحیائی اور بیان یہ دونوں نفاق کے شعبے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے ہم تو اسکو فقط طریق ابی غسان یعنے محمد بن مطرف سے ہی پہچانتے ہیں کہا راوی نے اور عی کے معنے کم کلام کرنیکے ہیں اور بذی کے معنے بُری بات کرنیکے۔ اور بیان کثرت کلام کا نام ہے مثل ان خطیبوں کے جو خطبہ پڑھتے ہیں اور کلام میں وسعت کرتے ہیں اور لوگوں کی تعریف الفاظ سے ایسی مدح کرتے ہیں کہ جسمیں خدا راضی نہیں ہوتا ہے اور فرمایا بیشک بعضا بیان جادو ہوتا ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے زید بن اسلم سے اُسنے ابن عمر سے یہ کہ دو مرد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آئے اور انھوں نے خطبہ پڑھا سو لوگ اُنکے کلام سے متعجب ہوئے پس آنحضرت نے ہماری طرف التفات کیا اور فرمایا بیشک بعضا بیان جادو ہے اور اس باب میں روایت ہے عمار اور ابن مسعود اور عبد اللہ بن شخیر سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** تواضع کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے علا بن عبد الرحمٰن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں گھٹتا مال صدقہ دینے سے یعنے زکوٰۃ وغیرہ سے اور نہیں زیادہ کرتا اللہ کسی مرد کے ساتھ معافی کے مگر عزت اور کوئی اللہ کے واسطے تواضع نہیں کرتا مگر یہ اللہ تعالیٰ اسکو بلند کرتا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے عبد الرحمٰن بن عوف اور ابن عباس اور ابی کبشہ انماری سے رضی اللہ عنہم۔ اور نام اسکا عمر بن سعد ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** ظلم کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے عباس عنبری نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی نے عبد العزیز بن عبد اللہ بن ابی سلمہ سے

---

[1] دو تا اسکو بولتے ہیں جو درمیان دو آدمیوں کے ہو یعنے ایک کی بات دوسرے کو جا کہے اور اُدھر کی اِدھر اور دونوں طرف سے ملا جلا رہے ۱۲

باب ماجاء فی اجلال الكبير **حدثنا** محمد بن المثنی نا يزيد بن بيان العقيلی ثنی ابو الرجال الانصاری عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم ما اكرم شاب شيخا لسنه الا قيض الله له من يكرمه عند سنه هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث هذا الشيخ يزيد بن بيان و ابو الرجال الانصاری آخر **باب** ماجاء فی المتهاجرين **حدثنا** قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن سهيل بن ابی صالح عن ابيه عن ابی هريرة ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال تفتح ابواب الجنة يوم الاثنين والخميس فيغفر فيهما لمن لا يشرك بالله الا المتهاجرين يقول ردوا هذين حتی يصطلحا هذا حديث حسن صحيح ويروی فی بعض الحديث ذروا هذين حتی يصطلحا ومعنی قوله المتهاجرين يعنی المتصارمين وهذا مثل ما روی عن النبی صلی الله عليه وسلم قال لا يحل لمسلم ان يهجر اخاه فوق ثلاثة ايام **باب** ماجاء فی الصبر **حدثنا** الانصاری نا معن نا مالك بن انس عن الزهری عن عطاء بن يزيد عن ابی سعيد ان ناسا من الانصار سألوا النبی صلی الله عليه وسلم فاعطاهم ثم سألوا فاعطاهم ثم قال ما يكون عندی من خير فلن ادخره عنكم ومن يستغن يغنه الله ومن يستعفف يعفه الله ومن يتصبر يصبره الله وما اعطی احد شيئا هو خير واوسع من الصبر وفی الباب عن انس هذا حديث حسن صحيح وقد روی هذا الحديث عن مالك فلن ادخره عنكم ويروی عنه فلم ادخره عنكم والمعنی فيه واحد يقول لن احبسه عنكم

باب بوڑھے کی تعظیم کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن بیان عقیلی نے کہا حدیث کی مجھے ابو الرجال انصاری نے انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو کوئی جوان کسی بوڑھے کی اسکے بوڑھاپے کے واسطے تعظیم کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسکے بوڑھاپے کے وقت اُسکے لیے مقرر کریگا جو اُسکی تعظیم کریگا۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق اس شیخ سے یعنے یزید بن بیان سے اور ابو الرجال انصاری وہ اور ہے **باب** دو شخصوں کی مفارقت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کھولے جاتے ہیں بہشت کے دروازے دوشنبہ اور پنجشنبہ کے دن تو ہر ایک بندے کے گناہ معاف ہوتے ہیں جو اللہ کے ساتھ شرک نہیں کرتا مگر اُن دو نون کے گناہ معاف نہیں ہوتے جو آپسمین مفارقت رکھتے ہین فرماتا ہے اللہ کہ چھوڑ دو اُن[1] دونون کو یہانتک کہ صلح کرلیوین۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بعض حدیثون مین مروی ہے کہ چھوڑ دو اُن دونون کو کہ صلح کرلین۔ اور معنے قوله المتهاجرين کے متصارمین کے ہین یعنے قطع کرنیوالے۔ اور یہ مثل اسکی ہے جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے کسی مسلمان کو حلال نہیں کہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی کی ملاقات چھوڑے **باب** صبر کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے نا مالک بن انس سے اُسنے زہری سے اُسنے عطاء بن یزید سے اُسنے ابی سعید سے یہ کہ چند لوگون نے انصار سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ سوال کیا سو آپ نے انکو دیا پھر اُنھون نے سوال کیا پھر آپ نے انکو دیا پھر فرمایا آپ نے جو کچھ میرے پاس مال ہو گا اُسکو مین تمسے چھپا کر جمع نکر رکھونگا اور جو کوئی دنیا سے بے پرواہی کی نیت رکھے گا تو خدا اُسکے دل کو دنیا سے بے پرواہ کریگا اور جو کوئی سوال سے بچے تو خدا اسکو بچا دیگا اور جو کوئی مصیبت مین صبر کریگا تو خدا اسکو سچا صابر بنا دیگا۔ اور کسی کو بہتر اور کشادہ تر کوئی چیز صبر سے زیادہ نعمت نہیں ملی۔ اور اس باب مین روایت ہے انس سے۔ یہ حدیث[2] حسن صحیح ہے۔ اور مالک سے یہ حدیث اسطرح مروی ہے فلن ادخره عنكم اور نیز اس سے مروی ہے فلم ادخره عنكم اور معنے انکے واحد ہین کہ مین تمسے بند نہیں رکھونگا

[1] معلوم ہوا کہ مسلمانون کے ساتھ کینہ اور عداوت رکھنا ایسا سخت گناہ ہے کہ مغفرت کو روکتا ہے تین دن سے زیادہ مسلمان سے کینہ رکھنا ہرگز درست نہیں ۱۲ [2] یہ حدیث تہذیب اخلاق اور درویشی کی جڑ ہے معلوم ہوا کہ آدمی کی خو کا بدلنا ممکن ہے لیکن اول بدخو چھوڑنے مین محنت اور ریاضت ہے آخر کو نیک خو عادت ہو جاتی ہے پھر محنت اور تکلف اور بناوٹ کی کچھ حاجت نہیں رہتی بعضے لوگ کہتے ہین کہ آدمی کی خو نہیں بدلتی یہ پیدائشی بات ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ غلط بات ہے اگر خو بدلنا ممکن نہوتا تو پیغمبرون کا آنا اور انکی تعلیم بیفائدہ ہوتی جانورون کی خو تعلیم اور محنت سے بدل جاتی ہے جیسے باز اور شکاری کتے کے۔ تو بھلا آدمی کی خو کیونکر نہ بدلے ہان یہ البتہ ہے کہ بدون محنت کچھ نہیں ہوتا جو خو بدلنے کا طریقہ چاہے وہ احیاء العلوم اور کیمیاء سعادت دیکھے۔ اور جس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ خو نہیں بدلتی اسکے یا یہ معنے ہین کہ خو بلا محنت و مشقت نہیں بدلتی یا یہ کہ جو خو طبعی ہو جاوے وہ خواہ مخواہ کسی وقت بسبب غلبہ طبیعت کے انسان سے وقوع مین آجاتی ہے مگر اسکا اعتبار نہین ہوتا کیونکہ ہر ایک انسان سے ایسی حالت مین اس قسم کے افعال صادر ہوتے ہین مگر چونکہ انسان برے اخلاق والے کی برائی کی طرف جلدی پکڑ کرتا ہے اسلیے اسکو جلدی سے کہدیتا ہے اور اگر ایسا کوئی فعل دوسرے آدمی سے ظہور مین آتا ہے تو دیکھنے والے کہتے ہین کہ یہ اس سے غلطی سے ہوگیا ہے یہ انسانی عادت ہے ورنہ واقع مین اگر غور کیا جاوے تو دونون یکسان ہین ۱۲

ومن کتم فقد کفر ومن تحلی بما لم يعطه كان كلابس ثوبي زور وفي الباب عن اسماء بنت ابي بكر وعائشة هذا حديث حسن غريب و معنى قوله ومن كتم فقد كفر يقول كفر تلك النعمة **باب** ما جاء في الثناء بالمعروف **حدثنا** ابراهيم بن سعيد الجوهري و حسين بن الحسن المروزي بمكة قالا ثنا الاحوص بن جواب عن سعير بن الخمس عن سليمان التيمي عن ابي عثمان النهدي عن أسامة بن زيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صنع اليه معروف فقال لفاعله جزاك الله خيرا فقد ابلغ في الثناء هذا حديث حسن جيد غريب لا نعرفه من حديث اسامة بن زيد الا من هذا الوجه وقد روى عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم **مثله اخر ابواب البر والصلة** بسم الله الرحمن الرحيم **ابواب الطب** عن رسول الله صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء في الحمية **حدثنا** عباس بن محمد الدوري نا يونس بن محمد ثنا فليح بن سليمان عن عثمن بن عبد الرحمن عن يعقوب بن ابي يعقوب عن ام المنذر قالت دخل علی رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعه علی ولنا دوال معلقة قالت فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يأكل ومعه علی يأكل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلی مه مه يا علی فانك ناقه قال فجلس علی والنبی صلى الله عليه وسلم يأكل قالت فجعلت لهم سلقا وشعيرا فقال النبي صلى الله عليه وسلم يا علی من هذا فاصب فانه اوفق لك هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث فليح بن سليمن ويروى هذا عن فليح بن سليمن عن ايوب بن عبد الرحمن **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو عامر وابو داود قالا نا فليح بن سليمن عن ايوب بن عبد الرحمن عن يعقوب بن ابي يعقوب عن ام المنذر الانصارية قالت دخل علی رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر نحو حديث يونس بن محمد عن فليح بن سليمن

اور جسنے چھپایا یعنے شکر وغیرہ اسکا کچھ ادا نہ کیا تو ناشکری کی اور جو کوئی آراستہ ہوا ساتھ اس لباس کے جو اسکا نہیں تو وہ مثل دو کپڑے جھوٹے پہننے والے کے ہے[1] اور اس باب میں روایت ہے اسماء بنت ابی بکر سے اور عائشہ سے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور معنے قولہ (اور جسنے چھپایا تو اُسنے کفر کیا) کے یہ ہیں کہ اُسنے اس نعمت کی ناشکری کی۔ **باب** نیکی کے ساتھ ثنا کرنیکے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابراہیم بن سعید جوہری اور حسین بن حسن مروزی نے اور اُسنے مکہ میں سکونت اختیار کی تھی کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے احوص بن جواب نے سعیر بن خمس نے سلیمان تیمی نے ابی عثمان نہدی سے اُسنے اسامہ بن زید سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس کسی نے اُسکے ساتھ نیکی کی تو اُسنے نیکی کرنیوالے سے کہا جزاک اللہ خیرا تو اُسنے ثنا میں مبالغہ کیا یعنے اُسنے اپنا پورا حق ادا کر دیا۔ اور یہ حدیث حسن جید غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق اسامہ بن زید سے مگر اسی وجہ سے۔ اور مروی ہے بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ **آخر ابواب البر والصلۃ** بسم اللہ الرحمن الرحیم **ابواب طب کے** جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں **باب** ناموافق امروں سے حفاظت کرنیکے بیان میں **حدیث** کی ہمسے عباس بن محمد دوری نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے فلیح بن سلیمان نے عثمان بن عبد الرحمن سے اُسنے یعقوب بن ابی یعقوب سے اُسنے ام المنذر سے کہا اُسنے رسول اللہ صلعم میرے پاس آئے اس حالت میں کہ آپ کے ساتھ حضرت علی تھے اور ہمارے گھر میں خوشے کھجوروں کے لٹکے ہوے تھے کہا ام منذر نے سو آنحضرت نے کھانے شروع کئے اور آپ کے ساتھ حضرت علی بھی کھاتے رہے پس آنحضرت نے حضرت علی سے کہا بس کر بس کر اے علی۔ تو تو ابھی نقاہت میں ہے یعنے تجھے ابھی بیماری سے آرام ہوا ہے اور اسکی نقاہت باقی ہے کہا اُسنے سو حضرت علی بیٹھ گئے یعنے کھانا ترک کر دیا اور آنحضرت کھاتے رہے کہا ام منذر نے پھر میں نے اُنکے واسطے چقندر اور جَو کا کھانا بنایا پس آنحضرت نے کہا اے علی کیا ہے یہ سو تو پہونچ اسلیے کہ یہ تیرے حق میں موافق ہے[2]۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق فلیح بن سلیمان سے۔ اور مروی ہے یہ بواسطہ فلیح بن سلیمان کے ایوب بن عبد الرحمن سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر اور ابو داؤد نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے فلیح بن سلیمان نے ایوب بن عبد الرحمن سے اُسنے یعقوب بن ابی یعقوب سے اُسنے ام منذر انصاریہ سے کہا اُسنے میرے پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے پھر اُسنے مثل حدیث یونس بن محمد کی جو فلیح بن سلیمان سے ہے ذکر کیا

[1] یعنے جو کوئی ایسے کپڑوں سے آراستہ ہوا جو اسکے پاس نہیں وہ جھوٹے کپڑے پہننے والے کی طرح ہے یعنے ظاہر میں تو اُسنے زہد اور پرہیزگاری کے کپڑے پہنے ہیں اور اسقدر زہد ظاہر کیا ہے نہ اُسکے دل میں اُسقدر نہیں تو وہ ایسا شخص ہے کہ جسنے دوسرے کے کپڑے عاریۃ لیکر پہنے ہیں ایسے لباس سے کیا آراستہ ہوگا ۱۲ [2] اس سے معلوم ہوا کہ ناموافق چیز ویسے بیماری وغیرہ میں پرہیز کرنا چاہیے اور موافق چیز کا استعمال کرنا چاہیے تو کل یہ نہیں ہے کہ ناگوار کھاجائے اسکو کھا لیا جائے بلکہ توکل یہی ہے کہ موافق چیز کو طلب کرے اللہ پر بھروسہ کرے یہ توکل زانوے اشتر ببند

عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الظلم ظلمات يوم القيمة وفي الباب عن عبد الله بن عمرو وعائشة
وابي موسى وابي هريرة هذا حديث حسن غريب من حديث ابن عمر **باب** ماجاء في ترك العيب للنعمة **حدثنا** احمد بن محمد
نا عبد الله بن المبارك عن سفيان عن الاعمش عن ابي حازم عن ابي هريرة قال ما عاب رسول الله صلى الله عليه وسلم طعاما قط كان
اذا اشتهاه اكله والا تركه هذا حديث حسن صحيح وابو حازم هو الاشجعي واسمه سلمان مولى عزة الاشجعية **باب** ماجاء في
تعظيم المؤمن **حدثنا** يحيى بن اكثم والجارود بن معاذ قالا نا الفضل بن موسى نا الحسين بن واقد عن اوفى بن دلهم عن نافع عن ابن
عمر قال صعد رسول الله صلى الله عليه وسلم المنبر فنادى بصوت رفيع قال يا معشر من اسلم بلسانه ولم يفض الايمان الى قلبه لا تؤذوا
المسلمين ولا تعيروهم ولا تتبعوا عوراتهم فانه من تتبع عورة اخيه المسلم تتبع الله عورته ومن يتبع الله عورته يفضحه ولو في جوف رحله
قال ونظر ابن عمر يوما الى البيت او الى الكعبة فقال ما اعظمك واعظم حرمتك والمؤمن اعظم حرمة عند الله منك هذا حديث حسن
غريب لا نعرفه الا من حديث الحسين بن واقد وقد روى اسحق بن ابراهيم السمرقندي عن حسين بن واقد نحوه وقد روى عن ابي برزة
الاسلمي عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا **باب** ماجاء في التجارب **حدثنا** قتيبة نا عبد الله بن وهب عن عمرو بن الحارث عن
دراج عن ابي الهيثم عن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا حليم الا ذو عثرة ولا حكيم الا ذو تجربة هذا حديث
حسن غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه **باب** ماجاء في المتشبع بما لم يعطه **حدثنا** علي بن حجر نا اسمعيل بن عياش عن عمارة
بن غزية عن ابي الزبير عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من اعطى عطاء فوجد فليجز به ومن لم يجد فليثن فان من اثنى فقد شكر

اُسنے عبداللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے ظلم سیاہیاں ہونگے[1] قیامت کے دن۔ اور اس باب مین
روایت ہے عبداللہ بن عمرو اور عائشہ اور ابی موسیٰ اور ابی ہریرہ سے یہ حدیث طریق ابن عمر سے حسن غریب ہے **باب** اس بیان مین کہ کسی نعمت پر
دھرنا نہین چاہیے **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن مبارک نے سفیان سے اُسنے اعمش سے اُسنے ابی حازم سے
اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی کھانے پر عیب نہین لگایا جب اُسکی خواہش ہوتی تو کھا لیتے ورنہ اُسکو ترک
کرتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو حازم وہ اشجعی ہے اور نام اُسکا سلمان ہے جو مولیٰ عزہ اشجعیہ کا ہے **باب** مومن کی تعظیم کے بیان مین **حدیث**
کی ہمسے یحییٰ بن اکثم اور جارود بن معاذ نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے فضل بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے حسین بن واقد نے اوفی بن دلہم سے
اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے تو بلند آواز سے پکار کر کہا اے وہ گروہ جو زبان سے اسلام لایا
ہے اور ابھی ایمان اسکے دل مین نہین پہونچا مسلمانون کو (جو دل سے ہین) ایذا مت دو اور اُنکو عیب مت لگاؤ اور اُنکے عیبون کے پیچھے مت
پڑو کیونکہ جو کوئی کسی بھائی مسلمان کے عیب کے پیچھے پڑیگا اللہ تعالیٰ اسکے عیب کے پیچھے پڑیگا۔ اور جس کسی کے عیب کے پیچھے اللہ تعالیٰ
پڑا تو اُسکو وہ خوار کریگا اگرچہ وہ اپنے گھر کے درمیان چھپا ہوا ہو۔ کہا نافع نے اور ابن عمر نے ایک دن بیت اللہ کی طرف دیکھا یا کہا اُسنے
کعبہ کی طرف (شک راوی) اور کہا کسقدر اللہ نے تیری تعظیم کی ہے اور تیری عزت کو بلند کیا ہے حالانکہ مومن کی عزت اللہ تعالیٰ کے نزدیک تجھسے
زیادہ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر طریق حسین بن واقد سے۔ اور روایت کی ہے اسحاق بن ابراہیم سمرقندی نے حسین
بن واقد سے مثل اسکے۔ اور مروی ہے بواسطہ ابی برزہ اسلمی کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ **باب** تجربون کے بیان مین **حدیث**
کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن وہب نے عمرو بن حارث سے اُسنے دراج سے اُسنے ابی الہیثم سے اُسنے ابی سعید سے کہا اُسنے
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حلیم نہین ہوتا مگر لغزش کھانیوالا اور حکیم نہین ہوتا مگر تجربہ کرنیوالا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم
اسکو مگر اسی طریق سے **باب** سیری ظاہر کرنیوالا ساتھ اس چیز کے کہ وہ اسکو ملے نہین **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث
کی ہمسے اسمٰعیل بن عیاش نے عمارہ بن غزیہ سے اُسنے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جس کسی کو
کچھ دیا گیا پھر وہ غنی ہوگیا تو چاہیے کہ اُسکا بدلہ دے اور جو کوئی غنی نہین ہوا تو چاہیے کہ اسکی ثنا کرے کیونکہ جسنے ثنا کی تو اُسنے شکر ادا کردیا

---

[1] یعنے قیامت مین ظالم کے آگے اندھیرے پر اندھیرا ہوگا یعنے جسطرح کہ مومن کے آگے پیچھے دائین بائین نور ہوگا اس طرح سے
ایک ظلم کئی سیاہیون کا موجب ہوگا ۱۲

حدثنا ابو كريب نا بكر بن يونس بن بكير عن موسى بن علي عن ابيه عن عقبة بن عامر الجهني قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تكرهوا مرضاكم على الطعام فان الله تبارك وتعالى يطعمهم ويسقيهم هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه **باب** ماجاء في الحبة السوداء **حدثنا** ابن ابي عمر وسعيد بن عبد الرحمن المخزومي قالا نا سفيان عن الزهري عن ابي سلمة عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال عليكم بهذه الحبة السوداء فان فيها شفاء من كل داء الا السام والسام الموت وفي الباب عن بريدة وابن عمر وعائشة هذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء في شرب ابوال الابل **حدثنا** الحسن بن محمد الزعفراني نا عفان نا حماد بن سلمة نا حميد وثابت وقتادة عن انس ان ناسا من عرينة قدموا المدينة فاجتووها فبعثهم رسول الله صلى الله عليه وسلم في ابل الصدقة وقال اشربوا من البانها وابوالها وفي الباب عن ابن عباس هذا حديث حسن صحيح **باب** من قتل نفسه بسم او غيره **حدثنا** احمد بن منيع نا عبيدة بن حميد عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة اراه رفعه قال من قتل نفسه بحديدة جاء يوم القيمة وحديدة في يده يتوجا بها بطنه في نار جهنم خالدا مخلدا ابدا ومن قتل نفسه بسم فسمه في يده يتحساه في نار جهنم خالدا مخلدا **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داؤد عن شعبة عن الاعمش قال سمعت ابا صالح عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قتل نفسه بحديدة فحديدته في يده يجاء بها في بطنه في نار جهنم خالدا مخلدا فيها ابدا ومن قتل نفسه بسم فسمه في يده يتحساه في نار جهنم خالدا مخلدا فيها ابدا ومن تردى من جبل فقتل نفسه فهو يتردى في نار جهنم خالدا مخلدا فيها ابدا **حدثنا** محمد بن العلاء نا وكيع وابو معوية عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو حديث شعبة عن الاعمش هذا حديث صحيح وهو اصح من الحديث الاول هكذا روى هذا الحديث عن الاعمش

حدیث کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے بکر بن یونس بن بکیر نے اُسنے موسی بن علی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عقبہ بن عامر جہنی سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیماروں کو کھانے پر مجبور مت کرو کیونکہ اللہ تبارک وتعالی انکو کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے **باب** شونیز کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر اور سعید بن عبد الرحمن مخزومی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو شونیز یعنے کلونجی کو کیونکہ اسمین ہر بیماری سے شفا ہے مگر موت سے اور سام کے معنے موت کے ہین۔ اور اس باب مین روایت ہے بریدہ اور ابن عمر اور عائشہ سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اونٹون کے پیشاب پینے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے حسن بن محمد زعفرانی نے کہا حدیث کی ہمسے عفان نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے کہا حدیث کی ہمسے حمید اور ثابت اور قتادہ نے انس سے یہ کہ چند آدمی قبیلہ عرینہ سے مدینہ مین آئے سو اُنھون نے اسکی آب وہوا کو نا موافق پایا پس آنحضرت نے انکو صدقہ کے اونٹون مین بھیجا اور فرمایا انکا دودھ اور پیشاب پیو اور اس باب مین روایت ہے ابن عباس سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** اُس شخص کے بیان مین جو اپنی جان کو زہر وغیرہ سے قتل کرے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے عبیدہ بن حمید نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے (مین گمان کرتا ہون کہ اُسنے اسکو مرفوع کیا ہے) کہ فرمایا آپ نے جو کوئی اپنی جان کو لوہے سے قتل کریگا آویگا وہ قیامت کے دن اس حالت مین کہ لوہا اسکے ہاتھ مین ہوگا۔ اسکے ساتھ اپنے پیٹ کو دوزخ کی آگ مین ہمیشہ ابد الآباد چبھوئیگا۔ اور جو کوئی اپنی جان کو زہر سے قتل کریگا۔ زہر اُسکا اُسکے ہاتھ مین ہوگا اسکو وہ دوزخ کی آگ مین ابد الآباد پئے گا۔ **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داود نے شعبہ سے اُسنے اعمش سے کہا اُسنے سُنا مین نے ابا صالح سے اُسنے ابا ہریرہ سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی اپنی جان کو لوہے سے قتل کریگا سو وہی لوہا اسکے ہاتھ مین ہوگا اسکو اپنے پیٹ مین دوزخ کی آگ مین ہمیشہ ابد الآباد چبھوئیگا اور جو کوئی اپنی جان کو زہر سے قتل کریگا پس زہر اسکے ہاتھ مین ہوگا اسکو دوزخ کی آگ مین ہمیشہ ابد الآباد پئے گا۔ اور جو کوئی اپنی جان کو پہاڑ سے گرا کر قتل کریگا سو وہ ہمیشہ ابد الآباد دوزخ کی آگ مین گرایا جائیگا۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن علاء نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع اور ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث شعبہ کے جو اعمش سے ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور یہ پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ ایسا ہی یہ حدیث مروی ہے اعمش سے

لا انه قال انفع لك ۔ قال محمد بن بشار فی حديثه حدثنيه ايوب بن عبد الرحمن هذا حديث جيد غريب **حدثنا** محمد بن يحيى نا اسحق
بن محمد الفروی نا اسمعيل بن جعفر عن عمارة بن غزية عن عاصم بن عمر بن قتادة عن محمود بن لبيد عن قتادة بن النعمان ان رسول الله
صلی الله عليه وسلم قال اذا احب الله عبدا حماه الدنيا كما يظل احدكم يحمي سقيمه الماء وفي الباب عن صهيب هذا الحديث حسن
غريب وقد روی هذا الحديث عن محمود بن لبيد عن النبي صلی الله عليه وسلم مرسلا **حدثنا** علي بن حجر نا اسمعيل بن جعفر عن
عمرو بن ابي عمرو عن عاصم بن عمر بن قتادة عن محمود بن لبيد عن النبي صلی الله عليه وسلم نحوه ولم يذكر فيه عن قتادة بن النعمان وقتادة بن
النعمان الظفري هو اخو ابو سعيد الخدري لامه ومحمود بن لبيد قد ادرك النبي صلی الله عليه وسلم وراه وهو غلام صغير **باب**
ماجاء في الدواء والحث عليه **حدثنا** بشر بن معاذ العقدي البصري نا ابو عوانة عن زياد بن علاقة عن اسامة بن شريك قال
قالت الاعراب يا رسول الله الا نتداوی قال نعم يا عباد الله تداووا فان الله لم يضع داء الا وضع له شفاء او دواء الا داء واحدا فقالوا
يا رسول الله وما هو قال الهرم وفي الباب عن ابن مسعود وابي هريرة وابي خزامة عن ابيه وابن عباس هذا حديث حسن صحيح **باب**
ماجاء ما يطعم المريض **حدثنا** احمد بن منيع نا اسمعيل بن ابراهيم نا محمد بن السائب بن بركة عن امه عن عائشة قالت كان رسول الله
صلی الله عليه وسلم اذا اخذ اهله الوعك امر بالحساء فصنع ثم امرهم فحسوا منه وكان يقول انه ليرتو فؤاد الحزين ويسرو عن فؤاد
السقيم كما تسرو احداكن الوسخ بالماء عن وجهها هذا حديث حسن صحيح وقد روی الزهري عن عروة عن عائشة عن النبي صلی الله
عليه وسلم شيئا من هذا **حدثنا** بذلك الحسين الجريري نا ابو اسحق الطالقاني عن ابن المبارك عن يونس عن الزهري عن عروة
عن عائشة عن النبي صلی الله عليه وسلم بمعناه حدثنا بذلك ابو اسحق **باب** ماجاء لا تكرهوا مرضاكم على الطعام والشراب

مگر کہا اُسنے یہ تیرے لئے نافع ہی۔ اور کہا محمد بن بشار نے اپنی حدیث میں حدیث کی مجھسے ایوب بن عبد الرحمن نے۔ یہ حدیث جید غریب ہی **حدیث**
کی ہمسے محمد بن یحیی نے کہا حدیث کی ہمسے اسحاق بن محمد فروی نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن جعفر نے عمارہ بن غزیہ سے اُسنے عاصم بن عمر بن
قتادہ سے اُسنے محمود بن لبید سے اُسنے قتادہ بن نعمان سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اللہ تعالی کسی آدمی کو دوست رکھتا ہی
تو اسکو دنیا سے نگاہ رکھتا ہی جیسا کہ کوئی تم میں سے اپنے بیمار کو پانی سے نگاہ رکھتا ہی۔ اور اس باب میں روایت ہی صہیب سے۔ یہ حدیث حسن غریب ہی
اور یہ حدیث اسناد مرسل سے بواسطہ محمود بن لبید کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل
بن جعفر نے عمرو بن ابی عمرو سے اُسنے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اُسنے محمود بن لبید سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور اُسنے اسمیں قتادہ بن
نعمان کا ذکر نہیں کیا۔ اور قتادہ بن نعمان ظفری وہ ابی سعید خدری کا اخیافی بھائی ہی اور محمود بن لبید نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہی اور اُسنے آپکو
لڑکپن میں دیکھا ہی **باب** دوا اور اسپر برانگیختہ کرنیکے بیان میں **حدیث** کی ہمسے بشر بن معاذ عقدی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے
زیاد بن علاقہ سے اُسنے اسامہ بن شریک سے کہا اُسنے کہا بدویوں نے یا رسول اللہ کیا ہم دوائی نہ کیا کریں فرمایا آپ نے ہاں اے اللہ کے بندو دوائی
کیا کرو کیونکہ اللہ تعالی نے کوئی بیماری نہیں رکھی مگر کہ اُسکے لئے شفا بنائی ہی یا فرمایا آپنے اسکے لئے دوائی بنائی ہی مگر ایک بیماری کی دوائی نہیں بنائی سو کہا
لوگوں نے یا رسول اللہ اور وہ کیا ہی فرمایا آپ نے بڑھاپا۔ اور اس باب میں روایت ہی ابن مسعود اور ابی ہریرہ سے اور ابی خزامہ سے جو راوی ہی اپنے
باپ سے اور ابن عباس سے یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** اس بیان میں کہ مریض کو کیا کھلایا جائے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث
کی ہمسے اسمعیل بن ابراہیم نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن سائب بن برکہ نے اپنی والدہ سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
اہل میں سے جب کسی کو بخار آتا تو حسا[1] کا حکم دیتے سو وہ بنایا جاتا پھر آپ اس بیمار کو حکم دیتے تو وہ اُس سے پی لیتا۔ اور فرماتے تھے کہ یہ بیمار کے دل کو قوت
دیتا ہی اور بیمار کے دل سے بیماری کو دور کرتا ہی جیسا کہ تم میں سے ہر ایک عورت میل اپنے مُنھ سے پانی کے ساتھ دور کرتی ہی۔ یہ حدیث حسن
صحیح ہی۔ اور روایت کی ہی زہری نے عروہ سے اُسنے عائشہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ حصہ اس حدیث سے **حدیث** کی ہمسے ساتھ اس کے
حسین جریری نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسحاق طالقانی نے ابن مبارک سے اُسنے یونس سے اُسنے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے اُسنے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم سے ساتھ اس معنے کے حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے ابو اسحاق نے **باب** اس بیان میں کہ اپنے بیماروں کو کھانے اور پینے پر مجبور نہ کرو

[1] حسا۔ ایک چیز ہی مرکب آٹے اور پانی اور گھی اور گڑ سے یعنے رقیق حلوا تیار کرواتے اور بیمار کو اسکے پینے کا حکم دیتے ۱۲۱۲۱۲

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان خیر ما تداویتم بہ اللدود والسعوط والحجامۃ والمشی وخیر ما اکتحلتم بہ الاثمد فانہ یجلو البصر وینبت الشعر قال وکان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکحلۃ یکتحل بہا عند النوم ثلاثا فی کل عین ہذا حدیث حسن غریب وھو حدیث عباد بن منصور **باب** ما جاء فی کراہیۃ الکی **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبۃ عن قتادۃ عن الحسن عن عمران بن حصین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الکی قال فابتلینا فاکتوینا فما افلحنا ولا انجحنا ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** عبد القدوس بن محمد نا عمرو بن عاصم نا ہمام عن قتادۃ عن الحسن عن عمران بن حصین قال نہینا عن الکی وفی الباب عن ابن مسعود وعقبۃ بن عامر وابن عباس ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی الرخصۃ فی ذلک **حدثنا** حمید بن مسعدۃ نا یزید بن زریع نا معمر عن الزہری عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کوی سعد بن زرارۃ من الشوکۃ وفی الباب عن ابی وجابر ھذا حدیث حسن غریب **باب** ما جاء فی الحجامۃ **حدثنا** عبد القدوس بن محمد نا عمرو بن عاصم نا ہمام وجریر بن حازم قالا نا قتادۃ عن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحتجم فی الاخدعین والکاہل وکان یحتجم لسبع عشرۃ وتسع عشرۃ واحدی وعشرین وفی الباب عن ابن عباس ومعقل بن یسار ھذا حدیث حسن غریب **حدثنا** احمد بن بدیل بن قریش الیامی الکوفی نا محمد بن فضیل نا عبد الرحمن بن اسحق عن القاسم بن عبد الرحمن ہو ابن عبد اللہ بن مسعود عن ابیہ عن ابن مسعود قال حدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لیلۃ اسری بہ انہ لم یمر علی ملاء من الملائکۃ الا امروہ ان مر امتک بالحجامۃ ھذا حدیث حسن غریب من حدیث ابن مسعود **حدثنا** عبد بن حمید نا النضر بن شمیل نا عباد بن منصور قال سمعت عکرمۃ قال کان لابن عباس غلمۃ ثلاثۃ حجامون فکان اثنان یغلان واحد یحجمہ ویحجم اہلہ قال

کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بہتر ان چیزون کا کہ جنسے تم دوائی کرتے ہو لدود ہی اور سعوط اور سینگی اور مسہل۔ اور بہتر ان چیزون کا کہ جس سے تم سرمہ بناتے ہو اثمد ہی (ایک عمدہ قسم کا سیاہ پتھر ہی) کیونکہ آنکھون کو جلا دیتا ہی اور بالون کو اُگاتا ہی۔ کہا ابن عباس نے اور آنحضرت کے پاس ایک سرمہ دان تھا اسمین سے سوتے وقت ہر ایک آنکھ مین تین تین سلائی لگاتے تھے یہ حدیث حسن غریب ہی اور یہ حدیث عباد بن منصور کی ہی **باب** داغ لگانے کی کراہت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے اُنسے حسن سے اُنسے عمران بن حصین سے ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے داغ لگانے سے منع کیا ہی کہا راوی نے پس ہم بیمار ہوے تو داغ لگایا سو ہمنے نہ فلاح پائی اور نہ خلاصی پائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے عبد القدوس بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن عاصم نے کہا حدیث کی ہمسے ہمام نے قتادہ سے اُنسے حسن سے اُنسے عمران بن حصین سے کہا اُسنے ہم داغ لگانے سے منع کیے گئے ہین۔ اور اس باب مین روایت ہی ابن مسعود اور عقبہ بن عامر اور ابن عباس سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** اسکی رخصت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن زریع نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُنسے انس سے ہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سعد بن زرارہ کو سرخ بادہ سے داغ لگوایا اور اس باب مین روایت ہی ابی اور جابر سے یہ حدیث حسن غریب ہی **باب** سینگی کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے عبد القدوس بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن عاصم نے کہا حدیث کی ہمسے ہمام اور جریر بن حازم نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے قتادہ نے انس سے کہا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم دو رگون مین جو جانب گردن مین ہین اور دونون کاندھون کے سینگی لگواتے تھے اور سترھوین اور اُنیسوین اور اکیسوین کو سینگی لگواتے تھے۔ اور اس باب مین روایت ہی ابن عباس اور معقل بن یسار سے یہ حدیث حسن غریب ہی **حدیث** کی ہمسے احمد بن بدیل بن قریش یامی کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن اسحاق نے قاسم بن عبد الرحمن سے وہ عبد اللہ بن مسعود کا بیٹا ہی اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابن مسعود سے کہا اُسنے آنحضرت نے معراج کی رات کی بات کی کہ مین جونسی جماعت فرشتون کی پر گذرا تو اُنھون نے مجھے یہی امر کیا کہ اپنی امت کو سینگی کا حکم کیجیے یہ حدیث حسن غریب ہی طریق ابن مسعود سے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے نضر بن شمیل نے کہا حدیث کی ہمسے عباد بن منصور نے کہا سنا مین نے عکرمہ سے کہا اُسنے ابن عباس کے تین لڑکے تھے وہ تینون ہی حجام تھے سو دو تو اُنمین سے مزدوری کرتے تھے اور ایک ابن عباس کی حجامت کرتا تھا اور اسکے اہل کی۔ کہا راوی نے

عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وروی محمد بن عجلان عن سعید المقبری عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قتل نفسہ بسم عذب فی نار جھنم ولم یذکر منہ خالدا مخلدا فیھا ابدا وھکذا رواہ ابو الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھذا اصح لان الروایات انما تجئ بان اھل التوحید یعذبون فی النار ثم یخرجون منھا ولا یذکر انھم یخلدون فیھا حدثنا سوید بن نصر انا عبد اللہ بن المبارک عن یونس بن ابی اسحٰق عن مجاھد عن ابی ھریرۃ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الدواء الخبیث یعنی السم **باب** ماجاء فی کراھۃ التداوی بالمسکر **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داؤد عن شعبۃ عن سماک انہ سمع علقمۃ بن وائل عن ابیہ انہ شھد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وسألہ سوید بن طارق او طارق بن سوید عن الخمر فنھاہ فقال انا نتداوی بھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھا لیست بدواء ولکنھا داء **حدثنا** محمود نا النضر وشبابۃ عن شعبۃ بمثلہ قال محمود قال النضر طارق بن سوید وقال شبابۃ سوید بن طارق ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی السعوط **حدثنا** محمد بن مدویۃ نا عبد الرحمٰن بن حماد نا عباد بن منصور عن عکرمۃ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان خیر ما تداویتم بہ السعوط واللدود والحجامۃ والمشی فلما اشتکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لدہ اصحابہ فلما فرغوا قال لدوھم قال فلدوا کلھم غیر العباس **حدثنا** محمد بن یحیی نا یزید بن ھارون نا عباد بن منصور عن عکرمۃ عن ابن عباس

اُسنے روایت کی ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ اور روایت کی محمد بن عجلان نے سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے جو کوئی اپنی جان کو زہر سے قتل کریگا وہ دوزخ کی آگ میں عذاب دیا جائیگا۔ اور اُسنے اس روایت میں ہمیشہ ابد الآباد کا لفظ ذکر نہیں کیا۔ اور ایسا ہی روایت کیا ہے اسکو ابو الزناد نے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ اور یہ بہت صحیح ہے کیونکہ[1] اور روایات اس بات میں مروی ہیں کہ اہل توحید آگ میں عذاب دئے جاوینگے پھر اس سے نکالے جاوینگے۔ اور یہ مذکور نہیں کہ وہ اسمیں ہمیشہ رہینگے **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن مبارک نے یونس بن ابی اسحاق سے اُسنے مجاہد سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے خبیث دوائی سے آنحضرت نے منع کیا ہے یعنے زہر سے **باب** اس بیان میں کہ مسکر کے ساتھ دوائی منع ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے شعبہ سے اُسنے سماک سے یہ کہ سنا اُسنے علقمہ بن وائل سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے یہ کہ وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آپ سے سوید بن طارق یا طارق بن سوید نے (شک راوی) شراب کی بابت سوال کیا سو آپ نے اسکو منع کیا پس کہا اُسنے ہم تو اس سے دوائی کرتے ہیں پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ دوا نہیں لیکن بیماری ہے **حدیث** کی ہمسے محمود نے کہا حدیث کی ہمسے نضر اور شبابہ نے شعبہ سے مثل اسکے۔ کہا محمود نے کہ کہا نضر نے طارق بن سوید اور کہا شبابہ نے سوید بن طارق۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** سعوط[2] کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن مدویہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن حماد نے کہا حدیث کی ہمسے عباد بن منصور نے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بہتر ان چیزوں کا کہ جس سے تم دوائی کرتے ہو سعوط ہے اور لدود اور سینگی اور مسہل سو جب آنحضرت بیمار ہوئے تو آپ کے اصحاب نے آپ کو لدود کیا پس جب وہ فارغ ہوئے تو فرمایا آپ نے سب کو لدود کرو سو سب کو سوائے عباس کے لدود کیا گیا **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحیی نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے عباد بن منصور نے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے

[1] اسوائے صحت سند کے اگر یہی وجہ اس حدیث کی زیادہ صحت کی ہے تو یہ کافی نہیں ہوسکتی کیونکہ قرآن مجید میں آیا ہے من قتل نفسا الخ یعنے جو کوئی اپنی جان کو قتل کریگا وہ ہمیشہ ابد الآباد دوزخ میں رہیگا پس وجہ مطابقت کی یہ ہے کہ وہ شخص لائق اس امر کے ہے کہ ہمیشہ دوزخ میں رکھا جاوے یہ معنے نہیں کہ وہ دوزخ میں رہیگا۔

[2] سعوط اُس دوائی کو بولتے ہیں جو ناک میں چڑھائی جائے اور لدود وہ دوائی ہے جو بیمار کو سیپ وغیرہ کے ذریعہ سے مُنھ کی ایک جانب سے پلائی جائے اور جبکہ آنحضرت کو آخر کی بیماری آئی اور بیہوش ہو گئے تو لوگوں نے آپ کو لدود کیا اسی اثنا میں حضرت عباس یہ مشورہ کرکے کہیں باہر تشریف لیگئے تھے انکے بعد ہی لوگوں نے آپ کو لدود کیا پھر جب آنحضرت ہوش میں آئے تو اس تکلیف کے غصہ کے مارے آپ نے حکم دیا کہ سب کو لدود کیا جائے پھر آپ کے حکم سے سب کو سوائے حضرت عباس کے لدود کیا گیا انکو اسیواسطے نہ کیا گیا کہ آنحضرت کو یہ گمان

وفی الباب عن ابن مسعود وابن عباس وعمران بن حصین هذا حدیث حسن صحیح **باب** الرخصة فی ذلک. **حدثنا** عبدة بن عبد الله الخزاعی نا معاویة بن هشام عن سفیان عن عاصم الاحول عن عبد الله بن الحارث عن انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رخص فی الرقیة من الحمة والعین والنملة **حدثنا** محمود بن غیلان نا یحیی بن آدم وابو نعیم قالا نا سفیان عن عاصم عن یوسف بن عبد الله بن الحارث عن انس بن مالک ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رخص فی الرقیة من الحمة والنملة وهذا عندی اصح من حدیث معاویة بن هشام عن سفیان وفی الباب عن بریدة وعمران بن حصین وجابر وعائشة وطلق بن علی وعمرو بن حزم وابی خزامة عن ابیه **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان عن حصین عن الشعبی عن عمران بن حصین ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا رقیة الا من عین او حمة وروی شعبة هذا الحدیث عن حصین عن الشعبی عن بریدة **باب** ما جاء فی الرقیة بالمعوذتین **حدثنا** هشام بن یونس الکوفی نا القاسم بن مالک المزنی عن الجریری عن ابی نضرة عن ابی سعید قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یتعوذ من الجان وعین الانسان حتی نزلت المعوذتان فلما نزلت اخذ بهما وترک ما سواهما وفی الباب عن انس قال ابو عیسی هذا حدیث حسن غریب **باب** ما جاء فی الرقیة من العین **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان عن عمرو بن دینار عن عروة وهو ابن عامر عن عبید بن رفاعة الزرقی ان اسماء بنت عمیس قالت یا رسول الله ان ولد جعفر تسرع الیهم العین افاسترقی لهم قال نعم فانه لو کان شئ سابق القدر لسبقته العین وفی الباب عن عمران بن حصین وبریدة هذا حدیث حسن صحیح وقد روی هذا عن ایوب عن عمرو بن دینار عن عروة بن عامر عن عبید بن رفاعة عن اسماء بنت عمیس عن النبی صلی الله علیه وسلم

اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور ابن عباس اور عمران بن حصین سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اسکی رخصت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے عبدہ بن عبداللہ خزاعی نے کہا حدیث کی ہم سے معاویہ بن ہشام نے سفیان سے اُسنے عاصم احول سے اُسنے عبداللہ بن حارث سے اُسنے انس سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رقیہ میں بچھو کے کاٹنے اور نظر اور پھنسیوں سے جو جنب میں نکلتی ہیں رخصت دی ہے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن آدم اور ابو نعیم نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے سفیان نے عاصم سے اُسنے یوسف بن عبداللہ بن حارث سے اُسنے انس بن مالک سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زہریلے جانور کے کاٹنے اور پھنسیوں سے جو جنب میں نکلتی ہیں رخصت دی ہے اور میرے نزدیک معاویہ بن ہشام کی حدیث سے جو سفیان سے عاصم سے ہے یہ زیادہ صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے بریدہ اور عمران بن حصین اور جابر اور عائشہ اور طلق بن علی اور عمرو بن حزم سے اور روایت ابی خزامہ سے جو راوی ہیں اپنے باپ سے **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے حصین سے اُنکی ہمنے شعبی سے اُسنے عمران بن حصین سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رقیہ جائز نہیں مگر نظر اور بچھو کے کاٹے سے اور روایت کیا ہے شعبہ نے اس حدیث کو حصین سے اُسنے شعبی سے اُسنے بریدہ سے **باب** بیان میں رقیہ کے ساتھ دونوں سورتیں معوذات کے **حدیث** کی ہم سے ہشام بن یونس کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے قاسم بن مالک مزنی نے جریری سے اُسنے ابی نضرہ سے اُسنے ابی سعید سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے جنوں اور انسان کی نظر سے تاکہ دونوں سورتیں معوذات نازل ہوئیں سو جب یہ نازل ہوئیں تو آپ نے (پناہ مانگنے کے واسطے) ان دونوں کو پکڑ لیا اور ماسوائے ان دونوں کے (اور آیات وغیرہ کو کہ جنکے ساتھ پناہ مانگتے تھے) چھوڑ دیا اور اس باب میں روایت ہے انس سے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ **باب** بیان میں رقیہ کے نظر سے **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے عمرو بن دینار سے اُسنے عروہ سے اور وہ ابن عامر ہیں اُسنے عبید بن رفاعہ زرقی سے یہ کہ اسماء بنت عمیس نے کہا یا رسول اللہ جعفر کی اولاد کو نظر بہت جلد لگ جاتی ہے کیا میں انکے واسطے رقیہ کروں فرمایا آپ نے ہاں۔ پس اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے جانے والی ہوتی تو البتہ نظر اس سے سبقت لے جاتی۔ اور اس باب میں روایت ہے عمران بن حصین اور بریدہ سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث ایوب سے اُسنے روایت کی عمرو بن دینار سے اُسنے عروہ بن عامر سے اُسنے عبید بن رفاعہ سے اُسنے اسماء بنت عمیس سے اُسنے نبی صلعم سے

وقال ابن عباس قال نبی اللہ نعم السید الحجام یذھب بالدم ویخف الصلب ویجلو عن البصر وقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیث عرج بہ مامر علی ملأ من الملائکۃ الا قالوا علیک بالحجامۃ وقال ان خیر ما تحتجمون فیہ یوم سبع عشرۃ ویوم تسع عشرۃ ویوم احدی وعشرین وقال ان خیر ما تداویتم بہ السعوط واللدود والحجامۃ والمشی وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لدہ العباس واصحابہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لدنی فکلھم امسکوا فقال لایبقی احد ممن فی البیت الا لد غیر عمہ العباس قال النضر اللدود الوجور وفی الباب عن عائشۃ ھذا حدیث حسن غریب لانعرفہ الا من حدیث عباد بن منصور **باب** ماجاء فی التداوی بالحناء **حدثنا** احمد بن منیع نا حماد بن خالد الخیاط نا فائد مولی لآل ابی رافع عن علی بن عبید اللہ عن جدتہ وکانت تخدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت ماکان یکون برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرحۃ ولا نکبۃ الا امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اضع علیھا الحناء ھذا حدیث غریب انما نعرفہ من حدیث فائد وروی بعضھم عن فائد فقال عن عبید اللہ بن علی عن جدتہ سلمی وعبید اللہ بن علی اصح **حدثنا** محمد بن العلاء نا زید بن حباب عن فائد مولی عبید اللہ بن علی عن مولاہ عبید اللہ بن علی عن جدتہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ بمعناہ **باب** ماجاء فی کراھیۃ الرقیۃ **حدثنا** بندار نا عبد الرحمن بن مھدی نا سفیان عن منصور عن مجاھد عن عقار بن المغیرۃ بن شعبۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اکتوی او استرقی فھو بریء من التوکل ۔

اور کہا ابن عباس نے کہ کہا اللہ کے نبی نے اچھا آدمی وہ ہے جو حجام ہو خون کو لیجاتا ہے اور پیٹھ کو ہلکا کرتا ہے اور آنکھ کو جلا دیتا ہے اور کہا ابن عباس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جب معراج ہوئی تو آپ جس جماعت فرشتوں کی پر گذرے تو انھوں نے کہا لازم پکڑو سینگی کو اور فرمایا بہتر ان دنوں کا کہ جسمیں تم سینگی لگواتے ہو سترھویں اور انیسویں اور اکیسویں تاریخ ہے اور فرمایا کہ بہتر ان چیزوں کا کہ جس سے تم دوائی کرتے ہو سعوط اور لدود اور سینگی اور مسہل ہے۔ اور آنحضرت کو حضرت عباس اور آپ کے صحابہ نے لدود کیا سو فرمایا آپ نے مجھے کسنے لدود کیا ہے سو سب کے سب خاموش ہوگئے پس فرمایا آنحضرت نے کوئی شخص انمیں سے جو گھر میں ہے باقی نہ چھوڑا جاوے مگر کہ لدود کیا جاوے سوائے آپ کے چچا عباس کے۔ اور کہا نضر نے لدود وہ چیز ہے جو بیمار کو منھ کی جانب سے سیپ وغیرہ کے ذریعہ سے پلائی جاوے۔ اور اس باب میں روایت ہے حضرت عائشہ سے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عباد بن منصور سے **باب** مہندی کے ساتھ دوائی کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن خالد خیاط نے کہا حدیث کی ہمسے فائد نے جو آل ابی رافع کا غلام ہے اُسنے علی بن عبید اللہ بن سے اُسنے اپنی دادی سے اور وہ آنحضرت کی خدمت کرتی تھی کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جو کوئی پھٹ یا زخم اپنے باپ سے پہنچتا مجھے مہندی رکھنے کا حکم دیتے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم تو اسکو فقط طریق فائد سے ہی پہچانتے ہیں اور بعض نے فائد سے تو البتہ نقل کیا ہے اور کہا کہ یہ روایت ہے عبید اللہ بن علی سے اُسنے روایت کی اپنی دادی سے اور عبید اللہ بن علی صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن علاء نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے فائد سے جو عبید اللہ بن علی کا غلام ہے اُسنے اپنے مولیٰ عبید اللہ بن علی سے اُسنے اپنی دادی سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے ساتھ اسکے معنی کے **باب** رقیہ کی کراہت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے منصور سے اُسنے مجاہد سے اُسنے عقار بن مغیرہ بن شعبہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس کسی نے داغ لگایا یا رقیہ[1] کیا تو وہ توکل سے بری ہے

[1] رقیہ تعویذ وغیرہ کو بولتے ہیں جو کسی بیمار کے واسطے کیا جاتا ہے یا اسپر پڑھکر دم کیا جاتا ہے مجمع البحار میں لکھا ہے کہ اس باب میں دونوں قسم کی حدیثیں بہت ہیں مطابقت کی وجہ انمیں اسطرح ہو سکتی ہے کہ اگر بغیر زبان عربی یا سوائے کلام اللہ کے ہو یا یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ رقیہ قطعاً نافع ہے تو ان صورتوں میں مکروہ ہے اور ماسوائے اسکے مکروہ نہیں ہے مستر حم زبان عربی کی یا کلام اسکی تخصیص کرنیکی کوئی وجہ دجیہ معلوم نہیں ہوتی۔ ہاں اگر شرک کے الفاظ اسمیں موجود ہوں تو یہ وجہ ممانعت ہو سکتی ہے اور اس صورت میں خواہ زبان عربی ہو یا غیر عربی اور کلام اللہ ہو یا غیر کلام اللہ ایسا رقیہ جسمیں شرک کے الفاظ موجود نہوں جائز ہوگا۔ اور یہ بھی وجہ مطابقت کی ہو سکتی ہے کہ بخاری وغیرہ کی حدیث میں آیا ہے کہ ستر ہزار آدمی میری امت سے بلا حساب جنت میں داخل ہوگا لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں آپ نے فرمایا وہ لوگ ہیں جو رقیہ نہیں کرتے اور داغ نہیں لگواتے

حدثنا هناد نا ابو معوية عن الاعمش عن جعفر بن اياس عن ابي نضرة عن ابي سعيد قال بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم في سرية فنزلنا بقوم فسألناهم القرى فلم يقرونا فلدغ سيدهم فاتونا فقالوا اهل فيكم من يرقي من العقرب قلت نعم انا ولكن لا ارقيه حتى تعطونا غنما قالوا فانا نعطيكم ثلاثين شاة فقبلنا فقرات عليه الحمد سبع مرات فبرأ وقبضنا الغنم قال فعرض في انفسنا منها شئ فقلنا لا تعجلوا حتى تاتوا رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فلما قدمنا عليه ذكرت له الذي صنعت قال وما علمت انها رقية اقبضوا الغنم واضربوا لي معكم بسهم هذا حديث حسن صحيح وابو نضرة اسمه المنذر بن مالك بن قطعة ورخص الشافعي للمعلم ان يأخذ على تعليم القرآن اجرا ويرى له ان يشترط على ذلك واحتج بهذا الحديث وروى شعبة وابو عوانة وغير واحد عن ابي المتوكل عن ابي سعيد هذا الحديث حدثنا ابو موسى محمد بن المثنى حدثني عبد الصمد بن عبد الوارث نا شعبة نا ابو بشر قال سمعت ابا المتوكل يحدث عن ابي سعيد ان ناسا من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم مروا بحي من العرب فلم يقروهم ولم يضيفوهم فاشتكى سيدهم فاتونا فقالوا هل عندكم دواء قلنا نعم ولكنكم لم تقرونا ولم تضيفونا فلا نفعل حتى تجعلوا لنا جعلا فجعلوا على ذلك قطيعا من غنم فجعل رجل منا يقرأ عليه بفاتحة الكتاب فبرأ فلما اتينا النبي صلى الله عليه وسلم ذكرنا ذلك له قال وما يدريك انها رقية ولم يذكر نهيا منه وقال كلوا واضربوا لي معكم بسهم هذا حديث صحيح وهذا اصح من حديث الاعمش عن جعفر بن اياس وهكذا روى غير واحد هذا الحديث عن ابي بشر جعفر بن ابي وحشية عن ابي المتوكل عن ابي سعيد وجعفر بن اياس هو جعفر بن ابي وحشية

باب ما جاء في الرقى والادوية

حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان عن الزهري عن ابي خزامة عن ابيه

حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے جعفر بن ایاس سے اُسنے ابی نضرہ سے اُسنے ابی سعید سے کہا اُسنے ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر میں بھیجا سو ہم ایک قوم کے یہاں اُترے اور اُنسے مہمانی کا سوال کیا پس اُنھوں نے ہمکو مہمان نہ بنایا پس اُنکے سردار کو کسی چیز نے کاٹ کھایا پھر وہ ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے کیا تم میں کوئی شخص ہے جو بچھو کا منتر جانتا ہو میں نے کہا ہاں میں ہوں لیکن میں منتر نہیں پڑھتا یہانتک کہ تم ہمکو بکریاں دو کہا اُنھوں نے ہم آپکو تیس بکریاں دینگے پس ہمنے قبول کرلیا اور اسپر میں نے سورۂ الحمد سات مرتبہ پڑھی سو وہ اچھا ہوگیا اور ہمنے بکریوں کو قبض کرلیا۔ کہا اُسنے پھر ہمارے دل میں اُن بکریوں سے کچھ کھٹکا پیدا ہوا اور ہمنے آپسمیں کہا کہ جلدی مت کرو حتی کہ آنحضرت کے پاس چلو کہا اُسنے سو جب ہم آپکے پاس آئے تو میں نے وہی ذکر کیا جو کہ میں نے کیا تھا فرمایا آپ نے تعجب سے کس چیز نے تجھے بتلایا تھا کہ یہ رقیہ ہے۔ بکریوں کو قبض کرلو اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی مقرر کرو (یہ اسواسطے فرمایا کہ اُنکا وہم رفع ہو جاوے) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو نضرہ کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے۔ اور امام شافعی نے معلم کے واسطے رخصت دی ہے کہ قرآن کے پڑھانے کی مزدوری لیلے اور امام شافعی اسپر شرط کر لینے کو بھی جائز رکھتے ہیں اور اُنھوں نے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے۔ اور روایت کیا ہے شعبہ اور ابو عوانہ وغیرہ نے بواسطہ ابی المتوکل کے ابی سعید سے اس حدیث کو **حدیث** کی ہمسے ابو موسی یعنے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی مجھے عبد الصمد بن عبد الوارث نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو بشر نے کہا سنا میں نے ابا المتوکل سے کہ حدیث کرتا تھا ابی سعید سے کہ چند لوگ آنحضرت کے صحابہ سے ایک عرب کے قبیلے پر گذرے سو اُنھوں نے انکو مہمان نہ بنایا اور نہ اُنکی ضیافت کی۔ پس (اتفاقًا) اُنکا سردار بیمار ہوگیا سو وہ ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے کیا تمھارے پاس کوئی دوائی ہے ہمنے کہا ہاں لیکن تمنے ہمکو مہمان نہیں بنایا اور نہ ہماری ضیافت کی ہے سو ہم بھی دوائی نہیں کرتے تاکہ ہمارے لئے مزدوری مقرر کرلو پس اُنھوں نے اُسپر بکریوں کا ریوڑ مقرر کیا سو ایک آدمی ہم میں سے اُسپر فاتحۃ الکتاب پڑھتا رہا پس وہ اچھا ہوگیا۔ پس جب ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو ہمنے آپ کے آگے یہ ذکر کیا فرمایا آپ نے کس چیز نے تجھے بتلایا تھا کہ یہ رقیہ ہے اور آپ نے یہ بات منع کرنیکے واسطے نہ فرمائی تھی۔ اور فرمایا آپ نے کھاؤ اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی مقرر کرو یہ حدیث صحیح ہے۔ اور یہ بہت صحیح ہے حدیث اعمش سے جو جعفر بن ایاس سے ہے۔ اور ایسا ہی روایت کیا ہے کئی ایک نے اس حدیث کو ابی بشر یعنے جعفر بن ابی وحشیہ سے اُسنے روایت کی ابی المتوکل سے اُسنے ابی سعید سے۔ اور جعفر بن ایاس وہ جعفر بن ابی وحشیہ ہے **باب** رقیہ اور دواؤں کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے ابی خزامہ سے اُسنے اپنے باپ سے

حدثنا بذلك الحسن بن علي الخلال نا عبد الرزاق عن معمر عن ايوب بهذا **حدثنا** محمود بن غيلان نا عبد الرزاق ويعلى عن سفيان عن منصور عن المنهال بن عمرو عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعوذ الحسن والحسين يقول اعيذكما بكلمات الله التامة من كل شيطان وهامة ومن كل عين لامة ويقول هكذا كان ابراهيم يعوذ اسحق واسمعيل **حدثنا** الحسن بن علي الخلال نا يزيد بن هارون وعبد الرزاق عن سفيان عن منصور نحوه بمعناه هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء ان العين حق **حدثنا** ابو حفص عمرو بن علي نا يحيى بن كثير نا ابو غسان العنبري نا علي بن المبارك عن يحيى بن ابي كثير قال ثني حية بن حابس التميمي ثني ابي انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا شئ في الهام والعين حق **حدثنا** احمد بن الحسن بن خراش البغدادي نا احمد بن اسحق الحضرمي نا وهيب عن ابن طاؤس عن ابيه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كان شئ سابق القدر لسبقته العين واذا استغسلتم فاغسلوا وفي الباب عن عبد الله بن عمرو هذا حديث صحيح وحديث حية بن حابس حديث غريب وروى شيبان عن يحيى بن ابي كثير عن حية بن حابس عن ابيه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم وعلي بن المبارك وحرب بن شداد لا يذكران فيه عن ابي هريرة **باب** ما جاء في اخذ الاجر على التعويذ

حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے معمر سے اُسنے ایوب سے ساتھ اسکے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق اور یعلی نے سفیان سے اُسنے منصور سے اُسنے منہال بن عمرو سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حسن اور حسین کے واسطے پناہ مانگتے تھے فرماتے ہیں تمہارے لیے پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ کے کلموں کے جو پورے ہیں (یعنے انہیں کوئی نقص نہیں) ہر شیطان وسوسہ ڈالنے والے سے اور ہر نظر مس کرنے والے سے۔ اور فرماتے آنحضرت کہ اسیطرح حضرت ابراہیم علیہ السلام اسحاق اور اسمٰعیل علیہما السلام کے واسطے پناہ مانگتے تھے۔ **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون اور عبد الرزاق نے سفیان سے اُسنے منصور سے مثل اسکے ساتھ اسکے معنی کے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ نظر حق ہے **حدیث** کی ہمسے ابو حفص یعنے عمرو بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن کثیر نے کہا حدیث کی ہمسے ابو غسان عنبری نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن مبارک نے یحیی بن ابی کثیر سے کہا حدیث کی مجھے حیہ بن حابس تمیمی نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے یہ کہ سنا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے ہام میں کچھ چیز نہیں ہے۔ اور نظر حق ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن حسن بن خراش بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے احمد بن اسحاق حضرمی نے کہا حدیث کی ہمسے وہیب نے ابن طاؤس سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر کوئی چیز قدر سے سبقت لیجانے والی ہوتی تو البتہ نظر اُس سے سبقت لیجاتی۔ اور جب تمسے کوئی غسل کی خواہش کرے تو غسل کر لو۔ اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور حدیث حیہ بن حابس کی غریب ہے۔ اور روایت کیا ہے شیبان نے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے حیہ بن حابس سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ اور علی بن مبارک اور حرب بن شداد اسمیں ابو ہریرہ سے ذکر نہیں کرتے **باب** تعویذ پر مزدوری لینے کے بیان میں

لہ ہام رات کے جانوروں سے ایک جانور کا نام ہے عرب کے لوگ اس سے بدفالی پکڑتے تھے انکا یہ اعتقاد تھا کہ جو شخص قتل کیا جاوے اور پھر اسکا بدلہ خون کا نہ لیا جاوے وہ جانور ہو جاتا ہے اور کہتا پھرتا ہے کہ میرا خون لو پس جب اسکا خون لے لیا جاتا ہے پھر وہ جانور اُڑ جاتا ہے اور کہا گیا ہے کہ انکا گمان تھا کہ میت کی ہڈیاں یا روح یہ جانور بن جاتا ہے اور اُڑتا پھرتا ہے آنحضرت نے انکی نفی فرمائی کہ یہ کوئی چیز نہیں بلکہ صرف لوگوں کا وہمی اعتقاد ہے ۱۲ ؎ یعنے اگر کوئی چیز بالفرض بغیر حکم الٰہی کے مضر اور مہلک ہوتی تو وہ نظر تھی لیکن کوئی ایسی چیز موجود نہیں ہے اور یہ الفاظ آنحضرت نے اسکی نہایت تاثیر کے واسطے فرمایا ہے اور مبالغہ سے کہ لوگ اپنی نظروں کو محفوظ رکھیں اور جب کوئی شخص کہ جسکو نظر لگ گئی ہو وہ تمکو کہے کہ غسل کرو ہمیں اس پانی سے نہالوں تو تم اسکی بات کو قبول کرو۔ انکی عادت تھی کہ جب کسی کو نظر لگ جاتی تو وہ پانی ایک پیالہ میں ڈالکر نظر لگانے والے پاس آتا اور وہ اسمیں اپنا ہاتھ داخل کرتا اور کلی کرکے اسمیں ڈالتا پھر اسمیں اپنا منھ دھوتا پھر وہ بائیں ہاتھ کو داخل کرتا اور اپنی دائیں کہنی پر پانی ڈالتا پھر بائیں ہاتھ کو داخل کرکے بائیں کہنی پہ پانی ڈالتا پھر بائیں کو داخل کرکے دائیں گھٹنے پر ڈالتا پھر دائیں کو بائیں گھٹنے پر ڈالتا پھر داخل ازار کو دھوتا اور پیالہ زمین پہ نہ رکھتا پھر جسکو نظر لگی ہے اسکے سر پر اسکے پیچھے سے یکدفعہ گراتا

حدثنا محمد بن بشار ثنا معاذ ثنی ابی عن قتادة قال حدثت ان ابا هريرة قال اخذت ثلثة اكموء او خمسا او سبعا فعصرتهن فجعلت ماءهن في قارورة فكحلت به جارية لي فبرأت **حدثنا** محمد بن بشار ثنا معاذ بن هشام ثنی ابی عن قتادة قال حدثت ان ابا هريرة قال الشونيز دواء من كل داء الا السام قال قتادة يأخذ كل يوم احدى وعشرين حبة فيجعلهن في خرقة فينقعه فيستعط به كل يوم في منخره الايمن قطرتين والايسر قطرة والثاني في الايسر قطرتين وفي الايمن قطرة والثالث في الايمن قطرتين وفي الايسر قطرة **باب** ماجاء في اجر الكاهن **حدثنا** قتيبة نا الليث عن ابن شهاب عن ابي بكر بن عبد الرحمن عن ابي مسعود قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ثمن الكلب ومهر البغي وحلوان الكاهن هذا حديث حسن صحيح **باب** في كراهية التعليق **حدثنا** محمد بن مدوية نا عبيد الله عن ابن ابي ليلى عن عيسى وهو ابن عبد الرحمن بن ابي ليلى قال دخلت على عبد الله بن عكيم ابي معبد الجهني اعوده وبه حمرة فقلت الا تعلق شيئا قال الموت اقرب من ذلك قال النبي صلى الله عليه وسلم من تعلق شيئا وكل اليه وحديث عبد الله بن عكيم انما نعرفه من حديث ابن ابي ليلى ثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد عن ابن ابي ليلى نحوه بمعناه وفي الباب عن عقبة بن عامر **باب** ماجاء في تبريد الحمى بالماء **حدثنا** هناد نا ابو الاحوص عن سعيد بن مسروق

حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے معاذ نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے قتادہ سے کہا اُسنے میں بیان کیا گیا ہوں کہ ابا ہریرہ نے کہا ہو کہ میں نے تین یا پانچ یا سات کھنبیوں کو لیا اور انکو نچوڑا اور انکا پانی ایک شیشے میں ڈال رکھا اور اسکو میں اپنی ایک لونڈی کی آنکھ میں ڈالتا رہا تو وہ اچھی ہو گئی **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن ہشام نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے قتادہ سے کہا میں بیان کیا گیا ہوں کہ ابا ہریرہ نے کہا ہو کہ کلونجی دوائی ہو ہر بیماری سے مگر موت سے۔ کہا قتادہ نے چاہیئے کہ بیمار ہر دن میں کلونجی کے اکیس دانے لے اور انکو ایک کپڑے میں ڈالکر پانی میں تر کرے پھر اسکو پہلے روز داہنی منخر ناک میں دو قطرے ڈالے اور بائیں میں ایک قطرہ۔ اور دوسرے روز بائیں منخر میں دو قطرے ڈالے اور داہنی میں ایک اور تیسرے روز داہنی میں دو قطرے اور بائیں میں ایک **باب** کاہن کی مزدوری کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے اُسنے ابی بکر بن عبد الرحمن سے اُسنے ابی مسعود سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت سے اور رنڈی کی مزدوری سے اور کاہن کی اجرت سے منع کیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** تعلیق کی کراہت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن مدویہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ نے ابن ابی لیلی سے اُسنے عیسی بن عبد الرحمن بن ابی لیلے سے کہا اُسنے میں عبد اللہ بن عکیم یعنے ابی معبد جہنی پر اسکی عیادت کے واسطے داخل ہوا اور اُسکو سرخ بادہ تھا۔ پس میں نے اُس سے کہا کیوں تم کوئی چیز اپنے گلے وغیرہ میں معلق نہیں کرتے کہا اُسنے موت اس سے بہت قریب ہے فرمایا ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی شخص کوئی چیز معلق کریگا وہ اُسی کیطرف سپرد کیا جائیگا یعنے خدا اُسکی حفاظت نہیں کریگا۔ اور حدیث عبد اللہ بن عکیم کو ہم تو فقط طریق ابن ابی لیلے سے ہی پہچانتے ہیں۔ حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے ابن ابی لیلے سے مثل اسکے بالمعنے۔ اور اس باب میں روایت ہے عقبہ بن عامر سے **باب** اس بیان میں کہ بخار کا پانی کے ساتھ سرد کرنا **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے سعید بن مسروق سے

ف یہ حدیث بہت طرق سے مروی ہے چنانچہ صحیحین میں ابی جحیفہ سے ہے مگر کچھ کمی اور زیادتی سے رہی حرمت اُسکی یا بسبب نجاست کے ہے یا اس وجہ سے کہ اُسنے توقع پکڑنا جائز نہیں۔ اور شکاری کتے میں جو اختلاف ہے کہ اسکی اجرت حلال ہے جیسا کہ نسائی میں ہے نہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن ثمن الکلب الا الکلب صید۔ فتح الباری میں لکھا ہے کہ اسکے اسناد کے راوی ثقہ ہیں مگر اس حدیث کی صحت میں طعن کیا گیا ہے اور اسکی سند میں حسن بن ابی جعفر ہے یحیی بن معین نے کہا ہے کہ یہ آدمی لا یعبأ بہ ہے اور امام احمد نے اسکو ضعیف کیا ہے اور ابن حبان نے کہا ہے کہ اسکی کچھ اصل نہیں ہے۔ اور صاحب ترمذی بھی ایسی حدیث ابی ہریرہ سے لایا ہے مگر اسکی سند میں ابو المہزم ہے وہ ضعیف ہے بلکہ متروک ہے پس صحت استثناء کی ایسی دلیلوں سے کہ جس سے حجت قائم نہ ہو سکے کیونکر ہوگی۔ وما علینا الا البلاغ۔ اور جمہور کا یہی مذہب ہے کہ بیع کتے کی مطلقا حرام ہے ۱۲ ف کسی چیز کا گلے وغیرہ میں لٹکانا اسی وقت منع ہے کہ جب وہ شخص یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ نفع یا نقصان اسی میں ہے اگر یہ اعتقاد نہ ہو صرف دوائی کی طرح جانتا ہو تو منع نہیں جیسے خود مولف اسکے واسطے باب پہلے اس سے منعقد کر چکا ہے ۱۲

قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت يارسول الله ارايت رقا نسترقيها ودواء نتداوى به وتقاة نتقيها هل ترد من قدر الله شيئا قال هي من قدر الله هذا حديث حسن **حدثنا** سعيد بن عبد الرحمن نا سفيان عن الزهري عن ابن ابي خزامة عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه وقد روي عن ابن عيينة كلتا الروايتين فقال بعضهم عن ابي خزامة عن ابيه وقال بعضهم عن ابن ابي خزامة عن ابيه وقد روى غير ابن عيينة هذا الحديث عن الزهري عن ابي خزامة عن ابيه وهذا اصح ولا نعرف لابي خزامة غير هذا الحديث

باب ماجاء في الكماة والعجوة

حدثنا ابو عبيدة بن ابي السفر ومحمود بن غيلان قالا ثنا سعيد بن عامر عن محمد بن عمرو عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العجوة من الجنة وفيها شفاء من السم والكماة من المن وماؤها شفاء للعين وفي الباب عن سعيد بن زيد وابي سعيد وجابر هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه لانعرفه من حديث محمد بن عمرو الا من حديث سعيد بن عامر **حدثنا** ابو كريب نا عمر بن عبيد الطنافسي عن عبد الملك بن عمير ح وثنا محمد بن المثنى ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة عن عبد الملك بن عمير عن عمرو بن حريث عن سعيد بن زيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الكماة من المن وماؤها شفاء للعين هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن بشار نا معاذ بن هشام ثني ابي عن قتادة عن شهر بن حوشب عن ابي هريرة ان ناسا من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قالوا الكماة جدري الارض فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الكماة من المن وماؤها شفاء للعين والعجوة من الجنة وهي شفاء من السم هذا حديث حسن

کہا اُسنے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا یعنے میں نے کہا یا رسول اللہ خبر دیجئے[1] کہ ہم جو رقیہ کرتے ہیں اور جس سے دوائی کرتے ہیں اور ڈھال کہ جس سے ہم اپنا بچاؤ کرتے ہیں کیا یہ چیزیں اللہ تعالی کی قدر سے کچھ دفع کرتی ہیں فرمایا آپ نے یہ بھی اللہ تعالے کی قدر سے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ **حدیث** کی ہمسے سعید بن عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے ابن ابی خزامہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور یہ دونوں روایتیں ابن عیینہ سے مروی ہیں سو بعض نے کہا ہے کہ یہ روایت بواسطہ ابی خزامہ کے اُسکے باپ سے مروی ہے اور کہا بعض نے بواسطہ ابن ابی خزامہ کے اُسکے باپ سے مروی ہے۔ اور غیر ابن عیینہ نے اس حدیث کو روایت کیا ہے زہری سے اُسنے ابی خزامہ سے اُسنے اپنے باپ سے۔ اور یہی صحیح ہے۔ اور ہم ابی خزامہ کے واسطے اور کوئی حدیث سوائے اسکے نہیں پہچانتے۔

باب کھنبی اور عجوہ کے بیان میں

حدیث کی ہمسے ابو عبیدہ بن ابی السفر اور محمود بن غیلان نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے سعید بن عامر نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عجوہ[2] جنت سے ہے اور اسمیں زہر سے شفا ہے اور کھنبی قسم من سے ہے اور اسکا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے سعید بن زید اور ابی سعید اور جابر سے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق محمد بن عمرو سے مگر طریق سعید بن عامر سے۔ **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے عمر بن عبید طنافسی نے عبد الملک بن عمیر سے ح اور حدیث کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے عمرو بن حریث سے اُسنے سعید بن زید سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کھنبی قسم من سے ہے اور پانی اُسکا آنکھ کے لئے شفا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن ہشام نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے قتادہ سے اُسنے شہر بن حوشب سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ چند لوگوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے کہا کھنبی زمین کا آبلہ[3] ہے پس فرمایا آنحضرت نے کھنبی قسم من سے ہے اور پانی اسکا آنکھ کے لئے شفا ہے اور عجوہ جنت سے ہے اور یہ شفا ہے زہر سے۔ یہ حدیث حسن ہے

---

[1] فرمایا آپ نے یہ چیزیں کہ جس سے تم اپنا بچاؤ کرتے ہو وہ تمہارے اختیار میں نہیں بلکہ یہ بھی اللہ تعالی کی قضا و قدر میں ہیں جیسے دہی انکو ایسے موقع پر ان چیزوں کا الہام کرتا ہے پھر تم اسکو استعمال میں لاکر اپنا بچاؤ کرتے ہو ۱۲

[2] عجوہ کھجور کی ایک عمدہ قسم ہے جو سیاہی کی طرف مائل ہوتی ہے اور مدینہ کی عمدہ قسم سے ہے سحر اور زہر کو دفع کرنا اسکی خاصیت ہے یا آپکی دعا ہے۔ اور یہ جو فرمایا کہ جنت سے ہے مقصود اس سے مدح ہے اور کھنبی کی بابت جو فرمایا ہے کہ

[3] قسم من سے ہے اسکے یہ معنے ہیں کہ جسطرح حضرت موسی کے وقت میں من اور سلوی بنی اسرائیل کو بے رنج اور بے تلاش ملتا تھا ویسے ہی کھنبی بے مدد دانہ جوتے بوئے زمین سے جمتی ہے پھر اسکا فائدہ فرمایا کہ اسکا پانی آنکھ کی

عن جدامة بنت وهب الاسدية انها سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم يقول لقد هممت ان انهى عن الغيلة حتى
ذكرت ان فارس والروم يصنعون ذلك ولا يضر اولادهم قال مالك والغيلة ان يمس الرجل امرأته وهي ترضع **قال** عيسى بن احمد
وثنا اسحق بن عيسى قال ثنى مالك عن ابي الاسود نحوه **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح غريب **باب** ما جاء في دواء
ذات الجنب **حدثنا** محمد بن بشار ثنا معاذ بن هشام ثنى ابي عن قتادة عن ابي عبد الله عن زيد بن ارقم ان النبي صلی الله
علیه وسلم كان ينعت الزيت والورس من ذات الجنب قال قتادة ويلدّ من الجانب الذي يشتكيه هذا حديث حسن صحيح
وابو عبد الله اسمه ميمون هو شيخ بصري **حدثنا** رجاء بن محمد العدوي البصري ثنا عمرو بن محمد بن ابي رزين ثنا شعبة عن
خالد الحذاء ثنا ميمون ابو عبد الله قال سمعت زيد بن ارقم قال امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان نتداوى من
ذات الجنب بالقسط البحري والزيت هذا حديث حسن صحيح ولا نعرفه الا من حديث ميمون عن زيد بن ارقم وقد روى
عن ميمون غير واحد من اهل العلم هذا الحديث وذات الجنب يعني السل **باب حدثنا** اسحق بن موسى
الانصاري ثنا معن ثنا مالك عن يزيد بن خصيفة عن عمرو بن عبد الله بن كعب السلمي ان نافع بن جبير بن مطعم اخبره عن
عثمان بن ابي العاص انه قال اتاني رسول الله صلی الله علیه وسلم وبي وجع قد كاد يهلكني فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم
امسح بيمينك سبع مرات وقل اعوذ بعزة الله وقدرته وسلطانه من شر ما اجد قال ففعلت فاذهب الله ما كان بي فلم ازل
آمر به اهلي وغيرهم هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن بشار ثنا محمد بن بكر ثنا عبد الحميد بن جعفر ثنى عتبة بن
عبد الله عن اسماء بنت عميس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم سألها بما تستمشين قالت بالشبرم قال حار جار

اُسنے جدامہ بنت وہب اسدیہ سے یہ کہ سنا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے البتہ میں نے قصد کیا کہ غیلہ سے منع کردوں حتے
کہ مجھے یاد آگیا کہ فارس اور روم کے لوگ یہ کام کرتے ہیں اور اُنکی اولاد کو کچھ نقصان نہیں پہونچتا۔ کہا مالک نے غیلہ یہ ہے کہ مرد اپنی عورت سے
اس حالت میں مس کرے کہ وہ دودھ پلاتی ہو۔ کہا عیسی بن احمد نے اور حدیث کی ہمسے اسحاق بن عیسی نے کہا حدیث کی مجھے مالک نے
ابی الاسود سے مثل اسکے۔ کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **باب** ذات الجنب کی دوا کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے
محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن ہشام نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے قتادہ سے اُسنے ابی عبد اللہ سے اُسنے زید بن ارقم
سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم زیتون اور ورس کی ذات الجنب کی بابت تعریف کیا کرتے تھے۔ کہا قتادہ نے اسکو منہ میں اس جانب سے
ڈالا جاوے جس طرف درد ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو عبد اللہ کا نام میمون ہے اور وہ شیخ بصری ہے **حدیث** کی ہمسے رجاء
بن محمد عدوی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن محمد بن ابی رزین نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے خالد حذاء سے کہا حدیث کی ہمسے میمون
یعنے ابو عبد اللہ نے کہا سنا میں نے زید بن ارقم سے کہ کہا اُسنے ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ ذات الجنب کا قسط بحری
اور زیتون سے علاج کیا کریں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق میمون سے جو راوی ہے زید بن ارقم سے۔ اور یہ حدیث
کئی ایک اہل علم نے میمون سے روایت کی ہے۔ اور ذات الجنب سے مراد سل ہے۔ **باب حدیث** کی ہمسے اسحاق بن
موسی انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے یزید بن خصیفہ سے اُسنے عمرو بن عبد اللہ بن کعب سلمی
سے یہ کہ نافع بن جبیر بن مطعم نے خبر دی ہے اسکو عثمان بن ابی العاص سے یہ کہ کہا اُسنے میرے پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
تشریف لائے اس حالت میں کہ مجھے درد ہلاک کرنے کے قریب تھا پس فرمایا آنحضرت نے اپنے داہنے ہاتھ سے سات بار اس جگہ پر
مسح کر اور کہہ اعوذ باللہ الخ یعنے میں پناہ چاہتا ہوں ساتھ عزت اللہ کے اور اسکی قدرت کے اور اُسکے غلبہ کے اُس چیز کی برائی سے جو
میں معلوم کرتا ہوں (یعنے اس درد سے) کہا اُسنے سو میں نے اسیطرح کیا پس اللہ تعالی نے مجھسے جو کچھ درد تھا دور کر دیا سو میں
ہمیشہ اپنے اہل وغیرہ کو یہی عمل امر کرتا رہا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن ابی بکر
نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الحمید بن جعفر نے کہا حدیث کی مجھے عتبہ بن عبد اللہ نے اسماء بنت عمیس سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے اس سے پوچھا کہ تو کس چیز سے جلاب کرتی ہے کہا اُسنے شبرم سے (یہ نخود کے مانند دانہ ہوتا ہے) فرمایا آپ نے یہ تو بہت گرم ہے

عن عبایۃ بن رفاعۃ عن جدہ رافع بن خدیج ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الحمی فور من النار فابردوھا بالماء وفی الباب
عن اسماء بنت ابی بکر وابن عمر وابن عباس وامرأۃ الزبیر وعائشۃ **حدثنا** ھارون بن اسحٰق الھمدانی نا عبدۃ بن
سلیمان عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الحمی من فیح جھنم فابردوھا
بالماء **حدثنا** ھارون بن اسحٰق ثنا عبدۃ عن ھشام بن عروۃ عن فاطمۃ بنت المنذر عن اسماء بنت ابی بکر عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ وفی حدیث اسماء کلام اکثر من ھذا وکلا الحدیثین صحیح **حدثنا** محمد بن بشار
ثنا ابو عامر العقدی ثنا ابراھیم بن اسمٰعیل بن ابی حبیبۃ عن داود بن حصین عن عکرمۃ عن ابن عباس ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم کان یعلمھم من الحمی ومن الاوجاع کلھا ان یقول بسم اللہ الکبیر اعوذ باللہ العظیم من شر کل عرق نعار
ومن شر حر النار ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث ابراھیم بن اسمٰعیل بن ابی حبیبۃ وابراھیم یضعف
فی الحدیث ویروی عرق یعار **باب** ماجاء فی الغیلۃ **حدثنا** احمد بن منیع نا یحیی بن اسحٰق نا یحیی بن ایوب
عن محمد بن عبد الرحمٰن بن نوفل عن عروۃ عن عائشۃ عن بنت وھب وھی جدامۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول اردت ان انھی عن الغیال فاذا فارس والروم یفعلون ولا یقتلون اولادھم وفی الباب عن اسماء بنت
یزید ھذا حدیث صحیح وقد رواہ مالک عن ابی الاسود عن عروۃ عن عائشۃ عن جدامۃ بنت وھب عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم نحوہ قال مالک والغیال ان یطأ الرجل امرأتہ وھی ترضع **حدثنا** عیسی بن احمد ثنا ابن وھب ثنی مالک
عن ابی الاسود ومحمد بن عبد الرحمٰن بن نوفل عن عروۃ عن عائشۃ

اُسنے عبایہ بن رفاعہ سے اُسنے اپنے دادا رافع بن خدیج سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے بخار جوش ہے آگ سے
سو اُسکو پانی سے سرد کرو۔ اور اس باب مین روایت ہے اسماء بنت ابی بکر اور ابن عمر اور ابن عباس اور زبیر کی بیوی اور عائشہ سے
رضی اللہ عنہم۔ **حدیث** کی ہمسے ہارون بن اسحاق ہمدانی نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ بن سلیمان نے ہشام بن عروہ سے
اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار دوزخ کی گرمی سے ہے سو اسکو پانی سے
سرد کرو۔ **حدیث** کی ہمسے ہارون بن اسحاق نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے ہشام بن عروہ سے اُسنے فاطمہ بنت منذر سے
اُسنے اسماء بنت ابی بکر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور اسماء کی حدیث مین بہت کلام ہے اور وہ دونون حدیثین صحیح ہین
حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر عقدی نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن اسمٰعیل بن ابی حبیبہ نے داؤد
بن حصین سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم انکو یعنے صحابہ کو بخار اور تمام دردون کی بابت یہ سکھلاتے
تھے کہ یہ کہا کرو بسم اللہ الکبیر الخ یعنے مین شروع کرتا ہون ساتھ نام اللہ کے جو بڑا ہے پناہ مانگتا ہون ساتھ اللہ کے جو بزرگ ہے بُرائی
ہر رگ جوش مارنیوالی سے۔ اور بُرائی آگ کی حرارت سے۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ابراہیم بن اسمٰعیل بن ابی حبیبہ
سے۔ اور ابراہیم حدیث مین ضعیف کیا گیا ہے اور عرق نعار کی جگہ عرق یعار بھی مروی ہے یعار کے معنے آواز کے ہین۔ **باب** غیلہ[1] کے
بیان مین **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن اسحاق نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن ایوب نے محمد بن عبد الرحمٰن
بن نوفل سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے اُسنے بنت وہب سے جو جدامہ ہے کہا اُسنے مین نے آنحضرت سے سنا ہے کہ فرماتے تھے
مین نے ارادہ کیا کہ دودھ پلانے کی مدت مین جماع کرنے سے منع کرون دیکھا تو فارس اور روم کے لوگ یہ کام کرتے ہین اور اپنی اولاد کو
بھی نہین قتل کرتے یعنے انکی اولاد کو اس سے کچھ نقصان نہین پہونچتا اور اس باب مین روایت ہے اسماء بنت یزید سے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور
روایت کیا اسکو مالک نے ابی الاسود سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے اُسنے جدامہ بنت وہب سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل
اسکے۔ کہا مالک نے غیلہ یہ ہے کہ مرد اپنی عورت سے اس حالت مین جماع کرے کہ وہ دودھ پلاتی ہو۔ **حدیث** کی ہمسے عیسی بن احمد نے کہا حدیث
کی ہمسے ابن وہب نے کہا حدیث کی مجھے مالک نے ابی الاسود اور محمد بن عبد الرحمٰن بن نوفل سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے

[1] غیلہ بولتے ہین عورت کے ساتھ دودھ پلانے کی مدت مین جماع کرنے کو۔ اور ایسا ہی حمل مین جماع کرنے کو کہتے ہین ۱۲

فان لم يبرأ في ثلث فخمس فان لم يبرأ في خمس فسبع فان لم يبرأ في سبع فتسع فانها لا تكاد تجاوز تسعا باذن الله هذا حديث غريب

حدثنا ابن ابي عمر ثنا سفيان عن ابي حازم قال سئل سهل بن سعد وانا اسمع باي شيء دووي جرح رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما بقي احد اعلم به مني كان علي يأتي بالماء في ترسه وفاطمة تغسل عنه الدم واحرق له حصير فحشي به جرحه **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** عبد الله بن سعيد الاشج ثنا عقبة بن خالد السكوني عن موسى بن محمد بن ابراهيم التيمي عن ابيه عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخلتم على المريض فنفسوا له في اجله فان ذلك لا يرد شيئا ويطيب نفسه هذا حديث غريب بسم الله الرحمن الرحيم **ابواب الفرائض** عن رسول الله صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء في من ترك مالا فلورثته **حدثنا** سعيد بن يحيى بن سعيد الاموي ثنا ابي ثنا محمد بن عمرو ثنا ابو سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ترك مالا فلاهله ومن ترك ضياعا فالي هذا حديث حسن صحيح وقد رواه الزهري عن ابي سلمة عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم اطول من هذا واتم وفي الباب عن جابر وانس ومعنى قوله من ترك ضياعا يعني ضائعا ليس له شيء فانا اعوله وانفق عليه **باب** ما جاء في تعليم الفرائض **حدثنا** عبد الاعلى بن واصل ثنا محمد بن القاسم الاسدي ثنا الفضل بن دلهم ثني عوف عن شهر بن حوشب عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تعلموا الفرائض والقران وعلموا الناس فاني مقبوض هذا حديث فيه اضطراب وروى ابو اسامة هذا الحديث عن عوف عن رجل عن سليمان بن جابر عن ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم

سو اگر تین روز میں اچھا نہ ہوا تو پانچ روز اگر پانچ روز میں بھی اچھا نہ ہوا تو سات روز اگر سات روز میں بھی اچھا نہ ہوا تو نو روز کیونکہ اسکی امید نہیں کہ اللہ کے حکم سے نو روز سے تجاوز کر جائے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی حازم سے کہا اُسنے سہل بن سعد سے کسی نے سوال کیا اور میں سن رہا تھا کہ کس چیز سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زخم کی دوا کی گئی تھی پس کہا اُسنے اب کوئی شخص اس امر کو مجھسے زیادہ جاننے والا باقی نہیں رہا حضرت علی تو اپنی ڈھال میں پانی لاتے تھے اور فاطمہ رضی آپکا خون دھوتی تھیں اور ایک بوریہ تھا وہ جلایا گیا پس اس سے آپکا زخم پر کیا گیا۔ کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن سعید اشج نے کہا حدیث کی ہمسے عقبہ بن خالد سکونی نے موسی بن محمد بن ابراہیم تیمی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تم بیمار کے پاس آؤ تو اسکی زندگانی کی اُسکو طمع دو[1] کیونکہ یہ بات کچھ رد تو نہیں کر سکتی اور اسکے نفس کو خوش کر دیتی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ **ابواب فرائض** کے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں۔ **باب** اس بیان میں کہ جسنے مال چھوڑا تو وہ اسکے وارثوں کے لئے ہے۔ **حدیث** کی ہمسے سعید بن یحیی بن سعید اموی نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عمرو نے کہا حدیث کی ہمسے ابو سلمہ نے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مال چھوڑے تو وہ اسکے اہل کے لئے ہے اور جو کوئی عیال چھوڑے تو اسکی سپردگی میرے ذمہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا ہے زہری نے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت طول سے اور بہت زیادہ۔ اور اس باب میں روایت ہے جابر اور انس سے اور معنے قولہ من ترک ضیاعا کے یہ ہیں کہ جو کوئی ضائع ہونیوالی عورت یا اولاد وغیرہ کوئی چیز چھوڑے کہ اُسکے پاس کچھ خرچ نہ ہو تو وہ میرے ذمے ہے میں اسکی تکلیف اُٹھاتا ہوں اور اسپر خرچ کرتا ہوں۔ **باب** فرائض کی تعلیم کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے عبد الاعلے بن واصل نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن قاسم اسدی نے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن دلہم نے کہا حدیث کی مجھسے عوف نے شہر بن حوشب سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرائض اور قرآن کو پڑھو اور لوگوں کو پڑھاؤ کیونکہ میں مرنیوالا ہوں یعنے ایسا نہ ہو کہ ضائع ہو جاوے اس حدیث میں اضطراب ہے اور روایت کیا ہے ابو اسامہ نے اس حدیث کو عوف سے اُسنے ایک مرد سے اُسنے سلیمان بن جابر سے اُسنے ابن مسعود سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے

[1] یعنے اسکو کہو کہ اللہ تعالی تیری عمر دراز کریگا اور تو کچھ خوف نہ کر اگر آپسے فرمایا کہ اتنی بات کہنے میں تجھپر کچھ خوف نہیں یعنے تجھے تو کچھ گناہ نہیں مگر اسکا دل خوش ہو جاتا ہے اور نہ تیرا یہ کہنا قضاء الہی کو رد کر سکتا ہے ۱۲ منہ کہا امام نووی نے یہ آپکے اخلاق حمیدہ کا کام تھا کہ جو کوئی ایسی عورت رہ جائے کہ اسکا والی کوئی نہ ہو یا نہ ہو آپ اسکی خدمت کرتے تھے یا اُنکا خاصہ ہو گا مگر بعد

قالت ثم استمشیت بالسنا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو ان شیئا کان فیہ شفاء من الموت لکان فی السنا ھذا حدیث غریب **باب** ما جاء فی العسل **حدثنا** محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبۃ عن قتادۃ عن ابی المتوکل عن ابی سعید قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اخی استطلق بطنہ فقال اسقہ عسلا فسقاہ ثم جاء فقال یا رسول اللہ قد سقیتہ عسلا فلم یزدہ الا استطلاقا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسقہ عسلا قال فسقاہ ثم جاء فقال یا رسول اللہ انی قد سقیتہ فلم یزدہ الا استطلاقا فقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدق اللہ وکذب بطن اخیک اسقہ عسلا فسقاہ فبرأ ھذا حدیث حسن صحیح **باب** **حدثنا** محمد بن المثنی ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبۃ عن یزید بن خالد قال سمعت المنہال بن عمرو یحدث عن سعید بن جبیر عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ما من عبد مسلم یعود مریضا لم یحضر اجلہ فیقول سبع مرات اسال اللہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک الا عوفی ھذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من حدیث المنہال بن عمرو **باب** **حدثنا** احمد بن سعید الاشقر المرابطی ثنا روح بن عبادۃ ثنا مرزوق ابو عبد اللہ الشامی ثنا سعید رجل من اھل الشام ثنا ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اصاب احدکم الحمی فان الحمی قطعۃ من النار فلیطفئہا عنہ بالماء فلیستنقع فی نھر جار فلیستقبل جریتہ فیقول بسم اللہ اللھم اشف عبدک وصدق رسولک بعد صلاۃ الصبح وقبل طلوع الشمس ولیغمس فیہ ثلاث غمسات ثلثۃ ایام

کہا اسنے پھر میں نے سنا کے ساتھ جلاب دینا شروع کیا پس فرمایا آپ نے اگر کسی چیز میں موت سے شفا ہوتی تو البتہ سنا میں ہوتی۔ یہ حدیث غریب ہے **باب** شہد کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے اُسنے ابی المتوکل سے اُسنے ابی سعید سے کہا اُسنے ایک مرد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا میرے بھائی کا پیٹ کھل گیا ہے یعنے اسکو دست بہت آتے ہیں پس فرمایا آپ نے اُسکو شہد پلا سو اُسنے اُسکو شہد پلایا پھر آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے اُسکو شہد پلایا ہے سو اُس سے تو اُسکے پیٹ کا کھلنا اور زیادہ ہوا ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکو شہد پلا کہا راوی نے پھر اُسنے اسکو شہد پلایا پھر آیا وہ اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے تو اسکو پلایا ہے سو اُس سے تو اُسکے پیٹ کا کھلنا اور زیادہ ہوا ہے کہا راوی نے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے اللہ تعالی نے[1] تیرے اور بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے اسکو شہد ہی پلا پھر اُسنے اُسکو شہد پلایا تو وہ اچھا ہو گیا۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے یزید بن خالد سے کہا سنا میں نے منہال بن عمرو سے کہ حدیث کرتا تھا سعید بن جبیر سے اُسنے روایت کی ابن عباس سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا آپ نے جو کوئی بندہ مسلمان کسی ایسے بیمار کی عیادت کو جاوے کہ جسکی موت نہ پہونچ گئی ہو اور سات بار یہ کہے اسال اللہ العظیم الخ (یعنے میں سوال کرتا ہوں اللہ بزرگ سے جو رب ہے عرش بزرگ کا یہ کہ تجھے شفا بخشے) تو وہ تندرست ہو جاتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق منہال بن عمرو سے **باب** **حدیث** کی ہمسے احمد بن سعید اشقر مرابطی نے کہا حدیث کی ہمسے روح بن عبادہ نے کہا حدیث کی ہمسے مرزوق یعنے ابو عبد اللہ شامی نے کہا حدیث کی ہمسے سعید نے جو ایک مرد ہے اہل شام سے کہا حدیث کی ہمسے ثوبان نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جب تم میں سے کسی کو بخار آئے اور بیشک بخار آگ کا ایک ٹکڑا ہے تو چاہیئے کہ اسکو پانی سے بجھائے یعنے نہر جاری میں کھڑا ہو اور پانی جاری کی طرف منہ کرکے کہے بسم اللہ اللھم اشف عبدک وصدق رسولک یعنے میں ساتھ نام اللہ کے شروع کرتا ہوں اے اللہ اپنے بندے کو شفا دے اور اپنے رسول کو سچا کر[2] یہ کام بعد نماز صبح کے اور طلوع آفتاب کے پہلے کرے اور اسمیں تین روز تین غوطہ لگائے

[1] یہ جو فرمایا کہ خدا سچا ہے یعنے خدا نے جو قرآن میں خبر دی ہے کہ شہد میں صحت اور شفا ہے سو وہ سچ ہے یا اس شخص کی شفا شہد سے آنحضرت کو وحی سے معلوم ہوئی ہوگی اس شخص کا اسہال مواد کی کثرت سے ہوگا اسواسطے حضرت نے شہد تجویز کیا تاکہ مواد کو نکال دیوے جب مواد نکل گیا تو پیٹ بند ہو گیا اس حکمت کو اسکا بھائی نہ جانتا تھا دست آنے سے گھبراتا تھا ۱۲

[2] یعنے رسول صلعم نے جو فرمایا ہے کہ نہر میں اسطرح غسل کرنے سے بخار دور ہو جاتا ہے الٰہی اس امر میں اپنے رسول کو سچا کر یعنے میرا بخار دور کر تاکہ اسکی تصدیق ظاہر ہو جائے ۱۲

وان اعیان بنی الام یتوارثون دون بنی العلات الرجل یرث اخاہ لابیہ وامہ دون اخیہ لابیہ **حدثنا** بندار نا یزید بن
ہارون نا زکریا بن ابی زائدۃ عن ابی اسحٰق عن الحارث عن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ **حدثنا** ابن ابی عمر نا
سفیان نا ابو اسحٰق عن الحارث عن علی قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اعیان بنی الام یتوارثون دون بنی العلات
ہذا حدیث لانعرفہ الا من حدیث ابی اسحٰق عن الحارث عن علی وقد تکلم بعض اہل العلم فی الحارث والعمل علی ہذا الحدیث
عند اہل العلم **باب حدثنا** عبد بن حمید نا عبد الرحمٰن بن سعد نا عمرو بن ابی قیس عن محمد بن المنکدر عن جابر بن
عبد اللہ قال جاءنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعودنی وانا مریض فی بنی سلمۃ فقلت یا نبی اللہ کیف اقسم مالی بین ولدی
فلم یرد علی شیئا فنزلت یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین الآیۃ ہذا حدیث حسن صحیح وقد رواہ ابن عیینۃ
وغیرہ عن محمد بن المنکدر عن جابر **حدثنا** الفضل بن الصباح البغدادی نا سفیان بن عیینۃ نا محمد بن المنکدر سمع
جابر بن عبد اللہ قال مرضت فاتانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعودنی فوجدنی قد اغمی علی فاتانی ومعہ ابو بکر و
ہما ماشیان فتوضأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصب علی من وضوءہ فافقت فقلت یا رسول اللہ کیف اقضی فی مالی
او کیف اصنع فی مالی فلم یجبنی شیئا وکان لہ تسع اخوات حتی نزلت آیۃ المیراث یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ
الآیۃ قال جابر فی نزلت ہذا حدیث صحیح **باب** ما جاء فی میراث العصبۃ **حدثنا** عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نا
مسلم بن ابراہیم نا وہیب نا ابن طاؤس عن ابیہ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الحقوا الفرائض باہلہا فما بقی فہو لاولی رجل ذکر

اور حقیقی بھائی وارث ہوتے ہیں سوائے علاتیوں کے یعنے مرد اس بھائی کا وارث ہوجاتا ہی جو ماں باپ سے ہو نہ اس بھائی کا جو
صرف باپ کی جانب سے ہو **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے زکریا بن
ابی زائدہ نے ابی اسحاق سے اُسنے حارث سے اُسنے علی سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ **حدیث** کی ہمسے
ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسحاق نے حارث سے اُسنے علی سے کہا انس نے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا ہی کہ حقیقی بھائی وارث ہونگے نہ علاتی اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم سوائے طریق ابی اسحاق کے
جو راوی ہی بواسطہ حارث کے علی سے۔ اور بعضے اہل علم نے حارث کے حق میں کلام کیا ہی اور اہل علم کے نزدیک عمل اسی حدیث پر ہی
باب حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن سعد نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن قیس نے
محمد بن منکدر سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہا اُسنے میرے پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے واسطے آئے اس حالت
میں کہ میں بنی سلمہ میں بیمار ہوا تھا سو میں نے کہا اے نبی اللہ کے میں اپنا مال اپنی اولاد پر کسطرح تقسیم کروں پس آپ نے مجھے کچھ جواب
نہ دیا پھر یہ آیت نازل ہوئی یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین الخ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور روایت کیا ہی اسکو ابن عیینہ وغیرہ
نے بواسطہ محمد بن منکدر کے جابر سے۔ **حدیث** کی ہمسے فضل بن صباح بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن منکدر نے
سنا اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہا اُسنے میں بیمار ہوا اور میرے پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے سو آپ نے
مجھے اس حالت میں پایا کہ مجھے بیہوشی تھی سو آنحضرت میرے پاس آئے تھے اور آپ کے ساتھ حضرت ابو بکر بھی تھے اور وہ پیدل تھے پس رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور اپنے وضو سے مجھپر پانی چھڑکا سو مجھے ہوش آگیا پھر میں نے کہا یا رسول اللہ میں اپنے مال میں کسطرح فیصلہ کروں
یا اپنے مال میں کسطرح کروں (شک راوی) آپ نے مجھے کچھ جواب نہ دیا اور اسکے نو بہنیں تھیں یہانتک کہ آیت میراث کی نازل ہوئی یستفتونک
قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ الخ[1] کہا جابر نے یہ آیت میرے حق میں نازل ہوئی ہی یہ حدیث صحیح ہی **باب** عصبہ کی میراث کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے
عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے مسلم بن ابراہیم نے کہا حدیث کی ہمسے وہیب نے کہا حدیث کی ہمسے ابن طاؤس نے اپنے
باپ سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے ملاؤ فرائض کو ساتھ اسکے اہل کے پھر جو کچھ باقی رہے تو قریبی مرد کے واسطے ہی

[1] کلالہ اسکو بولتے ہیں جسکا اصل اور فرع کوئی باقی نہ رہجائے ۱۲ ۔ یعنے فرض حصہ جس کسیکا ہی وہ اُسکو دو پھر جو کچھ مال بچے وہ اسکو دو جو میت کی طرف زیادہ قریب ہو اور مذکر بھی ہو یعنے عصبات کو عصبہ کی چار قسم ہیں اول بیٹے بعد اسکے باپ بعد اسکے دادا۔ اولاد انکی عصبہ اسی درجہ میں ہوگی جنمیں انکے اصل ہونگے مگر انکی موجودگی کے وقت نہ ہونگے ۱۲

حدثنا بذلك الحسين بن حريث نا ابو اسامة نحو هذا بمعناه **باب** ماجاء فى ميراث البنات **حدثنا** عبد بن حميد نا زكريا بن عدى نا عبيد الله بن عمرو عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن جابر بن عبد الله قال جاءت امرأة سعد بن الربيع بابنتيها من سعد الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله هاتان ابنتا سعد بن الربيع قتل ابوهما معك يوم احد شهيدا وان عمهما اخذ مالهما فلم يدع لهما مالا ولا تنكحان الا ولهما مال قال يقضى الله فى ذلك فنزلت آية الميراث فبعث رسول الله صلى الله عليه وسلم الى عمهما فقال اعط ابنتى سعد الثلثين واعط امهما الثمن وما بقى فهو لك هذا حديث حسن صحيح لا نعرفه الا من حديث عبد الله بن محمد بن عقيل وقد رواه شريك ايضا عن عبد الله بن محمد بن عقيل **باب** ماجاء فى ميراث بنت الابن مع بنت الصلب **حدثنا** الحسن بن عرفة نا يزيد بن هارون عن سفيان الثورى عن ابى قيس الاودى عن هزيل بن شرحبيل قال جاء رجل الى ابى موسى وسليمان بن ربيعة وسألهما عن ابنة وابنة ابن واخت لاب وام فقالا للابنة النصف وللاخت من الاب والام ما بقى وقالا له انطلق الى عبد الله فاسأله فانه سيتابعنا فاتى عبد الله فذكر له ذلك واخبره بما قالا قال عبد الله قد ضللت اذا وما انا من المهتدين ولكنى اقضى فيهما كما قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم للابنة النصف ولابنة الابن السدس تكملة الثلثين وللاخت ما بقى هذا حديث حسن صحيح وابو قيس الاودى اسمه عبد الرحمن بن ثروان كوفى وقد رواه ايضا شعبة عن ابى قيس **باب** ماجاء فى ميراث الاخوة من الاب والام **حدثنا** بندار نا يزيد بن هارون نا سفيان عن ابى اسحق عن الحارث عن على انه قال انكم تقرؤن هذه الآية من بعد وصية توصون بها او دين وان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى بالدين قبل الوصية

حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے ساتھ اسکے مثل اسکے بالمعنے **باب** بیٹیون کی میراث کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے زکریا بن عدی نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن عمرو نے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہا اُسنے سعد بن ربیع کی عورت اپنی دو بیٹیان جو سعد سے تھین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی اور کہنے لگی یا رسول اللہ یہ دونون بیٹیان سعد بن ربیع کی ہین انکا باپ آپکے ساتھ احد کے دن شہید ہو کر قتل ہوا ہے اور انکے چچا نے انکا مال لیلیا ہے اور اُسنے انکے لئے کچھ مال نہین چھوڑا۔ اور سوائے مال کے انکا نکاح بھی نہین ہو سکتا فرمایا آپ نے اللہ تعالے اسمین فیصلہ کریگا پس آیت میراث کی نازل ہوئی پھر آنحضرت نے انکے چچا کی طرف آدمی بھیجا اور فرمایا کہ سعد کی دونون بیٹیون کو دو تہائی مال کی دیدے اور انکی والدہ کو آٹھوان حصہ اور جو کچھ باقی رہے سو وہ تیرے لئے ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے۔ اور روایت کیا اسکو شریک نے بھی عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے۔ **باب** بیان میں پوتی کی میراث کے اس حالت مین کہ حقیقی بیٹی کے ساتھ ہو **حدیث** کی ہمسے حسن بن عرفہ نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے سفیان ثوری سے اُسنے ابی قیس اودی سے اُسنے ہزیل بن شرحبیل سے کہا اُسنے ایک مرد ابی موسی اور سلیمان بن ربیعہ کے پاس آیا اور اُسنے ایک بیٹی اور ایک پوتی اور بہن حقیقی کی بابت سوال کیا پس کہا اُن دونون نے بیٹی کے لئے نصف ہے اور بہن حقیقی کے لئے مابقی ہے اور کہا ان دونون نے عبد اللہ بن مسعود کے پاس جا اور اُس سے دریافت کر امید ہے کہ وہ بھی ہماری متابعت کریگا یعنے ہماری ہی طرح مسئلہ بتائیگا سو وہ عبد اللہ کے پاس آیا اور اُسکے پاس اس امر کا ذکر کیا اور جو کچھ اُنھون نے کہا اسکی بھی خبر اُسکو دی۔ کہا عبد اللہ نے مین اگر انکے پیچھے چلون تو مین گمراہ ہوتا ہون اور مین ہدایت والون مین نہین ہوتا لیکن مین تو اسطرح فیصلہ کرتا ہون جسطرح کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا ہے بیٹی کے لئے نصف ہے اور پوتی کے لئے چھٹا حصہ تاکہ دو تہائی جو حصہ دو بیٹیون کا ہے پورا ہو جائے اور بہن کے لئے مابقی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو قیس اودی کا نام عبد الرحمن بن ثروان کوفی ہے اور روایت کیا ہے اسکو شعبہ نے ابی قیس سے بھی۔ **باب** حقیقی بھائیون کی میراث کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی اسحاق سے اُسنے حارث سے اُسنے علی سے یہ کہ کہا اُسنے تم لوگ یہ آیت پڑھتے ہو من بعد وصیة توصون بها او دین حالانکہ رسول اللہ[1] صلے اللہ علیہ وسلم نے قرض کا فیصلہ وصیت کے پہلے کیا ہے

[1] یعنے اس آیت مین وصیت کا ذکر قرض کے پہلے ہے باوجود یکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے قرض کا فیصلہ وصیت کے پہلے کیا ہے یعنے حکم دیا ہے کہ قرض میت کا اسکی وصیت سے پہلے ادا کیا جاوے سو تم آنحضرت کے فعل اور آیت مین مخالفت نہ جانو بلکہ قرض حکم مین مقدم ہی ہے اگرچہ ذکر اسکا آیت مین موخر ہے اور آیت مین ذکر اسکا موخر اسلئے ہوا ہے کہ تا معلوم ہو جائے کہ وصیت کا ادا کرنا بھی ایک ضروری امر ہے اور وارث اسکی مشقت کو جو انکے دلون پر ہوتی ہے گوارا کرین۔ اور بھائیون کا حکم جو حضرت علی نے بیان کیا ہے وہ بھی اسلئے کیا ہے کہ قرآن سے تمام بھائیون کی برابری کا وہم پڑتا ہے فرمادیا کہ حقیقی

فقال المغيرة بن شعبة حضرت رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطاها السدس فقال هل معك غيرك فقام محمد بن مسلمة فقال مثل ما قال المغيرة بن شعبة فانفذه لها ابو بكر قال ثم جاءت الجدة الاخرى الى عمر بن الخطاب فسألته ميراثها فقال مالك في كتاب الله شيء ولكن هو ذلك السدس فان اجتمعتما فيه فهو بينكما وايتكما خلت به فهو لها هذا حديث حسن صحيح وهو اصح من حديث ابن عيينة وفي الباب عن بريدة **باب** ما جاء في ميراث الجدة مع ابنها **حدثنا** الحسن بن عرفة نا يزيد بن هارون عن محمد بن سالم عن الشعبي عن مسروق عن عبد الله بن مسعود قال في الجدة مع ابنها انها اول جدة اطعمها رسول الله صلى الله عليه وسلم سدسا مع ابنها وابنها حي هذا حديث لا نعرفه مرفوعا الا من هذا الوجه وقد ورث بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم الجدة مع ابنها ولم يورثها بعضهم **باب** ما جاء في ميراث الخال **حدثنا** بندار نا ابو احمد الزبيري نا سفيان عن عبد الرحمن بن الحارث عن حكيم بن حكيم بن عباد بن حنيف عن ابي امامة بن سهل بن حنيف قال كتب معي عمر بن الخطاب الى ابي عبيدة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله ورسوله مولى من لا مولى له والخال وارث من لا وارث له وفي الباب عن عائشة والمقدام بن معديكرب هذا حديث حسن **حدثنا** اسحق بن منصور نا ابو عاصم عن ابن جريج عن عمرو بن مسلم عن طاؤس عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الخال وارث من لا وارث له هذا حديث غريب وقد ارسله بعضهم ولم يذكر فيه عن عائشة واختلف فيه اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فورث بعضهم الخال والخالة والعمة والى هذا الحديث ذهب اكثر اهل العلم في توريث ذوي الارحام واما زيد بن ثابت فلم يورثهم

سو کہا مغیرہ بن شعبہ نے میں آنحضرت کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے اُسکو چھٹا حصہ دیا پھر حضرت ابوبکر نے کہا کیا تیرے ساتھ کوئی دوسرا بھی ہے پس محمد بن مسلمہ کھڑا ہوا سو اُسنے بھی اُسیطرح کہا جیسا کہ مغیرہ بن شعبہ نے کہا تھا پھر حضرت ابوبکر نے اُسکے لئے وہی حکم جاری کر دیا کہا راوی نے پھر دوسری دادی حضرت عمر بن خطاب کے پاس آئی اور اُسنے بھی اپنی میراث طلب کی سو کہا حضرت عمر نے تیرے لئے کتاب اللہ میں کوئی حکم نہیں ہے لیکن وہی چھٹا حصہ ہے سو اگر تم اسمیں جمع ہو جاؤ تو بھی وہی درمیان تمھارے ہے اور جو کوئی خالی (تنہا) ہو تو بھی اُسکے لئے وہی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہ ابن عیینہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے بریدہ سے۔ **باب** دادی کی میراث کے بیان میں اس حالت میں کہ اپنے بیٹے کے ساتھ ہو **حدیث** کی ہمسے حسن بن عرفہ نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے محمد بن سالم سے اُسنے شعبی سے اُسنے مسروق سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے کہا اُسنے اس دادی کے حق میں جو اپنے بیٹے کے ساتھ ہو یہ کہ وہ پہلی دادی ہے جسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چھٹا حصہ اسکے بیٹے کے ساتھ دیا ہے اور اس دادی کا بیٹا بھی زندہ تھا۔ اس حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے سوائے اس طریق کے۔ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ نے دادی کو اسکے بیٹے کے ساتھ وارث بنایا ہے اور بعض نے اسکو وارث نہیں بنایا۔ **باب** ماموں کی میراث کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد زبیری نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عبد الرحمن بن حارث سے اُسنے حکیم بن حکیم بن عباد بن حنیف سے اُسنے ابی امامہ بن سہل بن حنیف سے کہا اُسنے مجھے عمر بن خطاب نے ابی عبیدہ کی طرف لکھدیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ اور رسول اسکا والی اس شخص کا ہے کہ جسکا والی کوئی نہیں۔ اور ماموں وارث ہے اسکا جسکا کوئی اور وارث نہیں ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے عائشہؓ اور مقدام بن معدیکرب سے یہ حدیث حسن ہے۔ **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عاصم نے ابن جریج سے اُسنے عمرو بن مسلم سے اُسنے طاؤس سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ماموں وارث ہے اسکا کہ جسکا کوئی اور وارث نہیں ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور بعض نے اسکو مرسل کیا اور اسمیں حضرت عائشہ کا ذکر نہیں کیا۔ اور اس مسئلہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا اختلاف ہے سو بعض نے تو خال اور خالہ اور پھوپھی کو وارث قرار دیا ہے اور اسی حدیث کی طرف اکثر اہل علم ذوی الارحام کے وارث بنانے میں گئے ہیں مگر زید بن ثابت نے انکو وارث نہیں بنایا

ف دادی کا بیٹا میت کا باپ ہے دادیاں خواہ باپ کی جانب سے ہوں یا والدہ کی جانب سے والدہ کے ہوتے تمام ساقط ہو جاتی ہیں یعنے والدہ کے ہوتے انکو حصہ نہیں ملتا۔ اور والد کی جانب سے جو ہوں وہ والد کے ہوتے بھی ساقط ہو جاتی ہیں یہی قول ہے حضرت عثمان اور علی اور زید بن ثابت وغیرہ کا۔ اور حضرت عمر اور ابن مسعود اور ابی موسی اشعری سے منقول ہے کہ دادی باپ کے ساتھ وارث ہو جاتی ہے اسی کو قاضی شریح اور حسن اور ابن سیرین نے اس حدیث کو حجت جانکر اختیار کیا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ دادی کے لئے میراث نہیں ہے

حدثنا عبد بن حميد نا عبد الرزاق عن معمر عن ابن طاوس عن ابيه عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه هذا حديث حسن وقد روى بعضهم عن ابن طاوس عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسل **باب** ما جاء في ميراث الجد **حدثنا** الحسن بن عرفة ثنا يزيد بن هارون عن همام بن يحيى عن قتادة عن الحسن عن عمران بن حصين قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال ان ابن ابني مات فما لي من ميراثه فقال لك السدس فلما ولى دعاه فقال لك سدس اخر فلما ولى دعاه قال ان السدس الاخر لك طعمة هذا حديث صحيح حسن وفي الباب عن معقل بن يسار **باب** ميراث الجدة **حدثنا** ابن ابي عمر ثنا سفيان ثنا الزهري قال مرة قال قبيصة وقال مرة عن رجل عن قبيصة بن ذويب قال جاءت الجدة ام الام او ام الاب الى ابي بكر فقالت ان ابن ابني او ان ابن ابنتي مات وقد اخبرت ان لي في الكتاب حقا فقال ابو بكر ما اجد لك في الكتاب من حق وما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى لك بشيء وسأسأل الناس قال فسأل الناس فشهد المغيرة بن شعبة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطاها السدس قال ومن سمع ذلك معك قال محمد بن مسلمة قال فاعطاها السدس ثم جاءت التي تخالفها الى عمر قال سفيان وزادني فيه معمر عن الزهري ولم احفظه عن الزهري ولكن حفظته من معمر ان عمر قال ان اجتمعتما فهو لكما وايتكما انفردت به فهو لها **حدثنا** الانصاري ثنا معن ثنا مالك عن ابن شهاب عن عثمان بن اسحق بن خرشة عن قبيصة بن ذويب قال جاءت الجدة الى ابي بكر فسألته ميراثها قال لها ما لك في كتاب الله شيء وما لك في سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم شيء فارجعي حتى اسأل الناس فسأل الناس

حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے معمر سے اُسنے ابن طاوس سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کیا ہے بعض نے اسکو ابن طاوس سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسل۔ **باب** دادے کی میراث کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے حسن بن عرفہ نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے ہمام بن یحیی سے اُسنے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے عمران بن حصین سے کہا اُسنے ایک مرد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا میرا پوتا مرگیا ہے سو اسکی میراث سے میرا حق کیا ہے پس فرمایا آپ نے تیرے لئے چھٹا حصہ ہے سو جب اُسنے پیٹھ پھیری تو اسکو آپ نے بلایا اور کہا تیرے لئے چھٹا حصہ اور بھی ہے پھر جب اُسنے پیٹھ پھیری تو آپ نے اسکو بلاکر کہا کہ چھٹا حصہ دوسرا وہ تیرے لئے زیادتی حصہ سے ہے یعنے دوسرا چھٹا حصہ بطور عصوبت کے تجھے پہونچا ہے۔ یہ حدیث صحیح حسن ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے معقل بن یسار سے۔ **باب** دادی کی میراث کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے کہا حدیث کی ہمسے زہری نے کہا اُسنے ایکبار قبیصہ یعنے یہ روایت ہے قبیصہ سے۔ اور کہا دوسری بار یہ روایت ہے ایک مرد سے اُسنے روایت کی قبیصہ بن ذویب سے کہا اُسنے نانی یا دادی حضرت ابو بکر صدیق کے پاس آئی پس کہا اُسنے میرا پوتا یا نواسا مرگیا ہے اور مجھے خبر ملی ہے کہ میرا کتاب میں حق لکھا ہے پس کہا حضرت ابو بکر نے میں تیرے لئے کتاب میں کوئی حق نہیں پاتا اور نہ میں نے آنحضرت سے سنا ہے کہ تیرے حق میں کوئی فیصلہ کیا ہو اور میں لوگوں سے پوچھوں گا کہا راوی نے سو حضرت ابو بکر نے لوگوں سے دریافت کیا پس مغیرہ بن شعبہ نے شہادت دی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو چھٹا حصہ دیا ہے فرمایا حضرت ابو بکر نے اور کسنے تیرے ساتھ یہ حکم سنا ہے کہا محمد بن مسلمہ نے کہا راوی نے پس آپ نے اسکو چھٹا حصہ دیدیا پھر دوسری دادی جو اسکے مخالف تھی یعنے نانی حضرت عمر کے پاس آئی۔ کہا سفیان نے اور زیادہ کیا ہے مجھے اسمیں معمر نے زہری سے اور میں اسکو زہری سے یاد نہیں رکھتا لیکن میں اسکو معمر سے یاد رکھتا ہوں کہ حضرت عمر نے اس سے کہا اگر تم دونوں جمع ہو جاؤ تو بھی تمہارے لئے وہی ہے اور جو نسی تم میں سے اکیلی ہو تو بھی اسکے لئے وہی ہے[1] **حدیث** کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے ابن شہاب سے اُسنے عثمان بن اسحاق بن خرشہ سے اُسنے قبیصہ بن ذویب سے کہا اُسنے ایک دادی حضرت ابو بکر صدیق کے پاس آئی اور آپ سے اُسنے اپنی میراث کا سوال کیا فرمایا حضرت ابو بکر نے تیرے لئے کتاب اللہ میں کوئی حق نہیں ہے اور نہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت میں کچھ حصہ ہے سو تو چلی جا تا کہ میں لوگوں سے دریافت کرلوں پس انہوں نے لوگوں سے دریافت کیا

---

[1] یعنے اگر دو دادیان جمع ہوں تو بھی انکے لئے چھٹا حصہ ہے اگر ایک ہو خواہ نانی ہو یا دادی تو بھی اسکے لئے وہی چھٹا حصہ ہے ۱۲

واحتجوا بحديث النبي صلى الله عليه وسلم لا يرث المسلم الكافر وهو قول الشافعي **حدثنا** حميد بن مسعدة نا حصين بن نمير عن ابن ابي ليلى عن ابي الزبير عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يتوارث اهل ملتين هذا حديث غريب لا نعرفه من حديث جابر الا من حديث ابن ابي ليلى **باب** ما جاء في ابطال ميراث القاتل **حدثنا** قتيبة نا الليث عن اسحق بن عبد الله عن الزهري عن حميد بن عبد الرحمن عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال القاتل لا يرث هذا حديث لا يصح لا يعرف هذا الا من هذا الوجه واسحق بن عبد الله بن ابي فروة قد تركه بعض اهل العلم منهم احمد بن حنبل والعمل على هذا عند اهل العلم ان القاتل لا يرث كان القتل خطاء او عمدا وقال بعضهم اذا كان القتل خطاء فانه يرث وهو قول مالك **باب** ما جاء في ميراث المرأة من دية زوجها **حدثنا** قتيبة واحمد بن منيع وغير واحد قالوا نا سفيان بن عيينة عن الزهري عن سعيد بن المسيب قال قال عمر الدية على العاقلة ولا ترث المرأة من دية زوجها شيئا فاخبره الضحاك بن سفيان الكلابي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب اليه ان ورث امرأة اشيم الضبابي من دية زوجها هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء ان الميراث للورثة والعقل على العصبة **حدثنا** قتيبة نا الليث عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى في جنين امرأة من بني لحيان سقط ميتا بغرة عبد او امة ثم ان المرأة التي قضى عليها بغرة توفيت فقضى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ميراثها لبنيها وزوجها وان عقلها على عصبتها وروى يونس هذا الحديث عن الزهري عن سعيد بن المسيب وابي سلمة عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه وروى مالك عن الزهري عن ابي سلمة عن ابي هريرة ومالك عن الزهري

للعصبة

اور انھوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے حجت پکڑی ہے کہ مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا۔ اور یہی قول ہے امام شافعی کا **حدیث** کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے کہا حدیث کی ہمسے حصین بن نمیر نے ابن ابی لیلی سے اُسنے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے دو شخص مختلف مذہب والے آپسمیں وارث نہیں ہوتے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو حدیث جابر سے مگر طریق ابن ابی لیلی سے۔ **باب** قاتل کی میراث کے باطل کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے اسحاق بن عبد اللہ سے اُسنے زہری سے اُسنے حمید بن عبد الرحمن سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے قاتل وارث نہیں[1] ہوتا۔ یہ حدیث صحیح نہیں ہے یہ حدیث سوائے اس طریق کے اور کسی وجہ سے پہچانی نہیں گئی۔ اور اسحاق بن عبد اللہ بن ابی فروہ کو بعض اہل علم نے ترک کر دیا ہے۔ انہیں سے احمد بن حنبل ہیں۔ اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے کہ قاتل وارث نہیں ہوتا خواہ قتل خطاءً ہو یا عمداً۔ اور کہا بعض نے جب قتل خطاءً ہو تو وارث ہو جاتا ہے۔ اور یہ قول امام مالک کا ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ عورت اپنے زوج کی دیت سے وارث ہو سکتی ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ اور احمد بن منیع وغیرہ نے کہا انھوں نے حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے سعید بن مسیب سے کہا اُسنے کہا عمر نے دیت وارثوں پر ہے۔ اور عورت اپنے زوج کی دیت سے کچھ بھی وارث نہیں ہو سکتی پس حضرت عمر کو ضحاک بن سفیان کلابی نے خبر دی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میری طرف لکھا تھا کہ اشیم ضبابی کی عورت کو اسکے زوج کی دیت سے وارث کر یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ میراث وارثوں کے لئے ہے اور دیت عصبہ پر ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی لحیان کی عورت کے حمل کے حق میں جو مر کر ساقط ہوا تھا ساتھ ایک غلام یا لونڈی کے فیصلہ کیا تھا پھر وہ عورت کہ جسپر غلام دینے کا حکم دیا گیا تھا فوت ہو گئی پس آنحضرت نے حکم دیا کہ میراث اسکی اسکے بیٹوں کے لئے اور اسکے زوج کے لئے ہے اور دیت اسکی اسکے عصبہ پر۔ اور روایت کیا ہے یونس نے اس حدیث کو زہری سے اُسنے سعید بن مسیب اور ابی سلمہ سے انھوں نے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلعم سے مثل اسکے۔ اور روایت کیا ہے مالک نے زہری سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے۔ اور مالک نے زہری سے

[1] مراد اس سے وہ قتل ہے جس سے وجوب قصاص یا کفارہ متعلق ہوتا ہے اگر شرعی حکم سے اُسنے قتل کیا تو محروم نہیں ہوگا ۱۲

وجعل المیراث فی بیت المال **باب** ما جاء فی الذی یموت ولیس له وارث **حدثنا** بندار ثنا یزید بن هارون نا سفیان عن عبد الرحمن بن الاصبهانی عن مجاهد بن وردان عن عروة عن عائشة ان مولی للنبی صلی الله علیه وسلم وقع من عذق نخلة فمات فقال النبی صلی الله علیه وسلم انظروا هل له من وارث قالوا لا قال فادفعوه الی بعض اهل القریة وفی الباب عن بریدة هذا حدیث حسن **باب حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفیان عن عمرو بن دینار عن عوسجة عن ابن عباس ان رجلا مات علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم ولم یدع وارثا الا عبدا هو اعتقه فاعطاه النبی صلی الله علیه وسلم میراثه هذا حدیث حسن والعمل عند اهل العلم فی هذا الباب اذا مات رجل ولم یترك عصبة ان میراثه یجعل فی بیت مال المسلمین **باب** ما جاء فی ابطال المیراث بین المسلم والکافر **حدثنا** سعید بن عبد الرحمن المخزومی وغیر واحد قالوا نا سفیان عن الزهری ح وثنا علی بن حجر نا هشیم عن الزهری عن علی بن حسین عن عمرو بن عثمان عن اسامة بن زید ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یرث المسلم الکافر ولا الکافر المسلم **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفیان ثنا الزهری نحوه وفی الباب عن جابر وعبد الله بن عمرو هذا حدیث حسن صحیح هکذا رواه معمر وغیر واحد عن الزهری نحو هذا وروی مالك عن الزهری عن علی بن حسین عن عمر بن عثمان عن اسامة بن زید عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه وحدیث مالك وهم وهم فیه مالك وروی بعضهم عن مالك فقال عن عمرو بن عثمان واکثر اصحاب مالك قالوا عن مالك عن عمر بن عثمان وعمرو بن عثمان بن عفان هو مشهور من ولد عثمان ولا نعرف عمر بن عثمان والعمل علی هذا الحدیث عند اهل العلم واختلف اهل العلم فی میراث المرتد فجعل بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم المال لورثته من المسلمین وقال بعضهم لا یرثه ورثته من المسلمین

اور اُسنے میراث کو بیت المال[1] کے لئے رکھا ہے۔ **باب** اُس شخص کے بیان مین جو مرے اور اُسکا کوئی وارث نہو **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عبد الرحمن بن اصبہانی سے اُسنے مجاہد بن وردان سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک غلام کھجور کی ٹہنیون سے گر کر مرگیا پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھو کہ کیا اسکا کوئی وارث ہے کہا لوگون نے کوئی نہین فرمایا آپ نے اسکو کسی گانون والون کے سپرد[2] کردو۔ اور اس باب مین روایت ہے بریدہ سے یہ حدیث حسن ہے **باب حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عمرو بن دینار سے اُسنے عوسجہ سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ ایک مرد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین مرگیا اور سوائے غلام کے کہ جسکو اُسنے خود آزاد کیا تھا اور کوئی وارث نہ چھوڑا پس اُسکو آنحضرت نے اسکی میراث دیدی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور عمل اہل علم کے نزدیک اس مسئلہ مین اسپر ہے کہ جب کوئی آدمی مرے اور کوئی عصبہ نہ چھوڑے تو ورثہ اسکا مسلمانون کے بیت المال مین رکھا جاویگا۔ **باب** مسلم اور کافر کے درمیان میراث باطل کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے سعید بن عبد الرحمن مخزومی وغیرہ نے کہا انھون نے حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے ح اور حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے زہری سے اُسنے علی بن حسین سے اُسنے عمرو بن عثمان سے اُسنے اسامہ بن زید سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کافر کا وارث نہین ہوتا اور نہ کافر مسلمان کا۔ **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے کہا حدیث کی ہمسے زہری نے مثل اسکے۔ اور اس باب مین روایت ہے جابر اور عبد اللہ بن عمرو سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ایسا ہی روایت کیا ہے اسکو معمر وغیرہ نے زہری سے مثل اسکے۔ اور روایت کیا ہے مالک نے زہری سے اُسنے علی بن حسین سے اُسنے عمرو بن عثمان سے اُسنے اسامہ بن زید سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور حدیث مالک مین وہم ہے خود مالک ہی نے اسمین وہم کیا ہے۔ اور بعض نے مالک سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ روایت ہے عمرو بن عثمان سے اور اکثر اصحاب مالک نے کہا ہے یہ روایت ہے بواسطہ مالک کے عمر بن عثمان سے۔ اور عمرو بن عثمان بن عفان وہ عثمان کی اولاد سے مشہور ہے اور ہم عمر بن عثمان کو نہین پہچانتے (کہ یہ کون ہے) اور اہل علم کے نزدیک عمل اسی حدیث پر ہے۔ اور اہل علم نے مرتد کی میراث مین اختلاف کیا ہے سو بعض اہل علم نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے مال اسکے مسلمان وارثون کے لئے قرار دیا ہے اور بعض نے کہا ہے مسلمان وارث اسکے وارث نہین ہونگے

[1] یعنے اگر اصحاب فرائض اور عصبات نہ ہون ذوی الارحام موجود ہون تو اکثر اہل علم کا یہی مذہب ہے کہ وہ وارث ہونگے جیسا کہ حدیث باب سے مفہوم ہوتا ہے اور زید بن ثابت نے کہا ہے کہ انکو ورثہ نہین پہونچتا جو کچھ مال ہوگا وہ بیت المال مین داخل کیا جاویگا انکو نہین ملیگا ۱۲ [2] شیخ نے لمعات مین لکھا ہے کہ یہ کام آپ نے بطور تصدق کے کیا ہے یا اسلئے کہ مال اسکا بیت المال کے لئے ہوگا اور مصرف اسکا مصالح مسلمانون کے ہین اسلئے گانون والون کو دیدیا یا کوئی اور مصلحت آپ نے دیکھی ہوگی۔ قاضی نے کہا ہے کہ انبیا جیسا کہ انکا کوئی

المرأة تحوز ثلاثة مواريث عتيقها ولقيطها وولدها الذي لاعنت عنه هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث محمد بن حرب على هذا الوجه **اخر الفرائض** بسم الله الرحمن الرحيم **ابواب** الوصايا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

باب ما جاء في الوصية بالثلث **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان عن الزهري عن عامر بن سعد بن ابي وقاص عن ابيه قال مرضت عام الفتح مرضا اشفيت منه على الموت فاتاني رسول الله صلى الله عليه وسلم يعودني فقلت يا رسول الله ان لي مالا كثيرا وليس يرثني الا ابنتي افاوصي بمالي كله قال لا قلت فثلثي مالي قال لا قلت فالشطر قال لا قلت فالثلث قال الثلث والثلث كثير انك ان تذر ورثتك اغنياء خير من ان تذرهم عالة يتكففون الناس انك لن تنفق نفقة الا اجرت فيها حتى اللقمة ترفعها الى في امرأتك قال قلت يا رسول الله اخلف عن هجرتي قال انك لن تخلف بعدي فتعمل عملا تريد به وجه الله الا ازددت به رفعة ودرجة ولعلك ان تخلف حتى ينتفع بك اقوام ويضر بك اخرون اللهم امض لاصحابي هجرتهم ولا تردهم على اعقابهم لكن البائس سعد بن خولة يرثي له رسول الله صلى الله عليه وسلم ان مات بمكة وفي الباب عن ابن عباس هذا حديث حسن صحيح وقد روى هذا الحديث من غير وجه عن سعد بن ابي وقاص والعمل على هذا عند اهل العلم انه ليس للرجل ان يوصي باكثر من الثلث وقد استحب بعض اهل العلم ان ينقص من الثلث لقول رسول الله صلى الله عليه وسلم والثلث كثير **حدثنا** نصر بن علي نا عبد الصمد بن عبد الوارث نا نصر بن علي ثنا الاشعث بن جابر عن شهر بن حوشب عن ابي هريرة

انه حدثه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

عورت تین قسم کے ورثہ لیتی ہے اپنے آزاد کردہ کی اور اپنے لقطہ کی اور اپنے اولاد کی کہ جس سے اُسنے لعان کی ہے یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر محمد بن حرب کے اسی طریق سے۔ **فرائض** کے مسائل تمام ہوے بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ **ابواب** وصیتوں کے بیان میں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں **باب** تہائی کے ساتھ وصیت کرنے کے بیان میں۔ **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ کہا اُسنے میں فتح مکہ کے سال ایسا بیمار ہوا کہ مجھے اپنے مرنیکا خوف پیدا ہوا سو میرے پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے آئے پس میں نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس بہت مال ہے اور سوائے ایک بیٹی کے اور کوئی میرا وارث نہیں کیا میں اپنے تمام مال کی وصیت کر دوں فرمایا آپ نے نہیں میں نے کہا دو تہائی کی وصیت کروں فرمایا آپ نے نہیں میں نے کہا نصف مال کی۔ فرمایا آپ نے نہیں میں نے کہا تہائی مال کی فرمایا آپ نے تہائی کی اور تہائی ہی بہت ہے۔ اگر تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑے بہتر ہے اس سے کہ انکو محتاج چھوڑے کہ مانگیں لوگوں سے ہتیلی پھیلا کر۔ اور جو کچھ کہ تو خرچ کریگا اسکا ضرور ثواب پاویگا یہانتک کہ لقمہ جو اپنی جورو کے منہہ میں ڈالیگا یعنے اسکا بھی ثواب ملیگا۔ کہا سعد نے پھر میں نے کہا یا رسول اللہ کیا میں اپنی ہجرت سے چھوڑا جاؤنگا فرمایا آپ نے اگر تو بیماری کے سبب میرے پیچھے یعنے مکہ میں چھوڑا جاویگا اور کوئی کام خدا کی رضامندی کا کرتا رہیگا تو ضرور تیرا مرتبہ اور درجہ بلند ہوگا۔ اور شاید کہ تو چھوڑا جاویگا یعنے تیری زندگی بہت ہوگی یہانتک کہ نفع پاوینگے تجھسے بہت گروہ۔ اور ضرر پاوینگے تجھسے اور لوگ۔ یعنے تیرے جہاد سے مسلمانوں کو قوت ہوگی اور کافروں کو ضرر۔ اے اللہ جاری اور قائم رکھ اپنے اصحاب کی ہجرت کو اور نہ پھیر انکو ایڑیوں کے بل۔ لیکن نہایت محتاج سعد بن خولہ ہے یعنے باوجود ہجرت کے پھر مکہ میں آکر مر گیا۔ رنج سے وارث کیے اللہ علیہ وسلم انکے مکہ میں مر جانیکا بہت افسوس کرتے تھے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ حدیث غیر اس وجہ سے بھی سعد بن ابی وقاص سے مروی ہے۔ اور عمل اہل علم کے نزدیک اسیپر ہے کہ کسی آدمی کو جائز نہیں کہ زیادہ تہائی سے وصیت کرے۔ اور بعض اہل علم نے تہائی سے کم وصیت کرنے کو مستحب جانا ہے کیونکہ آپ نے فرمایا ہے کہ تہائی بہت ہے۔ **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الصمد بن عبد الوارث نے کہا حدیث کی ہمسے نصر بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے اشعث بن جابر نے شہر بن حوشب سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ اُسنے اسکو حدیث کی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے

۱ سعد کو مکہ میں رہنے کا اسواسطے رنج تھا کہ مہاجرین نے کے کا رہنا خدا کے واسطے چھوڑا تھا تو اسمیں پھر رہنا مکروہ جانتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ اگر خدا کی طرف سے رہنا ہو تو عبادت کا ثواب میں نقصان نہیں پھر آپ نے سعد کی زندگی کا اشارہ فرمایا چنانچہ حضرت سعد نے بعد حضرت عمر فاروق کی خلافت میں ملک عراق کو فتح کیا پھر آپ نے باقی مہاجرین کے واسطے دعا کی کہ ایمان اور ہجرت پر ثابت رہیں بعد اسکے

عن سعيد بن المسيب عن النبي صلى الله عليه وسلم **باب** ماجاء في الرجل يسلم على يدى الرجل **حدثنا** ابو كريب نا ابواسامة وابن نمير ووكيع عن عبد العزيز بن عمر بن عبد العزيز عن عبد الله بن موهب وقال بعضهم عن عبد الله بن وهب عن تميم الداري قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم ما السنة في الرجل من اهل الشرك يسلم على يد رجل من المسلمين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هو اولى الناس بمحياه ومماته هذا حديث لا نعرفه الا من حديث عبد الله بن وهب ويقال ابن موهب عن تميم الداري وقد ادخل بعضهم بين عبد الله بن موهب وبين تميم الداري قبيصة بن ذويب وروا يحيى بن حمزة عن عبد العزيز بن عمر وزاد فيه عن قبيصة بن ذويب وهو عندي ليس بمتصل والعمل على هذا عند بعض اهل العلم وقال بعضهم يجعل ميراثه في بيت المال وهو قول الشافعي واحتج بحديث النبي صلى الله عليه وسلم ان الولاء لمن اعتق **حدثنا** قتيبة نا ابن لهيعة عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ايما رجل عاهر بحرة او امة فالولد ولد زنا لا يرث ولا يورث وقد روى غير ابن لهيعة هذا الحديث عن عمرو بن شعيب والعمل على هذا عند اهل العلم ان ولد الزنا لا يرث من ابيه **باب** من يرث الولاء **حدثنا** قتيبة نا ابن لهيعة عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يرث الولاء من يرث المال هذا حديث ليس اسناده بالقوي **حدثنا** هارون ابوموسى المستملي البغدادي نا محمد بن حرب نا عمر بن روبة التغلبي عن عبد الواحد بن عبد الله بن بسر النصري عن واثلة بن الاسقع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ **باب** اس بیان میں کہ ایک مرد دوسرے مرد کے ہاتھ پر اسلام لائے **حدیث** کی ہمسے ابوکریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابواسامہ اور ابن نمیر اور وکیع نے عبد العزیز بن عمر بن عبد العزیز سے اُسنے عبد اللہ بن موہب سے اور کہا بعض نے عبد اللہ بن وہب سے اُسنے تمیم داری سے کہا اُسنے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کیا طریق ہے اُس شخص کے حق میں جو مشرکوں میں سے کسی مرد مسلمان کے ہاتھ پر اسلام لائے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص اسکے جینے[1] اور مرنے میں اسکے ساتھ اوروں سے زیادہ حقدار ہے۔ اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر طریق عبد اللہ بن وہب سے اور کہا گیا ہے کہ ابن موہب راوی ہے تمیم داری سے۔ اور بعضوں نے درمیان عبد اللہ بن موہب اور تمیم داری کے قبیصہ بن ذویب کو داخل کیا ہے۔ اور روایت کیا ہے اسکو یحیی بن حمزہ نے عبد العزیز بن عمر سے اور اُسنے اسمیں قبیصہ بن ذویب کو زیادہ کیا ہے اور یہ میرے نزدیک متصل نہیں ہے۔ اور بعض اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے اور بعض نے کہا ہے اُسکی میراث بیت المال میں رکھی جائے اور یہ قول ہے امام شافعی کا اور اُنھوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے حجت پکڑی ہے کہ ولا اُس شخص کے لئے ہے جو اُسکو آزاد کرے[2] **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مرد کسی عورت حرہ یا لونڈی سے زنا کرے تو اُسکی اولاد ولد الزنا ہے نہ وہ وارث ہوتی ہے اور نہ اُسکا کوئی وارث ہوتا ہے۔ اور غیر ابن لہیعہ نے اس حدیث کو عمرو بن شعیب سے روایت کیا ہے۔ اور عمل اہل علم کے نزدیک اسپر ہے کہ ولد الزنا اپنے باپ زانی سے وارث نہیں ہوتا۔ **باب** کون شخص ولا کا وارث ہوتا ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ولا کا وہ شخص وارث ہوسکتا ہے جو مال کا وارث ہوتا ہے۔ اس حدیث کی اسناد قوی نہیں ہے **حدیث** کی ہمسے ابوموسی مستملی بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن حرب نے کہا حدیث کی ہمسے عمر بن روبہ تغلبی نے عبد الواحد بن عبد اللہ بن بسر نصری سے اُسنے واثلہ بن اسقع سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے

---

[1] بعض لوگوں نے اسکے یہ معنے بیان کئے ہیں کہ وہ شخص حیات میں اسکی نصرت کا اور بعد مرنے کے اسپر نماز پڑھنے کے واسطے زیادہ حقدار ہے۔ مگر صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث مولی الموالات کے توارث کے واسطے دلیل ہے یعنے اسکے یہ معنے ہیں کہ جب کوئی اور وارث نہ رہجائے کہ جنکا حق اس سے مقدم ہے تو پھر یہ حقدار اور لوگوں سے زیادہ ہے۔ اور امام شافعی وغیرہ نے جو اس حدیث پر عبد العزیز کی وجہ سے طعن کیا درست نہیں کیونکہ عبد العزیز صحیحین کا راوی ہے اور یحیی بن معین نے اسکی توثیق کی ہے پس یہ حدیث قابل استدلال کے درست ہوگی ۱۲

[2] اس حدیث سے مولا موالات کی نفی نہیں ہوسکتی کیونکہ یہ تو مسلم ہے کہ آزاد کرنے والے کی موجودگی میں مولا موالات کا کوئی حق نہیں کلام تو اسمیں ہے کہ اسکے عدم موجودگی میں اسکا حق ہے تو حدیث باب سے

وقال العارية مؤداة والمنحة مردودة والدين مقضى والزعيم غارم وفى الباب عن عمرو بن خارجة وانس بن مالك هذا حديث حسن وقد روى عن ابى امامة عن النبى صلى الله عليه وسلم من غير هذا الوجه ورواية اسمٰعيل بن عياش عن اهل العراق واهل الحجاز ليس بذلك فيما ينفرد به لانه روى عنهم مناكير وروايته عن اهل الشام اصح هكذا قال محمد بن اسمٰعيل سمعت احمد بن الحسن يقول قال احمد بن حنبل اسمٰعيل بن عياش اصلح بدلا من بقية ولبقية احاديث مناكير عن الثقات وسمعت عبد الله بن عبد الرحمٰن يقول سمعت زكريا بن عدى يقول قال ابو اسحٰق الفزارى خذوا من بقية ما حدث من الثقات ولا تاخذوا من اسمٰعيل بن عياش ما حدث عن الثقات ولا غير الثقات **حدثنا** قتيبة نا ابو عوانة عن قتادة عن شهر بن حوشب عن عبد الرحمٰن بن غنم عن عمرو بن خارجة ان النبى صلى الله عليه وسلم خطب على ناقته وانا تحت جرانها وهى تقصع بجرتها وان لعابها يسيل بين كتفى فسمعته يقول ان الله عزوجل اعطى كل ذى حق حقه فلا وصية لوارث والولد للفراش وللعاهر الحجر هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء يبدأ بالدين قبل الوصية **حدثنا** ابن ابى عمر نا سفيان بن عيينة عن ابى اسحٰق الهمدانى عن الحارث عن على ان النبى صلى الله عليه وسلم قضى بالدين قبل الوصية وانتم تقرؤن الوصية قبل الدين والعمل على هذا عند عامة اهل العلم انه يبدأ بالدين قبل الوصية **باب** ما جاء فى الرجل يتصدق او يعتق عند الموت **حدثنا** بندار نا عبد الرحمٰن بن مهدى نا سفيان عن ابى اسحٰق عن ابى حبيبة الطائى قال اوصى الى اخى بطائفة من ماله فلقيت ابا الدرداء فقلت ان اخى اوصى الى بطائفة من ماله

اور فرمایا آپ نے جو چیز عاریۃً[1] لی ہو وہ ادا کیجائے اور منحہ رد کیجائیگی اور قرض ادا کیا جاویگا۔ اور کفیل ضامن ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے عمرو بن خارجہ اور انس بن مالک سے رضی اللہ عنہما۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور غیر اس وجہ سے بواسطہ ابی امامہ کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ اور روایت اسمٰعیل بن عیاش کی جو اہل عراق اور اہل حجاز سے ہو وہ روایت ٹھیک نہیں اس صورت میں کہ وہ اسمیں متفرد ہو یعنے اسکے ساتھ کوئی اور اسکا متابع نہو۔ کیونکہ وہ اُنسے منکر حدیثیں روایت کرتا ہے۔ اور روایت اسکی اہل شام سے صحیح ہے۔ ایسا ہی محمد بن اسمٰعیل بخاری نے کہا ہے میں نے احمد بن حسن سے سنا کہ وہ کہتے فرمایا ہے احمد بن حنبل نے اسمٰعیل بن عیاش بقیہ سے بدل میں بہتر ہے۔ اور بقیہ ثقوں سے منکر حدیثیں روایت کرتا ہے۔ اور سنا میں نے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن سے کہ کہتا سنا میں نے زکریا بن عدی سے کہ کہتا کہا ابو اسحاق فزاری نے بقیہ سے وہ حدیثیں لینو جو ثقوں سے روایت کرے اور اسمٰعیل بن عیاش سے نہ لو خواہ وہ ثقوں سے روایت کرے یا غیر ثقوں سے۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے قتادہ سے اُسنے شہر بن حوشب سے اُسنے عبد الرحمٰن بن غنم سے اُسنے عمرو بن خارجہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اونٹنی پر خطبہ پڑھا اور میں اُسکی گردن کے نیچے تھا اور وہ اپنی جگالی کو چبائی تھی اور اُسکا لعاب درمیان میرے کاندھوں کے چلتا تھا یعنے میرے کاندھوں پر اُسکا لعاب گرتا تھا پس میں نے آپ سے سنا کہ فرماتے تھے بیشک اللہ تعالیٰ نے ہر ذی حق کو اُسکا حق دیدیا ہے پس اب وصیت وارث کے لئے جائز نہیں اور اولاد صاحب فراش کے لئے ہے اور زانی کے لئے پتھر۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ وصیت کے پہلے قرض شروع کیا جاوے یعنے وصیت سے پہلے اُسکو ادا کرنا چاہیئے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے ابی اسحاق ہمدانی سے اُسنے حارث سے اُسنے علی سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے وصیت سے پہلے قرض کے ادا کرنیکا حکم دیا ہے حالانکہ تم پڑھتے ہو کہ وصیت قرض سے پہلے ہے۔ اور عام اہل علم کے نزدیک عمل اسپر ہے کہ قرض وصیت سے پہلے شروع کیا جاوے۔ **باب** اس شخص کے بیان میں جو موت کے وقت صدقہ کرے یا غلام آزاد کرے **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی اسحاق سے اُسنے ابی حبیبہ طائی سے کہا اُسنے مجھے میرے بھائی نے اپنے ایک حصے مال کی وصیت کی پھر میں ابا درداء کو ملا اور اس سے کہا مجھے میرے بھائی نے اپنے ایک حصے مال کی وصیت کی ہے

[1] یعنے جو چیز عاریۃً لی ہے مستعیر کو وہ ادا کرنی ہوگی۔ طیبی نے کہا ہے یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ جو چیز عاریۃً لی ہے اگر وہ تلف ہو جائے تو مستعیر پر اسکی ضمانت واجب ہے یہی مذہب ہے ابن عباس اور ابو ہریرہ اور عطا اور شافعی اور احمد کا اور شریح اور حسن نخعی اور ابو حنیفہ اور ثوری اس طرف گئے ہیں کہ وہ اسکے ہاتھ بطور امانت کے ہے تو اسکے تلف ہونے سے ضمانت نہ ہوگی مگر اس صورت میں کہ وہ خود تعدی کرے۔ اور یہی مروی ہے حضرت علی اور ابن مسعود سے قولہ اور منحہ رد کیجائیگی یعنے جو چیز کسی کو بطور احسان کے چند روز تک دیجاوے تو وہ اسکو رد کرنی پڑے گی یہ نہیں کہ اسکا مالک بنجائے مثلاً اگر کوئی کسی کو بکری دودھ پینے کے لئے دے یا کوئی میوہ دار درخت پھل کھانے کے لئے یا زمین زراعت کرنے کے لئے تو اسکو بعد حاصل کرنے فائدہ کے واپس کرنا ہوگا اس سے وہ مالک نہیں ہو جاتا۔ اور کفیل نے جو اپنے ذمے قرض اٹھایا ہے وہ اسکے ادا کرنیکا ضامن ہے یعنے اسکو ادا کرنا

ان الرجل لیعمل والمرأة بطاعة الله ستین سنة ثم یحضرهم الموت فیضاران فی الوصیة فیجب لهما النار ثم قرأ علی ابوهریرة من بعد وصیة یوصی بها او دین غیر مضار وصیة من الله الی قوله ذلک الفوز العظیم هذا حدیث حسن غریب من هذا الوجه ونصر بن علی الذی روی عن اشعث بن جابر هو جد نصر الجهضمی **باب** ما جاء فی الحث علی الوصیة **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان عن ایوب عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما حق امرأ مسلم یبیت لیلتین وله ما یوصی فیه الا ووصیته مکتوبة عنده هذا حدیث حسن صحیح وقد روی عن الزهری عن سالم عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه **باب** ما جاء ان النبی صلی الله علیه وسلم لم یوص **حدثنا** احمد بن منیع نا ابو قطن نا مالک بن مغول عن طلحة بن مصرف قال قلت لابن ابی اوفی اوصی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا قلت وکیف کتبت الوصیة وکیف امر الناس قال اوصی بکتاب الله تعالی هذا حدیث حسن صحیح لا نعرفه الا من حدیث مالک بن مغول **باب** ما جاء لا وصیة لوارث **حدثنا** هناد وعلی بن حجر قالا نا اسمعیل بن عیاش نا شرحبیل بن مسلم الخولانی عن ابی امامة الباهلی قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول فی خطبته عام حجة الوداع ان الله تبارک وتعالی قد اعطی کل ذی حق حقه فلا وصیة لوارث الولد للفراش وللعاهر الحجر وحسابهم علی الله تعالی ومن ادعی الی غیر ابیه او انتمی الی غیر موالیه فعلیه لعنة الله المتابعة الی یوم القیمة لا تنفق امرأة من بیت زوجها الا باذن زوجها قیل یا رسول الله ولا الطعام قال ذاک افضل اموالنا

کتنے[1] مرد اور عورتین اللہ تعالی کی عبادت مین ساٹھ برس عمل کرتے رہتے ہین پھر انکو موت آتی ہے تو وصیت مین ضرر[1] کرتے ہین پس انکے لئے آگ واجب ہو جاتی ہے۔ پھر ابوہریرہ نے اُسکی تصدیق کے واسطے یہ آیت پڑھی من بعد وصیة یوصی بها او دین غیر مضار وصیة من الله الی قوله ذلک الفوز العظیم یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب ہے۔ اور نصر بن علی کہ جسنے اشعث بن جابر سے روایت کی ہے وہ نصر جہضمی کا دادا ہے۔ **باب** وصیت پر برانگیختہ کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ایوب سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک مرد مسلمان کا حق ہے جو دو راتین گذارے اور اسکے پاس اسقدر مال ہو کہ اُسمین وصیت ہو سکتی ہے یہ کہ اُسکے پاس وصیت لکھی ہوئی موجود ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور مروی ہے زہری سے اُسنے روایت کی سالم سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ **باب** اس بیان مین کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی وصیت نہین کی **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابو قطن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن مغول نے طلحہ بن مصرف سے کہا اُسنے مین نے ابن ابی اوفی سے کہا کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی وصیت کی ہے کہا اُسنے نہین مین نے کہا[2] اور کسطرح وصیت لکھی گئی اور کسطرح لوگ اسکا حکم دئے گئے ہین کہا اُسنے آنحضرت نے کتاب اللہ کی وصیت کی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق مالک بن مغول سے **باب** اس بیان مین کہ وارث کے لئے وصیت جائز نہین **حدیث** کی ہمسے ہناد اور علی بن حجر نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن عیاش نے کہا حدیث کی ہمسے شرحبیل بن مسلم خولانی نے ابی امامہ باہلی سے کہا اُسنے سال حجۃ الوداع مین مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ خطبہ مین فرماتے اللہ تعالی نے ہر ذی حق کو اسکا حق دیدیا ہے سوا اب وارث کے لئے وصیت جائز نہین۔ اولاد صاحب[3] فراش کی ہے اور زانی کے لئے پتھر اور حساب انکا اللہ تعالی پر ہے۔ اور جو کوئی اپنے باپ کے سوا کسی اور کا دعوی کرے یا اپنے غیر والیون کی طرف منسوب ہو تو اُسپر قیامت تک پے درپے اللہ کی لعنت ہے۔ چاہیے کہ کوئی عورت اپنے خاوند کے گھر سے بغیر اسکے اذن کے خرچ نہ کرے کسی نے کہا یا رسول اللہ اور طعام بھی نہ صرف کرے فرمایا آپ نے یہ تو ہمارے تمام مالون سے عمدہ مال ہے۔

[1] یعنے ایسی وصیت کرتے ہین جو جائز نہین ہوتی مثلاً تہائی سے زائد ۱۲ [2] یعنے جب آنحضرت نے خود کوئی وصیت نہین فرمائی تو پھر وصیت لوگون پر کیونکر فرض ہوئی اور کیونکر لوگون کو اسکا امر ہوا اُسنے جواب دیا کہ آنحضرت نے تو کتاب اللہ کی وصیت کی کہ اُسکے ساتھ تمسک رکھنا کسی مال وغیرہ کی وصیت نہین کی جیسا کہ شیعہ زعم رکھتے ہین کیونکہ آنحضرت کے پاس اسقدر مال وافر ہوتا ہی نہین تھا کہ وصیت کے واسطے باقی رہے۔ اور چونکہ آپ نے کتاب اللہ کی وصیت کی ہے اور اسمین حکم ہے کہ وصیت کرو اسواسطے لوگون پر وصیت لکھی گئی ہے ۱۲ [3] عورت کو فرش اسلئے فرمایا کہ مرد اسکو اپنا فرش بناتا ہے یعنے اولاد صاحب فراش کے ہو گی خواہ وہ زوج ہو یا مالک یا وطی شبہ سے ہوئی ہو۔ اور زانی کا اسمین کچھ حصہ نہین اسکو تو اسکے فعل کے بدلے حد ماری جاوے۔ اور تورپشتی نے کہا ہے یعنے اس عبارت سے کہ زانی کے لئے پتھر ہین یہ ہین کہ اسکے لئے خسارہ ہی یعنے اسکا اولاد مین کچھ حصہ نہین اور اسکے معنے رجم کے کرنے درست نہین کیونکہ رجم ہر زنا مین مشروع نہین بلکہ اسی مین ہے جو محصن ہو نہ کوارا اور غیر باپ کا دعوے کرنا یہ کہ اپنے آپ کو غیر کی طرف

حین یحدث بھذا الحدیث اذن لی حتی کنت اقوم الیہ فاقبل راسہ وروی یحیی بن سلیم ھذا الحدیث عن عبید اللہ بن عمر عن نافع
عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو وھم وھم فیہ یحیی بن سلیم والصحیح عن عبید اللہ بن عمر عن عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھکذا رواہ غیر واحد عن عبید اللہ بن عمر وتفرد عبد اللہ بن دینار بھذا الحدیث **باب** ماجاء
فی من تولی غیر موالیہ او ادعی الی غیر ابیہ **حدثنا** ھناد نا ابو معاویۃ عن الاعمش عن ابراھیم التیمی عن ابیہ قال خطبنا علی فقال
من زعم ان عندنا شیئا نقرؤہ الا کتاب اللہ وھذہ الصحیفۃ صحیفۃ فیھا اسنان الابل واشیاء من الجراحات فقد کذب وقال فیھا
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ حرم ما بین عیر الی ثور فمن احدث فیھا حدثا او اوی محدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ و
الناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ یوم القیمۃ صرفا ولا عدلا ومن ادعی الی غیر ابیہ او تولی غیر موالیہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس
اجمعین لا یقبل منہ صرف ولا عدل وذمۃ المسلمین واحدۃ یسعی بھا ادناھم ھذا حدیث حسن صحیح وروی بعضھم عن الاعمش
عن ابراھیم التیمی عن الحارث بن سوید عن علی نحوہ وقد روی من غیر وجہ عن علی **باب** ماجاء فی الرجل ینتفی من ولدہ
حدثنا عبد الجبار بن العلاء العطار وسعید بن عبد الرحمن المخزومی قالا نا سفیان عن الزھری عن سعید بن المسیب
عن ابی ھریرۃ قال جاء رجل من فزارۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان امرأتی ولدت غلاما اسود فقال لہ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھل لک من ابل قال نعم قال فما الوانھا قال حمر قال فھل فیھا اورق قال نعم ان فیھا لورقا قال انی اتاھا ذلک

جب یہ حدیث کہتی تھی مجھے اذن دیتا کہ مین اسکی طرف کھڑا ہوتا اور اسکے سر پہ بوسہ دیتا۔ اور روایت کیا ہے یحیی بن سلیم نے اس حدیث کو
عبید اللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ ایسا ہی اس حدیث کو کئی ایک نے عبید اللہ
بن عمر سے روایت کیا ہے۔ اور عبد اللہ بن دینار اس حدیث سے متفرد ہوا ہے۔ **باب** اس بیان مین کہ غیر اپنے والیون کو والی بناوے یا اپنے
غیر باپ کا دعوے کرے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابراہیم تیمی سے اُسنے اپنے
باپ سے کہا اُسنے ہمکو حضرت علی نے خطبہ سنایا اور کہا جو کوئی یہ کہے کہ ہمارے پاس سوا کتاب اللہ اور اس صحیفہ کے کوئی اور
چیز ہے کہ جسکو ہم پڑھتے ہون (اس صحیفہ مین اونٹون کے دانتون کی دیت اور احکام جراحات کے لکھے ہین) تو اُسنے جھوٹ بولا۔
اور کہا حضرت علی نے اسمین یہ بھی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ عیر[1] سے ثور تک حرم ہے سو جو کوئی اسمین بدعت
نکالے یا کسی بدعتی کو جگہ دے تو اُسپر اللہ تعالی اور فرشتون اور لوگون کی سب کی لعنت ہے اس سے قیامت کے دن کوئی فرض
اور کوئی نفل قبول نہ کیا جاویگا۔ اور جو کوئی اپنے غیر باپ کی طرف دعوے کرے یا اپنے غیر والیون کو والی بناوے تو اُسپر اللہ تعالی
اور فرشتون اور لوگون سب کی لعنت ہے کوئی اس سے فرض اور نفل قبول نہ کیا جاویگا۔ اور پناہ سب مسلمانون کی ایک ہے اُسکے
ساتھ ادنی مسلمان بھی کوشش کر سکتا ہے۔ یعنے اگر ادنی مسلمان بھی کسی کو پناہ دیدے تو کسی کو اسکا توڑنا حلال نہین۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا ہے بعض نے اعمش سے اُسنے ابراہیم تیمی سے اُسنے حارث بن سوید سے اُسنے علی سے مثل اسکے
اور کئی وجہ سے حضرت علی سے مروی ہے۔ **باب** اس شخص کے بیان مین جو اپنی اولاد کی نفی کرے **حدیث** کی ہمسے عبد الجبار
بن علاء عطار اور سعید بن عبد الرحمن مخزومی سے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے سعید بن مسیب سے
اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے ایک مرد قبیلہ فزارہ سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میری عورت نے
سیاہ لڑکا جنا ہے پس اسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا کیا تیرے پاس اونٹ ہین کہا اُسنے ہان فرمایا آپ نے انکا کیا رنگ ہے
کہا اُسنے سرخ فرمایا آپ نے کیا انمین کوئی سیاہ رنگ بھی ہے کہا اُسنے ہان انمین سیاہ رنگ بھی ہین فرمایا آپ نے وہ انمین کہان سے آگئے

[1] عیر اور ثور دو پہاڑون کا نام ہے عیر تو مدینہ مین مشہور پہاڑ ہے اور ثور مکہ مین ہے جسمین وہ غار ہے کہ جسمین آنحضرت ہجرت کے روز چھپے تھے اور بعض روایتون مین آیا ہے کہ عیر سے احد تک
حرم ہے تو اس صورت مین ثور کے لفظ کی راوی سے غلطی ہوگی اگرچہ اکثر روایات مین یہی لفظ ہے اور بعضون نے کہا عیر مکہ مین پہاڑ ہے تو اس صورت مین یہ معنے ہونگے کہ جسقدر مکہ مین عیر سے
ثور تک حرم ہے اسیقدر مدینہ مین ہے اس مسئلہ مین اختلاف ہے مذہب امام ابو حنیفہ کا یہ ہے کہ معنے حرمت کے محض تعظیم اور تکریم کے ہین کوئی اور احکام مثل شکار کی حرمت اور درخت کے کاٹنے کی
ممانعت اور لزوم جزا کا اس سے ثابت نہین اور جو کوئی یہ کام کریگا وہ گنہگار رہوگا اسپر کوئی جزا واجب نہین ہوگی اور بعض علما کا یہ مذہب ہے کہ اسمین جزا ہے مثل مکہ کے اور

ذ بن ترى لى وضعه فى الفقراء والمساكين او المجاهدين فى سبيل الله قال اما انا فلو كنت لما عدلت بالمجاهدين سمعت رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقول مثل الذى يعتق عند الموت كمثل الذى يهدى اذا شبع هذا حديث حسن صحيح **باب حدثنا** قتيبة نا الليث عن ابن
شهاب عن عروة ان عائشة اخبرته ان بريرة جاءت تستعين عائشة فى كتابتها ولم تكن قضت من كتابتها شيئا فقالت لها عائشة
ارجعى الى اهلك فان احبوا ان اقضى عنك كتابتك ويكون ولاؤك لى فعلت فذكرت ذلك بريرة لاهلها فابوا وقالوا ان شاءت ان تحتسب
عليك ويكون لنا ولاؤك فلتفعل فذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم ابتاعى فاعتقى فانما الولاء
لمن اعتق ثم قام رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما بال اقوام يشترطون شروطا ليست فى كتاب الله من اشترط شرطا ليس فى
كتاب الله فليس له وان اشترط مائة مرة هذا حديث حسن صحيح وقد روى من غير وجه عن عائشة والعمل على هذا عند اهل العلم
ان الولاء لمن اعتق **ابواب** الولاء والهبة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء ان الولاء لمن اعتق **حدثنا**
بندار نا عبد الرحمن بن مهدى نا سفيان عن منصور عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة انها ارادت ان تشترى بريرة فاشترطوا الولاء
فقال النبى صلى الله عليه وسلم الولاء لمن اعطى الثمن او لمن ولى النعمة وفى الباب عن ابن عمر وابى هريرة وهذا حديث حسن صحيح والعمل على
هذا عند اهل العلم **باب** النهى عن بيع الولاء وهبته **حدثنا** ابن ابى عمر نا سفيان بن عيينة نا عبد الله بن دينار سمع عبد الله
بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع الولاء وهبته هذا حديث حسن صحيح لا نعرفه الا من حديث عبد الله بن دينار عن ابن عمر
عن النبى صلى الله عليه وسلم وقد رواه شعبة وسفيان الثورى ومالك بن انس عن عبد الله بن دينار ويروى عن شعبة
قال لوددت ان عبد الله بن دينار

پس آپ مجھے اُسکے رکھنے کا کہاں حکم دیتے ہیں فقیروں میں یا مسکینوں میں یا غازیوں میں کہا اُسنے بہرحال اگر میں ہوتا تو میں غازیوں
کے ساتھ کسی کو برابر نہ کرتا۔ (پھر کہا) سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے مثال اس شخص کی جو موت کے وقت آزاد
کرتا ہے مثل مثال اس شخص کے ہے جو پیٹ بھرے کے وقت ہدیہ بھیجتا ہے یعنے اُسکا ثواب صحت کے ہدیہ کے برابر نہیں ہوتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
باب حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے اُسنے عروہ سے یہ کہ حضرت عائشہ نے اسکو خبر دی ہے
کہ بریرہ عائشہ کے پاس اپنی کتابت میں مدد لینے کے واسطے آئی اور اُسنے اپنی کتابت سے ابھی کچھ ادا نہیں کیا تھا سو حضرت عائشہ نے اس سے
کہا اپنے مالکوں کے پاس جا سو اگر وہ اس بات کو دوست رکھیں کہ میں تجھسے تیری کتابت ادا کر دوں اور ولا تیری میرے لیے ہو تو میں کر گذرتی
ہوں پس بریرہ نے اپنے مالکوں سے اسکا ذکر کیا سو اُنھوں نے انکار کیا اور کہنے لگے اگر عائشہ یہ چاہتی ہے کہ تجھپر خرچ کرکے ثواب لینا چاہے اور تیری
ولا ہمارے لیے ہی تو کرے۔ (عائشہ کہتی ہیں) پھر میں نے یہ بات آنحضرت کے پاس ذکر کی پس آنحضرت نے عائشہ سے کہا خرید لے اور اسکو آزاد کر
بیشک ولا اُسی شخص کے لئے ہے جو آزاد کرے پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوے اور کہنے لگے کیا حال ہے اُن قوموں کا جو ایسی شرطیں
کرتی ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں ہیں جو کوئی ایسی شرط کرے جو کتاب اللہ میں نہ ہو تو وہ اُسکو جائز نہیں اگرچہ سو بار شرط کرے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے
اور بغیر اس وجہ سے بھی حضرت عائشہ سے مروی ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسپر ہے کہ ولا اس شخص کے لیے ہے جو آزاد کرے **ابواب**
ولا اور ہبہ کے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں **باب** اس بیان میں کہ ولا اس شخص کے لئے ہے جو آزاد کرے **حدیث**
کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے منصور سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے اسود سے اُسنے
عائشہ سے یہ کہ اُسنے یعنے عائشہ نے بریرہ کے خریدنیکا ارادہ کیا پس اُسکے مالکوں نے ولا کی شرط کی سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
ولا اُس شخص کے لئے ہے جو قیمت دے یا نعمت کا والی ہو۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور ابی ہریرہ سے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اہل
علم کے نزدیک اسی پر ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ ولا کا بیچنا اور ہبہ کرنا منع ہے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن
عیینہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن دینار نے سنا اُسنے عبد اللہ بن عمر سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ولا کے بیچنے اور ہبہ کرنے سے
منع کیا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عبد اللہ بن دینار سے جو روایت کرتا ہے بواسطہ ابن عمر کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ اور
روایت کیا اسکو شعبہ اور سفیان ثوری اور مالک بن انس نے عبد اللہ بن دینار سے۔ اور مروی ہے شعبہ سے کہ کہا اُسنے البتہ میں دوست رکھتا تھا کہ عبد اللہ بن دینار نے

عن ابن عمر وابن عباس یرفعان الحدیث قال لا یحل لرجل ان یعطی عطیۃ ثم یرجع فیہا الا الوالد فیما یعطی ولدہ ومثل الذی یعطی العطیۃ ثم یرجع فیہا کمثل الکلب اکل حتی اذا شبع قاء ثم عاد فی قیئہ ہذا حدیث حسن صحیح قال الشافعی لا یحل لمن وہب ہبۃ ان یرجع فیہا الا الوالد فلہ ان یرجع فیما اعطی ولدہ واحتج بہذا الحدیث تم الولاء والہبۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم **ابواب** القدر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ماجاء من التشدید فی الخوض فی القدر **حدثنا** عبد اللہ بن معاویۃ الجمحی نا صالح المری عن ہشام بن حسان عن محمد بن سیرین عن ابی ہریرۃ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نتنازع فی القدر فغضب حتی احمر وجہہ حتی کانما فقیٔ فی وجنتیہ الرمان فقال ابہذا امرتم ام بہذا ارسلت الیکم انما ہلک من کان قبلکم حین تنازعوا فی ہذا الامر عزمت علیکم الا تنازعوا فیہ وفی الباب عن عمر وعائشۃ وانس ہذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من ہذا الوجہ من حدیث صالح المری وصالح المری لہ غرائب ینفرد بہا **باب حدثنا** یحیی بن حبیب بن عربی نا المعتمر بن سلیمن نا ابی عن سلیمن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال احتج ادم وموسی فقال موسی یا ادم انت الذی خلقک اللہ بیدہ ونفخ فیک من روحہ اغویت الناس واخرجتہم من الجنۃ قال فقال ادم انت موسی الذی اصطفاک اللہ بکلامہ اتلومنی علی عمل عملتہ کتبہ اللہ علی قبل ان یخلق السموات والارض قال فحج ادم موسی وفی الباب عن عمر وجندب ہذا حدیث حسن غریب من ہذا الوجہ من حدیث سلیمن التیمی عن الاعمش وقد رواہ بعض اصحاب الاعمش عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ وقال بعضہم عن الاعمش

ابن عمر اور ابن عباس سے وہ دونوں حدیث کو مرفوع کرتے ہیں کہ فرمایا آپ نے کسی مرد کو حلال نہیں کہ ہبہ کرکے پھر اسمیں رجوع کرے سوائے والد کے جو اپنے ولد کو کوئی چیز ہبہ کرے۔ اور مثال اس شخص کے جو ہبہ کرکے پھر اسمیں رجوع کرتا ہے مثل مثال اس کتے کے ہے کہ جسنے کھایا تا کہ جب سیر ہوا تو اسنے قے کی پھر اسنے اپنی قے میں عود کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ کہا امام شافعی نے سوائے والد کے اور کسی شخص کو حلال نہیں کہ ہبہ کرکے اسمیں رجوع کرے والد کو جائز ہے کہ جو چیز اسنے اپنے ولد کو دی ہے اسمیں رجوع کرے اور انھوں نے اس حدیث سے حجت پکڑی ہے تمام ہوئے مسائل ولاء اور ہبہ کے بسم اللہ الرحمن الرحیم **ابواب** تقدیر کے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں **باب** تقدیر میں خوض کرنے کی ممانعت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن معاویہ جمحی نے کہا حدیث کی ہمسے صالح مری نے ہشام بن حسان سے اسنے محمد بن سیرین سے اسنے ابی ہریرہ سے کہ کہا اسنے نکلے ہمپر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس حالت میں کہ ہم تقدیر میں تنازع کر رہے تھے پس آپ غضبناک ہوئے یہانتک کہ آپکا چہرۂ مبارک سرخ ہو گیا گویا کہ آپ کے رخساروں مبارک پر انار نچوڑا گیا ہے پھر فرمایا آپ نے کیا تم اسکے ساتھ حکم دیے گئے ہو یا میں اسکے ساتھ تمھاری طرف بھیجا گیا ہوں۔ بیشک ہلاک ہوئے ہیں وہ لوگ جو تم سے پہلے ہوئے ہیں جبکہ انھوں نے اس امر میں تنازع کیا میں تمکو قسم دیتا ہوں کہ اسمیں جھگڑا نہ کیا کرو۔ اور اس باب میں روایت ہے عمر اور عائشہ اور انس سے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو سوائے طریق صالح مری کے۔ اور صالح مری کی غرائب حدیثیں ہیں وہ انکے ساتھ منفرد ہوا ہے۔ **باب حدیث** کی ہمسے یحیی بن حبیب بن عربی نے کہا حدیث کی ہمسے معتمر بن سلیمان نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے سلیمان اعمش سے اسنے ابی صالح سے اسنے ابی ہریرہ سے اسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ حضرت آدم اور موسی نے اپنے رب کے پاس گفتگو کی پس کہا حضرت موسی نے اے آدم تو ہی وہ ہے کہ جسکو اللہ تعالی نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اپنی روح تجھ میں پھونکی پھر تو نے لوگوں کو گمراہ کیا اور انکو جنت سے نکالا۔ فرمایا آپ نے پھر کہا آدم نے تو ہی وہ موسی ہے کہ تجھکو خدا نے اپنے کلام سے برگزیدہ کیا کیا تو بھی میرے اس عمل پر ملامت کرتا ہے کہ جسکو اللہ تعالی نے مجھپر آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے سے پہلے ہی لکھدیا تھا فرمایا آپ نے تو غالب ہوئے حضرت آدم موسی پر۔ اور اس باب میں روایت ہے عمر اور جندب سے یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب ہے یعنے طریق سلیمان تیمی سے جو راوی ہے اعمش سے۔ اور اسکو بعض اصحاب اعمش نے اعمش سے روایت کیا ہے اسنے ابی صالح سے اسنے ابی ہریرہ سے اسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور کہا بعض نے یہ روایت ہے اعمش سے

[1] یہ گفتگو حضرت موسی کے انتقال کی بعد عالم ارواح میں ہوئی اور جبتک حضرت آدم اس عالم میں زندہ رہے قصور کو اپنی طرف نسبت کرتے رہے۔ اس حدیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آدمی اپنے گناہوں کو تقدیر کی طرف حوالہ کرکے اپکو بے قصور سمجھے اسواسطے کہ عالم اجسام کا قیاس عالم ارواح پر صحیح نہیں۔ شیطان نے اپنا گناہ اس عالم میں تقدیر کی طرف نسبت کیا اور اپکو بے قصور جانا اسی سبب سے ملعون اور مردود ہوا اور حضرت آدم نے قصور کو اپنی طرف نسبت کیا اسی سبب سے مقبول اور محبوب ہوئے۔ آدمیت اور بندگی ادب کا نام ہے اور بے ادبی شیطانی کام ہے شعر

قال لعل عرقا نزعها قال فهذا لعل عرقا نزعه هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء فی القافة **حدثنا** قتيبة نا الليث عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة ان النبی صلی الله عليه وسلم دخل عليها مسرورا تبرق اسارير وجهه فقال الم ترى ان مجززا نظر انفا الى زيد بن حارثة واسامة بن زيد فقال هذه الاقدام بعضها من بعض هذا حديث حسن صحيح وقد روى سفيان بن عيينة هذا الحديث عن الزهری عن عروة عن عائشة وزاد فيه الم ترى ان مجززا مر على زيد بن حارثة واسامة بن زيد وقد غطيا رؤسهما وبدت اقدامهما فقال ان هذه الاقدام بعضها من بعض هكذا ثنا سعيد بن عبد الرحمن وغير واحد عن سفيان بن عيينة عن الزهری وقد احتج بعض اهل العلم بهذا الحديث فی اقامة امر القافة **باب** ما جاء فی حث النبی صلی الله عليه وسلم على الهدية **حدثنا** ازهر بن مروان البصری ثنا محمد بن سوار نا ابو معشر عن سعيد عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم قال تهادوا فان الهدية تذهب وحر الصدر ولا تحقرن جارة لجارتها ولو شق فرسن شاة هذا حديث غريب من هذا الوجه وابو معشر اسمه نجيح مولى بنی هاشم وقد تكلم فيه بعض اهل العلم من قبل حفظه **باب** ما جاء فی كراهية الرجوع فی الهبة **حدثنا** احمد بن منيع نا اسحق بن يوسف الازرق نا حسين المكتب عن عمرو بن شعيب عن طاؤس عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال مثل الذی يعطی العطية ثم يرجع فيها كالكلب اكل حتى اذا شبع قاء ثم عاد فرجع فی قيئه وفی الباب عن ابن عباس وعبد الله بن عمرو **حدثنا** محمد بن بشار نا ابن ابی عدی عن حسين المعلم عن عمرو بن شعيب قال ثنا طاؤس

کہا اُسنے شاید کسی رگ نے اسکو کھینچا ہوگا فرمایا آپ نے پس شاید اسکو بھی کسی رگ نے کھینچا ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** قیافہ دان کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہؓ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اُسکے پاس یعنے حضرت عائشہؓ کے پاس آئے اُس حالت میں کہ آپکا چہرہ مبارک خوشی سے چمکتا تھا پس آپ نے فرمایا کیا تو نہیں دیکھتی کہ اب مجزز نے (نام قیافہ دان) نے زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کی طرف نظر کی اور کہا یہ پانوں بعض کے بعض سے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا ہے سفیان بن عیینہ نے اس حدیث کو زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے۔ اور اُسنے اسمیں یہ زیادتی کی ہے کہ مجزز زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید پر گذرا اس حالت میں کہ انھون نے اپنا سر ڈھانپا تھا اور پانوں انکے ننگے تھے پس کہا اُسنے یہ پانوں بعض کے بعض سے ہیں یعنے آپسمیں باپ بیٹے ہیں۔ ایسا ہی حدیث کی ہمسے سعید بن عبد الرحمن وغیرہ نے سفیان بن عیینہ سے اُسنے زہری سے اور بعض اہل علم نے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے کہ قیافہ دان کا حکم درست ہے۔ **باب** ہدیہ پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا برانگیختہ کرنا **حدیث** کی ہمسے ازہر بن مروان بصری نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن سوار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معشر نے سعید سے اُسنے ابو ہریرہؓ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے آپسمیں ہدیہ بھیجا کرو کیونکہ ہدیہ سینے کے غصے کو دور کرتا ہے۔ اور کوئی عورت دوسری عورت ہمسائے والی کو ہدیہ بھیجنے میں حقیر نہ جانے اگرچہ بکری کے کھر کا ٹکڑا ہو۔ یہ حدیث اس وجہ سے غریب ہے۔ اور ابو معشر کا نام نجیح ہے جو غلام بنی ہاشم کا ہے اور بعض اہل علم نے اسکے حق میں حافظہ کی وجہ سے کلام کیا ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ ہبہ میں رجوع کرنا مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے اسحاق بن یوسف ازرق نے کہا حدیث کی ہمسے حسین معلم نے عمرو بن شعیب سے اُسنے طاؤس سے اُسنے ابن عمرؓ سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مثال اس شخص کے جو کوئی چیز ہبہ کرتا ہے پھر اسمیں رجوع کرتا ہے مثل مثال اس کتے کے ہے کہ جسنے کھایا تا کہ جب سیر ہوا تو اُسنے قے کر دی پھر اُسنے عود کیا اور اپنی قے میں رجوع کیا یعنے اسکو کھانے لگا۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور عبد اللہ بن عمروؓ سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی عدی نے حسین معلم سے اُسنے عمرو بن شعیب سے کہا اُسنے حدیث کی مجھے طاؤس نے

لہ اُسنے جواب دیا بعض اونٹ جو سیاہ رنگ پیدا ہوتے ہیں شاید انکا باعث یہ ہوگا کہ انکے اصول میں سے کوئی سیاہ رنگ اونٹ ہوگا اسکی سیاہی نے اسپر اثر کیا ہوگا وہ سیاہی پشت بہ پشت چلی آتی ہوگی آنحضرت نے فرمایا کہ اس تیرے لڑکے کی مثال بھی یہی ہے کہ شاید اسکے اصول میں بھی کوئی سیاہ رنگ ہوگا جسکی سیاہی سے یہ سیاہ رنگ ہوا فائدہ اسکا یہ ہے کہ ادنی سی علامات دیکھکر اولاد کی نفی کرنی نہیں چاہیئے ۱۲ لہ یہ شخص قیافہ دان عرب میں مشہور تھا اتفاقا مدینہ میں اسکا گذر ہوا العیہ دونوں یعنے زید اور اسامہ ایک چادر میں سر ڈھانپ کر سوئے ہوئے تھے اور پانوں انکے ننگے تھے دیکھکر کہنے لگا کہ یہ قدم بعض کے بعض سے ہیں یعنے آپسمیں یہ باپ بیٹے ہیں سو آنحضرت خوش اسلئے ہوئے کہ اسامہ کا رنگ سیاہ تھا اور زید کا سفید اس سبب سے عرب کے لوگ اسکے نسب میں طعن کرتے تھے جب اس قائف نے جو کہ انکے نزدیک مسلم الثبوت تھا یہ خبر دی تو آپ اس سبب سے خوش ہوئے کہ اب لوگوں پر بھی ایسی حجت جو انکے

وان احدكم ليعمل بعمل اهل النار حتى ما يكون بينه وبينها الا ذراع ثم يسبق عليه الكتاب فيختم له بعمل اهل الجنة فيدخلها هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد نا الاعمش نا زيد بن وهب عن عبد الله بن مسعود قال ثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر مثله وفي الباب عن ابي هريرة وانس سمعت احمد بن الحسن قال سمعت احمد بن حنبل يقول ما رأيت بعيني مثل يحيى بن سعيد القطان هذا حديث حسن صحيح وقد رواه شعبة والثوري عن الاعمش نحوه **حدثنا** محمد بن العلاء نا وكيع عن الاعمش عن زيد نحوه **باب** ما جاء كل مولود يولد على الفطرة **حدثنا** محمد بن يحيى القطعي نا عبد العزيز بن ربيعة البناني نا الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل مولود يولد على الملة فابواه يهودانه وينصرانه ويشركانه قيل يا رسول الله فمن هلك قبل ذلك قال الله اعلم بما كانوا عاملين به **حدثنا** ابو كريب والحسين بن حريث قالا نا وكيع عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه بمعناه قال يولد على الفطرة هذا حديث حسن صحيح وقد رواه شعبة وغيره عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم فقال يولد على الفطرة **باب** ما جاء لا يرد القدر الا الدعاء **حدثنا** محمد بن حميد الرازي وسعيد بن يعقوب قالا نا يحيى بن الضريس عن ابي مودود عن سليمان التيمي عن ابي عثمان النهدي عن سلمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يرد القضاء الا الدعاء ولا يزيد في العمر الا البر وفي الباب عن ابي اسيد هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث يحيى بن الضريس وابو مودود اثنان احدهما يقال له فضة والآخر عبد العزيز بن ابي سليمن احدهما بصري

اور بعض شخص تم میں سے اہل نار کے عمل کرتا رہتا ہے جسکے درمیان اسکے اور نار کے سوائے ایک گز کے فاصلہ نہیں رہتا کہ پھر اسپر کتاب سبقت کرتی ہے اور اسکا اہل جنت کے عملوں پر خاتمہ کرتی ہے پس وہ[1] اسمیں داخل ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے اعمش نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن وہب نے عبد اللہ بن مسعود سے کہا حدیث کی ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پس اُسنے اسیطرح ذکر کیا۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور انس سے سنا میں نے احمد بن حسن سے کہا اُسنے سنا میں نے احمد بن حنبل سے کہتا میں نے اپنی آنکھوں سے کوئی شخص مثل یحیی بن سعید قطان کے نہیں دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا ہے اسکو شعبہ اور ثوری نے اعمش سے مثل اسکے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن علاء نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اعمش سے اُسنے زید سے مثل اسکے **باب** اس بیان میں کہ ہر مولود فطرت پر پیدا ہوتا ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحیی قطعی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن ربیعہ بنانی نے کہا حدیث کی ہمسے اعمش نے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک مولود دین اسلام پر پیدا ہوتا ہے سو والدین اسکو یہودی بناتے ہیں اور نصاری کرتے ہیں اور مشرک کرتے ہیں کسی نے کہا یا رسول اللہ سو جو لوگ آپسے پہلے ہلاک ہو چکے ہیں (انکا کیا حال ہے) فرمایا آپ نے اللہ بہتر جانتا ہے کہ جسکے ساتھ وہ عمل کرنے والے ہوتے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب اور حسین بن حریث نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے وکیع نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے باُمعنی۔ اور کہا کہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا ہے اسکو شعبہ وغیرہ نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور کہا کہ فطرت پر پیدا[2] ہوتا ہے **باب** تقدیر کو سوائے دعا کے کوئی چیز رد نہیں کرتی **حدیث** کی ہمسے محمد بن حمید رازی اور سعید بن یعقوب نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے یحیی بن ضریس نے ابی مودود سے اُسنے سلیمان تیمی سے اُسنے ابی عثمان نہدی سے اُسنے سلمان سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا قضا کو رد کرتی ہے اور نیکی عمر میں زیادتی کرتی ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی اسید سے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق یحیی بن ضریس سے۔ اور ابو مودود دو ہیں ایک کو فضہ کہا جاتا ہے اور دوسرے کو عبد العزیز بن ابی سلیمان ایک انمیں سے بصری ہے

[1] اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک آدمی کو چاہیے کہ اپنے اعمال حسنہ پر مغرور نہ ہو جائے اور خود پسندی اور تکبر اور برے اخلاق سے اجتناب کرے اور ہر وقت خوف اور امید میں رہے اور اگر اس سے برے اعمال بھی صادر ہوں تو بھی خدا کی رحمت عامہ سے ناامید نہ ہو جائے اور اسیطرح سے غیر شخص کے اعمال حسنہ دیکھکر اسکے جنتی ہونیکا یقین نہ کرے اگرچہ اس سے کرامات عجیبہ غریبہ نظر آویں اور نہ کسی کے برے اعمال دیکھکر اسکے دوزخی ہونیکا جزم کرے اگرچہ اس سے تمام قسم کی برائیاں صادر ہوں کیونکہ اعتبار خاتمہ کا ہے اور وہ سوائے عالم الغیب کے کوئی نہیں جانتا کذا قاله علی القاری

[2] یعنے حالت پیدائش میں اسکا اس قسم کا مادہ ہوتا ہے کہ اگر وہ اسی حالت پر چھوڑا جاوے اور کوئی آفت اسکو نہ پہونچے تو وہ اسی حالت پر چلا جاوے یا یہ معنی کہ ہر ایک شخص اسکی معرفت پر پیدا ہوتا ہے اور اسکی ربوبیت کا

عن ابی صالح عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد روی ھذا الحدیث من غیر وجہ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ما جاء فی الشقاء والسعادۃ **حدثنا** بندار نا عبد الرحمٰن بن مھدی نا شعبۃ عن عاصم بن عبید اللہ قال سمعت سالم بن عبد اللہ یحدث عن ابیہ قال قال عمر یا رسول اللہ ارایت ما نعمل فیہ امر مبتدع او مبتدء او فیما قد فرغ منہ قال فیما قد فرغ منہ یا ابن الخطاب وکل میسر اما من کان من اھل السعادۃ فانہ یعمل للسعادۃ واما من کان من اھل الشقاء فانہ یعمل للشقاء وفی الباب عن علی وحذیفۃ بن اسید وانس وعمران بن حصین ھذا حدیث حسن صحیح **اخبرنا** الحسن بن علی الحلوانی نا عبد اللہ بن نمیر ووکیع عن الاعمش عن سعد بن عبیدۃ عن ابی عبد الرحمٰن السلمی عن علی قال بینما نحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو ینکت فی الارض اذ رفع رأسہ الی السماء ثم قال ما منکم من احد الا قد علم قال وکیع الا قد کتب مقعدہ من النار ومقعدہ من الجنۃ قالوا افلا نتکل یا رسول اللہ قال لا اعملوا فکل میسر لما خلق لہ ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء ان الاعمال بالخواتیم **حدثنا** ھناد نا ابو معاویۃ عن الاعمش عن زید بن وھب عن عبد اللہ بن مسعود قال ثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو الصادق المصدوق ان احدکم یجمع خلقہ فی بطن امہ فی اربعین یوما ثم یکون علقۃ مثل ذلک ثم یکون مضغۃ مثل ذلک ثم یرسل اللہ الیہ الملک فینفخ فیہ الروح ویؤمر باربع یکتب رزقہ واجلہ وعملہ وشقی او سعید فوالذی لا الہ غیرہ ان احدکم لیعمل یعمل اھل الجنۃ حتی ما یکون بینہ وبینھا الا ذراع ثم یسبق علیہ الکتاب فیختم لہ بعمل اھل النار فیدخلھا

اُسنے روایت کی ابی صالح سے اُسنے ابی سعید سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ اور یہ حدیث کئی وجہ سے بواسطہ ابی ہریرہؓ کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے **باب** شقاوت اور سعادت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے عاصم بن عبید اللہ سے کہا اُسنے سنا میں نے سالم بن عبد اللہ سے کہ حدیث کرتا تھا اپنے باپ سے کہا اسنے کہ کہا حضرت عمرؓ نے یا رسول اللہ ہمکو خبر دیجئے اُن اعمال کی بابت جو ہم کر رہے ہیں کیا وہ امر نیا پیدا[1] ہوتا ہے یا نیا شروع ہوتا ہے (شک راوی معنے واحد) یا اس سے فراغت ہو چکی ہے۔ فرمایا آپ نے اس سے فراغت ہو چکی ہے اے خطاب کے بیٹے۔ اور ہر ایک امر آسان کیا گیا ہے جسکے واسطے کہ وہ پیدا کیا گیا ہے بہر حال جو کوئی اہل سعادت سے ہوگا تو وہ سعادت کے عمل کریگا اور جو کوئی اہل شقاوت سے ہوگا تو وہ شقاوت کے عمل کریگا۔ اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی اور حذیفہ بن اسید اور انس اور عمران بن حصین سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن صحیح ہے **خبر دی** ہمکو حسن بن علی حلوانی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن نمیر اور وکیع نے اعمش سے اُسنے سعد بن عبیدہ سے اُسنے ابی عبد الرحمٰن سلمی سے اُسنے علی سے کہا اُسنے اُسوقت ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ زمین پر سر ڈالے ہوئے تھے ناگاہ آپ نے آسمان کی طرف سر مبارک اُٹھایا پھر فرمایا کوئی شخص تم میں سے ایسا نہیں ہے کہ معلوم نہیں ہو چکا۔ یعنے اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ فلاں جنتی ہے فلاں دوزخی۔ وکیع نے یہ الفاظ کہے ہیں کہ اسکی جگہ دوزخ اور جنت کی نہ لکھی گئی ہو کہا لوگوں نے یا رسول اللہ کیا ہم پھر توکل نہ کر لیں یعنے عمل چھوڑ کر اپنی اصلی پیدائش پر توکل نہ کر بیٹھیں فرمایا آپ نے کہ نہیں عمل کرو ہر ایک آسان کیا گیا ہے اسکے واسطے جسکے واسطے وہ پیدا ہوا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ اعتبار اعمال کا ساتھ خاتمہ کے ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے زید بن وہب سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے کہا اُسنے ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیث کی ہے اور آنحضرت خود صادق ہیں اور اللہ کی جانب سے سچے کیے گئے ہیں یہ کہ تم میں سے ہر ایک کی پیدائش اسکی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک جمع رکھی جاتی ہے پھر اسکا غلیظ سا خون ہو جاتا ہے مثل اسی کے یعنے چالیس روز میں۔ بعد اسکے گوشت کا ٹکڑا ہو جاتا ہے مثل اسکے یعنے چالیس روز میں پھر اللہ تعالیٰ اسکی طرف فرشتہ بھیجتا ہے سو وہ اسمیں روح پھونکتا ہے اور اسکو چار چیزوں کا حکم ہوتا ہے اسکا رزق اور اجل اور عمل اور شقاوت یا سعادت لکھ لیتا ہے پس قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے سوائے کوئی معبود نہیں بیشک کوئی شخص تم میں عمل اہل جنت کے کرتا رہتا ہے حتے کہ درمیان اسکے اور جنت کے سوائے ایک گز کے فاصلہ نہیں رہتا کہ پھر اسپر کتاب (یعنے تقدیر جو لکھی ہوتی ہے) سبقت کرتی ہے اور اسکا اہل نار کے عمل پر خاتمہ کرتی ہے پس وہ اسمیں داخل ہوتا ہے

[1] حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ جو لوگ بالفعل دنیا میں کام کرتے ہیں کیا پروردگار ان سب کو پہلے سے پیدا کرکے لکھ چکا ہے یا بعد آدمی کے کام کرنیکے لکھے جاتے ہیں فرمایا آپ نے کہ یہ اعمال پہلے سے لکھے گئے ہیں سو جس کسی کی جس قسم کی خلقت ہوتی ہے وہ اسکو اختیار کرتا ہے اور وہی اعمال اسکے آگے آسان ہوتے ہیں ۱۲

وفي الباب عن ابن عمر هذا حديث حسن صحيح غريب وابو قبيل اسمه حيي بن هانئ **اخبرنا** علي بن حجر نا اسمعيل بن جعفر عن حميد عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله اذا اراد بعبد خيرا استعمله فقيل كيف يستعمله يا رسول الله قال يوفقه لعمل صالح قبل الموت هذا حديث صحيح **باب** ما جاء لا عدوى ولا هامة ولا صفر **حدثنا** بندار نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفيان عن عمارة بن القعقاع نا ابو زرعة بن عمرو بن جرير قال نا صاحب لنا عن ابن مسعود قال قام فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لا يعدي شيء شيئا فقال اعرابي يا رسول الله البعير اجرب الحشفة يدبنه فيجرب الابل كلها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فمن اجرب الاول لا عدوى ولا صفر خلق الله كل نفس فكتب حياتها ورزقها ومصائبها وفي الباب عن ابي هريرة وابن عباس وانس سمعت محمد بن عمرو بن صفوان الثقفي البصري قال سمعت علي بن المديني يقول لو حلفت بين الركن والمقام لحلفت اني لم ار احدا اعلم من عبد الرحمن بن مهدي **باب** ما جاء ان الايمان بالقدر خيره وشره **حدثنا** ابو الخطاب زياد بن يحيى البصري نا عبد الله بن ميمون عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر سے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اور ابو قبیل کا نام حیی بن ہانی ہے۔ **خبر دی** ہمکو علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن جعفر نے حمید سے اُنے انس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب اللہ تعالی کسی بندے کے ساتھ نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے عمل کراتا ہے پس کسی نے کہا کسطرح عمل کراتا ہے یا رسول اللہ فرمایا آپ نے اسکو موت سے پہلے نیک اعمال کی توفیق دیتا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں لگ جاتی[1] اور نہ کوئی ہامہ ہے اور نہ صفر **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عمارہ بن قعقاع سے کہا حدیث کی ہمسے ابوزرعہ بن عمرو بن جریر نے کہا حدیث کی ہمسے ایک ہمارے صاحب نے ابن مسعود سے کہا اُنہنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم میں کھڑے ہوئے اور فرمایا کوئی چیز کسی چیز کی طرف تجاوز نہیں کرتی یعنے ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں لگتی پس کہا ایک اعرابی نے یا رسول اللہ اونٹ اپنے حشفہ سے اپنی اوجھ کو خارش ناک کرتا ہے پھر تمام اونٹوں کو خارش ناک کر دیتا ہے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کسنے پہلے کو خارشدار کیا ہے نہ ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جاتی ہے اور نہ صفر ہے اللہ تعالی نے ہر ایک نفس پیدا کیا ہے اسکی حیات اور اسکا رزق اور اسکی مصیبتیں لکھدی ہیں۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور ابن عباس اور انس سے رضی اللہ عنہم سنا میں نے محمد بن عمرو بن صفوان ثقفی بصری سے کہ کہا اُسنے سنا میں نے علی بن مدینی سے کہ کہتا اگر مجھے درمیان رکن اور مقام ابراہیم علیہ السلام کے قسم دلائی جاوے تو میں قسم کھاتا ہوں کہ میں نے کوئی شخص زیادہ عالم عبد الرحمن بن مہدی سے نہیں دیکھا۔ **باب** اس بیان میں کہ ایمان ساتھ تقدیر خیر اور شر کے لانا چاہیے **حدیث** کی ہمسے ابو الخطاب یعنے زیاد بن یحیی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن میمون نے جعفر بن محمد سے اُنہنے اپنے باپ سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے

[1] اکثر علماء کا یہ مذہب ہے کہ مراد اس سے وہی ہے جو ظاہر میں سمجھ آتا ہے یعنے یہ جو مشہور ہے کہ ایک کی بیماری سے دوسرا آدمی بیمار ہو جاتا ہے جیسے کہ بخار وبائی وغیرہ مرضوں میں دستور چلا آتا ہے یہ بات باطل ہے یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جائے جیسا کہ ظاہر قرائن حدیث کے اسپر دال ہیں۔ اور بعض نے کہا مراد اس سے یہ ہے کہ جن لوگوں کا یہ خیال ہے کہ جو امراض کہ متعدی ہیں وہ لامحالہ اثر کر جاتے ہیں جیسے حدیث فر من المجذوم کما تفر من الاسد ولا یوردن ذو عاہۃ علی مصح یعنے بھاگ مجذوم سے جیسے کہ تو بھاگتا ہے شیر سے اور بیمار تندرست پر نہ لایا جاوے اسپر دال ہیں انسے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جاتی ہے تو معلوم ہوا کہ آنحضرت کی یہ غرض ہے کہ یہ اعتقاد رکھنا کہ یہ بیماری لامحالہ تاثیر کرتی ہے یا بالذات اپنی تاثیر ہے باطل ہے مذہب حق یہ ہے کہ بیشک ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں لگتی جیسا کہ اکثر علماء کا مذہب ہے اور مجذوم سے بھاگنے کے واسطے جو فرمایا ہے وہ ان لوگوں کے واسطے ہے کہ جنکی طبیعت مستقل نہیں ہوتی اور جو لوگ کہ مستقل مزاج ہوتے ہیں وہ اگر ایسے لوگوں سے برتاؤ کریں تو انکو کچھ نقصان نہیں جیسے کہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجذوم کے ساتھ کھایا ہے اور عام لوگوں کو اسواسطے منع فرمایا کہ وہ اگر بالفرض کوئی ایسی حرکت کسی میں دیکھ لیتے ہیں تو فی الفور گمان کرتے ہیں کہ مجھے یہ بیماری فلاں شخص سے پیدا ہوئی پھر وہ اس سے نفرت کرتا ہے اور واہی تواہی خیال دل میں لاتا ہے جیسے کہ بعض جہال ضعیف علامات دیکھکر یقینی امر دلسے اعراض کرتے ہیں چنانچہ حدیث اعرابی کی اسپر دال ہے کہ اپنے لڑکے کا سیاہ رنگ دیکھکر کہنے لگا کہ یہ میرا لڑکا نہیں فافہم اور ہامہ کے دو معنے ہیں ایک یہ کہ عرب کا گمان تھا کہ یہ ایک جانور ہے جو رات کو اڑتا ہے وہ لوگ اس سے بدفالی پکڑتے تھے دوسرے یہ معنے ہیں کہ انکا اعتقاد تھا کہ میت کی ہڈیاں یا روح ایک جانور بنکر اڑتا پھرتا ہے۔ اور صفر کے معنے کہ امام مالک نے فرمائے ہیں یہ ہیں کہ جاہلیت کے لوگ ماہ صفر کو ایک سال میں حلال بنا لیتے تھے اور ایک سال میں حرام یعنے اگر اس ماہ میں ضرورت لڑائی کی ہوئی تو اسکو حلال بنا لیا اور اسکے بدلے دوسرے سال میں اسکو حرام بنا دیا یعنے جنگ نہ کی۔ اور کہا گیا ہے کہ انکا اعتقاد تھا کہ پیٹ میں ایک جانور ہے کہ بھوک کے وقت جوش مارتا ہے اور بعض وقت بھوک والیکو قتل بھی کر دیتا ہے آپنے ان سب امور کی نفی فرمائی ہے کہ ایسے خیالات جاہلیت کے ہیں انکی کچھ اصل نہیں ۱۲۱۲۱۲۱۲

والآخر مدنی وكانا فی عصر واحد وابو مودود الذی روی هذا الحديث اسمه فضة بصری **باب** ما جاء ان القلوب بين اصبعی الرحمٰن **حدثنا** هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابی سفيان عن انس قال كان رسول الله صلی الله عليه وسلم يكثر ان يقول يا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دينك فقلت يا نبی الله آمنا بك وبما جئت به فهل تخاف علينا قال نعم ان القلوب بين اصبعين من اصابع الله يقلبها كيف شاء وفی الباب عن النواس بن سمعان وام سلمة وعائشة وابی ذر هذا حديث حسن صحيح وهكذا روی غير واحد عن الاعمش عن ابی سفيان عن انس وروی بعضهم عن الاعمش عن ابی سفيان عن جابر عن النبی صلی الله عليه وسلم وحديث ابی سفيان عن انس اصح **باب** ما جاء ان الله كتب كتابا لاهل الجنة واهل النار **حدثنا** قتيبة بن سعيد نا الليث عن ابی قبيل عن شفی بن ماتع عن عبد الله بن عمرو قال خرج علينا رسول الله صلی الله عليه وسلم وفی يده كتابان فقال اتدرون ما هذان الكتابان فقلنا لا يا رسول الله الا ان تخبرنا فقال للذی فی يده اليمنی هذا كتاب من رب العالمين فيه اسماء اهل الجنة واسماء آبائهم وقبائلهم ثم اجمل علی آخرهم فلا يزاد فيهم ولا ينقص منهم ابدا ثم قال للذی فی شماله هذا كتاب من رب العالمين فيه اسماء اهل النار واسماء آبائهم وقبائلهم ثم اجمل علی آخرهم فلا يزاد فيهم ولا ينقص منهم ابدا فقال اصحابه ففيم العمل يا رسول الله ان كان امر قد فرغ منه فقال سددوا وقاربوا فان صاحب الجنة يختم له بعمل اهل الجنة وان عمل ای عمل وان صاحب النار يختم له بعمل اهل النار وان عمل ای عمل ثم قال رسول الله صلی الله عليه وسلم بيديه فنبذهما ثم قال فرغ ربكم من العباد فريق فی الجنة وفريق فی السعير **حدثنا** قتيبة نا بكر بن مضر عن ابی قبيل نحوه

اور دوسرا مدنی اور وہ دونوں ایک زمانہ میں تھے۔ اور ابو مودود کہ جسنے یہ حدیث روایت کی ہے نام اسکا فضہ بصری ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابی سفیان سے اُسنے انس سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ بہت کہا کرتے تھے یا مقلب القلوب الخ یعنے اے پھیرنے والے دلوں کے میرے دل کو اپنے دین پر مستحکم رکھ سو ہمنے کہا اے نبی اللہ کے ہم آپ کے ساتھ ایمان لائے ہیں اور اُسکے ساتھ بھی جو آپ لائے ہیں یعنے قرآن مجید سو کیا آپ ہمپر خوف کرتے ہیں فرمایا آپ نے ہاں بیشک دل اللہ تعالیٰ کی انگلیوں کے درمیان ہیں پھیرتا ہے انکو جسطرح وہ چاہتا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے نواس بن سمعان اور ام سلمہ اور عائشہ اور ابی ذر سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ایسا ہی کئی ایک نے روایت کی ہے اعمش سے اُسنے ابی سفیان سے اُسنے انس سے۔ اور روایت کیا ہے بعض نے اعمش سے اُسنے ابی سفیان سے اُسنے جابر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ اور حدیث ابی سفیان کی جو انس سے ہے وہ زیادہ صحیح ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ اللہ تعالیٰ نے جنتیوں اور دوزخیوں کے لئے ایک کتاب لکھی ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابی قبیل سے اُسنے شفی بن ماتع سے اُسنے عبداللہ بن عمرو سے کہا اُسنے ہمپر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نکلے اس حالت میں کہ آپ کے ہاتھ میں دو کتابیں تھیں پس فرمایا آپ نے کیا تم جانتے ہو کہ یہ دونوں کتابیں کونسی ہیں ہمنے کہا کہ نہیں یا رسول اللہ مگر کہ آپ ہمکو خبر دیں آپ نے داہنے ہاتھ والی کے حق میں فرمایا کہ یہ کتاب ہے رب العالمین سے اسمیں جنتیوں کے نام ہیں اور انکے باپوں اور قبیلوں کے نام پھر انکے آخر پر اجمال کیا گیا ہے یعنے آخر میں جمع لگا دی گئی ہے کہ یہ کل اسقدر ہیں سو نہ کوئی انمیں زیادہ ہوتا ہے اور نہ کوئی انمیں سے کم ہوتا ہے ہمیشہ پھر بائیں ہاتھ والی کتاب کے حق میں فرمایا کہ یہ کتاب ہے رب العالمین سے اسمیں دوزخیوں کے نام ہیں اور انکے باپوں اور انکے قبیلوں کے پھر انکے آخر میں اجمال کیا گیا ہے سو نہ کوئی انمیں زیادہ ہو سکتا ہے اور نہ کوئی انمیں سے کم ہو سکتا ہے ہمیشہ پس آپکے صحابہ نے کہا پھر عملوں کا کیا فائدہ ہے یا رسول اللہ اگر یہ ایسی ہی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے فراغت کر چکا ہے یعنے جب اللہ تعالیٰ سبکا حال پہلے ہی سے لکھ چکا ہے تو اعمال کا کیا فائدہ۔ آپ نے جواب دیا راہ راست پر چلو اور میانہ روی[1] اختیار کرو کیونکہ صاحب جنت کا جنتیوں کے اعمال پر خاتمہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی عمل کرے اور دوزخی کا خاتمہ دوزخ والوں کے کام پر ہوگا اگرچہ کیسا ہی عمل کرے پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارت کی اور انکو پھینک دیا۔ پھر فرمایا آپ نے رب تمہارا بندوں سے فارغ ہو چکا ہے یعنے جو کچھ کسی کے واسطے کرنا تھا وہ اسکے لئے کر چکا ہے ایک فریق جنت میں ہے اور ایک فریق دوزخ میں۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے بکر بن مضر نے ابی قبیل سے مثل اسکے

[1] یعنے عبادت بلکہ ہر چیز میں افراط اور تفریط سے بچو نہ عبادت میں ایسی کثرت بہتر جو افسردہ اور ملول کر ڈالے نہ ایسی قلت اچھی کہ دل پر اسکی کچھ تاثیر نہ ہو ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

فقال ارایت رقی نسترقیہا ودواء نتداوی بہ وتقاۃ نتقیہا ہل ترد من قدر اللہ شیئا قال ہی من قدر اللہ ہذا حدیث لا نعرفہ الا من
حدیث الزہری وقد روی غیر واحد ہذا عن سفیان عن الزہری عن ابی خزامۃ عن ابیہ وہذا اصح ہکذا قال غیر واحد عن الزہری
عن ابی خزامۃ عن ابیہ **باب** ما جاء فی القدریۃ **حدثنا** واصل بن عبد الاعلی نا محمد بن فضیل عن القاسم بن حبیب
وعلی بن نزار عن نزار عن عکرمۃ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنفان من امتی لیس لہما فی الاسلام
نصیب المرجئۃ والقدریۃ وفی الباب عن عمر وابن عمر ورافع بن خدیج ہذا حدیث حسن غریب **حدثنا** محمد بن رافع نا محمد
بن بشر نا سلام بن ابی عمرۃ عن عکرمۃ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال محمد بن رافع ونا محمد بن بشر نا علی بن نزار عن
عکرمۃ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ **باب** **حدثنا** ابوہریرۃ محمد بن فراس البصری نا ابو قتیبۃ سلم
بن قتیبۃ نا ابو العوام عن قتادۃ عن مطرف بن عبد اللہ بن الشخیر عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مثل ابن آدم والی جنبہ
تسعۃ وتسعون منیۃ ان اخطأتہ المنایا وقع فی الہرم حتی یموت ہذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من ہذا الوجہ وابو العوام
ہو عمران القطان **باب** ما جاء فی الرضاء بالقضاء **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو عامر عن محمد بن ابی حمید عن اسمٰعیل بن محمد
بن سعد بن ابی وقاص عن ابیہ عن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سعادۃ ابن آدم رضاہ بما قضی اللہ لہ ومن
شقاوۃ ابن آدم ترکہ استخارۃ اللہ ومن شقاوۃ ابن آدم سخطہ بما قضی اللہ لہ ہذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث محمد بن ابی حمید

اور کہنے لگا خبر دیجئے رقیے کی جو ہم انکو استعمال میں لاتے ہیں اور اس دوائی کی کہ جسکے ساتھ ہم دوا کرتے ہیں اور ڈھال کی کہ جس سے ہم بچاؤ کرتے
ہیں کیا یہ تقدیر الٰہی سے کسی چیز کو ہٹا سکتی ہیں۔ فرمایا آپ نے یہ بھی تقدیر الٰہی ہیں۔ اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر طریق زہری سے۔ اور
کئی ایک نے اسکو روایت کیا ہے سفیان سے اُسنے زہری سے اُسنے ابی خزامہ سے اُسنے اپنے باپ سے۔ اور یہ صحیح ہے۔ ایسا ہی کہا ہے ایک نے کہ یہ
روایت ہے زہری سے اُسنے روایت کی ابی خزامہ سے اُسنے اپنے باپ سے **باب** فرقہ قدریہ کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے
واصل بن عبد الاعلیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے قاسم بن حبیب اور علی بن نزار سے اُسنے نزار سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس
سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو گروہ میری امت سے ہیں کہ انکے واسطے کچھ حصہ اسلام میں نہیں ہے ایک مرجیہ دوسرے قدریہ
اور اس باب میں روایت ہے عمر اور ابن عمر اور رافع بن خدیج سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن رافع نے کہا
حدیث کی ہمسے محمد بن بشر نے کہا حدیث کی ہمسے سلام بن ابی عمرہ نے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ کہا
محمد بن رافع نے اور حدیث کی ہمسے محمد بن بشر نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن نزار نے نزار سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے
اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ **باب** **حدیث** کی ہمسے ابوہریرہ یعنی محمد بن فراس بصری نے کہا حدیث کی ہمسے
ابو قتیبہ یعنی سلم بن قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو العوام نے قتادہ سے اُسنے مطرف بن عبد اللہ بن شخیر سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلے
اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے ابن آدم کی تصویر بنائی گئی اس حالت میں کہ اسکے گرد ننانویں مصیبتیں ہیں اگر وہ سبھی مصیبتوں سے
بچ جاتا ہے تو بڑھاپے میں گر پڑتا ہے تا کہ مر جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے۔ اور ابو العوام وہ عمران
بن قطان ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ قضا کے ساتھ خوش رہنا چاہئے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر نے
محمد بن ابی حمید سے اُسنے اسمٰعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاص سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے سعد سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سعادت
ابن آدم سے ہے یہ کہ راضی ہو اس چیز کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ نے اسکے واسطے مقدر کی ہے۔ اور شقاوت ابن آدم سے ہے ترک کرنا اُسکا اللہ کی پسندیدگی کو۔ اور
شقاوت ابن آدم سے ہے یہ کہ غصہ کرے وہ اس چیز کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ نے اسکے لئے مقدر کی ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق محمد بن ابی حمید سے

۱؎ یعنی تقدیر شامل ہے اسباب اور مسببات اور شرائط اور مشروط سب کو اور اسکے احاطہ سے کوئی چیز خارج نہیں ہوتی یہ سوال بھی اسی سوال کی طرح ہے جو صحابہ نے بعد سماع خبر قضا و قدر کے کیا تھا کہ پھر ہم عمل کیوں کریں آپ نے جواب
دیا کہ کرتے جاؤ ہر ایک انسان کے واسطے وہی اعمال آسان ہوتے ہیں جسکے واسطے وہ مخلوق ہوتا ہے ۲؎ ایک گروہ مرجیہ اس بات کا قائل ہے کہ تمام افعال اللہ کے تقدیر پر ہیں بندوں کو انہیں کچھ اختیار نہیں ایمان کے ساتھ گناہ کچھ
ضرر نہیں دیتے جیسا کہ کفر کے ساتھ طاعت کچھ نفع نہیں دیتی اور قدریہ وہ فرقہ ہے جو قائل ہیں کہ افعال بندوں کے انکے اختیار سے پیدا ہوتے ہیں اللہ کی قدرت اور ارادہ سے پیدا نہیں ہوتے چونکہ یہ فرقہ قدر میں بحث کرتا ہے اسلئے
اسطرف منسوب ہوا ۳؎ مراد اس سے کثرت ہے یا خاص عدد ہی ہو۔ غرض یہ کہ انسان کی خلقت میں تکلیفات رکھی گئی ہیں اسکا بچاؤ انسے ممکن نہیں اگر ایک سے بچے دوسرے میں گرفتار ہو جائیگا اگر بالفرض سب سے بچ گیا تو آخر میں

لا يؤمن عبد حتى يؤمن بالقدر خيره وشره وحتى يعلم ان ما اصابه لم يكن ليخطئه وان ما اخطاه لم يكن ليصيبه وفي الباب عن عبادة وجابر وعبد الله بن عمرو هذا حديث غريب من حديث جابر لا نعرفه الا من حديث عبد الله بن ميمون وعبد الله بن ميمون منكر الحديث **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داؤد انبانا شعبة عن منصور عن ربعي بن حراش عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يؤمن عبد حتى يؤمن باربع يشهد ان لا اله الا الله واني رسول الله بعثني بالحق ويؤمن بالموت ويؤمن بالبعث بعد الموت ويؤمن بالقدر **حدثنا** محمود بن غيلان نا النضر بن شميل عن شعبة نحوه الا انه قال ربعي عن رجل عن علي حديث ابي داؤد عن شعبة عندي اصح من حديث النضر وهكذا روى غير واحد عن منصور عن ربعي عن علي **حدثنا** الجارود قال سمعت وكيعا يقول بلغني ان ربعي بن حراش لم يكذب في الاسلام كذبة **باب** ما جاء ان النفس تموت حيث ما كتب لها **حدثنا** بندار نا مؤمل نا سفيان عن ابي اسحق عن مطر بن عكامس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قضى الله لعبد ان يموت بارض جعل له اليها حاجة وفي الباب عن ابي عزة هذا حديث حسن غريب ولا نعرف لمطر بن عكامس عن النبي صلى الله عليه وسلم غير هذا الحديث **حدثنا** محمود بن غيلان نا مؤمل وابو داؤد الحفري عن سفيان نحوه **حدثنا** احمد بن منيع وعلي بن حجر المعنى واحد قالا نا اسمعيل بن ابراهيم عن ايوب عن ابي المليح عن ابي عزة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قضى الله لعبد ان يموت بارض جعل له اليها حاجة او قال بها حاجة هذا حديث صحيح وابو عزة له صحبة واسمه يسار بن عبد وابو المليح بن اسامة اسمه عامر بن اسامة بن عمير الهذلي **باب** ما جاء لا ترد الرقى والدواء من قدر الله شيئا **حدثنا** سعيد بن عبد الرحمن المخزومي نا سفيان عن الزهري عن ابن ابي خزامة عن ابيه ان رجلا اتى النبي صلى الله عليه وسلم

کوئی بندہ مومن نہیں ہوتا تاکہ ایمان لائے ساتھ تقدیر خیر اور شر کے اور تاکہ جان لے کہ جو مصیبت اسکو پہونچی ہے وہ کبھی خطا نہیں کرتی اور جو اس سے خطا کرتا ہے وہ اسکو پہونچتا نہیں ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے عبادہ اور جابر اور عبداللہ بن عمرو سے۔ یہ حدیث طریق جابر سے حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عبداللہ بن میمون سے۔ اور عبداللہ بن میمون منکر الحدیث ہے۔ **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے منصور سے انہوں نے ربعی بن حراش سے انہوں نے علی سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی بندہ مومن نہیں ہوتا جبتک کہ چار چیزوں سے ایمان نہ لائے گواہی دے اسکی کہ سوائے اللہ کے کوئی چیز لائق عبادت کے نہیں۔ اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں مجھے اللہ نے ساتھ حق کے بھیجا ہے اور ایمان لائے ساتھ موت کے اور ایمان لائے ساتھ اٹھنے کے بعد موت کے اور ایمان لائے ساتھ تقدیر کے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے نضر بن شمیل نے شعبہ سے مثل اسکے مگر یہ کہ کہا انہوں نے ربعی روایت کرتا ہے بواسطہ ایک مرد کے علی سے۔ حدیث ابو داؤد کی جو شعبہ سے ہے وہ میرے نزدیک نضر کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ اور ایسا ہی روایت کیا ہے کئی ایک نے منصور سے انہوں نے ربعی سے انہوں نے علی سے۔ **حدیث** کی ہمسے جارود نے کہا سنا میں نے وکیع سے کہ کہتا مجھے خبر پہونچی ہے کہ ربعی بن حراش کبھی اسلام میں جھوٹ نہیں بولا۔ **باب** اس بیان میں کہ ہر ذی روح اسی جگہ مرتا ہے جہاں اسکے واسطے لکھا گیا ہے **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے مؤمل نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی اسحاق سے انہوں نے مطر بن عکامس سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اللہ تعالی کسی بندے کے واسطے کسی زمین کی موت لکھتا ہے تو اسکو اس جگہ کا کوئی کام ڈالدیتا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی عزہ سے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور ہم مطر بن عکامس کی کوئی روایت سوائے اسکے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے نہیں پہچانتے۔ **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے مؤمل اور ابوداؤد حفری نے سفیان سے مثل اسکے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع اور علی بن حجر نے معنے دونوں کے واحد ہیں کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے اسمعیل بن ابراہیم نے ایوب سے انہوں نے ابی الملیح سے انہوں نے ابی عزہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اللہ تعالی کسی بندے کے واسطے کسی جگہ کی موت لکھتا ہے تو اسکو اسطرف کا کوئی کام ڈالتا ہے یا کہا انہوں نے اس جگہ میں کوئی کام ڈالتا ہے یہ حدیث صحیح ہے۔ اور ابو عزہ کو آنحضرت سے صحبت ہے نام اسکا یسار بن عبد ہے اور ابو الملیح بن اسامہ کا نام عامر بن اسامہ بن عمیر ہذلی ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ رقیہ اور دوا تقدیر الہی سے کچھ ہٹا نہیں سکتی **حدیث** کی ہمسے سعید بن عبدالرحمن مخزومی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے انہوں نے ابن ابی خزامہ سے انہوں نے اپنے باپ سے یہ کہ ایک مرد نبی صلعم کے پاس آیا

عن محمد بن عباد بن جعفر المخزومی عن ابی ھریرۃ قال جاء مشرکو قریش الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخاصمون فی القدر فنزلت ھذہ الآیۃ یوم یسحبون فی النار علی وجوھھم ذوقوا مس سقر انا کل شیء خلقناہ بقدر ھذا حدیث حسن صحیح بسم اللہ الرحمن الرحیم **ابواب** الفتن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ما جاء لا یحل دم امرئ مسلم الا باحدی ثلث **حدثنا** احمد بن عبدۃ الضبی نا حماد بن زید عن یحیی بن سعید عن ابی امامۃ بن سہل بن حنیف ان عثمان بن عفان اشرف یوم الدار فقال انشدکم باللہ اتعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل دم امرئ مسلم الا باحدی ثلث زنی بعد احصان او ارتداد بعد اسلام او قتل نفس بغیر حق فقتل بہ فواللہ ما زنیت فی جاھلیۃ ولا فی اسلام ولا ارتددت منذ بایعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا قتلت النفس التی حرم اللہ فبم تقتلونی وفی الباب عن ابن مسعود وعائشۃ وابن عباس ھذا حدیث حسن وروی حماد بن سلمۃ عن یحیی بن سعید ھذا الحدیث ورفعہ وروی یحیی بن سعید القطان وغیر واحد عن یحیی بن سعید ھذا الحدیث فوقفوہ ولم یرفعوہ وقد روی ھذا الحدیث من غیر وجہ عن عثمان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ما جاء فی تحریم الدماء والاموال **حدثنا** ھناد نا ابو الاحوص عن شبیب بن غرقدۃ عن سلیمن بن عمرو بن الاحوص عن ابیہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی حجۃ الوداع للناس ای یوم ھذا قالوا یوم الحج الاکبر قال فان دماءکم واموالکم واعراضکم بینکم حرام کحرمۃ یومکم ھذا فی بلدکم ھذا الا لا یجنی جان الا علی نفسہ الا لا یجنی جان علی ولدہ ولا مولود علی والدہ الا وان الشیطان قد ائس ان یعبد فی بلادکم ھذہ ابدا ولکن ستکون لہ طاعۃ فیما تحتقرون من اعمالکم فسیرضی بہ وفی الباب عن ابی بکرۃ وابن عباس وجابر وحذیم بن عمرو السعدی

اُسنے محمد بن عباد بن جعفر مخزومی سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے قریش کے مشرک لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تقدیر میں جھگڑ ہوے آئے پس یہ آیت نازل ہوئی۔ یوم یسحبون فی النار الخ یعنے اسدن کہ گھسیٹے جاوینگے بیچ آگ کے اوپر مونہوں اپنے کے چکھو لگنا آگ دوزخ کا تحقیق ہمنے ہر چیز کو پیدا کیا ہے اسکو ساتھ اندازے کے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم **ابواب** فتنوں کے بیان میں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں **باب** اس بیان میں کہ کسی مرد مسلمان کا خون کرنا حلال نہیں مگر تین صورت سے **حدیث** کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے یحیی بن سعید سے اُسنے ابی امامہ بن سہل بن حنیف سے یہ کہ حضرت عثمان بن عفان نے اُسدن کہ گھر میں محبوس تھے لوگو نپر جھانکا اور فرمایا میں تمکو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کسی مرد مسلمان کا خون حلال نہیں مگر تین صورت سے وہ جو بعد نکاح کے زنا کرے یا بعد مسلمان ہونے کے مرتد ہو جائے یا ناحق کسی جان کے قتل کرنے کی وجہ سے قتل کیا جاوے۔ پس قسم ہے اللہ کی میں نے زنا نہیں کیا نہ جاہلیت میں اور نہ اسلام میں اور نہ مرتد ہوا ہوں اُسوقت سے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی ہے اور نہ میں نے اُس جان کو قتل کیا ہے کہ جسکو اللہ تعالی نے حرام کیا ہے سو تم مجھے کیونکر قتل کرتے ہو۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور عائشہ اور ابن عباس سے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کیا ہے حماد بن سلمہ نے یحیی بن سعید سے اس حدیث کو اور اسکو مرفوع کیا ہے۔ اور روایت کیا ہے یحیی بن سعید قطان وغیرہ نے یحیی بن سعید سے اس حدیث کو اور اسکو موقوف کیا ہے مرفوع نہیں کیا۔ اور یہ حدیث کئی وجہ سے بواسطہ حضرت عثمان کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے **باب** بیان میں حرمت خونوں اور مالوں کے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے شبیب بن غرقدہ سے اُسنے سلیمان بن عمرو بن احوص سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ حجۃ الوداع میں لوگوں سے فرماتے تھے یہ کونسا دن ہے کہا لوگوں نے یوم حج اکبر کا دن ہے فرمایا آپ نے سو تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری عزتیں آپس میں حرام ہیں مثل حرمت تمہاری اسدن کے تمہارے اس شہر میں خبردار کوئی گناہ کرنیوالا گناہ نہیں کرتا مگر اپنی جان پر[1] اور نہیں گناہ کرتا گناہ کرنیوالا اپنی اولاد پر اور نہ اولاد اپنے باپ پر خبردار بیشک شیطان ناامید ہوا ہے اس سے کہ تمہارے اس شہر میں اسکی کبھی پرستش کیجاوے لیکن اسکی اطاعت اُن کاموں میں ہوگی کہ جنکو تم حقیر جانتے ہو سو وہ اس سے ہی راضی ہوگا۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی بکرہ اور ابن عباس اور جابر اور حذیم بن عمرو سعدی سے

[1] حج اکبر یوم نحر کو کہتے ہیں جسمیں قربانی ہوتی ہے اور چونکہ عمرہ کو اصغر بولتے ہیں اسلئے حج کو اکبر سے تعبیر کرتے ہیں قولہ اپنی جان پر یعنے ایک کے گناہ کا وبال دوسرے پر نہیں پڑتا جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے ولا تزر وازرۃ وزر اخری قولہ شیطان ناامید ہوا ہے یعنے شیطان ناامید ہوا ہے اس سے کہ کسی مومن کو بتوں کی عبادت میں پھنسادے یا یہ معنے ہیں کہ نمازی لوگ میری امت کے ظاہر پرستش شیطان کی جو بتوں کا کام نہ کرینگے جیسا کہ

ویقال له ایضا حماد بن ابی حمید وهو ابو ابراهیم المدینی ولیس هو بالقوی عند اهل الحدیث **باب حدثنا** محمد بن بشار نا ابو عاصم نا حیوة بن شریح اخبرنی ابو صخر ثنی نافع ان ابن عمر جاءه رجل فقال ان فلانا یقرأ علیک السلام فقال انه بلغنی انه قد احدث فان کان قد احدث فلا تقرئه منی السلام فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول فی هذه الامة او فی امتی الشك منه خسف او مسخ او قذف فی اهل القدر هذا حدیث حسن صحیح غریب وابو صخر اسمه حمید بن زیاد **حدثنا** یحیی بن موسی نا ابو داؤد الطیالسی نا عبد الواحد بن سلیم قال قدمت مکة فلقیت عطاء بن ابی رباح فقلت له یا ابا محمد ان اهل البصرة یقولون فی القدر قال یا بنی اتقرأ القرآن قلت نعم قال فاقرأ الزخرف قال فقرأت حٰمٓ والکتاب المبین انا جعلناه قرآنا عربیا لعلکم تعقلون وانه فی ام الکتاب لدینا لعلی حکیم قال اتدری ما ام الکتاب قلت الله ورسوله اعلم قال فانه کتاب کتبه الله قبل ان یخلق السماء وقبل ان یخلق الارض فیه ان فرعون من اهل النار وفیه تبت یدا ابی لهب وتب قال عطاء فلقیت الولید بن عبادة بن الصامت صاحب رسول الله صلی الله علیه وسلم فسألته ما کانت وصیة ابیک عند الموت قال دعانی فقال یا بنی اتق الله واعلم انك لن تتقی الله حتی تؤمن بالله وتؤمن بالقدر کله خیره وشره فان مت علی غیر هذا دخلت النار انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان اول ما خلق الله القلم فقال اکتب قال ما اکتب قال اکتب القدر ما کان وما هو کائن الی الابد هذا حدیث غریب **حدثنا** ابراهیم بن عبد الله بن المنذر الصنعانی نا عبد الله بن یزید المقری نا حیوة بن شریح ثنا ابو هانی الخولانی انه سمع ابا عبد الرحمن الحبلی یقول سمعت عبد الله بن عمرو یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول قدر الله المقادیر قبل ان یخلق السموات والارض بخمسین الف سنة هذا حدیث حسن صحیح غریب **حدثنا** محمد بن العلاء ومحمد بن بشار قالا نا وکیع عن سفیان الثوری عن زیاد بن اسمعیل

اور اُسکو حماد بن ابی حمید بھی کہا جاتا ہے۔ اور یہ ابراہیم مدینی کا باپ ہے اور یہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں **باب حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عاصم نے کہا حدیث کی ہمسے حیوہ بن شریح نے کہا خبر دی مجھے ابو صخر نے کہا حدیث کی مجھے نافع نے کہ ابن عمر کے پاس ایک مرد آیا اور کہنے لگا کہ فلان شخص آپکو سلام کہتا ہے سو اسکو ابن عمر نے کہا مجھے خبر پہونچی ہے کہ اُسنے دین میں نئی باتیں نکالی ہیں یعنے بدعتیں سو اگر اُسنے نئی باتیں نکالی ہیں تو میرا سلام اسکو نہ کہنا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے اس امت میں یا میری امت میں (شک راوی) خسف اور مسخ یا قذف اہل قدر میں ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اور ابو صخر کا نام حمید بن زیاد ہے **حدیث** کی ہمسے یحیی بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الواحد بن سلیم نے کہا اُسنے میں مکہ میں آیا اور عطاء بن ابی رباح سے ملاقات کی سو میں نے اُس سے کہا اے ابا محمد (کنیت عطاء کی ہے) بصرے کے لوگ تقدیر میں کچھ باتیں کرتے ہیں کہا اُسنے اے بیٹے کیا تو قرآن پڑھ سکتا ہے میں نے کہا ہاں کہا اُسنے سورہ زخرف پڑھ کہا اُسنے سو میں نے حٰمٓ والکتاب المبین سے شروع کیا کے لعلی حکیم تک پڑھا یعنے قسم ہے کتاب بیان کرنیوالے کی تحقیق کیا ہمنے اسکو قرآن عربی تو کہ تم سمجھو اور تحقیق وہ بیچ لوح محفوظ کے نزدیک ہمارے بلند قدر حکمت بھری ہے کہا عطاء نے کیا تو جانتا ہے کہ ام الکتاب کیا چیز ہے میں نے کہا اللہ اور اُسکا رسول بہتر جانتا ہے کہا اُسنے وہ ایسی کتاب ہے کہ اُسکو اللہ تعالی نے آسمان کے پیدا کرنے اور زمین کے پیدا کرنے سے پہلے لکھ رکھا ہے اسمین یہ بھی ہے کہ فرعون اہل نار سے ہے اور اسمین یہ بھی ہے تبت یدا ابی لہب وتب۔ کہا عطاء نے پھر میں ولید بن عبادہ بن صامت سے جو صاحب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہیں ملا اور اُن سے پوچھا کہ تمہارے باپ کی وصیت موت کے وقت کیا تھی کہا اُسنے اے میرے بیٹے اللہ سے ڈر اور جان کہ اللہ سے ڈرنا یہ ہے کہ اللہ کے ساتھ ایمان لائے اور تقدیر تمام کو اچھی اور بُری کو مانے سو اگر تو غیر اس حالت پر مریگا تو آگ میں داخل ہوگا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ پہلے سب سے اللہ تعالی نے قلم کو پیدا کیا پس اس سے کہا لکھ کہا اُسنے میں کیا لکھوں فرمایا اللہ نے قدر کو لکھ جو ہو چکی ہے اور جو ابد الآباد تک ہونیوالی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے **حدیث** کی ہمسے ابراہیم بن عبد اللہ بن منذر صنعانی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن یزید مقری نے کہا حدیث کی ہمسے حیوہ بن شریح نے کہا حدیث کی مجھے ابو ہانی خولانی نے یہ کہ سنا اُسنے ابا عبد الرحمن حبلی سے کہ کہتا سنا میں نے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہتا سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے اللہ تعالی نے تقدیریں کو آسمان اور زمینوں کے پیدا کرنے سے پہلے پچاس ہزار برس پیدا کیا ہے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن علاء اور محمد بن بشار نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان ثوری سے اُسنے زیاد بن اسمعیل

عن ابیه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من صلی الصبح فهو فی ذمة الله فلا یتبعنکم الله بشیء من ذمته وفی الباب عن جندب وابن عمر هذا حدیث حسن غریب من هذا الوجه **باب** فی لزوم الجماعة **حدثنا** احمد بن منیع نا النضر بن اسمٰعیل ابو المغیرة عن محمد بن سوقة عن عبد الله بن دینار عن ابن عمر قال خطبنا عمر بالجابیة فقال یا ایها الناس انی قمت فیکم کمقام رسول الله صلی الله علیه وسلم فینا فقال اوصیکم باصحابی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم ثم یفشو الکذب حتی یحلف الرجل ولا یستحلف ویشهد الشاهد ولا یستشهد الا لا یخلون رجل بامرأة الا کان ثالثهما الشیطان علیکم بالجماعة وایاکم والفرقة فان الشیطان مع الواحد وهو من الاثنین ابعد من اراد بحبوحة الجنة فلیلزم الجماعة من سرته حسنته وساءته سیئته فذلکم المؤمن هذا حدیث حسن صحیح غریب من هذا الوجه وقد رواه ابن المبارک عن محمد بن سوقة وقد روی هذا الحدیث من غیر وجه عن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم **حدثنا** ابو بکر بن نافع البصری ثنا المعتمر بن سلیمٰن ثنا سلیمٰن المدینی عن عبد الله بن دینار عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الله لا یجمع امتی او قال امة محمد علی ضلالة وید الله علی الجماعة ومن شذ شذ الی النار هذا حدیث غریب من هذا الوجه وسلیمٰن المدینی هو عندی سلیمٰن بن سفیان وفی الباب عن ابن عباس **حدثنا** یحیی بن موسی ثنا عبد الرزاق نا ابراهیم بن میمون عن ابن طاؤس عن ابیه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ید الله مع الجماعة هذا حدیث غریب لا نعرفه من حدیث ابن عباس الا من هذا الوجه **باب** ما جاء فی نزول العذاب اذا لم یغیر المنکر **حدثنا** احمد بن منیع نا یزید بن هارون نا اسمٰعیل بن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم عن ابی بکر الصدیق انه قال یا ایها الناس

اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جسنے صبح کی نماز پڑھی تو وہ اللہ کی پناہ میں ہے سو تمکو اللہ تعالیٰ ساتھ کسی چیز کے اسکے ذمے میں پیچھے نہ لگائے۔ یعنے اسکو ایذا نہ دو۔ اور اس باب میں روایت ہے جندب اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب ہے۔ **باب** جماعت کے لازم پکڑنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے نضر بن اسمٰعیل یعنے ابو المغیرہ نے محمد بن سوقہ سے اُسنے عبد اللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے حضرت عمر نے جابیہ (موضع ہے شام میں) ہمکو خطبہ سنایا اور کہا اے لوگو میں تم میں کھڑا ہوا ہوں جیسا کہ آنحضرت ہم میں کھڑے تھے سو آپ نے فرمایا میں تمکو اپنے صحابہ کے حق میں وصیت کرتا ہوں پھر اُن لوگوں کے حق میں جو اُنکو ملینگے پھر اُن لوگوں کے حق میں جو اُنکو ملینگے پھر جھوٹ پھیل جائیگا حتے کہ خود بخود مرد قسم[1] کھائیگا اور اس سے قسم کی خواہش نہ کیجائیگی اور شاہد گواہی دیگا اور اس سے گواہی کی خواہش نہ کیجائیگی۔ خبردار کوئی مرد ساتھ کسی عورت کے اکیلا نہیں ہوتا مگر تیسرا اُن دونوں کا شیطان ہوتا ہے تم جماعت کو لازم پکڑ و یعنے بہت لوگوں کے پیچھے چلو اور اکیلا ہونے سے بچو کیونکہ شیطان اکیلے کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ دو آدمیوں سے بہت دور ہوتا ہے جو کوئی وسط جنت کا ارادہ کرتا ہے تو چاہیے کہ جماعت کو لازم پکڑے جس شخص کو اپنی نیکی اچھی معلوم ہو اور برائی بری معلوم ہو تو وہ مومن ہے یہ حدیث اس وجہ سے حسن صحیح غریب ہے۔ اور روایت کیا اسکو ابن مبارک نے محمد بن سوقہ سے۔ اور یہ حدیث کئی وجہ سے بواسطہ حضرت عمر کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے **حدیث** کی ہمسے ابو بکر بن نافع بصری نے کہا حدیث کی ہمسے معتمر بن سلیمان نے کہا حدیث کی ہمسے سلیمان مدینی نے عبد اللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمر سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ میری امت کو یا فرمایا امت محمد کو (شک راوی) گمراہی پر جمع نہیں کرتا اور ہاتھ اللہ کا جماعت پر ہے۔ اور جو کوئی اکیلا ہوا وہ آگ میں داخل ہوا۔ یہ حدیث اس وجہ سے غریب ہے۔ اور سلیمان مدینی وہ میرے نزدیک سلیمان بن سفیان ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس سے **حدیث** کی ہمسے یحییٰ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن میمون نے ابن طاؤس سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اللہ تعالیٰ کا ساتھ جماعت کے ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق ابن عباس سے مگر اسی وجہ سے **باب** اس بیان میں کہ عذاب الٰہی نازل ہوتا ہے جب بری باتوں سے منع نہ کیا جاوے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابی خالد نے قیس بن ابی حازم سے اُسنے ابی بکر صدیق سے یہ کہ فرمایا آپنے اے لوگو

---

[1] مراد اس سے یہ ہے کہ اُن لوگوں کو قسم اور شہادت پر بہت حرص ہوگی اس سبب سے کہ اُنکو دین کی پرواہ نہ ہوگی یا مراد اس سے کثرت شہادت زور ہے یعنے وہ لوگ جھوٹی شہادت اور جھوٹی قسم بہت کھایا کرینگے۔ اور حدیث میں جو آیا ہے بہتر شاہد وہ ہے کہ شاہد بنانے سے پہلے شہادت دے یہ اس شخص کے لئے ہے کہ جسکا کوئی شاہد اسکو معلوم نہ ہو اور وہ حق پر ہو اور اسکو اس مقدمہ کی حقیقت معلوم ہو تو اسکو جائز ہے کہ کہدے کہ میں تیرا شاہد ہوں اسکو کچھ [illegible]

هذا حديث حسن صحيح وروى زائدة عن شبيب بن غرقدة نحوه ولا نعرفه الا من حديث شبيب بن غرقدة **باب** ما جاء لا يحل لمسلم ان يروع مسلما **حدثنا** بندار نا يحيى بن سعيد نا ابن ابي ذئب نا عبد الله بن السائب بن يزيد عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يأخذ احدكم عصا اخيه لاعبا جادا فمن اخذ عصا اخيه فليردها اليه وفي الباب عن ابن عمر وسليمان بن صرد وجعدة وابي هريرة هذا حديث حسن غريب ولا نعرفه الا من حديث ابن ابي ذئب والسائب بن يزيد له صحبة قد سمع من النبي صلى الله عليه وسلم وهو غلام وقبض النبي صلى الله عليه وسلم والسائب ابن سبع سنين وابو يزيد بن السائب هو من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وقد روى عن النبي صلى الله عليه وسلم احاديث **باب** ما جاء في اشارة الرجل على اخيه بالسلاح **حدثنا** عبد الله بن الصباح الهاشمي نا محبوب بن الحسن نا خالد الحذاء عن محمد بن سيرين عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من اشار على اخيه بحديدة لعنته الملائكة وفي الباب عن ابي بكرة وعائشة وجابر هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه يستغرب من حديث خالد الحذاء وروى ايوب عن محمد بن سيرين عن ابي هريرة نحوه ولم يرفعه وزاد فيه وان كان اخاه لابيه وامه **حدثنا** بذلك قتيبة نا حماد بن زيد عن ايوب بهذا **باب** النهي عن تعاطي السيف مسلولا **حدثنا** عبد الله بن معاوية الجمحي البصري نا حماد بن سلمة عن ابي الزبير عن جابر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يتعاطى السيف مسلولا وفي الباب عن ابي بكرة هذا حديث حسن غريب من حديث حماد بن سلمة وروى ابن لهيعة هذا الحديث عن ابي الزبير عن جابر عن بنة الجهني عن النبي صلى الله عليه وسلم وحديث حماد بن سلمة عندي اصح **باب** من صلى الصبح فهو في ذمة الله عز وجل **حدثنا** بندار نا معدي بن سليمان نا ابن عجلان

یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا ہے زائدہ نے بواسطہ شبیب بن غرقدہ کے مثل اسکے۔ اور نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق شبیب بن غرقدہ سے۔ **باب** اس بیان میں کہ کسی مسلمان کو حلال نہیں کہ دوسرے مسلمان کو تکلیف پہونچائے **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی ذئب نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن سائب بن یزید نے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چاہیے کہ کوئی شخص تم میں سے اپنے بھائی کی لاٹھی بطور کھیل کے نہ پکڑے[1] کہ اُسپر مضبوط ہو جائے سو جو کوئی کسی کی لاٹھی پکڑے تو چاہیے کہ اسکو دیدے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور سلیمان بن صرد اور جعدہ اور ابی ہریرہ سے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ابن ابی ذئب سے اور سائب بن یزید کی آنحضرت سے صحبت ہے اُسنے آنحضرت سے بچپن کی حالت میں سنا ہے آنحضرت فوت ہوئے اس حالت میں کہ سائب سات برس کا تھا اور ابو یزید بن سائب وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے ہے اُسنے آنحضرت سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں۔ **باب** بیان میں اشارہ کرنے ایک مرد کے دوسرے بھائی پر ساتھ ہتھیار کے۔ **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن صباح ہاشمی نے کہا حدیث کی ہمسے محبوب بن حسن نے کہا حدیث کی ہمسے خالد حذا نے محمد بن سیرین سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو کوئی اپنے بھائی پر ساتھ ہتھیار کے اشارہ کرے اُسپر فرشتے لعنت کرتے ہیں۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی بکرہ اور عائشہ اور جابر سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث اس وجہ سے حسن صحیح غریب ہے غرابت اسکی بوجہ خالد حذا کے ہے۔ اور روایت کیا ہے ایوب نے بواسطہ محمد بن سیرین کے ابی ہریرہ سے مثل اسکے۔ اور اسکو مرفوع نہیں کیا اور اُسنے اسمیں یہ زیادتی کی ہے اگرچہ بھائی[2] اسکا حقیقی ہو **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے ساتھ اسکے۔ **باب** اس بیان میں کہ تلوار کا ننگا ہاتھ میں پکڑنا منع ہے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن معاویہ جمحی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اس سے کہ تلوار ننگی کر کے ہاتھ میں پکڑی جاوے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی بکرہ سے۔ یہ حدیث بوجہ حماد بن سلمہ کے حسن غریب ہے۔ اور روایت کیا ہے ابن لہیعہ نے اس حدیث کو ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے اُسنے بنہ جہنی سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ اور حدیث حماد بن سلمہ کی نزدیک میرے بہت صحیح ہے **باب** جسنے صبح کی نماز پڑھی تو وہ اللہ کی پناہ میں ہے **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے معدی بن سلیمان نے کہا حدیث کی ہمسے ابن عجلان نے

---

[1] آنحضرت نے فرمایا ہے کہ کسی آدمی کو لائق نہیں کہ دوسرے بھائی کی لاٹھی (مراد اس سے ادنی چیز ہے) ہنسی کے طور پر اس سے چھین لے پھر اسکو دے ہی نہیں اس سے دوسرے آدمی کو تکلیف پہونچتی ہے اگر کسی نے یہ کام کیا ہو تو چاہیے کہ اسکو دیدے مطابقت اسکی باب سے ظاہر ہے۔ [2] یعنے بھائی حقیقی پر بھی ہتھیار کھڑا کرنے سے لعنت واقع ہوتی ہے وجہ اسکی صحیحین میں مروی ہے کہ وہ نہیں جانتا کہ شاید شیطان اسکے ہاتھ سے چھڑا دے اور اسکو لگ جائے کہ اسکے ...

قال اول من قدم الخطبة قبل الصلوٰة مروان فقام رجل فقال لمروان خالفت السنة فقال یا فلان ترک ماهنالک فقال ابو سعید اما هذا فقد قضی ما علیه سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من رای منکرا فلینکره بیده ومن لم یستطع فبلسانه ومن لم یستطع فبقلبه وذلک اضعف الایمان هذا حدیث حسن صحیح **باب حدثنا** احمد بن منیع نا ابو معٰویة عن الاعمش عن الشعبی عن النعمان بن بشیر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مثل القائم علی حدود الله والمدهن فیها کمثل قوم استهموا علی سفینة فی البحر فاصاب بعضهم اعلاها واصاب بعضهم اسفلها فکان الذین فی اسفلها یصعدون فیستقون الماء فیصبون علی الذین فی اعلاها فقال الذین فی اعلاها لاندعکم تصعدون فتوذوننا فقال الذین فی اسفلها فانا ننقبها فی اسفلها فنستقی فان اخذوا علی ایدیهم فمنعوهم نجوا جمیعا وان ترکوهم غرقوا جمیعا هذا حدیث حسن صحیح **باب** افضل الجهاد کلمة عدل عند سلطان جائر **حدثنا** القاسم بن دینار الکوفی نا عبد الرحمٰن بن مصعب ابو یزید نا اسرائیل عن محمد بن جحادة عن عطیة عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ان من اعظم الجهاد کلمة عدل عند سلطان جائر وفی الباب عن ابی امامة هذا حدیث حسن غریب من هذا الوجه **باب** سؤال النبی صلی الله علیه وسلم ثلاثا فی امته **حدثنا** محمد بن بشار نا وهب بن جریر نا ابی قال سمعت النعمان بن راشد عن الزهری عن عبد الله بن الحارث عن عبد الله بن خباب بن الارت عن ابیه قال صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم

کہا اُسنے سب سے پہلے مروان نے قبل نماز عید کے خطبہ پڑھا سو ایک مرد کھڑا ہوا اور مروان سے کہنے لگا آپ نے تو سنت کے خلاف کیا تو پس کہا اُسنے اے فلان اسوقت کی بات وہاں ہی ترک کی گئی ہے یعنے وہ حکم اب نہیں رہا یا یہ کہ اب جو ہوا سو ہوا آگے نہ کرونگا پھر کہا ابو سعید نے بہر حال اس شخص نے کہ جو اسپر حکم تھا ادا کر دیا ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے جو کوئی کسی بری بات خلاف شرع کو دیکھے تو چاہیے کہ اسکو اپنے ہاتھ سے بگاڑ دے اور جو ہاتھ سے بگاڑنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو زبان سے اسکی برائی لوگون کے روبرو بیان کرے اور جو زبان سے بھی نہ کر سکے تو اسکو دل سے بُرا جانے اور دل سے برا جاننا بہت بودا ایمان ہے یعنے خلاف شرع کام کو اگر دل سے برا بھی نہ جانے تو اسمین کچھ ایمان بھی نہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے شعبی سے اُسنے نعمان بن بشیر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے اسکی مثال جو خدا کی حدون پر کھڑا ہے یعنے گناہ نہیں کرتا اور اسکی جو اُنمین سستی کرتا ہے یعنے گناہ ہوتے دیکھتا ہے اس قوم کے مثل ہے جنھون نے قرعہ ڈالا کے جہاز مین اپنا اپنا مکان ٹھہرایا سو بعضون نے اسکے اوپر کا مکان پایا اور بعضون نے نیچے کا مکان پایا سو جو لوگ کہ نیچے رہتے اوپر چڑھتے تھے اور پانی چاہتے تھے اور اوپر والونپر پانی گراتے تھے یعنے جب وہ اوپر سے پانی لیتے تھے تو انپر گرتا تھا تو پھر اوپر والون نے کہا ہم تمکو چھوڑتے نہیں تم اوپر چڑھتے ہو اور ہمکو ایذا پہونچاتے ہو پھر نیچے والون نے کہا ہم جہاز کو نیچے سے پھاڑ لیتے ہین اور پانی پیتے ہین سو اگر وہ اوپر والے انکے ہاتھونکو پکڑ لین اور انکو سوراخ کرنے سے منع کرین تو سب نجات پا جاوینگے اور اگر انکو چھوڑ دینگے یعنے انکو منع نہ کرینگے تو سب کے سب غرق ہونگے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** ظالم بادشاہ کے روبرو حق بات کہنی افضل جہاد ہے **حدیث** کی ہمسے قاسم بن دینار کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مصعب یعنے ابو یزید نے کہا حدیث کی ہمسے اسرائیل نے محمد بن جحادہ سے اُسنے عطیہ سے اُسنے ابی سعید خدری سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے اعلی جہاد ظالم بادشاہ کے روبرو حق بات کہنی ہے اور اس باب مین روایت ہے ابی امامہ سے یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے **باب** اس بیان مین کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے واسطے تین سوال کئے ہین **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے وہب بن جریر نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے کہا سنا مین نے نعمان بن راشد سے اُسنے روایت کی زہری سے اُسنے عبد اللہ بن حارث سے اُسنے عبد اللہ بن خباب بن ارت سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز پڑھی

ف ہر ایک انسان پر یہی حکم ہے کہ دوسرے آدمی کو جو برا کام کر رہا ہو حسب المقدور اسکو اس سے منع کرے خواہ ہاتھ سے خواہ زبان سے خواہ دل سے سو اسنے تو اسکو اس کام سے جو کہ خلاف شرع تھا منع کر دیا ہے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ سب مسلمانون پر بقدر قدرت فرض ہے کہ خلاف شرع باتون سے لوگونکو منع کرین بعض علما نے کہا ہے کہ ہاتھ سے روکنا حاکمون کا کام ہے اور زبان سے عالمون کا اور دل سے عوام خلقت کا ۱۲ اسکا یعنے جو لوگ کہ ایک شہر یا ایک گھر مین رہتے ہون بعضے انمین سے گناہ ہون اور خلاف شرع کاموں سے بچتے ہون اور بعضے بد کامون مین مشغول ہون اور متقی لوگ باوجود قدرت کے گنہگار ونکو بدکامون سے منع نہ کرین تو آخرت کے عذاب مین دونون شریک ہین جیسا کہ فرمایا ہے واتقوا فتنة لا تصیبن الذین ظلموا منکم خاصة یعنے ڈرو اس فتنے سے جو صرف تمھارے ظالمونکو ہی نہین پہونچیگا بلکہ بسبب تمھاری سستی کے سبکو پہونچیگا اور اگر دنیا مین عذاب آویگا تو سب برباد ہونگے خواہ متقی لوگ بد کامون سے راضی ہون یا ناراض جیسے کہ کشتی اگرچہ اکثر

بكر فقال إنكم تقرؤن هذه الآية يا أيها الذين آمنوا عليكم أنفسكم لا يضركم من ضل إذا اهتديتم وإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن الناس إذا رأوا الظالم فلم يأخذوا على يديه أوشك أن يعمهم الله بعقاب منه **حدثنا** محمد بن بشار نا يزيد بن هارون عن إسمعيل بن أبي خالد نحوه وفي الباب عن عائشة وأم سلمة والنعمان بن بشير وعبد الله بن عمر وحذيفة هكذا روى غير واحد عن إسمعيل نحو حديث يزيد ورفعه بعضهم عن إسمعيل ووقفه بعضهم

باب ما جاء في الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر **حدثنا** قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن عمرو بن أبي عمرو عن عبد الله الأنصاري عن حذيفة بن اليمان عن النبي صلى الله عليه وسلم قال والذي نفسي بيده لتأمرن بالمعروف ولتنهون عن المنكر أو ليوشكن الله أن يبعث عليكم عقابا منه فتدعونه فلا يستجيب لكم **حدثنا** علي بن حجر نا إسمعيل بن جعفر عن عمرو بن أبي عمرو بهذا الإسناد نحوه هذا حديث حسن **حدثنا** قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن عمرو بن أبي عمرو عن عبد الله بن عبد الرحمن الأنصاري الأشهلي عن حذيفة بن اليمان أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال والذي نفسي بيده لا تقوم الساعة حتى تقتلوا إمامكم وتجتلدوا بأسيافكم ويرث دنياكم شراركم هذا حديث حسن **حدثنا** نصر بن علي نا سفيان عن محمد بن سوقة عن نافع بن جبير عن أم سلمة عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه ذكر الجيش الذي يخسف بهم فقالت أم سلمة لعل فيهم المكره قال إنهم يبعثون على نياتهم هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه وقد روي هذا الحديث عن نافع بن جبير عن عائشة أيضا عن النبي صلى الله عليه وسلم

باب ما جاء في تغيير المنكر باليد أو باللسان أو بالقلب **حدثنا** بندار نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفيان عن قيس بن مسلم عن طارق بن شهاب

تم ہدایت پر ہوگے ہو یا ایہا الذین آمنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اهتدیتم یعنے اے ایمان والو لازم پکڑو تم اپنی جانوں کو نہ ضرر دیگا تمکو وہ شخص کہ گمراہ ہوا جب تم ہدایت یاب ہوگئے اور میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ یہ فرماتے تھے بیشک جب لوگ کسی ظالم کو دیکھیں اور اسکے ہاتھ کو نہ پکڑیں یعنے اسکو ظلم سے منع نہ کریں تو امید ہے اللہ تعالی ڈھانپ لیگا انکو ساتھ عذاب کے اس سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے اسمعیل بن ابی خالد سے مثل اسکے۔ اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور ام سلمہ اور نعمان بن بشیر اور عبد اللہ بن عمر اور حذیفہ سے رضی اللہ عنہم۔ ایسا ہی روایت کیا ہے کئی ایک نے اسمعیل سے مثل حدیث یزید کے۔ اور مرفوع کیا ہے بعض نے اسمعیل سے اور موقوف کیا ہے بعض نے۔

باب اس بیان میں کہ نیکی کا امر کرنا چاہیے اور بری باتوں سے منع کرنا چاہیے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے عمرو بن ابی عمرو سے اسنے عبد اللہ انصاری سے اُسنے حذیفہ بن یمان سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ تم نیکی کا امر کرو اور برے کاموں سے باز رہو یا امید ہے کہ اللہ تعالی تمپر اپنے پاس سے عذاب بھیجے گا سو تم اسکو پکارو گے تو پھر تمکو جواب نہیں دیگا۔ **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن جعفر نے عمرو بن ابی عمرو سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے عمرو بن ابی عمرو سے اُسنے عبد اللہ بن عبد الرحمن انصاری اشہلی سے اُسنے حذیفہ بن یمان سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے ہاتھ میں میری جان ہے نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ تم اپنے امام کو قتل کرو اور اپنی تلواروں سے لڑو اور تمہارے ملک اور مال کے تمہارے شریر وارث ہوجائیں۔ یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے محمد بن سوقہ سے اُسنے نافع بن جبیر سے اُسنے ام سلمہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے اس لشکر کا ذکر کیا کہ جو زمین میں خسف کیا جاویگا پس کہا ام سلمہ نے شاید انمیں وہ بھی ہونگے جو مکرہ ہیں یعنے جو جبر سے ہمراہ ہو گئے حقیقت میں وہ اسکے لائق نہ تھے فرمایا آپ نے وہ اپنی نیتوں پر اٹھائے جاوینگے یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب ہے اور نیز یہ حدیث نافع بن جبیر سے بواسطہ عائشہ کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

باب اس بیان میں کہ برے کام کو ہاتھ یا زبان یا دل سے منع کرنا چاہیے **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے قیس بن مسلم سے اُسنے طارق بن شہاب

ف یعنے دو امر ہونے ایک ... تو عذاب الٰہی نازل ہوگا ... نیکی کا امر کرو ... قیامت نہیں آویگی جبتک ... [illegible]

[illegible] ... تمہارے ملک اور مال کے وارث ہو جاوینگے ... [illegible]

[illegible]

فی النار اللسان فیہا اشد من السیف ھذا حدیث غریب سمعت محمد بن اسمعیل یقول لا نعرف لزیاد بن سیمین کوش غیر ھذا الحدیث ورواہ حماد بن سلمۃ عن لیث فرفعہ ورواہ حماد بن زید عن لیث فوقفہ **باب** ماجاء فی رفع الامانۃ **حدثنا** ھناد نا ابومعٰویۃ عن الاعمش عن زید بن وھب عن حذیفۃ قال ثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثین قد رایت احدھما وانا انتظر الاخر حدثنا ان الامانۃ نزلت فی جذر قلوب الرجال ثم نزل القراٰن فعلموا من القراٰن وعلموا من السنۃ ثم حدثنا عن رفع الامانۃ فقال ینام الرجل النومۃ فتقبض الامانۃ من قلبہ فیظل اثرھا مثل الوکت ثم ینام نومۃ فتقبض الامانۃ فیظل اثرھا مثل اثر المجل کجمر دحرجتہ علی رجلک فنفطت فتراہ منتبرا ولیس فیہ شیء ثم اخذ حصاۃ فدحرجھا علی رجلہ قال فیصبح الناس یتبایعون لا یکاد احد یؤدی الامانۃ حتی یقال ان فی بنی فلان رجلا امینا وحتی یقال للرجل ما اجلدہ واظرفہ واعقلہ وما فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان قال ولقد اتی علی زمان وما ابالی ایکم بایعت فیہ لان کان مسلما لیردنہ علی دینہ ولئن کان یھودیا او نصرانیا لیردنہ علی ساعیہ فاما الیوم فما کنت ابایع منکم الا فلانا وفلانا ھذا حدیث حسن صحیح **باب** لترکبن سنن من کان قبلکم **حدثنا** سعید بن عبد الرحمٰن المخزومی نا سفیان عن الزھری عن سنان بن ابی سنان عن ابی واقد اللیثی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما خرج الی حنین مر بشجرۃ للمشرکین یقال لھا ذات انواط یعلقون علیھا اسلحتھم قالوا یا رسول اللہ

آگ میں جاوینگے[1] زبان اسمیں سخت ہوگی تلوار سے۔ یہ حدیث غریب ہے سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل سے کہ کہتے تھے ہم زیاد بن سیمین کوش کی کوئی حدیث سوائے اسکے نہیں پہچانتے۔ اور روایت کیا ہے اسکو حماد بن سلمہ نے لیث سے تو اسکو مرفوع کیا اور روایت کیا ہے اسکو حماد بن زید نے لیث سے تو اسکو موقوف رکھا۔ **باب** امانت کے اُٹھائے جانیکے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابومعاویہ نے اعمش سے اُسنے زید بن وہب سے اُسنے حذیفہ سے کہا اُسنے ہمسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثیں بیان کی ہیں میں ایک تو ان دونوں میں سے دیکھ چکا ہوں اور دوسرے کی انتظاری کرتا ہوں ہمکو آنحضرت نے حدیث سنائی ہے کہ امانت[2] آدمیوں کے اسط دلوں میں نازل ہوئی ہے پھر قرآن نازل ہوا تو انھوں نے قرآن سے اسکو سیکھا اور سنت سے اسکو سیکھا پھر آپ نے ہمسے رفع امانت کی بابت حدیث بیان کی اور فرمایا کہ آدمی ایکبار سوتا ہے تو امانت اسکے دل سے قبض کیجاتی ہے پھر اسکا اثر مثل نقطہ کے باقی رہتا ہے پھر سوتا ہے تو پھر امانت قبض کیجاتی ہے سو اثر اسکا مثل آبلہ کے باقی رہتا ہے مثل پتھر کے کہ اسکو تو اپنے پانو پر لڑکا دے اور وہ آبلہ ڈالدے پھر تو اسکو دیکھتا ہے کہ وہ کھڑا ہوا ہے اور اسمیں کوئی چیز نہیں ہوتی پھر آپ نے ایک پتھر پکڑا اور اسکو اپنے پانو پر لڑھکایا۔ کہا اُسنے پھر صبح ہوتے لوگ خرید و فروخت کرتے ہیں کوئی شخص امانت ادا کرنیکے قریب نہیں پہونچتا تاکہ کہا جاتا ہے کہ فلان قبیلہ میں ایک مرد امین ہے اور اس مرد کے حق میں تعجب سے کہا جاتا ہے کہ کس چیز نے اسکو ہشیار اور ظریف اور عقیل بنادیا ہے حالانکہ اسکے دل میں بھی رائی کے دانیکے برابر ایمان نہیں ہوتا۔ کہا اُسنے اور مجھپر ایک ایسا زمانہ گذرا ہے کہ میں اسمیں خرید و فروخت کرنیمیں کسیکے ساتھ کچھ پرواہ نہیں کرتا تھا اگر وہ مسلمان ہوتا تو وہ دین کی غیرت سے مجھے چیز پھیر دیتا۔ اور اگر وہ یہودی یا نصرانی ہوتا تو اسکا حاکم مجھے چیز پھیر دیتا مگر آج کے دن سوائے فلان اور فلان کے اور کسی سے میں تم میں سے خرید و فروخت نہیں کرتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** ضرور تم پیچھے چلوگے ان لوگوں کے جو تمسے پہلے ہوئے ہیں **حدیث** کی ہمسے سعید بن عبد الرحمٰن مخزومی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے سنان بن ابی سنان سے اُسنے ابی واقد لیثی سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب حنین (نام موضع قریب مکہ) کیطرف نکلے تو مشرکوں کے ایک درخت کے پاس گذرے جسکو ذات انواط[3] کہا جاتا تھا اسپر وہ اپنے ہتیار لٹکایا کرتے تھے کہا لوگوں نے یا رسول اللہ

---

[1] یعنے جو کوئی اس فتنے میں لڑائی کریگا وہ آگ میں جاویگا کیونکہ انکا قصد دین کے بلند کرنیکا نہیں ہوگا اور نہ دفع ظلم کا بلکہ قصد انکا حاصل کرنا مال اور ملک کا ہوگا۔ اور زبان اسمیں تلوار سے سخت ہوگی یعنے چونکہ وہ دونوں گروہ مسلمان ہیں اسلئے انمیں سے ہر ایک کا شکوہ کرنا حرام ہے شاید مراد اس سے حضرت علی اور معاویہ کا فتنہ ہوگا مگر اس صورت پر مراد (آگ میں جاوینگے) سے فقط توبیخ اور تغلیظ ہی ہوگی کیونکہ وہ دونوں فریق مجتہد تھے اور مجتہد کو خواہ خطا ہی کرے تو بھی ثواب ملتا ہے [2] مراد اس امانت سے وہ عہد ہے جو پروردگار نے اول روز میں تمام لوگوں سے لیا تھا چنانچہ کلام اللہ اسکا ناطق ہے انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض الخ یعنے اول تو وہ عہد لوگوں کے دلوں میں ڈالا گیا بعد اسکے بواسطہ رسولوں کے اسکی یاد دہی کرائی گئی حذیفہ کہتا ہے کہ اول تو ہمکو آنحضرت نے فرمایا کہ یہ عہد اسطرح سے دلوں میں ڈالا گیا بعد اسکے دوسری حدیث میں فرمایا کہ آہستہ آہستہ دور ہوگا جب کچھ حصہ اس سے دور ہوگا تو نورانیت اسکی اُڑ جاویگی اور اسکی جگہ سیاہی چھاویگی پھر جب بقیہ حصہ دور ہو جاویگا تو اس جگہ آبلہ سا ہو جاویگا یعنے اسپر پہلی سیاہی سے زیادہ سیاہی جم جاویگی پھر آنحضرت نے فرمایا کہ اس نور کے زوال کی مثال ایسی ہے کہ جیسے کوئی شخص پانو پر پتھر لڑکاتا ہے تو اسمیں اپنا اثر کرتا ہے پھر وہ پتھر زائل ہوتا ہے تو اسپر آبلہ کھڑا ہو جاتا ہے خلاصہ مطلب یہ ہے کہ امانت دمبدم کم ہوتی جاویگی آخر کو یہ حال ہوگا کہ امانتدار مشہور لوگ

فاطالها فقالوا يارسول الله صليت صلوة لم تكن تصليها قال اجل انها صلوة رغبة ورهبة انی سالت الله فيها ثلاثا فاعطانی
اثنتين ومنعنی واحدة سألته ان لا يهلك امتی بسنة فاعطانيها وسألته ان لا يسلط عليهم عدوا من غيرهم فاعطانيها وسألته
ان لا يذيق بعضهم بأس بعض فمنعنيها هذا حديث حسن صحيح وفی الباب عن سعد وابن عمر **حدثنا** قتيبة نا حماد بن زيد
عن ايوب عن ابی قلابة عن ابی اسماء عن ثوبان قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم ان الله زوی لی الارض فرأيت مشارقها و
مغاربها وان امتی سيبلغ ملكها ما زوی لی منها واعطيت الكنزين الاحمر والابيض وانی سألت ربی لامتی ان لا يهلكها بسنة عامة
وان لا يسلط عليهم عدوا من سوی انفسهم فيستبيح بيضتهم وان ربی قال يا محمد انی اذا قضيت قضاء وانه لا يرد وانی اعطيتك
لامتك ان لا اهلكهم بسنة عامة ولا اسلط عليهم عدوا من سوی انفسهم فيستبيح بيضتهم ولو اجتمع عليهم من باقطارها او قال
من بين اقطارها حتی يكون بعضهم يهلك بعضا ويسبی بعضهم بعضا هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء فی الرجل يكون
فی الفتنة **حدثنا** عمران بن موسی القزاز البصری نا عبد الوارث بن سعيد نا محمد بن جحادة عن رجل عن طاؤس عن ام مالك
البهزية قالت ذكر رسول الله صلی الله عليه وسلم فتنة فقربها قالت قلت يا رسول الله من خير الناس فيها قال رجل فی ماشيته يؤدی حقها
ويعبد ربه ورجل اخذ برأس فرسه يخيف العدو ويخوفونه وفی الباب عن ام مبشر وابی سعيد الخدری وابن عباس هذا حديث غريب
من هذا الوجه ورواه ليث بن ابی سليم عن طاؤس عن ام مالك البهزية عن النبی صلی الله عليه وسلم **حدثنا** عبد الله بن معوية الجمحی نا حماد
بن سلمة عن ليث عن طاؤس عن زياد بن سيمين كوش عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم
تكون الفتنة تستنظف العرب قتلاها

اور اسکو لمبا کیا۔ پس لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے یہ ایسی نماز پڑھی ہے کہ اسکے آگے آپ نے کبھی اسکو نہیں پڑھا فرمایا ہاں یہ نماز ترغیب اور ترہیب کی تھی میں نے
اسمیں تین چیزیں اللہ تعالیٰ سے مانگیں ہیں سو دو مجھے اللہ نے دی ہیں اور ایک سے منع کیا ہے میں نے اللہ سے سوال کیا ہے کہ میری امت کو قحط سے ہلاک
نہ کرنا سو میری یہ دعا اللہ نے قبول کرلی ہے اور میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا ہے کہ انپر کوئی دشمن انکے غیر سے مسلط نہیں کرنا یعنے غیر قوم سے ظالم حاکم
انپر مسلط نہ ہو سو یہ دعا بھی قبول ہوگئی ہے اور میں نے یہ سوال کیا کہ ایک کو دوسرے کی تکلیف اور خوف نہ پہونچے سو اللہ نے یہ میری دعا قبول نہیں کی
یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے سعد اور ابن عمر سے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے
ابی قلابہ سے اُسنے ابی اسماء سے اُسنے ثوبان سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو سمٹا لیا سو میں نے اسکے
مشارق اور مغارب کو دیکھا اور میری امت کا ملک وہاںتک پہونچے گا جہانتک کہ میرے لئے وہ زمین سمٹائی گئی ہے۔ اور مجھے دو خزانے ملے ہیں ایک سرخ
اور دوسرا سفید اور میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے لئے سوال کیا ہے کہ اسکو عام قحط سے ہلاک نہ کرنا اور اُنپر کوئی دشمن سوائے انکے نفسوں کے اور
کسیکو مسلط نہ کرنا کہ انکی جماعت کی بیخ کنی کرے اور میرے رب نے فرمایا ہے اے محمد میں جب کوئی حکم کرتا ہوں تو وہ رد نہیں ہوتا اور میں نے تجھے تیری امت کے
واسطے یہ دیا ہے کہ میں انکو عام قحط میں ہلاک نہیں کرونگا اور نہ انپر کوئی دشمن سوائے انکی جانوں کے مسلط کرونگا کہ انکی جماعت کی بیخ کنی کرے اگرچہ انپر تمام
اطراف زمین سے لوگ جمع ہو کر آئیں (یا کہا راوی نے درمیان اطراف سے) تاکہ بعض انکے بعض کو ہلاک کرینگے اور بعض انکے بعض کو قید کرینگے یعنے کوئی
غیر تو انکو ہلاک نہ کریگا مگر آپسمیں لڑکر مرینگے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس شخص کے بیان میں جو فتنے میں ہو **حدیث** کی ہمسے عمران بن موسی
قزازی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوارث بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جحادہ نے ایک مرد سے اُسنے طاؤس سے اُسنے ام مالک بہزیہ سے
کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنے کا ذکر کیا اور اسکی قربت بیان فرمائی کہا اُسنے میں نے کہا یا رسول اللہ بہتر لوگوں کا اس فتنے میں کون شخص ہے
فرمایا آپ نے وہ مرد کہ اپنے چرنے والے مال میں رہکر انکا حق ادا کرتا رہے اور اپنے رب کی عبادت کرے اور وہ مرد کہ جو اپنا گھوڑا پکڑ کر
دشمن کو خوف دلاتا ہو اور وہ اسکو خوف دلاتا ہو یعنے جہاد کرتا ہو۔ اور اس باب میں روایت ہے ام مبشر اور ابی سعید خدری اور ابن عباس سے
رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے اور روایت کیا اسکو لیث بن ابی سلیم نے طاؤس سے اُسنے ام مالک بہزیہ سے اُسنے نبی صلے
اللہ علیہ وسلم سے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن معاویہ جمحی نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے لیث سے اُسنے طاؤس سے اُسنے زیاد
بن سیمین گوش سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنہ ہوگا کہ تمام عرب کو گھیر لیگا مقتول اسکے

نا ابو الاحوص عن فرات القزاز نحو حديث وكيع عن سفيان **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داؤد الطيالسي عن شعبة والمسعودي سمعا فراتا القزاز نحو حديث عبد الرحمن عن سفيان عن فرات وزاد فيه الدجال او الدخان **حدثنا** ابو موسى محمد بن المثنى نا ابو النعمان الحكم بن عبد الله العجلي عن شعبة عن فرات نحو حديث ابي داؤد عن شعبة وزاد فيه والعاشرة اما ريح تطرحهم في البحر واما نزول عيسى بن مريم وفي الباب عن علي وابي هريرة وام سلمة وصفية هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو نعيم نا سفيان عن سلمة بن كهيل عن ابي ادريس المرهبي عن مسلم بن صفوان عن صفية قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينتهي الناس عن غزو هذا البيت حتى يغزو جيش حتى اذا كانوا بالبيداء او ببيداء من الارض خسف باولهم واخرهم ولم ينج اوسطهم قلت يا رسول الله فمن كره منهم قال يبعثهم الله على ما في انفسهم هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** ابو كريب نا صيفي بن ربعي عن عبد الله بن عمر عن عبيد الله عن القاسم بن محمد عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون في اخر هذه الامة خسف ومسخ وقذف قالت قلت يا رسول الله انهلك وفينا الصالحون قال نعم اذا ظهر الخبث هذا حديث غريب من حديث عائشة لا نعرفه الا من هذا الوجه وعبد الله بن عمر تكلم فيه يحيى بن سعيد من قبل حفظه **باب** ما جاء في طلوع الشمس من مغربها **حدثنا** هناد نا ابو معوية عن الاعمش عن ابراهيم التيمي عن ابيه عن ابي ذر قال دخلت المسجد حين غابت الشمس

کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے فرات القزاز سے مثل حدیث وکیع کے جو سفیان سے ہی **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی نے شعبہ اور مسعودی سے سنا اُن دونوں نے فرات قزاز سے مثل حدیث عبد الرحمن کے جو بواسطہ سفیان کے فرات سے ہے اور اُسنے اسمیں زیادتی دجال اور دخان کی کی ہے **حدیث** کی ہمسے ابو موسی یعنے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو النعمان یعنے حکم بن عبد اللہ عجلی نے شعبہ سے اُسنے فرات سے مثل حدیث ابی داؤد کے جو شعبہ سے ہے اور اُسنے زیادہ کیا ہے دسوین علامت یا تو ہوا ہے جو کہ لوگونکو دریا مین ڈالیگی یا نزول عیسی بن مریم علیہما السلام کا ہے اور اس باب مین روایت ہے علی اور ابی ہریرہ اور ام سلمہ اور صفیہ سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو نعیم نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے سلمہ بن کہیل سے اُسنے ابی ادریس مرہبی سے اُسنے مسلم بن صفوان سے اُسنے صفیہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگ اس گھر یعنے بیت اللہ کی جنگ سے باز نہین آئینگے حتے کہ ایک لشکر جنگ کریگا تا کہ جب وہ بیدا مین یا زمین کے ایک جنگل مین (شک راوی) ہونچینگے تو پہلے اور پچھلے سب زمین مین دھنس جائینگے اور درمیان کے بھی نجات نہین پائینگے مین نے کہا یا رسول اللہ جو کوئی انہین سے اس جنگ کو برا جانتا ہوگا اسکا کیا حال ہوگا فرمایا آپ نے انکو اللہ تعالی اپنی نیتو نپر اٹھائیگا یعنے آخرت مین وہ اپنی نیت کے موافق اٹھینگے اور اسپر جزا پائینگے مگر ہلاک سب کے سب ہو جائینگے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے صیفی بن ربعی نے عبد اللہ بن عمر سے اُسنے عبید اللہ سے اُسنے قاسم بن محمد سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس امت کے آخر مین خسف[2] اور مسخ اور قذف ہوگا کہا عائشہ نے مین نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم ہلاک ہونگے اس حالت مین کہ ہم مین نیک لوگ ہونگے فرمایا آپ نے ہان جبکہ خباثت ظاہر ہوگی یہ حدیث بطریق حضرت عائشہ سے غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے اور عبد اللہ بن عمر کے حق مین یحیی بن سعید نے حافظہ کی وجہ سے کلام کیا ہے **باب** آفتاب کے مغرب کی طرف سے نکلنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابراہیم تیمی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ذر سے کہا اُسنے مین مسجد مین اُسوقت داخل ہوا جبکہ آفتاب غروب ہو چکا

---

[1] کلام اللہ مین آیا ہے یوم تاتی السماء بدخان مبین یغشی الناس الآیۃ اکثر لوگون نے کہا ہے مراد اس سے وہ دھوان ہے جو عرب کے لوگونکو قحط کے مارے نظر آتا تھا جیسا کہ بخاری مین ہے کہ جب عرب کے لوگون نے اسلام لانے مین دیر کی تو آنحضرت نے انکے حق مین بد دعا کی کہ الہی اسپر قحط ڈال جیسے کہ تونے یوسف علیہ السلام کے وقت مین قحط ڈالا تھا پس آنحضرت کی دعا سے اُنپر سات برس کا قحط پڑا کہ جسمین اُنھون نے چمڑے اور مردار اور کتون کا گوشت کھایا بھوک کے مارے انکو جو آسمان مین دھوان سا بسبب ضعف بصارت کے نظر آتا تھا اور بعض نے کہا ہے کہ مراد اس دھوین سے وہ دھوان ہے جو قیامت کے قریب چالیس روز تک زمین پر رہیگا یہ حدیث متن کی بھی اسی پر دال ہے ۱۲ [2] خسف کہتے ہین زمین مین دھس جانیکو اور مسخ اشکال کے بدلنے کو اور قذف پتھرون کی مار کو یعنے آخر زمانہ مین اس امت پر اس قسم کا عذاب واقع ہوگا جیسا کہ پہلی امتو نپر ہوا ہے عائشہ نے کہا کیا یا رسول اللہ اس قسم کا عذاب ہمپر اس حالت مین بھی ہوگا کہ جب ہم مین نیک لوگ موجود ہونگے فرمایا آپ نے ہان جب فسق و فجور زیادہ ہو جائیگا تو اُسوقت یہ عذاب نازل ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ بدونکے ساتھ مین نیکو نپر بھی دنیاوی عذاب ہوتا ہے لیکن آخرت مین جیسی نیت ہوگی ویسا عوض ملیگا ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

اجعل لنا ذات انواط كما لهم ذات انواط فقال النبي صلى الله عليه وسلم سبحان الله هذا كما قال قوم موسى اجعل لنا الها كما لهم الهة والذي نفسي بيده لتركبن سنة من كان قبلكم هذا حديث حسن صحيح وابو واقد الليثي اسمه الحارث بن عوف وفي الباب عن ابي سعيد وابي هريرة **باب** ما جاء في كلام السباع **حدثنا** سفيان بن وكيع نا ابي عن القاسم بن الفضل نا ابو نضرة العبدي عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده لا تقوم الساعة حتى تكلم السباع الانس وحتى يكلم الرجل عذبة سوطه وشراك نعله وتخبره فخذه بما احدث اهله بعده وفي الباب عن ابي هريرة وهذا حديث حسن صحيح غريب لا نعرفه الا من حديث القاسم بن الفضل والقاسم بن الفضل ثقة مامون عند اهل الحديث وثقه يحيى بن سعيد وعبد الرحمن بن مهدي **باب** ما جاء في انشقاق القمر **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داود عن شعبة عن الاعمش عن مجاهد عن ابن عمر قال انفلق القمر على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اشهدوا وفي الباب عن ابن مسعود وانس وجبير بن مطعم هذا حديث حسن صحيح **باب** في الخسف **حدثنا** بندار نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفيان عن فرات القزاز عن ابي الطفيل عن حذيفة بن اسيد قال اشرف علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم من غرفة ونحن نتذاكر الساعة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى تروا عشر آيات طلوع الشمس من مغربها ويأجوج ومأجوج والدابة وثلاث خسوف خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزيرة العرب ونار تخرج من قعر عدن تسوق الناس او تحشر الناس فتبيت معهم حيث باتوا وتقيل معهم حيث قالوا **حدثنا** محمود بن غيلان نا وكيع عن سفيان نحوه وزاد فيه والدخان **حدثنا** هناد

ہمارے واسطے بھی ذات انواط مقرر کیجئے جیسا کہ انکے لئے ذات انواط ہے پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ یہ قول تمہارا حضرت موسی علیہ السلام کی قوم کے مثل ہے کہ اُنھوں نے حضرت موسیٰ سے کہا تھا کہ ہمارے لئے بھی معبود مقرر کیجئے جیسا کہ انکے لئے معبود ہیں قسم ہے اُس ذات کی کہ جسکے ہاتھ میں میری جان ہے ضرور تم پیچھے چلوگے اُن لوگوں کے جو تم سے پہلے ہوئے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو واقد اللیثی کا نام حارث بن عوف ہے اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید اور ابی ہریرہ سے۔ **باب** درندوں کے کلام کرنیکے بیان میں **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے قاسم بن فضل سے کہا حدیث کی ہمسے ابو نضرہ عبدی نے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم اُس ذات کی کہ جسکے ہاتھ میں میری جان ہے قیامت تب قائم ہوگی کہ جب درندے آدمیوں سے کلام کرینگے اور جب تک کہ آدمی سے نہ بولیگی چابک کی ڈوری اور اسکے جوتے کا تسمہ کلام کریگا اور اُسکو اسکی ران اُس چیز کی خبر دیگی جو اسکی بیوی نے اسکے بعد کیا ہوگا۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ سے۔ اور یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر طریق قاسم بن فضل سے اور قاسم بن فضل محدثین کے نزدیک ثقہ امانت دار ہے اسکی یحیی بن سعید اور عبد الرحمن بن مہدی نے توثیق کی ہے۔ **باب** چاند کے پھٹنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے شعبہ سے اُسنے اعمش سے اُسنے مجاہد سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چاند پھٹ گیا پس فرمایا آپ نے شاہد رہو تم۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور انس اور جبیر بن مطعم سے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** خسف کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے فرات قزاز سے اُسنے ابی الطفیل سے اُسنے حذیفہ بن اسید سے کہا اُسنے ہمپر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کھڑکی سے جھانکا اس حالت میں کہ ہم قیامت کا ذکر کر رہے تھے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت تب قائم ہوگی جب تم دس علامتیں دیکھ لوگے طلوع آفتاب کا مغرب کی طرف سے یاجوج و ماجوج اور دابۃ الارض اور تین خسوف ایک خسف مشرق میں دوسرا خسف مغرب میں تیسرا خسف جزیرہ عرب میں۔ اور آگ جو کہ عدن کے گڑھے سے نکلکر لوگوں کو چلائیگی یا فرمایا آپ نے لوگوں پر حشر برپا کریگی سو وہ آگ رات گذاریگی جہاں لوگ رات گذارینگے اور قیلولہ کریگی انکے ساتھ جہاں وہ قیلولہ کرینگے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے مثل اسکے اور اُسنے اسمیں دخان کی زیادتی کی ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے

مجمع البحار میں لکھا ہے کہ طول اس جانور کا ساٹھ گز ہوگا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ پیدائش اسکی چند جانوروں کی طرح ہوگی صفا پہاڑی کو جو کہ مکے کے پاس ہے اسکو پھاڑ کر جمعہ کے دن نکلیگا اسکے پاس حضرت موسی علیہ السلام کا عصا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی کوئی اس سے بھاگ نہیں سکیگا اور نہ کوئی اسکو مار سکیگا مومن کو عصا لگائیگا تو اسکے منہ پر لفظ مومن کا لکھا جائیگا اور کافر کو انگوٹھی اسپر لگائیگا کافر لکھا جائیگا بیہقی سے

ابو داؤد نا شعبة عن قتادة نا انس بن مالك عن اسيد بن حضير ان رجلا من الانصار قال يا رسول الله استعملت فلانا و لم تستعملني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انكم سترون بعدی اثرة فاصبروا حتى تلقونی على الحوض هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد عن الاعمش عن زيد بن وهب عن عبد الله عن النبی صلى الله عليه وسلم قال انكم سترون بعدی اثرة وامورا تنكرونها قالوا فما تامرنا قال ادوا اليهم حقهم واسألوا الله الذی لكم هذا حديث حسن صحيح **باب** ما اخبر النبی صلى الله عليه وسلم اصحابه بما هو كائن الى يوم القيمة **حدثنا** عمران بن موسى القزاز البصری نا حماد بن زيد نا علی بن زيد عن ابی نضرة عن ابی سعيد الخدری قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما صلوة العصر بنهار ثم قام خطيبا فلم يدع شيئا يكون الى قيام الساعة الا اخبرنا به حفظه من حفظه ونسيه من نسيه فكان فيما قال ان الدنيا خضرة حلوة و ان الله مستخلفكم فيها فناظر كيف تعملون الا فاتقوا الدنيا واتقوا النساء وكان فيما قال الا لا يمنعن رجلا هيبة الناس ان يقول بحق اذا علمه قال فبكى ابو سعيد فقال قد والله راينا اشياء فهبنا وكان فيما قال الا انه ينصب لكل غادر لواء يوم القيمة بقدر غدرته ولا غدر اعظم من غدرة امام عامة يركز لواءه عند استه وكان فيما حفظنا يومئذ الا ان بنی ادم خلقوا على طبقات شتى فمنهم من يولد مؤمنا ويحيى مؤمنا ويموت مؤمنا ومنهم من يولد كافرا ويحيى كافرا ويموت كافرا ومنهم من يولد مؤمنا ويحيى مؤمنا ويموت كافرا ومنهم من يولد كافرا ويحيى كافرا ويموت مؤمنا الا وان منهم البطیء الغضب سريع الفیء ومنهم سريع الغضب سريع الفیء فتلك بتلك الا وان منهم سريع الغضب بطیء الفیء الا وخيرهم بطیء الغضب سريع الفیء وشرهم سريع الغضب بطیء الفیء

ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے کہا حدیث کی ہمسے انس بن مالک نے اسید بن حضیر سے یہ کہ ایک مرد انصاری نے کہا یا رسول اللہ آپ نے فلانے کو عامل بنایا ہے اور مجھے آپ نے عامل نہیں بنایا پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ میرے بعد تم پاؤ گے اپنے سوا اوروں کو مقدم یعنی تمہارے سوائے اور لوگوں کو حکومت ملیگی تو تم صبر کرتے رہیو تاوقتیکہ تم حوض کوثر پر مجھسے ملو یعنے قیامت تک صبر کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے اعمش سے اُسنے زید بن وہب سے اُسنے عبد اللہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے البتہ تم میرے بعد پاؤ گے سوائے اپنے اوروں کو مقدم اور کئی امور کہ تم انکو برا جانو گے کہا لوگوں نے سو آپ ہمکو کیا حکم دیتے ہیں فرمایا آپ نے انکا حق انکو دیدو یعنے حکام کا حق تو انکو دیدو اور اپنا حق اللہ تعالی سے طلب کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ جسکی خبر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو ساتھ اُس چیز کے جو قیامت تک ہونیوالی ہے دی ہے **حدیث** کی ہمسے عمران بن موسی قزاز بصری نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن زید نے ابی نضرہ سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے ایک روز ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھا کر خطبہ پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے سو جو چیز کہ قیامت تک ہونیوالی تھی سبکی خبر ہمکو آنحضرت نے دی جسنے یاد رکھی یاد رکھی اور جسنے بھلا دی اُسنے بھلا دی سو جو کچھ آپ نے فرمایا تھا اسمیں یہ بھی تھا کہ دنیا سبز ہے میٹھی اور اللہ تعالی نے تمکو اسمیں اپنا خلیفہ بنایا ہے سو وہ دیکھتا ہے کہ تم کسطرح عمل کرتے ہو خبردار دنیا سے بچو اور عورتوں سے بچو اور یہ بھی اسمیں فرمایا تھا خبردار ہر ایک فریبی کے لئے قیامت کے دن اُسکے فریب کے موافق جھنڈا کھڑا کیا جاویگا اور تمام لوگوں کے امام سے اور کسی کا فریب بہت بڑا نہیں ہوتا اسکا جھنڈا اسکے مقعد کے پاس کھڑا کیا جاویگا۔ اور یہ بھی ہماری اسدن کی یادداشت سے ہے کہ خبردار بنی آدم مختلف طبقات سے بنائے گئے ہیں سو بعض انمیں سے وہ ہیں جو ایمان پر ہی پیدا ہوے ہیں اور ایمان پر ہی زندہ رہے اور ایمان پر ہی فوت ہوے اور بعض اُنمیں کفر کی حالت میں پیدا ہوے اور کفر پر ہی زندہ رہے اور کفر پر ہی مرے۔ اور بعض اُنمیں وہ ہیں کہ ایمان پر پیدا ہوے اور ایمان پر زندہ رہے اور کفر پر مرے اور بعض اُنمیں کفر پر پیدا ہوے اور کفر پر زندہ رہے اور ایمان پر مرے خبردار اور بعض انمیں سے بطیء الغضب سریع الفیٔ ہیں یعنے بعض ایسے ہیں کہ انکو غصہ دیر سے آتا ہے مگر جلدی دور ہوتا ہے اور بعض انمیں سے سریع الغضب سریع الفیٔ یعنے جلدی غصہ آتا ہے اور جلدی ہی دور ہوجاتا ہے سو وہ اسکے ساتھ برابر ہے یعنے جسکو جلدی غصہ آتا ہے اور جلدی اسکو دور ہوجاتا ہے اسکا بدلہ اسمیں ہوجاتا ہے خبردار اور بعض انمیں سے سریع الغضب بطیء الفیٔ ہیں یعنے جلدی غصے والے اور دیر سے دور ہونیوالے خبردار اور بہتر اُنمیں وہ ہے کہ جو بطیء الغضب سریع الفیٔ ہے یعنے جسکو دیر سے غصہ آتا ہے اور جلدی دور ہوتا ہے اور برا اُنمیں وہ ہے کہ جسکو جلدی غصہ آتا ہے اور دیر سے دور ہوتا ہے

والنبی صلی اللہ علیہ وسلم جالس فقال یا اباذر اتدری این تذھب ھذہ قال قلت اللہ ورسولہ اعلم قال فانھا تذھب تستاذن فی السجود فیؤذن لھا وکانھا قد قیل لھا اطلعی من حیث جئت فتطلع من مغربھا قال ثم قرأ وذلک مستقر لھا وقال ذلک قراءۃ عبداللہ بن مسعود وفی الباب عن صفوان بن عسال وحذیفۃ بن اسید وانس وابی موسی ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی خروج یاجوج وماجوج **حدثنا** سعید بن عبدالرحمن المخزومی وغیر واحد قالوا نا سفیان عن الزھری عن عروۃ عن زینب بنت ابی سلمۃ عن حبیبۃ عن ام حبیبۃ عن زینب بنت جحش قالت استیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نوم محمر وجھہ وھو یقول لا الہ الا اللہ یرددھا ثلث مرات ویل للعرب من شر قد اقترب فتح الیوم من ردم یاجوج وماجوج مثل ھذہ وعقد عشرا قالت زینب قلت یا رسول اللہ افنھلک وفینا الصالحون قال نعم اذا کثر الخبث ھذا حدیث حسن صحیح جود سفیان ھذا الحدیث وقال الحمیدی عن سفیان بن عیینۃ حفظت من الزھری فی ھذا الاسناد اربع نسوۃ زینب بنت ابی سلمۃ عن حبیبۃ وھما ربیبتا النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ام حبیبۃ عن زینب بنت جحش زوجی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وروی معمر ھذا الحدیث عن الزھری ولم یذکر فیہ عن حبیبۃ **باب** ماجاء فی صفۃ المارقۃ **حدثنا** ابوکریب نا ابوبکر بن عیاش عن عاصم عن زر عن عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج فی اخر الزمان قوم احداث الاسنان سفھاء الاحلام یقرؤن القران لایجاوز تراقیھم یقولون من قول خیر البریۃ یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ وفی الباب عن علی وابی سعید وابی ذر ھذا حدیث حسن صحیح وقد روی فی غیر ھذا الحدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصف ھؤلاء القوم الذین یقرؤن القران لایجاوز تراقیھم یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ انما ھم الخوارج الحروریۃ وغیرھم من الخوارج **باب** ماجاء فی الاثرۃ **حدثنا** محمود بن غیلان نا

اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے پس فرمایا آپ نے ای اباذر کیا تو جانتا ہے کہ یہ آفتاب کہاں جاتا ہے کہا ابوذر نے میں نے کہا اللہ اور رسول اُسکا بہتر جانتا ہے فرمایا آپ نے یہ سجدہ میں اذن لینے کے واسطے جاتا ہے پس اسکے لئے اذن دیا جاتا ہے اور گویا اس سے کہا جاتا ہے کہ اسی جگہ سے طلوع کر جہاں سے تو آیا ہے پس آخرت کو مغرب کی طرف سے طلوع کریگا۔ کہا راوی نے پھر اُسنے یہ آیت پڑھی وذلک مستقر لہا[1] اور کہا اُسنے یہ قرات عبداللہ بن مسعود کی ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے صفوان بن عسال اور حذیفہ بن اسید اور انس اور ابی موسی سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** یاجوج اور ماجوج کے نکلنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے سعید بن عبدالرحمن مخزومی اور کئی ایک نے کہا انھوں نے حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے زینب بنت ابی سلمہ سے اُسنے حبیبہ سے اُسنے ام حبیبہ سے اُسنے زینب بنت جحش سے کہا اُسنے ایکبار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نیند سے جاگے اس حالت میں کہ آپکا چہرہ مبارک سرخ تھا اور یہ کہ رہے تھے لا الٰہ الا اللہ اسکو تین بار پڑھا ہلاکت ہے واسطے عرب کے اُس بُرائی سے کہ قریب پہونچ گئی ہے آج کے دن دیوار یاجوج اور ماجوج سے رخنہ کھل گیا ہے مثل اسکے اور دس کا عقد کیا[2] کہا زینب نے میں نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم ہلاک ہونگے اس حالت میں بھی کہ ہم میں نیک کار ہوں فرمایا آپ نے ہاں جبکہ فسق و فجور بڑھ گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان نے اس حدیث کو جید کہا ہے۔ اور کہا حمیدی نے سوہیں بواسطہ سفیان بن عیینہ کے زہری سے اس سند میں چار عورتیں یاد رکھتا ہوں۔ زینب بنت ابی سلمہ جو راوی ہے حبیبہ سے اور یہ دونوں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی لے پالک ہیں وہ راوی ہے ام حبیبہ سے جو راوی ہے زینب بنت جحش سے جو کہ دونوں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویاں ہیں۔ اور روایت کیا ہے معمر نے اس حدیث کو زہری سے اور اُسنے حبیبہ کا اسمیں ذکر نہیں کیا۔ **باب** خارجیوں کی صفت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابوبکر بن عیاش نے عاصم سے اُسنے زر سے اُسنے عبداللہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آخر زمانہ میں ایک قوم پیدا ہوگی کم عمر ناقص عقل پڑھینگے قرآن کو وہ انکے نرخرے کے نیچے نہیں اُتریگا۔ کلام کرینگے بہتر لوگوں کا سا کلام نکل جاوینگے دین سے جیسے تیر نکل جاتا ہے شکار کیے جانور سے اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی اور ابی سعید اور ابی ذر سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور غیر اس حدیث میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے وصف اس قوم کے جو کہ قرآن کو پڑھتے ہیں اور وہ انکے نرخرے سے نیچے نہیں اُترتا جو کہ دین سے نکلتے ہیں جیسے کہ تیر نکلتا ہے شکاری جانور سے یہ آیا ہے کہ وہ حروریہ (نام موضع قریب کوفہ) وغیرہ کے خارجی[3] لوگ ہیں۔ **باب** حکومت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے

---

[1] اس قرات کے اللفظ جو کہ مشہور ہے یہ ہیں والشمس تجری لمستقر لہا یعنے اور سورج چلتا ہے اس قرارگاہ پر کہ واسطے اسکے ہے یہ ہی اندازہ غالب جاننے والے کا یعنے قیامت تک اسکا یہی طریق رہیگا کہ ہر روز عرش کے نیچے جاکر خدا کے آگے سجدہ کرکے اذن طلب کرتا رہیگا آخر کو مغرب کی طرف سے نکلیگا ۱۲ [2] ایکبار آنحضرت خواب سے اُٹھے اور یہ فرمارہے تھے کہ ہلاکت ہے عرب کو کہ آجکے دن یاجوج اور ماجوج نے دیوار میں رخنہ نکالا ہے مثل اسکے اور عقد کیا

وجریر وابن عمر وکرز بن علقمة وواثلة بن الاسقع والصنابحی هذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء انه تکون فتنة القاعد فیها خیر من القائم **حدثنا** قتیبة نا اللیث عن عیاش بن عباس عن بکیر بن عبد الله بن الاشج عن بسر بن سعید ان سعد بن ابی وقاص قال عند فتنة عثمان بن عفان اشهد ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال انها ستکون فتنة القاعد فیها خیر من القائم والقائم خیر من الماشی والماشی خیر من الساعی قال افرایت ان دخل علی بیتی وبسط یده الی لیقتلنی قال کن کابن ادم وفی الباب عن ابی هریرة وخباب بن الارت وابی بکرة وابن مسعود وابی واقد وابی موسی وخرشة هذا حدیث حسن وروی بعضهم هذا الحدیث عن لیث بن سعد وزاد فی هذا الاسناد رجلا وقد روی هذا الحدیث عن سعد عن النبی صلی الله علیه وسلم من غیر هذا الوجه
باب ما جاء ستکون فتنة کقطع اللیل المظلم **حدثنا** قتیبة نا عبد العزیز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال بادروا بالاعمال فتنا کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل مؤمنا ویمسی کافرا ویمسی مؤمنا ویصبح کافرا یبیع احدهم دینه بعرض من الدنیا هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** سوید بن نصر نا عبد الله بن المبارک نا معمر عن الزهری عن هند بنت الحارث عن ام سلمة ان النبی صلی الله علیه وسلم استیقظ لیلة فقال سبحان الله ماذا انزل اللیلة من الفتنة ماذا انزل من الخزائن من یوقظ صواحب الحجرات یا رب کاسیة فی الدنیا عاریة فی الاخرة هذا حدیث صحیح **حدثنا** قتیبة نا اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن سعد بن سنان عن انس بن مالک عن رسول الله صلی الله علیه وسلم

اور جریر اور ابن عمر اور کرز بن علقمہ اور واثلہ بن اسقع اور صنابحی سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ ایسا فتنہ ہوگا کہ بیٹھنے والا اسمیں بہتر ہوگا کھڑے ہونیوالے سے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے عیاش بن عباس سے اُسنے بکیر بن عبد اللہ بن اشج سے اُسنے بسر بن سعید سے یہ کہ سعد بن ابی وقاص نے حضرت عثمان بن عفان کے فتنہ کے وقت کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ جلدی ہی ایک ایسا فتنہ ہوگا کہ بیٹھنے والا اسمیں بہتر ہوگا کھڑے ہونیوالے سے۔ اور کھڑا ہونیوالا بہتر ہوگا چلنے والے سے۔ اور چلنے والا بہتر ہوگا اسمیں کوشش کرنیوالے سے کہا راوی نے آپ خبر دیجئے کہ اگر کوئی شخص میرے گھر میں داخل ہو جاوے اور میرے قتل کرنے کے واسطے میری طرف ہاتھ پھیلاوے (تو میں کیا کروں) فرمایا آپ نے تو حضرت آدم کے بیٹے کے مانند ہو[1] اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور خباب بن ارت اور ابی بکرہ اور ابن مسعود اور ابی واقد اور ابی موسی اور خرشہ سے یہ حدیث حسن ہے۔ اور بعض نے یہ حدیث لیث بن سعد سے بھی روایت کی ہے اور اُسنے اس اسناد میں ایک آدمی زیادہ کیا ہے۔ اور یہ حدیث بواسطہ سعد کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے غیر اس وجہ سے بھی مروی ہے۔ **باب** قریب ہے کہ ایک فتنہ[2] سیاہ رات کے حصہ کے مانند ہوگا **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے علاء بن عبد الرحمن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نیک اعمال کو شتابی کر لو فسادوں سے پہلے۔ ایسے فساد ہونگے جیسے اندھیری رات کی اخیر تاریکی یعنے اندھا دھند زمانہ ہوجاویگا حق باطل کی تمیز نہ رہیگی صبح کے وقت مرد مسلمان ہوگا اور شام کو کافر ہو جاویگا اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کے وقت کافر ہو جاویگا اپنے دین کو بیچیگا دنیا کے مال سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُسنے ہند بنت حارث سے اُسنے ام سلمہ سے ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک رات کو جاگے سو فرمایا سبحان اللہ[3] آج کی رات میں کیا فتنے اور فساد نازل ہوئے ہیں اور کیا ہی رحمت کے گنج کے گنج اترے ہیں کوئی ہے کہ کوٹھریوں والی عورتونکو جگاوے یعنے تاکہ تہجد پڑھیں اے وہ عورتیں جو دنیا میں لباس والی ہیں آخرت میں برہنہ ہونگی یعنے دنیا میں مالدار ہیں اور آخرت میں انکو ذلت ہوگی یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے یزید بن ابی حبیب سے اُسنے سعد بن سنان سے اُسنے انس بن مالک سے اُسنے رسول اللہ صلعم سے

---

[1] یعنے حضرت آدم کے بیٹے ہابیل کی طرح ہو کہ جب اسکے بھائی قابیل نے اسکی طرف اسکے قتل کرنے کے لئے ہاتھ پھیلائے تو اُسنے کہا میں تیری طرف ہاتھ تیرے قتل کرنیکے لئے نہیں پھیلاتا ہوں اور ارادہ کرتا ہوں کہ میرا گناہ تیرے سر پر چڑھے ۱۲ [2] مراد اس حدیث سے وہ فساد مراد ہیں جو یزید پلید اور اسکی سلطنت مروانیہ میں واقع ہوئے۔ اس حدیث میں ارشاد ہے کہ آدمی بہتر وقت کو غنیمت جانے اور پریشانی سے پہلے جو نیک عمل ہوسکیں کر لیوے۔ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں ۱۲ [3] اسی رات آپ کو اسلام کی فتوح اور امت کی خرابی کا حال معلوم ہوا اسواسطے فرمایا کہ کیسی کیسی رحمت آج کی رات نازل ہوئی ہے اور کیسے کیسے فتنے ۱۲

الا وان منهم حسن القضاء حسن الطلب ومنهم سيئ القضاء حسن الطلب ومنهم حسن القضاء سيئ الطلب فتلك بتلك الا وان منهم السيئ القضاء السيئ الطلب الا وخيرهم الحسن القضاء الحسن الطلب الا وشرهم سيئ القضاء سيئ الطلب الا وان الغضب جمرة فی قلب ابن آدم اما رايتم الی حمرة عينيه وانتفاخ اوداجه فمن احس بشیئ من ذلك فليلصق بالارض قال وجعلنا نلتفت الی الشمس هل بقی منها شیئ فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم الا انه لم يبق من الدنيا فيما مضی منها الا كما بقی من يومكم هذا فيما مضی منه هذا حديث حسن وفی الباب عن المغيرة بن شعبة وابی زيد بن اخطب وحذيفة وابی مريم ذكروا ان النبی صلی الله عليه وسلم حدثهم بما هو كائن الی ان تقوم الساعة **باب** ما جاء فی اهل الشام **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابوداؤد نا شعبة عن معوية بن قرة عن ابيه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم اذا فسد اهل الشام فلا خير فيكم لا تزال طائفة من امتی منصورين لا يضرهم من خذلهم حتی تقوم الساعة قال محمد بن اسمعيل قال علی بن المدينی هم اصحاب الحديث وفی الباب عن عبد الله بن حوالة وابن عمر وزيد بن ثابت وعبد الله بن عمرو هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** احمد بن منيع نا يزيد بن هارون نا بهز بن حكيم عن ابيه عن جده قال قلت يا رسول الله اين تامرنی قال ههنا ونحا بيده نحو الشام هذا حديث حسن صحيح **باب** لا ترجعوا بعدی كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض **حدثنا** ابو حفص عمرو بن علی نا يحيی بن سعيد نا فضيل بن غزوان نا عكرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم لا ترجعوا بعدی كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض

وفی الباب عن عبد الله بن مسعود

خبردار اور بعض انمیں سے ایسے ہیں جو اچھی طرح سے ادا کرتے ہیں اور اچھی طرح سے طلب کرتے ہیں یعنے جب کوئی چیز کسی سے مانگتے ہیں تو اچھی طرح مانگتے ہیں اور بلا تکلف ادا کرتے ہیں۔ اور بعض انمیں سے ادا کرنیمیں برے ہیں طلب کرنیمیں اچھے اور بعض انمیں سے ادا کرنیمیں اچھے ہیں طلب کرنے میں برے سو یہ اسکا بدلہ ہو جاتا ہے خبردار اور بعض انمیں سے ادا کرنیمیں برے ہیں طلب کرنیمیں بھی برے ہیں خبردار اور بہتر انمیں سے وہ ہے جو ادا کرنیمیں بھی اچھا ہے اور طلب کرنیمیں بھی اچھا ہے خبردار اور برا انمیں سے وہ ہے جو ادا کرنیمیں بھی برا ہے اور طلب کرنیمیں بھی برا ہے خبردار غصہ ابن آدم کے دل میں آگ کا چنگارا ہے جب تم اسکی آنکھوں کی سرخی کی طرف اور اسکی رگوں کے پھولنے کی طرف دیکھو سو جو کوئی یہ بات معلوم کرے تو چاہیے کہ زمین کے ساتھ ملجائے تاکہ اسکا غصہ ٹھہر جائے۔ کہا راوی نے ہم آفتاب کی طرف دیکھنے لگے کیا اس سے کچھ باقی رہتا ہے تو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خبردار نہیں باقی رہتا دنیا سے مقابلہ میں اسکے جو اس سے گذر گئی ہے مگر مثل اسکے جو تمہارے اس دن سے گذشتہ دن کے مقابلہ میں باقی رہتا ہے[1]۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے مغیرہ بن شعبہ اور ابی زید بن اخطب اور حذیفہ اور ابی مریم سے رضی اللہ عنہم انھوں نے ذکر کیا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنسے حدیث بیان کی ہے ساتھ اس چیز کے جو قیامت تک ہونیوالی ہے۔ **باب** اہل شام کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے معاویہ بن قرہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اہل شام خراب ہو جاوینگے تو تم میں بھی بھلائی نہیں رہیگی ہمیشہ میری امت میں سے ایک گروہ غالب رہیگا نہیں ضرر دیگا انکو وہ جو انکو ذلیل کرنیکا ارادہ رکھتا ہوگا یہانتک کہ قیامت قائم ہوگی۔ کہا محمد بن اسمعیل نے کہ کہا علی بن مدینی نے وہ لوگ محدثین ہیں۔ اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن حوالہ اور ابن عمر اور زید بن ثابت اور عبداللہ بن عمرو سے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے بہز بن حکیم نے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا اُسنے میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے آپ کس جگہ کا حکم دیتے ہیں فرمایا آپ نے اس جگہ کا اور آپ نے اپنے دست مبارک سے شام کی طرف اشارت فرمائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** میرے بعد پلٹ کر کافر نہ ہو جاؤ کہ بعضے بعضوں کی گردنیں مارنے لگو **حدیث** کی ہمسے ابو حفص یعنے عمرو بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے فضیل بن غزوان نے کہا حدیث کی ہمسے عکرمہ نے ابن عباس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میری بعد پلٹ کر کافر نہ ہو جاؤ کہ تم لوگونسے بعضے تمہارے بعضوں کی گردنیں مارنے لگو[2] اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے

[1] یعنے اگر بقیہ دنیا کو گذشتہ دنیا سے مقابلہ کیا جائے تو اب اسقدر باقی رہتی ہے جیسے کہ یہ دن اسوقت گذشتہ دن کے مقابلہ میں باقی رہتا ہے ۱۲ [2] یعنے ایک دوسرے کو قتل کرنا کافروں کی رسم ہے تم ایسا نہ کرو ۱۲

عن عديسة بنت اهبان بن صيفي الغفاري قالت جاء علي بن ابي طالب الى ابي فدعاه الى الخروج معه فقال له ابي ان خليلي وابن عمك عهد الي اذا اختلف الناس ان اتخذ سيفا من خشب فقد اتخذته فان شئت خرجت به معك قالت فتركه وفي الباب عن محمد بن مسلمة هذا حديث حسن غريب لانعرفه الا من حديث عبد الله بن عبيد **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن نا سهل بن حماد نا همام نا محمد بن جحادة عن عبد الرحمن بن ثروان عن هزيل بن شرحبيل عن ابي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال في الفتنة كسروا فيها قسيكم وقطعوا فيها اوتاركم والزموا فيها اجواف بيوتكم وكونوا كابن ادم هذا حديث حسن غريب وعبد الرحمن بن ثروان هو ابو قيس الاودي **باب** ماجاء في اشراط الساعة **حدثنا** محمود بن غيلان نا النضر بن شميل نا شعبة عن قتادة عن انس بن مالك انه قال احدثكم حديثا سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحدثكم احد بعدي انه سمعه من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من اشراط الساعة ان يرفع العلم ويظهر الجهل ويفشو الزنا ويشرب الخمر ويكثر النساء ويقل الرجال حتى يكون لخمسين امراة قيم واحد وفي الباب عن ابي موسى وابي هريرة هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد عن سفيان الثوري عن الزبير بن عدي قال دخلنا على انس بن مالك قال فشكونا اليه ما نلقى من الحجاج فقال ما من عام الا والذي بعده شر منه حتى تلقوا ربكم سمعت هذا من نبيكم صلى الله عليه وسلم هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن بشار نا ابن ابي عدي عن حميد عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى لا يقال في الارض الله الله

اُسنے عدیسہ بنت اہبان بن صیفی غفاری سے کہا اُسنے حضرت علی بن ابی طالب میرے باپ کے پاس آئے اور اسکو اپنی طرف سے لڑائی کے واسطے بلایا یعنے میری طرف سے معاویہ کے ساتھ لڑائی کرو پس میرے باپ نے اُنسے کہا کہ میرے دوست اور تمہارے چچا کے بیٹے یعنے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ عہد کیا ہے کہ جب لوگ آپسمین اختلاف کرین تو مین لکڑی کی تلوار بناؤن یعنے جنگ ترک کرون سو مین نے اسکو بنالیا یعنے جنگ کو ترک کردیا سو اگر آپ چاہتے ہین تو مین وہ تلوار پکڑ کر آپ کے ساتھ نکلتا ہون کہا عدیسہ نے سو حضرت علی نے میرے باپ کو چھوڑ دیا۔ اور اس باب مین روایت ہے محمد بن مسلمہ سے یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عبد اللہ بن عبید سے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے سہل بن حماد نے کہا حدیث کی ہمسے ہمام نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جحادہ نے عبد الرحمن بن ثروان سے اُسنے ہزیل بن شرحبیل سے اُسنے ابی موسی سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فتنہ کے حق مین فرمایا اسمین اپنی کمانونکو توڑو اور اپنے چلون کو قطع کرو اور اس فتنہ مین اپنے گھرون مین بیٹھ رہو اور حضرت آدم کے بیٹے ہابیل کی طرح[1] ہو جاؤ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور عبد الرحمن بن ثروان وہ ابو قیس اودی ہے۔

باب قیامت کی علامات کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے نضر بن شمیل نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے اُسنے انس بن مالک سے کہ کہا اُسنے مین تمکو وہ حدیث سناتا ہون جسکو مین نے آنحضرت سے سنا ہے کوئی شخص میرے بعد تمکو وہ حدیث نہین سنائیگا مین نے آنحضرت سے یہ سنی ہے کہ فرمایا آپ نے قیامت کی نشانیون سے یہ ہے کہ علم اُٹھایا جائیگا یعنے علما مرجاوینگے اور جہالت ظاہر ہوگی اور حرام کاری پھیل جاویگی اور شراب پی جاویگی اور عورتین بہت ہو جائینگی اور مرد کم ہو جائینگے یہانتک کہ پچاس عورتون کا ایک خبر لینے والا رہجائیگا۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی موسی اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہما یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے سفیان ثوری سے اُسنے زبیر بن عدی سے کہا اُسنے ہم انس بن مالک پر داخل ہوے کہا زبیر نے ہمنے اسکے پاس اس بات کا شکوہ کیا جو ہمکو حجاج سے پہونچتے تھے پس کہا اُسنے کوئی ایسا سال نہین مگر کہ اسکے بعد کا اس سے برا ہوگا یہانتک کہ تم اپنے رب سے ملو مین نے یہ بات تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی عدی نے حمید سے اُسنے انس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت تب قائم ہوگی کہ جب زمین مین اللہ اللہ نہ کہا جائیگا

[1] یعنے جیسے حضرت آدم کے بیٹے ہابیل نے اپنا خون کرنا اپنے بھائی کے سپرد کر دیا تھا اور خود ہاتھ دراز نہ کیا اسیطرح تم بھی کرو کہ گھرون مین بیٹھ رہو اور کسی طرف ہاتھ لڑائی کے لئے دراز نہ کرو ۱۲

قال تکون بین یدی الساعۃ فتن کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل فیہا مؤمنا ویمسی کافرا ویمسی مؤمنا ویصبح کافرا یبیع اقوام دینہم بعرض الدنیا وفی الباب عن ابی ہریرۃ وجندب والنعمان بن بشیر وابی موسی ہذا حدیث غریب من ہذا الوجہ **حدثنا** صالح بن عبد اللہ نا جعفر بن سلیمان عن ہشام عن الحسن قال کان یقول فی ہذا الحدیث یصبح الرجل مؤمنا ویمسی کافرا ویمسی مؤمنا ویصبح کافرا قال یصبح محرما لدم اخیہ وعرضہ ومالہ ویمسی مستحلا لہ ویمسی محرما لدم اخیہ وعرضہ ومالہ ویصبح مستحلا لہ **حدثنا** الحسن بن علی الخلال نا یزید بن ہارون نا شعبۃ عن سماک بن حرب عن علقمۃ بن وائل بن حجر عن ابیہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجل یسألہ فقال ارأیت ان کان علینا امراء یمنعونا حقنا ویسألونا حقہم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسمعوا واطیعوا فانما علیہم ما حملوا وعلیکم ما حملتم ہذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی الہرج **حدثنا** ہناد نا ابو معاویۃ عن الاعمش عن شقیق عن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من ورائکم ایاما یرفع فیہا العلم ویکثر فیہا الہرج قالوا یا رسول اللہ ما الہرج قال القتل وفی الباب عن ابی ہریرۃ وخالد بن الولید ومعقل بن یسار ہذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** قتیبۃ نا حماد بن زید عن المعلی بن زیاد ردہ الی معاویۃ بن قرۃ فردہ الی معقل بن یسار ردہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العبادۃ فی الہرج کہجرۃ الی ہذا حدیث صحیح غریب انما نعرفہ من حدیث المعلی بن زیاد **باب** ما جاء فی اتخاذ السیف من خشب **حدثنا** قتیبۃ نا حماد بن زید عن ایوب عن ابی قلابۃ عن ابی اسماء عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضع السیف فی امتی لم یرفع عنہا الی یوم القیمۃ ہذا حدیث صحیح **حدثنا** علی بن حجر نا اسمعیل بن ابراہیم عن عبد اللہ بن عبید

کہ فرمایا آپ نے قیامت کے ورے ایسے فساد ہونگے جیسے اندھیری رات کی اخیر تاریکی۔ صبح کے وقت مرد مسلمان ہوگا اور شام کو کافر ہو جائیگا اور شام کو مؤمن ہوگا اور صبح کو کافر ہو جائیگا۔ کئی قومیں اپنے دین کو دنیا کے مال سے فروخت کر ینگی۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور جندب اور نعمان بن بشیر اور ابی موسی سے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے **حدیث** کی ہمسے صالح بن عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن سلیمان نے ہشام سے اُسنے حسن سے کہا اُسنے آپ اس حدیث میں فرمایا کرتے تھے صبح کے وقت مرد مسلمان ہوگا اور شام کو کافر ہو جائیگا اور شام کو مؤمن ہوگا اور صبح کو کافر ہو جائیگا۔ فرمایا آپ نے صبح کے وقت اپنے بھائی کے خون اور عزت اور مال کو حرام جانتا ہوگا اور شام کو اسکو حلال جاننے لگے گا۔ اور شام کے وقت اپنے بھائی کے خون اور عزت اور مال کو حرام جانتا ہوگا اور صبح کے وقت اسکو حلال جاننے لگیگا۔ **حدیث** کہی ہمسے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے سماک بن حرب سے اُسنے علقمہ بن وائل بن حجر سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس حالت میں کہ ایک مرد آپسے سوال کر رہا تھا سو کہا اس مرد نے خبر دیجئے اگر ہمپر ایسے حاکم ہوں کہ ہمارے حق کو روک رکھیں اور اپنا حق طلب کریں پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انکی بات سنو اور انکے حکم کی اطاعت کرو اسواسطے کہ انپر فرض ہے جسکا بوجھ انپر ہے اور تمپر فرض ہے جسکا بوجھ تمپر ہے[1] یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** قتل کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے شقیق سے اُسنے ابی موسی سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمہارے بعد ایسے دن آئینگے کہ انمیں علم نہیں رہیگا اور انمیں ہرج بہت ہوگا کہا لوگوں نے یا رسول اللہ ہرج کیا چیز ہے فرمایا آپ نے قتل۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور خالد بن ولید اور معقل بن یسار سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے معلے بن زیاد سے اُسنے اس حدیث کو معاویہ بن قرہ کی طرف رد کیا یعنے مجھسے معاویہ نے حدیث روایت کی ہے اُسنے اسکو معقل بن یسار کی طرف رد کیا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف رد کیا فرمایا آپ نے فتنے کے وقت عبادت کرنی مثل ہجرت کرنیکے ہے طرف میرے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے ہم اسکو فقط طریق معلے بن زیاد سے ہی پہچانتے ہیں **باب** لکڑی کی تلوار پکڑنیکے بیان میں مراد اس سے جنگ اور جدل کا ترک کرنا ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے ابی اسماء سے اُسنے ثوبان سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تلوار میری امت میں رکھی جائیگی تو پھر قیامت تک اُنسے نہ اٹھائی جائیگی یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن ابراہیم نے عبد اللہ بن عبید سے

[1] یعنے اگرچہ وہ ظلم کریں تو بھی تمپر انکی اطاعت واجب ہے اگر وہ عدل نہ کرینگے تو خدا اُنسے سمجھ لیگا۔

حدثنا علی بن حجر نا محمد بن یزید عن المستلم بن سعید عن رمیح الجذامی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتخذ الفیئ دولا والامانۃ مغنما والزکوٰۃ مغرما وتعلم لغیر الدین واطاع الرجل امرأتہ وعق امہ وادنی صدیقہ واقصی اباہ و ظہرت الاصوات فی المساجد وساد القبیلۃ فاسقہم وکان زعیم القوم ارذلہم واکرم الرجل مخافۃ شرہ وظہرت القینات والمعازف وشربت الخمور ولعن اٰخر ہذہ الامۃ اولہا فلیرتقبوا عند ذلک ریحا حمراء وزلزلۃ وخسفا ومسخا وقذفا واٰیات تتابع کنظام بال قطع سلکہ فتتابع ہذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من ہذا الوجہ **حدثنا** عباد بن یعقوب الکوفی نا عبد اللہ بن عبد القدوس عن الاعمش عن ہلال بن یساف عن عمران بن حصین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی ہذہ الامۃ خسف ومسخ وقذف فقال رجل من المسلمین یا رسول اللہ ومتی ذلک قال اذا ظہرت القیان و المعازف وشربت الخمور ہذا حدیث غریب وروی ہذا الحدیث عن الاعمش عن عبد الرحمٰن بن سابط عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلا

باب ماجاء فی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعثت انا والساعۃ کہاتین **حدثنا** محمد بن عمر بن ہیاج الاسدی الکوفی نا یحیی بن عبد الرحمٰن الارحبی نا عبیدۃ بن الاسود عن مجالد عن قیس بن ابی حازم عن المستورد بن شداد الفہری رواہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بعثت انا فی نفس الساعۃ فسبقتہا کما سبقت ہذہ ہذہ لاصبعیہ السبابۃ والوسطی ہذا حدیث غریب من حدیث المستورد بن شداد لا نعرفہ الا من ہذا الوجہ

حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یزید نے مستلم بن سعید سے اُسنے رمیح جذامی سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب غنیمت[1] دولت ہوجائیگی اور امانت غنیمت اور زکوٰۃ تاوان اور غیر دین سیکھا جائیگا یعنے علم دین کے سوائے اور علم سیکھے جاوینگے اور مرد اپنی بیوی کی اطاعت کرے اور اپنی والدہ کی نافرمانی اور اپنے دوست کو قریب کرے اور باپ کو بعید اور مسجدوں میں آوازیں بلند ہوں۔ اور فاسق تر قبیلے کا اسکا سردار ہوا اور رذیل تر قوم سے اسکا کفیل ہوا اور مرد کی تعظیم ہو اسکے خوف شرارت کے مارے۔ اور رنڈیاں اور آلے لہو کے ظاہر ہوں اور شراب پیجائے اور پچھلے اس امت کے پہلوں پر لعنت کریں تو اسوقت میں ہوا سرخ اور زلزلے اور خسف[2] اور مسخ کی انتظاری کرو اور اور بھی علامات کی جو ایک دوسرے کے پیچھے ہونگے مثل رشتے پرانیکے کہ اسمیں موتی پروئے ہوئے ہوں تو وہ رشتہ ٹوٹ جائے اور اسکے موتی پے در پے گر پڑیں یعنے اسطرح اور علامات ایک دوسرے کے پیچھے ظاہر ہونگے جیسے پرانا تاگا موتیوں کی لڑی کا ٹوٹتا ہے پھر موتی اس سے جلدی سے پے در پے گر پڑتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے **حدیث** کی ہمسے عباد بن یعقوب کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن عبد القدوس نے اعمش سے اُسنے ہلال بن یساف سے اُسنے عمران بن حصین سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس امت میں خسف اور مسخ اور قذف ہے پھر ایک مرد نے مسلمانوں سے کہا یا رسول اللہ یہ کب ہوگا فرمایا آپ نے جب رنڈیاں اور آلے کھیل کے ظاہر ہونگے اور شراب پیجائیگی۔ یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہے یہ حدیث اعمش سے بواسطہ عبد الرحمٰن بن سابط کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسل

باب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے بیان میں کہ میں[3] اور قیامت مثل ان دونوں انگلیوں کے متصل ہوئے **حدیث** کی ہمسے محمد بن عمر بن ہیاج اسدی کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن عبد الرحمٰن ارحبی نے کہا حدیث کی ہمسے عبیدہ بن اسود نے مجالد سے اُسنے قیس بن ابی حازم سے اُسنے مستورد بن شداد فہری سے روایت کیا اُسنے اسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے میں خاص قیامت میں اٹھایا گیا ہوں سو میری اس سے اسیقدر سبقت ہے جیسے کہ اس انگلی کے اسپر یعنے بیچ کی انگلی کی کلمے والی پر۔ یہ حدیث طریق مستورد بن شداد سے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے

---

[1] چونکہ مال دست بدست آتا ہے اسلئے اسکو دولت بولتے ہیں اور دولت کے معنے لغت میں دست بدست مال ہاتھ آنیکے ہیں کذا فی الصراح یعنے غنیمت کو لوگ اسطرح گمان کرینگے کہ دست بدست ہمکو بیچ لگی ہے گویا ہمارا ہی ملک ہے اور کسی کا اسمیں حصہ نہیں اور امانت کا یہ حال ہوگا کہ جو کوئی انکے پاس مال امانت رکھیگا اسمیں خیانت کو غنیمت جانینگے اور زکوٰۃ دینے کو تاوان خیال کرینگے ۱۲ [2] خسف کہتے ہیں زمین دھنس جانیکو اور مسخ اشکال کے بدلنے کو اور قذف آسمان سے پتھر پڑنے کو ۱۲ [3] حضرت خاتم النبیین ہیں انکے بعد کوئی دوسرا پیغمبر نہیں قیامت تک حضرت کا دین قائم رہیگا تو حضرت میں اور قیامت میں کوئی حائل نہ ٹھہرا یہ معنے کہ جسقدر بیچ کی انگلی کلمے کی انگلی سے بڑی ہے اسیقدر قیامت میں اور میرے میں فاصلہ رہگیا ہے یعنے بہت حصہ گذر چکا ہے اور تھوڑا باقی ہے ۱۲

حتی لا یقال فی الارض الله الله هٰذا حدیث حسن **حدثنا** محمد بن المثنی نا خالد بن الحارث عن حمید عن انس نحوه ولم یرفعه وهٰذا اصح من الحدیث الاول **حدثنا** قتیبة بن سعید نا عبد العزیز بن محمد عن عمرو بن ابی عمرو ح و ثنا علی بن حجر نا اسمٰعیل بن جعفر عن عمرو بن ابی عمرو عن عبد الله وهو ابن عبد الرحمٰن الانصاری الاشهلی عن حذیفة بن الیمان قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تقوم الساعة حتی یکون اسعد الناس بالدنیا لکع بن لکع هٰذا حدیث حسن انما نعرفه من حدیث عمرو بن ابی عمرو **حدثنا** واصل بن عبد الاعلی نا محمد بن فضیل عن ابی حازم عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تقیئ الارض افلاذ کبدها امثال الاسطوان من الذهب والفضة قال فیجیئ السارق فیقول فی هٰذا قطعت یدی ویجیئ القاتل فیقول فی هٰذا قتلت ویجیئ القاطع فیقول فی هٰذا قطعت رحمی ثم یدعونه فلا یاخذون منه شیئا هٰذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من هٰذا الوجه **باب** **حدثنا** صالح بن عبد الله نا الفرج بن فضالة الشامی عن یحیی بن سعید عن محمد بن عمر بن علی عن علی بن ابی طالب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا فعلت امتی خمس عشرة خصلة حل بها البلاء قیل وما هی یا رسول الله قال اذا کان المغنم دولا والامانة مغنما والزکوٰة مغرما واطاع الرجل زوجته وعق امه وبر صدیقه وجفا اباه وارتفعت الاصوات فی المساجد وکان زعیم القوم ارذلهم واکرم الرجل مخافة شره وشربت الخمور ولبس الحریر واتخذت القیان والمعازف ولعن اٰخر هٰذه الامة اولها فلیرتقبوا عند ذٰلک ریحا حمراء او خسفا او مسخا هٰذا حدیث غریب لا نعرفه من حدیث علی الا من هٰذا الوجه ولا نعلم احدا روی هٰذا الحدیث عن یحیی بن سعید الانصاری غیر الفرج بن فضالة وقد تکلم فیه بعض اهل الحدیث وضعفه من قبل حفظه وقد روی عنه وکیع وغیر واحد من الائمة

کہ جب زمین پر اللہ اللہ نہ کہا جائیگا یعنے قیامت تب آویگی کہ جب زمین پر اللہ کا نام لینے والا کوئی باقی نہ رہیگا۔ یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن حارث نے حمید سے اُسنے انس سے مثل اسکے اور اسکو مرفوع نہیں کیا اور یہ پہلی حدیث سے صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے عمرو بن ابی عمرو سے ح اور حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن جعفر نے عمرو بن ابی عمرو سے اُسنے عبد اللہ سے جو بیٹا عبد الرحمٰن انصاری اشہلی کا ہے اُسنے حذیفہ بن یمان سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت نہیں قائم ہوگی تاآنکہ دنیا میں سب لوگوں سے زیادہ سعادتمند وہ شخص ہوگا جو لئیم بیٹا لئیم کا ہوگا۔ یہ حدیث حسن ہے ہم تو اسکو فقط طریق عمرو بن ابی عمرو سے ہی پہچانتے ہیں **حدیث** کی ہمسے واصل بن عبد الاعلی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے اپنے باپ سے اُسنے ابی حازم سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زمین اپنے جگر کے پارے ستونوں کے مانند سونے اور چاندی سے ڈالیگی فرمایا آپ نے سو چور آئیگا اور کہیگا اسی میں میرا ہاتھ کٹ گیا اور قاتل آئیگا تو کہیگا اسی میں میں نے قتل کیا اور قاطع رحم آئیگا تو کہیگا اسی میں میں نے اپنا رحم قطع کیا پھر سب اسکو چھوڑ دینگے اور اس سے کچھ بھی نہ لینگے یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے **باب** **حدیث** کی ہمسے صالح بن عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمسے فرج بن فضالہ یعنے ابو فضالہ شامی نے یحیی بن سعید سے اُسنے محمد بن عمر بن علی سے اُسنے علی بن ابی طالب سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب میری امت میں پندرہ خصلتیں ہو جائینگی تو اسمیں مصیبت اُتر پڑیگی کسی نے کہا وہ کیا ہیں یا رسول اللہ فرمایا آپ نے جب غنیمت دولت ہو جائیگی اور امانت غنیمت اور زکوٰۃ تاوان۔ اور مرد اپنی بیوی کی اطاعت کرے اور اپنی والدہ کی نافرمانی اور اپنے دوست سے نکوئی کرے اور باپ سے ظلم۔ اور مسجدوں میں آوازیں بلند ہوں۔ اور رذیل تر قوم سے کفیل اسکا ہو۔ اور آدمی کی تعظیم ہو اسکے خوف شرارت کے مارے۔ اور شراب پیجائے اور ریشم پہنا جائے اور لونڈیاں گانیوالی اور کھیلنے کے آلے پکڑے جائیں۔ اور پچھلی اس امت کے پہلوں پر لعنت کریں تو اس وقت میں سرخ ہوا کی انتظاری کریں یا خسف یا مسخ کی۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو حدیث علی سے مگر اسی وجہ سے اور ہم نہیں جانتے کہ سوائے فرج بن فضالہ کے اور کسی نے یحیی بن سعید انصاری سے اس حدیث کو روایت کیا ہو اور بعض محدثین نے اسکے حق میں کلام کیا ہے اور اسکو حافظہ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے اور اس سے وکیع اور کئی اماموں نے روایت کی ہے

[1] اس حدیث کے دو مطلب ہیں ایک تو یہ کہ قیامت اسوقت آویگی کہ زمین پر کوئی اللہ اللہ نہ کہیگا یعنے سب کافر ہو جائینگے دوسرا یہ کہ قیامت اسوقت ہوگی کہ گناہ پر کوئی انکار نہ کریگا یعنے اسوقت کوئی اتنا بھی

وانس وابی هريرة وابی ذر هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث ابن عمر **باب** ماجاء لا تقوم الساعة حتى يخرج كذابون **حدثنا** محمود بن غيلان نا عبد الرزاق نا معمر عن همام بن منبه عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى ينبعث كذابون دجالون قريب من ثلاثين كلهم يزعم انه رسول الله وفی الباب عن جابر بن سمرة وابن عمر هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** قتيبة نا حماد بن زيد عن ايوب عن ابی قلابة عن ابی اسماء عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى تلحق قبائل من امتی بالمشركين وحتى يعبدوا الاوثان وانه سيكون فی امتی ثلاثون كذابون كلهم يزعم انه نبی وانا خاتم النبيين لا نبی بعدی هذا حديث صحيح **باب** ماجاء فی ثقيف كذاب ومبير **حدثنا** علی بن حجر نا الفضل بن موسى عن شريك عن عبد الله بن عصم عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فی ثقيف كذاب ومبير وفی الباب عن اسماء بنت ابی بكر نا عبد الرحمن بن واقد نا شريك نحوه هذا حديث حسن غريب من حديث ابن عمر لا نعرفه الا من حديث شريك وشريك يقول عبد الله بن عصم واسرائيل يقول عبد الله بن عصمة ويقال الكذاب المختار بن ابی عبيد والمبير الحجاج بن يوسف نا ابو داود سليمان بن سلم البلخی نا النضر بن شميل عن هشام بن حسان قال احصوا ما قتل الحجاج صبرا فبلغ مائة الف وعشرين الف قتيل **باب** ماجاء فی القرن الثالث **حدثنا** واصل بن عبد الاعلى نا محمد بن الفضيل عن الاعمش عن علی بن مدرك عن هلال بن يساف عن عمران بن حصين قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور انس اور ابی ہریرہ اور ابی ذر سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث طریق ابن عمر سے حسن صحیح غریب ہے۔ **باب** قیامت نہ قائم ہوگی جبتک کہ کذاب نہ نکلیں **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے ہمام بن منبہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت نہ قائم ہوگی جبتک کہ کذاب دجال تقریباً تیس نہ نکل لیں ہر ایک کہیگا کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ اور اس باب میں روایت ہے جابر بن سمرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے ابی اسماء سے اُسنے ثوبان سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ کچھ قبیلے میری امت سے مشرکوں کے ساتھ نہ مل لیں اور تاکہ بتوں کی پرستش نہ ہولے اور جلدی ہی میری امت میں تیس کذاب ہونگے ہر ایک کہیگا کہ میں نبی ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ قبیلہ ثقیف میں کذاب اور ایک خونریز ہوگا **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسیٰ نے شریک سے اُسنے عبد اللہ بن عصم سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ ثقیف میں ایک کذاب اور ایک خونریز ہوگا۔ اور اس باب میں روایت ہے اسماء بنت ابی بکر سے۔ **حدیث** کی ہمسے عبد الرحمن بن واقد نے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے مثل اسکے۔ یہ حدیث طریق ابن عمر سے حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق شریک سے اور شریک کہتا ہے عبد اللہ بن عصم اور اسرائیل کہتا ہے عبد اللہ بن عصمہ۔ اور کہا گیا ہے کہ وہ کذاب مختار بن ابی عبید ہے اور خونریز وہ حجاج بن یوسف ہے حدیث کی ہمسے ابو داود یعنے سلیمان بن سلم بلخی نے کہا حدیث کی ہمسے نضر بن شمیل نے ہشام بن حسان سے کہا اُسنے لوگوں نے شمار کیا ہے اُن لوگوں کا جو حجاج نے قید کرکے قتل کئے ہیں سو اُن مقتولوں کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار کو پہونچی ہے[1] **باب** تیسرے قرن کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے واصل بن عبد الاعلےٰ نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے اعمش سے اُسنے علی بن مدرک سے اُسنے ہلال بن یساف سے اُسنے عمران بن حصین سے کہا اُسنے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

[1] ایک لاکھ بیس ہزار وہ لوگ ہیں جو صرف اُسنے بیگناہ قتل کئے ہیں بغیر جنگ اور خطا کے۔ اور مختار کا باپ ابی عبید بن مسعود ثقفی جلیل القدر صحابہ سے ہے۔ اور مختار ہجرت کے سال میں پیدا ہوا ہے اسکی آنحضرت سے صحبت نہیں ہے اور نہ اُسنے آنحضرت کو دیکھا ہے یہ شخص علم اور فضل میں اپنے وقت میں مشہور تھا جبکہ اُسنے عبد اللہ بن زبیر کی مفارقت کی اور دنیا کی رغبت میں پھنس گیا تو اُسنے اپنے باطنی فساد اور باطل عقیدے جو کہ دین کے نہایت مخالف تھے ظاہر کئے اور انہیں عقائد باطلہ پر رہا حتے کہ مصعب بن زبیر کی خلافت میں شہر کوفہ میں مقتول ہوا ۱۲

حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداؤد انبانا شعبة عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بعثت انا والساعة کهاتین واشار ابوداؤد بالسبابة والوسطی فما فضل احدهما علی الاخری هذا حدیث حسن صحیح باب ما جاء فی قتال الترك حدثنا سعید بن عبد الرحمن وعبد الجبار بن العلاء قالا نا سفیان عن الزهری عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تقوم الساعة حتی تقاتلوا قوما نعالهم الشعر ولا تقوم الساعة حتی تقاتلوا قوما کان وجوههم المجان المطرقة وفی الباب عن ابی بکر الصدیق وبریدة وابی سعید وعمرو بن تغلب ومعویة هذا حدیث حسن صحیح باب ما جاء اذا ذهب کسری فلا کسری بعده حدثنا سعید بن عبد الرحمن نا سفیان عن الزهری عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا هلك کسری فلا کسری بعده واذا هلك قیصر فلا قیصر بعده والذی نفسی بیده لتنفقن کنوزهما فی سبیل الله هذا حدیث حسن صحیح باب لا تقوم الساعة حتی تخرج نار من قبل الحجاز حدثنا احمد بن منیع نا حسین بن محمد البغدادی نا شیبان عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی قلابة عن سالم بن عبد الله عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ستخرج نار من حضرموت او من نحو بحر حضرموت قبل یوم القیمة تحشر الناس قالوا یا رسول الله فما تامرنا فقال علیکم بالشام وفی الباب عن حذیفة بن اسید

حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے قتادہ سے اُسنے انس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہین اور قیامت مثل ان دو انگلیون کے پیدا کئے گئے اور اشارت کی ابو داود نے ساتھ کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی کے۔ سو کیا فضیلت ایک کی ہے[1] دوسری پر یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ باب قوم ترک کے جنگ کے بیان مین حدیث کی ہمسے سعید بن عبد الرحمن اور عبد الجبار بن علاء نے اور کہا دونون نے حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ اے مسلمانو نہ لڑو تم اس قوم سے کہ جنکی جوتیان بال کی ہین اور نہ قیامت قائم ہوگی یہانتک کہ لڑو تم اس قوم سے کہ جنکے مُنھ جیسے ڈھالین ہین تہ بتہ جمین ہوئین موٹے مُنھ گول گول[2]۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی بکر صدیق اور بریدہ اور ابی سعید اور عمرو بن تغلب اور معاویہ سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے باب اس بیان مین کہ جب کسرے ہلاک ہوگا تو اسکے بعد کوئی کسرے نہ ہوگا حدیث کی ہمسے سعید بن عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب کسرے ہلاک ہوگا تو اسکے بعد کوئی کسرے نہ ہوگا یعنے جب ایران کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو اسکے بعد وہان کوئی بادشاہ نہ ہوگا۔ اور جب قیصر[3] یعنے روم کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو کوئی اسکے بعد وہان کا بادشاہ نہ ہوگا۔ اور قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے قابو مین میری جان ہے کہ ضرور اُن دونون ملکون کے خزانے خدا کی راہ مین بانٹے جاوینگے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ باب قیامت نہ قائم ہوگی جبتک حجاز کی طرف سے آگ نہ نکلے حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے حسین بن محمد بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے شیبان نے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے سالم بن عبد اللہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جلدی قیامت سے پہلے حضرموت (نام شہر) سے آگ نکلے گی یا فرمایا حضرموت کے دریا کی طرف سے لوگون کو اٹھا لیجائیگی کہا لوگون نے یا رسول اللہ سو آپ ہمکو کیا حکم دیتے ہین فرمایا آپ نے تم لازم پکڑو شام کو۔ اور اس باب مین روایت ہے حذیفہ بن اسید

[1] یعنے بیچ کی انگلی کی دوسری پر کچھ بہت فضیلت نہین اسیطرح قیامت مین بھی کچھ زیادہ دن باقی نہین رہے یہ قول راوی کا ہے حدیث کی تفسیر مین ۱۲ [2] خوزستان اور کرمان دو شہر ہین ایران اور توران مین وہان کے رہنے والے مراد ہین یا قوم ترک مراد ہین انکی صورتین ایسی ہی ہوتی ہین جیسا کہ حضرت نے فرمایا اسیطرح صحابہ حضرت کے بعد اُنسے لڑے اور فتحیاب ہوئے ۱۲ [3] یعنے روم اور ایران کے بادشاہون کے خاندان مین سلطنت نہ رہیگی اسلام کا عمل وہان ہوگا۔ یہ حدیث معجزہ تھی جیسا کہ حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا چنانچہ ایران حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت مین فتح ہوا چھتیس ہزار کا لشکر اسلام تھا ہر سپاہی کو بارہ ہزار درم ملے تھے تو اس حساب سے سب خزانہ ایران کا بیالیس کرور ہوا اور اسیطرح روم بھی مسلمانون کے ہاتھ سے فتح ہوا اور وہان کا خزانہ بھی لشکر اسلام مین تقسیم ہوا ۱۲

قال كلهم من قريش هذا حديث حسن صحيح وقد روى من غير وجه عن جابر بن سمرة **حدثنا** ابو كريب نا عمر بن عبيد عن ابيه عن ابي بكر بن ابي موسى عن جابر بن سمرة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثل هذا الحديث هذا حديث غريب يستغرب من حديث ابي بكر بن ابي موسى عن جابر بن سمرة وفي الباب عن ابن مسعود وعبد الله بن عمرو **حدثنا** بندار نا ابو داؤد نا حميد بن مهران عن سعد بن اوس عن زياد بن كسيب العدوی قال كنت مع ابي بكرة تحت منبر ابن عامر وهو يخطب وعليه ثياب رقاق فقال ابو بلال انظروا الى اميرنا يلبس ثياب الفساق فقال ابو بكرة اسكت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من اهان سلطان الله في الارض اهانه الله هذا حديث حسن غريب **باب** ما جاء في الخلافة **حدثنا** احمد بن منيع نا سريج بن النعمان نا حشرج بن نباته عن سعيد بن جمهان قال ثنی سفينة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الخلافة في امتي ثلاثون سنة ثم ملك بعد ذلك ثم قال لی سفينة امسك خلافة ابي بكر ثم قال وخلافة عمر وخلافة عثمان ثم قال امسك خلافة علي فوجدناها ثلثين سنة قال سعيد فقلت له ان بني امية يزعمون ان الخلافة فيهم قال كذبوا بنو الزرقاء بل هم ملوك من شر الملوك وفي الباب عن عمر وعلي قالا لم يعهد النبي صلى الله عليه وسلم في الخلافة شيئا هذا حديث حسن قد رواه غير واحد عن سعيد بن جمهان ولا نعرفه الا من حديث حشرج **حدثنا** يحيى بن موسى نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهري عن سالم بن عبد الله بن عمر عن ابيه قال قيل لعمر بن الخطاب لو استخلفت قال ان استخلف

کو فرمایا آنحضرت نے کہ وہ سب سردار[1] قریش کی قوم سے ہونگے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہ کئی ایک وجہ سے جابر بن سمرہ سے مروی ہے حدیث کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے عمر بن عبید نے اپنے باپ سے اُسنے ابی بکر بن ابی موسی سے اُسنے جابر بن سمرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اس حدیث کے۔ یہ حدیث غریب ہے غرابت اسکی طریق ابی بکر بن ابی موسی کی وجہ سے ہے جو راوی ہے جابر بن سمرہ سے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور عبد اللہ بن عمرو سے **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے حمید بن مہران نے سعد بن اوس سے اُسنے زیاد بن کسیب عدوی سے کہا اُسنے میں ابی بکرہ کے ساتھ ابن عامر کے منبر کے نیچے تھا اس حالت میں کہ وہ خطبہ پڑھ رہا تھا اور اسپر باریک کپڑے تھے سو کہا ابو بلال نے ہمارے سردار کی طرف دیکھو کہ فاسقوں کے کپڑے پہنتا ہے پس کہا ابو بکرہ نے چپ کر میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے جو کوئی اللہ کے بادشاہ کی زمین میں اہانت کرتا ہے اللہ تعالی اسکی اہانت کرتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** خلافت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے سریج بن نعمان نے کہا حدیث کی ہمسے حشرج بن نباتہ نے سعید بن جمہان سے کہا حدیث کی مجھے سفینہ نے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خلافت میری امت میں تیس سال تک ہے پھر بعد اسکے بادشاہی ہے۔ سعید کہتا ہے پھر مجھے سفینہ نے کہا کہ حضرت ابو بکر صدیق کی خلافت کا شمار کر پھر کہا اُسنے اور خلافت حضرت عمر کا اور خلافت حضرت عثمان کا پھر کہا اُسنے اور حساب کر خلافت حضرت علی کا سو ہمنے انکو تیس برس شمار کیا۔ کہا سعید نے پھر میں نے اس سے کہا کہ بنی امیہ کہتے ہیں کہ خلافت ہمارے گھر میں ہے کہا اُسنے زرقا (نام ایک عورت کا ہے جو انکے اصل سے تھی) کے بیٹے جھوٹ بولتے ہیں بلکہ وہ برے بادشاہوں سے بادشاہ ہیں۔ اور اس باب میں روایت ہے عمر اور علی سے رضی اللہ عنہما۔ کہا دونوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے خلافت کے حق میں کچھ زمانہ کی مدت بیان نہیں کی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ روایت کیا اسکو کئی ایک نے سعید بن جمہان سے اور نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حشرج کے طریق سے **حدیث** کی ہمسے یحیی بن موسی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی معمر نے زہری سے اُسنے سالم بن عبد اللہ بن عمر سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے حضرت عمر سے کسی نے کہا کاشکے کہ آپ خود خلیفہ اپنی جگہ مقرر فرمائے کہا حضرت عمر نے اگر میں خلیفہ بناؤں

[1] ہر چند حضرت کے بعد بہت سردار ہوئے لیکن مراد یہ ہے کہ بارہ سردار نہایت دیندار ہونگے سنت محمدی پر چلینگے چنانچہ حضرت کے چاروں خلیفے اور امام حسن اور عمر بن عبد العزیز اور امام مہدی علیہ السلام یہ ہیں باقی تفصیل خدا ہی جانتا ہے اور یہ جو شیعہ کہتے ہیں کہ بارہ امام مراد ہیں سو بے دلیل بات ہے اسواسطے کہ امیر سردار حاکم کو کہتے ہیں سو سوائے علی مرتضے اور امام حسن کے اور کسی کو ملک کی حکومت حاصل نہیں ہوئی کمال اور بزرگی اور چیز ہے لیکن یہاں حکومت کا بیان ہے ۱۲۱۲۱۲

يقول خير الناس قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثم يأتي من بعدهم قوم يتسمنون ويحبون السمن يعطون الشهادة قبل ان يسألوها هكذا روى محمد بن فضيل هذا الحديث عن الاعمش عن علي بن مدرك عن هلال بن يساف وروى غير واحد من الحفاظ عن الاعمش عن هلال بن يساف ولم يذكروا فيه علي بن مدرك **حدثنا** الحسين بن حريث نا وكيع عن الاعمش نا هلال بن يساف عن عمران بن حصين عن النبي صلى الله عليه وسلم فذكر نحوه وهذا اصح عندي من حديث محمد بن فضيل وقد روى هذا الحديث من غير وجه عن عمران بن حصين عن النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** قتيبة بن سعيد نا ابو عوانة عن قتادة عن زرارة بن اوفى عن عمران بن حصين قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير امتي القرن الذي بعثت فيهم ثم الذين يلونهم قال ولا اعلم اذكر الثالث ام لا ثم ينشؤ اقوام يشهدون ولا يستشهدون ويخونون ولا يؤتمنون ويفشو فيهم السمن هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في الخلفاء **حدثنا** ابو كريب نا عمر بن عبيد عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون من بعدي اثنا عشر اميرا قال ثم تكلم بشيء لم افهمه فسألت الذي يليني فقال

فرماتے سب لوگوں سے بہتر میرے[1] زمانہ کے لوگ ہیں یعنے اصحاب پھر وہ لوگ بہتر ہیں جو اصحاب سے ملے ہوئے ہیں اور اُنکے شاگرد اور صحبت یافتہ ہیں یعنے تابعین پھر وہ لوگ بہتر ہیں جو تابعین سے ملے ہوئے ہیں اور اُنکے ہم صحبت ہیں یعنے تبع تابعین پھر بعد اُنکے وہ لوگ آوینگے جو فربہ ہونگے اور فربہی اور مٹاپے کو دوست رکھیں گے شہادت دینے پر تیار ہونگے اُنسے شہادت چاہنے سے پہلے۔ ایسا ہی محمد بن فضیل نے اس حدیث کو اعمش سے روایت کیا ہے اُسنے علی بن مدرک سے اُسنے ہلال بن یساف سے۔ اور کئی ایک نے حفاظ سے بواسطہ اعمش کے ہلال بن یساف سے روایت کی ہے اور اُنھوں نے اسمیں علی بن مدرک کا ذکر نہیں کیا **حدیث** کی ہمسے حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اعمش سے کہا حدیث کی ہمسے ہلال بن یساف نے عمران بن حصین سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سوا اُسکے مثل اسکے ذکر کیا۔ اور یہ حدیث میرے نزدیک محمد بن فضیل کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ اور یہ حدیث کئی وجہ سے بواسطہ عمران بن حصین کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے ابو علاء نے قتادہ سے اُسنے زرارہ بن اوفی سے اُسنے عمران بن حصین سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سب میری امت سے بہتر وہ زمانہ ہے کہ جسمیں میں خود پیدا ہوا یعنے اصحاب کا زمانہ پھر بعد اُنکے وہ لوگ بہتر ہیں جو اُنسے ملے ہوئے ہیں اور اُنکی صحبت والے ہیں یعنے تابعین کہا ابو ہریرہ نے اور میں نہیں جانتا کہ آنحضرت نے تیسرے زمانہ کا ذکر کیا یا نہیں پھر وہ لوگ پیدا ہونگے کہ گواہی دینگے اس حالت میں کہ گواہی اُنسے طلب نہ کی جائیگی اور خیانت کرینگے اور امانت نہ رکھے جائینگے اور اُنمیں فربہی ظاہر ہوگی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** خلیفوں کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے عمر بن عبید نے سماک بن حرب سے اُسنے جابر بن سمرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے بعد بارہ سردار ہونگے کہا جابر نے پھر آنحضرت نے کچھ بات کی کہ میں نے اسکو نہ سمجھا سو میں نے وہ بات اپنے پاس والے ساتھی سے پوچھی تو اُسنے کہا

[1] جلال الدین سیوطی نے شرح بخاری میں کہا ہے کہ قرن ایک زمانہ کے لوگ ہیں کہ ہم عصر اور ہم رسم وضع ہوں انکا نام ہے بعضے کہتے ہیں کہ ساٹھ برس کا قرن ہوتا ہے اور بعضوں کے نزدیک سو برس کا لیکن صحیح بات تو یہ ہے کہ قرن کی مدت کچھ مقرر نہیں سو حضرت اور اصحاب کا زمانہ ابتدائے نبوت سے اخیر صحابی کی موت تک ایک سو بیس برس کا تھا اور تابعین کا زمانہ ایک سو ستر میں اخیر ہوا اور تبع تابعین کا زمانہ دو سو بیس ہجری تک تمام ہو چکا سو اسی وقت میں نہایت بدعتیں ظاہر ہوئیں اور فرقہ معتزلہ نے زبان درازی شروع کی اور حکمت کا علم یونانی زبان سے عربی میں ترجمہ ہوا اسکو دریافت کر کے کچھ مسلمانوں کے عقیدے بگڑ گئے اور علماء اہل سنت پر بادشاہوں کی زیادتیاں شروع ہوئیں غرض کہ اسلام میں بڑی مصیبت پڑی اور دین اُلٹ پلٹ گیا اور ہمیشہ دین میں کمی ہوتی گئی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کے بعد حضرت کی صحبت کی برکت سے تین زمانوں تک خیریت غالب رہیگی بعد اسکے شر غالب ہوگا اور خیریت کم ہو جاویگی اور یہ مطلب نہیں کہ بالکل خیریت نہ رہیگی اسواسطے کہ امت محمدی قیامت تک سب کی سب بالکل کبھی نہ گمراہ ہوگی بلکہ ہر زمانہ میں کچھ اہل حق قائم رہینگے اگرچہ اہل باطل بکثرت ہوں اسیواسطے اہل سنت کا یہ قاعدہ ہے کہ جو قول اور فعل اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کے زمانہ میں بے رد اور بے نکیر رائج تھا وہ حق ہے اسکو قبول کیا چاہیے اور جو قول اور فعل ان تینوں زمانوں میں بے دلیل غیر رائج نہ تھا وہ بدعت ہے اسکو ہرگز قبول نہ کیا چاہیے [2] یعنے انکو خوف خدا اور خوف قیامت نہ رہیگا جو ایمان اور نیک عمل سے روح کی صفائی کریں بلکہ آخرت کو بھول کر دنیا کی ریاست اور سامان کو کمال جانینگے ریاضت اور محنت چھوڑ کر بدن کی آرائش اور تازگی میں مشغول ہو کر بندہ شکم ہو جاوینگے جیسا کہ اس زمانہ کا حال ہے اور جھوٹ بولنے کی کچھ پرواہ نہ کرینگے ناحق گواہی دینے کو تیار ہونگے بدون خواہش مدعی اور حاکم کے گواہی پر مستعد ہونگے خلاصہ مطلب یہ کہ جب زمانہ بگڑا اور شر غالب ہوا تو کسی کے قول اور فعل کا اعتبار نہ رہا تو دیندار کو لازم ہے کہ سوائے اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کے کسی کی رسم اور راہ کو قبول نہ کریں امام ابو حنیفہ اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل تبع تابعین کے زمانہ میں تھے ہمکو دین کی سمجھ انکی محنتوں کے سبب سے

وفی الباب عن علی وابی سعید وام سلمة وابی هریرة هذا حدیث حسن صحیح حدثنا عبد الجبار بن العلاء العطار نا سفیان
بن عیینة عن عاصم عن زر عن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم قال یلی رجل من اهل بیتی یواطئ اسمه اسمی قال عاصم ونا
ابو صالح عن ابی هریرة قال لو لم یبق من الدنیا الا یوم لطول الله ذلک الیوم حتی یلی هذا حدیث حسن صحیح حدثنا محمد
بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة قال سمعت زید العمی قال سمعت ابا الصدیق الناجی یحدث عن ابی سعید الخدری قال
خشینا ان یکون بعد نبینا حدث فسألنا نبی الله صلی الله علیه وسلم قال ان فی امتی المهدی یخرج یعیش خمسا او سبعا
او تسعا زید الشاک قال قلنا وما ذاک قال سنین قال فیجیئ الیه الرجل فیقول یا مهدی اعطنی اعطنی قال فیحثی له فی ثوبه
ما استطاع ان یحمله هذا حدیث حسن وقد روی من غیر وجه عن ابی سعید عن النبی صلی الله علیه وسلم وابو الصدیق
الناجی اسمه بکر بن عمرو ویقال بکر بن قیس **باب** ما جاء فی نزول عیسی بن مریم حدثنا قتیبة نا اللیث عن ابن شهاب
عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال والذی نفسی بیده لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم
حکما مقسطا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة ویفیض المال حتی لا یقبله احد هذا حدیث حسن صحیح **باب**
ما جاء فی الدجال حدثنا عبد الله بن معاویة الجمحی نا حماد بن سلمة عن خالد الحذاء عن عبد الله بن شقیق عن عبد الله بن سراقة
عن ابی عبیدة بن الجراح قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول انه لم یکن نبی بعد نوح الا قد انذر قومه الدجال وانی
انذرکموه فوصفه لنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال لعله سیدرکه بعض من رآنی او سمع کلامی قالوا یا رسول الله

اور اس باب میں روایت ہے علی اور ابی سعید اور ام سلمہ اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے عبد الجبار
بن علاء عطار نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے عاصم سے اُنسے زر سے اُنسے عبد اللہ سے اُنسے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
آپ نے والی ہوگا ایک مرد میرے اہل بیت سے جو نام اُسکا میرے نام کے موافق ہے۔ کہا عاصم نے اور حدیث کی ہمسے ابو صالح نے ابی ہریرہ
سے کہا اُسنے اگر بالفرض دنیا میں سے ایک دن بھی باقی رہ گیا تو اسدن کو اللہ تعالیٰ لمبا کر دیگا تاکہ وہ حاکم ہو جائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث
کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے کہا اُسنے سنا میں نے زید عمی سے کہا اُسنے سنا میں نے ابا الصدیق
ناجی سے کہ حدیث کرتا تھا ابی سعید خدری سے کہا اُسنے ہمکو اپنے نبی کے بعد بدعات کے پیدا ہونیکا خوف ہوا سو ہمنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا
آپ نے فرمایا میری امت میں امام مہدی نکلیگا پانچ اور سات یا نو برس رہیگا (زید شک کرتے ہیں) کہا اُسنے ہمنے کہا اور یہ پانچ سات کیا چیز ہیں کہا
اُسنے سال کہا اُسنے سو اسکے پاس ایک آدمی آئیگا اور کہیگا اے مہدی مجھے دے مجھے دے کہا اُسنے تو امام مہدی اسکے کپڑے میں جسقدر وہ اُٹھا سکیگا
طاقت رکھیگا ڈالدیگا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور یہ حدیث کئی وجہ سے بواسطہ ابی سعید کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ اور ابو الصدیق ناجی کا نام بکر
بن عمرو ہے اور کہا جاتا ہے بکر بن قیس۔ **باب** عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے اُترنے کے بیان میں حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے
لیث نے ابن شہاب سے اُنسے سعید بن مسیب سے اُنسے ابی ہریرہ سے یہ کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس ذات کی کہ جسکے قابو
میں میری جان ہے کہ البتہ عنقریب ہے کہ اُتریگا تم میں اے مسلمانو عیسیٰ مریم کا بیٹا حاکم عادل ہو کر سو توڑیگا صلیبا کو اور قتل کریگا خوک کو گرا دیگا جزیہ کو
اور کثرت سے پھیل پڑیگا مال یہانتک کہ کوئی اسکو قبول نہ کریگا یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** دجال کے بیان میں حدیث کی ہمسے عبد اللہ
بن معاویہ جمحی نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے خالد حذاء سے اُنسے عبد اللہ بن شقیق سے اُنسے عبد اللہ بن سراقہ سے اُنسے ابی عبیدہ بن جراح سے
کہا اُسنے سنا میں نے رسول اللہ صلعم سے کہ فرماتے حضرت نوح علیہ السلام کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں ہوا کہ جسنے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو اور
میں بھی اس سے تمکو ڈراتا ہوں سو ہمارے پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکا بیان کیا اور فرمایا کہ امید ہے کہ بعض لوگ میرے دیکھنے والے
اسکو پائینگے یا فرمایا آپ نے بعض لوگ سننے والے میرے کلام کے اسکو پائینگے (شک راوی ہے) کہا لوگوں نے یا رسول اللہ

[1] قیامت کے قریب امام مہدی کے وقت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اُترینگے اور نصرانی دین کو مٹا دینگے محمدی دین پر عمل کرینگے صلیبا سولی کی صورت کو کہتے ہیں جیسے یہ شکل ہے ✝ نصاریٰ اس شکل کی
بڑی تعظیم کرتے ہیں اسواسطے کہ انکے گمان میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سولی پر مارے گئے ہیں اور ہرچند ابھی نصاریٰ سے جزیہ لینا درست ہے لیکن حضرت عیسیٰ اپنے وقت میں نصاریٰ سے جزیہ قبول نہ کرینگے
اگر وہ ایمان نہ لاوینگے تو انکو قتل کرینگے ۱۲۔ [2] آنحضرت نے جو فرمایا ہے کہ بعض لوگ میرے دیکھنے والے اسکو پائینگے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مراد اس دجال سے ابن صیاد ہے جو آنحضرت کے زمانہ میں ہی پیدا ہوا تھا چنانچہ

فقد استخلف ابوبکر وان لم استخلف لم یستخلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی الحدیث قصۃ طویلۃ ھذا حدیث صحیح وقد روی من غیر وجہ عن ابن عمر **باب** ما جاء ان الخلفاء من قریش الی ان تقوم الساعۃ **حدثنا** حسین بن محمد البصری نا خالد بن الحرث نا شعبۃ عن حبیب بن الزبیر قال سمعت عبد اللہ بن ابی الھذیل یقول کان ناس من ربیعۃ عند عمرو بن العاص فقال رجل من بکر بن وائل لتنتھین قریش او لیجعلن اللہ ھذا الامر فی جمھور من العرب غیرھم فقال عمرو بن العاص کذبت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قریش ولاۃ الناس فی الخیر والشر الی یوم القیمۃ وفی الباب عن ابن عمر وابن مسعود وجابر ھذا حدیث حسن صحیح غریب **حدثنا** محمد بن بشار نا ابوبکر الحنفی عن عبد الحمید بن جعفر عن عمر بن الحکم قال سمعت اباھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یذھب اللیل والنھار حتی یملک رجل من الموالی یقال لہ جھجاہ ھذا حدیث حسن غریب **باب** ما جاء فی الائمۃ المضلین **حدثنا** قتیبۃ نا حماد بن زید عن ایوب عن ابی قلابۃ عن ابی اسماء عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما اخاف علی امتی ائمۃ مضلین قال وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزال طائفۃ من امتی علی الحق ظاھرین لا یضرھم من خذلھم حتی یاتی امر اللہ ھذا حدیث صحیح **باب** ما جاء فی المھدی **حدثنا** عبید بن اسباط بن محمد القرشی نا ابی نا سفیان الثوری عن عاصم بن بھدلۃ عن زر عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تذھب الدنیا حتی یملک العرب رجل من اھل بیتی یواطی اسمہ اسمی

تو حضرت ابوبکر سے خلیفہ بنایا ہے یعنے اگر میں خود بھی خلیفہ مقرر کر جاؤں تو کچھ عیب نہیں کیونکہ حضرت ابوبکر نے اپنے مرنیکے وقت خلیفہ خود مقرر کیا تھا یعنے مجھے۔ اور اگر میں خلیفہ نہ مقرر کروں تو آنحضرت سے خلیفہ مقرر نہیں کیا یعنے میرے خلیفہ مقرر کر نیمیں بھی عیب نہیں کیونکہ آنحضرت نے خود خلیفہ اپنا کوئی مقرر نہیں فرمایا۔ اس حدیث میں بڑا لمبا قصہ ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور کئی وجہ سے ابن عمر سے مروی ہے **باب** اس بیان میں کہ خلیفے قریش سے ہیں قیامت کے قائم ہونے تک **حدیث** کی ہمسے حسین بن محمد بصری نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن حارث نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے حبیب بن زبیر سے کہا اُسنے سنا میں نے عبد اللہ بن ابی الہذیل سے کہ کہتا چند لوگ قوم ربیعہ سے عمرو بن عاص کے پاس تھے سو ایک مرد نے بکر بن وائل سے کہا چاہیئے کہ قریش فسق وفجور سے باز آئیں یا اللہ تعالے اس امر یعنے خلافت کو انکے سوا تمام عرب میں کر دیگا یعنے اگر باز نہ آئینگے تو خلافت انکے سوائے اور عرب کے لوگوں میں چلی جائیگی پس کہا عمرو بن عاص نے تو نے جھوٹ کہا ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے قریش قیامت تک لوگوں کے والی ہیں خیر اور شر میں۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور ابن مسعود اور جابر سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابوبکر حنفی نے عبد الحمید بن جعفر سے اُسنے عمر بن حکم سے کہا اُسنے سنا میں نے ابا ہریرہ سے کہ کہتا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رات دن نہ آخر ہونگے جبتک کہ ایک مرد غلاموں سے کہ جسکو جہجاہ کہا جاتا ہے بادشاہ نہ ہووے[1]۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** گمراہ کرنیوالے اماموں کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے ابی اسماء سے اُسنے ثوبان سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میں اپنی امت پر گمراہ کرنیوالے اماموں کا خوف کرتا ہوں کہا اُسنے اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ایک گروہ میری امت میں سے حق پر غالب[2] رہیگا نہیں ضرر دیگا انکو جو انکو خوار کرنیکا ارادہ رکھتا ہے تا انکہ قیامت آئیگی۔ یہ حدیث صحیح ہے **باب** امام مہدی کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے عبید بن اسباط بن محمد قرشی نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان ثوری نے عاصم بن بہدلہ سے اُسنے زر سے اُسنے عبد اللہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا آخر نہ ہوگی جبتک ایک مرد عربی میرے اہل بیت سے کہ نام اُسکا میرے نام کے موافق ہے بادشاہ نہ ہووے

[1] یعنے بدون جہجاہ کی سلطنت کے قیامت نہ آئیگی قیامت سے پہلے اس نام کا بادشاہ ضرور ہوگا مگر معلوم نہیں کہ کب ہوگا اور کہاں ہوگا ۱۲ [2] مراد اس سے جہاد کرنیوالے لوگ ہیں اور امام احمد نے کہا ہے کہ مراد اس سے علماء اہل حدیث ہیں اسواسطے کہ سب علماء دین کو حدیث کی حاجت ہے علم تفسیر اور فقہ اور تاریخ والے سب حدیث کے محتاج ہیں اور بدعتی لوگو نپر اہل حدیث غالب رہتے ہیں وہ لوگ جو نئی بدعت نکالتے ہیں اسکو اہل حدیث پیغمبر کی حدیث سے مٹاتے ہیں ۱۲

عن یزید بن قطیب السکونی عن ابی بحریۃ صاحب معاذ عن معاذ بن جبل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الملحمۃ العظمی وفتح القسطنطینیۃ وخروج الدجال فی سبعۃ اشهر وفی الباب عن الصعب بن جثامۃ وعبد اللہ بن بسر وعبد اللہ بن مسعود وابی سعید الخدری هذا حدیث حسن لا نعرفه الا من هذا الوجه **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داؤد عن شعبۃ عن یحیی بن سعید عن انس بن مالك قال فتح القسطنطینیۃ مع قیام الساعۃ قال محمود هذا حدیث غریب والقسطنطینیۃ هی مدینۃ الروم تفتح عند خروج الدجال والقسطنطینیۃ قد فتحت فی زمان بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ما جاء فی فتنۃ الدجال **حدثنا** علی بن حجر نا الولید بن مسلم وعبد اللہ بن عبد الرحمن بن یزید بن جابر دخل حدیث احدهما فی حدیث الاخر عن عبد الرحمن بن یزید بن جابر عن یحیی بن جابر الطائی عن عبد الرحمن بن جبیر عن ابیه جبیر بن نفیر عن النواس بن سمعان الکلابی قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدجال ذات غداۃ فخفض فیه ورفع حتی ظنناه فی طائفۃ النخل قال فانصرفنا من عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم رجعنا الیه فعرف ذلك فینا فقال ما شانکم قال قلنا یا رسول اللہ ذکرت الدجال الغداۃ فخفضت ورفعت حتی ظنناه فی طائفۃ النخل قال غیر الدجال اخوف لی علیکم ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجه دونکم وان یخرج ولست فیکم فامرء حجیج نفسه واللہ خلیفتی علی کل مسلم انه شاب قطط عینه قائمۃ شبیه بعبد العزی بن قطن فمن راٰه منکم فلیقرأ فواتح سورۃ اصحاب الکهف قال یخرج ما بین الشام والعراق فعاث یمینا وشمالا یا عباد اللہ اثبتوا قلنا یا رسول اللہ وما لبثه فی الارض قال اربعین یوما یوم کسنۃ ویوم کشهر ویوم کجمعۃ وسائر ایامه کایامکم قال قلنا یا رسول اللہ ارایت الیوم الذی کالسنۃ اتکفینا فیه صلوۃ یوم

اُسنے یزید بن قطیب سکونی سے اُسنے ابی بحریہ سے جو معاذ کا شاگرد ہے اُسنے معاذ بن جبل سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے بڑی لڑائی (کہ جسمیں سو میں سے ایک باقی رہیگا) اور فتح قسطنطنیہ اور نکلنا دجال کا سات مہینوں میں ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے صعب بن جثامہ اور عبد اللہ بن بسر اور عبد اللہ بن مسعود اور ابی سعید خدری سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر اسی طریق سے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے شعبہ سے اُسنے یحیی بن سعید سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے فتح قسطنطنیہ کا قیامت کے قائم ہونیکے ساتھ ہے۔ کہا محمود نے یہ حدیث غریب ہے اور قسطنطنیہ یہ روم کا ایک شہر ہے (جو آجکل دار الخلافہ روم کا ہے) دجال کے نکلنے کے وقت فتح ہوگا۔ اور قسطنطنیہ بعض نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے وقت میں فتح ہوا ہے۔ **باب** فتنہ دجال کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن مسلم اور عبد اللہ بن عبد الرحمن بن یزید بن جابر نے ایک کی حدیث دوسرے میں مل گئی ہے انھوں نے روایت کی عبد الرحمن بن یزید بن جابر سے اُسنے یحیی بن جابر طائی سے اُسنے عبد الرحمن بن جبیر سے اُسنے اپنے باپ جبیر بن نفیر سے اُسنے نواس بن سمعان کلابی سے کہا اُسنے ایکدن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کیا سو اُسمین آپ نے نیچا کیا اور بلند کیا حتے کہ ہمکو گمان ہوا کہ وہ کھجوروں کے ایک جانب میں ہے۔ کہا راوی نے پھر ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے چلے آئے پھر آپ کی طرف گئے سو آپ نے اسکا اثر ہم میں پایا پھر فرمایا تمھارا کیا حال ہے کہا راوی نے ہمنے کہا یا رسول اللہ آج آپ نے دجال کا ذکر کیا اور نیچا کیا اور بلند کیا حتے کہ ہمنے گمان کیا کہ وہ کھجوروں کی ایک جانب میں ہے فرمایا آپ نے دجال کے سوا اور چیز کا میں تم پر زیادہ خوف کرتا ہوں اگر وہ نکلا اس حالت میں کہ میں تم میں موجود ہوا تو میں اُس سے حجت کرنیوالا ہونگا سوائے تمھارے اور اگر وہ نکلا اس حالت میں کہ میں تم میں موجود نہوا تو ہر ایک آدمی اپنے نفس کا حجت کرنیوالا ہے اور اللہ خلیفہ میرا ہے ہر ایک مسلمان پر۔ وہ جوان ہے گھونگر والے بالوں والا ایک آنکھ اسکی کھڑی ہوئی ہے وہ عبد العزی بن قطن کے مشابہ ہے سو جو کوئی تم میں سے اُسکو دیکھے تو چاہیے کہ ابتدا سورۂ اصحاب الکہف پڑھے۔ فرمایا آپ نے شام اور عراق کے درمیان نکلے گا اور دائیں بائیں تباہی پہونچائیگا اے اللہ کے بندو تم ٹھہرے رہیو ہمنے کہا یا رسول اللہ زمین میں ٹھہرنا اسکا کسقدر ہے فرمایا آپ نے چالیس دن ایکدن مثل سال کے ہے اور ایکدن مثل مہینہ کے اور ایکدن مثل جمعہ (ہفتہ) کے اور باقی دن مثل تمھارے اور دنوں کے۔ کہا راوی نے ہمنے کہا یا رسول اللہ ہمکو خبر دیجیے اُسدن کی جو مثل سال کے ہے کیا ہمکو اُسمین ایکدن کی نماز کافی ہے

[1] یعنے بعض حال اسکا برا بیان کیا کہ مثلاً کانا ہے اور اللہ کے نزدیک نہایت ذلیل ہے اور بعض حال اسکا عمدہ ذکر کیا اس سے خوارق عادات ظاہر ہونے سے ۱۲

فكيف قلوبنا يومئذ فقال مثلها يعني اليوم اوخير وفي الباب عن عبدالله بن بسر وعبدالله بن مغفل وابي هريرة هذا حديث حسن غريب من حديث ابي عبيدة بن الجراح لانعرفه الا من حديث خالد الحذاء وابو عبيدة بن الجراح اسمه عامر بن عبدالله بن الجراح **حدثنا** عبد بن حميد نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهري عن سالم عن ابن عمر قال قام رسول الله صلى الله عليه وسلم في الناس فاثنى على الله بما هو اهله ثم ذكر الدجال فقال اني لانذركموه وما من نبي الا وقد انذر قومه ولقد انذره نوح قومه ولكن ساقول فيه قولا لم يقله نبي لقومه تعلمون انه اعور وان الله ليس باعور قال الزهري فاخبرني عمر بن ثابت الانصاري انه اخبره بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ان النبي صلى الله عليه وسلم قال يومئذ للناس وهو يحذرهم فتنته تعلمون انه لن يرى احد منكم ربه حتى يموت وانه مكتوب بين عينيه كافر يقرءه من كره عمله هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** عبد بن حميد نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهري عن سالم عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تقاتلكم اليهود فتسلطون عليهم حتى يقول الحجر يا مسلم هذا اليهودي ورائي فاقتله هذا حديث صحيح **باب** ما جاء من اين يخرج الدجال **حدثنا** بندار واحمد بن منيع قالا نا روح بن عبادة نا سعيد بن ابي عروبة عن ابي التياح عن المغيرة بن سبيع عن عمرو بن حريث عن ابي بكر الصديق قال حدثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الدجال يخرج من ارض بالمشرق يقال لها خراسان يتبعه اقوام كان وجوههم المجان المطرقة وفي الباب عن ابي هريرة وعائشة هذا حديث حسن غريب وقد رواه عبدالله بن شوذب عن ابي التياح ولا يعرف الا من حديث ابي التياح **باب** ما جاء في علامات خروج الدجال **حدثنا** عبدالله بن عبد الرحمن نا الحكم بن المبارك نا الوليد بن مسلم عن ابي بكر بن ابي مريم عن الوليد بن سفيان

سو ہمارے دل اُسدن کسطرح ہونگے فرمایا آپ نے مثل آج دن کے یا اس سے بہتر۔ اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن بسر اور عبداللہ بن مغفل اور ابی ہریرہ سے یہ حدیث بطریق ابی عبداللہ بن جراح سے حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق خالد حذا سے اور ابو عبیدہ بن جراح کا نام عامر بن عبداللہ بن جراح ہے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُسنے سالم سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ کی صفت کی جسکے وہ لائق ہے پھر دجال کا ذکر کیا اور فرمایا کہ میں تمکو اس سے ڈراتا ہوں اور کوئی ایسا نبی نہیں کہ جسنے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا نہیں اور نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے لیکن میں تمکو اسکے حق میں ایک ایسی بات بتلاتا ہوں کہ کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتلائی تم جانتے ہو کہ وہ کانا ہے اور اللہ تعالی کانا نہیں کہا زہری نے اور مجھے خبر دی ہے عمر بن ثابت انصاری نے یہ کہ خبر دی ہے اسکو بعض اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ آنحضرت نے اُسدن لوگوں سے کہا اس حالت میں کہ اُنکو فتنے سے ڈرا رہے تھے کہ تم جانتے ہو کہ کوئی شخص تم میں سے اپنے رب کو نہیں دیکھتا تا آنکہ وہ مرجاتا ہے[1] اور یہ کہ اُسکی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر کا لفظ لکھا ہوا ہے پڑھیگا اسکو وہ جو اُسکے عملوں کو بُرا جانتا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُسنے سالم سے اُسنے ابن عمر سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمہارے ساتھ یہود جنگ کرینگے سو تم اُنپر غالب رہوگے حتے کہ پتھر بولیگا اے مسلم یہ یہودی میرے پیچھے ہے سو اسکو قتل کر یہ حدیث صحیح ہے **باب** کس جگہ سے دجال نکلے گا **حدیث** کی ہمسے بندار اور احمد بن منیع نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے روح بن عبادہ نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن ابی عروبہ نے ابی التیاح سے اُسنے مغیرہ بن سبیع سے اُسنے عمرو بن حریث سے اُسنے ابی بکر صدیق سے کہا اُسنے ہمسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کی فرمایا آپ نے مشرق کی زمین سے دجال نکلے گا جسکو خراسان کہا جاتا ہے اُسکے تابع ایسی قومیں ہونگی کہ گویا اُنکے منہ ڈھالیں ہیں تہ بتہ جمی ہوئی یعنی موٹے منہ گول گول اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور عائشہ سے یہ حدیث حسن غریب ہے اور روایت کیا اسکو عبداللہ بن شوذب نے ابی التیاح سے۔ اور نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ابی التیاح سے **باب** دجال کے نکلنے کی علامات کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے عبداللہ بن عبدالرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے حکم بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن مسلم نے ابی بکر بن ابی مریم سے اُسنے ولید بن سفیان سے

[1] یہ جواب نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص تم میں سے اپنے رب کو نہیں دیکھتا کہ وہ مرجاتا ہے اسواسطے فرمایا ہے کہ اپنے رب حقیقی کو تو زندگی میں کوئی دیکھتا نہیں اور اسکو یعنے دجال کو لوگ دیکھیں گے تو معلوم ہوا کہ وہ رب نہیں دوسری علامت فرمائی کہ اسکی پیشانی پر لفظ کافر کا لکھا ہوا ہے اور یہ جو آپ نے فرمایا ہے کہ اسکو وہی پڑھیگا جو اسکے عملوں کو برا جانتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حقیقۃً لفظ کافر کا لکھا ہوا نہیں بلکہ نیک لوگوں کے دل میں رب کیطرف

قال ويهبط عيسى واصحابه فلا يجد موضع شبر الا وقد ملأته زهمتهم ونتنهم ودماؤهم قال فيرغب عيسى الى الله واصحابه قال فيرسل الله
عليهم طيرا كاعناق البخت فتحملهم فتطرحهم بالمهبل ويستوقد المسلمون من قسيهم ونشابهم وجعابهم سبع سنين ويرسل الله عليهم
مطرا لا يكن منه بيت وبر ولا مدر قال فيغسل الارض فيتركها كالزلفة قال ثم يقال للارض اخرجي ثمرتك وردي بركتك فيومئذ تاكل العصابة
من الرمانة ويستظلون بقحفها ويبارك في الرسل حتى ان الفئام من الناس ليكتفون باللقحة من الابل وان القبيلة ليكتفون باللقحة من البقر
وان الفخذ ليكتفون باللقحة من الغنم فبينما هم كذلك اذ بعث الله ريحا فقبضت روح كل مؤمن ويبقى سائر الناس يتهارجون كما يتهارج
الحمر فعليهم تقوم الساعة هذا حديث غريب حسن صحيح لا نعرفه الا من حديث عبد الرحمن بن يزيد بن جابر **باب** ماجاء في
صفة الدجال **حدثنا** محمد بن عبد الاعلى الصنعاني نا المعتمر بن سليمان عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله
عليه وسلم انه سئل عن الدجال فقال الا ان ربكم ليس باعور الا وانه اعور عينه اليمنى كانها عنبة طافية وفي الباب عن سعد وحذيفة
وابي هريرة واسماء وجابر بن عبد الله وابي بكرة وعائشة وانس وابن عباس والفلتان بن عاصم هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث
عبد الله بن عمر **باب** ماجاء في ان الدجال لا يدخل المدينة **حدثنا** عبدة بن عبد الله الخزاعي نا يزيد بن هارون نا شعبة
عن قتادة عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ياتي الدجال المدينة فيجد الملائكة يحرسونها فلا يدخلها الطاعون ولا الدجال
ان شاء الله وفي الباب عن ابي هريرة وفاطمة بنت قيس ومحجن واسامة بن زيد وسمرة بن جندب هذا حديث صحيح **حدثنا** قتيبة
نا عبد العزيز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الايمان يمان والكفر من قبل المشرق

فرمایا آپ نے اور حضرت عیسی علیہ السلام اور انکے اصحاب پہاڑ سے اترینگے اور بالشت بھر زمین نہ پائینگے کہ انکی میل اور بو اور خون نے اسجگہ کو بھر نہ لیا ہو
فرمایا آپ نے پھر حضرت عیسی اور انکے اصحاب اللہ تعالی سے دعا مانگیں گے فرمایا آپ نے پھر اللہ تعالی انپر جانور مثل بختی اونٹوں لمبی گردن والے انکے
بھیجے گا سو وہ انکو اٹھا کر غار میں ڈال دینگے۔ اور مسلمان انکی کمانوں اور تیروں اور ترکشوں سے سات سال آگ جلاتے رہینگے اور اللہ تعالی انپر ایسی
بارش بھیجے گا کہ کوئی گھر اس سے جنگلی اور شہری چھپا نہ رہیگا فرمایا آپ نے پھر اللہ تعالی زمین کو دھوکر اسکو مثل حوض[1] پر آب کے چھوڑیگا۔ فرمایا آنحضرت نے
پھر زمین سے کہا جائیگا کہ اپنے میوے نکالدے اور اپنی برکتیں پھیر دے سو اسدن ایک جماعت انار کو کھائیگی اور چھلکے سے سایہ پکڑیگی یعنے حجم
میں بہت بڑھ جائیگا اور دودھ میں برکت ہو جائیگی حتے کہ آدمیونکی ایک جماعت کے واسطے ایک اونٹنی دودھ دینے والی کافی ہوگی اور ایک قبیلہ کو ایک
گائے دودھ دینے والی کافی ہوگی اور چھوٹے قبیلے کو ایک بکری دودھ دینے والی کافی ہوگی سو وہ لوگ اسی حالت پر ہونگے کہ اللہ تعالی ایک ہوا
بھیجے گا اور وہ تمام مومنوں کی روح قبض کر لیگی اور باقی لوگ فساد کرنیوالے رہجائینگے جیسے کہ گدھے فساد کرتے ہیں بس انپر قیامت قائم ہوگی۔ یہ
حدیث غریب حسن صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عبد الرحمن بن یزید بن جابر سے۔ **باب** دجال کی صفت کے بیان میں **حدیث**
کی ہمسے محمد بن عبد الاعلی صنعانی نے کہا حدیث کی ہمسے معتمر بن سلیمان نے عبید اللہ بن عمر سے اسنے نافع سے اسنے ابن عمر سے اسنے نبی صلے اللہ
علیہ وسلم سے کہ آنحضرت سے کسی نے دجال کی بابت سوال کیا پس فرمایا آپ نے خبردار تمہارا رب کانا نہیں خبردار اور اسکی داہنی آنکھ کانی ہے گویا کہ
انگور کا دانہ ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے سعد اور حذیفہ اور ابی ہریرہ اور اسماء اور جابر بن عبد اللہ اور ابی بکرہ اور عائشہ اور انس اور ابن عباس اور فلتان بن
عاصم سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے غریب ہے طریق عبد اللہ بن عمر سے **باب** اس بیان میں کہ دجال مدینہ میں داخل نہیں ہوگا **حدیث**
کی ہمسے عبدہ بن عبد اللہ خزاعی نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے اسنے انس سے کہا اسنے فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے دجال مدینہ میں آئیگا اور اسکو اس حالت میں پائیگا کہ فرشتے اسکی حراست کرتے ہونگے سو اسمیں طاعون (نام بیماری) اور
دجال انشاء اللہ تعالی داخل نہیں ہوسکتا اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور فاطمہ بنت قیس اور محجن اور اسامہ بن زید اور سمرہ بن جندب سے
رضی اللہ عنہم یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے علاء بن عبد الرحمن سے اسنے اپنے باپ سے
اسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عمدہ[2] ایمان یمن کا ہے اور کفر مشرق کی طرف سے ہے

---

[1] یعنے جب مینہ برسیگا تو زمین ایسی صاف ہو جائیگی جیسے کہ حوض پر آب ہوتا ہے حوض سے تشبیہ لطافت اور صفائی میں ہے ۱۲
[2] جب یمن کے لوگ حضرت کے پاس آئے اور ایمان لائے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ یمن کے لوگ نہایت نرم دل ہوتے ہیں اس حدیث سے بڑی فضیلت اہل یمن کی ثابت ہوئی اور حضرت کا یہ قول نہایت سچ ہے کہ ہمیشہ یمن میں بڑے بڑے عالم اور درویش ہوتے رہے ۱۲

قال لا ولكن اقدروا له قلنا يا رسول الله فما اسرعته في الارض قال كالغيث استدبرته الريح فيأتي القوم فيدعوهم فيكذبونه
ويردون عليه قوله فينصرف عنهم فتتبعه اموالهم فيصبحون ليس بايديهم شيء ثم يأتي القوم فيدعوهم فيستجيبون له
ويصدقونه فيأمر السماء ان تمطر فتمطر ويأمر الارض ان تنبت فتنبت فتروح عليهم سارحتهم كاطول ما كانت ذرى
وامده خواصر وادره ضروعا ثم يأتي الخربة فيقول لها اخرجي كنوزك فينصرف منها فتتبعه كيعاسيب النحل ثم يدعو
رجلا شابا ممتليا شبابا فيضربه بالسيف فيقطعه جزلتين ثم يدعوه فيقبل يتهلل وجهه يضحك فبينما هو كذلك اذ هبط
عيسى بن مريم بشرقي دمشق عند المنارة البيضاء بين مهرودتين واضعا يده على اجنحة ملكين اذا طأطأ راسه قطر و
اذا رفعه تحدر منه جمان كاللؤلؤ قال ولا يجد ريح نفسه يعني احد الامات وريح نفسه منتهى بصره قال فيطلبه حتى يدركه
بباب لد فيقتله قال فيلبث كذلك ما شاء الله قال ثم يوحي الله اليه ان حوز عبادي الى الطور فاني قد انزلت عبادا لي
لا يدان لاحد بقتالهم قال ويبعث الله يأجوج ومأجوج وهم كما قال الله وهم من كل حدب ينسلون قال فيمر اولهم
ببحيرة الطبرية فيشرب ما فيها ثم يمر بها آخرهم فيقولون لقد كان بهذه مرة ماء ثم يسيرون حتى ينتهوا الى جبل
بيت المقدس فيقولون لقد قتلنا من في الارض فهلم فلنقتل من في السماء فيرمون بنشابهم الى السماء فيرد الله
عليهم نشابهم محمرا دما ويحاصر عيسى بن مريم واصحابه حتى يكون رأس الثور يومئذ خيرا لهم من مائة دينار
لاحدكم اليوم قال فيرغب عيسى بن مريم الى الله واصحابه قال فيرسل الله عليهم النغف في رقابهم فيصبحون فرسى موتى كموت نفس واحدة

فرمایا آپ نے نہیں لیکن تم اسکا اندازہ کرو ہمنے کہا یا رسول اللہ اسکا جلدی چلنا زمین پر کسقدر ہے فرمایا آپ نے مثل اُس بارش کے کہ
جسکے پیچھے ہوا لگی ہو پس ایک قوم کے پاس آئیگا اور انکو اپنی طرف بلائیگا سو وہ اسکو جھٹلا دینگے اور اسکی بات کو رد کرینگے سو انسے چلا
جائیگا اور انکا مال اسکے پیچھے لگے گا پس صبح کے وقت انکے ہاتھوں میں کوئی چیز نہ رہ جائیگی۔ پھر دوسری قوم کے پاس آئیگا اور انکو
اپنی طرف بلائیگا سو وہ اسکو قبول کرینگے اور اسکو سچا جانینگے پس وہ آسمان کو برسنے کا حکم دیگا تو وہ برسے گا اور زمین کو اگانیکا حکم دیگا
تو وہ اگا دیگی پس شام ہوتے ہی انکے چارپائے پہلی حالت سے کوہانوں میں لمبے ہو جائینگے اور کوکھوں میں بڑھ جائینگے یعنے بہت کھانا
کھائینگے اور دودھ دینے میں بہت ہو جائینگے۔ پھر ایک زمین کے پاس آئیگا اور اُسکو کہیگا کہ اپنے خزانے نکالدے سو اُس سے چلیگا تو وہ
خزانے اُسکے پیچھے لگین گے مثل مکھیوں کے سردار کے یعنے جیسے اُسکے پیچھے مکھیاں لگ جاتی ہیں ایسے اُسکے پیچھے خزانے لگین گے
پھر ایک مرد جوان کو بلائیگا جو کہ جوانی میں پُر ہوگا اور اُسکو تلوار مار کر اُسکے دو ٹکڑے کر دیگا پھر اُسکو بلائیگا اور وہ اُسکے بلانے کو قبول کریگا (یعنے
جی اُٹھیگا) اس حالت میں کہ اُسکا چہرہ ہنستا ہوگا سو وہ اُسی حالت میں ہوگا کہ عیسی بن مریم دو فرشتوں کے پروں پر اپنے ہاتھ رکھے
ہوے دمشق کے شرقی منارہ بیضاء کے پاس جو درمیان دو زرد رنگ مناروں کے ہے اُترینگے جب وہ سر مبارک نیچے کرینگے تو اُس سے قطرے
پانی کے گرینگے اور جب اُسکو بلند کرینگے تو اُس سے دانے مثل موتیوں کے گرینگے۔ فرمایا آپ نے اور جو کوئی کافر اُسکی بو معلوم کریگا
وہ فی الفور مر جائیگا۔ اور بو اُسکی اُسکی نظر کی انتہا تک پہونچے گی۔ فرمایا آپ نے پھر حضرت عیسی دجال کی تلاش کرینگے یہانتک کہ اُسکو دروازہ
لد کے پاس پائینگے اور اُسکو قتل کرینگے پھر حضرت عیسی علیہ السلام اسی حالت پر جبتک اللہ تعالی کی مرضی ہوگی رہینگے فرمایا آپ نے
پھر اللہ تعالی اُنکی طرف وحی کریگا کہ میرے بندوں کو کوہ طور کی طرف لیجا کیونکہ میں اپنے ایسے بندے اُتارنیوالا ہوں کہ کسیکو اُنکے جنگ کی طاقت
نہیں فرمایا آپ نے اور اللہ تعالی یاجوج اور ماجوج بھیجے گا اور وہ اسطرح ہونگے جیسے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ ہر اونچی زمین سے دوڑتے ہونگے
فرمایا آپ نے اور پہلے اُنکے بحیرہ طبریہ میں گذرینگے اور جو کچھ اسمیں پانی ہوگا پیجائینگے پھر آخر کے اسمیں گذرینگے اور کہیں گے کبھی اس جگہ میں ایکدفعہ
پانی ہوا ہے پھر وہ چلیں گے حتے کہ بیت المقدس کے پہاڑ کے پاس پہونچیں گے اور کہیں گے ہمنے قتل کر ڈالا ہے اُنکو جو زمین میں تھے آؤ اب اُنکو
قتل کریں جو آسمان میں ہیں پھر اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے اور اللہ تعالی اُنپر اُنکے تیر خون سے رنگے ہوے واپس کریگا اور عیسی بن مریم
اور اُنکے اصحاب بند کئے ہوے ہونگے حتے کہ اُسدن گاے کا ایک سر اُنکے نزدیک بہتر ہوگا سو دینار سے جو آجکے دن تمھارے لئے ہے۔ فرمایا آپ نے پھر عیسی
بن مریم اور اُنکے اصحاب اللہ تعالی سے دعا کرینگے تو اللہ تعالی اُنپر اُنکی گردنوں میں کرم بھیجے گا پھر صبح ہوتی ہی مر جائینگے مثل مرنے ایک جان کے یعنے یکدفعہ

وقد خلفت ولدی بالمدینة الم یقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحل لہ مکة الست من اھل المدینة وھو ذا انطلق معک الی مکة
قال فواللہ ما زال یجیئ بھذا حتی قلت فلعلہ مکذوب علیہ ثم قال یا ابا سعید واللہ لاخبرنک خبرا حقا واللہ انی لاعرفہ واعرف والدہ واین
ھو الساعة من الارض فقلت تبا لک سائر الیوم ھذا حدیث حسن **حدثنا** عبد بن حمید نا عبد الرزاق نا معمر عن الزھری عن سالم عن
ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بابن صیاد فی نفر من اصحابہ منھم عمر بن الخطاب وھو یلعب مع الغلمان عند اطم بنی مغالة وھو
غلام فلم یشعر حتی ضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظھرہ بیدہ ثم قال اتشھد انی رسول اللہ فنظر الیہ ابن صیاد فقال اشھد انک رسول الامیین
قال ثم قال ابن صیاد للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اتشھد انی رسول اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم امنت باللہ ورسلہ ثم قال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ما یاتیک قال ابن صیاد یاتینی صادق وکاذب فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم خلط علیک الامر ثم قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انی قد خبات لک خبیئا وخبأ لہ یوم تاتی السماء بدخان مبین فقال ابن صیاد ھو الدخ فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اخسأ فلن تعدو قدرک قال عمر یا رسول اللہ ائذن لی فاضرب عنقہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یک حقا
فلن تسلط علیہ وان لا یک فلا خیر لک فی قتلہ قال عبد الرزاق یعنی الدجال **حدثنا** سفیان بن وکیع نا عبد الاعلی عن الجریری عن
ابی نضرة عن ابی سعید قال لقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن صائد فی بعض طرق المدینة فاحتبسہ وھو غلام یھودی ولہ ذؤابة
ومعہ ابو بکر وعمر فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتشھد انی رسول اللہ فقال اتشھد انت انی رسول اللہ فقال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم امنت باللہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما تری قال اری عرشا فوق الماء قال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم یری عرش ابلیس فوق البحر

اور میں تو مدینہ میں اپنی اولاد چھوڑ آیا ہوں۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا اسکے لیے مکہ میں داخل ہونا حلال نہیں کیا میں
اہل مدینہ سے نہیں ہوں اور تیرے ساتھ مکہ کی طرف جا رہا ہوں کہا ابو سعید نے پس قسم ہے اللہ کی بہت دیر تک یہ باتیں کرتا رہا تاکہ میں نے کہا کہ
شاید یہ (یعنے تہمت دجال) اسپر کذب ہے پھر کہنے لگا اے ابا سعید قسم ہے اللہ کی میں تجھے خبر صحیح دیتا ہوں قسم ہے اللہ کی کہ میں اسکو یعنے دجال کو پہچانتا ہوں
اور اسکے والد کو بھی پہچانتا ہوں اور اس گھڑی زمین سے وہ کہاں ہے پھر میں نے کہا ہلاکت ہو تجھے باقی روز یعنے اس بات سے ثابت ہوا کہ تو
اپنے قول پر ثابت نہیں رہا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر
نے زہری سے اسنے سالم سے اسنے ابن عمر سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی صحابہ کی جماعت میں ابن صیاد کے پاس گذرے انمیں حضرت
عمر بن خطاب بھی تھے اور وہ یعنے ابن صیاد بنی مغالہ کے لڑکوں سے کھیل رہا تھا اور وہ خود بھی لڑکا تھا پس اسنے معلوم نہ کیا تاکہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے اسکی پیٹھ پر اپنا ہاتھ مبارک مارا پھر فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں پس ابن صیاد نے آپکی طرف نظر کرکے کہا میں
گواہی دیتا ہوں کہ آپ ان پڑھوں کے لیے رسول ہیں کہا راوی نے پھر ابن صیاد نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں
اللہ کا رسول ہوں پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے میں اللہ کے ساتھ ایمان لایا ہوں اور اسکے رسولوں کے ساتھ پھر فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
تیرے پاس کیسے خبر آتی ہے کہا ابن صیاد نے میرے پاس سچے اور جھوٹے دونوں آتے ہیں پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تجھپر یہ امر مخلوط ہو گیا
ہے پھر فرمایا آنحضرت نے (اسکا امتحان لینے کے واسطے) اس سے کہا کہ میں نے تیرے لیے ایک چیز پوشیدہ رکھی ہے۔ اور آنحضرت نے یہ آیت یوم تاتی السماء
بدخان مبین اسکے لیے پوشیدہ رکھی یعنے یہ آیت دل میں سوچ رکھی پس کہا ابن صیاد نے وہ دخ ہے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سو ہرگز
قدر نہیں بڑھے گی۔ کہا حضرت عمر نے یا رسول اللہ مجھے حکم دیجیے کہ اسکی گردن ماروں سو فرمایا آنحضرت نے اگر یہ وہ ٹھیک دجال ہے تو تجھے اسپر قدرت
نہیں ہوسکے گی اور اگر یہ وہ نہیں تو تجھے اسکے قتل کرنے میں کچھ فائدہ نہیں کہا عبد الرزاق نے یعنے دجال کو۔ **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے
کہا حدیث کی ہمسے عبد الاعلے نے جریری سے اسنے ابی نضرہ سے اسنے ابی سعید سے کہا اسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابن صیاد کو مدینہ کی کسی گلی میں
ملے سو آپنے اسکو پکڑ لیا اور وہ یہودی لڑکا تھا اسکے زلفیں تھیں اور آپ کے ساتھ حضرت ابو بکر اور عمر بھی تھے پس آنحضرت نے اس سے کہا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ
میں اللہ کا رسول ہوں وہ کہنے لگا کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میں ایمان لایا ہوں ساتھ اللہ کے
اور اسکے رسولوں کے اور دن آخرت کے پھر آنحضرت نے اس سے کہا تو کیا دیکھتا ہے کہنے لگا میں ایک عرش پانی پر دیکھتا ہوں فرمایا آنحضرت نے یہ دریا پر شیطان کا عرش دیکھتا ہے

والسكينة لاهل الغنم والفخر والرياء فى الفدادين اهل الخيل واهل الوبر يأتى المسيح اذا جاء دبر احد صرفت الملائكة وجهه قبل الشام وهنالك يهلك هذا حديث صحيح **باب** ما جاء فى قتل عيسى بن مريم الدجال **حدثنا** قتيبة نا الليث عن ابن شهاب انه سمع عبيد الله بن عبد الله بن ثعلبة الانصارى يحدث عن عبد الرحمن بن يزيد الانصارى من بنى عمرو بن عوف قال سمعت عمى مجمع بن جارية الانصارى يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يقتل ابن مريم الدجال بباب لد وفى الباب عن عمران بن حصين ونافع بن عتبة وابى برزة وحذيفة بن اسيد وابى هريرة وكيسان وعثمن بن ابى العاص وجابر وابى امامة وابن مسعود وعبد الله بن عمرو وسمرة بن جندب والنواس بن سمعان وعمرو بن عوف وحذيفة بن اليمان هذا حديث صحيح **باب** **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن قتادة قال سمعت انسا قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من نبى الا قد انذر امته الاعور الكذاب الا انه اعور وان ربكم ليس باعور مكتوب بين عينيه كافر هذا حديث صحيح **باب** ما جاء فى ذكر ابن صياد **حدثنا** سفيان بن وكيع نا عبد الاعلى عن الجريرى عن ابى نضرة عن ابى سعيد قال صحبت ابن صياد اما حجاجا واما معتمرين فانطلق الناس وتركت انا وهو فلما خلصت به اقشعررت منه واستوحشت منه مما يقول الناس فيه فلما نزلت قلت له ضع متاعك حيث تلك الشجرة قال فابصر غنما فاخذ القدح فانطلق فاستحلب ثم اتانى بلبن فقال لى يا ابا سعيد اشرب فكرهت ان اشرب عن يده شيئا لما يقول الناس فيه فقلت له هذا اليوم يوم صائف وانى اكره فيه اللبن فقال يا ابا سعيد لقد هممت ان آخذ حبلا فاوثقه الى الشجرة ثم اختنق لما يقول الناس لى وفىّ ارأيت من خفى عليه حديثى فلن يخفى عليكم انتم اعلم الناس بحديث رسول الله صلى الله عليه وسلم يا معشر الانصار الم يقل رسول الله صلى الله عليه وسلم انه كافر وانا مسلم الم يقل رسول الله صلى الله عليه وسلم انه عقيم لا يولد له

اور نرمی بکری چرانے والوں میں ہے اور فخر اور ریا سخت آواز کرنے والوں میں یعنے گھوڑوں والوں اور اونٹوں والوں میں آئیگا مسیح یعنے دجال سو جب احد کے پیچھے آئیگا تو فرشتے منھ اسکا شام کی طرف پھیر دینگے اور اسجگہ ہلاک ہوگا۔ یہ حدیث صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ عیسی بن مریم علیہ السلام دجال کو قتل کرینگے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے یہ کہ سنا اُسنے عبید اللہ بن عبد اللہ بن ثعلبہ انصاری سے کہ حدیث کرتا تھا عبد الرحمن بن یزید انصاری سے جو بنی عمرو بن عوف سے ہے کہا اُسنے سنا میں نے اپنے چچا مجمع بن جاریہ انصاری سے کہ کہتا سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے حضرت عیسی بن مریم علیہ السلام دجال کو لد (نام موضع کا جو شام میں ہے) کے دروازہ میں قتل کرینگے۔ اور اس باب میں روایت ہے عمران بن حصین اور نافع بن عتبہ اور ابی برزہ اور حذیفہ بن اسید اور ابی ہریرہ اور کیسان اور عثمان بن ابی العاص اور جابر اور ابی امامہ اور ابن مسعود اور عبد اللہ بن عمرو اور سمرہ بن جندب اور نواس بن سمعان اور عمرو بن عوف اور حذیفہ بن یمان سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ **باب** **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے کہا سنا میں نے انس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی پیغمبر[1] نہیں مگر اُسنے اپنی امت کو ڈرایا ہے کانے بڑے جھوٹے سے خبردار ہو کہ مقرر وہ کانا ہوگا اور بیشک تمہارا رب کانا نہیں اسکی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ **باب** ابن صیاد کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الاعلی نے جریری سے اُسنے ابی نضرہ سے اُسنے ابی سعید سے کہا اُسنے ابن صیاد میرا ہمصحبت ہوا یا حج کرتے ہوئے یا عمرہ کرتے ہوئے سو لوگ تو چلے گئے اور میں اور وہ باقی رہا پس جب میں اسکے ساتھ اکیلا ہوا تو میں اس سے ڈرا اور مجھے اس سے وحشت پیدا ہوئی اس سبب سے کہ جو لوگ اسکے حق میں باتیں کرتے ہیں کہ مثلا یہ دجال ہے سو جب میں اُترا یعنے جب سفر سے آرام کیا تو اُس سے کہا اپنا اسباب اس درخت کے پاس رکھدے کہا ابو سعید نے سو اُسنے ایک بکری دیکھی اور پیالہ پکڑا اور چلا اور اُس بکری کو دوہا پھر میرے پاس دودھ لیکر آیا اور کہنے لگا ای ابا سعید پی پس میں نے اسکے ہاتھ سے کچھ بھی پینے کو مکروہ جانا اس سبب سے کہ لوگ اسکے حق میں کچھ باتیں کرتے ہیں سو میں نے اُس سے کہا یہ دن تو گرمی کے ہیں اور میں ان دنوں میں دودھ کو برا جانتا ہوں پھر کہنے لگا ای ابا سعید میں قصد کرتا ہوں کہ ایک رسی لیکر اُسکو درخت کے ساتھ باندھوں پھر پھانسی لوں اس سبب سے جو لوگ میرے حق میں باتیں کرتے ہیں۔ تو خبر دے اُس شخص کو کہ جسپر میری بات پوشیدہ ہے اور تمپر تو پوشیدہ نہیں تم تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے زیادہ عالم ہو ای گروہ انصار کے کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ یعنے دجال کافر ہے اور میں مسلمان ہوں۔ کیا آنحضرت نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ عقیم ہے اُسکے اولاد نہیں

[1] حضرت نے ایکبار خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ ہر چند ہر ایک پیغمبر نے اپنی امت کو دجال کی خبر دی ہے مگر میں تمکو بتلاتا ہوں کہ وہ کانا ہوگا اور کفر اُسکی پیشانی پر لکھا ہوگا یعنے ایسا صاف پتا کسی پیغمبر نے نہیں بتلایا کہ جس سے

فقال ارأيتكم ليلتكم هذه على رأس مائة سنة منها لا يبقى ممن هو على ظهر الارض احد قال ابن عمر فوهل الناس في مقالة رسول الله صلى الله
عليه وسلم تلك فيما يتحدثون بهذه الاحاديث نحو مائة سنة وانما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يبقى ممن هو اليوم على ظهر الارض احد يريد
بذلك ان ينخرم ذلك القرن هذا حديث صحيح **باب** ما جاء في النهي عن سب الرياح **حدثنا** اسحق بن ابراهيم بن حبيب بن
الشهيد نا محمد بن فضيل نا الاعمش عن حبيب بن ابي ثابت عن ذر عن سعيد بن عبد الرحمن بن ابزى عن ابيه عن ابي بن كعب قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تسبوا الريح فاذا رأيتم ما تكرهون فقولوا اللهم انا نسألك من خير هذه الريح وخير ما فيها وخير ما امرت
به ونعوذ بك من شر هذه الريح وشر ما فيها وشر ما امرت به وفي الباب عن عائشة وابي هريرة وعثمان بن ابي العاص وانس وابن عباس
وجابر هذا حديث حسن صحيح **باب حدثنا** محمد بن بشار نا معاذ بن هشام نا ابي عن قتادة عن الشعبي عن فاطمة بنت قيس
ان نبي الله صلى الله عليه وسلم صعد المنبر فضحك فقال ان تميم الداري حدثني بحديث ففرحت فاحببت ان احدثكم ان ناسا من اهل
فلسطين ركبوا سفينة في البحر فجالت بهم حتى قذفتهم في جزيرة من جزائر البحر فاذا هم بدابة لباسة ناشرة شعرها فقالوا ما انت قالت انا
الجساسة قالوا فاخبرينا قالت لا اخبركم ولا استخبركم ولكن ائتوا اقصى القرية فان ثم من يخبركم ويستخبركم فاتينا اقصى القرية فاذا رجل
موثق بسلسلة فقال اخبروني عن عين زغر قلنا ملأى تدفق قال اخبروني عن البحيرة قلنا ملأى تدفق قال اخبروني عن نخل
بيسان الذي بين الاردن وفلسطين هل اطعم قلنا نعم قال اخبروني عن النبي هل بعث قلنا نعم قال اخبروني كيف الناس اليه قلنا
سراع قال فنزى نزوة حتى كاد قلنا فما انت قال انا الدجال وانه يدخل الامصار كلها الا طيبة وطيبة المدينة هذا حديث حسن صحيح
غريب من حديث قتادة عن الشعبي وقد رواه غير واحد عن الشعبي عن فاطمة بنت قيس

اور فرمایا بھلا خبر دو ہمیں تمکو اپنی اس رات کی خبر یہ ہے کہ سو سال کے سر تک اس سے جو آدمی کہ زمین پر ہے کوئی باقی نہ رہیگا۔ کہا ابن عمر نے سو
لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس کلام کی تفسیر میں غلطی میں واقع ہوئے یعنے مراد آنحضرت کی اس بات سے تقریباً سو برس ہی یعنے سو
سال تک قیامت آجاویگی حالانکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا ہے کہ جو کوئی آج کے دن زمین پر ہے انمیں سے کوئی باقی نہیں رہیگا اُنکی
اس سے مراد یہ تھی کہ یہ قرن اتنے میں گذر جائیگا یہ حدیث صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ ہوا کو گالیاں دینی منع ہے **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن
ابراہیم بن حبیب بن شہید نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے کہا حدیث کی ہمسے اعمش نے حبیب بن ابی ثابت سے اُسنے ذر سے اُسنے سعید بن
عبد الرحمن بن ابزی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی بن کعب سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہوا کو گالیاں مت دو سو جب تم ایسی
بات دیکھو کہ جسکو تم برا جانتے ہو تو یہ کہو اے اللہ ہم تجھسے اس ہوا کی بھلائی اور اسکے اندر کی بھلائی اور جسکے واسطے یہ آندھی بھیجی گئی ہے اسکی بھلائی مانگتے ہیں
اور اس ہوا کی برائی اور اندر کی برائی سے اور جس واسطے یہ بھیجی گئی ہے اسکی برائی سے پناہ مانگتے ہیں۔ اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور ابی ہریرہ اور عثمان
بن ابی العاص اور انس اور ابن عباس اور جابر سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے
معاذ بن ہشام نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے قتادہ سے اُسنے شعبی سے اُسنے فاطمہ بنت قیس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور ہنس پڑے
پھر فرمایا کہ تمیم داری نے مجھے ایک بات سنائی ہے سو میں اس سے خوش ہوا ہوں سو میں دوست رکھتا ہوں کہ وہ تمکو بھی سناؤں وہ یہ ہے کہ چند لوگ اہل فلسطین
سے دریا میں ایک کشتی میں سوار ہوئے سو وہ کشتی جولانی میں آئی یہانتک کہ اُسنے انکو بحر کے جزیروں میں سے ایک جزیرے میں ڈالدیا سو ناگاہ وہ ایک دابہ کے
پاس جو چھپا ہوا تھا اور بال اسکے آشکارا تھے جا پہونچے سو انھوں نے کہا تو کون ہے کہا اُسنے میں جساسہ ہوں کہا انھوں نے سو ہمکو کوئی خبر دے کہا اُسنے میں تمکو
کوئی خبر نہیں دیتا اور نہ تمسے کوئی خبر پوچھتا ہوں لیکن تم اس گانوں کے آخر میں آؤ سو اسجگہ ایک ایسا شخص ہے جو تمکو خبر بتلائیگا اور تمسے کوئی خبر پوچھیگا پس ہم
آخر گانوں کے آئے دیکھا تو ایک مرد ہے زنجیروں سے قید کیا ہوا پس کہا اُسنے مجھے زغر کے چشمہ کی خبر بتلاؤ ہمنے کہا وہ پُر ہے جوش مار رہا ہے کہا اُسنے بحیرہ طبریہ کی خبر بتلاؤ
ہمنے کہا وہ بھی پر ہے جوش مار رہا ہے کہا اُسنے ان بیسان کی کھجوروں کی خبر بتلاؤ جو اردن اور فلسطین کے درمیان میں کہا انھوں نے پھل اُتار رہی ہے ہمنے کہا ہاں
کہا اُسنے مجھے خبر دو نبی سے کیا تم میں کوئی بھیجا گیا ہے ہمنے کہا ہاں کہا اُسنے مجھے خبر دو کہ کسطرح لوگ اسکی طرف جاتے ہیں ہمنے کہا بہت جلدی کہا راوی نے
پھر وہ بہت کودا حتے کہ قریب تھا کہ آسمان پر چڑھ جائے۔ ہمنے کہا سو تو کون ہے کہا اُسنے میں دجال ہوں اور میں سوائے طیبہ کے اور تمام شہروں میں داخل ہونگا
اور طیبہ مدینہ کا نام ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے طریق قتادہ سے جو راوی ہے شعبی سے اور روایت کیا ہے اسکو کئی ایک نے شعبی سے اُسنے فاطمہ بنت قیس سے

قال ماتری قال اری صادقا وکاذبین او صادقین وکاذبا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لبس علیہ فدعاہ وفی الباب عن عمر وحسین بن علی وابن عمر وابی ذر وابن مسعود وجابر وحفصۃ ھذا حدیث حسن **حدثنا** عبد اللہ بن معٰویۃ الجمحی نا حماد بن سلمۃ عن علی بن زید عن عبد الرحمٰن بن ابی بکرۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمکث ابو الدجال وامہ ثلاثین عاما لا یولد لھما ولد ثم یولد لھما غلام اعور اضر شیء واقلہ منفعۃ تنام عیناہ ولا ینام قلبہ ثم نعت لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابویہ فقال ابوہ طوال ضرب اللحم کان انفہ منقار وامہ امرأۃ فرضاخیۃ طویلۃ الثدیین قال ابو بکرۃ فسمعت بمولود فی الیھود بالمدینۃ فذھبت انا والزبیر بن العوام حتی دخلنا علی ابویہ فاذا نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیھما قلنا ھل لکما ولد فقالا مکثنا ثلاثین عاما لا یولد لنا ولد ثم ولد لنا غلام اعور اضر شیء واقلہ منفعۃ تنام عیناہ ولا ینام قلبہ قال فخرجنا من عندھما فاذا ھو منجدل فی الشمس فی قطیفۃ ولہ ھمھمۃ فکشف عن رأسہ فقال ما قلتما قلنا وھل سمعت ما قلنا قال نعم تنام عینای ولا ینام قلبی ھذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من حدیث حماد بن سلمۃ **باب حدثنا** ھناد نا ابو معٰویۃ عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما علی الارض نفس منفوسۃ یعنی الیوم یأتی علیھا مائۃ سنۃ وفی الباب عن ابن عمر وابی سعید وبریدۃ ھذا حدیث حسن **حدثنا** عبد بن حمید نا عبد الرزاق نا معمر عن الزھری عن سالم بن عبد اللہ وابی بکر بن سلیمان وھو ابن ابی حثمۃ ان عبد اللہ بن عمر قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ صلوٰۃ العشاء فی اٰخر حیوتہ فلما سلم قام

فرمایا آپ نے کیا دیکھتا ہے کہنے لگا میں دیکھتا ہوں ایک سچا اور دو جھوٹے یا دو سچے ایک جھوٹا یعنے میرے پاس سچی جھوٹی خبریں آتی ہیں کبھی ایک سچی ہوتی ہے دو جھوٹی کبھی دو جھوٹی ایک سچی۔ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اسپر امر ملتبس ہو گیا ہے پھر آپ نے اسکو چھوڑ دیا۔ اور اس باب میں روایت ہے عمر اور حسین بن علی اور ابن عمر اور ابی ذر اور ابن مسعود اور جابر اور حفصہ سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن معاویہ جمحی نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے علی بن زید سے اُسنے عبد الرحمٰن بن ابی بکرہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ماں باپ دجال کے تیس سال تک اس حالت پر رہینگے کہ اُنکے یہاں اولاد پیدا نہ ہوگی پھر اُنکے واسطے ایک لڑکا کانا بہت ضرر دینے والا اور بہت کم نفع دینے والا پیدا ہوگا اسکی آنکھیں سوئینگی اور اسکا دل نہ سوئیگا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے والدین کی صفت بیان کی سو فرمایا کہ باپ اسکا لمبا ہے خفیف گوشت یعنے دبلا گویا ناک اُسکی چونچ ہے۔ اور ماں اُسکی فربہ ہے لمبی پستانوں والی۔ کہا ابو بکرہ نے پھر میں نے (اس قسم کا) ایک لڑکا مدینہ میں سنا سو میں اور زبیر بن عوام گئے تاکہ ہم اسکے والدین پر داخل ہوئے دیکھا تو آنحضرت نے جو انکی صفت بیان کی تھی انمیں موجود ہے ہمنے کہا کیا تمہارا کوئی لڑکا ہے کہا دونوں نے ہم تیس سال تک اسی حالت پر رہے کہ ہمارے کوئی لڑکا پیدا نہ ہوا پھر ہمارا ایک لڑکا کانا پیدا ہوا ضرر دینے میں زیادہ ہے نفع دینے میں کم اُسکی آنکھیں سوتی ہیں اور اسکا دل نہیں سوتا کہا راوی نے پھر ہم اُن دونوں سے نکل آئے اور دیکھا تو وہ یعنے بیٹا انکا سورج میں ایک چادر میں زمین پر پڑا ہوا ہے۔ اور اُسکی نرم آواز ہے سو وہ کپڑا ہمنے اسکے سر سے کھولا اور کہنے لگا تم نے کیا کہا ہے ہمنے کہا کیا تو نے سنا ہے جو کچھ ہمنے کہا ہے کہا اُسنے ہاں میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق حماد بن سلمہ سے **باب حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابی سفیان سے اُسنے جابر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی نفس[1] سانس لینے والا آج دن زمین پر ایسا نہیں کہ اسپر سو سال گذریں اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور ابی سعید اور بریدہ سے یہ حدیث حسن ہے۔ **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُسنے سالم بن عبد اللہ اور ابی بکر بن سلیمان سے جو ابی حثمہ کا بیٹا ہے یہ کہ عبد اللہ بن عمر نے کہا ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آخر عمر میں ایک رات عشا کی نماز پڑھائی پھر جب سلام پھیرا تو کھڑے ہو

---

[1] عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے آخر عمر میں ہمکو عشا کی نماز پڑھائی پھر یہ حدیث فرمائی یعنے سو برس سے زیادہ اسوقت جو ہیں کسیکی عمر نہ ہوگی مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جب عمر ایسی کم ٹھہری تو دنیا کا لالچ کرنا بیفائدہ ہے دوسرا فائدہ یہ ہے کہ حضرت نے جانا تھا کہ میرے بعد بعضے جھوٹے لوگ میری صحبت کا دعویٰ کرینگے جیسے کہ ہندوستان میں کئی سو برس کے بعد بابا رتن حضرت کی صحبت کا دعویٰ کرتا تھا سو اس حدیث سے اسکا دعویٰ غلط ہوگیا اسواسطے کہ حضرت کے قرن کے لوگ سو برس کے اندر مر چکے تھے اسی حدیث سے بعض لوگوں نے دلیل پکڑی ہے کہ حضرت خضر زندہ نہیں ہیں مگر اسپر اعتراض وارد ہوتا ہے کہ اگر اس حدیث کو عام رکھا جائے تو لازم آتا ہے کہ دجال بھی مر چکا ہو ہاں اگر یوں کہا جائے کہ اسکے لئے زندگی جو قیامت تک ثابت ہے اسکے لئے دلیل قوی پائی جاتی ہے برخلاف زندگی حضرت خضر کے

ان بينك وبينها بابا مغلقا قال عمر ايفتح ام يكسر قال بل يكسر قال اذن لا يغلق الى يوم القيمة قال ابو وائل فى حديث حماد فقلت لمسروق سل حذيفة عن الباب فسأله فقال عمر هذا حديث صحيح **باب حدثنا** هارون بن اسحٰق الهمدانى نا محمد بن عبد الوهاب عن مسعر عن ابى حصين عن الشعبى عن العدوى عن كعب بن عجرة قال خرج الينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن تسعة خمسة واربعة احد العددين من العرب والاخر من العجم فقال اسمعوا هل سمعتم انه سيكون بعدى امراء فمن دخل عليهم فصدقهم بكذبهم واعانهم على ظلمهم فليس منى ولست منه وليس بوارد على الحوض ومن لم يدخل عليهم ولم يعنهم على ظلمهم ولم يصدقهم بكذبهم فهو منى وانا منه وهو وارد على الحوض هذا حديث صحيح غريب لانعرفه من حديث مسعر الا من هذا الوجه قال هارون وثنى محمد بن عبد الوهاب عن سفيان عن ابى حصين عن الشعبى عن عاصم العدوى عن كعب بن عجرة عن النبى صلى الله عليه وسلم نحوه قال هارون وثنى محمد عن سفيان عن زبيد عن ابراهيم وليس بالنخعى عن كعب بن عجرة عن النبى صلى الله عليه وسلم نحو حديث مسعر وفى الباب عن حذيفة وابن عمر **حدثنا** اسمٰعيل بن موسى الفزارى ابن ابنة السدى الكوفى نا عمر بن شاكر عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يأتى على الناس زمان الصابر فيهم على دينه كالقابض على الجمر هذا حديث غريب من هذا الوجه وعمر بن شاكر روى عنه غير واحد من اهل العلم وهو شيخ بصرى **باب حدثنا** قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمٰن عن ابيه عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وقف على ناس جلوس فقال الا اخبركم بخيركم من شركم قال فسكتوا فقال ذلك ثلث مرات فقال رجل بلى يا رسول الله اخبرنا بخيرنا من شرنا قال خيركم من يرجى خيره ويؤمن شره وشركم من لا يرجى خيره ولا يؤمن شره هذا حديث صحيح **باب**

حدثنا موسى بن عبد الرحمٰن الكندى نا زيد بن حباب اخبرنى موسى

درمیان آپ کے اور اس فتنے کے دروازہ ہے بند کیا ہوا کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا وہ دروازہ کھولا جاویگا یا توڑا جاویگا کہا حذیفہ نے بلکہ توڑا جاویگا کہا حضرت عمر نے اسوقت قیامت تک بند نہیں ہوگا کہا ابو وائل نے حماد کی حدیث میں میں نے مسروق سے کہا حذیفہ سے دروازے کی بابت سوال کر کہ وہ کیا ہے پس اُسنے اس سے پوچھا تو کہا اُسنے وہ دروازہ عمر ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے **باب حدیث** کی ہمسے ہارون بن اسحاق ہمدانی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عبد الوہاب نے مسعر سے اُسنے ابی حصین سے اُسنے شعبی سے اُسنے عدوی سے اُسنے کعب بن عجرہ سے کہا اُسنے ہمپر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نکلے اور ہم نو آدمی تھے پانچ ایک اور چار ایک۔ ایک گروہ اُنمیں سے عرب سے تھا اور دوسرا عجم سے۔ پس فرمایا آپ نے سنو کیا تمنے سنا ہے کہ میرے بعد امیر ہونگے سو جو کوئی اُنپر داخل ہوا اور اُنکے کذب پر اُنکی تصدیق کی اور اُنکے ظلم پر اُنکی مدد کی تو وہ شخص مجھسے نہیں اور نہ میں اُس سے ہوں اور نہ وہ میرے پاس حوض پر آنیوالا ہے۔ اور جو کوئی اُنپر داخل نہ ہوا اور اُنکے ظلم پر اُنکی اعانت نہ کی اور اُنکے کذب پر اُنکی تصدیق نہ کی تو وہ مجھسے ہے اور میں اُس سے ہوں اور وہ میرے پاس حوض پر آنیوالا ہے یہ حدیث صحیح غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق مسعر سے سوائے اس وجہ کے۔ کہا ہارون نے اور حدیث کی مجھے محمد بن عبد الوہاب نے سفیان سے اُسنے ابی حصین سے اُسنے شعبی سے اُسنے عاصم عدوی سے اُسنے کعب بن عجرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے۔ کہا ہارون نے اور حدیث کی مجھے محمد نے سفیان سے اُسنے زبید سے اُسنے ابراہیم سے اور یہ ابراہیم نخعی نہیں ہے اُسنے کعب بن عجرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث مسعر کے۔ اور اس باب میں روایت ہے حذیفہ اور ابن عمر سے **حدیث** کی ہمسے اسمٰعیل بن موسیٰ فزاری یعنے سدی کوفی کے نواسے نے کہا حدیث کی ہمسے عمر بن شاکر نے انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ اُنمیں صبر کرنیوالا دین پر مثل اُسکے ہے کہ جیسے آگ کی چنگاری کو پکڑنیوالا ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے اور عمر بن شاکر سے کئی ایک نے اہل علم سے روایت کی ہے اور یہ شیخ بصری ہے **باب حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے علا بن عبد الرحمٰن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چند لوگوں پر جو بیٹھے ہوئے تھے کھڑے ہوئے اور فرمایا کیا میں تمکو خبر نہ دوں تمہارے بہتر کی تمہارے برے سے کہا راوی نے سو وہ خاموش ہو رہے پس آپ نے یہ کلمہ تین بار فرمایا پھر ایک مرد نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ آپ ہماری بہتر کی ہمارے برے سے خبر دیجئے فرمایا آپ نے بہتر تم میں سے وہ ہے کہ جسکی نیکی کی امید رکھی جاوے اور اسکی برائی سے امن رہے اور برا تم میں سے وہ ہے کہ جسکی نیکی کی امید نہ رکھی جائے اور اسکی برائی سے امن نہ ہو۔ یہ حدیث صحیح ہے **باب حدیث** کی ہمسے موسیٰ بن عبد الرحمٰن کندی نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے کہا خبر دی مجھے موسے

باب حدثنا محمد بن بشار نا عمرو بن عاصم نا حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن الحسن عن جندب عن حذيفة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينبغي للمؤمن ان يذل نفسه قالوا وكيف يذل نفسه قال يتعرض من البلاء لما لا يطيق هذا حديث
حسن غريب باب حدثنا محمد بن حاتم المؤدب نا محمد بن عبد الله الانصاري نا حميد الطويل عن انس بن مالك عن النبي
صلى الله عليه وسلم قال انصر اخاك ظالما او مظلوما قيل يا رسول الله نصرته مظلوما فكيف انصره ظالما قال تكفه عن الظلم فذاك
نصرك اياه وفي الباب عن عائشة هذا حديث حسن صحيح باب حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفيان
عن ابي موسى عن وهب بن منبه عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من سكن البادية جفا ومن اتبع الصيد غفل و
من اتى ابواب السلطان افتتن وفي الباب عن ابي هريرة هذا حديث حسن غريب من حديث ابن عباس لا نعرفه الا من حديث
الثوري حدثنا محمود بن غيلان نا ابو داؤد انبانا شعبة عن سماك بن حرب قال سمعت عبد الرحمن بن عبد الله بن مسعود
يحدث عن ابيه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انكم منصورون ومصيبون ومفتوح لكم فمن ادرك ذلك منكم
فليتق الله وليأمر بالمعروف ولينه عن المنكر ومن يكذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار هذا حديث حسن صحيح باب
حدثنا محمود بن غيلان نا ابو داؤد نا شعبة عن الاعمش وعاصم بن بهدلة وحماد سمعوا ابا وائل عن حذيفة قال قال عمر ايكم يحفظ
ما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في الفتنة فقال حذيفة انا قال حذيفة فتنة الرجل في اهله وماله وولده وجاره تكفرها الصلوة
والصوم والصدقة والامر بالمعروف والنهي عن المنكر قال عمر لست عن هذا اسالك ولكن عن الفتنة التي تموج كموج البحر قال يا امير المؤمنين

باب حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن عاصم نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے علی بن زید سے اُسنے
حسن سے اُسنے جندب سے اُسنے حذیفہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مومن کو لائق نہیں کہ اپنے نفس کو ذلیل کرے کہا لوگوں نے
کسطرح کوئی اپنے نفس کو ذلیل کرتا ہے فرمایا آپ نے اُن مصیبتوں میں متعرض ہوکر جنکی وہ طاقت نہیں رکھتا یہ حدیث حسن غریب ہے باب
حدیث کی ہمسے محمد بن حاتم مؤدب نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عبد اللہ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے حمید طویل نے انس بن مالک سے
اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اپنے بھائی کی مدد کر خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم کسی نے کہا یا رسول اللہ میں اسکے مظلوم ہونیکی حالت
میں تو مدد کرسکتا ہوں سو اسکے ظالم ہونیکی حالت میں کیونکر اسکی مدد کروں فرمایا آپ نے اسکو ظلم سے بند کر سو یہ کام کرنا اسکے لئے تیری مدد ہے
اور اس باب میں روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث حسن صحیح ہے باب حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث
کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی موسی سے اُسنے وہب بن منبہ سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرمایا آپ نے جس کسی نے جنگل میں سکونت اختیار کی اُسنے ظلم کیا یعنے طبیعت اسکی سخت ہوگئی اور جو کوئی شکار کے پیچھے لگا وہ غافل ہوا اور
جو کوئی بادشاہوں کے دروازے پر آیا وہ فتنے میں پڑا۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے طریق ابن عباس سے نہیں پہچانتے ہم
اسکو مگر طریق ثوری سے حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے سماک بن حرب سے کہا اُسنے
سنا میں نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود سے کہ حدیث کرتا تھا اپنے باپ سے کہا اُسنے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے بیشک
تم فتح پاؤگے اور مال حاصل کروگے اور تمہارے لئے شہر فتح ہونگے سو جو کوئی تم میں سے یہ بات پائے تو چاہیئے کہ اللہ سے ڈرے اور نیکی کا حکم کرے اور برے کاموں سے
منع کرے اور جو کوئی مجھپر دیدہ و دانستہ جھوٹ بولے تو چاہیئے کہ وہ اپنی جگہ آگ میں بنالے یہ حدیث حسن صحیح ہے باب حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان
نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے اعمش اور عاصم بن بہدلہ اور حماد سے سنا انھوں نے ابا وائل سے اُسنے روایت کی حذیفہ سے کہا
اُسنے کہا عمر نے کون تم میں سے وہ بات یاد رکھتا ہے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فتنے کے باب میں فرمائی ہے پس کہا حذیفہ نے میں یاد رکھتا ہوں کہا حذیفہ نے فتنہ[1] مرد کا اسکے
اہل اور مال اور اولاد اور ہمسائے میں اسکے لئے نماز اور روزہ اور صدقہ اور امر بالمعروف اور برے کاموں سے منع کرنا ہی کفارہ ہوجاتا ہے کہا حضرت عمر نے میں نے تجھسے اس سے
سوال نہیں کیا لیکن اُس فتنہ سے جو جوش ماریگا مثل جوش دریا کے۔ کہا اُسنے اے امیر المومنین

[1] فتنہ مرد کا اہل کے ساتھ یہ ہے کہ اس سے سختی سے پیش آوے۔ اور مال میں فتنہ یہ ہے کہ غیر محل میں اسکو صرف کرے اور اولاد کے ساتھ فتنہ یہ ہے کہ اس سے اتنی محبت رکھے کہ وہ محبت اسکو بہت نیکیوں سے
روک رکھے اور ہمسائے کے ساتھ فتنہ یہ ہے کہ اسکا زوال چاہے ان سب امروں سے نماز وغیرہ امور جو حدیث میں مذکور ہوئے ہیں کفارہ ہوجاتے ہیں ۱۲

افلا نقاتلهم قال لا ما صلوا هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** احمد بن سعيد الاشقر نا يونس بن محمد وهاشم بن القاسم قالا نا صالح
المري عن سعيد الجريري عن ابي عثمن النهدي عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كانت امراءكم خياركم واغنياءكم
سمحاؤكم وامور كم شورى بينكم فظهر الارض خير لكم من بطنها واذا كانت امراؤكم شراركم واغنياؤكم بخلائكم وامور كم الى نسائكم
فبطن الارض خير لكم من ظهرها هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث صالح المري وصالح في حديثه غرائب لا يتابع عليها و
هو رجل صالح **باب حدثنا** ابراهيم بن يعقوب الجوزجاني نا نعيم بن حماد نا سفيان بن عيينة عن ابي الزناد عن الاعرج
عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال انكم في زمان من ترك منكم عشر ما امر به هلك ثم يأتي زمان من عمل منهم بعشر
ما امر به نجا هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث نعيم بن حماد عن سفيان بن عيينة وفي الباب عن ابي ذر وابي سعيد
حدثنا عبد بن حميد نا عبد الرزاق انا معمر عن الزهري عن سالم عن ابن عمر قال قام رسول الله صلى الله عليه
وسلم على المنبر فقال ههنا ارض الفتن واشار الى المشرق حيث يطلع قرن الشيطان او قال قرن الشمس
هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** قتيبة نا رشدين بن سعد عن يونس عن ابن شهاب الزهري عن
قبيصة بن ذويب عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج من خراسان رايات سود فلا يردها
شيء حتى تنصب بايلياء هذا حديث غريب حسن

ابواب الرؤيا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

باب ان رؤيا المؤمن جزء من ستة واربعين جزءا من النبوة **حدثنا** نصر بن علي نا عبد الوهاب الثقفي نا ايوب

کیا ہم اُنسے لڑائی نہ کریں فرمایا آپ نے نہ جبتک وہ نماز پڑھیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن
سعید اشقر نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن محمد اور ہاشم بن قاسم نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے صالح مری نے
سعید جریری سے اُسنے ابی عثمان نہدی سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جبتک
حاکم تمھارے نیک رہینگے اور غنی تمھارے سخی اور کام تمھارے آپس کے مشورے سے ہونگے تو پیٹھ زمین کی اُسکے بطن سے
تمھارے لئے بہتر ہے یعنے زمین پر رہنا مرنے سے بہتر ہے۔ اور جب تمھارے حاکم برے ہوجائینگے اور غنی تمھارے بخیل اور
کام تمھارے عورتوں کے سپرد ہونگے تو بطن زمین کا اسکی پیٹھ سے تمھارے لئے بہتر ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو
مگر طریق صالح مری سے اور صالح غریب حدیثیں روایت کرتا ہے اسکا کوئی پیرو نہیں ہے۔ اور یہ آدمی صالح ہے **باب حدیث**
کی ہمسے ابراہیم بن یعقوب جوزجانی نے کہا حدیث کی ہمسے نعیم بن حماد نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے ابی الزناد سے
اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے تم ایسے زمانے میں ہو کہ جو کوئی تم میں
سے دسواں حصہ اُس چیز کا ترک کرے کہ جسکا اُسکو حکم ہوا ہے تو ہلاک ہوجائے پھر ایسا زمانہ آئیگا کہ جو کوئی اُنمیں سے ساتھ
دسویں حصے اُس چیز کے کہ جسکا اسکو حکم ہوا ہے عمل کریگا تو نجات پائیگا۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق
نعیم سے جو راوی ہے سفیان بن عیینہ سے اور اس باب میں روایت ہے ابی ذر اور ابی سعید سے رضی اللہ عنہما۔ **حدیث**
کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا خبر دی ہمکو معمر نے زہری سے اُسنے سالم سے اُسنے ابن عمر
سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے پس فرمایا اسجگہ زمین فتنوں کی ہے اور مشرق کی طرف
اشارت کی جہاں سینگ شیطان کا نکلتا ہے یا فرمایا آپ نے سینگ شیطان کا یعنے یطلع کا لفظ نہیں فرمایا۔ یہ حدیث
حسن ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے رشدین بن سعد نے یونس سے اُسنے ابن شہاب زہری
سے اُسنے قبیصہ بن ذویب سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خراسان کی طرف سے
سیاہ جھنڈے نکلیں گے پس انکو کوئی چیز رد نہ کریگی حتے کہ ایلیا (نام بیت المقدس) میں گاڑے جاوینگے۔ یہ حدیث غریب ہے

ابواب خوابوں کے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں **باب** مومن کا خواب نبوت کے چھیالیسویں حصے میں سے
ایک حصہ ہے **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالوہاب ثقفی نے کہا حدیث کی ہمسے ایوب نے

بن عبيدة ثنى عبد الله بن دينار عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا مشت امتي المطيطياء وخدمها ابناء الملوك ابناء فارس والروم سلط شرارها على خيارها هذا حديث غريب وقد رواه ابو معوية عن يحيى بن سعيد الانصارى حدثنا بذلك محمد بن اسمٰعيل الواسطى نا ابو معوية عن يحيى بن سعيد الانصارى عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم نحوه ولا يعرف لحديث ابى معوية عن يحيى بن سعيد عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر اصل انما المعروف حديث موسى بن عبيدة وقد روى مالك بن انس هذا الحديث عن يحيى بن سعيد مرسلا ولم يذكر فيه عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر حدثنا محمد بن المثنى ثنا خالد بن الحارث نا حميد الطويل عن الحسن عن ابى بكرة قال عصمنى الله بشئ سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم لما هلك كسرى قال من استخلفوا قالوا ابنته فقال النبى صلى الله عليه وسلم لن يفلح قوم ولوا امرهم امرأة قال فلما قدمت عائشة يعنى البصرة ذكرت قول رسول الله صلى الله عليه وسلم فعصمنى الله به هذا حديث حسن صحيح حدثنا محمد بن بشار نا ابو عامر نا محمد بن ابى حميد عن زيد بن اسلم عن ابيه عن عمر بن الخطاب عن النبى صلى الله عليه وسلم قال الا اخبركم بخيار امرائكم وشرارهم خيارهم الذين تحبونهم ويحبونكم وتدعون لهم ويدعون لكم وشرار امرائكم الذين تبغضونهم ويبغضونكم وتلعنونهم ويلعنونكم هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث محمد بن ابى حميد ومحمد يضعف من قبل حفظه حدثنا الحسن بن على الخلال نا يزيد بن هارون نا هشام بن حسان عن الحسن عن ضبة بن محصن عن ام سلمة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال انه سيكون عليكم ائمة تعرفون وتنكرون فمن انكر فقد برئ ومن كره فقد سلم ولكن من رضى وتابع فقيل يا رسول الله

بن عبیدہ نے کہا حدیث کی مجھے عبد اللہ بن دینار نے ابن عمر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب میری امت متکبرون کی چال چلے گی اور بادشاہون کے بیٹے یعنے بادشاہان فارس اور روم کے بیٹے انکی خدمت کرینگے تو شریر لوگ اس امت کے اس امت کے نیک لوگونپر مسلط کیے جائینگے۔ یہ حدیث غریب ہے اور روایت کیا ہے اسکو ابو معاویہ نے یحیی بن سعید انصاری سے **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے محمد بن اسمٰعیل واسطی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے یحیی بن سعید انصاری سے اُسنے عبد اللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور ابی معاویہ کی حدیث کی اصل جو یحیی بن سعید نے بواسطہ عبد اللہ بن دینار کے ابن عمر سے روایت کی ہے معلوم نہین ہوتی۔ اصل تو موسی بن عبیدہ کی حدیث کی معلوم ہوتی ہے۔ اور مالک بن انس نے اس حدیث کو یحیی بن سعید سے مرسل روایت کیا ہے اور اُسنے اسمین عبد اللہ بن دینار کا ذکر نہین کیا جو راوی ہے ابن عمر سے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن حارث نے کہا حدیث کی ہمسے حمید طویل نے حسن سے اُسنے ابی بکرہ سے کہا اُسنے مجھے اس حدیث نے بچا رکھا جو کہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی جبکہ بادشاہ کسری ہلاک ہوا تو آپ نے فرمایا تھا کسکو انھون نے اپنا خلیفہ بنایا ہے کہا لوگون نے اُسکی بیٹی کو پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین فلاح پائیگی وہ قوم جنھون نے اپنا امر عورت کے سپرد کر دیا کہا ابو بکرہ نے جب عائشہ بصرہ مین آئین تو مجھے قول رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یاد آیا سو مجھے اللہ تعالی نے اس سبب سے بچا لیا۔ یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر نے کہا حدیث کی محمد بن ابی حمید نے زید بن اسلم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عمر بن خطاب سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے کیا مین تمکو تمھارے نیک امیرون اور بُرے امیرون کی خبر نہ دون نیک وہ امیر ہین کہ جنکو تم دوست رکھتے ہو اور وہ تمکو دوست رکھتے ہین اور تم اُنکے لیے دعا کرتے ہو اور وہ تمھارے لیے دعا کرتے ہین۔ اور بُرے امیر تمھارے وہ ہین کہ جنکو تم برا جانتے ہو اور وہ تمکو برا جانتے ہین اور تم اُنپر لعنت کرتے ہو اور وہ تمپر لعنت کرتے ہین۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق محمد بن ابی حمید سے اور محمد حافظہ کی وجہ سے ضعیف کیا گیا ہے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے ہشام بن حسان نے حسن سے اُسنے ضبہ بن محصن سے اُسنے ام سلمہ سے اُسنے نبی صلعم سے فرمایا آپ نے جلدی تمپر ایسے لوگ حاکم ہونگے کہ جنکے بعض افعال کو تم اچھا جانوگے اور بعض کو برا جانوگے سو جسنے انکے افعال کو برا جانا وہ بچ رہا اور جسنے مکروہ جانا وہ سلامت رہا لیکن جو راضی ہوا اور تابع ہوا (وہ ہلاک ہوا) کسی نے کہا یا رسول اللہ

لہ یہ آنحضرت کا معجزہ ہے کیونکہ جب اس امت نے ملک فارس اور روم کو فتح کر لیا تو اسی امت کے لوگ حضرت عثمان پر غالب ہوئے اور انکو شہید کیا اسیطرح سے بنی امیہ نے بھی جو کچھ کیا ہے ظاہر ہے ۱۲

حدثنا محمد بن بشار نا ابوداؤد نا حرب بن شداد و عمران القطان عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمة عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اصدق الرؤیا بالاسحار حدثنا محمد بن بشار نا ابوداؤد نا حرب بن شداد و عمران القطان
عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اصدق الرؤیا بالاسحار

باب ما جاء فی قوله تعالیٰ لهم البشری فی الحیوة الدنیا

عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمة قال نبئت عن عبادة بن الصامت قال سالت رسول الله صلی الله علیه وسلم عن قوله تعالیٰ لهم البشری فی الحیوة الدنیا قال هی الرؤیا الصالحة یراها المؤمن او ترٰی له قال حرب فی حدیثه ثنا یحیی

باب ما جاء فی قول النبی صلی الله علیه وسلم من رانی فی المنام فقد رانی

حدثنا بندار نا عبدالرحمٰن بن مهدی نا سفیان عن ابی اسحٰق عن ابی الاحوص عن عبدالله عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من رانی فی المنام فقد رانی فان الشیطان لا یتمثل بی وفی الباب عن ابی هریرة وابی قتادة وابن عباس وابی سعید وجابر وانس وابی مالک الاشجعی عن ابیه وابی بکرة وابی جحیفة هذا حدیث حسن صحیح

باب ماجاء اذا رای فی المنام ما یکره ما یصنع

حدثنا قتیبة نا اللیث عن یحیی بن سعید عن ابی سلمة بن عبدالرحمٰن عن ابی قتادة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال الرؤیا من الله والحلم من الشیطان فاذا رای احدکم شیئا یکرهه فلینفث عن یساره ثلث مرات ولیستعذ بالله من شرها فانها لا تضره وفی الباب عن عبدالله بن عمرو وابی سعید وجابر وانس هذا حدیث حسن صحیح

باب ماجاء فی تعبیر الرؤیا

حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداؤد انبانا شعبة اخبرنی یعلی بن عطاء قال سمعت وکیع بن عدس عن ابی رزین العقیلی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم رؤیا المؤمن جزء من اربعین جزأ من النبوة وهی علی رجل طائر ما لم یحدث بها فاذا تحدث بها سقطت قال واحسبه قال ولا تحدث بها الا لبیبا او حبیبا

حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد نے کہا حدیث کی ہمسے حرب بن شداد اور عمران قطان نے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے بہت سچا خواب صبح کا ہے

باب ... کہا اُسنے مجھے عبادہ بن صامت سے خبر ملی ہے کہ کہا اُسنے ہیں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی بابت پوچھا لهم البشری فی الحیوة الدنیا یعنے انکے لئے حیات دنیا میں خوشخبری ہے فرمایا آپ نے مراد اس سے خواب صالح ہے کہ جسکو مؤمن دیکھتا ہے یا اسکے لئے دکھلائے جاتے ہیں۔ کہا حرب نے اپنی حدیث میں حدیث کی ہمسے یحیی نے یعنے ثنا کہا نہ عن

باب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے بیان میں کہ جسنے مجھے خواب میں دیکھا تو بیشک اُسنے مجھے دیکھا

حدیث کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی اسحاق سے اُسنے ابی الاحوص سے اُسنے عبداللہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جسنے مجھکو خواب میں دیکھا تو بیشک اُسنے دیکھا اسواسطے کہ شیطان مجھسا نہیں بن سکتا اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی قتادہ اور ابن عباس اور ابی سعید اور جابر اور انس اور ابی مالک اشجعی جو راوی ہے اپنے باپ سے اور ابی بکرہ اور ابی جحیفہ سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن صحیح ہے

باب اس بیان میں کہ جب کوئی ایسا خواب دیکھے جو برا ہو تو کیا کرے

حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے یحیی بن سعید سے اُسنے ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن سے اُسنے ابی قتادہ سے اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا آپ نے ٹھیک اور اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے۔ اور پریشان خواب شیطان کی طرف سے سو جب کوئی تم میں سے ایسا خواب دیکھے کہ اسکو برا جانتا ہو تو چاہیے کہ اپنے بائیں طرف تین بار تھوکے اور اُسکی برائی سے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگے پھر وہ اسکو ضرر نہیں دیتا۔ اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن عمرو اور ابی سعید اور جابر اور انس سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن صحیح ہے

باب خواب کی تعبیر کے بیان میں

حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے کہا خبر دی مجھے یعلی بن عطاء نے کہا سنا میں نے وکیع بن عدس سے اُسنے روایت کی ابی رزین عقیلی سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مؤمن کا خواب ایک حصہ ہے نبوت کے چالیس حصوں میں سے اور یہ جانور کے پانو پر ہوتی ہے[1] جبتک کہ بیان نہ کرے اور جب بیان کیجائے تو گر پڑتی ہے کہا راوی نے اور میں گمان کرتا ہوں کہ آپنے یہ بھی فرمایا ہے کہ وہ خواب سوا ہے کسی دانا یا دوست کے بیان نہ کرے

[1] جانور کے پانو پر ہونیکے یہ معنے ہیں کہ اسکا اچھا اور برا ہونا معلوم نہیں سو جب کسی نے اسکی تعبیر کر دی تو وہ اُسی تعبیر کے موافق ہو جاتی اسیواسطے آپ نے فرمایا کہ سوائے کسی دانا یا دوست کے بیان نہ کرے کیونکہ دانا آدمی سوچکر بات کرتا ہے ایسا ہی دوست اور دوسرے آدمی بلا سوچے سمجھے اسکی تعبیر جو دل میں وا ہی تواہی آئی کہدی اور اس میں کوئی رنج میں ڈالدے یا بخاری نے ایک باب اپنی کتاب میں اسکے مخالف منعقد کیا ہے اسکا یہ حاصل ہے کہ خواب کی تعبیر بیان کرنیوالے پر موقوف نہیں بلکہ خودبخود جیسی ہوتی ہے واقع ہوتی ہے

عن محمد بن سيرين عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اقترب الزمان لم تكد رؤيا المؤمن تكذب واصدقهم رؤيا اصدقهم حديثا ورؤيا المسلم جزء من ستة واربعين جزأ من النبوة والرؤيا ثلاث فالرؤيا الصالحة بشرى من الله والرؤيا من تحزين الشيطان والرؤيا مما يحدث بها الرجل نفسه فاذا رای احدكم ما يكره فليقم وليتفل ولا يحدث به الناس قال واحب القيد في النوم واكره الغل القيد ثبات في الدين هذا حديث صحيح **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابوداؤد عن شعبة عن قتادة سمع انسا يحدث عن عبادة بن الصامت ان النبي صلى الله عليه وسلم قال رؤيا المؤمن جزء من ستة واربعين جزء من النبوة وفي الباب عن ابي هريرة وابي رزين العقيلي وانس وابي سعيد وعبد الله بن عمرو وعوف بن مالك وابن عمر حديث عبادة حديث صحيح **باب** ذهبت النبوة وبقيت المبشرات **حدثنا** الحسن بن محمد الزعفراني نا عفان بن مسلم نا عبد الواحد نا المختار بن فلفل نا انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدي ولا نبي قال فشق ذلك على الناس فقال لكن المبشرات فقالوا يا رسول الله وما المبشرات قال رؤيا المسلم وهي جزء من اجزاء النبوة وفي الباب عن ابي هريرة وحذيفة بن اسيد وابن عباس وام كرز هذا حديث صحيح غريب من هذا الوجه من حديث المختار بن فلفل **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان عن ابن المنكدر عن عطاء بن يسار عن رجل من اهل مصر قال سالت ابا الدرداء عن قول الله عز وجل لهم البشرى في الحيوة الدنيا فقال ما سالني عنها احد غيرك الا رجل واحد منذ سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما سالني عنها احد غيرك منذ انزلت هي الرؤيا الصالحة يراها المسلم او ترى له وفي الباب عن عبادة بن الصامت هذا حديث حسن **حدثنا** قتيبة نا ابن لهيعة عن دراج عن ابي الهيثم عن ابي سعيد

محمد بن سیرین سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب زمانہ قریب ہوا[ف] تو امید نہیں کہ مومن کا خواب جھوٹا ہو۔ اور بہت سچا خواب ہیں وہ شخص ہی جو بہت سچا ہی بات ہیں۔ اور مسلمان کا خواب چھیالیسواں حصہ ہی نبوت کے حصوں سے۔ اور خواب تین قسم کا ہی پس خواب صالح تو اللہ کی جانب سے خوشخبری ہی۔ اور ایک خواب شیطان کے فعلوں سے ہی۔ اور ایک خواب وہ ہی جو آدمی اپنے دل میں باتیں کرتا ہی۔ سو جب کوئی تم میں سے ایسا خواب دیکھے کہ جسکو وہ مکروہ جانتا ہی تو چاہیئے کہ کھڑا ہو جائے اور تھوکے اور لوگوں سے بیان نہ کرے۔ فرمایا آپ نے اور میں خواب میں بیڑی کو چھا نوں میں ہی اچھا جانتا ہوں اور طوق کو برا جانتا ہوں۔ بیڑی کی تعبیر یہ ہی کہ دین میں ثابت ہوتی ہی یہ حدیث صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے شعبہ سے اُسنے قتادہ سے سنا اُسنے انس سے کہ حدیث کرتا تھا عبادہ بن صامت سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا خواب ایک حصہ ہی نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے۔ اور اس باب میں روایت ہی ابی ہریرہ اور ابی رزین عقیلی اور انس اور ابی سعید اور عبد اللہ بن عمرو اور عوف بن مالک اور ابن عمر سے رضی اللہ عنہم حدیث عبادہ کی صحیح ہی **باب** نبوت تو گئی اور خوشخبری دینے والی چیزیں باقی رہی ہیں **حدیث** کی ہمسے حسن بن محمد زعفرانی نے کہا حدیث کی ہمسے عفان بن مسلم نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الواحد نے کہا حدیث کی ہمسے مختار بن فلفل نے کہا حدیث کی ہمسے انس بن مالک نے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رسالت اور نبوت تو منقطع ہوگئی ہی سو کوئی رسول اور نبی میرے بعد نہیں ہوگا۔ کہا راوی نے پس یہ بات لوگوں پر بھاری ہوئی پس فرمایا آپ نے لیکن خوشخبری دینے والی چیزیں باقی ہیں کہا لوگوں نے یا رسول اللہ خوشخبری دینے والی چیزیں کونسی ہیں فرمایا آپ نے مسلمان کا خواب اور یہ نبوت کے حصوں سے ایک حصہ ہی۔ اور اس باب میں روایت ہی ابی ہریرہ اور حذیفہ بن اسید اور ابن عباس اور ام کرز سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث اس وجہ سے یعنے طریق مختار بن فلفل سے صحیح غریب ہی **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابن منکدر سے اُسنے عطا بن یسار سے اُسنے ایک مرد مصری سے کہا اُسنے میں نے ابا الدرداء سے اس آیت کی بابت سوال کیا لهم البشرى في الحيوة الدنيا یعنے انکے لئے حیات دنیا میں خوشخبری ہی سو کہا اُسنے سوائے تیرے مجھسے کسی آدمی نے اس سے سوال نہیں کیا جسکا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا ہی مگر ایک مرد نے میں نے آنحضرت سے سوال کیا تو فرمایا آپ نے جبسے یہ آیت نازل ہوئی ہی مجھسے کسی نے سوائے تیرے اس سے سوال نہیں کیا مراد اس سے خواب صالح ہی کہ جسکو مسلمان دیکھتا ہی یا اسکے لئے دکھائے جاتے ہیں۔ اور اس باب میں روایت ہی عبادہ بن صامت سے یہ حدیث حسن ہی **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے اُسنے دراج سے اُسنے ابی الہیثم سے اُسنے ابی سعید سے

[ف] زمانہ کے قریب ہونیکے معنے یہ ہیں کہ جب قیامت کا زمانہ نزدیک ہوگا یا مراد اس سے وہ وقت ہے کہ جب رات اور دن برابر ہو جاتے ہیں یا مراد یہ ہے کہ جب دن چھوٹے ہو جائینگے جیسے کہ حدیث میں آیا ہے کہ سال مہینے کے برابر ہوگا اور

قال من تحلم كاذبا كلف يوم القيمة ان يعقد بين شعيرتين ولن يعقد بينهما هذا حديث صحيح **باب حدثنا** قتيبة نا الليث عن عقيل عن الزهري عن حمزة بن عبد الله بن عمر عن ابن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول بينا انا نائم اذ اتيت بقدح لبن فشربت منه ثم اعطيت فضلي عمر بن الخطاب قالوا فما اولته يا رسول الله قال العلم وفي الباب عن ابي هريرة وابي بكرة وابن عباس و عبد الله بن سلام وخزيمة والطفيل بن سخبرة وسمرة وابي امامة وجابر حديث ابن عمر حديث صحيح **باب حدثنا** الحسين بن محمد الحريري البلخي نا عبد الرزاق عن معمر عن الزهري عن ابي امامة بن سهل بن حنيف عن بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ان النبي صلى الله عليه وسلم قال بينا انا نائم رأيت الناس يعرضون علي وعليهم قمص منها ما يبلغ الثدي ومنها ما يبلغ اسفل من ذلك قال فعرض علي عمر وعليه قميص يجره قالوا فما اولته يا رسول الله قال الدين **حدثنا** عبد بن حميد ثني يعقوب بن ابراهيم بن سعد عن ابيه عن صالح بن كيسان عن الزهري عن ابي امامة بن سهل بن حنيف عن ابي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه بمعناه وهذا اصح **باب** ما جاء في رؤيا النبي صلى الله عليه وسلم في الميزان والدلو **حدثنا** محمد بن بشار ثنا الانصاري نا الاشعث عن الحسن عن ابي بكرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ذات يوم من راى منكم رؤيا فقال رجل انا رأيت كان ميزانا نزل من السماء فوزنت انت وابو بكر فرجحت انت بابي بكر ووزن ابو بكر وعمر فرجح ابو بكر ووزن عمر وعثمان فرجح عمر ثم رفع الميزان فراينا الكراهية في وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا حديث حسن صحيح **حدثنا**

کہ فرمایا آپ نے جو کوئی جھوٹا خواب بیان کرے تو وہ قیامت کے دن دو جَو میں گرہ دینے کی تکلیف دیا جائیگا اور ان دونوں میں گرہ دی نہ جائیگی۔ یہ حدیث صحیح ہے **باب حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے عقیل سے اُسنے زہری سے اُسنے حمزہ بن عبداللہ بن عمر سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جس حالت میں کہ میں سوتا تھا کہ میرے آگے دودھ کا ایک پیالہ[1] لایا گیا سو میں نے اُس سے پیا پھر میں نے اپنا جھوٹا باقی دودھ عمر بن خطاب کو دیا کہا لوگوں نے سو اس خواب کی یا رسول اللہ آپ نے کیا تعبیر کی ہے فرمایا آپ نے علم۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی بکرہ اور ابن عباس اور عبداللہ بن سلام اور خزیمہ اور طفیل بن سخبرہ اور سمرہ اور ابی امامہ اور جابر سے حدیث ابن عمر کی صحیح ہے **باب حدیث** کی ہمسے حسین بن محمد حریری بلخی نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرزاق نے معمر سے اُسنے زہری سے اُسنے ابی امامہ بن سہل بن حنیف سے اُسنے بعض اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جس حالت میں کہ میں سوتا تھا دیکھا میں نے لوگوں کو کہ میرے سامنے کئے گئے اور انپر کرتے ہیں انمیں سے کسیکا کرتا تو چھاتی تک پہونچا ہے اور کسیکا اس سے نیچے اور عمر بن خطاب میرے سامنے کیا گیا اور اسپر کرتا تھا کہ وہ اسکو زمین پر گھسیٹتا جاتا تھا یعنے بہت لمبا تھا۔ کہا لوگوں نے سو آپ نے یا رسول اللہ اسکی کیا تعبیر کی ہے فرمایا آپ نے کہ دین[2] **حدیث کی** عبد بن حمید نے کہا حدیث کی مجھے یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے اپنے باپ سے اُسنے صالح بن کیسان سے اُسنے زہری سے اُسنے ابی امامہ بن سہل بن حنیف سے اُسنے ابی سعید خدری سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے بالمعنے اور یہ روایت صحیح ہے **باب** تعبیر کرنا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا میزان اور ڈول کا **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے اشعث نے حسن سے اُسنے ابی بکرہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک روز فرمایا کسی نے تم میں سے کوئی خواب دیکھا ہے سو کہا ایک مرد نے میں نے دیکھا ہے گویا ایک ترازو آسمان سے اُتری ہے پس آپ اور حضرت ابوبکر وزن کئے گئے یعنے ایک پلے میں آپ رکھے گئے اور دوسرے میں حضرت ابوبکر پس آپ حضرت ابوبکر سے بھاری ہوے اور حضرت ابوبکر اور عمر وزن کئے گئے تو حضرت ابوبکر بھاری ہوے اور حضرت عمر اور عثمان وزن کئے گئے تو حضرت عمر بھاری ہوے پھر وہ ترازو اُٹھا لیا گیا (صحابی کہتے ہیں) پھر ہمنے آپ کے چہرہ مبارک میں کراہت دیکھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے

[1] اس حدیث سے اہل تعبیر نے کہا ہے کہ جو کوئی دودھ کھاتے پیتے خواب میں دیکھے اسکو علم نصیب ہوگا اسواسطے کہ علم سبب ہے روح کی زندگی کا جیسے کہ دودھ سبب ہے بدن کی زندگی کا خصوصاً حالت طفولیت میں

[2] اس حدیث سے حضرت عمر کی فضیلت کمال درجہ کی ظاہر ہوئی کہ اسلئے دین اور کرتے میں یہ مناسبت ہے کہ جیسے کرتا بدن کو چھپاتا ہے ویسے ہی دین بھی روح اور دل کو محفوظ رکھتا ہے اور کفر اور گناہ سے بچاتا ہے ۱۲ اشعۃ اللمعات

لی یہ کہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ دین کے کام میں اختلاط ہوگا۔ ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ وزن ان اشیاء میں ہوتا ہے جو آپس میں متقارب ہوں یعنے آپس میں ملتے جلتے ہوں اور جب انمیں فرق ظاہر ہو تو وزن کرنیکا کچھ

حدثنا الحسن بن علی الخلال نا یزید بن ہارون نا شعبة عن یعلی بن عطاء عن وکیع بن عدس عن عمه ابی رزین عن النبی
صلی الله علیه وسلم قال رؤیا المسلم جزء من ستة واربعین جزءا من النبوة وهی علی رجل طائر ما لم یحدث بها واذا حدث بها
وقعت هذا حدیث حسن صحیح وابو رزین العقیلی اسمه لقیط بن عامر وروی حماد بن سلمة عن یعلی بن عطاء فقال عن وکیع بن حدس
وقال شعبة وابو عوانة وهشیم عن یعلی بن عطاء عن وکیع بن عدس وهذا اصح **باب حدثنا** احمد بن ابی عبید الله السلیمی
البصری نا یزید بن ذریع نا سعید عن قتادة عن محمد بن سیرین عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الرؤیا ثلث
فرؤیا حق ورؤیا یحدث الرجل بها نفسه ورؤیا تحزین من الشیطان فمن رای ما یکره فلیقم فلیصل وکان یقول یعجبنی القید واکره الغل
القید ثبات فی الدین وکان یقول من رانی فانی انا هو فانه لیس للشیطان ان یتمثل بی وکان یقول لا تقص الرؤیا الا علی عالم او ناصح
وفی الباب عن انس وابی بکرة وام العلاء وابن عمر وعائشة وابی سعید وجابر وابی موسی وابن عباس وعبد الله بن عمرو وحدیث ابی هریرة
حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی الذی یکذب فی حلمه **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو احمد الزبیری نا سفیان عن
عبد الاعلی عن ابی عبد الرحمن عن علی قال اراه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من کذب فی حلمه کلف یوم القیمة عقد
شعیرة **حدثنا** قتیبة نا ابو عوانة عن عبد الاعلی عن ابی عبد الرحمن السلمی عن علی عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه و
فی الباب عن ابن عباس وابی هریرة وابی شریح وواثلة بن الاسقع وهذا اصح من الحدیث الاول **حدثنا** محمد بن بشار نا
عبد الوهاب نا ایوب عن عکرمة عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم

حدیث کی ہمسے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے یعلی بن عطاء سے اُسنے
وکیع بن عدس سے اُسنے اپنے چچا ابی رزین سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے مسلمان کا خواب ایک حصہ ہی نبوت
کے چھیالیسوین حصون سے۔ اور یہ جانور کے پانو پر ہی جبتک اسکو بیان نہ کرے اور جب اسکو بیان کرے تو واقع ہوجاتی ہی۔ یہ
حدیث حسن صحیح ہی۔ اور ابو رزین عقیلی کا نام لقیط بن عامر ہی۔ اور روایت کیا ہی حماد بن سلمہ نے یعلی بن عطار سے سو کہا اُسنے یہ
روایت ہی وکیع بن حدس سے۔ اور کہا شعبہ اور ابو عوانہ اور ہشیم نے یہ روایت یعلی بن عطار سے ہی اُسنے روایت کی وکیع بن عدس سے۔
اور یہ روایت بہت صحیح ہی۔ **باب حدیث** کی ہمسے احمد بن ابی عبید اللہ سلیمی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن زریع نے
کہا حدیث کی ہمسے سعید نے قتادہ سے اُسنے محمد بن سیرین سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب
کی تین قسم ہی۔ ایک خواب تو حق ہی اور ایک خواب یہ ہی کہ آدمی کو اپنے خیالات نظر پڑین اور ایک خواب شیطان کی جانب سے ہی جس سے
وہم اور رنج ہو سو جو کوئی تم مین سے ایسا خواب دیکھے جسکو وہ برا جانتا ہو تو چاہیے کہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور آنحضرت فرماتے تھے کہ مجھے
بیڑیان پسند ہین اور طوق کو مین برا جانتا ہون یعنے خواب مین بیڑیان دیکھنی بری نہین اور طوق دیکھنا برا ہی کیونکہ بیڑی دین مین
ثابتی ہی اور یہ فرماتے تھے کہ جسنے مجھے دیکھا تو بیشک مین وہی ہون اسلیے کہ شیطان میری صورت نہین بن سکتا۔ اور یہ بھی فرماتے تھے کہ خواب
سوائے کسی عالم یا خیرخواہ کے بیان نہ کرنا چاہیے۔ اور اس باب مین روایت ہی انس اور ابی بکرہ اور ام العلا اور ابن عمر اور عائشہ اور ابی
سعید اور جابر اور ابی موسی اور ابن عباس اور عبد اللہ بن عمرو سے رضی اللہ عنہم حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہی۔ **باب** اس شخص
کے بیان مین کہ جو کوئی اپنے خواب مین جھوٹ بولتا ہی **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد زبیری نے کہا حدیث
کی ہمسے سفیان نے عبد الاعلی سے اُسنے ابی عبد الرحمن سے اُسنے علی سے کہا اُسنے مین گمان کرتا ہون کہ یہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہی
کہ فرمایا آپ نے جو کوئی اپنے خواب مین جھوٹ بولے تو اسکو قیامت کے دن جَو مین گرہ دینے کی تکلیف دی جاویگی **حدیث** کی ہمسے
قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے عبد الاعلی سے اُسنے ابی عبد الرحمن سلمی سے اُسنے علی سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور اس باب
مین روایت ہی ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ابی شریح اور واثلہ بن اسقع سے رضی اللہ عنہم۔ اور یہ حدیث پہلی حدیث سے بہت صحیح ہی **حدیث** کی
ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوہاب نے کہا حدیث کی ہمسے ایوب نے عکرمہ سے اُسنے ابن
عباس سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے

سعید الجوھری البغدادی نا ابو الیمان عن شعیب وھو ابن ابی حمزۃ عن ابن ابی حسین عن نافع بن جبیر عن ابن عباس عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیت فی المنام کان فی یدی سوارین من ذھب فھمنی شانھما فاوحی الی ان انفخھما فنفختھما فطارا فاولتھما کاذبین یخرجان من بعدی یقال لاحدھما مسیلمۃ صاحب الیمامۃ والعنسی صاحب صنعاء ھذا حدیث صحیح غریب **حدثنا** الحسین بن محمد نا عبد الرزاق نا معمر عن الزھری عن عبید اللہ بن عبد اللہ عن ابن عباس قال کان ابو ھریرۃ یحدث ان رجلا جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی رایت اللیلۃ ظلۃ ینطف منھا السمن والعسل ورأیت الناس یستقون بایدیھم فالمستکثر والمستقل ورأیت سببا واصلا من السماء الی الارض فاراک یا رسول اللہ اخذت بہ فعلوت بہ ثم اخذ بہ رجل بعدک فعلا ثم اخذہ رجل بعدہ فعلا ثم اخذ بہ رجل فقطع بہ ثم وصل لہ فعلا بہ فقال ابو بکر ای رسول اللہ بابی انت وامی واللہ لتدعنی اعبرھا فقال اعبرھا فقال اما الظلۃ فظلۃ الاسلام واما ما ینطف من السمن والعسل فھذا القرآن لینہ وحلاوتہ واما المستکثر والمستقل فھو المستکثر من القرآن والمستقل منہ واما السبب الواصل من السماء الی الارض فھو الحق الذی انت علیہ فاخذت بہ فیعلیک اللہ ثم یاخذ بہ بعدک رجل آخر فیعلو بہ ثم یاخذ بعدہ رجل آخر فیعلو بہ ثم یاخذ آخر فینقطع بہ ثم یوصل فیعلو بہ ای رسول اللہ لتحدثنی اصبت ام اخطات قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصبت بعضا واخطات بعضا قال اقسمت بابی انت وامی یا رسول اللہ لتخبرنی ما الذی اخطات فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تقسم ھذا حدیث صحیح **حدثنا** محمد بن بشار نا وھب بن جریر عن ابیہ عن ابی رجاء عن سمرۃ بن جندب

سعید جوہری بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الیمان نے شعیب بن ابی حمزہ سے اُسنے ابن ابی حسین سے اُسنے نافع بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گویا میرے ہاتھوں میں دو کنگن سونیکے ہیں سو مجھے اُن دونوں سے رنج ہوا پھر میری طرف وحی ہوئی کہ اُنپر پھونکدوں سو میں نے اُنپر پھونک دیا پس وہ دونوں اُڑ گئے میں نے انکی یہ تاویل کی ہے کہ دو کاذب میرے بعد نکلینگے ایک کو اُن دونوں میں سے مسیلمہ صاحب یمامہ کا کہا جائیگا اور دوسرے کو عنسی صاحب صنعاء کا یہ حدیث صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہمسے حسن بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُسنے عبید اللہ بن عبد اللہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے ابو ہریرہ حدیث کرتا تھا کہ ایک مرد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا میں نے آج کی رات بادل خواب میں دیکھا ہے کہ اس سے گھی اور شہد ٹپکتا ہے۔ اور لوگوں کو دیکھا کہ وہ اس سے اپنے ہاتھوں سے پی رہے ہیں سو کوئی اس سے زیادہ لیتا ہے۔ اور کوئی کم۔ اور میں نے ایک رسی دیکھی ہے کہ وہ آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی ہے سو میں نے یا رسول اللہ آپکو دیکھا ہے کہ آپ اسکو پکڑ کر اوپر چڑھ گئے ہیں پھر آپ کے بعد ایک اور مرد نے اسکو پکڑا ہے سو وہ بھی چڑھ گیا ہے پھر اسکے بعد ایک اور مرد نے اسکو پکڑا ہے سو وہ بھی چڑھ گیا ہے پھر ایک اور مرد نے اسکو پکڑا ہے سو وہ رسی ٹوٹ گئی ہے پھر اسکے واسطے پیوند ہو گئی ہے سو وہ بھی اسکے ساتھ چڑھ گیا ہے پس کہا حضرت ابو بکر نے آپ ٹھہریئے یا رسول اللہ میرے والدین آپ پر قربان ہوں قسم ہے اللہ کی مجھے چھوڑیئے کہ میں اسکی تعبیر کروں پس فرمایا آپ نے تعبیر کرو سو کہا حضرت ابو بکر نے بہر حال بادل سے مراد تو اسلام ہے اور جو کچھ اس سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے تو وہ قرآن ہے یعنے نرمی اسکی اور حلاوت اسکی۔ اور زیادہ اور کم لینے والے تو وہ لوگ ہیں جو قرآن سے زیادہ لیتے ہیں اور کم لیتے ہیں اور رسی جو آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی ہے سو وہ دین حق ہے جسپر آپ قائم ہیں سو آپ نے اسکو پکڑا ہے اور آپ کو اللہ تعالی اسکا اجر دیگا پھر آپ کے بعد کوئی دوسرا مرد اسکو پکڑیگا سو وہ بھی چڑھ جائیگا پھر اسکے بعد کوئی اور مرد اسکو پکڑیگا سو وہ بھی اس سے چڑھ جائیگا پھر کوئی اور پکڑیگا تو وہ رسی ٹوٹ جائیگی پھر پیوند ہو جائیگی سو وہ بھی اسکے ساتھ چڑھ جائیگا۔ یا رسول اللہ آپ بیان فرمایئے کہ میں صواب کو پہونچا ہوں یا خطا کی ہے فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کچھ تو صواب کو پہونچا ہے اور کچھ تو نے خطا کی ہے کہا حضرت ابو بکر نے میرے والدین آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ آپ مجھے خبر دیجیئے کہ کیا میں نے خطا کی ہے پس فرمایا[1] نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم مت دے یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے وہب بن جریر نے اپنے باپ سے اُسنے ابی رجاء سے اُسنے سمرہ بن جندب سے

[1] بعض علماء نے کہا ہے کہ ہر چند تعبیر سب ٹھیک تھی لیکن خطا یہ ہوئی کہ حضرت سے تعبیر کی اجازت مانگی اگر صدیق اکبر صبر کرتے اور حضرت خود تعبیر کہتے تو خوب ہوتا۔ اور بعضے علماء یہ کہتے ہیں کہ بعض عبارت میں تعبیر میں خطا ہوئی شہد کی تعبیر تو قرآن کی خوب ہوئی لیکن گھی کی تعبیر کہنی تھی واللہ اعلم ۱۲

ابو موسى الانصاري نا يونس بن بكير نا عثمن بن عبد الرحمن عن الزهري عن عروة عن عائشة قالت سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم
عن ورقة فقالت له خديجة انه كان صدقك وانه مات قبل ان تظهر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اريته في المنام وعليه ثياب
بياض ولو كان من اهل النار لكان عليه لباس غير ذلك هذا حديث غريب وعثمن بن عبد الرحمن ليس عند اهل الحديث بالقوى
حدثنا محمد بن بشار نا ابو عاصم نا ابن جريج ثني موسى بن عقبة ثني سالم بن عبد الله عن عبد الله بن عمر عن رؤيا النبي صلى الله عليه
وسلم وابي بكر وعمر فقال رايت الناس اجتمعوا فنزع ابو بكر ذنوبا او ذنوبين فيه ضعف والله يغفر له ثم قام عمر فنزع فاستحالت غربا
فلم ار عبقريا يفري فريه حتى ضرب الناس بالعطن وفي الباب عن ابي هريرة هذا حديث صحيح غريب من حديث ابن عمر **حدثنا**
محمد بن بشار نا ابو عاصم نا ابن جريج اخبرني موسى بن عقبة قال اخبرني سالم بن عبد الله عن عبد الله بن عمر عن رؤيا النبي صلى الله عليه
وسلم قال رأيت امرأة سوداء ثائرة الرأس خرجت من المدينة حتى قامت بمهيعة وهي الجحفة فاولتها وباء المدينة ينقل الى الجحفة
هذا حديث صحيح غريب **اخبرنا** الحسن بن علي الخلال نا عبد الرزاق نا معمر عن ايوب عن ابن سيرين عن ابي هريرة عن النبي
صلى الله عليه وسلم قال في اخر الزمان لا تكاد رؤيا المؤمن تكذب واصدقهم رؤيا اصدقهم حديثا والرؤيا ثلاث الحسنة بشرى
من الله والرؤيا يحدث الرجل بها نفسه والرؤيا تحزين من الشيطان فاذا راى احدكم رؤيا يكرهها فلا يحدث بها احدا وليقم فليصل
قال ابو هريرة يعجبني القيد واكره الغل القيد ثبات في الدين قال وقال النبي صلى الله عليه وسلم رؤيا المؤمن جزء من ستة واربعين جزء
من النبوة وقد روى عبد الوهاب الثقفي هذا الحديث عن ايوب مرفوعا وروى حماد بن زيد عن ايوب ووقفه **حدثنا** ابراهيم بن

ابو موسی انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن بکیر نے کہا حدیث کی ہمسے عثمان بن عبدالرحمن نے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے
عائشہؓ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی نے ورقہ بن نوفل کی بابت سوال کیا پس آپ سے خدیجہ نے کہا بیشک اُسنے
آپ کی تصدیق کی تھی اور وہ آپکے ظہور سے پہلے مرچکا ہی پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے میں نے اسکو خواب میں دیکھا ہی ایسی حالت میں
کہ اسپر سپید کپڑے تھے اگر وہ اہل نار سے ہوتا تو اُسپر یہ لباس نہ ہوتا۔ یہ حدیث غریب ہی اور عثمان بن عبدالرحمن محدثین کے نزدیک قوی نہیں
ہی **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عاصم نے کہا حدیث کی ہمسے ابن جریج نے کہا حدیث کی مجھے موسی بن عقبہ
نے کہا حدیث کی مجھے سالم بن عبداللہ نے عبداللہ بن عمر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور عمرؓ کے خواب سے کہ فرمایا
آپ نے میں نے لوگونکو دیکھا ہی کہ جمع ہوے ہیں پس حضرت ابوبکر نے ایک یا دو ڈول ایسے طور سے نکالے ہیں کہ انمیں ضعف ہی اللہ تعالی اسکو
بخشے۔ پھر حضرت عمر کھڑے ہوے ہیں اور ڈول کو کھینچا تو وہ ڈول پکھال بنگیا ہی یعنے وہ ڈول پہلی حالت سے بہت بڑا ہوگیا ہی سو میں نے کسی جوانکو
ایسا عمدہ عمل کرتے نہیں دیکھا یعنے اس زور سے اُنھوں نے وہ ڈول کھینچا ہی کہ میں نے کوئی جوان اسطرح ڈول کھینچتے نہیں دیکھا حتے کہ
لوگوں نے اپنے اونٹوں کو سیراب کرکے اپنی جگہ بٹھلا دیا ہی اور اس باب میں روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث طریق ابن عمر
سے صحیح غریب ہی **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عاصم نے کہا حدیث کی ہمسے ابن جریج نے کہا خبر دی مجھے
موسی بن عقبہ نے کہا خبر دی مجھے سالم بن عبداللہ نے عبداللہ بن عمر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے خواب کی روایت کی ہی کہ فرمایا آپنے
میں نے ایک عورت سیاہ رنگ پراگندہ بالوں والی دیکھی ہی کہ مدینہ سے نکل کر مہیعہ یعنے جحفہ (نام مقام) میں جا کھڑی ہوئی ہی سو میں نے اُسکی یہ تعبیر
کی ہی کہ مدینہ کا وبا نکلکر جحفہ میں چلا جائیگا۔ یہ حدیث صحیح غریب ہی **خبر دی** ہمکو حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرزاق نے کہا حدیث
کی ہمسے معمر نے ایوب سے اُنھنے ابن سیرین سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے آخر زمانہ میں امید نہیں کہ مومن کا خواب جھوٹ
ہو جائے اور زیادہ سچا خواب میں وہ شخص ہوگا جو سچا ہی باتوں میں اور خواب تین قسم کا ہی ایک نیک ہی وہ اللہ تعالی سے بشارت ہی اور دوسرا خواب اپنے
دل کا خیال ہی اور تیسرا خواب شیطانی وسوسے سے ہی سو جب کوئی تم میں سے ایسا خواب دیکھے کہ جسکو وہ برا جانتا ہو تو چاہیے کہ کسی سے بیان نہ کرے اور کھڑے
ہو کر نماز پڑھے کہا ابو ہریرہ نے مجھے بیڑیاں پسند ہیں یعنے اگر میں خواب میں دیکھوں کہ مجھے بیڑی پڑی ہی تو میں اس خواب کو پسند کرتا ہوں اور طوق کو مکروہ
جانتا ہوں بیڑی دین میں ثابتی ہی کہا اُسنے اور فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مومن کا خواب ایک حصہ ہی نبوت کے چھیالیسوں حصوں میں سے اور روایت
کیا ہی عبدالوہاب ثقفی نے اس حدیث کو ایوب سے مرفوع اور روایت کیا ہی اسکو حماد بن زید نے ایوب سے اور اسکو موقوف بیان کیا **حدیث** کی ہمسے ابراہیم بن

ولا ذی غمر لاخیہ ولا مجرب شہادۃ ولا القانع اہل البیت لہم ولا ظنین فی ولاء ولا قرابۃ قال الفزاری القانع التابع ہذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث یزید بن زیاد الدمشقی ویزید یضعف فی الحدیث ولا یعرف ہذا الحدیث من حدیث الزہری الا من حدیثہ وفی الباب عن عبد اللہ بن عمرو ولا نعرف معنی ہذا الحدیث ولا یصح عندنا من قبل اسنادہ والعمل عند اہل العلم ان شہادۃ القریب جائزۃ لقرابتہ واختلف اہل العلم فی شہادۃ الوالد للولد والولد للوالد فلم یجز اکثر اہل العلم شہادۃ الولد للوالد ولا الوالد للولد وقال بعض اہل العلم اذا کان عدلا فشہادۃ الوالد للولد جائزۃ وکذلک شہادۃ الولد للوالد ولم یختلفوا فی شہادۃ الاخ لاخیہ انہا جائزۃ وکذلک شہادۃ کل قریب لقرابتہ وقال الشافعی لا یجوز شہادۃ الرجل علی الاخر وان کان عدلا اذا کان بینہما عداوۃ وذہب الی حدیث عبد الرحمن الاعرج عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلا لا یجوز شہادۃ حنۃ یعنی صاحب عداوۃ وکذلک معنی ہذا الحدیث حیث قال لا تجوز شہادۃ صاحب غمر یعنی صاحب عداوۃ حدثنا حمید بن مسعدۃ نا بشر بن المفضل عن الجریری عن عبد الرحمن بن ابی بکرۃ عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا اخبرکم باکبر الکبائر قالوا بلی یا رسول اللہ قال الاشراک باللہ وعقوق الوالدین وشہادۃ الزور او قول الزور قال فما زال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقولہا حتی قلنا لیتہ سکت ہذا حدیث صحیح حدثنا احمد بن منیع نا مروان بن معاویۃ عن سفیان بن زیاد الاسدی عن فاتک بن فضالۃ عن ایمن بن خریم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قام خطیبا

اور صاحب کینہ کی بسبب اسکے کینہ کے[1]۔ اور نہ اسکی کہ جسکو شہادت دینے میں تجربہ ہو۔ اور نہ اس شخص کی اسکے اہل بیت کے حق میں کہ جنکے ساتھ وہ قناعت کرتا ہو اور نہ مظنون کی بیچ ولاء کے اور قرابت کے۔ کہا فزاری نے قانع کے معنے تابع کے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق یزید بن زیاد دمشقی سے اور یزید حدیث میں ضعیف ہے۔ اور یہ حدیث طریق زہری سے معروف نہیں مگر اسی کے طریق سے۔ اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے اور ہم اس حدیث کے معنے نہیں پہچانتے اور اس اسناد کی وجہ سے یہ حدیث ہمارے نزدیک صحیح نہیں ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسپر ہے کہ شہادت قریب کی بسبب اسکی قرابت کے جائز ہے اور اہل علم نے اختلاف والد کی شہادت میں جو بیٹے کے حق میں ہے اور بیٹے کی شہادت میں جو والد کے حق میں ہو کیا ہے سو اکثر اہل علم نے بیٹے کی شہادت کو جو باپ کے حق میں ہے اور باپ کی شہادت کو جو بیٹے کے حق میں ہو جائز نہیں رکھا۔ اور بعض اہل علم نے کہا ہے جب آدمی ثقہ ہو تو شہادت باپ کی بیٹے کے حق میں جائز ہے اور اسیطرح سے شہادت بیٹے کی باپ کے حق میں جائز ہے۔ اور بھائی کی شہادت جو بھائی کے حق میں ہو اسکے جواز میں کسی عالم نے اختلاف نہیں کیا اور اسیطرح سے قریب کی شہادت میں بسبب اسکی قرابت کے اختلاف نہیں اور کہا امام شافعی نے شہادت ایک مرد کی دوسرے پر جائز نہیں اگرچہ وہ عادل ہو جبکہ ان دونوں میں عداوت ہو۔ اور امام شافعی کی دلیل حدیث عبد الرحمن اعرج کی ہے جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسل مروی ہے کہ شہادت صاحب کینہ یعنے صاحب عداوت کی جائز نہیں۔ اور یہی معنے ہیں اس حدیث کے کہ جسمیں آپ نے فرمایا ہے کہ شہادت صاحب غمر کی جائز نہیں یعنے صاحب عداوت کی۔ حدیث کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن مفضل نے جریری سے اسنے عبد الرحمن بن ابی بکرہ سے اسنے اپنے باپ سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا میں تمکو سب سے بڑے کبیرے گناہوں کی خبر نہ دوں کہا انھوں نے کیوں نہیں یا رسول اللہ فرمایا آپ نے اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنی اور گواہی جھوٹی دینی۔ یا فرمایا آپ نے بات جھوٹی کرنی کہا راوی نے پھر بہت دیر تک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اسکو کہتے رہے حتی کہ ہمنے کہا کاشکے چپ کر رہتے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے مروان بن معاویہ نے سفیان بن زیاد اسدی سے اسنے فاتک بن فضالہ سے اسنے ایمن بن خریم سے یہ کہ نبی صلعم خطبہ پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے

[1] اکثر روایات میں اسکے بدلے یہ الفاظ آئے ہیں کہ صاحب کینہ کی اپنے بھائی کے حق میں اور تجربہ کار کی شہادت میں اکثر جھوٹ ہوتا ہے اور اس شخص کی شہادت بھی اسکے حق میں جائز نہیں کہ جسکے ساتھ اسکے گذارے کی صورت ہے کیونکہ وہ بھی اپنے مالک کا نقصان نہیں چاہتا غرض کہ جس کسی کو اس میں نفع ہو اسکی شہادت جائز نہیں اسلئے کہ وہ شخص بباعث اس نفع کے محل تہمت کا ہے اور اگر وہ عدالت کے ترد یک ایسے رتبے کا ہو کہ وہ نفع اسکے حق میں کچھ اثر نہیں کرتا تو اسکی شہادت جائز ہے خواہ خادم ہو یا بیوی یا بیٹا وغیرہ غرض کہ جو شخص امانت اور دیانت میں مشہور ہو اور اسکی دیانت اسکی قرابت سے زیادہ وقعت رکھتی ہو تو پھر اسکی شہادت میں کلام نہیں ہے اسلئے یہ اسکی شہادت بھی جائز نہیں کہ جو متہم ولاء اور قرابت میں ہو متہم ولاء کا وہ شخص ہے کہ جو کہے میں فلاں شخص کا غلام ہوں حالانکہ وہ اسمیں کاذب ہے اور کذب اسکا بھی مشہور ہے

اور نہ قرابت والے کی یعنی جو شخص کسی کی طرف منسوب ہو حالانکہ وہ اس کا [illegible]

قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی بنا الصبح اقبل علی الناس بوجھہ وقال ھل رای احد منکم رؤیا اللیلۃ ھذا حدیث حسن صحیح ویروی عن عوف وجریر بن حازم عن ابی رجاء عن سمرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قصۃ طویلۃ وھکذا روی لنا بندار ھذا الحدیث عن وھب بن جریر مختصرا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابواب الشہادات عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حدثنا الانصاری نا معن نا مالک عن عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابیہ عن عبد اللہ بن عمرو بن عثمن عن ابی عمرۃ الانصاری عن زید بن خالد الجھنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا اخبرکم بخیر الشھداء الذی یاتی بشھادتہ قبل ان یسألھا **حدثنا** احمد بن الحسن نا عبد اللہ بن مسلمۃ عن مالک بہ وقال ابن ابی عمرۃ ھذا حدیث حسن واکثر الناس یقولون عبد الرحمن بن ابی عمرۃ واختلفوا علی مالک فی روایۃ ھذا الحدیث فروی بعضھم عن ابی عمرۃ وروی بعضھم عن ابن ابی عمرۃ وھو عبد الرحمن بن ابی عمرۃ الانصاری وھذا اصح عندنا لانہ قد روی من غیر حدیث مالک عن عبد الرحمن بن ابی عمرۃ عن زید بن خالد وقد روی عن ابی عمرۃ عن زید بن خالد غیر ھذا الحدیث وھو صحیح ایضا وابو عمرۃ ھو مولی زید بن خالد الجھنی ولہ حدیث الغلول لابی عمرۃ **حدثنا** بشر بن ادم بن ابنۃ ازھر السمان نا زید بن الحباب ثنی ابی بن عباس بن سھل بن سعد قال ثنی ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم ثنی عبد اللہ بن عمرو بن عثمن ثنی خارجۃ بن زید بن ثابت ثنی عبد الرحمن بن ابی عمرۃ ثنی زید بن خالد الجھنی انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خیر الشھداء من ادی شھادتہ قبل ان یسألھا ھذا حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ **حدثنا** قتیبۃ نا مروان بن معاویۃ الفزاری عن یزید بن زیاد الدمشقی عن الزھری عن عروۃ عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجوز شھادۃ خائن ولا خائنۃ ولا مجلود حدا ولا مجلودۃ

کہا اسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب ہمکو صبح کی نماز پڑھا لیتے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھتے اور فرماتے کیا تم میں سے کسی نے آج کی رات کوئی خواب دیکھا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور مروی ہے عوف اور جریر بن حازم سے اُسنے روایت کی ابی رجا سے اُسنے سمرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے قصہ طویل میں۔ اور ایسا ہی ہمکو یہ حدیث بندار نے وہب بن جریر سے مختصر روایت کی ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ابواب گواہی دینے کے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں **حدیث** کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو بن عثمان سے اُسنے ابی عمرہ انصاری سے اُسنے زید بن خالد جہنی سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا میں تمکو نیک گواہوں کی خبر نہ دوں وہ ہے کہ گواہی سوال کرنے سے پہلے ادا کرے **حدیث** کی ہمسے احمد بن حسن نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مسلمہ نے مالک سے ساتھ اسکے۔ اور کہا اُسنے ابن ابی عمرہ یہ حدیث حسن ہے۔ اور بہت لوگ کہتے ہیں وہ عبد الرحمن بن ابی عمرہ ہے۔ اور لوگوں نے مالک پر اس حدیث میں اختلاف کیا ہے سو بعض نے روایت کیا ہے ابی عمرہ سے اور بعض نے روایت کیا ہے ابن ابی عمرہ سے۔ اور یہ عبد الرحمن بن ابی عمرہ انصاری ہے۔ اور یہ ہمارے نزدیک صحیح ہے کیونکہ یہ حدیث غیر طریق مالک سے بھی عبد الرحمن بن ابی عمرہ سے جو راوی ہے زید بن خالد سے مروی ہے۔ اور سوائے اس حدیث کے اور حدیث ابی عمرہ سے جو راوی ہے زید بن خالد سے مروی ہے اور وہ بھی صحیح ہے اور ابو عمرہ وہ مولی ہے زید بن خالد جہنی کا۔ اور اس سے حدیث غلول کی مروی ہے جو روایت ابی عمرہ سے مشہور ہے **حدیث** کی ہمسے بشر بن آدم نے جو ازہر سمان کا بھتیجا ہے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے کہا حدیث کی مجھے ابی بن عباس بن سہل بن سعد نے کہا حدیث کی مجھے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے کہا حدیث کی مجھے عبد اللہ بن عمرو بن عثمان نے کہا حدیث کی مجھے خارجہ بن زید بن ثابت نے کہا حدیث کی مجھے عبد الرحمن بن ابی عمرہ نے کہا حدیث کی مجھے زید بن خالد جہنی نے یہ کہ سنا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے نیک گواہوں کا وہ شخص ہے جو شہادت سوال کرنے سے پہلے ادا کرے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے مروان بن معاویہ فزاری نے یزید بن زیاد دمشقی سے اُسنے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں جائز شہادت خیانت کرنیوالے مرد کی اور نہ خیانت کرنیوالی عورت کی۔ اور نہ حد ماری گئے مرد کی اور نہ حد ماری گئی عورت کی

---

[1] یہ اس صورت میں ہے کہ صاحب حق کو لینے مدعی یا مدعی علیہ کو اپنے حق پر گواہ کی خبر نہیں اور وہ سچا ہے تو اس صورت میں گواہ کو جائز ہے بلکہ مستحسن ہے کہ بدون پوچھنے صاحب حق کے گواہی دے ۱۲۔۱۲

قال صالح ثنا وقال سوید نا عبد اللہ بن المبارک عن عبد اللہ بن سعید بن ابی ھند عن ابیہ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعمتان مغبون فیھما کثیر من الناس الصحۃ والفراغ **حدثنا** محمد بن بشار نا یحیی بن سعید ثنا عبد اللہ بن سعید بن ابی ھند عن ابیہ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ وفی الباب عن انس بن مالک ھذا حدیث حسن صحیح ورواہ غیر واحد عن عبد اللہ بن سعید بن ابی ھند ورفعوہ ووقفہ بعضھم عن عبد اللہ بن سعید بن ابی ھند **حدثنا** بشر بن ھلال الصواف نا جعفر بن سلیمن عن ابی طارق عن الحسن عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یأخذ عنی ھؤلاء الکلمات فیعمل بھن او یعلم من یعمل بھن فقال ابو ھریرۃ قلت انا یا رسول اللہ فاخذ بیدی فعد خمسا وقال اتق المحارم تکن اعبد الناس وارض بما قسم اللہ لک تکن اغنی الناس واحسن الی جارک تکن مؤمنا واحب للناس ما تحب لنفسک تکن مسلما ولا تکثر الضحک فان کثرۃ الضحک تمیت القلب ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث جعفر بن سلیمن والحسن لم یسمع من ابی ھریرۃ شیئا ھکذا روی عن ایوب ویونس بن عبید وعلی بن زید قالوا لم یسمع الحسن من ابی ھریرۃ وروی ابو عبیدۃ الناجی عن الحسن ھذا الحدیث قولہ ولم یذکر فیہ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ما جاء فی المبادرۃ بالعمل **حدثنا** ابو مصعب عن محرز بن ھارون عن عبد الرحمن الاعرج عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بادروا بالاعمال سبعا ھل تنظرون الا الی فقر منسی او غنی مطغی او مرض مفسد او ھرم مفند او موت مجھز او الدجال فشر غائب ینتظر او الساعۃ فالساعۃ ادھی

کہا صالح نے حدیث کی ہمسے اور کہا سوید نے خبر دی ہمکو عبد اللہ بن مبارک نے عبد اللہ بن سعید بن ابی ہند سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اُنسے بہت لوگ نقصان میں ہیں[1] ایک صحت دوسری فراغت **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن سعید بن ابی ہند نے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور اس باب میں روایت ہے انس بن مالک سے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی ایک نے اسکو عبد اللہ بن سعید بن ابی ہند سے روایت کیا ہے اور مرفوع کیا ہے اور بعض نے اسکو عبد اللہ بن سعید بن ابی ہند پر موقوف کیا ہے **حدیث** کی ہمسے بشر بن ہلال الصواف نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن سلیمان نے ابی طارق سے اُسنے حسن سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کون شخص ہے جو مجھسے یہ چند کلمے سیکھے اور اُنکے ساتھ عمل کرے یا سکھاوے اُسکو جو اُنکے ساتھ عمل کرے پس کہا ابو ہریرہ نے میں نے کہا میں ہوں یا رسول اللہ پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور پانچ کلمے شمار کئے اور فرمایا اپ نے حرام سے بچ تو سب لوگوں سے زیادہ عابد ہو جائیگا اور راضی ہو ساتھ اُسی کے جو اللہ تعالی نے تیرے لیے تقسیم کیا ہے سب لوگوں سے غنی ہو جائیگا۔ اور اپنے ہمسایہ کے ساتھ نیکی کر تو پورا مؤمن ہوگا اور پسند کر لوگوں کے واسطے جو چیز کہ تو پسند کرتا ہے اپنی جان کے واسطے تو پورا مسلمان ہوگا۔ اور بہت ہنسی نہ کر کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مار دیتا ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق جعفر بن سلیمان سے۔ اور حسن نے ابو ہریرہ سے کوئی حدیث نہیں سنی ایسا ہی ایوب اور یونس بن عبید اور علی بن زید سے مروی ہے کہ کہا انہوں نے حسن نے ابو ہریرہ سے سنا نہیں ہے اور ابو عبیدہ ناجی نے حسن سے یہ حدیث جو قول اسکا ہے سنی ہے اور اُسنے اسمیں یہ ذکر نہیں کیا کہ یہ حدیث مروی ہے بواسطہ ابو ہریرہ کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے

باب اس بیان میں کہ عمل کرنے کی جلدی کرو **حدیث** کی ہمسے ابو مصعب نے محرز بن ہارون سے اُسنے عبد الرحمن اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جلدی کرو نیک اعمال کی سات چیز سے پہلے نہیں انتظاری کرتے تم مگر ایسے فقر کی جو یاد الہی سے غافل کرنیوالا ہے۔ یا ایسے غنا کی جو سرکش کرنیوالی ہے یا ایسے مرض کی جو بسبب شدت کے بدن کو خراب کرنیوالا ہے یا ایسے بڑھاپے کی جو بے عقل کرنیوالا ہے یا ایسی موت کی جو جلدی آنیوالی ہے۔ یا دجال کی سو وہ بری چیز غائب ہے کہ جسکی انتظاری کیجاتی ہے یا قیامت کی اور قیامت بہت سخت

[1] بیشک ان دو نعمتوں سے بہت آدمی نقصان میں ہیں صحت بدنی سے بھی بہت آدمی محروم ہیں اور صحت باطنی سے یعنی حسد و تکبر وغیرہ امراض سے تو کوئی خدا کا بندہ بچا ہوگا اور دوسری نعمت جو فراغت ہے ایک بڑی نعمت ہے جسکو خدا نصیب کرے فراغت کے یہ معنے ہیں کہ آدمی تعلقات دنیاوی سے باوجود اسکے کہ دنیا میں لوگوں کے ساتھ برتاو رکھے پھر بھی بچا رہے اگر ہزار بار دریا میں ڈالا جاوے تو اسکی خوشی نہ ہو اور اگر چلا جاوے تو اسکا غم نہ ہو جس کسی کا یہ حال ہو جاوے پوری فراغت اسکے نصیب میں ہوتی ہے۔ اللہ تعالی ہمپر بھی رحم فرماوے اور ہمارے نصیب کرے بفضلہ وکرمہ ۱۲

فقال ايها الناس عدلت شهادة الزور اشراكا بالله ثم قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور وهذا حديث انما نعرفه من حديث سفيان بن زياد وقد اختلفوا في رواية هذا الحديث عن سفيان بن زياد ولا نعرف لايمن بن خريم سماعا من النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** واصل بن عبد الاعلى نا محمد بن فضيل عن الاعمش عن على بن مدرك عن هلال بن يساف عن عمران بن حصين قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول خير الناس قرنى ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثلاثا ثم يجئ قوم من بعدهم يتسمنون ويحبون السمن يعطون الشهادة قبل ان يسألوها هذا حديث غريب من حديث الاعمش عن على بن مدرك واصحاب الاعمش انما رووا عن الاعمش عن هلال بن يساف عن عمران بن حصين **حدثنا** ابو عمار الحسين بن حريث نا وكيع عن الاعمش عن هلال بن يساف عن عمران بن حصين عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه وهذا اصح من حديث محمد بن فضيل ومعنى هذا الحديث عند بعض اهل العلم يعطون الشهادة قبل ان يسألوها انما يعنى شهادة الزور يقول بشهادة احدهم من غير ان يستشهد وبيان هذا في حديث عمر بن الخطاب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال خير الناس قرنى ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثم يفشو الكذب حتى يشهد الرجل ولا يستشهد ويحلف الرجل ولا يستحلف ومعنى حديث النبي صلى الله عليه وسلم قال خير الشهداء الذي يأتي بشهادته قبل ان يسألها هو اذا استشهد الرجل على الشئ ان يؤدى شهادته ولا يمتنع من الشهادة هكذا وجه الحديث عند بعض اهل العلم بسم الله الرحمن الرحيم **ابواب** الزهد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم **حدثنا** صالح بن عبد الله وسويد بن نصر

سو فرمایا اے لوگو برابر ہوئی جھوٹی گواہی اللہ کے ساتھ شرک کرنیکے برابر سمجھتا ہوں پھر آنحضرت نے پڑھا جو اُس کا ترجمہ یہ ہے سو بچو پلیدی کو یعنے بتوں سے اجتناب کرو اور جھوٹی بات سے کنارہ کرو۔ اس حدیث کو ہم فقط طریق سفیان بن زیاد سے ہی پہچانتے ہیں۔ اور لوگوں نے اس حدیث کی روایت میں جو سفیان بن زیاد سے ہے اختلاف کیا ہے۔ اور ہم ایمن بن خریم کا سماع نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے نہیں پہچانتے **حدیث** کی ہمسے واصل بن عبد الاعلےٰ نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے اعمش سے اُسنے علی بن مدرک سے اُسنے ہلال بن یساف سے اُسنے عمران بن حصین سے کہا اُسنے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے سب لوگوں سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر وہ لوگ جو انکے یعنے صحابہ کے بعد ہیں پھر وہ لوگ جو انکے یعنے تابعین کے بعد ہیں۔ پھر وہ لوگ جو انکے یعنے تبع تابعین کے بعد ہیں یہی آپ نے یہ فرمایا پھر بعد انکے ایسی قوم آئیگی جو اپنے آپ کو ایسے پرایہ میں ظاہر کریگی جو انمیں موجود نہ ہوگا اور موٹے پن کو دوست رکھیں گے سوال کرنے سے پہلے ہی شہادت کو تیار ہونگے۔ یہ حدیث غریب ہے طریق اعمش سے جو راوی ہے علی بن مدرک سے اور اعمش کے شاگردوں نے تو اسکو اعمش سے ہی روایت کیا ہے اُسنے ہلال بن یساف سے اُسنے عمران بن حصین سے **حدیث** کی ہمسے ابو عمار یعنے حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اعمش سے اُسنے ہلال بن یساف سے اُسنے عمران بن حصین سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور یہ صحیح ہے حدیث محمد بن فضیل سے۔ اور بعض اہل علم کے نزدیک معنے اس حدیث کے (کہ سوال کرنے سے پہلے شہادت کو تیار ہونگے) یہ ہیں کہ جھوٹی گواہی کو تیار ہونگے۔ مراد انکی یہ ہے کہ بعض لوگ گواہی کو تیار ہو جائینگے بغیر گواہی طلب کرنیکے۔ اور بیان اسکا حدیث عمر بن خطاب میں ہے جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے بہتر لوگوں کا میرا زمانہ ہے پھر وہ لوگ جو انکے بعد ہونگے یعنے تابعین پھر وہ لوگ جو انکے بعد ہونگے یعنے تبع تابعین۔ پھر کذب پھیل جائیگا یہانتک کہ آدمی گواہی دیگا اور گواہی طلب نہ کیجائیگی۔ اور آدمی قسم کھائیگا اور قسم طلب نہ کیجائیگی۔ اور معنے حدیث نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ فرمایا آپ نے بہتر گواہوں کا وہ شخص ہے جو سوال کرنے سے پہلے گواہی ادا کرے یہ ہیں کہ جب کوئی شخص کسی کو کسی چیز پر شہادت دینے کے واسطے شاہد مقرر کرے تو وہ اس شہادت سے باز نہ رہے[1]۔ اسیطرح سے بعض اہل علم کے نزدیک یہ حدیث توجیہ کی گئی ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم **ابواب** زہد کے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں **حدیث** کی ہمسے صالح بن عبد اللہ اور سوید بن نصر

[1] اور دوسری توجیہ اس حدیث کی یہ ہے جو پیچھے گذر چکی ہے کہ مثلاً ایک آدمی حقدار کو اپنے حق کے ثبوت کے واسطے کوئی گواہ نہیں ملتا اور اس شخص کو اسکا حق معلوم ہے اور بخوبی جانتا ہے تو اس شخص کو مستحسن ہے کہ حقدار کو کہدے کہ میں اس مقدمہ کو بخوبی جانتا ہوں ممانعت اس صورت میں ہے کہ حقدار کے پاس اپنی حقیقت کے ثبوت کیواسطے گواہ موجود ہیں اور پھر یہ شخص گواہی کو تیار ہو جاوے ۱۲

ابو الاشعث احمد بن المقدام نا محمد بن عبد الرحمن الطفاوی نا هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت لما نزلت هذه الآية
وانذر عشيرتك الاقربين قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا صفية بنت عبد المطلب يا فاطمة بنت محمد يا بنی عبد المطلب
انی لا املك لكم من الله شيئا سلونی من مالی ما شئتم وفی الباب عن ابی هريرة وابن عباس وابی موسى حديث عائشة
حديث حسن وقد روى بعضهم عن هشام بن عروة عن ابيه عن النبی صلى الله عليه وسلم مثله **باب** ما جاء
فی فضل البكاء من خشية الله تعالى **ثنا** هناد نا عبد الله بن المبارك عن عبد الرحمن بن عبد الله المسعودی عن محمد بن
عبد الرحمن عن عيسى بن طلحة عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يلج النار رجل بكى من خشية الله
حتى يعود اللبن فی الضرع ولا يجتمع غبار فی سبيل الله ودخان جهنم وفی الباب عن ابی ريحانة وابن عباس هذا حديث صحيح و
محمد بن عبد الرحمن هو مولى آل طلحة مدينی ثقة روى عنه شعبة وسفيان الثوری **باب** ما جاء فی قول النبی
صلى الله عليه وسلم لو تعلمون ما اعلم لضحكتم قليلا **ثنا** احمد بن منيع اخبرنا ابو احمد الزبيری نا اسرائيل عن ابراهيم
بن مهاجر عن مجاهد عن مورق عن ابی ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انی اری ما لا ترون واسمع ما لا تسمعون
اطت السماء وحق لها ان تئط ما فيها موضع اربع اصابع الا وملك واضع جبهته لله ساجدا والله لو تعلمون ما اعلم لضحكتم
قليلا ولبكيتم كثيرا وما تلذذتم بالنساء على الفرش ولخرجتم الى الصعدات تجارون الى الله لوددت انی كنت شجرة تعضد

ابو الاشعث یعنے احمد بن مقدام نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عبد الرحمن طفاوی نے کہا حدیث کی ہمسے ہشام بن عروہ نے اپنے
باپ سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے جب یہ آیت نازل ہوئی وانذر عشیرتک الاقربین یعنے ای محمد عذاب الٰہی سے اپنے قریب برادری
والونکو ڈرا دے تو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ای صفیہ عبد المطلب کی بیٹی ای فاطمہ محمد کی بیٹی ای مطلب کی اولاد مین
بیشک مالک نہین تمھارے بچانیکا خدا کے عذاب سے کچھ بھی (مگر برادری کا حق ہی) سو تم میرے مال سے جو کچھ چاہو مانگو۔ اور اس باب
مین روایت ہی ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابی موسی سے رضی اللہ عنہم۔ حدیث عائشہؓ کی حسن ہی۔ اور روایت کیا ہی بعض نے ہشام بن عروہ
سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ **باب** اللہ تعالی کے ڈر سے رونے کی فضیلت کے بیان مین
حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے عبد الرحمن بن عبد اللہ مسعودی سے اُسنے محمد بن عبد الرحمن
سے اُسنے عیسی بن طلحہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ مرد کہ اللہ تعالی کے خوف سے رویا ہی
وہ آگ مین داخل نہین ہوگا یہانتک کہ دودھ پستان مین عود کرے یعنے جیسا کہ دودھ پستان مین جانا محال ہی ایسا ہی ایسے شخص کا آگ مین
جانا ممکن نہین۔ اور اللہ تعالی کے راستہ کا غبار اور دوزخ کا دھوان جمع نہین ہوگا یعنے جسنے اللہ تعالی کے راستہ مین جہاد کیا ہی وہ دوزخ مین
نہین جاویگا۔ اور اس باب مین روایت ہی ابی ریحانہ اور ابن عباس سے۔ یہ حدیث صحیح ہی اور محمد بن عبد الرحمن وہ آل طلحہ کا مولی ہی مدینے کا
رہنے والا ہی ثقہ ہی اس سے شعبہ اور سفیان ثوری نے روایت کی ہی **باب** نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے بیان مین کہ اگر تم
جانتے جو کچھ کہ مین جانتا ہون تو تم بہت تھوڑا ہنستے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا خبر دی ہمکو ابو احمد زبیری نے کہا حدیث
کی ہمسے اسرائیل نے ابراہیم بن مہاجر سے اُسنے مجاہد سے اُسنے مورق سے اُسنے ابی ذر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
مین ایسی چیزین دیکھتا ہون جو تم نہین دیکھتے اور ایسی باتین سنتا ہون جو تم نہین سنتے چرچراہٹ کیا ہی آسمان نے اور چرچراہٹ کرنا اسکے
لائق ہی کیونکہ اسمین چار انگلیون کی جگہ نہین مگر کہ فرشتہ اللہ تعالی کے سجدہ کی حالت مین وہان پیشانی رکھنے والا ہی۔ قسم ہی اللہ کی اگر تم جانتے
جو کچھ کہ مین جانتا ہون تو تم تھوڑا ہنستے اور بہت روتے۔ عورتون کے ساتھ فرشون پر مزے نہ اُڑاتے۔ اور جنگلون کی طرف نکل کر اللہ تعالی کو
بلند آوازون سے پکارتے رہتے۔ (ابوذر کہتا ہی) مین پسند کرتا ہون کہ مین ایسا درخت بنجاؤن کہ اسکو لوگ کاٹ ڈالتے

ؔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت نے ابتداء اسلام مین سب قریش کو مکے مین جمع کیا اور یہ حدیث فرمائی اس کتاب مین یہ حدیث مختصر ہی اور کتابون مین اس سے زیادہ
آئی ہی۔ اوپر سے نیچے تک سب ایک جدی برادر ذنکو علیحدہ علیحدہ نام لیکر حکم الٰہی سنایا یعنے بدون ایمان اور نیک عمل کے میری برادری پر گھمنڈ نہ کیجیو کہ بدون ایمان کے مین کسی کو
دوزخ سے نہین بچا سکتا باقی رہے گنہگار مسلمانونکی شفاعت سو خدا کی اجازت کے بعد البتہ ہوگی رہا برادری کا حق سو وہ بخوبی ادا ہوگا۔

وامر هذا حديث غريب حسن لا نعرفه من حديث الاعرج عن ابي هريرة الا من حديث محرز بن هارون وروى معمر
هذا الحديث عمن سمع سعيد المقبري عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا **باب** ما جاء في ذكر الموت
حدثنا محمود بن غيلان نا الفضل بن موسى عن محمد بن عمرو عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم اكثروا ذكر هاذم اللذات يعني الموت هذا حديث غريب حسن وفي الباب عن ابي سعيد **باب حدثنا**
هناد نا يحيى بن معين نا هشام بن يوسف نا عبد الله بن بحير انه سمع هانئا مولى عثمان قال كان عثمان اذا وقف على قبر بكى حتى يبل لحيته
فقيل له تذكر الجنة والنار فلا تبكي وتبكي من هذا فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان القبر اول منزل من منازل الآخرة فان نجا
منه فما بعده ايسر منه وان لم ينج منه فما بعده اشد منه قال وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما رأيت منظرا قط
الا القبر افظع منه هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث هشام بن يوسف **باب** من احب لقاء الله
احب الله لقاءه **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داود نا شعبة عن قتادة قال سمعت انسا يحدث عن عبادة بن الصامت
عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من احب لقاء الله احب الله لقاءه ومن كره لقاء الله كره الله لقاءه وفي الباب عن ابي هريرة
وعائشة وابي موسى وانس حديث عبادة حديث صحيح **باب** ما جاء في انذار النبي صلى الله عليه وسلم قومه **حدثنا**

اور بہت کم روی ہے۔ یہ حدیث غریب حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر بواسطہ اعرج کے ابی ہریرہ سے مگر طریق محرز بن ہارون
سے اور روایت کیا ہے معمر نے اس حدیث کو اس شخص سے کہ سنا اُسنے سعید مقبری سے اُسنے روایت کی ابی ہریرہ سے اُسنے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ **باب** موت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث
کی ہمسے فضل بن موسی نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے کہ لذتوں کی توڑنیوالی کو بہت یاد کیا کرو یعنے موت کو۔ یہ حدیث غریب حسن ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید سے
باب حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن معین نے کہا حدیث کی ہمسے ہشام بن یوسف نے
کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن بحیر نے یہ کہ سنا اُسنے ہانی سے جو مولی ہے عثمان کا کہا اُسنے حضرت عثمان جب کسی قبر پر کھڑے
ہوتے تو بہت روتے یہانتک کہ آپ کی ڈاڑھی مبارک تر ہو جاتی پس آپ سے کسی نے کہا آپ جنت اور دوزخ کا ذکر کرتے
ہیں تو نہیں روتے اور اس سے یعنے قبر دیکھکر روتے ہیں پس کہا حضرت عثمان نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ قبر آخرت کی منزلوں سے پہلی منزل ہے سو اگر اس سے نجات ہوئی تو جو کچھ بعد اسکے ہے وہ اس سے بہت آسان ہے اور اگر اس سے
نجات نہ ہوئی تو پھر جو کچھ بعد اسکے ہے وہ اس سے بہت سخت ہے۔ کہا حضرت عثمان نے اور فرمایا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
میں نے کوئی جگہ نہیں دیکھی مگر کہ قبر اس سے بہت سخت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ہشام بن یوسف سے
باب اس بیان میں کہ جو کوئی اللہ تعالی کے ملنے کو دوست رکھتا ہے اللہ تعالی اسکے ملنے کو دوست رکھتا ہے **حدیث**
کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے کہا سنا میں نے انس سے کہ حدیث
کرتا تھا عبادہ بن صامت سے اُسنے روایت کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو کوئی اللہ تعالی کے ملنے کو دوست رکھتا ہے اللہ تعالی
اسکے ملنے کو دوست رکھتا ہے۔ اور جو کوئی اللہ تعالی کے ملنے کو برا جانتا ہے اللہ تعالی اسکے ملنے کو برا جانتا ہے۔ اور اس باب میں روایت
ہے ابی ہریرہ اور عائشہ اور ابی موسی اور انس سے رضی اللہ عنہم۔ حدیث عبادہ کی صحیح ہے۔ **باب** بیان میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم
کے ڈرانیکے اپنی قوم کو عذاب الہی سے **حدیث** کی ہمسے

ف یعنے جو کوئی موت کو دوست رکھتا ہے اللہ تعالی اسکی ملاقات کو چاہتا ہے حضرت عائشہ یا کسی اور بی بی نے یہ حدیث سنکر کہا موت تو سب کو بری معلوم ہوتی ہے حضرت نے فرمایا اسکا یہ مطلب نہیں بلکہ جب ایماندار مرتا ہے تو اسوقت فرشتے اسکو خدا کی رضامندی اور کرم کی خوشی سنا دیتے ہیں بلکہ حدیث میں آیا ہے کہ فرشتے نہایت خوب شکل اسکے سامنے دور تک بیٹھ جاتے ہیں اور آہستہ آہستہ نزدیک آتے ہیں تو وہ اسوقت مومن خوشی سے یہ چاہتا ہے کہ میرے پاس سے تمام لوگ چلے جائیں اور وہ لوگ جو مجھے نظر آرہے ہیں میرے پاس آجاویں اسوقت مومن نہایت مشتاق خدا کے ملنے کا ہوتا ہے اور کافر کو مرتے وقت عذاب الہی نظر آتا ہے اور ہیبتناک فرشتے سامنے آتے ہیں تو کمبخت ڈر کر نفرت کرتا ہے اور خدا کے ملنے کو نہیں چاہتا ہے خلاصہ جواب کا یہ ہوا کہ زندگی میں جو موت بری اور مکروہ معلوم ہوتی ہے اسکا کچھ عذاب نہیں مرتے وقت کا اعتبار ہے سو ایماندار اسوقت مشتاق ہوتا ہے اور کافر [illegible]

باب ما جاء فی قلة الکلام **حدثنا** هناد نا عبدة عن محمد بن عمرو ثنی ابی عن جدی قال سمعت بلال بن الحارث المزنی صاحب رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان احدکم لیتکلم بالکلمة من رضوان الله ما یظن ان تبلغ ما بلغت فیکتب الله له بها رضوانه الی یوم یلقاه وان احدکم لیتکلم بالکلمة من سخط الله ما یظن ان تبلغ ما بلغت فیکتب الله علیه بها سخطه الی یوم یلقاه وفی الباب عن ام حبیبة هذا حدیث حسن صحیح هکذا روی غیر واحد عن محمد بن عمرو نحو هذا وقالوا عن محمد بن عمرو عن ابیه عن جده عن بلال بن الحارث وروی مالک بن انس هذا الحدیث عن محمد بن عمرو عن ابیه عن بلال بن الحارث ولم یذکر فیه عن جده **باب** ما جاء فی هوان الدنیا علی الله **حدثنا** قتیبة نا عبد الحمید بن سلیمن عن ابی حازم عن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو کانت الدنیا تعدل عند الله جناح بعوضة ما سقی کافرا منها شربة ماء وفی الباب عن ابی هریرة هذا حدیث صحیح غریب من هذا الوجه **حدثنا** سوید بن نصر نا عبد الله بن المبارک عن مجالد عن قیس بن ابی حازم عن المستورد بن شداد قال کنت مع الرکب الذین وقفوا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم علی السخلة المیتة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اترون هذه هانت علی اهلها حین القوها قالوا من هوانها القوها یا رسول الله قال الدنیا اهون علی الله من هذه علی اهلها وفی الباب عن جابر وابن عمر حدیث المستورد حدیث حسن

باب کم کلام کرنیکے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے محمد بن عمرو سے کہا حدیث کی مجھسے میرے باپ نے میرے دادا سے کہا اُسنے سنا میں نے بلال بن حارث مزنی سے جو صاحب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے کہتا سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے البتہ کوئی تم میں سے (بعض اوقات) اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی ایسی بات کرتا ہے کہ گمان نہیں کرتا کہ جس مرتبے تک اُسنے اسکو پہونچایا ہے پہونچا لی کی سو اللہ تعالیٰ اسکے واسطے بباعث اس کلام کے اپنی رضامندی اسپر دن تک لکھدیتا ہے کہ جسمیں اس سے ملاقات کریگا یعنے قیامت تک۔ اور کوئی تم میں سے (بعض اوقات) اللہ تعالیٰ کے غصے کی ایسی بات کرتا ہے کہ گمان نہیں کرتا کہ جس ذلت تک اُسنے اسکو پہونچایا ہے پہونچا ئیگی۔ سو اللہ تعالیٰ اُسپر بباعث اس کلام کے اپنا غصہ لکھدیتا ہے اُس دن تک کہ جسمیں اُس سے ملاقات کریگا۔ اور اس باب میں روایت ہے ام حبیبہ سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ایسا ہی کئی ایک نے محمد بن عمرو سے مثل اسکے روایت کی ہے اور کہا اُنھوں نے یہ روایت ہے محمد بن عمرو سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے اُسنے بلال بن حارث سے۔ اور روایت کیا ہے مالک بن انس نے اس حدیث کو محمد بن عمرو سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے بلال بن حارث سے اور اُسنے اس روایت میں اسکے دادا کا ذکر نہیں کیا۔ **باب** اس بیان میں کہ دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت ذلیل ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الحمید بن سلیمان نے ابی حازم سے اُسنے سہل بن سعد سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک پر مچھر کے برابر ہوتی تو کافر کو ایک گھونٹ پانی کا بھی اس سے نصیب نہ ہوتا۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ حدیث اس طریق سے صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے مجالد سے اُسنے قیس بن ابی حازم سے اُسنے مستورد بن شداد سے کہا اُسنے میں اُن سواروں کے ساتھ تھا جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھیڑ کے بچے مردہ پر کھڑے ہوے تھے پس فرمایا آنحضرت نے کیا تم اسکو دیکھتے ہو کہ یہ اپنے مالکوں پر ذلیل ہوگئی ہے جبکہ اُنھوں نے اسکو پھینکدیا ہے کہا لوگوں نے بباعث ذلت کے اُنھوں نے اسکو پھینکدیا ہے یا رسول اللہ فرمایا آپ نے دنیا اللہ تعالیٰ پر بہت ذلیل ہے بہ نسبت اسکے جو اپنے مالکوں پر ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے جابر اور ابن عمر سے حدیث مستورد کی حسن ہے

لہ حاصل اسکا یہ ہے کہ بعض وقت آدمی ایسی بات کرتا ہے کہ اسکو خبر نہیں ہوتی کہ یہ بات اس مرتبے کی ہے یعنے بیقدر سمجھکر یا ادنے بات خیال کرکے اپنی زبان سے نکال دیتا ہے مگر چونکہ وہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک بڑی قدر کی بات ہوتی ہے اسلئے ایسے مرتبے پر پہونچاتا ہے کہ اسکو خبر ہی نہیں ہوتی اسیطرح سے بعض اوقات آدمی کوئی بری بات حقیر سمجھکر اپنی زبان سے نکال دیتا ہے یعنے بے پروائی سے اپنی زبان سے نکال دیتا ہے مگر چونکہ وہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک بہت بری بات ہوتی ہے اسلئے ایسی ذلت تک پہونچاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا اُسپر قیامت تک ممکن ہی نہیں غرض یہ کہ آدمی کو چاہیئے کہ ہر وقت کلام کا لحاظ رکھے ایسا نہ ہو کہ اسکے منھ سے ایسی بری بات نکلجائے ۱۲۱۲

وفی الباب عن عائشة وابی هریرة وابن عباس وانس هذا حدیث حسن غریب ویروی من غیر هذا الوجه ان اباذر قال لوددت
انی کنت شجرة تعضد ویروی عن ابی ذر موقوفا **حدثنا** ابو حفص عمرو بن علی نا عبد الوهاب الثقفی عن محمد بن عمرو عن ابی سلمة
عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا هذا حدیث صحیح **باب**
ما جاء من تکلم بالکلمة لیضحك الناس **حدثنا** محمد بن بشار نا ابن ابی عدی عن محمد بن اسحق ثنی محمد بن ابراهیم عن عیسی بن طلحة
عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الرجل لیتکلم بالکلمة لا یری بها بأسا یهوی بها سبعین خریفا فی النار هذا
حدیث حسن غریب من هذا الوجه **حدثنا** بندار نا یحیی بن سعید نا بهز بن حکیم ثنی ابی عن جدی قال سمعت النبی صلی الله
علیه وسلم یقول ویل للذی یحدث بالحدیث لیضحك به القوم فیکذب ویل له ویل له وفی الباب عن ابی هریرة هذا حدیث حسن
باب حدثنا سلیمن بن عبد الجبار البغدادی نا عمر بن حفص بن غیاث ثنی ابی عن الاعمش عن انس بن مالك
قال توفی رجل من اصحابه فقال یعنی رجلا ابشر بالجنة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اولا تدری فلعله تکلم فیما لا یعنیه
او بخل بما لا ینقصه هذا حدیث غریب **حدثنا** احمد بن نصر النیسابوری وغیر واحد قالوا نا ابو مسهر عن اسمعیل بن
عبد الله بن سماعة عن الاوزاعی عن قرة عن الزهری عن ابی سلمة عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من حسن
اسلام المرء ترکه ما لا یعنیه هذا حدیث غریب لا نعرفه من حدیث ابی سلمة عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم
الا من هذا الوجه **ثنا** قتیبة نا مالك بن انس عن الزهری عن علی بن الحسین قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان من
حسن اسلام المرء ترکه ما لا یعنیه هکذا روی غیر واحد من اصحاب الزهری عن الزهری عن علی بن الحسین عن النبی صلی الله علیه وسلم نحو حدیث مالك

اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور انس سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور غیر اس طریق
سے مروی ہے کہا ابوذر نے میں دوست رکھتا ہوں کہ میں ایسا درخت ہوتا کہ لوگ اسکو کاٹتے اور ابوذر سے موقوفا بھی مروی ہے
حدیث کی ہمسے ابو حفص بیٹے عمرو بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوہاب ثقفی نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے
ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر تم جانتے جو کچھ کہ میں جانتا ہوں تو تم بہت تھوڑا ہنستے اور بہت
روتے یہ حدیث صحیح ہے۔ **باب** اُس شخص کے بیان میں جو لوگوں کو باتیں کرکے ہنسائے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا
حدیث کی ہمسے ابن ابی عدی نے محمد بن اسحاق سے کہا حدیث کی مجھے محمد بن ابراہیم نے عیسی بن طلحہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا
اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آدمی (بعض اوقات) ایسی بات کرتا ہے کہ اُسمیں کچھ خوف نہیں دیکھتا حالانکہ بسبب اُسکے ستر
خریف آگ کے نیچے چلا جاتا ہے۔ یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے
کہا حدیث کی ہمسے بہز بن حکیم نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے میرے دادا سے کہا اُسنے سنا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرماتے ہلاکت ہے اُس شخص کے لئے جو لوگونکو ہنسانیکے واسطے باتیں کرتا ہے اور جھوٹ بولتا ہے ہلاکت ہے اُسکے لئے ہلاکت ہے اُسکے لئے اور اس باب
میں روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ حدیث حسن ہے **باب حدیث** کی ہمسے سلیمان بن عبد الجبار بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن حفص
بن غیاث نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے اعمش سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے ایک مرد اُسکے اصحاب سے مرگیا تو ایک مرد نے
کہا تجھے جنت کی بشارت ہو پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تو یہ بات کرتا ہے اور تو جانتا نہیں کہ شاید اُسنے ایسی بات کی ہو جو بیفائدہ ہو یا
اُسنے ایسی چیز میں بخل کیا ہو جو ناقص نہیں ہوتی (یعنی عام ہے مال اور مسائل کو) یہ حدیث غریب ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن نصر نیشاپوری اور کئی ایک نے
کہا اُنھوں نے حدیث کی ہمسے ابو مسہر نے اسمعیل بن عبد اللہ بن سماعہ سے اُسنے اوزاعی سے اُسنے قرہ سے اُسنے زہری سے اُسنے ابی سلمہ سے
اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیفائدہ باتوں کا ترک کرنا آدمی کے نیک اسلام سے ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے
ہم اسکو طریق ابی سلمہ سے جو روایت کرتا ہے ابو ہریرہ سے وہ روایت کرتا ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مگر اسی وجہ سے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث
کی ہمسے مالک بن انس نے زہری سے اُسنے علی بن حسین سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیفائدہ باتوں کا ترک کرنا آدمی کے نیک اسلام سے
ہے ایسا ہی زہری کے کئی شاگردوں نے زہری سے روایت کی ہے اُسنے علی بن حسین سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث مالک کے

ولم یرزقه علما یخبط فی ماله بغیر علم لا یتقی فیه ربه ولا یصل فیه رحمه ولا یعلم لله فیه حقا فهو باخبث المنازل وعبد لم یرزقه الله مالا ولا علما فهو یقول لو ان لی مالا لعملت فیه بعمل فلان فهو بنیته فوزرهما سواء هذا حدیث حسن صحیح

باب ما جاء فی هم الدنیا وحبها **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدی نا سفیان عن بشیر ابی اسمعیل عن سیار عن طارق بن شهاب عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من نزلت به فاقة فانزلها بالناس لم تسد فاقته ومن نزلت به فاقة فانزلها بالله فیوشك الله له برزق عاجل او آجل هذا حدیث حسن صحیح غریب **حدثنا** محمود بن غیلان نا عبد الرزاق نا سفیان عن منصور والاعمش عن ابی وائل قال جاء معویة الی ابی هاشم بن عتبة وهو مریض یعوده فقال یا خال ما یبکیك اوجع یشئزك او حرص علی الدنیا قال کل لا ولکن رسول الله صلی الله علیه وسلم عهد الی عهدا لم آخذ به قال انما یکفیك من جمع المال خادم ومرکب فی سبیل الله واجدنی الیوم قد جمعت وقد رواه زائدة وعبیدة بن حمید عن منصور عن ابی وائل عن سمرة بن سهم قال دخل معویة علی ابی هاشم بن عتبة فذکر نحوه وفی الباب عن بریدة الاسلمی عن النبی صلی الله علیه وسلم **حدثنا** محمود بن غیلان نا وکیع نا سفیان عن الاعمش عن شمر بن عطیة عن المغیرة بن سعد بن الاخرم عن ابیه عن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تتخذوا الضیعة فترغبوا فی الدنیا هذا حدیث حسن **باب** ما جاء فی طول العمر للمؤمن **حدثنا** ابو کریب نا زید بن حباب عن معویة بن صالح عن عمرو بن قیس عن عبد الله بن قیس ان اعرابیا قال یا رسول الله من خیر الناس قال من طال عمره وحسن عمله وفی الباب

اور علم نہیں دیا وہ اپنے مال میں بغیر سمجھے کے تصرف کرتا ہے اسکے حق میں اپنے رب سے نہیں ڈرتا اور نہ اپنے قبیلے سے مواصلت کرتا ہے اور نہیں جانتا کہ اللہ تعالی کا اسمیں حق ہے سو یہ شخص سب سے بدتر مرتبے پر ہے اور چوتھے وہ آدمی کہ اسکو اللہ تعالی نے مال اور علم دونوں نہیں دیے سو وہ کہتا ہے اگر میرے لئے مال ہو تو میں بھی فلانے کی طرح عمل کروں (یعنے اس مال کو اس شخص کی طرح برے کاموں میں صرف کروں) سو یہ بھی اپنی نیت پر ہے اور گناہ ان دونوں کا برابر ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** دنیا کے غم اور اسکی محبت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے بشیر ابی اسمعیل سے اُسنے سیار سے اُسنے طارق بن شہاب سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو تنگی پہونچی اور اُسنے اسکو لوگوں سے بیان کیا تو اسکی تنگی بند نہیں ہوتی اور جسکو تنگی پہونچی اور اُسنے اسکو اللہ ہی کے ساتھ بیان کیا پس امید ہے کہ اسکو اللہ تعالی جلدی یا دیر سے رزق نصیب کریگا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے منصور اور اعمش سے انھوں نے ابی وائل سے کہا اُسنے معاویہ ابی ہاشم بن عتبہ کے پاس اُسکی عیادت کے لئے آیا اس حالت میں کہ وہ بیمار تھا پس کہا اُسنے ای میرے ماموں کس چیز نے تجھے رلایا ہے کیا تجھے درد ہے کہ بے آرام کر رہا ہے یا دنیا کی حرص ہے کہا اُسنے یہ دونوں باتیں نہیں لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ ایک عہد کیا تھا کہ میں نے اسکو پکڑا نہیں یعنے اسپر قائم نہیں رہا فرمایا تھا آپ نے کافی ہے تجھے مال کے جمع کرنے میں سے ایک خادم اور ایک سواری اللہ تعالی کے راستہ میں یعنے تجھے ایک خادم اور ایک سواری جہاد کے واسطے مال کی جمعیت سے کافی ہے زیادہ مال کے جمع کرنے کی حاجت نہیں اور میں آج کے دن اپنے پاس بہت مال جمع پاتا ہوں اور روایت کیا اسکو زائدہ اور عبیدہ بن حمید نے منصور سے اُسنے ابی وائل سے اُسنے سمرہ بن سہم سے کہ کہا اُسنے معاویہ ابی ہاشم بن عتبہ پر داخل ہوا پس اسکے مثل ذکر کیا۔ اور اس باب میں روایت ہے بواسطہ بریدہ اسلمی کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اعمش سے اُسنے شمر بن عطیہ سے اُسنے مغیرہ بن سعد بن اخرم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبد اللہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسباب حاصل نہ کرو سو تم دنیا میں رغبت کروگے یہ حدیث حسن ہے **باب** مومن کی بڑی عمر کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے معاویہ بن صالح سے اُسنے عمرو بن قیس سے اُسنے عبد اللہ بن قیس سے یہ کہ ایک اعرابی نے کہا یا رسول اللہ کون سب لوگوں سے بہتر ہے فرمایا آپ نے جسکی عمر بڑی ہو اور عمل نیک ہوں۔ اور اس باب میں روایت ہے

حدثنا محمد بن حاتم المؤدب نا علی بن ثابت نا عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان قال سمعت عطاء بن قرة قال سمعت عبد الله بن ضمرة قال سمعت ابا هريرة يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الدنيا ملعونة ملعون ما فيها الا ذكر الله وما والاه وعالم او متعلم هذا حديث حسن غريب **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد ثنا اسمعيل بن ابي خالد اخبرني قيس بن ابي حازم قال سمعت مستورد اخا بني فهر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما الدنيا في الاخرة الا مثل ما يجعل احدكم اصبعه في اليم فلينظر بماذا ترجع هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء ان الدنيا سجن المؤمن وجنة الكافر **حدثنا** قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الدنيا سجن المؤمن وجنة الكافر هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن عبد الله بن عمرو **باب** ما جاء مثل الدنيا مثل اربعة نفر **حدثنا** محمد بن اسمعيل نا ابو نعيم نا عبادة بن مسلم نا يونس بن خباب عن سعيد الطائي ابي البختري انه قال ثني ابو كبشة الانماري انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ثلاث اقسم عليهن واحدثكم حديثا فاحفظوه قال ما نقص مال عبد من صدقة ولا ظلم عبد مظلمة صبر عليها الا زاده الله عزا ولا فتح عبد باب مسئلة الا فتح الله عليه باب فقر او كلمة نحوها واحدثكم حديثا فاحفظوه فقال انما الدنيا لاربعة نفر عبد رزقه الله مالا وعلما فهو يتقي ربه فيه ويصل به رحمه ويعلم لله فيه حقا فهذا بافضل المنازل وعبد رزقه الله علما ولم يرزقه مالا فهو صادق النية يقول لو ان لي مالا لعملت بعمل فلان فهو بنيته فاجرهما سواء وعبد رزقه الله مالا

حدیث کی ہم سے محمد بن حاتم مؤدب نے کہا حدیث کی ہم سے علی بن ثابت نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان نے کہا سنا میں نے عطاء بن قرہ سے کہا سنا میں نے عبد اللہ بن ضمرہ سے کہا سنا میں نے ابا ہریرہ سے کہ کہتا سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے "بیشک دنیا ملعون ہے جو چیز اسمیں ہے وہ بھی ملعون ہے مگر اللہ کا ذکر اور جسکو وہ دوست رکھے اور عالم یا متعلم۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن سعید نے کہا حدیث کی ہم سے اسمعیل بن ابی خالد نے کہا خبر دی مجھے قیس بن ابی حازم نے کہا سنا میں نے مستورد سے جو بھائی بنی فہر کا ہے کہا اسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے دنیا مقابلہ آخرت کے مگر مثل اسکے کہ کوئی تم میں سے اپنی انگلی دریا میں ڈالدے پھر دیکھے کہ وہ کس چیز کے ساتھ نکلتی ہے۱؎ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ دنیا مومن کے لئے قید ہے اور کافر کے لئے جنت **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے عبد العزیز بن محمد نے علاء بن عبد الرحمن سے اسنے اپنے باپ سے اسنے ابی ہریرہ سے کہا اسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جنت۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے **باب** اس بیان میں کہ مثال دنیا کی مثال چار آدمیوں کی ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن اسمعیل نے کہا حدیث کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث کی ہم سے عبادہ بن مسلم نے کہا حدیث کی ہم سے یونس بن خباب نے سعید طائی ابی البختری سے یہ کہ کہا اسنے حدیث کی مجھے ابو کبشہ انماری نے یہ کہ سنا اسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تین چیزوں کی میں تمکو قسم دیتا ہوں اور ایک حدیث تمسے بیان کرتا ہوں سو تم اسکو یاد رکھو فرمایا آپ نے آدمی کا مال بباعث صدقہ کے کم نہیں ہوتا اور نہ کسی آدمی پر ظلم ہوا کہ جسپر اسنے صبر کیا مگر اللہ تعالی اسکی عزت زیادہ کرتا ہے اور کسی آدمی نے دروازہ سوال کا نہیں کھولا مگر کہ اللہ تعالی اسپر دروازہ فقر کا کھول دیتا ہے یا کوئی اور کلمہ مثل اسکے آپ نے فرمایا ہے۔ اور میں تمسے حدیث بیان کرتا ہوں سو تم اسکو یاد رکھو پس فرمایا آپ نے دنیا تو چار آدمیوں کے واسطے ہے ایک وہ آدمی کہ جسکو اللہ تعالی نے مال اور علم دیا سو وہ اسکے حق میں اپنے رب سے ڈرتا ہے اور ساتھ اسکے قبیلے سے مواصلت کرتا ہے اور جانتا ہے کہ اللہ تعالی کا اسمیں حق ہے پس یہ شخص سب سے افضل مرتبے پر ہے۔ اور دوسرے وہ آدمی کہ جسکو اللہ تعالی نے علم دیا ہے اور مال نہیں دیا اور نیت اسکی صادق ہے کہتا ہے کہ اگر میرے لئے مال ہو تو میں بھی فلانے کی طرح عمل کروں (یعنے اس مال کو ایسا ہی صرف کیا کروں جیسے کہ وہ صرف کرتا ہے) سو یہ شخص اپنی نیت پر ہے اور اجر ان دونوں کا برابر ہے۔ اور تیسرے وہ آدمی کہ جسکو اللہ تعالی نے مال دیا ہے

۱؎ یعنے دنیا کی قدر آخرت کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے کہ کوئی انگلی دریا میں ڈالدے اور پھر نکال کر دیکھے کہ کیا اسکو کچھ چیز لگی ہے یعنے کوئی چیز اسکے ساتھ نہیں لگتی آپکی یہ غرض ہے کہ دنیا کی قدر آخرت کے مقابلہ میں کچھ نہیں

عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه وقد روى هذا الحديث الاعمش عن مجاهد عن ابن عمر نحوه **حدثنا** سويد نا
عبد الله عن حماد بن سلمة عن عبيد الله بن ابي بكر بن انس عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا ابن
آدم وهذا اجله ووضع يده عند قفاه ثم بسطها فقال وثم امله وثم امله وفي الباب عن ابي سعيد هذا حديث حسن صحيح
حدثنا هناد نا ابو معوية عن الاعمش عن ابي السفر عن عبد الله بن عمرو قال مر علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن نعالج
خصا لنا فقال ما هذا فقلنا قد وهى فنحن نصلحه فقال ما ارى الامر الا اعجل من ذلك هذا حديث حسن صحيح وابو السفر سعيد بن
يحمد ويقال ابن احمد الثوري **باب** ما جاء ان فتنة هذه الامة في المال **حدثنا** احمد بن منيع نا الحسن بن سوار نا الليث
بن سعد عن معوية بن صالح عن عبد الرحمن بن جبير بن نفير حدثه عن ابيه عن كعب بن عياض قال سمعت النبي صلى الله عليه
وسلم يقول ان لكل امة فتنة وفتنة امتي المال هذا حديث حسن صحيح غريب انما نعرفه من حديث معوية بن صالح **باب**
ما جاء لو كان لابن آدم واديان من مال لابتغى ثالثا **حدثنا** عبد الله بن ابي زياد نا يعقوب بن ابراهيم بن سعد نا ابي عن صالح
بن كيسان عن ابن شهاب عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كان لابن آدم واديا من ذهب لاحب ان يكون
له ثانيا ولا يملأ فاه الا التراب ويتوب الله على من تاب وفي الباب عن ابي بن كعب وابي سعيد وعائشة وابن الزبير وابي واقد وجابر
وابن عباس وابي هريرة هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه **باب** ما جاء قلب الشيخ شاب على حب اثنتين **حدثنا**
قتيبة نا الليث عن ابن عجلان عن القعقاع بن حكيم عن ابي صالح عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال قلب الشيخ شاب على حب اثنتين
طول الحيوة وكثرة المال وفي الباب عن انس هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** قتيبة نا ابو عوانة عن قتادة عن انس بن مالك
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور روایت کیا ہی اس حدیث کو اعمش نے مجاہد سے اُسنے ابن عمر سے مثل اسکے **حدیث**
کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ نے حماد بن سلمہ سے اُسنے عبید اللہ بن ابی بکر بن انس سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ ابن آدم ہی اور یہ اسکی موت ہی اور آپ نے اپنا دست مبارک اسکی پیٹھ پر رکھا پھر اسکو دراز کیا اور فرمایا اور اسجگہ
امید اسکی ہی اور اسجگہ امید اسکی ہی اور اس باب میں روایت ہی ابی سعید سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی
ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابی السفر سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمپر گذرے اس حالت میں
کہ ہم اپنے گھر کی مرمت کر رہے تھے سو فرمایا آپ نے یہ کیا ہی ہمنے کہا یہ ناقص ہو گیا ہی سو ہم اسکی درستی کر رہے ہیں پھر فرمایا آپ نے میں نہیں دیکھتا
گیا موت مگر بہت جلد کرنے والی ہی اس سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور ابو السفر وہ سعید بن یحمد ہی اور کہا گیا وہ ابن احمد ثوری ہی **باب**
اس بیان میں کہ فتنہ اس امت کا مال میں ہی **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے حسن بن سوار نے کہا حدیث کی ہمسے لیث
بن سعد نے معاویہ بن صالح سے اُسنے عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر سے حدیث کی ہی اُسنے اسکو اپنے باپ سے اُسنے کعب بن عیاض سے کہا
اُسنے سنا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے ہر امت کے لئے فتنہ ہی اور فتنہ امت میری کا مال ہی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی ہمنو
اسکو فقط طریق معاویہ بن صالح سے ہی پہچانتے ہیں **باب** اگر ابن آدم کے لئے دو جنگل ہوں مال سے تو طلب کرتا ہی تیسرے کو **حدیث**
کی ہمسے عبد اللہ بن ابی زیاد نے کہا حدیث کی ہمسے یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے صالح بن کیسان سے اُسنے
ابن شہاب سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر ابن آدم کے لئے ایک وادی ہو سونے سے البتہ دوست
رکھتا ہی کہ اسکے لئے دوسرا بھی ہو اور سوائے مٹی کے اسکے منہ کو کوئی چیز پر نہیں کرتی اور رجوع کرتا ہی اللہ اسپر جو توبہ کرتا ہی۔ اور اس باب میں
روایت ہی ابی بن کعب اور ابی سعید اور عائشہ اور ابن زبیر اور ابی واقد اور جابر اور ابن عباس اور ابی ہریرہ سے۔ یہ حدیث اس وجہ سے حسن صحیح غریب ہی
باب اس بیان میں کہ بوڑھے کا دل دو چیزوں کی محبت پر جوان ہی **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن عجلان سے اُسنے قعقاع
بن حکیم سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا بوڑھے کا دل دو چیزوں کی محبت پر جوان ہی طول حیات پر اور کثرت مال پر۔ اور اس باب میں
روایت ہی انس سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے قتادہ سے اُسنے انس بن مالک سے یہ کہ رسول اللہ صلعم نے

عن ابی هريرة وجابر هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه **ثنا** ابو حفص عمرو بن علی نا خالد بن الحارث نا شعبة عن
علی بن زید عن عبد الرحمٰن بن ابی بكرة عن ابيه ان رجلا قال يا رسول الله ای الناس خير قال من طال عمره وحسن عمله قال
فای الناس شر قال من طال عمره وساء عمله هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء فی اعمار هذه الامة ما بين الستين
الی سبعين **حدثنا** ابراهيم بن سعيد الجوهری نا محمد بن ربيعة عن كامل ابی العلاء عن ابی صالح عن ابی هريرة قال قال
رسول الله صلی الله عليه وسلم عمر امتی من ستين سنة الی سبعين هذا حديث حسن غريب من حديث ابی صالح عن ابی هريرة
وقد روی من غير وجه عن ابی هريرة **باب** ما جاء فی تقارب الزمن وقصر الامل **حدثنا** عباس بن محمد الدوری نا
خالد بن مخلد نا عبد الله بن عمر عن سعد بن سعيد الانصاری عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم
لا تقوم الساعة حتی يتقارب الزمان ويكون السنة كالشهر والشهر كالجمعة وتكون الجمعة كاليوم ويكون اليوم كالساعة و
تكون الساعة كالضرمة بالنار هذا حديث غريب من هذا الوجه وسعد بن سعيد هو اخو يحيی بن سعيد الانصاری **باب**
ما جاء فی قصر الامل **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو احمد نا سفيان عن ليث عن مجاهد عن ابن عمر قال اخذ رسول الله صلی
الله عليه وسلم ببعض جسدی قال كن فی الدنيا كانك غريب او عابر سبيل وعد نفسك من اهل القبور فقال لی ابن عمر اذا اصبحت
فلا تحدث نفسك بالمساء واذا امسيت فلا تحدث نفسك بالصباح وخذ من صحتك قبل سقمك ومن حياتك قبل موتك
فانك لا تدری يا عبد الله ما اسمك غدا **حدثنا** احمد بن عبدة الضبی البصری نا حماد بن زيد عن ليث عن مجاهد

ابی ہریرہ اور جابر سے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔ **حدیث** کی ہمسے ابو حفص یعنے عمرو بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے خالد
بن حارث نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے علی بن زید سے اُسنے عبد الرحمٰن بن ابی بکرہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہ ایک مرد نے کہا
یا رسول اللہ کونسا شخص آدمیوں سے بہتر ہے فرمایا آپ نے جسکی عمر بڑی ہو اور عمل نیک ہوں کہا اُسنے اور کون آدمیوں سے برا ہے
فرمایا آپ نے جسکی عمر بڑی ہو اور عمل برے ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ عمریں اس امت کی درمیان ساٹھ اور
ستر کے ہیں **حدیث** کی ہمسے ابراہیم بن سعید جوہری نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن ربیعہ نے کامل ابی العلاء سے اُسنے ابی صالح سے
اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عمر میری امت کی ساٹھ سے ستر تک ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے طریق
ابی صالح سے جو راوی ہے ابی ہریرہ سے اور کئی وجہ سے ابو ہریرہ سے مروی ہے۔ **باب** زمانہ کے قرب اور امیدوں کے چھوٹا ہونے کے
بیان میں **حدیث** کی ہمسے عباس بن محمد دوری نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن مخلد نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن عمر نے سعد بن
سعید انصاری سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت قائم نہ ہوگی جبتک زمانہ متقارب نہ ہو
اور ہوگا سال مثل مہینے کے اور مہینہ مثل جمعہ کے اور ہوگا جمعہ مثل ایک دن کے اور ہوگا دن مثل ایک ساعت کے اور ہوگی ساعت مثل
ایکدفعہ بھڑکنے آگ کے۔ یہ حدیث اس وجہ سے غریب ہے اور سعد بن سعید وہ بھائی یحیی بن سعید انصاری کا ہے۔ **باب** امیدوں کے منقطع
ہونیکے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے لیث سے اُسنے
مجاہد سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے بعض جسم یعنے کاندھے کو پکڑ کر فرمایا دنیا میں اسطرح رہ گویا کہ تو
غریب ہے یا گذرنیوالا راستہ کا یعنے مسافر اور اپنے نفس کو اہل قبور سے شمار کر اور فرمایا مجھے ای ابن عمر جب تو صبح کرے تو اپنے نفس سے شام کا
ذکر مت کر اور جب تو شام کرے تو اپنے نفس سے صبح کا ذکر مت کر اور پکڑ اپنی صحت کو پہلے اپنی بیماری کے اور زندگی کو پہلے اپنی موت
کے یعنے زندگی اور صحت میں آخرت کا خرچ تیار کر کیونکہ تو ای عبد اللہ نہیں جانتا کہ کل تیرا کیا نام ہوگا یعنے تجھے معلوم نہیں کہ تو کل کس نام سے پکارا
جائیگا یعنے زندہ یا مردہ عاصی یا مطیع **حدیث** کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے لیث سے اُسنے مجاہد سے

[1] مراد اس سے یہ ہے کہ زمانہ خوشی سے گذریگا اسواسطے لمبا معلوم نہ ہوگا اور ظاہر ہے کہ خوشی کے دن کم ہی ہوتے ہیں مراد اس سے یہی ہے کہ عمریں کم ہوجاوینگی اور برکت بھی کم ہوگی یا یہ معنے ہیں چونکہ آدمی مصیبتوں اور حادثوں میں
مشغول ہونگے اس سبب سے انکو معلوم نہ ہوگا کہ زمانہ کسطرح گذرتا ہے اگر یہ معنے لیے جاویں تو حدیث کی مطابقت باب کے دوسرے جزء سے ہوسکتی ہے ورنہ نہیں کیونکہ ایسے زمانہ میں امیدیں سب منقطع ہوجاتی ہیں
بخلاف زمانہ سرور کے۔ اور اگر یہ کہا جاوے کہ قصر الامل کے واسطے مصنف نے علحدہ باب منعقد کیا ہے اور اس باب میں اس لفظ کا ذکر سہو قلم یا سہو کاتب ہے تو دونوں معنے حدیث کے درست ہوسکتے ہیں ۱۲

نا ابن المبارك عن حيوة بن شريح عن بكر بن عمرو عن عبد الله بن هبيرة عن ابی تميم الجيشانی عن عمر بن الخطاب قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم لو انكم كنتم توكلون على الله حق توكله لرزقتم كما ترزق الطير تغدو اخماصا وتروح بطانا هذا حديث حسن صحيح لا نعرفه الا من هذا الوجه وابو تميم الجيشانی اسمه عبد الله بن مالك **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو داؤد نا حماد بن سلمة عن ثابت عن انس بن مالك قال كان اخوان على عهد رسول الله صلی الله عليه وسلم فكان احدهما يأتی النبی صلی الله عليه وسلم والآخر يحترف فشكا المحترف اخاه الى النبی صلی الله عليه وسلم فقال لعلك ترزق به **حدثنا** عمرو بن مالك و محمود بن خداش البغدادی قالا نا مروان بن معوية نا عبد الرحمن بن ابی شميلة الانصاری عن سلمة بن عبيد الله بن محصن الخطمی عن ابيه وكانت له صحبة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم من اصبح منكم آمنا فی سربه معافی فی جسده عنده قوت يومه فكانما حيزت له الدنيا هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث مروان بن معوية قوله حيزت يعنی جمعت **حدثنا** محمد بن اسمٰعيل نا الحميدی نا مروان بن معوية نحوه

باب ماجاء فی الكفاف والصبر عليه

حدثنا سويد بن نصر نا عبد الله بن المبارك عن يحيی بن ايوب عن عبيد الله بن زحر عن علی بن يزيد عن القسم ابی عبد الرحمٰن عن ابی امامة عن النبی صلی الله عليه وسلم قال ان اغبط اوليائی عندی لمؤمن خفيف الحاذ ذو حظ من الصلوٰة احسن عبادة ربه واطاعه فی السر وكان غامضا فی الناس لا يشار اليه بالاصابع وكان رزقه كفافا فصبر على ذلك ثم نقر بيده فقال عجلت منيته قلت بواكيه قل تراثه وبهذا الاسناد عن النبی صلی الله عليه وسلم قال عرض علی ربی ليجعل لی بطحاء مكة ذهبا قلت لا يارب ولكن

کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے حیوہ بن شریح سے اُسنے بکر بن عمرو سے اُسنے عبد اللہ بن ہبیرہ سے اُسنے ابی تمیم جیشانی سے اُسنے عمر بن خطاب سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر تم اللہ تعالیٰ پر توکل رکھتے حق اسکے توکل کا یعنے پورا توکل تو تم ضرور رزق دیے جاتے جیسا کہ جانور رزق دیے جاتے ہیں صبح کرتے ہیں اس حالت میں کہ بھوکے ہوتے ہیں اور شام کرتے ہیں اس حالت میں کہ پر ہوتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے۔ اور ابو تمیم جیشانی کا نام عبد اللہ بن مالک ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے ثابت سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو بھائی تھے پس ایک اُن دونوں میں سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا تھا اور دوسرا کسب کرتا تھا سو کسب کرنیوالے نے اپنے بھائی کی شکایت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کی پس فرمایا آپ نے شائد تو اسی کے سبب سے رزق دیا جاتا ہوگا **حدیث** کی ہمسے عمرو بن مالک اور محمود بن خداش بغدادی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے مروان بن معاویہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن ابی شمیلہ انصاری نے سلمہ بن عبید اللہ بن محصن خطمی سے اُسنے اپنے باپ سے اور اسکو آنحضرت کی صحبت تھی کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی تم میں سے صبح کرے اس حالت میں کہ اسکے دل میں امن ہو اور اسکے جسم میں تندرستی ہو اسکے پاس اس دن کا کھانا ہو تو گویا اسکے لئے دنیا جمع کی گئی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق مروان بن معاویہ سے قولہ حیزت کے معنے جمعت کے ہیں **حدیث** کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہمسے حمیدی نے کہا حدیث کی ہمسے مروان بن معاویہ نے مثل اسکے۔

باب رزق کافی[1] اور اسپر صبر کرنیکے بیان میں

حدیث کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے اُسنے یحییٰ بن ایوب سے اُسنے عبید اللہ بن زحر سے اُسنے علی بن یزید سے اُسنے قاسم ابی عبد الرحمٰن سے اُسنے ابی امامہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے بہت غبطے کے لائق میرے دوستوں سے میرے نزدیک البتہ وہ مؤمن ہے جو کم عیال ہو صاحب نصیب ہو نماز سے اُسنے اپنے رب کی اچھی عبادت کی ہو اور پوشیدگی میں اسکی اطاعت کی ہو اور لوگوں میں چھپا ہوا ہو اسکی انگلیوں کے ساتھ اشارت نہ کیجاتی ہو اور رزق اسکا کفایت والا ہو اور وہ اسپر صبر کرے پھر آپ نے ساتھ دونوں ہاتھ کے ٹھوکر لگائی۔ (یا تو ایک پورے کے دوسرے پورے پر مارا میں پر مراد اس سے آپکی یہ ہے کہ عمر اسکی کم ہے) پھر فرمایا آپ نے اسکی موت نے جلدی کی ہو اسکے رونے والیاں کم ہوں اسکا ورثہ کم ہو۔ اور ساتھ اسی اسناد کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے میرے رب نے پیش کیا مجھپر کہ مکہ کی زمین سنگریزہ کو میرے لئے سونا کرے میں نے کہا اے رب میرے لیکن (میں چاہتا ہوں)

[1] رزق کافی وہ ہے جو بھوک یا سوال سے بند رکھے اور کہا گیا ہے کہ مراد اس سے وہ مال ہے کہ جسکا نفع تو اپنے نفس اور عیال پر صرف کرے ۱۲

قال یھرم ابن اٰدم ویشب منه اثنتان الحرص علی العمر والحرص علی المال ھٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی الزھادۃ فی الدنیا **حدثنا** عبد اللہ بن عبد الرحمٰن انا محمد بن المبارک نا عمرو بن واقد نا یونس بن حلبس عن ابی ادریس الخولانی عن ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال الزھادۃ فی الدنیا لیست بتحریم الحلال ولا اضاعة المال ولکن الزھادۃ فی الدنیا ان لا تکون بما فی یدك اوثق مما فی ید اللہ وان تکون فی ثواب المصیبة اذا انت اصبت بھا ارغب فیھا لو انھا ابقیت لك ھٰذا حدیث غریب لا نعرفه الا من ھٰذا الوجه وابو ادریس الخولانی اسمه عائذ اللہ بن عبد اللہ وعمرو بن واقد منکر الحدیث **حدثنا** عبد بن حمید نا عبد الصمد بن عبد الوارث نا حریث بن السائب قال سمعت الحسن یقول ثنی حمران بن ابان عن عثمٰن بن عفان عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال لیس لابن اٰدم حق فی سوی ھٰذہ الخصال بیت یسکنه وثوب یواری عورته وجلف الخبز والماء ھٰذا حدیث صحیح وھو حدیث حریث بن السائب وسمعت ابا داؤد سلیمٰن بن سلم البلخی یقول قال النضر بن شمیل جلف الخبز یعنی لیس معه ادام **حدثنا** محمود بن غیلان نا وھب بن جریر نا شعبة عن قتادۃ عن مطرف عن ابیه انه انتھی الی النبی صلی اللہ علیه وسلم وھو یقول الھٰکم التکاثر قال یقول ابن اٰدم مالی مالی وھل لك من مالك الا ما تصدقت فامضیت او اکلت فافنیت او لبست فابلیت ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** بندار نا عمر بن یونس نا عکرمة بن عمار نا شداد بن عبد اللہ قال سمعت ابا امامة یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یا ابن اٰدم انك ان تبذل الفضل خیر لك وان تمسکه شر لك ولا تلام علی کفاف وابدأ بمن تعول والید العلیا خیر من الید السفلی ھٰذا حدیث حسن صحیح وشداد بن عبد اللہ یکنی ابا عمار **حدثنا** علی بن سعید الکندی

فرمایا ابن آدم بوڑھا ہوتا ہے اور دو چیزیں اس سے جوان ہوتی ہیں حرص عمر پر اور حرص مال پر یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** دنیا میں زہد کرنیکے بیان میں **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے کہا خبر دی ہمکو محمد بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن واقد نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن حلبس نے ابی ادریس خولانی سے اُسنے ابی ذر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے دنیا میں زہد کرنا نہیں ہے ساتھ حرام کرنے حلال کے اور نہ ساتھ ضائع کرنے مال کے لیکن زہد دنیا میں یہ ہے کہ جو چیز تیرے ہاتھ میں ہے اسکا تجھے زیادہ اعتماد نہ ہو اس چیز سے جو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اور یہ کہ تو مصیبت کے ثواب میں جب تجھے وہ پہونچی ہو زیادہ رغبت کرنیوالا ہووے اس میں اگر وہ تیرے لئے باقی رہے یعنے تیری رغبت مصیبت میں ثواب حاصل کرنیکی زیادہ ہو بہ نسبت نہ حاصل کرنیکے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو اس طریق سے۔ اور ابو ادریس خولانی کا نام عائذ اللہ بن عبد اللہ ہے اور عمرو بن واقد منکر الحدیث ہے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الصمد بن عبد الوارث نے کہا حدیث کی ہمسے حریث بن سائب نے کہا سنا میں نے حسن سے کہ کہتا حدیث کی مجھے حمران بن ابان نے عثمان بن عفان سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے سوائے ان خصلتوں کے اور کسی چیز میں ابن آدم کا حق نہیں ہے۔ ایک گھر میں کہ جسمیں وہ سکونت رکھتا ہے اور کپڑے ہیں کہ جسکے ساتھ وہ اپنی شرمگاہ ڈھانپتا ہے۔ اور برتن روٹی اور پانی کا یہ حدیث صحیح ہے اور وہ حدیث حریث بن سائب کی ہے۔ اور سنا میں نے ابا داؤد سلیمان بن سلم بلخی سے کہ کہتا کہا نضر بن شمیل نے جلف الخبز سے مراد یہ ہے کہ روٹی کے ساتھ سالن نہ ہو۔ **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وہب بن جریر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے اُسنے مطرف سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچا اس حالت میں کہ آپ یہ فرما رہے تھے الھٰکم التکاثر یعنے غافل کیا تمکو چاہنے بہتایت کے نے فرمایا آپ نے ابن آدم کہتا ہے میرا مال ہے میرا مال ہے۔ اور نہیں تیرے لئے تیرے مال سے مگر جو تو نے صدقہ کیا اور جاری رکھا یا کھایا پس فانی کیا یا پہنا پس پرانا کیا یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عمر بن یونس نے کہا حدیث کی ہمسے عکرمہ بن عمار نے کہا حدیث کی ہمسے شداد بن عبد اللہ نے کہا سنا میں نے ابا امامہ سے کہ کہتا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اے بیٹے آدم کے اگر تو زیادتی مال کو خرچ کریگا تو تیرے لئے بہتر ہے اور اگر تو اسکو بند رکھیگا تو تیرے لئے برا ہے۔ اور تجھے ملامت نہ ہوگی اسقدر مال پر جو تیری بھوک کے لئے کافی ہو۔ اور اول اپنے اہل و عیال سے دینا شروع کر۔ اور اوپر کا ہاتھ بہتر ہے نیچے کے ہاتھ سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور شداد بن عبد اللہ کی کنیت ابا عمار ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن سعید کندی نے

لے پہلا آنحضرت نے فرمایا کہ جسقدر مال زائد ہو اسکو صرف کرنا چاہیئے بند نہ رکھنا چاہیئے بعد اسکے آپ نے اسکے مصرف کی جگہ بتائی کہ پہلے اہل و عیال کا دینا فرض ہے اور غیروں کا دینا نفل اور فرض نفل سے مقدم ہے۔ اور اوپر کے

حدثنا عبد الاعلی بن واصل الکوفی نا ثابت بن محمد العابد الکوفی نا الحارث بن النعمان اللیثی عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہم احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین یوم القیمۃ فقالت عائشۃ لم یا رسول اللہ قال انہم یدخلون الجنۃ قبل اغنیائہم باربعین خریفا یا عائشۃ لا تردی المسکین ولو بشق تمرۃ یا عائشۃ احبی المساکین وقربیہم فان اللہ یقربک یوم القیمۃ ہذا حدیث غریب **حدثنا** محمود بن غیلان نا قبیصۃ نا سفیان عن محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل الفقراء الجنۃ قبل الاغنیاء بخمسمائۃ عام نصف یوم ہذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** العباس بن محمد الدوری نا عبد اللہ بن یزید المقری نا سعید بن ابی ایوب عن عمرو بن جابر الحضرمی عن جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یدخل فقراء المسلمین الجنۃ قبل اغنیائہم باربعین خریفا ہذا حدیث حسن **حدثنا** ابو کریب نا المحاربی عن محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل فقراء المسلمین الجنۃ قبل الاغنیاء بنصف یوم وہو خمسمائۃ عام ہذا حدیث حسن صحیح

باب ما جاء فی معیشۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم واہلہ **حدثنا** احمد بن منیع نا عباد بن عباد المہلبی عن مجالد عن الشعبی عن مسروق قال دخلت علی عائشۃ فدعت لی بطعام وقالت ما اشبع من طعام فاشاء ان ابکی الا بکیت قال قلت لم قالت اذکر الحال التی فارق علیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا واللہ ما شبع من خبز ولحم مرتین فی یوم ہذا حدیث حسن **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داؤد انبانا شعبۃ عن ابی اسحق قال سمعت عبد الرحمن بن یزید یحدث عن الاسود عن عائشۃ قالت ما شبع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خبز شعیر یومین متتابعین حتی قبض وفی الباب عن ابی ہریرۃ ہذا حدیث حسن صحیح **حدثنا**

حدیث کی ہمسے عبد الاعلی بن واصل کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے ثابت بن محمد عابد کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے حارث بن نعمان لیثی نے انس سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ای اللہ زندہ رکھ مجھے فقیری میں اور مار مجھے فقیری میں اور اٹھا مجھے قیامت کے دن فقیروں کے گروہ میں پس کہا عائشہؓ نے کسلیے یا رسول اللہ فرمایا آپ نے وہ لوگ جنت میں اپنے غنیوں سے پہلے چالیس سال داخل ہونگے ای عائشہ کسی مسکین کو رد نہ کر اگرچہ ساتھ ٹکڑے کھجور کے ای عائشہ مسکینوں کو دوست رکھ اور انکو نزدیک کر اسلیے کہ اللہ تعالی قیامت کے دن تجھے نزدیک کریگا یہ حدیث غریب ہے

حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے قبیصہ نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فقیر جنت میں پانسو سال یعنے نصف یوم پہلے غنیوں سے داخل ہونگے (کیونکہ ایک دن ہزار سال کا ہوگا قال یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون) یہ حدیث حسن صحیح ہے

حدیث کی ہمسے عباس بن محمد دوری نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن یزید مقری نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن ابی ایوب نے عمرو بن جابر حضرمی سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فقیر مسلمان جنت میں اپنے غنیوں سے چالیس سال پہلے داخل ہونگے یہ حدیث حسن ہے

حدیث کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے محاربی نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فقیر مسلمان نصف یوم اور وہ پانسو سال ہیں غنیوں سے پہلے جنت میں داخل ہونگے یہ حدیث حسن صحیح ہے

باب نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل و عیال کی گذران کے بیان میں

حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے عباد بن عباد مہلبی نے مجالد سے اُسنے شعبی سے اُسنے مسروق سے کہا اُسنے میں عائشہ پر داخل ہوا تو اُسنے میرے لئے کھانا منگوایا اور کہنے لگی میں جس طعام سے سیر ہوتی ہوں پھر رونا چاہوں تو روتی ہوں کہا اُسنے میں نے کہا یہ کسلیے کہا حضرت عائشہ نے میں اُس حال کو یاد کرتی ہوں جسپر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو چھوڑا ای قسم ہے اللہ کی نہیں پیٹ بھر کیا آپ نے روٹی اور گوشت سے دو بار ایک دن میں یہ حدیث حسن ہے

حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے ابی اسحاق سے کہا سنا میں نے عبد الرحمن بن یزید سے کہ حدیث کرتا تھا اسود سے اُسنے روایت کی عائشہ سے کہا اُسنے نہیں پیٹ بھر کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کی روٹی سے دو دن پے در پے یہانتک کہ آپ فوت ہوئے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ حدیث حسن صحیح ہے

حدیث کی ہمسے

۱؎ وجہ مطابقت کی اس روایت اور پہلی میں یہ ہے کہ جو لوگ چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہونگے مراد اُنسے فقیر حریص ہیں اور مراد اُنکے مقابل سے غنی حریص اور جو پانسو سال پہلے داخل ہونگے مراد اُنسے فقیر زاہد ہیں

اشبع یوما واجوع یوما او قال ثلاثا او نحو ھذا فاذا جعت تضرعت الیک وذکرتک فاذا شبعت شکرتک وحمدتک وفی الباب عن فضالۃ بن عبید ھذا حدیث حسن والقاسم ھو ابن عبد الرحمن ویکنی ابا عبد الرحمن وھو مولی عبد الرحمن بن خالد بن یزید بن معویۃ وھو شامی ثقۃ وعلی بن یزید یضعف فی الحدیث ویکنی ابا عبد الملک **حدثنا** العباس بن محمد الدوری نا عبد اللہ بن یزید المقری نا سعید بن ابی ایوب عن شرحبیل بن شریک عن ابی عبد الرحمن الحبلی عن عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قد افلح من اسلم ورزق کفافا وقنعہ اللہ ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** عباس بن محمد الدوری نا عبد اللہ بن یزید المقری نا حیوۃ بن شریح اخبرنی ابو ھانی الخولانی ان ابا علی عمرو بن مالک الجنبی اخبرہ عن فضالۃ بن عبید انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول طوبی لمن ھدی للاسلام وکان عیشہ کفافا وقنع ھذا حدیث صحیح وابو ھانی الخولانی اسمہ حمید بن ھانی **باب** ماجاء فی فضل الفقر **حدثنا** محمد بن عمرو بن نبہان بن صفوان الثقفی البصری نا روح بن اسلم نا شداد ابو طلحۃ الراسبی عن ابی الوازع عن عبد اللہ بن مغفل قال قال رجل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ واللہ انی لاحبک فقال انظر ما تقول قال واللہ انی لاحبک ثلاث مرات قال ان کنت تحبنی فاعد للفقر تجفافا فان الفقر اسرع الی من یحبنی من السیل الی منتہاہ **حدثنا** نصر بن علی نا ابی عن شداد ابی طلحۃ نحوہ بمعناہ ھذا حدیث حسن غریب وابو الوازع الراسبی اسمہ جابر بن عمرو وھو بصری **باب** ماجاء ان فقراء المہاجرین یدخلون الجنۃ قبل اغنیاءھم **حدثنا** محمد بن موسی البصری نا زیاد بن عبد اللہ عن الاعمش عن عطیۃ عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقراء المہاجرین یدخلون الجنۃ قبل اغنیائھم بخمسمائۃ عام وفی الباب عن ابی ھریرۃ وعبد اللہ بن عمرو وجابر ھذا حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ

پیٹ بھر کروں ایک دن اور بھوکھا رہوں ایک دن یا کہا آپ نے تین بار یا مثل اسکے سو جب میں بھوکھا رہوں تو تیری طرف زاری کروں اور تجھے یاد کروں اور جب پیٹ بھر کروں تو تیرا شکر کروں اور تیری حمد کروں۔ اور اس باب میں روایت ہے فضالہ بن عبید سے۔ یہ حدیث حسن ہے اور قاسم وہ عبد الرحمن کا بیٹا ہے اور کنیت اسکی ابا عبد الرحمن ہے اور یہ مولی ہے عبد الرحمن بن خالد بن یزید بن معاویہ کا اور یہ شامی ہے ثقہ ہے اور علی بن یزید حدیث میں ضعیف ہے اور کنیت اسکی ابا عبد الملک ہے **حدیث** کی ہمسے عباس بن محمد دوری نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن یزید مقری نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن ابی ایوب نے شرحبیل بن شریک سے اُسنے ابی عبد الرحمن حبلی سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مراد کو پہونچا وہ شخص جو اسلام لایا اور کفائت والا رزق دیا گیا اور اسکو اللہ تعالی نے قناعت دی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے عباس بن محمد دوری نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن یزید مقری نے کہا حدیث کی ہمسے حیوہ بن شریح نے کہا خبر دی مجھے ابو ہانی خولانی نے یہ کہ ابا علی یعنے عمرو بن مالک جنبی نے خبر دی ہے اسکو فضالہ بن عبید سے یہ کہ سنا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے خوشی ہے واسطے اسکے جو اسلام کا راستہ دکھلایا گیا۔ اور زندگی اسکی کفائت والی گذری اور قناعت والا ہوا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور ابو ہانی خولانی کا نام حمید بن ہانی ہے۔ **باب** فقر کی فضیلت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن عمرو بن نبہان بن صفوان ثقفی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے روح بن اسلم نے کہا حدیث کی ہمسے شداد یعنے ابو طلحہ راسبی نے ابی الوازع سے اُسنے عبد اللہ بن مغفل سے کہا اُسنے کہا ایک مرد نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یا رسول اللہ قسم ہے اللہ کی میں آپکو دوست رکھتا ہوں پس فرمایا آپ نے دیکھ جو تو کہتا ہے کہا اُسنے قسم ہے اللہ کی میں ضرور آپکو دوست رکھتا ہوں تین بار کہا فرمایا آپ نے اگر تو مجھے دوست رکھتا ہے تو فقر کے واسطے برگستوان تیار کر اسلئے کہ فقر بہت جلدی کرنیوالا ہے طرف اسکے جو مجھے دوست رکھتا ہے رَو سے طرف منتہی اپنے کے **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے شداد ابی طلحہ سے مثل اسکے بالمعنے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابو الوازع راسبی کا نام جابر بن عمرو ہے اور وہ بصری ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ فقیر مہاجرین جنت میں انکے غنیوں سے پہلے داخل ہونگے **حدیث** کی ہمسے محمد بن موسی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے زیاد بن عبد اللہ نے اعمش سے اُسنے عطیہ سے اُسنے ابی سعید سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فقیر مہاجر جنت میں انکے غنیوں سے پانسو سال پہلے داخل ہونگے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو اور جابر سے یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب ہے

سلہ یعنے یہ بات جو کہتا ہے کہ میں آپکو دوست رکھتا ہوں یہ ایک بڑا امر عظیم ہے نہایت امتحان کی جگہ ہے مصیبتوں کا ۱۲ منہ

حدثنا عمر بن اسمٰعیل بن مجالد بن سعید نا ابی عن بیان عن قیس قال سمعت سعد بن ابی وقاص یقول انی لاول رجل اھراق دما فی سبیل اللہ وانی لاول رجل رمی بسھم فی سبیل اللہ ولقد رایتنی اغزو فی العصابة من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ما ناکل الا ورق الشجر والحبلة حتی ان احدنا لیضع کما تضع الشاة والبعیر واصبحت بنو اسد یعزروننی فی الدین لقد خبت اذن وضل عملی ھذا حدیث حسن صحیح غریب من حدیث بیان حدثنا محمد بن بشار نا یحیی بن سعید نا اسمٰعیل بن ابی خالد ثنی قیس قال سمعت سعد بن مالک یقول انی اول رجل من العرب رمی بسھم فی سبیل اللہ ولقد رأیتنا نغزو مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما لنا طعام الا الحبلة وھذا السمر حتی ان احدنا لیضع کما تضع الشاة ثم اصبحت بنو اسد تعزرنی فی الدین لقد خبت اذن وضل عملی ھذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن عتبة بن غزوان حدثنا قتیبة نا حماد بن زید عن ایوب عن محمد بن سیرین قال کنا عند ابی ھریرة وعلیه ثوبان ممشقان من کتان فمخط فی احدھما ثم قال بخ بخ یتمخط ابو ھریرة فی الکتان لقد رایتنی وانی لاخر فیما بین منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحجرة عائشة من الجوع مغشیا علی فیجیئ الجائی فیضع رجله علی عنقی یری ان بی الجنون وما بی جنون وما ھو الا الجوع ھذا حدیث حسن صحیح غریب حدثنا العباس بن محمد نا عبد اللہ بن یزید المقری نا حیوة بن شریح ثنی ابو ھانی الخولانی ان ابا علی عمرو بن مالک الجنبی اخبرہ عن فضالة بن عبید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا صلی بالناس یخر رجال من قامتھم فی الصلوة من الخصاصة وھم اصحاب الصفة حتی تقول الاعراب ھؤلاء مجانین او مجانون فاذا صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصرف الیھم فقال لو تعلمون ما لکم عند اللہ لاحببتم ان تزدادوا فاقة وحاجة

حدیث کی ہمسے عمر بن اسمٰعیل بن مجالد بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے بیان سے اُسنے قیس سے کہا اُسنے سنا میں نے سعد بن ابی وقاص سے کہتا ہیں پہلا مرد ہوں کہ جسنے اللہ تعالی کے راستہ میں خون کیا ہے اور میں پہلا مرد ہوں کہ جسنے اللہ تعالی کی راہ میں تیر چلایا ہے۔ اور میں نے دیکھا ہے اپنے آپ کو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی جماعت میں اس حالت میں کہ نہیں کھاتے تھے ہم مگر پتے درخت کے اور پھل ببول کا یہانتک کہ بعضے ہم میں سے البتہ ہگتے تھے جیسے کہ بکری اور اونٹ ہگتا ہے اور بنو اسد مجھے دین میں طعن کرتے ہیں میں تو اسوقت نقصان میں پڑا اور ضائع ہوئے عمل میرے۔ یہ حدیث طریق بیان سے حسن صحیح غریب ہے۔ حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابی خالد نے کہا حدیث کی مجھے قیس نے کہا سنا میں نے سعد بن مالک سے کہتا ہیں عرب سے پہلا مرد ہوں کہ جسنے اللہ کے راستہ میں تیر چلایا ہے۔ اور دیکھا ہمنے اپنے آپ کو کہ آنحضرت کے ساتھ ملکر جنگ کرتے تھے اس حالت میں کہ ہمارے پاس سوائے پھل ببول کے اور اس درخت کے اور کوئی کھانا نہ ہوتا تھا یہانتک کہ بعضے ہم میں سے ہگتے تھے جیسے کہ بکری ہگتی ہے پھر بنو اسد مجھے دین میں طعن کرتے ہیں میں تو اسوقت البتہ نقصان میں پڑا اور ضائع ہوئے عمل میرے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے عتبہ بن غزوان سے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے محمد بن سیرین سے کہا اُسنے ہم ابی ہریرہ کے پاس تھے اور اسپر دو کپڑے کپاس کے تھے گل سرخ سے رنگے ہوئے سو اُسنے ایک میں ناک کی غلاظت ڈالی پھر کہنے لگا واہ واہ ابو ہریرہ کپاس کے کپڑوں میں ناک ڈالتا ہے (پھر کہا ابو ہریرہ نے) البتہ دیکھا میں نے اپنے آپ کو اس حالت میں کہ مارے بھوک کے غشی کی حالت میں درمیان منبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حجرے عائشہ کے گرتا سو کوئی آنیوالا آتا اور میری گردن پہ مجھے دیوانہ خیال کرکے اپنا پاؤں رکھتا حالانکہ مجھے دیوانگی نہ تھی اور سوائے بھوک کے اور کوئی اسکا سبب نہ تھا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے حدیث کی ہمسے عباس بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن یزید مقری نے کہا حدیث کی ہمسے حیوہ بن شریح نے کہا حدیث کی مجھے ابو ہانی خولانی نے یہ کہ ابا علی یعنے عمرو بن مالک جنبی نے خبر دی ہے اسکو فضالہ بن عبید سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب لوگونکو نماز پڑھاتے تھے تو کئی لوگ نماز میں کھڑا ہونے سے بسبب بھوک کے مارے گر پڑتے تھے اور وہ لوگ اصحاب صفہ ہوتے تھے یہانتک کہ بدو لوگ کہتے تھے یہ لوگ مجنون ہیں پھر جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوگئے تو انکی طرف پھرے اور فرمایا اگر تم جانو جو چیز کہ تمہارے لئے

ف بنو اسد یعنے بنو الزبیر بن عوام بن خویلد بن اسد یہ لوگ میری نماز وغیرہ احکام میں طعن کرتے ہیں میں اگر ایسا اسوقت اگر انکی تعلیم کا محتاج ہوا تو نقصان اٹھایا اور میرے پچھلے عمل جو میں نے آنحضرت کے ساتھ اسی طور پر کئے تھے

ابوكريب محمد بن العلاء نا المحاربي عن يزيد بن كيسان عن ابي حازم عن ابي هريرة قال ما شبع رسول الله صلى الله عليه وسلم واهله ثلاثا تباعا من خبز البر حتى فارق الدنيا هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** العباس بن محمد الدوري نا يحيى بن ابي بكير نا حريز بن عثمان عن سليم بن عامر قال سمعت ابا امامة يقول ما كان يفضل عن اهل بيت رسول الله صلى الله عليه وسلم خبز الشعير هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه **حدثنا** عبد الله بن معوية الجمحي نا ثابت بن يزيد عن هلال بن خباب عن عكرمة عن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يبيت الليالي المتتابعة طاويا واهله لا يجدون عشاء وكان اكثر خبزهم خبز الشعير هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** ابو عمار نا وكيع عن الاعمش عن عمارة بن القعقاع عن ابي زرعة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم اجعل رزق آل محمد قوتا هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** قتيبة نا جعفر بن سليمان عن ثابت عن انس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم لا يدخر شيئا لغد هذا حديث غريب وقد روي هذا غير جعفر بن سليمان عن ثابت عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن نا ابو معمر عبد الله بن عمرو نا عبد الوارث عن سعيد بن ابي عروبة عن قتادة عن انس قال ما اكل رسول الله صلى الله عليه وسلم على خوان ولا اكل خبزا مرققا حتى مات هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث سعيد بن ابي عروبة **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن نا عبيد الله بن عبد المجيد الحنفي نا عبد الرحمن هو ابن عبد الله بن دينار نا ابو حازم عن سهل بن سعد انه قيل له اكل رسول الله صلى الله عليه وسلم النقي يعني الحوارى فقال سهل ما راى رسول الله صلى الله عليه وسلم النقي حتى لقي الله فقيل له هل كانت لكم مناخل على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما كانت لنا مناخل قيل كيف كنتم تصنعون بالشعير قال كنا ننفخه فيطير منه ما طار ثم نثريه فنعجنه هذا حديث حسن صحيح وقد رواه مالك بن انس عن ابي حازم **باب** ما جاء في معيشة اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم

ابوکریب یعنے محمد بن علاء نے کہا حدیث کی ہمسے محاربی نے یزید بن کیسان سے اُسنے ابی حازم سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے نہیں پیٹ بھر کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اہل وعیال نے تین دن پے در پے گیہوں کی روٹی سے یہانتک کہ آپ نے دنیا سے مفارقت کی یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے عباس بن محمد دوری نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن ابی بکیر نے کہا حدیث کی ہمسے حریز بن عثمان نے سلیم بن عامر سے کہا اُسنے سنا میں نے ابا امامہ سے کہتا کبھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے جَو کی روٹی نہ بڑھتی تھی۔ یہ حدیث اسوجہ سے حسن صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن معاویہ جمحی نے کہا حدیث کی ہمسے ثابت بن یزید نے ہلال بن خباب سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل وعیال کئی راتیں پے در پے بھوکے ہی گذارتے تھے رات کا کھانا نہ پاتے تھے۔ اور اکثر روٹی انکی جَو کی ہوتی تھی یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابو عمار نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اعمش سے اُسنے عمارہ بن قعقاع سے اُسنے ابی زرعہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اے اللہ رزق آل محمد کا قوت لایموت کر یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن سلیمان نے ثابت سے اُسنے انس سے کہا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کل کے لئے کوئی چیز ذخیرہ نہیں رکھتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے اور یہ حدیث غیر جعفر بن سلیمان نے بھی بواسطہ ثابت کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی ہے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معمر یعنے عبد اللہ بن عمرو نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوارث نے سعید بن ابی عروبہ سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس سے کہا اُسنے کبھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خوانچہ پر کھانا نہیں کھایا اور نہ کبھی پتلی روٹی یعنے چپاتی کھائی ہے یہانتک کہ آپ فوت ہوگئے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے طریق سعید بن ابی عروبہ سے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن عبد المجید حنفی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن نے جو بیٹا عبد اللہ بن دینار کا ہے کہا حدیث کی ہمسے ابو حازم نے سہل بن سعد سے یہ کہ اس سے کسی نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میدہ کھایا ہے سو کہا سہل نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میدہ کبھی دیکھا ہی نہیں یہانتک کہ آپ نے اللہ سے ملاقات کی پھر اس سے کہا گیا کیا تمھارے پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چھلنی تھی کہا اُسنے ہمارے پاس تو کوئی چھلنی نہ تھی کہا گیا تم جَو دن سے کسطرح کرتے تھے کہا اُسنے ہم انکو پھونکتے تھے سو اُنسے اُڑ جاتا جو کچھ کہ اُڑ جاتا پھر انمیں پانی ڈال لیتے اور انکو گوندھتے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا اسکو مالک بن انس نے ابی حازم سے **باب** نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی گذران کے بیان میں

فانی رأیته یصلی واستوص به معروفا فانطلق ابو الهیثم الی امرأته فاخبرها بقول رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت امرأته ما انت ببالغ ما قال فیه النبی صلی الله علیه وسلم الا ان تعتقه قال هو عتیق فقال النبی صلی الله علیه وسلم ان الله لم یبعث نبیا ولا خلیفة الا وله بطانتان بطانة تأمره بالمعروف وتنهاه عن المنکر وبطانة لا تالوه خبالا ومن یوق بطانة السوء فقد وقی هذا حدیث حسن صحیح غریب **حدثنا** صالح بن عبد الله نا ابو عوانة عن عبد الملک بن عمیر عن ابی سلمة بن عبد الرحمن ان رسول الله صلی الله علیه وسلم خرج یوما وابو بکر وعمر فذکر نحو الحدیث بمعناه ولم یذکر فیه عن ابی هریرة وحدیث شیبان اتم من حدیث ابی عوانة واطول وشیبان ثقة عندهم صاحب کتاب **حدثنا** عبد الله بن ابی زیاد نا سیار عن سهل بن اسلم عن یزید بن ابی منصور عن انس بن مالک عن ابی طلحة قال شکونا الی رسول الله صلی الله علیه وسلم الجوع ورفعنا عن بطوننا عن حجر حجر فرفع رسول الله صلی الله علیه وسلم عن حجرین هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه **حدثنا** قتیبة نا ابو الاحوص عن سماک بن حرب قال سمعت النعمان بن بشیر یقول الستم فی طعام وشراب ما شئتم لقد رأیت نبیکم صلعم وما یجد من الدقل ما یملا به بطنه هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ابو عوانة وغیر واحد عن سماک بن حرب نحو حدیث ابی الاحوص وروی شعبة هذا الحدیث عن سماک عن النعمان بن بشیر عن عمر

باب ما جاء ان الغنا غنا النفس **حدثنا** احمد بن بدیل بن قریش الیامی الکوفی نا ابو بکر بن عیاش عن ابی حصین عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس الغنا عن کثرة العرض ولکن الغنا غنا النفس هذا حدیث حسن صحیح

باب ما جاء فی اخذ المال بحقه **حدثنا** قتیبة نا اللیث عن سعید المقبری عن ابی الولید قال سمعت خولة بنت قیس وکانت تحت حمزة بن عبد المطلب

کیونکہ میں نے اسکو نماز پڑھتے دیکھا ہے اور اسکے ساتھ نیکی کی وصیت قبول کر پس ابو الہیثم اسکو اپنی عورت کے پاس لیکر چلا اور اسکو آنحضرت کی بات کی بھی خبر دی پس اسکی عورت نے کہا تو آنحضرت کی بات کو جواب نے اسکے حق میں فرمائی ہے پہونچ نہیں سکے گا مگر یہ اسکو آزاد کرے کہا اُسنے وہ آزاد ہے پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی نے کوئی نبی اور خلیفہ نہیں بھیجا مگر یہ اسکے دو جلیس بنائے ہیں ایک دوست اسکو نیکی کا امر کرتا ہے اور برے کاموں سے منع کرتا ہے اور دوسرا دوست اسکو نقصان پہونچانے میں کوتاہی نہیں کرتا اور جو کوئی برے دوست سے بچایا گیا تو وہ نگاہ رکھا گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ **حدیث** کی ہمسے صالح بن عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر اور عمر ایکدن نکلے سو اُسنے مثل اس حدیث کے بالمعنے ذکر کیا اور اُسنے اسمیں ابو ہریرہ کا ذکر نہیں کیا اور حدیث شیبان کی پوری اور لمبی ہے ابی عوانہ کی حدیث سے اور شیبان انکے نزدیک ثقہ ہے اور صاحب کتاب ہے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن ابی زیاد نے کہا حدیث کی ہمسے سیار نے سہل بن اسلم سے اُسنے یزید بن ابی منصور سے اُسنے انس بن مالک سے اُسنے ابی طلحہ سے کہا اُسنے ہمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بھوک کا شکوہ کیا اور اپنے پیٹ سے ایک ایک پتھر اُٹھایا پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو پتھر اُٹھائے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے سماک بن حرب سے کہا اُسنے سنا میں نے نعمان بن بشیر سے کہ کہتا کیا تم نہیں ہو کھانے اور پینے میں جسقدر کہ چاہتے ہو میں نے دیکھا ہے نبی تمہارے کو اس حالت میں کہ نہ پاتے تھے ردی کھجوریں کہ اُس سے اپنا پیٹ پر کریں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابو عوانہ اور کئی ایک نے سماک بن حرب سے مثل حدیث ابی الاحوص کے۔ اور روایت کیا ہے شعبہ نے اس حدیث کو سماک سے اُسنے نعمان بن بشیر سے اُسنے عمر سے **باب** اس بیان میں کہ غنا غنا نفس کی ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن بدیل بن قریش الیامی کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو بکر بن عیاش نے ابی حصین سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت مال سے غنا نہیں ہوتی لیکن غنا غنا نفس کی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** مال لینے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے سعید مقبری سے اُسنے ابی الولید سے کہا اُسنے سنا میں نے خولہ بنت قیس سے اور وہ حمزہ بن عبد المطلب کے نکاح میں تھی

عند الله لاحببتم ان تزدادوا فاقة وحاجة قال فضالة انا يومئذ مع رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا حديث حسن صحيح

حدثنا محمد بن اسمعيل نا آدم بن ابی ایاس نا شيبان ابو معوية نا عبد الملك بن عمير عن ابی سلمة بن عبد الرحمن عن ابی هريرة قال خرج النبی صلى الله عليه وسلم فی ساعة لا يخرج فيها ولا يلقاه فيها احد فاتاه ابو بكر فقال ما جاء بك يا ابا بكر فقال خرجت القى رسول الله صلى الله عليه وسلم وانظر فی وجهه والتسليم عليه فلم يلبث ان جاء عمر فقال ما جاء بك يا عمر قال الجوع يا رسول الله قال وانا قد وجدت بعض ذلك فانطلقوا الى منزل ابی الهيثم بن التيهان الانصاری وكان رجلا كثير النخل والشاء ولم يكن له خدم فلم يجدوه فقالوا لامرأته اين صاحبك فقالت انطلق يستعذب لنا الماء ولم يلبثوا ان جاء ابو الهيثم بقربة يزعبها فوضعها ثم جاء يلتزم النبی صلى الله عليه وسلم ويفديه بابيه وامه ثم انطلق بهم الى حديقته فبسط لهم بساطا ثم انطلق الى نخلة فجاء بقنو فوضعه فقال النبی صلى الله عليه وسلم افلا تنقيت لنا من رطبه فقال يا رسول الله انی اردت ان تختاروا او قال تخيروا من رطبه وبسره فاكلوا وشربوا من ذلك الماء فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا والذی نفسی بيده من النعيم الذی تسألون عنه يوم القيمة ظل بارد ورطب طيب وماء بارد فانطلق ابو الهيثم ليصنع لهم طعاما فقال النبی صلى الله عليه وسلم لا تذبحن ذات در فذبح لهم عناقا او جديا فاتاهم بها فاكلوا فقال النبی صلى الله عليه وسلم هل لك خادم قال لا قال فاذا اتانا سبی فاتنا فاتی النبی صلى الله عليه وسلم براسين ليس معهما ثالث فاتاه ابو الهيثم فقال النبی صلى الله عليه وسلم اختر منهما فقال يا نبی الله اختر لی فقال النبی صلى الله عليه وسلم ان المستشار مؤتمن خذ هذا

اللہ تعالیٰ کے پاس ہے تو تم ضرور زیادتی فاقہ اور بھوکھ کو دوست رکھو۔ کہا فضالہ نے میں اُسدن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہمسے آدم بن ابی ایاس نے کہا حدیث کی ہمسے شیبان ابو معاویہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الملک بن عمیر نے ابی سلمہ بن عبد الرحمٰن سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک ایسی گھڑی میں نکلے جسمیں آگے نکلا نہ کرتے تھے اور اس گھڑی میں کوئی آپ سے ملاقات نہ کرتا تھا پس آپ کے پاس حضرت ابوبکر آئے سو فرمایا آپ نے ای ابابکر تجھے کون چیز لائی ہے سو کہا ابوبکر نے میں اسلئے نکلا ہوں کہ آپ کی ملاقات کروں اور آپ کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھوں اور آپ پر سلام کروں پھر کچھ دیر نہ لگی کہ حضرت عمر آئے پس فرمایا آپ نے ای عمر تجھے کون چیز لائی ہے کہا حضرت عمر نے بھوکھ یا رسول اللہ فرمایا آپ نے اور میں نے کچھ حصہ اسکا پایا ہے یعنے مجھے بھی کچھ تھوڑی سی بھوکھ لگی ہوئی ہے پھر وہ تینوں ابی الہیثم بن تیہان انصاری کے گھر کی طرف چلے اور اُس شخص کے پاس بہت کھجوریں اور بکریاں تھیں اور اسکا کوئی خادم نہ تھا پس ان تینوں نے اسکو گھر میں نہ پایا اور اسکی عورت سے کہا تیرا صاحب کہاں ہے اُسنے کہا وہ ہمارے لئے میٹھا پانی لینے کو گیا ہے پھر وہ کچھ دیر نہ ٹھہرے کہ ابو الہیثم مشک کو اُٹھاتے ہوئے لایا اور اسکو رکھدیا پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے معانقہ کیا اور اپنے ماں باپ کو آپ پر قربان کیا یعنے یوں کہا کہ میرے والدین آپ پر قربان ہوں پھر انکو اپنے باغ کی طرف لیچلا اور انکے واسطے بچھونا بچھایا پھر کھجور کی طرف چلا اور خوشہ لایا اور اسکو (آگے) رکھدیا پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کیوں نہیں تو نے ہمارے لئے پکی ہوئی کھجوریں صاف کیں پس کہا اُسنے یا رسول اللہ میں نے ارادہ کیا تھا کہ آپ پسند کریں یا کہا راوی نے تخیروا (یعنے واحد) رطب اور بسر[1] سے سو انھوں نے کھایا اور اس پانی سے پیا پھر فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اسکی یہ ان نعمتوں سے ہے کہ جنسے تم قیامت کے دن سوال کئے جاؤ گے سایہ سرد اور کھجوریں طیب اور پانی سرد۔ پھر ابو الہیثم ان تینوں کے لئے کھانا بنانیکے واسطے چلا تو فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دودھ والی ذبح نکرنا پس اُسنے انکے واسطے بچہ بھیڑ کا ذبح کیا یا کہا راوی نے جدیا معنے واحد پھر انکے پاس لیکر آیا اور انھوں نے کھایا پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تیرے پاس کوئی خادم ہے کہا اُسنے کہ نہیں فرمایا آپ نے جب ہمارے پاس قیدی آئینگے تو تو ہمارے پاس آنا پس (ایک روز) نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس دو قیدی آئے انکے ساتھ تیسرا نہ تھا اور آپ کے پاس ابو الہیثم آیا پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں میں سے پسند کر سو کہا اُسنے ای نبی اللہ کے آپ میرے لئے پسند کیجئے پس فرمایا آپ نے بیشک مشورہ پوچھا گیا امانت دار ہے یعنے جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے اسکو مصلحت میں خیانت کرنی نہیں چاہئے تو اسکو پکڑ لے

[1] بسرہ کھجوریں ہیں جو پکنے کے قریب ہوتی ہیں اور رطب پکی ہوئی ہوتی ہیں یعنے میری مرضی یہ تھی کہ آپ انمیں سے خود پسند کر لیویں ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

يتبع الميت ثلاث فيرجع اثنان ويبقى واحد يتبعه اهله وماله وعمله فيرجع اهله وماله ويبقى عمله هذا حديث حسن صحيح

باب ماجاء في كراهية كثرة الاكل **حدثنا** سويد نا عبد الله بن المبارك نا اسمعيل بن عياش ثنى ابو سلمة الحمصي و حبيب بن صالح عن يحيى بن جابر الطائي عن مقدام بن معديكرب قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما ملأ آدمي وعاء شرا من بطن بحسب ابن آدم اكلات يقمن صلبه فان كان لا محالة فثلث لطعامه وثلث لشرابه وثلث لنفسه **حدثنا** الحسن بن عرفة نا اسمعيل بن عياش نحوه وقال المقدام بن معديكرب عن النبي صلى الله عليه وسلم ولم يذكر سمعت النبي صلى الله عليه وسلم هذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء في الرياء والسمعة **حدثنا** ابو كريب نا معوية بن هشام عن شيبان عن فراس عن عطية عن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يرائي يرائي الله به ومن يسمع يسمع الله به وقال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لا يرحم الناس لا يرحمه الله وفي الباب عن جندب وعبد الله بن عمرو وهذا حديث حسن غريب من هذا الوجه **حدثنا** سويد بن نصر نا عبد الله بن المبارك نا حيوة بن شريح نا الوليد بن ابي الوليد ابو عثمن المدائني ان عقبة بن مسلم حدثه ان شفيا الاصبحي حدثه انه دخل المدينة فاذا هو برجل قد اجتمع عليه الناس فقال من هذا فقالوا ابو هريرة فدنوت منه حتى قعدت بين يديه وهو يحدث الناس فلما سكت وخلا قلت له اسألك بحق وبحق لما حدثتني حديثا سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم عقلته وعلمته فقال ابو هريرة افعل لاحدثنك حديثا حدثنيه رسول الله صلى الله عليه وسلم عقلته وعلمته ثم نشغ ابو هريرة نشغة فمكثنا قليلا

میت کے پیچھے تین چیزیں لگتی ہیں سو دو تو لوٹ آتی ہیں اور ایک باقی رہتی ہے پیچھے لگتا ہے اسکے اہل اور مال اور عمل سو اہل اور مال لوٹ آتے ہیں اور عمل باقی رہتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** بہت کھانے کی کراہت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن عیاش نے کہا حدیث کی مجھے ابو سلمہ حمصی اور حبیب بن صالح نے یحیی بن جابر طائی سے اُسنے مقدام بن معدیکرب سے کہا اُسنے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھیں نہیں بھرا کسی آدمی نے برتن برا پیٹ سے یعنے پیٹ سے کوئی برتن برا پر کر نہیں نہیں کافی ہیں آدمی کو اتنے لقمے کہ جنسے اسکی پیٹھ قائم رہے اگر ضرور اُسے سیر ہو کر کھانا ہے تو تہائی پیٹ کے کھانے کے لیے ہے اور تہائی پینے کے لئے اور تہائی سانس لینے کے لیے **حدیث** کی ہمسے حسن بن عرفہ نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن عیاش نے مثل اسکے۔ اور کہا اُسنے مقدام بن معدیکرب روایت کرتا ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں ذکر کیا اُسنے سنا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** ریا اور شہرت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے معاویہ بن ہشام نے شیبان سے اُسنے فراس سے اُسنے عطیہ سے اُسنے ابی سعید سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی لوگوں کو اپنے عمل دکھلاتا ہے اللہ تعالی اُسکو قیامت کے دن دکھلاویگا (کہ یہ وہ شخص ہے کہ یہ کام کرتا تھا) اور جو کوئی اپنے نفس کو مشہور کرتا ہے اللہ تعالی اُسکو مشہور کریگا یعنے قیامت کے روز اسکے عیوب لوگوں پر ظاہر کریگا اور کہا ابی سعید نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالی اسپر رحم نہیں کرتا اور اس باب میں روایت ہے جندب اور عبداللہ بن عمرو سے۔ یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے حیوہ بن شریح نے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن ابی الولید یعنے ابو عثمان مدائنی نے یہ کہ عقبہ بن مسلم نے حدیث کی ہے اسکو یہ کہ شفی الاصبحی نے حدیث کی ہے اسکو یہ کہ میں مدینہ میں داخل ہوا دیکھا تو ایک مرد ہے اسپر بہت لوگ جمع ہیں سو میں نے کہا یہ کون ہے کہا لوگوں نے یہ ابو ہریرہ ہے پھر میں اسکے قریب ہوا حتے کہ میں اسکے آگے بیٹھ گیا اور وہ لوگوں کو حدیث بیان کر رہا تھا پھر جب وہ چپ ہوا اور اکیلا ہوا تو میں نے اُس سے کہا سوال کرتا ہوں میں تجھے ساتھ حق کے اور ساتھ حق کے (یہ لفظ تاکید کے لئے ذکر کیا گیا ہے) ضرور آپ مجھسے وہ حدیث بیان کریے جو آپ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور سمجھی ہے اور معلوم کی ہے پس کہا ابو ہریرہ نے بیان کرتا ہوں ضرور وہی حدیث بیان کرونگا جو مجھسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہے اور میں نے اسکو سمجھا ہے اور معلوم کیا ہے پھر ابو ہریرہ پر تھوڑی سی غشی آئی اور ہم تھوڑی دیر ٹھہرے رہے

تقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان هٰذا المال خضرة حلوة من اصابه بحقه بورك له فیه ورب متخوض فیما شاءت به نفسه من مال الله ورسوله لیس له یوم القیٰمة الا النار هٰذا حدیث حسن صحیح وابو الولید اسمه عبید سنطا **باب** حدثنا بشر بن هلال الصواف نا عبد الوارث بن سعید عن یونس عن الحسن عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لعن عبد الدینار لعن عبد الدرهم هٰذا حدیث حسن غریب من هٰذا الوجه وقد روی من غیر هٰذا الوجه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم اتم من هٰذا واطول **باب** حدثنا سوید بن نصر نا عبد الله بن المبارك عن زکریا بن ابی زائدة عن محمد بن عبد الرحمٰن بن سعد بن زرارة عن ابن کعب بن مالك الانصاری عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما ذئبان جائعان ارسلا فی غنم بافسد لها من حرص المرء علی المال والشرف لدینه هٰذا حدیث حسن صحیح ویروی فی هٰذا الباب عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم ولا یصح اسناده **باب** حدثنا موسی بن عبد الرحمٰن الکندی نا زید بن حباب حدثنی المسعودی نا عمرو بن مرة عن ابراهیم عن علقمة عن عبد الله قال نام رسول الله صلی الله علیه وسلم علی حصیر فقام وقد اثر فی جنبه فقلنا یا رسول الله لو اتخذنا لك وطاء فقال مالی وللدنیا ما انا فی الدنیا الا کراکب استظل تحت شجرة ثم راح وترکها وفی الباب عن ابن عمر وابن عباس هٰذا حدیث حسن صحیح **باب** حدثنا محمد بن بشار نا ابو عامر وابو داؤد قالا نا زهیر بن محمد ثنی موسی بن وردان عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الرجل علی دین خلیله فلینظر احدکم من یخالل هٰذا حدیث حسن غریب **باب** حدثنا سوید نا عبد الله نا سفیان بن عیینة عن عبد الله بن ابی بکر قال سمعت انس بن مالك یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

کہتی سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے بیشک یہ مال سبز ہے میٹھا جو کوئی اسکو اپنے حق سے لیگا تو اسکے لئے اسمیں برکت دیجائیگی۔ اور بہت خوض کرنیوالے اس چیز میں کہ جسمیں انکا نفس چاہتا ہے یعنے اللہ اور اسکے رسول کے مال میں ایسے ہیں کہ انکے لئے قیامت کے دن سوائے آگ کے اور کچھ نہیں ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو الولید کا نام عبید سنطا ہے۔ **باب حدیث** کی ہمسے بشر بن ہلال صواف نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوارث بن سعید نے یونس سے اُسنے حسن سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے لعنت کیا گیا ہے بندہ دینار کا لعنت کیا گیا ہے بندہ درم کا۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے اور یہ غیر اس طریق سے بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوری اس سے اور لمبی روایت کی گئی ہے **باب حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے زکریا بن ابی زائدہ سے اُسنے محمد بن عبد الرحمٰن بن سعد بن زرارہ سے اُسنے ابن کعب بن مالک انصاری سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں دو بھیڑیے بھوکے جو بھیجے گئے ہوں بکریوں میں زیادہ خراب کرنیوالے انکو آدمی کی حرص سے جو اسکو مال اور جاہ پر ہے واسطے اسکے دین کے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہے اس باب میں بواسطہ ابن عمر کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور اسکی اسناد صحیح نہیں ہے۔ **باب حدیث** کی ہمسے موسی بن عبد الرحمٰن کندی نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے کہا حدیث کی مجھے مسعودی نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن مرہ نے ابراہیم سے اُسنے علقمہ سے اُسنے عبد اللہ سے کہا اُسنے (ایک دن) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک چٹائی پر سوئے اور اُسنے آپکے پہلوے مبارک میں اثر کر دیا یعنے بوریے کے نشان آپ کے بدن مبارک پر پڑ گئے پس ہمنے کہا یا رسول اللہ اگر ہم آپ کے واسطے نرم بچھونا بنالیں تو بہتر ہو سو آپ نے فرمایا کیا ہے واسطے میرے اور دنیا کے ہیں تو دنیا میں مثل اُس سوار کے ہوں جسنے درخت کے نیچے سایے کا آرام پایا پھر چلا اور اُسکو چھوڑ دیا۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور ابن عباس سے یہ حدیث صحیح ہے۔ **باب حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر اور ابو داؤد نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے زہیر بن محمد نے کہا حدیث کی مجھے موسی بن وردان نے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے تو چاہیے کہ نظر کرے ہر ایک تم میں کہ کس سے دوستی بناتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ **باب حدیث** کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے عبد اللہ بن ابی بکر سے کہا اُسنے سنا میں نے انس بن مالک سے کہتا فرمایا رسول اللہ صلعم نے

قال ابو عثمٰن وحدثنی العلاء بن ابی حکیم انه کان سیافا لمعٰویة قال فدخل علیه رجل فاخبره بهٰذا عن ابی هریرة فقال معٰویة قد فعل بهٰؤلاء هٰذا فکیف بمن بقی من الناس ثم بکی معٰویة بکاء شدیدا حتی ظننا انه هالك وقلنا قد جاءنا هٰذا الرجل بشر ثم افاق معٰویة ومسح عن وجهه وقال صدق الله ورسوله من کان یرید الحیٰوة الدنیا وزینتها نوف الیهم اعمالهم فیها وهم فیها لا یبخسون اولٰئك الذین لیس لهم فی الاٰخرة الا النار وحبط ما صنعوا فیها وباطل ما کانوا یعملون هٰذا حدیث حسن غریب **باب** حدثنا ابو کریب نا المحاربی عن عمار بن سیف الضبی عن ابی معان البصری عن ابن سیرین عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تعوذوا بالله من جب الحزن قالوا یا رسول الله وما جب الحزن قال واد فی جهنم یتعوذ منه جهنم کل یوم مائة مرة قیل یا رسول الله ومن یدخله قال القراؤن المراؤن باعمالهم هٰذا حدیث غریب **باب** حدثنا محمد بن المثنی نا ابو داؤد نا ابو سنان الشیبانی عن حبیب بن ابی ثابت عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رجل یا رسول الله الرجل یعمل العمل فیسره فاذا اطلع علیه اعجبه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم له اجران اجر السر واجر العلانیة هٰذا حدیث غریب وقد روی الاعمش وغیره عن حبیب بن ابی ثابت عن ابی صالح عن النبی صلی الله علیه وسلم مرسلا وقد فسر بعض اهل العلم هٰذا الحدیث اذا اطلع علیه فاعجبه انما معناه ان یعجبه ثناء الناس علیه بالخیر لقول النبی صلی الله علیه وسلم انتم شهداء الله فی الارض فیعجبه ثناء الناس علیه لهٰذا فاما اذا اعجبه لیعلم الناس منه الخیر ویکرم ویعظم علی ذلك فهٰذا ریاء وقال بعض اهل العلم اذا اطلع علیه فاعجبه رجاء ان یعمل بعمله فتکون له مثل اجورهم فهٰذا له مذهب ایضا

کہا ابو عثمان نے اور حدیث کی مجھے علاء بن ابی حکیم نے کہ وہ معاویہ کے پاس جلاد تھا کہا اُسنے سو اسپر ایک آدمی داخل ہوا اور اسکو اسکی خبر دی ابو ہریرہ سے۔ پس کہا معاویہ نے یہ حال اُن لوگون کا کیا گیا ہے یعنے جب یہ حال ایسے بڑے لوگون کا ہے تو باقی لوگون کا کیا حال ہوگا پھر معاویہ سخت رویا یہانتک کہ ہمنے گمان کیا کہ وہ ہلاک ہونیوالا ہے۔ اور ہمنے کہا کہ یہ شخص ہمارے پاس بری بات لایا ہے (یعنے اس شخص نے بری بات ذکر کی ہے کہ جس سے معاویہ اسقدر تنگی مین گرفتار ہوے) پھر حضرت معاویہ کو ہوش آیا اور اپنے مُنھ کو صاف کیا اور کہا سچ کہا ہے الله اور اسکے رسول نے من کان یرید الدنیا وزینتها الخ یعنے جو کوئی ارادہ کرتا ہے دنیا کا اور اسکی زینت کا پورا کرینگے ہم طرف انکے عمل انکے اسمین اور وہ بیچ اسکے نہ نقصان دیے جاوینگے وہ لوگ نہین ہے واسطے انکے آخرت مین مگر آگ اور نابود ہوجائیگا وہ کہ کیا اُنھون نے اسمین اور باطل ہے وہ جو تھے کرتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** حدیث کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے محاربی نے عمار بن سیف ضبی سے اُسنے ابی معان بصری سے اُسنے ابن سیرین سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول الله صلے الله علیہ وسلم نے پناہ مانگو ساتھ الله کے جب الحزن سے کہا لوگون نے یا رسول الله جب الحزن کیا چیز ہے فرمایا آپ نے ایک جنگل ہے دوزخ مین اس سے دوزخ ہر دن مین سو بار پناہ مانگتی ہے کہا گیا یا رسول الله اور کون شخص اسمین داخل ہوگا فرمایا آپ نے وہ قاری جو اپنے عمل دکھلانیوالے ہین۔ یہ حدیث غریب ہے **باب** حدیث کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو سنان شیبانی نے حبیب بن ابی ثابت سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے کہ کہا ایک مرد نے یا رسول الله آدمی کوئی عمل کرتا ہے اور وہ عمل اسکو خوش لگتا ہے پھر جب کوئی اسپر اطلاع پاتا ہے تو وہ بھی اسکو خوش لگتا ہے کہا اُسنے فرمایا رسول الله صلے الله علیہ وسلم نے اسکے لیے دو اجر ہین ایک اجر پوشیدگی کا[1] دوسرا اجر علانیت کا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اور اعمش وغیرہ نے حبیب بن ابی ثابت سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے نبی صلے الله علیہ وسلم سے مرسل روایت کی ہے۔ اور بعض اہل علم نے اس حدیث کی یہ تفسیر کی ہے جب کوئی اُسپر اطلاع پاوے اور وہ اسکو خوش لگے اسکے یہ معنے ہین کہ لوگون کی صفت جو اُنھون نے اسپر اُنکوئی کی ہے اسکو پسند آوے کیونکہ فرمان نبی صلے الله علیہ وسلم کا ہے تم ہی ہو گواہ الله کے زمین مین سو لوگونکی صفت اسپر اسلیے اسکو پسند آوے یعنے اگر اس سبب سے اسکو صفت پسند آئی ہے تو عیب نہین اور اگر اسلیے اسکو صفت پسند آئی ہے کہ لوگ اُسکی نیکی جانین اور اسپر اسکی عزت اور تعظیم کرین تو یہ ریا ہے۔ اور کہا بعض اہل علم نے جب کوئی اسپر اطلاع پاوے اور اسکو اس امید سے پسند آوے کہ وہ بھی اسطرح عمل کرے تو اسلیے اجر ہوگا مثل انکے اجر کے اور یہ بھی اسکا ایک مذہب ہے یعنے یہ بھی اسکے معنے کسی نے کیے ہین

[1] یعنے اسکی نیت تو ظاہر کرنے کی نہ تھی جب اتفاقاً کسی نے اسپر اطلاع پائی اور اسکو اطلاع پانی پسند آئی تو کوئی عیب نہین ۱۲

ثم افاق فقال لاحدثنك حديثا حدثنيه رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا البيت ما معنا احد غيري وغيره ثم نشغ
ابوهريرة نشغة شديدة ثم افاق ومسح وجهه وقال افعل لاحدثنك حديثا حدثنيه رسول الله صلى الله عليه وسلم انا
وهو في هذا البيت ما معنا احد غيري وغيره ثم نشغ ابوهريرة نشغة شديدة ثم مال خارا على وجهه فاسندته طويلا ثم
افاق فقال حدثني رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى اذا كان يوم القيمة ينزل الى العباد ليقضي بينهم وكل امة
جاثية فاول من يدعو به رجل جمع القران ورجل قتل في سبيل الله ورجل كثير المال فيقول الله للقارئ الم اعلمك ما انزلت
على رسولي قال بلى يارب قال فماذا عملت فيما علمت قال كنت اقوم به اناء الليل واناء النهار فيقول الله له كذبت وتقول الملئكة
له كذبت ويقول الله له بل اردت ان يقال فلان قارئ فقد قيل ذلك ويؤتى بصاحب المال فيقول الله له الم اوسع عليك حتى لم ادعك
تحتاج الى احد قال بلى يارب قال فماذا عملت فيما اتيتك قال كنت اصل الرحم واتصدق فيقول الله له كذبت وتقول الملئكة
له كذبت ويقول الله بل اردت ان يقال فلان جواد وقد قيل ذلك ويؤتى بالذي قتل في سبيل الله فيقول الله له فيماذا قتلت
فيقول امرت بالجهاد في سبيلك فقاتلت حتى قتلت فيقول الله له كذبت وتقول له الملئكة كذبت ويقول الله بل اردت
ان يقال فلان جرئ فقد قيل ذلك ثم ضرب رسول الله صلى الله عليه وسلم على ركبتي فقال يا ابا هريرة اولئك الثلاثة
اول خلق الله تسعر بهم النار يوم القيمة قال الوليد ابو عثمن المدائني فاخبرني عقبة ان شفيا هو الذي دخل على معوية فاخبره بهذا

پھر اسکو ہوش آیا اور کہنے لگا ضرور میں تجھسے وہی حدیث بیان کرونگا جو مجھسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس گھر میں بیان
کی ہے اس حالت میں ہمارے پاس سوائے آپ کے اور میرے اور کوئی نہ تھا پھر ابوہریرہ سخت بیہوش ہوا پھر اسکو ہوش آیا اور
اُسنے اپنے منھ کو صاف کیا اور کہا بیان کرتا ہوں میں ضرور وہی حدیث بیان کرونگا جو مجھسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
بیان کی ہے اس حالت میں کہ میں اور آپ اس گھر میں بیٹھے ہمارے پاس سوائے میرے اور آپ کے اور کوئی نہ تھا پھر ابوہریرہ زیادہ
بیہوش ہوا پھر منھ کے بل جھک گیا اور میں دیر تک اسکو تھامے رہا پھر اسکو ہوش آیا تو کہنے لگا حدیث کی ہے مجھے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی جب قیامت کا روز ہوگا اپنے بندوں کی طرف انمیں فیصلہ کرنیکے لئے نازل ہوگا اور ہر امت اپنے پانوں کی
انگلیوں پر بیٹھی ہوگی پس پہلے پہل جس شخص کو پروردگار بولائیگا وہ ایسا شخص ہوگا کہ جسنے قران کو حفظ کیا ہے اور وہ آدمی کہ جو اللہ تعالی کی راہ میں
شہید ہوا ہے اور وہ آدمی جو کثیر المال ہو پس کہیگا اللہ تعالی واسطے قاری کے کیا میں نے تجھکو وہ نہیں سکھلایا تھا جو میں نے اپنے رسول پر اتارا
ہے وہ کہیگا کیوں نہیں ای رب میرے فرمائیگا اللہ پھر تو نے اپنے سیکھے ہوئے میں کیا عمل کیا ہے وہ کہیگا میں اسکے ساتھ درمیان رات اور دن
کے کھڑا ہوتا تھا یعنے رات اور دن اسکو نماز میں پڑھتا رہتا تھا پس اللہ تعالی اس سے کہیگا جھوٹ کہا تو نے اور فرشتے بھی اُس سے کہیں گے جھوٹ
کہا تو نے اور اللہ تعالی اس سے کہیگا بلکہ تیرا ارادہ تو یہ تھا کہ مجھے کہا جائے کہ فلان شخص قاری ہے سو وہ تجھے کہا گیا اور صاحب مال کا لایا جائیگا
پس اُس سے اللہ تعالی کہیگا کیا میں نے تجھپر فراخی نہیں کی حتے کہ میں نے تجھے کسی چیز کی احتیاج نہ چھوڑی کہیگا وہ ہان ای رب میرے فرمائیگا
اللہ سو تو نے اس چیز میں کہ میں نے تجھے دی تھی کیا کام کیا ہے کہیگا وہ میں اپنے قبیلے سے مواصلت کرتا تھا اور صدقہ کرتا تھا پس اللہ تعالی اس سے
کہیگا جھوٹ کہا تو نے اور فرشتے بھی اس سے کہیں گے کہ جھوٹ کہا تو نے اور اللہ تعالی کہیگا بلکہ تیرا ارادہ تو یہ تھا کہ کہا جائے کہ فلان شخص سخی
ہے اور وہ تجھے کہا گیا۔ اور وہ شخص لایا جائیگا جو اللہ تعالی کی راہ میں شہید ہوا ہے پس اللہ تعالی اس سے کہیگا تو نے کسواسطے جنگ کی وہ
کہیگا مجھے تیری راہ میں جہاد کا حکم ہوا سو میں نے جہاد کیا یہانتک کہ میں مقتول ہوا پس اللہ تعالی اس سے کہیگا جھوٹ کہا تو نے اور فرشتے
بھی اس سے کہیں گے جھوٹ کہا تو نے اور اللہ تعالی اس سے کہیگا بلکہ تیرا ارادہ تو یہ تھا کہ کہا جائے فلان شخص دلیر ہے سو وہ تجھے کہا گیا پھر رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے زانو پر ہاتھ مارا اور فرمایا ای ابا ہریرہ یہ تینوں پہلے ہیں اللہ کی پیدائش کے اس بات میں کہ انکے ساتھ قیامت کے دن
آگ گرم ہوگی۔ کہا ولید یعنے ابو عثمان مدائنی نے خبر دی مجھے یہ کہ شفی یہ وہ ہے کہ معاویہ پر داخل ہوا اور اسکو اسکی خبر دی۔

۱؎ ظاہر ا دو بیہوشی ابوہریرہ کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ ابوہریرہ کو آنحضرت کے ساتھ اس مکان میں گذر بیٹھنا یاد آگیا تھا اور پھر آپ کو اس حالت میں اپنے پاس نہ پایا تو یہ حالت بار بار طاری ہوجاتی تھی اس بات کا
ماننا ذوی عقل پر مشکل نہیں چنانچہ ادنی سی بات ہے کہ جو شخص کسی شخص پر عاشق ہوا اور معشوق اسکے پاس نہ رہے تو وہ عاشق اس معشوق کے ساتھ کی حالت کو جب یاد کرتا ہے تو اسپر یہ حالت غشی طاری ہوجاتی ہے

باب ما جاء فی البر والاثم **حدثنا** موسی بن عبد الرحمن الکندی الکوفی نا زید بن الحباب نا معٰویۃ بن صالح ثنی عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر الحضرمی عن ابیہ عن النواس بن سمعان ان رجلا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن البر والاثم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم البر حسن الخلق والاثم ما حاک فی نفسک وکرھت ان یطلع الناس علیہ **حدثنا** بندار نا عبد الرحمن بن مھدی نا معٰویۃ بن صالح عن عبد الرحمن نحوہ الا انہ قال سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی الحب فی اللہ **حدثنا** احمد بن منیع نا کثیر بن ھشام نا جعفر بن برقان نا حبیب بن ابی مرزوق عن عطاء بن ابی رباح عن ابی مسلم الخولانی ثنی معاذ بن جبل قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ عز وجل المتحابون فی جلالی لھم منابر من نور یغبطھم النبیون والشھداء وفی الباب عن ابی الدرداء وابن مسعود وعبادۃ بن الصامت وابی مالک الاشعری وابی ھریرۃ ھذا حدیث حسن صحیح وابو مسلم الخولانی اسمہ عبد اللہ بن ثوب **حدثنا** الانصاری نا معن نا مالک عن خبیب بن عبد الرحمن عن حفص بن عاصم عن ابی ھریرۃ او عن ابی سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سبعۃ یظلھم اللہ فی ظلہ یوم لا ظل الا ظلہ امام عادل وشاب نشا بعبادۃ اللہ ورجل کان قلبہ معلقا بالمسجد اذا خرج منہ حتی یعود الیہ ورجلان تحابا فی اللہ فاجتمعا علی ذلک وتفرقا ورجل ذکر اللہ خالیا ففاضت عیناہ ورجل دعتہ امرأۃ ذات حسب وجمال فقال انی اخاف اللہ عز وجل ورجل تصدق بصدقۃ

باب نکوئی اور گناہ کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے موسی بن عبد الرحمن کندی کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے کہا حدیث کی ہمسے معاویہ بن صالح نے کہا حدیث کی مجھے عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر حضرمی نے اپنے باپ سے اُسنے نواس بن سمعان سے کہ ایک مرد نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کی بابت سوال کیا پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نیکی تو نیک اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکا ڈالے اور تو مکروہ جانے کہ اسپر لوگ مطلع ہوں **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے معاویہ بن صالح نے عبد الرحمن سے مثل اسکے مگر کہا اُسنے سوال کیا میں نے نبی صلعم سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اللہ تعالی کی محبت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے کثیر بن ہشام نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن برقان نے کہا حدیث کی ہمسے حبیب بن ابی مرزوق نے عطا بن ابی رباح سے اُسنے ابی مسلم خولانی سے کہا حدیث کی مجھے معاذ بن جبل نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے فرمایا ہے اللہ بلند اور غالب نے دوستی کرنیوالے میرے جلال میں انکے لئے منبر[1] ہونگے نور سے غبطہ کرینگے انکا نبی اور شہید اور اس باب میں روایت ہے ابی الدرداء اور ابن مسعود اور عبادہ بن صامت اور ابی مالک اشعری اور ابی ہریرہ سے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو مسلم خولانی کا نام عبد اللہ بن ثوب ہے **حدیث** کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے خبیب بن عبد الرحمن سے اُسنے حفص بن عاصم سے اُسنے ابی ہریرہ سے یا ابی سعید سے (شک راوی) یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات شخص ہیں جنکو خدا اپنے سایہ میں رکھیگا جسدن اسکے سایہ کے سوا کہیں سایہ نہوگا یعنے قیامت میں ایک تو امام عادل یعنے منصف سردار دوسرا وہ جوان جو امنگ جوانی میں خدا کی بندگی میں مشغول ہوا تیسرا وہ مرد کہ جسکا دل مسجد میں لگا رہتا ہے جب اس سے نکلتا ہے یہانتک کہ اسکی طرف لوٹ جائے یعنے بار بار جماعت کے واسطے مسجد میں جاتا ہے جب اس سے نکلتا ہے تو دوسری نماز کے واسطے اسکا دل مسجد کی طرف ہی متوجہ رہتا ہے کہ دوسرا وقت آوے تو جاؤں چوتھے وہ دو مرد جو خدا کے واسطے آپس میں محبت رکھتے ہیں ملنے میں تو اسی پر اور جدا ہوتے ہیں تو اسی پر پانچواں وہ مرد کہ جسنے خدا کو خالی مکان میں یاد کیا تو اسکی آنکھیں جاری ہو گئیں یعنے خوف الٰہی سے رو پا چھٹا وہ مرد کہ جسکو صاحب حسب اور خوبصورت عورت نے بلایا یعنے بدکاری کے واسطے تو اُسنے کہا میں خدا غالب اور بلند سے خوف کرتا ہوں ساتواں وہ مرد کہ جسنے خیرات کی

[1] اگرچہ اس حدیث سے محبت والوں کی نبیوں اور شہیدوں پر فضیلت ثابت ہوتی ہے مگر خیال کیا جاوے تو یہ کچھ نہیں کیونکہ بعض وقت ادنی آدمی کو ایک چیز حاصل ہوتی ہے اور اسمیں ایک صفت پائی جاتی ہے جو وہ صفت یا چیز اعلی کو حاصل نہیں ہوتی اور وہ اعلی بہت دل چاہتا ہے کہ وہ مجھے بھی ملجاوے جیسے کہ اسکو ملی ہے اگر اس سے ثابت ہوتی ہے تو فضیلت جزئی ثابت ہوتی ہے نہ کلی اور اسمیں کوئی ممانعت نہیں ۱۲

صحیح حسن

صحیح حسن

باب المرء مع من احب **حدثنا** ابوهشام الرفاعی نا حفص بن غياث عن اشعث عن الحسن عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم المرء مع من احب وله ما اكتسب وفی الباب عن علی وعبد الله بن مسعود وصفوان بن عسال وابی هريرة وابی موسى هذا احديث حسن غريب من حديث الحسن البصری عن انس **حدثنا** علی بن حجر نا اسمعيل بن جعفر عن حميد عن انس انه قال جاء رجل الی رسول الله صلی الله عليه وسلم فقال يا رسول الله متى قيام الساعة فقام النبی صلی الله عليه وسلم الی الصلوة فلما قضی صلوته قال اين السائل عن قيام الساعة فقال الرجل انا يا رسول الله قال ما اعددت لها قال يا رسول الله ما اعددت لها كبير صلوة ولا صوم الا انی احب الله ورسوله فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم المرء مع من احب وانت مع من احببت فما رأيت فرح المسلمون بعد الاسلام فرحهم بها هذا احديث صحيح **حدثنا** محمود بن غيلان نا يحيى بن ادم انا سفيان عن عاصم عن زر بن حبيش عن صفوان بن عسال قال جاء اعرابی جهوری الصوت فقال يا محمد الرجل يحب القوم ولما يلحق هو بهم فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم المرء مع من احب هذا احديث صحيح **حدثنا** احمد بن عبدة الضبی نا حماد بن زيد عن عاصم عن زر عن صفوان بن عسال عن النبی صلی الله عليه وسلم نحو حديث محمود **باب** فی حسن الظن بالله تعالى **حدثنا** ابو كريب نا وكيع عن جعفر بن برقان عن يزيد بن الاصم عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم ان الله تعالى يقول انا عند ظن عبدی بی وانا معه اذا دعانی هذا احديث حسن صحيح

باب آدمی اُسکے ساتھ ہی جسکو وہ دوست رکھتا ہی **حدیث** کی ہمسے ابوہشام رفاعی نے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث نے اشعث سے اُسنے حسن سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آدمی اُس شخص کے ساتھ ہی جسکو وہ دوست رکھتا ہی اور اسکے واسطے ہی جو وہ حاصل کرتا ہی۔ اور اس باب مین روایت ہی علی اور عبداللہ بن مسعود اور صفوان بن عسال اور ابی ہریرہ اور ابی موسی سے یہ حدیث طریق حسن بصری سے جو راوی ہی انس سے حسن غریب ہی **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن جعفر نے حمید سے اُسنے انس سے یہ کہا اُسنے ایک مرد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ قیامت کا قائم ہونا کب ہی پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز کی طرف کھڑے ہوئے پھر جب اپنی نماز پوری کر چکے تو فرمایا کہاں ہی وہ شخص جو قیامت کے کھڑے ہونیکی بابت سائل تھا پس کہا اس مرد نے مین حاضر ہون یا رسول اللہ فرمایا آپ نے کیا چیز تو نے قیامت کے لئے تیار کی ہی کہا اُسنے یا رسول اللہ مین نے کوئی بہت نماز اور روزے تو اسکے لئے تیار نہین کئے مگر مین اللہ اور اسکے رسول کو دوست رکھتا ہون سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آدمی اُسکے ساتھ ہی جسکو وہ دوست رکھتا ہی اور تو اُس شخص کے ساتھ ہوگا جسکو تو دوست رکھتا ہی راوی کہتا ہی مین نے نہین دیکھا مسلمانوں کو بعد اسلام کے مثل اُس خوشی کے کہ خوش ہوئے ہون۔ یہ حدیث صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن آدم نے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے عاصم سے اُسنے زر بن حبیش سے اُسنے صفوان بن عسال سے کہا اُسنے ایک اعرابی بلند آواز آیا اور کہنے لگا اے محمد ایک آدمی ایک قوم کو دوست رکھتا ہی اور وہ اُنسے ملا نہین پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آدمی اُسکے ساتھ ہی جسکو وہ دوست رکھتا ہی۔ یہ حدیث صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے عاصم سے اُسنے زر سے اُسنے صفوان بن عسال سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث محمود کے **باب** بیان مین اچھا گمان کرنیکے ساتھ اللہ تعالی کے **حدیث** کی ہمسے ابوکریب نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے جعفر بن برقان سے اُسنے یزید بن اصم سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تبارک وتعالی فرماتا ہی مین پاس گمان بندے اپنے کے ہون ساتھ میرے اور مین اسکے ساتھ ہون جب مجھے پکارے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی

---

[1] یعنے اُنکی اُسنے صحبت نہین کی یا اُنکی طرح اُسنے عمل نہین کئے یا یہ کہ اُسنے اُنکو دیکھا نہین ۱۲ [2] یعنے جسطرح کا گمان میرا بندے کا میرے ساتھ ہی مین بھی اسکے ساتھ اسیطرح کا ہون یعنے اگر اسکا گمان میرے ساتھ یہ ہی کہ پروردگار بخشنے والا مہربان ہی تو مین اسکے ساتھ اسی صفت سے پیش آؤنگا علی ہذا القیاس میری جس صفت کے ساتھ اسکا گمان واثق ہوگا مین اسکے ساتھ اسیطرح سے برتاؤ کرونگا پس مناسب ہی ہر ایک انسان کو کہ ہمیشہ صفت بخشش اور رجا کو قہاری اور خوف کی صفت پر زیادہ خیال رکھے ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

وفی الباب عن ابی ہریرۃ ہذا حدیث حسن صحیح وقد روی زائدۃ عن یزید بن ابی زیاد عن مجاہد عن ابن عباس وحدیث مجاہد عن ابی معمر اصح وابو معمر اسمہ عبد اللہ بن سخبرۃ والمقداد بن الاسود ہو المقداد بن عمرو الکندی ویکنی ابا معبد وانما نسب الی الاسود بن عبد یغوث لانہ کان تبناہ وہو صغیر **حدثنا** محمد بن عثمان الکوفی نا عبید اللہ بن موسی عن سالم الخیاط عن الحسن عن ابی ہریرۃ قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نحثو فی افواہ المداحین التراب ہذا حدیث غریب من حدیث ابی ہریرۃ **باب** ماجاء فی صحبۃ المؤمن **حدثنا** سوید بن نصر نا عبد اللہ بن المبارک عن حیوۃ بن شریح نا سالم بن غیلان ان الولید بن قیس التجیبی اخبرہ انہ سمع ابا سعید الخدری قال سالم او عن ابی الہیثم عن ابی سعید انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تصاحب الا مؤمنا ولا یاکل طعامک الا تقی ہذا حدیث انما نعرفہ من ہذا الوجہ **باب** ماجاء فی الصبر علی البلاء **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن سعد بن سنان عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد اللہ بعبدہ الخیر عجل لہ العقوبۃ فی الدنیا واذا اراد بعبدہ الشر امسک عنہ بذنبہ حتی یوافی بہ یوم القیمۃ وبہذا الاسناد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان عظم الجزاء مع عظم البلاء وان اللہ اذا احب قوما ابتلاہم فمن رضی فلہ الرضی ومن سخط فلہ السخط ہذا حدیث حسن غریب من ہذا الوجہ **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابوداؤد نا شعبۃ عن الاعمش قال سمعت ابا وائل یحدث یقول قالت عائشۃ ما رأیت الوجع علی احد اشد منہ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** قتیبۃ نا شریک عن عاصم عن مصعب بن سعد

اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا ہے زائدہ نے یزید بن ابی زیاد سے اُسنے مجاہد سے اُسنے ابن عباس سے اور حدیث مجاہد کی جو ابی معمر سے ہے بہت صحیح ہے۔ اور ابو معمر کا نام عبد اللہ بن سخبرہ ہے اور مقداد بن اسود وہ مقداد بن عمرو کندی ہے اور کنیت اسکی ابا معبد ہے اور وہ اسود بن عبد یغوث کی طرف منسوب اسلئے ہوا ہے کہ اسنے اسکو لڑکپن کی حالت میں متبنّٰی بنایا تھا **حدیث** کی ہمسے محمد بن عثمان کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن موسی نے سالم خیاط سے اُسنے حسن سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ مدح کرنے والوں کے منہ میں مٹی ڈالیں[1] یہ حدیث طریق ابی ہریرہ سے غریب ہے **باب** مؤمن کی صحبت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے حیوہ بن شریح سے کہا حدیث کی ہمسے سالم بن غیلان نے یہ کہ ولید بن قیس تجیبی نے خبر دی ہے اسکو کہ سنا اُسنے ابا سعید خدری سے۔ کہا سالم نے یا یہ روایت ہے ابی الہیثم سے اُسنے روایت کی ابی سعید سے یہ کہ سنا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے نہ مصاحبت کر مگر مؤمن کی اور چاہیے کہ نہ کھائے تیرا کھانا مگر متقی۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں **باب** مصیبت پر صبر کرنیکے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے یزید بن ابی حبیب سے اُسنے سعد بن سنان سے اُسنے انس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اللہ تعالی کسی اپنے بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسکو دنیا میں عذاب دیتا ہے۔ اور جب کسی بندے کے ساتھ برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس عذاب بسبب اسکے گناہوں کے دور رکھتا ہے یہانتک کہ قیامت کے دن اسکو پورا بدلہ دے اور ساتھ اسی اسناد کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے کہ فرمایا آپ نے بہت جزا ساتھ بہت مصیبت کے ہے یعنے مصیبت کے موافق اجر ملیگا اور اللہ تعالی جب کسی قوم کو دوست رکھتا ہے تو انکی آزمائش کرتا ہے سو جو کوئی اس مصیبت میں راضی ہوا تو اسکے لئے رضا ہے اور جو کوئی ناراض ہوا تو اسکے لئے عذاب ہے۔ یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے اعمش سے کہا سنا میں نے ابا وائل سے کہ حدیث کرتا تھا کہتا تھا کہ کہا ہے عائشہ رضؓ نے میں نے کسی شخص پر تکلیف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ نہیں دیکھی یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے عاصم سے اُسنے مصعب ابن سعد سے

[1] یہ حکم اسواسطے فرمایا کہ جیسی صحبت ہوتی ہے ویسے ہی آدمی کا حال ہوتا ہے اگر برے آدمی کھانے میں شریک ہوتے رہیں تو آہستہ آہستہ انہیں کی رسمیں جاری ہو جائیں گی ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

فاخفاها حتی لا تعلم شماله ما تنفق يمينه هذا حديث حسن صحيح وهكذا روى هذا الحديث عن مالك بن انس من غير وجه مثل هذا او شك فيه قال عن ابی هريرة او عن ابی سعيد وعبيد الله بن عمر رواه عن خبيب بن عبد الرحمن ولم يشك فيه فقال عن ابی هريرة **حدثنا** سوار بن عبد الله العنبری ومحمد بن المثنی قالا نا يحيی بن سعيد عن عبيد الله بن عمر عن خبيب بن عبد الرحمن عن حفص بن عاصم عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم نحو حديث مالك بن انس بمعناه الا انه قال كان قلبه معلقا بالمساجد وقال ذات منصب وجمال هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء فی اعلام الحب **حدثنا** بندار نا يحيی بن سعيد القطان نا ثور بن يزيد عن حبيب بن عبيد عن المقدام بن معد يكرب قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم اذا احب احدكم اخاه فليعلمه اياه وفی الباب عن ابی ذر وانس حديث المقدام حديث حسن صحيح غريب **حدثنا** هناد وقتيبة قالا نا حاتم بن اسمعيل عن عمران بن مسلم القصير عن سعيد بن سليمان عن يزيد بن نعامة الضبی قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم اذا اخا الرجل الرجل فليسأله عن اسمه واسم ابيه وممن هو فانه اوصل للمودة هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه ولا نعرف ليزيد بن نعامة سماعا من النبی صلی الله عليه وسلم ويروی عن ابن عمر عن النبی صلی الله عليه وسلم نحو هذا الحديث ولا يصح اسناده **باب** كراهية المدحة والمداحين **حدثنا** بندار نا عبد الرحمن بن مهدی نا سفيان عن حبيب بن ابی ثابت عن مجاهد عن ابی معمر قال قام رجل فاثنی علی امير من الامراء فجعل المقداد بن الاسود يحثو فی وجهه التراب وقال امرنا رسول الله صلی الله عليه وسلم ان نحثو فی وجوه المداحين التراب

اور اسکو چھپایا یہانتک کہ نہیں جانتا اسکا بایاں ہاتھ کہ کیا خرچ کیا اسکے داہنے ہاتھ نے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسیطرح یہ حدیث مالک بن انس سے کئی وجہ سے مثل اسکے روایت کی گئی ہے اور اُسنے اسمیں شک کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ روایت ہے ابی ہریرہ سے یا ابی سعید او عبید اللہ بن عمر سے اور روایت کیا اسکو خبیب بن عبد الرحمٰن نے اور اُسنے اسمیں شک نہیں کیا اور کہا اُسنے یہ روایت ہے ابی ہریرہ سے۔ **حدیث** کی ہمسے سوار بن عبد اللہ عنبری اور محمد بن مثنی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے خبیب بن عبد الرحمٰن سے اُسنے حفص بن عاصم سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث مالک بن انس کے بالمعنے مگر کہا اُسنے دل اسکا مسجدوں میں لگا رہتا ہے یعنے مسجد کی جگہ اُسنے مساجد کا لفظ ذکر کیا۔ اور کہا اُسنے بلایا اسکو مالدار باعزت خوبصورت عورت نے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** محبت کی خبر دینے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا حدیث کی ہمسے ثور بن یزید نے حبیب بن عبید سے اُسنے مقدام بن معد یکرب سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی کو دوست رکھے[1] تو چاہیے اسکو کہ اُسکی خبر دے یعنے یہ کہدے کہ میں تجھے دوست رکھتا ہوں اور اس باب میں روایت ہے ابی ذر اور انس سے۔ حدیث مقدام کی حسن صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد اور قتیبہ نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے حاتم بن اسمٰعیل نے عمران بن مسلم قصیر سے اُسنے سعید بن سلیمان سے اُسنے یزید بن نعامہ ضبی سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی مرد کسی مرد کو بھائی بنائے تو چاہیے کہ اس سے اسکے نام اور باپ کے نام سے سوال کرے اور یہ کہ وہ کس قبیلے سے ہے اسلیے کہ یہ بات دوستی کی پیوند ملانے والی ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے اور نہیں پہچانتے ہم واسطے یزید بن نعامہ کے سماع نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے بواسطہ ابن عمر کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اس حدیث کے اور اسکی اسناد صحیح نہیں ہے۔ **باب** مدح اور مدح کرنے والوں کی برائی کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے حبیب بن ابی ثابت سے اُسنے مجاہد سے اُسنے ابی معمر سے کہا ایک مرد کھڑا ہوا اور ایک امیر کی امیروں میں سے صفت کرنے لگا پس مقداد بن اسود نے اسکے منہ میں مٹی ڈالنی شروع کی اور کہا اُسنے ہمکو رسول اللہ صلعم نے حکم دیا ہے کہ مدح کرنے والوں کے منہ میں مٹی ڈالیں

---

[1] اس خبر دینے میں یہ فائدہ ہوتا ہے کہ دوسرے آدمی کی محبت بھی اسکی طرف ہو جاتی ہے پھر جانبین سے الفت بڑھتی ہے ۱۲

سمعت ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من احد يموت الا ندم قالوا وما ندامته يا رسول الله قال ان كان محسنا ندم ان لا يكون ازداد وان كان مسيئا ندم ان لا يكون نزع هذا حديث انما نعرفه من هذا الوجه ويحيى بن عبيد الله قد تكلم فيه شعبة **حدثنا** سويد نا ابن المبارك نا يحيى بن عبيد الله قال سمعت ابي يقول سمعت ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج في اخر الزمان رجال يختلون الدنيا بالدين يلبسون للناس جلود الضان من اللين السنتهم احلى من السكر وقلوبهم قلوب الذياب يقول الله ابي تغترون ام علي تجترؤن فبي حلفت لابعثن على اولئك منهم فتنة تدع الحليم منهم حيرانا وفي الباب عن ابن عمر **حدثنا** احمد بن سعيد الدارمي نا محمد بن عباد نا حاتم بن اسمعيل نا حمزة بن ابي محمد عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الله تعالى قال لقد خلقت خلقا السنتهم احلى من العسل وقلوبهم امر من الصبر فبي حلفت لاتيحنهم فتنة تدع الحليم منهم حيرانا فبي يغترون ام علي يجترؤن هذا حديث حسن غريب من حديث ابن عمر لا نعرفه الا من هذا الوجه

باب ما جاء في حفظ اللسان

حدثنا صالح بن عبد الله نا ابن المبارك ح وثنا سويد بن نصر نا عبد الله بن المبارك عن يحيى بن ايوب عن عبيد الله بن زحر عن علي بن يزيد عن القاسم عن ابي امامة عن عقبة بن عامر قال قلت يا رسول الله ما النجاة قال املك عليك لسانك وليسعك بيتك وابك على خطيئتك هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن موسى البصري نا حماد بن زيد عن ابي الصهباء عن سعيد بن جبير عن ابي سعيد الخدري رفعه قال اذا اصبح ابن ادم فان الاعضاء كلها تكفر اللسان فتقول اتق الله فينا فانما نحن بك

سنا میں نے ابا ہریرہ سے کہ کہتے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مرتا ہے وہ (قیامت کے دن) شرمندہ ہوگا کہا لوگوں نے اور کیا ہے ندامت اسکی یا رسول اللہ فرمایا آپ نے اگر وہ نیکوکار ہوگا تو اسلیے شرمندہ ہوگا کیوں نہ زیادہ ہوا (نیکی میں) اور اگر وہ برا ہوا تو اسلیے شرمندہ ہوگا کہ کیوں نہ باز رکھا (اپنے نفس کو ارتکاب معاصی سے) اس حدیث کو تو ہم صرف اسی وجہ سے پہچانتے ہیں اور یحیی بن عبید کے حق میں شعبہ نے کلام کیا ہے **حدیث** کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن عبید اللہ نے کہا سنا میں نے اپنے باپ سے کہ کہتا سنا میں نے ابا ہریرہ سے کہ کہتا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آخر زمانہ میں کچھ ایسے لوگ نکلیں گے کہ دنیا کو ساتھ دین کے فریب دیتے یعنے خریدینگے لوگوں کے واسطے دنبوں کی پوستینیں پہنیں گے نرمی سے زبانیں انکی شکر سے میٹھی ہونگی یعنے نیک اخلاق سے لوگوں سے پیش آوینگے اور دل انکے دل بھیڑیوں کے سے ہونگے فرمایا ہے اللہ کیا وہ میرے ساتھ فریب کرتے ہیں یا مجھپر دلیری کرتے ہیں پس میں اپنی ذات کی قسم کھاتا ہوں کہ انپر ایسا فتنہ انہیں سے پیدا کرونگا کہ انہیں سے عالم عاقل کو حیران کر دیگا۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر سے **حدیث** کی ہمسے احمد بن سعید دارمی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عباد نے کہا حدیث کی ہمسے حاتم بن اسمعیل نے کہا حدیث کی ہمسے حمزہ بن ابی محمد نے عبداللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپنے اللہ تعالی نے فرمایا ہے میں نے ایک ایسی خلقت پیدا کی ہے کہ زبانیں انکی شہد سے میٹھی ہیں اور دل انکے مصبر سے کڑوے ہیں سو میں اپنی قسم کھاتا ہوں کہ انہیں ایک ایسا فتنہ برپا کرونگا کہ عالم عاقل کو انہیں سے حیران کر دیگا سو وہ میرے ساتھ فریب کرتے ہیں یا مجھپر دلیری کرتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے طریق ابن عمر سے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے

باب زبان کی نگاہ رکھنے کے بیان میں

حدیث کی ہمسے صالح بن عبداللہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے ح اور حدیث کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن مبارک نے یحیی بن ایوب سے اُسنے عبیداللہ بن زحر سے اُسنے علی بن یزید سے اُسنے قاسم سے اُسنے ابی امامہ سے اُسنے عقبہ بن عامر سے کہا اُسنے میں نے کہا یا رسول اللہ نجات کسطرح ہے فرمایا آپنے اپنی زبان کو اپنے اوپر بند رکھ اور چاہیے کہ گھر تیرا ہی تجھے کافی ہو یعنے گھر سے باہر مت جا اور اپنے گناہوں پر رویا کر یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن موسی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ابی الصہباء سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابی سعید خدری سے اُسنے اسکو مرفوع کیا ہے کہ فرمایا آپ نے جب ابن آدم صبح کرتا ہے تو تمام اعضاء زبان کے آگے عاجزی کرتے ہیں اور کہتے ہیں ڈر اللہ سے ہمارے واسطے اسلیے کہ ہم تیرے ساتھ متعلق ہیں

عن ابيه قال قلت يا رسول الله اى الناس اشد بلاء قال الانبياء ثم الامثل فالامثل يبتلى الرجل على حسب دينه فان كان
فى دينه صلبا اشتد بلاءه وان كان فى دينه رقة ابتلى على قدر دينه فما يبرح البلاء بالعبد حتى يتركه يمشى على الارض وما عليه
خطيئة هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن عبد الاعلى نا يزيد بن زريع عن محمد بن عمرو عن ابى سلمة عن ابى هريرة قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يزال البلاء بالمؤمن والمؤمنة فى نفسه وولده وماله حتى يلقى الله وما عليه خطيئة هذا حديث
حسن صحيح وفى الباب عن ابى هريرة واخت حذيفة بن اليمان **باب** ما جاء فى ذهاب البصر **حدثنا** عبد الله بن
معاوية الجمحى نا عبد العزيز بن مسلم نا ابو ظلال عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يقول اذا اخذت
كريمتى عبدى فى الدنيا لم يكن له جزاء عندى الا الجنة وفى الباب عن ابى هريرة وزيد بن ارقم هذا حديث حسن غريب من
هذا الوجه وابو ظلال اسمه هلال **حدثنا** محمود بن غيلان نا عبد الرزاق نا سفيان عن الاعمش عن ابى صالح عن
ابى هريرة رفعه الى النبى صلى الله عليه وسلم قال يقول الله عز وجل من اذهبت حبيبتيه فصبر واحتسب لم ارض له ثوابا دون الجنة
وفى الباب عن عرباض بن سارية هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن حميد الرازى ويوسف بن موسى القطان
البغدادى قالا نا عبد الرحمن بن مغراء ابو زهير عن الاعمش عن ابى الزبير عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
يود اهل العافية يوم القيمة حين يعطى اهل البلاء الثواب لو ان جلودهم كانت قرضت فى الدنيا بالمقاريض هذا حديث غريب
لا نعرفه بهذا الاسناد الا من هذا الوجه وقد روى بعضهم هذا الحديث عن الاعمش عن طلحة بن مصرف عن مسروق
شيئا من هذا **حدثنا** سويد بن نصر نا عبد الله بن المبارك نا يحيى بن عبيد الله قال سمعت ابى يقول

اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے میں نے کہا یا رسول اللہ کون شخص ہے سخت مصیبت میں لوگوں سے۔ فرمایا آپ نے پیغمبر پھر درجہ بدرجہ
ہر ایک آدمی اپنے دین کے موافق آزمائش کیا جاتا ہے سو اگر اسکے دین میں سختی ہو تو وہ سخت ہوتا ہے مصیبت میں اور اگر اسکے دین میں
ضعف ہو تو اپنے دین کے موافق آزمائش کیا جاتا ہے سو ہمیشہ رہتی ہے مصیبت ساتھ بندے کے یہانتک کہ چھوڑتی ہے اسکو اس حالت
میں کہ چلتا ہے زمین پر اور اسپر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الاعلی نے کہا حدیث
کی ہمسے یزید بن زریع نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
ہمیشہ رہتی ہے مصیبت ساتھ مؤمن مرد اور مؤمنہ عورت کے اسکی جان اور اولاد اور مال میں یہانتک کہ ملتا ہے اللہ تعالیٰ سے اس حالت
میں کہ اسپر کوئی گناہ نہیں رہتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور حذیفہ بن یمان کی بہن سے **باب**
آنکھوں کے جاتے رہنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن معاویہ جمحی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن مسلم نے کہا حدیث کی ہمسے ابو ظلال
نے انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ جب میں کسی اپنے بندے کی دنیا میں دو آنکھیں
لیلوں یعنے اسکو نابینا کر دوں تو اسکے لئے بدلہ میرے پاس سوائے جنت کے اور کچھ نہیں ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور زید
بن ارقم سے یہ حدیث اسوجہ سے حسن غریب ہے۔ اور ابو ظلال کا نام ہلال ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے
عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے اسکو آنحضرت کی طرف مرفوع کیا ہے کہا
آپ نے فرماتا ہے اللہ غالب اور بزرگ کہ میں جسکی دونوں آنکھیں لیلوں اور وہ صبر کرے اور ثواب جانے تو میں اسکے واسطے سوائے جنت کے
اور کسی ثواب دینے میں راضی نہیں۔ اور اس باب میں روایت ہے عرباض بن ساریہ سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن
حمید رازی اور یوسف بن موسی قطان بغدادی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مغراء یعنے ابو زہیر نے اعمش سے اُسنے
ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عافیت والے لوگ قیامت کے دن دوست رکھینگے جبکہ مصیبت
والے ثواب دیے جاوینگے کاشکے کہ ہمارے چمڑے دنیا میں مقراضوں کے ساتھ کاٹے جاتے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو اس اسناد
سے مگر اسوجہ سے اور روایت کیا ہے بعض نے اس حدیث کو اعمش سے اُسنے طلحہ بن مصرف سے اُسنے مسروق سے کچھ خلاصہ اس سے **حدیث**
کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن عبید اللہ نے کہا سنا میں نے اپنے باپ سے کہ کہتا

ثنی ابو النضر عن ابراهیم عن عبد الله بن حاطب عن عبد الله بن دینار عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه بمعناه
هٰذا حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث ابراهیم بن عبد الله بن حاطب **حدثنا** محمد بن بشار وغیر واحد قالوا
نا محمد بن یزید بن خنیس المکی قال سمعت سعید بن حسان المخزومی قال حدثتنی ام صالح عن صفیة بنت شیبة عن
ام حبیبة زوج النبی صلی الله علیه وسلم عن النبی صلی الله علیه وسلم قال کلام ابن اٰدم علیه لا له الا امر بمعروف او نهی
عن المنکر او ذکر الله هٰذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من حدیث محمد بن یزید بن خنیس **باب حدثنا**
محمد بن بشار نا جعفر بن عون نا ابو العمیس عن عون بن ابی جحیفة عن ابیه قال اٰخی رسول الله صلی الله علیه وسلم بین سلمان
وابی الدرداء فزار سلمان ابا الدرداء فرای ام الدرداء متبذلة فقال ما شانك متبذلة قالت ان اخاك ابا الدرداء لیس له حاجة فی الدنیا
قالت فلما جاء ابو الدرداء قرب طعاما فقال کل فانی صائم قال ما انا باٰکل حتی تاکل قال فاکل فلما کان اللیل ذهب ابو الدرداء لیقوم
فقال له سلمان نم فنام ثم ذهب لیقوم فقال له نم فنام فلما کان عند الصبح قال له سلمان قم الاٰن فقاما فصلیا فقال ان لنفسك
علیك حقا ولربك علیك حقا ولضیفك علیك حقا وان لاهلك علیك حقا فاعط کل ذی حق حقه فاتیا النبی صلی الله
علیه وسلم فذکرا ذلك له فقال صدق سلمان هٰذا حدیث صحیح وابو العمیس اسمه عتبة بن عبد الله وهو اخو عبد الرحمٰن
بن عبد الله المسعودی **باب حدثنا** سوید بن نصر نا عبد الله بن المبارك عن عبد الوهاب بن الورد عن رجل
من اهل المدینة قال کتب معٰویة الی عائشة ان اکتبی الیّ کتابا توصینی فیه ولا تکثری علیّ قال فکتبت عائشة الی معٰویة

کہا حدیث کی ہمسے ابو النضر نے ابراہیم بن عبد اللہ بن حاطب سے اُسنے عبد اللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ
وسلم سے مثل اُسکے بالمعنے۔ یہ حدیث غریب ہی نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ابراہیم بن عبد اللہ بن حاطب سے **حدیث** کی ہمسے
محمد بن بشار وغیرہ نے کہا انھوں نے حدیث کی ہمسے محمد بن یزید بن خنیس مکی نے کہا سنا میں نے سعید بن حسان مخزومی سے کہا
حدیث کی مجھے ام صالح نے صفیہ بنت شیبہ سے اُسنے ام حبیبہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ
فرمایا آپ نے بولنا ابن آدم کا اسپر وبال ہی اسکے لئے نفع نہیں مگر امر کرنا ساتھ نیکی کے یا منع کرنا برے کاموں سے یا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا
یہ حدیث حسن غریب ہی نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق محمد بن یزید بن خنیس سے **باب حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے
کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن عون نے کہا حدیث کی ہمسے ابو العمیس نے عون بن ابی جحیفہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے درمیان سلمان اور ابو الدرداء کے مواخات بنا دیے یعنے ایک کو دوسرے کا بھائی بنا دیا سو سلمان ابا الدرداء
کی زیارت کو آیا اور ام الدرداء کو خراب حال میں دیکھکر کہا کیا تیرا حال ہی کہا اُسنے تیرے بھائی ابا الدرداء کو دنیا میں کوئی حاجت[1]
نہیں کہا اُسنے سو جب ابو الدرداء آیا تو اُسنے اسکے آگے کھانا رکھا اور کہا آپ کھائیے میں روزہ دار ہوں کہا اُسنے میں تو کھانیکا
نہیں یہانتک کہ آپ کھائیں کہا راوی نے سو اُسنے کھایا پھر جب رات ہوئی تو ابو الدرداء نماز تہجد کے لئے اُٹھنے لگا تو
اسکو سلمان نے کہا سو رہ سو وہ سو گیا پھر اُٹھنے لگا تو اُسنے اس سے کہا سو رہ سو وہ سو گیا پھر جب صبح کا وقت قریب ہوا
تو اس سے سلمان نے کہا اب کھڑا ہو پس وہ دونوں کھڑے ہوے اور نماز پڑھی اور سلمان نے اُس سے کہا بیشک
تیرے نفس کا تجھپر حق ہی اور تیرے رب کا تجھپر حق ہی اور تیرے مہمان کا تجھپر حق ہی اور تیری عورت کا تجھپر حق ہی سو تو
ہر ایک صاحب حق کو اسکا حق دے یعنے ہر ایک صاحب حق کا حق ادا کر پھر وہ دونوں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے
پاس آئے اور آپ کے پاس اُن دونوں نے اس امر کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا سچ کہا ہی سلمان نے یہ حدیث صحیح ہی اور ابو العمیس
کا نام عتبہ بن عبد اللہ ہی اور وہ بھائی عبد الرحمٰن بن عبد اللہ مسعودی کا ہی **باب حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے
عبد اللہ بن مبارک نے عبد الوہاب بن ورد سے اُسنے ایک مرد سے جو اہل مدینہ سے تھا کہا اُسنے حضرت معاویہ نے حضرت عائشہ کی طرف لکھا
آپ میری طرف کوئی ایسا خط لکھیے جسمیں میرے لئے وصیت ہو اور مجھپر زیادہ مت کرو کہا راوی نے پس حضرت عائشہ نے معاویہ کی طرف لکھا

[1] یعنے اسکو میری طرف کچھ توجہ نہیں ہی اسلئے زینت نہیں کرتی ۱۲

ابواب صفة القیٰمة

فان استقمت استقمنا وان اعوججت اعوججنا **حدثنا** هناد نا ابواسامة عن حماد بن زيد نحوه ولم يرفعه وهذا اصح من حديث محمد بن موسى هذا حديث لا نعرفه الا من حديث حماد بن زيد وقد رواه غير واحد عن حماد بن زيد ولم يرفعوه **حدثنا** محمد بن عبد الاعلى الصنعاني نا عمر بن علي المقدمي عن ابي حازم عن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يتوكل لي ما بين لحييه وما بين رجليه اتوكل له بالجنة وفي الباب عن ابي هريرة وابن عباس هذا حديث حسن صحيح غريب **حدثنا** ابوسعيد الاشج نا ابوخالد الاحمر عن ابن عجلان عن ابي حازم عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من وقاه الله شر ما بين لحييه وشر ما بين رجليه دخل الجنة هذا حديث حسن صحيح وابوحازم الذي روى عن سهل بن سعد هو ابوحازم الزاهد مديني واسمه سلمة بن دينار وابوحازم الذي روى عن ابي هريرة اسمه سلمان الاشجعي مولى عزة الاشجعية وهو الكوفي **حدثنا** سويد بن نصر نا عبد الله بن المبارك عن معمر عن الزهري عن عبد الرحمن بن ماعز عن سفيان بن عبد الله الثقفي قال قلت يا رسول الله حدثني بامر اعتصم به قال قل ربي الله ثم استقم قال قلت يا رسول الله ما اخوف ما تخاف علي فاخذ بلسان نفسه ثم قال هذا هذا حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه عن سفيان بن عبد الله الثقفي **حدثنا** ابوعبد الله محمد بن ابي ثلج البغدادي صاحب احمد بن حنبل ثنا علي بن حفص نا ابراهيم بن عبد الله بن حاطب عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تكثر الكلام بغير ذكر الله فان كثرة الكلام بغير ذكر الله قسوة للقلب وان ابعد الناس من الله القلب القاسي

حدثنا ابوبکر بن ابی النضر

سو اگر تو قائم رہے ہم بھی قائم رہینگے یعنے اگر تو بولنے سے باز رہے ہم لڑنے سے باز رہینگے اور اگر تو ٹھیری رہے ہم بھی ٹھہرے رہیں گے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابواسامہ نے حماد بن زید سے مثل اسکے اور اسکو مرفوع نہیں کیا اور یہ محمد بن موسی کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر طریق حماد بن زید سے۔ اور روایت کیا ہے اسکو کئی ایک نے حماد بن زید سے اور اسکو مرفوع نہیں کیا **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبدالاعلی صنعانی نے کہا حدیث کی ہمسے عمر بن علی مقدمی نے ابی حازم سے اُسنے سہل بن سعد سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی میرے لئے اس چیز کا ضامن ہوگا جو درمیان اُسکے دو داڑھوں[1] کے ہے اور اس چیز کا جو درمیان اسکے دو پانوٴں کے ہے تو میں اسکے لئے جنت کا ضامن ہوتا ہوں۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور ابن عباس رضی سے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہمسے ابوسعید اشج نے کہا حدیث کی ہمسے ابوخالد احمر نے ابن عجلان سے اُسنے ابی حازم سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو اللہ تعالی اُس چیز کی برائی سے نگاہ رکھے جو درمیان اُسکی دو ڈاڑھوں کے ہے یعنے زبان اور اُس چیز کی برائی سے جو درمیان اُسکے دو پانوٴں کے ہے یعنے فرج تو وہ جنت میں داخل ہوگا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور وہ ابوحازم کہ جسنے سہل بن سعد سے روایت کی ہے وہ ابوحازم زاہد مدینی ہے اور نام اسکا سلمہ بن دینار ہے اور وہ ابوحازم کہ جسنے ابی ہریرہ سے روایت کی ہے نام اسکا سلمان اشجعی ہے جو مولی عزہ اشجعیہ کا ہے اور وہ کوفی ہے **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن مبارک نے معمر سے اُسنے زہری سے اُسنے عبدالرحمن بن ماعز سے اُسنے سفیان بن عبداللہ ثقفی سے کہا اُسنے میں نے کہا یارسول اللہ مجھے آپ ایسی حدیث بیان کریئے کہ میں اس سے چنگل ماروں فرمایا آپ نے کہ میرا رب اللہ ہے پھر اُسپر قائم رہ کہا اُسنے میں نے کہا یارسول اللہ کیا چیز زیادہ خوفناک ہے جسکا آپکو مجھپر ڈر ہے پس آپ نے اپنی زبان پکڑی پھر فرمایا وہ یہ ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ کئی وجہ سے سفیان بن عبداللہ ثقفی سے مروی ہے **حدیث** کی ہمسے ابوعبداللہ یعنے محمد بن ابی ثلج بغدادی نے جو شاگرد احمد بن حنبل کا ہے کہا حدیث کی ہمسے علی بن حفص نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن عبداللہ بن حاطب نے عبداللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سوائے ذکر اللہ کے کلام زیادہ مت کر کیونکہ زیادہ کلام کرنا بغیر ذکر اللہ کے دل کے لئے سخت کرنیوالا ہے اور بہت بعید لوگوں میں سے اللہ تعالی کے نزدیک وہ دل ہے جو سخت ہے **حدیث** کی ہمسے ابوبکر بن ابی نضر نے

---

[1] حفظ زبان کا اسطرح ہے کہ حرام نہ کھانے اور فحش نہ بولے اور حق بات کہے دوسری بات یہ کہ زنا سے بچے ۱۲

الا من حدیث حسین بن قیس وحسین یضعف فی الحدیث وفی الباب عن ابی برزۃ وابی سعید **حدثنا** عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نا الاسود بن عامر نا ابوبکر بن عیاش عن الاعمش عن سعید بن عبد اللہ بن جریج عن ابی برزۃ الاسلمی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزول قدما عبد حتی یسأل عن عمرہ فیما افناہ وعن علمہ فیما فعل وعن مالہ من این اکتسبہ وفیما انفقہ وعن جسمہ فیما ابلاہ ھٰذا حدیث حسن صحیح وسعید بن عبد اللہ بن جریج ھو مولی ابی برزۃ الاسلمی وابو برزۃ الاسلمی اسمہ نضلۃ بن عبید **حدثنا** قتیبۃ نا عبد العزیز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمٰن عن ابیہ عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتدرون من المفلس قالوا المفلس فینا یا رسول اللہ من لا درھم لہ ولا متاع قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المفلس من امتی من یاتی یوم القیٰمۃ بصلوٰۃ وصیام وزکوٰۃ ویاتی قد شتم ھٰذا وقذف ھٰذا واکل مال ھٰذا وسفک دم ھٰذا وضرب ھٰذا فیقعد فیقتص ھٰذا من حسناتہ وھٰذا من حسناتہ فان فنیت حسناتہ قبل ان یقتص ما علیہ من الخطایا اخذ من خطایاھم فطرح علیہ ثم طرح فی النار ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ھناد ونصر بن عبد الرحمٰن الکوفی قالا نا المحاربی عن ابی خالد یزید بن عبد الرحمٰن عن زید بن ابی انیسۃ عن سعید المقبری عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ عبدا کانت لاخیہ عندہ مظلمۃ فی عرض او مال فجاءہ فاستحلہ قبل ان یؤخذ ولیس ثم دینار ولا درھم

مگر طریق حسین بن قیس سے اور حسین حدیث میں ضعیف ہے اور اس باب میں روایت ہے ابی برزہ اور ابی سعید سے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے کہا حدیث کی ہمسے اسود بن عامر نے کہا حدیث کی ہمسے ابوبکر بن عیاش نے اعمش سے اُسنے سعید بن عبد اللہ بن جریج سے اُسنے ابی برزہ اسلمی سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ دور ہونگے پاؤں بندے کے یہانتک کہ سوال کیا جاوے اپنی عمر سے کہ کس چیز میں اسکو برباد کیا اور اپنے علم سے کہ کس چیز میں اسکو خرچ کیا اور مال سے کہ کہاں سے اسکو حاصل کیا اور کس چیز میں اسکو خرچ کیا اور جسم سے کہ کس چیز میں اسکو پرانا کیا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور سعید بن عبد اللہ بن جریج وہ مولی ابی برزہ اسلمی کا ہے اور ابو برزہ اسلمی کا نام نضلہ بن عبید ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے علا بن عبد الرحمٰن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہم میں مفلس وہ ہے کہ جسکے پاس نہ درہم ہے نہ اسباب فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مفلس میری امت سے حقیقت میں وہ ہے جو قیامت کے دن آوے نماز اور روزہ اور زکوٰۃ لیکر اور آوے اس حالت میں کہ کسیکو گالی دی اور کسیکو حرام کاری کا عیب لگایا اور کسیکا مال کھایا اور کسیکی خونریزی کی اور کسیکو مارا پس وہ شخص بٹھلایا جاویگا اور اسکی نیکیوں سے اس مظلوم کو دلایا جائیگا اور دوسرے مظلوم کو دلایا جائیگا سو اگر اس قصاص کے ادا ہونے سے پہلے جو اسپر اسکا گناہ ہے اسکی نیکیاں فنا ہوئیں تو ان مظلوموں کے گناہ لئے جاوینگے اور اسپر ڈالے جائینگے پھر وہ دوزخ میں ڈالا جاویگا[1] یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد اور نصر بن عبد الرحمٰن کوفی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے محاربی نے ابی خالد یعنے یزید بن عبد الرحمٰن سے اُسنے زید بن ابی انیسہ سے اُسنے سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رحمت کرے اللہ تعالیٰ اس بندے پر کہ جسکے بھائی کے اسکے پاس ظلم ہوں عزت یا مال میں پھر وہ اسکے پاس آوے اور پکڑنے سے پہلے انکو حلال کرائے اور نہیں ہے اسجگہ یعنے قیامت میں دینار اور نہ درم[2]

[1] معلوم ہوا کہ مسلمان کی عبادت اور نیکیاں حق العباد کے بدلے دی جاوینگی اور اگر نیکیاں کم ہوئیں اور لوگوں کے حق زیادہ تو اُنکے گناہ ظالم کی گردن پر ڈالے جاوینگے تو جب نیکیاں چھن گئیں اور لوگوں کے گناہ گردن پر پڑے تو حقیقت میں یہی شخص آخرت کا مفلس ٹھہرا اگرچہ دنیا میں نہایت مالدار ہو اس حدیث میں اشارہ ہے کہ مسلمان حق العباد اور ظلم سے ڈرتا رہے اپنے حسنات اور کثرت عبادت پر نہ بھولے ۱۲ [2] یعنے اللہ تعالیٰ اُس آدمی پر رحمت کرے کہ جسکے پاس اپنے بھائی مسلمان کی چیزیں ظلم سے حاصل کیے ہوں یا اسپر اور قسم کا ظلم کیا ہوا ہو تو اسکے پاس جاکر ماخوذ ہونے سے پہلے یعنے قیامت کے حساب سے پہلے انکی معافی کرائی ہو کیونکہ وہاں دینار اور درم تو نہیں ہیں کہ کام آویں اگر اُسنے معافی نہ چاہی ہوگی تو اسکی نیکیاں لیکر دوسرے کو دیجاوینگی ورنہ ظالم پر اسکی برائیاں کا بوجھ ڈالا جاویگا ۱۲

سلام علیک اما بعد فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من التمس رضا اللہ بسخط الناس کفاہ اللہ مؤنۃ الناس ومن التمس رضا الناس بسخط اللہ وکلہ اللہ الی الناس والسلام علیک **حدثنا** محمد بن یحیی نا محمد بن یوسف عن سفیان عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ انھا کتبت الی معٰویۃ فذکر الحدیث بمعناہ ولم یرفعہ **باب** ماجاء فی شان الحساب والقصاص **حدثنا** ھناد نا ابو معٰویۃ عن الاعمش عن خیثمۃ عن عدی بن حاتم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما منکم من رجل الا سیکلمہ ربہ یوم القیٰمۃ ولیس بینہ وبینہ ترجمان ثم ینظر ایمن منہ فلا یری شیئا الا شیئا قدمہ ثم ینظر اشأم منہ فلا یری شیئا الا شیئا قدمہ ثم ینظر تلقاء وجھہ فتستقبلہ النار قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من استطاع منکم ان یقی وجھہ النار ولو بشق تمرۃ فلیفعل **حدثنا** ابو السائب نا وکیع یوما بھذا الحدیث عن الاعمش فلما فرغ وکیع من ھذا الحدیث قال من کان ھٰھنا من اھل خراسان فلیحتسب فی اظھار ھذا الحدیث بخراسان **قال** ابو عیسی لان الجھمیۃ ینکرون ھذا ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** حمید بن مسعدۃ ثنا حصین بن نمیر ابو محصن نا حسین بن قیس الرحبی نا عطاء بن ابی رباح عن ابن عمر عن ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تزول قدما ابن اٰدم یوم القیٰمۃ من عند ربہ حتی یسأل عن خمس عن عمرہ فیما افناہ وعن شبابہ فیما ابلاہ وعن مالہ من این اکتسبہ وفیما انفقہ وماذا عمل فیما علم ھذا حدیث غریب لا نعرفہ من حدیث ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سلام علیک اما بعد میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے جو اللہ تعالی کی رضا لوگوں کے غصے میں چاہے تو اللہ تعالی اسکو لوگوں کی سختی سے کافی ہوتا ہے اور جو کوئی لوگوں کی رضا اللہ تعالی کے غصے میں چاہے تو اللہ تعالی اسکو لوگوں کے سپرد کرتا ہے۔ والسلام علیک **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحیی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یوسف نے سفیان سے اُسنے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہ اُسنے معاویہ کی طرف لکھا پس اُسنے حدیث کو اُسکے بالمعنے ذکر کیا اور اسکو مرفوع نہیں کیا۔ **باب** حساب اور قصاص کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے خیثمہ سے اُسنے عدی بن حاتم سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تم لوگوں میں سے کوئی ایسا نہیں مگر کہ اس سے قیامت میں خدا کلام کریگا اسطرح پر کہ اسکے اور خدا کے درمیان کوئی مترجم نہیں ہوگا یعنے دو بدو بلا واسطہ خدا کلام کریگا پھر نظر کریگا بندہ اپنے داہنے کو تو نہ دیکھے گا مگر اپنے اعمال جو آگے کر چکا۔ اور نظر کریگا اپنے بائیں کو تو نہ دیکھے گا مگر اپنے اعمال جو آگے کر چکا پھر اپنے آگے نظر کریگا تو اسکے سامنے آگ آئیگی فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی تم میں سے یہ طاقت[1] رکھتا ہے کہ اپنے منہ کو آگ سے بچائے اگرچہ ساتھ آدھی کھجور کے ہو تو چاہئے کہ کرے **حدیث** کی ہمسے ابو السائب نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے ایکدن یہ حدیث اعمش سے پس جب وکیع اس حدیث سے فارغ ہوا تو کہنے لگا جو کوئی شخص اسجگہ اہل خراسان سے ہو تو چاہئے کہ وہ اس حدیث کو خراسان میں ظاہر کرنیکو ثواب جانے۔ کہا ابو عیسی نے یہ اسلئے کہ جہمیہ اس حدیث کا انکار کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے کہا حدیث کی ہمسے حصین بن نمیر یعنے ابو محصن نے کہا حدیث کی ہمسے حسین بن قیس رحبی نے کہا حدیث کی ہمسے عطاء بن ابی رباح نے ابن عمر سے اُسنے ابن مسعود سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے ابن آدم کے پانوں اپنے رب سے قیامت کے دن دور نہیں ہونگے یہانتک کہ پانچ چیزوں سے سوال نہ کیا جاوے یعنے جبتک پانچ چیزوں کا جواب نہ دے لیگا تب تک رب کے سامنے سے دور نہیں ہوگا: ایک عمر سے کہ کسمیں اسنے اسکو برباد کیا اور جوانی سے کہ کسمیں اسکو پرانا کیا یعنے قوت کو کہاں صرف کیا اور مال سے کہ کہاں سے اسکو حاصل کیا اور کس چیز میں اسکو خرچ کیا اور کیا عمل کیا اُسمیں کہ اسکو سیکھا یعنے علم حاصل کرکے کیا عمل کیا۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو بواسطہ ابن مسعود کے نبی صلعم سے

[1] یعنے ایسا سخت وقت ہر ایک مسلمان کے سامنے آنیوالا ہے کہ خدا تو بلا واسطہ کلام کریگا اور داہنے بائیں نیک یا بد اپنے اعمال ہونگے اور سامنے دوزخ دہک رہی ہوگی پھر حضرت نے اس نازک وقت کے بچاؤ کی تدبیر بتلائی یعنے خدا کی راہ میں کچھ دینا اگرچہ تھوڑا ہو تجارہی میں ہے کہ اگر دینے کا کچھ بھی مقدور نہ ہو تو نیک بات سے مسلمانوں کے دل کو خوش کردے معلوم ہوا کہ خیرات کو دوزخ سے بچا لینے کی بڑی تاثیر ہے ۱۲

کما خلقوا ثم قرأ کما بدأنا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین واول من یکسی من الخلائق ابراھیم ویؤخذ من اصحابی برجال ذات الیمین وذات الشمال فاقول یارب اصحابی فیقال انک لاتدری ما احدثوا بعدک انھم لم یزالوا مرتدین علی اعقابھم منذ فارقتھم فاقول کما قال العبد الصالح ان تعذبھم فانھم عبادک وان تغفرلھم فانک انت العزیز الحکیم **حدثنا** محمد بن بشار ومحمد بن المثنی قالا نا محمد بن جعفر عن شعبۃ عن المغیرۃ بن النعمان فذکر نحوہ **حدثنا** احمد بن منیع نا یزید بن ھارون نا بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انکم تحشرون رجالا ورکبانا وتجرون علی وجوھکم وفی الباب عن ابی ھریرۃ ھذا حدیث حسن **باب** ماجاء فی العرض **حدثنا** ابو کریب نا وکیع عن علی بن علی عن الحسن عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعرض الناس یوم القیمۃ ثلث عرضات فاما عرضتان فجدال ومعاذیر واما العرضۃ الثالثۃ فعند ذلک تطیر الصحف فی الایدی فاخذ بیمینہ واخذ بشمالہ ولا یصح ھذا الحدیث من قبل ان الحسن لم یسمع من ابی ھریرۃ وقد رواہ بعضھم عن علی بن علی وھو الرفاعی عن الحسن عن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب** منہ **حدثنا** سوید نا ابن المبارک عن عثمان بن الاسود عن ابن ابی ملیکۃ عن عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من نوقش الحساب ھلک قلت یارسول اللہ ان اللہ یقول فاما من اوتی کتابہ بیمینہ فسوف یحاسب حسابا یسیرا قال ذالک العرض

جیساکہ پہلے پیدا کئے گئے ہیں پھر پڑھی آپ نے یہ آیت کما بدانا اول خلق الخ یعنے جیساکہ پیدا کیا ہمنے پہلے پیدائش دوبارہ پیدا کرینگے ہم اسکو وعدہ ہے ہمپر تحقیق ہم ہیں کرنیوالے اور تمام پیدائش سے پہلے لباس حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پہنایا جاویگا[1] اور میرے صحابہ میں سے کئی آدمی داہنی طرف اور بائیں طرف کو پکڑے جاوینگے سو میں کہونگا ای رب میرے یہ تو میرے اصحاب ہیں تو کہا جاویگا تو نہیں جانتا کہ تیرے بعد انھوں نے کیا بدعات نکالے ہیں یہ لوگ ہمیشہ ہی اپنی ایڑیوں پر پھرتے رہے جبکہ تو نے انکی مفارقت کی ہے پس میں کہونگا جیساکہ بندے صالح یعنے عیسی علیہ السلام نے کہا ہے ان تعذبھم الخ یعنے اگر تو انکو عذاب دے تو تیرے بندے ہیں اور اگر تو انکے لئے بخشش کرے تو تو غالب حکمت والا ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار اور محمد بن مثنی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے شعبہ سے اسنے مغیرہ بن نعمان سے پس اُسنے مثل اسکے ذکر کیا **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے بہز بن حکیم نے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا اُسنے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تم اسحاب میں اُٹھائے جاؤگے کہ کئی تم میں سے پیادہ ہونگے اور کئی سوار اور کئی اپنے منھوں کے بل گھسیٹے جاوینگے اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔ یہ حدیث حسن ہے **باب** پیش ہونیکے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابوکریب نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے علی بن علی سے اُسنے حسن سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن لوگ تین بار پیش ہونگے[2] سو دو بار پیش ہونا تو جھگڑا ہے اور عذر۔ اور تیسری بار پیش ہوتے ہیں صحیفے اڑکر ہاتھوں میں آئینگے سو کوئی تو داہنے ہاتھ میں پکڑنیوالا ہوگا اور کوئی بائیں ہاتھ میں پکڑنیوالا ہوگا۔ اور یہ حدیث صحیح نہیں اسوجہ سے کہ حسن نے ابی ہریرہ سے سنا نہیں ہے اور بعض نے اسکو روایت کیا ہے علی بن علی سے اور وہ رفاعی ہے اُسنے حسن سے اُسنے ابی موسی سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ **باب** اسی قسم سے **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے عثمان بن اسود سے اُسنے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جسکے حساب میں جھگڑا پڑا تو وہ ہلاک ہوا عائشہ کہتی ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ اللہ تعالی فرماتا ہے فاما من اوتی کتابہ الخ یعنے اسپر جو کوئی دیا گیا کتاب اپنے داہنے ہاتھ میں تو وہ قریب ہے کہ حساب کیا جاویگا حساب آسان فرمایا آپ نے[3] وہ پیش کرنا ہے

[1] کیونکہ وہ دنیا میں اللہ تعالی کی راہ میں آگ میں ڈالنے کے وقت کافرونکے ہاتھ سے ننگے کئے گئے تھے اسکے عوض میں سب سے پہلے انھیں کو لباس پہنایا جاویگا اور یہ صحابی وہ ہیں جو مسیلمہ اور اسود کے لوگ آنحضرت کے ساتھ اول اندار تھے بعدہ مرتد ہوگئے ۱۲
[2] یعنے تین بار لوگ رب کے سامنے پیش ہونگے پہلی بار تو جھگڑا ہے یعنے رسولونکی رسالت کے سوچنے کا انکار کرینگے اور کہیں گے کہ ہمارے پاس انکی صداقت ثابت نہیں ہوئی دوسری بار عذر کرینگے یعنے اپنے گناہونکا اقرار کرکے اپنے آپکو سہو ونسیان کی طرف منسوب کرینگے تیسری بار یہ ہے کہ حق ظاہر ہوجاویگا اور صحیفے یعنے اعمال نامے اڑکر ہرایک کے ہاتھوں میں پہونچ جاوینگے سو بعض کو تو داہنے ہاتھ میں ملینگے یعنے نیک بختونکو اور بعض کو بائیں ہاتھ میں یعنے بدونکو ۱۲
[3] یعنے نیکونکو صرف انکے اعمال دکھلائے جاوینگے اُنسے کچھ پوچھا نہیں جاویگا مگر جسکے حساب میں جھگڑا پڑا یعنے یہ پوچھا گیا کہ فلانا کام تو نے کیوں کیا اور فلانا کام

فان كانت له حسنات اخذ من حسناته وان لم تكن له حسنات حملوا عليه من سيئاتهم هذا حديث حسن صحيح وقد روى مالك بن انس عن سعيد المقبرى عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم نحوه **حدثنا** قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لتؤدن الحقوق الى اهلها حتى تقاد الشاة الجلحاء من الشاة القرناء وفى الباب عن ابى ذر وعبد الله بن انيس حديث ابى هريرة حديث حسن صحيح **باب** **حدثنا** سويد بن نصر نا ابن المبارك نا عبد الرحمن بن يزيد بن جابر ثنى سليم بن عامر نا المقداد صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا كان يوم القيمة ادنيت الشمس من العباد حتى يكون قيد ميل او اثنتين قال سليم بن عامر لا ادرى اى الميلين عنى مسافة الارض ام الميل الذى يكحل به العين قال فتصهرهم الشمس فيكونون فى العرق بقدر اعمالهم فمنهم من يأخذه الى عقبيه ومنهم من يأخذه الى ركبتيه ومنهم من يأخذه الى حقويه ومنهم من يلجمه الجاما فرايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يشير بيده الى فيه اى يلجمه الجاما وفى الباب عن ابى سعيد وابن عمر هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** ابوزكريا يحيى بن درست البصرى نا حماد بن زيد عن ايوب عن نافع عن ابن عمر قال حماد وهو عندنا مرفوع يوم يقوم الناس لرب العلمين قال يقومون فى الرشح الى انصاف آذانهم هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** هناد نا عيسى بن يونس عن ابن عون عن نافع عن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم نحوه **باب** ما جاء فى شان الحشر **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو احمد الزبيرى نا سفيان عن المغيرة بن النعمان عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يحشر الناس يوم القيمة حفاة عراة غرلا

پس اگر اسکی نیکیاں ہونگی تو اسکی نیکیاں پکڑی جاوینگی اور اگر اسکی نیکیاں نہونگی تو اسپر اُنکی برائیاں کا بوجھ رکھا جاویگا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا ہے اسکو مالک بن انس نے سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے علاء بن عبد الرحمن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضرور پورے دیے جاوینگے حقوق انکے اہل کی طرف یہانتک کہ بلا سینگ بکری کا قصاص لیا جاویگا بکری سینگ والی سے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ذر اور عبد اللہ بن انیس سے رضی اللہ عنہما۔ حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہے **باب** **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن یزید بن جابر نے کہا حدیث کی مجھے سلیم بن عامر نے کہا حدیث کی ہمسے مقداد نے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مصاحب ہے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جب قیامت کا دن ہوگا تو آفتاب بندوں کے نزدیک کیا جاویگا یہانتک کہ ایک میل یا دو میل کے برابر ہوگا۔ کہا سلیم بن عامر نے میں نہیں جانتا کہ آپ کی میل سے کیا مراد ہے کیا زمین کی مسافت یا وہ میل مراد ہے جس سے آنکھ میں سرمہ لگاتے ہیں پس پگھلاویگا انکو آفتاب سو وہ موافق اپنے اپنے عملوں کے پسینے میں غرق ہونگے سو بعض کو تو اسنے ٹخنوں تک پکڑا ہوگا اور کسیکو گھٹنوں تک پکڑا ہوگا اور کسیکو کمر تک پکڑا ہوگا اور کسیکو اُسنے لگام دی ہوگی یعنے مُنھ تک پہونچا ہوگا راوی کہتا ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اپنے دست مبارک سے اپنے دست مبارک کی طرف اشارت کرتے تھے یعنے مُنھ کو اپنے ہاتھ سے لگام دیتے تھے یعنے بیان فرماتے تھے کہ اسطرح سے اُسکے مُنھ کو پسینے کی لگام دیجاویگی۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید اور ابن عمر سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابو زکریا یعنے یحیی بن درست بصری نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا حماد نے یہ ہمارے نزدیک مرفوع ہے جسدن لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہونگے کہا اُسنے کھڑے ہونگے پسینے میں نصف کانوں تک۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عیسے بن یونس نے ابن عون سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **باب** بیان میں حشر کی شان کے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد زبیری نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے مغیرہ بن نعمان سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے آدمی قیامت کے دن ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ اُٹھائے جاوینگے

فی یوم کذا وکذا قال نهٰهٰ امرها هٰذا حدیث حسن غریب **باب** ما جاء فی الصور **حدثنا** سوید نا عبد اللہ
ای تخبر باخبارها
بن المبارک نا سلیمان التیمی عن اسلم العجلی عن بشر بن شغاف عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فقال ما الصور قال قرن ینفخ فیہ هٰذا حدیث حسن صحیح وقد رواہ غیر واحد عن سلیمان التیمی ولا نعرفہ الا
من حدیثہ **حدثنا** سوید نا عبد اللہ نا خالد ابو العلاء عن عطیۃ عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وکیف انعم وصاحب القرن قد التقم القرن واستمع الاذن متی یؤمر بالنفخ فینفخ فکان ذلک ثقل علی اصحاب النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فقال لھم قولوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل علی اللہ توکلنا هٰذا حدیث حسن وقد روی من غیر وجہ هٰذا الحدیث
عن عطیۃ عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ **باب** ما جاء فی شان الصراط **حدثنا** علی بن حجر نا
علی بن مسہر عن عبد الرحمٰن بن اسحٰق عن النعمان بن سعد عن المغیرۃ بن شعبۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
شعار المؤمنین علی الصراط رب سلم سلم هٰذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث عبد الرحمٰن بن اسحٰق **حدثنا** عبد اللہ
بن الصباح الہاشمی نا بدل بن المحبر نا حرب بن میمون الانصاری ابو الخطاب نا النضر بن انس بن مالک عن ابیہ قال سألت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یشفع لی یوم القیمۃ فقال انا فاعل قلت یا رسول اللہ فاین اطلبک قال اطلبنی اول ما تطلبنی علی
الصراط قلت فان لم القک علی الصراط قال فاطلبنی عند المیزان قلت فان لم القک عند المیزان قال فاطلبنی عند الحوض
فانی لا اخطی هٰذہ الثلاث المواطن هٰذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من هٰذا الوجہ **باب** ما جاء فی الشفاعۃ
حدثنا سوید نا عبد اللہ بن المبارک نا ابو حیان التیمی

دیمین فرمایا آپ نے ساتھ اسی کے اللہ نے اسکو حکم دیا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** صور یعنی قرنا کے بیان میں **حدیث**
کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے سلیمان تیمی نے اسلم عجلی سے اُسنے بشر بن شغاف سے
اُسنے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے کہا اُسنے ایک اعرابی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا صور کیا چیز ہے فرمایا آپنے ایک سینگ
ہے اسمین پھونکا جائیگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا اسکو کئی ایک نے سلیمان تیمی سے اور نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسکے طریق سے
حدیث کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمسے خالد یعنے ابو العلا نے عطیہ سے اُسنے ابی سعید سے کہا
اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مین کسطرح خوشی کر سکتا ہون حالانکہ صور کے صاحب یعنے اسرافیل نے صور کو لقمہ بنایا
ہے یعنے منہ مین ڈالے ہوئے ہے اور کان حکم الٰہی سننے کو لگائے ہوئے ہے کہ کب پھونکنے کا حکم کیا جاتا ہے کہ پھونکے گویا یہ بات نبی صلے
اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پر گران گذری پس انکو آنحضرت نے فرمایا کہ کہو حسبنا اللہ ونعم الوکیل علے اللہ توکلنا یعنے کافی ہے ہمکو اللہ اور
بہتر ہے وہ کارساز اللہ پر ہمنے توکل کیا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور یہ حدیث کئی وجہ سے عطیہ سے مروی ہے اُسنے روایت کی ابی سعید
سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **باب** پل صراط کے حال میں **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث
کی ہمسے علی بن مسہر نے عبد الرحمٰن بن اسحاق سے اُسنے نعمان بن سعد سے اُسنے مغیرہ بن شعبہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے علامت مومنین کی پل صراط پر یہ ہوگی اے رب میرے سلامت رکھ سلامت رکھ۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو
مگر طریق عبد الرحمٰن بن اسحاق سے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن صباح ہاشمی نے کہا حدیث کی ہمسے بدل بن محبر نے کہا
حدیث کی ہمسے حرب بن میمون انصاری یعنے ابو الخطاب نے کہا حدیث کی ہمسے نضر بن انس بن مالک نے اپنے باپ سے
کہا اُسنے مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ آپ قیامت کے دن میری شفاعت کریے پس فرمایا آپ نے مین کرنیوالا
ہون مین نے کہا یا رسول اللہ سو مین آپکو کہان تلاش کرون فرمایا آپ نے پہلے پہل مجھے طلب کرنا ہو تو پل صراط پر طلب کرنا
مین نے کہا سو اگر مین آپکو پل صراط پر نہ ملون فرمایا آپ نے پھر مجھے میزان کے پاس طلب کریں مین نے کہا سو اگر مین میزان کے
پاس بھی نہ ملون تو فرمایا آپ نے حوض کوثر کے پاس تلاش کر سو مین ان تین جگہ سے نہ خطا کرونگا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو
مگر اسی وجہ سے **باب** شفاعت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے ابو حیان تیمی نے

هٰذا حديث حسن صحيح ورواه ايوب ايضا عن ابن ابي مليكة **باب** منه **حدثنا** سويد نا ابن المبارك نا
اسمعيل بن مسلم عن الحسن وقتادة عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يجاء بابن ادم يوم القيمة كانه بذج فيوقف
بين يدي الله تعالى فيقول الله اعطيتك وخولتك وانعمت عليك فماذا صنعت فيقول جمعته وثمرته وتركته اكثر ما كان
فارجعني اٰتك به كله فيقول له ارني ما قدمت فيقول يارب جمعته وثمرته فتركته اكثر ما كان فارجعني اٰتك به كله فاذا عبد
لم يقدم خيرا فيمضي به الى النار **قال** ابو عيسى وقد روى هٰذا الحديث غير واحد عن الحسن قوله ولم يسندوه
واسمعيل بن مسلم يضعف في الحديث وفي الباب عن ابي هريرة وابي سعيد الخدري **حدثنا** عبد الله بن محمد
الزهري البصري نا مالك بن سعير ابو محمد الكوفي التميمي نا الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة وعن ابي سعيد قالا قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم يؤتى بالعبد يوم القيمة فيقول له الم اجعل لك سمعا وبصرا ومالا وولدا وسخرت لك الانعام والحرث
وتركتك ترأس وتربع فكنت تظن انك ملاقي يومك هٰذا فيقول لا فيقول له اليوم انساك كما نسيتني هٰذا حديث
صحيح غريب ومعنى قوله اليوم انساك كما نسيتني اليوم اتركك في العذاب وكذا فسر بعض اهل العلم هذه الاية فاليوم
ننساهم قالوا معناه اليوم نتركهم في العذاب **باب** منه **حدثنا** سويد بن نصر نا عبد الله نا سعيد بن ابي ايوب
نا يحيى بن ابي سليمان عن سعيد المقبري عن ابي هريرة قال قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم يومئذ تحدث اخبارها قال
اتدرون ما اخبارها قالوا الله ورسوله اعلم قال فان اخبارها ان تشهد على كل عبد وامة بما عمل على ظهرها ان تقول عمل كذا وكذا

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا ہے اسکو ایوب نے بھی ابن ابی ملیکہ سے **باب** اُسی قسم سے **حدیث** کی ہمسے سوید نے
کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن مسلم نے حسن اور قتادہ سے اُسنے انس سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے
کہا اُسنے ابن آدم حاضر کیا جائیگا گویا کہ بھیڑ کا بچہ ہے اور اللہ تعالی کے روبرو کھڑا کیا جائیگا پس اللہ تعالی اس سے کہیگا میں نے تجھے دیا اور تجھے
نعمت دی اور تجھپر انعام کیا سو تو نے کیا کیا ہے پس وہ کہیگا میں نے اس مال کو جمع کیا اور بڑھایا اور چھوڑا میں نے اسکو زیادہ اس سے کہ پہلے تھا
سو تو مجھے یا اللہ واپس بھیج کہ میں تمام مال لیکر تیرے پاس حاضر ہوں پھر اللہ تعالی اس سے کہیگا مجھے دکھلا کہ تو نے آگے کیا بھیجا ہے وہ کہیگا ای میرے
رب میں نے اسکو جمع کیا اور اسکو بڑھایا اور چھوڑا میں نے اسکو زیادہ اس سے کہ پہلے تھا سو تو مجھے واپس بھیج کہ میں تیرے پاس تمام مال لیکر حاضر ہوں پس
دیکھے گا کہ اس بندے نے کوئی نیکی آگے نہ بھیجی ہوگی تو وہ آگ کی طرف بھیجا جاویگا۔ کہا ابو عیسی نے اور اس حدیث کو کئی ایک نے حسن سے
اسکا قول روایت کیا ہے اور اسکو انھوں نے مستند نہیں کہا اور اسمٰعیل بن مسلم حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ
اور ابی سعید خدری سے رضی اللہ عنہما **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن محمد زہری بصری نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن سعیر یعنے ابو محمد کوفی تمیمی
نے کہا حدیث کی ہمسے اعمش نے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ اور ابی سعید سے کہا دونوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی قیامت
کے دن لایا جائیگا پس اللہ تعالی اُس سے کہیگا کیا میں نے تیرے کان اور آنکھ اور مال اور اولاد نہیں بنائی اور تیرے لئے چہارپائے اور کھیتی کو مسخر
نہیں کیا اور چھوڑا میں نے تجھکو اس حالت میں کہ تو سردار بنایا گیا اور چوتھائی مال کی لیتا تھا یعنے تجھے سردار بنایا اور لوگوں سے چوتھائی مال کی بسبب
سرداری کے وصول کرتا تھا جیسا کہ جاہلیت کے زمانہ کی رسم تھی سو تو اسدن کی ملاقات کا گمان کرتا تھا وہ کہیگا کہ نہیں پس اللہ تعالی اس سے
کہیگا آج کے دن میں تجھے بھول جاؤنگا جیسا کہ تو نے مجھے بھلا دیا تھا یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ اور معنے قولہ الیوم انساک کما نسیتنی کے یہ ہیں کہ آج کے
دن میں تجھے عذاب میں چھوڑ دونگا۔ اور ایسا ہی بعض اہل علم نے اس آیت کی تفسیر کی ہے فالیوم ننساہم کہا انھوں نے معنے اسکے یہ ہیں آج کے
دن چھوڑینگے ہم تجھکو عذاب میں۔ **باب** اُسی قسم سے **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ نے کہا حدیث کی
ہمسے سعید بن ابی ایوب نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن ابی سلیمان نے سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے یہ آیت پڑھی یومئذ تحدث اخبارہا یعنے اُسدن بیان کرے خبریں اپنی فرمایا آپ نے کیا تم جانتے ہو کہ اسکی یعنے زمین کی کیا خبریں ہیں کہا لوگوں
نے اللہ اور رسول اُسکا بہتر جانتا ہے فرمایا آپ نے خبریں اسکی یہ ہیں کہ ہر ایک مرد اور عورت پر گواہی دیگی ساتھ اُس چیز کے کہ جو کچھ اُسنے اُسکی
پیٹھ پر عمل کیا ہے یہ کہے گی کہ اُسنے فلاں فلاں عمل کیا ہے فلاں فلاں

اذھبوا الی موسی فیاتون موسی فیقولون یا موسی انت رسول اللہ فضلک اللہ برسالاتہ و کلامہ علی الناس اشفع لنا الی ربک الا تری ما نحن فیہ فیقول ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبلہ مثلہ ولن یغضب بعدہ مثلہ وانی قد قتلت نفسا لم اؤمر بقتلھا نفسی نفسی نفسی اذھبوا الی غیری اذھبوا الی عیسی فیاتون عیسی فیقولون یا عیسی انت رسول اللہ وکلمتہ القاھا الی مریم وروح منہ وکلمت الناس فی المھد اشفع لنا الی ربک الا تری ما نحن فیہ فیقول عیسی ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبلہ مثلہ ولن یغضب بعدہ مثلہ ولم یذکر ذنبا نفسی نفسی اذھبوا الی غیری اذھبوا الی محمد صلی اللہ علیہ وسلم فیاتون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم فیقولون یا محمد انت رسول اللہ وخاتم الانبیاء وغفر لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر اشفع لنا الی ربک الا تری ما نحن فیہ فانطلق فاتی تحت العرش فاخر ساجدا لربی ثم یفتح اللہ علی من محامدہ وحسن الثناء علیہ شیئا لم یفتحہ علی احد قبلی ثم یقال یا محمد ارفع راسک سل تعطہ واشفع تشفع فارفع راسی فاقول یا رب امتی یا رب امتی یا رب امتی فیقول یا محمد ادخل من امتک من لا حساب علیہ من الباب الایمن من ابواب الجنۃ وھم شرکاء الناس فیما سوی ذلک من الابواب ثم قال والذی نفسی بیدہ ان ما بین المصراعین من مصاریع الجنۃ کما بین مکۃ وھجر وکما بین مکۃ وبصری۔

حضرت موسی علیہ السلام کے پاس جاؤ پھر وہ حضرت موسی علیہ السلام کے پاس آوینگے اور کہین گے ای موسی آپ اللہ کے رسول ہین اللہ تعالے نے آپکو اپنی رسالت اور کلام کے ساتھ تمام لوگون پر فضیلت دی ہے آپ ہماری سفارش اپنے رب کے پاس کیجیے آپ نہین دیکھتے کہ ہم کس مصیبت مین ہین وہ کہین گے آج کے دن میرا رب ایسا غضب مین آیا ہے کہ اس سے پہلے کبھی ایسا غضب مین نہین آیا اور نہ بعد اسکے کبھی ایسا غضب مین آئیگا۔ اور مین نے ایک ایسے آدمی کو قتل کیا ہے کہ اسکے قتل کرنیکا مجھے حکم نہین تھا نفسی نفسی نفسی تم کسی اور کے پاس جاؤ حضرت عیسی علیہ السلام کے پاس جاؤ پھر وہ حضرت عیسی علیہ السلام کے پاس آوینگے اور کہین گے ای عیسی آپ اللہ کے رسول ہین اور کلمہ ہین کہ آپکو اللہ تعالی نے مریم علیہا السلام کی طرف ڈالا یعنے خدا کے کلام سے پیدا ہوئے ہین یعنے صرف لفظ کن سے اور روح ہے اسکی طرف سے اور آپ نے لوگونسے مہد مین کلام کیا ہے آپ ہماری سفارش اپنے رب کے پاس کیجیے آپ نہین دیکھتے کہ ہم کس مصیبت مین ہین حضرت عیسی کہین گے آجکے دن میرا رب ایسا غضب مین آیا ہے کہ اس سے پہلے کبھی ایسا غضب مین نہین آیا اور نہ بعد اسکے کبھی ایسا غضب مین آئیگا اور انکا کوئی گناہ ذکر نہین کیا گیا نفسی نفسی نفسی تم کسی اور کے پاس جاؤ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ پھر وہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آوینگے اور کہین گے ای محمد آپ اللہ کے رسول ہین اور نبیون کے خاتم اور اللہ تعالی نے انگلے پچھلے آپکے تمام گناہ بخش دیے ہین آپ ہماری سفارش اپنے رب کے پاس کیجیے آپ نہین دیکھتے کہ ہم کس مصیبت مین ہین حضرت فرماتے ہین پس مین چلونگا اور عرش کے نیچے آؤنگا اور اپنے رب کے آگے سجدے مین گر پڑونگا۔ پھر اللہ تعالی مجھپر اپنی حمد اور نیک ثنا کے واسطے ایسی بات کھولیگا کہ کسی اور پر اس سے پہلے اللہ تعالی نے اسکو نہین کھولا یعنے اللہ تعالی مجھے وہان ایسی صفت بتائیگا جو آج تک کسی پیغمبر کو بتلائی نہین گئی پھر کہا جائیگا ای محمد اپنا سر اٹھا لے مانگ دیا جاویگا سفارش کر کہ تیری سفارش قبول ہوگی تو مین اپنا سر اٹھاؤنگا اور کہونگا یا رب امتی یا رب امتی یا رب امتی پھر اللہ تعالی فرمائیگا ای محمد اپنی امت سے ان لوگونکو داخل کر کہ جنپر حساب نہین ہے داہنے دروازے سے بہشت کے دروازونسے۔ اور وہ لوگ نکے شریک ماسوا اسکے اور دروازون مین بھی ہونگے یعنے یہ دروازہ خاص امت محمدی کے لیے ہے اور امت محمدی باقی لوگونکے ساتھ اور دروازون مین بھی شریک ہے پھر فرمایا آپ نے قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے ہاتھ مین میری جان ہے فرق درمیان دو چوکھٹ کے بازوون کے جنت کی چوکھٹون سے اسقدر ہے جیسا کہ درمیان مکہ اور ہجر کے ہے (ہجر نام ہے گانون کا مدینہ کے متعلقات سے یا بحرین کے) اور جیسا کہ درمیان مکہ اور بصرہ کے ہے۔

ف معلوم ہوا کہ حشر مین سب پیغمبر جواب دینگے اور اپنی بھول چوک یاد کر کے شرماوینگے آخر کو ہمارے حضرت دستگیر خلائق ہونگے اور ہم گنہگارونکو اس قہر مقام سے بچا وینگے اسوقت شوکت محمدی تمام عالم پر ظاہر ہوگی اسی مقام کو مقام محمود اور شفاعت کبری کہتے ہین ہمارے حضرت کو خاص ہے دوسرے پیغمبر کو اسمین کچھ دخل نہین پہلے حضرت سے اسواسطے شفاعت نہ شروع ہوئی تاکہ تمام خلق کو پیغمبرونکی زبان سے ثابت ہو جائے کہ سوائے حضرت محمد کے اور کسیکو ایسا رتبہ نہین ہر چند انبیا اور اولیا اور علمار کی بھی شفاعت ثابت ہے لیکن وہ شفاعت جزئی ہے نہ کلی۔ اول اس

عن ابی زرعۃ بن عمرو عن ابی ھریرۃ قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلحم فرفع الیہ الذراع فاکلہ وکان یعجبہ فنھش منہ
نھشۃ ثم قال انا سید الناس یوم القیامۃ ھل تدرون لم ذلک یجمع اللہ الناس الاولین والاخرین فی صعید واحد فیسمعھم
الداعی وینفذھم البصر وتدنو الشمس منھم فیبلغ الناس من الغم والکرب ما لا یطیقون ولا یحتملون فیقول الناس بعضھم لبعض
الا ترون ما قد بلغکم الا تنظرون من یشفع لکم الی ربکم فیقول الناس بعضھم لبعض علیکم بادم فیاتون ادم فیقولون انت
ابو البشر خلقک اللہ بیدہ ونفخ فیک من روحہ وامر الملئکۃ فسجدوا لک اشفع لنا الی ربک اما تری ما نحن فیہ الا تری
ما قد بلغنا فیقول لھم ادم ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبلہ مثلہ ولن یغضب بعدہ مثلہ وانہ قد نھانی
عن الشجرۃ فعصیتہ نفسی نفسی نفسی اذھبوا الی غیری اذھبوا الی نوح فیاتون نوحا فیقولون یا نوح انت اول الرسل
الی اھل الارض وقد سماک اللہ عبدا شکورا اشفع لنا الی ربک الا تری ما نحن فیہ الا تری ما قد بلغنا فیقول لھم نوح ان
ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبلہ مثلہ ولن یغضب بعدہ مثلہ وانہ قد کانت لی دعوۃ دعوتھا علی قومی
نفسی نفسی نفسی اذھبوا الی غیری اذھبوا الی ابراھیم فیاتون ابراھیم فیقولون یا ابراھیم انت نبی اللہ وخلیلہ من
اھل الارض فاشفع لنا الی ربک الا تری ما نحن فیہ فیقول ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبلہ مثلہ ولن یغضب
بعدہ مثلہ وانی قد کذبت ثلاث کذبات فذکرھن ابو حیان فی الحدیث نفسی نفسی نفسی اذھبوا الی غیری

ابی زرعہ بن عمرو سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلعم کے پاس گوشت آیا اور آپ کی طرف ایک ران بھیجی گئی
پس آپ نے اسکو کھایا اور گوشت آپکو پسند آتا تھا سو آپ نے اس سے دانتوں سے کاٹ کر کھایا پھر فرمایا سردار لوگوں کا ہوں
دن قیامت کے کیا تم جانتے ہو کہ اسکا سبب کیا ہے (پھر آپ نے خود بیان فرمایا کہ) اللہ تعالی تمام لوگوں پہلوں اور پچھلوں کو
صاف زمین میں جمع کریگا پس سنائی دیگا انکو پکارنے والا اور نفوذ کر جاویگی اُنسے آنکھ یعنے پکارنے والے کی آواز تمام کو سنائی
دیگی اور نظر نفوذ کر جاویگی۔ اور آفتاب اُنکے قریب ہوگا پس لوگ بباعث غم اور سختی کے اس حد کو پہونچ جاوینگے کہ اسکی طاقت
نہ رکھیں گے اور نہ اسکی برداشت کر سکیں گے پھر لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے کیا تم نہیں دیکھتے کہ کیا تمکو تکلیف پہونچی ہے کیا تم
نہیں تلاش کرتے ایسے شخص کی کہ جو تمہاری سفارش تمہارے رب کے پاس کرے پھر لوگ ایک دوسرے کو کہیں گے لازم پکڑو
آدم علیہ السلام کو پھر حضرت آدم کے پاس آوینگے اور کہیں گے آپ تمام آدمیوں کے باپ ہیں اللہ تعالی نے آپکو اپنے ہاتھ سے بنایا ہے اور
آپ میں اپنی روح پھونکی اور حکم کیا فرشتوں کو سو انھوں نے آپکو سجدہ کیا ہماری سفارش کیجئے اپنے رب کے پاس کیا آپ نہیں
دیکھتے کہ ہم کس مصیبت میں ہیں آپ نہیں دیکھتے کہ ہمکو کیا تکلیف پہونچی ہے پس حضرت آدم علیہ السلام اُنسے کہیں گے کہ میرا رب آج کے
دن ایسا غضب میں آیا ہے کہ اسطرح اس سے پہلے کبھی غضب میں نہیں آیا اور نہ کبھی بعد اسکے ایسا غضب میں آویگا اور اُسنے مجھے
درخت سے منع کیا تھا سو میں نے اُسکی نافرمانی کی تھی نفسی نفسی یعنے خود میرا نفس کسی اور سے سفارش کے لائق ہے میں کسی کی کیا سفارش
کروں تم کسی اور کے پاس جاؤ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ سو وہ نوح علیہ السلام کے پاس جاوینگے اور کہیں گے ای نوح آپ زمین والوں کی طرف
پہلے رسول ہیں اور آپکا نام اللہ تعالی نے بندہ شکر گذار رکھا ہے آپ ہماری سفارش اپنے رب کے پاس کیجئے آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کس مصیبت میں ہیں
آپ نہیں دیکھتے کہ ہمکو کیا تکلیف پہونچی ہے پس اُنسے حضرت نوح کہیں گے میرا رب آج کے دن ایسا غضب میں آیا ہے کہ اسطرح اس سے پہلے کبھی
غضب میں نہیں آیا اور نہ کبھی بعد اسکے ایسا غضب میں آویگا اور میرے لیے ایک دعا تھی (یعنے میرے لئے حکم تھا کہ تمہاری ایک دعا ہم ضرور قبول
کرینگے خواہ جونسی تم مانگو جیسے کہ ہر ایک نبی کے واسطے یہ حکم ہے) میں نے وہ دعا اپنی قوم پر کی ہے یعنے دعا سے انکو ہلاک کرایا ہے نفسی نفسی تم کسی اور
کے پاس جاؤ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ پھر وہ حضرت ابراہیم کے پاس آوینگے اور کہیں گے ای ابراہیم آپ اللہ تعالی کے نبی ہیں اور اُسکے
خلیل ہیں اہل زمین سے سو آپ ہماری سفارش اپنے رب کے پاس کیجیے آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کس مصیبت میں ہیں وہ کہیں گے آج کے دن
میرا رب ایسا غضب میں آیا ہے کہ اس سے پہلے کبھی ایسا غضب میں نہیں آیا اور نہ کبھی بعد اسکے ایسا غضب میں آویگا اور میں نے تین
جھوٹ بولے ہیں سو ابو حیان نے انکو حدیث میں ذکر کیا ہے نفسی نفسی تم کسی اور کے پاس جاؤ

هذا حديث حسن **حدثنا** هناد نا عبدة عن سعيد عن قتادة عن ابي المليح عن عوف بن مالك الاشجعي قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اتاني آت من عند ربي فخيرني بين ان يدخل نصف امتي الجنة وبين الشفاعة فاخترت
الشفاعة وهي لمن مات لا يشرك بالله شيئا وقد روى عن ابي المليح عن رجل آخر من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم
عن النبي صلى الله عليه وسلم ولم يذكر عن عوف بن مالك **باب** ما جاء في صفة الحوض **حدثنا** محمد بن يحيى نا
بشر بن شعيب بن ابي حمزة ثني ابي عن الزهري اخبرني انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان في حوضي
من الاباريق بعدد نجوم السماء هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه **حدثنا** احمد بن محمد بن نيزك البغدادي
نا محمد بن بكار الدمشقي نا سعيد بن بشير عن قتادة عن الحسن عن سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لكل نبي
حوضا وانهم يتباهون ايهم اكثر واردة واني ارجو ان اكون اكثرهم واردة هذا حديث حسن غريب وقد روى
الاشعث بن عبد الملك هذا الحديث عن الحسن عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا ولم يذكر فيه سمرة وهو اصح
باب ما جاء في صفة اواني الحوض **حدثنا** محمد بن اسمعيل نا يحيى بن صالح نا محمد بن مهاجر عن العباس عن
ابي سلام الحبشي قال بعث الي عمر بن عبد العزيز فحملت على البريد فلما دخل عليه قال يا امير المؤمنين لقد شق على مركبي
البريد فقال يا ابا سلام ما اردت ان اشق عليك ولكن بلغني عنك حديث تحدثه عن ثوبان عن النبي صلى الله عليه وسلم

یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے سعید سے اُسنے قتادہ سے اُسنے ابی الملیح سے اُسنے عوف
بن مالک اشجعی سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے رب سے ایک آنیوالا میرے پاس آیا یعنے جبرئیل علیہ السلام
یا کوئی اور فرشتہ۔ اور اُسنے مجھے نصف امت کو جنت میں داخل کرنیکے اور شفاعت کے درمیان اختیار دیا یعنے یا تو نصف
امت جنت میں داخل کرا لو یا شفاعت لیلو سو میں نے شفاعت کو اختیار کیا ہے اور یہ اس شخص کے لئے ہوگی جو اس حالت
میں مرا کہ اُسنے اللہ تعالی کے ساتھ کسیکو شریک نہیں بنایا۔ اور مروی ہے ابی الملیح سے اُسنے روایت کی ایک اور مرد سے نبی صلے اللہ
علیہ وسلم کے صحابہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور اُسنے عوف بن مالک کا ذکر نہیں کیا **باب** حوض کی صفت کے بیان میں
حدیث کی ہمسے محمد بن یحیی نے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن شعیب بن ابی حمزہ نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے زہری
سے کہا خبر دی مجھے انس بن مالک نے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے حوض پر ہونگے آسمان کے ستاروں کی تعداد
کے موافق ہیں۔ یہ حدیث اس وجہ سے حسن صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد بن نیزک بغدادی نے کہا حدیث کی
ہمسے محمد بن بکار دمشقی نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن بشیر نے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے سمرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک نبی کے واسطے ایک حوض[1] ہے اور وہ آپسمیں فخر کرتے ہیں کہ کون زیادہ ہے وارد ہونے میں یعنے کسکے حوض
پر زیادہ لوگ جمع ہونگے۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ میں بھی سب سے زیادہ وارد ہونے میں ہونگا یعنے میری حوض پر ہی سب سے
زیادہ لوگ آئینں گے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اور روایت کیا ہے اشعث بن عبد الملک نے اس حدیث کو حسن سے اُسنے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور اُسنے اسمیں سمرہ کا ذکر نہیں کیا۔ اور یہ بہت صحیح ہے **باب** حوض کے برتنوں کی
صفت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن صالح نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن مہاجر
نے عباس سے اُسنے ابی سلام حبشی سے کہا اُسنے عمر بن عبد العزیز نے ایک آدمی میری طرف بھیجا پس میں تجر پر سوار کیا گیا
پھر جب اُسپر داخل ہوا تو کہا اے امیر المؤمنین مجھے میری اس سواری تجر نے نہایت تکلیف دی ہے پس کہا اُسنے اے ابا سلام میرا
ارادہ آپ کو تکلیف دینے کا نہیں تھا لیکن مجھے آپ سے ایک حدیث پہونچی ہے کہ آپ اسکو بواسطہ ثوبان کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے

---

[1] کہا طیبی نے اسمیں دو احتمال ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ اسکو ظاہر پر حمل کیا جاوے یا مراد اس سے علم اور ہدایت ہو صاحب لمعات نے دوسرے احتمال پر اعتراض کیا ہے کہ جبتک کوئی مانع ظاہر پر حمل کرنے سے نہو تب تک وہ لفظ ظاہر پر ہی حمل ہوتا ہے اور اس جگہ بھی کوئی مانع نہیں ہے جو ظاہر پر حمل کرنے سے مانع ہو پس ظاہر پر ہی حمل کرنا چاہئے یعنے جائز ہے کہ ہر ایک نبی کے لئے حوض ہو ۱۲

وفی الباب عن ابی بکر الصدیق وانس وعقبۃ بن عامر وابی سعید هٰذا حدیث حسن صحیح **باب** منه **حدثنا** العباس العنبری نا عبد الرزاق عن معمر عن ثابت عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم شفاعتی لاهل الکبائر من امتی وفی الباب عن جابر هٰذا حدیث حسن صحیح غریب من هٰذا الوجه **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو داؤد الطیالسی عن محمد بن ثابت البنانی عن جعفر بن محمد عن ابیه عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم شفاعتی لاهل الکبائر من امتی قال محمد بن علی فقال لی جابر یا محمد من لم یکن من اهل الکبائر فما له وللشفاعة هٰذا حدیث غریب من هٰذا الوجه **حدثنا** الحسن بن عرفة نا اسمٰعیل بن عیاش عن محمد بن زیاد الالهانی قال سمعت ابا امامة یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول وعدنی ربی ان یدخل الجنة من امتی سبعین الفا لاحساب علیهم ولا عذاب مع کل الف سبعون الفا وثلث حثیات من حثیات ربی هٰذا حدیث حسن غریب **حدثنا** ابو کریب نا اسمٰعیل بن ابراهیم عن خالد الحذاء عن عبد الله بن شقیق قال کنت مع رهط بایلیاء فقال رجل منهم سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول یدخل الجنة بشفاعة رجل من امتی اکثر من بنی تمیم قیل یا رسول الله سواک قال سوای فلما قام قلت من هٰذا قالوا هٰذا ابن ابی الجذعاء هٰذا حدیث حسن صحیح غریب وابن ابی الجذعاء هو عبد الله وانما یعرف له هٰذا الحدیث الواحد **حدثنا** الحسین بن حریث نا الفضل بن موسی عن زکریا بن ابی زائدة عن عطیة عن ابی سعید ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان من امتی من یشفع للفئام من الناس ومنهم من یشفع للقبیلة ومنهم من یشفع للعصبة ومنهم من یشفع للرجل حتی یدخلوا الجنة

اور اس باب میں روایت ہے حضرت ابی بکر صدیق اور انس اور عقبہ بن عامر اور ابی سعید سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **باب** اسی قسم سے **حدیث** کی ہم سے عباس عنبری نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے معمر سے اُسنے ثابت سے اُسنے انس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفاعت[1] میری میری امت میں سے اہل کبائر کے لئے ہے اور اس باب میں روایت ہے جابر سے یہ حدیث اس وجہ سے حسن صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد طیالسی نے محمد بن ثابت بنانی سے اُسنے جعفر بن محمد سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفاعت میری میری امت سے اہل کبائر کے لئے ہے۔ کہا محمد بن علی نے کہ کہا مجھے جابر نے ای محمد جو کوئی اہل کبائر سے نہ ہو اسکو شفاعت کی کیا حاجت ہے یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے **حدیث** کی ہم سے حسن بن عرفہ نے کہا حدیث کی ہم سے اسمٰعیل بن عیاش نے محمد بن زیاد الہانی سے کہا اُسنے سنا میں نے ابا امامہ سے کہ کہتا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے میرے ساتھ میرے رب نے یہ وعدہ کیا ہے کہ میری امت سے ستر ہزار آدمی ایسے جنت میں داخل کریگا کہ انپر حساب اور عذاب نہیں ہے ساتھ ہر ایک ہزار کے ستر ہزار ہوگا اور تین مٹھی ہونگی میرے رب کی مٹھیوں سے یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیم نے خالد حذا سے اُسنے عبد اللہ بن شقیق سے کہا اُسنے میں ایلیا (بیت المقدس کا ایک شہر ہے) میں ایک گروہ کے ساتھ تھا پس ایک مرد نے اُنمیں سے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے میری امت میں سے ایک مرد کی شفاعت کے ساتھ بنی تمیم قبیلہ سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہونگے کسی نے کہا یا رسول اللہ آپکے سوا فرمایا آپ نے میرے سوا پھر جب وہ شخص کھڑا ہوا میں نے کہا یہ کون ہے کہا لوگوں نے یہ ابی الجدعا کا بیٹا ہے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ابی الجدعا کا بیٹا وہ عبد اللہ ہے اور اس سے یہی ایک حدیث معلوم ہوئی ہے **حدیث** کی ہم سے حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہم سے فضل بن موسی نے زکریا بن ابی زائدہ سے اُسنے عطیہ سے اُسنے ابی سعید سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض لوگ میری امت سے ایک جماعت کے لوگوں سے شفاعت کرینگے بعض اُنمیں سے وہ شخص ہے کہ ایک قبیلے کی شفاعت کریگا بعض اُنمیں سے ایک کم جماعت کی جو دس سے چالیس تک ہوگی بعض اُنمیں سے ایک آدمی کی شفاعت کریگا یہاں تک کہ تمام امت جنت میں داخل ہوگی

[1] اہل کبائر کے لئے تو برا ایمان بخشوانیکے لئے ہے اور پرہیزگار و نکے لئے درجات بڑھانیکے لئے یہ مسئلہ اہل سنت میں متفق علیہ ہے ۱۲

والنبی والنبیین ولیس معهم احد حتی مر بسواد عظیم فقلت من هذا قیل موسی وقومه ولکن ارفع راسك فانظر قال فاذا هو سواد عظیم قد سد الافق من ذا الجانب ومن ذا الجانب فقیل هؤلاء امتك وسوی هؤلاء من امتك سبعون الفا یدخلون الجنة بغیر حساب فدخل ولم یسالوه ولم یفسر لهم فقالوا نحن هم وقال قائلون هم ابناء الذین ولدوا علی الفطرة والاسلام فخرج النبی صلی الله علیه وسلم فقال هم الذین لا یکتوون ولا یسترقون ولا یتطیرون وعلی ربهم یتوکلون فقام عکاشة بن محصن فقال انا منهم یا رسول الله قال نعم ثم جاءه اخر فقال انا منهم فقال سبقك بها عکاشة وفی الباب عن ابن مسعود وابی هریرة هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن عبد الله بن بزیع البصری نا زیاد بن الربیع نا ابو عمران الجونی عن انس بن مالك قال ما اعرف شیئا مما کنا علیه علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت این الصلوة قال اولم تصنعوا فی صلوتکم ما قد علمتم هذا حدیث حسن غریب من هذا الوجه وقد روی من غیر وجه عن انس **حدثنا** محمد بن یحیی الازدی البصری نا عبد الصمد بن عبد الوارث نا هاشم بن سعید الکوفی ثنی زید الخثعمی عن اسماء بنت عمیس الخثعمیة قالت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول بئس العبد عبد تخیل واختال ونسی الکبیر المتعال وبئس العبد عبد تجبر واعتدی ونسی الجبار الاعلی بئس العبد عبد سهی ولهی ونسی المقابر والبلی بئس العبد عبد عتا وطغی ونسی المبتدا والمنتهی بئس العبد عبد یختل الدنیا بالدین بئس العبد عبد یختل الدین بالشبهات بئس العبد عبد طمع یقوده بئس العبد عبد هوی یضله بئس العبد عبد رغب یذله

اور ایک نبی اور کئی نبی اور اُنکے ساتھ کوئی بھی نہ تھا یہانتک کہ آپ ایک بڑی جماعت سے گذرے آنحضرت فرماتے ہیں میں نے کہا یہ کون ہے کہا گیا یہ موسیٰ ہیں اور قوم اُنکی لیکن آپ سر کو اُٹھائیے اور دیکھئے فرمایا آپ نے دیکھا تو اتنی بڑی جماعت ہے کہ اُسنے آسمان کے کنارے اس جانب اور اُس جانب سے یعنے یمین اور شمال اُسنے بند کر دیے ہیں پس مجھے کہا گیا کہ یہ آپ کی امت ہے۔ اور سوائے اُنکے ستر ہزار آپ کی امت سے بغیر حساب کے جنت میں داخل ہونگے راوی کہتا ہے یہ حدیث آنحضرت فرما کر گھر میں داخل ہوگئے اور لوگوں نے آپ سے دریافت نہ کیا اور نہ خود آپ نے اُنسے بیان کیا سو کہا لوگوں نے وہ لوگ (جو جنت میں بغیر حساب کے داخل ہونگے) ہم ہیں۔ اور بعض کہنے والوں نے کہا وہ لوگ وہ ہیں جو فطرت اور اسلام پر پیدا ہوے ہیں پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا وہ لوگ وہ ہیں جو نہیں داغ[1] لگواتے اور نہیں منتر کراتے اور نہیں فالیں لیتے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں پس عکاشہ بن محصن کھڑا ہوا اور کہنے لگا میں اُنسے ہوں یا رسول اللہ فرمایا آپ نے ہاں پھر آپ کے پاس ایک اور آدمی آیا اور کہنے لگا میں اُنسے ہوں فرمایا آپ نے سبقت لیگیا ہے تجھسے عکاشہ۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہما۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد اللہ بن بزیع بصری نے کہا حدیث کی ہمسے زیاد بن ربیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عمران جونی نے انس بن مالک سے کہا اُسنے میں کوئی چیز نہیں پہچانتا اس سے کہ جسپر ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھے یعنے تمام چیزوں میں تغیر واقع ہوگیا ہے میں نے کہا نماز کہاں ہے کہا اُسنے کیا تمنے نماز میں نہیں کیا جو تم جانتے ہو کہ وقت اور ارکان وغیرہ کا کچھ لحاظ نہیں کرتے۔ یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب ہے۔ اور یہ غیر اس وجہ سے بھی انس سے مروی ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحیی ازدی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الصمد بن عبد الوارث نے کہا حدیث کی ہمسے ہاشم بن سعید کوفی نے کہا حدیث کی مجھے زید خثعمی نے اسماء بنت عمیس خثعمیہ سے کہا اُسنے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بُرا بندہ وہ ہے جو اپنے آپکو بہتر خیال کرے اور تکبر کرے اور اللہ تعالیٰ بڑے بلند کو بھول جائے اور بُرا بندہ وہ ہے جو جبر کرے اور ظلم کرے اور جبار اعلیٰ کو بھول جائے۔ بُرا بندہ وہ ہے جو طاعت الٰہی سے غافل ہو اور لایعنی میں مشغول ہو اور بھول جائے قبروں کو اور کپڑے پُرانے کو۔ بُرا بندہ وہ ہے جو تکبر کرے اور شرارت میں اندازے سے تجاوز کرے۔ اور مبدا اور منتہی کو بھول جائے۔ بُرا بندہ وہ ہے جو دنیا کو دین کے ساتھ طلب کرے۔ بُرا بندہ وہ ہے جو دین کو شبہوں کے ساتھ طلب کرے۔ بُرا بندہ وہ ہے جسکو طمع کھینچتی ہے بُرا بندہ وہ ہے جسکو حرص گمراہ کر دے۔ بُرا بندہ وہ ہے جسکو خواہش ذلیل کر دے

[1] یعنے وہ لوگ وہ ہیں جو اسباب دنیاوی پر خیال نہیں کرتے مثلاً بیماری میں داغ نہیں لگواتے اور دم درود منتر وغیرہ نہیں کراتے اور نہ فالیں نکلواتے ہیں غرضکہ دوائی وغیرہ کی طرف توجہ نہیں کرتے وہ صفت اولیاء اللہ میں سے ہے بعض بعض میں پائی جاتی ہے دوائی کرنا منع نہیں بلکہ احادیث سے ثابت ہے مگر پروردگار پر توکل کرنا نہایت اعلیٰ درجہ کا وصف ہے ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

فی الحوض فاحببت ان تشافھنی بہ قال ابو سلام ثنی ثوبان عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال حوضی من عدن الی
عمان البلقاء ماؤہ اشد بیاضا من اللبن واحلی من العسل واکوابہ عدد نجوم السماء من شرب منہ شربۃ لم یظمأ بعدھا
ابدا اول الناس ورودا علیہ فقراء المھاجرین الشعث رؤسا الدنس ثیابا الذین لا ینکحون المتنعمات ولا یفتح لھم السدد
قال عمر لکنی نکحت المتنعمات وفتحت لی السدد نکحت فاطمۃ بنت عبد الملک لا جرم انی لا اغسل رأسی حتی یشعث
ولا اغسل ثوبی الذی یلی جسدی حتی یتسخ ھذا حدیث غریب من ھذا الوجہ وقد روی ھذا الحدیث عن معدان
بن ابی طلحۃ عن ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابو سلام الحبشی اسمہ ممطور **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو عبد الصمد
العمی عبد العزیز بن عبد الصمد نا ابو عمران الجونی عن عبد اللہ بن الصامت عن ابی ذر قال قلت یا رسول اللہ ما آنیۃ الحوض
قال والذی نفسی بیدہ لآنیتہ اکثر من عدد نجوم السماء وکواکبھا فی لیلۃ مظلمۃ مصحیۃ من آنیۃ الجنۃ من شرب منھا
لم یظمأ آخر ما علیہ عرضہ مثل طولہ ما بین عمان الی ایلۃ ماؤہ اشد بیاضا من اللبن واحلی من العسل ھذا حدیث
حسن صحیح غریب وفی الباب عن حذیفۃ بن الیمان وعبد اللہ بن عمرو وابی برزۃ الاسلمی وابن عمر وحارثۃ بن وھب
والمستورد بن شداد وروی عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حوضی کما بین الکوفۃ الی الحجر الاسود **باب**
حدثنا ابو حصین عبد اللہ بن احمد بن یونس نا عبثر بن القاسم عن حصین وھو ابن عبد الرحمٰن عن سعید
بن جبیر عن ابن عباس قال لما اسری بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم جعل یمر بالنبی والنبیین ومعھم القوم والنبی والنبیین ومعھم الرھط

حوض کے بارے میں روایت کرتے ہیں سو مجھے یہ پسند ہوا کہ آپ بالمشافہ مجھے روایت کریں کہا ابو سلام نے حدیث کی مجھے
ثوبان نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے میرا حوض عدن سے عمان بلقاء تک ہے یہ تینوں شہروں کے نام ہیں
پانی اسکا سفید ہے دودھ سے زیادہ ہے اور شہد سے میٹھا ہے کوزے اسکے آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں جو کوئی ایک بار
پی لیگا بعد اسکے کبھی اسکو پیاس نہ لگے گی۔ سب سے پہلے اسپر مہاجر فقیر وارد ہونگے جو پراگندہ سر ہیں میلے کپڑوں والے ہیں
نہیں نکاح کرتے نعمت والی عورتوں سے اور نہیں کھولے جاتے انکے لئے دروازے[1]۔ کہا عمر نے لیکن میں نے تو نعمت والی
عورتوں سے نکاح کیا ہے اور میرے لئے دروازے بھی کھولے جاتے ہیں میں نے فاطمہ بنت عبد الملک سے نکاح کیا ہے۔ ضرور میں اپنے
سر کو نہیں دھوؤنگا یہاں تک کہ پراگندہ ہو لے اور نہ ان کپڑوں کو دھوؤنگا جو میرے جسم سے ملے ہوئے ہیں یہاں تک کہ میلے ہو لیں۔
یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ اور مروی ہے یہ حدیث معدان بن ابی طلحہ سے اُسنے روایت کی ثوبان سے اُسنے نبی صلے اللہ
علیہ وسلم سے۔ اور ابو سلام کا نام ممطور ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عبد الصمد عمی یعنے عبد العزیز
بن عبد الصمد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عمران جونی نے عبد اللہ بن صامت سے اُسنے ابی ذر سے کہا اُسنے میں نے کہا یا رسول اللہ
کسقدر ہیں برتن حوض کے فرمایا آپ نے قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ برتن اسکے آسمان کے ان ستاروں
اور کواکب سے زیادہ ہیں جو ایسی اندھیری رات میں ہوں جو بادل سے صاف ہو وہ برتن جنت کے برتنوں سے ہیں جو کوئی
اس سے پئے گا تو آخر اس مدت تک جو اسپر ہے پیاسا نہ ہوگا عرض اسکا مثل اسکے طول کے ہے عمان سے ایلہ تک پانی اسکا دودھ سے
سفید ہے زیادہ ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے حذیفہ بن یمان اور عبد اللہ بن
عمرو اور ابی برزہ اسلمی اور ابن عمر اور حارثہ بن وہب اور مستورد بن شداد سے رضی اللہ عنہم۔ اور مروی ہے بواسطہ ابن عمر کے نبی صلے اللہ
علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے میرا حوض کوفہ سے حجر اسود تک ہے۔ **باب** **حدیث** کی ہمسے ابو حصین یعنے عبد اللہ بن
احمد بن یونس نے کہا حدیث کی ہمسے عباد بن قاسم نے حصین سے جو عبد الرحمٰن کا بیٹا ہے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے
کہا اُسنے جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی تو آنحضرت ایک نبی اور کئی نبیوں سے گذرنے لگے اور انکے ساتھ قوم تھی اور ادنی
اور کئی نبی اور انکے ساتھ گروہ تھا

[1] یعنے بسبب پراگندہ ہونے حال کے کوئی اُنسے مالدار عورت نکاح نہیں کرتی اور انکے لئے دروازے کھولے جاتے ہیں یعنے کوئی انکو اپنے گھر میں آنے نہیں دیتا ۱۲

عن القعقاع عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل شیء شرۃ ولکل شرۃ فترۃ فان صاحبھا سدد وقارب فارجوہ وان اشیر الیہ بالاصابع فلا تعدوہ ھذا حدیث حسن صحیح غریب من ھذا الوجہ وقد روی عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال بحسب امرء من الشر ان یشار الیہ بالاصابع فی دین او دنیا الا من عصمہ اللہ **حدثنا** محمد بن بشار نا یحیی بن سعید نا سفیان عن ابیہ عن ابی یعلی عن الربیع بن خثیم عن عبد اللہ بن مسعود قال خط لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطا مربعا وخط فی وسط الخط خطا وخط خارجا من الخط خطا وحول الذی فی الوسط خطوطا فقال ھذا ابن ادم وھذا اجلہ محیط بہ وھذا الذی فی الوسط الانسان وھذہ الخطوط عروضہ ان نجا منہ ینھشہ ھذا والخط الخارج الامل ھذا حدیث صحیح **حدثنا** قتیبۃ نا ابو عوانۃ عن قتادۃ عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یھرم ابن ادم وتشب منہ اثنتان الحرص علی المال والحرص علی العمر ھذا حدیث صحیح **حدثنا** ابو ھریرۃ محمد بن فراس البصری نا ابو قتیبۃ سلم بن قتیبۃ نا ابو العوام وھو عمران القطان عن قتادۃ عن مطرف بن عبد اللہ بن الشخیر عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل ابن ادم والی جنبہ تسعۃ وتسعون منیۃ ان اخطاتہ المنایا وقع فی الھرم ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ھناد نا قبیصۃ عن سفیان عن عبد اللہ بن محمد بن عقیل عن الطفیل بن ابی بن کعب عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذھب ثلث اللیل قام فقال یایھا الناس اذکروا اللہ جاءت الراجفۃ تتبعھا الرادفۃ جاء الموت بما فیہ جاء الموت بما فیہ قال ابی فقلت یا رسول اللہ

اسنے قعقاع سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ ہر ایک چیز کے واسطے نشاط ہے اور ہر ایک نشاط کے واسطے سستی ہے پس اگر صاحب اسکا سیدھا رہے اور میانہ روی اختیار کرے تو مین اسکی بہتری کی امید رکھتا ہون اور اگر اسکی طرف انگلیون سے اشارت کیجائے تو تم اسکو شمار نہ کرو۔ یہ حدیث اس وجہ سے حسن صحیح غریب ہے اور مروی ہے بواسطہ انس بن مالک کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کافی ہے آدمی کو برائی سے یہی بات کہ اسکی طرف انگلیون سے دین یا دنیا مین اشارت کیجائے مگر جسکو اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اپنے باپ سے اُسنے ابی یعلی سے اُسنے ربیع بن خثیم سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے کہا اُسنے ہمارے واسطے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک خط مربع کھینچا اور درمیان خط کے ایک خط کھینچا اور باہر خط کے بھی ایک خط کھینچا اور اس خط کے گرد جو وسط خط مین ہے کئی خط کھینچے اور فرمایا۔ فرمایا آپ نے یہ ابن آدم ہے اور یہ اسکی اجل ہے جو اسکو احاطہ کئے ہوئے ہے اور یہ خط جو وسط مین ہے انسان ہے اور یہ خطوط اُسکے حوادثات ہین یعنے امراض وغیرہ اگر ایک سے نجات پائے تو دوسرا اسکو کاٹتا ہے اور وہ خط جو باہر ہے وہ امید اسکی ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے قتادہ سے اُسنے انس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابن آدم بوڑھا ہوتا ہے اور دو چیزین اس سے جوان ہوتی ہین ایک حرص مال پر دوسرا حرص عمر پر۔ یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابو ہریرہ یعنے محمد بن فراس بصری نے کہا حدیث کی ہمسے ابو قتیبہ یعنے سلم بن قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو العوام نے اور وہ عمران بن قطان ہے قتادہ سے اُسنے مطرف بن عبد اللہ بن شخیر سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بنایا گیا ابن آدم اس حالت مین کہ اُسکے پہلو مین ننانوے مصیبتین تھین اگر مصیبتین اس سے خطا کر جائین یعنے مصیبتون سے بچ جائے تو بڑھاپے مین واقع ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے قبیصہ نے سفیان سے اُسنے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے اُسنے طفیل بن ابی بن کعب سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب دو تہائیان رات کی گذر جاتین تو (تہجد) کے لئے کھڑے ہوتے اور فرماتے اے لوگو اللہ کو یاد کرو اے لوگو اللہ کو یاد کرو آگیا ہے پہلا نفخہ تابع ہوگا اسکے دوسرا نفخہ آگئی ہے موت ساتھ اس چیز کے جو اسمین ہے احوال قبر اور قیامت سے۔ کہا میرے باپ نے پھر مین نے کہا یا رسول اللہ

ف یعنے جو کوئی افراط اور تفریط کے درمیان چلے تو مجھے اسکی بہتری کی امید ہے اور اگر لوگ اسکی طرف اشارت کرین کہ فلان شخص نہایت خوبی کا آدمی ہے تو تم اسکو اچھا شمار مت کرو یعنے تم لوگ نیک اعتقاد کی طرف جو اسکے حق مین ہے کچھ التفات نہ کرو۔ ۱۲ ف اسکے مثال اس نقشہ کی جو آنحضرت نے فرمائی ہے وہ یہ ہے

امید — انسان — اجل — عوارض

ف یعنے انسان کی پیدائش مصیبتون سے خالی نہین اگر بالفرض مصیبتون سے بچ جائے تو پھر آخر ایسی مصیبت مین واقع ہوتا ہے کہ اس سے چارہ نہین اور وہ بڑھاپا ہے۔ ۱۲

هٰذا حديث لا نعرفه الا من هٰذا الوجه وليس اسناده بالقوي حدثنا محمد بن حاتم المؤدب نا عمار بن محمد بن اخت سفيان الثوري نا ابو الجارود الاعمى واسمه زياد بن المنذر الهمداني عن عطية العوفي عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايما مؤمن اطعم مؤمنا على جوع اطعمه الله يوم القيمة من ثمار الجنة وايما مؤمن سقى مؤمنا على ظمأ سقاه الله يوم القيمة من الرحيق المختوم وايما مؤمن كسا مؤمنا على عري كساه الله من خضر الجنة هٰذا حديث غريب وقد روي هٰذا عن عطية عن ابي سعيد الخدري موقوفا وهو اصح عندنا واشبه حدثنا ابو بكر بن ابي النضر نا ابو النضر نا ابو عقيل الثقفي نا ابو فروة يزيد بن سنان التميمي ثني بكير بن فيروز قال سمعت ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من خاف ادلج ومن ادلج بلغ المنزل الا ان سلعة الله غالية الا ان سلعة الله الجنة هٰذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث ابي النضر حدثنا ابو بكر بن ابي النضر نا ابو النضر ثني ابو عقيل عبد الله بن عقيل نا عبد الله بن يزيد ثني ربيعة بن يزيد وعطية بن قيس عن عطية السعدي وكان من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لا يبلغ العبد ان يكون من المتقين حتى يدع ما لا بأس به حذرا لما به بأس هٰذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من هٰذا الوجه حدثنا عباس العنبري نا ابو داؤد نا عمران القطان عن قتادة عن يزيد بن عبد الله بن الشخير عن حنظلة الاسيدي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو انكم تكونون كما تكونون عندي لاظلتكم الملائكة باجنحتها هٰذا حديث حسن غريب من هٰذا الوجه وقد روي هٰذا الحديث من غير هٰذا الوجه ايضا عن حنظلة الاسيدي وفي الباب عن ابي هريرة حدثنا يوسف بن سلمان ابو عمرو البصري نا حاتم بن اسمعيل عن محمد بن عجلان

اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر اسی وجہ سے۔ اور اسناد اسکی قوی نہیں ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن حاتم مؤدب نے کہا حدیث کی ہمسے عمار بن محمد بن اخت سفیان ثوری نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الجارود اعمی نے اور نام اسکا زیاد بن منذر ہمدانی ہے اُسنے عطیہ عوفی سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مؤمن کسی مؤمن کو بھوک پر کھانا کھلائے اللہ تعالیٰ اسکو قیامت کے دن جنت کے میووں سے کھلائیگا اور جو کوئی مؤمن کسی مؤمن کو پیاس پر پانی پلائے اللہ تعالیٰ اسکو قیامت کے دن شراب خالص مُہر کی ہوئی سے پلائیگا اور جو کپڑا پہنائے ننگے کو اللہ تعالیٰ اسکو جنت کے سبز لباس سے کپڑا پہنائیگا یہ حدیث غریب ہے اور یہ مروی ہو بواسطہ عطیہ کے ابی سعید سے موقوف اور یہ ہمارے نزدیک زیادہ صحیح ہے اور عمدہ ہے **حدیث** کی ہمسے ابو بکر بن ابی النضر نے کہا حدیث کی ہمسے ابو النضر نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عقیل ثقفی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو فروہ یعنے یزید بن سنان تمیمی نے کہا حدیث کی مجھسے بکیر بن فیروز نے کہا سنا میں نے ابا ہریرہ سے کہ کہتا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے خوف کیا اول رات چلا اور جو کوئی اول رات کو چلا وہ منزل پر پہونچ گیا خبردار اللہ تعالیٰ کا اسباب گران قیمت ہے خبردار اللہ تعالیٰ کا اسباب جنت ہے یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ابی النضر سے **حدیث** کی ہمسے ابو بکر بن ابی النضر نے کہا حدیث کی مجھے ابو عقیل یعنے عبد اللہ بن عقیل نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن یزید نے کہا حدیث کی مجھے ربیعہ بن یزید اور عطیہ بن قیس نے عطیہ سعدی سے اور وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے تھا کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بندہ پرہیزگاری کو نہیں پہونچ سکتا جبتک کہ ایسی چیز دنکو بھی ترک نہ کرے کہ جنمے خوف نہیں ہے اس خوف سے کہ انمے بھی خوف ہے یعنے اس خوف سے ترک کرے کہ انکے کرنیمیں اگرچہ گناہ نہیں مگر کرنا انکا بہتر نہیں پرہیزگاری کے خلاف ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے **حدیث** کی ہمسے عباس عنبری نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے عمران قطان نے قتادہ سے اُسنے یزید بن عبد اللہ بن شخیر سے اُسنے حنظلہ اسیدی سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر تم (ہر حالت میں) اسطرح سے ہوتے جیسا کہ تم میرے پاس ہوتے ہو تو کو فرشتے اپنے پروں سے سایہ کرتے رہتے یہ حدیث اسوجہ سے حسن غریب ہے۔ اور یہ حدیث غیر اسوجہ سے بھی حنظلہ اسیدی سے مروی ہے اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ سے **حدیث** کی ہمسے یوسف بن سلمان یعنے ابو عمرو بصری نے کہا حدیث کی ہمسے حاتم بن اسمٰعیل نے محمد بن عجلان سے

الحکم العرنی نا عبید اللہ بن الولید الوصافی عن عطیۃ عن ابی سعید قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصلاہ فرای ناسا کانھم یکتشرون قال اما انکم لو اکثرتم ذکر ھاذم اللذات لشغلکم عما اری فاکثروا من ذکر ھاذم اللذات الموت فانہ لم یات علی القبر یوم الا تکلم فیقول انا بیت الغربۃ انا بیت الوحدۃ وانا بیت التراب وانا بیت الدود فاذا دفن العبد المؤمن قال لہ القبر مرحبا واھلا اما ان کنت لاحب من یمشی علی ظھری الی فاذ ولیتک الیوم وصرت الی فستری صنیعی بک قال فیتسع لہ مد بصرہ ویفتح لہ باب الی الجنۃ واذا دفن العبد الفاجر او الکافر قال لہ القبر لا مرحبا ولا اھلا اما ان کنت لابغض من یمشی علی ظھری الی فاذ ولیتک الیوم وصرت الی فستری صنیعی بک قال فیلتام علیہ حتی یلتقی علیہ وتختلف اضلاعہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باصابعہ فادخل بعضھا فی جوف بعض قال ویقیض لہ سبعین تنینا لو ان واحدا منھا نفخ فی الارض ما انبتت شیئا ما بقیت الدنیا فینھشنہ ویخدشنہ حتی یفضی بہ الی الحساب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما القبر روضۃ من ریاض الجنۃ او حفرۃ من حفر النار ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ **حدثنا** عبد بن حمید نا عبد الرزاق عن معمر عن الزھری عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن ابی ثور قال سمعت ابن عباس یقول اخبرنی عمر بن الخطاب قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا ھو متکئ علی رمل حصیر فرایت اثرہ فی جنبہ وفی الحدیث قصۃ طویلۃ ھذا حدیث صحیح **حدثنا** سوید نا عبد اللہ عن معمر ویونس عن الزھری ان عروۃ بن الزبیر اخبرہ ان المسور بن مخرمۃ اخبرہ ان عمرو بن عوف وھو حلیف بنی عامر بن لوی وکان شھد بدرا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حکم عرنی نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن ولید وصافی نے عطیہ سے اُسنے ابی سعید سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی جائے نماز میں داخل ہوئے اور کئی لوگوں کو دیکھا کہ گویا وہ ہنس رہے ہیں فرمایا آپ نے خبردار اگر تم لذتوں کی قطع کرنیوالی کو بہت یاد کرتے تو البتہ تمکو وہ ذکر اس چیز سے کہ میں دیکھتا ہوں شغل میں رکھتا سو تم لذتوں کی کاٹنے والی یعنے موت کو بہت یاد کیا کرو کیونکہ کوئی دن قبر پر نہیں آتا مگر کہ کلام کرتی ہے اور کہتی ہے میں غربت کا گھر ہوں میں وحدت کا گھر ہوں میں مٹی کا گھر ہوں میں کیڑوں کا گھر ہوں پس جب بندہ مومن دفن کیا جاتا ہے تو اسکو قبر کہتی ہے تجھے مبارک ہو اور تو اہل میں آیا ہے خبردار بیشک تو مجھے زیادہ پسند تھا اُن لوگوں سے جو میری پیٹھ پر چلتے تھے سو جب میں آج کے دن تیری والی ہوئی ہوں اور تو میری طرف سپرد ہوا ہے پس تو میری حالت کو اپنے ساتھ دیکھ لیگا پس وہ قبر نظر کی درازی تک اسکے لئے فراخ ہوگی اور اسکے واسطے جنت کی طرف دروازہ کھولا جائیگا اور جب بندہ فاجر دفن کیا جائیگا تو اس سے قبر کہے گی نہ تجھے مبارک ہو اور نہ تو اہل میں آیا ہے خبردار بیشک تو مجھے زیادہ ناخوش تھا اُن لوگوں سے جو میری پیٹھ پر چلتے تھے سو جب میں تیری آج والی ہوئی ہوں اور تو میری طرف سپرد ہوا ہے پس تو میری حالت کو اپنے ساتھ دیکھ لیگا۔ کہا راوی نے پس وہ قبر اسپر سمٹ جائیگی یہانتک کہ اسپر مل جائیگی اور اسکی پسلیاں مختلف ہو جائینگی کہا راوی نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں سے اور بعض کو بعض کے جوف میں داخل کیا یعنے اس طور سے مل جائینگی فرمایا آپ نے اور اسکے واسطے ستر سانپ مقرر کئے جائینگے اگر ایک بھی انمیں سے زمین پر پھونک مارے تو زمین جبتک باقی ہے کوئی چیز نہ اگائے پس وہ سانپ اسکو کاٹتے ہیں اور چھیلتے ہیں یہانتک کہ اللہ تعالی اسکو حساب تک کٹوائیگا۔ کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قبر جنت کے باغوں سے ایک باغ ہے یا آگ کے گڑھوں سے ایک گڑھا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے معمر سے اُسنے زہری سے اُسنے عبید اللہ بن عبد اللہ بن ابی ثور سے کہا اُسنے سُنا میں نے ابن عباس سے کہتا خبر دی مجھے عمر بن خطاب نے کہا اُسنے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر داخل ہوا دیکھا کہ آپ کھجور کے بوریے پر تکیہ لگائے ہوئے ہیں سو میں نے اسکے نشان آپ کے پہلوے مبارک میں دیکھے اور اس حدیث میں لمبا قصہ ہے یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ نے معمر اور یونس سے انھوں نے زہری سے یہ کہ عروہ بن زبیر نے خبر دی ہے اسکو یہ کہ مسور بن مخرمہ نے خبر دی ہے اُسکو یہ کہ عمرو بن عوف نے (جو کہ ہم سوگند بنی عامر بن لوی کا ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ بدر میں حاضر ہوا تھا)

انی اکثر الصلوٰۃ علیک فکم اجعل لک من صلوٰتی قال ما شئت قلت الربع قال ما شئت فان زدت فھو خیر قلت فالنصف قال ما شئت وان زدت فھو خیر قلت فالثلثین قال ما شئت فان زدت فھو خیر قلت اجعل لک صلوٰتی کلھا قال اذا تکفی ھمک ویغفر ذنبک ھذا حدیث حسن حدثنا یحیی بن موسیٰ نا محمد بن عبید عن ابان بن اسحٰق عن الصباح بن محمد عن مرۃ الھمدانی عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استحیوا من اللہ حق الحیاء قلنا یا نبی اللہ انا لنستحیی والحمد للہ قال لیس ذلک ولکن الاستحیاء من اللہ حق الحیاء ان تحفظ الراس وما وعی وتحفظ البطن وما حوی وتتذکر الموت والبلی ومن اراد الاٰخرۃ ترک زینۃ الدنیا فمن فعل ذلک فقد استحیی یعنی من اللہ حق الحیاء ھذا حدیث غریب انما نعرفہ من ھذا الوجہ من حدیث ابان بن اسحٰق عن الصباح بن محمد حدثنا سفیان بن وکیع نا عیسی بن یونس عن ابی بکر بن ابی مریم ح وثنا عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نا عمرو بن عون نا ابن المبارک عن ابی بکر بن ابی مریم عن ضمرۃ بن حبیب عن شداد بن اوس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الکیس من دان نفسہ وعمل لما بعد الموت والعاجز من اتبع نفسہ ھواھا وتمنی علی اللہ ھذا حدیث حسن ومعنی قولہ من دان نفسہ یقول یحاسب نفسہ فی الدنیا قبل ان یحاسب یوم القیامۃ ویروی عن عمر بن الخطاب قال حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا وتزینوا للعرض الاکبر وانما یخف الحساب یوم القیامۃ علی من حاسب نفسہ فی الدنیا ویروی عن میمون بن مہران قال لا یکون العبد تقیا حتی یحاسب نفسہ کما یحاسب شریکہ من این مطعمہ وملبسہ حدثنا محمد بن احمد وھو ابن مدویۃ نا القاسم بن

میں آپ پر بہت درود بھیجتا ہوں پس میں اپنی نماز سے کسقدر حصہ آپ کے لئے مقرر کروں فرمایا آپ نے جسقدر تو چاہتا ہو میں نے کہا چوتھائی فرمایا آپ نے جو تو چاہتا ہو اگر تو زیادہ کریگا تو وہ تیرے حق میں بہتر ہے میں نے کہا نصف فرمایا آپ نے جو تو چاہتا ہو اور اگر تو زیادہ کرے تو وہ تیرے لئے بہتر ہے میں نے کہا دو تہائی فرمایا آپ نے جو تو چاہتا ہو اگر تو زیادہ کرے تو وہ بہتر ہے میں نے کہا میں اپنی تمام نماز آپ کے لئے کردوں فرمایا آپ نے اسوقت تو اپنی فکر سے کفایت کیا جائیگا اور تیرے گناہ بخشے جاوینگے۔ یہ حدیث حسن ہے حدیث کی ہمسے یحیی بن موسی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عبید نے ابان بن اسحاق سے اُسنے صباح بن محمد سے اُسنے مرہ ہمدانی سے اُسنے عبداللہ بن مسعود سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی سے حیا کرو پوری حیا کرنا کہا ہمنے اے نبی اللہ کے ہم تو حیا کرتے ہیں اور سب حمد واسطے اللہ کے ہے اسکی توفیق دینے پر کہ ہمکو اُسنے حیا کی توفیق دی ہے۔ فرمایا آپ نے یہ حیا نہیں لیکن پوری حیا اللہ تعالی سے یہ ہے کہ تو نگاہ رکھے اپنے سر کو اور اسکو جسکو وہ سر شامل ہے ناک کان آنکھ سے یعنے جہاں اللہ کی مرضی نہیں وہاں انکو استعمال نہ کرے اور نگاہ رکھے تو پیٹ کو اور جسکو وہ حاوی ہے۔ اور یاد کرے تو موت کو اور پرانا ہونے کو۔ اور جو کوئی ارادہ کرے آخرت کا وہ دنیا کی زینت کو ترک کرے سو جسنے یہ کیا تو اُسنے اللہ تعالی سے پوری حیا کی۔ یہ حدیث غریب ہے ہم تو اسکو صرف اسی طریق سے یعنے طریق ابان بن اسحاق سے ہی پہچانتے ہیں جو راوی ہے صباح بن محمد سے حدیث کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے عیسی بن یونس نے ابی بکر بن ابی مریم سے ح اور حدیث کی ہمسے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن عون نے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے ابی بکر بن ابی مریم سے اُسنے ضمرہ بن حبیب سے اُسنے شداد بن اوس سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے عاقل وہ شخص ہے جو تیار کرے نفس اپنے کو اور مابعد موت کے واسطے عمل کرے۔ اور عاجز وہ شخص ہے جو اپنے نفس کو خواہشوں کے پیچھے لگائے اور اللہ تعالی پر امیدیں رکھے یہ حدیث حسن ہے اور معنے قولہ من دان نفسہ کے یہ ہیں کہ اپنے نفس کا دنیا میں ہی محاسبہ کرے قبل اسکے کہ قیامت کے روز اسکا محاسبہ ہوگا اور مروی ہے عمر بن خطاب سے کہ کہا انھوں نے حساب کرو اپنے نفسوں کا پہلے اس سے کہ حساب کئے جاؤ اور بڑے میدان کے واسطے تیار ہو جاؤ۔ اور بیشک حساب قیامت کے روز اُسی پر آسان ہوگا جو دنیا میں اپنے نفس کا محاسبہ کریگا اور مروی ہے میمون بن مہران سے کہ کہا اُسنے کوئی بندہ تقی نہیں ہوتا جبتک کہ اپنے نفس کا حساب نہ کرے جیسا کہ اپنے شریک سے حساب کرتا ہے کہ کہاں سے اُسنے کھانا اور لباس حاصل کیا حدیث کی ہمسے محمد بن احمد نے اور وہ مدویہ کا بیٹا ہے کہا حدیث کی ہمسے قاسم بن

سلہ یعنے اگر تو تمام وقت اپنی دعا کا ہمپر درود بھیجنے میں صرف کریگا تو تجھے تمام مراد میں دین اور دنیا کی حاصل ہونگی ۱۲

بعدہ بالسرآء فلم نصبر ھذا حدیث حسن **حدثنا** ھناد نا وکیع عن الربیع بن صبیح عن یزید بن ابان وھو الرقاشی عن
انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کانت الاخرۃ ھمہ جعل اللہ غناہ فی قلبہ وجمع لہ شملہ واتتہ الدنیا
وھی راغمۃ ومن کانت الدنیا ھمہ جعل اللہ فقرہ بین عینیہ وفرق علیہ شملہ ولم یأتہ من الدنیا الا ما قدر لہ **حدثنا**
علی بن خشرم نا عیسی بن یونس عن عمران بن زائدۃ بن نشیط عن ابیہ عن ابی خالد الوالبی عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال ان اللہ یقول یا ابن ادم تفرغ لعبادتی املأ صدرک غنی واسد فقرک وان لا تفعل ملأت یدیک شغلا
ولم اسد فقرک ھذا حدیث حسن غریب وابو خالد الوالبی اسمہ ھرمز **باب حدثنا** ھناد اخبرنا ابو معویۃ
عن داود بن ابی ھند عن عزرۃ عن حمید بن عبد الرحمن الحمیری عن سعد بن ھشام عن عائشۃ قالت کان لنا قرام ستر فیہ
تماثیل علی بابی فراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انزعیہ فانہ یذکرنی الدنیا قالت وکان لنا سمل قطیفۃ علمھا
حریر کنا نلبسھا **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن **حدثنا** ھناد نا عبدۃ عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ
قالت کانت وسادۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التی یضطجع علیھا من ادم حشوھا لیف ھذا حدیث حسن صحیح
حدثنا محمد بن بشار نا یحیی بن سعید عن سفیان عن ابی اسحق عن ابی میسرۃ عن عائشۃ انھم ذبحوا شاۃ فقال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ما بقی منھا قالت ما بقی منھا الا کتفھا قال بقی کلھا غیر کتفھا ھذا حدیث صحیح وابو میسرۃ ھو الھمدانی اسمہ عمرو بن شرحبیل
حدثنا ھارون بن اسحق الھمدانی نا عبدۃ عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت ان کنا آل محمد

(۱) حسن صحیح ... غریب من ھذا الوجہ

پھر بعد آپ کے آرام سے آزمائش کئے گئے تو ہمنے صبر نہ کیا یعنے تکلیفوں کے وقت تو ہم تکلیفیں اٹھاکر صبر کرتے رہے اور فراخی
اور نعمت کا ہمسے صبر نہ ہو سکا بلکہ تکبر کیا۔ یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے ربیع بن صبیح سے
اُسنے یزید بن ابان سے اور وہ رقاشی ہے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو فکر آخرت
کی ہی ہو تو اللہ تعالی غنا اسکے دل میں کر دیتا ہے اور اسکے کاموں کو جمع کر دیتا ہے اور اسکے پاس دنیا ذلیل ہو کر آتی ہے اور جسکو دنیا کی ہی فکر
ہو تو اللہ تعالی فقر اسکے آگے کر دیتا ہے اور اسکے کاموں کو اسپر متفرق کر دیتا ہے۔ اور اسکو دنیا سے نہیں حاصل ہوتا مگر جو کچھ اسکے لئے
مقرر ہو چکا ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن خشرم نے کہا حدیث کی ہمسے عیسی بن یونس نے عمران بن زائدہ بن نشیط سے اُسنے
اپنے باپ سے اُسنے ابی خالد والبی سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اللہ تعالی فرماتا ہے اے
بیٹے آدم کے میری عبادت کے واسطے فارغ ہو میں تیرے سینے کو غنا سے پر کرونگا اور تیرے فقر کو بند کرونگا۔ اور اگر تو یوں نہ کریگا
تو تیرے دونوں ہاتھوں کو شغل سے پر کرونگا اور تیرے فقر کو بند نہ کرونگا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور ابو خالد والبی کا نام ہرمز ہے
باب حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے داؤد بن ابی ہند سے اُسنے عزرہ سے اُسنے حمید بن عبد الرحمن
حمیری سے اُسنے سعد بن ہشام سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے ہمارے پاس ایک باریک سا پردہ دروازے پر لٹکا ہوا تھا اسمیں تصویریں
تھیں سو اسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اور فرمایا اسکو اتار دے کیونکہ یہ مجھے دنیا یاد کراتا ہے۔ کہا حضرت عائشہ نے اور
ہمارے پاس ایک پرانی چادر تھی دامن اسکا حریر کا تھا ہم اسکو اوڑھا کرتے تھے۔ کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے **حدیث**
کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے تکیہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کا کہ جسپر آپ لیٹتے تھے چمڑے کا تھا بیچ اسکے کھجور کے درخت کا پوست تھا یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث
کی ہمسے یحیی بن سعید نے سفیان سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے ابی میسرہ سے اُسنے عائشہ سے یہ کہ انھوں نے یعنے ہم گھر والوں
نے ایک بکری ذبح کی پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کیا باقی رہ گیا ہے حضرت عائشہ نے کہا اس سے باقی کچھ نہیں
رہا مگر کاندھے اسکے فرمایا آپ نے سوائے کاندھوں کے اور سب باقی رہا ہے یعنے جو اللہ تعالی کی راہ میں دیا گیا وہی تو باقی رہا اور جو خود کھا گئے
آیا تو وہ باقی نہیں رہا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور ابو میسرہ وہ ہمدانی ہے نام اسکا عمرو بن شرحبیل ہے **حدیث** کی ہمسے ہارون بن اسحاق
ہمدانی نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے ہم لوگ یعنے آل محمد صلعم کی

اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث ابا عبیدۃ بن الجراح فقدم بمال من البحرین فسمعت الانصار بقدوم ابی عبیدۃ
فوافوا صلوۃ الفجر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصرف فتعرضوا لہ فتبسم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین راٰھم ثم قال اظنکم سمعتم ان ابا عبیدۃ قدم بشیء قالوا اجل یا رسول اللہ قال فابشروا
واملوا ما یسرکم فواللہ ما الفقر اخشی علیکم ولکن اخشی علیکم ان تبسط الدنیا علیکم کما بسطت علی من قبلکم فتنافسوھا
کما تنافسوھا فتھلککم کما اھلکتھم ھذا حدیث صحیح **اخبرنا** سوید نا عبد اللہ عن یونس عن الزھری عن عروۃ بن الزبیر و
ابن المسیب ان حکیم بن حزام قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعطانی ثم سألتہ فاعطانی ثم سألتہ فاعطانی
ثم قال یا حکیم ان ھذا المال خضرۃ حلوۃ فمن اخذہ بسخاوۃ نفس بورک لہ فیہ ومن اخذہ باشراف نفس لم یبارک لہ فیہ
وکان کالذی یاکل ولا یشبع والید العلیا خیر من الید السفلی فقال حکیم فقلت یا رسول اللہ والذی بعثک بالحق لا ارزأ احدا
بعدک شیئا حتی افارق الدنیا فکان ابوبکر یدعو حکیما الی العطاء فیابی ان یقبلہ ثم ان عمر دعاہ لیعطیہ فابی ان یقبل منہ شیئا
فقال عمر انی اشھدکم یا معشر المسلمین علی حکیم انی اعرض علیہ حقہ من ھذا الفیء فیابی ان یاخذہ فلم یرزأ حکیم احدا
من الناس شیئا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی توفی ھذا حدیث صحیح **حدثنا** قتیبۃ نا ابو صفوان عن
یونس عن الزھری عن حمید بن عبد الرحمن عن عبد الرحمن بن عوف قال ابتلینا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالضراء فصبرنا ثم ابتلینا

خبر دی ہے اسکو یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابا عبیدہ بن جراح کو بحرین کی طرف بھیجا سو وہ بحرین سے مال لیکر آیا اور انصار نے
ابی عبیدہ کے آنے کی خبر سنی اور آنحضرت کے ساتھ فجر کی نماز میں شامل ہوئے پس جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو
لوگوں کی طرف منہ پھیر کر بیٹھے سو وہ انصار آپ کے سامنے آئے پس آپ انکو دیکھکر مسکرائے پھر فرمایا میں گمان کرتا ہوں کہ تمنے
سنا ہے کہ ابا عبیدہ کچھ مال لایا ہے کہا انھوں نے ہاں یا رسول اللہ فرمایا آپ نے خوش ہو اور امید رکھو اسکی جو تمکو خوش کرے یعنے فتح اسلام
کی پس قسم ہے خدا کی مجھکو محتاجگی کا تمپر ڈر نہیں لیکن میں تمپر دنیا کی کشائش اور بہتایت کا خوف کھاتا ہوں جیسے کہ اگلی امتوں پر کشائش ہوئی
سو تم دنیا میں حرص اور حسد کرو جیسے کہ انھوں نے کیا اور تمکو دنیا ہلاک کرے جیسے کہ انکو ہلاک کیا یہ حدیث صحیح ہے **خبر دی** ہمکو سوید
نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ نے یونس سے اسنے زہری سے اسنے عروہ بن زبیر اور ابن مسیب سے یہ کہ حکیم بن حزام نے کہا میں نے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا سو آپ نے مجھے دیا پھر میں نے آپ سے مانگا پھر مجھے آپ نے دیا پھر میں نے آپ سے
مانگا پھر آپ نے مجھے دیا پھر فرمایا اے حکیم البتہ یہ مال سرسبز اور شیریں ہے یعنے بہت پیارا معلوم ہوتا ہے سو جسنے اسکو لیا جان کی سخاوت یعنے
بے حرصی سے تو اسکے واسطے اس مال میں برکت دیجاویگی اور جسنے اسکو جان کی حرص سے لیا تو اسکو ہرگز برکت نہ ہوگی اور
اسکا حال اس شخص کا سا ہوگا کہ کھاتا ہے اور اسکا پیٹ نہیں بھرتا اور اونچا ہاتھ بہتر ہے نیچے کے ہاتھ سے پس کہا حکیم نے میں نے
کہا یا رسول اللہ قسم ہے اس ذات کی کہ جسنے آپ کو حق دیکر بھیجا ہے میں بعد آپ کے کسی کا مال کم نہ کرونگا یہانتک کہ میں دنیا سے
مفارقت کروں یعنے مرتے وقت تک کسی سے بھی کچھ نہ لونگا پھر حضرت ابوبکر صدیق حکیم کو دینے کے واسطے بلاتے تھے سو وہ
مال کے قبول کرنے سے انکار کرتے رہے پھر انکو حضرت عمر نے دینے کے لئے بلایا سو اُسنے بھی لینے سے انکار کیا پس کہا
حضرت عمر نے اے گروہ مسلمانوں کے میں تمکو حکیم پر گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اس غنیمت سے اسکا حق اسپر پیش کیا
سو اُسنے لینے سے انکار کیا ہے سو بعد آنحضرت کے حکیم نے لوگوں میں سے کسی کے مال کو کم نہیں کیا یہانتک کہ وہ فوت ہوا
یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو صفوان نے یونس سے اسنے زہری سے اسنے حمید بن عبد الرحمن
سے اسنے عبد الرحمن بن عوف سے کہا اسنے ہم رسول اللہ صلعم کے ساتھ مصیبتوں سے آزمائش کئے گئے پس ہمنے صبر کیا

ف یعنے دینے والا جو ہاتھ اٹھا کر دیتا ہے افضل ہے مانگنے والے سے جو ہاتھ پھیلا کر مانگتا ہے اور لیتا ہے حضرت نے حکیم سے تیسری بار کے بعد فرمایا کہ سخی اور قناعت والے کے مال میں خدا برکت دیتا ہے کہ
وہ اسکو وہ رہتا ہے اور حرص والے کے مال میں برکت نہیں یعنے کتنا ہی اسکو ملے اسکا پیٹ نہیں بھرتا جیسے جوع الکلب کی بیماری والا کتنا ہی کھاوے اسکو سیری نہیں ہوتی بعد اسکے اس شخص کو
اسقدر قناعت ہوگئی کہ اپنا حصہ بھی بیت المال سے اُسنے کبھی نہ لیا چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر اپنی خلافت میں بلا بلا کر دیتے اور یہ انکار کرتے رہے ۱۲

وقلت حسبی فاکلتها ثم جرعت من الماء فشربت ثم جئت المسجد فوجدت رسول الله صلی الله علیه وسلم فیه هذا حدیث
حسن غریب حدثنا ابو حفص عمرو بن علی نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عباس الجریری قال سمعت ابا عثمان النهدی یحدث
عن ابی هریرة انهم اصابهم جوع فاعطاهم رسول الله صلی الله علیه وسلم تمرة تمرة هذا حدیث صحیح حدثنا هناد نا عبدة
عن هشام بن عروة عن ابیه عن وهب بن کیسان عن جابر بن عبد الله قال بعثنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ونحن
ثلاث مائة نحمل زادنا علی رقابنا ففنی زادنا حتی کانت تکون للرجل منا کل یوم تمرة فقیل له یا ابا عبد الله واین کانت تقع التمرة من
الرجل قال لقد وجدنا فقدها حین فقدناها فاتینا البحر فاذا نحن بحوت قد قذفه البحر فاکلنا منه ثمانیة عشر یوما ما احببنا
هذا حدیث حسن صحیح حدثنا هناد نا یونس بن بکیر عن محمد بن اسحق ثنی یزید بن زیاد عن محمد بن کعب القرظی ثنی
من سمع علی بن ابی طالب یقول انا لجلوس مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی المسجد اذ طلع علینا مصعب بن عمیر ما علیه
الا بردة له مرقوعة بفرو فلما راٰه رسول الله صلی الله علیه وسلم بکی للذی کان فیه من النعمة والذی هو فیه الیوم ثم قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم کیف بکم اذا غدا احدکم فی حلة وراح فی حلة ووضعت بین یدیه صحفة ورفعت اخری وسترتم بیوتکم
کما تستر الکعبة قالوا یا رسول الله نحن یومئذ خیر منا الیوم نتفرغ للعبادة ونکفی المؤنة فقال رسول الله
صلی الله علیه وسلم لا انتم الیوم خیر منکم یومئذ هذا حدیث حسن غریب ویزید بن زیاد
هذا هو مدینی قد روی عنه مالک بن انس وغیر واحد من اهل العلم ویزید بن زیاد الدمشقی الذی
روی عن الزهری روی عنه وکیع ومروان بن معویة

کان

میں نے کہا اب مجھے یہ کافی ہیں سو میں نے انکو کھالیا پھر میں نے پانی پیالے سے لیا اور اسکو پی لیا پھر میں مسجد میں آیا اور اس میں
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پایا یہ حدیث حسن غریب ہے حدیث کی ہمسے ابو حفص یعنے عمرو بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن
جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے عباس جریری سے کہا سنا میں نے ابا عثمان نہدی سے کہ حدیث کرتا تھا ابی ہریرہ سے یہ کہ انکو
یعنے صحابہ کو بھوک پہونچی سو انکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک کھجور دی۔ یہ حدیث صحیح ہے حدیث کی ہمسے ہناد نے
کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے وہب بن کیسان سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہا اُسنے
ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک جنگ پر بھیجا اور ہم تین سو آدمی تھے ہم اپنی خوراک اپنی گردنوں پر اٹھائے ہوئے تھے
سو ہماری خوراک تمام ہوچکی یہانتک کہ ایک ایک مرد کے حصے ہر روز ایک ایک کھجور آتی تھی پس اس سے کہا گیا اے ابا عبد اللہ اور ایک
کھجور مرد کے واسطے کیا کفایت کرتی تھی کہا اُسنے ہمنے اسکے گم ہونے کو بھی معلوم کرلیا جبکہ وہ بھی ہمسے جاتی رہی یعنے جب ایک ایک کھجور بھی
حصے میں آنے سے رہ چکی تو ہمنے اسکے عدم حصول سے اسکا فائدہ معلوم کرلیا کہ بیشک ایک کھجور کچھ فائدہ دیتی تھی پھر ہم دریا پر آئے دیکھا
تو ایک مچھلی ہے کہ اسکو دریا نے کنارے پر ڈالا ہے سو ہمنے اس سے اٹھارہ روز کھایا جبتک کہ ہمنے پسند کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث
کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن بکیر نے محمد بن اسحاق سے کہا حدیث کی مجھے یزید بن زیاد نے محمد بن کعب قرظی سے کہا حدیث
کی مجھے اُسنے کہ سنا اُسنے علی بن ابیطالب سے کہ فرماتے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ناگاہ مصعب بن عمیر
آیا اسپر سوائے ایک چادر کے کہ اسکو ٹکڑا پوستین کا لگا ہوا تھا اور کچھ نہ تھا پس جب اسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو آنحضرت
اسکی آسائش کی حالت اور اس حالت کو کہ جسمیں وہ آجکے دن ہے یاد کرکے رو پڑے۔ پھر فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کسطرح حال
ہے تمہارا اس حالت میں کہ جب کوئی علی الصباح ایک لباس پہنے اور دوسرے وقت اور لباس اور اسکے آگے ایک برتن رکھا جائے اور دوسرا
اُٹھایا جاوے یعنے کھانے اسقدر ایک وقت میں آتے ہوں کہ ایک اُٹھایا جائے اور دوسرا رکھنے کو موجود ہوں اور تم اپنے گھروں کو ڈھانپو جیسا کہ
کعبہ ڈھانپا جاتا ہے کہا انھوں نے یا رسول اللہ ہم اُن دنوں میں آجکے دن سے بہتر ہونگے کہ عبادت کے واسطے فارغ ہوں گے اور تکلیف سے بچے ہوئے
ہونگے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تم آجکے دن بہتر ہو اُسدن سے۔ یہ حدیث غریب ہے اور یہ یزید بن زیاد مدینی ہے اس سے مالک بن انس اور کئی
ایک نے اہل علم سے روایت کی ہے اور یزید بن زیاد دمشقی کہ جس نے زہری سے روایت کی ہے اس سے وکیع اور مروان بن معاویہ نے روایت کی ہے

فمكث شهرا ما نستوقد نارا ان هو الا الماء والتمر هذا حديث صحيح **حدثنا** هناد نا ابو معوية عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت توفى رسول الله صلى الله عليه وسلم وعندنا شطر من شعير فاكلنا منه ماشاء الله ثم قلت للجارية كيليه فكالته فلم يلبث ان فنى قالت فلو كنا تركناه لاكلنا منه اكثر من ذلك هذا حديث صحيح شطر يعنى شيئا من شعير **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن انا روح بن اسلم ابو حاتم البصرى نا حماد بن سلمة نا ثابت عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد اخفت فى الله وما يخاف احد ولقد اوذيت فى الله ولم يوذ احد ولقد اتت على ثلاثون من بين يوم وليلة ومالى ولبلال طعام ياكله ذو كبد الا شئ يواريه ابط بلال هذا حديث حسن صحيح ومعنى هذا الحديث حين خرج النبى صلى الله عليه وسلم هاربا من مكة ومعه بلال انما كان مع بلال من الطعام ما يحمل تحت ابطه **حدثنا** هناد نا يونس بن بكير عن محمد بن اسحاق ثنى يزيد بن زياد عن محمد بن كعب القرظى قال ثنى من سمع على بن ابى طالب يقول خرجت فى يوم شات من بيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد اخذت اهابا معطوبا فجوبت وسطه فادخلته عنقى وشددت وسطى فحزمته بخوص النخل وانى لشديد الجوع ولو كان فى بيت رسول الله صلى الله عليه وسلم طعام لطعمت منه فخرجت التمس شيئا فمررت بيهودى فى مال له وهو يسقى ببكرة له فاطلعت عليه من ثلمة فى الحائط فقال مالك يا اعرابى هل لك فى دلو بتمرة فقلت نعم فافتح الباب حتى ادخل ففتح فدخلت فاعطانى دلوه فكلما نزعت دلوا اعطانى تمرة حتى اذا امتلأت كفى ارسلت دلوه

ایک ایک مہینہ ٹھہرے رہتے تھے کہ آگ روشن نہین کرتے تھے نہین تھا مگر پانی اور کھجورین۔ یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہوے اس حالت مین کہ ہمارے پاس تھوڑے سے جو تھے سو ہم اُنسے جسقدر کہ اللہ نے چاہا کھاتے رہے پھر مین نے لونڈی سے کہا انکو ناپ پس اُسنے انکو ناپ ڈالا کہا عائشہ نے پس تھوڑی ہی دیر گذری کہ کچھ نہ رہے یعنے ختم ہوگئے کہا عائشہ نے اگر ہم انکو چھوڑ دیتے یعنے انکو نہ ناپتے تو اس سے بھی زیادہ انکو کھاتے رہتے۔ یہ حدیث صحیح ہے شطر سے یہ مراد ہے کہ تھوڑے سے جو باقی رہتے تھے **حدیث** کی ہمسے عبداللہ بن عبدالرحمن نے کہا خبر دی مجھے روح بن اسلم یعنے ابو حاتم بصری نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے کہا حدیث کی ہمسے ثابت نے انس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ مجھے اللہ تعالیٰ کی راہ مین خوف پہونچا ہے کہ اسقدر کسیکو نہین پہونچا اور مین اللہ تعالیٰ کی راہ مین ایذا دیا گیا ہون کہ اسقدر کسیکو ایذا نہین دی گئی اور مجھپر تیس دن رات ایسے گذرے ہین کہ میرے اور بلال کے پاس اسقدر کھانا نہین تھا کہ اسکو کوئی صاحب جگر کھائے مگر اسقدر کہ بلال کی بغل اسکو چھپا لیتی تھی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور معنے اس حدیث کے یہ ہین کہ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت کرکے نکلے تھے اس حالت مین کہ آپ کے ساتھ بلال تھے تو اسوقت بلال کے پاس اسقدر کھانا تھا کہ وہ اسکو بغل کے نیچے اٹھائے ہوئے تھے۔ **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن بکیر نے محمد بن اسحاق سے کہا حدیث کی مجھے یزید بن زیاد نے محمد بن کعب قرظی سے کہا حدیث کی مجھے اُس شخص نے کہ سنا اُسنے علی بن ابی طالب سے کہ فرماتے ہین ایکدن سردی کے دنون مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر سے نکلا اور ایک چمڑا جو فضد دار پکڑ لیا اور اسکو درمیان سے پھاڑ ڈالا اور اسکو اپنی گردن مین ڈال لیا اور اپنی کمر مضبوط کر لیا اور اسکو کھجور کے پتونسے محکم کیا اور مجھے سخت بھوک لگی ہوئی تھی اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر مین کچھ کھانا ہوتا تو وہانسے کھانا کھا لیتا سو مین کوئی چیز تلاش کرتا ہوا نکلا اور ایک یہودی کے پاس اسکے مال مین گذرا۔ اور وہ ایک گراری سے پانی پلا رہا تھا پس مین نے اسپر ایک سوراخ سے جو دیوار مین تھے جھانکا سو کہا مالک نے ای اعرابی کیا تجھے کھجور دینے کے بدلے ڈول نکالنے کی خواہش ہے یعنے کھجور کے بدلے ڈول کنوین سے کھینچیگا مین نے کہا کہ ہان سو تو دروازہ کھولدے تاکہ مین داخل ہوجاؤن پس اُسنے دروازہ کھولا اور مین داخل ہوا پھر اُسنے مجھے ڈول دیا سو جب مین ایک ڈول کھینچ لیتا تھا وہ مجھے ایک کھجور دیتا تھا یہانتک کہ جب میرا ہاتھ پر ہوگیا تو مین نے اسکا ڈول چھوڑ دیا

۱؎ یعنے ہمارا یہ حال تھا کہ بجز کھانیکے واسطے سواے کھجور مینہ اور پانی کے اور کوئی چیز نہ ملتی تھی مہینہ مہینہ تک آگ نہین جلاتے تھے کہ پکانیکو ہے تو آگ جلائین نہ تھے تو کیون جلائین ۱۲ ؎ یہ قصہ ہجرت کے وقت کا نہین بلکہ اس سے پہلے کا ہے کہ جب آنحضرت ابتدا اسلام مین مکہ سے ہجرت کر کے بلال کی طرف جو طائف مین رہتا تھا گئے تھے اور یہ شخص طائف کا سردار تھا آنحضرت کا یہ ارادہ تھا کہ اس سے مدد لیکر احکام الٰہی اچھی طور سے پہونچاؤن اور کفار مکہ کی اذیت سے

فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القدح فوضعہ علی یدہ ثم رفع راسہ فتبسم وقال ابا ہریرۃ اشرب فشربت ثم قال
اشرب فلم ازل اشرب ویقول اشرب ثم قلت والذی بعثک بالحق ما اجد لہ مسلکا فاخذ القدح فحمد اللہ وسمی و شرب
ہذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن حمید الرازی نا عبد العزیز بن عبد اللہ القرشی نا یحیی البکاء عن ابن عمر
قال تجشا رجل عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال کف عنا جشاءک فان اکثرہم شبعا فی الدنیا اطولہم جوعا یوم القیامۃ
ہذا حدیث حسن غریب من ہذا الوجہ وفی الباب عن ابی جحیفۃ **حدثنا** قتیبۃ نا ابو عوانۃ عن قتادۃ عن
ابی بردۃ بن ابی موسی عن ابیہ قال یا بنی لو رأیتنا ونحن مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصابتنا السماء لحسبت ان ریحنا
ریح الضان ہذا حدیث صحیح ومعنی ہذا الحدیث انہ کان ثیابہم الصوف فکان اذا اصابہم المطر یجیء من ثیابہم ریح الضان
حدثنا عباس الدوری نا عبد اللہ بن یزید المقری نا سعید بن ابی ایوب عن ابی مرحوم عبد الرحیم بن میمون عن سہل بن
معاذ بن انس الجہنی عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ترک اللباس تواضعا للہ وہو یقدر علیہ دعاہ اللہ
یوم القیامۃ علی رؤس الخلائق حتی یخیرہ من ای حلل الایمان شاء یلبسہا **حدثنا** محمد بن حمید الرازی نا زافر بن سلیمان
عن اسرائیل عن شبیب بن بشیر عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النفقۃ کلہا فی سبیل اللہ
الا البناء فلا خیر فیہ ہذا حدیث غریب ہکذا قال محمد بن حمید شبیب بن بشیر وانما ہو شبیب بن بشر **حدثنا**
علی بن حجر نا شریک عن ابی اسحق عن حارثۃ بن مضرب قال اتینا خبابا نعودہ وقد اکتوی سبع کیات فقال لقد تطاول مرضی

سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پیالہ لیا اور آپ نے دست مبارک پر رکھا پھر آپ نے سر مبارک کو اُٹھایا اور مسکرائے اور فرمایا
ای ابا ہریرہ پی سو مین نے پیلیا پھر فرمایا اور پی سو مین بہت دیر تک پیتا رہا اور آپ فرماتے پی پھر مین نے کہا قسم ہی اس ذات کی
کہ جسنے آپ کو ساتھ حق کے بھیجا ہے اب مین اسکے لئے کچھ جگہ نہین پاتا پس آپ نے وہ پیالہ لے لیا اور اللہ کی حمد کی اور بسم اللہ پڑھی اور
پیلیا۔ یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن حمید رازی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن عبد اللہ قرشی نے کہا حدیث کی
مجھے یحیی بکا نے ابن عمر سے کہا اُسنے ایک مرد نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ڈکار لی پس فرمایا آپ نے اپنی ڈکار کو ہمارے پاس سے
دور رکھ اسلئے کہ بہت سیر ہونیوالے دنیا مین قیامت کے دن زیادہ بھوکھ والے ہونگے۔ یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب ہے اور اس
باب مین روایت ہے ابی جحیفہ سے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے قتادہ سے اُسنے ابی بردہ بن موسے
سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے ای میرے بیٹے اگر تو ہمکو اس حالت مین دیکھتا کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ہمپر مینھ
برستا تو البتہ تو گمان کرتا کہ ہماری بو بھیڑون کی سی بو ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور معنے اس حدیث کے یہ ہین کہ کپڑے انکے صوف کے
تھے سو جب انپر مینھ برستا تھا تو انکے کپڑوں سے بھیڑون کی سی بو آتی تھی **حدیث** کی ہمسے عباس دوری نے کہا حدیث
کی ہمسے عبد اللہ بن یزید مقری نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن ابی ایوب نے ابی مرحوم یعنے عبد الرحیم بن میمون سے اُسنے
سہل بن معاذ بن انس جہنی سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اللہ تعالی کی تواضع
کے واسطے لباس زینت کا ترک کرے حالانکہ وہ اسپر قادر ہے تو اللہ تعالی اسکو قیامت کے دن خلقت کے سرون پر
بلایگا یہانتک کہ اسکو اختیار دیگا کہ اہل ایمان کے لباس سے جس قسم کا لباس چاہے پہنے **حدیث** کی ہمسے محمد بن حمید
رازی نے کہا حدیث کی ہمسے زافر بن سلیمان نے اسرائیل سے اُسنے شبیب بن بشیر سے اُسنے انس بن مالک سے
کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمام خرچ اللہ تعالی کی راہ مین ہے سوائے عمارت کے[1] اسمین بھلائی نہین ہے
یہ حدیث غریب ہے۔ ایسا ہی کہا ہے محمد بن حمید نے کہ شبیب بن بشیر ہے اور حالانکہ وہ شبیب بن بشر ہے۔ **حدیث** کی
ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے ابی اسحاق سے اُسنے حارثہ بن مضرب سے کہا اُسنے ہم خباب کے پاس اسکی عیادت
کے واسطے آئے اور اُسنے سات داغ لگوائے تھے سو کہا اُسنے میری بیماری بڑی ہوگئی ہے

---

[1] اس عمارت مین بھلائی نہین کہ جسکی حاجت نہ ہو اور نہ اسمین غرض دینی ہو ۱۲

ويزيد بن ابي زياد كوفي روى عنه سفيان وشعبة وابن عيينة وغير واحد من الائمة **حدثنا** هناد نا يونس بن بكير
نا عمر بن ذر نا مجاهد عن ابي هريرة قال كان اهل الصفة اضياف اهل الاسلام لا ياوون على اهل ولا مال والله الذي لا اله الا
هو ان كنت لاعتمد بكبدي على الارض من الجوع واشد الحجر على بطني من الجوع ولقد قعدت يوما على طريقهم الذي يخرجون فيه
فمر بي ابوبكر فسألته عن آية من كتاب الله ما سألته الا ليستتبعني فمر ولم يفعل ثم مر عمر فسألته عن آية من كتاب الله ما سألته
الا ان يستتبعني فمر ولم يفعل ثم مر ابو القاسم صلى الله عليه وسلم فتبسم حين رآني وقال ابو هريرة قلت لبيك يا رسول الله قال
الحق ومضى فاتبعته ودخل منزله فاستاذنت فاذن لي فوجد قدحا من اللبن قال من اين هذا اللبن لكم قيل اهداه لنا
فلان فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اباهريرة قلت لبيك قال الحق الى اهل الصفة فادعهم وهم اضياف اهل الاسلام
لا ياوون على اهل ولا مال اذا اتته الصدقة بعث بها اليهم ولم يتناول منها شيئا واذا اتته هدية ارسل اليهم فاصاب
منها واشركهم فيها فساءني ذلك وقلت ما هذا القدح بين اهل الصفة وانا رسوله اليهم فسيامرني ان اديره عليهم
فما عسى ان يصيبني منه وقد كنت ارجو ان اصيب منه ما يغنيني ولم يكن بد من طاعة الله وطاعة رسوله فاتيتهم
فدعوتهم فلما دخلوا عليه فاخذوا مجالسهم قال اباهريرة خذ القدح فاعطهم فاخذت القدح فجعلت اناوله الرجل
فيشرب حتى يروى ثم يرده فاناوله الآخر حتى انتهيت به الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد روي القوم كلهم

اور یزید بن ابی زیاد کوفی ہے سفیان اور شعبہ اور ابن عیینہ نے اور کئی ایک نے اماموں سے روایت کی ہے **حدیث** کی ہمسے
ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن بکیر نے کہا حدیث کی مجھے عمر بن ذر نے کہا حدیث کی مجھے مجاہد نے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے
صفہ والے لوگ اہل اسلام کے مہمان تھے وہ لوگ اہل اور مال پر جگہ نہ پکڑتے تھے یعنے انکے پاس اہل اور مال نہ تھا قسم ہے اُس ذات کی
کہ جسکے سوا کوئی لائق عبادت کے نہیں میں اپنے جگر کے ساتھ زمین پر بھوک کے مارے تکیہ لگاتا تھا اور بھوک کے مارے پیٹ پر پتھر باندھتا تھا
اور میں ایک روز اُس راستہ پر بیٹھ رہا جہاں سے لوگ نکلتے تھے پس میرے پاس حضرت ابوبکر صدیق گذرے سو اُنسے میں نے ایک آیت
اللہ تعالیٰ کی کتاب سے پوچھی میں نے اسلئے سوال کیا تھا تاکہ مجھے اپنے[1] پیچھے لگالے سو وہ گذر گئے اور انھوں نے یہ کام نہ کیا یعنے اپنے
ساتھ نہ لیگئے پھر حضرت عمر گذرے اور اُنسے بھی ایک آیت اللہ تعالیٰ کی کتاب سے پوچھی میں نے صرف اسلئے پوچھی تھی تاکہ مجھے
اپنے پیچھے لگالیں سو وہ بھی گذر گئے اور یہ کام نہ کیا پھر ابوالقاسم صلے اللہ علیہ وسلم گذرے اور مجھے دیکھتے ہی مسکرائے اور فرمایا
ابوہریرہ ہے میں نے کہا میں حاضر ہوں یارسول اللہ فرمایا آپ نے میرے ساتھ آ اور آپ چلے پس میں آپ کے پیچھے چلا اور آپ
اپنے گھر میں داخل ہوے پھر میں نے بھی اذن طلب کیا اور آپ نے مجھے اذن دیا اور آپ نے ایک پیالہ دودھ کا پایا فرمایا اپنے
گھر والوں سے یہ دودھ تمہارے لئے کہانسے آیا ہے کہا گیا کہ فلان شخص نے ہماری طرف ہدیہ بھیجا ہے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے اے اباہریرہ میں نے کہا حاضر ہوں فرمایا آپ نے صفہ والے لوگوں کی طرف جا اور انکو بلالا اور وہ لوگ اہل اسلام
کے میزبان تھے اہل اور مال پر جگہ نہ پکڑتے تھے جب انکے پاس صدقہ آتا تو وہ صدقہ آپ انکی طرف بھیجتے اور آپ اس سے
کچھ بھی نہ لیتے اور جب آپ کے پاس کچھ ہدیہ آتا تو انکی طرف بھی بھیجتے اور اپنے لئے بھی اس سے رکھتے اور انکو اسمین شریک کرتے۔
پس یہ بات مجھے بری لگی یعنے آپکا یہ فرمانا کہ انکو بلالا اور میں نے کہا یہ ایک پیالہ صفہ والے لوگوں میں کیا چیز ہے۔ اور مجھے آپ نے انکی طرف بلانیکو
بھیجا ہے اور مجھے ہی حکم دینگے کہ انپر اسکو دوران پلاؤں یعنے مجھے ہی حکم دینگے کہ پہلے انکو پلاؤ پھر امید تو نہیں کہ مجھے اس سے کچھ پہونچے
اور میں امید کرتا تھا کہ مجھے اسقدر ملتا کہ میری بھوک کو بند کرے۔ اور اللہ اور رسول کی اطاعت سے بھی چارہ نہیں تھا پس میں
انکے پاس آیا اور انکو بلالایا سو جب وہ آپ کے پاس آئے اور ہر ایک نے اپنی اپنی جگہ بیٹھنے کی پکڑ لی تو فرمایا آپ نے اے اباہریرہ
پیالہ کو پکڑ لے اور انکو دے پس میں نے پیالہ پکڑ لیا اور ایک ایک مرد کو دینے لگا پس وہ پی لیتا یہانتک کہ سیراب ہو جاتا پھر وہ واپس
کرتا اور میں دوسرے کو دیتا تھا یہانتک کہ میں اسکے ساتھ رسول اللہ صلعم کے پاس پہونچا اور تمام قوم سیراب ہو چکی

[1] یعنے وہ تو حقیقت میں مجھے آتی تھی مگر انسے اسلئے دریافت کی تھی کہ وہ میرا حال دیکھکر مجھے اپنے پیچھے لگا کر گھر کو لیجاوین اور کھانا کھلاوین ۱۲

لا ما دعوتم الله لهم واثنيتم عليهم هٰذا حديث حسن صحيح غريب **حدثنا** اسحٰق بن موسى الانصارى نا محمد بن معن المدينى الغفارى ثنى ابى عن سعيد المقبرى عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال الطاعم الشاكر بمنزلة الصائم الصابر هٰذا حديث حسن غريب **حدثنا** هناد نا عبدة عن هشام بن عروة عن موسى بن عقبة عن عبد الله بن عمرو الاودى عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا اخبركم بمن يحرم على النار وتحرم عليه النار على كل قريب هين سهل هٰذا حديث غريب **حدثنا** هناد نا وكيع عن شعبة عن الحكم عن ابراهيم عن الاسود بن يزيد قال قلت يا عائشة اى شئ كان النبى صلى الله عليه وسلم يصنع اذا دخل بيته قالت كان يكون فى مهنة اهله فاذا حضرت الصلوٰة قام فصلى هٰذا حديث صحيح **حدثنا** سويد نا عبد الله بن المبارك عن عمران بن زيد التغلبى عن زيد العمى عن انس بن مالك قال كان النبى صلى الله عليه وسلم اذا استقبله الرجل فصافحه لا ينزع يده من يده حتى يكون الرجل ينزع ولا يصرف وجهه عن وجهه حتى يكون الرجل هو يصرفه ولم ير مقدما ركبتيه بين يدى جليس له هٰذا حديث غريب **حدثنا** هناد نا ابو الاحوص عن عطاء بن السائب عن ابيه عن عبد الله بن عمرو ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال خرج رجل ممن كان قبلكم فى حلة له يختال فيها فامر الله الارض فاخذته فهو يتجلجل او قال يتلجلج فيها الى يوم القيٰمة **قال** ابو عيسى هٰذا حديث صحيح **حدثنا** سويد نا عبد الله عن محمد بن عجلان عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عن النبى صلى الله عليه وسلم قال يحشر المتكبرون يوم القيٰمة امثال الذر فى صور الرجال يغشاهم الذل من كل مكان

یہ بات نہیں ہوگی جبتک کہ تم اللہ تعالیٰ سے انکے لئے دعا مانگتے رہو گے اور انکی صفت کرتے رہوگے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن معن مدینی غفاری نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کھانا کھا کر شکر کرنیوالا بمنزلہ[1] صائم صابر کے ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے ہشام بن عروہ سے اُسنے موسیٰ بن عقبہ سے اُسنے عبد اللہ بن عمر اودی سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا میں تمکو خبر نہ دوں اُس شخص کی جو آگ پر حرام ہے اور جس پر آگ حرام ہے ہر قریب تسکین والے آرام والے پر۔ یہ حدیث غریب ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے شعبہ سے اُسنے حکم سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے اسود بن یزید سے کہا اُسنے میں نے حضرت عائشہ سے کہا اے عائشہ کیا کام نبی صلے اللہ علیہ وسلم کرتے تھے جبکہ اپنے گھر میں داخل ہوتے تھے کہا انھوں نے اپنی عیال کی محنت میں ہوتے تھے پس جب نماز حاضر ہوتی تو کھڑے ہوتے اور نماز پڑھتے۔ یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے عمران بن زید تغلبی سے اُسنے زید عمی سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے کوئی مرد آتا اور آپ سے مصافحہ کرتا تو آپ اس سے اپنا دست مبارک نہ کھینچتے جبتک کہ وہ اپنے ہاتھ کو نہ کھینچتا اور نہ پھیرتے منھ اپنے کو اسکے مُنھ سے یہانتک کہ وہ خود مرد ہی اپنے مُنھ کو پھیرتا اور آپ اپنے ہمنشین کے آگے گھٹنے مقدم کئے ہوئے نہ دیکھے گئے۔ یہ حدیث غریب ہے **حدیث** کی ہمسے ابو الاحوص نے عطا بن سائب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مرد تمسے پہلے ایک لباس میں فخر کرتا ہوا نکلا تو اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا پس اُسنے اسکو پکڑ لیا پس وہ حرکت کرتا ہے یا فرمایا آپ نے (شک راوی) وہ زمین میں قیامت تک نیچے چلا جاویگا۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ نے محمد بن عجلان سے اُسنے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے قیامت کے دن متکبر لوگ کیڑوں کی طرح آدمیوں کی صورت میں اٹھائے جاوینگے انکو ذلت ہر طرف سے ڈھانپ لیگی

[1] یعنے جو کھانا کھا کر اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لائے وہ ایسا ہے جیسا کہ آدمی روزہ دار صبر کرنیوالا ہو ۱۲

ولولا انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تمنوا الموت لتمنیتہ وقال یوجر الرجل فی نفقتہ الا التراب
او قال فی التراب ھذا حدیث صحیح **حدثنا** الجارود نا الفضل بن موسی عن سفیان الثوری عن ابی حمزۃ عن
ابراھیم قال کل بناء وبال علیک قلت ارأیت ما لا بد منہ قال لا اجر ولا وزر **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو احمد
الزبیری نا خالد بن طھمان ابو العلاء ثنی حصین قال جاء سائل فسأل ابن عباس فقال ابن عباس للسائل اتشہد
ان لا الہ الا اللہ قال نعم قال اتشہد ان محمدا رسول اللہ قال نعم قال وتصوم رمضان قال نعم قال سألت وللسائل حق انہ
لحق علینا ان نصلک فاعطاہ ثوبا ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من مسلم کسا مسلما ثوبا الا
کان فی حفظ اللہ ما دام منہ علیہ خرقۃ ھذا حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الوھاب
الثقفی ومحمد بن جعفر وابن ابی عدی ویحیی بن سعید عن عوف بن ابی جمیلۃ عن زرارۃ بن اوفی عن عبد اللہ بن سلام قال لما قدم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی المدینۃ انجفل الناس الیہ وقیل قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجئت فی الناس
لانظر الیہ فلما استبنت وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفت ان وجھہ لیس بوجہ کذاب وکان اول شیء تکلم بہ
ان قال یا ایھا الناس افشوا السلام واطعموا الطعام وصلوا والناس نیام تدخلوا الجنۃ بسلام ھذا حدیث صحیح **حدثنا**
الحسین بن الحسن المروزی بمکۃ نا ابن ابی عدی نا حمید عن انس قال لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ اتاہ
المھاجرون فقالوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما رأینا قوما ابذل من کثیر ولا احسن مواساۃ من قلیل من قوم نزلنا
بین اظھرھم لقد کفونا المؤنۃ واشرکونا فی المھنا حتی لقد خفنا ان یذھبوا بالاجر کلہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اور اگر میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ قول نہ سنا ہوتا کہ موت کی آرزو نہ کرو تو اسکی آرزو کرتا اور فرمایا آپ نے مرد لیے
تمام خرچ میں اجر دیا جاتا ہے سوائے مٹی کے یا فرمایا آپ نے مٹی میں سے یعنی عمارت میں شک ہے راوی کو یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے جارود نے
کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسیٰ نے سفیان ثوری سے اُنہوں نے ابی حمزہ سے اُنہوں نے ابراہیم سے کہا اُنہوں نے تمام عمارت تجھپر وبال ہے میں نے
کہا خبر دے اُس عمارت کی کہ جسکی حاجت ہے کہا اُنہوں نے نہ اسمیں ثواب ہے اور نہ گناہ **حدیث** کی ہمسے محمود نے کہا حدیث کی
ہمسے ابو احمد زبیری نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن طہمان یعنے ابو العلاء نے کہا حدیث کی مجھے حصین نے کہا اُنہوں نے ایک سوالی آیا اور
اُسنے ابن عباس سے سوال کیا پس ابن عباس نے سائل سے کہا کیا تو شہادت دیتا ہے اسکی کہ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت کے
نہیں کہا اُسنے ہاں کہا ابن عباس نے کیا تو شہادت دیتا ہے کہ محمد اللہ کا رسول ہے کہا اُسنے ہاں کہا ابن عباس نے روزے
رمضان کے رکھتا ہے کہا اُسنے ہاں کہا ابن عباس نے تو نے سوال کیا ہے اور سائل کے واسطے حق ہے ہمپر واجب ہے کہ ہم تیرے ساتھ
مواصلت کریں پس انہوں نے اسکو کپڑا دیا پھر کہا سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جو کوئی مسلمان کسی مسلمان
کو کپڑے پہناتے تو وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتا ہے جبتک اُسپر اس کپڑے سے ایک ٹکڑا بھی رہیگا یہ حدیث اس طریق سے حسن
غریب ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوہاب ثقفی اور محمد بن جعفر اور ابن ابی عدی اور یحییٰ بن سعید
نے انہوں نے روایت کی عوف بن ابی جمیلہ سے اُسنے زرارہ بن اوفی سے اُسنے عبد اللہ بن سلام سے کہا اُسنے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
مدینہ میں تشریف لائے تو لوگ اُنکی طرف دوڑ کر آئے اور شہر میں مشہور ہو گیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آگئے میں سو میں بھی لوگوں میں آپکے
دیکھنے کے واسطے آیا پس جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک ظاہر ہوا تو میں نے پہچان لیا کہ آپکا چہرہ جھوٹوں کا چہرہ نہیں ہے اور پہلی بات
جو آپ نے فرمائی تھی وہ یہ فرمائی تھی کہ اے لوگو افشا کرو سلام کو اور کھانا کھلاؤ اور نماز پڑھو اس حالت میں کہ لوگ سوتے ہوئے ہوں داخل ہو گے
تم جنت میں ساتھ سلامتی کے یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے حسین بن حسن مروزی نے مکہ میں کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی عدی نے کہا حدیث
کی ہمسے حمید نے انس سے کہا اُسنے جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ کے پاس مہاجرین آئے اور کہا اُنہوں نے یا رسول اللہ ہمنے کوئی
قوم نہ دیکھی بہت سے زیادہ خرچ کرنیوالی اور تھوڑے مال سے زیادہ معاونت کرنیوالی اس قوم سے کہ جنکے درمیان ہم اترے ہوئے ہیں ہمکو
تکلیف سے بچاتے ہیں اور معاش میں شریک کرتے ہیں حتےٰ کہ ہمکو خوف ہوا ہے کہ تمام ثواب یہی نہ لیجائیں پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

ثم رفعها الیه ذلك بانی جواد واجد ماجد افعل ما ارید عطائی کلام و عذابی کلام انما امری لشیٔ اذا اردت ان اقول له کن فیکون هٰذا حدیث حسن وروی بعضهم هٰذا الحدیث عن شهر بن حوشب عن معدیکرب عن ابی ذر عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه **حدثنا** عبید بن اسباط بن محمد القرشی نا ابی نا الاعمش عن عبدالله بن عبدالله عن سعد مولی طلحة عن ابن عمر قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یحدث حدیثا لو لم اسمعه الا مرة او مرتین حتی عد سبع مرات ولکنی سمعته اکثر من ذلك سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول کان الکفل من بنی اسرائیل لا یتورع من ذنب عمله فاتته امرأة فاعطاها ستین دینارا علی ان یطأها فلما قعد منها مقعد الرجل من امرأته ارعدت وبکت فقال ما یبکیك اکرهتك قالت لا ولکنه عمل ما عملته قط وما حملنی علیه الا الحاجة فقال تفعلین انت هٰذا وما فعلته اذهبی فهی لك وقال لا والله لا اعصی الله بعدها ابدا فمات من لیلته فاصبح مکتوب علی بابه ان الله قد غفر للکفل هٰذا حدیث حسن وقد رواه شیبان وغیر واحد عن الاعمش ورفعوه ورواه بعضهم عن الاعمش ولم یرفعه وروی ابوبکر بن عیاش هٰذا الحدیث عن الاعمش فاخطأ فیه وقال عن عبدالله بن عبدالله عن سعید بن جبیر عن ابن عمر وهو غیر محفوظ وعبدالله بن عبدالله الرازی هو کوفی وکانت جدته سریة لعلی بن ابی طالب وقد روی عن عبدالله بن عبدالله الرازی عبیدة الضبی والحجاج بن ارطاة وغیر واحد **حدثنا** هناد نا ابومعٰویة عن الاعمش عن عمارة بن عمیر عن الحارث بن سوید نا عبدالله بحدیثین احدهما عن نفسه

پھر اسکو اپنی طرف اٹھالیا یہ اسواسطے ہے کہ میں سخی ہوں پانے والا یعنے جو چیز میں چاہتا ہوں حاصل کر لیتا ہوں مجھسے کوئی چیز فوت نہیں ہوتی۔ عزت والا میں کرتا ہوں جو ارادہ کرتا ہوں میری بخشش کلام ہے اور میرا عذاب کلام کیونکہ میرا حکم کسی چیز کے واسطے جب میں ارادہ کرتا ہوں یہ ہے کہ میں اسکو کہتا ہوں کن یعنے ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کیا ہے بعض نے اس حدیث کو شہر بن حوشب سے اُسنے معدیکرب سے اُسنے ابی ذر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **حدیث** کی ہمسے عبید بن اسباط بن محمد قرشی نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے کہا حدیث کی ہمسے اعمش نے عبداللہ بن عبداللہ سے اُسنے سعد سے جو طلحہ کا غلام ہے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے سنا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ حدیث بیان کرتے تھے اگر میں نے ایک بار یا دو بار حتے کہ سات بار تک بھی سنی ہوتی تو میں بیان نہ کرتا لیکن میں نے اس سے بھی زیادہ بار سنا ہے۔ سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے ایک شخص نامی کفل بنی اسرائیل میں سے کسی گناہ کے کرنے سے پرہیز نہ کرتا تھا سو اسکے پاس ایک عورت آئی اور اسنے اسکو ساٹھ دینار زنا کرنے کی شرط پر دیئے پس جب وہ مرد اسکے پاس اسجگہ بیٹھا کہ جہاں مرد اپنی عورت کے پاس بیٹھتا ہے تو وہ عورت کانپ گئی اور رو پڑی پس کہا اس مرد نے کس چیز نے تجھے رلایا ہے کیا میں نے تجھپر جبر کیا ہے کہا اس عورت نے کہ نہیں لیکن یہ ایسا کام ہے کہ میں نے اسکو آج تک کبھی نہیں کیا اور مجھے اس کام پر نہیں برانگیختہ کیا مگر حاجت نے یعنے میں اب ایک حاجت ضروری کے مارے اس کام کو کرنے لگی ہوں پس کہا اس مرد نے تو یہ کام حاجت کے لئے کرتی ہے اور تو نے آگے نہیں کیا سو یہ دینار تیرے لئے ہیں اور کہا اس مرد نے قسم ہے اللہ کی میں بعد اسکے کبھی اللہ کی نافرمانی نہیں کرونگا پس وہ مرد اسی رات کو مر گیا تو صبح کو اسکے دروازے پر یہ بات لکھی گئی کہ اللہ تعالی نے کفل کو بخشدیا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کیا ہے اسکو شیبان اور کئی ایک نے اعمش سے اور انھوں نے اسکو مرفوع کیا ہے اور بعض نے اسکو اعمش سے روایت کیا ہے اور اسکو مرفوع نہیں کیا۔ اور روایت کیا ہے ابوبکر بن عیاش نے اس حدیث کو اعمش سے پس اسنے اسمیں خطا کی ہے اور کہا ہے کہ یہ روایت ہے عبداللہ بن عبداللہ سے اسنے روایت کی سعید بن جبیر سے اسنے ابن عمر سے اور یہ محفوظ نہیں۔ اور عبداللہ بن عبداللہ رازی وہ کوفی ہے اور اسکی دادی علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ کی لونڈی تھی۔ اور روایت کی ہے عبداللہ بن عبداللہ رازی سے عبیدہ ضبی اور حجاج بن ارطاۃ اور کئی ایک نے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابومعاویہ نے اعمش سے اسنے عمارہ بن عمیر سے اُسنے حارث بن سوید سے کہا اُسنے ہمسے عبداللہ نے دو حدیثیں بیان کی ہیں ایک تو اپنی طرف سے

[1] یعنے اگر کوئی سوئی کو دریا میں ڈبو کر نکال لے تو کیا اس سوئی نے اس دریا سے کچھ پانی کم کر دیا ہے یعنے کچھ بھی کم نہیں کیا اسیطرح سے پروردگار کی بخشش کرنے سے اسکی بادشاہی سے کوئی چیز کم نہیں ہوئی ہے

يساقون الى سجن فى جهنم يسمى بولس تعلوهم نار الانيار يسقون من عصارة اهل النار طينة الخبال هذا حديث حسن
حدثنا عبد بن حميد وعباس بن محمد الدوري قالا نا عبد الله بن يزيد نا سعيد بن ابي ايوب ثني ابو مرحوم عبد الرحيم
بن ميمون عن سهل بن معاذ بن انس عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من كظم غيظا وهو يقدر على ان ينفذه دعاه الله
على رؤس الخلائق حتى يخيره فى اى الحور شاء هذا حديث حسن غريب **حدثنا** سلمة بن شبيب نا عبد الله بن ابراهيم
الغفاري المديني ثني ابي عن ابي بكر بن المنكدر عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث من كن فيه نشر الله عليه كنفه
وادخله الجنة رفق بالضعيف والشفقة على الوالدين والاحسان الى المملوك هذا حديث غريب **حدثنا** هناد نا
ابو الاحوص عن ليث عن شهر بن حوشب عن عبد الرحمن بن غنم عن ابي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الله عز
وجل يا عبادي كلكم ضال الا من هديت فسلوني الهدى اهدكم وكلكم فقير الا من اغنيت فسلوني ارزقكم وكلكم مذنب
الا من عافيت فمن علم منكم اني ذو قدرة على المغفرة فاستغفرني غفرت له ولا ابالي ولو ان اولكم واخركم وحيكم وميتكم ورطبكم
ويابسكم اجتمعوا على اتقى قلب عبد من عبادي مازاد ذلك فى ملكي جناح بعوضة ولو ان اولكم واخركم وحيكم وميتكم
ورطبكم ويابسكم اجتمعوا على اشقى قلب عبد من عبادي مانقص ذلك من ملكي جناح بعوضة ولو ان اولكم واخركم
وحيكم وميتكم ورطبكم ويابسكم اجتمعوا فى صعيد واحد فسال كل انسان منكم مابلغت امنيته فاعطيت
كل سائل منكم مانقص ذلك من ملكي الا كما لو ان احدكم مر بالبحر فغمس فيه ابرة

وہ دوزخ کی طرف کہ جسکا نام بولس ہے چلائے جاوینگے انپر شعلہ کی آگ بلند ہوگی۔ وہ دوزخیوں کا نچوڑ یعنے لہو پیپ وغیرہ
پلائے جاوینگے یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید اور عباس بن محمد دوری نے کہا انھوں نے حدیث کی ہمسے
عبداللہ بن یزید نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن ابی ایوب نے کہا حدیث کی مجھے ابو مرحوم یعنے عبدالرحیم بن میمون نے سہل بن
معاذ بن انس سے اُسنے اپنے باپ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی شخص غصہ کو روک رکھے اس حالت مین کہ وہ اسکے
جاری کرنے پر قادر ہے اللہ تعالی اسکو تمام خلقت کے سر پر بلاویگا یہانتک کہ اسکو اختیار دیگا جس حور پر کہ اسکی مرضی ہو
یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے سلمہ بن شبیب نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن ابراہیم غفاری مدینی نے
کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے ابی بکر بن منکدر سے اُسنے جابر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تین
چیزین جس شخص مین ہون اللہ تعالی اُسپر اپنی رحمت پھیلاتا ہے اور اسکو جنت مین داخل کرتا ہے ضعیف کے ساتھ نرمی کرنی اور والدین
پر شفقت کرنی اور غلامون کے ساتھ احسان کرنا یہ حدیث غریب ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابوالاحوص
نے لیث سے اُسنے شہر بن حوشب سے اُسنے عبدالرحمن بن غنم سے اُسنے ابی ذر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ
فرماتا ہے اللہ بزرگ اور غالب اے میرے بندو تم سبکے سب گمراہ ہو مگر جسکو مین ہدایت کرون سو مجھسے تم ہدایت کا سوال کرو
مین تمکو ہدایت کرونگا اور تم سبکے سب فقیر ہو مگر جسکو مین غنی کرون سو مجھسے تم سوال کرو مین تمکو رزق دونگا۔ اور تم سبکے سب گنہگار
ہو مگر جسکو مین معاف کرون سو جو کوئی تم مین سے یہ بات جانتا ہے کہ مین بخشش مانگنے پر قادر ہون تو وہ مجھسے بخشش مانگے مین
اسکے لئے بخشش کرونگا اور مین کچھ پرواہ نہین کرتا۔ اور اگر تمھارے پہلے اور پچھلے اور زندے اور مردے اور تر اور خشک
میرے بندون مین سے کسی بندے متقی کے دل پر جمع ہون یعنے اگر تمام جہان پرہیزگار ہوجاوے تو یہ بات میری بادشاہی مین
مچھر کے پر کے برابر بھی زیادتی نہین کرتی۔ اور اگر تمھارے پہلے اور پچھلے اور زندے اور مردے اور تر اور خشک میرے بندون مین
سے کسی بندے بدبخت کے دل پر جمع ہوجائین یعنے اگر تمام جہان بدبخت ہوجاوے تو یہ بات میری بادشاہی مین مچھر کے پر کے برابر نقصان
نہین کرتی اور اگر تمھارے پہلے اور پچھلے جن اور انسان اور زندے اور مردے اور تر اور خشک ایک زمین مین جمع ہون اور
ہر ایک انسان تم مین سے اپنی آرزو کے موافق مانگے اور مین ہر ایک سائل کو جو کچھ اُسنے مانگا ہو دون تو یہ بات میری بادشاہی
سے کچھ نقصان نہین کرتی مگر جیسا کوئی تم مین سے دریا مین گذرا اور اُسنے اس دریا مین سوئی کو ڈبویا

قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای المسلمین افضل قال من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ ھذا حدیث صحیح غریب من حدیث ابی موسیٰ حدثنا احمد بن منیع نا محمد بن الحسن بن ابی یزید الھمدانی عن ثور بن یزید عن خالد بن معدان عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عیر اخاہ بذنب لم یمت حتی یعملہ قال احمد قالوا من ذنب قد تاب منہ ھذا حدیث حسن غریب ولیس اسنادہ بمتصل خالد بن معدان لم یدرک معاذ بن جبل وروی عن خالد بن معدان انہ ادرک سبعین من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب حدثنا عمر بن اسمٰعیل بن مجالد بن سعید الھمدانی نا حفص بن غیاث ح وثنا سلمۃ بن شبیب نا امیۃ بن القاسم قال نا حفص بن غیاث عن برد بن سنان عن مکحول عن واثلۃ بن الاسقع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تظھر الشماتۃ لاخیک فیرحمہ اللہ ویبتلیک ھذا حدیث غریب ومکحول قد سمع من واثلۃ بن الاسقع وانس بن مالک وابی ھند الداری ویقال انہ لم یسمع من احد من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا من ھؤلاء الثلثۃ ومکحول الشامی یکنی ابا عبد اللہ وکان عبدا فاعتق ومکحول الازدی بصری سمع من عبد اللہ بن عمرو ویروی عنہ عمارۃ بن زاذان حدثنا علی بن حجر نا اسمٰعیل بن عیاش عن تمیم عن عطیۃ قال کثیرا ما کنت اسمع مکحولا یسال فیقول ندانم باب حدثنا ھناد نا وکیع عن سفیان عن علی بن الاقمر عن ابی حذیفۃ عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احب انی حکیت احدا وان لی کذا وکذا ھذا حدیث حسن صحیح حدثنا محمد بن بشار نا یحییٰ

کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کون مسلمانوں سے افضل ہے فرمایا آپ نے جسکی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت رہیں یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے طریق ابی موسیٰ سے حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن حسن بن ابی یزید ہمدانی نے ثور بن یزید سے اُسنے خالد بن معدان سے اُسنے معاذ بن جبل سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی اپنے بھائی کو کسی گناہ کا عیب لگائے وہ نہیں مرتا جبتک کہ وہ اس فعل کو خود نہ کرلے۔ کہا امام احمد بن حنبل نے لوگوں نے کہا ہے اس گناہ سے کہ جس سے اُسنے توبہ کی ہے[1] یہ حدیث حسن غریب ہے اور اسناد اسکی متصل نہیں۔ اور خالد بن معدان نے معاذ بن جبل کو نہیں پایا۔ اور مروی ہے خالد بن معدان سے کہ اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ستر صحابہ سے ملاقات کی ہے باب حدیث کی ہمسے عمرو بن اسمٰعیل بن مجالد بن سعید ہمدانی نے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث نے ح اور حدیث کی ہمسے سلمہ بن شبیب نے کہا حدیث کی ہمسے امیہ بن قاسم نے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث نے برد بن سنان سے اُسنے مکحول سے اسنے واثلہ بن اسقع سے کہا اسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے بھائی کی مصیبت پر خوشی ظاہر مت کر شاید اللہ تعالیٰ اسپر رحم کرے اور تجھے اسمیں مبتلا کرے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور مکحول نے سنا ہے واثلہ بن اسقع اور انس بن مالک اور ابی ہند داری سے اور کہا گیا ہے کہ اسنے سوائے ان تینوں کے اور کسی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے نہیں سنا۔ اور مکحول شامی کی کنیت ابا عبد اللہ ہے۔ اور یہ غلام تھا پھر آزاد کیا گیا اور مکحول ازدی وہ بصری ہے عبد اللہ بن عمرو سے اسکا سماع ہے۔ اور اس سے عمارہ بن زاذان روایت کرتا ہے حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن عیاش نے تمیم سے اُسنے عطیہ سے کہا اُسنے میں بہت مرتبہ مکحول سے سنا کرتا تھا کہ اس سے سوال ہوتا تو وہ کہتا میں نہیں جانتا[2] باب حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اسنے علی بن اقمر سے اسنے ابی حذیفہ سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میں کسیکے عیب کی بات کر نیکو پسند نہیں کرتا اگرچہ مجھے بسبب اسکے بہت دنیا ملے یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ

---

[1] یعنے جسنے ادائے حقوق الٰہی کے ساتھ حقوق العباد بھی پورے طور سے ادا کئے۔ اور وجہ تخصیص زبان اور ہاتھ کی یہ ہے کہ اکثر قسم ایذا کی انہیں دونوں سے سرزد ہوتی ہیں ۱۲ [1] امام احمد نے فرمایا ہے کہ لوگوں نے اس حدیث کے یہ معنے کہے ہیں کہ جو کوئی اپنے بھائی مسلمان کو ایسے گناہ کا عیب لگائے کہ جس سے اسنے توبہ کرلی ہے تو پھر وہ شخص عیب لگانے والا مرتا نہیں جبتک کہ وہ خود اس فعل کا مرتکب نہ ہولے ۱۲ [2] غرض اس سے یہ ہے کہ مکحول ثقہ آدمی تھا اپنے دل سے مسائل بنا کر بیان نہیں کرتا تھا جو مسئلہ کہ یاد ہوا تو وہ بیان کیا اور جو نہ آیا وہ صاف کہدیا کہ مجھے نہیں آتا ۱۲

والآخر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال عبد اللہ ان المؤمن یری ذنوبہ کانہ فی اصل جبل یخاف ان یقع علیہ وان الفاجر یری ذنوبہ کذباب وقع علی انفہ قال بہ ھکذا فطار قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للہ افرح بتوبۃ احدکم من رجل بارض فلاۃ دویۃ مھلکۃ معہ راحلتہ علیہا زادہ وطعامہ وشرابہ وما یصلحہ فاضلہا فخرج فی طلبہا حتی اذا ادرکہ الموت قال ارجع الی مکانی الذی اضللتہا فیہ فاموت فیہ فرجع الی مکانہ فغلبتہ عینہ فاستیقظ فاذا راحلتہ عند راسہ علیہا طعامہ وشرابہ وما یصلحہ **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح وفیہ عن ابی ھریرۃ والنعمان بن بشیر وانس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** احمد بن منیع نا زید بن حباب نا علی بن مسعدۃ الباھلی نا قتادۃ عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کل ابن آدم خطاءٌ وخیر الخطائین التوابون ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث علی بن مسعدۃ عن قتادۃ **باب حدثنا** سوید نا عبد اللہ بن المبارک عن معمر عن الزھری عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفہ ومن کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیصمت ھذا حدیث صحیح وفی الباب عن عائشۃ وانس وابی شریح الکعبی وھو العدوی واسمہ خویلد بن عمرو **حدثنا** قتیبۃ نا ابن لھیعۃ عن یزید بن عمرو عن ابی عبد الرحمن الحبلی عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صمت نجا ھذا حدیث لا نعرفہ الا من حدیث ابن لھیعۃ **باب حدثنا** ابراھیم بن سعید الجوھری نا ابو اسامۃ ثنی برید بن عبد اللہ عن ابی بردۃ عن ابی موسی

اور دوسری رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا عبد اللہ نے بیشک مومن اپنے گناہوں کو اسطرح سے دیکھتا ہے کہ گویا پہاڑ کی جڑ میں ہیں اپنے اوپر گرنیکا خوف کرتا ہے اور فاجر اپنے گناہوں کو مکھی کی طرح دیکھتا ہے کہ اسکی ناک پہ گرے تو اسنے اسطرح سے اشارت کی اور وہ اڑ گئی۔ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ سے ساتھ اس مرد سے بھی زیادہ تر فرحناک ہوتا ہے جو جنگل میدان ہلاکی کے مکان میں ہے اُسکے ساتھ اُسکی سواری ہے کہ جسپر اُسکا کھانا اور پانی تھا اور جو چیز اسکے لائق تھی سو اسنے اسکو گم پایا اور وہ اسکی تلاش میں نکلا یہانتک کہ جب اسکو موت نے پالیا تو دل میں کہنے لگا میں پلٹ چلتا ہوں اس مکان کی طرف جہاں سے میں نے اسکو گم کیا ہے۔ سو اسی میں میں مرتا ہوں پس وہ اپنے مکان کی طرف پلٹ آیا پھر اسکو نیند نے غلبہ کیا پھر جاگا تو دیکھا کہ اسکی سواری اسکے سر کے پاس کھڑی ہے۔ اسپر اسکا کھانا اور پینا پڑا ہے۔ اور جو چیز جو اسکے لائق ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اسمیں روایت ہے ابی ہریرہ اور نعمان بن بشیر اور انس بن مالک سے انھوں نے روایت کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن مسعدہ باہلی نے کہا حدیث کی ہمسے قتادہ نے انس سے اسنے نبی صلعم سے کہ ہر ایک بنی آدم گنہگار ہے اور نیک گنہگاروں کے توبہ کرنیوالے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق علی بن مسعدہ سے وہ راوی ہے قتادہ سے **باب حدیث** کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے معمر سے اُسنے زہری سے اسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو کوئی ایمان لاتا ہے ساتھ اللہ کے اور دن پچھلے کے تو چاہیے کہ اپنے مہمان[1] کا اکرام کرے اور جو کوئی ایمان لاتا ہے ساتھ اللہ کے اور دن پچھلے کے تو چاہیے کہ نیک بات کرے یا چپ رہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور انس اور ابی شریح کعبی سے اور یہ عدوی ہے۔ اور نام اسکا خویلد بن عمرو ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے یزید بن عمرو سے اُسنے ابی عبد الرحمن حبلی سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے چپ کی اُسنے نجات پائی۔ اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر طریق ابن لہیعہ سے **باب حدیث** کی ہمسے ابراہیم بن سعید جوہری نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے کہا حدیث کی مجھے یزید بن عبد اللہ نے ابی بردہ سے اُسنے ابی موسیٰ سے

---

[1] مہمان کا اکرام یہ ہے کہ اسکو مکان میں اُتارے اگر ہو سکے تو عمدہ کھانا کھلائے اسکا حال اچھی طرح سے پوچھے۔ مہمان نوازی کا تین دن حق ہے اگر آگے کریگا تو ثواب پائیگا۔ اس حدیث کا آخر فقرہ اسپر دال ہے کہ واہی تواہی قصے کہانیاں جنمیں نہ دین کا فائدہ ہو نہ دنیا کا انکا کہنا اور سننا منع ہے۱۲

عن حريب بن شداد عن يحيى بن ابي كثير عن يعيش بن الوليد ان مولى للزبير حدثه ان الزبير بن العوام حدثه ان النبي
صلى الله عليه وسلم قال دب اليكم داء الامم قبلكم الحسد والبغضاء هي الحالقة لا اقول تحلق الشعر ولكن تحلق الدين
والذي نفسي بيده لا تدخلوا الجنة حتى تؤمنوا ولا تؤمنوا حتى تحابوا افلا انبئكم بما يثبت ذلك لكم افشوا السلام
بينكم **باب** حدثنا علي بن حجر نا اسمعيل بن ابراهيم عن عيينة بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابي بكرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من ذنب اجدر ان يعجل الله لصاحبه العقوبة في الدنيا مع ما يدخر له في الاخرة
من البغي وقطيعة الرحم هذا حديث صحيح حدثنا سويد نا عبد الله عن المثنى بن الصباح عن عمرو بن شعيب
عن جده عبد الله بن عمرو قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول خصلتان من كانتا فيه كتبه الله شاكرا
صابرا ومن لم تكونا فيه لم يكتبه الله شاكرا ولا صابرا من نظر في دينه الى من هو فوقه فاقتدى به ومن نظر في دنياه
الى من هو دونه فحمد الله على ما فضله به عليه كتبه الله شاكرا صابرا ومن نظر في دينه الى من هو دونه ونظر في دنياه
الى من هو فوقه فاسف على ما فاته منه لم يكتبه الله شاكرا ولا صابرا حدثنا موسى بن حزام نا علي بن اسحق
نا عبد الله نا المثنى بن الصباح عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه هذا حديث
غريب ولم يذكر سويد عن ابيه في حديثه حدثنا ابو كريب نا ابو معوية ووكيع عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انظروا الى من هو اسفل منكم ولا تنظروا الى من هو فوقكم فانه اجدر

حرب بن شداد سے اُسنے یحیی بن ابی کثیر سے اسنے یعیش بن ولید سے یہ کہ زبیر کے غلام نے اسکو حدیث کی ہے یہ کہ زبیر بن عوام نے
اسکو حدیث کی ہے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری طرف پہلی امتوں کی بیماری چلی ہے یعنے حسد اور بغض وہ مونڈنیوالا
ہے میں یہ نہیں کہتا کہ بالوں کو مونڈتا ہے لیکن دین کو مونڈتا ہے۔ اور قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے ہاتھ میں میری جان ہے تم جنت میں
داخل نہیں ہوگے جبتک کہ ایمان نہ لاؤ۔ اور تم مومن نہیں ہوگے جبتک کہ آپسمیں محبت نہ رکھو۔ کیا میں تمکو خبر نہ دوں اس چیز کی
جو اسکو تمہارے واسطے مضبوط رکھے (وہ یہ ہے) آپسمیں ایک دوسرے سے السلام علیک بہت کیا کرو۔ **باب** حدیث
کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن ابراہیم نے عیینہ بن عبدالرحمن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی بکرہ سے
کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی گناہ اسکے لائق نہیں کہ اللہ تعالی اسکے کرنیوالے کو دنیا میں عذاب دینے کی
جلدی کرے باوجودیکہ اسکے واسطے آخرت میں بھی ذخیرہ رکھے سوائے سرکشی اور قطع رحم[1] کے۔ یہ حدیث صحیح ہے حدیث کی ہمسے
سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ نے مثنی بن صباح سے اُسنے عمرو بن شعیب سے اسنے اپنے دادا عبداللہ بن عمرو سے کہا
اُسنے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے دو خصلتیں جس شخص میں ہوں اللہ تعالی اسکو صابر و شاکر لکھتا ہے اور
جسمیں یہ دونوں نہ ہوں اللہ تعالی اسکو نہ شاکر لکھتا ہے اور نہ صابر۔ جو کوئی اپنے دین میں اسکی طرف دیکھے جو اس سے اعلی ہے پھر اسکی پیروی
کی اور جو دنیا کی بابت اسکی طرف دیکھے جو اس سے کم درجے کا ہے پھر اللہ تعالی کی حمد کرے اسپر کہ اللہ تعالی نے اسکو اسپر یعنے کم درجہ والے پر
فضیلت دی ہے تو اللہ تعالی اسکو شاکر و صابر لکھتا ہے۔ اور جو کوئی اپنے دین میں اسکی طرف دیکھے جو اس سے کم درجے کا ہے اور دنیا میں
نظر کرے اسکی طرف جو اس سے اعلی درجے کا ہے پھر وہ اس چیز پر جو اس سے فوت ہوئی ہے یعنے اسکو حاصل نہیں ہوئی غم کھائے تو اللہ
تعالی اسکو نہ شاکر لکھتا ہے اور نہ صابر۔ حدیث کی ہمسے موسی بن حزام نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن اسحاق نے کہا حدیث
کی ہمسے عبداللہ نے کہا حدیث کی ہمسے مثنی بن صباح نے عمرو بن شعیب سے اسنے اپنے باپ سے اسنے اپنے دادا سے
اسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اور سوید نے اپنے باپ کا ذکر حدیث میں نہیں کیا۔ حدیث کی ہمسے
ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ اور وکیع نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے دیکھا کرو تم اسکی طرف جو تمسے ادنی درجے کا ہے اور نہ دیکھا کرو اسکی طرف جو تمسے اعلی درجے کا ہے اسلئے کہ یہ بہت لائق ہے اسکے

[1] سوائے سرکشی اور قطع رحمی کے اور کوئی ایسا گناہ نہیں کہ جسکے بدلے عذاب دینے میں اللہ تعالی جلدی کرے باوجودیکہ آخرت میں بھی اسکے عذاب کا ذخیرہ رکھے ۱۲ ۱۲

بن سعید وعبد الرحمٰن قالا نا سفیان عن علی بن الاقمر عن ابی حذیفۃ وکان من اصحاب عبد اللہ بن مسعود عن عائشۃ قالت حکیت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا فقال ما یسرنی انی حکیت رجلا وان لی کذا وکذا قالت فقلت یا رسول اللہ ان صفیۃ امرأۃ وقالت بیدہا ہٰکذا کانہا تعنی قصیرۃ فقال لقد مزجت بکلمۃ لو مزج بہا ماء البحر لمزج **باب** **حدثنا** ابو موسی محمد بن المثنی نا ابن ابی عدی عن شعبۃ عن سلیمٰن الاعمش عن یحیی بن وثاب عن شیخ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اراہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المسلم اذا کان یخالط الناس ویصبر علی اذاہم خیر من المسلم الذی لا یخالط الناس ولا یصبر علی اذاہم قال ابن ابی عدی کان شعبۃ یری انہ ابن عمر **حدثنا** ابو یحیی محمد بن عبد الرحیم البغدادی نا معلی بن منصور نا عبد اللہ بن جعفر المخرمی ہو من ولد المسور بن مخرمۃ عن عثمٰن بن محمد الاخنسی عن سعید المقبری عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایاکم وسوء ذات البین فانہا الحالقۃ **قال** ابو عیسی ہٰذا حدیث صحیح غریب من ہٰذا الوجہ وسوء ذات البین انما یعنی بہ العداوۃ والبغضاء وقولہ الحالقۃ انہا تحلق الدین **حدثنا** ہناد نا ابو معٰویۃ عن الاعمش عن عمرو بن مرۃ عن سالم بن ابی الجعد عن ام الدرداء عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بافضل من درجۃ الصیام والصلوٰۃ والصدقۃ قالوا بلی قال صلاح ذات البین فان فساد ذات البین ہی الحالقۃ ہٰذا حدیث صحیح ویروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ہی الحالقۃ لا اقول تحلق الشعر ولکن تحلق الدین **حدثنا** سفیان بن وکیع نا عبد الرحمٰن بن مہدی

بن سعید اور عبد الرحمٰن نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے سفیان نے علی بن اقمر سے اسنے ابی حذیفہ سے اور یہ عبد اللہ بن مسعود کے شاگردوں سے تھا اُسنے روایت کی عائشہ سے کہا انھوں نے نقل کی مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرد کے عیب کی بات کی پس فرمایا آپ نے مجھے یہ بات پسند نہین آتی کہ کسیکی بات کیا جاؤن اگرچہ مجھے اسقدر دنیا ملے کہا عائشہ نے پھر مین نے کہا یا رسول اللہ صفیہ ایسی عورت اور حضرت عائشہ نے اپنے ہاتھ سے اسطور سے اشارت کی گویا مراد انکی اس سے یہ تھی کہ وہ چھوٹے قد کی ہے پس فرمایا آپ نے تو نے ایسی بات کے ساتھ خلط ملط کیا ہے کہ اگر اسکے ساتھ دریا کا پانی خلط ملط کیا جاوے تو وہ بھی متغیر ہو جاوے **باب** **حدیث** کی ہمسے ابو موسی یعنے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی عدی نے شعبہ سے اُسنے سلیمان اعمش سے اُسنے یحیی بن وثاب سے اُسنے ایک شیخ سے جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے تھا مین گمان کرتا ہون کہ اسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ فرمایا آپ نے وہ مسلمان جو لوگون سے میل جول کرے اور انکی ایذا پر صبر کرے بہتر ہے اُس مسلمان سے جو لوگون سے میل جول نہ کرے اور نہ انکی ایذا پر صبر کرے۔ کہا ابن ابی عدی نے گویا شعبہ یہ گمان کرتا تھا کہ وہ شیخ ابن عمر ہے **حدیث** کی ہمسے ابو یحیی یعنے محمد بن عبد الرحیم بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے معلی بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن جعفر مخزومی نے یہ مسور بن مخرمہ کی اولاد سے ہے اُسنے عثمان بن محمد اخنسی سے اُسنے سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم درمیان کی برائی سے یعنے عداوت سے اسلئے کہ وہ مونڈنے والی ہے۔ کہا ابو عیسی نے یہ حدیث اسوجہ سے صحیح غریب ہے۔ اور درمیان کی برائی سے مراد عداوت اور بغض ہے اور مونڈنے کے یہ معنے ہین کہ وہ دین کو مونڈ لی ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے عمرو بن مرہ سے اُسنے سالم بن ابی الجعد سے اُسنے ام الدرداء سے اُسنے ابی الدرداء سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا مین تمکو خبر نہ دون اس چیز کی جو روزے اور نماز اور صدقے کے درجے سے افضل ہے کہا لوگون نے کیون نہین فرمایا آپ نے درمیان کی اصلاح کرنی[1] اسلئے کہ درمیان کا فساد مونڈنے والا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا آپ نے یہ مونڈنے والی ہے مین یہ نہین کہتا کہ بالونکو مونڈ لی ہے لیکن دین کو مونڈ تی ہے **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے

---

[1] یعنے ایک دوسرے سے اصلاح برتاؤ کرنا جس سے آپسمین محبت اور الفت پیدا ہو اور بغض اور کینے دور ہو جاوین بیشک ایسے کام مین مشغول ہونا اور اسکے اسباب پیدا کرنا نماز اور روزے اور صدقے سے افضل ہے اسلئے کہ تمام پیغمبر بعد سکھلانے توحید کے اسی فعل مین مشغول رہکر لوگونکی عادات رذیلہ کو دور کرتے رہے ایمان کا اعلیٰ جزو یہی ہے کہ انسان برے اخلاق ترک کرے اور ...

واعلم ان الامۃ لو اجتمعت علی ان ینفعوک بشیء لم ینفعوک الا بشیء قد کتبہ اللہ لک وان اجتمعوا علی ان یضروک بشیء لم یضروک الا بشیء قد کتبہ اللہ علیک رفعت الاقلام وجفت الصحف ھذا حدیث حسن صحیح حدثنا ابو حفص عمرو بن علی ثنی یحیی بن سعید القطان نا المغیرۃ بن ابی قرۃ السدوسی قال سمعت انس بن مالک یقول قال رجل یا رسول اللہ اعقلھا واتوکل او اطلقھا واتوکل قال اعقلھا وتوکل قال عمرو بن علی قال یحیی وھذا عندی حدیث منکر قال ابو عیسی وھذا حدیث غریب من حدیث انس لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ وقد روی عن عمرو بن امیۃ الضمری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو ھذا حدثنا ابو موسی الانصاری نا عبد اللہ بن ادریس نا شعبۃ عن برید بن ابی مریم عن ابی الحوراء السعدی قال قلت للحسن بن علی ما حفظت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال حفظت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دع ما یریبک الی ما لا یریبک فان الصدق طمانینۃ وان الکذب ریبۃ وفی الحدیث قصۃ ھذا حدیث صحیح وابو الحوراء السعدی اسمہ ربیعۃ بن شیبان حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبۃ عن برید نحوہ حدثنا زید بن اخزم الطائی البصری نا ابراھیم بن ابی الوزیر نا عبد اللہ بن جعفر المخرمی عن محمد بن عبد الرحمن بن نبیہ عن محمد بن المنکدر عن جابر قال ذکر رجل عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعبادۃ واجتھاد وذکر اخر برعۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یعدل بالرعۃ ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ حدثنا ھناد وابو زرعۃ وغیر واحد قالوا نا قبیصۃ عن اسرائیل عن ھلال بن مقلاص الصیرفی

اور جان لے یہ بات کہ اگر تمام امت اسپر جمع ہو کہ تجھے کچھ نفع پہونچائے تو تجھے کچھ نفع نہ پہونچا سکے گی مگر وہی جو اللہ تعالی نے تیرے لیئے لکھا ہے۔ اور اگر اس بات پر جمع ہو کہ تجھے کچھ نقصان پہونچائے تو تجھے کچھ نقصان نہ پہونچا سکے گی مگر وہی جو اللہ تعالی نے تیرے حق میں لکھا ہے قلمیں[1] اٹھالی گئی ہیں اور صحیفے خشک ہو گئے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے ابو حفص یعنے عمرو بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید قطان نے کہا حدیث کی ہمسے مغیرہ بن ابی قرہ سدوسی نے کہا سنا میں نے انس بن مالک سے کہتا کہا ایک مرد نے یا رسول اللہ کیا میں[2] اونٹ باندھوں اور توکل کروں یا اسکو کھول دوں اور توکل کروں فرمایا آپ نے اسکو باندھ اور توکل کر۔ کہا عمرو بن علی نے کہ کہا یحیی نے اور یہ حدیث میرے نزدیک منکر ہے۔ کہا ابو عیسی نے اور یہ حدیث طریق انس سے غریب ہی نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے۔ اور مروی ہے بواسطہ عمرو بن امیہ ضمری کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے حدیث کی ہمسے ابو موسی انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن ادریس نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے برید بن ابی مریم سے اُسنے ابی الحوراء سعدی سے کہا اُسنے میں نے حسن بن علی سے کہا آپ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا چیز یاد رکھتے ہو کہا انھوں نے میں آنحضرت سے یہ حدیث یاد رکھتا ہوں کہ چھوڑ دے وہ چیز کہ تجھے شک[3] میں ڈالے اسکی طرف جو تجھے شک میں نہ ڈالے اسلیئے کہ صدق طمانیت ہے اور کذب شک کی چیز ہے۔ اور اس حدیث میں بہت بڑا قصہ ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور ابو الحوراء سعدی کا نام ربیعہ بن شیبان ہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے برید سے مثل اسکے حدیث کی ہمسے زید بن اخزم طائی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن ابی الوزیر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن جعفر مخرمی نے محمد بن عبد الرحمن بن نبیہ سے اُسنے محمد بن منکدر سے اُسنے جابر سے کہا اُسنے ایک مرد کی عبادت اور مشقت کا ذکر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کیا گیا اور دوسرے پرہیزگار کا ذکر کیا گیا پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ پرہیزگار کے برابر نہیں ہو سکتا یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے حدیث کی ہمسے ہناد اور ابو زرعہ اور کئی ایک نے کہا انھوں نے حدیث کی ہمسے قبیصہ نے اسرائیل سے اُسنے ہلال بن مقلاص صیرفی سے سنے

[1] غرض یہ کہ جو کچھ ہونا تھا وہ سب کچھ ہو چکا ہے اب تغیر و تبدل التقدیر میں ممکن نہیں ہے لہذا اسی ذات پاک ہی پر پورا توکل کرنا چاہیے ۱۲ [2] ایک شخص نے آنحضرت سے سوال کیا کہ توکل کسطرح ہوتا ہے کیا مثلاً اونٹ کو باندھ دوں اور پھر اللہ تعالی پر بھروسا کروں یا صرف اسی پر بھروسا کروں اور اسباب کو کام میں نہ لاؤں فرمایا توکل کے یہ معنے ہیں کہ اسباب کو کام میں لایا جائے اور پھر بھروسا اسی پر کرے جیسا کہ مولانا روم فرماتے ہیں بر توکل زانوے اشتر ببند ۱۲ [3] یعنے جب دل متردد ہو اور ایک طرف یعنے حل یا حرمت کی طرف قرار نہ پکڑے تو شک کی امر کو ڈالدینا چاہیئے اور قطعی امر کو اختیار کرنا چاہیئے یہ حکم انھیں صورتوں میں ہے کہ جسکی بابت کوئی قطعی فیصلہ شریعت میں نہیں ہوا اسلیئے کہ صدق اور حق ایسی چیز ہے کہ اس سے دل کو اطمینان حاصل ہوتا ہے اور کذب اور باطل میں دل بیقرار رہتا ہے ۱۲ انھ آنحضرت کے پاس دو آدمیوں کا ذکر ہوا

ان لا تزدروا نعمة الله عليكم هذا حديث صحيح **باب** حدثنا بشر بن هلال البصري نا جعفر بن سليمان عن الجريري ح وثنا هارون بن عبد الله البزاز نا سيار نا جعفر بن سليمان عن سعيد الجريري والمعنى واحد عن ابي عثمن عن حنظلة الاسيدي وكان من كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم انه مر بابي بكر وهو يبكي فقال مالك يا حنظلة قال نافق حنظلة يا ابا بكر نكون عند رسول الله صلى الله عليه وسلم يذكرنا بالنار والجنة كانا راي عين فاذا رجعنا عافسنا الازواج والضيعة ونسينا كثيرا قال فوالله انا كذلك انطلق بنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فانطلقنا فلما راه رسول الله صلى الله عليه وسلم قال مالك يا حنظلة قال نافق حنظلة يا رسول الله نكون عندك تذكرنا بالنار والجنة حتى كانا راي عين فاذا رجعنا عافسنا الازواج والضيعة ونسينا كثيرا قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو تدومون على الحال التي تقومون بها من عندي لصافحتكم الملائكة في مجالسكم وعلى فرشكم وفي طرقكم ولكن يا حنظلة ساعة وساعة قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح حدثنا سويد نا عبد الله عن شعبة عن قتادة عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يؤمن احدكم حتى يحب لاخيه ما يحب لنفسه هذا حديث صحيح حدثنا احمد بن محمد بن موسى نا عبد الله بن المبارك نا ليث بن سعد وابن لهيعة عن قيس بن الحجاج قال وثنا عبد الله بن عبد الرحمن نا ابو الوليد نا ليث بن سعد نى قيس بن الحجاج المعنى واحد عن حنش الصنعاني عن ابن عباس قال كنت خلف النبي صلى الله عليه وسلم يوما فقال يا غلام اني اعلمك كلمات احفظ الله يحفظك احفظ الله تجده تجاهك اذا سالت فاسال الله واذا استعنت فاستعن بالله

کہ تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو حقیر نہ جانو۔ یہ حدیث صحیح ہے **باب** حدیث کی ہمسے بشر بن ہلال بصری نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن سلیمان نے جریری سے ح اور حدیث کی ہمسے ہارون بن عبد اللہ بزاز نے کہا حدیث کی ہمسے سیار نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن سلیمان نے سعید جریری سے اور یہ دونوں حدیثیں واحد ہیں اُسنے ابی عثمان سے اُسنے حنظلہ اسیدی سے اور یہ آنحضرتؐ کے منشیوں سے تھا یہ کہ وہ یعنے حنظلہ روتے ہوئے حضرت ابوبکرؓ کے پاس سے گذرا پس کہا حضرت ابوبکرؓ نے ای حنظلہ تجھے کیا ہوا ہے کہا اسنے ای ابا بکر حنظلہ منافق ہو گیا ہے ہم جب رسول اللہ صلعم کے پاس ہوتے ہیں اور ہمکو دوزخ اور بہشت یاد دلاتے ہیں تو ہمارا یہ حال ہوتا ہے کہ گویا وہ ہمارے سامنے ہیں اور جب ہم آپ سے رجوع کرتے ہیں اور بی بیوں اور اسباب سے ملتے ہیں تو بہت کچھ بھلا دیتے ہیں کہا حضرت ابوبکرؓ نے سو قسم ہے اللہ کی میں بھی اسیطرح ہوں چل ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس چلیں پس ہم چلے سو جب ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا ای حنظلہ تجھے کیا ہوا کہا حنظلہ منافق ہو گیا ہے یا رسول اللہ ہم آپکے پاس ہوتے ہیں اور آپ دوزخ اور بہشت یاد کراتے ہیں تو ہمارا یہ حال ہوتا ہے کہ گویا وہ دونوں ہمارے سامنے ہیں پس جب ہم آپ سے چلے آتے ہیں اور بی بیوں اور اسباب سے ملتے ہیں تو بہت کچھ بھلا دیتے ہیں کہا اُسنے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر تم اسی حالت پر ہمیشہ رہو جسپر کہ تم میرے پاس سے اُٹھتے ہو تو تمکو فرشتے مجلسوں اور فرشوں اور راستوں میں مصافحہ کریں لیکن ای حنظلہ یہ حال ایک گھڑی کا ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ نے شعبہ سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کوئی شخص تم میں سے مؤمن نہیں ہوگا جبتک کہ دوست نہ رکھے اپنے بھائی کے لئے جو کچھ کہ دوست رکھتا ہے اپنے نفس کے لئے یہ حدیث صحیح ہے حدیث کی ہمسے احمد بن محمد بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد اور ابن لہیعہ نے انھوں نے قیس بن حجاج سے۔ کہا ترمذی نے اور حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الولید نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے کہا حدیث کی مجھے قیس بن حجاج نے معنے دونوں کے واحد ہیں اُسنے حنش صنعانی سے اُسنے ابن عباس سے کہا اسنے میں ایک دن نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا سو فرمایا آپ نے ای لڑکے میں تجھے چند باتیں سکھلاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کو یاد رکھ اللہ تعالیٰ تجھے یاد رکھیگا اسکو تو اپنے سامنے پائیگا۔ جب تو کوئی سوال کرے تو اللہ تعالیٰ سے سوال کر اور جب تو مدد چاہے تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگ

لہ یعنے کمال ایمان کا اسی صورت میں ہے کہ ہر ایک آدمی کو اپنا بھائی جانے اور اسکے واسطے وہ چیز پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے ۱۲

وکنا من اھل الاٰخرۃ فاذا خرجنا من عندک فآنسنا اھالینا وشممنا الاولاد انکرنا انفسنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو انکم تکونون اذا خرجتم من عندی کنتم علی حالکم ذلک لزارتکم الملئکۃ فی بیوتکم ولو لم تذنبوا لجاء اللہ بخلق جدید کی یذنبوا فیغفر لھم قال قلت یا رسول اللہ مم خلق الخلق قال من الماء قلت الجنۃ ما بناؤھا قال لبنۃ من فضۃ ولبنۃ من ذھب وملاطھا المسک الاذفر وحصباءھا اللؤلؤ والیاقوت وتربتھا الزعفران من یدخلھا ینعم لا یباس ویخلد لا یموت ولا تبلی ثیابھم ولا یفنی شبابھم ثم قال ثلث لا یرد دعوتھم الامام العادل والصائم حین یفطر ودعوۃ المظلوم یرفعھا فوق الغمام ویفتح لھا ابواب السماء ویقول الرب تبارک وتعالی وعزتی لانصرنک ولو بعد حین ھذا حدیث لیس اسنادہ بذلک القوی ولیس ھو عندی بمتصل وقد روی ھذا الحدیث باسناد اٰخر عن ابی ھریرۃ **باب** ماجاء فی صفۃ غرف الجنۃ **حدثنا** علی بن حجر نا علی بن مسھر عن عبد الرحمٰن بن اسحٰق عن النعمان بن سعد عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ لغرفا یری ظھورھا من بطونھا وبطونھا من ظھورھا فقام الیہ اعرابی فقال لمن ھی یا نبی اللہ قال ھی لمن اطاب الکلام واطعم الطعام وادام الصیام وصلی للہ باللیل والناس نیام ھذا حدیث غریب وقد تکلم بعض اھل الحدیث فی عبد الرحمٰن بن اسحٰق ھذا من قبل حفظہ وھو کوفی وعبد الرحمٰن بن اسحٰق القرشی مدینی وھو اثبت من ھذا **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد العزیز بن عبد الصمد العمی عن ابی عمران الجونی عن ابی بکر بن عبد اللہ بن قیس عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی الجنۃ جنتین من فضۃ اٰنیتھما وما فیھما وجنتین من ذھب اٰنیتھما وما فیھما وما بین القوم

اور اہل آخرت سے ہوتے ہیں۔ اور جب ہم آپ کے پاس سے نکلتے ہیں اور اپنے اہل وعیال سے مجالست کرتے ہیں اور اولاد سے ملتے ہیں تو دل ہمارے (اس طرف سے) منکر ہوتے ہیں پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر تم اسی حالت پر ہمیشہ رہو کہ جس حالت پر تم میرے پاس سے نکلتے ہو تو فرشتے تمہاری زیارت تمہارے گھر و ں میں کریں۔ اور اگر تم گناہ نہ کرو تو ضرور اللہ تعالیٰ نئی پیدائش لائے تاکہ وہ گناہ کریں اور انکو وہ بخشے کہا اسنے میں نے کہا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے خلقت کو کس چیز سے پیدا کیا ہے فرمایا آپ نے پانی سے میں نے کہا جنت کی بنا کس سے ہے فرمایا آپ نے ایک اینٹ اسکی چاندی سے ہے اور ایک اینٹ سونے سے اور گارا اسکا نہایت خوشبودار مشک کا ہے۔ اور کنکر اسکے موتے اور یاقوت کے ہیں اور مٹی اسکی زعفران کی جو کوئی اسمیں داخل ہوگا منعم ہوگا محتاج نہ ہوگا اور ہمیشہ رہیگا مریگا نہیں اور نہ انکے کپڑے پرانے ہونگے اور نہ انکے لڑکپن چھیں گے پھر فرمایا آپ نے تین شخص ہیں انکی دعا رد نہیں ہوتی ایک بادشاہ عادل دوسرا روزہ دار جبکہ روزہ افطار کرے اور تیسرے دعا مظلوم کی اٹھاتا ہے اللہ اسکو اوپر بادلوں کے (مراد یہ ہے کہ جلدی قبول کرتا ہے) اور کھولتا ہے اسکے واسطے دروازے آسمانوں کے اور فرماتا ہے پروردگار تبارک وتعالیٰ قسم ہے میری عزت کی ضرور میں تیری مدد کرونگا اگرچہ بعد کچھ مدت کے یہ حدیث ایسی ہے کہ اسکی اسناد قوی نہیں اور نہ یہ میرے نزدیک متصل ہے اور یہ حدیث دوسری اسناد سے بھی ابی ہریرہ سے مروی ہے **باب** جنت کے جھروکھوں کی صفت میں **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن مسہر نے عبد الرحمٰن بن اسحاق سے اُسنے نعمان بن سعد سے اُسنے علی سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت میں ایسے جھروکھے ہیں کہ انکے باہر کی طرف انکے اندر سے نظر آتی ہے اور انکے اندر کی طرف انکے باہر سے پس ایک اعرابی آپ کی طرف کھڑا ہوا اور کہنے لگا وہ کسکے لئے ہیں اے نبی اللہ کے فرمایا آپ نے وہ اس شخص کے واسطے ہیں جو کلام نرم کرے اور کھانا کھلائے اور روزہ پر مداومت کرے اور رات میں اللہ تعالیٰ کے واسطے نماز پڑھے اس حالت میں کہ لوگ سوئے ہوئے ہوں یہ حدیث غریب ہے اور بعض محدثین نے اس عبد الرحمٰن بن اسحاق کے حق میں کلام کیا ہے اسکے حافظہ کی وجہ سے۔ اور یہ کوفی ہے اور عبد الرحمٰن بن اسحاق قرشی وہ مدنی ہے اور وہ اسکی نسبت ثقہ ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن عبد الصمد عمی نے ابی عمران جونی سے اُسنے ابی بکر بن عبد اللہ بن قیس سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جنت میں دو باغ ہیں چاندی سے ہیں برتن انکے اور جو کچھ کہ انمیں ہے۔ اور دو باغ ہیں سونے کے ہیں برتن انکے اور جو کچھ انمیں ہے۔ اور درمیان لوگونکے

عن ابی بشر عن ابی وائل عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اکل طیبا وعمل فی سنۃ وامن الناس بوائقہ دخل الجنۃ فقال رجل یارسول اللہ ان ھذا الیوم فی الناس لکثیر قال فسیکون فی قرون بعدی ھذا حدیث غریب لانعرفہ الامن ھذا الوجہ من حدیث اسرائیل **حدثنا** عباس بن محمد نا یحیی بن ابی بکیر عن اسرائیل عن ھلال بن مقلاص نحو حدیث قبیصۃ عن اسرائیل **حدثنا** عباس الدوری نا عبد اللہ بن یزید نا سعید بن ابی ایوب عن ابی مرحوم عبد الرحیم بن میمون عن سہل بن معاذ الجہنی عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعطی للہ ومنع للہ واحب للہ وابغض للہ وانکح للہ فقد استکمل ایمانہ ھذا حدیث منکر **ابواب صفۃ الجنۃ** عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ماجاء فی صفۃ شجر الجنۃ **حدثنا** عباس بن محمد الدوری نا عبید اللہ بن موسی عن شیبان عن فراس عن عطیۃ عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی الجنۃ شجرۃ یسیر الراکب فی ظلہا مائۃ عام لایقطعہا قال وذلک الظل الممدود **حدثنا** قتیبۃ بن سعید نا اللیث بن سعد عن سعید بن ابی سعید عن ابیہ عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان فی الجنۃ لشجرۃ یسیر الراکب فی ظلہا مائۃ عام وفی الباب عن انس وابی سعید ھذا حدیث صحیح **حدثنا** ابوسعید الاشج نا زیاد بن الحسن بن الفرات القزاز عن ابیہ عن جدہ عن ابی حازم عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مافی الجنۃ شجرۃ الا وساقہا من ذھب ھذا حدیث غریب حسن **باب** ماجاء فی صفۃ الجنۃ ونعیمہا **حدثنا** ابوکریب نا محمد بن فضیل عن حمزۃ الزیات عن زیاد الطائی عن ابی ھریرۃ قال قلنا یارسول اللہ مالنا اذا کنا عندک رقت قلوبنا وزھدنا

اسنے ابی بشر سے اُسنے ابی وائل سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی پاک کھانا کھاوے اور سنت کے موافق عمل کرے اور اسکی شرارت سے لوگ امن میں رہیں تو وہ جنت میں داخل ہوگا پس کہا ایک مرد نے یارسول اللہ آج کے دن لوگوں میں البتہ بہت ہیں فرمایا آپ نے میرے بعد بھی زمانوں میں ہونگے یعنے اس قسم کے لوگ اس زمانہ سے خاص نہیں بلکہ تمام زمانوں میں ہوتے جاوینگے ۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے یعنے طریق اسرائیل سے **حدیث** کی ہمسے عباس بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن ابی بکیر نے اسرائیل سے اسنے ہلال بن مقلاص سے مثل حدیث قبیصہ کے جو اسرائیل سے ہے **حدیث** کی ہمسے عباس دوری نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن یزید نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن ابی ایوب نے ابی مرحوم یعنے عبدالرحیم بن میمون سے اُسنے سہل بن معاذ جہنی سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی اللہ تعالی کے واسطے دے اور اللہ کے واسطے منع کرے اور اللہ کے واسطے محبت کرے اور اللہ کے واسطے دشمنی کرے اور اللہ کے واسطے نکاح کرے تو اُسنے اپنے ایمان کو پورا کرلیا ۔ یہ حدیث منکر ہے **ابواب** جنت کی صفت میں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں **باب** جنت کے درختوں کی صفت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے عباس بن محمد دوری نے کہا حدیث کی ہمسے عبیداللہ بن موسی نے شیبان سے اُسنے فراس سے اُسنے عطیہ سے اُسنے ابی سعید خدری سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جنت میں درخت ہے کہ سوار اسکے سایہ میں سو سال تک سیر کرنے میں اسکو قطع نہیں کرسکتا فرمایا آپ نے اور یہی ہے سایہ دراز یعنے خدا نے جو فرمایا ہے کہ بہشت میں سایہ دراز ہے اس سے یہی سایہ مراد ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے سعید بن ابی سعید سے اسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جنت میں ایک درخت ہے سوار اسکے سایہ میں سو برس تک سیر کرسکتا ہے ۔ اور اس باب میں روایت ہے انس اور ابی سعید سے ۔ یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابوسعید اشج نے کہا حدیث کی ہمسے زیاد بن حسن بن فرات قزاز نے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے اُسنے ابی حازم سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو درخت کہ جنت میں ہے اسکی ساق سونے سے ہے ۔ یہ حدیث غریب حسن ہے **باب** جنت اور نعمتوں کی صفت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابوکریب نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے حمزہ زیات سے اُسنے زیاد طائی سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے ہمنے کہا یارسول اللہ ہمکو کیا ہے کہ جب ہم آپکے پاس ہوتے ہیں تو ہمارے دل نرم ہوتے ہیں اور زہد کرتے ہیں

ومنہا تفجر انہار الجنۃ الاربعۃ ومن فوقہا یکون العرش فاذا سألتم اللہ فاسألوہ الفردوس **حدثنا** احمد بن منیع نا یزید
بن ھارون نا ھمام عن زید بن اسلم نحوہ **حدثنا** قتیبۃ نا ابن لھیعۃ عن دراج عن ابی الھیثم عن ابی سعید عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال ان فی الجنۃ مائۃ درجۃ لو ان العالمین اجتمعوا فی احدٰھن لوسعتہم ھذا حدیث غریب **باب**
ماجاء فی صفۃ نساء اھل الجنۃ **حدثنا** عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نا فروۃ بن ابی المغراء نا عبیدۃ بن حمید عن عطاء
بن السائب عن عمرو بن میمون عن عبد اللہ بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المرأۃ من نساء اھل الجنۃ لیری
بیاض ساقہا من وراء سبعین حلۃ حتی یری مخہا وذلک بان اللہ تعالی یقول کانھن الیاقوت والمرجان فاما الیاقوت فانہ
حجر لو ادخلت فیہ سلکا ثم استصفیتہ لاریتہ من ورائہ **حدثنا** ھناد نا عبیدۃ بن حمید عن عطاء بن السائب عن عمرو
بن میمون عن عبد اللہ بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ **حدثنا** ھناد نا ابو الاحوص عن عطاء بن السائب
عن عمرو بن میمون عن عبد اللہ بن مسعود نحوہ بمعناہ ولم یرفعہ وھذا اصح من حدیث عبیدۃ بن حمید وھکذا روی جریر
وغیر واحد عن عطاء بن السائب ولم یرفعوہ **حدثنا** سفیان بن وکیع نا ابی عن فضیل بن مرزوق عن عطیۃ عن ابی سعید
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اول زمرۃ یدخلون الجنۃ یوم القیمۃ علی مثل ضوء القمر لیلۃ البدر والزمرۃ الثانیۃ علی مثل
احسن کوکب دری فی السماء لکل رجل منہم زوجتان علی کل زوجۃ سبعون حلۃ یری مخ ساقہا من ورائہا ھذا حدیث حسن
صحیح **حدثنا** العباس بن محمد نا عبید اللہ بن موسی نا شیبان عن فراس عن عطیۃ عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال اول زمرۃ تدخل الجنۃ علی صورۃ القمر لیلۃ البدر والثانیۃ علی لون احسن کوکب دری فی السماء

اور اُس سے چاروں نہریں جنت کی چلتی ہیں اور اوپر اسکے عرش ہے سو جب تم اللہ تعالی سے سوال کرو تو فردوس کا سوال کرو **حدیث**
کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے ہمام نے زید بن اسلم سے مثل اسکے **حدیث** کی
ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے دراج سے اُسنے ابی الہیثم سے اُسنے ابی سعید سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
آپ نے جنت میں سو درجے ہیں اگر تمام جہان ایک درجے میں جمع ہوں تو وہ انکو کافی ہو جائے۔ یہ حدیث غریب ہے **باب** اہل جنت
کی عورتوں کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے کہا حدیث کی ہمسے فروہ بن ابی المغراء نے کہا حدیث کی ہمسے
عبیدہ بن حمید نے عطاء بن سائب سے اُسنے عمرو بن میمون سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
آپ نے اہل جنت کی عورتوں کی پنڈلی کی سفیدی ستر لباس کے اندر سے نظر آتی ہے یہانتک کہ انکا گودا دکھائی دیتا ہے اور یہ اسواسطے ہے
کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کانھن الیاقوت والمرجان یعنے گویا وہ عورتیں یاقوت اور مونگا ہیں پس بہرحال یاقوت تو وہ پتھر ہے اگر تو اسمیں
تاگا داخل کرے پھر اسکو صاف کرے تو ضرور تو اس تاگے کو اسکے اندر سے دیکھے گا **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے
عبیدہ بن حمید نے عطاء بن سائب سے اُسنے عمرو بن میمون سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم
سے مثل اسکے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے عطاء بن سائب سے اُسنے عمرو بن میمون سے
اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے مثل اسکے بالمعنے اور اُسنے اسکو مرفوع نہیں کیا اور یہ صحیح ہے حدیث عبیدہ بن حمید سے اور
ایسا ہی روایت کیا ہے جریر وغیرہ نے عطاء بن سائب سے اور انھوں نے اسکو مرفوع نہیں کیا **حدیث** کی ہمسے سفیان
بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے فضیل بن مرزوق سے اُسنے عطیہ سے اُسنے ابی سعید سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرمایا آپ نے پہلا گروہ جو قیامت کے دن جنت میں داخل ہوگا وہ چودھویں رات کے چاند کی روشنی کے مانند ہوگا اور دوسرا
گروہ مانند نہایت روشن ستارے آسمان کے۔ انمیں سے ہر ایک مرد کے واسطے دو عورتیں ہونگی ہر ایک عورت پر ستر لباس ہونگے انکی
پنڈلیوں کا گودا اس لباس کے اندر سے دکھائی دیگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے عباس بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے
عبید اللہ بن موسی نے کہا حدیث کی ہمسے شیبان نے فراس سے اُسنے عطیہ سے اُسنے ابی سعید خدری سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرمایا آپ نے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا چودھویں رات کے چاند کے مانند ہوگا۔ اور دوسرا مانند نہایت روشن ستارے آسمان کے

وبين ان ينظروا الى ربهم الا رداء الكبرياء على وجهه فى جنة عدن وبهذا الاسناد عن النبى صلى الله عليه وسلم قال ان فى الجنة لخيمة من درة مجوفة عرضها ستون ميلا فى كل زاوية منها اهل لا يرون الاخرين يطوف عليهم المؤمن هذا حديث صحيح وابو عمران الجونى اسمه عبد الملك بن حبيب وابو بكر بن ابى موسى قال احمد بن حنبل لا يعرف اسمه وابو موسى الاشعرى اسمه عبد الله بن قيس **باب** ما جاء فى صفة درجات الجنة **حدثنا** عباس العنبرى نا يزيد بن هارون نا شريك عن محمد بن جحادة عن عطاء عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فى الجنة مائة درجة ما بين كل درجتين مائة عام هذا حديث حسن غريب **حدثنا** قتيبة واحمد بن عبدة الضبى قالا نا عبد العزيز بن محمد عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن معاذ بن جبل ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من صام رمضان وصلى الصلوة وحج البيت لا ادرى اذكر الزكوة ام لا الا كان حقا على الله ان يغفر له ان هاجر فى سبيل الله او مكث بارضه التى ولد بها قال معاذ الا اخبر بها الناس فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذر الناس يعملون فان فى الجنة مائة درجة ما بين كل درجتين كما بين السماء والارض والفردوس اعلى الجنة واوسطها وفوق ذلك عرش الرحمن ومنها تفجر انهار الجنة فاذا سألتم الله فاسألوه الفردوس هكذا روى هذا الحديث عن هشام بن سعد عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن معاذ بن جبل وهذا عندى اصح من حديث همام عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن عبادة بن الصامت وعطاء لم يدرك معاذ بن جبل ومعاذ قديم الموت مات فى خلافة عمر **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن انا يزيد بن هارون انا همام عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن عبادة بن الصامت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فى الجنة مائة درجة ما بين كل درجتين كما بين السماء والارض والفردوس اعلاها درجة

اور انکے رب کے کوئی پردہ نہیں ہوگا سوائے چادر کبریائی کے جو کہ اسکے منھ پر ہوگی جنت عدن میں۔ اور ساتھ اس اسناد کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے کہ فرمایا آپ نے جنت میں ایک خیمہ ہے موتی جوف دار سے عرض اسکا ساٹھ میل کا ہے اسکے ہر ایک زاویہ میں لوگ ہونگے کہ دوسروں کو نہ دیکھیں گے انکے پاس مؤمن آئیں جائینگے یہ حدیث صحیح ہے۔ اور ابو عمران جونی کا نام عبد الملک بن حبیب ہے اور ابو بکر بن ابی موسیٰ کے حق میں امام احمد بن حنبل نے کہا ہے کہ اسکا نام معلوم نہیں۔ اور ابو موسیٰ اشعری کا نام عبد اللہ بن قیس ہے۔ **باب** جنت کے درجات کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے عباس عنبری نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے محمد بن جحادہ سے اُسنے عطاء سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت میں سو درجے ہیں ہر ایک درجے میں سو سال کا فاصلہ ہے یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ اور احمد بن عبدہ ضبی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے اُسنے زید بن اسلم سے اُسنے عطاء بن یسار سے اُسنے معاذ بن جبل سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی رمضان کے روزے رکھے اور نماز پڑھے اور خانہ کعبہ کا حج کرے (راوی کہتا ہے میں نہیں جانتا کہ آپ نے زکوٰۃ کا ذکر کیا ہے یا نہیں) تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اسکو بخشدیگا خواہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرے یا اُس زمین میں کہ جسمیں وہ پیدا ہوا ہے ٹھہرا رہے کہا معاذ نے کیا میں اُسکی لوگوں کو خبر نہ دوں پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دے لوگوں کو کہ عمل کریں کیونکہ جنت میں سو درجے ہیں ہر ایک درجے میں اسقدر فاصلہ ہے جیسا کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہے۔ اور فردوس تمام جنت سے اعلیٰ ہے اور اسکے اوسط میں ہے اور اوپر اسکے اللہ تعالیٰ کا عرش ہے اور اُس سے جنت کی نہریں جاری ہوتی ہیں پس جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کرو تو اس سے فردوس طلب کرو ایسے ہی یہ حدیث مروی ہے ہشام بن سعد سے اُسنے روایت کی زید بن اسلم سے اُسنے عطاء بن یسار سے اُسنے معاذ بن جبل سے۔ اور یہ میرے نزدیک بہت صحیح ہے حدیث ہمام سے جو مروی ہے زید بن اسلم سے اُسنے روایت کی عطاء بن یسار سے اُسنے عبادہ بن صامت سے۔ اور عطاء نے معاذ بن جبل کو نہیں پایا۔ اور معاذ قدیم الموت ہے یعنے مدت کا فوت ہو چکا ہے حضرت عمر کی خلافت میں فوت ہوا ہے۔ **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا خبر دی ہمکو یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو ہمام نے زید بن اسلم سے اُسنے عطاء بن یسار سے اُسنے عبادہ بن صامت سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں سو درجے ہیں درمیان ہر ایک درجے کے اسقدر فاصلہ ہے جیسا کہ درمیان آسمان اور زمین کے۔ اور فردوس سب سے اعلیٰ درجے میں ہے

باب ماجاء فی صفۃ ثیاب اهل الجنۃ **حدثنا** محمد بن بشار وابو هشام الرفاعی قالا نا معاذ بن هشام عن ابیه
عن عامر الاحول عن شهر بن حوشب عن ابی هریرۃ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اهل الجنۃ جرد مرد کحلی لا یفنی
شبابهم ولا تبلی ثیابهم هذا حدیث غریب **حدثنا** ابو کریب نا رشدین بن سعد عن عمرو بن الحارث عن
دراج ابی السمح عن ابی الهیثم عن ابی سعید عن النبی صلی الله علیه وسلم فی قوله وفرش مرفوعۃ قال ارتفاعها لکما بین السماء
والارض مسیرۃ خمسمائۃ عام هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث رشدین بن سعد وقال بعض اهل العلم فی
تفسیر هذا الحدیث معناه ان الفرش فی الدرجات وبین الدرجات کما بین السماء والارض **باب** ماجاء فی صفۃ
ثمار الجنۃ **حدثنا** ابو کریب نا یونس بن بکیر عن محمد بن اسحٰق عن یحیی بن عباد بن عبد الله بن الزبیر عن ابیه عن
اسماء بنت ابی بکر قالت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم وذکر سدرۃ المنتهی قال یسیر الراکب فی ظل الفنن منها
مائۃ سنۃ او یستظل بظلها مائۃ راکب شك یحیی فیها فراش الذهب کان ثمرها القلال هذا حدیث حسن صحیح غریب
باب ماجاء فی صفۃ طیر الجنۃ **حدثنا** عبد بن حمید نا عبد الله بن مسلمۃ عن محمد بن عبد الله بن مسلم عن ابیه
عن انس بن مالك قال سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم ما الکوثر قال ذاك نهر اعطانیه الله یعنی فی الجنۃ اشد بیاضا
من اللبن واحلی من العسل فیه طیر اعناقها کاعناق الجزر قال عمر ان هذہ لناعمۃ فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اکلتها
انعم منها هذا حدیث حسن ومحمد بن عبد الله بن مسلم هو ابن اخی ابن شهاب الزهری **باب** ماجاء فی صفۃ خیل الجنۃ
حدثنا عبد الله بن عبد الرحمٰن نا عاصم بن علی نا المسعودی عن علقمۃ بن مرثد عن سلیمان

باب اہل جنت کے کپڑوں کی صفت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار اور ابو ہشام رفاعی نے
کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے معاذ بن ہشام نے اپنے باپ سے اُسنے عامر احول سے اُسنے شہر بن حوشب سے اُسنے ابی ہریرہ
سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل جنت کے بدن اور مُنھ پر بال نہ ہونگے آنکھیں انکی سیاہ ہونگی۔ اُنکے کپڑے
نہ پھٹیں گے اور نہ اُنکے کپڑے پُرانے ہونگے یہ حدیث غریب ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے رشدین
بن سعد نے عمرو بن حارث سے اُسنے دراج ابی السمح سے اُسنے ابی الہیثم سے اُسنے ابی سعید سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے
اس آیت کی تفسیر میں وفرش مرفوعہ فرمایا آپ نے بلندی انکی اسقدر ہے جیسا کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہے مسافت پانسو سال
کی یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق رشدین بن سعد سے۔ اور کہا بعض اہل علم نے اس حدیث کی تفسیر میں
معنے اسکے یہ ہیں کہ فراش بیچ درجوں کے ہیں اور بعد درمیان درجوں کے مثل اسکے ہے کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہے **باب**
جنت کے میوون کی صفت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن بکیر نے محمد بن
اسحاق سے اُسنے محمد بن عباد بن عبد اللہ بن زبیر سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اسماء بنت ابی بکر صدیق سے کہا اُسنے سنا میں
نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور سدرۃ المنتہیٰ کا ذکر کیا گیا فرمایا آپ نے چلے سوار اسکی شاخوں کے سایہ میں سو سال سیر
کر سکتا ہے یا فرمایا آپ نے سو سوار اسکے سایہ میں بیٹھ سکتے ہیں۔ شک کیا یحییٰ نے۔ اسمیں سونے کی ٹڈیاں ہیں۔ گویا پھل اسکے
مٹکے ہیں یعنے پھل اُسکا مٹکوں کے برابر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ **باب** جنت کے جانوروں کی صفت کے بیان میں
حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مسلمہ نے محمد بن عبد اللہ بن مسلم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے انس
بن مالک سے کہا اُسنے رسول اللہ صلعم سوال کئے گئے کہ کوثر کیا چیز ہے فرمایا آپ نے وہ نہر ہے مجھے اللہ تعالیٰ نے دی ہے یعنے جنت میں زیادہ
سفیدی میں ہے دودھ سے اور بہت میٹھی ہے شہد سے۔ اسمیں جانور ہیں گردنیں انکی مثل گردنیں اونٹوں کے ہیں۔ کہا حضرت عمر نے یہ جانور نہایت
خوش نصیب ہیں کیونکہ معیشت انکی کوثر میں ہے پس فرمایا رسول اللہ صلعم نے کھانیوالے اُنکے اُنسے بھی خوش نصیب ہیں۔ یہ حدیث
حسن ہے اور محمد بن عبد اللہ بن مسلم وہ ابن شہاب زہری کا بھتیجا ہے **باب** جنت کے گھوڑوں کی صفت کے بیان میں **حدیث** کی
ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے کہا حدیث کی ہمسے عاصم بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے مسعودی نے علقمہ بن مرثد سے اُسنے سلیمان

لکل رجل منہم زوجتان علی کل زوجۃ سبعون حلۃ یبدو مخ ساقہا من ورائہا ہٰذا حدیث حسن صحیح

باب ماجاء فی صفۃ جماع اہل الجنۃ **حدثنا** محمود بن غیلان و محمد بن بشار قالا نا ابوداؤد الطیالسی عن عمران القطان عن قتادۃ عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یعطی المؤمن فی الجنۃ قوۃ کذا وکذا من الجماع قیل یا رسول اللہ اویطیق ذلک قال یعطی قوۃ مائۃ وفی الباب عن زید بن ارقم ہٰذا حدیث صحیح غریب لا نعرفہ من حدیث قتادۃ عن انس الا من حدیث عمران القطان

باب ماجاء فی صفۃ اہل الجنۃ **حدثنا** سوید بن نصر انا ابن المبارک انا معمر عن ہمام بن منبہ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول زمرۃ تلج الجنۃ صورتہم علی صورۃ القمر لیلۃ البدر لا یبصقون ولا یمتخطون ولا یتغوطون آنیتہم فیہا من الذہب وامشاطہم من الذہب والفضۃ ومجامرہم من الالوۃ ورشحہم المسک ولکل واحد منہم زوجتان یری مخ سوقہما من وراء اللحم من الحسن لا اختلاف بینہم ولا تباغض قلوبہم قلب رجل واحد یسبحون اللہ بکرۃ وعشیا ہٰذا حدیث صحیح **حدثنا** سوید بن نصر نا عبد اللہ بن المبارک نا ابن لہیعۃ عن یزید بن ابی حبیب عن داؤد بن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو ان ما یقل ظفر مما فی الجنۃ بدا لتزخرفت لہ ما بین خوافق السموات والارض ولو ان رجلا من اہل الجنۃ اطلع فبدا اساورہ لطمس ضوء الشمس کما تطمس الشمس ضوء النجوم ہٰذا حدیث غریب لا نعرفہ بہٰذا الاسناد الا من حدیث ابن لہیعۃ وقد روی یحیی بن ایوب ہٰذا الحدیث عن یزید بن ابی حبیب وقال عن عمر بن سعد بن ابی وقاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

انمیں سے ہر ایک مرد کے لئے دو عورتیں ہونگی ہر ایک عورت پر ستر لباس ہونگے انکی پنڈلیوں کا گودا انکے اندر سے ظاہر ہوگا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب اہل جنت کے جماع کی صفت میں **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان اور محمد بن بشار نے کہا اُن دونوں نے حدیث کی ہمسے ابوداؤد طیالسی نے عمران قطان سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے ہر ایک مومن جنت میں اتنی اتنی[1] قوت جماع کی دیا جائیگا کسی نے کہا یا رسول اللہ کیا وہ اسکی طاقت رکھیگا فرمایا آپ نے سو کی قوت دیا جائیگا۔ اور اس باب میں روایت ہے زید بن ارقم سے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق قتادہ سے جو راوی ہے انس سے مگر طریق عمران قطان سے

باب اہل جنت کی صفت میں **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا خبر دی ہمکو ابن مبارک نے کہا خبر دی ہمکو معمر نے ہمام بن منبہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا صورت انکی مثل صورت چودھویں رات کے چاند کے ہوگی۔ نہ انکو تھوک آئیگا اور نہ رینٹ اور نہ پیخانہ۔ برتن انکے اسمیں سونے سے ہونگے اور کنگھیاں انکی سونے اور چاندی سے اور بخور انکے عود سے اور پسینہ انکا مشک ہوگا اور انمیں سے ہر ایک کے واسطے دو عورتیں ہونگی۔ انکی پنڈلیوں کا گودا بسبب حسن کے گوشت کے اندر سے نظر آئیگا۔ انمیں کچھ اختلاف اور بغض نہ ہوگا۔ دل اُنکے ایک مرد کے دل کی طرح ہونگے۔ صبح اور شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرینگے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے اُسنے داؤد بن عامر بن سعد بن ابی وقاص سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اگر برابر اس چیز کے کہ جسکو ناخن اُٹھاتے ہیں ظاہر ہو جائے اُن چیزوں سے کہ جنت میں ہیں تو روشن کر دے اس چیز کو جو درمیان اطراف آسمانوں اور زمین کے ہے۔ اور اگر ایک مرد بھی اہل جنت سے جھانکے اور اُسکے کنگن ظاہر ہوں تو آفتاب کی روشنی کو مٹا دیں جیسا کہ آفتاب ستاروں کی روشنی کو مٹاتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو ساتھ اس اسناد کے مگر طریق ابن لہیعہ سے۔ اور روایت کیا ہے یحیی بن ایوب نے اس حدیث کو یزید بن ابی حبیب سے اور کہا یہ روایت ہے بواسطہ عمر بن سعد بن ابی وقاص سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے

---

[1] مراد اس سے یہ ہے کہ وہ مثلاً بیس اور تیس عورتوں کے ساتھ جماع کریگا قوت دیا جائیگا یا مراد یہ ہے کہ وہ اتنی بار جماع کرنے کی قوت دیا جائیگا ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

حدثنا حسين بن يزيد الطحان الكوفی نا محمد بن فضيل عن ضرار بن مرة عن محارب بن دثار عن ابن بريدة عن ابيه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم اهل الجنة عشرون ومائة صف ثمانون منها من هٰذه الامة واربعون من سائر الامم هٰذا حديث حسن وقد روی هٰذا الحديث عن علقمة بن مرثد عن سليمان بن بريدة عن النبی صلی الله عليه وسلم مرسلا ومنهم من قال سليمان بن بريدة عن ابيه وحديث ابی سنان عن محارب بن دثار حسن و ابوسنان اسمه ضرار بن مرة وابوسنان الشيبانی اسمه سعيد بن سنان وهو بصری وابوسنان الشامی اسمه عيسی بن سنان هو القسملی **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابوداؤد انبانا شعبة عن ابی اسحٰق قال سمعت عمرو بن ميمون يحدث عن عبد الله بن مسعود قال كنا مع النبی صلی الله عليه وسلم فی قبة نحوا من اربعين فقال لنا رسول الله صلی الله عليه وسلم اترضون ان تكونوا ربع اهل الجنة قالوا نعم قال اترضون ان تكونوا ثلث اهل الجنة قالوا نعم قال اترضون ان تكونوا شطر اهل الجنة ان الجنة لا يدخلها الا نفس مسلمة ما انتم فی الشرك الا كالشعرة البيضاء فی جلد الثور الاسود او كالشعرة السوداء فی جلد الثور الاحمر هٰذا حديث حسن صحيح وفی الباب عن عمران بن حصين وابی سعيد الخدری

باب ماجاء فی صفة ابواب الجنة **حدثنا** الفضل بن الصباح البغدادی نا معن بن عيسی القزاز عن خالد بن ابی بكر عن سالم بن عبد الله عن ابيه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم۔

حدیث کی ہمسے حسین بن یزید طحان کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے ضرار بن مرہ سے اُسنے محارب بن دثار سے اُسنے ابن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل جنت کی ایک سو بیس[۱۲] صفیں[ف] ہونگی اسّی تو اس امت سے ہونگی اور چالیس باقی امتوں سے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور مروی ہے یہ حدیث علقمہ بن مرثد سے اُسنے روایت کی سلیمان بن بریدہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسل۔ اور بعض نے انہیں سے کہا ہے کہ یہ روایت ہے بواسطہ سلیمان بن بریدہ کے اسکے باپ سے۔ اور حدیث ابی سنان کی جو محارب بن دثار سے ہے حسن ہے۔ اور ابوسنان کا نام ضرار بن مرہ ہے۔ اور ابوسنان شیبانی کا نام سعید بن سنان ہے اور یہ بصری ہے۔ اور ابوسنان شامی کا نام عیسی بن سنان ہے وہ قسملی ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے ابی اسحاق سے کہا سنا میں نے عمرو بن میمون سے کہ حدیث کرتا تھا عبداللہ بن مسعود سے کہا اُسنے ہم تقریباً چالیس آدمی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک خیمہ میں موجود تھے سو کہا ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بھلا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم بہشت کے لوگوں میں چوتھائی ہو کہا اُنھوں نے ہاں حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم بہشتیوں کی تہائی ہو کہا اُنھوں نے ہاں حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم بہشتیوں کے آدھے[ع] ہو سبب اسکا یہ ہے کہ بہشت میں سوائے مسلمان جان کے اور کوئی داخل نہیں ہوگا۔ اور نہیں ہو تم شرک میں مگر جیسے ایک سفید بال بیل سیاہ کی کھال میں۔ یا جیسے ایک سیاہ بال لال بیل کی کھال میں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے عمران بن حصین اور ابی سعید خدری سے رضی اللہ عنہما **باب** جنت کے دروازوں کی صفت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے فضل بن صباح بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے معن بن عیسی قزاز نے خالد بن ابی بکر سے اُسنے سالم بن عبداللہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے

ف بریدہ کی حدیث میں مذکور ہے کہ اسّی صفیں امت محمدی سے جنت میں داخل ہونگی اور چالیس اور امتوں سے اور ابن مسعود کی حدیث میں ہے کہ امت محمدی نصف اہل جنت کی ہوگی صورت مطابقت کی دو تو میں یہ ہے کہ اولاً حدیث بریدہ کی ابن مسعود کی حدیث کا مقابلہ نہیں کر سکتی دوسرا جواب یہ ہے کہ ابن مسعود کی حدیث میں دوسرے طریق سے لفظ ارجو کا آیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپکو پہلے امید اسیقدر کی ہوگی پھر آپکو اللہ تعالی کی جانب سے زیادتی کی بشارت دی گئی ہو تیسرا جواب یہ ہے کہ جائز ہے کہ اسّی اور چالیس صفوں کے آدمی تعداد میں یکساں ہوں اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے جو تیسرے جواب کو رد کیا ہے کہ حضرت کے قول اہل جنت کی ایک سو بیس صف ہونگی سے معلوم ہوتا ہے کہ تعداد ہر ایک صف کی برابر ہوگی یہ جواب شیخ صاحب کا ٹھیک نہیں کیونکہ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ ستر ہزار میری امت سے بلا حساب جنت میں داخل ہونگے رواہ البخاری اگر اسیقدر کے موافق تمام صفیں ہونگی تو جنت میں داخل ہونیوالے آدمی بہت ہی کم ہونگے حالانکہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ جو کلمہ گو ہے وہ جنت میں داخل ہوگا بموجب اس حدیث کے اور بموجب حدیث بخاری کے جسمیں تعداد کا ذکر ہے ایک ہی زمانہ میں اسقدر آدمی جنتی موجود ہو جاتے ہیں کہ اسّی صفیں ہو جائیں بلکہ ایک ملک کے اسقدر آدمی جنتی موجود ہونگے اور ایک صحیح حدیث میں آیا ہے کہ پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہوگی انکے منہ چودھویں رات کے چاند کے مثل روشن ہونگے دوسری کے مثل نہایت ستارے روشن کے اس حدیث سے بھی اشارۃً نکلتا ہے کہ تمام صفیں برابر نہیں ہونگی پس ثابت ہوا کہ تعداد صفوں کی مختلف ہوگی وہو المراد ۱۲ ع حضرت نے پہلے چوتھائی فرمایا پھر تہائی پھر آدھا اسواسطے کہ لوگ شکر الٰہی کریں اور دمبدم خوشی میں ترقی ہو ۱۲

بن بریدة عن ابیه ان رجلا سأل النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله هل فی الجنة من خیل قال ان الله ادخلك الجنة فلا تشاء ان تحمل فیها علی فرس من یاقوتة حمراء تطیر بك فی الجنة حیث شئت قال وسأله رجل فقال یا رسول الله هل فی الجنة من ابل قال فلم یقل له ما قال لصاحبه فقال ان یدخلك الله الجنة یکن لك فیها ما اشتهت نفسك ولذت عینك

حدثنا سوید نا عبد الله بن المبارك عن سفیان عن علقمة بن مرثد عن عبد الرحمٰن بن سابط عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه بمعناه وهٰذا اصح من حدیث المسعودی **حدثنا** محمد بن اسمٰعیل بن سمرة الاحمسی نا ابو معویة عن واصل بن السائب عن ابی سورة عن ابی ایوب قال اتی النبی صلی الله علیه وسلم اعرابی فقال یا رسول الله انی احب الخیل أفی الجنة خیل قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ادخلت الجنة اتیت بفرس من یاقوتة له جناحان فحملت علیه ثم طار بك حیث شئت هٰذا حدیث لیس اسناده بالقوی ولا نعرفه من حدیث ابی ایوب الا من هٰذا الوجه وابو سورة هو ابن اخی ابی ایوب یضعف فی الحدیث ضعفه یحیی بن معین جدا وسمعت محمد بن اسمٰعیل یقول ابو سورة هٰذا منکر الحدیث یروی مناکیر عن ابی ایوب لا یتابع علیها

باب ماجاء فی سن اهل الجنة

حدثنا ابو هریرة محمد بن فراس البصری نا ابو داود نا عمران ابو العوام عن قتادة عن شهر بن حوشب عن عبد الرحمٰن بن غنم عن معاذ بن جبل ان النبی صلی الله علیه وسلم قال یدخل اهل الجنة الجنة جردا مردا مکحلین ابناء ثلاثین او ثلاث وثلاثین سنة هٰذا حدیث حسن غریب وبعض اصحاب قتادة رووا هٰذا عن قتادة مرسلا ولم یسندوه

باب ماجاء فی کم صف اهل الجنة

بن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے ہے کہ ایک مرد نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا سو کہا اُسنے یا رسول اللہ کیا جنت میں گھوڑے ہیں فرمایا آپ نے اگر تجھے اللہ تعالیٰ نے جنت میں داخل کیا اور اسمیں یاقوت سرخ کے جس گھوڑے پر تو نے سوار ہونا چاہا اور جہاں کہیں تیری مرضی ہوئی کہ جنت میں لیکر اُڑے تو تجھے لیجائیگا۔ اور کہا راوی نے اور ایک مرد نے آپ سے سوال کیا اور کہا یا رسول اللہ کیا جنت میں اونٹ ہونگے کہا راوی نے پس آپ نے اُسکو وہ جواب نہ دیا جو کہ اسکے صاحب کو دیا تھا اور فرمایا کہ اگر تجھے اللہ تعالیٰ نے جنت میں داخل کیا تو تیرے لیے جنت میں جو کچھ تیرا دل چاہیگا اور جس سے تیری آنکھیں لذت پکڑیں موجود ہوگا۔

حدیث کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے سفیان سے اُسنے علقمہ بن مرثد سے اُسنے عبد الرحمٰن بن سابط سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے بالمعنے۔ اور یہ صحیح ہے حدیث مسعودی سے۔

حدیث کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل بن سمرہ احمسی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے واصل بن سائب سے اُسنے ابی سورہ سے اُسنے ابی ایوب سے کہا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اعرابی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں گھوڑوں کو دوست رکھتا ہوں کیا جنت میں گھوڑے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر تو جنت میں داخل ہوا تو تیرے پاس گھوڑا یاقوت کا لایا جائیگا اسکے دو پر ہونگے پھر تو اُسپر سوار کیا جائیگا پھر جہاں تیری مرضی ہوگی تجھے لیکر اُڑیگا۔ اس حدیث کی اسناد قوی نہیں۔ اور نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق ابی ایوب سے مگر اسی وجہ سے۔ اور ابو سورہ وہ ابی ایوب کا بھتیجا ہے حدیث میں ضعیف ہے بہت ضعیف کیا اسکو یحییٰ بن معین نے اور سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل سے کہ کہتا ابو سورہ یہ منکر الحدیث ہے ابی ایوب سے منکر روایتیں بیان کرتا ہے اُنپر اسکا کوئی متابع نہیں ہوتا۔

باب اہل جنت کی عمر کے بیان میں

حدیث کی ہمسے ابو ہریرہ یعنے محمد بن فراس بصری نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے عمران یعنے ابو العوام نے قتادہ سے اُسنے شہر بن حوشب سے اُسنے عبد الرحمٰن بن غنم سے اُسنے معاذ بن جبل سے ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل جنت کے جنت میں داخل ہونگے ایسی حالت میں کہ انکے بدن اور منھ پر کوئی بال نہ ہوگا آنکھیں سرمگین ہونگی تیس۳۰ یا تینتیس۳۳ برس کے ہونگے یہ حدیث حسن غریب ہے اور بعض شاگرد قتادہ نے اسکو قتادہ سے مرسل روایت کیا ہے اور اسکو مسند نہیں کیا۔

باب اس بیان میں کہ اہل جنت کی کتنی صفیں ہونگی

لہ مستنئے اکثر نسخجات ترمذی میں مذکور نہیں لیکن مشکوٰۃ میں ترمذی کی روایت سے موجود ہے حاصل مطلب کا یہ ہے کہ جس چیز کو دل جنت میں چاہیگا وہ وہاں موجود ہوگی ۱۲

ولم یخطر علی القلوب فیحمل الینا ما اشتھینا لیس یباع فیھا ولا یشتری وفی ذلک السوق یلقی اھل الجنۃ بعضھم بعضا قال فیقبل الرجل ذو المنزلۃ المرتفعۃ فیلقی من ھو دونہ وما فیھم دنی فیروعہ ما یری علیہ من اللباس فما ینقضی اخر حدیثہ حتی یتخیل علیہ ما ھو احسن منہ وذلک انہ لا ینبغی لاحد ان یحزن فیھا ثم ینصرف الی منازلنا فتتلقانا ازواجنا فیقلن مرحبا واھلا لقد جئت وان بک من الجمال افضل مما فارقتنا علیہ فنقول انا جالسنا الیوم ربنا الجبار ویحقنا ان تنقلب بمثل ما انقلبنا ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ حدثنا احمد بن منیع وھناد قالا نا ابو معاویۃ نا عبد الرحمن بن اسحق عن النعمان بن سعد عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ لسوقا ما فیھا شری ولا بیع الا الصور من الرجال والنساء فاذا اشتھی الرجل صورۃ دخل فیھا ھذا حدیث حسن غریب **باب** ماجاء فی رؤیۃ الرب تبارک وتعالی حدثنا ھناد نا وکیع عن اسمعیل بن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم عن جریر بن عبد اللہ البجلی قال کنا جلوسا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنظر الی القمر لیلۃ البدر فقال انکم ستعرضون علی ربکم فترونہ کما ترون ھذا القمر لا تضامون فی رؤیتہ فان استطعتم ان لا تغلبوا علی صلوۃ قبل طلوع الشمس وصلوۃ قبل غروبھا فافعلوا ثم قرأ فسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل الغروب ھذا حدیث صحیح حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مھدی نا حماد بن سلمۃ عن ثابت البنانی عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن صھیب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ قال اذا دخل اھل الجنۃ الجنۃ نادی منادی ان لکم عند اللہ موعدا قالوا الم یبیض وجوھنا وینجنا من النار ویدخلنا الجنۃ قالوا بلی

اور نہ دلوں میں گذری ہیں پس ہماری طرف اٹھایا جائیگا جو کچھ ہم چاہینگے نہ اسمیں خرید ہوگی اور نہ فروخت۔ اور اس بازار میں اہل جنت بعض بعض کو ملینگے۔ سو ایک مرد صاحب مرتبۂ بلند کا آئیگا اور اپنے کمتر کے مرتبے والے سے ملاقات کریگا اور انمیں خسیس کوئی نہیں ہوگا) اور اسکو لباس اس شخص کا جو اسپر وہ دیکھے گا برا معلوم ہوگا پس انکی بات ابھی تمام نہ ہوئی ہوگی کہ اسکو معلوم ہوجائیگا کہ اسکا لباس مجھسے اچھا ہے۔ اور سبب اسکا یہ ہے کہ کسیکو لائق نہیں کہ اسمیں مغموم ہو۔ پھر ہم اپنے گھروں کی طرف واپس آئینگے اور اپنی بیویوں سے ملاقات کرینگے سو وہ ہمسے کہیں گی مرحباً واہلاً یعنے مبارک ہو تمکو اور تم اپنے گھر میں آئے ہو اور تم آئے ہو ایسی حالت میں کہ تمھاری خوبصورتی زیادہ ہوگئی ہے اسوقت سے کہ جبسے آپ نے ہمسے مفارقت کی تھی پس ہم کہیں گے ہم آجکے دن اپنے رب جبار کے پاس بیٹھے ہیں اور لائق ہے کہ ہماری یہی صورت ہوجائے کہ جیسے ہم ہوگئے ہیں (جمال ہمنشین در من اثر کرد × وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم) یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے۔ **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع اور ہناد نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن اسحاق نے نعمان بن سعد سے اُسنے علی سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت میں ایک بازار ہے نہ اسمیں خرید ہے اور نہ فروخت مگر تصویریں ہیں مردوں اور عورتوں کی پس جب کوئی مرد کسی صورت کی خواہش کریگا تو اسمیں داخل ہوجائیگا یہ حدیث حسن غریب ہے۔ **باب** اللہ تبارک وتعالی کے دیدار کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے اُسنے قیس بن ابی حازم سے اُسنے جریر بن عبد اللہ بجلی سے کہا اُسنے ہم نبی صلعم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے پس آپ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا بیشک اپنے رب کے روبرو پیش کیے جاؤ گے اور تم اسکو ایسا دیکھوگے جیسا کہ تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو تم اسکے دیکھنے میں کچھ شک نہ کروگے سو تم اگر یہ بات کر سکو کہ تم طلوع آفتاب سے پہلے نماز پر اور اسکے غروب سے پہلے نماز پر مغلوب نہ ہوجاؤ تو کیا کرو یعنے یہ نماز ترک نہ کیا کرو پھر آپنے یہ آیت پڑھی فسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل الغروب یعنے تسبیح کر ساتھ حمد رب اپنے کے پہلے چڑھنے آفتاب کے اور پہلے غروب کے۔ یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے ثابت بنانی سے اُسنے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے اُسنے صہیب سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر میں للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ فرمایا آپنے جب اہل جنت جنت میں داخل ہوجائینگے تو آواز دینے والا یہ آواز دیگا کہ تمھارے لئے اللہ تعالی کے پاس ایک وعدہ ہے کہیں گے کیا اللہ تعالی نے ہمارے منھوں کو سفید نہیں کیا اور آگ سے نجات نہیں دی اور جنت میں داخل نہیں کیا کہیں گے فرشتے کیوں نہیں (یعنے بیشک اللہ تعالی نے

[1] غرض یہ ہے کہ جب کوئی آدمی دوسرے کی ملاقات کو آیا اور دیکھا کہ اسکا لباس میرے لباس سے اچھا نہیں ہے تو اتنے میں ہی اسکا لباس اس سے بہتر ہو جائیگا یہ معنے ہیں کہ اگر کمتر درجہ والے کے دل میں گذرا کہ اس شخص کا لباس میرے لباس سے بہتر ہے یوں باتوں ہی میں اسکا لباس بھی اسکے لباس سے بہتر ہو جائیگا۔

باب امتی الذی یدخلون منه الجنة عرضه مسیرة الراکب المجود ثلاثا ثم انهم لیضغطون علیه حتی تکاد مناکبهم تزول هذا
حدیث غریب وسألت محمدا عن هذا الحدیث فلم یعرفه وقال لخالد بن ابی بکر مناکیر عن سالم بن عبد الله **باب**
ما جاء فی سوق الجنة **حدثنا** محمد بن اسمعیل نا هشام بن عمار نا عبد الحمید بن حبیب بن ابی العشرین نا الاوزاعی نا حسان
بن عطیة عن سعید بن المسیب انه لقی ابا هریرة فقال ابو هریرة اسأل الله ان یجمع بینی وبینک فی سوق الجنة فقال سعید
افیها سوق قال نعم اخبرنی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اهل الجنة اذا دخلوها نزلوا فیها بفضل اعمالهم ثم یؤذن فی مقدار
یوم الجمعة من ایام الدنیا فیزورون ربهم ویبرز لهم عرشه ویتبدی لهم فی روضة من ریاض الجنة فتوضع لهم منابر من نور ومنابر
من لؤلؤ ومنابر من یاقوت ومنابر من زبرجد ومنابر من ذهب ومنابر من فضة ویجلس ادناهم وما فیهم من دنی علی کثبان
المسک والکافور ما یرون ان اصحاب الکراسی بافضل منهم مجلسا قال ابو هریرة قلت یا رسول الله وهل نری ربنا قال نعم هل تتمارون
من رؤیة الشمس والقمر لیلة البدر قلنا لا قال کذلک لا تتمارون فی رؤیة ربکم ولا یبقی فی ذلک
المجلس رجل الا حاضره الله محاضرة حتی یقول للرجل منهم یا فلان بن فلان اتذکر یوم قلت
کذا وکذا فیذکره ببعض غدراته فی الدنیا فیقول یا رب افلم تغفر لی فیقول بلی فبسعة مغفرتی
بلغت منزلتک هذه فبینما هم علی ذلک غشیتهم سحابة من فوقهم فامطرت علیهم طیبا لم یجدوا
مثل ریحه شیئا قط ویقول ربنا قوموا الی ما اعددت لکم من الکرامة فخذوا ما اشتهیتم فنأتی سوقا قد حفت
به الملئکة فیه ما لم ینظر العیون الی مثله ولم تسمع الاذان

دروازہ میری امت کا کہ جس سے جنت میں داخل ہونگی عرض اسکا مثل مسافت تین دن سوار تیز رو کے ہے پھر وہ اسپر مزدحم ہو جاینگے
یعنی بکثرت گر پڑینگے یہانتک کہ قریب ہوگا کہ اُنکے کاندھے دور ہو جائیں یعنی پھر اُنکا اتنا انبوہ ہوگا کہ ایک دوسرے سے ملکر انکے کاندھے
دور ہو جانیکو پہونچ جائینگے یہ حدیث غریب ہے اور میں نے محمد سے اس حدیث کے بابت سوال کیا تو اُسنے اسکو نہ پہچانا اور کہنے لگا
کہ خالد بن ابی بکر کی منکر روایتیں ہیں سالم بن عبد اللہ سے۔ **باب** جنت کی بازار کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل
نے کہا حدیث کی ہمسے ہشام بن عمار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الحمید بن حبیب بن ابی العشرین نے کہا حدیث کی ہمسے اوزاعی نے کہا
حدیث کی ہمسے حسان بن عطیہ نے سعید بن مسیب سے یہ کہ وہ ابو ہریرہ سے ملا پس کہا ابو ہریرہ نے میں اللہ تعالی سے سوال کرتا ہوں
کہ مجھے اور تجھے جنت کے بازار میں جمع کرے سو کہا سعید نے کیا اُسمیں بازار ہے کہا اُسنے ہاں خبر دی ہے مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے یہ کہ جب اہل جنت اسمیں داخل ہونگے تو اسمیں موافق اپنے اپنے اعمال کے نازل ہونگے یعنی ہر ایک کو موافق اسکے عمل کے درجہ
بیٹھنے کا ملیگا پھر برابر دن جمعہ کے ایام دنیا سے آواز دیجائیگی تو اپنے رب کی زیارت کرینگے۔ اور انکے لئے رب کا عرش ظاہر ہوگا
اور خود پروردگار انکے واسطے ایک باغ میں جنت کے باغوں سے ظاہر ہوگا۔ اور انکے واسطے نور اور موتی اور یاقوت اور زبرجد اور سونے
اور چاندی کی منبریں رکھی جائینگی۔ اور کمتر درجہ کا انمیں سے مشک کے تودے پر بیٹھے گا اور انمیں سے کوئی خسیس نہیں ہے۔ اور انکو یہ توہم
نہ ہوگا کہ کرسیوں والے انمیں مجلس میں افضل ہیں۔ کہا ابو ہریرہ نے میں نے کہا یا رسول اللہ اور کیا ہم اپنے رب کو دیکھیں گے فرمایا آپنے
ہاں کیا تم آفتاب میں اور چودھویں رات کے چاند کے دیکھنے میں شک کرتے ہو کہا ہمنے کہ نہیں فرمایا آپ نے اسیطرح تم اپنے رب کے
دیکھنے میں شک نہ کروگے اور اس مجلس میں کوئی شخص نہ رہیگا مگر اللہ تعالی اس سے خود بالمشافہ کلام کریگا حتی کہ انمیں سے ایک مرد کو کہیگا ای فلان
بن فلان کیا تو فلان دن کو یاد رکھتا ہے کہ تو نے فلان فلان بات کہی تھی اور اسکو بعض گناہ اسکے جو کہ اُسنے دنیا میں کئے تھے یاد کرائیگا
پھر وہ مرد کہیگا ای رب میرے کیا تو نے مجھے نہیں بخشا سو وہ کہیگا کیوں نہیں پس بسبب میری بخشش ہی کے تو اس مرتبے کو پہونچا ہے سو وہ
اسی حالت میں ہی ہونگے کہ انکو بادل انکے اوپر سے ڈھانپ لیگا اور انپر ایسی خوشبو برسائیگا کہ اُنھوں نے آگے کبھی ایسی خوشبو پائی نہیں ہوگی
اور ہمارا رب کہیگا کھڑے ہو جاؤ اسکی طرف جو میں نے تمہارے لئے عزت دار چیزیں تیار کی ہیں سو لو تم جو کچھ چاہو پس ہم ایک ایسی بازار
میں آئینگے کہ اسکو فرشتوں نے گھیر لیا ہوگا۔ اسمیں ایسی چیزیں ہونگی کہ نہ تو آنکھوں نے ایسی دیکھی ہیں اور نہ کانوں نے سنی ہیں

وھو حدیث صحیح ایضا **باب حدثنا** سوید نا عبد اللہ بن المبارک نا مالک بن انس عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یقول لاھل الجنۃ یا اھل الجنۃ فیقولون لبیک ربنا وسعدیک فیقول ھل رضیتم فیقولون ما لنا لا نرضی وقد اعطیتنا ما لم تعط احدا من خلقک فیقول انا اعطیکم افضل من ذلک قالوا وای شیء افضل من ذلک قال احل علیکم رضوانی فلا اسخط علیکم ابدا ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی ترائی اھل الجنۃ فی الغرف **حدثنا** سوید بن نصر نا عبد اللہ نا فلیح بن سلیمان عن ھلال بن علی عن عطاء بن یسار عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اھل الجنۃ لیتراءون فی الغرفۃ کما یتراءون الکوکب الشرقی او الکوکب الغربی الغارب فی الافق او الطالع فی تفاضل الدرجات فقالوا یا رسول اللہ اولئک النبیون قال بلی والذی نفسی بیدہ واقوام اٰمنوا باللہ ورسولہ وصدقوا المرسلین ھذا حدیث صحیح **باب** ماجاء فی خلود اھل الجنۃ واھل النار **حدثنا** قتیبۃ نا عبد العزیز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمٰن عن ابیہ عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یجمع اللہ الناس یوم القیٰمۃ فی صعید واحد ثم یطلع علیھم رب العٰلمین فیقول الا یتبع کل انسان ما کانوا یعبدون فیمثل لصاحب الصلیب صلیبہ ولصاحب التصاویر تصاویرہ ولصاحب النار نارہ فیتبعون ما کانوا یعبدون ویبقی المسلمون فیطلع علیھم رب العٰلمین فیقول الا تتبعون الناس فیقولون نعوذ باللہ منک نعوذ باللہ منک اللہ ربنا وھذا مکاننا حتی نری ربنا وھو یامرھم ویثبتھم ثم یتواری ثم یطلع فیقول الا تتبعون الناس فیقولون نعوذ باللہ منک نعوذ باللہ منک اللہ ربنا وھذا مکاننا حتی نری ربنا وھو یامرھم۔

اور وہ حدیث بھی صحیح ہے **باب حدیث** کی ہم سے سوید نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہم سے مالک بن انس نے زید بن اسلم سے اُسنے عطاء بن یسار سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالےٰ فرمائیگا بہشتی لوگونسے کہ اے بہشتیوں سو وہ کہیں گے اے رب ہم حاضر ہیں خدمت میں پھر خدا فرمائیگا کیا تم راضی ہوے وہ کہیں گے کیوں نہ ہم راضی ہوں حالانکہ تو نے ہمکو اتنا کچھ دیا ہے کہ کسیکو نہیں دیا پھر خدا فرمائیگا میں تمکو اس سے بھی عمدہ چیز دیتا ہوں وہ کہیں گے بہشت سے عمدہ چیز کیا ہے خدا فرمائیگا اب میں نے اُتاری تم پر اپنی رضامندی سو اسکے بعد میں تم پر کبھی غصہ نہ کرونگا یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اہل جنت کا جھروکھوں میں آپس میں دیکھنے کا بیان **حدیث** کی ہم سے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہم سے فلیح بن سلیمان نے ہلال بن علی سے اُسنے عطاء بن یسار سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے بیشک اہل جنت ایک دوسرے کو آپس میں دیکھیں گے جیسا کہ دیکھتے ہیں لوگ ستارے شرقی کو یا ستارے غربی کو جو کنارے میں غروب ہونیوالا ہو یا طلوع کرنیوالا ہو درجات[1] کی زیادتی میں پس کہا لوگوں نے یا رسول اللہ وہ تو نبی ہونگے فرمایا آپ نے ہاں قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے ہاتھ میں میری جان ہے اور وہ قومیں بھی ہونگی جو اللہ اور رسول کے ساتھ ایمان لائی ہیں اور پیغمبروں کو سچ جانا ہے یہ حدیث صحیح ہے **باب** اہل جنت اور اہل نار کی خلود کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے عبد العزیز بن محمد نے علاء بن عبد الرحمٰن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ لوگونکو قیامت کے دن ایک زمین میں جمع کریگا پھر اُنپر رب العالمین جھانکے گا اور کہے گا کیوں نہیں تابع ہوتا ہر ایک انسان جسکی وہ عبادت کرتا تھا پھر صاحب صلیب کے لئے صلیب کی تصویر بنادیجائیگی اور صاحب تصویر کے لئے تصویر کی اور صاحب آگ کے لئے آگ کی یعنے جسکی جو پرستش کرتا تھا اسکی صورت اسکے سامنے لائی جائیگی سو وہ جسکی عبادت کرتے تھے اسی کے تابع ہو جائینگے اور مسلمان باقی رہینگے پھر اُنپر رب العالمین جھانکے گا اور کہے گا تم کیوں لوگونکے پیچھے نہیں لگتے پس وہ کہیں گے ہم اللہ کے ساتھ تجھسے پناہ چاہتے ہیں ہم اللہ کے ساتھ تجھسے پناہ چاہتے ہیں۔ اللہ ہمارا رب ہے اور یہ ہمارا مکان ہے یہانتک کہ ہم اپنے رب کو دیکھیں یعنے جبتک ہم اسکو دیکھیں گے نہیں یہاں ہی ٹھہرے رہینگے اور وہی انکو حکم دے رہا ہے اور ثابت رکھتا ہے یعنے خود ہی پروردگار انکو حکم دے رہا ہے کہ لوگونکے پیچھے لگو اور خود ہی اُنکے دلونکو مستحکم کر رہا ہے کہ پھرنے نہیں دیتا پھر اللہ تعالیٰ پوشیدہ ہوگا پھر اُنپر جھانکے گا اور کہے گا تم کیوں لوگونکے پیچھے نہیں لگتے وہ کہیں گے ہم اللہ کے ساتھ تجھسے پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ کے ساتھ تجھسے پناہ مانگتے ہیں اللہ ہمارا رب ہے اور یہ ہمارا مکان ہے یہانتک کہ ہم اپنے رب کو دیکھیں اور وہی انکو حکم دیرہا ہے

[1] یعنے بعض کا بعض سے اسقدر درجہ بلند ہوگا کہ جیسے ستارہ کنارے غربی یا شرقی میں آسمانیں دور سے نظر آتا ہے ۱۲

فيكشف الحجاب قال فوالله ما اعطاهم شيئا احب اليهم من النظر اليه هٰذا حديث انما اسنده حماد بن سلمة ورفعه وروى
سليمان بن المغيرة هٰذا الحديث عن ثابت البناني عن عبد الرحمٰن بن ابي ليلى قوله حدثنا عبد بن حميد اخبرني
شبابة بن سوار عن اسرائيل عن ثوير قال سمعت ابن عمر يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ادنى اهل الجنة منزلة
لمن ينظر الى جنانه وزوجاته ونعيمه وخدمه وسرره مسيرة الف سنة واكرمهم على الله من ينظر الى وجهه غدوة وعشية
ثم قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم وجوه يومئذ ناضرة الى ربها ناظرة وقد روى هٰذا الحديث من غير وجه عن اسرائيل
عن ثوير عن ابن عمر مرفوعا ورواه عبد الملك بن ابجر عن ثوير عن ابن عمر موقوفا وروى عبيد الله الاشجعي عن سفيان عن
ثوير عن مجاهد عن ابن عمر قوله ولم يرفعه حدثنا بذلك ابو كريب محمد بن العلاء نا عبيد الله الاشجعي عن سفيان
عن ثوير عن مجاهد عن ابن عمر نحوه ولم يرفعه حدثنا محمد بن طريف الكوفي نا جابر بن نوح عن الاعمش عن ابي صالح
عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هل تضامون في رؤية القمر ليلة البدر وهل تضامون في رؤية الشمس
قالوا لا قال فانكم سترون ربكم كما ترون القمر ليلة البدر لا تضامون في رؤيته هٰذا حديث حسن غريب وهكذا روى
يحيى بن عيسى الرملي وغير واحد عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم وروى عبد الله بن
ادريس عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم وحديث ابن ادريس عن الاعمش غير محفوظ
وحديث ابي صالح عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم اصح وهكذا رواه سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة عن
النبي صلى الله عليه وسلم وقد روى عن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم من غير وجه مثل هٰذا الحديث

تم پر بہت احسان کیا ہے مگر اسکی ابھی ایک نعمت باقی ہے جسکے حق میں فرمایا ہے کہ میں زیادہ دونگا وہ زیادتی یہ ہے پس پردہ اٹھایا جائیگا فرمایا
آنحضرت نے پس قسم ہے اللہ کی کوئی چیز اللہ تعالی نے انکو نہیں دی جو انکو اسکی طرف نظر کرنے سے زیادہ محبوب ہو۔ اس حدیث کو صرف
حماد بن سلمہ نے مسند اور مرفوع کیا ہے۔ اور روایت کیا ہے سلیمان بن مغیرہ نے اس حدیث کو ثابت بنانی سے اُسنے عبدالرحمٰن بن ابی لیلی
سے قول اسکا۔ حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا خبر دی مجھے شبابہ بن سوار نے اسرائیل سے اُسنے ثویر سے کہا اُسنے سنا میں نے ابن
عمر سے کہ کہتا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل جنت میں سے کمتر مرتبے والا وہ شخص ہے جو اپنے باغوں اور بیویوں اور نعمتوں اور
خادموں اور تختوں کی طرف ہزار برس کے فاصلے سے دیکھے گا۔ اور بہت عزت والا اللہ تعالی کے نزدیک وہ شخص ہے جو اسکے منھ کی طرف
صبح اور شام دیکھے گا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ یعنے بہت منھ تر و تازہ ہونگے
اپنے رب کی طرف دیکھنے والے ہونگے۔ اور یہ حدیث کئی وجہ سے مرفوعًا مروی ہے اسرائیل سے اُسنے روایت کی ثویر سے اُسنے ابن عمر سے
اور روایت کیا ہے اسکو عبدالملک بن ابجر نے ثویر سے اُسنے ابن عمر سے موقوفًا۔ اور روایت کیا اسکو عبید اللہ اشجعی نے سفیان سے
اُسنے ثویر سے اُسنے مجاہد سے اُسنے ابن عمر سے قول اسکا اور اسکو مرفوع نہیں کیا۔ حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے ابو کریب یعنے محمد بن
علاء نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ اشجعی نے سفیان سے اُسنے ثویر سے اُسنے مجاہد سے اُسنے ابن عمر سے مثل اسکے اور اسکو مرفوع
نہیں کیا۔ حدیث کی ہمسے محمد بن طریف کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے جابر بن نوح نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے
ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تم چودھویں رات کے چاند کے دیکھنے میں شک کرتے ہو کیا تم آفتاب
کے دیکھنے میں شک کرتے ہو کہا انھوں نے کہ نہیں فرمایا آپ نے بیشک تم اپنے رب کو دیکھو گے جیسا کہ چودھویں رات کے چاند کو دیکھتے
ہو اسکے دیکھنے میں کچھ شک نہیں کرتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور ایسا ہی روایت کیا ہے یحیی بن عیسی رملی وغیرہ نے اعمش سے
اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ اور روایت کیا ہے عبداللہ بن ادریس نے اعمش سے اُسنے
ابی صالح سے اُسنے ابی سعید سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ اور حدیث ابن ادریس کی جو اعمش سے ہے محفوظ نہیں ہے اور حدیث ابی صالح
کی جو بواسطہ ابوہریرہ کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے بہت صحیح ہے۔ اور ایسا ہی روایت کیا ہے اسکو سہیل بن ابی صالح نے اپنے باپ سے اُسنے
ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ اور بواسطہ ابی سعید کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے غیر اس وجہ سے بھی مثل اس حدیث کے مروی ہے

وهٰذا امر اهل العلم الذی اختاروا وذهبوا الیه ومعنی قوله فی الحدیث فیعرفهم نفسه یعنی یتجلی لهم **باب** ما جاء حفت الجنة بالمكاره وحفت النار بالشهوات **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمٰن نا عمرو بن عاصم انا حماد بن سلمة عن حمید و ثابت عن انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال حفت الجنة بالمكاره وحفت النار بالشهوات هٰذا حدیث حسن غریب صحیح من هٰذا الوجه **حدثنا** ابو کریب نا عبدة بن سلیمان عن محمد بن عمرو نا ابو سلمة عن ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لما خلق الله الجنة والنار ارسل جبرئیل الی الجنة فقال انظر الیها والی ما اعددت لاهلها فیها قال فجاءها فنظر الیها والی ما اعد الله لاهلها فیها قال فرجع الیه قال فوعزتك لا یسمع بها احد الا دخلها فامر بها فحفت بالمكاره فقال ارجع الیها فانظر الی ما اعددت لاهلها فیها قال فرجع الیها فاذا هی قد حفت بالمكاره فرجع الیه فقال فوعزتك لقد خفت ان لا یدخلها احد قال اذهب الی النار فانظر الیها والی ما اعددت لاهلها فیها فاذا هی یرکب بعضها بعضا فرجع الیه فقال فوعزتك لا یسمع بها احد فیدخلها فامر بها فحفت بالشهوات فقال ارجع الیها فرجع الیها فقال فوعزتك لقد خشیت ان لا ینجو منها احد الا دخلها هٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی احتجاج الجنة والنار **حدثنا** ابو کریب نا عبدة بن سلیمان عن محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم احتجت الجنة والنار فقالت الجنة یدخلنی الضعفاء والمساکین وقالت النار یدخلنی الجبارون

اور یہ امر اہل علم کا ہے کہ جسکو انھون نے اختیار کیا ہے اور جسکی طرف گئے ہیں۔ اور معنے اس قول کے جو حدیث میں مذکور ہے فیعرفہم نفسہ یہ ہیں کہ پروردگار انکے لئے ظاہر ہوگا۔ **باب** گھیری گئی بہشت ساتھ تکلیفات کے اور گھیری گئی دوزخ ساتھ خواہشات نفسانی کے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن عاصم نے کہا خبر دی ہمکو حماد بن سلمہ نے حمید اور ثابت سے انھون نے انس سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھیری گئی جنت مشقت اور تکلیفات سے اور گھیری گئی دوزخ خواہش نفسانی اور لذات سے۔ یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ بن سلیمان نے محمد بن عمرو سے کہا حدیث کی ہمسے ابو سلمہ نے ابی ہریرہ سے آپنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جب اللہ تعالیٰ نے جنت اور دوزخ کو پیدا کیا تو جبرئیل علیہ السلام کو جنت کی طرف بھیجا اور کہا اسکی طرف دیکھ اور اسکی طرف کہ جو کچھ میں نے اسمین اسکے اہلون کے واسطے تیار کیا ہے فرمایا آپ نے سو جبرئیل علیہ السلام آئے اور اسکی طرف دیکھا اور اسکی طرف کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اسمین اسکے اہلون کے واسطے تیار کیا ہے فرمایا آپ نے پھر جبرئیل علیہ السلام لوٹ کر اللہ تعالیٰ کی طرف آکر کہنے لگے پس قسم ہے عزت تیری کی جو کوئی اسکو سنے گا اسمین داخل ہو جاویگا پھر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تو وہ مشقت اور تکلیفات سے گھیری گئی پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے اسکی طرف جا اور اسکی طرف دیکھ کہ جو میں نے اسمین اسکے اہلون کے واسطے تیار کیا ہے فرمایا آپ نے پس جبرئیل علیہ السلام اسکی طرف گئے دیکھا تو وہ مشقت اور تکلیفات سے گھیری گئی ہے پھر جبرئیل علیہ السلام واپس ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف آئے اور کہنے لگے پس قسم ہے عزت تیری کی مجھے خوف ہوا ہے کہ اب اسمین کوئی بھی داخل نہین ہوگا کیونکہ اب تکلیفات اٹھا کر اسمین داخل ہونا پڑیگا اور یہ امر لوگونکو گوارا نہین ہوگا فرمایا اللہ تعالیٰ نے دوزخ کی طرف جا اور اسکی طرف دیکھ اور اسکی طرف کہ جو کچھ میں نے اسمین اسکے اہلون کے واسطے تیار کیا ہے دیکھا تو بعض اسکا بعض پر سوار ہو رہا ہے یعنے بعض بعض کو کھا رہا ہے پس جبرئیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی طرف آئے اور کہنے لگے پس قسم ہے عزت تیری کی اسکو کوئی سنکر داخل نہین ہوگا پس حکم دیا گیا تو وہ خواہشات نفسانی سے گھیری گئی پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے اسکی طرف جا تو وہ گئے اور کہنے لگے پس قسم ہے عزت تیری کی البتہ مجھے خوف ہوا ہے اب اس سے کوئی نجات نہین پائیگا سب اسی مین داخل ہونگے کیونکہ تمام لوگ خواہشات نفسانی کے پیچھے پڑینگے اور وہی اسکے باعث ہونگے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** جنت اور دوزخ کے جھگڑے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ بن سلیمان نے محمد بن عمرو سے اسنے ابی سلمہ سے اسنے ابی ہریرہ سے کہا اسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت اور دوزخ نے جھگڑا کیا سو کہا جنت نے مجھ مین ضعیف لوگ اور مسکین داخل ہونگے اور کہا دوزخ نے مجھ مین سرکش

---

[1] یعنے بہشت بدون عبادت اور پرہیزگاری کے میسر نہین اور عبادت اور تقویٰ مشقت اور تکلیف سے ہاتی ہین اور معصیت اور دنیا کے چین کا دوزخ انجام ہے ۱۲

وبينهم قالوا وهل نراه يا رسول الله قال وهل تضارون في روية القمر ليلة البدر قالوا لا يا رسول الله قال فانكم لا تضارون في رويته تلك الساعة ثم يتوارى ثم يطلع فيعرفهم نفسه ثم يقول انا ربكم فاتبعوني فيقوم المسلمون ويوضع الصراط فيمرون عليه مثل جياد الخيل والركاب وقولهم عليه سلم سلم ويبقى اهل النار فيطرح منهم فيها فوج فيقال هل امتلات فتقول هل من مزيد ثم يطرح فيها فوج فيقال هل امتلات فتقول هل من مزيد حتى اذا اوعبوا فيها وضع الرحمن قدمه فيها وازوى بعضها الى بعض ثم قال قط قالت قط قط فاذا ادخل الله تعالى اهل الجنة الجنة واهل النار النار اتى بالموت ملببا فيوقف على السور الذي بين اهل الجنة واهل النار ثم يقال يا اهل الجنة فيطلعون خائفين ثم يقال يا اهل النار فيطلعون مستبشرين يرجون الشفاعة فيقال لاهل الجنة ولاهل النار هل تعرفون هذا فيقولون هؤلاء وهؤلاء قد عرفناه هو الموت الذي وكل بنا فيضجع فيذبح ذبحا على السور ثم يقال يا اهل الجنة خلود لا موت ويا اهل النار خلود لا موت هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** سفيان بن وكيع نا ابي عن فضيل بن مرزوق عن عطية عن ابي سعيد يرفعه قال اذا كان يوم القيمة اتي بالموت كالكبش الاملح فيوقف بين الجنة والنار فيذبح وهم ينظرون فلو ان احدا مات فرحا لمات اهل الجنة ولو ان احدا مات حزنا لمات اهل النار هذا حديث حسن وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم روايات كثيرة مثل هذا ما يذكر فيه امر الرؤية ان الناس يرون ربهم وذكر القدم وما اشبه هذه الاشياء والمذهب في هذا عند اهل العلم من الائمة مثل سفيان الثوري ومالك بن انس وسفيان بن عيينة وابن المبارك ووكيع وغيرهم انهم رووا هذه الاشياء وقالوا نروي هذه الاحاديث ونؤمن بها ولا يقال كيف وهذا الذي اختاره اهل الحديث ان يرووا هذه الاشياء كما جاءت ويؤمن بها ولا تفسر ولا يتوهم ولا يقال كيف

اور وہی انکو ثابت رکھتا ہے۔ کہا صحابہ نے اور کیا ہم اسکو دیکھیں گے یا رسول اللہ۔ فرمایا آپ نے اور کیا تم چودھویں رات کے چاند کے دیکھنے میں شک کرتے ہو کہا انھوں نے کہ نہیں یا رسول اللہ فرمایا آپ نے سو تم اسکے دیدار میں بھی اس گھڑی شک نہ کروگے پھر پوشیدہ ہو جائیگا پھر جھانکے گا اور انکو اپنے آپ ظاہر کریگا پھر فرمائیگا میں تمھارا رب ہوں سو تم میرے پیچھے لگو پھر مسلمان کھڑے ہو جائینگے۔ اور پل صراط رکھا جائیگا اور لوگ اسپر مثل تیز رو گھوڑے اور اونٹ کے گذرینگے اور قول انکا اسپر یہ ہوگا سلم سلم یعنے الٰہی ہمکو سلامت رکھ سلامت رکھ۔ اور دوزخ والے باقی رہینگے سو انمیں سے ایک فوج اسمیں ڈالی جائیگی اور اس دوزخ سے کہا جائیگا کیا تو پر ہوگئی ہے وہ کہے گی ہل من مزید یعنے ہے کچھ زیادتی پھر ایک فوج اسمیں ڈالی جاویگی اور کہا جائیگا کیا تو پر ہوگئی ہے وہ کہے گی ہل من مزید یہانتک کہ جب وہ تمام اسمیں ڈالے جائینگے تو خدا تعالے اپنا قدم مبارک اسمیں رکھے گا اور بعض اسکا بعض کی طرف سمٹ جائیگا پھر پروردگار فرمائیگا کہ بس وہ کہے گی بس بس۔ پھر جب اللہ تعالی جنت والونکو جنت میں داخل کریگا اور دوزخیونکو دوزخ میں تو موت گریبان پکڑ کر لائی جائیگی اور اس دیوار پر کھڑی کی جائیگی جو بہشتیوں اور دوزخیوں کے درمیان ہے۔ پھر کہا جائیگا ای اہل جنت سو وہ ڈرتے ہوئے جھانکیں گے پھر کہا جائیگا ای اہل نار تو وہ خوشی کی حالت میں شفاعت کی امید رکھتے ہوئے جھانکیں گے پھر اہل جنت اور اہل نار سے کہا جائیگا کیا تم اسکو پہچانتے ہو تو وہ اور یہ کہیں گے ہم اسکو پہچانتے ہیں یہ وہ موت ہے جو ہمارے ساتھ موکل تھی پھر اسکو لٹایا جائیگا اور اسی دیوار پر ذبح کیا جائیگا پھر کہا جائیگا ای اہل جنت اب اسمیں ہمیشہ رہنا ہے مرنا نہیں اور ای اہل نار اب اسمیں ہمیشہ رہنا ہے مرنا نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے فضیل بن مرزوق سے اُسنے عطیہ سے اُسنے ابی سعید سے وہ اسکو مرفوع کرتا ہے کہ فرمایا آپ نے جب قیامت کا دن ہوگا تو موت کو مثل دنبہ ابلق کے لایا جائیگا اور درمیان جنت اور دوزخ کے کھڑا کیا جائیگا پھر اسکو لوگوں کے دیکھتے ہوئے ذبح کیا جائیگا سو اگر کوئی خوشی سے مرتا تو اہل جنت مرجاتے اور اگر کوئی غم سے مرتا تو دوزخی مرجاتے۔ یہ حدیث حسن ہے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بہت روایتیں مروی ہیں مثل اسکے کہ جنمیں امر دیدار الٰہی کا ذکر ہے کہ لوگ اپنے رب کو دیکھیں گے اور جنمیں کہ ذکر قدم کا ہے اور جو چیز کہ انکے مشابہ ہے۔ اور مذہب اس بارے میں اہل علم کا اماموں سے مثل سفیان ثوری اور مالک بن انس اور سفیان بن عیینہ اور ابن مبارک اور وکیع وغیرہ کا یہ ہے کہ وہ ان حدیثوں کو روایت کرتے ہیں اور کہتے ہیں یہ حدیثیں روایت کیجاویں اور ہم انکے ساتھ ایمان لاتے ہیں اور نہ کہا جاوے کہ یہ کسطرح ہے۔ اور یہی مذہب ہے کہ جسکو محدثین نے پسند کیا ہے کہ ان حدیثوں کی روایت کرتے ہیں اور کہتے ہیں یہ حدیثیں روایت کیجاویں اور تفسیر نہ کیجاوے اور نہ کہا جاوے کہ کسطرح ہیں

ھناد واحمد بن منیع قالا نا ابو معٰویۃ نا عبد الرحمٰن بن اسحٰق عن النعمان بن سعد عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ لمجتمعا للحور العین یرفعن باصوات لم یسمع الخلائق مثلہا یقلن نحن الخالدات فلا نبید ونحن الناعمات فلا نبأس ونحن الراضیات فلا نسخط طوبی لمن کان لنا وکنا لہ وفی الباب عن ابی ھریرۃ وابی سعید وانس حدیث علی حدیث غریب **باب** ما جاء فی صفۃ انہار الجنۃ **حدثنا** محمد بن بشار نا یزید بن ھارون نا الجریری عن حکیم بن معٰویۃ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی الجنۃ بحر الماء وبحر العسل وبحر اللبن وبحر الخمر ثم تشقق الانہار بعد ھذا حدیث حسن صحیح وحکیم بن معٰویۃ ھو والد بھز **حدثنا** ھناد نا ابو الاحوص عن ابی اسحٰق عن برید بن ابی مریم عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سأل اللہ الجنۃ ثلث مرات قالت الجنۃ اللھم ادخلہ الجنۃ ومن استجار من النار ثلث مرات قالت النار اللھم اجرہ من النار ھکذا روی یونس عن ابی اسحٰق ھذا الحدیث عن برید بن ابی مریم عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ وقد روی عن ابی اسحٰق عن برید بن ابی مریم عن انس بن مالک قولہ **حدثنا** ابو کریب نا وکیع عن سفیان عن ابی الیقظان عن زاذان عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ علی کثبان المسک اراہ قال یوم القیٰمۃ یغبطہم الاولون والاٰخرون رجل ینادی بالصلوٰۃ الخمس فی کل یوم ولیلۃ ورجل یؤم قوما وھم بہ راضون وعبد ادی حق اللہ وحق موالیہ ھذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا عن سفیان الثوری وابو الیقظان اسمہ عثمٰن بن عمیر

ہناد اور احمد بن منیع نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن اسحاق نے نعمان بن سعد سے اُسنے علی سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت میں حورین فراخ چشم کے واسطے ایک مقام ہے کہ وہان جمع ہوتی ہین وہ اسمین ایسی بلند آواز کرتی ہین کہ اسکے مثل خلقت نے سنا نہین کہتی ہین ہم ہمیشہ رہنے والی ہین سو ہلاک نہ ہونگی اور ہم ناز پروردہ ہین سو محتاج نہ ہونگی اور ہم راضی ہین سو غصے نہ ہونگی خوشی ہے اسکے لئے جو ہمارے لئے ہو اور ہم اسکے لئے ہون اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی سعید اور انس سے رضی اللہ عنہم۔ حدیث علی کی غریب ہے **باب** جنت کی نہرون کی صفت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے جریری نے حکیم بن معاویہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جنت مین دریا ہے پانی کا اور دریا شہد کا اور دریا دودھ کا اور دریا شراب کا پھر بعد اسکے نہرین پھٹین گی۔[1] یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور حکیم بن معاویہ وہ والد بہز کا ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے ابی اسحاق سے اُسنے برید بن ابی مریم سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی اللہ تعالی سے جنت تین بار طلب کرے تو جنت کہتی ہے الٰہی اللہ اسکو جنت مین داخل کر اور جو کوئی دوزخ سے تین بار پناہ چاہے تو دوزخ کہتی ہے الٰہی اللہ اسکو دوزخ سے پناہ دے۔ ایسا ہی روایت کیا ہے یونس نے ابی اسحاق سے اس حدیث کو اُسنے برید بن ابی مریم سے اُسنے انس سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور مروی ہے ابی اسحاق سے اُسنے روایت کی برید بن ابی مریم سے اُسنے انس بن مالک سے قول اسکا **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُسنے ابی یقظان سے اُسنے زاذان سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تین شخص مشک کے تودے پر ہونگے راوی کہتا ہے مین گمان کرتا ہون کہ آپ نے یہ لفظ بھی کہے ہین دن قیامت کے یعنے قیامت کے دن وہ مشک کے تودون پر ہونگے۔ پہلے اور پچھلے لوگ انکا غبطہ کرینگے یعنے یہ چاہین گے کہ کاشکے ہم بھی انکی طرح ہوتے۔ ایک وہ مرد جو پانچ نمازونکی اذان دے ہر دن رات مین۔ اور دوسرا وہ مرد جو قوم کی امامت کرائے حالانکہ وہ قوم اس سے راضی ہو۔ اور تیسرا وہ غلام جو حق اللہ کا اور حق اپنے مالک کا ادا کرے یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق سفیان ثوری سے اور ابو یقظان کا نام عثمان بن عمیر ہے

[1] یعنے جب جنت مین لوگ داخل ہونگے تو ان چارون دریاؤن سے نہرین پھوٹ کر ہر ایک مکان کی طرف جائین گی ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

والمتكبرون فقال للنار انت عذابي انتقم بك ممن شئت وقال للجنة انت رحمتي ارحم بك من شئت هذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء مالادنى اهل الجنة من الكرامة **حدثنا** سويد بن نصر نا ابن المبارك نا رشدين بن سعد ثني عمرو بن الحارث عن دراج عن ابي الهيثم عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ادنى اهل الجنة الذي له ثمانون الف خادم واثنتان وسبعون زوجة وتنصب له قبة من لؤلؤ وزبرجد وياقوت كما بين الجابية الى صنعاء وبهذا الاسناد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من مات من اهل الجنة من صغير اوكبير يردون بني ثلاثين في الجنة لايزيدون عليها ابدا وكذلك اهل النار وبهذا الاسناد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان عليهم التيجان ان ادنى لؤلؤة منها لتضئ مابين المشرق والمغرب هذا حديث غريب لانعرفه الامن حديث رشدين بن سعد **حدثنا** ابوبكر محمد بن بشار نا معاذ بن هشام ثني ابي عن عامر الاحول عن ابي الصديق الناجي عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المؤمن اذا اشتهى الولد في الجنة كان حمله ووضعه وسنه في ساعة كما يشتهي هذا حديث حسن غريب وقد اختلف اهل العلم في هذا فقال بعضهم في الجنة جماع ولايكون ولد هكذا يروى عن طاؤس ومجاهد وابراهيم النخعي وقال محمد قال اسحق بن ابراهيم في حديث النبي صلى الله عليه وسلم اذا اشتهى المؤمن الولد في الجنة كان في ساعة كما يشتهي ولكن لايشتهي قال محمد وقد روى عن ابي رزين العقيلي عن النبي صلى الله عليه وسلم ان اهل الجنة لايكون لهم فيها ولد وابو صديق الناجي اسمه بكر بن عمرو ويقال بكر بن قيس **باب** ماجاء في كلام الحور العين **حدثنا**

اور متکبر داخل ہونگے پس اللہ تعالی نے دوزخ سے کہا تو میرا عذاب ہے میں تیرے ساتھ جس شخص سے چاہوں انتقام لوں اور جنت سے کہا تو میری رحمت ہے تیرے ساتھ جسکو چاہوں رحمت کروں[1]۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ جو کچھ کمتر درجہ والے بہشتی کے واسطے عزت ہے **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے رشدین بن سعد نے کہا حدیث کی مجھے عمرو بن حارث نے دراج سے اُسنے ابی الہیثم سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کمتر اہل جنت کا مرتبہ میں وہ شخص ہوگا کہ جسکے لئے اسی ہزار خادم اور بہتر بیویاں ہونگی۔ اور اسکے واسطے خیمہ موتی اور زبرجد اور یاقوت سے اسقدر کھڑا کیا جائیگا جسقدر کہ فاصلہ الجابیہ سے صنعا تک ہے (الجابیہ شام میں شہر ہے اور صنعا یمن میں) اور ساتھ اس اسناد کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے جو کوئی جنتی چھوٹا یا بڑا مرتا ہے تو وہ جنت میں تیس برس کا ہوکر داخل ہوگا اسپر کبھی وہ زیادہ نہیں ہونگے اور ایسا ہی دوزخیوں کا حال ہے اور ساتھ اسی اسناد کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے کہ اُنپر ایسے تاج ہونگے کہ کمتر درجہ کا موتی اُنمیں سے مابین مشرق اور مغرب کو روشن کردیتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق رشدین بن سعد سے **حدیث** کی ہمسے ابوبکر یعنے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن ہشام نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے عامر احول سے اُسنے ابی صدیق ناجی سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مؤمن جب جنت میں اولاد کی خواہش کریگا تو حمل اسکا اور جننا اسکا اور سن اسکا (جو کہ جنتیوں کے لئے ہوگا) ایک ساعت میں ہوگا جیسا کہ وہ خواہش کریگا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور اہل علم نے اسمیں اختلاف کیا ہے سو کہا بعض نے جنت میں جماع ہوگا اور اولاد نہ ہوگی۔ ایسا ہی مروی ہے طاؤس اور مجاہد اور ابراہیم نخعی سے اور کہا محمد نے کہ کہا[2] اسحاق بن ابراہیم نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث میں کہ (مؤمن جب جنت میں اولاد کی خواہش کریگا تو اولاد ایک ساعت میں ہوجائیگی جیسا کہ وہ خواہش کریگا) لیکن وہ خواہش نہیں کریگا۔ کہا محمد نے اور مروی ہے بواسطہ ابی رزین عقیلی کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ اہل جنت کے واسطے جنت میں اولاد نہ ہوگی۔ اور ابو صدیق ناجی کا نام بکر بن عمرو ہے اور کہا گیا ہے بکر بن قیس۔ **باب** حورعین فراخ چشم کے کلام کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے

[1] یعنے یہ کام میری مشیت اور میرے اختیار میں ہے ایک کو میں نے سبب رحمت کا بنادیا اور دوسرے کو سبب عذاب کا میں جسطرح چاہوں کروں میرے کام میں کوئی علت نہیں اٹھا سکتا تمہارے یہ جھگڑے بیفائدہ ہیں ۱۲

[2] اسحاق بن ابراہیم نے کہا ہے کہ حضرت نے جو فرمایا ہے کہ مؤمن جب جنت میں اولاد کی خواہش کریگا تو اسکی خواہش کے موافق فی الفور اولاد ہوجائیگی اس سے مراد یہ ہے کہ بالفرض اگر اسکی خواہش

ورجل كان في سرية فلقي العدو فهزموا فاقبل بصدره حتى يقتل او يفتح له والثلاثة الذين يبغضهم الله الشيخ الزاني والفقير المختال والغني الظلوم حدثنا محمود بن غيلان نا النضر بن شميل عن شعبة نحوه هذا حديث صحيح وهكذا روى شيبان عن منصور نحو هذا وهذا اصح من حديث ابي بكر بن عياش بسم الله الرحمن الرحيم **ابواب صفة جهنم** عن رسول الله صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء في صفة النار **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن انا عمر بن حفص بن غياث نا ابي عن العلاء بن خالد الكاهلي عن شقيق عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يؤتى بجهنم يومئذ لها سبعون الف زمام مع كل زمام سبعون الف ملك يجرونها قال عبد الله بن عبد الرحمن والثوري لا يرفعه **حدثنا** عبد بن حميد نا عبد الملك بن عمرو ابو عامر العقدي عن سفيان عن العلاء بن خالد بهذا الاسناد نحوه ولم يرفعه **حدثنا** عبد الله بن معوية الجمحي نا عبد العزيز بن مسلم عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج عنق من النار يوم القيمة له عينان تبصران واذنان تسمعان ولسان ينطق يقول اني وكلت بثلاثة بكل جبار عنيد وبكل من دعا مع الله الها آخر وبالمصورين هذا حديث حسن صحيح غريب **باب** ما جاء في صفة قعر جهنم **حدثنا** عبد بن حميد نا حسين بن علي الجعفي عن فضيل بن عياض عن هشام بن حسان عن الحسن قال قال عتبة بن غزوان على منبرنا هذا امير البصرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الصخرة العظيمة لتلقى من شفير جهنم فتهوي فيها سبعين عاما ما تفضي الى قرارها قال وكان عمر يقول اكثروا ذكر النار فان حرها شديد وان قعرها بعيد وان مقامعها حديد لا نعرف للحسن سماعا عن عتبة بن غزوان وانما قدم عتبة بن غزوان البصرة في زمن عمر وولد الحسن

اور تیسرا وہ مرد جو لشکر میں تھا اور دشمن سے ملا سو اسکے ساتھی بھاگ گئے اور اُسنے اپنے سینے کو سامنے رکھا یہاں تک کہ شہید ہوا یا اسکے لیے فتح ہوئی اور تین وہ شخص کہ جنسے اللہ تعالیٰ بغض رکھتا ہے وہ ایک تو وہ ہے جو بوڑھا ہوکر زنا کرے دوسرا فقیر ہوکر تکبر کرے تیسرا دولتمند ہوکر ظلم کرے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے نضر بن شمیل نے شعبہ سے مثل اسکے یہ حدیث صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کی ہے شیبان نے منصور سے مثل اسکے اور یہ صحیح ہے حدیث ابی بکر بن عیاش سے بسم اللہ الرحمن الرحیم **ابواب** دوزخ کے بیان میں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں **باب** دوزخ کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا خبر دی ہمکو عمر بن حفص بن غیاث نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے علاء بن خالد کاہلی سے اُسنے شقیق سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسدن دوزخ کو اس حالت میں لایا جاویگا کہ اسکو ستر ہزار لگام ہونگی ہر ایک لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہونگے وہ اسکو کھینچتے ہونگے کہا عبد اللہ بن عبد الرحمن نے ثوری اسکو مرفوع نہیں کرتا **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الملک بن عمرو یعنے ابو عامر عقدی نے سفیان سے اُسنے علاء بن خالد سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے اور اُسنے اسکو مرفوع نہیں کیا **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن معاویہ جمحی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن مسلم نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن ایک گردن دوزخ سے نکلے گی اسکی دو آنکھیں ہونگی دیکھتی ہوئی اور دو کان سنتے ہوئے اور زبان بولتی ہوئی وہ کہے گی میں تین شخصوں کی موکل ہوئی ہوں ایک ہر ایک جبار سرکش کی دوسرا ہر وہ شخص کہ جسنے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور کسی معبود کو پکارا ہو تیسرے مصوروں کی یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **باب** دوزخ کے قعر کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے حسین بن علی جعفی نے فضیل بن عیاض سے اُسنے ہشام بن حسان سے اُسنے حسن سے کہا اُسنے کہ کہا عتبہ بن غزوان نے بصرہ کے اس منبر پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اگر بڑا پتھر دوزخ کے کنارے سے ڈالا جائے اور وہ ستر برس نیچے چلا جاوے تو بھی اسکے قرار کی جگہ کو نہیں پہونچا کہا راوی نے اور حضرت عمر کہتے تھے دوزخ کو بہت یاد کیا کرو کیونکہ اسکی گرمی بہت سخت ہے اور قعر اسکا دور ہے اور چابک اسکے لوہے کے ہیں ہم نہیں پہچانتے حسن کا سماع عتبہ بن غزوان سے ہوا اور عتبہ بن غزوان تو بصرہ میں حضرت عمر کے زمانہ میں آیا ہے اور حسن اسوقت پیدا ہوا ہے

ویقال ابن قیس **حدثنا** ابو کریب نا یحیی بن ادم عن ابی بکر بن عیاش عن الاعمش عن منصور عن ربعی عن عبد اللہ
بن مسعود یرفعہ قال ثلثۃ یحبھم اللہ عزوجل رجل قام من اللیل یتلو کتاب اللہ ورجل تصدق صدقۃ بیمینہ
یخفیھا قال اراہ من شمالہ ورجل کان فی سریۃ فانھزم اصحابہ فاستقبل العدو ھذا حدیث غریب غیر محفوظ والصحیح
ما روی شعبۃ وغیرہ عن منصور عن ربعی بن حراش عن زید بن ظبیان عن ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر
بن عیاش کثیر الغلط **حدثنا** ابو سعید الاشج نا عقبۃ بن خالد نا عبید اللہ بن عمر عن خبیب بن عبد الرحمٰن
عن جدہ حفص بن عاصم عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک الفرات یحسر عن کنز من
الذھب فمن حضرہ فلا یأخذ منہ شیئا ھذا حدیث صحیح **حدثنا** ابو سعید الاشج نا عقبۃ بن خالد نا عبید اللہ
بن عمر عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ الا انہ قال یحسر عن جبل من ذھب
ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن بشار ومحمد بن المثنی قالا ثنا محمد بن جعفر نا شعبۃ عن منصور بن المعتمر
قال سمعت ربعی بن حراش یحدث عن زید بن ظبیان رفعہ الی ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلثۃ یحبھم اللہ
وثلثۃ یبغضھم اللہ فاما الذین یحبھم اللہ فرجل اتی قوما فسألھم باللہ ولم یسألھم لقرابۃ بینہ وبینھم فمنعوہ فتخلف رجل باعیانھم فاعطاہ
سرا لا یعلم بعطیتہ الا اللہ والذی اعطاہ وقوم ساروا لیلتھم حتی اذا کان النوم احب الیھم مما یعدل بہ فوضعوا رؤسھم قام یتملقنی ویتلوا ایاتی

اور کہا گیا ہے ابن قیس **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن آدم نے ابی بکر بن عیاش سے اُسنے اعمش
سے اُسنے منصور سے اُسنے ربعی سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے وہ اسکو مرفوع کرتا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے تین شخص ہین انکو
اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے ایک وہ مرد جو رات کو کھڑا ہو کر یعنے تہجد میں اللہ کی کتاب پڑھتا ہے۔ اور دوسرا وہ کہ جسنے داہنے ہاتھ
سے صدقہ دیا چھپاتا ہے اسکو (راوی کہتا ہے مین گمان کرتا ہون کہ آپ نے کہا ہے) بائین ہاتھ سے یعنے بائین ہاتھ سے چھپا کر دیتا ہے
چہ جائیکہ کوئی دوسرا آدمی اسپر مطلع ہو۔ تیسرا وہ مرد جو لشکر مین ہو اور اسکے اصحاب بھاگ جائین اور وہ دشمن کے سامنے ہو۔
یہ حدیث غریب ہے محفوظ نہین۔ اور صحیح وہ ہے جو شعبہ وغیرہ نے منصور سے روایت کی ہے اُسنے ربعی بن حراش سے اُسنے زید بن ظبیان
سے اُسنے ابی ذر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ اور ابو بکر بن عیاش بہت غلطی کرتا ہے **حدیث** کی ہمسے ابو سعید اشج
نے کہا حدیث کی ہمسے عقبہ بن خالد نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن عمر نے خبیب بن عبد الرحمٰن سے اُسنے اپنے دادا حفص
بن عاصم سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جلدی ہے کہ فرات سونے کے خزانون سے
ظاہر ہو گا سو جو کوئی اسکے پاس ہو تو چاہیے کہ اس سے کچھ نہ پکڑے[1]۔ یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابو سعید اشج نے
کہا حدیث کی ہمسے عقبہ بن خالد نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن عمر نے ابی الزناد سے اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ سے
اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے مگر اُسنے یہ کہا ہے ظاہر ہو گا پہاڑ سونے سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی
ہمسے محمد بن بشار اور محمد بن مثنی نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے منصور بن معتمر سے
کہا سنا مین نے ربعی بن حراش سے کہ حدیث کرتا تھا زید بن ظبیان سے وہ اسکو ابو ذر کی طرف مرفوع کرتا تھا اُسنے روایت
کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے تین شخص ہین انکو اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے اور تین شخص ہین اُنسے اللہ تعالیٰ بغض
رکھتا ہے لیکن وہ لوگ کہ جنکو اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے سو ایک تو وہ شخص ہے کہ ایک مرد ایک قوم کے پاس آیا سو اُسنے اُنسے
اللہ کے نام کا کچھ مانگا اور اُسنے اُنسے بسبب قرابت کے نہین مانگا جو درمیان اسکے اور انکے تھی پس اُنھون نے اسکو
منع کیا یعنے کچھ نہ دیا پھر ایک شخص انہین سے نکلا اور اسکو اسطرح سے کچھ پوشیدہ دیا کہ اسکے دینے کو سوائے اللہ کے اور اس شخص کے
کہ جسکو اُسنے دیا ہے کوئی نہین جانتا۔ اور دوسرے وہ قوم کہ رات کو انھون نے سفر کیا یہانتک کہ جب نیند انکو زیادہ پسند ہوئی اس
سے کہ جو اسکا مقابلہ کر سکتی ہے تو انھون نے سر رکھدیا یعنے سو گئے اور ایک مرد کھڑا ہو کر مجھسے دعائین مانگنے لگا اور میری آیتین پڑھنے لگا۔

[1] کیونکہ اپنے آپ کو ہلاکت مین ڈالنا ہے اسلئے کہ خلقت بہت اسپر گر پڑے گی اور ایک دوسرے کو مار کر مر جائیگی چنانچہ مسلم مین آیا ہے کہ ایکسو مین سے ایک بچیگا ۱۲

فاذا قربہ الی وجھہ سقطت فروۃ وجھہ فیہ ھٰذا حدیث لا نعرفہ الا من حدیث رشدین بن سعد ورشدین قد تکلم فیہ من قبل حفظہ **حدثنا** سوید بن نصر نا ابن المبارک نا سعید بن یزید عن ابی السمح عن ابن حجیرۃ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الحمیم لیصب علی رؤسھم فینفذ الحمیم حتی یخلص الی جوفہ فیسلت ما فی جوفہ حتی یمرق من قدمیہ وھو الصھر ثم یعاد کما کان ابن حجیرۃ ھو عبد الرحمٰن بن حجیرۃ المصری ھٰذا حدیث حسن غریب صحیح **حدثنا** سوید بن نصر نا عبد اللہ بن المبارک نا صفوان بن عمرو عن عبید اللہ بن بسر عن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ ویسقی من ماء صدید یتجرعہ قال یقرب الی فیہ فیکرھہ فاذا ادنی منہ شوی وجھہ ووقعت فروۃ رأسہ فاذا شربہ قطع امعاءہ حتی یخرج عن دبرہ یقول اللہ تبارک وتعالی وسقوا ماء حمیما فقطع امعاءھم ویقول وان یستغیثوا یغاثوا بماء کالمھل یشوی الوجوہ بئس الشراب وساءت مرتفقا ھٰذا حدیث غریب ھکذا قال محمد بن اسمٰعیل عن عبید اللہ بن بسر ولا یعرف عبید اللہ بن بسر الا فی ھٰذا الحدیث وقد روی صفوان بن عمرو عن عبد اللہ بن بسر صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیر ھٰذا الحدیث وعبد اللہ بن بسر لہ اخ قد سمع من النبی صلی اللہ علیہ وسلم واختہ قد سمعت من النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعبید اللہ بن بسر الذی روی عنہ صفوان بن عمرو حدیث ابی امامۃ لعلہ ان یکون اخا عبد اللہ بن بسر **حدثنا** سوید بن نصر نا عبد اللہ نا رشدین بن سعد نی عمرو بن الحارث عن دراج عن ابی الھیثم عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کالمھل قال کعکر الزیت فاذا قرب الیہ سقطت فروۃ وجھہ فیہ وبھٰذا الاسناد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لسرادق النار اربعۃ جدر کثف کل جدار مسیرۃ اربعین سنۃ

سو جب وہ اسکو اپنے منہ کے قریب کریگا تو اسکے منہ کی کھال اسمین گر پڑیگی حدیث کو ہم نہین پہچانتے سوائے طریق رشدین بن سعد کے اور رشدین کے حق مین حافظہ کی وجہ سے کلام کیا گیا ہی **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے سعد بن یزید نے ابی السمح سے اُسنے ابن حجیرہ سے اسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے پانی گرم انکے سر پر گرایا جاویگا سو وہ پانی جاری ہوگا یہانتک کہ اُسکے پیٹ تک پہونچے گا اور کاٹ دیگا اس چیز کو جو اسکے پیٹ مین ہوگی یہانتک کہ وہ اسکے قدموں سے نکل جائیگا اسی حالت مین کہ وہ گرم ہی ہوگا پھر اسی طرح وہ پھیرا جائیگا اور ابن حجیرہ وہ عبد الرحمان بن حجیرہ مصری ہی یہ حدیث حسن غریب صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے صفوان بن عمرو نے عبید اللہ بن بسر سے اسنے ابی امامہ سے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر مین ویسقی من ماء صدید یتجرعہ یعنے وہ کافر گرم پانی پلایا جائیگا کہ اسکو گھونٹ گھونٹ پئے گا فرمایا یعنے وہ پانی اسکے منھ کی طرف کیا جائیگا پس وہ اسکو مکروہ جانیگا سو جب اسکے قریب کیا جائیگا تو وہ پانی اسکے منھ کو جلا دیگا اور اسکے منھ کی کھال گر پڑیگی پھر جب اسکو پی لیگا تو وہ اسکی آنتوں کو کاٹ دیگا یہانتک کہ وہ اسکی دبر سے نکلے گا۔ اللہ تبارک وتعالی فرماتا ہی وسقوا ماء حمیما فقطع امعاءہم یعنے وہ پانی گرم پلائے جاوینگے سو وہ انکی آنتوں کو کاٹ دیگا۔ اور فرماتا ہی پروردگار وان یستغیثوا یغاثوا بماء کالمھل یشوی الوجوہ بئس الشراب وساءت مرتفقا یعنے اگر وہ فریادرسی چاہینگے تو فریادرسی انکی ایسے پانی گرم سے ہوگی کہ جلا دیگا منھوں کو برا ہی پینا اور بری ہی جگہ نرمی کی۔ یہ حدیث غریب ہی۔ ایسا ہی کہا محمد بن اسمٰعیل نے کہ روایت کی اُسنے عبید اللہ بن بسر سے اور عبید اللہ بن بسر پہچانا نہین گیا سوائے اس حدیث کے۔ اور روایت کی ہی صفوان بن عمرو نے عبد اللہ بن بسر سے جو صاحب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی سوائے اس حدیث کے اور عبد اللہ بن بسر کا ایک بھائی ہی کہ اُسنے نبی صلعم سے سنا ہی اور بہن اُسکی نے بھی نبی صلعم سے سنا ہی۔ اور عبید اللہ بن بسر کہ جس سے صفوان بن عمرو نے حدیث ابی امامہ کی روایت کی ہی شاید وہ عبد اللہ بن بسر کا بھائی ہوگا **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمسے رشدین بن سعد نے کہا حدیث کی مجھے عمرو بن حارث نے دراج سے اُسنے ابی الہیثم سے اُسنے ابی سعید خدری سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کالمھل کی تفسیر مین فرمایا آپ نے وہ چیز مثل میل تیل کے ہی سو جب وہ اسکی طرف قریب کیجائیگی تو اُسکے منھ کی کھال اسمین گر پڑیگی اور ساتھ اسی اسناد کے ہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے دوزخ کے خیمے کی چار دیوارین ہین موٹائی ہر ایک دیوار کی چالیس برس کی مسافت ہی

لسنتین بقیتا من خلافة عمر **حدثنا** عبد بن حمید نا حسن بن موسی عن ابن لهیعة عن دراج عن ابی الهیثم عن ابی سعید
عن النبی صلی الله علیه وسلم قال الصعود جبل من نار یتصعد فیه الکافر سبعین خریفا ویهوی فیه کذلک ابدا هذا حدیث
غریب لانعرفه مرفوعا الا من حدیث ابن لهیعة **باب** ماجاء فی عظم اهل النار **حدثنا** علی بن حجر نا محمد بن عمار ثنی جدی
محمد بن عمار وصالح مولی التوأمة عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ضرس الکافر یوم القیمة مثل احد وفخذه
مثل البیضاء ومقعده من النار مسیرة ثلاث مثل الربذة قوله مثل الربذة یعنی کما بین المدینة والربذة والبیضاء جبل هذا
حدیث حسن غریب **حدثنا** ابو کریب نا مصعب بن المقدام عن فضیل بن غزوان عن ابی حازم عن ابی هریرة
رفعه قال ضرس الکافر مثل احد هذا حدیث حسن وابو حازم هو الاشجعی واسمه سلمان مولی عزة الاشجعیة **حدثنا**
هناد نا علی بن مسهر عن الفضل بن یزید عن ابی المخارق عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الکافر
لیسحب لسانه الفرسخ والفرسخین یتوطاه الناس هذا حدیث انما نعرفه من هذا الوجه والفضل بن یزید
کوفی قد روی عنه غیر واحد من الائمة وابو المخارق لیس بمعروف **حدثنا** العباس بن محمد الدوری نا
عبید الله بن موسی نا شیبان عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان غلظ
جلد الکافر اثنتان واربعون ذراعا وان ضرسه مثل احد وان مجلسه من جهنم ما بین مکة والمدینة هذا
حدیث حسن غریب صحیح من حدیث الاعمش **باب** ماجاء فی صفة شراب اهل النار **حدثنا** ابو کریب نا
رشدین بن سعد عن عمرو بن الحارث عن دراج عن ابی الهیثم عن ابی سعید عن النبی صلی الله علیه وسلم فی قوله کالمهل قال کعکر الزیت

کہ حضرت عمر کی خلافت سے دو برس باقی رہے تھے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے حسن بن موسی نے
ابن لہیعہ سے اُسنے دراج سے اُسنے ابی الہیثم سے اُسنے ابی سعید سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے صعود کہ جسکا
ذکر کلام اللہ مین آیا ہے وہ آگ کا پہاڑ ہے اسپر کافر کو ستر برس چڑھایا جاویگا اور اسیطرح اسمین گرایا جاویگا ہمیشہ یہ حدیث غریب ہے نہین
پہچانتے ہم اسکو مرفوع مگر طریق ابن لہیعہ سے **باب** اس بیان مین کہ دوزخیون کے قد بڑے ہونگے **حدیث** کی ہمسے علی بن
حجر نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عمار نے کہا حدیث کی مجھے میرے دادا محمد بن عمار نے اور صالح نے جو مولی توءمہ کا ہے انھون نے ابی ہریرہ
سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ڈاڑھ کافر کی قیامت کے دن مثل احد کے ہوگی اور چوتڑ اسکے مثل بیضاء کے اور
مقعد اسکی دوزخ مین تین رات کا فاصلہ ہوگا مثل ربذہ کے مراد اس سے یہ ہے کہ جیسا کہ مدینہ اور ربذہ مین تین رات کی مسافت ہے
ویسا ہی اسکی مقعد تین رات کے فاصلہ پر پڑی ہوگی اور بیضا ایک پہاڑ کا نام ہے (جیساکہ احد) یہ حدیث غریب ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب
نے کہا حدیث کی ہمسے مصعب بن مقدام نے فضیل بن غزوان سے اُسنے ابی حازم سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے اسکو مرفوع کیا ہے فرمایا آپنے
ڈاڑھ کافر کی مثل احد کے ہوگی۔ یہ حدیث حسن ہے اور ابو حازم وہ اشجعی ہے نام اسکا سلمان ہے مولی ہے عزہ اشجعیہ کا **حدیث** کی ہمسے ہناد نے
کہا حدیث کی ہمسے علی بن مسہر نے فضل بن یزید سے اُسنے ابی المخارق سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
بیشک کافر کی زبان کھینچی جاویگی ایک فرسنگ اور دو فرسنگ تک اسکو آدمی روندینگے اس حدیث کو ہم فقط اسی طریق سے ہی پہچانتے
ہین۔ اور فضل بن یزید کوفی ہے اس سے کئی ایک اماموں نے روایت کی ہے۔ اور ابو المخارق معروف نہین ہے **حدیث** کی ہمسے
عباس بن محمد دوری نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن موسی نے کہا حدیث کی ہمسے شیبان نے اعمش سے اُسنے ابی صالح
سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کافر کے چمڑے کی غلظت بیالیس گز ہوگی اور
ڈاڑھ اسکی مثل احد کے۔ اور جگہ بیٹھنے اسکے کی دوزخ مین مکہ سے مدینہ تک۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے طریق اعمش سے
باب دوزخیون کے پینے کی صفت مین **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے رشدین بن سعد نے
عمرو بن حارث سے اُسنے دراج سے اُسنے ابی الہیثم سے اُسنے ابی سعید سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی
تفسیر مین کالمہل فرمایا آپ نے مثل میل تیل کے ہے

ربنا اخرجنا منها فان عدنا فانا ظالمون قال فيجيبهم اخسئوا فيها ولا تكلمون قال فعند ذلك ييئسوا من كل خير وعند ذلك
يأخذون في الزفير والحسرة والويل قال عبد الله بن عبد الرحمن والناس لا يرفعون هذا الحديث قال وانما روي هذا الحديث
عن الاعمش عن شمر بن عطية عن شهر بن حوشب عن ام الدرداء عن ابي الدرداء قوله وليس بمرفوع وقطبة بن عبد العزيز
هو ثقة عند اهل الحديث **حدثنا** سويد بن نصر انا ابن المبارك عن سعيد بن يزيد ابي شجاع عن ابي السمح عن ابي الهيثم
عن ابي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال وهم فيها كالحون قال تشويه النار فتقلص شفته العليا حتى تبلغ
وسط رأسه وتسترخي شفته السفلى حتى تضرب سرته هذا حديث حسن صحيح غريب وابو الهيثم اسمه سليمان بن عمرو
بن عبد العتواري وكان يتيما في حجر ابي سعيد **حدثنا** سويد بن نصر انا عبد الله انا سعيد بن يزيد عن ابي السمح عن عيسى
بن هلال الصدفي عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو ان رصاصة مثل هذه واشار
الى مثل الجمجمة ارسلت من السماء الى الارض وهي مسيرة خمسمائة سنة لبلغت الارض قبل الليل ولو انها ارسلت من رأس
السلسلة لسارت اربعين خريفا الليل والنهار قبل ان تبلغ اصلها او قعرها هذا حديث اسناده حسن صحيح **باب**
ما جاء ان ناركم هذه جزء من سبعين جزءا من نار جهنم **حدثنا** سويد بن نصر انا عبد الله بن المبارك انا معمر عن همام
بن منبه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ناركم هذه التي يوقد بنو آدم جزء واحد من سبعين جزءا من حر جهنم قالوا
والله ان كانت لكافية يا رسول الله قال فانها فضلت بتسعة وستين جزءا كلهن مثل حرها هذا حديث حسن صحيح وهمام بن منبه
هو اخو وهب بن منبه وقد روى عنه وهب **باب** منه **حدثنا** عباس بن محمد الدوري انا عبيد الله بن موسى

اے رب ہمارے نکال ہمکو اس سے پس اگر پھر ہم عود کریں تو بیشک ہم ظالم ہیں فرمایا آپنے سو اللہ تعالیٰ انکو یہ جواب دیگا دور ہو جاؤ تم اسی ہیں اور مجھسے مت بولو
فرمایا آپنے پس اسوقت وہ ہر نیکی سے ناامید ہونگے اور اسوقت وہ واویلا اور حسرت اور ویل میں شروع ہونگے کہا عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے اور لوگ اس حدیث
کو مرفوع نہیں کرتے۔ اور مروی ہے یہ حدیث اعمش سے اُسنے روایت کی شمر بن عطیہ سے اُسنے شہر بن حوشب سے اسنے ام الدرداء سے اسنے ابی الدرداء سے قول
اسکا۔ اور مرفوع نہیں۔ اور قطبہ بن عبدالعزیز محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا خبر دی ہمکو ابن مبارک نے سعید بن
یزید ابی شجاع سے اُسنے ابی السمح سے اُسنے ابی الہیثم سے اُسنے ابی سعید خدری سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے
اس آیت کی تفسیر میں وہم فیہا کالحون یعنے وہ اسمیں ترش رو ہونگے فرمایا آپ نے جلا دیگی انکو آگ پس انکا اوپر کا ہونٹ ایسا سکڑ جائیگا
ہوگا کہ درمیان سر کو پہونچ جائیگا اور نیچے کا ہونٹ ایسا ڈھیلا ہوگا کہ ناف کو پہونچ جائیگا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ابوالہیثم
کا نام سلیمان بن عمرو بن عبد العتواری ہے اور یہ یتیم تھا ابی سعید کی گود میں **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا خبر دی ہمکو عبداللہ
نے کہا خبر دی ہمکو سعید بن یزید نے ابی السمح سے اُسنے عیسی بن ہلال صدفی سے اُسنے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہا اُسنے فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر ٹکڑا رصاص کا مثل اسکے (اور اشارت کی آپ نے طرف مثل پیالہ کے[1]) آسمان سے زمین کی طرف
بھیجا جاوے حالانکہ وہ پانسو برس کا راستہ ہے تو زمین پر رات سے پہلے پہونچ جائے۔ اور اگر وہ زنجیر (جسکا ذکر قرآن مجید میں ہے) کے اوپر سے
بھیجا جاوے تو رات دن چالیس برس چلتا رہے پہلے اس سے کہ اسکی جڑ اور قعر کو پہونچے۔ یہ ایسی حدیث ہے کہ اسناد اسکی حسن صحیح ہے
باب اس بیان میں کہ دنیا کی آگ سترواں حصہ ہے دوزخ کی آگ سے **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا خبر دی ہمکو عبداللہ
بن مبارک نے کہا خبر دی ہمکو معمر نے ہمام بن منبہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے تمہاری
یہ آگ کہ جس سے بنی آدم جلاتے ہیں سترواں حصہ ہے دوزخ کی حرارت سے کہا لوگوں نے قسم ہے اللہ کی یہی کافی تھی یا رسول اللہ فرمایا
آپ نے وہ تو ننانوے حصے اسپر زیادہ کی گئی ہے ہر ایک حصہ اسکا مثل اسکی حرارت کے ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ہمام بن منبہ وہ بھائی
وہب بن منبہ کا ہے اور اس سے وہب نے روایت کی ہے **باب** اُسی قسم سے **حدیث** کی ہمسے عباس بن محمد دوری نے کہا خبر دی ہمکو

---

[1] غرض یہ کہ پیالہ کے برابر کوئی بوجھ والی چیز آسمان سے زمین کی طرف پھینکی جاوے تو زمین پر ایک رات میں پہونچ جائے برخلاف اسکے کہ اگر وہ چیز زنجیر سے (جو دوزخ میں ہے جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے فی سلسلة ذرعها سبعون ذراعا) نیچے کو پھینکی جاوے تو چالیس برس میں بھی دوزخ کے قعر کو نہ پہونچے ۱۲

وبهذا الاسناد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لو ان دلوا من غساق يهراق في الدنيا لانتن اهل الدنيا هذا حديث انما نعرفه من حديث رشدين بن سعد وفي رشدين بن سعد مقال **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داؤد نا شعبة عن الاعمش عن مجاهد عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قرأ هذه الآية اتقوا الله حق تقاته ولا تموتن الا وانتم مسلمون قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو ان قطرة من الزقوم قطرت في دار الدنيا لافسدت على اهل الدنيا معايشهم فكيف بمن يكون طعامه هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في صفة طعام اهل النار **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن نا عاصم بن يوسف نا قطبة بن عبد العزيز عن الاعمش عن شمر بن عطية عن شهر بن حوشب عن ام الدرداء عن ابي الدرداء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يلقى على اهل النار الجوع فيعدل ما هم فيه من العذاب فيستغيثون فيغاثون بطعام من ضريع لا يسمن ولا يغني من جوع فيستغيثون بالطعام فيغاثون بطعام ذي غصة فيذكرون انهم كانوا يجيزون الغصص في الدنيا بالشراب فيستغيثون بالشراب فيدفع اليهم الحميم بكلاليب الحديد فاذا دنت من وجوههم شوت وجوههم فاذا دخلت بطونهم قطعت ما في بطونهم فيقولون ادعوا خزنة جهنم فيقولون الم تك تاتيكم رسلكم بالبينات قالوا بلى قالوا فادعوا وما دعاء الكافرين الا في ضلال قال فيقولون ادعوا مالكا فيقولون يا مالك ليقض علينا ربك قال فيجيبهم انكم ماكثون قال الاعمش نبئت ان بين دعائهم وبين اجابة مالك اياهم الف عام قال فيقولون ادعوا ربكم فلا احد خير من ربكم فيقولون ربنا غلبت علينا شقوتنا وكنا قوما ضالين

اور ساتھ اسی اسناد کے ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اگر ایک ڈول دوزخیوں کی پیپ سے زمین میں گرایا جائے تو تمام دنیا والے بودار ہو جائیں۔ اس حدیث کو ہم فقط طریق رشدین بن سعد سے ہی پہچانتے ہیں۔ اور رشدین بن سعد کے حق میں کلام ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے اعمش سے اُسنے مجاہد سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون یعنے ڈرو اللہ سے حق اسکے ڈرنیکا اور نہ مرو تم مگر تم مسلمان ہو۔ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر بالفرض ایک قطرہ تھوہڑ سے مقام دنیا میں گر پڑے تو اہل دنیا کی معیشت کی چیزوں کو خراب کر دے پس کسطرح حال ہے اُس شخص کا کہ جسکا یہ کھانا ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** دوزخیوں کے کھانے کی صفت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے عاصم بن یوسف نے کہا حدیث کی ہمسے قطبہ بن عبد العزیز نے اعمش سے اُسنے شمر بن عطیہ سے اُسنے شہر بن حوشب سے اُسنے ام الدرداء سے اُسنے ابی الدرداء سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دوزخیوں پر اسقدر بھوک ڈالی جائیگی کہ وہ اُس عذاب کے برابر ہوگی جسمیں وہ ہونگے پھر وہ فریاد رسی چاہینگے تو انکی فریاد رسی ضریع کے کھانے سے کیجائیگی کہ نہ وہ کھانا موٹا کرتا ہے اور نہ کفایت کرتا ہے بھوک سے پھر وہ فریاد رسی چاہینگے ساتھ کھانے کے سو وہ فریاد رسی کئے جاوینگے ساتھ کھانے گلے میں پھندنے والے کے پھر وہ یاد کرینگے کہ دنیا میں ہم گلے میں پھندنے والی چیزوں کو ساتھ پانی کے دفع کرتے تھے سو وہ پانی چاہینگے پس انکی طرف پانی گرم ساتھ لوہے کے کانٹوں کے دفع کیا جائیگا سو جب وہ انکے منھوں کے قریب ہوگا تو انکے منھوں کو جلا دیگا اور جب وہ اُنکے پیٹوں میں داخل ہوگا تو کاٹ ڈالیگا اس چیز کو جو اُنکے پیٹ میں ہوگی پھر وہ آپس میں کہیں گے پکارو دوزخ کے دربانوں کو سو وہ کہیں گے کیا تمہارے پاس رسول دلائل نہ لائے کہیں گے کیوں نہیں کہیں گے فرشتے پس پکارو اور نہیں پکار کافروں کی مگر بیچ گمراہی کے یعنے تمہاری پکار کا اب کوئی فائدہ نہیں پھر وہ آپس میں کہیں گے پکارو مالک کو (جو کہ تمام دربانوں کا افسر ہے) سو وہ کہیں گے اے مالک چاہیے کہ ہم پر تیرا رب موت بھیجے فرمایا آپ نے سو وہ انکو جواب دیگا کہ تم اب یہاں ہی ٹھہرنے والے ہو کہا اعمش نے مجھے خبر ملی ہے کہ درمیان انکی پکار کے اور مالک کے جواب دینے میں ہزار برس ہے یعنے ہزار برس تک پکارتے رہینگے تو مالک انکو یہ جواب دیگا کہ تم یہاں ہی ٹھہرے رہوگے فرمایا آپ نے پھر کہیں گے اپنے رب کو پکارو سو کوئی شخص تمہارے رب سے بہتر نہیں سو وہ کہیں گے اے رب ہمارے غالب ہوئی ہمپر بدبختی ہماری اور ہم قوم گمراہ تھے

۱؎ پہلے پہل دوزخی تمام دربانوں کو پکاریںگے کہ شاید انکے وسیلے سے عذاب رفع ہو جب انسے ناامید ہونگے تو انکے افسر مالک کو پکاریںگے جب اس سے بھی ناامید ہونگے تو پروردگار کو پکاریںگے جب اس سے بھی ناامید ہونگے تو پھر

عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یقول اللہ اخرجوا من النار من ذکرنی یوما او خافنی فی مقام ھذا حدیث حسن غریب **حدثنا** ھناد نا ابو معویۃ عن الاعمش عن ابراھیم عن عبیدۃ السلمانی عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعرف اٰخر اھل النار خروجا رجل یخرج منھا زحفا فیقول یارب قد اخذ الناس المنازل قال فیقال لہ انطلق الی الجنۃ فادخل الجنۃ قال فیذھب لیدخل فیجد الناس قد اخذوا المنازل فیرجع فیقول یارب قد اخذ الناس المنازل قال فیقال لہ اتذکر الزمان الذی کنت فیہ فیقول نعم فیقال لہ تمن قال فیتمنی فیقال لہ فان لک الذی تمنیت وعشرۃ اضعاف الدنیا قال فیقول اتسخر بی وانت الملک قال فلقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضحک حتی بدت نواجذہ ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ھناد نا ابو معویۃ عن الاعمش عن المعرور بن سوید عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعرف اٰخر اھل النار خروجا من النار واٰخر اھل الجنۃ دخولا الجنۃ یؤتی برجل فیقول سلوا عن صغار ذنوبہ واخبؤا کبارھا فیقال لہ عملت کذا وکذا یوم کذا وکذا عملت کذا وکذا یوم کذا وکذا قال فیقال لہ فان لک مکان کل سیئۃ حسنۃ قال فیقول یارب لقد عملت اشیاء ما اراھا ھھنا قال فلقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضحک حتی بدت نواجذہ ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ھناد نا ابو معویۃ عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعذب ناس من اھل التوحید فی النار حتی یکونوا فیھا حمما ثم تدرکھم الرحمۃ فیخرجون ویطرحون علی ابواب الجنۃ قال

اسنے انس سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے فرمائیگا اللہ تعالیٰ نکالو آگ سے اسکو کہ جسنے مجھے ایکدن بھی یاد کیا ہو یا کسی جگہ میں مجھسے ڈرا ہو یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے عبیدہ سلمانی سے اُسنے عبداللہ بن مسعود سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ میں پہچانتا ہوں دوزخیوں میں سے جو سب سے پیچھے دوزخ سے نکلے گا وہ ایسا مرد ہوگا کہ گھٹنوں کے بل گھسٹتا ہوا نکلے گا پس کہے گا اے رب میرے لوگوں نے تو مقام لے لئے ہیں فرمایا آپ نے سو اس سے کہا جائیگا بہشت کی طرف چل اور بہشت میں داخل ہو فرمایا آپ نے وہ داخل ہونیکے واسطے جائیگا پس پائیگا کہ لوگوں نے تمام جگہ پکڑلی ہے سو وہ لوٹ آئیگا اور کہے گا اے رب میرے لوگوں نے تو تمام مقام لیلیا ہے فرمایا آپ نے پس اس سے کہا جائیگا کیا تو یاد رکھتا ہے اس زمانے کو کہ جسمیں تو تھا سو وہ کہے گا کہ ہاں سو اس سے کہا جائیگا کہ مانگ فرمایا آپ نے سو وہ اپنی خواہش کے موافق مانگے گا پھر اس سے کہا جائیگا پس تیرے واسطے ہے جو تو نے خواہش کی ہے اور دس گنے دنیا کے فرمایا آپ نے سو وہ کہے گا کیا تو مجھسے ٹھٹھا کرتا ہے حالانکہ تو بادشاہ ہے کہا راوی نے سو میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ہنس پڑے یہانتک کہ آپ کے دانت مبارک ظاہر ہوگئے؎ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے معرور بن سوید سے اُسنے ابی ذر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ میں پہچانتا ہوں دوزخیوں میں سے جو سب سے پیچھے دوزخ سے نکلے گا اور بہشتیوں میں سے جو سب سے پیچھے بہشت میں داخل ہوگا۔ ایک مرد لایا جائیگا سو پروردگار فرمائیگا سوال کرو اس سے اسکے چھوٹے گناہوں کی بابت اور چھپاؤ اسکے کبیرے گناہ سو انکو سو اس سے کہا جائیگا تو نے فلاں فلاں کام فلاں فلاں دن میں کیا ہے اور فلاں فلاں کام فلاں فلاں دن میں فرمایا آپ نے پس اس سے کہا جائیگا سو تیرے واسطے ہر برائی کے بدلے نیکی ہے فرمایا آپ نے سو وہ کہے گا اے رب میرے میں نے تو ایسے عمل کئے ہیں کہ میں انکو اس جگہ نہیں دیکھتا کہا راوی نے پس میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ مسکرائے یہانتک کہ آپ کے دانت مبارک ظاہر ہوئے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابی سفیان سے اُسنے جابر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل توحید کو دوزخ میں عذاب دیا جائیگا یہانتک کہ وہ اسمیں کوئلہ ہو جائینگے پھر انکو رحمت پہونچ جائیگی سو وہ نکالے جائینگے اور جنت کے دروازوں پر ڈالے جائینگے فرمایا آپنے

؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر مسلمان گناہ کے سبب دوزخ میں پڑیگا لیکن آخر کو نجات ہوگی اور معلوم ہوا کہ جنت کی وسعت بے حد بے حساب ہے آدمی کے خیال میں نہیں آسکتی ۱۲

عبید اللہ بن موسی انا شیبان عن فراس عن عطیۃ عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نارکم ھذہ جزء من سبعین جزأ من نار جہنم لکل جزء منہا حرہا ھذا حدیث حسن غریب من حدیث ابی سعید **حدثنا** عباس بن محمد الدوری البغدادی نا یحیی بن ابی بکیر نا شریک عن عاصم عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اوقد علی النار الف سنۃ حتی احمرت ثم اوقد علیہا الف سنۃ حتی ابیضت ثم اوقد علیہا الف سنۃ حتی اسودت فہی سوداء مظلمۃ **حدثنا** سوید بن نصر انا عبد اللہ عن شریک عن عاصم عن ابی صالح او رجل اخر عن ابی ہریرۃ نحوہ ولم یرفعہ وحدیث ابی ہریرۃ فی ھذا موقوف اصح ولا اعلم احدا رفعہ غیر یحیی بن ابی بکیر عن شریک **باب** ماجاء ان للنار نفسین وماذکر من یخرج من النار من اہل التوحید **حدثنا** محمد بن عمر بن الولید الکندی الکوفی نا المفضل بن صالح عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشتکت النار الی ربہا وقالت اکل بعضی بعضا فجعل لہا نفسین نفسا فی الشتاء ونفسا فی الصیف فاما نفسہا فی الشتاء فزمہریر واما نفسہا فی الصیف فسموم ھذا حدیث حسن صحیح وقد روی عن ابی ہریرۃ من غیر وجہ والمفضل بن صالح لیس عند اہل الحدیث بذاک الحافظ **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داؤد نا شعبۃ وہشام عن قتادۃ عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال ہشام یخرج من النار وقال شعبۃ اخرجوا من النار من قال لا الہ الا اللہ وکان فی قلبہ من الخیر ما یزن شعیرۃ اخرجوا من النار من قال لا الہ الا اللہ وکان فی قلبہ من الخیر مایزن برۃ اخرجوا من النار من قال لا الہ الا اللہ وکان فی قلبہ مایزن ذرۃ وقال شعبۃ مایزن ذرۃ مخففۃ وفی الباب عن جابر وعمران بن حصین ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن رافع نا ابو داؤد عن مبارک بن فضالۃ عن عبید اللہ بن ابی بکر بن انس

عبید اللہ بن موسی نے کہا خبر دی ہمکو شیبان نے فراس سے اُسنے عطیہ سے اُسنے ابی سعید سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے تمھاری یہ آگ یعنے دنیا کی سترھواں حصہ ہے دوزخ کی آگ سے اسکے ہر ایک جزکے واسطے اسکی حرارت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے طریق ابی سعید سے **حدیث** کی ہمسے عباس بن محمد دوری بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن ابی بکیر نے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے عاصم سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے دوزخ میں ہزار سال آگ جلائی گئی یہانتک کہ وہ سرخ ہوگئی پھر اسپر ہزار سال آگ جلائی گئی یہانتک کہ وہ سفید ہوگئی پھر اسپر ہزار سال آگ جلائی گئی یہانتک کہ وہ سیاہ ہوگئی سو وہ اب نہایت سیاہ ہے **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ نے شریک سے اُسنے عاصم سے اُسنے ابی صالح سے یا کسی اور مرد سے اُسنے ابی ہریرہ سے مثل اسکے اور اسکو مرفوع نہیں کیا۔ اور حدیث ابو ہریرہ کی اس باب میں موقوف ہی صحیح ہے اور میں نہیں جانتا کہ کسی نے اسکو مرفوع کیا ہے سوائے یحیی بن ابی بکیر کے جو راوی ہے شریک سے۔ **باب** اس بیان میں کہ آگ کیواسطے دو سانس ہیں اور اس بیان میں کہ جو کوئی اہل توحید میں سے آگ سے نکالا جاویگا۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن عمر بن ولید کندی کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے مفضل بن صالح نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آگ نے اپنے رب کے پاس شکوہ کیا اور کہا کہ میرے بعض نے بعض کو کھالیا ہے پس اللہ تعالی نے اسکے واسطے دو سانس مقرر کئے ایک سانس سرما میں اور دوسرا سانس گرمی میں پس اسکا وہ سانس جو سردی میں ہے وہ زمہریر ہے اور اسکا وہ سانس جو گرما میں ہے وہ گرمی ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور ابو ہریرہ سے اور وجہ سے بھی مروی ہے۔ اور مفضل بن صالح محدثین کے نزدیک حافظ نہیں ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ اور ہشام نے انھوں نے قتادہ سے اُسنے انس سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہا ہشام نے نکلے گا آگ سے اور کہا شعبہ نے نکالو آگ سے اس شخص کو جو کہے لا الہ الا اللہ اور اسکے دل میں ایمان جو کے برابر ہو نکالو آگ سے اس شخص کو جو کہے لا الہ الا اللہ اور اسکے دل میں گیہوں کے برابر ایمان ہو نکالو اس شخص کو جو کہے لا الہ الا اللہ اور اسکے دل میں ذرہ کے برابر ایمان ہو۔ اور کہا شعبہ نے اور اسکے دل میں جوار کے برابر ایمان ہو۔ اور اس باب میں روایت ہے جابر اور عمران بن حصین سے رضی اللہ عنہما یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن رافع نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے مبارک بن فضالہ سے اُسنے عبید اللہ بن ابی بکر بن انس سے

ما رأیت مثل النار نام هاربها ولا مثل الجنة نام طالبها هذا حديث انما نعرفه من حديث يحيى بن عبيد الله ويحيى بن عبيد الله ضعيف عند اهل الحديث تكلم فيه شعبة **باب** ما جاء ان اكثر اهل النار النساء **حدثنا** احمد بن منيع نا اسمعيل بن ابراهيم نا ايوب عن ابی رجاء العطاردی قال سمعت ابن عباس يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اطلعت فی الجنة فرأيت اكثر اهلها الفقراء واطلعت فی النار فرأيت اكثر اهلها النساء **حدثنا** محمد بن بشار نا ابن ابی عدی ومحمد بن جعفر وعبد الوهاب قالوا نا عوف عن ابی رجاء العطاردی عن عمران بن حصين قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اطلعت فی النار فرأيت اكثر اهلها النساء واطلعت فی الجنة فرأيت اكثر اهلها الفقراء هذا حديث حسن صحيح هكذا يقول عوف عن ابی رجاء عن عمران بن حصين ويقول ايوب عن ابی رجاء عن ابن عباس وكلا الاسنادين ليس فيهما مقال ويحتمل ان يكون ابو رجاء سمع منهما جميعا وقد روى غير عوف ايضا هذا الحديث عن ابی رجاء عن عمران بن حصين **باب حدثنا** محمود بن غيلان نا وهب بن جرير عن شعبة عن ابی اسحق عن النعمان بن بشير ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان اهون اهل النار عذابا رجل فی اخمص قدميه جمرتان يغلی منهما دماغه هذا حديث حسن صحيح وفی الباب عن ابی هريرة وعباس بن عبد المطلب وابی سعيد **باب حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو نعيم نا سفيان عن معبد بن خالد قال سمعت حارثة بن وهب الخزاعی يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الا اخبركم باهل الجنة كل ضعيف متضعف لو اقسم على الله لابره الا اخبركم باهل النار كل عتل جواظ متكبر

میں نے کوئی چیز مثل آگ کے نہیں دیکھی کہ اس سے بھاگنے والا سو رہا ہو اور نہ مثل جنت کے کہ اسکا طالب سو رہا ہو۔ اس حدیث کو ہم فقط طریق یحیی بن عبید اللہ سے ہی پہچانتے ہیں اور یحیی بن عبید اللہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہے اسکے حق میں شعبہ نے کلام کیا ہے **باب** اس بیان میں کہ زیادہ دوزخ میں عورتیں ہونگی **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابراہیم نے کہا حدیث کی ہمسے ایوب نے ابی رجاء عطاردی سے کہا سنا میں نے ابن عباس سے کہ کہتا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جھانکا میں نے جنت میں سو میں نے دیکھا اکثر اہل اسکے فقیر لوگ۔ اور جھانکا میں نے آگ میں سو دیکھا میں نے اکثر اہل اسکی عورتیں **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی عدی اور محمد بن جعفر اور عبد الوہاب نے کہا انھوں نے حدیث کی ہمسے عوف نے ابی رجاء عطاردی سے اُسنے عمران بن حصین سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جھانکا میں نے دوزخ میں سو دیکھا میں نے اکثر اہل اسکی عورتیں اور جھانکا میں نے جنت میں سو دیکھا میں نے اکثر اہل اسکے فقیر۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ایسا ہی کہتا ہے عوف بواسطہ ابی رجاء کے عمران بن حصین سے اور اسیطرح کہتا ہے ایوب بواسطہ ابی رجاء کے ابن عباس سے۔ اور ان دونوں سندوں میں کلام نہیں ہے اور احتمال ہے کہ دونوں سے اکٹھا سنا ہو۔ اور غیر عوف نے بھی یہ حدیث بواسطہ ابی رجاء کے عمران بن حصین سے روایت کی ہے **باب حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وہب بن جریر نے شعبہ سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے نعمان بن بشیر سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخیوں میں کمتر عذاب والا وہ مرد ہوگا کہ جسکے پانوں تلے ملووں میں آگ کے دو چنگارے ہونگے جنسے اسکا بھیجا اُبلے گا ہانڈی کی طرح۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور عباس بن عبد المطلب اور ابی سعید سے رضی اللہ عنہم۔ **باب حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو نعیم نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے معبد بن خالد سے کہا سنا میں نے حارثہ بن وہب خزاعی سے کہ کہتا سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے ہاں میں تمکو بہشتی لوگ بتلاؤں جو بیچارے غریب ہیں لوگوں کی نظروں میں حقیر اگر وہ خدا کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو خدا انکی قسم کو سچا کر دیوے۔ ہاں میں تمکو بتلاؤں دوزخی لوگ جو سرکش حرام خور گھمنڈ والے ہیں

لہ الٰہی تیری پناہ دوزخ کا کمتر اور ہلکا عذاب ایسا ہے کہ جس سے دماغ ہانڈی کیطرح جوش کریگا سخت عذاب کیسا ہوگا اور مراد اس حدیث سے یہ ہے کہ یہ شخص ابو طالب ہے جسنے آنحضرت کو پرورش کیا تھا جیسا کہ بخاری میں آیا ہے کہ لوگوں نے آپ سے سوال کیا کہ ابو طالب نے آپکی بہ محبت کی ہے اسکو آپ سے کیا فائدہ پہونچیگا فرمایا آپ نے اگر وہ میری پرورش نہ کرتا تو دوزخ کے گڑھے میں ہوتا بالفعل اسکو آگ کی دو جوتیاں پہنائی جائینگی جس سے اسکا دماغ ابلے گا ہانڈی کی طرح ۱۲ لہ یعنے بہشت غریب بیچارو مسلمانوں کا مقام ہے اور دوزخ بدخلق شکم پرور والدار کا مکان ہے جو بہشت کا طالب دوزخ سے ڈرتا ہے وہ غریبی اختیار کرے ظالم نہ بنے اور جو بہشت کی پرواہ نہ رکھے اور دوزخ سے

فیرش علیھما اھل الجنۃ الماء فینبتون کما ینبت الغثاء فی حمالۃ السیل ثم یدخلون الجنۃ ھٰذا حدیث حسن صحیح قد روی من غیر وجہ عن جابر **حدثنا** سلمۃ بن شبیب نا عبد الرزاق نا معمر عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یخرج من النار من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من الایمان قال ابو سعید فمن شک فلیقرأ ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** سوید بن نصر انا ابن المبارک نا رشدین بن سعد قال ثنی ابن انعم عن ابی عثمٰن انہ حدثہ عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان رجلین ممن دخلا النار اشتد صیاحھما فقال الرب تبارک وتعالی اخرجوھما فلما اخرجا قال لھما لای شیء اشتد صیاحکما قالا فعلنا ذلک لترحمنا قال رحمتی لکما ان تنطلقا فتلقیا انفسکما حیث کنتما من النار فینطلقان فیلقی احدھما نفسہ فیجعلھا علیہ بردا وسلاما ویقوم الاٰخر فلا یلقی نفسہ فیقول لہ الرب تبارک وتعالی ما منعک ان تلقی نفسک کما القی صاحبک فیقول یارب انی لارجو ان لا تعیدنی فیھا بعد ما اخرجتنی فیقول لہ الرب تبارک وتعالی لک رجاءک فیدخلان الجنۃ جمیعا برحمۃ اللہ اسناد ھٰذا الحدیث ضعیف لانہ عن رشدین بن سعد ورشدین بن سعد ھو ضعیف عند اھل الحدیث عن ابن انعم وھو الافریقی والافریقی ضعیف عند اھل الحدیث **حدثنا** محمد بن بشار نا یحیی بن سعید نا الحسن بن ذکوان عن ابی رجاء العطاردی عن عمران بن حصین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیخرجن قوم من امتی من النار بشفاعتی یسمون الجھنمیین ھٰذا حدیث حسن صحیح وابو رجاء العطاردی اسمہ عمران بن تیم ویقال ابن ملحان **حدثنا** سوید بن نصر انا ابن المبارک عن یحیی بن عبید اللہ عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پس اہل جنت انپر پانی ڈالینگے سو اُگینگے جیسا کہ اُگتا ہے دانہ کوڑے سے والا رو کے کوڑے سے پھر جنت مین داخل ہونگے یہ حدیث حسن صحیح ہے کئی وجہ سے جابر سے مروی ہے **حدیث** کی ہمسے سلمہ بن شبیب نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زید بن اسلم سے اُسنے عطاء بن یسار سے اُسنے ابی سعید خدری سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکلیگا آگ سے وہ شخص کہ جسکے دل مین ذرہ کے برابر ایمان ہوگا کہا ابو سعید نے سو جس کسی کو شک ہو تو چاہیے کہ یہ آیت پڑھے ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ یعنے اللہ تعالی ذرہ کے برابر بھی ظلم نہین کرتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا خبر دی ہمکو ابن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے رشدین بن سعد نے کہا حدیث کی مجھے ابن انعم نے ابی عثمان سے یہ کہ حدیث کی اُسنے اسکو ابی ہریرہ سے اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے دو آدمیونکا رونا پیٹنا اُن لوگونسے کہ دوزخ مین داخل ہونگے بہت سخت ہوگا پس رب تبارک وتعالی فرمائیگا کہ نکالو ان دونونکو سو جب وہ نکالے جاوینگے تو اللہ تعالی اُنسے فرمائیگا کسلئے تمہارا رونا چلانا بہت سخت تھا وہ کہینگے ہمنے یہ کام اسلئے کیا ہے کہ تو ہمپر رحمت کرے فرمائیگا پروردگار رحمت میری تمہارے لئے اسوقت ہے کہ اگر تم چلو اور اپنی جانونکو ڈالدو جہانکہ تم پہلے تھے آگ سے سو وہ چلینگے پس ایک تو اُنمین سے اپنی جان کو اسمین ڈالدیگا سو اللہ تعالی اس آگ کو اسپر ٹھنڈک اور سلامت کردیگا اور دوسرا کھڑا رہیگا اور وہ اپنی جان کو نہ ڈالیگا پس رب تبارک وتعالی اس سے کہے گا کس چیز نے تجھے اپنی جان کے ڈالنے سے منع کیا جیسا کہ تیرے ساتھی نے ڈالی تھی وہ کہے گا اے رب میرے مین امید کرتا ہون کہ تو مجھے بعد نکالنے کے پھر اسمین واپس نہ کریگا پس رب تبارک وتعالی اس سے کہے گا تیرے واسطے تیری امید ہے یعنے تیری امید کا پھل تجھے مل جائیگا پس وہ دونون اللہ کی رحمت سے جنت مین اکٹھا داخل ہونگے اسناد اس حدیث کی ضعیف ہے اسلئے کہ رشدین بن سعد سے ہے اور رشدین بن سعد محدثین کے نزدیک ضعیف ہے وہ روایت کرتا ہے ابن انعم سے اور وہ افریقی ہے اور افریقی بھی محدثین کے نزدیک ضعیف ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے حسن بن ذکوان نے ابی رجاء عطاردی سے اُسنے عمران بن حصین سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے البتہ ایک قوم میری امت مین سے میری شفاعت سے نکلے گی نام انکا جہنمیین ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو رجاء عطاردی کا نام عمران بن تیم ہے اور کہا گیا ہے ابن ملحان **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا خبر دی ہمکو ابن مبارک نے یحیی بن عبید اللہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

باب ما جاء امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الٰہ الا اللہ ویقیموا الصلوٰۃ **حدثنا** سعید بن یعقوب الطالقانی نا ابن المبارک نا حمید الطویل عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یشھدوا ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ وان یستقبلوا قبلتنا ویأکلوا ذبیحتنا وان یصلوا صلاتنا فاذا فعلوا ذلک حرمت علینا دماءھم واموالھم الا بحقھا لھم ما للمسلمین وعلیھم ما علی المسلمین وفی الباب عن معاذ بن جبل وابی ھریرۃ ھٰذا حدیث حسن صحیح غریب من ھٰذا الوجہ وقد رواہ یحیی بن ایوب عن حمید عن انس نحوہ **باب** ما جاء بنی الاسلام علی خمس **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینۃ عن سعیر بن الخمس التمیمی عن حبیب بن ابی ثابت عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی الاسلام علی خمس شھادۃ ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ وصوم رمضان وحج البیت وفی الباب عن جریر بن عبد اللہ ھٰذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجہ عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو ھٰذا وسعیر بن الخمس ثقۃ عند اھل الحدیث **حدثنا** ابو کریب نا وکیع عن حنظلۃ بن ابی سفیان الجمحی عن عکرمۃ بن خالد المخزومی عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ ھٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی وصف جبرئیل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم الایمان والاسلام **حدثنا** ابو عمار الحسین بن حریث الخزاعی نا وکیع عن کھمس بن الحسن عن عبد اللہ بن بریدۃ عن یحیی بن یعمر قال اول من تکلم فی القدر معبد الجھنی قال خرجت انا وحمید بن عبد الرحمٰن الحمیری حتی اتینا المدینۃ فقلنا لو لقینا رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسالناہ عما احدث ھٰؤلاء القوم فلقیناہ یعنی عبد اللہ بن عمر وھو خارج من المسجد قال فاکتنفتہ انا وصاحبی فقلت یا ابا عبد الرحمٰن ان قوما یقرءون القرآن

باب اس بیان میں کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ لوگوں سے لڑوں یہانتک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہیں اور نماز کو قائم کریں **حدیث** کی ہمسے سعید بن یعقوب طالقانی نے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے حمید طویل نے انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم ہوا ہے کہ لوگوں سے لڑوں یہانتک کہ گواہی دیں اس بات کی کہ نہیں کوئی لائق عبادت کے سوائے اللہ کے اور یہ کہ محمد اسکا بندہ ہے اور رسول اسکا اور یہ کہ قبلے کی طرف مُنھ کریں اور ہمارے ذبیحہ کو کھائیں اور یہ کہ ہماری طرح نماز پڑھیں سو جب اُنھوں نے یہ کرلیا تو ہمپر انکی جانیں اور مال حرام ہوگئے مگر ساتھ حق تلفی دین کے۔ واسطے انکے وہ فائدہ ہے جو واسطے تمام مسلمانوں کے ہے اور انکے ذمے وہ حق ہے جو تمام مسلمانوں پر ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے معاذ بن جبل اور ابی ہریرہ سے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اس طریق سے۔ اور روایت کیا ہے اسکو یحییٰ بن ایوب نے حمید سے اُسنے انس سے مثل اسکے **باب** اس بیان میں کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے سعیر بن خمس تیمی سے اُسنے حبیب بن ابی ثابت سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بنیاد اسلام کی پانچ چیزوں پر ہے شہادت اس بات پر کہ اللہ کے سوائے کوئی لائق عبادت کے نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کا رسول ہے۔ اور نماز کے قائم کرنے پر اور زکوٰۃ کے دینے پر اور رمضان کے روزوں پر اور بیت اللہ کے حج پر۔ اور اس باب میں روایت ہے جریر بن عبد اللہ سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور غیر اس وجہ سے بھی بواسطہ ابن عمر کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے مروی ہے۔ اور سعیر بن خمس محدثین کے نزدیک ثقہ ہے۔ **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے حنظلہ بن ابی سفیان جمحی سے اُسنے عکرمہ بن خالد مخزومی سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ جو جبرئیل علیہ السلام نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایمان اور اسلام کے وصف بیان کئے ہیں **حدیث** کی ہمسے ابو عمار یعنے حسین بن حریث خزاعی نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے کہمس بن حسن سے اُسنے عبد اللہ بن بریدہ سے اُسنے یحییٰ بن یعمر سے کہا اُسنے سب سے پہلے جسنے تقدیر کے بارے میں کلام کیا ہے وہ معبد جہنی ہے کہا اُسنے میں اور حمید بن عبد الرحمٰن حمیری نکلے یہانتک کہ ہم مدینہ میں آئے پس ہمنے کہا کہ اگر ہم کسی ایسے مرد سے ملاقات کریں جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہو اور اُس سے اس بات کی بابت دریافت کریں کہ جو اس قوم نے نئی بات نکالی ہے (تو بہتر ہو) سو ہم عبد اللہ بن عمر سے ملے اس حالت میں کہ وہ مسجد کے باہر تھا۔ کہا اُسنے پس میں نے اور میرے ساتھی نے احاطہ کرلیا پھر میں نے کہا اے ابا عبد الرحمٰن (کنیت عبد اللہ بن عمر کی ہے) یہ قوم قرآن پڑھتی ہے

هٰذا حديث حسن صحيح **ابواب الايمان** عن رسول الله صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء امرت ان اقاتل الناس حتى يقولوا لا اله الا الله **حدثنا** هناد نا ابو معٰوية عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امرت ان اقاتل الناس حتى يقولوا لا اله الا الله فاذا قالوها عصموا مني دماءهم واموالهم الا بحقها وحسابهم على الله وفي الباب عن جابر وابي سعيد وابن عمر هٰذا حديث حسن صحيح **حدثنا** قتيبة نا الليث عن عقيل عن الزهري اخبرني عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود عن ابي هريرة قال لما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم واستخلف ابو بكر بعده كفر من كفر من العرب فقال عمر بن الخطاب لابي بكر كيف تقاتل الناس وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امرت ان اقاتل الناس حتى يقولوا لا اله الا الله ومن قال لا اله الا الله عصم مني ماله ونفسه الا بحقه وحسابه على الله فقال ابو بكر والله لاقاتلن من فرق بين الصلٰوة والزكٰوة فان الزكٰوة حق المال والله لو منعوني عقالا كانوا يؤدونه الى رسول الله صلى الله عليه وسلم لقاتلتهم على منعه فقال عمر بن الخطاب فوالله ما هو الا ان رأيت ان الله قد شرح صدر ابي بكر للقتال فعرفت انه الحق هٰذا حديث حسن صحيح وهٰكذا روى شعيب بن ابي حمزة عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابي هريرة وروى عمران القطان هٰذا الحديث عن معمر عن الزهري عن انس بن مالك عن ابي بكر وهو حديث خطاء وقد خولف عمران في روايته عن معمر

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **ابواب ایمان** کے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں **باب** اس بیان میں کہ لوگوں سے اسوقت تک جنگ کروں کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہیں **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو لوگوں سے لڑنیکا حکم ہوا ہے یہانتک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہیں سو جب انھوں نے لا الٰہ الا اللہ کہا تو انھوں نے مجھسے اپنی جان اور مال بچایا[1] مگر دین کے حق تلفی کا بدلہ باقی ہے اور اُنکا حساب اللہ کے ذمے ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے جابر اور ابی سعید اور ابن عمر سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے عقیل سے اُسنے زہری سے کہا خبر دی مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے اور حضرت ابو بکر صدیق آپکے بعد خلیفہ ہوئے تو کافر ہوا جو کافر ہوا[2] عرب سے پس کہا حضرت عمر بن خطاب نے حضرت ابو بکر سے آپ کسطرح لوگوں سے جنگ کر سکتے ہیں حالانکہ فرمایا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو لوگوں سے لڑنیکا حکم ہوا ہے یہانتک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہیں سو جسنے کہ لا الٰہ الا اللہ کہا تو اُسنے اپنا مال اور جان بچایا مگر دین کی حق تلفی کا بدلہ باقی ہے اور اسکا حساب خدا کے ذمے ہے پس کہا ابو بکر صدیق نے قسم ہے اللہ کی البتہ میں جنگ کرونگا اُس شخص سے جو درمیان نماز اور زکوٰۃ کے فرق کرے اسلئے کہ زکوٰۃ حق مال کا ہے قسم ہے اللہ کی اگر مجھے منع کرینگے رسی سے بھی کہ اسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف ادا کرتے تھے تو میں اُنسے اسکے منع کرنے پر لڑائی کرونگا پس کہا حضرت عمر بن خطاب نے سو قسم ہے اللہ کی دیکھا میں نے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکر صدیق کا سینہ لڑائی کے واسطے کھول دیا ہے پھر مجھے معلوم ہوا کہ وہی حق ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ایسا ہی روایت کی ہے شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے اُسنے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اور روایت کیا ہے عمران القطان نے اس حدیث کو معمر سے اُسنے زہری سے اُسنے انس بن مالک سے اُسنے ابی بکر سے۔ اور یہ حدیث خطا ہے اور خلاف کیا گیا ہے عمران اپنی روایت میں معمر سے

[1] یعنے جب آدمی مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا تو اسکی جان اور مال اپنا اسلام ہے لیکن اگر ناحق خون کریگا تو مارا جاویگا یا مال کا ضامن ہوگا تو اس سے مال لیا جاویگا اور اگر ڈر و خوف سے مسلمان ہوا اور دل میں کافر رہا تو اس سے خدا حساب کریگا دلوں کے حال دریافت کرنیکا حکم قاضی اور حاکم کو نہیں ۱۲ [2] بعد آنحضرت کے وہ آدمی کہ جنپر مرتد کا اطلاق آیا ہے دو قسم کے ہو گئے تھے ایک تو وہ تھے جو بالکل منکر ہو کر مسیلمہ کذاب وغیرہ سے مل گئے اور دوسرے وہ لوگ تھے جو ایمان سے تو مرتد نہ ہوئے تھے مگر اُنھوں نے فرضیت زکوٰۃ کا انکار کیا اور کہا کہ یہ خاص حق آنحضرت کا تھا جب وہ فوت ہو گئے تو یہ حق بھی جاتا رہا جب حضرت ابو بکر نے ان دونوں گروہ سے لڑائی کا ارادہ کیا تو حضرت عمر نے دوسرے قسم کے گروہ کے بارے میں کہا کہ اُنسے لڑنا کیونکر درست ہے حالانکہ یہ لا الٰہ الا اللہ کہتے ہیں حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ جیسے نماز حق ہے بدن کا ویسا ہی زکوٰۃ حق ہے مال کا جیسا کہ نماز کے منکر سے لڑائی کرنی درست ہے ویسا ہی زکوٰۃ کے منکر سے پس اسی پر تمام صحابہ حضرت ابو بکر کی رائے کے متفق ہوئے اس سے ثابت ہوا کہ اب جو کوئی کسی رکن ایمان کا منکر ہوگا تو وہ بالاجماع کافر ہے اور یہ جو حضرت ابو بکر نے فرمایا ہے کہ اگر مجھے منع کرینگے رسی سے بھی مراد اس سے یہ ہے کہ اگر ادنی

والصحیح هو عن ابن عمر عن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم **باب** ماجاء فی اضافة الفرائض الی الایمان **حدثنا**
قتیبة نا عباد بن عباد المهلبی عن ابی جمرة عن ابن عباس قال قدم وفد عبد القیس علی رسول الله صلی الله علیه وسلم
فقالوا انا هذا الحی من ربیعة ولسنا نصل الیك الا فی الشهر الحرام فمرنا بشیء ناخذه عنك وندعوا الیه من وراءنا فقال
امرکم باربع الایمان بالله ثم فسرها لهم شهادة ان لا اله الا الله وانی رسول الله واقام الصلوة وایتاء الزکوة وان تؤدوا
خمس ما غنمتم **حدثنا** قتیبة نا حماد بن زید عن ابی جمرة عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله هذا
حدیث حسن صحیح وابو جمرة الضبعی اسمه نصر بن عمران وقد روی شعبة عن ابی جمرة ایضا وزاد فیه اتدرون ما الایمان
شهادة ان لا اله الا الله وانی رسول الله فذکر الحدیث سمعت قتیبة بن سعید یقول ما رأیت مثل هؤلاء الفقهاء الاشراف
الاربعة مالك بن انس واللیث بن سعد وعباد بن عباد المهلبی وعبد الوهاب الثقفی قال قتیبة وکنا نرضی ان نرجع
کل یوم من عند عباد بن عباد بحدیثین وعباد بن عباد هو من ولد المهلب ابن ابی صفرة **باب** فی استکمال الایمان
والزیادة والنقصان **حدثنا** احمد بن منیع البغدادی نا اسمعیل بن علیة نا خالد الحذاء عن ابی قلابة عن عائشة
قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان من اکمل المؤمنین ایمانا احسنهم خلقا والطفهم باهله وفی الباب
عن ابی هریرة وانس بن مالك هذا حدیث حسن ولا نعرف لابی قلابة سماعا من عائشة وقد روی ابو قلابة عن عبد الله
بن یزید رضیع لعائشة عن عائشة غیر هذا الحدیث وابو قلابة اسمه عبد الله بن زید الجرمی **حدثنا**

اور صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث ابن عمر سے بواسطہ حضرت عمر کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے **باب** بیان میں اضافت فرائض کی طرف
ایمان کے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے عباد بن عباد مہلبی نے ابی جمرہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا آئے قبیلہ عبد القیس
کے قاصد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے ہم جو یہ گروہ ہیں قوم ربیعہ سے ہیں اور ہم آپ تک نہیں پہونچ سکتے مگر
حرام کے مہینوں میں سو ہمکو آپ کوئی چیز بتلائیے کہ ہم اسکو آپ سے سیکھ لیں اور ہمارے پیچھے لوگ ہیں انکو اسکی طرف بلائیں یعنے انکو اسکی
کی ہدایت کریں پس فرمایا آپ نے میں تمکو چار چیز کا حکم دیتا ہوں ایمان لانا ساتھ اللہ کے پھر آپ نے اسکی تفسیر کرکے انکو تعلیم کیا کہ ایمان
یہ ہے کہ گواہی دینی اس بات کی کہ اللہ کے سوائے کوئی لائق پرستش کے نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں دوسرا حکم قائم کرنا نماز کا تیسرا
دینا زکوٰۃ کا چوتھا غنیمت سے پانچواں حصہ ادا کرنا **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن زید نے ابی جمرہ سے اُسنے
ابن عباس سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو جمرہ ضبعی کا نام نصر بن عمران ہے۔ اور روایت کیا ہے
شعبہ نے بھی ابی جمرہ سے اور اُسنے اسمیں زیادہ کیا ہے کہ کیا تم جانتے ہو کہ ایمان کیا چیز ہے شہادت دینی اس بات کی کہ اللہ کے سوائے کوئی لائق
پرستش کے نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ پھر اُسنے اسطرح ذکر کیا سنا میں نے قتیبہ بن سعید سے کہ کہتا ہیں نے کوئی شخص مثل ان چار
فقیہوں اشراف کے نہیں دیکھا۔ مالک بن انس اور لیث بن سعد اور عباد بن عباد مہلبی اور عبدالوہاب ثقفی۔ کہا قتیبہ نے ہم راضی ہوتے تھے
اس بات پر کہ ہر روز عباد بن عباد کے پاس سے دو حدیثیں پڑھکر واپس ہوں۔ اور عباد بن عباد وہ مہلب بن ابی صفرہ کی اولاد سے ہے۔ **باب**
ایمان کے کامل کرنیمیں اور زیادتی اور نقصان میں **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع بغدادی نے کہا حدیث کی ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے کہا
حدیث کی ہم سے خالد حذاء نے ابی قلابہ سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کامل مومنوں سے ایمان میں وہ
شخص ہے جو اچھا ہے خلق میں اور بہت مہربان ہے ساتھ اپنی عیال کے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور انس بن مالک سے رضی اللہ عنہم
یہ حدیث حسن ہے اور ہم ابی قلابہ کا سماع عائشہ سے نہیں پہچانتے اور روایت کیا ہے ابو قلابہ نے عبد اللہ بن یزید سے جو رضاعی بھائی حضرت عائشہ کا ہے
اُسنے عائشہ سے غیر اس حدیث کو۔ اور ابو قلابہ کا نام عبد اللہ بن زید جرمی ہے **حدیث** کی ہم سے

۱؎ حرام کے مہینے ذوالقعدہ اور ذوالحج اور محرم اور رجب ہیں ان مہینوں میں تمام ملک عرب کے کفار لڑنا مارنا حرام جانتے تھے اور ملک میں لوٹ سے امن رہتا تھا اسی واسطے یہ لوگ کہنے لگے
کہ سوائے ان مہینوں کے ہم آپ تک نہیں پہونچ سکتے کیونکہ درمیان ہمارے اور آپ کے قوم مضر رہتی ہے اور وہ لوٹ لیتی ہے ۱۲ ؎ غرض اس سے یہ ہے کہ ابو قلابہ کا سماع حضرت عائشہ سے
ثابت نہیں ایک اور حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ابو قلابہ بواسطہ عبد اللہ بن یزید کے حضرت عائشہ سے روایت کرتا ہے بلا واسطہ ۱۲

ویتقفرون العلم ویزعمون ان لا قدر وان الامر انف قال فاذا لقیت اولئک فاخبرهم انی منهم بریء وانهم منی براء والذی یحلف به
عبد الله لو ان احدهم انفق مثل احد ذهبا ما قبل ذلک منه حتی یؤمن بالقدر خیره وشره قال ثم انشاء یحدث فقال قال
عمر بن الخطاب کنا عند رسول الله صلی الله علیه وسلم فجاء رجل شدید بیاض الثیاب شدید سواد الشعر لا یری علیه اثر السفر
ولا یعرفه منا احد حتی اتی النبی صلی الله علیه وسلم فالزق رکبته برکبته ثم قال یا محمد ما الایمان قال ان تؤمن بالله وملائکته
وکتبه ورسله والیوم الاخر والقدر خیره وشره قال فما الاسلام قال شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله واقام
الصلوة وایتاء الزکوة وحج البیت وصوم رمضان قال فما الاحسان قال ان تعبد الله کانک تراه فان لم تکن تراه فانه یراک
قال فی کل ذلک یقول له صدقت قال فتعجبنا منه یسأله ویصدقه قال فمتی الساعة قال ما المسئول عنها باعلم من السائل
قال فما امارتها قال ان تلد الامة ربتها وان تری الحفاة العراة العالة رعاء الشاء یتطاولون فی البنیان قال عمر فلقینی
النبی صلی الله علیه وسلم بعد ذلک بثلاث فقال یا عمر هل تدری من السائل ذلک جبرئیل اتاکم یعلمکم امر دینکم
حدثنا احمد بن محمد نا ابن المبارک نا کهمس بن الحسن بهذا الاسناد نحوه بمعناه **حدثنا** محمد بن المثنی نا معاذ
بن هشام عن کهمس بهذا الاسناد نحوه بمعناه وفی الباب عن طلحة بن عبید الله وانس بن مالک وابی هریرة هذا
حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجه نحو هذا وقد روی هذا الحدیث عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم

اور علم سیکھتی ہے اور کہتی ہے کہ تقدیر کچھ نہیں ہے اور امر مستانف ہے یعنی پہلے تقدیر میں کچھ ہو نہیں چکا بلکہ بعد کام کرنے لوگوں کے لکھے جاتے ہیں۔ کہا عبد اللہ بن عمر نے سو جب تو اس قوم سے ملے تو انکو خبر دیدے کہ میں اُنسے بری ہوں اور وہ مجھسے بری ہیں۔ اور جسکے ساتھ عبد اللہ قسم کھاتا ہے وہ یہ ہے کہ اگر کوئی انمیں سے احد کے برابر سونا خرچ کرے تو اس سے قبول نہ ہوگا یہاں تک کہ وہ ایمان لائے ساتھ تقدیر اچھی اور بری کے کہا اُسنے پھر عبد اللہ نے حدیث بیان کرنی شروع کی سو کہا عبد اللہ نے کہ کہا عمر بن خطاب نے کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک مرد نمودار ہوا نہایت سفید کپڑے کمال سیاہ بال والا۔ کہ اسپر کچھ سفر کا اثر نہ معلوم ہوتا تھا اور نہ ہم میں سے کوئی اسکو پہچانتا تھا یہاں تک کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اپنا زانو حضرت کے زانو سے ملایا پھر کہا اُسنے اے محمد ایمان کیا چیز ہے فرمایا آپ نے ایمان یہ ہے کہ تو مان لے اللہ کو اور اسکے فرشتوں کو اور اسکے رسولوں کو اور دن پچھلے کو یعنی قیامت کو اور تقدیر کو بھلی اسکی کو اور بُری اسکی کو کہا اُسنے اسلام کیا چیز ہے فرمایا آپ نے شہادت اس امر کی کہ اللہ کے سوائے کوئی لائق پرستش کے نہیں اور یہ کہ محمد اسکا بندہ ہے اور رسول اسکا اور قائم کرنا نماز کا اور دینا زکوٰۃ کا اور بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ کہا اُسنے احسان کیا چیز ہے فرمایا آپ نے وہ یہ ہے کہ تو اللہ کی ایسی طرح عبادت کرے جیسے کہ اسکو دیکھ رہا ہو سو اگر اسطرح کا دیکھنا تجھسے نہ ہو سکے تو یوں جان کہ وہی تجھکو دیکھتا ہے۔ کہا راوی نے وہ شخص ہر بار یہی کہتا تھا کہ آپ نے سچ کہا ہے کہا حضرت عمر نے پس ہم اس سے متعجب ہوے کہ خود ہی سوال کرتا ہے اور خود ہی اسکی تصدیق کرتا ہے یعنے خود ہی دریافت کرتا ہے اور خود جانتا بھی ہے۔ کہا اُسنے سو قیامت کب ہے فرمایا آپ نے جواب دینے والا پوچھنے والے سے اسکو زیادہ تر نہیں جانتا۔ کہا اُسنے اسکی علامتیں کیا ہیں فرمایا آپ نے یہ کہ لونڈی اپنے مالک اور مربی کو جنے[1]۔ اور یہ کہ دیکھے تو ننگے پانوں ننگے بدن محتاج بکریاں چرانے والوں کو کہ بڑائیاں مارینگے عمارت میں یعنے کمینے اور بے حقیقت لوگ دولتمند ہوں بڑی بڑی عمارتیں بناکر فخر کریں۔ کہا حضرت عمر نے پھر مجھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم بعد تین روز کے ملے اور فرمایا اے عمر تو جانتا ہے کہ وہ سائل کون تھا وہ جبرئیل علیہ السلام تھے وہ تمکو دین سکھلانے کے واسطے آئے تھے **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے کہمس بن حسن نے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے بالمعنے **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن ہشام نے کہمس سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے بالمعنے۔ اور اس باب میں روایت ہے طلحہ بن عبید اللہ اور انس بن مالک اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے یہ حدیث صحیح حسن ہے اور غیر وجہ سے بھی مثل اسکے مروی ہے اور یہ حدیث بواسطہ ابن عمر کے بھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

[1] مراد اس سے یہ ہے کہ لونڈیاں بہت ہونگی اور اولاد بمنزلہ مولی ہوگی کیونکہ اولاد حسب نسب میں مثل باپ کے ہے یا یہ کہ لونڈیاں بادشاہ سے جنینگی اور خود بمنزلہ رعایا کے ہوں لیکن مراد یہ کہ زمانہ خراب ہوجائیگا کہ اولاد والدہ کے ساتھ معاملہ سرداری کا کریگی یعنے نافرمان ہوگی ۱۲

قال احمد بن منیع فی حدیثه ان النبی صلی الله علیه وسلم سمع رجلا یعظ اخاه هٰذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن ابی هریرة **باب** ماجاء فی حرمة الصلوٰة **حدثنا** ابن ابی عمر نا عبدالله بن معاذ الصنعانی عن معمر عن عاصم بن ابی النجود عن ابی وائل عن معاذ بن جبل قال كنت مع النبی صلی الله علیه وسلم فی سفر فاصبحت یوما قریبا منه ونحن نسیر فقلت یارسول الله اخبرنی بعمل یدخلنی الجنة ویباعدنی عن النار قال لقد سالتنی عن عظیم وانه لیسیر علی من یسره الله علیه تعبد الله ولا تشرك به شیئا وتقیم الصلوٰة وتؤتی الزكوٰة وتصوم رمضان وتحج البیت ثم قال الا ادلك علی ابواب الخیر الصوم جنة والصدقة تطفی الخطیئة كما یطفی الماء النار وصلوٰة الرجل من جوف اللیل قال ثم تلی تتجافی جنوبهم عن المضاجع یدعون ربهم حتی بلغ یعملون ثم قال الا اخبرك براس الامر كله وعموده وذروة سنامه قلت بلی یارسول الله قال راس الامر الاسلام وعموده الصلوٰة وذروة سنامه الجهاد ثم قال الا اخبرك بملاك ذلك كله قلت بلی یارسول الله قال فاخذ بلسانه قال كف علیك هٰذا فقلت یانبی الله وانا المؤاخذون بما نتكلم به فقال ثكلتك امك یامعاذ وهل یكب الناس فی النار علی وجوههم او علی مناخرهم الا حصائد السنتهم هٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ابن ابی عمر نا عبدالله بن وهب عن عمرو بن الحارث عن دراج ابی السمح عن ابی الهیثم عن ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رایتم الرجل یتعاهد المسجد فاشهدوا له بالایمان فان الله یقول انما یعمر مساجد الله من امن بالله والیوم الاخر واقام الصلوٰة واتی الزكوٰة الاٰیة هٰذا حدیث حسن غریب

کہا احمد بن منیع نے اپنی حدیث میں ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو سنا کہ وہ اپنے بھائی کو نصیحت کر رہا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے **باب** نماز کی تعظیم کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن معاذ صنعانی نے معمر سے اُسنے عاصم بن ابی النجود سے اُسنے ابی وائل سے اُسنے معاذ بن جبل سے کہا اُسنے میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا سفر میں ۔ سو ایکدن میں آپ کے قریب ہوا اس حالت میں کہ چل رہے تھے پس میں نے کہا یارسول اللہ مجھے کوئی ایسا عمل بتلائیے کہ جنت میں داخل کرے ۔ اور دوزخ سے دور رکھے فرمایا آپ نے تو نے بڑے کام سے سوال کیا ہے حالانکہ وہ آسان ہے اس شخص پر کہ جسپر اللہ تعالیٰ آسان کرے ۔ اللہ کی عبادت کر اور اسکے ساتھ کسی کو شریک مت بنا اور نماز کو قائم کر اور زکوٰۃ ادا کر اور رمضان کے روزے رکھ اور بیت اللہ کا حج کر پھر فرمایا آپ نے ہاں میں تجھے نیکی کے دروازے بتلاتا ہوں روزہ ڈھال ہے یعنے گناہوں سے بچاتا ہے۔ اور صدقہ بجھاتا ہے گناہوں کو جیسے پانی بجھاتا ہے آگ کو۔ اور آدمی کی نماز پڑھنی درمیان رات کے کہا راوی نے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی تتجافی جنوبهم عن المضاجع یعنے دور رہتی ہیں کروٹیں انکی خوابگاہ سے پکارتے ہیں اپنے رب کو یہانتک کہ آپ نے یعملون تک پڑھی[1] پھر فرمایا آپ نے ہاں میں بتلاتا ہوں تجھکو تمام عملوں کا سردار اور ستون انکا اور بلندی کوہان کی میں نے کہا ہاں بتلائیے یارسول اللہ فرمایا آپ نے تمام عملوں کا سردار اسلام ہے اور ستون انکا نماز ہے اور بلندی انکی کوہان کی جہاد ہے۔ پھر فرمایا آپ نے ہاں میں تمکو خبر دیتا ہوں ساتھ ایسی چیز کے کہ جس سے سبکا استحکام ہے میں نے کہا ہاں یارسول اللہ کہا راوی نے پھر آپ نے اپنی زبان مبارک کو پکڑ کر فرمایا اسکو اوپر اپنے بند رکھ پھر میں نے کہا ای نبی اللہ کے اور کیا ہمکو مواخذہ ہوگا ساتھ اسکے کہ ہم کلام کرتے ہیں پس فرمایا آپ نے پیٹے تجھے ماں تیری ای معاذ لوگونکو منہ کے بل یا فرمایا آپ نے ناک کے بل آگ میں تو زبانوں[2] کا کاٹنا ہی ڈالیگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن وہب نے عمرو بن حارث سے اُسنے دراج یعنے ابی السمح سے اُسنے ابی الہیثم سے اُسنے ابی سعید سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھو تم کسی مرد کو کہ مسجد کی خدمت کرتا ہے تو اسکے واسطے ایمان کی شہادت دو اسلئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انما یعمر مساجد الله الخ یعنے بیشک اللہ تعالیٰ کی مسجدیں انکو وہی شخص آباد کرتا ہے جو ایمان لاتا ہے ساتھ اللہ کے اور دن پچھلے کے اور قائم کرتا ہے نماز کو اور دیتا ہے زکوٰۃ کو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے

[1] غرض آپ کی اس آیت سے یہ تھی کہ اس میری بات کی تصدیق کلام اللہ میں موجود ہے ۱۲ [2] یعنے منہ سے جو لوگ عموماً بکواس کرتے رہتے ہیں یعنے گالی گلوچ شکوے شکایت کرتے رہتے ہیں انہیں سبب سے کتنے لوگ دوزخ میں گرینگے ۱۲

ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینۃ قال ذکر ایوب السختیانی ابا قلابۃ فقال کان واللہ من الفقہاء ذوی الالباب **حدثنا** ابو عبد اللہ ھریر بن مسعر الازدی الترمذی نا عبد العزیز بن محمد عن سھیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطب الناس فوعظھم ثم قال یا معشر النساء تصدقن فانکن اکثر اھل النار فقالت امرأۃ منھن ولم ذاک یا رسول اللہ قال لکثرۃ لعنکن یعنی وکفرکن العشیر وقال ما رأیت من ناقصات عقل ودین اغلب لذوی الالباب وذوی الرأی منکن قالت امرأۃ منھن وما نقصان عقلھا ودینھا قال شھادۃ امرأتین منکن بشھادۃ رجل ونقصان دینکن الحیضۃ فتمکث احداکن الثلاث والاربع لا تصلی وفی الباب عن ابی سعید وابن عمر ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ابو کریب نا وکیع عن سفیان عن سھیل بن ابی صالح عن عبد اللہ بن دینار عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الایمان بضع وسبعون بابا فادناھا اماطۃ الاذی عن الطریق وارفعھا قول لا الہ الا اللہ ھذا حدیث حسن صحیح وھکذا روی سھیل بن ابی صالح عن عبد اللہ بن دینار عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ وروی عمارۃ بن غزیۃ ھذا الحدیث عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الایمان اربعۃ وستون بابا **حدثنا** بذلک قتیبۃ نا بکر بن مضر عن عمارۃ بن غزیۃ عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ماجاء ان الحیاء من الایمان **حدثنا** ابن ابی عمر واحمد بن منیع المعنی واحد قالا نا سفیان بن عیینۃ عن الزھری عن سالم عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر برجل وھو یعظ اخاہ فی الحیاء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحیاء من الایمان

ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا اُسنے ایوب سختیانی نے ابو قلابہ کا ذکر کیا پھر کہا قسم ہے اللہ کی وہ نہایت عقلمند فقیہوں سے تھا **حدیث** کی ہمسے ابو عبد اللہ یعنے ہریم بن مسعر ازدی ترمذی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگونکو خطبہ پڑھ کر سنایا اور انکو نصیحت کی پھر فرمایا اے گروہ عورتونکے صدقہ دو اسلئے کہ تم ہی میں سے بہت دوزخ میں جانے والی ہیں پس ایک عورت نے انہیں سے کہا اور یہ کسواسطے ہے یا رسول اللہ فرمایا آپ نے بسبب بہت لعنت کرنے تمہاری کے یعنے بسبب ناشکری کرنے خاوند کے۔ فرمایا آپنے میں نے کوئی چیز ناقص عقل اور ناقص دین نہیں دیکھی کہ تمسے زیادہ غالب ہو عقلمندوں اور داناؤں پر کہا ایک عورت نے انہیں سے ہماری عقل اور دین کا کیا نقصان ہے فرمایا آپ نے شہادت دو عورتوں کی تم میں سے ایک مرد کی شہادت کے برابر ہے اور نقصان دین تمہارے کا حیض ہے کہ ہر ایک تم میں سے تین یا چار دن ٹھہر رہتی ہے نماز نہیں پڑھتی۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید اور ابن عمر سے رضی اللہ عنہما۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُسنے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے عبد اللہ بن دینار سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایمان کے ستر اور چند دروازے ہیں[1] پس کمتر اُنمیں سے یہ ہے کہ راستہ سے پلیدی وغیرہ کا دور کرنا اور اعلیٰ تر یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ کہنا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ایسا ہی روایت کی ہے سہیل بن ابی صالح نے عبد اللہ بن دینار سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے۔ اور روایت کیا ہے عمارہ بن غزیہ نے اس حدیث کو ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے ایمان کے چونسٹھ دروازے ہیں **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے بکر بن مضر نے عمارہ بن غزیہ سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ **باب** اس بیان میں کہ حیا ایمان سے ہے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر اور احمد بن منیع نے معنے دونوں کے واحد ہیں کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے سالم سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس گذرے کہ وہ اپنے بھائی کو حیا کے بارے میں نصیحت کر رہا تھا پس فرمایا رسول اللہ صلعم نے حیا ایمان سے ہے

[1] یعنے ایمان بمنزلہ گھر کے ہے اور جتنی نیکیاں اور خوبیاں ہیں جیسے حلم صبر شجاعت سخاوت زہد قناعت شوق عبادت یہ سب اسکے دروازے ہیں اور حیا انمیں بڑا عمدہ دروازہ ہے اسواسطے کہ شرع میں حیا اس حالت کو کہتے ہیں جو گناہ سے روکے اور اگر تقصیر ہو جاوے تو بیقرار کر دے۔ اور یہ جو فرمایا کہ ایمان کے ستر اور چند دروازے ہیں مراد اس سے کثرت ہے اسواسطے کہ نیکیوں کی کچھ حد نہیں ۱۲ ۱۲ ۱۲

عن ابی قلابة عن انس بن مالک ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ثلاث من کن فیه وجد بهن طعم الایمان من کان الله ورسوله احب الیه مما سواهما وان یحب المرء لا یحبه الا لله وان یکره ان یعود فی الکفر بعد اذ انقذه الله منه کما یکره ان یقذف فی النار هذا حدیث حسن صحیح وقد رواه قتادة عن انس بن مالک عن النبی صلی الله علیه وسلم

باب لا یزنی الزانی وهو مؤمن **حدثنا** احمد بن منیع نا عبیدة بن حمید عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یزنی الزانی وهو مؤمن ولا یسرق السارق وهو مؤمن ولکن التوبة معروضة وفی الباب عن ابن عباس وعائشة وعبد الله بن ابی اوفی حدیث ابی هریرة حدیث حسن غریب صحیح من هذا الوجه وقد روی عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا زنی العبد خرج منه الایمان فکان فوق رأسه کالظلة فاذا خرج من ذلک العمل عاد الیه الایمان وروی عن ابی جعفر محمد بن علی انه قال فی هذا خروج عن الایمان الی الاسلام وقد روی من غیر وجه عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال فی الزنا والسرقة من اصاب من ذلک شیئا فاقیم علیه الحد فهو کفارة ذنبه ومن اصاب من ذلک شیئا فستره الله علیه فهو الی الله تعالی ان شاء عذبه یوم القیمة وان شاء غفر له روی ذلک علی بن ابی طالب وعبادة بن الصامت وخزیمة بن ثابت عن النبی صلی الله علیه وسلم **حدثنا** ابو عبیدة بن ابی السفر نا احمد بن عبد الله الهمدانی نا الحجاج بن محمد عن یونس بن ابی اسحق عن ابی اسحق الهمدانی عن ابی جحیفة عن علی بن ابی طالب عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من اصاب حدا فعجل عقوبته فی الدنیا

اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے انس بن مالک سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین خصلتین ہین کہ جسمین وہ ہونگی وہ ایمان کی شیرینی کا مزہ پاویگا ایک وہ شخص کہ جسکے نزدیک اللہ اور اُسکا رسولؐ تمام عالم سے زیادہ تر محبوب ہو دوسرے یہ کہ محبت کرے مرد سے اسطرح کہ نچاہتا ہو اسکو مگر خدا ہی کے واسطے یعنے محبت مین دنیا کا کچھ لگاؤ نہو تیسرے یہ کہ بُرا جانے کفر مین پھر پلٹ جانے کو بعد اسکے کہ خدا نے اسکو کفر سے نکالا جیسے اسکو برا لگتا ہے آگ مین ڈالا جانا یعنے کفر سے ایسا ڈرے جیسے آگ سے ڈرتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا ہے اسکو قتادہ نے انس بن مالک سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ **باب** زانی ایمان کی حالت مین زنا نہین کرتا **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے عبیدہ بن حمید نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زانی ایمان کی حالت مین زنا نہین کرتا۔ اور نہ چور ایمان کی حالت مین چوری کرتا ہے لیکن توبہ پیش کیجائے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابن عباس اور عائشہ اور عبد اللہ بن ابی اوفی سے رضی اللہ عنہم۔ حدیث ابی ہریرہ کی اس وجہ سے حسن غریب صحیح ہے۔ اور مروی ہے بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جب بندہ زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان نکل جاتا ہے پس گویا اسکے سر پر مثل سایہ کے ہوتا ہے پھر جب وہ بندہ اس عمل سے نکلتا ہے تو ایمان اسکی طرف پھر آتا ہے۔ اور مروی ہے ابی جعفر یعنے محمد بن علی سے کہ کہا اُسنے اس حالت مین ایمانؔ سے اسلام کی طرف نکلتا ہے۔ اور غیر اس وجہ سے مروی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے زنا اور چوری کے حق مین کہ جو کوئی انہین سے کسیکو پہونچا اور اسپر حد قائم کی گئی تو وہ حد اسکے گناہ کا کفارہ ہے۔ اور جو کوئی انہین سے کسیکو پہونچا اور اسپر اللہ تعالی نے پردہ کیا یعنے اسکا گناہ ظاہر نہ کیا تو وہ شخص اللہ تعالی کے سپرد ہے اگر چاہے تو قیامت کے دن اسکو عذاب دے اور اگر چاہے تو اسکو بخشدے۔ روایت کیا ہے اسکو علی بن ابی طالب اور عبادہ بن صامت اور خزیمہ بن ثابت نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے **حدیث** کی ہمسے ابو عبیدہ بن ابی السفر نے کہا حدیث کی ہمسے احمد بن عبد اللہ ہمدانی نے کہا حدیث کی ہمسے حجاج بن محمد نے یونس بن ابی اسحاق سے اُسنے ابی اسحاق ہمدانی سے اُسنے ابی جحیفہ سے اُسنے علی بن ابی طالب سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو کوئی شخص کسی حد کو پہونچا اور دنیا مین اسکے عذاب کی جلدی کی گئی

ۓ یعنے زانی اس حالت مین مومن نہین ہوتا بلکہ مسلم ہوتا ہے ایمان تو نام ہے دل سے یقین کرنا خدا کی وحدانیت کا اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا۔ اور اسلام نام ہے زبان سے اقرار کرنیکا چونکہ ایمان سے نکل گیا پس اسلام سے اسکی تعبیر ہوگی مترجم اگر غور کیا جاوے تو اس رائے کا عکس قریب صواب معلوم ہوتا ہے کیونکہ اسلام نام تھا ظاہری احکام کے بجالانے کا پس جب اُسنے ظاہری اطاعت کو ترک کیا تو مسلم کہاں رہا۔ ٹھیک اور درست رائے وہی ہے جو مؤلف نے خود آگے بیان کی ہے اور بخاری نے بھی کہ کوئی آدمی کبیرہ گناہ کے مرتکب ہونے سے ایمان سے خارج نہین ہوتا یا نہ یہ کہ مومن کامل نہین رہتا

باب ماجاء فی ترک الصلوٰۃ حدثنا قتیبۃ نا جریر وابو معٰویۃ عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بین الکفر والایمان ترک الصلوٰۃ حدثنا ھناد نا اسباط بن محمد عن الاعمش بھذا
الاسناد نحوہ قال بین العبد وبین الشرک او الکفر ترک الصلوٰۃ ھذا حدیث حسن صحیح وابو سفیان اسمہ طلحۃ
بن نافع حدثنا ھناد نا وکیع عن سفیان عن ابی الزبیر عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بین العبد وبین الکفر ترک الصلوٰۃ ھذا حدیث حسن صحیح وابو الزبیر اسمہ محمد بن مسلم بن تدرس حدثنا
ابو عمار الحسین بن حریث ویوسف بن عیسی قالا نا الفضل بن موسی عن الحسین بن واقد ح وثنا ابو عمار ومحمود
بن غیلان قالا نا علی بن الحسین بن واقد عن ابیہ ح وثنا محمد بن علی بن الحسن الشقیقی ومحمود بن غیلان قالا نا
علی بن الحسن بن شقیق عن الحسین بن واقد عن عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
العھد الذی بیننا وبینھم الصلوٰۃ فمن ترکھا فقد کفر وفی الباب عن انس وابن عباس ھذا حدیث حسن صحیح غریب
حدثنا قتیبۃ نا بشر بن المفضل عن الجریری عن عبد اللہ بن شقیق العقیلی قال کان اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
لا یرون شیئا من الاعمال ترکہ کفر غیر الصلوٰۃ باب حدثنا قتیبۃ نا اللیث عن ابن الھاد عن محمد بن ابراہیم
بن الحارث عن عامر بن سعد عن العباس بن عبد المطلب انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ذاق طعم الایمان
من رضی باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا ھذا حدیث حسن صحیح حدثنا ابن ابی عمر نا عبد الوھاب الثقفی عن ایوب

باب نماز کے ترک کرنیکے بیان میں حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے جریر اور ابو معاویہ نے اعمش سے
اُسنے ابی سفیان سے اُسنے جابر سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرق درمیان کفر اور ایمان کے نماز کا ترک کرنا ہے حدیث
کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے اسباط بن محمد نے اعمش سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے فرمایا آپ نے درمیان بندے اور
شرک کے یا کفر کے ترک کرنا نماز کا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو سفیان کا نام طلحہ بن نافع ہے حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا
حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُسنے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرق
درمیان بندے اور کفر کے ترک کرنا نماز کا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو الزبیر کا نام محمد بن مسلم بن تدرس ہے حدیث
کی ہمسے ابو عمار یعنے حسین بن حریث اور یوسف بن عیسی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے فضل بن موسی نے حسین بن
واقد سے ح اور حدیث کی ہمسے ابو عمار اور محمود بن غیلان نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے علی بن حسین بن واقد نے اپنے
باپ سے ح اور حدیث کی ہمسے محمد بن علی بن حسن شقیقی اور محمود بن غیلان نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے علی بن حسن
بن شقیق نے حسین بن واقد سے اُسنے عبد اللہ بن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے وہ عہد کہ درمیان ہمارے اور درمیان انکے یعنے کفار کے ہے وہ نماز ہے سو جو کوئی اُسکو ترک کریگا تو وہ کافر ہوا۔ اور اس باب
میں روایت ہے انس اور ابن عباس سے رضی اللہ عنہا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث
کی ہمسے بشر بن مفضل نے جریری سے اُسنے عبد اللہ بن شقیق عقیلی سے کہا اُسنے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کسی اعمال
کے ترک کرنے کو کفر نہ جانتے تھے سوائے نماز کے باب حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث
نے ابن الہاد سے اُسنے محمد بن ابراہیم بن حارث سے اُسنے عامر بن سعد سے اُسنے عباس بن عبد المطلب سے یہ کہ سنا اُسنے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے اُسنے ایمان کا مزہ چکھا جو راضی ہوگیا خدا کی خدائی پر[1] اور اسلام کے دین پر اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی
پیغمبری پر یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوہاب ثقفی نے ایوب سے

[1] خدا کی خدائی پر راضی ہونے کی نشانی یہ ہو کہ اسکی قضا اور قدر پر راضی رہے رنج اور تکلیف اور مصیبت میں اسکا گلہ شکوہ نہ کرے۔ اور دین اسلام پر راضی ہونے کی یہ علامت ہے کہ اسلام
کے احکام پر مضبوط ہو جائے کفر کے رسومات کے گرد نہ پھٹکے۔ اور حضرت کی پیغمبری پر راضی ہونے کی پہچان ہے کہ حضرت کی سنت پر چلے اور بدعت سے عداوت رکھے اور جسکو یہ بات حاصل
نہیں اسکو ایمان کے مزے سے خبر نہیں ۱۲

ان الدین لیارز الی الحجاز کما تارز الحیۃ الی جحرھا ولیعقلن الدین فی الحجاز معقل الاروية من رأس الجبل ان الدین بدأ غریبا ویرجع غریبا فطوبی للغرباء الذین یصلحون ما افسد الناس من بعدی من سنتی ھذا حدیث حسن **باب** فی علامۃ المنافق

حدثنا ابو حفص عمرو بن علی نا یحیی بن محمد بن قیس عن العلاء بن عبد الرحمٰن عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٰیۃ المنافق ثلاث اذا حدث کذب واذا وعد اخلف واذا ائتمن خان وھذا حدیث حسن غریب من حدیث العلاء وقد روی من غیر وجہ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفی الباب عن عبد اللہ بن مسعود وانس وجابر **حدثنا** علی بن حجر نا اسمٰعیل بن جعفر عن ابی سھیل بن مالک عن ابیہ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ وابو سھیل ھو عم مالک بن انس واسمہ نافع بن مالک بن ابی عامر الخولانی الاصبحی **حدثنا** محمود بن غیلان نا عبید اللہ بن موسی عن سفیان عن الاعمش عن عبد اللہ بن مرۃ عن مسروق عن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اربع من کن فیہ کان منافقا وان کانت فیہ خصلۃ منھن کانت فیہ خصلۃ من النفاق حتی یدعھا من اذا حدث کذب واذا وعد اخلف واذا خاصم فجر واذا عاھد غدر ھذا حدیث حسن صحیح وانما معنی ھذا عند اھل العلم نفاق العمل وانما کان نفاق التکذیب علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھکذا روی عن الحسن البصری شئی من ھذا **حدثنا** الحسن بن علی الخلال نا عبد اللہ بن نمیر عن الاعمش عن عبد اللہ بن مرۃ بھذا الاسناد نحوہ ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو عامر نا ابراھیم بن طھمان عن علی بن عبد الاعلی عن ابی النعمان عن ابی وقاص عن زید بن ارقم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وعد الرجل وینوی ان یفی بہ فلم یف بہ

بیشک دین البتہ پناہ پکڑیگا طرف حجاز کے جیسا کہ پناہ پکڑتا ہے سانپ طرف سوراخ اپنے کے۔ اور ضرور پناہ پکڑیگا دین حجاز میں مثل پناہ پکڑنے بکری کے چوٹی پہاڑ کی سے۔ بیشک دین پہلے ظاہر ہوا مسافر کی طرح پھر آخر کو مسافر ہی ہو جائیگا پس خوشی ہو جوان مسافروں کو جو اصلاح کرتے ہیں اس چیز کی جسکو لوگوں نے میرے بعد میری سنت سے خراب کر دیا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ **باب** منافق کی علامت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابو حفص بیٹے عمرو بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن محمد بن قیس نے علاء بن عبد الرحمٰن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے علامت منافق کی تین ہیں جب بات کرے جھوٹ کہے اور جب وعدہ کرے خلاف کرے اور جب امانت رکھا جاوے تو خیانت کرے۔ اور یہ حدیث طریق علاء سے حسن صحیح ہے اور کئی وجہ سے بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن مسعود اور انس اور جابر سے رضی اللہ عنہم **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن جعفر نے ابی سہیل بن مالک سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور ابو سہیل وہ مالک کا چچا ہے اور نام اسکا نافع بن مالک بن ابی عامر خولانی اصبحی ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن موسی نے سفیان سے اُسنے اعمش سے اُسنے عبد اللہ بن مرہ سے اُسنے مسروق سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے چار علامتیں جسمیں ہوں وہ منافق ہوتا ہے اور اگر اسمیں انمیں سے ایک خصلت پائی جائے تو اسمیں ایک خصلت نفاق کی ہوتی ہے یہانتک کہ اسکو ترک کرے وہ شخص کہ جب بات کرے جھوٹ کہے اور جب وعدہ کرے خلاف کرے اور جب جھگڑے تو گالی دے اور جب عہد کرے فریب کرے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور معنے اسکے عالموں کے نزدیک نفاق فی العمل کے ہیں یعنے عمل اسکے منافقوں کے ہیں حقیقی منافق نہیں۔ اور نفاق تکذیب کا تو صرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہی تھا یعنے وہ نفاق جو ظاہرا اسلام کا دعوی ہے اور باطن سے اسکی تکذیب ہے ایسا نفاق فقط آنحضرت کے زمانہ میں ہی تھا بعد اسکے نہیں۔ ایسا ہی حسن بصری سے کچھ حصہ اسکا مروی ہے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن نمیر نے اعمش سے اُسنے عبد اللہ بن مرہ سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن طہمان نے علی بن عبد الاعلی سے اُسنے ابی النعمان سے اُسنے ابی وقاص سے اُسنے زید بن ارقم سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی مرد وعدہ کرے اور نیت اسکی اسکے پورا کرنے کی ہو مگر اسکو پورا نہ کر

فالله اعدل من ان یثنی علی عبدہ العقوبۃ فی الاخرۃ ومن اصاب حدا فسترہ الله علیہ وعفی عنہ فالله اکرم من ان یعود فی شیٔ قد عفی عنہ هٰذا حدیث حسن غریب وهٰذا قول اهل العلم لا نعلم احدا اکفر احدا بالزنا والسرقۃ و شرب الخمر **باب** ماجاء المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث عن ابن عجلان عن القعقاع عن ابی صالح عن ابی هریرۃ قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ والمؤمن من امنہ الناس علی دمائهم واموالهم ویروی عن النبی صلی الله علیہ وسلم انہ سئل ای المسلمین افضل قال من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ **حدثنا** بذلک ابراهیم بن سعید الجوهری نا ابو اسامۃ عن برید بن عبد الله بن ابی بردۃ عن جدہ ابی بردۃ عن ابی موسی الاشعری ان النبی صلی الله علیہ وسلم سئل ای المسلمین افضل قال من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ هٰذا حدیث صحیح غریب من حدیث ابی موسی الاشعری عن النبی صلی الله علیہ وسلم وفی الباب عن جابر وابی موسی وعبد الله بن عمرو حدیث ابی هریرۃ حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء ان الاسلام بدأ غریبا وسیعود غریبا **حدثنا** ابو کریب نا حفص بن غیاث عن الاعمش عن ابی اسحٰق عن ابی الاحوص عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم ان الاسلام بدأ غریبا وسیعود غریبا کما بدأ فطوبی للغرباء وفی الباب عن سعد وابن عمر وجابر وانس وعبد الله بن عمرو هٰذا حدیث حسن غریب صحیح من حدیث ابن مسعود وانما نعرفہ من حدیث حفص بن غیاث عن الاعمش وابو الاحوص اسمہ عوف بن مالک بن نضلۃ الجشمی تفرد بہ حفص **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمٰن انا اسمٰعیل بن ابی اویس ثنی کثیر بن عبد الله بن عمرو بن عوف بن زید بن ملحۃ عن ابیہ عن جدہ ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال

پس اللہ تعالی بہت عادل ہے اس بات سے کہ اپنے بندے پر عذاب آخرت میں دوبارہ روا رکھے۔ اور جو کوئی کسی حد کو پہونچا اور اللہ تعالی نے اسپر پردہ کیا اور اس شے سے معاف کیا تو اللہ تعالی بہت کریم ہے اس سے کہ اعادہ کرے اس چیز میں کہ اس سے وہ معاف کر چکا ہو یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور یہی قول ہے اہل علم کا۔ ہم نہیں جانتے کہ کسی نے کسیکو زنا اور چوری اور شراب پینے سے نسبت کفر کی ہو **باب** اس بیان میں کہ مسلمان کامل وہ ہے کہ جسکی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت رہیں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن عجلان سے اُسنے قعقاع سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کامل وہ ہے کہ جسکی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت رہیں۔ اور مؤمن کامل وہ ہے کہ جس سے لوگ اپنے خون اور مال پر امن میں رہیں اور مروی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ سے کسی نے سوال کیا کون شخص مسلمانوں سے افضل ہے فرمایا آپ نے وہ شخص کہ جسکی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت رہیں یعنے زبان سے گالی گلوج نہ دے اور ہاتھ سے کسیکو مارے نہیں **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے ابراہیم بن سعید جوہری نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ سے اُسنے اپنے دادا ابی بردہ سے اُسنے ابی موسی اشعری سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کون شخص مسلمانوں سے افضل ہے فرمایا آپ نے وہ شخص کہ جسکی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت رہیں۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے طریق ابی موسی اشعری سے جو راوی ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ اور اس باب میں روایت ہے جابر اور ابی موسی اور عبد اللہ بن عمرو سے رضی اللہ عنہم حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ اسلام شروع ہوا ہے غریب اور ہو جائیگا غریب **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث نے اعمش سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے ابی الاحوص سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسلام شروع ہوا ہے غریب[1] اور ہو جائیگا غریب جیسا کہ شروع ہوا تھا پس خوشخبری ہے واسطے غریبوں کے۔ اور اس باب میں روایت ہے سعد اور ابن عمر اور جابر اور انس اور عبد اللہ بن عمرو سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث طریق ابن مسعود سے حسن غریب صحیح ہے۔ اور ہم فقط اسکو طریق حفص بن غیاث سے ہی پہچانتے ہیں جو روایت کرتا ہے اعمش سے اور ابو الاحوص کا نام عوف بن مالک بن نضلہ جشمی ہے متفرد ہوا ہے ساتھ اسکے حفص **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا خبر دی ہمکو اسمٰعیل بن ابی اویس نے کہا حدیث کی مجھے کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف بن زید بن ملحہ نے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یہ کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا

[1] مطلب یہ کہ اسلام پہلے پہل بہت کم تھا کوئی اسکا یار و مددگار نہ تھا جیسے مسافر کو سفر میں کوئی نہیں پوچھتا پھر ہوتے ہوتے اسلام تمام عالم میں پھیلا سو حضرت نے فرمایا کہ آخر کو قیامت کے قریب اسلام پھر کم ہو جاویگا جیسے کہ

لکم فیہ خیر الاحدثتکموہ الاحدیث واحد وساحد ثکموہ الیوم وقد احیط بنفسی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
من شہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ حرم اللہ علیہ النار وفی الباب عن ابی بکر وعمر وعثمان وعلی وطلحۃ وجابر وابن عمرو
زید بن خالد والصنابحی ہو عبد الرحمن بن عسیلۃ ابو عبد اللہ ھذا حدیث حسن صحیح غریب من ھذا الوجہ
وقد روی عن الزہری انہ سئل عن قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ فقال انما کان ھذا فی اول
الاسلام قبل نزول الفرائض والامر والنہی ووجہ ھذا الحدیث عند بعض اہل العلم ان اہل التوحید سیدخلون الجنۃ و
ان عذبوا فی النار بذنوبہم فانہم لا یخلدون فی النار وقد روی عن ابن مسعود وابی ذر وعمران بن حصین وجابر بن عبد اللہ
وابن عباس وابی سعید الخدری وانس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال سیخرج قوم من النار من اہل التوحید ویدخلون
الجنۃ وھکذا روی عن سعید بن جبیر وابراھیم النخعی وغیر واحد من التابعین فی تفسیر ھذہ الآیۃ ربما یود الذین کفروا
لو کانوا مسلمین قالوا اذا اخرج اہل التوحید من النار وادخلوا الجنۃ یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین **حدثنا** سوید
بن نصر انا ابن المبارک عن لیث بن سعد ثنی عامر بن یحیی عن ابی عبد الرحمن المعافری ثم الحبلی قال سمعت عبد اللہ بن عمرو بن
العاص یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ سیخلص رجلا من امتی علی رؤس الخلائق یوم القیٰمۃ فینشر
علیہ تسعۃ وتسعین سجلا کل سجل مثل مد البصر ثم یقول اتنکر من ھذا شیئا اظلمک کتبتی الحافظون فیقول لا یا رب فیقول
افلک عذر فیقول لا یا رب فیقول بلی ان لک عندنا حسنۃ وانہ لا ظلم علیک الیوم فیخرج بطاقۃ فیہا اشہد ان لا الہ الا
اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ فیقول احضر وزنک فیقول یا رب ما ھذہ البطاقۃ مع ھذہ السجلات

جسمیں تمہارے واسطے اسمیں بھلائی ہے وہ تو میں نے تم سے بیان کر دی ہے مگر ایک حدیث اور وہ میں آج تم سے بیان کر دونگا اور احاطہ کیا گیا
ہے ساتھ نفس میرے کے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جو کوئی گواہی دے اس بات کی کہ نہیں کوئی لائق پرستش کے
سوائے اللہ کے اور یہ کہ محمد رسول اللہ کا ہے تو اللہ تعالی اسپر آگ کو حرام کر دیتا ہے۔اور اس باب میں روایت ہے ابی بکر اور عمر اور عثمان
اور علی اور طلحہ اور جابر اور ابن عمر اور زید بن خالد اور صنابحی سے اور یہ عبد الرحمن بن عسیلہ یعنے ابو عبد اللہ ہے رضی اللہ عنہم۔یہ حدیث
اس وجہ سے حسن صحیح غریب ہے۔اور مروی ہے زہری سے کہ اس سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے بابت سوال ہوا کہ جسنے
کہا لا الہ الا اللہ وہ جنت میں داخل ہوگا پس کہا اُسنے یہ بات تو ابتدا اسلام میں تھی فرائض اور امر اور نہی کے نزول سے پہلے۔اور توجیہ
بعض اہل علم کے نزدیک اس حدیث کی یہ ہے کہ اہل توحید جنت میں داخل ہونگے اگرچہ آگ میں موافق اپنے گناہوں کے عذاب دیے
جاوینگے سو وہ آگ میں ہمیشہ نہیں رہینگے۔اور مروی ہے ابن مسعود اور ابی ذر اور عمران بن حصین اور جابر بن عبد اللہ اور ابن عباس اور
ابی سعید خدری اور انس سے انھوں نے روایت کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ ایک قوم اہل توحید کی دوزخ سے
نکالی جاویگی اور جنت میں داخل ہوگی۔اور ایسا ہی مروی ہے سعید بن جبیر اور ابراہیم نخعی اور کئی ایک تابعین سے اس آیت کی تفسیر میں
ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین یعنے بہت وقت دوست رکھیں گے وہ لوگ کہ کافر ہوے کاشکے ہوتے مسلمان کہا انھوں نے
جب اہل توحید دوزخ سے نکالے جاوینگے اور جنت میں داخل ہونگے تو اسوقت دوست رکھیں گے وہ لوگ کہ کافر ہوے کاشکے
ہوتے مسلمان **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا خبر دی ہمکو ابن مبارک نے لیث بن سعد سے کہا حدیث کی مجھے عامر بن
یحیی نے ابی عبد الرحمن معافری پھر حبلی سے کہا اُسنے سنا میں نے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے کہ کہتا سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرماتے بیشک اللہ تعالی قیامت کے دن میری امت میں سے تمام خلقت کے سرپر ایک مرد کو علیحدہ کریگا اور اسکے آگے ننانوے
ورق کھولیگا ہر ایک ورق مثل درازی نظر کے ہوگا پھر فرماویگا کیا اس سے کسی بات کا تو انکار کرتا ہے کیا میرے نگہبان کاتبوں نے یعنے
کراما کاتبین نے تجھپر ظلم کیا ہے وہ کہے گا نہیں اے رب میرے پھر فرمایگا کیا تیرے لئے کوئی عذر ہے وہ کہے گا کہ نہیں اے رب میرے۔پھر اللہ تعالی
فرمایگا ہاں تیرے واسطے ہمارے پاس ایک نیکی ہے اور بیشک تجھپر آج کے دن کوئی ظلم نہیں ہے پھر ایک رقعہ نکالا جایگا اسمیں یہ ہوگا اشہد ان
لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ پس پروردگار فرمایگا اپنے وزن کے پاس حاضر ہو وہ کہے گا اے رب میرے یہ رقعہ ان ورقوں کے ساتھ کیا قدر رکھتا ہے

فلا جناح علیه هذا حدیث غریب ولیس اسناده بالقوی علی بن عبد الاعلیٰ ثقة وابو النعمان مجهول وابو وقاص مجهول
باب ما جاء سباب المسلم فسوق **حدثنا** محمد بن عبد الله بن بزیع نا عبد الحکیم بن منصور الواسطی عن عبد الملك
بن عمیر عن عبد الرحمن بن عبد الله بن مسعود عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قتال المسلم اخاه کفر وسبابه فسوق
وفی الباب عن سعد وعبد الله بن مغفل حدیث ابن مسعود حدیث حسن صحیح وقد روی عن عبد الله بن مسعود
من غیر وجه **حدثنا** محمود بن غیلان نا وکیع عن سفیان عن زبید عن ابی وائل عن عبد الله بن مسعود قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم سباب المسلم فسوق وقتاله کفر هذا حدیث حسن صحیح **باب** فی من رمی اخاه بکفر
حدثنا احمد بن منیع نا اسحٰق بن یوسف الازرق عن هشام الدستوائی عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی قلابة عن ثابت بن الضحاك
عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لیس علی العبد نذر فیما لا یملك ولاعن المؤمن کقاتله ومن قذف مؤمنا بکفر فهو کقاتله و
من قتل نفسه بشیء عذبه الله بما قتل به نفسه یوم القیٰمة وفی الباب عن ابی ذر وابن عمر هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا**
قتیبة عن مالك بن انس عن عبد الله بن دینار عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ایما رجل قال لاخیه کافر
فقد باء بها احدهما هذا حدیث حسن صحیح **باب** فیمن یموت وهو یشهد ان لا اله الا الله **حدثنا** قتیبة
نا اللیث عن ابن عجلان عن محمد بن یحیی بن حبان عن ابن محیریز عن الصنابحی عن عبادة بن الصامت انه قال دخلت
علیه وهو فی الموت فبکیت فقال مهلا لم تبکی فوالله لان استشهدت لاشهدن لك ولان شفعت لاشفعن لك ولان
استطعت لانفعنك ثم قال والله ما من حدیث سمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم

تو اسپر کچھ گناہ نہیں ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اسکی قوی نہیں ہے۔ علی بن عبد الاعلیٰ ثقہ ہے۔ اور ابو النعمان مجہول ہے اور ابو وقاص
بھی مجہول ہے **باب** اس بیان میں کہ مسلمان کو گالیں دینا فسق ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد اللہ بن بزیع نے کہا حدیث کی
ہمسے عبد الحکیم بن منصور واسطی نے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن مسعود سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگ کرنا مسلمان کا اپنے بھائی سے کفر ہے اور گالیں دینا اسکو فسق ہے۔ اور اس باب میں روایت
ہے سعد اور عبد اللہ بن مغفل سے رضی اللہ عنہما۔ حدیث ابن مسعود کی حسن صحیح ہے۔ اور یہ عبد اللہ بن مسعود سے غیر وجہ سے بھی مروی ہے **حدیث**
کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُسنے زبید سے اُسنے ابی وائل سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے کہا
اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے گالیں دینا مسلمان کو فسق ہے اور جنگ کرنا اس سے کفر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب**
اس شخص کے بیان میں جو اپنے بھائی کو کفر کی نسبت کرے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے اسحاق بن یوسف
ازرق نے ہشام دستوائی سے اُسنے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے ثابت بن ضحاک سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ
فرمایا آپ نے نہیں ہے آدمی پر نذر اس چیز میں کہ جسکا وہ مالک نہیں۔ اور لعنت کرنیوالا مومن کا مثل اسکے قاتل کے ہے اور جو کوئی کسی
مومن کو کفر کی تہمت لگائے تو وہ مثل اسکے قاتل کے ہے۔ اور جو کوئی اپنی جان کو کسی چیز سے قتل کر دے تو اسکو اللہ تعالیٰ قیامت کے
دن عذاب دیگا اس چیز کے ساتھ کہ جس سے اُسنے اپنی جان کو ہلاک کیا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ذر اور ابن عمر سے یہ حدیث
حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے مالک بن انس سے اُسنے عبد اللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرمایا آپ نے جس شخص نے اپنے بھائی کو کافر کہا پس رجوع کر گیا ساتھ اسکے ایک ان دونوں کا یہ حدیث صحیح ہے **باب** اس شخص کے
بیان میں جو مرے اس حالت میں کہ گواہی دیتا ہو اس بات کی کہ نہیں کوئی لائق پرستش کے سوائے اللہ کے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے
کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن عجلان سے اُسنے محمد بن یحیی بن حبان سے اُسنے ابن محیریز سے اُسنے صنابحی سے اُسنے عبادہ بن صامت
سے یہ کہ کہا صنابحی نے میں عبادہ بن صامت پر داخل ہوا اس حالت میں کہ وہ موت میں تھا سو میں رو پڑا پس کہا اُسنے ٹھہر تو کیوں روتا
ہے سو قسم ہے اللہ کی اگر مجھسے شہادت طلب کی گئی تو میں تیرے لئے شہادت دونگا اور اگر میری شفاعت قبول کی گئی تو میں ضرور تیرے
لئے شفاعت کرونگا اور اگر مجھے طاقت ہوئی تو میں ضرور تجھے نفع دونگا پھر کہا اُسنے قسم ہے اللہ کی جو ایسی حدیث کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے سنی کہ

ولا يشركوا به شيئا قال فتدرى ما حقهم على الله اذا فعلوا ذلك قال الله ورسوله اعلم قال ان لا يعذبهم هذا حديث حسن صحيح وقد روى من غير وجه عن معاذ بن جبل **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داود انبانا شعبة عن حبيب بن ابى ثابت وعبد العزيز بن رفيع والاعمش كلهم سمعوا زيد بن وهب عن ابى ذر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اتانى جبرئيل فبشرنى انه من مات لا يشرك بالله شيئا دخل الجنة قلت وان زنى وان سرق قال نعم هذا حديث حسن صحيح وفى الباب عن ابى الدرداء

ابواب العلم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

باب اذا اراد الله بعبد خيرا فقهه فى الدين **حدثنا** على بن حجر انا اسمعيل بن جعفر اخبرنى عبد الله بن سعيد بن ابى هند عن ابيه عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من يرد الله به خيرا يفقهه فى الدين وفى الباب عن عمر وابى هريرة ومعاوية هذا حديث حسن صحيح

باب فضل طلب العلم

حدثنا محمود بن غيلان نا ابو اسامة عن الاعمش عن ابى صالح عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سلك طريقا يلتمس فيه علما سهل الله له طريقا الى الجنة هذا حديث حسن **حدثنا** نصر بن على نا خالد بن يزيد العتكى عن ابى جعفر الرازى عن الربيع بن انس عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من خرج فى طلب العلم فهو فى سبيل الله حتى يرجع هذا حديث حسن غريب ورواه بعضهم فلم يرفعه **حدثنا** محمد بن حميد الرازى نا محمد بن المعلى نا زياد بن خيثمة عن ابى داود عن عبد الله بن سخبرة عن سخبرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال من طلب العلم كان كفارة لما مضى هذا حديث ضعيف الاسناد ابو داود اسمه نفيع الاعمى يضعف فى الحديث

اور اسکے ساتھ کسیکو شریک نہ بنائیں فرمایا آپ نے پس کیا تو جانتا ہے کہ کیا ہے حق انکا یعنے بندوں کا اللہ پر جبکہ وہ یہ کریں یعنے جب وہ اللہ تعالی کے ساتھ شریک نہ کریں اور اسکی عبادت کریں تو تو جانتا ہے کہ انکا حق اللہ تعالی پر کیا ہے کہا اُسنے میں نے کہا اللہ اور رسول اسکا بہتر جانتا ہے فرمایا آپ نے یہ ہے کہ وہ انکو عذاب نہ دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہ کئی وجہ سے معاذ بن جبل سے مروی ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے حبیب بن ابی ثابت اور عبد العزیز بن رفیع اور اعمش سے ان سب نے سنا ہے زید بن وہب سے اُسنے روایت کی ابی ذر سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور مجھے اس بات کی بشارت دی کہ جو کوئی مریگا اس حالت میں کہ کسی چیز کو اسکے ساتھ شریک نہ کرتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا میں نے کہا اگرچہ زنا کرے اگرچہ چوری کرے فرمایا آپ نے ہاں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی الدرداء سے رضی اللہ عنہ

ابواب علم کے بیان میں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں

باب اس بیان میں کہ جب اللہ تعالی کسی بندے کے ساتھ نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اسکو دین میں سمجھ دیتا ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن جعفر نے کہا خبر دی مجھے عبد اللہ بن سعید بن ابی ہند نے اپنے باپ سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکے ساتھ اللہ تعالے نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اسکو دین میں سمجھ دیتا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے عمر اور ابی ہریرہ اور معاویہ سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن صحیح ہے

باب طلب علم کی فضیلت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کسی ایسے راستے میں چلا کہ جس میں وہ علم طلب کرتا ہو تو اللہ تعالی اسکے واسطے راستہ جنت کی طرف آسان کر دیتا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن یزید عتکی نے ابی جعفر رازی سے اُسنے ربیع بن انس سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی علم کی تلاش میں نکلا وہ اللہ تعالی کے راستہ میں ہے یعنے جہاد میں ہے یہاں تک کہ واپس ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور روایت کیا ہے اسکو بعض نے اور اسکو مرفوع نہیں کیا **حدیث** کی ہمسے محمد بن حمید رازی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن معلی نے کہا حدیث کی ہمسے زیاد بن خیثمہ نے ابی داؤد سے اُسنے عبد اللہ بن سخبرہ سے اُسنے سخبرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جسنے علم طلب کیا تو وہ علم اسکے ماسبق کے واسطے کفارہ ہو جاتا ہے۔ یہ حدیث ضعیف الاسناد ہے۔ ابو داؤد کا نام نفیع اعمی ہے حدیث میں ضعیف ہے

فقال فانك لا تظلم قال فتوضع السجلات فی کفة والبطاقة فی کفة فطاشت السجلات وثقلت البطاقة ولا یثقل مع اسم الله شیء هذا حدیث حسن غریب **حدثنا** قتیبة نا ابن لهیعة عن عامر بن یحیی بهذا الاسناد نحوه بمعناه والبطاقة القطعة

باب افتراق هذه الامة **حدثنا** الحسین بن حریث ابو عمار نا الفضل بن موسی عن محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال تفرقت الیهود علی احدی وسبعین فرقة او ثنتین وسبعین فرقة والنصاری مثل ذلك وتفترق امتی علی ثلاث وسبعین فرقة وفی الباب عن سعد وعبد الله بن عمرو وعوف بن مالك حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داؤد الحفری عن سفیان عن عبد الرحمٰن بن زیاد بن انعم الافریقی عن عبد الله بن یزید عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیاتین علی امتی ما اتی علی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل حتی ان کان منهم من اتی امه علانیة لکان فی امتی من یصنع ذلك وان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین وسبعین ملة وتفترق امتی علی ثلاث وسبعین ملة کلهم فی النار الا ملة واحدة قالوا من هی یا رسول الله قال ما انا علیه واصحابی هذا حدیث حسن غریب مفسر لا نعرفه مثل هذا الا من هذا الوجه **حدثنا** الحسن بن عرفة نا اسمٰعیل بن عیاش عن یحیی بن ابی عمرو السیبانی عن عبد الله بن الدیلمی قال سمعت عبد الله بن عمرو یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان الله تبارك وتعالی خلق خلقه فی ظلمة فالقی علیهم من نوره فمن اصابه من ذلك النور اهتدی ومن اخطاه ضل فلذلك اقول جف القلم علی علم الله هذا حدیث حسن **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو احمد نا سفیان عن ابی اسحٰق عن عمرو بن میمون عن معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اتدری ما حق الله علی العباد فقلت الله ورسوله اعلم قال فان حقه علیهم ان یعبدوه

اللہ تعالیٰ فرمائیگا سو تو ظلم نہ کیا جائیگا فرمایا آنحضرت نے پھر وہ ورق ایک پلے میں رکھے جائینگے اور وہ رقعہ ایک پلہ میں پھر وہ ورق ہلکے ہو جائینگے اور وہ رقعہ گران ہو جائیگا۔ اور اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ کوئی چیز ثقیل نہیں ہو سکتی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے عامر بن یحییٰ سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے بالمعنے اور بطاقہ کے معنے رقعہ کے ہیں

باب اس امت کے افتراق کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے حسین بن حریث یعنے ابو عمار نے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسیٰ نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا متفرق ہو گئے ہیں یہود اکہتر فرقوں پر یا بہتر فرقوں پر اور نصاریٰ بھی مثل اسکے۔ اور میری امت تہتر فرقوں پر متفرق ہو جائیگی۔ اور اس باب میں روایت ہے سعد اور عبد اللہ بن عمرو اور عوف بن مالک سے۔ حدیث ابو ہریرہ کی حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد حفری نے سفیان سے اُسنے عبد الرحمٰن بن زیاد بن انعم افریقی سے اُسنے عبد اللہ بن یزید سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ضرور آئیگا میری امت پر وہ وقت کہ آیا ہے بنی اسرائیل پر جیسے جوتا جوتے کے برابر ہوتا ہے یہانتک کہ اگر ان میں سے اپنی ماں کے پاس علانیۃً آیا ہوگا تو ضرور میری امت میں سے بھی ایسا شخص ہوگا جو یہ کام کریگا۔ اور بنی اسرائیل بہتر مذہب پر متفرق ہو گئے ہیں اور میری امت تہتر مذہب پر متفرق ہوگی سب کے سب آگ میں داخل ہونگے مگر ایک مذہب کہا لوگوں نے وہ مذہب کون ہے یا رسول اللہ فرمایا آپ نے جسپر میں ہوں اور میرے اصحاب۔ یہ حدیث حسن غریب مفسر ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مثل اسکے مگر اسی وجہ سے **حدیث** کی ہمسے حسن بن عرفہ نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن عیاش نے یحییٰ بن ابی عمرو سیبانی سے اُسنے عبد اللہ بن دیلمی سے کہا اُسنے سنا میں نے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہتا سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے اللہ تبارک وتعالیٰ نے خلقت کو اندھیرے میں پیدا کیا پھر انپر اپنے نور سے کچھ چھڑکاؤ ڈالا پس جس کسی کو اس نور سے کچھ حصہ پہونچ گیا وہ ہدایت پا گیا اور جس کسی کو نہ پہونچا وہ گمراہ رہا پس اسی واسطے میں کہتا ہوں خشک ہو گیا ہے قلم اوپر علم اللہ کے یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی اسحاق سے اُسنے عمرو بن میمون سے اُسنے معاذ بن جبل سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تو جانتا ہے اے معاذ کیا ہے حق اللہ کا بندوں پر میں نے کہا اللہ اور رسول اسکا بہتر جانتا ہے فرمایا آپ نے حق اللہ کا بندوں پر یہ ہے کہ اسکی عبادت کریں

هٰذا الحديث الزهري عن عروة عن عبد الله بن عمرو وعن عروة عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثل هٰذا
حدثنا عبد الله بن عبد الرحمٰن انا عبد الله بن صالح ثني معوية بن صالح عن عبد الرحمٰن بن جبير بن نفير عن ابيه
جبير بن نفير عن ابي الدرداء قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم فشخص ببصره الى السماء ثم قال هٰذا اوان يختلس العلم من الناس
حتى لا يقدروا منه على شئ فقال زياد بن لبيد الانصاري كيف يختلس منا وقد قرانا القرآن فوالله لنقرأنه ولنقرئنه نساءنا
وابناءنا قال ثكلتك امك يا زياد ان كنت لاعدك من فقهاء اهل المدينة هٰذه التوراة والانجيل عند اليهود والنصارى فماذا
تغني عنهم قال جبير فلقيت عبادة بن الصامت فقلت الا تسمع ما يقول اخوك ابو الدرداء فاخبرته بالذي قال ابو الدرداء
قال صدق ابو الدرداء ان شئت لاحدثنك باول علم يرفع من الناس الخشوع يوشك ان تدخل مسجد الجامع فلا ترى فيه
رجلا خاشعا هٰذا حديث حسن غريب ومعوية بن صالح ثقة عند اهل الحديث ولا نعلم احدا تكلم فيه غير يحيى بن سعيد
القطان وقد روي عن معوية بن صالح نحو هٰذا وروى بعضهم هٰذا الحديث عن عبد الرحمٰن بن جبير بن نفير عن ابيه
عن عوف بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم **باب** فيمن يطلب بعلمه الدنيا **حدثنا** ابو الاشعث احمد بن
المقدام العجلي البصري نا امية بن خالد نا اسحٰق بن يحيى بن طلحة ثني ابن كعب بن مالك عن ابيه قال سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول من طلب العلم ليجاري به العلماء او ليماري به السفهاء ويصرف به وجوه الناس اليه ادخله الله
النار هٰذا حديث غريب لا نعرفه الا من هٰذا الوجه واسحٰق بن يحيى بن طلحة ليس بذاك القوي عندهم

اِس حدیث کو زہری نے عروہ سے اُنسے عبد اللہ بن عمرو سے اور بواسطہ عروہ کے عائشہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے
حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمان نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن صالح نے کہا حدیث کی مجھسے معاویہ بن صالح نے عبد الرحمان
بن جبیر بن نفیر سے اُسنے اپنے باپ جبیر بن نفیر سے اُسنے ابی الدرداء سے کہا اُسنے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے کہ اپنے
آنکھ اُٹھاکر آسمان کی طرف دیکھا پھر فرمایا یہ ایسا وقت ہی کہ علم لوگوں سے کھینچ لیا جائیگا یہانتک کہ اسمین سے کسی چیز پر قادر نہونگے پس کہا
زیاد بن لبید انصاری نے کسطرح علم ہمسے کھینچ لیا جائیگا حالانکہ ہمنے قرآن کو پڑھا ہی سو قسم ہی اللہ کی ہم اسکو ضرور پڑھینگے اور ہم اسکو
ضرور پڑھائینگے اپنے عورتوں اور بچوں کو فرمایا آپنے پیٹے تجھے ماں تیری اے زیاد میں تو تجھے اہل مدینہ کے فقہا سے شمار کرتا تھا
یہ ہی توراۃ اور انجیل یہود اور نصاریٰ کے پاس پس کیا فائدہ دیتی ہیں انکو کہا جبیر نے پھر میں عبادہ بن صامت سے ملا اور کہا
کیا تو نہیں سنتا کہ تیرا بھائی ابو الدرداء کیا کہتا ہے پس میں نے اسکو انکی خبر دی جو ابو الدرداء نے کہا تھا کہا اُسنے ابو الدرداء نے سچ کہا ہی اگر تو چاہتا ہی تو میں تجھے خبر
دیتا ہوں جو سب سے پہلا علم لوگوں سے اُٹھایا جائیگا وہ خشوع ہی قریب ہی کہ تو جامع مسجد میں داخل ہوگا تو اسمین کوئی مرد خشوع
اور تضرع کرنے والا نہ پائیگا - یہ حدیث حسن غریب ہی - اور معاویہ بن صالح محدثین کے نزدیک ثقہ ہی - اور ہم نہیں جانتے کہ سوائے
یحیی بن سعید قطان کے اور کسی نے اسکے حق میں کلام کیا ہو - اور معاویہ بن صالح سے مثل اسکے مروی ہی - اور روایت کیا ہی بعضوں نے
اِس حدیث کو عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عوف بن مالک سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے - **باب**
اُس شخص کے بیان میں جو اپنے علم کے ساتھ دنیا طلب کرے **حدیث** کی ہمسے ابو اللیث یعنی احمد بن مقدام عجلی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے
امیہ بن خالد نے کہا حدیث کی ہمسے اسحاق بن یحیٰی بن طلحہ نے کہا حدیث کی مجھسے ابن کعب بن مالک نے اپنے باپ سے کہا اُنسے سنا میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جو کوئی علم طلب کرے اسواسطے کہ اسکے ساتھ عالموں سے فخر کرے یا اسکے ساتھ جاہلوں سے
جھگڑا کرے - اور اسکے ساتھ لوگوں کے منھ اپنی طرف پھیرے یعنی چاہے کہ لوگ میری تعظیم کریں تو اللہ تعالیٰ اسکو آگ میں داخل کریگا
یہ حدیث غریب ہی نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے - اور اسحاق بن یحیی بن طلحہ انکے نزدیک یعنے محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہی

ف یعنی باوجودیکہ انکے پاس کتاب ہی اور پڑھتے پڑھاتے چلے آتے ہیں تو بتلا کہ اس کتاب نے انکو کیا فائدہ دیا پس جیساکہ ان کتابوں نے باوجود
موجود ہونے کے انکو کچھ فائدہ نہیں دیا ویسے ہی تم ہو غرض کہ کتابوں کا موجود ہونا کچھ فائدہ نہیں دیتا اور نہ علم کا ہونا کچھ فائدہ دیتا ہی جب تک عمل نہ کرے
عالم بدون عمل کی مثال خود پروردگار نے فرمادی ہی کہ گدھے پر کتابیں لادی ہوئی ہیں ۱۲

ولا یعرف لعبد اللہ بن سخبرۃ کبیر شیء ولا لابیہ **باب** ماجاء فی کتمان العلم **حدثنا** احمد بن بدیل بن قریش
الیامی الکوفی نا عبد اللہ بن نمیر عن عمارۃ بن زاذان عن علی بن الحکم عن عطاء عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من سئل عن علم علمہ ثم کتمہ الجم یوم القیٰمۃ بلجام من نار وفی الباب عن جابر وعبد اللہ بن عمرو وحدیث
ابی ھریرۃ حدیث حسن **باب** ماجاء فی الاستیصاء بمن یطلب العلم **حدثنا** سفیان بن وکیع نا ابو داؤد
الحفری عن سفیان عن ابی ھارون قال کنا نأتی ابا سعید فیقول مرحبا بوصیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الناس لکم تبع وان رجالا یأتونکم من اقطار الارض یتفقھون فی الدین فاذا اتوکم
فاستوصوا بھم خیرا قال علی بن عبد اللہ قال یحیی بن سعید کان شعبۃ یضعف ابا ھارون العبدی قال یحیی ومازال
ابن عون یروی عن ابی ھارون العبدی حتی مات وابو ھارون اسمہ عمارۃ بن جوین **حدثنا** قتیبۃ نا نوح
بن قیس عن ابی ھارون العبدی عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یأتیکم رجال من قبل المشرق
یتعلمون فاذا جاؤکم فاستوصوا بھم خیرا قال فکان ابو سعید اذا رأنا قال مرحبا بوصیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وھذا حدیث لا نعرفہ الا من حدیث ابی ھارون العبدی عن ابی سعید الخدری **باب** ماجاء فی
ذھاب العلم **حدثنا** ھارون بن اسحٰق الھمدانی نا عبدۃ بن سلیمٰن عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عبد اللہ بن
عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعہ من الناس ولکن یقبض العلم
بقبض العلماء حتی اذا لم یترک عالما اتخذ الناس رؤسا جھالا فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا وفی الباب عن عائشۃ
وزیاد بن لبید ھٰذا حدیث حسن صحیح وقد روی

اور عبد اللہ بن سخبرہ کے واسطے کوئی زیادہ حدیث نہیں معلوم ہوئی اور نہ اسکے باپ کے واسطے۔ **باب** علم کے چھپانے کے بیان میں
حدیث کی ہمسے احمد بن بدیل بن قریش الیامی کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن نمیر نے عمارہ بن زاذان سے اُسنے علی بن
حکم سے اُسنے عطا سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی ایسا مسئلہ پوچھا گیا کہ وہ اسکو
جانتا ہی پھر اُسنے اسکو چھپا دیا یعنے اس سے بیان نہ کیا تو وقیامت کے دن آگ کی لگام پہنایا جائیگا۔ اور اسباب
مین روایت ہی جابر اور عبد اللہ بن عمرو سے رضی اللہ عنہما۔ حدیث ابو ہریرہ کی حسن ہی **باب** وصیت کرنے کے بیان مین
جو علم طلب کرتے **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد حفری نے سفیان سے اُسنے ابی ہارون سے کہا
اُسنے ہم ابو سعید کے پاس آتے تھے تو وہ کہتا مبارک ہو تمکو ساتھ وصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
یہ لوگ تمہارے تابع ہین اور بہت مرد اطراف زمین سے تمہارے پاس دین مین سمجھ حاصل کرنے کے لیے آئینگے پس جب تمہارے پاس آوین
تو انکو نیکی کی وصیت کرو۔ کہا علی بن عبد اللہ نے کہ کہا یحیٰی بن سعید نے شعبہ ابا ہارون عبدی کو ضعیف کرتا تھا۔ کہا یحیٰی نے اور ہمیشہ ہی ابن
عون روایت کرتا رہا ابی ہارون عبدی سے مرنے تک۔ اور ابو ہارون کا نام عمارہ بن جوین ہی **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث
کی ہمسے نوح بن قیس نے ابی ہارون عبدی سے اُسنے ابی سعید خدری سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے مشرق کی طرف سے
تمہارے پاس لوگ علم پڑھنے کے واسطے آئینگے پس جب تمہارے پاس آوین۔ تو انکو نیکی کی وصیت کرو کہا راوی نے پس ابو سعید جب
ہمکو دیکھتا تھا تو کہتا مبارک ہو تمکو ساتھ وصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ اور اس حدیث کو ہم نہین پہچانتے مگر طریق ابی ہارون
عبدی سے جو راوی ہی ابی سعید خدری سے **باب** علم کے نابود ہونے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ہارون بن اسحاق ہمدانی نے کہا حدیث
کی ہمسے عبدہ بن سلیمان نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ علم کو اسطرح سے نہین قبض کریگا کہ لوگوں کے دلوں سے کھینچ لیگا لیکن قبض کریگا علم کو ساتھ قبض کرنے عالموں کے یہانتک کہ
جب کوئی عالم باقی نہ رہیگا تو لوگ جاہلوں کو اپنا سردار بنالین گے پھر وہ مسائل پوچھے جائینگے تو وہ بغیر علم کے فتوی دینگے پس وہ خود بھی
گمراہ ہونگے اور لوگوں کو بھی گمراہ کرینگے۔ اور اسباب مین روایت ہی عائشہ اور زیاد بن لبید سے رضی اللہ عنہما یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور روایت کیا ہی

وعمرو بن عبسة وعقبة بن عامر ومعٰوية وبريدة وابى موسى وابى امامة وعبد الله بن عمرو المنقع واوس الثقفى حديث على بن ابى طالب حديث حسن صحيح قال عبد الرحمٰن بن مهدى منصور بن المعتمر اثبت اهل الكوفة وقال وكيع لم يكذب ربعى بن حراش فى الاسلام كذبة **حدثنا** قتيبة نا الليث بن سعد عن ابن شهاب عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كذب علىّ حسبت انه قال متعمدا فليتبوأ بيته من النار هٰذا حديث حسن غريب صحيح من هٰذا الوجه من حديث الزهرى عن انس بن مالك وقد روى هٰذا الحديث من غير وجه عن انس عن النبى صلى الله عليه وسلم **باب** فيمن روى حديثا وهو يرى انه كذب **حدثنا** بندار نا عبد الرحمٰن بن مهدى نا سفيان عن حبيب بن ابى ثابت عن ميمون بن ابى شبيب عن المغيرة بن شعبة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال من حدث عنى حديثا وهو يرى انه كذب فهو احد الكاذبين وفى الباب عن على بن ابى طالب وسمرة هٰذا حديث حسن صحيح وروى شعبة عن الحكم عن عبد الرحمٰن بن ابى ليلى عن سمرة عن النبى صلى الله عليه وسلم هٰذا الحديث وروى الاعمش وابن ابى ليلى عن الحكم عن عبد الرحمٰن بن ابى ليلى عن على عن النبى صلى الله عليه وسلم وكان حديث عبد الرحمٰن بن ابى ليلى عن سمرة عند اهل الحديث اصح **قال** ابو عيسى سألت عبد الله بن عبد الرحمٰن ابا محمد عن حديث النبى صلى الله عليه وسلم من حدث عنى حديثا وهو يرى انه كذب فهو احد الكاذبين قلت له من روى حديثا وهو يعلم ان اسناده خطأ يخاف ان يكون قد دخل فى حديث النبى صلى الله عليه وسلم اذا روى الناس حديثا مرسلا فاسنده بعضهم او قلب اسناده يكون قد دخل فى هٰذا الحديث فقال لا انما معنى هٰذا الحديث اذا روى الرجل الحديث ولا يعرف لذلك الحديث عن النبى صلى الله عليه وسلم اصل فحدث به فاخاف

اور عمرو بن عبسہ اور عقبہ بن عامر اور معاویہ اور بریدہ اور ابی موسیٰ اور ابی امامہ اور عبد اللہ بن عمر اور منقع اور اوس ثقفی سے رضی اللہ عنہم۔ حدیث علی بن ابیطالب کی حسن صحیح ہے۔ کہا عبد الرحمن بن مہدی نے منصور بن معتمر اہل کوفہ سے بہت قوی ہے۔ اور کہا وکیع نے ربعی بن حراش نے اسلام مین کوئی جھوٹ نہین بولا **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے ابن شہاب سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مجھپر جھوٹ بولے۔ راوی کہتا ہے کہ مین گمان کرتا ہون کہ کہا آپنے جان بوجھ کر جھوٹ بولے تو چاہیے کہ گھر اپنا آگ مین تلاش کرے۔ یہ حدیث اِس وجہ سے حسن غریب صحیح ہے حدیث زہری سے جو کہ انس بن مالک سے ہے۔ اور یہ حدیث غیر اس وجہ سے بھی بواسطہ انس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ **باب** اس شخص کے بیا نمین جو حدیث بیان کرے حالانکہ وہ جانتا ہو کہ وہ جھوٹ ہے **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے حبیب بن ابی ثابت سے اُسنے میمون بن ابی شبیب سے اُسنے مغیرہ بن شعبہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جو کوئی مجھسے ایسی حدیث بیان کرے کہ وہ جانتا ہو کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ ایک دو جھوٹون کا ہے یعنے مسیلمہ کذاب کا دوسرا بھائی ہے یا یہ معنے کہ جھوٹون سے ایک جھوٹا ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے علی بن ابیطالب اور سمرہ سے رضی اللہ عنہما۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا ہے شعبہ نے حکم سے اُسنے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے اُسنے سمرہ سے اُسنے نبی صلعم سے اس حدیث کو۔ اور روایت کیا ہے اعمش اور ابن ابی لیلی نے حکم سے اُسنے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے اُسنے علی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور گویا حدیث عبد الرحمن بن ابی لیلی کی جو سمرہ سے ہے محدثین کے نزدیک بہت صحیح ہے۔ کہا اُسنے سوال کیا مین نے عبد اللہ بن عبد الرحمن یعنے ابا محمد کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اِس حدیث سے کہ جو کوئی مجھسے ایسی حدیث بیان کرے کہ وہ جانتا ہو کہ وہ جھوٹ ہے تو وہ ایک دو جھوٹون کا ہے مین نے اِس سے کہا جو کوئی ایسی حدیث بیان کرے کہ جانتا ہو کہ سند اِسکی خطا ہے کیا خوف ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مین داخل ہو جب لوگ مرسل حدیث روایت کرین اور اسکو بعض نے مسند کیا ہو یا اِسکے استاد کو پھیر دے یعنی آگے کے راوی پیچھے کر دے یا اُسکا عکس یا سند ایک کی دوسرے مین ملا دے وہ شخص اِس حدیث مین داخل ہو سکتا ہے یعنی وہ اس عذاب کا مستحق ہے پس کہا اُسنے کہ نہین معنے اِس حدیث کے یہ ہین کہ جب کوئی مرد حدیث بیان کرے اور اس حدیث کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی اصل معلوم نہو پھر اسکو بیان کر دے تو مین خوف کرتا ہون

تکلم فیه من قبل حفظه **حدثنا** نصر بن علی نا محمد بن عباد الهنائی نا علی بن المبارک عن ایوب السختیانی عن خالد بن دریک عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من تعلم علما لغیر الله او اراد به غیر الله فلیتبوأ مقعده من النار

باب فی الحث علی تبلیغ السماع

حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداؤد نا شعبة اخبرنی عمر بن سلیمن من ولد عمر بن الخطاب قال سمعت عبدالرحمن بن ابان بن عثمن یحدث عن ابیه قال خرج زید بن ثابت من عند مروان نصف النهار قلنا ما بعث الیه هذه الساعة الا لشیء یسأله عنه فقمنا فسألناه فقال نعم سألنا عن اشیاء سمعناها من رسول الله صلی الله علیه وسلم سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول نضر الله امرأ سمع منا حدیثا فحفظه حتی یبلغه غیره فرب حامل فقه الی من هو افقه منه ورب حامل فقه لیس بفقیه وفی الباب عن عبدالله بن مسعود ومعاذ بن جبل وجبیر بن مطعم وابی الدرداء وانس حدیث زید بن ثابت حدیث حسن

حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداؤد انا شعبة عن سماک بن حرب قال سمعت عبدالرحمن بن عبدالله بن مسعود یحدث عن ابیه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول نضر الله امرأ سمع منا شیئا فبلغه کما سمعه فرب مبلغ اوعی من سامع هذا حدیث حسن صحیح

باب فی تعظیم الکذب علی رسول الله صلی الله علیه وسلم

حدثنا ابوهشام الرفاعی نا ابوبکر بن عیاش نا عاصم عن زر عن عبدالله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعده من النار **حدثنا** اسمعیل بن موسی الفزاری بن ابنة السدی نا شریک بن عبدالله عن منصور بن المعتمر عن ربعی بن حراش عن علی بن ابی طالب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تکذبوا علی فانه من کذب علی یلج النار وفی الباب عن ابی بکر وعمر وعثمن والزبیر وسعید بن زید وعبدالله بن عمرو وانس وجابر وابن عباس وابی سعید

اسمیں حافظہ کی وجہ سے کلام کیا گیا ہی۔ **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عباد ہنائی نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن مبارک نے ایوب سختیانی سے اُسنے خالد بن دریک سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جو کوئی غیر اللہ کے واسطے علم سیکھے یا اسکے ساتھ غیر اللہ کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ وہ اپنی جگہ آگ میں بنائے۔

باب سنی ہوئی حدیث کے پہونچانے پر برانگیختہ کرنے کے بیان میں

حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے کہا خبر دی مجھے عمرو بن سلیمان نے جو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہی کہا اُسنے سنا میں نے عبد الرحمن بن ابان بن عثمان سے کہ حدیث کرتا تھا اپنے باپ سے کہا اُسنے زید بن ثابت دوپہر کے وقت مروان کے پاس سے نکلا۔ ہمنے کہا مروان نے اسوقت زید بن ثابت کی طرف کسی آدمی کو نہیں بھیجا ہوگا مگر اسلیئے کہ اس سے کچھ پوچھے سو ہم کھڑے ہوئے اور اس سے ہم نے پوچھا تو کہا اُسنے ہاں اُسنے ہمسے کچھ حدیثیں پوچھی ہیں جو کہ ہمنے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی کہ فرماتے خوش کرے اللہ تعالی اُس مرد کو جو سنتا ہے کوئی حدیث پھر اسکو یاد رکھے تاکہ غیر کو پہونچائے۔ سو بہت ہیں اُٹھانے والے فقہ کے طرف اس شخص کے جو زیادہ فقیہ ہی اُس سے اور بہت ہیں اُٹھانے والے فقہ کے جو نہیں ہیں فقیہ۔ اور اس باب میں روایت ہی عبد اللہ بن مسعود اور معاذ بن جبل اور جبیر بن مطعم اور ابی الدرداء اور انس سے رضی اللہ عنہم۔ حدیث زید بن ثابت کی حسن ہی **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے سماک بن حرب سے کہا میں نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود سے سنا کہ حدیث کرتا تھا اپنے باپ سے کہا اُسنے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے خوش کرے اللہ تعالی اُس مرد کو جو سنتے ہمسے کسی حدیث کو پھر اسکو پہونچائے جیسا کہ اُسنے اسکو سنا ہی سو بہت ہیں پہونچائے گئے کہ زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں سننے والے سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی۔

باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولنے کے گناہ کے بیان میں

حدیث کی ہمسے ابو ہشام رفاعی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو بکر بن عیاش نے کہا حدیث کی ہمسے عاصم نے زر سے اُسنے عبد اللہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مجھپر جان بوجھ کر جھوٹ بولے تو چاہیے کہ وہ جگہ اپنی آگ میں تلاش کرے **حدیث** کی ہمسے اسماعیل بن موسی فزاری نے جو سدی کا نواسہ ہی کہا حدیث کی ہمسے شریک بن عبد اللہ نے منصور بن معتمر سے اُسنے ربعی بن حراش سے اُسنے علی بن ابیطالب سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھپر جھوٹ نہ بولو اسلیئے کہ جو کوئی مجھپر جھوٹ بولیگا وہ آگ میں داخل ہوگا۔ اور اس باب میں روایت ہی ابی بکر اور عمر اور عثمان اور زبیر اور سعید بن زید اور عبد اللہ بن عمرو اور انس اور جابر اور ابن عباس اور ابی سعید

عن الخليل بن مرة عن يحيى بن ابی صالح عن ابی هريرة قال كان رجل من الانصار يجلس الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فيسمع من النبی صلى الله عليه وسلم الحديث فيعجبه ولا يحفظه فشكى ذلك الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يارسول الله انی لاسمع منك الحديث فيعجبنی ولا احفظه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم استعن بيمينك واوما بيده للخط وفی الباب عن عبدالله بن عمرو هذا حديث ليس اسناده بذلك القائم سمعت محمد بن اسمعيل يقول الخليل بن مرة منكر الحديث **حدثنا** يحيى بن موسى ومحمود بن غيلان قالا نا الوليد بن مسلم عن الاوزاعی عن يحيى بن ابی كثير عن ابی سلمة عن ابی هريرة ان النبی صلى الله عليه وسلم خطب فذكر قصة فی الحديث فقال ابوشاه اكتبوا لی يارسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اكتبوا لابی شاه وفی الحديث قصة هذا حديث حسن صحيح وقد روى شيبان عن يحيى بن ابی كثير مثل هذا **حدثنا** قتيبة نا سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن وهب بن منبه عن اخيه وهو همام بن منبه قال سمعت ابا هريرة يقول ليس احد من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم اكثر حديثا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم منی الا عبدالله بن عمرو فانه كان يكتب وكنت لا اكتب هذا حديث حسن صحيح ووهب بن منبه عن اخيه هو همام بن منبه

باب ما جاء فی الحديث عن بنی اسرائيل **حدثنا** محمد بن يحيى نا محمد بن يوسف عن عبدالرحمن بن ثابت بن ثوبان العابد الشامی عن حسان بن عطية عن ابی كبشة السلولی عن عبدالله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بلغوا عنی ولو اٰية وحدثوا عن بنی اسرائيل ولا حرج ومن كذب علی متعمدا فليتبوا مقعده من النار هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو عاصم عن الاوزاعی عن حسان بن عطية عن ابی كبشة السلولی عن عبدالله بن عمرو عن النبی صلى الله عليه وسلم نحوه وهذا حديث صحيح

خلیل بن مرہ سے اُسنے یحیی بن ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے ایک مرد انصار سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھتا تھا اور آنحضرت سے حدیث سُنتا تھا پس اسکو وہ حدیثیں پسند آتی تھیں اور اسکو یاد نہ رہتی تھیں تو اُسنے اسبات کا شکوہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کیا سو کہا اُسنے یارسول اللہ مین آپسے حدیث سُنتا ہون اور وہ مجھے پسند آتی ہے اور مجھے یاد نہین رہتی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے داہنے ہاتھ سے مدد طلب کر اور آپنے اپنے ہاتھ مبارک سے خط کی طرف اشارت کی یعنے لکھتا جائیو۔ اور اسباب مین روایت ہی عبداللہ بن عمرو سے رضی اللہ عنہ۔ اس حدیث کے اسناد قوی نہین ہی اور سُنا مین نے محمد بن اسمعیل سے کہ کہتا خلیل بن مرہ منکر الحدیث ہی **حدیث** کی ہمسے یحیی بن موسی اور محمود بن غیلان نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے ولید بن مسلم نے اوزاعی سے اُسنے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے ابی سلمہ نے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا سو اُسنے حدیث مین قصہ ذکر کیا پس کہا ابوشاہ نے یارسول اللہ مجھے یہ لکھوا دیجیے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی شاہ کو لکھدو۔ اور اس حدیث مین قصہ ہی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور روایت کیا ہی شیبان نے یحیی بن ابی کثیر سے مثل اسکے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اُسنے وہب بن منبہ سے اُسنے اپنے بھائی سے اور وہ ہمام بن منبہ ہی کہا اُسنے سنا مین نے ابا ہریرہ سے کہ کہتا کوئی شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین سے مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرنے مین زیادہ نہین ہی مگر عبداللہ بن عمرو کیونکہ لکھتا تھا اور مین نہین لکھتا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی اور وہب بن منبہ جو راوی ہی اپنے بھائی سے اسکے بھائی کا نام ہمام بن منبہ ہی **باب** بنی اسرائیل سے حدیث بیان کرنے مین **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحیی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یوسف نے عبدالرحمن بن ثابت بن ثوبان عابد شامی سے اُسنے حسان بن عطیہ سے اُسنے ابی کبشہ سلولی سے اُسنے عبداللہ بن عمرو سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہونچاؤ مجھسے اگرچہ ایک آیت ہی ہو اور حدیث کرو بنی اسرائیل سے اور کوئی گناہ نہین۔ اور جو کوئی مجھپر دیدہ و دانستہ جھوٹ بولے تو چاہیے کہ جگہ اپنی آگ مین بنائی یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عاصم نے اوزاعی سے اُسنے حسان بن عطیہ سے اُسنے ابی کبشہ سلولی سے اُسنے عبداللہ بن عمرو سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور یہ حدیث صحیح ہے

ان يكون قد دخل في هٰذا الحديث **باب** ما نهي عنه ان يقال عند حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم **حدثنا** قتيبة نا سفيان بن عيينة عن محمد بن المنكدر وسالم ابي النضر عن عبيد الله بن ابي رافع عن ابي رافع وغيره رفعه قال لا الفين احدكم متكئا على اريكته ياتيه امر مما امرت به او نهيت عنه فيقول لا ادري ما وجدنا في كتاب الله اتبعناه هٰذا حديث حسن وروى بعضهم عن سفيان عن ابن المنكدر عن النبي صلى الله عليه وسلم وسالم ابي النضر عن عبيد الله بن ابي رافع عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم وكان ابن عيينة اذا روى هٰذا الحديث على الانفراد بين حديث محمد بن المنكدر من حديث سالم ابي النضر واذا جمعهما روى هكذا وابو رافع مولى النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمٰن بن مهدي نا معٰوية بن صالح عن الحسن بن جابر اللخمي عن المقدام بن معديكرب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا هل عسى رجل يبلغه الحديث عني وهو متكئ على اريكته فيقول بيننا وبينكم كتاب الله فما وجدنا فيه حلالا استحللناه وما وجدنا فيه حراما حرمناه وان ما حرم رسول الله صلى الله عليه وسلم كما حرم الله هٰذا حديث حسن غريب من هٰذا الوجه **باب** في كراهية كتابة العلم **حدثنا** سفيان بن وكيع نا ابن عيينة عن زيد بن اسلم عن ابيه عن عطاء بن يسار عن ابي سعيد قال استاذنا النبي صلى الله عليه وسلم في الكتابة فلم ياذن لنا وقد روى هٰذا الحديث من غير هٰذا الوجه ايضا عن زيد بن اسلم ورواه همام عن زيد بن اسلم **باب** في الرخصة فيه **حدثنا** قتيبة نا الليث

کہ وہ اس حدیث میں داخل ہوگا۔ **باب** اس کلام کے بیان میں کہ جسکے کہنے کی ممانعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے آگے کی گئی ہی **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے محمد بن منکدر اور سالم ابی النضر سے اُسنے عبید اللہ بن ابی رافع سے اُسنے ابی رافع سے اور اسکے غیر نے اسکو مرفوع کیا ہی کہ فرمایا آپنے چاہیے کہ میں کسی کو اسحالت میں نہ پاؤں کہ اپنی مسند پر تکیہ لگائے ہوے ہو اسکے پاس میرا کوئی ایسا حکم آئے کہ جسکا میں نے حکم کیا ہی یا جس سے میں نے منع کیا ہی تو وہ کہی میں نہیں جانتا یعنے میں ایسے حکموں کو نہیں مانتا جو کچھ ہم اللہ کی کتاب میں پائینگے ہم اسکی تابعداری کرینگے۔ یعنے جو مسائل کہ کلام اللہ میں وارد ہیں وہ تو ہم مانتے ہیں اور جو حدیثوں میں وارد ہیں انکو ہم نہیں مانتے۔ یہ حدیث حسن ہی اور روایت کیا ہی بعض نے سفیان سے اُسنے ابن منکدر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل۔ اور روایت کی ہی سفیان نے سالم ابی النضر سے اُسنے عبید اللہ بن ابی رافع سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور ابن عیینہ کا یہ حال تھا کہ جب اس حدیث کو منفرد روایت کرتا تھا تو حدیث محمد بن منکدر کی کو حدیث سالم ابی النضر سے علحدہ کر دیتا تھا اور جب انکو جمع کرتا تو اسطرح روایت کرتا۔ اور ابو رافع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہی نام اسکا اسلم ہی **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے معاویہ بن صالح نے حسن بن جابر لخمی سے اُسنے مقدام بن معدیکرب سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار قریب ہی کہ بعض لوگوں کو میری حدیث پہونچیگی اسحالت میں کہ وہ اپنی مسند پر تکیہ لگائے ہوے ہوگا وہ کہیگا درمیان ہمارے اور تمہارے کتاب اللہ ہی سو جو کچھ کہ ہم اسمیں یعنی کتاب اللہ میں حلال پائینگے اسکو حلال جانینگے۔ اور جسکو اسمیں حرام پائینگے اسکو حرام جانینگے۔ اور بیشک جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا ہی وہ مثل اسکے ہی جو اللہ نے حرام کیا ہی۔ یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب ہی۔ **باب** علم کے لکھنے کی کراہت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابن عیینہ نے زید بن اسلم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عطاء بن یسار سے اُسنے ابی سعید سے کہا اُسنے ہمنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے لکھنے کے لیے اذن طلب کیا یعنے کہا ہم مسائل لکھتے جائیں سو آپنے ہمکو اذن نہ دیا[ف] اور یہ حدیث غیر اس وجہ سے بھی بواسطہ زید بن اسلم کے مروی ہی۔ اور روایت کیا اسکو ہمام نے زید بن اسلم سے **باب** اسکے رخصت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے

ف یہ حکم ابتدای اسلام میں تھا کہ کلام اللہ اور حدیث رسول اللہ کا آپسمیں خلط ملط نہ ہو جائے اور نیز لوگ جب لکھنے کی عادت پکڑینگے اور مسائل کو یاد نہ کرینگے تو اس صورت میں شوق بھی دین کا کم ہو جائیگا جب یہ خوف جاتا رہا تو آپنے اذن دیدیا جیسا دوسرا باب اسپر دال ہی یا ممانعت کی وجہ کلام اللہ کے ساتھ انہیں اوراق میں لکھنے کی ہو جب کلام اللہ کا نزول ہو چکا اور وہ ایک جگہ جمع ہو گیا تو وہ ممانعت جاتی رہی ۱۲

باب فی من دعا الی هدی فاتبع **حدثنا** علی بن حجر نا اسمٰعیل بن جعفر عن العلاء بن عبد الرحمٰن عن ابیه عن ابی هریرة
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من دعا الی هدی کان له من الاجر مثل اجور من یتبعه لاینقص ذلک من اجورهم شیئا و
من دعا الی ضلالة کان علیه من الاثم مثل آثام من یتبعه لاینقص ذلک من آثامهم شیئا هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا**
احمد بن منیع نا یزید بن هارون قال نا المسعودی عن عبد الملک بن عمیر عن ابن جریر بن عبد الله عن ابیه قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم من سن سنة خیر فاتبع علیها فله اجره ومثل اجور من اتبعه غیر منقوص من اجورهم شیئا ومن سن
سنة شر فاتبع علیها کان علیه وزره ومثل اوزار من اتبعه غیر منقوص من اوزارهم شیئا وفی الباب عن حذیفة هذا حدیث
حسن صحیح وقد روی من غیر وجه عن جریر بن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم نحو هذا وقد روی هذا الحدیث
عن المنذر بن جریر بن عبد الله عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم وقد روی عن عبید الله بن جریر عن ابیه عن النبی
صلی الله علیه وسلم ایضا **باب** الاخذ بالسنة واجتناب البدعة **حدثنا** علی بن حجر نا بقیة بن الولید عن
بحیر بن سعد عن خالد بن معدان عن عبد الرحمن بن عمرو السلمی عن العرباض بن ساریة قال وعظنا رسول الله صلی الله
علیه وسلم یوما بعد صلوٰة الغداة موعظة بلیغة ذرفت منها العیون ووجلت منها القلوب فقال رجل ان هذه موعظة
مودع فماذا تعهد الینا یا رسول الله قال اوصیکم بتقوی الله والسمع والطاعة وان عبد حبشی فانه من یعش منکم یری
اختلافا کثیرا وایاکم ومحدثات الامور فانها ضلالة فمن ادرک ذلک منکم فعلیه بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدیین عضوا علیها بالنواجذ هذا
حدیث صحیح قد روی ثور بن یزید عن خالد بن معدان عن عبد الرحمن بن عمرو السلمی عن العرباض بن ساریة عن النبی صلی الله علیه وسلم نحو هذا

باب اس شخص کے بیان میں کہ جسنے ہدایت کی طرف بلایا پس اسکی تابعداری کی گئی **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن جعفر
نے علاء بن عبد الرحمن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کسی نے کسی کو ہدایت کی طرف
بلایا تو ہوگا اسکے واسطے اجر مثل اجر اس شخص کے جو تابعداری کریگا اسکی انکے اجر سے کچھ کم نہ کیا جائیگا۔ اور جسنے گمراہی کی طرف بلایا تو اسپر
گناہ ہوگا مثل گناہ اس شخص کے جو تابعداری کریگا اُسکی اُنکے گناہوں سے کچھ کم نہ کیا جائیگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع
نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے مسعودی نے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے ابن جریر بن عبد اللہ سے اُسنے اپنے باپ سے
کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نیک طریقہ نکالے اور اسکی تابعداری کی جائے پس اسکے واسطے اجر اسکا ہوگا
اور مثل اجر اسکے جو اُسکی تابع ہوگا انکے اجر ونمیں سے کچھ کم نہ کیا جائیگا۔ اور اس باب میں روایت ہی حذیفہ سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی اور
کئی وجہ سے بواسطہ جریر بن عبد اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے مروی ہی اور مروی ہی یہ حدیث منذر بن جریر بن عبد اللہ سے
اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور نیز مروی ہی عبید اللہ بن جریر سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے
اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** سنت کو پکڑنا اور بدعت سے کنارہ کرنا **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے بقیہ بن ولید نے
بحیر بن سعد سے اُسنے خالد بن معدان سے اُسنے عبد الرحمن بن عمرو سلمی سے اُسنے عرباض بن ساریہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ایک دن ہمکو بعد نماز صبح کے بہت نصیحت کی کہ اُس سے آنکھیں جاری ہوگئیں اور دل اس سے ڈر گئے پس کہا ایک مرد نے
یہ نصیحت ہی رخصت کرنے والے کی سی گویا آپ ہمکو رخصت کرتے ہو سو آپ کیا ہمکو وصیت کرتے ہو یا رسول اللہ فرمایا آپنے
میں تمکو وصیت کرتا ہوں ساتھ اللہ کے ڈر کے اور سُننے اور اطاعت کرنے کے اگرچہ غلام حبشی ہو یعنے حاکم اگرچہ حبشی غلام ہو جائے
اسکی بھی اطاعت کرو اور اسکے حکم کو مانو۔ اسلیے کہ جو کوئی تم میں سے زندہ رہیگا وہ اختلاف دیکھیگا۔ اور بچو تم نئی باتیں
نکالنے سے یعنے بدعات سے اسلیے کہ وہ گمراہی ہی سو جو کوئی تم میں سے یہ زمانہ پائے تو چاہیے کہ لازم پکڑے
میری سنت اور سنت خلفاء راشدین ہدایت یاب کی دانتوں سے اسکو مضبوط پکڑو یہ حدیث حسن صحیح ہی
اور روایت کیا ہی ثور بن یزید نے خالد بن معدان سے اُسنے عبد الرحمن بن عمرو سلمی سے اُسنے عرباض بن
ساریہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے

باب ما جاء ان الدال علی الخیر کفاعله **حدثنا** نصر بن عبد الرحمن الکوفی نا احمد بن بشیر عن شبیب بن بشر عن انس بن مالک قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل یستحمله فلم یجد عنده ما یحمله فدله علی اخر فحمله فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبره فقال ان الدال علی الخیر کفاعله وفی الباب عن ابی مسعود وبریدة هذا حدیث غریب من هذا الوجه من حدیث انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داؤد انبا نا شعبة عن الاعمش قال سمعت ابا عمرو الشیبانی یحدث عن ابی مسعود البدری ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستحمله فقال انه قد ابدع بی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایت فلانا فاتاه فحمله فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دل علی خیر فله مثل اجر فاعله او قال عامله هذا حدیث حسن صحیح وابو عمرو الشیبانی اسمه سعد بن ایاس وابو مسعود البدری اسمه عقبة بن عمرو **حدثنا** الحسن بن علی الخلال نا عبد اللہ بن نمیر عن الاعمش عن ابی عمرو الشیبانی عن ابی مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوه وقال مثل اجر فاعله ولم یشک فیه **حدثنا** محمود بن غیلان والحسن بن علی وغیر واحد قالوا نا ابو اسامة عن برید بن عبد اللہ بن ابی بردة عن جده ابی بردة عن ابی موسی الاشعری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اشفعوا ولتوجروا ولیقض اللہ علی لسان نبیه ما شاء هذا حدیث حسن صحیح وبرید بن عبد اللہ بن ابی بردة بن ابی موسی قد روی عنه الثوری وسفیان بن عیینة وبرید یکنی ابا بردة هو ابن ابی موسی الاشعری **حدثنا** محمود بن غیلان نا وکیع وعبد الرزاق عن سفیان عن الاعمش عن عبد اللہ بن مرة عن مسروق عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نفس تقتل ظلما الا کان علی ابن آدم کفل من دمها ذلک لانه اول من اسن القتل وقال عبد الرزاق سن القتل هذا حدیث حسن صحیح

باب اس بیان میں کہ دلالت کرنے والا نیکی پر مثل کرنے والے کے ہے **حدیث** کی ہمسے نصر بن عبد الرحمن کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے احمد بن بشیر نے شبیب بن بشر سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرد سواری مانگنے کے واسطے آیا پس آپنے اپنے پاس سواری نہ پائی کہ اُسپر اسکو سوار کریں پس آپنے کسی اور پر دلالت کی یعنے فلاں شخص کے پاس جا سو اُسنے اسکو سوار کر دیا پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپکو خبر دی پس فرمایا آپنے دلالت کرنے والا نیکی پر مثل اسکے کرنے والے کے ہے اور اس باب میں روایت ہے ابی مسعود اور بریدہ سے رضی اللہ عنہما - یہ حدیث اس طریق سے یعنے طریق انس سے جو راوی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے غریب ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے اعمش سے کہا سنا میں نے ابا عمرو شیبانی سے کہ حدیث کرتا تھا ابی مسعود بدری سے یہ کہ ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سواری مانگنے کے واسطے آیا اور کہا اُسنے میری سواری ہلاک ہو گئی ہے سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جا فلانے پاس سو وہ اسکے پاس آیا اُسنے اسکو سوار کر دیا پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی دلالت کرے نیکی پر پس واسطے اسکے مثل اجر فاعل کے یا کہا مثل اجر عامل کے یہ حدیث حسن صحیح ہے - اور ابو عمرو شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے اور ابو مسعود بدری کا نام عقبہ بن عمرو ہے - **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن نمیر نے اعمش سے اُسنے ابی عمرو شیبانی سے اُسنے ابی مسعود سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور کہا مثل اجر فاعل کے اور اسمیں شک نہیں ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان اور حسن بن علی اور کئی ایک نے کہا اُنھوں نے حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ سے اُسنے اپنے دادا ابی بردہ سے اُسنے ابی موسیٰ اشعری سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے سفارش کرو تاکہ تم اجر دیے جاؤ اور فیصلہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان پر جو چاہتا ہے - یہ حدیث حسن صحیح ہے - اور برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ بن ابی موسیٰ ہے - اس سے ثوری اور سفیان بن عیینہ نے روایت کی ہے - اور برید کی کنیت ابا بردہ ہے اور وہ ابی موسیٰ اشعری کا بیٹا ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع اور عبد الرزاق نے سفیان سے اُسنے اعمش سے اُسنے عبد اللہ بن مرہ سے اُسنے مسروق سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی شخص ظلم سے مارا جاوے تو حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے پر حصہ اسکے خون سے ہوتا ہے اسلیے کہ وہ پہلا ہے کہ جسنے قتل کا طریق نکالا ہے - اور کہا عبد الرزاق نے سن القتل یعنے دونوں کے واحد صرف مجرد اور مزید کا فرق ہے - یہ حدیث حسن صحیح ہے -

باب في الانتهاء عما نهى عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم **حدثنا** هناد نا ابو معوية عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتركوني ما تركتكم فاذا حدثتكم فخذوا عني فانما هلك من كان قبلكم بكثرة سؤالهم واختلافهم على انبيائهم هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في عالم المدينة **حدثنا** الحسن الصباح البزاز واسحق بن موسى الانصاري قالا نا سفيان بن عيينة عن ابن جريج عن ابي صالح عن ابي هريرة رواية يوشك ان يضرب الناس اكباد الابل يطلبون العلم فلا يجدون احدا اعلم من عالم المدينة هذا حديث حسن صحيح وهو حديث ابن عيينة وقد روي عن ابن عيينة انه قال في هذا من عالم المدينة انه مالك بن انس قال اسحق بن موسى وسمعت ابن عيينة قال هو العمري الزاهد واسمه عبد العزيز بن عبد الله وسمعت يحيى بن موسى يقول قال عبد الرزاق هو مالك بن انس **باب** ما جاء في فضل الفقه على العبادة **حدثنا** محمد بن اسمعيل نا ابراهيم بن موسى نا الوليد هو ابن مسلم نا روح بن جناح عن مجاهد عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فقيه اشد على الشيطان من الف عابد هذا حديث غريب ولا نعرفه الا من هذا الوجه من حديث الوليد بن مسلم **حدثنا** محمود بن خداش البغدادي نا محمد بن يزيد الواسطي نا عاصم بن رجاء بن حيوة عن قيس بن كثير قال قدم رجل من المدينة على ابي الدرداء وهو بدمشق فقال ما اقدمك يا اخي قال حديث بلغني انك تحدثه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اما جئت لحاجة قال لا قال اما قدمت لتجارة قال لا قال ما جئت الا في طلب هذا الحديث قال فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من سلك طريقا يبتغي فيه علما سلك

باب باز رہنے میں اس چیز سے کہ جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہو حدیث کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دو مجکو جبتک میں تمکو چھوڑ دوں یعنے تم خود مسائل پہلے سے ہی دریافت مت کرو اور جب میں تم سے بیان کر دوں تو اسکو پکڑ لو اسلیے کہ ہلاک ہو گئے ہیں وہ لوگ جو پہلے تم سے تھے بسبب کثرت سوال کے اپنے نبیوں پر۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** مدینہ کے عالم کے بیان میں حدیث کی ہم سے حسن صباح بزار اور اسحاق بن موسی انصاری نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے ابن جریج سے انہوں نے ابی الزبیر سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ سے بطور روایت کے یعنے روایت کرتا ہے آنحضرت سے کہ فرمایا آپ نے قریب ہے کہ لوگ علم طلب کرنے کے واسطے اونٹوں کے جگر و نکو ماریں گے یعنے جلدی سیر کریں گے تو کوئی شخص زیادہ علم والا مدینہ کے عالم سے نہ پائیں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہ حدیث ابن عیینہ کی ہے۔ اور مروی ہے ابن عیینہ سے کہ کہا انہوں نے اس بارے میں کہ عالم مدینہ سے مراد امام مالک بن انس ہے۔ کہا اسحاق بن موسی نے اور سنا میں نے ابن عیینہ سے کہ کہا انہوں نے وہ عمری زاہد ہے اور نام اسکا عبد العزیز بن عبد اللہ ہے۔ اور سنا میں نے یحیی بن موسی کہ کہتا تھا کہا عبد الرزاق نے وہ امام مالک بن انس ہے **باب** بیان میں فضیلت فقہ کی عبادت پر حدیث کی ہم سے محمد بن اسمعیل نے کہا حدیث کی ہم سے ابراہیم بن موسی نے کہا حدیث کی ہم سے ولید نے جو بیٹا مسلم کا ہے کہا حدیث کی ہم سے روح بن جناح نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فقیہ بہت سخت ہے شیطان پر ہزار عابد سے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اور نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے یعنے طریق ولید بن مسلم سے حدیث کی ہم سے محمود بن خداش بغدادی نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن یزید واسطی نے کہا حدیث کی ہم سے عاصم بن رجا بن حیوہ نے قیس بن کثیر سے کہا انہوں نے ایک مرد مدینہ سے ابی الدرداء کے پاس آیا اس حالت میں کہ وہ دمشق میں تھے پس کہا ابی الدرداء نے اے بھائی تجھے کون چیز لائی ہے کہا انہوں نے مجھے خبر ملی ہے کہ آپ ایک حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہو سو کہا انہوں نے کیا تو کسی حاجت کے واسطے نہیں آیا کہا انہوں نے کہ نہیں کہا انہوں نے کیا تو تجارت کے واسطے نہیں آیا کہا انہوں نے کہ نہیں کہا انہوں نے میں تو صرف اس حدیث کی طلب کے واسطے آیا ہوں۔ کہا ابو الدرداء نے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے جو کوئی ایسے رستہ میں چلے کہ جس میں علم طلب کرتا ہو

حدثنا بذلک الحسن بن علی الخلال وغیر واحد قالوا نا ابو عاصم عن ثور بن یزید عن خالد بن معدان عن عبد الرحمن بن عمرو السلمی عن العرباض بن سارية عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ والعرباض بن سارية یکنی ابا نجیح وقد روی ھذا الحدیث عن حجر بن حجر عن عرباض بن ساریة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ حدثنا عبد اللہ بن عبد الرحمن نا محمد بن عیینة عن مروان بن معویة عن کثیر بن عبد اللہ عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لبلال بن الحارث اعلم قال اعلم یا رسول اللہ قال انہ من احیا سنة من سنتی قد امیتت بعدی کان لہ من الاجر مثل من عمل بھا من غیر ان ینقص من اجورھم شیئا ومن ابتدع بدعة ضلالة لا یرضاھا اللہ ورسولہ کان علیہ مثل اثام من عمل بھا لا ینقص ذلک من اوزار الناس شیئا ھذا حدیث حسن ومحمد بن عیینة ھذا ھو مصیصی شامی وکثیر بن عبد اللہ ھو ابن عمرو بن عوف المزنی حدثنا مسلم بن حاتم الانصاری البصری نا محمد بن عبد اللہ الانصاری عن ابیہ عن علی بن زید عن سعید بن المسیب قال قال انس بن مالک قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بنی ان قدرت ان تصبح وتمسی لیس فی قلبک غش لاحد فافعل ثم قال لی یا بنی وذلک من سنتی ومن احیا سنتی فقد احیانی ومن احیانی کان معی فی الجنة وفی الحدیث قصة طویلة ھذا حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ ومحمد بن عبد اللہ الانصاری ثقة وابوہ ثقة وعلی بن زید صدوق الا انہ ربما یرفع الشیء الذی یوقفہ غیرہ سمعت محمد بن بشار یقول قال ابو الولید قال شعبة نا علی بن زید وکان رفاعا ولا نعرف لسعید بن المسیب عن انس روایة الا ھذا الحدیث بطولہ وقد روی عباد المنقری ھذا الحدیث عن علی بن زید عن انس ولم یذکر فیہ عن سعید بن المسیب وذاکرت بہ محمد بن اسمعیل فلم یعرفہ ولم یعرف لسعید بن المسیب عن انس ھذا الحدیث ولا غیرہ ومات انس بن مالک سنة ثلاث وتسعین ومات سعید بن المسیب بعدہ بسنتین مات سنة خمس وتسعین

حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے حسن بن علی خلال اور کئی ایک نے کہا انھوں نے **حدیث** کی ہمسے ابو عاصم نے ثور بن یزید سے اُسنے خالد بن معدان سے اُسنے عبد الرحمن بن عمرو سلمی سے اُسنے عرباض بن ساریہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور عرباض بن ساریہ کی کُنیت ابا نجیح ہی اور مروی ہی یہ حدیث حجر بن حجر سے اُسنے روایت کی عرباض بن ساریہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عیینہ نے مروان بن معاویہ سے اُسنے کثیر بن عبد اللہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلال بن حارث سے کہا خیال کر کہا اُسنے میں خیال کرتا ہوں یا رسول اللہ فرمایا آپنے جو کوئی میرے بعد میری سنتوں میں سے ایک ایسی سنت زندہ کرے جو مر گئی ہو یعنی متروک العمل ہو گئی ہو تو اسکے واسطے اجر ہوگا مثل اجر اُس شخص کے جو اسکے ساتھ عمل کریگا سوا اسکے کہ انکے عملوں سے کوئی چیز کم ہو۔ اور جو کوئی ایسی بدعت گمراہ کرنے والی ایجاد کرے کہ جس سے اللہ اور اُسکا رسول راضی نہو تو اسپر گناہ ہوگا مثل گناہ اُس شخص کے جو اسکے ساتھ عمل کریگا لوگوں کے گناہ سے کچھ کم نہ کیا جاویگا یہ حدیث حسن ہی اور یہ محمد بن عیینہ مصیصی شامی ہی۔ اور کثیر بن عبد اللہ وہ عمرو بن عوف مزنی کا بیٹا ہی۔ **حدیث** کی ہمسے مسلم بن حاتم انصاری بصری نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عبد اللہ انصاری نے اپنے باپ سے اُسنے علی بن زید سے اُسنے سعید بن مسیب سے کہا اُسنے کہا انس بن مالک نے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای بیٹے اگر تو قادر ہو اسپر کہ صبح کرے اور شام کرے اس حالت میں کہ تیرے دل میں کسی کے حق میں فریب نہو تو کر پھر مجھے فرمایا ای بیٹے اور یہ میری سُنت ہی اور جس کسی نے میری سُنت زندہ کی تو اُسنے مجھے زندہ کیا اور جس نے مجھے زندہ کیا تو وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔ اور اس حدیث میں قصہ طویل ہی۔ یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب ہی اور محمد بن عبد اللہ انصاری ثقہ ہی اور باپ اسکا بھی ثقہ ہی۔ اور علی بن زید صدوق ہی مگر بہت وقت مرفوع کرتا تھا ایسی حدیثوں کو جنکو غیر لوگ موقوف رکھتے تھے۔ اور سُنا میں نے محمد بن بشار سے کہ کہتا کہ کہا ابو الولید نے کہ کہا شعبہ نے حدیث کی ہمسے علی بن زید نے اور بہت حدیثیں مرفوع کرنے والا تھا۔ اور ہم سوا اس حدیث لمبی کے اور کوئی روایت سعید بن مسیب کی انس سے نہیں پاتے۔ اور روایت کیا ہی عباد منقری نے اس حدیث کو علی بن زید سے اُسنے انس سے اور اُسنے اسمیں سعید بن مسیب کا ذکر نہیں کیا۔ اور مؤلف کہتا ہی کہ میں نے محمد بن اسمعیل بخاری سے اس حدیث کا مذاکرہ کیا پس اُسنے اسکو نہ پہچانا۔ اور اُسنے سعید بن مسیب کی کوئی روایت انس سے نہ پہچانی نہ یہ حدیث اور نہ کوئی اور۔ اور انس بن مالک تیرانویں سال میں فوت ہوا ہی اور سعید بن مسیب بعد اسکے دو سال یعنے پچانویں سال میں

علی معلم الناس الخیر هذا حدیث حسن غریب صحیح سمعت ابا عمار الحسین بن حریث الخزاعی یقول سمعت الفضیل بن عیاض یقول عالم عامل معلم یدعی کبیرا فی ملکوت السموات **حدثنا** عمر بن حفص الشیبانی البصری نا عبد الله بن وهب عن عمرو بن الحارث عن دراج عن ابی الهیثم عن ابی سعید الخدری عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لن یشبع المؤمن من خیر یسمعه حتی یکون منتهاه الجنة هذا حدیث حسن غریب **حدثنا** محمد بن عمر بن الولید الکندی نا عبد الله بن نمیر عن ابراهیم بن الفضل عن سعید المقبری عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الکلمة الحکمة ضالة المؤمن فحیث وجدها فهو احق بها هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه وابراهیم بن الفضل المخزومی ضعیف فی الحدیث بسم الله الرحمن الرحیم

ابواب الاستیذان والآداب عن رسول الله صلی الله علیه وسلم

باب ما جاء فی افشاء السلام

حدثنا هناد نا ابو معاویة عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم والذی نفسی بیده لا تدخلوا الجنة حتی تؤمنوا ولا تؤمنوا حتی تحابوا الا ادلکم علی امر اذا انتم فعلتموه تحاببتم افشوا السلام بینکم وفی الباب عن عبد الله بن سلام وشریح بن هانی عن ابیه وعبد الله بن عمرو والبراء وانس وابن عمر هذا حدیث حسن صحیح

باب ما ذکر فی فضل السلام

حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن والحسین بن محمد الجریری البلخی قالا نا محمد بن کثیر عن جعفر بن سلیمن الضبعی عن عوف عن ابی رجاء عن عمران بن حصین ان رجلا جاء الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال السلام علیکم فقال النبی صلی الله علیه وسلم

لوگوں کے نیکی سکھلانے والے پر۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ سنا میں نے ابا عمار یعنی حسین بن حریث خزاعی سے کہ کہتا سنا میں نے فضیل بن عیاض سے کہ کہتا عالم عامل معلم کے ؛ اسکے آسمانوں کے فرشتوں میں بہت دعا کی جاتی ہے **حدیث** کی ہم سے عمر بن حفص شیبانی بصری نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن وہب نے عمرو بن حارث سے اُسنے دراج سے اُسنے ابی الہیثم سے اُسنے ابی سعید خدری سے اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے نہیں سیر ہوتا مومن اُس نیکی سے کہ جسکو سنتے یہاں تک کہ نتیجہ اُسکا جنت ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن عمر بن ولید کندی نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن نمیر نے ابراہیم بن فضل سے اُسنے سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حکمت والا مومن کی گم ہوئی چیز ہے یعنے کلمہ حکمت والا ایسا ہے جیسا کہ کوئی چیز مومن کی گم ہو گئی ہو۔ سو جس جگہ اسکو پاتا ہے وہی اسکے لائق ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے اور ابراہیم بن فضل مخزومی حدیث میں ضعیف ہے۔

ابواب اذن طلب کرنے اور آداب کے بیان میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں

باب سلام رائج کرنے کے بیان میں

حدیث کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے قابو میں میری جان ہے بہشت میں نہ جاؤگے جبتک کہ ایمان نہ لاؤگے۔ اور پورے ایماندار نہ ہوگے جبتک کہ آپس میں محبت نہ پیدا کروگے۔ کیا میں تمکو نہ بتلا دوں وہ چیز کہ جب اسکو کرو تو آپس میں دوست بن جاؤ سلام علیک کرنا آپس میں رائج کردو اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن سلام سے اور شریح بن ہانی سے جو راوی ہے اپنے باپ سے اور عبد اللہ بن عمرو اور براء اور انس اور ابن عمر سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

باب سلام کی فضیلت کے بیان میں

حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمن اور حسین بن محمد جریری بلخی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے محمد بن کثیر نے جعفر بن سلیمان ضبعی سے اُسنے عوف سے اُسنے ابی رجاء سے اُسنے عمران بن حصین سے یہ کہ ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا اُسنے السلام علیکم پس فرمایا آپنے

ف۱ یعنے بہشت کا ملنا ایمان پر موقوف ہے اور ایمان محبت پر موقوف تو معلوم ہوا کہ بہشت محبت پر موقوف ہے پھر حضرت نے محبت حاصل کرنے کا آسان طریقہ بتلایا یعنے السلام علیکم کرنا آپس میں۔ سلام سے اسواسطے محبت ہوتی ہے کہ دعا خیر ہے یعنے خدا تجھکو ہر بلا سے سلامت رکھے اور معمول ہے کہ آدمی اپنے خیر خواہ دعا مانگنے والے کو اپنا دوست جانتا ہے تو آپ ہی اُس سے محبت کرتا ہے۔ ہر چند سخاوت اور احسان بھی محبت کا سبب ہے لیکن احسان اور سخاوت تمام عالم کے مسلمانوں سے نہیں ہو سکتی۔ اور سلام آسان بات ہے کہ ہر ایک سے ہو سکتا ہے اسواسطے حضرت نے اسیکو خاص کر کے بتلایا لیکن افسوس عجب الٹا زمانہ ہو گیا ہے کہ جہالت اور غرور کے سبب سے اب بعضے لوگ سلام علیک کرنے سے ناخوش ہوتے ہیں اور عداوت پر کمر باندھتے ہیں محبت اور خیر خواہی کی چیزیں الٹی انکے نزدیک عداوت کا سبب ہو گئیں ۱۲

اللہ بہ طریقا الی الجنۃ وان الملائکۃ لتضع اجنحتہا رضی لطالب العلم وان العالم لیستغفر لہ من فی السموات ومن فی الارض حتی الحیتان فی الماء وفضل العالم علی العابد کفضل القمر علی سائر الکواکب ان العلماء ورثۃ الانبیاء ان الانبیاء لم یورثوا دینارا ولا درہما انما ورثوا العلم فمن اخذ بہ فقد اخذ بحظ وافر ولا نعرف ھذا الحدیث الا من حدیث عاصم بن رجاء بن حیوۃ ولیس اسنادہ عندی بمتصل ھکذا حدثنا محمود بن خداش ھذا الحدیث وانما یروی ھذا الحدیث عن عاصم بن رجاء بن حیوۃ عن داؤد بن جمیل عن کثیر بن قیس عن ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھذا اصح من حدیث محمود بن خداش **حدثنا** ھناد نا ابو الاحوص عن سعید بن مسروق عن ابن اشوع عن یزید بن سلمۃ الجعفی قال قال یزید بن سلمۃ یا رسول اللہ انی سمعت منک حدیثا کثیرا اخاف ان ینسی اولہ اخرہ فحدثنی بکلمۃ تکون جماعا قال اتق اللہ فیما تعلم ھذا حدیث لیس اسنادہ بمتصل ھو عندی مرسل ولم یدرک عندی ابن اشوع یزید بن سلمۃ وابن اشوع اسمہ سعید بن اشوع **حدثنا** ابو کریب نا خلف بن ایوب عن عوف عن ابن سیرین عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصلتان لا یجتمعان فی منافق حسن سمت ولا فقہ فی الدین ھذا حدیث غریب ولا نعرف ھذا الحدیث من حدیث عوف الا من حدیث ھذا الشیخ خلف بن ایوب العامری ولم ار احدا یروی عنہ غیر محمد بن العلاء ولا ادری کیف ھو **حدثنا** محمد بن عبد الاعلی نا سلمۃ بن رجاء نا الولید بن جمیل نا القاسم ابو عبد الرحمن عن ابی امامۃ الباھلی قال ذکر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلان احدھما عابد والاخر عالم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ وملائکتہ واھل السموات والارضین حتی النملۃ فی جحرھا وحتی الحوت لیصلون

اسکو جنت کے راستہ کی طرف چلاتا ہے اللہ اور فرشتے طالب العلم کی رضامندی کے واسطے اپنے پر انکو بچھاتے ہیں۔ اور البتہ عالم کے واسطے بخشش مانگتا ہے جو کوئی آسمانوں میں ہے اور زمین میں یہانتک کہ پانی میں مچھلیاں بھی اور فضیلت عالم کی عابد پر مثل فضیلت چاند کی ہے تمام ستاروں پر اور عالم وارث انبیاء کے ہیں۔ اور انبیاء نے درہم اور دینار تو ورثہ نہیں چھوڑے فقط انھوں نے تو علم ہی ورثہ چھوڑا ہے سو جس کسی نے اسکو پکڑا تو اسنے بہت حصہ پکڑا۔ اور نہیں پہچانتے ہم اس حدیث کو مگر طریق عاصم بن رجاء بن حیوہ سے۔ اور اسناد اسکی میرے نزدیک متصل نہیں ہے۔ ایسا ہی محمود بن خداش نے یہ حدیث بیان کی ہے۔ اور مروی ہے یہ حدیث عاصم بن رجاء بن حیوہ سے اسنے روایت کی داؤد بن جمیل سے اسنے کثیر بن قیس سے اسنے ابی الدرداء سے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور یہ صحیح ہے حدیث محمود بن خداش سے **حدیث** کی ہمسے ھناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے سعید بن مسروق سے اسنے ابن اشوع سے اسنے یزید بن سلمہ جعفی سے کہا اسنے کہا یزید بن سلمہ نے یا رسول اللہ میں نے آپسے بہت حدیثیں سنی ہیں میں خوف کرتا ہوں کہ پہلیوں کو آخر کی بھلا دینگی پس آپ مجھے کوئی ایسا کلمہ بتلائے کہ تمام خیرات کو جامع ہو فرمایا آپنے ڈر اللہ سے اسمیں کہ تو جانتا ہے۔ اس حدیث کی اسناد متصل نہیں۔ یہ میرے نزدیک مرسل ہے اور میرے نزدیک ابن اشوع نے یزید بن سلمہ کو نہیں پایا۔ اور ابن اشوع کا نام سعید بن اشوع ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے خلف بن ایوب نے عوف سے اسنے ابن سیرین سے اسنے ابی ہریرہ سے کہا اسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ایسی خصلتیں ہیں جو منافق میں جمع نہیں ہوتیں نیک قصد اور سمجھ دین میں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اور نہیں پہچانتے ہم اس حدیث کو طریق عوف سے مگر حدیث اس شیخ سے یعنی خلف بن ایوب عامری سے۔ اور میں نہیں جانتا کہ سواے محمد بن علاء کے اور کوئی اس سے روایت کرتا ہو۔ اور میں نہیں جانتا کہ اسکا حال کیونکر ہے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الاعلی نے کہا حدیث کی ہمسے سلمہ بن رجاء نے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن جمیل نے کہا حدیث کی ہمسے قاسم بن عبد الرحمن نے ابی امامہ باہلی سے کہا اسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو مردوں کا ذکر ہوا۔ ایک ان دونوں میں عابد تھا اور دوسرا عالم پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فضیلت عالم کی عابد پر مثل میرے فضیلت کی ہے اوپر کمتر تمہارے کے یعنی جیسے میری فضیلت ہے کلمہ گو مسلمان پر ویسے اسکی فضیلت ہے عابد پر پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ اور فرشتے اور اہل آسمانوں کے اور زمین کے یہانتک کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور مچھلی بھی البتہ درود بھیجتے ہیں

حدثنا محمود بن غيلان نا عمر بن يونس عن عكرمة بن عمار ثنى ابو زميل ثنى ابن عباس ثنى عمر بن الخطاب قال استأذنت على رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثا فاذن لى هٰذا حديث حسن غريب وابو زميل اسمه سماك الحنفى وانما انكر عمر عندنا على ابى موسى حين روى انه قال الاستيذان ثلاث فان اذن لك والا فارجع وقد كان عمر استاذن على النبى صلى الله عليه وسلم ثلاثا فاذن له ولم يكن علم هٰذا الذى رواه ابو موسى عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال فان اذن لك والا فارجع **باب** كيف رد السلام **حدثنا** اسحٰق بن منصور نا عبد الله بن نمير نا عبيد الله بن عمر عن سعيد المقبرى عن ابى هريرة قال دخل رجل المسجد ورسول الله صلى الله عليه وسلم جالس فى ناحية المسجد فصلى ثم جاء فسلم عليه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليك ارجع فصل فانك لم تصل فذكر الحديث بطوله هٰذا حديث حسن وروى يحيى بن سعيد القطان هٰذا الحديث عن عبيد الله بن عمر عن سعيد المقبرى فقال عن ابيه عن ابى هريرة وحديث يحيى بن سعيد اصح **باب** فى تبليغ السلام **حدثنا** على بن المنذر الكوفى نا محمد بن فضيل عن زكريا ابن ابى زائدة عن عامر قال ثنى ابو سلمة ان عائشة حدثته ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لها ان جبرئيل يقرئك السلام قالت وعليه السلام ورحمة الله وبركاته وفى الباب عن رجل من بنى نمير عن ابيه عن جده هٰذا حديث حسن صحيح وقد رواه الزهرى ايضا عن ابى سلمة عن عائشة **باب** فى فضل الذى يبدأ بالسلام **حدثنا** على بن حجر نا قران بن تمام الاسدى عن ابى فروة الرهاوى يزيد بن سنان عن سليم بن عامر عن ابى امامة قال قيل يا رسول الله الرجلان يلتقيان ايهما يبدأ بالسلام فقال اولاهما بالله هٰذا حديث حسن قال محمد ابو فروة الرهاوى

حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے عمر بن یونس نے عکرمہ بن عمار سے کہا حدیث کی مجھسے ابو زمیل نے کہا حدیث کی مجھسے ابن عباس نے کہا حدیث کی مجھسے عمر بن خطابؓ نے کہا اُسنے میںنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تین بار اذن طلب کیا پس اپنے مجھے اذن دیا یہ حدیث حسن غریب ہی - اور ابو زمیل کا نام سماک حنفی ہی - اور حضرت عمر نے جو ابو موسیٰ کی حدیث کا انکار کیا تھا جبکہ اُسنے یہ روایت کی کہ اذن طلب کرنا تین بار مسنون ہی سو اگر تجھے اذن دیا جاوے تو بہتر ورنہ واپس ہو جا - حالانکہ حضرت عمر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تین بار اذن طلب کیا تھا اور آپنے انکو اذن دیا تھا - اور حضرت عمر اس روایت کو جسکو ابو موسیٰ نے آنحضرت سے روایت کیا ہی نہین جانتے تھے کہ آنحضرت نے فرمایا ہی اگر تجھے اذن دیا جاوے تو بہتر ورنہ واپس ہو جا - غرض مولفؔ کی اس سے یہ ہی کہ حضرت عمر نے انکار ابو موسیٰ پر باوجود جاننے کے اسواسطے کیا تھا کہ حضرت عمر کو یہ روایت جسکو ابو موسیٰ نے روایت کیا ہی معلوم نہ تھی - **باب** جواب سلام کا کیونکر ہی **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن نمیر نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن عمر نے سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے ایک مرد مسجد مین داخل ہوا اس حالت مین کہ آنحضرت مسجد کے ایک کونے مین بیٹھے تھے سو اُسنے نماز پڑھی پھر وہ آیا اور اُسنے آپکو سلام کیا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعلیک یعنے تجھپر سلام ہو لوٹ جا اور نماز پڑھ کیونکہ تیری نماز نہین ہوئی سو اُسنے بڑی لمبی حدیث ذکر کی - یہ حدیث حسن ہی - اور روایت کیا ہی یحییٰ بن سعید قطان نے اس حدیث کو عبید اللہ بن عمر سے اُسنے سعید مقبری سے پس کہا اُسنے یہ روایت ہی میرے باپ سے اُسنے روایت کی ابی ہریرہ سے اور حدیث یحییٰ بن سعید کی صحیح ہی - **باب** سلام کے پہونچانے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے علی بن منذر کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے زکریا بن ابی زائدہ سے اُسنے عامر سے کہا اُسنے حدیث کی مجھسے ابو سلمہ نے یہ کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے حدیث کی ہی اسکو یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عائشہ سے کہ جبرئیل علیہ السلام تجھے سلام دیتے ہین کہا حضرت عائشہ نے وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - اور اس باب مین روایت ہی ایک مرد سے جو بنی نمیر سے ہی اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے - یہ حدیث حسن صحیح ہی - اور روایت کیا اسکو زہری نے بھی ابی سلمہ سے اُسنے عائشہ سے - **باب** اس شخص کی فضیلت مین جو پہلے سلام کرے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے قران بن تمام اسدی نے ابی فروہ رہاوی یعنے یزید بن سنان سے اُسنے سلیم بن عامر سے اُسنے ابی امامہ سے کہا اُسنے کسی نے کہا یا رسول اللہ دو آدمی آپسمین ملتے ہین کونسا اُن دونونمین پہلے سلام کرے پس فرمایا آپنے پہلا اُن دونونمین اللہ کی طرف زیادہ قریب ہوتا ہی - یعنے جو شخص پہلے سلام کریگا وہ اللہ کے نزدیک بہ نسبت دوسرے کے مقرب ہوگا - یہ حدیث حسن ہی - کہا محمد نے ابو فروہ رہاوی

عشر وجاء آخر فقال السلام علیکم ورحمۃ اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشرون ثم جاء آخر فقال السلام علیکم ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثون ھذا حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ من حدیث عمران بن حصین
وفی الباب عن ابی سعید وعلی وسہل بن حنیف **باب** ماجاء فی ان الاستیذان ثلاث **حدثنا** سفیان بن
وکیع نا عبد الاعلی بن عبد الاعلی عن الجریری عن ابی نضرۃ عن ابی سعید قال استاذن ابو موسیٰ علی عمر فقال السلام علیکم
ادخل فقال عمر واحدۃ ثم سکت ساعۃ ثم قال السلام علیکم ادخل فقال عمر ثنتان ثم سکت ساعۃ فقال السلام علیکم
ادخل فقال عمر ثلاث ثم رجع فقال عمر للبواب ما صنع قال رجع قال علیّ بہ فلما جاءہ قال ما ھذا الذی صنعت قال السنۃ قال السنۃ
واللہ لتاتینی علی ھذا ببرھان وبینۃ اولا فعلن بک قال فاتانا ونحن رفقۃ عن الانصار فقال یا معشر الانصار الستم اعلم الناس
بحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الم یقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاستیذان ثلاث فان اذن لک
والا فارجع فجعل القوم یمازحونہ قال ابو سعید ثم رفعت راسی الیہ فقلت ما اصابک فی ھذا من العقوبۃ فانا شریکک
فاتی عمر فاخبرہ ذلک قال عمر ما کنت علمت بھذا وفی الباب عن علی وام طارق مولاۃ سعد ھذا حدیث حسن صحیح والجریری
اسمہ سعید بن ایاس یکنی ابا مسعود وقد روی ھذا غیرہ ایضا عن ابی نضرۃ وابو نضرۃ العبدی اسمہ المنذر بن مالک بن قطعۃ

اسکے واسطے دس نیکیاں ہیں اور دوسرا آدمی آیا اور کہا اُسنے السّلام علیکم ورحمۃ اللہ پس فرمایا آپنے اسکے واسطے بیس نیکیاں ہیں پھر اور آیا پس کہا اُسنے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پس فرمایا آپنے اسکے واسطے تیس نیکیاں ہیں۔ یہ حدیث اس وجہ سے یعنے طریق عمران بن حصین سے حسن غریب ہی۔ اور اس باب میں روایت ہی ابی سعید اور علی اور سہل بن حنیف سے **باب** اس بیان میں کہ اذن مانگنا تین بار ہی **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الاعلیٰ بن عبد الاعلیٰ نے جریری سے اُسنے ابی نضرہ سے اُسنے ابی سعید سے کہا اُسنے ابو موسیٰ نے حضرت عمر سے اذن طلب کیا سو کہا السّلام علیکم کیا میں داخل ہو جاؤں پس فرمایا حضرت عمر نے ایک بار[1]۔ پھر وہ ایک گھڑی چپ رہا پھر کہا اُسنے السلام علیکم کیا میں داخل ہو جاؤں پس کہا حضرت عمر نے دو بار۔ پھر وہ ایک ساعت چپ رہا پھر کہا اُسنے السّلام علیکم کیا میں داخل ہو جاؤں پس کہا حضرت عمر نے تین بار۔ پھر وہ لوٹ آیا سو کہا حضرت عمر نے دربان سے اُسنے کیا کیا کہا دربان نے وہ واپس چلے گئے فرمایا حضرت عمر نے اُسکو میرے پاس لاؤ سو جب وہ آپکے پاس آئے تو فرمایا آپنے یہ تو نے کیا کیا۔ کہا اُسنے میں نے سنت کا کام کیا ہی فرمایا حضرت عمر نے تو نے سنت کا کام کیا ہی قسم ہی اللہ کی البتہ اسبات پر میرے پاس دلیل اور گواہ لا[2] یا میں تجھے ملامت کروں گا۔ کہا ابو سعید نے سو وہ ہمارے پاس آیا اس حالت میں کہ ہم ایک جماعت انصار کی بیٹھے تھے پس کہا اُسنے اے گروہ انصار کے کیا تم سب لوگوں سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نہیں جانتے یعنے تم سب سے زیادہ حدیث آنحضرت کی جانتے ہو۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ اذن طلب کرنا تین بار مسنون ہی سو اگر تیرے لیئے اے اذن طلب کرنے والے اذن دیا جاوے تو بہتر ورنہ واپس ہو جا۔ سو قوم نے اسکو ٹھٹھا کرنا شروع کیا۔ کہا ابو سعید نے پھر میں نے اپنا سر اسکی طرف اُٹھایا اور کہا تجھے اسبات میں کیا تکلیف پہونچی ہی میں تیرا شریک ہوں کہا اُسنے سو وہ حضرت عمر کے پاس آیا اور انکو اسکی خبر دی کہا حضرت عمر نے میں اسکو نہیں جانتا تھا۔ اور اس باب میں روایت ہی حضرت علی اور ام طارق یعنے سعد کی لونڈی سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی اور جریری کا نام سعید بن ایاس ہی کنیت اسکی ابا سعید ہی اور اسکو غیر نے بھی ابی نضرہ سے روایت کیا ہی۔ اور ابو نضرہ عبدی کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہی۔

[1] یعنے حضرت عمر نے پہلی بار جب اُسنے اذن مانگا تو دل میں کہا کہ ابھی تو پہلی بار ہی دوسری بار کہا یہ دوسری بار ہی تیسری بار کہا یہ تیسری بار ہی غرض آپکی یہ تھی کہ تین بار اذن مانگنے کا حکم ہی جب تین بار پورے ہو جائیں گے تو اذن داخل ہونے کا دونگا مگر حضرت ابو موسیٰ صاحب تیسری بار جب جلدی سے جواب نہ آیا تو فی الفور واپس چلے آئے پھر حضرت عمر نے انکے پیچھے آدمی بھیجکر بُلایا۔

[2] حضرت عمر نے اس حدیث کو اسواسطے قبول نہیں کیا کہ خبر واحد ہی بلکہ حضرت عمر کو یہ خوف ہوا تھا کہ ایسے مشہور واقعہ میں جب یہ حال ہی کہ وہ مجھے معلوم نہیں مبادا کہ لوگ آنحضرت پر بہتان باندھنے میں دلیری نہ کر جاویں جب ایسے بڑے جلیل القدر صحابی کو اس قدر تکلیف دیجاویگی تو اور لوگ جنکا قدر اسکی نسبت کچھ نہیں حدیثیں ومعنی بیان کرنے سے بچے رہیں گے ۱۲

عن سعيد بن المسيب قال قال انس قال لى رسول الله صلى الله عليه وسلم يا بنى اذا دخلت على اهلك فسلم تكون بركة
عليك وعلى اهل بيتك هذا حديث حسن صحيح غريب **باب** السلام قبل الكلام **حدثنا** الفضل بن الصباح
نا سعيد بن زكريا عن عنبسة بن عبد الرحمن عن محمد بن زاذان عن محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم السلام قبل الكلام وبهذا الاسناد عن النبى صلى الله عليه وسلم قال لا تدعوا احدا الى الطعام حتى يسلم
هذا حديث منكر لا نعرفه الا من هذا الوجه سمعت محمدا يقول عنبسة بن عبد الرحمن ضعيف فى الحديث ذاهب ومحمد بن زاذان
منكر الحديث **باب** ماجاء فى كراهية التسليم على الذمى **حدثنا** قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن سهيل بن ابى صالح
عن ابيه عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تبدؤا اليهود والنصارى بالسلام فاذا لقيتم احدهم
فى طريق فاضطروه الى اضيقه هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** سعيد بن عبد الرحمن المخزومى نا سفيان عن الزهرى
عن عروة عن عائشة قالت ان رهطا من اليهود دخلوا على النبى صلى الله عليه وسلم فقالوا السام عليك فقال النبى صلى الله
عليه وسلم عليكم فقالت عائشة فقلت عليكم السام واللعنة فقال النبى صلى الله عليه وسلم يا عائشة ان الله يحب الرفق
فى الامر كله قالت عائشة الم تسمع ما قالوا قال قد قلت عليكم وفى الباب عن ابى بصرة الغفارى وابن عمر وانس وابى عبد الرحمن الجهنى
حديث عائشة حديث حسن صحيح **باب** ماجاء فى السلام على مجلس فيه المسلمون وغيرهم **حدثنا** يحيى بن موسى
نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهرى عن عروة ان اسامة بن زيد اخبره ان النبى صلى الله عليه وسلم مر بمجلس فيه اخلاط من المسلمين
واليهود فسلم عليهم هذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء فى تسليم الراكب على الماشى **حدثنا** محمد بن المثنى وابراهيم
بن يعقوب قالا نا روح بن عبادة عن حبيب بن الشهيد عن الحسن عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم

ہمسے سعید بن مسیب سے کہا اُسنے کہا انس نے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بیٹے جب تو اپنے عیال پر داخل ہو تو سلام کر
تجھپر برکت ہوگی اور تیرے گھر کے لوگو نپر۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ **باب** سلام پہلے کلام کے ہے **حدیث** کی ہمسے فضل بن صباح
نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن زکریا نے عنبسہ بن عبد الرحمن سے اُسنے محمد بن زاذان سے اُسنے محمد بن منکدر سے اُسنے جابر بن عبد اللہ
سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پہلے کلام کے ہے۔ اور ساتھ اسی اسناد کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے کہ فرمایا اپنے کسی کو کھانے
کیطرف نہ بلاؤ یہانتک کہ وہ سلام دے۔ یہ حدیث منکر ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے۔ سنا مین نے محمد سے کہ کہتا عنبسہ بن عبد الرحمن
حدیث مین ضعیف ہے بھولنے والا ہے۔ اور محمد بن زاذان منکر الحدیث ہے۔ **باب** اس بیان مین کہ ذمی کو سلام دینا مکروہ ہے **حدیث**
کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا یہود اور نصاری کو پہلے سلام مت کرو سو جب تم انمین سے کسیکو راستہ مین ملو تو اسکو تنگ راستہ کی طرف مضطر کرو۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے سعید بن عبد الرحمن مخزومی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے
کہا اُسنے ایک گروہ یہود کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر داخل ہوا پس کہا اُنھون نے السّام علیک یعنی موت ہو تجھپر پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے علیکم یعنی تمپر ہو۔ سو کہا عائشہ نے مین نے کہا علیکم السّام واللعنہ یعنی تمپر موت ہو اور لعنت پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اے
عائشہ اللہ تعالی تمام کامو نمین نرمی کو پسند کرتا ہے۔ کہا عائشہ نے کیا آپنے نہین سُنا جو کچھ اُنھون نے کہا ہے فرمایا آپنے مین نے کہدیا ہے کہ تمپر ہی
ہو۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی بصرہ غفاری اور ابن عمر اور انس اور ابی عبد الرحمن جہنی سے رضی اللہ عنہم۔ حدیث عائشہ کی حسن صحیح ہے
باب بیان مین سلام کرنیکے ایسی مجلس پر کہ اسمین مسلمان اور غیر مسلمان ہون یعنے ہر قسم کے آدمی ہون **حدیث** کی ہمسے یحیی بن موسی
نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُسنے عروہ سے یہ کہ اسامہ بن زید نے اسکو خبر دی ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم ایک مجلس مین گذرے کہ اسمین مسلمان اور یہود خلط ملط تھے سو آپنے انپر سلام دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** اس بیان مین
کہ سوار پیادے کو سلام دے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی اور ابراہیم بن یعقوب نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے روح بن عبادہ نے
حبیب بن شہید سے اُسنے حسن سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

مقارب الحدیث الا ان ابنہ محمد بن یزید روی عنہ مناکیر **باب** فی کراھیۃ اشارۃ الید فی السلام **حدثنا** قتیبۃ نا ابن لھیعۃ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس منا من تشبہ بغیرنا لا تشبھوا بالیھود ولا بالنصاری فان تسلیم الیھود الاشارۃ بالاصابع وتسلیم النصاری الاشارۃ بالاکف ھذا حدیث اسنادہ ضعیف وروی ابن المبارک ھذا الحدیث عن ابن لھیعۃ فلم یرفعہ **باب** ماجاء فی التسلیم علی الصبیان **حدثنا** ابو الخطاب زیاد بن یحیی البصری نا ابو عتاب سھل بن حماد ثنا شعبۃ عن سیار قال کنت امشی مع ثابت البنانی فمر علی صبیان فسلم علیھم فقال ثابت کنت مع انس فمر علی صبیان فسلم علیھم فقال انس کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمر علی صبیان فسلم علیھم ھذا حدیث صحیح ورواہ غیر واحد عن ثابت وروی من غیر وجہ عن انس **حدثنا** قتیبۃ نا جعفر بن سلیمن عن ثابت عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ **باب** ماجاء فی التسلیم علی النساء **حدثنا** سوید نا عبد اللہ بن المبارک نا عبد الحمید بن بھرام انہ سمع شھر بن حوشب یقول سمعت اسماء بنت یزید تحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر فی المسجد یوما وعصبۃ من النساء قعود فالوی بیدہ بالتسلیم واشار عبد الحمید بیدہ ھذا حدیث حسن قال احمد بن حنبل لا بأس بحدیث عبد الحمید بن بھرام عن شھر بن حوشب قال محمد شھر حسن الحدیث وقوی امرہ وقال انما تکلم فیہ ابن عون ثم روی عن ھلال بن ابی زینب عن شھر بن حوشب **حدثنا** ابو داؤد نا النضر بن شمیل عن ابن عون قال ان شھرا ترکوہ قال ابو داؤد قال النضر ترکوہ ای طعنوا فیہ **باب** فی التسلیم اذا دخل بیتہ **حدثنا** ابو حاتم الانصاری البصری مسلم بن حاتم نا محمد بن عبد اللہ الانصاری عن ابیہ عن علی بن زید

مقارب الحدیث ہی مگر اسکا بیٹا محمد بن یزید اس سے منکر حدیثیں روایت کرتا ہی۔ **باب** اس بیان میں کہ سلام میں ہاتھ سے اشارہ کرنا مکروہ ہی **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہی ہمسے وہ شخص جو ہمارے غیر کے ساتھ مشابہت کرے۔ نہ مشابہت کرو ساتھ یہود کے اور نہ ساتھ نصاری کے پس تحقیق سلام یہود کا انگلیوں سے اشارہ کرنا ہی اور سلام نصاری کا ہاتھ کے ساتھ اشارہ کرنا ہی۔ اس حدیث کی سند ضعیف ہی۔ اور روایت کیا ہی ابن مبارک نے اس حدیث کو ابن لہیعہ سے اور اسکو مرفوع نہیں کیا **باب** لڑکوں پر سلام کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابو الخطاب یعنے زیاد بن یحیی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عتاب یعنے سہل بن حماد نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے سیار سے کہا اُسنے میں ثابت بنانی کے ساتھ چلا جاتا تھا سو وہ لڑکوں پر گذرا اور اُنپر سلام دیا پس کہا ثابت نے میں انس کے ساتھ تھا سو وہ لڑکوں پر گذرا اور اُنپر سلام دیا پس کہا انس نے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا سو آپ لڑکوں پر گذرے انکو سلام دیا۔ یہ حدیث صحیح ہی اور روایت کیا اسکو کئی ایک نے ثابت سے۔ اور کئی وجہ سے انس سے مروی ہی۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن سلیمان نے ثابت سے اُسنے انس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ **باب** عورتوں پر سلام کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الحمید بن بہرام نے یہ کہ سُنا اُسنے شہر بن حوشب سے کہ کہتا سُنا میں نے اسماء بنت یزید سے کہ حدیث کرتی تھی یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد میں گئے اور ایک جماعت عورتوں کی بیٹھی تھی سو آپنے ساتھ سلام کے دست مبارک جھکایا[1]۔ اور عبد الحمید نے ہاتھ سے اشارت کی۔ یعنے عبد الحمید نے ہاتھ سے اشارت کرکے بیان کیا کہ آنحضرت نے اسطرح سے عورتوں کو سلام کیا تھا۔ یہ حدیث حسن ہی۔ کہا امام احمد بن حنبل نے عبد الحمید بن بہرام کی حدیث کا جو کہ شہر بن حوشب سے ہی کچھ خوف نہیں۔ کہا محمد نے شہر حسن الحدیث ہی اور قوی الحال ہی۔ اور کہا اُسنے اسکے حق میں صرف ابن عون نے کلام کیا ہی پھر اُسنے روایت کی ہی ہلال بن ابی زینب سے اُسنے شہر بن حوشب سے **حدیث** کی ہمسے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے نضر بن شمیل نے ابن عون سے کہا اُسنے لوگوں نے شہر کو ترک کر دیا ہی۔ کہا ابو داؤد نے کہا نضر نے لوگوں نے اسکے حق میں طعن کیا ہی۔ **باب** اس بیان میں کہ جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہو تو سلام کرے **حدیث** کی ہمسے ابو حاتم انصاری بصری یعنے مسلم بن حاتم نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عبد اللہ انصاری نے اپنے باپ سے اُسنے علی بن زید سے

[1] امام نووی نے کہا ہی کہ ابو داؤد نے جو کہ راوی اس حدیث کا ہی ذکر کیا ہی کہ آپنے ہمکو سلام دیا پس یہ روایت محمول ہوگی اسپر کہ دونوں کو جمع کیا یعنے ہاتھ مبارک سے اشارہ کی اور

زبان مبارک سے الفاظ سلام بھی فرمائے ۱۲

غریب لا نعرفه مثل هذا الا من حدیث ابن لهیعة وابو عبد الرحمن الحبلی اسمه عبد الله بن یزید **باب** من اطلع فی دار قوم بغیر اذنهم **حدثنا** بندار نا عبد الوهاب الثقفی عن حمید عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم کان فی بیته فاطلع علیه رجل فاهوی الیه بمشقص فتاخر الرجل هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان عن الزهری عن سهل بن سعد الساعدی ان رجلا اطلع علی رسول الله صلی الله علیه وسلم من جحر فی حجرة النبی صلی الله علیه وسلم ومع النبی صلی الله علیه وسلم مدراة یحک بها رأسه فقال النبی صلی الله علیه وسلم لو علمت انک تنظر لطعنت بها فی عینک انما جعل الاستیذان من اجل البصر وفی الباب عن ابی هریرة هذا حدیث حسن صحیح **باب** التسلیم قبل الاستیذان **حدثنا** سفیان بن وکیع نا روح بن عبادة عن ابن جریج قال اخبرنی عمرو بن ابی سفیان ان عمرو بن عبد الله بن صفوان اخبره ان کلدة بن حنبل اخبره ان صفوان بن امیة بعثه بلبن ولباء وضغابیس الی النبی صلی الله علیه وسلم والنبی صلی الله علیه وسلم باعلی الوادی قال فدخلت علیه ولم استاذن ولم اسلم فقال النبی صلی الله علیه وسلم ارجع فقل السلام علیکم اادخل وذلک بعد ما اسلم صفوان قال عمرو واخبرنی بهذا الحدیث امیة بن صفوان ولم یقل سمعته من کلدة هذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من حدیث ابن جریج ورواه ابو عاصم ایضا عن ابن جریج مثل هذا **حدثنا** سوید بن نصر انا عبد الله بن المبارک انا شعبة عن محمد بن المنکدر عن جابر قال استاذنت علی النبی صلی الله علیه وسلم فی دین کان علی ابی فقال من هذا فقلت انا فقال انا انا کانه کره ذلک هذا حدیث حسن صحیح **باب** فی کراهیة طروق الرجل اهله لیلا **حدثنا** احمد بن منیع نا سفیان بن عیینة عن الاسود بن قیس عن نبیح العنزی عن جابر

غریب ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اسکو مثل اسکے مگر طریق ابن لہیعہ سے۔ اور ابو عبد الرحمن حبلی کا نام عبد اللہ بن یزید ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ جھانکے کسی قوم کے گھر میں بغیر انکے اذن کے جھانکنا۔ **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوہاب ثقفی نے حمید سے انہوں نے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں تھے سو آپ پر کسی مرد نے جھانکا پس آپنے اسکی طرف ایک پھل تیر کا جھکایا سو وہ مرد ہٹگیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے یہ کہ ایک مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آنحضرت کے حجرے کے سوراخ سے جھانکا اور آنحضرت کے پاس لوہے کی کنگھی تھی اس سے اپنے سر مبارک کو کنگھی کر رہے تھے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر میں جانتا کہ تو دیکھتا ہے تو میں یہی تیری آنکھ میں چبھو دیتا بیشک اذن مانگنا نظر کو بچانے کے واسطے مقرر کیا گیا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اذن طلب کرنے سے پہلے سلام کرنا۔ **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے روح بن عبادہ نے ابن جریج سے کہا خبر دی مجھے عمرو بن ابی سفیان نے یہ کہ عمرو بن عبد اللہ بن صفوان نے اسکو خبر دی ہے یہ کہ کلدہ بن حنبل نے اسکو خبر دی ہے یہ کہ صفوان بن امیہ نے اسکو دودھ اور پیوسی اور چھوٹے چھوٹے کھیرے دیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا۔ اور آنحضرت اسوقت اعلی وادی میں تھے کہا انہوں نے سو میں آپ پر داخل ہوا اور اذن نہ طلب کیا اور نہ سلام دیا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹ جا پھر کہہ السلام علیکم کیا میں داخل ہوجاؤں اور یہ قصہ بعد اسلام لانے صفوان کے ہوا ہے۔ کہا عمرو نے خبر دی مجھے ساتھ اس حدیث کے امیہ بن صفوان نے اور نہیں کہا انہوں نے سنا میں نے اسکو کلدہ سے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ابن جریج سے۔ اور نیز روایت کیا اسکو ابو عاصم نے ابن جریج سے مثل اسکے۔ **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن مبارک نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر سے کہا انہوں نے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر قرض کے بارے میں جو میرے باپ پر تھا اذن طلب کیا پس فرمایا آپنے کون ہے یہ میں نے کہا میں ہوں پس فرمایا آپنے میں ہوں[۱] گویا آپنے اسکو مکروہ جانا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ مرد کا اپنے عیال کے پاس رات کو آنا سفر سے مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے اسود بن قیس سے انہوں نے نبیح عنزی سے انہوں نے جابر سے

۱۔ یعنی کلمہ میں عام ہے جیسا کہ مجھ پر صادق آتا ہے ایسا ہی تجھ پر صادق آتا ہے اس سے سائل کو کچھ فائدہ نہیں ہوتا کہ جس سے ابہام دور ہو بلکہ لائق یہ ہے کہ اسکے جواب میں نام بتلانا چاہیے ۱۲

قال يسلم الراكب على الماشي والماشي على القاعد والقليل على الكثير وزاد ابن المثنى في حديثه ويسلم الصغير على الكبير وفي الباب عن
عبد الرحمن بن شبل وفضالة بن عبيد وجابر هذا حديث قد روي من غير وجه عن ابي هريرة وقال ايوب السختياني
ويونس بن عبيد وعلي بن زيد ان الحسن لم يسمع من ابي هريرة **حدثنا** سويد بن نصر نا عبد الله نا حيوة بن شريح
اخبرني ابو هانئ الخولاني عن ابي علي الجنبي عن فضالة بن عبيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يسلم الفارس على الماشي
والماشي على القائم والقليل على الكثير هذا حديث حسن صحيح وابو علي الجنبي اسمه عمرو بن مالك **حدثنا** سويد بن نصر
نا عبد الله بن المبارك نا معمر عن همام بن منبه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يسلم الصغير على الكبير والمار على القاعد
والقليل على الكثير هذا حديث حسن صحيح **باب** التسليم عند القيام والقعود **حدثنا** قتيبة نا الليث عن
ابن عجلان عن سعيد المقبري عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا انتهى احدكم الى مجلس فليسلم فان بدا
له ان يجلس فليجلس ثم اذا قام فليسلم فليست الاولى باحق من الآخرة هذا حديث حسن وقد روى هذا الحديث عن
ابن عجلان ايضا عن سعيد المقبري عن ابيه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم **باب** الاستيذان قبالة البيت
حدثنا قتيبة نا ابن لهيعة عن عبيد الله بن ابي جعفر عن ابي عبد الرحمن الحبلي عن ابي ذر قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم من كشف سترا فادخل بصره في البيت قبل ان يؤذن له فرأى عورة اهله فقد اتى حدا لا يحل له ان يأتيه
لو انه حين ادخل بصره استقبله رجل ففقأ عينيه ما غيرت عليه وان مر رجل على باب لا ستر له غير مغلق فنظر فلا خطيئة
عليه انما الخطيئة على اهل البيت وفي الباب عن ابي هريرة وابي امامة هذا حديث

کہ فرمایا آپ نے سوار پیادے پر سلام دے اور چلنے والا بیٹھنے والے پر۔ اور تھوڑے بہتوں پر۔ اور ابن مثنی نے اپنی حدیث میں زیادہ
کیا ہے کہ چھوٹا بڑے پر۔ اور اس باب میں روایت ہے عبدالرحمن بن شبل اور فضالہ بن عبید اور جابر سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث کئی وجہ
سے ابی ہریرہ سے مروی ہے اور کہا ایوب سختیانی اور یونس بن عبید اور علی بن زید نے یہ کہ حسن نے ابی ہریرہ سے سنا نہیں ہے **حدیث** کی ہم سے
سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہم سے عبداللہ نے کہا حدیث کی ہم سے حیوہ بن شریح نے کہا خبر دی مجھے ابو ہانی خولانی نے ابی علی جنبی
سے انہوں نے فضالہ بن عبید سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار پیادہ کو سلام دے اور پیادہ کھڑے ہونے والے کو اور تھوڑے
بہتوں کو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو علی جنبی کا نام عمرو بن مالک ہے **حدیث** کی ہم سے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہم سے عبداللہ
بن مبارک نے کہا حدیث کی ہم سے معمر نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے چھوٹا بڑے کو
سلام دے۔ اور چلنے والا بیٹھنے والے کو اور تھوڑے بہتوں کو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** کھڑا ہونے اور بیٹھنے کے وقت
سلام کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے ابن عجلان سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابی ہریرہ سے
یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے کسی مجلس میں پہونچے تو چاہیے کہ سلام دے۔ سو اگر وہاں
اسکے بیٹھنے کی مرضی ہو تو بیٹھے پھر اگر کھڑا ہو تو سلام کرے پس نہیں ہے پہلا زیادہ لائق پچھلے سے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور نیز یہ حدیث مروی ہے ابن عجلان
سے انہوں نے روایت کی سعید مقبری سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ **باب** اذن طلب کرنا
سامنے کھڑے۔ **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابن لہیعہ نے عبید اللہ بن ابی جعفر سے انہوں نے ابی عبد الرحمن حبلی سے
انہوں نے ابی ذر سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی پردہ اٹھائے اور اپنی نظر اذن لینے سے پہلے کسی کے گھر میں
داخل کرے اور اسکے عیال کی جائے پردہ دیکھے تو وہ ایسی حد کا مستحق ہوا کہ اسکو اسکا مستحق ہونا حلال نہیں تھا اگر وہ شخص جبکہ اپنی
نظر داخل کی تھی اسکے سامنے آتا اور اسکی آنکھ کو پھوڑ دیتا تو میں اس پر کچھ غیرت نہیں کرتا یعنی مجھے اسکی آنکھ پھوڑ دینے پر کچھ غیرت
نہیں آتی کہ اسنے یہ کام کیوں کیا بیشک وہ اسکا مستحق تھا۔ اور اگر کوئی آدمی کسی ایسے دروازے پر گذرا کہ اس پر پردہ نہیں نہ وہ بند کیا ہوا ہے
اور اسنے نظر ڈالی تو اس پر کچھ گناہ نہیں بلکہ گناہ گھر والوں پر ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی امامہ سے رضی اللہ عنہما یہ حدیث

ف یعنی جیسا کہ پہلا سلام اسبات کی خبر دیتا ہے کہ تم لوگ میری مجلس میں حاضر ہونے سے میری شرارت سے سلامت ہو پہونچی میں تمہارے ساتھ اپنی موجودگی کی وقت میں کسی شرارت نہیں

باب فی مکاتبة المشرکین **حدثنا** یوسف بن حماد البصری نا عبد الاعلی عن سعید عن قتادة عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب قبل موتہ الی کسری والی قیصر والی النجاشی والی کل جبار یدعوھم الی اللہ ولیس بالنجاشی الذی صلی علیہ ھذا حدیث حسن صحیح غریب **باب** کیف یکتب الی اھل الشرک **حدثنا** سوید بن نصر نا عبد اللہ بن المبارک نا یونس عن الزھری قال اخبرنی عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبة عن ابن عباس انہ اخبرہ ان ابا سفیان بن حرب اخبرہ ان ھرقل ارسل الیہ فی نفر من قریش وکانوا تجارا بالشام فاتوہ فذکر الحدیث قال ثم دعا بکتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقرئ فاذا فیہ بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد عبد اللہ ورسولہ الی ھرقل عظیم الروم السلام علی من اتبع الھدی اما بعد ھذا حدیث حسن صحیح وابو سفیان اسمہ صخر بن حرب **باب** ما جاء فی ختم الکتاب **حدثنا** اسحق بن منصور اخبرنا معاذ بن ھشام ثنی ابی عن قتادة عن انس بن مالک قال لما اراد نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکتب الی العجم قیل لہ ان العجم لا یقبلون الا کتابا علیہ خاتم فاصطنع خاتما قال فکانی انظر الی بیاضہ فی کفہ ھذا حدیث حسن صحیح **باب** کیف السلام **حدثنا** سوید انا عبد اللہ بن المبارک انا سلیمن بن المغیرة نا ثابت البنانی نا ابن ابی لیلی عن المقداد بن الاسود قال اقبلت انا وصاحبان لی قد ذھبت اسماعنا وابصارنا من الجھد فجعلنا نعرض انفسنا علی اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلیس احد یقبلنا فاتینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتی بنا اھلہ فاذا ثلاثة اعنز فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتلبوا ھذا اللبن وکنا نحتلبہ فیشرب کل انسان نصیبہ ویرفع لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نصیبہ فیجیئ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اللیل فیسلم تسلیما لا یوقظ النائم ویسمع الیقظان ثم یاتی المسجد فیصلی ثم یاتی شرابہ فیشرب

باب مشرکوں کی طرف خط لکھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے یوسف بن حماد بصری نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الاعلی نے سعید سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس بن مالک سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فوت ہونے سے پہلے کسریٰ اور قیصر اور نجاشی اور ہر ایک سرکش کی طرف خط لکھا آپنے انکو اللہ کی طرف بلایا۔ اور یہ نجاشی وہ نہین کہ جسپر آپنے نماز جنازہ پڑھی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی۔ **باب** مشرکونکی طرف کسطرح لکھا جائے۔ **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے یونس نے زہری سے کہا خبر دی مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے ابن عباس سے یہ کہ خبر دی ہی اُسنے اسکو یہ کہ ابا سفیان بن حرب نے اسکو خبر دی ہی کہ ہرقل بادشاہ روم نے اسکی طرف قریش[1] کے لوگوں مین آدمی بھیجا اور وہ شام مین تاجر تھے سو وہ اسکے پاس آئے پھر اُسنے حدیث ذکر کی کہا اُسنے پھر اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا اور وہ اُسپر پڑھا گیا تو اُسمین یہ لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط ہی محمد (صاحب) سے جو اللہ کا بندہ اور رسول اسکا ہی طرف ہرقل کے جو روم کا سردار ہی سلامتی ہو اُسپر جو تابعداری کرلے ہدایت کی پیچھے حمد کے واضح ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور ابو سفیان کا نام صخر بن حرب ہی۔ **باب** خط پر مُہر لگانے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن منصور نے کہا خبر دی ہمکو معاذ بن ہشام نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے قتادہ سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عجم کے بادشاہوں کی طرف خط لکھنے کا ارادہ کیا تو آپسے کہا گیا کہ عجمی لوگ نہین قبول کرتے مگر اُس خط کو کہ جسپر مُہر لگی ہو پس آپنے مُہر بنوائی کہا راوی نے گویا مین اب اسکی سفیدی کی طرف آپکے ہاتھ مین دیکھ رہا ہون۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** سلام کسطرح ہی **حدیث** کی ہمسے سوید نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن مبارک نے کہا خبر دی ہمکو سلیمان بن مغیرہ نے کہا حدیث کی ہمسے ثابت بنانی نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی لیلی نے مقداد بن اسود سے کہا اُسنے مین اور دو میرے صاحب (مدینہ مین) آئے اُس حالت مین کہ ہمارے کان اور آنکھین بھوکھ کی تکلیف سے جاتی رہین تھین پس ہم اپنی جانین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابونکے پیش کرتے تھے یعنے ہم انکو کہتے تھے کہ ہمکو کھانا دو سو کوئی ہمکو قبول نہین کرتا تھا پھر ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سو آپ ہمکو اپنے گھر مین لائے دیکھا تو وہان تین بکریان موجود ہین پس فرمایا آپنے انکا دودھ دوہو۔ اور ہم انکا دودھ دوہتے تھے اور ہر ایک آدمی اپنا حصہ پی لیتا تھا اور آنحضرت کیواسطے انکا حصہ رکھ چھوڑتا تھا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو آتے اور ایسی طرحسے سلام دیتے کہ سونے والا نہ جاگتا اور جاگنے والا سُن لیتا پھر مسجد مین آتے اور نماز پڑھتے پھر اپنے دودھ کے لیے آتے اور اُسکو پیتے۔

[1] یہ حدیث بہت لمبی ہی بخاری کے ابتدا مین ہی چند لوگ قریش کے ملک شام مین تجارت کو گئے تھے انمین سردار ابو سفیان تھا اُسی اثناء مین آنحضرت نے ہرقل کی طرف خط لکھا تھا

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہاھم ان یطرقوا النساء لیلا وفی الباب عن انس وابن عمر وابن عباس ھذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجہ عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد روی عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہاھم ان یطرقوا النساء لیلا قال فطرق رجلان بعد نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجد کل واحد منہما مع امرأتہ رجلا

باب ماجاء فی تتریب الکتاب **حدثنا** محمود بن غیلان نا شبابۃ عن حمزۃ عن ابی الزبیر عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کتب احدکم کتابا فلیتربہ فانہ انجح للحاجۃ ھذا حدیث منکر لانعرفہ عن ابی الزبیر الا من ھذا الوجہ وحمزۃ ھو ابن عمرو النصیبی وھو ضعیف فی الحدیث

باب حدثنا قتیبۃ نا عبید اللہ بن الحارث عن عنبسۃ عن محمد بن زاذان عن ام سعد عن زید بن ثابت قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبین یدیہ کاتب فسمعتہ یقول ضع القلم علی اذنک فانہ اذکر للمملی ھذا حدیث لانعرفہ الا من ھذا الوجہ وھو اسناد ضعیف محمد بن زاذان وعنبسۃ بن عبد الرحمن یضعفان

باب فی تعلیم السریانیۃ **حدثنا** علی بن حجر نا عبد الرحمن بن ابی الزناد عن ابیہ عن خارجۃ بن زید بن ثابت عن ابیہ زید بن ثابت قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اتعلم لہ کلمات من کتاب یہود وقال انی واللہ ما آمن یہود علی کتابی قال فما مر بی نصف شہر حتی تعلمتہ لہ قال فلما تعلمتہ کان اذا کتب الی یہود کتبت الیہم واذا کتبوا الیہ قرأت لہ کتابہم ھذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر ھذا الوجہ عن زید بن ثابت وقد رواہ الاعمش عن ثابت بن عبید عن زید بن ثابت یقول امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اتعلم السریانیۃ

یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو منع کیا ہے اسبات سے کہ رات کے وقت اپنی عورتوں کے پاس آویں اور اس باب میں روایت ہے انس اور ابن عمر اور ابن عباس سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور کئی وجہ سے بواسطہ جابر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور مروی ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا انکو اسبات سے کہ عورتوں کے پاس رات کو جائیں کہا راوی نے سو دو مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منع کرنے کے بعد رات کو چلے آئے سو ہر ایک نے اپنی عورت کے ساتھ ایک ایک مرد پایا۔ غرض راوی کی اس سے یہ ہے کہ آنحضرت کی نافرمانی کا یہ نتیجہ نکلا۔ **باب** خط کو مٹی لگانے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے شبابہ نے حمزہ سے اُسنے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے خط لکھے تو چاہیے کہ اسکو مٹی لگائے اسلیے کہ یہ حاجت کو خوب پورا کرنے والی ہے۔ یہ حدیث منکر ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو ابی الزبیر سے مگر اسی طریق سے۔ اور حمزہ وہ ابن عمرو نصیبی ہیں اور حدیث میں وہ ضعیف ہیں۔ **باب حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن حارث نے عنبسہ سے اُسنے محمد بن زاذان سے اُسنے ام سعد سے اُسنے زید بن ثابت سے کہا اُسنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر داخل ہوا اسحالت میں کہ آپکے آگے کاتب بیٹھا تھا پس سنا میں نے آپسے کہ فرماتے قلم کو اپنے کان میں رکھ لے اسلیے کہ یہ منشی کو یاد دلاتی ہے۔ اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی وجہ سے۔ اور یہ اسناد ضعیف ہے۔ محمد بن زاذان اور عنبسہ بن عبد الرحمن دونوں ضعیف ہیں **باب** سریانی زبان کے سیکھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو عبد الرحمن بن ابی زناد نے اپنے باپ سے اُسنے خارجہ بن زید بن ثابت سے اُسنے اپنے باپ زید بن ثابت سے کہا اُسنے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے واسطے یہود کی کتاب سے چند کلمے سیکھنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ قسم ہے اللہ کی میں یہود کو اپنی کتابت پر امین نہیں جانتا کہا زید بن ثابت نے ابھی مجھے نصف مہینہ نہیں گذرا تھا کہ میں نے اسکو سیکھ لیا کہا اُسنے سو جب میں نے اسکو سیکھ لیا تو جب آنحضرت یہود کی طرف خط لکھتے تھے تو میں انکی طرف لکھتا تھا اور جب وہ آپکی طرف لکھتے تو میں ہی انکا خط آپکو پڑھکر سناتا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہ کئی وجہ سے زید بن ثابت سے مروی ہے۔ اور روایت کیا اسکو اعمش نے ثابت بن عبید سے اُسنے زید بن ثابت سے کہ کہتا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سریانی زبان سیکھنے کا حکم دیا۔

ف۱ مٹی لگانیکا یہ فائدہ ہے کہ جو کوئی حرف خشک نہیں ہوتا وہ بسبب مٹی کے خشک ہو جاتا ہے پھر مٹتا نہیں جب نہ مٹا تو مطلب بھی پورا سمجھ میں آجاویگا بخلاف اسکے کہ اگر حرف مٹ گئے تو مطلب میں خلل واقع ہوگا یا آپنے مٹی پیچھے ڈالنے کو اسواسطے فرمایا کہ اس صورت میں تواضع ہے جیسے پروردگار پر بھروسہ کر کے مٹی پر ڈال دے کہ یا اللہ اسکو مقصود کی طرف پہونچا دے۔

ف۲ یعنی مجھے خوف رہتا ہے کہ اگر مجھے کوئی حاجت کسی کیطرف خط لکھوانے کی ہو تو جو کچھ میں لکھواؤں وہ نہ لکھیں یا زیادہ کر دیں یا کم یا جو کسی کا میری طرف خط آوے تو وہ مجکو ٹھیک ٹھیک نہ سنائیں

ھٰذا حدیث حسن غریب صحیح **باب حدثنا** الانصاری نا معن نا مالک عن اسحٰق بن عبد اللہ بن ابی طلحۃ عن ابی مرۃ
عن ابی واقد اللیثی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینما ھو جالس فی المسجد والناس معہ اذ اقبل ثلاثۃ نفر فاقبل اثنان الی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وذھب واحد فلما وقفا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلما فاما احدھما فرای فرجۃ
فی الحلقۃ فجلس فیھا واما الاخر فجلس خلفھم واما الاخر فادبر ذاھبا فلما فرغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا اخبرکم عن
النفر الثلاثۃ اما احدھم فاوی الی اللہ فاواہ اللہ واما الاخر فاستحیی فاستحیی اللہ منہ واما الاخر فاعرض فاعرض اللہ عنہ ھٰذا حدیث
حسن صحیح وابو واقد اللیثی اسمہ الحارث بن عوف وابو مرۃ مولی ام ھانی بنت ابی طالب واسمہ یزید ویقال مولی عقیل
بن ابی طالب **حدثنا** علی بن حجر نا شریک عن سماک بن حرب عن جابر بن سمرۃ قال کنا اذا اتینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم
جلس احدنا حیث ینتھی ھٰذا حدیث حسن غریب وقد رواہ زھیر بن معٰویۃ عن سماک **باب** ما جاء علی الجالس
فی الطریق **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داؤد عن شعبۃ عن ابی اسحٰق عن البراء ولم یسمعہ منہ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مر بناس من الانصار وھم جلوس فی الطریق فقال ان کنتم لابد فاعلین فردوا السلام واعینوا المظلوم واھدوا
السبیل وفی الباب عن ابی ھریرۃ وابی شریح الخزاعی وھٰذا حدیث حسن **باب** ما جاء فی المصافحۃ **حدثنا**
سوید نا عبد اللہ نا حنظلۃ بن عبید اللہ عن انس بن مالک قال قال رجل یا رسول اللہ الرجل منا یلقی اخاہ او صدیقہ
اینحنی لہ قال لا قال افیلتزمہ ویقبلہ قال لا قال فیاخذ بیدہ ویصافحہ قال نعم ھٰذا حدیث حسن **حدثنا** سوید نا عبد اللہ
نا ھمام عن قتادۃ قال قلت لانس بن مالک ھل کانت المصافحۃ فی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم ھٰذا حدیث حسن صحیح

یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ **باب** **حدیث** کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے اسحاق بن عبد اللہ
بن ابی طلحہ سے اُسنے ابی مرہ سے اُسنے ابی واقد لیثی سے یہ کہ رسول اللہ صلعم اُسوقت ہیں کہ مسجد میں بیٹھے تھے اور اور لوگ بھی آپکے ساتھ تھے ناگاہ
تین آدمی آئے سو دو رسول اللہ صلعم کی طرف چلے آئے اور ایک چلا گیا پھر جب وہ دونوں آنحضرتؐ کے پاس کھڑے ہوئے تو انھوں نے
سلام دیا پھر ایک نے تو اُن دونوں میں سے حلقے میں کشادگی دیکھی تو وہ اسمیں بیٹھ گیا اور دوسرا انکے پیچھے بیٹھ گیا اور تیسرا اپیٹھ دیکر چلا گیا سو جب
رسول اللہ صلعم (وعظ) سے فارغ ہوئے تو فرمایا آپ نے خبردار ہیں تمکو ان تین آدمیوں کی خبر دیتا ہوں۔ ایک نے تو انمیں سے اللہ کی طرف
جگہ لی تو اللہ نے اسکو جگہ دی اور دوسرے نے شرم کی پس اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے شرم کی۔ اور تیسرے نے منہ موڑا پس اللہ تعالیٰ
نے بھی اس سے اعراض کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے اور ابو مرہ مولی ام ہانی بنت ابی طالب
کا ہے اور نام اسکا یزید ہے اور کہا گیا ہے مولی عقیل بن ابی طالب کا ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے
سماک بن حرب سے اُسنے جابر بن سمرہ سے کہا اُسنے جب ہم نبی صلعم کے پاس آتے تھے تو بیٹھتا ہم میں سے جہاں کہیں کہ وہ
پہونچتا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور روایت کیا ہے اسکو زہیر بن معاویہ نے سماک سے۔ **باب** اس بیان میں کہ راستہ میں بیٹھنے
والے پر کیا حق ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے شعبہ سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے براء سے
اور اُسنے اُس سے اُسکو سنا نہیں یہ کہ رسول اللہ صلعم انصاری لوگوں کے پاس گذرے اس حالت میں کہ وہ راستہ میں
بیٹھے ہوئے تھے پس فرمایا آپ نے اگر تمھیں ضرور ہی راستہ میں بیٹھنا ہے تو سلام کا جواب دو اور مظلوم کی مدد کرو اور بھولے
ہوئے کو راستہ بتلاؤ۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی شریح خزاعی سے رضی اللہ عنہما۔ یہ حدیث حسن ہے۔
باب مصافحہ کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمسے حنظلہ بن
عبید اللہ نے انس بن مالک سے کہا اُسنے کہا ایک مرد نے یا رسول اللہ کوئی مرد ہم میں سے اپنے بھائی یا دوست سے ملتا ہے کیا اسکے واسطے
(تعظیماً) کھڑا ہو جائے فرمایا آپ نے کہ نہیں کہا اُس مرد نے کیا گلے میں مل لے اور بوسہ لے لے فرمایا آپ نے کہ نہیں کہا اُس مرد نے اُسکا ہاتھ پکڑ لے
اور اُس سے مصافحہ کرے فرمایا آپ نے کہ ہاں یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ نے کہا حدیث
کی ہمسے ہمام نے قتادہ سے کہا اُسنے میں نے انس بن مالک سے کہا کیا مصافحہ رسول اللہ صلعم کے اصحاب میں تھا کہا اُسنے ہاں۔ یہ حدیث حسن صحیح

هٰذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء فی کراهية التسليم على من يبول **حدثنا** بندار ونصر بن على قالا نا ابو احمد الزبيرى عن سفيان عن الضحاك بن عثمٰن عن نافع عن ابن عمر ان رجلا سلم على النبى صلى الله عليه وسلم وهو يبول فلم يرد عليه النبى صلى الله عليه وسلم السلام **حدثنا** محمد بن يحيى النيسابورى نا محمد بن يوسف عن سفيان عن الضحاك بن عثمٰن بهٰذا الاسناد نحوه وفی الباب عن علقمة بن الفغواء وجابر والبراء ومهاجر بن قنفذ هٰذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء فی کراهية ان يقول عليك السلام مبتديا **حدثنا** سويد نا عبد الله نا خالد الحذاء عن ابى تميمة الهجيمى عن رجل من قومه قال طلبت النبى صلى الله عليه وسلم فلم اقدر عليه فجلست فاذا نفر هو فيهم ولا اعرفه وهو يصلح بينهم فلما فرغ قام معه بعضهم فقالوا يا رسول الله فلما رأيت ذلك قلت عليك السلام يا رسول الله عليك السلام يا رسول الله عليك السلام يا رسول الله قال ان عليك السلام تحية الميت ثم اقبل على فقال اذا لقى الرجل اخاه المسلم فليقل السلام عليكم ورحمة الله وبركاته ثم رد على النبى صلى الله عليه وسلم قال وعليك ورحمة الله وعليك ورحمة الله وعليك ورحمة الله وقد روى هٰذا الحديث ابو غفار عن ابى تميمة الهجيمى عن ابى جرى جابر بن سليم الهجيمى قال اتيت النبى صلى الله عليه وسلم فذكر الحديث وابو تميمة اسمه طريف بن مجالد **حدثنا** بذلك الحسن بن على نا ابو اسامة عن ابى غفار المثنى بن سعيد الطائى عن ابى تميمة الهجيمى عن جابر بن سليم قال اتيت النبى صلى الله عليه وسلم فقلت عليك السلام قال لا تقل عليك السلام ولكن قل السلام عليكم وذكر قصة طويلة هٰذا حديث حسن صحيح **حدثنا** اسحٰق بن منصور نا عبد الصمد بن عبد الوارث نا عبد الله بن المثنى نا ثمامة بن عبد الله عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا سلم سلم ثلاثا واذا تكلم بكلمة اعادها ثلاثا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ جو کوئی پیشاب کرتا ہو اسپر سلام دینا مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے بندار اور نصر بن علی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے ابو احمد زبیری نے سفیان سے اُسنے ضحاک بن عثمان سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے یہ کہ ایک مرد نے نبی صلعم پر سلام دیا اس حالت میں کہ آپ پیشاب کر رہے تھے پس آپ نے اُسکو سلام کا جواب نہ دیا **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحیی نیشاپوری نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یوسف نے سفیان سے اُسنے ضحاک بن عثمان سے ساتھ اسی اسناد کے مثل اسکے۔ اور اس باب میں روایت ہے علقمہ بن فغواء اور جابر اور براء اور مہاجر بن قنفذ سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ پہلے علیک السلام کہنا مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ نے کہا حدیث کی ہمسے خالد حذاء نے ابی تمیمہ ہجیمی سے اُسنے اپنی قوم کے ایک مرد سے کہا اُسنے میں نے نبی صلعم کو ڈھونڈا سو میں آپ پر قادر نہوا یعنے مجھے نہ ملے پس میں بیٹھ گیا دیکھا تو چند لوگ ہیں انمیں آپ بھی ہیں اور میں آپکو پہچانتا نہ تھا اور آپ اُن لوگوں میں صلح کرا رہے تھے پس جب آپ فارغ ہوئے تو آپ کے ساتھ بعض لوگ انمیں سے کھڑے ہوئے پس کہا اُنھوں نے یا رسول اللہ سو جب میں نے یہ بات دیکھی تو میں نے کہا علیک السلام یا رسول اللہ تین باریعنے جب اُنھوں نے یا رسول اللہ کہا تو میں آپکو پہچان گیا اور تین بار علیک السلام یا رسول اللہ کہا فرمایا آپنے علیک السلام یہ تحفہ میت کا ہے[1] پھر آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ جب کوئی مرد اپنے بھائی مسلمان سے ملے تو چاہیے کہ کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر نبی صلعم نے مجھے سلام کا جواب دیا فرمایا وعلیک ورحمۃ اللہ تین بار فرمایا۔ اور اس حدیث کو روایت کیا ہے ابو غفار نے ابی تمیمہ ہجیمی سے اُسنے ابی جری یعنے جابر بن سلیم ہجیمی سے کہا اُسنے میں نبی صلعم کے پاس آیا پس اُسنے حدیث کو ذکر کیا۔ اور ابو تمیمہ کا نام طریف بن مجالد ہے **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے حسن بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے ابی غفار یعنے مثنی بن سعید طائی سے اُسنے ابی تمیمہ ہجیمی سے اُسنے جابر بن سلیم سے کہا اُسنے میں نبی صلعم کے پاس آیا اور میں نے کہا علیک السلام فرمایا آپنے علیک السلام مت کہ لیکن کہ السلام علیک اور اُسنے لمبا قصہ ذکر کیا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالصمد بن عبدالوارث نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے ثمامہ بن عبداللہ نے انس بن مالک سے یہ کہ رسول اللہ صلعم جب[2] سلام دیتے تو تین بار دیتے اور جب کلام کرتے تو تین بار اعادہ کرتے

[1] یعنے علیک السلام کہنا مردوں میں عادت تھی اسلئے کہ زندہ آدمی سے تو جواب کی امید ہوتی ہے بخلاف مردہ کے اسلئے وہ پہلے ہی علیک السلام کہدیتے تھے آنحضرت نے فرمایا کہ اسطور سے سلام دینا نہیں چاہیے بلکہ السلام علیک کہنا چاہیے اس سے یہ نہ سمجھ لینا چاہیے کہ اب میت کو اسطرح سے سلام دینا چاہیے کیونکہ سنت اسکے برخلاف قائم ہوگئی ہے سنت میں اسطرح وارد ہے سلام علیکم دار قوم مومنین الخ ۱۲

هٰذا حديث حسن غريب لا نعرفه من حديث الزهري الا من هٰذا الوجه **باب** ما جاء في قبلة اليد والرجل **حدثنا**
ابو كريب نا عبد الله بن ادريس وابو اسامة عن شعبة عن عمرو بن مرة عن عبد الله بن سلمة عن صفوان بن عسال قال
قال يهودي لصاحبه اذهب بنا الى هٰذا النبي فقال صاحبه لا تقل نبي انه لو سمعك كان له اربعة اعين فاتيا رسول الله
صلى الله عليه وسلم فسألاه عن تسع آيات بينات فقال لهم لا تشركوا بالله شيئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا النفس التي
حرم الله الا بالحق ولا تمشوا ببريء الى ذي سلطان ليقتله ولا تسحروا ولا تأكلوا الربوا ولا تقذفوا محصنة ولا تولوا الفرار يوم الزحف
وعليكم خاصة اليهود ان لا تعتدوا في السبت قال فقبلوا يديه ورجليه وقالوا نشهد انك نبي قال فما يمنعكم ان تتبعوني
قال قالوا ان داؤد دعا ربه ان لا يزال من ذريته نبي وانا نخاف ان تبعناك ان تقتلنا اليهود وفي الباب عن يزيد بن الاسود
وابن عمر وكعب بن مالك وهٰذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في مرحبا **حدثنا** اسحٰق بن موسى الانصاري
نا معن نا مالك عن ابي النضر ان ابا مرة مولى ام هانئ بنت ابي طالب اخبره انه سمع ام هانئ تقول ذهبت الى رسول الله
صلى الله عليه وسلم عام الفتح فوجدته يغتسل وفاطمة تستره بثوب قالت فسلمت فقال من هٰذه قلت انا ام هانئ
قال مرحبا بام هانئ فذكر قصة في الحديث وهٰذا حديث صحيح **حدثنا** عبد بن حميد وغير واحد قالوا

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق زہری سے مگر اسی وجہ سے **باب** ہاتھ اور پانوں کے چومنے کے بیان میں
حدیث کی ہمسے ابوکریب نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن ادریس اور ابو اسامہ نے شعبہ سے اُنہنے عمرو بن مرہ سے اُسنے عبداللہ بن
سلمہ سے اُسنے صفوان بن عسال سے کہا اُسنے کہ کہا ایک یہودی نے اپنے صاحب سے ہمکو اس نبی کے پاس لے چل پس اُسنے
اپنے دوست سے کہا نبی نہ کہہ اگر وہ تجھسے سُن لیگا تو اُسکی چار آنکھیں ہوجائینگی[1] سو وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
آئے۔ اور انھوں نے آپسے نو نشانیوں ظاہرہ سے سوال کیا[2] پس فرمایا آپنے اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت بناؤ اور نہ اسراف
کرو اور نہ زنا کرو اور نہ قتل کرو اُس جان کو کہ جسکو اللہ نے حرام کیا ہے مگر ساتھ حق کے یعنی بلا حکم شرعی کسی کو قتل نکرو اور نہ لیجاؤ
اُس شخص کو جو بری ہو گناہ سے طرف حاکم کے کہ اسکو وہ قتل کرے اور نہ جادو کرو۔ اور سود نہ کھاؤ۔ اور پاک عورت کو تہمت مت
لگاؤ اور جنگ کے دن پیٹھ مت پھیرو۔ اور خاص تمپر یہ حکم بھی ہے کہ شنبہ کے دن زیادتی نکرو۔ کہا راوی نے پس انھوں نے آنحضرت
کے ہاتھ اور پانوں چومے اور کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک آپ نبی ہیں۔ فرمایا آپنے پھر کیا چیز تمکو میری تابعداری کرنے سے منع
کرتی ہے کہا راوی نے سو کہا انھوں نے داؤد علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا مانگی ہے کہ نبوت میری اُمت میں ہمیشہ رہے۔ اور ہم
خوف کرتے ہیں کہ اگر ہم آپکی تابعداری کریں تو ہمکو یہود قتل کریں۔ اور اس باب میں روایت ہے یزید بن اسود اور ابن عمر اور کعب
بن مالک سے۔ اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** مرحبا کہنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن موسی انصاری نے کہا حدیث
کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے ابی النضر سے یہ کہ ابا مرہ مولی اُم ہانی بنت ابی طالب نے اسکو خبر دی ہے یہ کہ سُنا اُسنے
اُم ہانی سے کہ کہتی ہیں فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی پس میں نے آپکو غسل کرتے ہوئے پایا اور فاطمہ کپڑے سے
آپکو پردہ کر رہی تھی کہا اُم ہانی نے سو میں نے آپکو سلام دیا پس فرمایا آپنے یہ کون ہے میں نے کہا میں اُم ہانی ہوں فرمایا آپنے مرحبا ساتھ اُم ہانی
کے۔ پس اُسنے حدیث میں قصہ ذکر کیا۔ اور یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید اور کئی ایک نے کہا انھوں نے

[1] ظاہرا یہ معلوم ہوتا ہے کہ نو نشانیاں یعنی نو معجزے جو موسی علیہ السلام کو ملے تھے جنکا ذکر قرآن مجید میں موجود ہے انکی بابت انھوں نے سوال کیا تھا پس ان صورتوں میں آگے کا کلام جو ہے
متعلق نہیں ہے بلکہ نیا حکم ہے بعد اُس جواب کے ذکر کیا گیا اور چونکہ وہ نو معجزے ظاہر تھے اسلیے راوی نے انکو ذکر نہیں کیا اور جو کچھ آنحضرت نے علاوہ ان معجزوں کے بیان فرمایا تھا راوی نے انھیں کو
ذکر کیا۔ اور ممکن ہے کہ مراد اُن آیات سے یہی احکام مراد ہوں جو کہ تمام ملتوں پر برابر ہیں اسی واسطے آنحضرت نے پہلے وہ احکام بیان فرمائے جو کہ تمام ملتوں میں مستعمل تھے بعد اسکے دسواں حکم جو کہ
خاص یہود سے متعلق تھا بیان فرمایا ۱۲ [2] آنحضرت نے جبکہ انکو جواب ایسے شافی وکافی دیے کہ جنسے انکی تسلی ہوگئی تب انھوں نے اقرار کیا کہ بیشک آپ اللہ کے نبی ہیں پھر آپنے نے سوال
کیا کہ جب تمکو یقین میری نبوت کا ہوگیا ہے تو پھر تم کیوں میری اطاعت نہیں کرتے انھوں نے جواب دیا ایک اس سبب سے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے دعا کی ہے کہ نبوت میری اولاد میں ہمیشہ
رہے اور آپ حضرت داؤد کی اولاد سے نہیں ہیں یہ انکا حضرت داؤد علیہ السلام پر بہتان تھا۔ دوسرا عذر یہ بیان کیا کہ ہمکو خوف ہے کہ اگر ہم آپکی تابعداری کریں تو ہمکو یہود قتل کریں

حدثنا احمد بن عبدۃ الضبی نا یحیی بن سلیم الطائفی عن سفیان عن منصور عن خیثمۃ عن رجل عن ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من تمام التحیۃ الاخذ بالید وھذا حدیث غریب ولا نعرفہ الا من حدیث یحیی بن سلیم عن سفیان وسألت محمد بن اسمعیل عن ھذا الحدیث فلم یعدہ محفوظا وقال انما اراد عندی حدیث سفیان عن منصور عن خیثمۃ عمن سمع ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا سمر الا لمصل او مسافر قال محمد وانما یروی عن منصور عن ابی اسحٰق عن عبد الرحمٰن بن یزید او غیرہ قال من تمام التحیۃ الاخذ بالید **حدثنا** سوید بن نصر نا عبد اللہ نا یحیی بن ایوب عن عبید اللہ بن زحر عن علی بن یزید عن القاسم ابی عبد الرحمٰن عن ابی امامۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من تمام عیادۃ المریض ان یضع احدکم یدہ علی جبھتہ او قال علی یدہ فیسألہ کیف ھو وتمام تحیتکم بینکم المصافحۃ ھذا اسناد لیس بالقوی قال محمد عبید اللہ بن زحر ثقۃ وعلی بن یزید ضعیف والقاسم ھو ابن عبد الرحمٰن ویکنی ابا عبد الرحمٰن وھو ثقۃ وھو مولی عبد الرحمٰن بن خالد بن یزید بن معٰویۃ والقاسم شامی **حدثنا** سفیان بن وکیع واسحٰق بن منصور قالا نا عبد اللہ بن نمیر عن الاجلح عن ابی اسحٰق عن البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلمین یلتقیان فیتصافحان الا غفر لھما قبل ان یتفرقا وھذا حدیث حسن غریب من حدیث ابی اسحٰق عن البراء ویروی ھذا الحدیث من غیر وجہ عن البراء **باب** ما جاء فی المعانقۃ والقبلۃ **حدثنا** محمد بن اسمعیل نا ابراھیم بن یحیی بن محمد بن عباد المدینی ثنی ابی یحیی ابن محمد عن محمد بن اسحٰق عن محمد بن مسلم الزھری عن عروۃ بن الزبیر عن عائشۃ قالت قدم زید بن حارثۃ المدینۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتی فاتاہ فقرع الباب فقام الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عریانا یجر ثوبہ واللہ ما رأیتہ عریانا قبلہ ولا بعدہ فاعتنقہ وقبلہ

حدیث کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سلیم طائفی نے سفیان سے اُسنے منصور سے اُسنے خیثمہ سے اُسنے ایک مرد سے اُسنے ابن مسعود سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے تمام تحفہ سے ہے پکڑنا ساتھ ہاتھ کے۔ اور یہ حدیث غریب ہے۔ اور نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق یحیی بن سلیم سے جو راوی ہے سفیان سے۔ اور میں نے محمد بن اسمعیل سے اس حدیث کی بابت سوال کیا سو اُسنے اسکو محفوظ نہ شمار کیا اور کہا میرے نزدیک حدیث سفیان کی جو مروی ہے منصور سے اُسنے روایت کی خیثمہ سے اُسنے اُس شخص سے کہ جس نے ابن مسعود سے سنا ہے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے نہیں درست رات کی باتیں کرنی مگر واسطے نمازی کے یا مسافر کے۔ کہا محمد نے بیشک مروی ہے منصور سے اُسنے روایت کی ابی اسحاق سے اُسنے عبد الرحمن بن یزید سے یا کسی اور سے کہا اُسنے تمام تحفہ سے ہے پکڑنا ساتھ ہاتھ کے۔ **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن ایوب نے عبید اللہ بن زحر سے اُسنے علی بن یزید سے اُسنے قاسم ابی عبد الرحمن سے اُسنے ابی امامہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام عیادت مریض سے یہ ہے کہ عیادت کرنے والا ہاتھ اپنا اسکی پیشانی پر رکھے یا فرمایا آپنے اسکے ہاتھ پر۔ اور اس سے اسکی کیفیت پوچھے اور پورا تحفہ درمیان تمہارے مصافحہ ہے۔ یہ اسناد قوی نہیں۔ کہا محمد نے عبید اللہ بن زحر ثقہ ہے۔ اور علی بن یزید ضعیف ہے اور قاسم وہ عبد الرحمن کا بیٹا ہے اور کنیت اسکی ابا عبد الرحمن ہے اور وہ ثقہ ہے۔ اور وہ مولی عبد الرحمن بن خالد بن یزید بن معاویہ کا ہے اور قاسم شامی ہے **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع اور اسحاق بن منصور نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن نمیر نے اجلح سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے براء بن عازب سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دو مسلمان آپسمیں ملیں اور مصافحہ کریں تو اللہ تعالی اُن دونوں کو بخش دیتا ہے پہلے اس سے کہ وہ جدا ہوں۔ اور یہ حدیث حسن غریب ہے طریق ابی اسحاق سے جو راوی ہے براء سے اور یہ حدیث کئی وجہ سے براء سے مروی ہے۔ **باب** معانقہ اور بوسہ کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن اسمعیل نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن یحیی بن محمد بن عباد مدینی نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ یحیی بن محمد نے محمد بن اسحاق سے اُسنے محمد بن مسلم زہری سے اُسنے عروہ بن زبیر سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے زید بن حارثہ مدینہ میں آیا اس حالت میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تھے سو وہ آپکے پاس آیا اور اُسنے دروازے پر دستک دی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ننگے ہی کپڑا کھینچتے ہوئے اسکی طرف کھڑے ہوئے قسم ہے اللہ کی میں نے آپکو پہلے اس سے اور پیچھے اسکے کبھی ننگا نہیں دیکھا سو آپنے ان سے معانقہ کیا اور اسکا بوسہ لیا

له یعنی باتحضرت ہاتھ پکڑ لینا دست بدست یا پیشانی کے تحفہ کے واسطے یہی کافی اور وافی ہے زیادہ اس سے بڑھنے کی یعنی معانقہ وغیرہ کرنے کی ضرورت نہیں اس سے آگے تجاوز کرنا تکلفات میں داخل ہے

حمید بن مسعدة نا زیاد بن الربیع نا حضرمی مولی آل الجارود عن نافع ان رجلا عطس الی جنب ابن عمر فقال الحمد للہ والسلام
علی رسول اللہ فقال ابن عمر وانا اقول الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ ولیس ھٰکذا علمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علمنا
ان نقول الحمد للہ علی کل حال ھٰذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث زیاد بن الربیع **باب** ماجاء کیف یشمت العاطس
حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مھدی نا سفیان عن حکیم بن دیلم عن ابی بردة بن ابی موسی عن ابی موسی قال
کان الیھود یتعاطسون عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرجون ان یقول لھم یرحمکم اللہ فیقول یھدیکم اللہ ویصلح بالکم وفی الباب
عن علی وابی ایوب وسالم بن عبید وعبد اللہ بن جعفر وابی ھریرة ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمود بن غیلان
نا ابو احمد نا سفیان عن منصور عن ھلال بن یساف عن سالم بن عبید انہ کان مع القوم فی سفر فعطس رجل من القوم فقال
السلام علیکم فقال علیک وعلی امک فکان الرجل وجد فی نفسہ فقال اما انی لم اقل الا ما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عطس
رجل عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال السلام علیکم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیک وعلی امک اذا عطس احدکم فلیقل
الحمد للہ رب العالمین ولیقل لہ من یرد علیہ یرحمک اللہ ولیقل یغفر اللہ لی ولکم ھٰذا حدیث اختلفوا فی روایتہ عن منصور
وقد ادخلوا بین ھلال بن یساف وبین سالم رجلا **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داؤد نا شعبة اخبرنی ابن ابی لیلی
عن اخیہ عیسی عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن ابی ایوب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا عطس احدکم

حمید بن مسعدہ نے کہا حدیث کی ہمسے زیاد بن ربیع نے کہا حدیث کی ہمسے حضرمی مولی آل جارود نے نافع سے یہ کہ ایک مرد نے ابن عمر کے پہلو کے پاس چھینک لی پھر کہا
اُسنے الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ پس کہا ابن عمر نے اور مین بھی کہتا ہون الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ اور ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح
نہین سکھلایا۔ ہمکو سکھلایا ہی کہ یہ کہین الحمد للہ علی کل حال یعنی سب حمد واسطے اللہ کے ہی ہر حالت پر۔ یہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق زیاد
بن ربیع سے۔ **باب** چھینک لینے والے کا کیونکر جواب دیا جاوے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے
کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے حکیم بن دیلم سے اُسنے ابی بردہ بن ابی موسی سے اُسنے ابی موسی سے کہا اُسنے یہودی لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چھینک اس امید
پر لیتے تھے کہ ہمارے واسطے آپ یرحمکم اللہ کہین سو آپ کہا کرتے تھے یہدیکم اللہ ویصلح بالکم یعنی اللہ تعالی تمکو ہدایت کرے اور تمہارے
دل کی صلاحیت کرے۔ اور اس باب مین روایت ہی علی اور ابی ایوب اور سالم بن عبید اور عبد اللہ بن جعفر اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہم
یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد نے کہا حدیث ہمسے سفیان نے منصور سے اُسنے
ہلال بن یساف سے اُسنے سالم بن عبید سے یہ کہ وہ ایک قوم کے ساتھ سفر مین تھا پس ایک مرد نے قوم سے چھینک لی اور کہا السلام علیکم
پس کہا اُسنے علیک وعلی امک یعنی تجھپر سلام ہو اور تیری والدہ پر۔ سو گویا اُس مرد نے اس بات کو اپنے دل مین برا سمجھا پس کہا سالم نے خبردار مین نے
نہین کہا مگر وہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ ایک مرد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چھینک لی تھی پس کہا اُسنے السلام علیکم پھر فرمایا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علیک وعلی امک۔ جب کوئی تم مین سے چھینک لے تو چاہئے کہ کہے الحمد للہ رب العالمین اور چاہیئے کہ کہے وہ شخص جو اسکو
جواب دیتا ہی یرحمک اللہ اور چاہیے کہ پھر وہ یہ کہے یغفر اللہ لی ولکم۔ لوگون نے اس حدیث کی منصور سے روایت کرنے مین اختلاف کیا ہی
اور داخل کیا انھون نے درمیان ہلال بن یساف اور سالم کے ایک اور مرد۔ **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے
ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے کہا خبر دی مجھے ابن ابی لیلی نے اپنے بھائی عیسی سے اُسنے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے اُسنے
ابی ایوب سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ کوئی تم مین سے چھینک لے

ف لیعنے جیسا کہ تم کہتے ہو مین بھی اسی طرح کہدیتا ہون یعنے مجھے اسکے کہنے سے انکار نہین مگر مسنون اس حالت مین یون نہین مسنون تو صرف
الحمد للہ علی کل حال کہنا ہی ہی آنحضرت پر سلام بھیجنے کی زیادتی جو تونے کی ہی وہ نہین چاہیے خصوصا اذکار اور دعائین تو اسی قدر چاہیے جس قدر
کہ مروی ہون انمین زیادتی کرنا گویا نقصان کرنا ہی جیسا کہ بعضے جاہل لوگ جب اذان یا تکبیر ختم کرتے ہین تو آہستہ محمد رسول اللہ بھی اسکے
بعد کہدیتے ہین یہ امر خلاف مسنون اور تعلیم آنحضرت کے ہی ایسی جگہ مین زیادتی کرنی ممنوع بلکہ حرام ہی جیسا کہ کسی نے کہا ہی ف
بزہد و ورع کوش علم و صفا ۔ ولیکن میفزاے بر مصطفے ۱۲

نا موسی بن مسعود عن سفیان عن ابی اسحٰق عن مصعب بن سعد عن عکرمۃ بن ابی جہل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم جئتہ مرحبا بالراکب المہاجر وفی الباب عن بریدۃ وابن عباس وابی جحیفۃ وھٰذا حدیث لیس اسنادہ بصحیح لانعرفہ مثل ھٰذا الا من حدیث موسی بن مسعود عن سفیان وموسی بن مسعود ضعیف فی الحدیث وروی عبدالرحمٰن بن مہدی عن سفیان عن ابی اسحٰق مرسلا ولم یذکر فیہ عن مصعب بن سعد وھٰذا اصح وسمعت محمد بن بشار یقول موسی بن مسعود ضعیف فی الحدیث قال محمد بن بشار وکتبت کثیرا عن موسی بن مسعود ثم ترکتہ **باب** ماجاء فی تشمیت العاطس **حدثنا** ھناد نا ابوالاحوص عن ابی اسحٰق عن الحارث عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للمسلم علی المسلم ست بالمعروف یسلم علیہ اذا لقیہ ویجیبہ اذا دعاہ ویشمتہ اذا عطس ویعودہ اذا مرض ویتبع جنازتہ اذا مات ویحب لہ مایحب لنفسہ وفی الباب عن ابی ھریرۃ وابی ایوب والبراء وابی مسعود وھٰذا حدیث حسن قد روی من غیر وجہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد تکلم بعضھم فی الحارث الاعور **حدثنا** قتیبۃ بن سعید نا محمد بن موسی المخزومی المدینی عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للمؤمن علی المؤمن ست خصال یعودہ اذا مرض ویشھدہ اذا مات ویجیبہ اذا دعاہ ویسلم علیہ اذا لقیہ ویشمتہ اذا عطس وینصح لہ اذا غاب او شھد ھٰذا حدیث صحیح ومحمد بن موسی المخزومی مدینی ثقۃ روی عنہ عبدالعزیز بن محمد وابن ابی فدیک **باب** مایقول العاطس اذا عطس **حدثنا**

حدیث کی ہمسے موسیٰ بن مسعود نے سفیان سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے مصعب بن سعد سے اُسنے عکرمہ بن ابی جہل سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس دن کہ میں آپکے پاس آیا مرحبا ساتھ سوار مہاجر کے۔ اور اسباب میں روایت ہی بریدہ اور ابن عباس اور ابی جحیفہ سے۔ اور اس حدیث کی اسناد صحیح نہیں۔ نہیں پہچانتے ہم اسکو مثل اسکے مگر طریق موسیٰ بن مسعود سے جو راوی ہی سفیان سے۔ اور موسیٰ بن مسعود حدیث میں ضعیف ہی۔ اور روایت کیا ہی عبدالرحمٰن بن مہدی نے سفیان سے اُسنے ابی اسحاق سے مرسل۔ اور اُسنے اسمیں مصعب بن سعد کا ذکر نہیں کیا۔ اور یہ بہت صحیح ہی۔ اور سنا میں نے محمد بن بشار سے کہ کہتا موسیٰ بن مسعود حدیث میں ضعیف ہی۔ کہا محمد بن بشار نے اور میں نے بہت حدیثیں موسیٰ بن مسعود سے لکھیں پھر میں نے اسکو ترک کردیا۔ **باب** چھینک مارنے والے کے جواب کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابوالاحوص نے ابی اسحاق سے اُسنے حارث سے اُسنے علی سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے مسلمان کے مسلمان پر نیکی کے چھ حق ہیں سلام دے اسکو جب اسکو ملے۔ اور قبول کرے دعوت اسکی کو جب کہ اسکو دعوت کی طرف بلاوے۔ اور یرحمک اللہ کہے جب وہ چھینک مارے اور عیادت کرے اسکی جب وہ بیمار ہو۔ اور اسکے جنازے کے پیچھے لگے جبکہ وہ مرے۔ اور دوست رکھے واسطے اسکے جو چیز کہ دوست رکھتا ہی واسطے جان اپنی کے اور اسباب میں روایت ہی ابی ہریرہ اور ابی ایوب اور براء اور ابی مسعود سے رضی اللہ عنہم۔ اور یہ حدیث حسن ہی یہ کئی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی اور بعض لوگوں نے حارث اعور کے حق میں کلام کیا ہی۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن موسیٰ مخزومی مدینی نے سعید بن ابی سعید مقبری سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن کے مومن پر چھ حق ہیں۔ عیادت کرے اسکی جبکہ وہ بیمار ہو اور اُسکے جنازے پر حاضر ہو جبکہ وہ مرے اور اسکی دعوت قبول کرے جبکہ وہ دعوت کرے اور سلام دے اسکو جبکہ اس سے ملاقات کرے اور یرحمک اللہ کہے جبکہ وہ چھینک لے اور خیرخواہی کرے جبکہ وہ غائب ہو یا حاضر۔ یہ حدیث صحیح ہی۔ اور محمد بن موسیٰ مخزومی مدینی ثقہ ہی روایت کی ہی اُنسے عبدالعزیز بن محمد اور ابن ابی فدیک نے۔ **باب** چھینک لینے والا کیا کہے جبکہ وہ چھینک لے **حدیث** کی ہمسے

ف اس مسئلہ میں اختلاف ہی صحیح مذہب حنفیہ کا یہ ہی کہ جواب دینا واجب کفایہ ہی اور ایک روایت میں ہی کہ مستحب ہی اور صاحب سفر السعادت نے کہا ہی کہ ظاہر احادیث صحیحہ اسی پر دال ہیں کہ ہر ایک پر جواب دینا فرض ہی۔ اور کہا اُسنے یہی مذہب ہی اکابر علماء کا۔ اور مذہب شافعیوں کا یہ ہی کہ سُنت کفایہ ہی لیکن افضل یہ ہی کہ تمام لوگ جواب دیں اور مالکیوں سے بھی دو روایات ہیں اور لوگوں کا اتفاق ہی اس امر پر جواب دینا سنیت اسکی اسی حالت میں ہی کہ جب حمد چھینک مارنے والے کی سُنی جائے اگر وہ حمد نہ کہے تو جواب کا مستحق نہیں ہوگا یا کہے مگر آہستہ تب بھی مستحق نہیں ہوگا اسی واسطے مستحب ہی کہ پکار کر الحمد کہے ۱۲ کذا فی اللمعات

حدثنا القاسم بن دینار الکوفی نا اسحٰق بن منصور السلولی الکوفی عن عبد السلام بن حرب عن یزید بن عبد الرحمٰن ابی خالد الدالانی عن عمر بن اسحٰق بن ابی طلحۃ عن امہ عن ابیھا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشمت العاطس ثلاثا فاذا زاد فان شئت فشمتہ وان شئت فلا ھذا حدیث غریب واسنادہ مجھول **باب** ماجاء فی خفض الصوت وتخمیر الوجہ عند العطاس **حدثنا** محمد بن وزیر الواسطی نا یحیی بن سعید عن محمد بن عجلان عن سمی عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا عطس غطی وجہہ بیدہ او بثوبہ وغض بھا صوتہ ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء ان اللہ یحب العطاس ویکرہ التثاؤب **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان عن ابن عجلان عن المقبری عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال العطاس من اللہ والتثاؤب من الشیطان فاذا تثاوب احدکم فلیضع یدہ علی فیہ واذا قال آہ آہ فان الشیطان یضحک من جوفہ وان اللہ یحب العطاس ویکرہ التثاؤب فاذا قال الرجل آہ آہ اذا تثاءب فان الشیطان یضحک من جوفہ ھذا حدیث حسن **حدثنا** الحسن بن علی الخلال نا یزید بن ھارون اخبرنی ابن ابی ذئب عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یحب العطاس ویکرہ التثاؤب فاذا عطس احدکم فقال الحمد للہ فحق علی کل من سمعہ ان یقول یرحمک اللہ واما التثاؤب فاذا تثاءب احدکم فلیردہ ما استطاع ولا یقول ھاہ ھاہ فانما ذلک من الشیطان یضحک منہ ھذا حدیث صحیح وھذا اصح من حدیث ابن عجلان وابن ابی ذئب احفظ لحدیث سعید المقبری واثبت من ابن عجلان وسمعت ابابکر العطار البصری یذکر عن علی بن المدینی عن یحیی بن سعید

حدیث کی ہمسے قاسم بن دینار کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے اسحاق بن منصور سلولی کوفی نے عبد السلام بن حرب سے اُسنے یزید بن عبد الرحمٰن ابی خالد دالانی سے اُسنے عمر بن اسحاق بن ابی طلحہ سے اُسنے اپنی والدہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھینکنے والے کو تین بار جواب دے پس اگر وہ بڑھے تو پھر اگر تو چاہے تو جواب دے اور اگر تو چاہے تو نہ دے۔ یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اسکی مجھول ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ چھینک کے وقت منھ ڈھانپنا اور آواز پست کرنا چاہیے **حدیث** کی ہمسے محمد بن وزیر واسطی نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید نے محمد بن عجلان سے اُسنے سمی سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب چھینک لیتے تو ہاتھ مبارک سے یا کپڑے سے منھ مبارک ڈھانپ لیتے اور اسکے ساتھ آواز پست کرتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند رکھتا ہے اور جمہائی کو برا جانتا ہے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابن عجلان سے اُسنے مقبری سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھینک اللہ تعالیٰ سے ہے۔ اور جمہائی شیطان سے ہے سو جب کوئی تم میں سے جمہائی لے تو چاہیے کہ اپنا ہاتھ اپنے منھ پر رکھے اور جب وہ آہ کہتا ہے تو شیطان اسکے پیٹ سے ہنستا ہے اسلیے کہ وہ پیٹ میں بسبب منھ پر ہاتھ نہ رکھنے کے داخل ہو جاتا ہے تو پھر وہاں سے ہنستا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند رکھتا ہے اور جمہائی کو برا جانتا ہے اور جب مرد آہ آہ کہے جبکہ جمہائی لے تو شیطان اسکے پیٹ سے ہنستا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی مجھے ابن ابی ذئب نے سعید بن ابی سعید مقبری سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند رکھتا ہے اور جمہائی کو برا جانتا ہے سو جب کوئی تم میں سے چھینک لے اور الحمد للہ کہے تو جو مسلمان اسکو سنے اُسپر واجب ہے کہ اسکے حق میں دعا کرے یعنے یرحمک اللہ کہے۔ اور جمہائی کا یہ حال ہے کہ جب کوئی تم میں سے جمہائی لے تو چاہیے حتے المقدور اسکو دفع کرے اور ہاہ ہاہ نہ کہے اسلیے کہ یہ شیطان سے ہے اس سے ہنستا ہے یہ حدیث صحیح ہے۔ اور یہ بہت صحیح ہے حدیث ابن عجلان سے۔ اور ابن ابی ذئب زیادہ حافظ ہے واسطے حدیث سعید مقبری کے اور زیادہ مستحکم ہے ابن عجلان سے۔ اور سنا میں نے ابا بکر عطار بصری سے کہ ذکر کرتا تھا بواسطہ علی بن مدینی کے یحییٰ بن سعید سے

ف ظاہرا اسکا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ چھینکنے سے بدن ہلکا ہوتا ہے تو آدمی بندگی کر سکتا ہے وہ اسواسطے خدا کو پسند ہے اور جمہائی گرانی سے آتی ہے وہ غفلت اور سستی لاتی ہے اسواسطے خدا کو بری

فلیقل الحمد للہ علی کل حال ولیقل الذی یرد علیہ یرحمک اللہ ولیقل ھو یھدیکم اللہ ویصلح بالکم **حدثنا** محمد بن المثنی نا محمد بن جعفر نا شعبۃ عن ابن ابی لیلی بھذا الاسناد نحوہ وھکذا روی شعبۃ ھذا الحدیث عن ابن ابی لیلی وقال عن ابی ایوب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان ابن ابی لیلی یضطرب فی ھذا الحدیث یقول احیانا عن ابی ایوب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویقول احیانا عن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** محمد بن بشار ومحمد بن یحیی الثقفی المروزی قالا نا یحیی بن سعید القطان عن ابن ابی لیلی عن اخیہ عیسی عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ. **باب** ماجاء فی ایجاب التشمیت بحمد العاطس **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان عن سلیمن التیمی عن انس بن مالک ان رجلین عطسا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فشمت احدھما ولم یشمت الاخر فقال الذی لم یشمتہ یا رسول اللہ شمت ھذا ولم تشمتنی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ حمد اللہ وانک لم تحمدہ ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء کم یشمت العاطس **حدثنا** سوید انا عبد اللہ انا عکرمۃ بن عمار عن ایاس بن سلمۃ عن ابیہ قال عطس رجل عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا شاھد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرحمک اللہ ثم عطس الثانیۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا رجل مزکوم ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن بشار نا یحیی بن سعید نا عکرمۃ بن عمار عن ایاس بن سلمۃ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ الا انہ قال فی الثالثۃ انت مزکوم ھذا اصح من حدیث ابن المبارک وقد روی شعبۃ عن عکرمۃ بن عمار ھذا الحدیث نحو روایۃ یحیی بن سعید **حدثنا** بذلک احمد بن الحکم البصری نا محمد بن جعفر نا شعبۃ عن عکرمۃ بن عمار بھذا

تو چاہیے کہ کہے الحمد للہ علی کل حال اور چاہیے کہ کہے وہ شخص جو اسکو جواب دیتا ہے یرحمک اللہ یعنی اللہ تجھپر رحمت کرے اور چاہیے کہ کہے پھر وہ یہدیکم اللہ ویصلح بالکم یعنی خدا تمکو نیک راہ بتلا دے اور تمہارے دل کو سنوارے **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے ابن ابی لیلی سے ساتھ اس سند کے مثل اسکے۔ اور ایسا ہی روایت کیا ہے شعبہ نے اس حدیث کو ابن ابی لیلی سے اور کہا اُسنے یہ روایت ہے بواسطہ ابی ایوب کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور ابن ابی لیلی اس حدیث میں مضطرب ہوتا تھا کبھی کہتا تھا یہ روایت ہے بواسطہ ابی ایوب کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کبھی کہتا تھا یہ روایت ہے بواسطہ علی کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار اور محمد بن یحیی ثقفی مروزی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید قطان نے ابن ابی لیلی سے اُسنے اپنے بھائی عیسی سے اُسنے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے اُسنے علی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ **باب** اس بیان میں کہ چھینکنے والے کے حمد کرنے سے جواب دینا اسکا واجب ہوتا ہے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے سلیمان تیمی سے اُسنے انس بن مالک سے یہ کہ دو مردوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چھینک لی سو اُن دونوں میں سے ایک کا جواب تو آنحضرت نے دیا اور دوسرے کا جواب نہ دیا پس کہا اُس شخص نے کہ جسکو جواب آنحضرت نے نہ دیا تھا یا رسول اللہ اسکو تو آپنے جواب دیا ہے اور مجھے آپنے جواب نہیں دیا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسنے اللہ تعالی کی حمد کی تھی اور تو نے اللہ تعالی کی حمد نہ کی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** چھینک لینے والا کتنی بار جواب دیا جاوے **حدیث** کی ہمسے سوید نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ نے کہا خبر دی ہمکو عکرمہ بن عمار نے ایاس بن سلمہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے ایک مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چھینک لی اور میں حاضر تھا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یرحمک اللہ یعنی اللہ تجھپر رحمت کرے پھر اُسنے دوسری بار چھینک لی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مرد مزکوم یعنی اسکو نزلہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے عکرمہ بن عمار نے ایاس بن سلمہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے مگر فرق یہ ہے کہ آنحضرت نے تیسری بار فرمایا کہ یہ شخص نزلے والا ہے۔ یہ حدیث بہت صحیح ہے حدیث ابن مبارک سے اور روایت کیا ہے شعبہ نے عکرمہ بن عمار سے اس حدیث کو مثل روایت یحیی بن سعید کے **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے احمد بن حکم بصری نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے عکرمہ بن عمار سے ساتھ اسکے

ف ابی ہریرہ سے بخاری میں صریح روایت ہے کہ چھینکنے والے کا جواب دینا اسی وقت واجب ہوتا ہے جبکہ وہ اُسنے یہ روایت اسی کتاب میں آگے بھی موجود ہے۔

باب ما جاء فی کراهیة القعود وسط الحلقة **حدثنا** سوید انا عبد الله انا شعبة عن قتادة عن ابی مجلز ان رجلا
قعد وسط الحلقة فقال حذیفة ملعون علی لسان محمد او لعن الله علی لسان محمد من قعد وسط الحلقة هذا حدیث
حسن صحیح وابو مجلز اسمه لاحق بن حمید **باب** ما جاء فی کراهیة قیام الرجل للرجل **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن
نا عفان نا حماد بن سلمة عن حمید عن انس قال لم یکن شخص احب الیهم من رسول الله صلی الله علیه وسلم وکانوا اذا راوه
لم یقوموا لما یعلمون من کراهیته لذلک هذا حدیث حسن صحیح غریب **حدثنا** محمود بن غیلان نا قبیصة نا سفیان
عن حبیب بن الشهید عن ابی مجلز قال خرج معویة فقام عبد الله بن الزبیر وابن صفوان حین راواه فقال اجلسا
سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من سره ان یتمثل له الرجال قیاما فلیتبوا مقعده من النار وفی الباب
عن ابی امامة وهذا حدیث حسن **حدثنا** هناد نا ابو اسامة عن حبیب بن الشهید عن ابی مجلز عن معویة عن
النبی صلی الله علیه وسلم نحوه **باب** ما جاء فی تقلیم الاظفار **حدثنا** الحسن بن علی الخلوانی وغیر واحد قالوا انا
عبد الرزاق انا معمر عن الزهری عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خمس
من الفطرة الاستحداد والختان وقص الشارب ونتف الابط وتقلیم الاظفار هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا**
قتیبة وهناد قالا نا وکیع عن زکریا بن ابی زائدة عن مصعب بن شیبة عن طلق بن حبیب عن عبد الله بن الزبیر عن عائشة

باب اس بیان میں کہ درمیان حلقہ کے بیٹھنا مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے سوید نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے قتادہ سے
اُسنے ابی مجلز سے یہ ایک مرد درمیان حلقہ کے بیٹھ گیا پس کہا حذیفہ نے یہ شخص ملعون ہے محمد کی زبان پر یا کہا اُسنے لعنت کی ہے اللہ نے محمد کی
زبان پر اُس شخص کو جو درمیان حلقہ کے بیٹھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو مجلز کا نام لاحق بن حمید ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ ایک مرد کا
دوسرے مرد کے واسطے (تعظیما) کھڑا ہونا مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے عفان نے کہا حدیث
کی ہمسے حماد بن سلمہ نے حمید سے اُسنے انس سے کہا اُسنے کوئی شخص صحابہ کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ محبوب نہیں تھا
اور وہ جب آنحضرتؐ کو دیکھتے تھے تو کھڑے نہوتے تھے اسواسطے کہ جانتے تھے کہ آپ اسبات کو مکروہ جانتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے
حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے قبیصہ نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے حبیب بن شہید سے اُسنے ابی مجلز سے کہا
اُسنے حضرت معاویہ نکلے تو عبد اللہ بن زبیر اور ابن صفوان نے جبکہ انکو دیکھا تو کھڑے ہوئے پس کہا حضرت معاویہ نے بیٹھ جاؤ سُنا میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جس شخص کو خوش لگے یہ بات کہ لوگ کھڑے ہوکر اسکے واسطے تصویر کی طرح ہو رہیں تو چاہیے کہ
وہ جگہ اپنی آگ میں ڈھونڈھے۔ اور اسباب میں روایت ہے ابی امامہ سے اور یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے
حبیب بن شہید سے اُسنے ابی مجلز سے اُسنے معاویہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **باب** ناخن کٹانے کے بیان میں
حدیث کی ہمسے حسن بن علی حلوانی اور کئی ایک نے کہا انھوں نے حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا خبر دی ہمکو معمر نے زہری سے اُسنے
سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ چیزیں ہیں پیدائشی سنت میں استرا لینا نیچے
زیر ناف کے بال مونڈنا اور ختنہ کرنا اور موچھ کترانا اور بغل کے بال اُکھاڑنا۔ اور ناخنوں کا کٹانا یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث**
کی ہمسے قتیبہ اور ہناد نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے وکیع نے زکریا بن ابی زائدہ سے اُسنے مصعب بن شیبہ سے اُسنے طلق
بن حبیب سے اُسنے عبد اللہ بن زبیر سے اُسنے حضرت عائشہ سے

ف اسلیے کہ درمیان میں بیٹھنا ایک کو دوسرے سے پردہ کرنا ہوتا ہے تو اس سے ایک دوسرے کو ایذا پہونچتی ہے ۱۲ **ع** طیبی نے کہا ہے شاید کراہت محبت اور اتحاد کے سبب سے
ہے چونکہ آنحضرتؐ کا اُن لوگوں سے زیادہ اتحاد تھا اسواسطے آپنے اس تکلیف کو بھی رفع کردیا ہے جیسا کہ خود یہی حدیث اسپر دال ہے کہ انکو آنحضرت سے کوئی شخص زیادہ عزیز نہ تھا اور ظاہر ہے
کہ جس قدر اتحاد ہوگا اسی قدر تکلفات دور ہوتے جائینگے۔ صاحب طیبی نے اس مسئلہ پر بحث کرکے آخر میں یہ نتیجہ نکالا ہے کہ تعظیما کھڑا ہونا یا نہ کھڑا ہونا زمانے اور
حالت اور شخص پر موقوف ہے یعنے اگر کسی زمانے میں عادت تعظیما ایک دوسرے کے واسطے کھڑا ہونے کی ہو یا وہ آدمی ذی عزت ہو تو اسکے واسطے کھڑا
ہونا جائز ہے۔ مگر مولف یعنے ترمذی کی رائے اسی طرف ہے جو کہ ظاہر احادیث سے سمجھ میں آتا ہے کہ جائز نہیں اور اکابر علماء کا عمل بھی اسی پر ہے ۱۲ ع

قال قال محمد بن عجلان احادیث سعید المقبری روی بعضها بسعید عن ابی هریرة وبعضها سعید عن رجل عن ابی هریرة فاختلطت علی فجعلتها عن سعید عن ابی هریرة **باب** ما جاء ان العطاس فی الصلوة من الشیطن **حدثنا** علی بن حجر نا شریك عن ابی الیقظان عن عدی وهو ابن ثابت عن ابیه عن جده رفعه قال العطاس والنعاس والتثاؤب فی الصلوة والحیض والقئ والرعاف من الشیطن هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث شریك عن ابی الیقظان وسألت محمد بن اسمٰعیل عن عدی بن ثابت عن ابیه عن جده قلت له ما اسم جد عدی قال لا ادری وذکر عن یحیی بن معین قال اسمه دینار **باب** ما جاء فی کراهیة ان یقام الرجل من مجلسه ثم یجلس فیه **حدثنا** قتیبة نا حماد بن زید عن ایوب عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یقیم احدکم اخاه من مجلسه ثم یجلس فیه هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** الحسن بن علی الخلال نا عبد الرزاق انا معمر عن الزهری عن سالم عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یقیم احدکم اخاه من مجلسه ثم یجلس فیه قال وکان الرجل یقوم لابن عمر فما یجلس فیه **باب** ما جاء اذا اقام الرجل من مجلسه ثم رجع فهو احق به **حدثنا** قتیبة نا خالد بن عبد الله الواسطی عن عمرو بن یحیی عن محمد بن یحیی بن حبان عن عمه واسع بن حبان عن وهب بن حذیفة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الرجل احق بمجلسه وان خرج لحاجته ثم عاد فهو احق بمجلسه هذا حدیث صحیح غریب وفی الباب عن ابی بکرة وابی سعید وابی هریرة **باب** ما جاء فی کراهیة الجلوس بین الرجلین بغیر اذنهما **حدثنا** سوید انا عبد الله انا اسامة بن زید نی عمرو بن شعیب عن ابیه عن عبد الله بن عمرو ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یحل لرجل ان یفرق بین اثنین الا باذنهما هذا حدیث حسن وقد رواه عامر الاحول عن عمرو بن شعیب ایضا

کہا اُسنے کہا محمد بن عجلان نے حدیثیں سعید مقبری کی بعض کو سعید نے ابی ہریرہ سے روایت کیا ہی اور بعض کو سعید نے بواسطہ ایک مرد کے ابی ہریرہ سے روایت کیا ہی۔ سو وہ مجھپر خلط ملط ہوگئی ہیں پس مین نے سبکو اسیطرح کر دیا ہی کہ یہ روایت ہی بواسطہ سعید کی ابی ہریرہ سے۔ **باب** اس بیان مین کہ چھینک نماز مین شیطان سے ہی **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے ابی الیقظان سے اُسنے عدی سے جو بیٹا ثابت کا ہی اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے اُسنے اسکو مرفوع کیا ہی کہ فرمایا آپنے چھینک اور سستی اور جمھائی نماز مین اور حیض اور قی اور نکسیر شیطان سے ہی۔ یہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر بواسطہ شریک کے ابی الیقظان سے۔ اور سوال کیا مین نے محمد بن اسمٰعیل سے کہ عدی بن ثابت جو بواسطہ اپنے باپ کے دادا سے روایت کرتا ہی اُسکے دادا کا کیا نام ہی کہا اُسنے مین نہین جانتا۔ اور یحییٰ بن معین سے ذکر کیا گیا ہی کہ کہا اُسنے نام اسکا دینار ہی۔ **باب** اس بیان مین کہ ایک مرد کو اسکی جگہ سے اُٹھانا پھر اُسکی جگہ مین بیٹھنا مکروہ ہی۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص تم مین سے اپنے بھائی کو اُسکی جگہ سے نہ اُٹھائے پھر خود اُسمین بیٹھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا خبر دی ہمکو معمر نے زہری سے اُسنے سالم سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی شخص تم مین سے اپنے بھائی کو اُسکی جگہ سے نہ اُٹھائے پھر خود اُسمین بیٹھے۔ اور کوئی شخص ابن عمر کے واسطے کھڑا ہوتا تو وہ اُسمین نہ بیٹھتے۔ **باب** اس بیان مین کہ جب کوئی شخص اپنی جگہ سے کھڑا ہو تو وہ اسکے ساتھ زیادہ حقدار ہی۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن عبد اللہ واسطی نے عمرو بن یحییٰ سے اُسنے محمد بن یحییٰ ابن حبان سے اُسنے اپنے چچا واسع بن حبان سے اُسنے وہب بن حذیفہ سے یہ کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا مرد زیادہ حقدار ہی ساتھ مجلس اپنی کے۔ اور اگر وہ اپنی حاجت کے واسطے نکلا پھر وہ لوٹ آیا تو وہی زیادہ حقدار ہی ساتھ مجلس اپنی کے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہی۔ اور اس باب مین روایت ہی ابی بکرہ اور ابی سعید اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے **باب** اس بیان مین کہ درمیان دو مرد کے بغیر انکے اذن کے بیٹھنا مکروہ ہی **حدیث** کی ہمسے سوید نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ نے کہا خبر دی ہمکو اسامہ بن زید نے کہا حدیث کی مجھے عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین حلال واسطے کسی آدمی کے کہ درمیان دو کے فرق کرے مگر ساتھ اذن انکے کے۔ یہ حدیث حسن ہی۔ اور روایت کیا اسکو عامر احول نے عمرو بن شعیب سے بھی۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یأخذ من لحیتہ من عرضہا وطولہا ھٰذا حدیث غریب وسمعت محمد بن اسمٰعیل یقول عمر بن
ہارون مقارب الحدیث لا اعرف لہ حدیثا لیس لہ اصل او قال ینفرد بہ الا ھٰذا الحدیث کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یأخذ من لحیتہ من عرضہا وطولہا ولا نعرفہ الا من حدیث عمر بن ہارون ورایتہ حسن الرای فی عمر بن ہارون وسمعت قتیبۃ
یقول عمر بن ہارون کان صاحب حدیث وکان یقول الایمان قول وعمل قال قتیبۃ نا وکیع بن الجراح عن رجل عن ثور بن یزید
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نصب المنجنیق علی اھل الطائف قال قتیبۃ قلت لوکیع من ھٰذا قال صاحبکم عمر بن ہارون
باب ما جاء فی اعفاء اللحیۃ **حدثنا** الحسن بن علی الخلال نا عبد اللہ بن نمیر عن عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احفوا الشوارب واعفوا اللحی ھٰذا حدیث صحیح **حدثنا** الانصاری نا معن نا مالک
عن ابی بکر بن نافع عن ابیہ عن ابن عمران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر باحفاء الشوارب واعفاء اللحی ھٰذا حدیث حسن صحیح
وابو بکر بن نافع ھو مولی ابن عمر ثقۃ وعمر بن نافع ثقۃ وعبد اللہ بن نافع مولی ابن عمر یضعف **باب** ما جاء فی وضع احدی الرجلین
علی الاخری مستلقیا **حدثنا** سعید بن عبد الرحمٰن المخزومی وغیر واحد قالوا نا سفیان عن الزہری عن عباد بن تمیم عن عمہ

یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنی ڈاڑھی مبارک سے اسکے عرض[1] اور طول سے پکڑتے تھے یہ حدیث غریب ہے۔ اور سنا میں نے محمد
بن اسمٰعیل سے کہ کہتا عمر بن ہارون مقارب الحدیث ہے میں اسکی کوئی حدیث نہیں پہچانتا اسکی کوئی اصل نہیں ہے یا کہا اُسنے
متفرد ہے ساتھ اسکے مگر یہ حدیث کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پکڑتے تھے اپنی ڈاڑھی مبارک سے اسکے عرض اور طول سے۔ اور نہیں پہچانتے
ہم اسکو مگر طریق عمر بن ہارون سے اور دیکھا میں نے اسکو نیک گمان کرنیوالا عمر بن ہارون کے حق میں۔ اور سنا میں نے قتیبہ
سے کہ کہتا عمر بن ہارون محدث تھا اور کہتا تھا ایمان قول اور عمل کا نام ہے۔ کہا قتیبہ نے حدیث کی ہمسے وکیع بن جراح نے ایک مرد
سے اُسنے ثور بن یزید سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل طائف پر منجنیق لگائی تھی یعنے منجنیق گاڑکر انکو اس سے مارا تھا۔
کہا قتیبہ نے میں نے وکیع سے کہا وہ مرد (کہ جس سے آپ روایت کرتے ہیں) وہ کون ہے کہا اُسنے صاحب تمھارا عمر بن ہارون
باب ڈاڑھی چھوڑنیکے بیان میں **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن نمیر نے عبید اللہ
بن عمر سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے موچھونکو اچھی طرح سے صاف کرو اور
ڈاڑھی کو چھوڑ دو۔ یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے
ابی بکر بن نافع سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابن عمر سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حکم کیے گئے تھے ساتھ صاف کرنے موچھونکے
اور چھوڑنے ڈاڑھی کے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو بکر بن نافع وہ مولی ابن عمر کا ہے ثقہ ہے اور عمر بن نافع بھی ثقہ ہے۔ اور عبد اللہ بن نافع مولی
ابن عمر کا ضعیف ہے **باب** اس بیان میں کہ رکھنا ایک پانوں کا دوسرے پانوں پر لیٹنے کی حالت میں جائز ہے **حدیث** کی ہمسے
سعید بن عبد الرحمٰن مخزومی اور کئی ایک نے کہا انھوں نے حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے عباد بن تمیم سے اُسنے اپنے چچا سے

[1] کہا ابن ہمام نے ظاہرا یہ حدیث جو صحیحین میں ابن عمر سے ہے اسکے معارض ہے کہ فرمایا آپ نے احفوا الشوارب واعفوا اللحی یعنے موچھیں اچھی طرح سے صاف کرو اور ڈاڑھی کو چھوڑ دو اسلیئے کہ ظاہرا اس سے
یہی مفہوم ہوتا ہے کہ ڈاڑھی کو بالکل نہ کترا ؤ اور حدیث متن کی اسپر دال ہے کہ آنحضرت طول اور عرض سے کترا تے تھے جواب اسکا یہ ہے ابن عمر سے جو راوی اس حدیث کا ہے بخاری میں مروی ہے ابن عمر قبضہ سے
جو زیادہ ہوتی تھی اسکو کترا تے تھے ایسا ہی محمد بن حسن نے کتاب الآثار میں لکھا ہے اخبرنا ابو حنیفۃ عن الہیثم بن ابی الہیثم عن ابن عمر انہ کان یقبض علی لحیتہ ثم یقص ماتحت القبضۃ رواہ ابوداؤد ونسائی نحوہ۔ پس
اب مطابقت کی وجہ ظاہر ہوگئی کہ صحیحین کی حدیث کی حد یہ ہے کہ چھوڑنا ایک قبضہ تک مسنون ہے اس سے لگے کترانا جائز ہے جیساکہ روایت متن کی اور فعل ابن عمرؓ کا اسپر دال ہے مگر اولویت اسی صورت
میں ہے کہ بالکل نہ کترائے ایسا ہی شرنبلالیہ میں لکھا ہے ہذا خلاصۃ مافی کتب الفقہ وغیرہ مترجم جو شخص عبد اللہ بن عمر کا حال جانتا ہوگا کہ یہ شخص آنحضرت کی پیروی اسقدر کرتا ہے اور اسقدر قدم
بقدم آنحضرت کے چلتا ہے کہ گویا جہاں آپ پاخانہ میں بیٹھے ہیں وہاں پاخانہ میں بیٹھنے کو مسنون جانتا ہے علیٰ ہذا القیاس کوئی فعل اسکا آنحضرت کے خلاف پر دلالت نہیں کرتا وہ شخص یہ بات بھی
بیقین کرلیگا کہ یہ فعل ابن عمر کا بھی خلاف فعل آنحضرت کے نہیں ہوگا اگرچہ صریح نص ابن عمر سے اس بارے میں آنحضرت سے نہیں ۱۲ منہ غرض مولف کی اس کلام سے
یہ ہے کہ عمر بن ہارون جو راوی اس حدیث کا ہے اگرچہ بعض کا کلام اسکے ضعف پر دال ہے مگر صحیح یہ ہے کہ یہ شخص قوی ہے جیساکہ قتیبہ وغیرہ کا کلام اسکی شہادت دیتا ہے اور مولف نے محمد بن اسمٰعیل بخاری
سے جو نقل کیا ہے وہ مشکوک ہے کیونکہ خود مولف اسکو تردید سے بیان کرتا ہے ۱۲

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال عشر من الفطرۃ قص الشارب واعفاء اللحیۃ والسواک والاستنشاق وقص الاظفار وغسل البراجم ونتف الابط وحلق العانۃ وانتقاص الماء قال زکریا قال مصعب ونسیت العاشرۃ الا ان تکون المضمضۃ وفی الباب عن عمار بن یاسر وابن عمر ھذا حدیث حسن **قال** ابو عیسی وانتقاص الماء ھو الاستنجاء بالماء **باب** ماجاء فی توقیت تقلیم الاظفار واخذ الشارب **حدثنا** اسحق بن منصور نا عبد الصمد نا صدقۃ بن موسی ابو محمد صاحب الدقیق نا ابو عمران الجونی عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ وقت لھم فی کل اربعین لیلۃ تقلیم الاظفار واخذ الشارب وحلق العانۃ **حدثنا** قتیبۃ نا جعفر بن سلیمن عن ابی عمران الجونی عن انس بن مالک قال وقت لنا فی قص الشارب وتقلیم الاظفار وحلق العانۃ ونتف الابط ان لا نترک اکثر من اربعین یوما ھذا اصح من الحدیث الاول وصدقۃ بن موسی لیس عندھم بالحافظ **باب** ماجاء فی قص الشارب **حدثنا** محمد بن عمر بن الولید الکوفی الکندی نا یحیی بن آدم عن اسرائیل عن سماک عن عکرمۃ عن ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقص او یأخذ من شاربہ قال وکان خلیل الرحمن ابراہیم یفعلہ ھذا حدیث حسن غریب **حدثنا** احمد بن منیع نا عبیدۃ بن حمید عن یوسف بن صہیب عن حبیب بن یسار عن زید بن ارقم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من لم یأخذ من شاربہ فلیس منا وفی الباب عن مغیرۃ بن شعبۃ ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن بشار نا یحیی بن سعید عن یوسف بن صہیب بھذا الاسناد نحوہ **باب** ماجاء فی الاخذ من اللحیۃ **حدثنا** ھناد نا عمر بن ھارون عن اسامۃ بن زید عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس چیزیں پیدائشی سنت ہیں ایک تو خوب موچھ کترانا دوسرے ڈاڑھی چھوڑنا تیسرے مسواک کرنا چوتھے پانی سے ناک صاف کرنا پانچویں ناخن کاٹنا چھٹے انگلیوں کے جوڑونکو دھونا تاکہ میل نہ جم رہے ساتویں بغل کے بال اکھاڑنا آٹھویں زیر ناف کے بال مونڈنا نوئیں پیشاب کے بعد پانی سے استنجا کرنا کہا زکریا نے کہ کہا مصعب نے اور میں دسویں سنت کو بھول گیا ہوں مگر یہ کہ کلی ہو یعنے خوب یاد نہیں لیکن قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دسویں چیز شاید کلی کرنا مراد ہو۔ اور اس باب میں روایت ہے عمار بن یاسر اور ابن عمر سے اور یہ حدیث حسن ہے کہا ابو عیسی نے اور انتقاص الماء کے معنے پانی کے ساتھ استنجا کرنیکے ہیں **باب** اس بیان میں کہ ناخن کاٹنے اور موچھ کترانے کی کیا مدت ہے **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الصمد نے کہا حدیث کی ہمسے صدقہ بن موسی یعنے ابو محمد صاحب دقیق نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عمران جونی نے انس بن مالک سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آنحضرت نے صحابہ کے واسطے وقت مقرر کر دیا تھا کہ ہر چالیس رات میں ناخن کتائیں اور موچھیں کتریں اور زیر ناف کے بال مونڈا ہیں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن سلیمان نے ابی عمران جونی سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے وقت مقرر کیا گیا تھا ہمارے واسطے موچھ کترانے میں اور زیر ناف کے بال مونڈنے میں اور بغلونکے بال اکھاڑنے میں یہ کہ چالیس[1] دن سے زیادہ نہ چھوڑیں۔ یہ حدیث صحیح ہے پہلی حدیث سے اور صدقہ بن موسی انکے یعنے محدثین کے نزدیک حافظ نہیں ہے **باب** موچھ کے کترانیکے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن عمر بن ولید کوفی کندی نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن آدم نے سماک سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کتراتے یا پکڑتے تھے (شک راوی معنے واحد) موچھ اپنی سے۔ فرمایا آنحضرت نے اور خلیل الرحمن یعنے ابراہیم علیہ السلام بھی یہ کام کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے عبیدہ بن حمید نے یوسف بن صہیب سے اُسنے حبیب بن یسار سے اُسنے زید بن ارقم سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اپنی موچھ سے نہ پکڑے یعنے انکو نہ کترائے پس وہ ہمسے نہیں۔ اور اس باب میں روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے یوسف بن صہیب سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے۔ **باب** ڈاڑھی سے پکڑنیکے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عمر بن ہارون نے اسامہ بن زید سے اُسنے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے

[1] غرض یہ ہے کہ چالیس دن سے زیادہ نہ بڑھنے پاویں اس سے پہلے ہی انکو درست کرانا چاہیئے اگر ہر ہفتہ میں بال وغیرہ کتاتا رہے تو بہتر ہے جیسا کہ شرح السنہ میں مروی ہے کہ آنحضرت

او ما ملکت یمینك فقال الرجل یکون مع الرجل قال ان استطعت ان لا یراها احد فافعل قلت فالرجل یکون خالیا
قال فالله احق ان یستحیی منه هذا حدیث حسن وجد بهز اسمه معٰویة بن حیدة القشیری وقد روی الجریری عن حکیم
بن معٰویة وهو والد بهز **باب** ماجاء فی الاتکاء **حدثنا** عباس بن محمد الدوری البغدادی نا اسحٰق بن منصور نا
اسرائیل عن سماك عن جابر بن سمرة قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم متکئا علی وسادة علی یساره هذا حدیث
حسن غریب وروی غیر واحد هذا الحدیث عن اسرائیل عن سماك عن جابر بن سمرة قال رأیت النبی صلی الله علیه وسلم
متکئا علی وسادة ولم یذکروا علی یساره **حدثنا** یوسف بن عیسی نا وکیع نا اسرائیل عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة
قال رأیت النبی صلی الله علیه وسلم متکئا علی وسادة هذا حدیث صحیح **باب حدثنا** هناد نا ابو معٰویة عن
الاعمش عن اسمٰعیل بن رجاء عن اوس بن ضمعج عن ابی مسعود ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یؤم الرجل فی سلطانه
ولا یجلس علی تکرمته فی بیته الا باذنه هذا حدیث حسن **باب** ماجاء ان الرجل احق بصدر دابته **حدثنا**
ابو عمار الحسین بن حریث نا علی بن الحسین بن واقد حدثنی ابی حدثنی عبد الله بن بریدة قال سمعت ابی بریدة یقول بینا النبی
صلی الله علیه وسلم یمشی اذ جاءه رجل ومعه حمار فقال یا رسول الله ارکب وتاخر الرجل فقال رسول الله صلی الله علیه
وسلم لا انت احق بصدر دابتك الا ان تجعله لی قال قد جعلته لك قال فرکب هذا حدیث حسن غریب **باب** ماجاء
فی الرخصة فی اتخاذ الانماط **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمٰن بن مهدی نا سفیان عن محمد بن المنکدر عن جابر

یا اس سے کہ مالک ہوئے داہنا ہاتھ تیرا پس کہا اس مرد نے مرد کبھی مرد کے ساتھ ہوتا ہے فرمایا آپ نے اگر تو طاقت رکھتا ہے اس
بات کی کہ اسکو کوئی نہ دیکھے تو یہ کام کر میں نے کہا کبھی مرد تنہا ہوتا ہے فرمایا آپ نے اللہ تعالیٰ بہت لائق ہے اس بات کے کہ اس
سے شرم کیجائے۔ یہ حدیث حسن ہے اور بہز کے دادا کا نام معاویہ بن حیدہ قشیری ہے۔ اور روایت کی ہے جریری نے حکیم بن معاویہ سے
اور وہ والد بہز کا ہے۔ **باب** تکیہ لگانے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے عباس بن محمد دوری بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے اسحاق
بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے اسرائیل نے سماک سے اُسنے جابر بن سمرہ سے کہا اُسنے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو
ایک تکیہ پر بائیں کروٹ پر تکیہ لگائے ہوئے دیکھا یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور روایت کیا ہے کئی ایک نے اس حدیث کو اسرائیل سے
اُسنے سماک سے اُسنے جابر بن سمرہ سے کہا اُسنے دیکھا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو تکیہ لگائے ہوئے ایک تکیہ پر۔ اور اُنھوں نے
علی یسارہ کا لفظ ذکر نہیں کیا جسکے معنے بائیں کروٹ پر تکیہ لگانے کے ہیں۔ **حدیث** کی ہمسے یوسف بن عیسیٰ نے کہا حدیث کی
ہمسے وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے اسرائیل نے سماک بن حرب سے اُسنے جابر بن سمرہ سے کہا اُسنے دیکھا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم
کو تکیہ لگائے ہوئے تکیہ پر۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ **باب حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے
اسمٰعیل بن رجاء سے اُسنے اوس بن ضمعج سے اُسنے ابی مسعود سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مرد اسکی جگہ میں امامت[1]
نہ کرایا جاوے اور نہ اسکی عزت کی جگہ پر اسکے گھر میں بیٹھایا جائے مگر ساتھ اسکے اذن کے یہ حدیث حسن ہے۔ **باب** اس بیان میں
کہ آدمی اپنی سواری پر آگے بیٹھنے کے زیادہ لائق ہے **حدیث** کی ہمسے ابو عمار یعنے حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہمسے علی
بن حسین بن واقد نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے کہا حدیث کی مجھے عبد اللہ بن بریدہ نے کہا سنا میں نے ابی بریدہ سے
کہ کہتا اسوقت میں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم چلے جاتے تھے ناگاہ آپ کے پاس ایک مرد آیا اور اسکے ساتھ گدھا تھا پس کہا اُسنے یا رسول اللہ
سوار ہو جیے اور وہ مرد پیچھے ہٹ گیا پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں تو زیادہ حقدار ہے اپنی سواری پر آگے بیٹھنے کے مگر یہ کہ
تو مجھے کر دے یعنے حق آگے بیٹھنے کا تیرا زیادہ ہے مگر اسوقت میں کہ تو مجھے اجازت دیدے تو میں آگے بیٹھ جاتا ہوں۔ کہا اُسنے میں نے اُسکو
آپکے واسطے کر دیا کہا راوی نے پھر آپ سوار ہوئے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ **باب** بچھاونے بنانے کی رخصت کے بیان میں
حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے محمد بن منکدر سے اُسنے جابر سے

[1] یعنے کوئی شخص جس جگہ کا وہ مالک اور قابض اور متصرف ہو اسکی جگہ بغیر آدمی کو بغیر اسکے اذن کے امامت کرانی نہیں چاہیئے اگرچہ دوسرا شخص اس سے زیادہ عالم اور فقیہ ہو اور نہ اسکی جگہ پر جو اسنے خاص اپنے

انه رای النبی صلی الله علیه وسلم مستلقیا فی المسجد واضعا احدی رجلیه علی الاخری هذا حدیث حسن صحیح وعم عباد
بن تمیم هو عبدالله بن زید بن عاصم المازنی **باب** ماجاء فی کراهیة فی ذلک **حدثنا** عبید بن اسباط بن محمد القرشی
نا ابی نا سلیمان التیمی عن خداش عن ابی الزبیر عن جابر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن اشتمال الصماء والاحتباء فی ثوب
واحد وان یرفع الرجل احدی رجلیه علی الاخری وهو مستلق علی ظهره هذا حدیث رواه غیر واحد عن سلیمان التیمی ولا نعرف
خداشا هذا من هو وقد روی له سلیمان التیمی غیر حدیث **حدثنا** قتیبة نا اللیث عن ابی الزبیر عن جابر ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم نهی عن اشتمال الصماء والاحتباء فی ثوب واحد وان یرفع الرجل احدی رجلیه علی الاخری وهو مستلق
علی ظهره هذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی کراهیة الاضطجاع علی البطن **حدثنا** ابوکریب نا عبدة بن سلیمان
وعبد الرحیم عن محمد بن عمرو نا ابوسلمة عن ابی هریرة قال رای رسول الله صلی الله علیه وسلم رجلا مضطجعا علی بطنه فقال ان هذه
ضجعة لا یحبها الله وفی الباب عن طهفة وابن عمر وروی یحیی بن ابی کثیر هذا الحدیث عن ابی سلمة عن یعیش بن طهفة
عن ابیه ویقال تخفة والصحیح طهفة ویقال طغفة وقال بعض الحفاظ الصحیح طخفة **باب** ماجاء فی حفظ العورة **حدثنا**
محمد بن بشار نا یحیی بن سعید نا بهز بن حکیم ثنی ابی عن جدی قال قلت یا رسول الله عوراتنا ما ناتی منها وما نذر قال احفظ عورتک الا من زوجتک

یہ کہ دیکھا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو لیٹے ہوئے مسجد میں اس حالت میں کہ ایک پانوں دوسرے پانوں پر رکھنے والے تھے۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے اور عباد بن تمیم کا چچا عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی ہے **باب** اسکی کراہت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے عبید
بن اسباط بن محمد قرشی نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے کہا حدیث کی ہمسے سلیمان تیمی نے خداش سے اُسنے ابی الزبیر سے اُسنے
جابر سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اشتمال الصماء[1] سے اور ایک کپڑے میں احتباء کرنے سے اور اس بات سے کہ کھڑا کرے
آدمی ایک پانوں کو دوسرے پر اس حالت میں کہ پیٹھ پر لیٹا ہوا ہو۔ اس حدیث کو کئی ایک نے سلیمان تیمی سے روایت کیا ہے اور ہم
اس خداش کو نہیں پہچانتے کہ یہ کون ہے۔ اور اسکے واسطے سلیمان تیمی نے کئی حدیثیں روایت کی ہیں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے
کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اشتمال الصماء سے اور ایک
کپڑے میں احتباء کرنے سے اور اس بات سے کہ کھڑا کرے آدمی ایک پانوں کو دوسرے پر اس حالت میں کہ پیٹھ پر لیٹا ہو۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔ **باب** پیٹ پر لیٹنے کی کراہت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابوکریب نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ بن سلیمان
اور عبدالرحیم نے محمد بن عمرو سے کہا حدیث کی ہمسے ابوسلمہ نے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو اپنے
پیٹ پر لیٹا ہوا دیکھا پس فرمایا آپ نے یہ ایسا لیٹنا ہے کہ اسکو اللہ تعالی پسند نہیں کرتا۔ اور اس باب میں روایت ہے طہفہ اور ابن عمر
سے رضی اللہ عنہما۔ اور روایت کیا ہے یحیی بن ابی کثیر نے اس حدیث کو ابی سلمہ سے اُسنے یعیش بن طہفہ سے اُسنے اپنے باپ سے
اور کہا گیا ہے طخفہ بالخاء المعجمہ اور صحیح طہفہ ہے اور کہا گیا طغفہ اور کہا بعض حفاظ نے صحیح طخفہ بالخاء ہے **باب** شرمگاہ کے ڈھانپنے کے
بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے بہز بن حکیم نے کہا حدیث کی
مجھے میرے باپ نے دادا میرے سے کہا اُسنے میں نے کہا یا رسول اللہ اپنی شرمگاہ سے کیا چیز ہم ظاہر کریں اور کیا چیز چھوڑیں یعنے
ظاہر نہ کریں فرمایا آپ نے اپنی شرمگاہ کو نگاہ رکھ مگر اپنی بیوی سے

[1] اشتمال الصماء کے یہ معنے ہیں کہ آدمی ایسا کپڑا بدن پر لپیٹے کہ ہاتھ اور پانوں کے نکالنے کی کوئی جگہ خالی نہ رہجائے اور صماء سخت پتھر کو بولتے ہیں اُس سے اسلیے تشبیہ
دی گئی کہ جیسا اُسمیں کوئی سوراخ وغیرہ نہیں ہوتے ویسا اسمیں بھی کوئی نہیں اور فقہا اسکے یہ معنے کرتے ہیں کہ صرف ایک کپڑا ہی بدن پر ہو اور اسکو آدمی پہننے والا
ایک جانب سے اُٹھا کر کاندھے پر رکھدے ایسی طرح سے کہ اُسی سے اسکی شرمگاہ ننگی ہو۔ اور وجہ ممانعت کی پہلی صورت پر یہ ہے کہ شاید انسان کو کوئی ایسی سخت حاجت پیش
آئے کہ جس سے آدمی مثلاً سانپ وغیرہ دفع کرنا چاہے تو اسکو دشوار گذرے اور دوسری صورت پر ظاہر ہے کہ فرج ننگا کرنا حرام ہے۔ اور احتباء کے یہ معنے ہیں کہ آدمی دونوں پانوں اپنے
پیٹ کے ساتھ ملادے اور پیٹھ کے پیچھے سے ایک کپڑا ڈالکر پنڈلیوں پر کو اوپر باندھ دے اور کبھی دونوں ہاتھوں سے بھی اسطرح کیا جاتا ہے ممانعت اسکی اسوجہ سے ہے کہ جب
انسان پر ایک کپڑا ہی ہوگا تو ظن غالب ہے کہ ہلنے کے وقت شرمگاہ اسکی ننگی ہوگی ۱۲

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم افعميا وان انتما الستما تبصرانه هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في النهي عن الدخول على النساء الا باذن ازواجهن **حدثنا** سويد بن نصر نا عبد الله بن المبارك نا شعبة عن الحكم عن ذكوان عن مولى عمرو بن العاص ان عمرو بن العاص ارسله الى على يستأذنه على اسماء ابنة عميس فاذن له حتى اذا فرغ من حاجته سأل المولى عمرو بن العاص عن ذلك فقال ان النبي صلى الله عليه وسلم نهانا او نهاان ندخل على النساء بغير اذن ازواجهن وفي الباب عن عقبة بن عامر وعبد الله بن عمرو وجابر هذا حديث حسن صحيح **باب** في تحذير فتنة النساء **حدثنا** محمد بن عبد الاعلى الصنعاني نا معتمر بن سليمن عن ابيه عن ابي عثمن عن اسامة بن زيد وسعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما تركت بعدي في الناس فتنة اضر على الرجال من النساء هذا حديث حسن صحيح وقد روى هذا الحديث غير واحد من الثقات عن سليمن التيمي عن ابي عثمن عن اسامة بن زيد عن النبي صلى الله عليه وسلم ولم يذكروا فيه عن سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل ولا نعلم احدا قال عن اسامة بن زيد وسعيد بن زيد غير المعتمر وفي الباب عن ابي سعيد **باب** ما جاء في كراهية اتخاذ القصة **حدثنا** سويد نا عبد الله نا يونس عن الزهري نا حميد بن عبد الرحمن انه سمع معوية خطب بالمدينة يقول اين علماءكم يا اهل المدينة سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى عن هذه القصة ويقول انما هلكت بنوا اسرائيل حين اتخذها نساؤهم هذا حديث حسن صحيح وقد روى من غير وجه عن معوية **باب** ما جاء في الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة **حدثنا** احمد بن منيع نا عبيدة بن حميد عن منصور عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله ان النبي صلى الله عليه وسلم لعن الواشمات

سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تم دونوں اندھی ہو گیا تم دونوں نہیں دیکھتی[1]۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ عورتوں پر داخل ہونا منع ہے مگر ساتھ اذن انکے خاوندوں کے **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے حکم سے اُسنے ذکوان سے اُسنے عمرو بن عاص کے مولی سے یہ کہ عمرو بن عاص نے اسکو علی کی طرف اسماء بنت عمیس پر اذن طلب کرنیکے واسطے بھیجا پس اُسنے اسکو اذن دیا یہانتک کہ جب وہ اپنی حاجت سے فارغ ہوے تو انھون نے عمرو بن عاص کے مولی سے اسکی بابت پوچھا پس کہا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو منع کیا ہے یا کہا اُسنے آنحضرت نے منع کیا ہے کہ ہم عورتوں پر بغیر اذن انکے خاوندوں کے داخل ہوں۔ اور اس باب میں روایت ہے عقبہ بن عامر اور عبد اللہ بن عمرو اور جابر سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** عورتوں کے فتنے سے ڈرانیکے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الاعلی صنعانی نے کہا حدیث کی ہمسے معتمر بن سلیمان نے اپنے باپ سے اُسنے ابی عثمان سے اُسنے اسامہ بن زید اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے انھون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے نہیں چھوڑا میں نے پیچھے اپنے لوگوں میں کوئی فتنہ جو زیادہ نقصان پہونچانیوالا ہو مردوں پر عورتوں سے یعنے عورتوں سے زیادہ نقصان پہونچانیوالا فتنہ میرے پیچھے اور کوئی نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس حدیث کو کئی ایک نے ثقوں سے سلیمان تیمی سے روایت کیا ہے اُسنے ابی عثمان سے اُسنے اسامہ بن زید سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ اور انھون نے اسمین سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کا ذکر نہین کیا۔ اور ہم نہین جانتے کہ کسی نے کہا ہو کہ یہ روایت ہے اسامہ بن زید سے۔ اور سعید بن زید معتمر کے سوا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید سے۔ **باب** اس بیان میں کہ بالون کا جوڑا بنانا منع ہے **حدیث** کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمسے یونس نے زہری سے کہا حدیث کی ہمسے حمید بن عبد الرحمن نے یہ کہ سنا اُسنے معاویہ سے کہ اُنھون نے مدینہ میں خطبہ پڑھکر فرمایا اے اہل مدینہ کہان گئے عالم تمھارے میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا ہے کہ اس جوڑے سے منع کرتے تھے اور فرماتے تھے بیشک بنی اسرائیل اسوقت ہلاک ہوے جبکہ انکی عورتوں نے یہ بنایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہ کئی وجہ سے معاویہ سے مروی ہے۔ **باب** پیوند کرنیوالی اور پیوند کرانے والی اور داغ لگانے والی اور لگوانے والی کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے عبیدہ بن حمید نے منصور سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے علقمہ سے اُسنے عبد اللہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے داغ لگانے والی

---

[1] اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کو غیر مردوں کی طرف نظر کرنی درست نہیں۔ اور حدیث حبشیوں کی کھیلنے کی اسکے خلاف پر دال ہے اسلئے کہ حضرت عائشہ انکی طرف دیکھتی ہی تھیں بعض لوگوں نے حدیث متن کو ورع اور پرہیز گاری پر حمل کیا ہے اور دوسرے کو رخصت پر یعنے دیکھنا جائز ہے اور نہ دیکھنا رخصت۔ اور بعض نے کہا ہے کہ عائشہ اسوقت میں بالغہ نہ تھی اور مختار

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هل لكم انماط قلت وانى تكون لنا انماط قال اما انها ستكون لكم انماط قال فانا اقول لامرأتي اخري عني انماطك فتقول المرأة الم يقل رسول الله صلى الله عليه وسلم انها ستكون لكم انماط قال فادعها هذا حديث صحيح حسن **باب** ما جاء في ركوب ثلاثة على دابة **حدثنا** عباس بن عبد العظيم العنبري نا النضر بن محمد نا عكرمة بن عمار عن اياس بن سلمة عن ابيه قال لقد قدت نبي الله صلى الله عليه وسلم والحسن والحسين على بغلته الشهباء حتى ادخلتهم حجرة النبي صلى الله عليه وسلم هذا قدامه وهذا خلفه وفي الباب عن ابن عباس وعبد الله بن جعفر هذا حديث حسن صحيح غريب **باب** ما جاء في نظرة الفجاءة **حدثنا** احمد بن منيع نا هشيم نا يونس بن عبيد عن عمرو بن سعيد عن ابي زرعة بن عمرو بن جرير عن جرير بن عبد الله قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن نظرة الفجاءة فامرني ان اصرف بصري هذا حديث حسن صحيح وابو زرعة اسمه هرم **حدثنا** علي بن حجر انا شريك عن ابي ربيعة عن ابن بريدة عن ابيه رفعه قال يا علي لا تتبع النظرة النظرة فان لك الاولى وليست لك الآخرة هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث شريك **باب** ما جاء في احتجاب النساء من الرجال **حدثنا** سويد نا عبد الله نا يونس بن يزيد عن ابن شهاب عن نبهان مولى ام سلمة انه حدثه ان ام سلمة حدثته انها كانت عند رسول الله صلى الله عليه وسلم وميمونة قالت فبينا نحن عنده اقبل ابن ام مكتوم فدخل عليه وذلك بعد ما امرنا بالحجاب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم احتجبا منه فقلت يا رسول الله اليس هو اعمى لا يبصرنا ولا يعرفنا

کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تمھارے پاس بچھاوُنے ہیں میں نے کہا ہمارے پاس بچھاوُنے کہاں ہیں فرمایا اپنے جلدی تمھارے پاس بھی بچھاوُنے ہو جاوینگے۔ کہا اُسنے سو میں اپنی عورت سے کہتا ہوں کہ اپنا بچھاونا میرے پاس سے دور کر وہ کہتی ہے کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ جلدی تمھارے پاس بچھاوُنے ہو جاوینگے کہا اُسنے سو میں نے انکو چھوڑ دیا۔ یہ حدیث صحیح حسن ہے **باب** ایک سواری پر تین ادمیوں کے سوار ہونے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے عباس بن عبد العظیم عنبری نے کہا حدیث کی ہمسے نضر بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عکرمہ بن عمار نے ایاس بن سلمہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے چلایا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور حسن اور حسین علیہما السلام کو نہایت قوی خچر پر یہانتک کہ میں نے انکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حجرے میں داخل کیا یہ آپ کے آگے تھا اور یہ آپ کے پیچھے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور عبد اللہ بن جعفر سے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **باب** ناگاہ دیکھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن عبید نے عمرو بن سعید سے اُسنے ابی زرعہ بن عمرو بن جریر سے اُسنے جریر بن عبد اللہ سے کہا اُسنے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ناگاہ دیکھنے کی بابت سوال کیا یعنے انحضرت سے سوال کیا کہ ناگاہ یعنے بغیر قصد کے اگر کسی غیر عورت پر نظر جا پڑے تو اسکا کیا حال ہے پس آپ نے حکم دیا کہ میں اپنی نظر کو پھیر لوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابوزرعہ کا نام ہرم ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو شریک نے ابی ربیعہ سے اُسنے ابن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اسکو مرفوع کیا ہے کہ فرمایا آپ نے اے علی پہلی نظر[1] کے پیچھے دوسری نظر مت لگا اسلیئے کہ تیرے لئے پہلی درست ہے اور دوسری تیرے واسطے درست نہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق شریک سے **باب** اس بیان میں کہ عورتونکو مردوں سے پردہ کرنا چاہیئے **حدیث** کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن یزید نے اُسنے ابن شہاب سے اُسنے ام سلمہ کے مولی نبہان سے یہ کہ اُسنے حدیث کی ہے اسکو یہ کہ ام سلمہ نے حدیث کی ہے اسکو یہ کہ وہ اور میمونہ دونوں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھیں کہا ام سلمہ نے پس اسوقت میں کہ ہم انحضرت کے پاس تھیں ابن ام مکتوم آیا اور آپ پر داخل ہوا اور یہ قصہ اسوقت کے پیچھے کا ہے کہ جب کہ ہمکو پردہ کا حکم ہو چکا تھا پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تم دونوں اس سے پردہ کرو سو میں نے کہا یا رسول اللہ کیا یہ نابینا نہیں ہمکو دیکھتا نہیں اور نہ ہمکو پہچانتا ہے

[1] یعنے اگر بغیر قصد کے پہلی بار نظر جو کسی غیر عورت پر جا پڑے تو اسکے بعد دوسری بار قصداً اسکی طرف نظر مت کر اسلئے کہ پہلی نظر جو بلا قصد اسکے اوپر جا پڑے وہ تیرے لئے درست تھی کیونکہ تیرے اختیار میں نہ تھی اور دوسری بار نظر کرنی قصداً تجھے درست نہیں ہے۱۲

عن الجریری عن ابی نضرة عن رجل عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم طیب الرجال ما ظهر ریحه وخفی لونه وطیب النساء ما ظهر لونه وخفی ریحه **حدثنا** علی بن حجر نا اسمٰعیل بن ابراهیم عن الجریری عن ابی نضرة عن الطفاوی عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه بمعناه وهٰذا حدیث حسن الا ان الطفاوی لا نعرفه الا فی هٰذا الحدیث ولا نعرف اسمه وحدیث اسمٰعیل بن ابراهیم اتم واطول وفی الباب عن عمران بن حصین **حدثنا** محمد بن بشار اخبرنا ابوبکر الحنفی ثنا سعید عن قتادة عن الحسن عن عمران بن حصین قال قال النبی صلی الله علیه وسلم ان خیر طیب الرجال ما ظهر ریحه وخفی لونه وخیر طیب النساء ما ظهر لونه وخفی ریحه ونهی عن میثرة الارجوان هٰذا حدیث حسن غریب من هٰذا الوجه **باب** ما جاء فی کراهیة رد الطیب **حدثنا** محمد بن بشار نا عبدالرحمٰن بن مهدی نا عزرة بن ثابت عن ثمامة بن عبدالله قال کان انس لا یرد الطیب وقال انس ان النبی صلی الله علیه وسلم کان لا یرد الطیب وفی الباب عن ابی هریرة هٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** قتیبة نا ابن ابی فدیک عن عبدالله بن مسلم عن ابیه عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلاث لا ترد الوسائد والدهن واللبن هٰذا حدیث غریب وعبدالله بن مسلم هو ابن جندب وهو مدینی **حدثنا** عثمٰن بن مهدی نا محمد بن خلیفة نا یزید بن زریع عن حجاج الصواف عن حنان عن ابی عثمٰن النهدی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اعطی احدکم الریحان فلا یرده فانه خرج من الجنة هٰذا حدیث غریب حسن ولا نعرف لحنان غیر هٰذا الحدیث وابو عثمٰن النهدی اسمه عبدالرحمٰن بن مل وقد ادرک زمن النبی صلی الله علیه وسلم ولم یره ولم یسمع منه **باب** ما جاء فی کراهیة مباشرة الرجل الرجل والمرأة المرأة

اُسنے جریری سے اُسنے ابی نضرہ سے اُسنے ایک مرد سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مردوں کی خوشبو وہ ہے جسکی بو ظاہر ہو اور رنگ اسکا پوشیدہ ہو (مثلاً عطر) اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جسکا رنگ ظاہر ہو اور بو اسکی پوشیدہ ہو مثلاً زعفران **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابراہیم نے جریری سے اُسنے ابی نضرہ سے اُسنے طفاوی سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے بالمعنے۔ اور یہ حدیث حسن ہے مگر ہم طفاوی کو نہیں پہچانتے مگر اسی حدیث میں یعنے اس سے صرف یہی حدیث مروی ہے اور نہ ہم اسکا نام جانتے ہیں اور حدیث اسمٰعیل بن ابراہیم کی بہت پوری اور لمبی ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے عمران بن حصین سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا خبر دی ہمکو ابوبکر حنفی نے کہا حدیث کی ہمسے سعید نے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے عمران بن حصین سے کہا اُسنے فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہتر خوشبو مردوں کی وہ ہے جسکی بو ظاہر ہو اور رنگ اسکا پوشیدہ ہو۔ اور بہتر خوشبو عورتوں کی وہ ہے جسکا رنگ ظاہر ہو اور بو اسکی پوشیدہ ہو۔ اور منع کیا آپ نے چادر سرخ سے۔ یہ حدیث اس وجہ سے غریب ہے **باب** اس بیان میں کہ خوشبو کا رد کرنا مکروہ ہے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے عزرہ بن ثابت نے اُسنے ثمامہ بن عبداللہ سے کہا اُسنے حضرت انس رضی اللہ عنہ خوشبوئی کو رد نہیں کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم خوشبوئی رد نہیں کرتے تھے اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی فدیک نے عبداللہ بن مسلم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تین چیزیں رد نہ کیجا دیں ایک تکیہ دوسرے خوشبوئی تیسرے دودھ۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اور عبداللہ بن مسلم وہ جندب کا بیٹا ہے اور وہ مدینی ہے **حدیث** کی ہمسے عثمان بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن خلیفہ نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن زریع نے حجاج صواف سے اُسنے حنان سے اُسنے ابی عثمان نہدی سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم میں ریحان دیا جاوے تو چاہیئے کہ اسکو رد نہ کرے اسلئے کہ وہ جنت سے نکلا ہے۔ یہ حدیث غریب حسن ہے۔ اور ہم نہیں پہچانتے واسطے حنان کے سوائے اس حدیث کے۔ اور ابو عثمان نہدی کا نام عبدالرحمٰن بن مل ہے اور اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے اور آپکو اُسنے دیکھا نہیں اور نہ کچھ آپ سے سنا ہے **باب** اس بیان میں کہ ننگا بدن لگانا مرد کا مرد سے اور عورت کا عورت سے مکروہ ہے

والمستوشمات والمتنمصات مبتغيات للحسن مغيرات خلق الله هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** سويد انا عبد الله بن المبارك عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لعن الله الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة وقال نافع الوشم في اللثة هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن عائشة ومعقل بن يسار واسماء بنت ابي بكر و ابن عباس **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد نا عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه ولم يذكروا فيه قول نافع هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في المتشبهات بالرجال من النساء **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داود الطيالسي نا شعبة وهمام عن قتادة عن عكرمة عن ابن عباس قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم المتشبهات بالرجال من النساء والمتشبهين بالنساء من الرجال هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** الحسن بن علي الخلال نا عبد الرزاق انا معمر عن يحيى بن ابي كثير وايوب عن عكرمة عن ابن عباس قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم المخنثين من الرجال والمترجلات من النساء هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن عائشة **باب** ما جاء في كراهية خروج المرأة معتطرة **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد القطان عن ثابت بن عمارة الحنفي عن غنيم بن قيس عن ابي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كل عين زانية والمرأة اذا استعطرت فمرت بالمجلس فهي كذا وكذا يعني زانية وفي الباب عن ابي هريرة وهذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في طيب الرجال والنساء **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داود الحفري عن سفيان

اور گدوانے والی کو۔ اور بال اکھاڑنے والی کو جو طلب کرنیوالی ہے واسطے حسن کے تغیر دینے والی ہے اللہ کی پیدائش کو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے سوید نے کہا خبر دی ہمکو عبداللہ بن مبارک نے عبیداللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے لعنت کی اللہ نے پیوند کرنیوالی[1] اور پیوند کرانیوالی کو اور داغ لگانیوالی اور داغ لگوانیوالی کو[1]۔ اور کہا نافع نے مراد داغ لگانے سے جڑ دندانین ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے عائشہ اور معقل بن یسار اور اسماء بنت ابی بکر اور ابن عباس سے رضی اللہ عنہم **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے عبیداللہ بن عمر نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلعم سے مثل اسکے۔ اور انھون نے اسمین قول نافع کا ذکر نہین کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** اُن عورتونکے بیان مین جو مردونسے مشابہت کرین **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ اور ہمام نے قتادہ سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے لعنت کی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن عورتونکو جو مردون کیسی چال چلین اور اُن مردونکو جو عورتون کیسی چال چلین۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرزاق نے کہا خبر دی ہمکو معمر نے یحیی بن ابی کثیر اور ایوب سے انھون نے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے لعنت کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن مردونکو جو مخنث[2] بنتے ہین اور اُن عورتونکو جو مردون کیسی چال چلتی ہین۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب مین روایت ہے حضرت عائشہ سے **باب** اس بیان مین کہ عورت کو عطر لگا کر نکلنا حرام ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید قطان نے ثابت بن عمارہ حنفی سے اُسنے غنیم بن قیس سے اُسنے ابی موسی سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے ہر آنکھ زنا کرنیوالی ہے۔ اور عورت جب عطر لگائے اور کسی مجلس مین گذرے تو وہ ایسی ایسی ہے یعنے زانیہ ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ سے۔ اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** مردون اور عورتون کی خوشبو لی کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد حفری نے سفیان سے

[1] پیوند کرنے سے یہ مراد ہے کہ اپنے بالونکے ساتھ اور بال ملائے جاوین تاکہ زیادہ معلوم ہون۔ اور داغ لگانا یہ ہوتا ہے کہ مثلاً سوئی سے بدن پر سوراخ کرکے اسمین سرمہ ڈال دیا جائے تاکہ تل معلوم ہو جیسا کہ عموماً عورات ہنود مین مروج ہے اور نافع نے جو داغ لگانیکے معنے دانتون کی جڑ کے ساتھ خاص کئے ہین یہ باعتبار عادت لوگونکے ہین ورنہ ممانعت تو تمام بدن سے یکسان ہے اور یہ فعل کرنیوالی اور کرانیوالی دونونکو حرام ہے اور طیبی مین لکھا ہے کہ جس جگہ داغ لگایا جاوے وہ جگہ نجس ہو جاتی ہے اگر اس داغ کا دور کرنا علاج سے ممکن ہو تو اسکا دور کرنا واجب ہے اور اگر ممکن نہین یعنے دور کرنے سے زخم ہو جاتا ہے تو اگر اس زخم سے ہلاکت کا خوف ہو یا کسی عضو کے ہلاک ہونیکا یا ظاہر عضو مین نقصان فاحش ہو جاتا ہے تو پھر اسکا دور کرنا واجب نہین اور توبہ کرنے سے گناہ معاف ہو جائیگا اور اگر اسکے دور کرنے سے کسی عضو کا نقصان نہین ہوتا تو تب بھی اسکا دور کرنا ہی واجب ہے اور تاخیر سے گنہگار رہیگا اور عورت کو بال اکھاڑنے منھ سے حرام ہین مگر اس صورت مین کہ ڈاڑھی یا مونچھین نکل آوین انتہی ۱۲ [2] مخنث کی دو قسم ہے ایک یہ کہ انکی پیدائش چال لباس

عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن عبد الله بن جرهد الاسلمی عن ابيه عن النبی صلی الله عليه وسلم قال
الفخذ عورة هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه **حدثنا** واصل بن عبد الاعلی الكوفی نا يحيی بن آدم نا اسرائيل
عن ابی يحيی عن مجاهد عن ابن عباس ان النبی صلی الله عليه وسلم قال الفخذ عورة وفی الباب عن علی ومحمد بن عبد الله
بن جحش وهذا حديث حسن غريب ولعبد الله بن جحش ولابنه محمد صحبة **باب ما جاء فی النظافة**
حدثنا محمد بن بشار نا ابو عامر نا خالد بن الياس عن صالح بن ابی حسان قال سمعت سعيد بن المسيب
يقول ان الله طيب يحب الطيب نظيف يحب النظافة كريم يحب الكرم جواد يحب الجود فنظفوا اراه قال افنيتكم
ولا تشبهوا باليهود قال فذكرت ذلك لمهاجر بن مسمار فقال حدثنيه عامر بن سعد عن ابيه عن النبی صلی الله عليه
وسلم مثله الا انه قال نظفوا افنيتكم هذا حديث غريب وخالد بن الياس يضعف ويقال ابن اياس **باب**
ما جاء فی الاستتار عند الجماع **حدثنا** احمد بن محمد بن نيزك البغدادی نا الاسود بن عامر نا ابو محياة عن ليث
عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال اياكم والتعری فان معكم من لا يفارقكم الا عند الغائط
وحين يفضی الرجل الی اهله فاستحيوهم واكرموهم هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه وابو محياة اسمه
يحيی بن يعلی **باب ما جاء فی دخول الحمام** **حدثنا** القاسم بن دينار الكوفی نا مصعب بن المقدام عن الحسن
بن صالح عن ليث بن ابی سليم عن طاؤس عن جابر ان النبی صلی الله عليه وسلم قال من كان يؤمن بالله واليوم الاخر فلا يدخل
حليلته الحمام ومن كان يؤمن بالله واليوم الاخر فلا يدخل الحمام بغير ازار ومن كان يؤمن بالله واليوم الاخر فلا يجلس علی مائدة

اُسنے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے اُسنے عبد اللہ بن جرہد اسلمی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
آپ نے ران شرمگاہ ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے واصل بن عبد الاعلی کوفی نے کہا حدیث کی
ہمسے یحیی بن آدم نے کہا حدیث کی ہمسے اسرائیل نے ابی یحیی سے اُسنے مجاہد سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ران شرمگاہ ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے علی اور محمد بن عبد اللہ بن جحش سے۔ اور یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور
عبد اللہ بن جحش اور اُسکے بیٹے محمد کی صحبت ہے آنحضرت سے۔ **باب نظافت کے بیان میں** **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے
کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن الیاس نے صالح بن ابی حسان سے کہا سنا میں نے سعید بن مسیب سے
کہ کہتا بیشک اللہ تعالی طیب ہے دوست رکھتا ہے طیب کو پاک ہے دوست رکھتا ہے پاکی کو کریم ہے دوست رکھتا ہے کرم کو سخی ہے دوست
رکھتا ہے سخاوت کو پس پاک کرو (راوی کہتا ہے کہ میں گمان کرتا ہوں کہ سعید نے اسکے آگے یہ کہا ہے) اپنے صحنوں کو اور یہود کے ساتھ
مشابہت مت کرو۔ صالح کہتا ہے پس میں نے یہ حدیث مہاجر بن مسمار کے پاس ذکر کی پس کہا اُسنے مجھے یہ حدیث عامر بن سعد نے
بواسطہ اپنے باپ کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے کی ہے مگر اُسنے یہ کہا ہے کہ پاک کرو اپنے صحنوں کو یعنے اُسنے لفظ اراہ کا جسکے معنے ہیں
کہ میں گمان کرتا ہوں نہیں ذکر کیا۔ یہ حدیث غریب ہے اور خالد بن الیاس ضعیف کیا گیا ہے۔ اور اسکو ابن ایاس بھی کہا جاتا ہے۔ **باب**
جماع کرنے کے وقت پردہ کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد نیزک بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے اسود بن عامر نے
کہا حدیث کی مجھے ابو محیاۃ نے لیث سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم ننگا ہونے سے
اسلئے کہ ساتھ تمہارے ایسے شخص ہیں جو تمسے مفارقت نہیں کرتے مگر وقت پاخانہ کے اور اُسوقت میں کہ جب مرد اپنی عیال کے ساتھ جماع کرتا ہے
پس تم اُنسے حیا کرو اور اُنکی عزت کرو۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم مگر اسی وجہ سے۔ اور ابو محیاۃ کا نام یحیی بن یعلی ہے۔ **باب حمام میں**
داخل ہونیکے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قاسم بن دینار کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے مصعب بن مقدام نے حسن بن صالح سے اُسنے لیث
بن ابی سلیم سے اُسنے طاؤس سے اُسنے جابر سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ایمان لاتا ہو ساتھ اللہ اور دن پچھلے کے تو
چاہیئے کہ نہ داخل کرے اپنی جورو کو حمام میں۔ اور جو کوئی ایمان لاتا ہو ساتھ اللہ اور دن پچھلے کے تو چاہیئے کہ نہ داخل ہو حمام میں بغیر تہ بند کے
یعنے ننگی کے۔ اور جو کوئی ایمان لاتا ہو ساتھ اللہ اور دن پچھلے کے تو چاہیئے کہ نہ بیٹھے اس مائدہ پر

حدثنا هناد نا ابو معوية عن الاعمش عن شقيق بن سلمة عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تباشر المرأة المرأة حتى تصفها لزوجها كانه ينظر اليها هٰذا حديث حسن صحيح **حدثنا** عبد الله بن ابى زياد نا زيد بن حباب اخبرنى الضحاك يعنى ابن عثمٰن اخبرنى زيد بن اسلم عن عبد الرحمٰن بن ابى سعيد عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينظر الرجل الى عورة الرجل ولا تنظر المرأة الى عورة المرأة ولا يفضى الرجل الى الرجل فى الثوب الواحد ولا تفضى المرأة الى المرأة فى الثوب الواحد هٰذا حديث حسن غريب **باب** ماجاء فى حفظ العورة **حدثنا** احمد بن منيع نا معاذ بن معاذ ويزيد بن هارون قالا نا بهز بن حكيم عن ابيه عن جده قال قلت يا نبى الله عوراتنا ما ناتى منها وما نذر قال احفظ عورتك الا من زوجتك او ما ملكت يمينك قال قلت يا رسول الله اذا كان القوم بعضهم فى بعض قال ان استطعت ان لا يراها احد فلا تريها قال قلت يا نبى الله اذا كان احدنا خاليا قال فالله احق ان يستحيى من الناس هٰذا حديث حسن **باب** ماجاء ان الفخذ عورة **حدثنا** ابن ابى عمر نا سفيان عن ابى النضر مولى عمر بن عبيد الله عن زرعة بن مسلم بن جرهد الاسلمى عن جده جرهد قال مر النبى صلى الله عليه وسلم بجرهد فى المسجد وقد انكشف فخذه قال ان الفخذ عورة هٰذا حديث حسن ما ارى اسناده بمتصل **حدثنا** الحسن بن على نا عبد الرزاق نا معمر عن ابى الزناد قال اخبرنى ابن جرهد عن ابيه ان النبى صلى الله عليه وسلم مر به وهو كاشف عن فخذه فقال النبى صلى الله عليه وسلم غط فخذك فانها من العورة هٰذا حديث حسن **حدثنا** واصل بن عبد الاعلى نا يحيى بن ادم عن الحسن بن صالح

حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے شقیق بن سلمہ سے اسنے عبد اللہ سے کہا اسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ ننگا بدن لگائے[1] عورت عورت سے تاکہ بیان کرے اُسکا واسطے اپنے خاوند کے گویا کہ وہ اسکی طرف دیکھ رہا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن ابی زیاد نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے کہا خبر دی مجھے ضحاک یعنے ابن عثمان نے کہا خبر دی مجھے زید بن اسلم نے عبد الرحمن بن ابی سعید سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی مرد کسی مرد کی شرمگاہ کی طرف نہ دیکھے اور نہ کوئی عورت کسی عورت کی شرمگاہ کی طرف دیکھے اور نہ کوئی مرد کسی مرد کی طرف ایک کپڑے میں پہونچے یعنے دو مرد ننگے بدن ملکر ایک کپڑے میں نہ سوئیں۔ اور نہ کوئی عورت کسی عورت کی طرف ایک کپڑے میں پہونچے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ **باب** شرمگاہ کے نگاہ رکھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن معاذ اور یزید بن ہارون نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے بہز بن حکیم نے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا اُسنے میں نے کہا اے نبی اللہ کے اپنی شرمگاہوں سے کیا ہم ظاہر کریں اور کیا چھوڑیں فرمایا آپ نے اپنی شرمگاہ کو نگاہ رکھ مگر اپنی بیوی سے یا اس سے کہ مالک ہوا داہنا ہاتھ تیرا۔ کہا اُسنے میں نے کہا یا رسول اللہ جب قوم بعض بعض میں ہو (تو کیا کیا جائے) فرمایا آپ نے اگر تو طاقت رکھے اس بات کی کہ اسکو کوئی نہ دیکھے تو مت دکھلا اسکو کہا اُسنے میں نے کہا اے نبی اللہ کے جب کوئی ہم میں سے تنہا ہو تو کیا حال ہے فرمایا آپ نے پس اللہ تعالی بہت لائق ہے اسکے کہ شرم کیجائے اس سے بہ نسبت لوگوں کے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ ران شرمگاہ ہے یعنے اسکا ڈھانپنا واجب ہے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی النضر یعنے عمر بن عبید اللہ کے مولی سے اُسنے زرعہ بن مسلم بن جرہد اسلمی سے اُسنے اپنے دادا جرہد سے کہا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جرہد کے پاس مسجد میں گذرے اس حالت میں کہ اسکی ران ننگی تھی فرمایا آپ نے بیشک ران شرمگاہ ہے یعنے جیسے فرج کا ڈھانپنا واجب ہے ویسا ہی اسکا واجب ہے۔ یہ حدیث حسن ہے میں اسکی سند کو متصل نہیں جانتا۔ **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے ابی الزناد سے کہا خبر دی مجھے ابن جرہد نے اپنے باپ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اسکے پاس گذرے اس حالت میں کہ اُسنے اپنی ران ننگی کی ہوئی تھی پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ران کو ڈھانپ لے اسلئے کہ یہ شرمگاہ سے ہے۔ یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے واصل بن عبد الاعلی نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن آدم نے حسن بن صالح سے

---

[1] یعنے عورت عورت سے مس نہ کرے اسلئے کہ جب مس کرے گی تو وہ اپنے خاوند کے پاس اسکے بدن کا حال بیان کریگی تو عموما ایسا ہوگا کہ اسکا خاوند اسکی طرف دیکھ رہا ہے ۱۲

قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اتانی جبرئیل فقال انی کنت اتیتك البارحة فلم یمنعنی ان اکون دخلت علیك البیت الذی کنت فیه الا انه کان فی باب البیت تمثال الرجال وکان فی البیت قرام ستر فیه تماثیل وکان فی البیت کلب فمر براس التمثال الذی بالباب فلیقطع فیصیر کهیئة الشجرة ومر بالستر فلیقطع ویجعل منه وسادتین منتبذتین توطئان ومر بالکلب فیخرج ففعل رسول الله صلی الله علیه وسلم وکان ذلك الکلب جروا للحسین او للحسن تحت نضد له فامر به فاخرج هذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن عائشة **باب** ما جاء فی کراهیة لبس المعصفر للرجال **حدثنا** عباس بن محمد البغدادی نا اسحق بن منصور نا اسرائیل عن ابی یحیی عن مجاهد عن عبد الله بن عمرو قال مر رجل وعلیه ثوبان احمران فسلم علی النبی صلی الله علیه وسلم فلم یرد علیه النبی صلی الله علیه وسلم السلام هذا حدیث حسن غریب من هذا الوجه ومعنی هذا الحدیث عند اهل العلم انه کره لبس المعصفر وراوا ان ما صبغ بالحمرة بالمدر او غیر ذلك فلا باس به اذا لم یکن معصفرا **حدثنا** قتیبة نا ابو الاحوص عن ابی اسحق عن هبیرة بن یریم قال قال علی بن ابی طالب نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن خاتم الذهب وعن القسی وعن المیثرة وعن الجعة قال ابو الاحوص وهو شراب یتخذ بمصر من الشعیر هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر وعبد الرحمن بن مهدی قالا نا شعبة عن الاشعث بن سلیم عن معویة بن سوید بن مقرن عن البراء بن عازب قال امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم بسبع ونهانا عن سبع امرنا باتباع الجنائز وعیادة المریض وتشمیت العاطس واجابة الداعی ونصرة المظلوم وابرار القسم ورد السلام

کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے سو فرمایا کہ میں آپ کے پاس رات کو آیا پس نہ مجھے آپ کے پاس اس گھر میں کہ جسمیں آپ تھے کسی چیز نے داخل ہونے سے منع نہیں کیا مگر اس گھر کے دروازے پر مردوں کی تصویریں تھیں اور اس گھر میں ایسا پردہ تھا کہ اسمیں تصویریں تھیں۔ اور اس گھر میں کتا تھا۔ پس آپ حکم دیجئے کہ تصویریں جو دروازے پر ہیں قطع کیجائیں سو وہ درخت کی طرح ہو جائیں[1]۔ اور حکم دیجئے پردے کی بابت کہ وہ بھی قطع کر دیا جاوے اور اسکے دو فرش بچھانے والے بنائے جاویں کہ پاؤں میں روندے جاویں اور کتے کے واسطے حکم دیجئے کہ گھر سے نکالدیا جاوے پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔ اور وہ کتے کا بچہ امام حسین کا تھا یا امام حسن رضی اللہ عنہما کا انکے تخت کے نیچے تھا پس آپ نے حکم دیا تو وہ بھی نکالدیا گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے حضرت عائشہ سے۔ **باب** اس بیان میں کہ معصفر کا پہننا مردوں کے واسطے منع ہے **حدیث** کی ہمسے عباس بن محمد بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے اسحاق بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے اسرائیل نے ابی یحیی سے اُسنے مجاہد سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے کہا اُسنے ایک مرد گذرا اور اسپر دو کپڑے سرخ تھے اور اُسنے آنحضرت پر سلام کیا پس آنحضرت نے اسکے سلام کا جواب نہ دیا۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔ اور معنے اس حدیث کے اہل علم کے نزدیک یہ ہیں کہ آپ نے معصفر کا پہننا مکروہ جانا ہے۔ اور کہا اہل علم نے کہ جو چیز سرخی سے یعنے مثلاً اینٹ سے رنگی جائے[2] یا غیر اس سے تو اسکا کچھ خوف نہیں جبکہ معصفر نہ ہو۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے ابی اسحاق سے اُسنے ہبیرہ بن یریم سے کہا اُسنے فرمایا علی بن ابی طالب نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے سونے کی انگوٹھی سے اور قسی[3] سے اور میثرہ سے اور جعہ سے کہا ابو الاحوص نے یہ ایک شراب ہے جو مصر میں جَو سے بنائی جاتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر اور عبد الرحمن بن مہدی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے شعبہ نے اشعث بن سلیم سے اُسنے معاویہ بن سوید بن مقرن سے اُسنے براء بن عازب سے کہا اُسنے ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سات چیزوں کا حکم دیا ہے اور سات چیزوں سے منع کیا ہے۔ حکم دیا ہے جنازے کے پیچھے چلنے کا۔ اور بیمار کی عیادت کا۔ اور چھینک کے جواب دینے کا۔ اور دعوت کے قبول کرنیکا۔ اور مظلوم کی مدد کرنیکا۔ اور قسم کرنیوالے کو سچا کرنیکا[4] اور سلام کا جواب دینا۔

[1] یعنے جیسے درخت ہوتا ہے کہ کوئی شاخ کسی طرف اور کوئی کسی طرف ایسے ہی وہ ہو جائیں کہ جب مثلاً انکے سر کاٹے جاوینگے تو وہ بھی ذی روح کی شکل نہ رہ جاوینگے پس درخت میں اور ان میں کوئی فرق نہ رہیگا ۱۲ [2] ایسا ہی در مختار اور مجتبی اور قہستانی وغیرہ کتب فقہ میں لکھا ہے ۱۲ [3] قس ایک شہر کا نام ہے وہاں یہ کپڑا السی اور ریشم سے بنایا جاتا ہے اسلئے اسکی طرف منسوب ہوا۔ اور میثرہ زین پر سوار کے نیچے بچھایا جاتا ہے کراہت اسکی بھی اسی وجہ سے ہے کہ ریشم کا ہوتا ہے ۱۲ [4] سچا کرنا اس طور سے کہ اگر کسی نے تجھپر قسم کھائی کہ جو میں تجھے کہتا ہوں اسکو کر تو اسکی قسم کے موافق کرنا ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

يدار عليها الخمر هذا حديث حسن غريب لا نعرفه من حديث طاؤس عن جابر الا من هذا الوجه قال محمد بن اسمٰعيل ليث بن ابي سليم صدوق وربما يهم في الشيء وقال محمد قال احمد بن حنبل ليث لا يفرح بحديثه **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمٰن بن مهدي نا حماد بن سلمة عن عبد الله بن شداد الاعرج عن ابي عذرة وكان قد ادرك النبي صلى الله عليه وسلم عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى الرجال والنساء عن الحمامات ثم رخص للرجال في الميازر هذا حديث لا نعرفه الا من حديث حماد بن سلمة واسناده ليس بذالك القائم **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داؤد انبانا شعبة عن منصور قال سمعت سالم بن ابي الجعد يحدث عن ابي المليح الهذلي ان نساء من اهل حمص او من اهل الشام دخلن على عائشة فقالت انتن اللاتي يدخلن نساء كم الحمامات سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من امرأة تضع ثيابها في غير بيت زوجها الا هتكت الستر بينها وبين ربها هذا حديث حسن **باب** ما جاء ان الملئكة لا تدخل بيتا فيه صورة ولا كلب **حدثنا** سلمة بن شبيب والحسن بن علي الخلال وعبد بن حميد وغير واحد واللفظ للحسن قالوا نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة انه سمع ابن عباس يقول سمعت ابا طلحة يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تدخل الملئكة بيتا فيه كلب ولا صورة تماثيل وهذا حديث حسن صحيح **حدثنا** احمد بن منيع نا روح بن عبادة نا مالك بن انس عن اسحٰق بن عبد الله بن ابي طلحة ان رافع بن اسحٰق اخبره قال دخلت انا وعبد الله بن ابي طلحة على ابي سعيد الخدري نعوده فقال ابو سعيد اخبرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الملئكة لا تدخل بيتا فيه تماثيل او صورة شك اسحٰق لا يدري ايهما قال هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** سويد نا عبد الله بن المبارك نا يونس بن ابي اسحٰق نا مجاهد نا ابو هريرة

کہ جسپر شراب کا دور چلتا ہو یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق طاؤس سے جو راوی ہے جابر سے مگر اسی وجہ سے کہا محمد بن اسمٰعیل بخاری نے لیث بن ابی سلیم سچا آدمی ہے اور اکثر اوقات کسی چیز میں وہم کرجاتا ہے اور کہا محمد یعنے بخاری نے کہ کہا احمد بن حنبل نے لیث کی حدیث پر خوش نہ ہونا چاہیے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے عبداللہ بن شداد اعرج سے اُنہنے ابی عذرہ سے اور اسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو پایا ہے اُسنے روایت کی حضرت عائشہ صدیقہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مردوں اور عورتوں کو حماموں میں داخل ہونے سے۔ پھر مردوں کو چادر و نمین رخصت دی کہ چادر اوڑھ کر داخل ہو جائیں۔ اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر طریق حماد بن سلمہ سے اور اسناد اسکی درست نہیں ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے منصور سے کہا اُسنے سنا میں نے سالم بن ابی الجعد سے کہ حدیث کرتا تھا ابی الملیح ہذلی سے یہ کہ چند عورتیں اہل حمص سے یا اہل شام سے حضرت عائشہ پر داخل ہوئیں پس حضرت عائشہ نے کہا تم ایسی ہو کہ تمہاری عورتیں حماموں میں داخل ہوتی ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے جو عورت اپنے کپڑے اپنے خاوند کے غیر گھر میں رکھے یعنے اُتارے تو اُسنے پھاڑ ڈالا پردے کو جو اسکے اور اسکے رب کے درمیان تھا۔ یہ حدیث حسن ہے **باب** اس بیان میں کہ فرشتے نہیں داخل ہوتے اس گھر میں کہ جسمیں تصویر اور کتا ہو **حدیث** کی ہمسے سلمہ بن شبیب اور حسن بن علی خلال اور عبد بن حمید اور کئی ایک نے اور لفظ حسن کے ہیں کہا اُنھوں نے حدیث کی ہمسے عبدالرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُسنے عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے یہ کہ سنا اُسنے ابن عباس سے کہ کہتا سنا میں نے ابا طلحہ سے کہ کہتا سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے نہیں داخل ہوتے فرشتے اُس گھر میں کہ جسمیں کتا اور تصویر ہو۔ اور یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے روح بن عبادہ نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے یہ کہ رافع بن اسحاق نے خبر دی ہے اسکو کہا اُسنے میں اور عبداللہ بن ابی طلحہ ابی سعید خدری پر اسکی عیادت کے واسطے داخل ہوے پس کہا ابو سعید نے خبر دی ہے ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ فرشتے نہیں داخل ہوتے اُس گھر میں کہ جسمیں بت یا تصویر ہو شک کیا ہے اسحاق نے وہ نہیں جانتا کہ کونسا لفظ ان دونوں میں سے اسکے استاد نے کہا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن ابی اسحاق نے کہا حدیث کی ہمسے مجاہد نے کہا حدیث کی ہمسے ابوہریرہ

هذا حديث حسن صحيح غريب **باب** ما جاء في الثوب الاصفر **حدثنا** عبد بن حميد نا عفان بن مسلم الصفار ابو عثمن نا عبد الله بن حسان انه حدثته جدتاه صفية بنت عليبة ودحيبة بنت عليبة حدثتاه عن قيلة بنت مخرمة وكانتا ربيبتيها وقيلة جدة ابيهما امه انها قالت قدمنا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت الحديث بطوله حتى جاء رجل وقد ارتفعت الشمس فقال السلام عليك يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليك السلام ورحمة الله وعليه تعني النبي صلى الله عليه وسلم اسمال مليتين كانتا بزعفران وقد نفضتا ومعه عسيب نخلة حديث قيلة لا نعرفه الا من حديث عبد الله بن حسان

باب ما جاء في كراهية التزعفر والخلوق للرجال **حدثنا** قتيبة نا حماد بن زيد **ح** وثنا اسحٰق بن منصور نا عبد الرحمٰن بن مهدي عن حماد بن زيد عن عبد العزيز بن صهيب عن انس بن مالك قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن التزعفر للرجال هذا حديث حسن صحيح وروى شعبة هذا الحديث عن اسمٰعيل بن علية عن عبد العزيز بن صهيب عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن التزعفر **حدثنا** بذلك عبد الله بن عبد الرحمٰن نا ادم عن شعبة قال ومعنى كراهية التزعفر للرجال ان يتزعفر الرجل يعني ان يتطيب به **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داؤد الطيالسي عن شعبة عن عطاء بن السائب قال سمعت ابا حفص بن عمر يحدث عن يعلى بن مرة ان النبي صلى الله عليه وسلم ابصر رجلا متخلقا قال اذهب فاغسله ثم اغسله ثم لا تعد هذا حديث حسن وقد اختلف بعضهم في هذا الاسناد عن عطاء بن السائب قال علي قال يحيى بن سعيد من سمع من عطاء بن السائب قديما فسماعه صحيح وسماع شعبة وسفيان من عطاء بن السائب صحيح الا حديثين عن عطاء بن السائب

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **باب** زرد کپڑے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عفان بن مسلم صفار یعنے ابو عثمان نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن حسان نے یہ کہ حدیث کی ہے اسکو دونوں دادی اسکی نے یعنے صفیہ بنت علیبہ اور دحیبہ بنت علیبہ نے حدیث کی ہے ان دونوں نے اسکو قیلہ بنت مخرمہ سے اور وہ دونوں اسکی تربیت یافتہ تھین اور قیلہ ان دونوں کے باپ کی نانی ہے تحقیق اسنے کہا کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئین سو اُسنے لمبی حدیث ذکر کی۔ (آخر مین اُسنے یہ بیان کیا) یہانتک کہ ایک مرد آیا اس حالت مین کہ آفتاب بلند ہوگیا تھا پس کہا اُسنے السلام علیک یا رسول اللہ پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وعلیک السلام ورحمۃ اللہ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اوپر دو کپڑے زعفران سے رنگے ہوئے تھے اور ان دونوں کپڑون نے اپنا رنگ چھوڑا ہوا تھا یعنے اُنپر رنگ کا بہت تھوڑا اثر باقی رہا تھا۔ اور آپ کے پاس کھجور کی ٹہنی تھی۔ قیلہ کی حدیث کو ہم نہین پہچانتے مگر طریق عبد اللہ بن حسان سے

باب اس بیان مین کہ زعفران اور خلوق[1] کا پہننا مردون کے واسطے منع ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ح اور حدیث کی ہمسے اسحاق بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے حماد بن زید سے اُسنے عبد العزیز بن صہیب سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مردون کو زعفرانی رنگ سے منع کیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا ہے شعبہ نے اس حدیث کو اسمٰعیل بن علیہ سے اُسنے عبد العزیز بن صہیب سے اُسنے انس سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے زعفران سے منع کیا ہے **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے کہا حدیث کی ہمسے آدم نے شعبہ سے کہا اُسنے معنے اسباب کے کہ مردون کے واسطے زعفران منع ہے یہ ہین کہ اسکے ساتھ خوشبو لگانی مردونکو منع ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی نے شعبہ سے اُسنے عطا بن سائب سے کہا اُسنے سنا مین نے ابا حفص بن عمر سے کہ حدیث کرتا تھا یعلی بن مرہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو خلوق لگائے ہوئے دیکھا فرمایا آپ نے اُسکو جا اور اسکو دھو ڈال پھر اسکو دھو ڈال یعنے خوب طرح سے صاف کر پھر اسکا اعادہ نہ کر یعنے پھر نہ لگائیو۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور بعض لوگون نے اسکی اسناد مین جو عطا بن سائب سے ہے اختلاف کیا ہے۔ کہا علی نے کہا یحییٰ بن سعید نے جس شخص نے عطا بن سائب سے پہلے زمانہ مین سنا ہے تو سماع اسکا صحیح ہے یعنے جسنے عطا سے پہلی عمر مین حدیثین سنی ہین تو اسکی حدیثین ٹھیک ہین۔ اور سماع شعبہ اور سفیان کا عطا بن سائب سے صحیح ہے مگر دو حدیثین جو مروی ہین عطا بن سائب سے

[1] خلوق ایک قسم کی مرکب چیز خوشبو دار ہے جو زعفران وغیرہ اشیاء سے بنائی جاتی ہے اسپر سرخی غالب رہتی ہے زعفران کے حق مین جو حدیثین آئی ہین اگرچہ بعض انمین سے اسکے جواز پر بھی دال ہین مگر اکثر حدیثین اسکے عدم جواز پر شاہد ہین پس اسکا ترک کرنا ہی بہتر ہے ۱۲

ونہانا عن سبع عن خاتم الذھب او حلقۃ الذھب وآنیۃ الفضۃ ولبس الحریر والدیباج والاستبرق والقسی ھذا حدیث
حسن صحیح واشعث بن سلیم ھو اشعث بن ابی الشعثاء وابو الشعثاء اسمہ سلیم بن اسود **باب** ماجاء فی لبس البیاض
حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مھدی نا سفیان عن حبیب بن ابی ثابت عن میمون بن ابی شبیب عن سمرۃ بن
جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البسوا البیاض فانھا اطھر واطیب وکفنوا فیھا موتاکم ھذا حدیث
حسن صحیح وفی الباب عن ابن عباس وابن عمر **باب** ماجاء فی الرخصۃ فی لبس الحمرۃ للرجال **حدثنا** ھناد نا عبثر
بن القاسم عن الاشعث وھو ابن سوار عن ابی اسحق عن جابر بن سمرۃ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی لیلۃ اضحیان
فجعلت انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والی القمر وعلیہ حلۃ حمراء فاذا ھو عندی احسن من القمر ھذا حدیث حسن
غریب لانعرفہ الا من حدیث الاشعث وروی شعبۃ والثوری عن ابی اسحق عن البراء بن عازب قال رأیت علی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حلۃ حمراء **حدثنا** بذلک محمود بن غیلان نا وکیع نا سفیان عن ابی اسحق ح وثنا محمد بن بشار نا
محمد بن جعفر نا شعبۃ عن ابی اسحق بھذا وفی الحدیث کلام اکثر من ھذا سألت محمدا قلت لہ حدیث ابی اسحق عن البراء
اصح او حدیث جابر بن سمرۃ فرای کلا الحدیثین صحیحا وفی الباب عن البراء وابی جحیفۃ **باب** ماجاء فی الثوب الاخضر
حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مھدی نا عبید اللہ بن ایاد بن لقیط عن ابیہ عن ابی رمثۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وعلیہ بردان اخضران ھذا حدیث حسن غریب لانعرفہ الا من حدیث عبید اللہ بن ایاد وابو رمثۃ التیمی اسمہ حبیب بن حیان ویقال
اسمہ رفاعۃ بن یثربی **باب** فی الثوب الاسود **حدثنا** احمد بن منیع نا یحیی بن زکریا بن ابی زائدۃ اخبرنی ابی عن مصعب بن شیبۃ
عن صفیۃ ابنۃ شیبۃ عن عائشۃ قالت خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات غداۃ وعلیہ مرط من شعر اسود

اور سات چیزوں سے منع کیا ہے سونے کی انگوٹھی سے یا سونے کے حلقے سے (شک راوی) اور چاندی کے برتن سے اور ریشم اور دیبا اور استبرق اور
قسی کے پہننے سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اشعث بن سلیم وہ اشعث بن ابی الشعثاء ہیں اور ابو الشعثاء کا نام سلیم بن اسود ہے **باب** سفید کپڑے
کے پہننے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے حبیب
بن ابی ثابت سے اُسنے میمون بن ابی شبیب سے اُسنے سمرہ بن جندب سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کپڑے سفید پہنو
اسلیے کہ وہ اطہر اور اطیب ہیں اور اسی میں اپنے مردوں کو کفن پہناؤ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ سے
باب اس بیان میں کہ سرخ کپڑے کا پہننا مردوں کے واسطے رخصت ہے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے عبثر بن قاسم نے اشعث
سے اور وہ سوار کا بیٹا ہے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے جابر بن سمرہ سے کہا اُسنے میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو چاندنی رات میں دیکھا سو میں نے
آنحضرت اور چاند کی طرف دیکھنا شروع کیا اور آنحضرت پر سرخ لباس تھا۔ دیکھا تو آنحضرت ہی میرے نزدیک چاند سے زیادہ خوبصورت ہوئے۔ یہ
حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق اشعث سے۔ اور روایت کیا ہے اسکو شعبہ اور ثوری نے ابی اسحاق سے اُسنے براء بن عازب
سے کہا اُسنے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر سرخ لباس دیکھا۔ **حدیث** کی ہم سے ساتھ اسکے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے
وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے ابی اسحاق سے ح اور حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے کہا خبر دی ہمکو
شعبہ نے ابی اسحاق سے ساتھ اسکے۔ اور حدیث میں کلام اس سے بہت ہے۔ میں نے محمد سے سوال کیا سو میں نے اس سے کہا کہ کیا حدیث
ابی اسحاق کی جو براء سے ہے زیادہ صحیح ہے یا حدیث جابر بن سمرہ کی۔ پس اُسنے دونوں حدیثوں کو صحیح کہا۔ اور اس باب میں روایت ہے براء اور ابی جحیفہ سے
باب سبز کپڑے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہم سے عبید اللہ
بن ایاد ابن لقیط نے اپنے باپ سے اُسنے ابی رمثہ سے کہا اُسنے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اس حالت میں کہ آپ پر دو چادریں سبز
تھیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عبید اللہ بن ایاد سے اور ابو رمثہ تیمی کا نام حبیب بن حیان ہے اور کہا گیا ہے کہ نام اسکا رفاعہ بن
یثربی تھا۔ **باب** سیاہ کپڑے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن زکریا بن ابی زائدہ نے کہا خبر دی مجھے میرے
باپ نے مصعب بن شیبہ سے اُسنے صفیہ بنت شیبہ سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُسنے ایک صبح کو نبی صلعم نکلے اور آپکے اوپر سیاہ بالوں کی یعنی پشم کی چادر تھی

عن دلهم **باب** ماجاء في النهي عن نتف الشيب **حدثنا** هارون بن اسحٰق الهمداني نا عبدة عن محمد بن اسحٰق
عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن نتف الشيب وقال انه نور المسلم هذا حديث
حسن وقد رواه عبد الرحمٰن بن الحارث وغير واحد عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده **باب** ماجاء
ان المستشار مؤتمن **حدثنا** ابو كريب نا وكيع عن داؤد بن ابي عبد الله عن ابن جدعان عن جدته عن ام سلمة
قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المستشار مؤتمن وفي الباب عن ابن مسعود وابي هريرة وابن عمر هذا
حديث غريب من حديث ام سلمة **حدثنا** احمد بن منيع نا الحسن بن موسى نا شيبان عن عبد الملك بن عمير
عن ابي سلمة بن عبد الرحمٰن عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المستشار مؤتمن هذا حديث
قد رواه غير واحد عن شيبان بن عبد الرحمٰن النحوي وشيبان هو صاحب كتاب وهو صحيح الحديث ويكنى ابا معوية
حدثنا عبد الجبار بن العلاء العطار عن سفيان بن عيينة قال قال عبد الملك بن عمير اني لاحدث بالحديث
فما اخرم منه حرفا **باب** ماجاء في الشوم **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان عن الزهري عن سالم وحمزة ابني عبد الله
بن عمر عن ابيهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الشوم في ثلاثة في المرأة والمسكن والدابة هذا حديث حسن صحيح
وبعض اصحاب الزهري لا يذكرون فيه عن حمزة وانما يقولون عن سالم عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم وهكذا روى
لنا ابن ابي عمر هذا الحديث عن سفيان بن عيينة عن الزهري عن سالم وحمزة ابني عبد الله بن عمر عن ابيهما عن النبي صلى الله
عليه وسلم **حدثنا** سعيد بن عبد الرحمٰن المخزومي نا سفيان عن الزهري عن سالم عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه
ولم يذكر فيه سعيد بن عبد الرحمٰن عن حمزة ورواية سعيد اصح لان علي بن المديني والحميدي

دلہم سے **باب** سفید بال اکھاڑنے کی ممانعت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے ہارون بن اسحاق ہمدانی نے کہا حدیث کی ہم سے
عبدہ نے محمد بن اسحاق سے اُسنے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا
سفید بال اکھاڑنے سے اور فرمایا کہ وہ مسلمان کا نور ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کیا ہے اسکو عبد الرحمٰن بن حارث وغیرہ نے عمرو
بن شعیب سے **باب** اس بیان میں کہ جس سے مشورہ کیا جاوے وہ امین ہوتا ہے **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہم سے
وکیع نے داؤد بن ابی عبد اللہ سے اُسنے ابن جدعان سے اُسنے اپنی دادی سے اُسنے ام سلمہ سے کہ کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے جس سے مشورہ کیا جاوے وہ امین ہوتا ہے یعنے اسکو اس راز میں خیانت کرنی نہیں چاہئے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور
ابی ہریرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے یہ حدیث غریب ہے طریق ام سلمہ سے **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے حسن
بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے شیبان نے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے ابی سلمہ بن عبد الرحمٰن سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے جس سے مشورہ کیا جائے وہ امین ہے اس حدیث کو کئی ایک نے شیبان بن عبد الرحمٰن نحوی سے روایت کیا ہے اور شیبان
وہ صاحب کتاب ہے اور وہ صحیح الحدیث ہے اور کنیت اسکی ابا معاویہ ہے **حدیث** کی ہم سے عبد الجبار بن علا عطار نے سفیان بن عیینہ سے
کہا اُسنے کہ کہا عبد الملک بن عمیر نے میں حدیث بیان کرتا ہوں اور اس سے ایک حرف بھی کم نہیں کرتا **باب** شوم کے بیان میں **حدیث**
کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے زہری سے اُسنے سالم اور حمزہ سے جو دونوں بیٹے عبد اللہ بن عمر کے ہیں انھوں نے اپنے
باپ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شومی تین چیز میں ہے عورت اور گھر اور چارپایہ میں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور
بعض اصحاب زہری کے اس سند میں حمزہ کا ذکر نہیں کرتے اور کہتے ہیں مروی ہے سالم سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے
اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ اور ایسا ہی روایت کیا ہے ہمارے واسطے اس حدیث کو ابن ابی عمر نے سفیان بن عیینہ سے اُسنے زہری سے اُسنے
سالم اور حمزہ سے جو دونوں بیٹے عبد اللہ بن عمر کے ہیں انھوں نے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے **حدیث** کی ہم سے سعید بن
عبد الرحمٰن مخزومی نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے زہری سے اُسنے سالم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے
اور اسمیں یہ ذکر نہیں ہے کہ یہ روایت ہے بواسطہ سعید بن عبد الرحمٰن کے حمزہ سے۔ اور روایت سعید کی صحیح ہے اسلئے کہ علی بن مدینی اور حمیدی نے

عن زاذان قال شعبة سمعتهما منه بآخره يقال ان عطاء بن السائب كان فی آخر عمره قد ساء حفظه وفی الباب عن عمار وابی موسیٰ
وانس **باب** ما جاء فی کراهیة الحریر والدیباج **حدثنا** احمد بن منیع نا اسحق بن یوسف الازرق ثنی عبد الملک
بن ابی سلیمن ثنی مولی اسماء عن ابن عمر قال سمعت عمر یذکر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من لبس الحریر فی الدنیا لم یلبسه
فی الآخرة وفی الباب عن علی وحذیفة وانس وغیر واحد قد ذکرناه فی کتاب اللباس هذا حدیث حسن صحیح وقد روی
من غیر وجه عن عمر ومولی اسماء ابنة ابی بکر الصدیق اسمه عبد اللہ ویکنی ابا عمر وقد روی عنه عطاء بن ابی رباح وعمرو
بن دینار **باب** **حدثنا** قتیبة نا اللیث عن ابن ابی ملیکة عن المسور بن مخرمة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قسم اقبیة ولم یعط مخرمة شیئا فقال مخرمة یا بنی انطلق بنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فانطلقت
معه قال ادخل فادعه لی فدعوته له فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیه قباء منها فقال خبأت لك هذا قال فنظر الیه
فقال رضی مخرمة هذا حدیث حسن صحیح وابن ابی ملیکة اسمه عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکة **باب** ما جاء
ان اللہ یحب ان یری اثر نعمته علی عبده **حدثنا** الحسن بن محمد الزعفرانی نا عفان بن مسلم نا همام عن قتادة عن
عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یحب ان یری اثر نعمته علی عبده وفی الباب
عن ابی الاحوص عن ابیه وعمران بن حصین وابن مسعود هذا حدیث حسن **باب** ما جاء فی الخف الاسود
حدثنا هناد نا وکیع عن دلهم بن صالح عن حجیر بن عبد اللہ عن ابن بریدة عن ابیه ان النجاشی اهدی للنبی صلی اللہ علیه
وسلم خفین اسودین ساذجین فلبسهما ثم توضأ ومسح علیهما هذا حدیث حسن انما نعرفه من حدیث دلهم ورواه محمد بن ربیعة

اُسنے روایت کی زاذان سے۔ کہا شعبہ نے میں نے ان دونوں کو اس سے آخر عمر میں سنا ہے۔ کہا گیا ہے کہ عطاء بن سائب کا حافظہ اسکی پچھلی
عمر میں ناقص ہو گیا تھا۔ اور اس باب میں روایت ہے عمار اور ابو موسیٰ اور انس سے رضی اللہ عنہم۔ **باب** ریشم اور دیبا کی ممانعت
کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے اسحاق بن یوسف ازرق نے کہا حدیث کی مجھے عبد الملک
بن ابی سلیمان نے کہا حدیث کی مجھے اسماء کے مولی نے ابن عمر سے کہا اُسنے سنا میں نے حضرت عمر سے کہ ذکر کرتے تھے یہ کہ نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی دنیا میں ریشم پہنے گا وہ اسکو آخرت میں نہیں پہنے گا۔ اور اس باب میں روایت ہے علی اور حذیفہ اور انس اور
کئی ایک سے رضی اللہ عنہم۔ اور ہمنے اسکو کتاب اللباس میں ذکر کیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہ کئی وجہ سے حضرت عمر سے مروی
ہے اور اسماء بنت ابی بکر صدیق کے غلام کا نام عبد اللہ ہے اور کنیت اسکی ابا عمر ہے۔ اور روایت کی ہے اس سے عطاء بن ابی رباح اور
عمرو بن دینار نے۔ **باب** **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے مسور بن مخرمہ سے
یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چند قبائیں تقسیم کیں اور مخرمہ کو کچھ نہ دیا پس کہا مخرمہ نے اے میرے بیٹے مجھے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کے پاس لیچل کہا اُسنے سو میں اسکے ساتھ چلا کہا اُسنے داخل ہو اور آپ کو میرے پاس بلا لا سو میں نے آپکو اسکے پاس لے آیا
پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم نکلے اس حالت میں کہ آپ کے پاس انہیں سے ایک قبا تھی سو فرمایا آپ نے میں نے یہ تیرے واسطے چھپا
رکھی تھی کہا اُسنے پس مخرمہ نے اسکی طرف دیکھا پس فرمایا آپ نے راضی ہو گیا ہے مخرمہ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابن ابی ملیکہ کا نام عبد اللہ
بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے یہ کہ اپنے بندے پر اپنی نعمت کے آثار دیکھے **حدیث**
کی ہمسے حسن بن محمد زعفرانی نے کہا حدیث کی ہمسے عفان بن مسلم نے کہا حدیث کی ہمسے ہمام نے قتادہ سے اُسنے عمرو بن شعیب سے اُسنے
اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے یہ کہ اپنے بندے پر
اپنی نعمت کے آثار دیکھے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی الاحوص سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اور عمران بن حصین سے اور ابن مسعود سے
یہ حدیث حسن ہے **باب** سیاہ موزے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے دلہم بن صالح سے اُسنے حجیر بن
عبد اللہ سے اُسنے ابن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ نجاشی نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس دو موزے سیاہ سادے (یعنے غیر منقش یا بے داغ)
بھیجے سو آپ نے ان دونوں کو پہنا پھر وضو کیا اور ان پر مسح کیا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ صرف ہم اسکو طریق دلہم سے پہچانتے ہیں۔ اور روایت کیا ہے اسکو محمد بن ربیعہ نے

فامر لنا بها فذهبنا نقبضها فاخبرنا بموته فامرلنا بها هذا حديث حسن وقد روى مروان بن معوية هذا الحديث باسناد له عن ابی جحيفة نحو هذا وقد روى
غير واحد عن اسمعيل بن ابی خالد عن ابی جحيفة قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان الحسن بن على يشبهه
ولم يزيدوا على هذا **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد عن اسمعيل بن ابی خالد نا ابو جحيفة قال رايت النبي
صلى الله عليه وسلم وكان الحسن بن على يشبهه وهكذا روى غير واحد عن اسمعيل بن ابی خالد نحو هذا وفی الباب
عن جابر وابو جحيفة وهب السوائی **باب** ما جاء فی فداك ابی وامی **حدثنا** ابراهيم بن سعيد الجوهری نا
سفيان بن عيينة عن يحيى بن سعيد عن سعيد بن المسيب عن على قال ما سمعت النبي صلى الله عليه وسلم جمع ابويه
لاحد غير سعد بن ابی وقاص **اخبرنا** الحسن بن الصباح البزار نا سفيان عن ابن جدعان ويحيى بن سعيد سمعا سعيد
بن المسيب يقول قال على ما جمع رسول الله صلى الله عليه وسلم اباه وامه لاحد الا لسعد بن ابی وقاص
قال له يوم احد ارم فداك ابی وامی وقال له ارم ايها الغلام الحزور وفی الباب عن الزبير وجابر هذا
حديث حسن صحيح وقد روى من غير وجه عن على وقد روى غير واحد هذا الحديث عن يحيى بن سعيد
عن سعيد بن المسيب عن سعد بن ابی وقاص قال جمع لی رسول الله صلى الله عليه وسلم ابويه يوم احد
حدثنا بذلك قتيبة بن سعيد نا الليث بن سعد وعبد العزيز بن محمد عن يحيى بن سعيد عن سعيد
بن المسيب عن سعد بن ابی وقاص قال جمع لی رسول الله صلى الله عليه وسلم ابويه يوم احد هذا
حديث حسن صحيح وكلا الحديثين صحيح **باب** ما جاء فی يا بنی **حدثنا** محمد بن عبد الملك بن ابی الشوارب
نا ابو عوانة نا ابو عثمان شيخ له عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال له يا بنی وفی الباب

اور انکو خبر دی پس ہمارے لئے انکا حکم دیا یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کیا ہے مروان بن معاویہ نے اس حدیث کو ساتھ اسی اسناد کے کہ روایت ہے
ابی جحیفہ سے مثل اسکے۔ اور کئی ایک نے روایت کی ہے اسمعیل بن ابی خالد سے اُسنے ابی جحیفہ سے کہ کہا اُسنے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو
دیکھا ہے اور حضرت حسن بن علی آپ سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔ اور انہوں نے اسپر زیادتی نہیں کی **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا
حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے اسمعیل بن ابی خالد سے کہا حدیث کی ہمسے ابو جحیفہ نے کہا اُسنے دیکھا ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو
اور حسن بن علی آپ سے زیادہ مشابہ تھے اور ایسا ہی کئی ایک نے روایت کیا ہے اسمعیل بن ابی خالد سے مثل اسکے۔ اور اس باب میں روایت
ہے جابر اور ابو جحیفہ یعنے وہب بن سوائی سے رضی اللہ عنہم۔ **باب** اس قول کے بیان میں فداک ابی وامی **حدیث** کی ہمسے ابراہیم بن
سعید جوہری نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے یحیی بن سعید سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے علی رضی اللہ عنہ سے کہا اُسنے میں
نے نہیں سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ سوائے سعد بن ابی وقاص کے کسی اور کے لئے والدین جمع کئے ہوں۔ **خبر دی ہمکو** حسن
بن صباح بزار نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابن جدعان اور یحیی بن سعید سے سنا اُن دونوں نے سعید بن مسیب سے کہ کہتا فرمایا
ہے حضرت علی نے نہیں جمع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے کسی کے اپنے والدین کو مگر واسطے سعد بن ابی وقاص کے یعنے آنحضرت نے
کسی شخص کے واسطے نہیں کہا کہ میرے والدین تجھپر قربان ہوں سوائے سعد کے۔ آپ نے اسکے واسطے احد کے دن فرمایا تھا تیر اندازی کر
میری ماں اور باپ تجھپر قربان ہوں اور کہا اسکو تیر چلا اے زور آور لڑکے۔ اور اس باب میں روایت ہے زبیر اور جابر سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے
اور یہ حدیث کئی وجہ سے حضرت علی سے مروی ہے اور روایت کیا ہے کئی ایک نے اس حدیث کو یحیی بن سعید سے اُسنے سعید بن مسیب سے
اُسنے سعد بن ابی وقاص سے کہا اُسنے میرے واسطے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے والدین کو احد کے دن جمع کیا تھا یعنے فرمایا کہ میرے
والدین تجھپر قربان ہوں **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد اور عبد العزیز بن محمد نے یحیی بن سعید سے
اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے سعد بن ابی وقاص سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے واسطے احد کے دن اپنے ماں باپ کو جمع کیا
یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں **باب** اس قول کے بیان میں اے بیٹے میرے **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب
نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عثمان شیخ نے واسطے اسکے انس سے یہ کہ نبی صلعم نے فرمایا اسکو اے بیٹے میرے۔ اور اس باب میں روایت ہے

ورد یا عن سفیان ولم یرو لنا الزهری هذا الحدیث الا عن سالم عن ابن عمر وروی مالك بن انس هذا الحدیث عن الزهری وقال عن سالم وحمزة ابنی عبد الله بن عمر عن ابیهما وفی الباب عن سهل بن سعد وعائشة وانس وقد روی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال ان کان الشوم فی شئ ففی المرأة والدابة والمسکن وقد روی حکیم بن معویة قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول لا شوم وقد یکون الیمن فی الدار والمرأة والفرس **حدثنا** بذلك علی بن حجر نا اسمعیل بن عیاش عن سلیمن بن سلیم عن یحیی بن جابر الطائی عن معویة بن حکیم عن عمه حکیم بن معویة عن النبی صلی الله علیه وسلم بهذا

باب ما جاء لا یتناجی اثنان دون الثالث **حدثنا** هناد نا ابو معویة عن الاعمش ح وثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن الاعمش عن شقیق عن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا کنتم ثلاثة فلا یتنجی اثنان دون صاحبهما وقال سفیان فی حدیثه لا یتناجا اثنان دون الثالث فان ذلك یحزنه هذا حدیث حسن صحیح وقد روی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال لا یتناجا اثنان دون واحد فان ذلك یوذی المؤمن والله یکره اذی المؤمن وفی الباب عن ابن عمر وابی هریرة وابن عباس

باب ما جاء فی العدة **حدثنا** واصل بن عبد الاعلی الکوفی نا محمد بن فضیل عن اسمعیل بن ابی خالد عن ابی جحیفة قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم ابیض قد شاب وکان الحسن بن علی یشبهه وامر لنا بثلثة عشر قلوصا فذهبنا نقبضها فاتانا موته فلم یعطونا شیئا فلما قام ابو بکر قال من کانت له عند رسول الله صلی الله علیه وسلم عدة فلیجئ فقمت الیه

روایت کیا ہی سفیان سے اور نہیں روایت کی ہمارے پاس زہری نے یہ حدیث مگر بواسطہ سالم کے ابن عمر سے۔ اور روایت کیا ہی مالک بن انس نے اس حدیث کو زہری سے اور کہا کہ یہ روایت ہی سالم اور حمزہ سے جو بیٹے ہین عبد اللہ بن عمر کے اُنھون نے روایت کی اپنے باپ سے۔ اور اس باب مین روایت ہی سہل بن سعد اور عائشہ اور انس سے رضی اللہ عنہم۔ اور مروی ہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اگر نحوست کسی چیز مین ہی تو عورت اور چارپائے اور گھر مین ہی۔ اور روایت کی ہی حکیم بن معاویہ نے کہا اُسنے سنا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے نحوست کوئی چیز نہین ہی۔ اور ہوتی ہی برکت گھر اور عورت اور گھوڑے مین حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن عیاش نے سلیمان بن سلیم سے اُسنے یحیی بن جابر طائی سے اُسنے معاویہ بن حکیم سے اُسنے اپنے چچا حکیم بن معاویہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ساتھ اسکے

باب اس بیان مین کہ سرگوشی کرین دو آدمی سوائے تیسرے کے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے ح اور حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اعمش سے اُسنے شقیق سے اُسنے عبد اللہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تم تین آدمی ہو تو نہ سرگوشی کرین دو آدمی سوائے صاحب اپنے کے یعنی سوائے تیسرے کے۔ اور کہا سفیان نے اپنی حدیث مین نہ سرگوشی کرین دو آدمی سوائے تیسرے کے اسلیے کہ یہ اسکو غم مین ڈالتی ہی یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور مروی ہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے نہ سرگوشی کرین دو سوائے ایک کے اسلیے کہ یہ بات ایذا دیتی ہی مؤمن کو اور اللہ تعالی مکروہ جانتا ہی مؤمن کی ایذا کو۔ اور اس باب مین روایت ہی ابن عمر اور ابی ہریرہ اور ابن عباس سے رضی اللہ عنہم۔

باب وعدہ[1] کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے واصل بن عبد الاعلی کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے اُسنے ابی جحیفہ سے کہا اُسنے دیکھا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سفید رنگ کہ بوڑھے ہوگئے تھے۔ اور حسن بن علی آپ سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔ اور ہمارے لیے آنحضرت نے تیرہ اونٹنیون کا حکم دیا تھا پھر ہم انکے قبض کرنیکو گئے پھر ہمکو آپ کی موت کی خبر ہوئی پھر ہمکو انھون نے (یعنے جنکے پاس اونٹنیاں تھین) کوئی چیز نہ دی سو جب حضرت ابو بکر کھڑے ہوئے یعنے خلیفہ ہوئے تو فرمایا جس شخص کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی وعدہ ہو تو چاہئے کہ آوے سو مین بھی انکی طرف کھڑا ہوا

[1] وعدہ اگر خود کسی سے کیا ہو تو اسکا ایفا واجب ہی برخلاف وعدہ غیر کے یعنے اگر کسی غیر نے کسی کے ساتھ وعدہ کیا ہو تو اسکا ایفا غیر کے ذمے واجب نہین ہان اگر غیر کے وعدہ کو پورا کرے تو مستحب ہی جیسا کہ حضرت ابو بکر صدیق نے آنحضرت کے وعدہ کو پورا کیا تھا اسیواسطے اسکو کتاب الآداب مین لایا ہی ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

رجل تسمى ملك الاملاك قال سفيان شاهان شاه هذا حديث حسن صحيح واخنع يعني اقبح **باب** ماجاء في تغيير
الاسماء **حدثنا** يعقوب بن ابراهيم الدورقي وابو بكر بندار وغير واحد قالوا نا يحيى بن سعيد القطان عن عبيد الله
بن عمر عن نافع عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم غير اسم عاصية وقال انت جميلة هذا حديث حسن غريب وانما
اسنده يحيى بن سعيد القطان عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر وروى بعضهم هذا عن عبيد الله عن نافع عن عمر مرسلا وفي الباب
عن عبد الرحمن بن عوف وعبد الله بن سلام وعبد الله بن مطيع وعائشة والحكم بن سعيد ومسلم واسامة بن اخدري
وشريح بن هاني عن ابيه وخيثمة بن عبد الرحمن عن ابيه **حدثنا** ابو بكر بن نافع البصري نا عمر بن علي المقدمي عن هشام
بن عروة عن ابيه عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يغير الاسم القبيح قال ابو بكر بن نافع وربما قال عمر بن علي في
هذا الحديث هشام بن عروة عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا ولم يذكر فيه عن عائشة **باب** ماجاء
في اسماء النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** سعيد بن عبد الرحمن المخزومي نا سفيان عن الزهري عن محمد بن جبير بن مطعم
عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لي اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحي الذي يمحو الله بي الكفر وانا الحاشر الذي
يحشر الناس على قدمي وانا العاقب الذي ليس بعده نبي هذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء في كراهية الجمع بين اسم
النبي صلى الله عليه وسلم وكنيته **حدثنا** قتيبة نا الليث عن ابن عجلان عن ابيه عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم
نهى ان يجمع احد بين اسمه وكنيته ويسمى محمدا ابا القاسم وفي الباب عن جابر هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** الحسين بن حريث
نا الفضل بن موسى عن الحسين بن واقد عن ابي الزبير عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا تسميتم بي فلا تكنوا بي

وہ مرد ہے جو نام رکھے ملک الاملاک کہا سفیان نے شاہان شاہ یعنے شہنشاہ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اخنع کے معنے قبیح تر کے ہیں
باب ناموں کے متغیر کرنیکے بیان میں **حدیث** کی ہمسے یعقوب بن ابراہیم دورقی اور ابو بکر بندار اور کئی ایک نے کہا انھوں
نے حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید قطان نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے متغیر کیا
نام عاصیہ کو اور فرمایا تو جمیلہ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور مسند کیا ہے اسکو یحیی بن سعید قطان نے عبید اللہ سے اُسنے نافع سے اُسنے
ابن عمر سے اور روایت کیا ہے بعض نے اسکو عبید اللہ سے اُسنے نافع سے اُسنے عمر سے مرسل۔ اور اس باب میں روایت ہے عبد الرحمن
بن عوف اور عبد اللہ بن سلام اور عبد اللہ بن مطیع اور عائشہ اور حکم بن سعید اور مسلم اور اسامہ بن اخدری سے اور شریح بن ہانی
نے اپنے باپ سے اور خیثمہ بن عبد الرحمن نے اپنے باپ سے **حدیث** کی ہمسے ابو بکر بن نافع بصری نے کہا حدیث کی
ہمسے عمر بن علی مقدمی نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم قبیح نام کو متغیر کر دیتے
تھے یعنے اسکی جگہ اچھا نام رکھتے تھے۔ کہا ابو بکر بن نافع نے اور کبھی کہا ہے عمر بن علی نے اس حدیث میں ہشام بن عروہ روایت
کرتا ہے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور اُسنے اسمیں حضرت عائشہ کا ذکر نہین کیا۔ **باب** نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کے ناموں کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے سعید بن عبد الرحمن مخزومی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے
زہری سے اُسنے محمد بن جبیر بن مطعم سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے کئی نام ہیں
میں محمد ہوں اور احمد اور ماحی کہ اللہ تعالی میرے ساتھ کفر کو دور کرتا ہے اور حاشر کہ لوگ میرے قدموں پر اٹھائے جائینگے اور عاقب کہ جسکے
بعد کوئی نبی نہین۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان مین کہ جمع کرنا درمیان نام نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی کنیت کے
مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن عجلان سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے
یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اس بات سے کہ جمع کرے کوئی درمیان نام مبارک آپ کے اور کنیت آپکی کے اور نام رکھے محمد ابا القاسم
اور اس باب مین روایت ہے جابر سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسی نے
حسین بن واقد سے اُسنے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تم میرا نام رکھو تو میری کنیت نہ رکھو

[1] آنحضرت نے ان ناموں کی وجہ تسمیہ یہی بیان فرمائی کہ ماحی کے معنے دور کرنیکے ہیں چونکہ اللہ تعالی میرے ساتھ کفر کو دور کرتا ہے اسلئے میرا نام ماحی ہوا ہے و علی ہذا القیاس وغیرہ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

عن المغيرة وعمر بن ابی سلمة هٰذا حديث حسن صحيح غريب من هٰذا الوجه وقد روی من غير هٰذا الوجه عن انس وابو عثمان هٰذا شيخ ثقة وهو الجعد بن عثمان ويقال ابن دينار وهو بصری وقد روی عنه يونس بن عبيد وشعبة وغير واحد من الائمة

باب ما جاء فی تعجيل اسم المولود **حدثنا** عبيد الله بن سعد بن ابراهيم بن سعد بن ابراهيم بن عبد الرحمٰن بن عوف ثنی عمی يعقوب بن ابراهيم بن سعد نا شريك عن محمد بن اسحٰق عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان النبی صلی الله عليه وسلم امر بتسمية المولود يوم سابعه ووضع الاذی عنه والعق هٰذا حديث حسن غريب

باب ما يستحب من الاسماء **حدثنا** عبد الرحمٰن بن الاسود ابو عمرو الوراق البصری نا معمر بن سليمان الرقی عن علی بن صالح الزنجی عن عبيد الله بن عثمان عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله عليه وسلم قال احب الاسماء الی الله عبد الله وعبد الرحمٰن هٰذا حديث حسن غريب من هٰذا الوجه

باب ما جاء ما يكره من الاسماء **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو احمد نا سفيان عن ابی الزبير عن جابر عن عمر قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم لانهين ان يسمی رافع وبركة ويسار هٰذا حديث غريب هٰكذا رواه ابو احمد عن سفيان عن ابی الزبير عن جابر عن عمر وابو احمد ثقة حافظ والمشهور عند الناس هٰذا الحديث عن جابر عن النبی صلی الله عليه وسلم ليس فيه عن عمر **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داود عن شعبة عن منصور عن هلال بن يساف عن الربيع بن عميلة الفزاری عن سمرة بن جندب ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال لا تسم غلامك رباح ولا افلح ولا يسار ولا نجيح يقال اثم هو فيقال لا هٰذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن ميمون المكی نا سفيان بن عيينة عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هريرة يبلغ به النبی صلی الله عليه وسلم قال اخنع اسم عند الله يوم القيٰمة

مغیرہ اور عمر بن ابی سلمہ سے یہ حدیث اس وجہ سے حسن صحیح غریب ہے۔ اور کئی وجہ سے انس سے مروی ہے اور ابو عثمان یہ شیخ ثقہ ہے اور وہ جعد بن عثمان ہے۔ اور کہا گیا ہے ابن دینار اور یہ بصری ہے۔ اور روایت کی ہے اس سے یونس بن عبید اور شعبہ نے اور کئی ایک نے اماموں نے

باب اس بیان میں کہ اولاد کا نام جلدی رکھنا چاہیے **حدیث** کی ہم سے عبید اللہ بن سعد بن ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبد الرحمٰن بن عوف نے کہا حدیث کی مجھے میرے چچا یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے کہا حدیث کی ہم سے شریک نے محمد بن اسحاق سے اُسنے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اولاد کے نام رکھنے کا ساتویں دن حکم کیا ہے اور دور کرنے پلیدی کا اُس سے اور عقیقہ کرنے کا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے

باب کیا مستحب ہے ناموں سے **حدیث** کی ہم سے عبد الرحمٰن بن اسود ابو عمرو وراق بصری نے کہا حدیث کی ہم سے معمر بن سلیمان رقی نے علی بن صالح زنجی سے اُسنے عبد اللہ بن عثمان سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے بہت پسندیدہ نام اللہ تعالیٰ کو عبد اللہ اور عبد الرحمٰن ہے۔ یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب ہے

باب جو مکروہ ہیں ناموں سے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے ابو احمد نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے اُسنے عمر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میں البتہ منع کرتا ہوں کہ یہ نام رکھا جاوے رافع[1] اور برکت اور یسار۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ایسا ہی روایت کیا ہے اسکو ابو احمد نے سفیان سے اُسنے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے اُسنے عمر سے۔ اور ابو احمد ثقہ حافظ ہے۔ اور مشہور لوگوں کے پاس یہ حدیث بواسطہ جابر کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے اسمیں عمر کا ذکر نہیں ہے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد نے شعبہ سے اُسنے منصور سے اُسنے ہلال بن یساف سے اُسنے ربیع بن عمیلہ فزاری سے اُسنے سمرہ بن جندب سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ نام رکھ اپنے لڑکے کا رباح اور افلح اور یسار اور نجیح۔ کہا جاتا ہے کیا وہ اس جگہ ہے پس کہا جاویگا کہ نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن میمون مکی نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے ابی الزناد سے اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تک پہونچاتا ہے کہ فرمایا آپ نے ذلیل تر ناموں کا اللہ کے نزدیک دن قیامت کے

[1] ممانعت کی وجہ ظاہرا یوں معلوم ہوتی ہے کہ مثلاً اگر کوئی شخص کسی وقت دریافت کرے کہ برکت گھر میں ہے تو اسکے عدم موجودگی کے وقت یہی کہنا پڑیگا کہ برکت نہیں ہے تو اس صورت میں تفاؤل بد ہوتا ہے ایسے اور نام ہیں جنمیں اس قسم کی بو آتی ہے چنانچہ رافع میں رفعت اور یسار میں یسر یعنے سرور آسانی کی نفی کرنی پڑتی ہے ۱۲

وسلم او قالت ینافح عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و قالت ینافح عن رسول اللہ صلی اللہ
یضع لحسان منبرا فی المسجد یقوم علیہ قائما یفاخر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یؤید حسان بروح القدس ما یفاخر او ینافح عن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ویقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یؤید حسان بروح القدس ما یفاخر او ینافح عن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم **حدثنا** اسمعیل وعلی بن حجر قالا نا ابن ابی الزناد عن ابیہ عن عروۃ عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ
وفی الباب عن ابی ہریرۃ والبراء ھذا حدیث حسن غریب صحیح وھو حدیث ابن ابی الزناد **حدثنا** اسحق بن منصور نا
عبد الرزاق نا جعفر بن سلیمان نا ثابت عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل مکۃ فی عمرۃ القضاء وعبد اللہ بن رواحۃ
بین یدیہ وھو یقول خلوا بنی الکفار عن سبیلہ الیوم نضربکم علی تنزیلہ ضربا یزیل الھام عن مقیلہ ویذھل الخلیل عن خلیلہ
فقال لہ عمر یا ابن رواحۃ بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی حرم اللہ تقول الشعر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم خل عنہ یا عمر فلھی اسرع فیھم من نضح النبل ھذا حدیث حسن صحیح غریب من ھذا الوجہ وقد روی عبد الرزاق ھذا
الحدیث ایضا عن معمر عن الزہری عن انس نحو ھذا وروی فی غیر ھذا الحدیث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل مکۃ فی
عمرۃ القضاء وکعب بن مالک بین یدیہ وھذا اصح عند بعض اھل الحدیث لان عبد اللہ بن رواحۃ قتل یوم مؤتۃ وانما کانت
عمرۃ القضاء بعد ذلک **حدثنا** علی بن حجر انا شریک عن المقدام بن شریح عن ابیہ عن عائشۃ قال قیل لھا ھل کان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یتمثل بشیء من الشعر قالت کان یتمثل بشعر ابن رواحۃ ویقول ویأتیک بالاخبار من لم تزود وفی الباب
عن ابن عباس ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** علی بن حجر نا شریک عن عبد الملک بن عمیر
عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اشعر کلمۃ تکلمت بھا العرب قول لبید الا کل
شیء ما خلا اللہ باطل ھذا حدیث حسن صحیح

حسان کے واسطے مسجد میں منبر رکھتے تھے وہ اُسپر کھڑے ہوکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے فخر کرتے تھے یا کہا اُسنے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دور کرتے تھے۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ حسان کی روح القدس یعنے
جبرئیل علیہ السلام سے مدد کرتا ہے جبتک کہ وہ فخر کرتا ہے یا آنحضرت سے دور کرتا ہے **حدیث** کی ہمسے اسمٰعیل بن موسیٰ اور علی بن حجر نے
کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے ابن ابی الزناد نے اپنے باپ سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے
اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور براء سے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ اور یہ حدیث ابن ابی الزناد کی ہے **حدیث** کی ہمسے اسحٰق
بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن سلیمان نے کہا حدیث کی ہمسے ثابت نے انس سے یہ کہ نبی صلے اللہ
علیہ وسلم مکہ کو عمرۃ القضا میں داخل ہوے۔ اور عبد اللہ بن رواحہ آپ کے آگے چلتا تھا اور یہ کہتا تھا چھوڑ دو اے بنی کفار اُنکا راستہ آج کے دن
ماریںگے ہم تمکو اوپر نازل ہونے قرآن مجید کے یعنے جسطرح قرآن میں تمہارے مارنیکا حکم نازل ہوگا ویسا ہی ہم تمکو ماریںگے ایسا ماریںگے کہ دور کریگا
کھوپری کو اُسکے ٹھہرنے کی جگہ سے۔ اور دور کریگا دوست کو اُسکے دوست سے پس کہا اُسکو حضرت عمر نے اے رواحہ کے بیٹے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کے آگے اور اللہ تعالیٰ کے حرم میں تو شعر کہتا ہے سو فرمایا آنحضرت نے اے عمر اس سے باز رہ سو یہ بیت جلدی اثر کرتی ہے اُنمیں تیر ونکے
برسنے سے یعنے اُنکے دلونمیں تیر ونکے اثر ون سے اُنکا اثر زیادہ ہوتا ہے یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب صحیح ہے۔ اور روایت کیا ہے عبد الرزاق
نے اس حدیث کو بھی معمر سے اُسنے زہری سے اُسنے انس سے مثل اسکے۔ اور غیر اس حدیث میں مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم مکہ کو عمرۃ القضا
میں داخل ہوے۔ اور کعب بن مالک آپ کے آگے تھا۔ اور یہ بعض محدثین کے نزدیک زیادہ صحیح ہے اسلئے کہ عبد اللہ بن رواحہ موتہ کے
دن قتل کیا گیا ہے اور عمرۃ القضا بعد اسکے ہوا ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو شریک نے مقدام بن شریح سے اُسنے
اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے کہا راوی نے حضرت عائشہ سے کہا گیا کہ کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کوئی شعر پڑھتے تھے کہا اُسنے ابن رواحہ کا شعر
پڑھتے تھے اور کہتے تھے۔ اور لاویگا تیرے پاس خبریں وہ شخص جسکو تو نے توشہ نہیں دیا۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس سے۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے
اُسنے نبی صلعم سے کہ فرمایا آپنے بہت اچھا کلمہ کہ جس سے عرب نے کلام کیا ہے قول لبید کا ہے خبردار ہر ایک چیز ماسوائے اللہ کے باطل ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح

هٰذا حديث حسن غريب وقد كره بعض اهل العلم ان يجمع الرجل بين اسم النبي صلى الله عليه وسلم وكنيته وقد فعل ذلك بعضهم وروي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه سمع رجلا في السوق ينادي يا ابا القاسم فالتفت النبي صلى الله عليه وسلم فقال لم اعنك فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا تكتنوا بكنيتي **حدثنا** بذلك الحسن بن علي الخلال نا يزيد بن هارون عن حميد عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم بهٰذا وفي الحديث ما يدل على كراهية ان يكنى ابا القاسم **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد القطان نا فطر بن خليفة ثني منذر وهو الثوري عن محمد وهو ابن الحنفية عن علي بن ابي طالب انه قال يا رسول الله ارأيت ان ولد لي بعدك اسميه محمدا واكنيه بكنيتك قال نعم قال فكانت رخصة لي هٰذا حديث حسن صحيح

باب ما جاء ان من الشعر حكمة **حدثنا** ابو سعيد الاشج نا يحيى بن عبد الملك بن ابي غنية ثني ابي عن عاصم عن زر عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من الشعر حكمة هٰذا حديث غريب من هٰذا الوجه انما رفعه ابو سعيد الاشج عن ابن ابي غنية وروى غيره عن ابن ابي غنية هٰذا الحديث موقوفا وقد روى هٰذا الحديث من غير وجه عن عبد الله بن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم وفي الباب عن ابي بن كعب وابن عباس وعائشة وبريدة وكثير بن عبد الله عن ابيه عن جده **حدثنا** قتيبة نا ابو عوانة عن سماك بن حرب عن عكرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من الشعر حكما هٰذا حديث حسن صحيح

باب ما جاء في انشاد الشعر **حدثنا** اسمٰعيل بن موسى الفزاري وعلي بن حجر والمعنى واحد قال نا ابن ابي الزناد عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور بعض اہل علم نے مکروہ جانا ہے کہ درمیان نام آنحضرت اور کنیت آپکی کے جمع کیا جائے۔ اور بعض نے اسکو کیا ہے یعنے نام اور کنیت کو جمع کیا ہے اور مروی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ سنا آپ نے ایک مرد سے بازار میں کہ آواز دیتا تھا ای ابا القاسم پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے التفات کی پس کہا اس مرد نے میں نے آپکا ارادہ نہیں کیا پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے میری کنیت نہ رکھو **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے حمید سے اُسنے انس سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ساتھ اسکے۔ اور اس حدیث میں ایسی چیز ہے جو دلالت کرتی ہے اسپر کہ ابا القاسم کنیت رکھنی مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید قطان نے کہا حدیث کی ہمسے فطر بن خلیفہ نے کہا حدیث کی مجھے منذر نے اور وہ ثوری ہے محمد سے اور وہ حنفیہ کا بیٹا ہے اُسنے علی بن ابی طالب سے یہ کہا اُسنے یارسول اللہ مجھے خبر دیجیے کہ اگر میرے ہاں بعد آپکے لڑکا پیدا ہو تو میں نام اسکا محمد رکھوں اور کنیت بھی آپکی رکھوں فرمایا آپ نے[1] ہاں کہا حضرت علی نے یہ میرے لیے رخصت ہوگئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

باب اس بیان میں کہ بعض شعر حکمت ہیں **حدیث** کی ہمسے ابو سعید اشج نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن عبد الملک بن ابی غنیہ نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے عاصم سے اُسنے زر سے اُسنے عبد اللہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بعض شعر حکمت ہیں۔ یہ حدیث اس وجہ سے غریب ہے اسکو صرف ابو سعید اشج نے ابن ابی غنیہ سے مرفوع کیا ہے۔ اور غیر اسکے نے اس حدیث کو ابن ابی غنیہ سے موقوف روایت کیا ہے۔ اور یہ حدیث کئی وجہ سے بواسطہ عبد اللہ بن مسعود کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی بن کعب اور ابن عباس اور عائشہ اور بریدہ سے اور کثیر بن عبد اللہ سے جو راوی ہے اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے سماک بن حرب سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بعض شعر حکمت ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

باب شعر پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے اسمٰعیل بن موسی فزاری اور علی بن حجر نے معنے واحد ہیں کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے ابن ابی الزناد نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم

---

[1] ظاہرا ممانعت کی وجہ یہی مفہوم ہوتی ہے کہ عموما پکارتے وقت آپکو تنگی پہونچتی تھی اور یہ وجہ آپکے زندگی کے ساتھ مختص تھی بعد اُسکے ممانعت کی کوئی وجہ نہیں جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کی کنیت آپکی کنیت ہی رکھی اور نام بھی وہی ۱۲

اذا سافرتم فی الخصب فاعطوا الابل حظها من الارض واذا سافرتم فی السنة فبادروا بها نقيها واذا عرستم فاجتنبوا الطريق فانها طرق الدواب ومأوى الهوام بالليل هذا حديث حسن صحيح وفی الباب عن انس وجابر **باب حدثنا** اسحق بن موسى الانصاری نا عبد الله بن وهب عن عبد الجبار بن عمر عن محمد بن المنكدر عن جابر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ينام الرجل على سطح ليس بمحجور عليه هذا حديث غريب لا نعرفه من حديث محمد بن المنكدر عن جابر الا من هذا الوجه وعبد الجبار بن عمر الايلی يضعف **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو احمد نا سفيان عن الاعمش عن ابی وائل عن عبد الله قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتخولنا بالموعظة فی الايام مخافة السامة علينا هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد نا سليمن الاعمش ثنی شقيق بن سلمة عن عبد الله بن مسعود نحوه **باب حدثنا** ابو هشام الرفاعی نا ابن فضيل عن الاعمش عن ابی صالح قال سئلت عائشة وام سلمة ای العمل كان احب الی رسول الله صلى الله عليه وسلم قالتا ما ديم عليه وان قل هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه وقد روی عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت كان احب العمل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ما ديم عليه **حدثنا** هارون بن اسحق الهمدانی نا عبدة عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة عن النبی صلى الله عليه وسلم نحوه بمعناه هذا حديث صحيح بسم الله الرحمن الرحيم **ابواب الامثال** عن رسول الله صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء فی مثل الله عز وجل لعباده **حدثنا** علی بن حجر السعدی نا بقية بن الوليد عن بحير بن سعد عن خالد بن معدان عن جبير بن نفير عن النواس بن سمعان الكلابی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله ضرب مثلا صراطا مستقيما على كنفی الصراط زوران لهما ابواب مفتحة على الابواب ستور ودنع

جب تم فراخی میں سفر کرو تو اونٹوں کو انکا حق زمین سے دو یعنی انکو کھانے پینے دو اور جب تم قحط میں سفر کرو تو جلدی کرو انکے ساتھ انکی چربی کم ہونے تنگی کے وقت جلدی سیر کرو جبتک کہ اسکی قوت باقی ہو ورنہ بسبب عدم دستیاب ہونے گھاس وغیرہ کے اسکی چربی کم ہو جاویگی اور ضعف بڑھ جاویگا۔ اور جب تم آخر رات میں اترو یعنی چلنے سے آرام کرو تو راستہ سے اجتناب کرو اسلیے کہ وہ راستہ رات میں چارپایوں اور حشرات الارض کا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے انس اور جابر رضی اللہ عنہما سے **باب حدیث** کی ہمسے اسحاق بن موسی انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن وہب نے عبدالجبار بن عمر سے اُسنے محمد بن منکدر سے اُسنے جابر سے کہا اُسنے منع کیا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ سوئے آدمی ایسی چھت پر کہ جسپر احاطہ یعنے دیوار نہ بنائی گئی ہو یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق محمد بن منکدر سے کہ وہ راوی ہے جابر سے مگر اسی وجہ سے اور عبدالجبار بن عمر ایلی ضعیف ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اعمش سے اُسنے ابی وائل سے اُسنے عبداللہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عادت کہ بندہ کرتے تھے ہمکو ساتھ نصیحت کے بیچ دنوں کے واسطے خوف تنگی کے اوپر ہمارے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے سلیمان اعمش نے کہا حدیث کی مجھے شقیق بن سلمہ نے عبداللہ بن مسعود سے مثل اسکے **باب حدیث** کی ہمسے ابو ہشام رفاعی نے کہا حدیث کی ہمسے ابن فضیل نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے کہا اُسنے میں نے حضرت عائشہ اور ام سلمہ سے سوال کیا کونسا عمل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پسند تھا کہا دونوں نے جسپر مداومت کیجائے اگرچہ قلیل ہو یہ حدیث اس وجہ سے حسن صحیح غریب ہے اور مروی ہے ہشام بن عروہ سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے پسندیدہ عمل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ تھا جسپر مداومت کیجائے **حدیث** کی ہمسے ہارون بن اسحاق ہمدانی نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے بالمعنے یہ حدیث صحیح ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم **ابواب امثال** کے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں **باب** اس مثال کے بیان میں جو اللہ تعالی نے اپنے بندوں کے واسطے بیان فرمائی ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر سعدی نے کہا حدیث کی ہمسے بقیہ بن ولید نے بحیر بن سعد سے اُسنے خالد بن معدان سے اُسنے جبیر بن نفیر سے اُسنے نواس بن سمعان کلابی سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے اللہ تعالی نے راستہ مستقیم کی مثال بیان فرمائی ہے اور اوپر ہر دونوں جانب راستے کی دو دیواریں ہیں انکے دروازے کشادہ ہیں اوپر دروازوں کے پردے ہیں اور ایک بلانیوالا ہے

وقد رواه الثوری وغیرہ عن عبد الملک بن عمیر **حدثنا** علی بن حجر نا شریک عن سماک عن جابر بن سمرة قال جالست النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر من مائة مرة فکان اصحابه یتناشدون الشعر ویتذاکرون اشیاء من امر الجاهلیة وهو ساکت فربما تبسم معهم هذا حدیث حسن صحیح وقد روی زهیر عن سماک ایضا **باب** ما جاء لان یمتلی جوف احدکم قیحا خیر له من ان یمتلی شعرا **حدثنا** محمد بن بشار نا یحیی بن سعید عن شعبة عن قتادة عن یونس بن جبیر عن محمد بن سعد بن ابی وقاص عن ابیه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان یمتلی جوف احدکم قیحا خیر له من ان یمتلی شعرا هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** عیسی بن عثمان بن عیسی بن عبد الرحمن الرملی نا عمی یحیی بن عیسی عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان یمتلی جوف احدکم قیحا یریه خیر له من ان یمتلی شعرا وفی الباب عن سعد وابی سعید وابن عمر وابی الدرداء هذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی الفصاحة والبیان **حدثنا** محمد بن عبد الاعلی الصنعانی نا عمر بن علی المقدمی نا نافع بن عمر الجمحی عن بشر بن عاصم سمعه یحدث عن ابیه عن عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ یبغض البلیغ من الرجال الذی یتخلل بلسانه کما تتخلل البقرة هذا حدیث حسن غریب من هذا الوجه وفی الباب عن سعد **باب حدثنا** قتیبة نا حماد بن زید عن کثیر بن شنظیر عن عطاء بن ابی رباح عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمروا الآنیة واوکوا الاسقیة واجیفوا الابواب واطفئوا المصابیح فان الفویسقة ربما جرت الفتیلة فاحرقت اهل البیت هذا حدیث حسن صحیح قد روی من غیر وجه عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب حدثنا** قتیبة نا عبد العزیز بن محمد عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال

اور روایت کیا ہے اسکو ثوری وغیرہ نے عبد الملک بن عمیر سے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو شریک نے سماک سے اُسنے جابر بن سمرہ سے کہا اُسنے بیٹھا ہوں میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سو بار سے زیادہ بیٹھا ہوں سو آپ کے اصحاب شعر پڑھتے تھے۔ اور جاہلیت کے زمانہ کی چیزوں کا ذکر کرتے تھے اور آنحضرت خاموش رہتے تھے اور کبھی انکے ساتھ تبسم کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کی ہے زہیر نے سماک سے بھی۔ **باب** اس بیان میں کہ البتہ پر ہونا پیٹ ایک تمہار کا پیپ سے بہتر ہے واسطے اسکے اس سے کہ پر ہو شعر سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے شعبہ سے اُسنے قتادہ سے اُسنے یونس بن جبیر سے اُسنے محمد بن سعد بن ابی وقاص سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے البتہ پر ہونا پیٹ ایک تمہارے کا پیپ سے بہتر ہے اس سے کہ پر ہو شعر سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے عیسی بن عثمان بن عیسی بن عبد الرحمن رملی نے کہا حدیث کی ہمسے میرے چچا یحیی بن عیسی نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ پر ہونا پیٹ ایک تمہار کا پیپ سے دیکھتا ہے اسکو بہتر ہو واسطے اسکے اس بات سے کہ پر ہو شعر سے اور اس باب میں روایت ہے سعد اور ابی سعید اور ابن عمر اور ابی الدرداء سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** فصاحت اور بیان کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الاعلی صنعانی نے کہا حدیث کی ہمسے عمر بن علی مقدمی نے کہا حدیث کی ہمسے نافع بن عمر جمحی نے اُسنے بشر بن عاصم سے سنا اُسنے اسکو کہ حدیث کرتا تھا اپنے باپ سے اُسنے روایت کی عبد اللہ بن عمرو سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالی اس بلیغ مرد کو دشمن جانتا ہے جو اپنی زبان کے ساتھ خلال کرے جیسے کہ گائے خلال کرتی ہے۔ یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے سعد سے **باب حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے کثیر بن شنظیر سے اُسنے عطاء بن ابی رباح سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے برتنوں کو ڈھانک دو اور مشکوں کو بند کردو اور دروازوں کو بند کردو اور چراغوں کو گل کردو واسطے اسکے کہ چوہے اکثر اوقات کھینچتے ہیں بتی کو تو وہ گھر والوں کو جلاتی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہے کئی وجہ سے بواسطہ جابر کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے **باب حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا

اذا اتانی رجال کانہم الزط اشعارہم واجسامہم لا اری عورۃ ولا اری قشرا وینتہون الی ولا یجاوزون الخط ثم یصدرون الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا کان من اخر اللیل لکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد جاءنی وانا جالس فقال لقد ارانی منذ اللیلۃ ثم دخل علی فی خطی فتوسد فخذی فرقد وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رقد نفخ فبینا انا قاعد ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متوسد فخذی اذا انا برجال علیہم ثیاب بیض اللہ اعلم ما بہم من الجمال فانتہوا الی فجلس طائفۃ منہم عند رأس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وطائفۃ منہم عند رجلیہ ثم قالوا بینہم ما رأینا عبدا قط اوتی مثل ما اوتی ھذا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان عینیہ تنامان وقلبہ یقظان اضربوا لہ مثلا مثل سید بنی قصرا ثم جعل مائدۃ فدعا الناس الی طعامہ وشرابہ فمن اجابہ اکل من طعامہ وشرب من شرابہ ومن لم یجبہ عاقبہ او قال عذبہ ثم ارتفعوا واستیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند ذلک فقال سمعت ما قال ھٰؤلاء وھل تدری من ھم قلت اللہ ورسولہ اعلم قال ھم الملائکۃ افتدری ما المثل الذی ضربوہ قلت اللہ ورسولہ اعلم قال المثل الذی ضربوہ الرحمٰن بنی الجنۃ ودعی الیہا عبادہ فمن اجابہ دخل الجنۃ ومن لم یجبہ عاقبہ او عذبہ ھٰذا حدیث حسن غریب صحیح من ھٰذا الوجہ وابو تمیمۃ اسمہ طریف بن مجالد وابو عثمٰن النہدی اسمہ عبد الرحمٰن بن مل وسلیمٰن التیمی ھو ابن طرخان وانما کان ینزل بنی تیم فنسب الیہم قال علی قال یحیی بن سعید ما رأیت اخوف للہ من سلیمٰن التیمی **باب** ما جاء مثل النبی والانبیاء صلی اللہ علیہ وعلیہم اجمعین وسلم

حدثنا محمد بن اسمٰعیل نا محمد بن سنان نا سلیم بن حبان نا سعید بن میناء عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

دیکھا کہ میرے پاس کئی مرد آئے ہیں گویا وہ جاٹ ہیں بال انکے اور جسم انکے مثل انکے ہیں۔ میں انکو ننگے نہیں دیکھتا تھا اور نہ کپڑے پہنے ہوئے اور میری طرف آتے تھے اور خط سے تجاوز نہیں کرتے تھے پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتے تھے یہانتک کہ جب پچھلی رات ہوئی تو وہ نہ آئے لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لے آئے اور میں بیٹھا ہوا تھا پس فرمایا کہ میں ابتدائے رات سے سویا نہیں ہوں پھر آپ میرے خط کے اندر داخل ہوگئے اور میری ران کو تکیہ بنایا اور سو گئے۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب سوتے تھے تو خراٹے مارتے تھے سو اسوقت میں کہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میری ران کو تکیہ بنائے ہوئے تھے دیکھا تو میرے پاس کئی مرد ہیں انکے اوپر سفید کپڑے ہیں اللہ تعالی بہتر جانتا ہے جیسا کہ انکا جمال تھا سو وہ میری طرف پہونچے پس ایک گروہ انہیں سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سر کے پاس بیٹھ گیا اور ایک گروہ انہیں سے آنحضرت کے پاؤں کے پاس۔ پھر انھوں نے آپسمیں کہا ہمنے کوئی آدمی کبھی نہیں دیکھا کہ دیا گیا ہو مثل اسکے کہ یہ نبی دیا گیا ہے۔ بیشک اسکی دونوں آنکھیں سوتی ہیں اور دل اسکا جاگتا ہے اسکی کوئی مثال بیان کرو۔ مثال اسکی اس سردار کی ہے کہ بنایا اُسنے ایک محل۔ پھر اُسنے اسمیں دستر خوان بنایا اور لوگونکو اسکے کھانے اور پینے کی طرف بلایا سو جسنے اسکا کہا مانا اُسنے اسکے کھانے سے کھایا اور اسکے پینے سے پیا۔ اور جسنے اسکا کہنا نہ مانا وہ اسکو تکلیف دیتا ہے یا کہا آپ نے اسکو عذاب دیتا ہے۔ پھر وہ چلے گئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی اسوقت بیدار ہوگئے اور فرمایا میں نے سنا ہے جو کچھ انھوں نے کہا ہے اور کیا تو جانتا ہے کہ وہ کون ہیں میں نے کہا اللہ اور اسکا رسول بہتر جانتا ہے فرمایا آپ نے وہ فرشتے تھے اور کیا تو جانتا ہے وہ کیا مثال ہے جو انھوں نے بیان کی ہے میں نے کہا اللہ اور اسکا رسول بہتر جانتا ہے فرمایا آپ نے وہ مثال جو انھوں نے بیان کی ہے (وہ یہ ہے) کہ اللہ تعالی نے جنت کو بنایا ہے۔ اور اسکی طرف اپنے بندونکو بلایا ہے سو جسنے اسکا کہا مانا وہ جنت میں داخل ہوا اور جسنے اسکا کہنا نہ مانا اسکو وہ تکلیف دیگا یا فرمایا آپ نے اسکو عذاب دیگا۔ یہ حدیث اسوجہ سے حسن غریب صحیح ہے۔ اور ابو تمیمہ کا نام طریف بن مجالد ہے۔ اور ابو عثمان نہدی کا نام عبد الرحمٰن بن مل ہے۔ اور سلیمان تیمی وہ ابن طرخان ہے اور وہ چونکہ بنی تیم میں اترا تھا اسلیئے انکی طرف نسبت کیا گیا۔ کہا علی نے کہ کہا یحیی بن سعید نے میں نے کوئی آدمی اللہ تعالی سے زیادہ خوف کرنیوالا سلیمان تیمی سے نہیں دیکھا۔ **باب** آنحضرت اور دوسرے نبیوں کی مثال کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن سنان نے کہا حدیث کی ہمسے سلیم بن حبان نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن میناء نے جابر بن عبد اللہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

يدعو على رأس الصراط وداع يدعو فوقه والله يدعو الى دار السلام ويهدى من يشاء الى صراط مستقيم والابواب التى على كنفى الصراط حدود الله فلا يقع احد فى حدود الله حتى يكشف الستر والذى يدعو من فوقه واعظ ربه هذا حديث حسن غريب سمعت عبد الله بن عبد الرحمن يقول سمعت زكريا بن عدى يقول قال ابو اسحق الفزارى خذوا عن بقية ما حدثكم عن الثقات ولا تأخذوا عن اسمعيل بن عياش ما حدثكم عن الثقات ولا غير الثقات **حدثنا** قتيبة نا الليث عن خالد بن يزيد عن سعيد بن ابى هلال ان جابر بن عبد الله الانصارى قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما فقال انى رأيت فى المنام كان جبرئيل عند رأسى وميكائيل عند رجلى يقول احدهما لصاحبه اضرب له مثلا فقال اسمع سمعت اذنك واعقل عقل قلبك انما مثلك ومثل امتك كمثل ملك اتخذ دارا ثم بنى فيها بيتا ثم جعل فيها مائدة ثم بعث رسولا يدعو الناس الى طعامه فمنهم من اجاب الرسول ومنهم من تركه فالله هو الملك والدار الاسلام والبيت الجنة وانت يا محمد رسول من اجابك دخل الاسلام ومن دخل الاسلام دخل الجنة ومن دخل الجنة اكل ما فيها هذا حديث مرسل سعيد بن ابى هلال لم يدرك جابر بن عبد الله وفى الباب عن ابن مسعود وقد روى هذا الحديث عن النبى صلى الله عليه وسلم من غير هذا الوجه باسناد اصح من هذا **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن ابى عدى عن جعفر بن ميمون عن ابى تميمة الهجيمى عن ابى عثمان عن ابن مسعود قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم العشاء ثم انصرف فاخذ بيد عبد الله بن مسعود حتى خرج به الى بطحاء مكة فاجلسه ثم خط عليه خطا ثم قال لا تبرحن خطك فانه سينتهى اليك رجال فلا تكلمهم فانهم لن يكلموك ثم مضى رسول الله صلى الله عليه وسلم حيث اراد فبينا انا جالس فى خطى

جو راستہ کے سر پر بلاتا ہے اور ایک بلانیوالا ہے اسکے اوپر بلاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ طرف گھر سلامتی کے بلاتا ہے اور ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے طرف راستے سیدھے کے۔ اور وہ دروازے جو اوپر دونوں طرف راستے کے ہیں وہ اللہ کی حدیں ہیں سو کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی حدوں میں واقع نہیں ہوتا یہانتک کہ وہ پردے کو کھولتا ہے یعنے جو کوئی پردے کو اٹھاتا ہے وہی حدود اللہ میں واقع ہوتا ہے۔ اور وہ جو اسکے اوپر بلاتا ہے وہ اپنے رب کا واعظ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ سنا میں نے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن سے کہ کہتا سنا میں نے زکریا بن عدی سے کہ کہتا کہ کہا ابو اسحاق فزاری نے پکڑو بقیہ سے وہ حدیث جو تمکو ثقہ لوگوں سے بیان کرے اور نہ پکڑو اسمٰعیل بن عیاش سے کوئی حدیث خواہ ثقہ لوگوں سے بیان کرے یا غیر ثقہ سے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے خالد بن یزید سے اُسنے سعید بن ابی ہلال سے یہ کہ جابر بن عبد اللہ انصاری نے کہا ایک دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمپر نکلے اور فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گویا جبرئیل علیہ السلام میرے سر پر ہیں اور میکائیل میرے پانوں کے پاس۔ ایک انمیں سے اپنے صاحب سے کہتا ہے اسکے واسطے یعنے آنحضرت کے واسطے مثال بیان کر پس کہا اُسنے سن تیرے کان سنیں اور تیرا دل سمجھے یعنے نظر اور دل کسی اور طرف متوجہ نہ کر خیال سے متوجہ رہ۔ بیشک تیری مثال اور تیری امت کی مثل مثال اس بادشاہ کے ہے کہ جسنے ایک حویلی بنائی پھر اسمیں گھر بنایا پھر اسمیں دسترخوان بچھایا پھر رسول کو لوگوں کی طرف کھانے کے واسطے بھیجا سو بعض نے انمیں سے اس رسول کا کہا مانا اور بعض نے اسکو ترک کیا یعنے اسکا کہا نہ مانا۔ پس اللہ تعالیٰ وہ بادشاہ ہے اور حویلی اسلام ہے اور گھر جنت ہے اور آپ اے محمد رسول ہیں جسنے آپکا کہا مانا وہ اسلام میں داخل ہوا اور جو کوئی اسلام میں داخل ہوا وہ جنت میں داخل ہوا اور جو کوئی جنت میں داخل ہوا کھایا اُسنے جو کچھ اسمیں تھا۔ یہ حدیث مرسل ہے۔ سعید بن ابی ہلال نے جابر بن عبد اللہ کو نہیں پایا۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود سے۔ اور یہ حدیث غیر اس وجہ سے بھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے ساتھ ایسی سند کے کہ جو اس سے بہت صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن ابی عدی نے جعفر بن میمون سے اُسنے ابی تمیمہ ہجیمی سے اُسنے ابی عثمان سے اُسنے ابن مسعود سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عشا کی نماز پڑھی پھر فارغ ہوئے اور عبد اللہ بن مسعود کا ہاتھ پکڑا یہانتک کہ اسکو بطحا مکہ کی طرف لیکر نکلے اور اسکو بٹھلایا پھر اسکے گرد ایک خط کھینچا پھر فرمایا کہ اپنے خط کو مت چھوڑیو اسلئے کہ کئی مرد تیری طرف آئینگے سو اُنسے کلام مت کریو اور وہ بھی تجھسے کلام نہیں کرینگے پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چلے گئے جہانکا ارادہ رکھتے تھے پس میں اس اثنا میں کہ اپنے خط کے اندر بیٹھا ہوا تھا

فان مثل ذلك كمثل رجل خرج العدو في اثره سراعا حتى اذا اتى على حصن حصين فاحرز نفسه منهم كذلك العبد لا يحرز
نفسه من الشيطان الا بذكر الله قال النبي صلى الله عليه وسلم وانا آمركم بخمس الله امرني بهن السمع والطاعة والجهاد والهجرة
والجماعة فانه من فارق الجماعة قيد شبر فقد خلع ربقة الاسلام من عنقه الا ان يراجع ومن ادعى دعوى الجاهلية فانه من
جثى جهنم فقال رجل يا رسول الله وان صلى وصام فقال وان صلى وصام فادعوا بدعوى الله الذي سماكم المسلمين المؤمنين
عباد الله هذا حديث حسن صحيح غريب قال محمد بن اسمعيل الحارث الاشعري له صحبة وله غير هذا الحديث حدثنا
محمد بن بشار نا ابوداود الطيالسي نا ابان بن يزيد عن يحيى بن ابي كثير عن زيد بن سلام عن ابي سلام عن الحارث الاشعري
عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه بمعناه هذا حديث حسن غريب وابو سلام اسمه ممطور وقد رواه علي بن المبارك عن يحيى بن ابي كثير

باب ما جاء مثل المؤمن القارئ للقرآن وغير القارئ حدثنا قتيبة نا ابوعوانة عن قتادة عن انس عن ابي موسى الاشعري
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل المؤمن الذي يقرأ القرآن كمثل الاترجة ريحها طيب وطعمها طيب ومثل المؤمن الذي
لا يقرأ القرآن كمثل التمرة لا ريح لها وطعمها حلو ومثل المنافق الذي يقرأ القرآن كمثل الريحانة ريحها طيب وطعمها مر ومثل المنافق
الذي لا يقرأ القرآن كمثل الحنظلة ريحها مر وطعمها مر هذا حديث حسن صحيح وقد رواه شعبة عن قتادة ايضا حدثنا
الحسن بن علي الخلال وغير واحد قالوا نا عبد الرزاق انا معمر عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم مثل المؤمن كمثل الزرع لا تزال الرياح تفيئه ولا يزال المؤمن يصيبه بلاء ومثل المنافق كمثل شجرة الارز لا تهتز
حتى تستحصد هذا حديث حسن صحيح حدثنا اسحق بن موسى نا معن نا مالك عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر

سو مثال اسکی مثل مثال اس مرد کی ہے کہ دشمن اسکے پیچھے دوڑتا ہوا نکلا یہانتک کہ جب وہ مضبوط قلعے پر آیا تو اسنے اپنے نفس کو اُنسے
بچالیا۔ ایسا ہی بندہ نہیں بچاتا اپنے نفس کو شیطان سے مگر ساتھ ذکر اللہ کے۔ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے میں بھی تمکو اُن پانچ چیزوں کا
حکم کرتا ہوں جنکے ساتھ مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے حکم ماننا اور اطاعت کرنی اور جہاد اور ہجرت کرنی اور جماعت کی پابندی اسلئے
کہ جسنے جماعت سے مقدار بالشت کے تفریق کی تو اُسنے رسی اسلام کی اپنی گردن سے اتار دی مگر یہ کہ رجوع کرے اور جسنے پکار کی
پکار کفر کی تو وہ دوزخ کی جماعت سے ہے پس کہا ایک مرد نے یا رسول اللہ اگرچہ نماز پڑھے اور روزے رکھے فرمایا آپ نے اگرچہ نماز
پڑھے اور روزے رکھے پس پکارو ساتھ پکارنے اللہ کے جسنے تمہارا نام مسلمان مومنین عباد اللہ رکھا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب
ہے۔ کہا محمد بن اسمٰعیل نے حارث اشعری کو صحبت ہے اور اس حدیث کے سوا اسکی اور حدیث بھی ہے حدیث کی ہمسے محمد
بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے ابان بن یزید نے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے زید بن سلام
سے اُسنے ابی سلام سے اُسنے حارث اشعری سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے بالمعنے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور
ابو سلام کا نام ممطور ہے۔ اور روایت کیا ہے اسکو علی بن مبارک نے یحیی بن ابی کثیر سے **باب** مومن قرآن کے پڑھنے والے اور نہ پڑھنے
والے کی مثال کے بیان میں حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابوعوانہ نے قتادہ سے اُسنے انس سے اُسنے ابوموسیٰ اشعری
سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مثال اس مومن کی جو قرآن پڑھتا ہے مثل مثال چکوترے کے ہے کہ بو اسکی عمدہ ہے اور مزا
اسکا بھی عمدہ ہے۔ اور مثال اس مومن کی جو قرآن نہیں پڑھتا مثل کھجور کے ہے کہ اسکی بو نہیں ہے اور مزا اسکا میٹھا ہے۔ اور مثال اس منافق
کی جو قرآن پڑھتا ہے مثل ریحان کے ہے جو بو اسکی عمدہ ہے اور مزا اسکا کڑوا ہے اور مثال اس منافق کی جو قرآن نہیں پڑھتا مثل حنظل کے ہے کہ
بو اسکی کڑوی ہے اور مزا اسکا بھی کڑوا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا ہے اسکو شعبہ نے قتادہ سے بھی حدیث کی ہمسے
حسن بن علی خلال اور کئی ایک نے کہا انھوں نے حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا خبر دی ہمکو معمر نے زہری سے اُسنے سعید بن مسیب
سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مثال مومن کی مثل کھیتی کے ہے کہ ہمیشہ اسکو ہوائیں ہلاتی رہتی ہیں اور ہمیشہ ہی
مومن کو مصیبت پہونچتی رہتی ہے۔ اور مثال منافق کی مثل درخت صنوبر کے ہے نہیں حرکت کرتا یہانتک کہ کاٹا جاوے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث
کی ہمسے اسحاق بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے عبد اللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمر سے

انما مثلی ومثل الانبیاء کرجل بنی دارا فاکملها واحسنها الا موضع لبنة فجعل الناس یدخلونها ویتعجبون منها ویقولون لولا موضع اللبنة وفی الباب عن ابی هریرة وابی بن کعب هذا حدیث حسن غریب صحیح من هذا الوجه **باب** ماجاء مثل الصلوٰة والصیام والصدقة **حدثنا** محمد بن اسمٰعیل نا موسی بن اسمٰعیل نا ابان بن یزید نا یحیی بن ابی کثیر عن زید بن سلام ان ابا سلام حدثه ان الحارث الاشعری حدثه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الله امر یحیی بن زکریا بخمس کلمات ان یعمل بها ویأمر بنی اسرائیل ان یعملوا بها وانه کاد یبطی بها قال عیسی ان الله امرک بخمس کلمات لتعمل بها وتأمر بنی اسرائیل ان یعملوا بها فاما ان تأمرهم واما ان آمرهم فقال یحیی اخشی ان سبقتنی بها ان یخسف بی واعذب فجمع الناس فی بیت المقدس فامتلأ وقعدوا علی الشرف فقال ان الله امرنی بخمس کلمات ان اعمل بهن وامرکم ان تعملوا بهن اولهن ان تعبدوا الله ولا تشرکوا به شیئا وان مثل من اشرک بالله کمثل رجل اشتری عبدا من خالص ماله بذهب او ورق فقال هذه داری وهذا عملی فاعمل وادّ الی فکان یعمل ویؤدی الی غیر سیده فایکم یرضی ان یکون عبده کذلک وان الله امرکم بالصلوٰة فاذا صلیتم فلا تلتفتوا فان الله ینصب وجهه لوجه عبده فی صلوٰته مالم یلتفت وامرکم بالصیام فان مثل ذلک کمثل رجل فی عصابة معه صرة فیها مسک فکلهم تعجب او یعجبه ریحها وان ریح الصائم اطیب عند الله من ریح المسک وامرکم بالصدقة فان مثل ذلک کمثل رجل اسره العدو فاوثقوا یده الی عنقه وقدموه لیضربوا عنقه فقال انا افدیه منکم بالقلیل والکثیر ففدا نفسه منهم وامرکم ان تذکروا الله

بیشک میری مثال اور دوسرے نبیوں کی مثل اس مرد کی ہے کہ بنایا اُسنے گھر پھر اسکو کامل کیا اور مزین کیا مگر جگہ ایک اینٹ کی[1] سو لوگوں نے اسمین داخل ہونا شروع کر دیا اور اس سے تعجب کرتے ہین اور کہتے ہین کیون نہین جگہ اینٹ کی پوری ہوئی اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی بن کعب سے یہ حدیث اسوجہ سے حسن غریب صحیح ہے **باب** بیان مین مثال نماز اور روزے اور صدقہ کی **حدیث** کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہمسے موسی بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہمسے ابان بن یزید نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن ابی کثیر نے زید بن سلام سے یہ کہ ابا سلام نے حدیث کی ہے اسکو یہ کہ حارث اشعری نے حدیث کی ہے اسکو یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے یحیی بن زکریا علیہ السلام کو پانچ کلمون کا حکم دیا کہ آپ خود بھی عمل کرے اور بنی اسرائیل کو حکم دے کہ وہ بھی انکے ساتھ عمل کرین اور وہ قریب تھے کہ انکے ساتھ سستی کرین۔ فرمایا عیسی علیہ السلام نے اللہ تعالی نے آپکو پانچ کلمون کا حکم دیا ہے کہ انکے ساتھ خود بھی عمل کرو اور بنی اسرائیل کو بھی حکم کرو کہ وہ بھی انکے ساتھ عمل کرین سو یا تو آپ انکو حکم کیجئے یا مین انکو حکم کرتا ہون پس کہا یحیی علیہ السلام نے مین خوف کرتا ہون کہ آپ مجھسے سبقت لیجائین تو مین زمین مین دھنسایا جاؤن یا عذاب دیا جاؤن پھر انھون نے لوگونکو بیت المقدس مین جمع کیا سو بیت المقدس پر ہو گیا اور لوگ بلندیونپر بیٹھ گئے پس کہا یحیی علیہ السلام نے بیشک اللہ تعالی نے مجھے پانچ کلمون کا حکم کیا ہے کہ مین خود بھی اُنکے ساتھ عمل کرون اور تمکو بھی حکم دون کہ تم بھی انکے ساتھ عمل کرو۔ اول انمین سے یہ ہے کہ اللہ تعالی کی عبادت کرو اور اسکے ساتھ کسی چیز کو شریک مت بناؤ۔ اور مثال اس شخص کی جو شریک کرتا ہے ساتھ اللہ کے مثل مثال اس مرد کی ہے کہ جسنے خرید کیا ایک غلام خالص مال اپنے سے ساتھ سونے یا چاندی کے پھر کہا یہ میرا گھر ہے اور یہ میرا کام کر کے ادا کر طرف میرے۔ سو وہ کام کرتا ہے اور اپنے سردار کے غیر کی طرف ادا کرتا ہے سو کون تم مین سے راضی ہوتا ہے کہ غلام اسکا اسطرح کا ہو اور اللہ تعالی نے تمکو نماز کا حکم دیا ہے سو جب تم نماز پڑھو تو التفات نہ کرو اسلئے کہ اللہ تعالی اپنے منھ کو اپنے بندے کے منھ کی طرف کھڑا کرتا ہے جبتک کہ التفات نہ کرے اور تمکو روزہ کا حکم دیا ہے سو مثال اسکی مثل مثال مرد کے ہے جو جماعت مین ہو اسکے پاس کیسہ ہو اسمین مشک ہے سو ہر ایک اسکو پسند کرتا ہے یا فرمایا کہ پسند آتی ہے اسکو بو اسکی۔ اور بو روزہ دار کی بہت پسند ہے اللہ کے نزدیک مشک کی بو سے اور اللہ تعالی تمکو حکم دیتا ہے صدقے کا سو مثال اسکی مثل مثال اس مرد کے ہے کہ قید کیا اسکو دشمن نے اور اسکے ہاتھ گردن کی طرف باندھ دیے اور اسکو آگے کیا کہ اسکی گردن ماریں پس کہا اُسنے میں اپنے نفس کا تھوڑے اور بہت مال سے فدیہ دیتا ہون سو اُسنے اپنے نفس کا فدیہ انکو دیا اور مین تمکو حکم کرتا ہون کہ اللہ تعالی کی یاد کرو

[1] یعنے تمام گھر پورا مکمل ہو گیا مگر ایک اینٹ کی جگہ باقی رہی ہے وہ اینٹ مین ہون میرے ساتھ وہ گھر پورا ہو گیا کوئی جگہ خالی نہین رہی پس رسول اب میرے ساتھ ختم ہو گئے میرے بعد کوئی نبی نہین ہوگا چنانچہ یہی الفاظ

إنما الناس كإبل مائة لا يجد الرجل فيها راحلة هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** سعيد بن عبد الرحمن المخزومي
نا سفيان بن عيينة عن الزهري بهذا الإسناد نحوه وقال لا تجد فيها راحلة عن سالم عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم إنما الناس كإبل مائة لا تجد فيها راحلة أو لا تجد فيها إلا راحلة **حدثنا** قتيبة بن سعيد نا المغيرة
بن عبد الرحمن عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إنما مثلي ومثل أمتي كمثل رجل استوقد
نارا فجعلت الدواب والفراش يقعن فيها فأنا آخذ بحجزكم وأنتم تقحمون فيها هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** إسحق
بن موسى الأنصاري نا معن نا مالك عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إنما أجلكم
فيما خلا من الأمم كما بين صلوة العصر إلى مغارب الشمس وإنما مثلكم ومثل اليهود والنصارى كرجل استعمل عمالا فقال
من يعمل لي إلى نصف النهار على قيراط قيراط فعملت اليهود على قيراط قيراط ثم قال من يعمل لي من نصف النهار إلى صلوة
العصر على قيراط قيراط فعملت النصارى على قيراط قيراط ثم أنتم تعملون من صلوة العصر إلى مغارب الشمس على قيراطين قيراطين
فغضبت اليهود والنصارى وقالوا نحن أكثر عملا وأقل عطاء فقال هل ظلمتكم من حقكم شيئا قالوا لا قال فإنه فضلي أوتيه
من أشاء هذا حديث حسن صحيح **أبواب** فضائل القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء في فضل فاتحة الكتاب
حدثنا قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج على أبي بن كعب فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم يا أبي وهو يصلي فالتفت أبي فلم يجبه وصلى أبي فخفف ثم انصرف إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال السلام عليك
يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليك السلام ما منعك يا أبي أن تجيبني إذ دعوتك فقال يا رسول الله إني كنت في الصلوة

لوگ مثل سو اونٹ کے ہیں کہ نہیں پاتا آدمی اسمیں ایک سواری بھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہم سے سعید بن عبد الرحمن
مخزومی نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے زہری سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے اور فرمایا کہ نہ پاوے تو اسمیں کوئی سواری
روایت کی اُسنے سالم سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے لوگ تو مثل سو اونٹ کے ہیں نہ پاوے تو اسمیں کوئی سواری
یا فرمایا کہ نپاوے تو اسمیں مگر ایک سواری۔ **حدیث** کی ہم سے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہم سے مغیرہ بن عبد الرحمن نے ابی الزناد سے
اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا مثال میری اور مثال امت میری کی مثل اس مرد کے ہے کہ روشن کی اُسنے
آگ پس چارپایوں اور پروانوں نے اسمیں گرنا شروع کیا سو میں تمکو کمر سے پکڑ ہوا لاہوں اور تم اسمیں داخل ہوتے جاتے ہو۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہم سے اسحاق بن موسی انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک نے عبد اللہ
بن دینار سے اُسنے ابن عمر سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک عمر تمہاری سابقین امتوں سے مثل اُس وقت کے ہے جو
درمیان نماز عصر کے غروب آفتاب تک ہے۔ اور بیشک مثال تمہاری اور مثال یہود اور نصاری کی مثل اُس مرد کے ہے کہ اُسنے چند آدمیونکو
کام پر لیا اور کہا کون شخص میرا کام کرتا ہے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر پس یہود نے ایک ایک قیراط پر عمل کیا پھر کہا اُسنے کون میرا کام کرتا ہے
دوپہر سے لیکر نماز عصر تک اوپر ایک ایک قیراط کے پس نصاری نے ایک ایک قیراط پر عمل کیا۔ پھر تم کام کرتے ہو نماز عصر سے غروب
آفتاب تک ایک ایک قیراط پر۔ پھر یہود اور نصاری غضبناک ہوے۔ اور کہا انھوں نے ہم کام میں زیادہ ہیں اور مزدوری میں کم پس
کہا اُسنے کیا میں نے تمہارے حق پر کسی چیز سے ظلم کیا ہے کہا انھوں نے کہ نہیں کہا اُسنے یہ میرا انعام ہے جسکو میں چاہوں دوں۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔ **ابواب** فضائل قرآن کے بیان میں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں **باب** فاتحۃ الکتاب کی فضیلت
کے بیان میں۔ **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے عبد العزیز بن محمد نے علا ابن عبد الرحمن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے
ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابی بن کعب پر نکلے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اے ابی اور وہ نماز پڑھ رہا
تھا پس التفات کی ابی نے اور آنحضرت کو جواب نہ دیا اور نماز پڑھی ابی نے اور نماز میں تخفیف کی پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کی طرف پھرا اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ پھر فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وعلیک السلام اے ابی تجھے کس چیز
نے مجھے جواب دینے سے منع کیا جبکہ میں نے تجھے بلایا سو کہا اُسنے یا رسول اللہ میں نماز میں تھا

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من الشجر شجرۃ لا یسقط ورقھا وھی مثل المؤمن حدثونی ما ھی قال عبد اللہ فوقع الناس فی شجر البوادی ووقع فی نفسی انھا النخلۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھی النخلۃ فاستحییت یعنی ان اقول قال عبد اللہ فحدثت عمر بالذی وقع فی نفسی فقال لان تکون قلتھا احب الی من ان یکون لی کذا وکذا ھذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن ابی ہریرۃ **باب** ماجاء مثل صلوات الخمس **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث عن ابن الھاد عن محمد بن ابراھیم عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ارأیتم لو ان نھرا بباب احدکم یغتسل فیہ کل یوم خمس مرات ھل یبقی من درنہ شیء قالوا لا یبقی من درنہ شیء قال فذلک مثل الصلوات الخمس یمحو اللہ بھن الخطایا وفی الباب عن جابر ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** قتیبۃ نا بکر بن مضر القرشی عن ابن الھاد نحوہ **باب** **حدثنا** قتیبۃ نا حماد بن یحیی الابح عن ثابت البنانی عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل امتی مثل المطر لا یدری اولہ خیر ام اخرہ وفی الباب عن عمار وعبد اللہ بن عمرو وابن عمر ھذا حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ ویروی عن عبد الرحمن بن مھدی انہ کان یثبت حماد بن یحیی الابح وکان یقول ھو من شیوخنا **باب** ماجاء مثل ابن ادم واجلہ واملہ **حدثنا** محمد بن اسمعیل نا خلاد بن یحیی نا بشیر بن المھاجر انا عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھل تدرون ما مثل ھذہ وھذہ ورمی بحصاتین قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ھذاک الامل وھذاک الاجل ھذا حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ **حدثنا** الحسن بن علی الخلال وغیر واحد قالوا انا عبد الرزاق انا معمر عن الزھری عن سالم عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درختوں میں سے ایک ایسا درخت ہے کہ اسکے پتے نہیں گرتے اور وہ مثال مومن کی ہے مجھے بتلاؤ کہ وہ کون ہے کہا عبد اللہ نے سو لوگوں کا خیال تو جنگل کے درختوں میں جا پڑا اور میرے دل میں واقع ہوا کہ وہ کھجور ہے پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ کھجور ہے اور میں نے کہنے سے حیا کی۔ کہا عبد اللہ نے پھر میں نے حضرت عمر سے وہ بات بیان کی جو میرے دل میں واقع ہوئی تھی سو کہا اُسنے اگر تو وہ کہہ دیتا تو مجھے اسقدر دنیا حاصل ہونے سے زیادہ پسند تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ سے **باب** پانچ نمازوں کی مثال کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن الہاد سے اُسنے محمد بن ابراہیم سے اُسنے ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے خبر دو کہ اگر نہر کسی کے دروازے کے آگے ہو وہ اسمیں ہر ایک دن میں پانچ بار غسل کرے کیا کچھ اسکی میل باقی رہتی ہے کہا لوگوں نے کہ اسکی میل کچھ باقی نہیں رہتی فرمایا آپ نے سو یہ مثال مثل پانچ نمازوں کے ہے اللہ تعالیٰ اُنسے گناہ دور کر دیتا ہے اور اس باب میں روایت ہے جابر سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے بکر بن مضر قرشی نے ابن الہاد سے مثل اسکے **باب** **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن یحیی ابح نے ثابت بنانی سے اُسنے انس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مثال میری امت کی مثال مینہ کی ہے نہیں معلوم ہوتا کہ ابتدا[1] اسکی نیک ہے یا آخر اسکا۔ اور اس باب میں روایت ہے عمار اور عبد اللہ بن عمرو اور ابن عمر سے۔ یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب ہے۔ اور مروی ہے عبد الرحمن بن مہدی سے کہ وہ حماد بن یحیی ابح کو ثقہ کہتا تھا اور کہتا تھا کہ وہ ہمارے استادوں سے ہے **باب** ابن آدم اور اسکی اجل اور امید کی مثال کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہمسے خلاد بن یحیی نے کہا حدیث کی ہمسے بشیر بن مہاجر نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن بریدہ نے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تم جانتے ہو کہ کیا مثال ہے اسکی اور اسکی اور دو کنکر پھینک دیے کہا انھوں نے اللہ اور رسول اسکا بہتر جانتا ہے فرمایا آپ نے یہ امید ہے اور یہ اجل ہے۔ یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال اور کئی ایک نے کہا انھوں نے حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا خبر دی ہمکو معمر نے زہری سے اُسنے سالم سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے

[1] اسمیں کچھ شک نہیں کہ ابتدا اس امت کی افضل ہے مگر آنحضرت کی غرض اس سے شریعت کے پھیلانے کی ہے اور کہا گیا ہے کہ معنے اسکے یہ ہیں کہ بارش کی ہر نوبت نمو کے واسطے مفید ہے ایسا ہی امت سے پہلے لوگ ایمان لائے اور آنحضرت کو معجزات دیکھکر مانا اور پچھلے ایمان بالغیب لائے اور پہلوں کی تابعداری کی ۱۲

فکانت تجیٔ الغول فتاخذ منہ فشکی ذلک الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اذھب فاذا رأیتہا فقل بسم اللہ اجیبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فاخذھا فحلفت ان لا تعود فارسلہا فجاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما فعل اسیرک قال حلفت ان لا تعود قال کذبت وھی معاودۃ الکذب قال فاخذھا فحلفت ان لا تعود فارسلہا فجاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما فعل اسیرک قال فحلفت ان لا تعود فقال کذبت وھی معاودۃ الکذب فاخذھا فقال ما انا بتارکک حتی اذھب بک الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت انی ذاکرۃ لک شیئا اٰیۃ الکرسی اقرأھا فی بیتک فلا یقربک شیطان ولا غیرہ فجاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما فعل اسیرک قال فاخبرہ بما قالت قال صدقت وھی کذوب ھذا حدیث حسن غریب **حدثنا** الحسن بن علی الخلال نا ابو اسامۃ نا عبد الحمید بن جعفر عن سعید المقبری عن عطاء مولی ابی احمد عن ابی ھریرۃ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثا وھم ذو عدد فاستقرأھم فاستقرأ کل رجل منھم یعنی ما معہ من القراٰن فاتی علی رجل من احدثھم سنا فقال ما معک یا فلان فقال معی کذا وکذا وسورۃ البقرۃ فقال امعک سورۃ البقرۃ قال نعم قال اذھب فانت امیرھم فقال رجل من اشرافھم واللہ ما منعنی ان اتعلم البقرۃ الا خشیۃ ان لا اقوم بھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعلموا القراٰن واقرؤہ فان مثل القراٰن لمن تعلمہ فقرأہ وقام بہ کمثل جراب محشو مسکا یفوح ریحہ فی کل مکان ومثل من تعلمہ فیرقد وھو فی جوفہ کمثل جراب اوکی علی مسک ھذا حدیث حسن وقد روی ھذا الحدیث عن سعید المقبری عن عطاء مولی ابی احمد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلا نحوہ **حدثنا** بذلک قتیبۃ

سو جن آکر لیجاتے تھے پس اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اس امر کا شکوہ کیا سو فرمایا آپ نے جا جب تو اسکو دیکھے تو کہہ بسم اللہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جواب دے کہا راوی نے پس اُسنے اسکو پکڑا پس اس جنی نے قسم کھائی کہ میں پھر نہ آؤنگی تو اُسنے اسکو چھوڑ دیا پھر وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا سو آپ نے فرمایا تیرے قیدی نے کیا کیا کہا اُسنے اُسنے قسم کھائی ہے کہ میں پھر نہ آؤنگی فرمایا آپ نے جھوٹ کہا اُسنے اور وہ جھوٹ کو عود کرنیوالی ہے کہا راوی نے پھر اُسنے اسکو پکڑا پھر اُسنے قسم کھائی کہ میں نہیں آؤنگی سو اُسنے اسکو چھوڑ دیا پھر وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا پس فرمایا آپ نے تیرے قیدی نے کیا کیا کہا اُسنے قسم کھائی ہے کہ میں پھر نہ آؤنگی فرمایا آپ نے اُسنے جھوٹ کہا ہے اور وہ جھوٹ کو عود کرنیوالی ہے پھر اُسنے اسکو پکڑا اور کہا کہ میں تجھے ہرگز نہیں چھوڑونگا یہانتک کہ میں تجھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لیجاؤں پس کہا اُسنے میں تجھے ایک چیز یاد دلاتی ہوں یعنے آیۃ الکرسی اسکو اپنے گھر میں پڑھا کر پھر شیطان تیرے پاس نہ آویگا اور نہ غیر اُسکا پھر وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا پس فرمایا آپ نے تیرے قیدی نے کیا کیا کہا راوی نے پھر اُسنے آپکو خبر دی اس بات کی جو اُسنے کہی تھی فرمایا آپ نے سچ کہا اُسنے حالانکہ وہ جھوٹی تھی یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے کہا حدیث کی ہمسے حمید بن جعفر نے سعید مقبری سے اُسنے عطاء یعنے ابی احمد کے غلام سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور وہ چند آدمی تھے پس حضرت نے اُنسے پڑھوایا پس ہر ایک آدمی نے اُنہیں سے پڑھا جو کچھ اسکے پاس قرآن تھا یعنے ہر ایک آدمی نے جو کچھ اسکو آتا تھا پڑھکر حضرت کو سنایا پھر ایک مرد کے پاس آئے جوان سب سے عمر میں کم تھا پس فرمایا آپ نے تیرے پاس کیا ہے اے فلان یعنے تجھے کونسی حدیث آتی ہے پس کہا اُسنے میرے پاس فلان فلان سورت ہے اور سورت بقرہ بھی پس فرمایا آپ نے کیا تیرے پاس بقرہ بھی ہے پس کہا اُسنے ہاں فرمایا آپ نے جا سو تو ہی انکا حاکم ہے پھر ایک مرد نے انکے شریفوں میں سے کہا قسم ہے اللہ کی مجھے سورہ بقرہ سیکھنے سے کسی چیز نے منع نہیں کیا مگر اس خوف نے کہ میں اسکے ساتھ کھڑا نہیں ہو سکونگا یعنے نماز تہجد میں پس فرمایا رسول اللہ صلعم نے سیکھو قرآن اور پڑھاؤ اسکو اسلئے کہ مثال قرآن کی اس شخص کے واسطے جو اسکو سیکھتا ہے اور پڑھتا ہے اور اسکے ساتھ کھڑا ہوتا ہے مثل مشکیزہ کے ہے جو مشک سے پر ہو اور اسکی بو ہر مکان میں جوش مارتی ہو اور مثال اس شخص کی جو اسکو سیکھتا ہے پھر سو رہتا ہے اس حالت میں کہ وہ قرآن اسکے پیٹ میں ہے سو مثل مشکیزہ کے ہے جو اسپر ڈاٹ لگائی گئی ہو یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث سعید مقبری سے اُسنے روایت کی عطاء سے جو غلام ابی احمد کا ہے اُسنے نبی صلعم سے مرسل مثل اسکے **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے قتیبہ نے

قال افلم تجد فيما اوحي الي ان استجيبوا لله وللرسول اذا دعاكم لما يحييكم قال بلى ولا اعود ان شاء الله قال تحب ان اعلمك سورة لم ينزل في التورية ولا في الانجيل ولا في الزبور ولا في القرآن مثلها قال نعم يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف تقرء في الصلوة قال فقرأ ام القرآن فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده ما انزلت في التورية ولا في الانجيل ولا في الزبور ولا في القرآن مثلها وانها سبع من المثاني والقرآن العظيم الذي اعطيته هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن انس بن مالك **باب** ما جاء في سورة البقرة واية الكرسي **حدثنا** قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تجعلوا بيوتكم مقابر وان البيت الذي تقرأ البقرة فيه لا يدخله الشيطان هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمود بن غيلان نا حسين الجعفي عن زائدة عن حكيم بن جبير عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لكل شيء سنام وان سنام القرآن سورة البقرة وفيها اية هي سيدة اي القرآن اية الكرسي هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث حكيم بن جبير وقد تكلم فيه شعبة وضعفه **حدثنا** يحيى بن المغيرة ابو سلمة المخزومي المديني نا ابن ابي فديك عن عبد الرحمن المليكي عن زرارة بن مصعب عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ حم المؤمن الى اليه المصير واية الكرسي حين يصبح حفظ بهما حتى يمسي ومن قرأهما حين يمسي حفظ بهما حتى يصبح هذا حديث غريب وقد تكلم بعض اهل العلم في عبد الرحمن بن ابي بكر بن ابي مليكة المليكي من قبل حفظه **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو احمد نا سفيان عن ابن ابي ليلى عن اخيه عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن ابي ايوب الانصاري انه كانت له سهوة فيها تمر

فرمایا آنحضرت نے کیا تو نہیں پاتا اس چیز میں جو میری طرف اللہ نے وحی کی ہے یہ کہ جواب دو واسطے اللہ کے اور رسول کے جب تمکو بلاوے اس واسطے کہ تمکو زندہ کرتا ہے کہا اُسنے ہاں یا حضرت اور میں پھر ایسا انشاء اللہ تعالیٰ کبھی اس بات پر عود نہیں کرونگا۔ فرمایا آنحضرت نے کیا تو چاہتا ہے کہ میں تجھے ایسی سورت سکھلاؤں جو توراۃ اور انجیل اور زبور اور قرآن میں مثل اسکے نہیں نازل ہوئی کہا اُسنے ہاں یا رسول اللہ پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز میں تو کسطرح پڑھتا ہے کہا راوی نے پس پڑھی اُسنے ام القرآن یعنے سورہ فاتحہ پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس ذات کی کہ جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ نہیں نازل ہوئی کوئی سورت توراۃ اور انجیل اور زبور اور قرآن میں مثل اسکے اور یہ سات ہیں[1] مثانی سے اور قرآن عظیم ہے جو میں دیا گیا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے انس بن مالک سے **باب** سورہ بقرہ اور آیۃ الکرسی کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں کو قبریں مت بناؤ اور یہ کہ جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جاوے اُسمیں شیطان داخل نہیں ہوتا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے حسین جعفی نے زائدہ سے اُسنے حکیم بن جبیر سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر شے کے واسطے بلندی ہے اور بلندی قرآن کی سورہ بقرہ ہے اور اسی میں ایک آیت ہے وہ قرآن کی آیتوں کی سردار ہے یعنے آیۃ الکرسی یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق حکیم بن جبیر سے اور اسکے حق میں شعبہ نے کلام کیا ہے اور اسکو ضعیف کیا ہے **حدیث** کی ہمسے یحییٰ بن مغیرہ یعنے ابو سلمہ مخزومی مدینی نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی فدیک نے عبد الرحمن ملیکی سے اُسنے زرارہ بن مصعب سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی پڑھے سورہ حٰم المؤمن الیہ المصیر تک اور آیۃ الکرسی صبح کے وقت بسبب انکے شام تک حفاظت میں رہتا ہے اور جو کوئی ان دونوں کو شام کے وقت پڑھے وہ بسبب انکے صبح تک حفاظت میں رہتا ہے یہ حدیث غریب ہے اور بعض اہل علم نے عبد الرحمن بن ابی بکر بن ابی ملیکہ ملیکی کے حق میں اسکے حافظہ کی وجہ سے کلام کیا ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابن ابی لیلیٰ سے اُسنے اپنے بھائی سے اُسنے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے اُسنے ابی ایوب انصاری سے یہ کہ اسکا ایک چھوٹا سا گھر تھا اسی میں کھجوریں تھیں

---

[1] مثانی کے معنے مکرر کے ہیں یعنے یہ سات آیات ہیں جو ہر ایک رکعت میں مکرر ہوتی ہیں یا مثانی مشتق ہے ثنا سے اسلئے کہ اسمیں ثنا اور دعا ہے اور قرآن عظیم ہے ۱۲

واهله الذين يعملون به في الدنيا ففي هذا دلالة انه يجيء ثواب العمل واخبرني محمد بن اسمعيل نا الحميدي قال قال سفيان بن عيينة في تفسير حديث عبد الله بن مسعود ما خلق الله من سماء ولا ارض اعظم من اية الكرسي قال سفيان لان اية الكرسي هو كلام الله وكلام الله اعظم من خلق الله من السماء والارض **باب** ماجاء في سورة الكهف **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابوداؤد انبانا شعبة عن ابي اسحٰق قال سمعت البراء يقول بينما رجل يقرأ سورة الكهف اذ راى دابته تركض فنظر فاذا مثل الغمامة او السحابة فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم تلك السكينة نزلت مع القرآن او نزلت على القرآن هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن اسيد بن حضير **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن قتادة عن سالم بن ابي الجعد عن معدان بن ابي طلحة عن ابي الدرداء عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من قرأ ثلاث ايات من اول الكهف عصم من فتنة الدجال قال محمد بن بشار نا معاذ بن هشام اخبرني ابي عن قتادة بهذا الاسناد نحوه هذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء في يٰس٘ **حدثنا** قتيبة وسفيان بن وكيع قالا نا حميد بن عبد الرحمٰن الرواسي عن الحسن بن صالح عن هارون ابي محمد عن مقاتل بن حيان عن قتادة عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لكل شيء قلبا وقلب القرآن يٰس٘ ومن قرأ يٰس٘ كتب الله له بقراءتها قراءة القرآن عشر مرات هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث حميد بن عبد الرحمٰن وبالبصرة لا يعرفون من حديث قتادة الا من هذا الوجه وهارون ابو محمد شيخ مجهول **حدثنا** ابو موسى محمد بن المثنى نا احمد بن سعيد الدارمي نا قتيبة عن حميد بن عبد الرحمٰن بهذا وفي الباب عن ابي بكر الصديق ولا يصح حديث ابي بكر من قبل اسناده واسناده ضعيف

اور والی اسکے جو عمل کرتے ہین ساتھ اسکے دنیا مین۔ پس اس حدیث مین دلالت ہی اس بات پر کہ ثواب عمل کا آئیگا۔ اور خبر دی مجھے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہمسے حمیدی نے کہا اُسنے کہا سفیان بن عیینہ نے عبداللہ بن مسعود کی حدیث کی تفسیر مین کہ نہین پیدا کیا اللہ تعالی نے کوئی آسمان اور نہ کوئی زمین اعظم آیۃ الکرسی سے کہا سفیان نے اسواسطے کہ آیۃ الکرسی کلام اللہ کا ہی اور کلام اللہ کا اعظم ہی اللہ کی پیدائش سے یعنے آسمان اور زمین کے **باب** سورۂ کہف کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے ابی اسحاق سے کہا اُسنے سنا مین نے براء سے کہتا اسوقت مین کہ ایک مرد سورۂ کہف پڑھ رہا تھا کہ اُسنے اپنے چارپائے کو کودتے ہوئے دیکھا پس اُسنے دیکھا کہ مثل بادل کے کوئی چیز ہی (غمام اور سحاب کے معنے بادل کے ہین راوی کو صرف الفاظ مین شک ہی) سو وہ آنحضرت کے پاس آیا اور آپ کے آگے یہ قصہ ذکر کیا پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ سکینہ تھا کہ قرآن کے ساتھ اترا تھا یا فرمایا آپنے قرآن پر اترا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی اور اس باب مین روایت ہی اسید بن حضیر سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے اُسنے سالم بن ابی الجعد سے اُسنے معدان بن ابی طلحہ سے اُسنے ابی الدرداء سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جو کوئی تین آیتین ابتدائے سورہ کہف سے پڑھے وہ فتنۂ دجال سے محفوظ رہیگا۔ کہا محمد بن بشار نے حدیث کی ہمسے معاذ بن ہشام نے کہا خبر دی مجھے میرے باپ نے قتادہ سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** سورہ یٰس٘ کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ اور سفیان بن وکیع نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے حمید بن عبدالرحمٰن رواسی نے حسن بن صالح سے اُسنے ہارون یعنے ابی محمد سے اُسنے مقاتل بن حیان سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک چیز کے واسطے دل ہی اور دل قرآن کا یٰس٘ ہی اور جو کوئی پڑھے یٰس٘ اللہ تعالی اسکے واسطے بدلے قرارت اسکی کے قرارت قرآن کی دس بار لکھتا ہی۔ یہ حدیث حسن غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق حمید بن عبدالرحمٰن سے۔ اور بصرہ مین نہین پہچانتے حدیث قتادہ کی مگر اسی وجہ سے۔ اور ہارون یعنے ابو محمد شیخ مجہول ہی **حدیث** کی ہمسے ابو موسی یعنے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے احمد بن سعید دارمی نے کہا حدیث کی ہمسے قتیبہ نے حمید بن عبدالرحمٰن سے ساتھ اسکے۔ اور اس باب مین روایت ہی حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے۔ اور حدیث حضرت ابوبکر صدیق کی اسناد کی جہت سے صحیح نہین اور اسناد اسکی ضعیف ہی

نا اللیث بن سعد عن سعید المقبری عن عطاء مولی ابی احمد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلا نحوہ بمعناہ ولم یذکر فیہ عن ابی ھریرۃ وفی الباب عن ابی بن کعب **باب ما جاء فی اخر سورۃ البقرۃ حدثنا** احمد بن منیع نا جریر بن عبد الحمید عن منصور بن المعتمر عن ابراھیم بن یزید عن عبد الرحمٰن بن یزید عن ابی مسعود الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ الاٰیتین من اٰخر سورۃ البقرۃ فی لیلۃ کفتاہ ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** بندار نا عبد الرحمٰن بن مھدی نا حماد بن سلمۃ عن اشعث بن عبد الرحمٰن الجرمی عن ابی قلابۃ عن ابی الاشعث الجرمی عن النعمان بن بشیر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ کتب کتابا قبل ان یخلق السمٰوات والارض بالفی عام انزل منہ اٰیتین ختم بھما سورۃ البقرۃ ولا یقرأن فی دار ثلث لیال فیقربھا شیطان ھٰذا حدیث غریب **باب ما جاء فی اٰل عمران حدثنا** محمد بن اسمٰعیل نا ھشام بن اسمٰعیل ابو عبد الملک العطار نا محمد بن شعیب نا ابراھیم بن سلیمان عن الولید بن عبد الرحمٰن انہ حدثھم عن جبیر بن نفیر عن نواس بن سمعان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یأتی القراٰن واھلہ الذین یعملون بہ فی الدنیا تقدمہ سورۃ البقرۃ واٰل عمران قال نواس وضرب لھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ امثال ما نسیتھن بعد قال یأتیان کانھما غیابتان وبینھما شرق او کانھما غمامتان سوداوان او کانھما ظلۃ من طیر صواف تجادلان عن صاحبھما وفی الباب عن بریدۃ وابی امامۃ ھٰذا حدیث حسن غریب ومعنی ھٰذا الحدیث عند اھل العلم انہ یجیئ ثواب قراءتہ کذا فسر بعض اھل العلم ھٰذا الحدیث وما یشبہ ھٰذا من الاحادیث انہ یجیئ ثواب قراءۃ القراٰن وفی حدیث نواس بن سمعان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما یدل علی ما فسروا اذ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے اُسنے سعید مقبری سے اُسنے عطاء سے جو غلام ابی احمد کا ہے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسل مثل اسکے بالمعنے اور اسنے اس روایت میں ابی ہریرہ کا ذکر نہیں کیا اور اس باب میں روایت ہے ابی بن کعب سے **باب** سورہ بقرہ کے آخر کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے جریر بن عبد الحمید نے منصور بن معتمر سے اُسنے ابراہیم بن یزید سے اُسنے عبد الرحمن بن یزید سے اُسنے ابی مسعود انصاری سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی دو آیتیں آخر سورہ بقرہ سے رات میں پڑھے تو وہ اسکو کافی[1] ہوتی ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے اشعث بن عبد الرحمن جرمی سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے ابی الاشعث جرمی سے اُسنے نعمان بن بشیر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے اللہ تعالی نے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے سے پہلے دو ہزار سال ایک کتاب لکھی ہے اس سے دو آیتیں اُتاری گئی ہیں اُنسے سورہ بقرہ ختم ہوئی ہے اور وہ کسی گھر میں تین راتیں نہیں پڑھی جاتیں کہ شیطان اسکے نزدیک ہو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ **باب** سورہ آل عمران کے بیان میں۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہمسے ہشام بن اسمٰعیل یعنے ابو عبد الملک عطار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن شعیب نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن سلیمان نے ولید بن عبد الرحمن سے یہ کہ حدیث کی ہے اُسنے انکو جبیر بن نفیر سے اُسنے نواس بن سمعان سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے آئیگا قرآن اور اہل اسکے جو اسکے ساتھ دنیا میں عمل کرتے تھے۔ آگے ہوگی اس قرآن کے سورہ بقرہ اور آل عمران کہا نواس نے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کی تین مثالیں بیان فرمائی ہیں میں نے انکو بعد اسکے بھلایا نہیں ہے فرمایا آپ نے آئینگی وہ دونوں اس حالت میں کہ گویا وہ سائبان ہیں اور درمیان انکے روشنی ہے یا گویا وہ دونوں سیاہ بادل ہیں یا گویا وہ سایہ ہے صف باندھے ہوئے جانوروں سے جھگڑا کرینگی وہ دونوں اپنے صاحب سے۔ اور اس باب میں روایت ہے بریدہ اور ابی امامہ سے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور معنے اس حدیث کے اہل علم کے نزدیک یہ ہیں کہ آئیگا ثواب قرارت اسکی کا۔ ایسا ہی تفسیر کی ہے بعض اہل علم نے اس حدیث کی اور جو حدیثیں اسکے مشابہ ہیں کہ آئیگا ثواب قرارت قرآن کا۔ اور حدیث نواس بن سمعان میں جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے ایسی بات ہے جو دلالت کرتی ہے اسپر جو انھوں نے تفسیر کی ہے کہ فرمایا نبی صلعم نے

[1] کافی ہوتی ہیں اسکو جنوں اور آدمیوں کی شرارت سے یا کافی ہوتی ہیں اسکو رات کے قیام سے ۱۲

مغیرۃ بن مسلم عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوھذا وروی زھیر قال قلت لابی الزبیر سمعت من جابر یذکر ھذا الحدیث فقال ابو الزبیر انما اخبرنیہ صفوان او ابن صفوان وکان زھیرا انکران یکون ھذا الحدیث عن ابی الزبیر عن جابر **حدثنا** ھناد نا ابو الاحوص عن لیث عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ **حدثنا** ھریم بن مسعر نا الفضیل عن لیث عن طاؤس قال تفضلان علی کل سورۃ من القرآن بسبعین حسنۃ **باب** ماجاء فی اذا زلزلت **حدثنا** محمد بن موسی الجرشی البصری نا الحسن بن سلم بن صالح العجلی نا ثابت البنانی عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ اذا زلزلت عدلت لہ بنصف القرآن ومن قرأ قل یا ایھا الکافرون عدلت لہ بربع القرآن ومن قرأ قل ھو اللہ احد عدلت لہ بثلث القرآن ھذا حدیث غریب لانعرفہ الا من حدیث ھذا الشیخ الحسن بن سلم وفی الباب عن ابن عباس **حدثنا** عقبۃ بن مکرم العمی البصری نی ابن ابی فدیک اخبرنی سلمۃ بن وردان عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لرجل من اصحابہ ھل تزوجت یا فلان قال لا واللہ یا رسول اللہ ولا عندی ما اتزوج قال الیس معک قل ھو اللہ احد قال بلی قال ثلث القرآن قال الیس معک اذا جاء نصر اللہ والفتح قال بلی قال ربع القرآن قال الیس معک قل یا ایھا الکافرون قال بلی قال ربع القرآن قال الیس معک اذا زلزلت الارض قال بلی قال ربع القرآن قال تزوج تزوج ھذا حدیث حسن **باب** ماجاء فی سورۃ الاخلاص وفی سورۃ اذا زلزلت **حدثنا** علی بن حجر نا یزید بن ھارون نا یمان بن مغیرۃ العنزی نا عطاء عن ابن عباس قال قال

مغیرہ بن مسلم نے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور روایت کیا ہے زہیر نے کہ کہا اُسنے میں نے ابی الزبیر سے کہا تو نے جابر سے سنا ہے کہ اس حدیث کا ذکر کرتا تھا تو کہا ابو الزبیر نے مجھے صفوان یا ابن صفوان نے خبر دی ہے اور زہیر اس بات کا انکار کرتا تھا کہ یہ حدیث بواسطہ ابی الزبیر کے جابر سے مروی ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے لیث سے اُسنے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **حدیث** کی ہمسے ہریم بن مسعر نے کہا حدیث کی ہمسے فضیل نے لیث سے اُسنے طاؤس سے کہا اُسنے یہ دونوں سورتیں قرآن کی ہر ایک سورہ پر ستر نیکی تک فضیلت رکھتی ہیں **باب** سورہ اذا زلزلت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن موسی جرشی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے حسن بن سلم بن صالح عجلی نے کہا حدیث کی ہمسے ثابت بنانی نے انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی شخص سورہ اذا زلزلت پڑھے تو وہ[1] اسکے واسطے نصف قرآن کے برابر ہوگا اور جو کوئی قل یا ایہا الکافرون پڑھے تو وہ اسکے واسطے چوتھائی حصے قرآن کے برابر ہوگا اور جو کوئی قل ہو اللہ احد پڑھے تو وہ اسکے واسطے تہائی قرآن کے برابر ہوگا۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق اس شیخ یعنے حسن بن سلم سے اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس سے **حدیث** کی ہمسے عقبہ بن مکرم عمی بصری نے کہا حدیث کی مجھے ابن ابی فدیک نے کہا خبر دی مجھے سلمہ بن وردان نے انس بن مالک سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو اپنے صحابہ سے فرمایا اے فلان کیا تو نے نکاح کیا ہے کہا اُسنے نہیں قسم ہے اللہ کی یا رسول اللہ اور نہ میرے پاس اسقدر مال ہے کہ نکاح کروں فرمایا آپ نے کیا تیرے پاس قل ہو اللہ احد نہیں کہا اُسنے کیوں نہیں فرمایا آپ نے یہ تہائی قرآن کی ہے فرمایا آپ نے کیا تیرے پاس اذا جاء نصر اللہ والفتح نہیں ہے کہا اُسنے کیوں نہیں فرمایا آپ نے یہ چوتھائی قرآن کی ہے فرمایا آپ نے کیا تیرے پاس قل یا ایہا الکافرون نہیں ہے کہا اُسنے کیوں نہیں فرمایا آپ نے یہ چوتھائی قرآن کی ہے فرمایا آپ نے کیا تیرے پاس اذا زلزلت الارض نہیں کہا اُسنے کیوں نہیں فرمایا آپ نے یہ چوتھائی قرآن کی ہے فرمایا آپ نے نکاح کر نکاح کر یہ حدیث حسن ہے **باب** سورہ اخلاص اور سورہ اذا زلزلت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے یمان بن مغیرہ عنزی نے کہا حدیث کی ہمسے عطاء نے ابن عباس سے کہا اُسنے فرمایا

---

[1] نصف قرآن کے برابر ہونے کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ مقصود اعظم قرآن مجید سے بیان کرنا مبدء اور آخر کا ہے اور یہ سورہ ان دونوں احوال پر شامل ہے اور جس سورہ کے حق میں آیا کہ یہ چوتھائی قرآن کے برابر ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ قرآن چار چیزوں پر شامل ہے توحید اور نبوت اور احوال معاد اور احکام معاش اور اس سورہ میں قسم اول کا ذکر ہے اور چونکہ عموماً قرآن شریف میں توحید اور

باب ما جاء في حم الدخان **حدثنا** سفيان بن وكيع نا زيد بن حباب عن عمر بن ابي خثعم عن يحيى بن ابي كثير
عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ حم الدخان في ليلة اصبح يستغفر له سبعون الف
ملك هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه وعمر بن ابي خثعم يضعف قال محمد هو منكر الحديث **حدثنا** نصر بن
عبد الرحمن الكوفي نا زيد بن حباب عن هشام ابي المقدام عن الحسن عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من قرأ حم الدخان في ليلة الجمعة غفر له هذا حديث لا نعرفه الا من هذا الوجه وهشام ابو المقدام يضعف ولم يسمع الحسن
من ابي هريرة هكذا قال ايوب ويونس بن عبيد وعلي بن زيد **باب** ما جاء في سورة الملك **حدثنا** محمد بن عبد الملك
بن ابي الشوارب نا يحيى بن عمرو بن مالك النكري عن ابيه عن ابي الجوزاء عن ابن عباس قال ضرب بعض اصحاب النبي
صلى الله عليه وسلم خباءه على قبر وهو لا يحسب انه قبر فاذا قبر انسان يقرأ سورة الملك حتى ختمها فاتى النبي صلى
الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ضربت خبائي على قبر وانا لا احسب انه قبر فاذا فيه انسان يقرأ سورة الملك
حتى ختمها فقال النبي صلى الله عليه وسلم هي المانعة هي المنجية تنجيه من عذاب القبر هذا حديث غريب من هذا الوجه
وفي الباب عن ابي هريرة **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن قتادة عن عباس الجشمي عن ابي هريرة عن النبي
صلى الله عليه وسلم قال ان سورة من القرآن ثلاثون اية شفعت لرجل حتى غفر له وهي تبارك الذي بيده الملك هذا حديث
حسن **حدثنا** هريم بن مسعر نا الفضيل بن عياض عن ليث عن ابي الزبير عن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان
لا ينام حتى يقرأ الم تنزيل وتبارك الذي بيده الملك هذا حديث رواه غير واحد عن ليث بن ابي سليم مثل هذا او رواه

باب حم دخان کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے عمر بن ابی خثعم
سے اُسنے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی پڑھے
حم دخان رات میں صبح کرتا ہے اس حالت میں کہ اسکے واسطے ستر ہزار فرشتے بخشش مانگتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے
ہم اسکو مگر اسی وجہ سے عمر بن ابی خثعم ضعیف کیا گیا ہے۔ کہا محمد نے وہ منکر الحدیث ہے **حدیث** کی ہمسے نصر بن عبد الرحمن کوفی
نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے ہشام ابی المقدام سے اُسنے حسن سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی حم دخان جمعہ کی رات میں پڑھے تو اسکے واسطے بخشش کیجاتی ہے۔ اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے
مگر اسی وجہ سے۔ اور ہشام ابو مقدام ضعیف ہے۔ اور حسن نے ابی ہریرہ سے نہیں سنا۔ ایسا ہی کہا ہے ایوب اور یونس بن عبید
اور علی بن زید نے رضی اللہ عنہم۔ **باب** سورۂ ملک کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب
نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن عمرو بن مالک نکری نے اپنے باپ سے اُسنے ابی الجوزا سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے اپنا خیمہ ایک قبر پر لگایا اور اسکو معلوم نہ تھا کہ وہ قبر ہے پس دیکھا کہ ایک قبر ہے اسمیں
ایک آدمی سورہ ملک پڑھ رہا ہے یہانتک کہ اُسنے اسکو ختم کیا اور وہ صحابی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ
میں نے خیمہ قبر پر لگایا تھا اور میں گمان نہیں کرتا تھا کہ یہ قبر ہے پس دیکھا تو اسمیں ایک آدمی سورۂ بقرہ پڑھ رہا ہے یہانتک کہ اُسنے
اسکو ختم کیا پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ مانعہ ہے وہ منجیہ ہے یعنے نجات دینے والی ہے آگ سے۔ یہ حدیث اس وجہ سے
غریب ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ سے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن
جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے اُسنے عباس جشمی سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے
فرمایا آپ نے ایک سورہ ہے قرآن میں جسکی تیس آیتیں ہیں وہ شفاعت کریگی واسطے آدمی کے تاکہ وہ بخشا جاویگا اور وہ
سورہ تبارک الذی بیدہ الملک ہے یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے ہریم بن مسعر نے کہا حدیث کی ہمسے فضیل بن
عیاض نے لیث سے اُسنے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نہیں سوتے تھے یہانتک کہ پڑھتے الم تنزیل اور تبارک
الذی بیدہ الملک اس حدیث کو روایت کیا ہے کئی ایک نے لیث بن ابی سلیم سے مثل اسکے اور روایت کیا ہے اسکو

عن انس وقد روی هذا الحدیث من غیر هذا الوجه ایضا عن ثابت حدثنا محمد بن بشار نا یحیی بن سعید نا یزید بن کیسان ثنی ابو حازم عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم احشدوا فانی ساقرأ علیکم ثلث القرآن قال فحشد من حشد ثم خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم فقرأ قل هو الله احد ثم دخل فقال بعضنا لبعض قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فانی ساقرأ علیکم ثلث القرآن انی لاری هذا خبر جاءه من السماء ثم خرج النبی صلی الله علیه وسلم فقال انی قلت ساقرأ علیکم ثلث القرآن الا وانها تعدل ثلث القرآن هذا حدیث حسن صحیح غریب من هذا الوجه وابو حازم الاشجعی اسمه سلمان حدثنا العباس بن محمد الدوری نا خالد بن مخلد نا سلیمن بن بلال ثنی سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قل هو الله احد تعدل ثلث القرآن هذا حدیث صحیح حدثنا محمد بن اسمعیل نا اسمعیل بن ابی اویس ثنی عبد العزیز بن محمد عن عبید الله بن عمر عن ثابت البنانی عن انس بن مالک قال کان رجل من الانصار یؤمهم فی مسجد قبا فکان کل ما افتتح سورة یقرأ لهم فی الصلوة یقرأ بها افتتح بقل هو الله احد حتی یفرغ منها ثم یقرأ سورة اخری معها وکان یصنع ذلک فی کل رکعة فکلمه اصحابه فقالوا انک تقرأ بهذه السورة ثم لا تری انها تجزئک حتی تقرأ بسورة اخری فاما ان تقرأ بها واما ان تدعها وتقرأ بسورة اخری قال ما انا بتارکها ان احببتم ان اؤمکم بها فعلت وان کرهتم ترکتکم وکانوا یرونه افضلهم وکرهوا ان یؤمهم غیره فلما اتاهم النبی صلی الله علیه وسلم اخبروه الخبر فقال یا فلان ما یمنعک مما یأمرک به اصحابک وما یحملک ان تقرأ هذه السورة فی کل رکعة فقال یا رسول الله انی احبها فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم

انس سے اور یہ حدیث غیر اس وجہ سے بھی ثابت سے مروی ہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن کیسان نے کہا حدیث کی مجھے ابوحازم نے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جمع ہو جیو اسلئے کہ مین تمپر تہائی قرآن کی پڑھنے والا ہون۔ کہا راوی نے سو جسے جمع ہونا تھا جمع ہوا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نکلے اور قل ہو اللہ احد پڑھا پھر داخل ہوے پھر بعض نے بعض سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مین تمپر تہائی قرآن کی پڑھنے والا ہون مین گمان کرتا ہون کہ یہ ایسی خبر ہے کہ آسمان سے آئی ہے پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نکلے اور یہ فرمایا کہ مین نے کہا تھا کہ مین تمپر تہائی قرآن کی پڑھتا ہون خبردار اور بیشک یہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔ یہ حدیث اس وجہ سے حسن صحیح غریب ہے۔ اور ابوحازم اشجعی کا نام سلمان ہے حدیث کی ہمسے عباس بن محمد دوری نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن مخلد نے کہا حدیث کی ہمسے سلیمان بن بلال نے کہا حدیث کی مجھے سہیل بن ابی صالح نے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قل ہو اللہ احد تہائی[1] قرآن کے برابر ہوتی ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے حدیث کی ہمسے محمد بن اسمعیل نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن ابی اویس نے کہا حدیث کی مجھے عبد العزیز بن محمد نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے ثابت بنانی سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے ایک مرد انصار سے اُن لوگونکی مسجد قبا مین امامت کراتا تھا سو جب کوئی ایسی سورت شروع کرتا کہ جسکو پڑھتا ہوتا اس نماز مین کہ جسکو پڑھتا تو شروع کرتا ساتھ قل ہو اللہ احد کے تا کہ اس سے فارغ ہوتا پھر اسکے ساتھ دوسری سورت پڑھتا اور یہ طریق ہر ایک رکعت مین کرتا تھا پس ایک اسکے ساتھیون نے اس سے بات چیت کی اور کہا کہ تم اس سورت کو پڑھتے ہو پھر آپ یہ گمان نہین کرتے کہ یہ سورت آپکو کافی ہو جاتی ہے تو دوسری سورت پڑھتے ہو سو یا تو اسی کو پڑھا کر و یا اسکو چھوڑ دو اور دوسری سورت پڑھ لیا کرو کہا اُسنے مین تو اسکو چھوڑنیوالا نہین ہون اگر گوارا اسکے ساتھ امامت کرانی اچھی معلوم ہو تو مین امامت کراتا ہون اور اگر تم برا جانتے ہو تو مین تمکو چھوڑ دیتا ہون اور وہ لوگ اسکو اپنے سب مین سے افضل سمجھتے تھے اور انھون نے مکروہ جانا کہ اسکے سوا ہمارے کوئی اور شخص امامت کرائے پس جب اُنکے پاس نبی صلعم آئے تو اُن لوگون نے وہ خبر انحضرت سے بیان کی سو فرمایا آپنے ای فلان کیا چیز تجھے منع کرتی ہے اس سے کہ جسکے ساتھ تجھے تیرے اصحاب امر کرتے ہین اور کیا چیز تجھے اس سورت کے ہر ایک رکعت مین پڑھنے پر برانگیختہ کرتی ہے پس کہا اُسنے یا رسول اللہ مین اسکو دوست رکھتا ہون پھر فرمایا رسول اللہ صلعم

[1] تہائی قرآن کے برابر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ قرآن کی تین قسم ہین قصے اور احکام اور صفات الہی اور اس سورت مین صرف صفات الہی مذکور ہین اور کہا گیا ہے کہ ثواب اسکا تہائی قرآن کے برابر ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا زلزلت تعدل نصف القرآن وقل ہو اللہ احد تعدل ثلث القرآن وقل یا ایہا الکافرون
تعدل ربع القرآن ہذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث یمان بن المغیرۃ **باب** ما جاء فی سورۃ الاخلاص
حدثنا بندار نا عبد الرحمن بن مہدی نا زائدۃ عن منصور عن ہلال بن یساف عن ربیع بن خثیم عن عمرو
بن میمون عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن امرأۃ ابی ایوب عن ابی ایوب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ایعجز احدکم ان یقرأ فی لیلۃ ثلث القرآن من قرأ اللہ الواحد الصمد فقد قرأ ثلث القرآن وفی الباب عن ابی الدرداء و
ابی سعید وقتادۃ بن النعمان وابی ہریرۃ وانس وابن عمر وابی مسعود ہذا حدیث حسن ولا نعرف احدا روی ہذا الحدیث
احسن من روایۃ زائدۃ وتابعہ علی روایتہ اسرائیل والفضیل بن عیاض وقد روی شعبۃ وغیر واحد من الثقات
ہذا الحدیث عن منصور واضطربوا فیہ **حدثنا** ابو کریب نا اسحق بن سلیمن عن مالک بن انس عن عبید اللہ
بن عبد الرحمن عن ابی حنین مولی لآل زید بن الخطاب او مولی زید بن الخطاب عن ابی ہریرۃ قال اقبلت مع النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فسمع رجلا یقرأ قل ہو اللہ احد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجبت قلت ما وجبت قال
الجنۃ ہذا حدیث حسن صحیح غریب لا نعرفہ الا من حدیث مالک بن انس وابو حنین ہو عبید بن حنین
حدثنا محمد بن مرزوق البصری نا حاتم بن میمون ابو سہل عن ثابت البنانی عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال من قرأ کل یوم مائتی مرۃ قل ہو اللہ احد محی عنہ ذنوب خمسین سنۃ الا ان یکون علیہ دین وبہذا
الاسناد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اراد ان ینام علی فراشہ فنام علی یمینہ ثم قرأ قل ہو اللہ احد مائۃ مرۃ فاذا کان
یوم القیمۃ یقول لہ الرب تبارک وتعالی یا عبدی ادخل علی یمینک الجنۃ ہذا حدیث غریب من حدیث ثابت

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سورہ اذا زلزلت نصف قرآن کے برابر ہوتی ہے اور قل ہو اللہ احد تہائی قرآن کے برابر
ہوتی ہے اور قل یا ایہا الکافرون چوتھائی قرآن کے برابر ہوتی ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق یمان بن مغیرہ سے
باب سورۂ اخلاص کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی
ہمسے زائدہ نے منصور سے اُسنے ہلال بن یساف سے اُسنے ربیع بن خثیم سے اُسنے عمرو بن میمون سے اُسنے عبد الرحمن بن
ابی لیلی سے اُسنے ابی ایوب کی بیوی سے اُسنے ابی ایوب سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا عاجز ہوتا ہے کوئی
تم میں سے کہ ایک رات میں تہائی قرآن کی پڑھے جو کوئی پڑھے اللہ الواحد الصمد اُسنے تہائی قرآن کی پڑھی اور اس باب میں روایت
ہے ابی الدرداء اور ابی سعید اور قتادہ بن نعمان اور ابی ہریرہ اور انس ابن عمر اور ابی مسعود سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن ہے
اور ہم نہیں پہچانتے کہ کسی نے اس حدیث کو زائدہ کی روایت سے اچھا بیان کیا ہو اور تابع ہوا ہے اسکا اُسکی روایت پر اسرائیل اور
فضیل ابن عیاض اور روایت کیا ہے اس حدیث کو شعبہ وغیرہ نے کئی ثقہ لوگوں سے اُنھوں نے منصور سے اور وہ اس روایت
میں مضطرب ہوئے ہیں **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے اسحاق بن سلیمان نے مالک بن انس سے اُسنے
عبید اللہ بن عبد الرحمن سے اُسنے ابی حنین سے جو غلام ہے آل زید بن خطاب کا یا غلام ہے زید بن خطاب کا اُسنے روایت کی ابی ہریرہ
سے کہا اُسنے میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آیا تو آپ نے ایک آدمی کو قل ہو اللہ احد پڑھتے سنا تو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے واجب ہوگئی میں نے کہا کیا چیز واجب ہوئی فرمایا آپ نے جنت یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق
مالک بن انس سے اور ابو حنین وہ عبید اللہ بن حنین ہیں **حدیث** کی ہمسے محمد بن مرزوق بصری نے کہا حدیث کی ہمسے
حاتم بن میمون یعنے ابو سہل نے ثابت بنانی سے اُسنے انس بن مالک سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو کوئی ہر ایک
دن میں دو سو بار قل ہو اللہ احد پڑھے تو اس سے پچاس برس کے گناہ دور ہوتے ہیں مگر یہ کہ اسپر قرض ہو اور ساتھ اسی اسناد کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم
سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے جو کوئی اپنے فرش پر سونے کا ارادہ کرے اور داہنی کروٹ پر سو رہے پھر قل ہو اللہ احد سو بار پڑھے تو جب قیامت کا دن
ہوگا تو اسکو پروردگار تبارک وتعالی کہیگا اے میرے بندے اپنی داہنی طرف پر جنت میں داخل ہو یہ حدیث غریب ہے طریق ثابت بنانی سے جو راوی ہے

قال مررت في المسجد فاذا الناس يخوضون في الاحاديث فدخلت على علي فقلت يا امير المؤمنين الا ترى الناس قد خاضوا في الاحاديث قال او قد فعلوها قلت نعم قال اما اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الا انها ستكون فتنة فقلت ما المخرج منها يا رسول الله قال كتاب الله فيه نبأ ما قبلكم وخبر ما بعدكم وحكم ما بينكم وهو الفصل ليس بالهزل من تركه من جبار قصمه الله ومن ابتغى الهدى في غيره اضله الله وهو حبل الله المتين وهو الذكر الحكيم وهو الصراط المستقيم هو الذي لا تزيغ به الاهواء ولا تلتبس به الالسنة ولا يشبع منه العلماء ولا يخلق عن كثرة الرد ولا تنقضي عجائبه هو الذي لم تنته الجن اذ سمعته حتى قالوا انا سمعنا قرانا عجبا يهدي الى الرشد فامنا به من قال به صدق ومن عمل به اجر ومن حكم به عدل ومن دعا اليه هدى الى صراط مستقيم خذها اليك يا اعور هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث حمزة الزيات واسناده مجهول وفي حديث الحارث مقال **باب** ما جاء في تعليم القران **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داود انبانا شعبة اخبرني علقمة بن مرثد قال سمعت سعد بن عبيدة يحدث عن ابي عبد الرحمن عن عثمان بن عفان ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال خيركم من تعلم القران وعلمه قال ابو عبد الرحمن فذاك الذي اقعدني مقعدي هذا وعلم القران في زمان عثمان حتى بلغ الحجاج بن يوسف هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمود بن غيلان نا بشر بن السري نا سفيان عن علقمة بن مرثد عن ابي عبد الرحمن عن عثمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خيركم او افضلكم من تعلم القران وعلمه هذا حديث حسن صحيح

وهكذا روى عبد الرحمن بن مهدي وغير واحد عن سفيان الثوري

کہا اُسنے میں مسجد میں گذرا دیکھا تو کئی لوگ حدیثوں میں غوض کر رہے ہیں پھر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ پر داخل ہوا اور میں نے کہا یا امیر المومنین کیا آپ نہیں دیکھتے لوگوں کو کہ حدیثوں میں غوض کر رہے ہیں فرمایا حضرت علی نے کیا یہ کر رہے ہیں میں نے کہا ہاں کہا خبردار میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے خبردار جلدی ہی کہ فتنہ ہوگا میں نے کہا اس سے نکلنے کی کیا سبیل ہے یا رسول اللہ فرمایا آپ نے کتاب اللہ اسمیں خبر پہلے لوگوں کی ہے اور خبر پچھلے لوگوں کی اور حکم درمیان تمھارے کا اور وہ کتاب فیصلہ کرنیوالی ہے نہیں ہے ہزل۔ جو کوئی ترک کرے اُسکو سرکشی سے توڑیگا اسکو اللہ تعالیٰ اور جو کوئی اسکے غیر میں ہدایت طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اسکو گمراہ کریگا۔ اور یہ کتاب اللہ کی رسی محکم ہے اور یہ نصیحت ہے حکمت والی اور یہ راستہ مستقیم ہے اور یہ ایسی ہے کہ اس سے حرصیں ٹیڑھی نہیں ہوتیں اور اسکے ساتھ زبانیں ملتبس نہیں ہوتیں۔ اور اس سے عالم لوگ سیر نہیں ہوتے اور بہت پڑھنے سے پرانی نہیں ہوتی اور اسکے عجائبات منقضی نہیں ہوتے۔ یہ ایسی ہے کہ جن اس سے نہ رکے جبکہ انھوں نے اسکو سنا حتے کہ کہا انھوں نے ہمنے سنا ہے قرآن عجیب راہ دکھلاتا ہے طرف ہدایت کے سو ہم اسکے ساتھ ایمان لائے ہیں جس کسی نے اسکے ساتھ خبر دی تو اُسنے سچ کہا اور جس کسی نے اسکے ساتھ عمل کیا تو اُسنے اجر پایا اور جس کسی نے اسکے ساتھ حکم کیا تو اُسنے عدل کیا۔ اور جو کوئی اسکی طرف بلایا گیا تو اُسنے سیدھی راہ کی طرف ہدایت پائی۔ اسکو اے اعور اپنے ساتھ پکڑ لے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق حمزہ زیات سے اور اسناد اسکی مجہول ہے اور حارث کی حدیث میں کلام ہے **باب** قرآن کی تعلیم کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے کہا خبر دی مجھے علقمہ بن مرثد نے کہا اُسنے سنا میں نے سعد بن عبیدہ سے کہ حدیث کرتا تھا ابی عبد الرحمن سے اُسنے روایت کی عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر تم میں سے وہ شخص ہے جو قرآن پڑھے اور اسکو پڑھائے۔ کہا ابو عبد الرحمن نے پس اسی سبب نے مجھے اس جگہ میں بٹھلایا ہے یعنے میں نے قرآن کی تعلیم اسی سبب سے اختیار کی ہے۔ اور اُسنے قرآن کی تعلیم حضرت عثمان کے زمانہ میں کی ہے یہانتک کہ حجاج بن یوسف کا زمانہ پہونچ گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن سری نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اُسنے علقمہ بن مرثد سے اُسنے ابی عبد الرحمن سے اُسنے عثمان سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے بہتر اور افضل تم میں سے وہ شخص ہے جو قرآن پڑھے اور پڑھائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ایسا ہی روایت کیا ہے عبد الرحمن بن مہدی وغیرہ نے سفیان ثوری

ان حبها ادخلك الجنة هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه من حديث عبيد الله بن عمر عن ثابت البناني
وقد روى مبارك بن فضالة عن ثابت البناني عن انس ان رجلا قال يا رسول الله انى احب هذه السورة قل هو الله
احد قال ان حبك اياها يدخلك الجنة **باب ما جاء في المعوذتين** حدثنا بندار نا يحيى بن سعيد نا
اسمعيل بن ابي خالد اخبرني قيس بن ابي حازم عن عقبة بن عامر الجهني عن النبي صلى الله عليه وسلم قال قد انزل
الله علي آيات لم ير مثلهن قل اعوذ برب الناس الى آخر السورة وقل اعوذ برب الفلق الى آخر السورة هذا حديث
حسن صحيح حدثنا قتيبة نا ابن لهيعة عن يزيد بن ابي حبيب عن علي بن رباح عن عقبة بن عامر قال امرني
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اقرأ بالمعوذتين في دبر كل صلوة هذا حديث حسن غريب **باب ما جاء
في فضل قارئ القرآن** حدثنا محمود بن غيلان نا ابوداؤد الطيالسي نا شعبة وهشام عن قتادة عن زرارة بن اوفى
عن سعد بن هشام عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الذي يقرأ القرآن وهو ماهر به مع السفرة
الكرام البررة والذي يقرأه قال هشام وهو شديد عليه قال شعبة وهو عليه شاق له اجران هذا حديث حسن صحيح
حدثنا علي بن حجر انا حفص بن سليمن عن كثير بن زاذان عن عاصم بن ضمرة عن علي بن ابي طالب قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من قرأ القرآن فاستظهره فاحل حلاله وحرم حرامه ادخله الله به الجنة وشفعه في عشرة من اهل بيته
كلهم قد وجبت له النار هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه وليس له اسناد صحيح وحفص بن سليمن ابو عمر بزاز
كوفي يضعف في الحديث **باب ما جاء في فضل القرآن** حدثنا عبد بن حميد نا حسين بن علي الجعفي نا حمزة الزيات
عن ابي المختار الطائي عن ابن اخي الحارث الاعور عن الحارث الاعور

بیشک اسکی محبت تجھے جنت میں داخل کریگی - یہ حدیث حسن غریب ہے اس وجہ سے یعنے طریق عبید اللہ بن عمر سے جو راوی ہیں ثابت بنانی
سے اور روایت کی ہے مبارک بن فضالہ نے ثابت بنانی سے انہوں نے انس سے یہ کہ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ میں اس سورت یعنے
قل ہو اللہ احد کو دوست رکھتا ہوں فرمایا آپ نے بیشک محبت تیری اسکو جنت میں داخل کریگی **باب معوذتین کے بیان میں**
حدیث کی ہم سے بندار نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن سعید نے کہا حدیث کی ہم سے اسمعیل بن ابی خالد نے کہا خبر دی مجھے قیس بن
ابی حازم نے عقبہ بن عامر جہنی سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے مجھ پر چند آیتیں نازل ہوئی ہیں کہ انکی مثل دیکھی نہیں
گئیں قل اعوذ برب الناس آخر سورت تک اور قل اعوذ برب الفلق آخر سورت تک - یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے
قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے علی بن رباح سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے کہا انہوں نے مجھے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ معوذتین ہر نماز کے پیچھے پڑھوں یہ حدیث غریب ہے **باب قرآن پڑھنے والے کی فضیلت کے بیان میں**
حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ اور ہشام نے قتادہ سے
انہوں نے زرارہ بن اوفی سے انہوں نے سعد بن ہشام سے انہوں نے عائشہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قرآن پڑھتا ہے
اور وہ اسکے ساتھ ماہر ہو تو وہ ساتھ بزرگ نیکبخت پیغمبروں کے ہے اور جو کوئی اسکو پڑھتا ہے کہا ہشام نے اور وہ قرآن اسپر مشکل ہو
کہا شعبہ نے اور وہ قرآن اسکو مشقت سے آتا ہو تو اسکے واسطے دو اجر ہیں - یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے
علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے حفص بن سلیمان نے کثیر بن زاذان سے انہوں نے عاصم بن ضمرہ سے انہوں نے علی بن ابی طالب سے کہا انہوں نے
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قرآن پڑھے اور اسکو خوب یاد کرے اور اسکے حلال کو حلال جانے اور اسکے حرام کو حرام جانے - تو
اللہ تعالی اسکو بسبب اسکے جنت میں داخل کریگا اور اسکی شفاعت دس ایسے گھر والوں کے حق میں قبول کریگا کہ جنکے سب کے واسطے
آگ واجب ہو - یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے اور اسکی اسناد صحیح نہیں - اور حفص بن سلیمان یعنے ابو عمر بزاز کوفی
حدیث میں ضعیف کیا گیا ہے **باب قرآن کی فضیلت کے بیان میں** حدیث کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا ہم سے حدیث کی
ہم سے حسین بن علی جعفی نے کہا حدیث کی ہم سے حمزہ زیات نے ابی المختار طائی سے انہوں نے حارث اعور کے بھتیجے سے انہوں نے حارث اعور سے

هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه سمعت قتيبة بن سعيد يقول بلغني ان محمد بن كعب القرظي ولد في حياة
النبي صلى الله عليه وسلم ويروى هذا الحديث من غير هذا الوجه عن ابن مسعود رواه ابو الاحوص عن عبد الله
بن مسعود فرفعه بعضهم ووقفه بعضهم عن ابن مسعود ومحمد بن كعب القرظي يكنى ابا حمزة حدثنا نصر بن علي
الجهضمي نا عبد الصمد بن عبد الوارث نا شعبة عن عاصم عن ابي صالح عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يجيء
صاحب القرآن يوم القيامة فيقول يارب حله فيلبس تاج الكرامة ثم يقول يارب زده فيلبس حلة الكرامة ثم يقول يارب
ارض عنه فيرضى عنه فيقال اقرأ وارق ويزاد بكل آية حسنة هذا حديث حسن حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر
نا شعبة عن عاصم بن بهدلة عن ابي صالح عن ابي هريرة نحوه ولم يرفعه وهذا اصح عندنا من حديث عبد الصمد عن
شعبة باب حدثنا احمد بن منيع نا ابو النضر نا بكر بن خنيس عن ليث بن ابي سليم عن زيد بن ارطاة عن
ابي امامة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ما اذن الله لعبد في شيء افضل من ركعتين يصليهما وان البر ليذر على رأس العبد
ما دام في صلاته وما تقرب العباد الى الله عز وجل بمثل ما خرج منه قال ابو النضر يعني القرآن هذا حديث غريب لا نعرفه الا
من هذا الوجه وبكر بن خنيس قد تكلم فيه ابن المبارك وتركه في آخر امره باب حدثنا
احمد بن منيع نا جرير عن قابوس بن ابي ظبيان عن ابيه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم ان الذي ليس في جوفه شيء من القرآن كالبيت الخرب هذا حديث
حسن صحيح حدثنا محمود بن غيلان نا ابو داؤد الحفري وابو نعيم عن سفيان عن عاصم بن ابي النجود
عن زر عن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يقال

یہ حدیث اس وجہ سے حسن صحیح غریب ہے سنا میں نے قتیبہ بن سعید سے کہتا تھا مجھے یہ خبر پہنچی کہ محمد بن کعب قرظی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی
حیات میں پیدا ہوا تھا اور یہ حدیث غیر اس وجہ سے بھی ابن مسعود سے مروی ہے روایت کیا ہے اسکو ابو الاحوص نے عبد اللہ بن مسعود
سے سو بعض نے اسکو مرفوع کیا ہے اور بعض نے اسکو ابن مسعود پر ہی موقوف کیا ہے اور محمد بن کعب قرظی کی کنیت ابا حمزہ ہے
حدیث کی ہمسے نصر بن علی جہضمی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الصمد بن عبد الوارث نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے عاصم سے
اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے قرآن قیامت کے دن اپنے صاحب کے
پاس آویگا اور کہیگا ای رب میرے اسکو عمدہ لباس پہنا تو اسکو عزت کا تاج پہنایا جائیگا پھر کہے گا ای رب میرے زیادہ دے اسکو پھر
عزت کا لباس پہنایا جائیگا پھر کہے گا ای رب میرے راضی ہو اس سے سو راضی ہوگا اس سے پھر اس سے کہا جائیگا پڑھ اور چڑھ یعنی
آسمان جنت پر پڑھتا جا اور بلند درجے پر چڑھتا جا اور ہر آیت کے بدلے نیکی زیادہ کیجائیگی ۔ یہ حدیث حسن ہے حدیث کی ہمسے محمد
بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے اُسنے عاصم بن بہدلہ سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ
سے مثل اسکے اور اسکو اُسنے مرفوع نہیں کیا اور یہ ہمارے نزدیک زیادہ صحیح ہے حدیث عبد الصمد کے جو راوی ہے شعبہ سے باب حدیث
کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابو النضر نے کہا حدیث کی ہمسے بکر بن خنیس نے لیث بن ابی سلیم سے اُسنے زید بن ارطاۃ سے
اُسنے ابی امامہ سے کہا اُسنے فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں کان لگاتا اللہ تعالی واسطے کسی بندے کے کسی چیز میں زیادہ ان دو رکعتوں سے
کہ پڑھے انکو اور نیکی آدمی کے سر پر ڈالی جاتی ہے جبتک نماز میں ہے اور نہیں قریب ہوتے بندے اللہ تعالی کی طرف مثل اسکے کہ نکلا ہے اس سے کہا
ابو النضر نے یعنی قرآن یعنے جسقدر قرآن سے پروردگار کا قرب ہوتا ہے ویسا کسی اور چیز سے نہیں ہوتا یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو
مگر اسی وجہ سے ۔ اور بکر بن خنیس کے حق میں ابن مبارک نے کلام کیا ہے اور آخر امر میں اسکو ترک کر دیا ہے باب حدیث کی ہمسے احمد بن
منیع نے کہا حدیث کی ہمسے جریر نے قابوس بن ابی ظبیان سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے وہ آدمی کہ جسکے
پیٹ میں کچھ بھی قرآن سے نہو تو وہ مثل گھر خراب کے ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد حفری
اور ابو نعیم نے سفیان سے اُسنے عاصم بن ابی النجود سے اُسنے زر سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہا جائیگا

عن علقمة بن مرثد عن ابی عبد الرحمن عن عثمان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وسفیان لا یذکر فیہ عن سعد بن عبیدة
وقد روی یحیی بن سعید القطان هذا الحدیث عن سفیان وشعبة عن علقمة بن مرثد عن سعد بن عبیدة عن
ابی عبد الرحمن عن عثمان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** بذلک محمد بن بشار نا یحیی بن سعید عن سفیان
وشعبة قال محمد بن بشار وهكذا ذکرہ یحیی بن سعید عن سفیان وشعبة غیر مرة عن علقمة بن مرثد عن سعد
بن عبیدة عن ابی عبد الرحمن عن عثمان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال محمد بن بشار واصحاب سفیان لا یذکرون
فیہ عن سفیان عن سعد بن عبیدة قال محمد بن بشار وهو اصح **قال** ابو عیسی وقد زاد شعبة فی اسناد هذا الحدیث
سعد بن عبیدة وکان حدیث سفیان اشبہ قال علی بن عبد اللہ قال یحیی بن سعید ما احد یعدل عندی شعبة
واذا خالفه سفیان اخذت بقول سفیان سمعت ابا عمار یذکر عن وکیع قال شعبة سفیان احفظ منی وما حدثنی
سفیان عن احد بشیء فسألته الا وجدته کما حدثنی وفی الباب عن علی وسعد **حدثنا** قتیبة اخبرنا عبد الواحد
بن زیاد عن عبد الرحمن بن اسحق عن النعمان بن سعد عن علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خیارکم من تعلم القرآن وعلمه هذا حدیث لا نعرفه من حدیث علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا من حدیث
عبد الرحمن بن اسحق **باب** ما جاء فی من قرأ حرفا من القرآن ماله من الاجر **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو بکر الحنفی
نا الضحاک بن عثمان عن ایوب بن موسی قال سمعت محمد بن کعب القرظی یقول سمعت عبد اللہ بن مسعود یقول قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ حرفا من کتاب اللہ فله به حسنة والحسنة بعشر امثالها لا اقول الم حرف
ولکن الف حرف ولام حرف ومیم حرف

اُسنے علقمہ بن مرثد سے اُسنے ابی عبد الرحمن سے اُسنے عثمان سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور سفیان نے اس روایت میں
سعد بن عبیدہ کا ذکر نہیں کیا اور روایت کیا ہے یحیی بن سعید قطان نے اس حدیث کو سفیان اور شعبہ سے اُنھوں نے
علقمہ بن مرثد سے اُسنے سعد بن عبیدہ سے اُسنے ابی عبد الرحمن سے اُسنے حضرت عثمان سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے
حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے سفیان اور شعبہ سے کہا محمد بن بشار نے
اور ایسا ہی ذکر کیا ہے اسکو یحیی بن سعید نے سفیان اور شعبہ سے کئی بار اُنھوں نے روایت کی علقمہ بن مرثد سے اُسنے سعد بن
عبیدہ سے اُسنے ابی عبد الرحمن سے اُسنے حضرت عثمان سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا محمد بن بشار نے سفیان
کے شاگرد نہیں ذکر کرتے اس روایت میں یہ بات کہ یہ روایت ہے سفیان سے اُسنے روایت کی سعد بن عبیدہ سے کہا محمد بن
بشار نے اور وہ صحیح ہے کہا ابو عیسی نے اور زیادتی کی ہے شعبہ نے اس حدیث کی اسناد میں سعد بن عبیدہ کی اور گویا حدیث
سفیان کی بہت اچھی ہے کہا علی بن عبد اللہ نے کہ کہا یحیی بن سعید نے کوئی شخص میرے نزدیک شعبہ کے برابر نہیں کہ جب اسکی
سفیان مخالفت کرے تو میں قول سفیان کا پکڑتا ہوں سنا میں نے ابا عمار سے کہ ذکر کرتا تھا وکیع سے کہ کہا شعبہ نے سفیان مجھسے
حافظ میں زیادہ ہے اور جو حدیث مجھے سفیان نے کسی سے بیان کی ہے پھر میں نے اس سے اسکا سوال کیا تو اسیطرح ہی پایا
جیسا کہ اُسنے مجھے حدیث کی تھی اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی اور سعد سے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا خبر دی
ہمکو عبد الواحد بن زیاد نے عبد الرحمن بن اسحاق سے اُسنے نعمان بن سعد سے اُسنے علی بن ابی طالب سے کہا اسنے فرمایا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے بہتر تم میں سے وہ شخص ہے جو قرآن پڑھے اور پڑھائے اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم بواسطہ علی کے نبی صلعم سے مگر طریق
عبد الرحمن بن اسحاق سے **باب** اس شخص کے بیان میں جو قرآن مجید سے ایک حرف پڑھے تو اسکے واسطے کیا اجر ہے **حدیث** کی
ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو بکر حنفی نے کہا حدیث کی ہمسے ضحاک بن عثمان نے ایوب بن موسی سے کہا اُسنے سنا میں نے
محمد بن کعب قرظی سے کہ کہتا سنا میں نے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہتا فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو کوئی ایک حرف کتاب اللہ سے پڑھے تو اسکے
واسطے بدلے اُسکے دس نیکیاں ہیں اور نیکی اسکی دس حصونکے برابر ہے میں نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے لیکن الف حرف ہے اور لام حرف ہے اور میم حرف ہے

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما آمن بالقرآن من استحل محارمه وقد روی محمد بن یزید بن سنان عن ابیه هذا الحدیث فزاد فی هذا الاسناد عن مجاهد عن سعید بن المسیب عن صهیب ولا یتابع محمد بن یزید علی روایته وهو ضعیف وابو المبارك رجل مجهول هذا حدیث لیس اسناده بذاك وقد خولف وکیع فی روایته وقال محمد ابو فروة یزید بن سنان الرهاوی لیس بحدیثه بأس الا روایة ابنه محمد عنه فانه یروی عنه مناکیر **حدثنا** الحسن بن عرفة نا اسمعیل بن عیاش عن بحیر بن سعد عن خالد بن معدان عن کثیر بن مرة الحضرمی عن عقبة بن عامر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الجاهر بالقرآن کالجاهر بالصدقة والمسر بالقرآن کالمسر بالصدقة هذا حدیث حسن غریب ومعنی هذا الحدیث ان الذی یسر بقراءة القرآن افضل من الذی یجهر بقراءة القرآن لان صدقة السر افضل عند اهل العلم من صدقة العلانیة وانما معنی هذا عند اهل العلم لکی یامن الرجل من العجب لان الذی یسر بالعمل لا یخاف علیه العجب ما یخاف علیه فی العلانیة **باب حدثنا** صالح بن عبد اللہ نا حماد بن زید عن ابی لبابة قال قالت عائشة کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا ینام حتی یقرأ بنی اسرائیل والزمر هذا حدیث حسن غریب وابو لبابة هذا شیخ بصری قد روی عنه حماد بن زید غیر حدیث ویقال اسمه مروان **حدثنا** بذلك محمد بن اسمعیل فی کتاب التاریخ **حدثنا** علی بن حجر نا بقیة بن الولید عن بحیر بن سعد عن خالد بن معدان عن عبد اللہ بن ابی بلال عن عرباض بن ساریة انه حدثه ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ المسبحات قبل ان یرقد یقول ان فیهن

کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں ایمان لایا ساتھ قرآن کے وہ شخص کہ جسنے اسکے محارم کو حلال جانا۔ اور روایت کیا ہے محمد بن یزید بن سنان نے اپنے باپ سے اس حدیث کو اور اسکی اسناد میں یہ زیادتی کی ہے کہ یہ روایت ہے مجاہد سے اُسنے روایت کی سعید بن مسیب سے اُسنے صہیب سے۔ اور محمد بن یزید کا تابع کوئی اسکی روایت پر نہیں ہوا اور وہ ضعیف ہے۔ اور ابو مبارک مجہول آدمی ہے اس حدیث کی اسناد لائق نہیں ہے۔ اور وکیع اپنی روایت میں خلاف کیا گیا ہے۔ اور کہا محمد نے ابو فروہ یزید بن سنان رہاوی اسکی حدیث کے ساتھ کوئی خوف نہیں مگر اسکے بیٹے محمد کی روایت سے اسلئے کہ یہ اس سے منکر روایت بیان کرتا ہے **حدیث** کی ہمسے حسن بن عرفہ نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن عیاش نے بحیر بن سعد سے اُسنے خالد بن معدان سے اُسنے کثیر بن مرہ حضرمی سے اُسنے عقبہ بن عامر سے کہا اُسنے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے بلند[1] پڑھنے والا قرآن کا مثل ظاہر دینے والے صدقہ کے ہے۔ اور پوشیدہ پڑھنے والا قرآن کا مثل پوشیدہ دینے والے صدقہ کے ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور معنے اس حدیث کے یہ ہیں کہ جو شخص قرات قرآن کی آہستہ پڑھتا ہے وہ افضل ہے اس شخص سے جو قرات قرآن کی بلند آواز سے پڑھتا ہے۔ اسلئے کہ پوشیدہ صدقہ دینا اہل علم کے نزدیک افضل ہے علانیۃً صدقہ دینے سے۔ اور یہ معنے اہل علم کے نزدیک اسواسطے ہیں کہ تا آدمی کبر اور ریا سے امن میں رہے اسلئے کہ جو شخص کوئی کام پوشیدہ کرتا ہے اسپر کبر کا اسقدر خوف نہیں جسقدر کہ علانیۃً کام کرنیوالے کے حق میں ہے۔ **باب حدیث** کی ہمسے صالح بن عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ابی لبابہ سے کہا اُسنے کہ کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نہیں سوتے تھے یہاں تک کہ سورت بنی اسرائیل اور زمر پڑھ لیتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور ابو لبابہ یہ شیخ بصری ہے۔ اور اس سے حماد بن زید نے کئی حدیثیں روایت کی ہیں۔ اور کہا گیا ہے کہ نام اسکا مروان ہے **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے محمد بن اسمٰعیل نے کتاب التاریخ میں۔ **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے بقیہ بن ولید نے بحیر بن سعد سے اُسنے خالد بن معدان سے اُسنے عبد اللہ بن ابی بلال سے اُسنے عرباض بن ساریہ سے یہ کہ اُسنے حدیث کی ہے اسکو یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے سورتیں مسبحات[2] پڑھتے تھے۔ فرماتے کہ انمیں

[1] بلند آواز سے مخالفت اس شخص کے واسطے ہے جسکو ریا کا خوف ہو یا دوسرے کے واسطے مگر درمیان آواز سے پڑھنا سب سے افضل ہے جیسا کہ حدیث بخاری کی اسپر دال ہے کہ ایک روز آنحضرت رات کو سیر کرتے تھے کہ حضرت ابوبکر اور عمر کو اپنے اپنے گھروں میں قرآن پڑھتے دیکھا حضرت ابوبکر صدیق بہت آہستہ پڑھ رہے تھے اور حضرت عمر نہایت بلند آواز سے آنحضرت نے فرمایا کہ اے ابوبکر اسقدر آہستہ مت پڑھو کچھ آواز بلند کرو اور حضرت عمر سے کہا کہ تم اتنا پکار کر نہ پڑھو کچھ آواز آہستہ کرو ۱۲

[2] مسبحات وہ سورتیں ہیں جو سبحان اور سبح اور یسبح اور سبح بصیغہ امر سے شروع ہوتی ہیں ۱۲

یعنی لصاحب القرآن اقرأ وارق ورتل کما کنت ترتل فی الدنیا فان منزلتک عند اخر اٰیۃ تقرأ بہا ھذا حدیث
حسن صحیح **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمٰن بن مھدی عن سفیان عن عاصم بھذا الاسناد نحوہ **باب**
حدثنا عبد الوہاب الوراق البغدادی نا عبد المجید بن عبد العزیز عن ابن جریج عن المطلب بن عبد اللہ
بن حنطب عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرضت علی اجور امتی حتی القذاۃ یخرجہا
الرجل من المسجد وعرضت علی ذنوب امتی فلم ار ذنبا اعظم من سورۃ من القرآن او اٰیۃ اوتیہا رجل ثم نسیہا ھذا
حدیث غریب لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ وذاکرت بہ محمد بن اسمٰعیل فلم یعرفہ واستغربہ قال محمد ولا اعرف
للمطلب بن عبد اللہ بن حنطب سماعا من احد من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا قولہ حدثنی من شہد خطبۃ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وسمعت عبد اللہ بن عبد الرحمٰن یقول لا نعرف للمطلب سماعا من احد من اصحاب النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال عبد اللہ وانکر علی بن المدینی ان یکون المطلب سمع من انس **باب** **حدثنا** محمود بن
غیلان نا ابو احمد نا سفیان عن الاعمش عن خیثمۃ عن الحسن عن عمران بن حصین انہ مر علی قاری یقرأ ثم سأل فاسترجع
ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من قرأ القرآن فلیسأل اللہ بہ فانہ سیجیٔ اقوام یقرؤن القرآن
یسألون بہ الناس وقال محمود ھذا خیثمۃ البصری الذی روی عنہ جابر الجعفی ولیس ھو خیثمۃ بن
عبد الرحمٰن ھذا حدیث حسن وخیثمۃ ھذا شیخ بصری یکنی ابا نصر قد روی عن انس بن مالک
احادیث وقد روی جابر الجعفی عن خیثمۃ ھذا ایضا **حدثنا** محمد بن اسمٰعیل الواسطی نا وکیع نا ابو فروۃ
یزید بن سنان عن ابی المبارک عن صہیب

واسطے صاحب قرآن کے کہ پڑھ اور چڑھ اور آہستگی سے پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں آہستگی سے پڑھتا تھا اسلئے کہ تیری جگہ آخر آیت کے پاس ہے کہ تو جسکو پڑھتا تھا یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے سفیان سے اُسنے عاصم سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے **باب** **حدیث** کی ہمسے عبد الوہاب وراق بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد المجید بن عبد العزیز نے ابن جریج سے اُسنے مطلب بن عبد اللہ بن حنطب سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میری امت کے نیک اعمال میرے آگے پیش کئے گئے حتے کہ پلیدی کہ جسکو آدمی مسجد سے نکالے اور میری امت کے گناہ میرے پیش کیے گئے سو میں نے کوئی گناہ زیادہ تر اس سے نہیں دیکھا کہ کسی مرد کو کوئی سورت قرآن سے یا کوئی آیت اسمیں سے آئی ہو پھر اُسنے اسکو بھلا دیا ہو۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے اور میں نے اس حدیث کا مذاکرہ محمد بن اسمٰعیل سے کیا تو اُسنے اسکو نہ پہچانا اور اسکو غریب جانا۔ کہا محمد نے میں مطلب بن عبد اللہ بن حنطب کا سماع کسی شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابی سے نہیں پہچانتا مگر اسکا یہ قول کہ حدیث کی مجھے اس شخص نے کہ حاضر ہوا خطبہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اور سنا میں نے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن سے کہ کہتا نہیں پہچانتے ہم مطلب کا سماع نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی سے۔ کہا عبد اللہ نے اور علی بن مدینی نے اس بات سے انکار کیا ہے کہ مطلب نے انس کیسے سماع کیا ہے **باب** **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اعمش سے اُسنے خیثمہ سے اُسنے حسن سے اُسنے عمران بن حصین سے کہ وہ ایک قاری پر گذرا کہ وہ پڑھتا تھا پھر اُسنے سوال کیا پھر اُسنے انا للہ وانا الیہ راجعون[1] کہا پھر کہا اُسنے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جو کوئی قرآن پڑھے اور اسکے ساتھ اللہ تعالیٰ سے سوال کرے تو وہ ایسے لوگوں کے ساتھ ہوگا جو قرآن پڑھتے ہیں اور اسکے ساتھ لوگوں سے سوال کرتے ہیں۔ اور کہا محمود نے یہ خیثمہ بصری وہ شخص ہے کہ جس سے جابر جعفی نے روایت کی ہے اور یہ خیثمہ بن عبد الرحمٰن نہیں ہے یہ حدیث حسن ہے۔ اور خیثمہ یہ شیخ بصری ہے کنیت اسکی ابا نصر ہے اور اُسنے انس بن مالک سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں۔ اور جابر جعفی نے بھی اس خیثمہ سے روایت کی ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل واسطی نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابو فروہ یعنے یزید بن سنان نے ابی المبارک سے اُسنے صہیب سے

[1] انا للہ اُسنے اس مصیبت پر کہا کہ لوگوں سے قرآن کے ساتھ سوال کرتا ہوں یا اس وجہ سے کہ عمران نے میری یہ بری حالت دیکھی ہے کہ قرآن سے حاجات دینی اور دنیوی طلب کرتا ہوں۔

قالت کل ذلك قد کان یفعل ربما اغتسل فنام وربما توضأ فنام قلت الحمد لله الذی جعل فی الامر سعة هذا
حدیث حسن غریب من هذا الوجه **حدثنا** محمد بن اسمعیل نا محمد بن کثیر انا اسرائیل انا عثمان بن المغیرة
عن سالم بن ابی الجعد عن جابر بن عبد الله قال کان النبی صلی الله علیه وسلم قد یعرض نفسه بالموقف
فقال الا رجل یحملنی الی قومه فان قریشا قد منعونی ان ابلغ کلام ربی هذا حدیث حسن صحیح غریب **باب**
حدثنا محمد بن اسمعیل نا شهاب بن عباد العبدی نا محمد بن الحسن بن ابی یزید الهمدانی عن عمرو بن قیس عن
عطیة عن ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول الرب تبارك وتعالی من شغله القرآن عن
ذکری ومسألتی اعطیته افضل ما اعطی السائلین وفضل کلام الله علی سائر الکلام کفضل الله علی خلقه هذا
حدیث حسن غریب **ابواب** القراءات عن رسول الله صلی الله علیه وسلم بسم الله الرحمن الرحیم **حدثنا**
علی بن حجر نا یحیی بن سعید الاموی عن ابن جریج عن ابن ابی ملیکة عن ام سلمة قالت کان رسول الله صلی الله علیه
وسلم یقطع قرأته یقرأ الحمد لله رب العلمین ثم یقف الرحمن الرحیم ثم یقف وکان یقرأها ملك یوم الدین هذا حدیث
غریب وبه یقرأ ابو عبید ویختاره هکذا روی یحیی بن سعید الاموی وغیره عن ابن جریج عن ابن ابی ملیکة عن
ام سلمة ولیس اسناده بمتصل لان اللیث بن سعد روی هذا الحدیث عن ابن ابی ملیکة عن یعلی بن مملك عن
ام سلمة انها وصفت قرأة النبی صلی الله علیه وسلم حرفا حرفا وحدیث اللیث اصح ولیس فی حدیث اللیث
وکان یقرء ملك یوم الدین **حدثنا** ابوبکر محمد بن ابان نا ایوب بن سوید الرملی عن یونس بن یزید عن الزهری

کہا حضرت عائشہ نے ہر ایک طرح کرتے تھے کبھی غسل کر کے سوتے اور کبھی صرف وضو کر کے سو رہتے میں نے کہا سب حمد واسطے اللہ کے کہ جسنے دین میں فراخی کی ہے یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن اسمعیل نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن کثیر نے کہا خبر دی ہمکو اسرائیل نے کہا خبر دی ہمکو عثمان بن مغیرہ نے سالم بن ابی الجعد سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنے نفس کو موقف (یہ جگہ ہے مکہ معظمہ میں جہاں آدمی حج میں کھڑے ہوتے ہیں) میں پیش کرتے تھے اور فرماتے تھے آیا کوئی آدمی ہے کہ بھیجے مجھے اپنی قوم کی طرف لیجاے کیونکہ قریش نے منع کیا مجھے اللہ تعالی کا کلام پہونچانے سے روک دیا ہے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **باب حدیث** کی ہمسے محمد بن اسمعیل نے کہا حدیث کی ہمسے شہاب بن عباد عبدی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن حسن بن ابی یزید ہمدانی نے عمرو بن قیس سے اُسنے عطیہ سے اُسنے ابی سعید سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے رب تبارک وتعالی جس شخص کو قرآن مجید میرے ذکر اور سوال سے مشغول رکھے دیتا ہوں میں اسکو زیادہ اس سے کہ دیتا ہوں سوال کرنے والونکو اور فضیلت کلام الٰہی کی تمام کلاموں پر مثل فضیلت اللہ کے ہے اپنی پیدائش پر یہ حدیث حسن غریب ہے **ابواب** قراٰتوں کے بیان میں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید اموی نے ابن جریج سے اُسنے ابن ملیکہ سے اُسنے ام سلمہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی قراءت کو علیحدہ علیحدہ کرتے تھے پڑھتے تھے الحمد للہ رب العالمین پھر ٹھہر جاتے الرحمن الرحیم پھر ٹھہر جاتے۔ اور پڑھتے تھے ملک یوم الدین۔ یہ حدیث غریب ہے اور ساتھ اسی کے پڑھتا تھا ابو عبیدہ اور اسیکو اختیار کرتا تھا۔ اور ایسا ہی روایت کیا ہے یحیی بن سعید اموی وغیرہ نے ابن جریج سے اُسنے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے ام سلمہ سے اور اسکی اسناد[1] متصل نہیں کیونکہ لیث بن سعد نے یہ حدیث روایت کی ہے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے یعلی بن مملک سے اُسنے ام سلمہ سے یہ کہ اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی قراءت کی صفت کی کہ وہ ایک ایک حرف تھی۔ اور حدیث لیث کی صحیح ہے اور حدیث لیث میں یہ الفاظ نہیں کہ پڑھتے تھے ملک یوم الدین **حدیث** کی ہمسے ابوبکر یعنے محمد بن ابان نے کہا حدیث کی ہمسے ایوب بن سوید رملی نے یونس بن یزید سے اُسنے زہری سے

[1] متصل نہیں کیونکہ یہ روایت لیث کی جو ام سلمہ سے روایت ہے وہ بواسطہ دو آدمی کے ہے یعنے ابن ابی ملیکہ اور یعلی بن مملک کے اور یہ روایت جو مذکور ہوئی ہے اسمیں درمیان ابن ابی ملیکہ اور ام سلمہ کے کوئی راوی نہیں ہے ۱۲

اٰیة خیر من الف اٰیة هٰذا حدیث حسن غریب **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو احمد الزبیری نا خالد بن طهمان ابو العلاء الخفاف ثنی نافع بن ابی نافع عن معقل بن یسار عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من قال حین یصبح ثلاث مرات اعوذ بالله السمیع العلیم من الشیطان الرجیم وقرأ ثلاث اٰیات من اٰخر سورة الحشر وکل الله به سبعین الف ملك یصلون علیه حتی یمسی وان مات فی ذلك الیوم مات شهیداً ومن قالها حین یمسی کان بتلك المنزلة هٰذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من هٰذا الوجه **باب** ما جاء کیف کانت قرأة النبی صلی الله علیه وسلم **حدثنا** قتیبة نا اللیث عن عبد الله بن ابی ملیکة عن یعلی بن مملك انه سال ام سلمة زوج النبی صلی الله علیه وسلم عن قرأة النبی صلی الله علیه وسلم وصلاته فقالت ومالکم وصلوته وکان یصلی ثم ینام قدر ما صلی ثم یصلی قدر ما نام ثم ینام قدر ما صلی حتی یصبح ثم نعتت قرأته فاذا هی تنعت قرأة مفسرة حرفاً حرفاً هٰذا حدیث حسن صحیح غریب لا نعرفه الا من حدیث لیث بن سعد عن ابن ابی ملیکة عن یعلی بن مملك عن ام سلمة وقد روی ابن جریج هذا الحدیث عن ابن ابی ملیکة عن ام سلمة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یقطع قرأته وحدیث اللیث اصح **حدثنا** قتیبة نا اللیث عن معٰویة بن صالح عن عبد الله بن ابی قیس قال سألت عائشة عن وتر رسول الله صلی الله علیه وسلم کیف کان یوتر من اول اللیل ام من اٰخره فقالت کل ذلك قد کان یصنع ربما اوتر من اول اللیل وربما اوتر من اٰخره قلت الحمد لله الذی جعل فی الامر سعة فقلت کیف کان قرأته اکان یسر بالقرأة ام یجهر قالت کل ذلك کان یفعل قد کان ربما اسر وربما جهر قال فقلت الحمد لله الذی جعل فی الامر سعة قال قلت فکیف کان یصنع فی الجنابة اکان یغتسل قبل ان ینام ام ینام قبل ان یغتسل

ایک آیت ہی کہ وہ بہتر ہی ہزار آیت سے یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد زبیری نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن طہمان یعنے ابو العلاء خفاف نے کہا حدیث کی مجھے نافع بن ابی نافع نے معقل بن یسار سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو کوئی صبح کے وقت تین بار یہ کہے اعوذ باللہ الخ یعنے میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ سننے والے جاننے والے کے شیطان مردود سے اور تین آیتیں آخر سورہ حشر سے پڑھے تو اللہ تعالی اسکے ساتھ ستر ہزار فرشتے موکل کر دیتا ہے کہ شام تک اسپر رحمت بھیجتے رہتے ہیں اور اگر وہ اسدن میں مرا تو شہید ہو کر مریگا اور جو کوئی اسکو شام کے وقت کہے وہ بھی اسی مرتبہ پر ہوگا یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے **باب** اس بیان میں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی قرات کسطرح تھی **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ سے اُسنے یعلی بن مملک سے یہ کہ اُسنے حضرت ام سلمہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی سے آنحضرت کی قرات اور نماز کی بابت سوال کیا سو کہا اُسنے کیا ہے تمکو اور نماز اسکی کو نماز پڑھتے پھر سو رہتے جسقدر کہ نماز پڑھی تھی پھر نماز پڑھتے اسقدر کہ سوئے پھر سوتے اسقدر کہ نماز پڑھتے یہانتک کہ صبح ہوتی۔ پھر حضرت ام سلمہ نے آنحضرت کی قرات کی صفت بیان کی تو انھوں نے بیان کیا کہ قرات اُنکی تفسیر وار حرف حرف تھی یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق لیث بن سعد سے جو رادی ہے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے روایت کی یعلی بن مملک سے اُسنے ام سلمہ سے۔ اور روایت کیا ہے ابن جریج نے اس حدیث کو ابن ابی ملیکہ سے اُسنے ام سلمہ سے یہ کہ نبی صلعم اپنی قرات کو ٹکڑے ٹکڑے کرتے تھے۔ اور حدیث لیث کی بہت صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے معاویہ بن صالح سے اُسنے عبد اللہ بن ابی قیس سے کہا اُسنے میں نے حضرت عائشہ سے رسول اللہ صلعم کے وتروں کی بابت سوال کیا کہ کسطرح وتر پڑھتے تھے کیا اول رات میں یا آخر رات میں تو حضرت عائشہ نے جواب دیا کہ ان دونوں وقتوں میں سے ہر ایک وقت میں پڑھتے تھے کبھی پہلی رات میں وتر پڑھتے تھے کبھی آخر رات میں میں نے کہا سب حمد ہے واسطے اللہ کے کہ جسنے دین میں فراخی کی ہے پھر میں نے کہا اُنکی قرات کا کیا حال تھا کیا آہستہ قرات پڑھتے تھے یا اونچی کہا اسنے ہر ایک طرح پڑھتے تھے کبھی آہستہ پڑھتے تھے کبھی اونچی کہا اسنے میں نے کہا سب حمد ہے واسطے اللہ کے کہ جسنے دین میں فراخی کی ہے کہا اُسنے میں نے کہا آنحضرت جنابت میں کسطرح کرتے تھے کیا سونے سے پہلے غسل کرتے تھے یا غسل کرنے سے پہلے سو رہتے تھے

كلا الحديثين عندي واحد وقد روى شهر بن حوشب غير حديث عن ام سلمة الانصارية وهي اسماء بنت يزيد وقد روي عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا **حدثنا** ابوبكر بن نافع البصري نا امية بن خالد نا ابو الجارية العبدي عن شعبة عن ابي اسحق عن سعيد بن جبير عن ابن عباس عن ابي بن كعب عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قرأ قد بلغت من لدني عذرا مثقلة هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه وامية بن خالد ثقة وابو الجارية العبدي شيخ مجهول ولا نعرف اسمه **حدثنا** يحيى بن موسى نا معلى بن منصور عن محمد بن دينار عن سعد بن اوس عن مصدع ابي يحيى عن ابن عباس عن ابي بن كعب ان النبي صلى الله عليه وسلم قرأ في عين حمئة هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه والصحيح ما روي عن ابن عباس قرأته ويروى ان ابن عباس وعمرو بن العاص اختلفا في قراءة هذه الآية وارتفعا الى كعب الاحبار في ذلك فلو كانت عنده رواية عن النبي صلى الله عليه وسلم لاستغنى بروايته ولم يحتج الى كعب **حدثنا** نصر بن علي الجهضمي نا المعتمر بن سليمان عن ابيه عن سليمان الاعمش عن عطية عن ابي سعيد قال لما كان يوم بدر ظهرت الروم على فارس فاعجب ذلك المؤمنين فنزلت الم غلبت الروم الى قوله يفرح المؤمنون قال ففرح المؤمنون بظهور الروم على فارس هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه ويقرأ غلبت وغلبت يقول كانت غلبت ثم غلبت هكذا قرأ نصر بن علي غلبت **حدثنا** محمد بن حميد الرازي نا نعيم بن ميسرة النحوي عن فضيل بن مرزوق عن عطية العوفي عن ابن عمر انه قرأ على النبي صلى الله عليه وسلم خلقكم من ضعف فقال من ضعف **حدثنا** عبد بن حميد نا يزيد بن هارون عن فضيل بن مرزوق نحوه هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث فضيل بن مرزوق **حدثنا** محمود بن غيلان نا احمد بن الزبيري نا سفيان عن ابي اسحق عن الاسود

یہ دونوں حدیثیں میرے نزدیک ایک ہی ہیں۔ اور شہر بن حوشب نے سوائے اس حدیث کے اور حدیث ام سلمہ انصاریہ سے روایت کی ہے اور یہ اسماء بنت یزید ہے اور مروی ہے بواسطہ عائشہ کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ **حدیث** کی ہمسے ابوبکر بن نافع بصری نے کہا حدیث کی ہمسے امیہ بن خالد نے کہا حدیث کی ہمسے ابوالجاریہ عبدی نے شعبہ سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے ابی بن کعب سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ پڑھا آپ نے قد بلغت من لدنی عذرا یعنے بضم دال مثقلہ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے۔ اور امیہ بن خالد ثقہ ہے۔ اور ابوالجاریہ عبدی ہے شیخ مجہول ہے اور ہم اسکے نام کو نہیں جانتے۔ **حدیث** کی ہمسے یحیی بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے معلی بن منصور نے محمد بن دینار سے اُسنے سعد بن اوس سے اُسنے مصدع ابی یحیی سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے ابی بن کعب سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھا فی عین حمئۃ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے اور صحیح وہی ہے جو ابن عباس سے انکی قرات مروی ہے۔ اور مروی ہے کہ ابن عباس اور عمرو بن العاص نے اس آیت کی قرات میں اختلاف کیا ہے۔ اور اس جھگڑے میں کعب الاحبار کی طرف گئے۔ پس اگر اسکے پاس کوئی روایت نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ہوتی تو اپنی روایت کے ساتھ مستغنی ہوتا اور کعب کی طرف حاجت نہ پڑتی **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی جہضمی نے کہا حدیث کی ہمسے معتمر بن سلیمان نے اپنے باپ سے اُسنے سلیمان اعمش سے اُسنے عطیہ سے اُسنے ابی سعید سے کہا اُسنے جب بدر کا دن ہوا تو روم نے فارس پر غلبہ پایا تو اس بات نے مومنوں کو تعجب میں ڈالا پس یہ آیت نازل ہوئی الم غلبت الروم الی قولہ یفرح المؤمنون کہا راوی نے پس مومن بسبب غالب ہونے روم کے فارس پر بہت خوش ہوئے یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب ہے اور پڑھا جاتا ہے غلبت بالفتح وغلبت بالضم کہتا ہے پہلے تو روم مغلوب ہوا پھر غالب ہوا ایسا ہی پڑھا ہے نصر بن علی نے یعنے غلبت بالفتح **حدیث** کی ہمسے محمد بن حمید رازی نے کہا حدیث کی ہمسے نعیم بن میسرہ نحوی نے فضیل بن مرزوق سے اُسنے عطیہ عوفی سے اُسنے ابن عمر سے یہ کہ پڑھا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر خلقکم من ضعف یعنے بفتح ضاد سو فرمایا آپ نے ضعف بضم ضاد **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے فضیل بن مرزوق سے مثل اسکے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق فضیل بن مرزوق سے۔ **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے احمد زبیری نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی اسحاق سے اُسنے اسود

عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابابکر وعمر واراہ قال وعثمان کانوا یقرؤن مالک یوم الدین ھذا حدیث
غریب لا نعرفہ من حدیث الزہری عن انس بن مالک الا من حدیث ھذا الشیخ ایوب بن سوید الرملی و
قد روی بعض اصحاب الزہری ھذا الحدیث عن الزہری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابابکر وعمر کانوا یقرؤن
مالک یوم الدین وروی عبد الرزاق عن معمر عن الزہری عن سعید بن المسیب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وابابکر وعمر کانوا یقرؤن مالک یوم الدین حدثنا ابو کریب نا ابن المبارک عن یونس بن یزید عن ابی علی بن یزید
عن الزہری عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ ان النفس بالنفس والعین بالعین قال سوید بن
نصر نا ابن المبارک عن یونس بن یزید بھذا الاسناد نحوہ حدثنا سوید بن نصر نا ابن المبارک عن یونس بن یزید
بھذا الاسناد نحوہ وابو علی بن یزید ھو اخو یونس بن یزید وھذا حدیث حسن غریب قال محمد تفرد ابن المبارک
بھذا الحدیث عن یونس بن یزید وھکذا قرأ ابو عبید والعین بالعین اتباعا لھذا الحدیث حدثنا
ابو کریب نا رشدین بن سعد عن عبد الرحمن بن زیاد بن انعم عن عتبة بن حمید عن عبادة بن نسی عن عبد الرحمن
بن غنم عن معاذ بن جبل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ ھل تستطیع ربک ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من
حدیث رشدین بن سعد ولیس اسنادہ بالقوی ورشدین بن سعد وعبد الرحمن بن زیاد بن انعم الافریقی
یضعفان فی الحدیث حدثنا حسین بن محمد البصری نا عبد اللہ بن حفص نا ثابت البنانی عن شھر بن
حوشب عن ام سلمة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرؤھا انہ عمل غیر صالح ھذا حدیث قد رواہ غیر واحد
عن ثابت البنانی نحو ھذا وھو حدیث ثابت البنانی وقد روی ھذا الحدیث ایضا عن شھر بن حوشب عن اسماء
بنت یزید وسمعت عبد بن حمید یقول اسماء بنت یزید ھی ام سلمة الانصاریة

انس سے ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور ابابکر اور عمر (راوی کہتا ہے) اور یہی گمان کرتا ہوں کہ کہا ہو اور عثمان پڑھتے تھے
مالک یوم الدین۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق زہری سے جو راوی ہیں انس بن مالک سے مگر طریق اسی شیخ
سے جو ایوب بن سوید رملی ہیں۔ اور بعض اصحاب زہری نے یہ حدیث زہری سے اسطرح روایت کی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم
اور ابابکر اور عمر رضی اللہ عنہما پڑھتے تھے مالک یوم الدین۔ اور روایت کی عبد الرزاق نے معمر سے اُسنے زہری سے اُسنے سعید
بن مسیب سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابابکر اور عمر رضی اللہ عنہما پڑھتے تھے مالک یوم الدین حدیث کی ہمسے
ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے یونس بن یزید سے اُسنے ابی علی بن یزید سے اُسنے زہری سے اُسنے انس بن
مالک سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھا ان النفس بالنفس والعین بالعین۔ کہا سوید بن نصر نے خبر دی ہمکو ابن مبارک نے
یونس بن یزید سے ساتھ اسی اسناد کے مثل اسکے حدیث کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے یونس
بن یزید سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے۔ اور ابو علی بن یزید وہ بھائی یونس بن یزید کا ہے۔ اور یہ حدیث حسن غریب ہے۔ کہا محمد
نے متفرد ہوا ہے ابن مبارک ساتھ اس حدیث کے یونس بن یزید سے۔ اور ایسا ہی پڑھا ہے ابو عبیدہ نے والعین بالعین واسطے
اتباع اس حدیث کے حدیث کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے رشدین بن سعد نے اُسنے عبد الرحمن بن زیاد بن انعم
سے اُسنے عتبہ بن حمید سے اُسنے عبادہ بن نسی سے اُسنے عبد الرحمن بن غنم سے اُسنے معاذ بن جبل سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھا
ہل تستطیع ربک یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق رشدین بن سعد سے۔ اور اسکی اسناد قوی نہیں۔ اور رشدین بن سعد
اور عبد الرحمن بن زیاد بن انعم افریقی دونوں حدیث میں ضعیف ہیں حدیث کی ہمسے حسین بن محمد بصری نے کہا حدیث کی ہمسے
عبد اللہ بن حفص نے کہا حدیث کی ہمسے ثابت بنانی نے شہر بن حوشب سے اُسنے ام سلمہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس آیت کو
یوں پڑھتے تھے انہ عمل غیر صالح۔ اس حدیث کو کئی ایک لوگوں نے ثابت بنانی سے مثل اسکے روایت کیا ہے اور یہ حدیث ثابت بنانی کی ہے
اور مروی ہے یہ حدیث بھی بواسطہ شہر بن حوشب کے اسماء بنت یزید سے اور سنا میں نے عبد بن حمید سے کہ کہتا اسماء بنت یزید ام سلمہ انصاریہ ہے

محمود بن غیلان نا ابوداؤد انبانا شعبة عن منصور قال سمعت ابا وائل عن عبد الله عن النبی صلی الله علیہ وسلم قال بئسما لاحدهم او لاحدکم ان یقول نسیت آیة کیت وکیت بل هو نسی فاستذکروا القرآن فوالذی نفسی بیدہ لهو اشد تفصیا من صدور الرجال من النعم من عقله هذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء ان القرآن انزل علی سبعة احرف **حدثنا** احمد بن منیع نا الحسن بن موسی نا شیبان عن عاصم عن زر بن حبیش عن ابی بن کعب قال لقی رسول الله صلی الله علیه وسلم جبرئیل فقال یا جبرائیل انی بعثت الی امة امیین منهم العجوز والشیخ الکبیر والغلام والجاریة والرجل الذی لم یقرأ کتابا قط قال یا محمد ان القرآن انزل علی سبعة احرف وفی الباب عن عمر وحذیفة بن الیمان وابی هریرة وام ایوب وهی امرأة ابی ایوب الانصاری وسمرة وابن عباس وابی جهیم بن الحارث بن الصمة هذا حدیث حسن صحیح قد روی عن ابی بن کعب من غیر وجه **حدثنا** الحسن بن علی الخلال وغیر واحد قالوا نا عبد الرزاق انا معمر عن الزهری عن عروة بن الزبیر عن المسور بن مخرمة وعبد الرحمن بن عبد القاری اخبراه انهما سمعا عمر بن الخطاب یقول مررت بهشام بن حکیم بن حزام وهو یقرأ سورة الفرقان فی حیاة رسول الله صلی الله علیه وسلم فاستمعت قرأته فاذا هو یقرأ علی حروف کثیرة لم یقرئنیها رسول الله صلی الله علیه وسلم فکدت اساوره فی الصلوٰة فنظرت حتی سلم فلما سلم لببته بردائه فقلت من اقرأک هذه السورة التی سمعتک تقرؤها فقال اقرأنیها رسول الله صلی الله علیه وسلم قلت له

محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے منصور سے کہا سنا مین نے ابو وائل سے اسنے عبد اللہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بری بات ہی انمین سے ہر ایک کے لئے یا تم مین سے ہر ایک کے لئے کہ یون کہے کہ مین ایسی ایسی آیت قرآن کی بھول گیا بلکہ یون کہے کہ وہ شخص بھلایا گیا اور یاد کرتے رہا کرو قرآن کو پس قسم ہی اُس ذات کی کہ جسکے ہاتھ مین میری جان ہی کہ قرآن مردون کے سینون سے جلد نکل جاتا ہی اُن اونٹو نسے بھی زیادہ جو اپنے زانو بند رسیون[1] سے چھوٹ بھاگین۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** اس بیان مین کہ قرآن سات لغات پر نازل ہوا ہی **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے حسن بن موسی نے کہا حدیث کی ہمسے شیبان نے عاصم سے اُسنے زر بن جبیش سے اُسنے ابی بن کعب سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جبرئیل علیہ السلام کو ملے پس فرمایا آپ نے ای جبرئیل مین امت ناخواندہ کی طرف بھیجا گیا ہون انمین سے عورتین بوڑھی اور مرد بوڑھے اور لڑکے اور لڑکیان ہین اور وہ مرد کہ کبھی جسنے کتاب پڑھی ہی نہین کہا جبرئیل نے ای محمد بیشک قرآن سات لغات پر نازل ہوا ہی۔ اور اس باب مین روایت ہی عمر اور حذیفہ بن یمان اور ابی ہریرہ اور ام ایوب سے اور یہ عورت ابی ایوب انصاری کی ہی اور سمرہ اور ابن عباس اور ابی جہیم بن حارث بن صمہ سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی اور یہ حدیث کئی وجہ سے ابی بن کعب سے مروی ہی **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال اور کئی ایک نے کہا انھون نے حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا خبر دی ہمکو معمر نے زہری سے اُسنے عروہ بن زبیر سے اُسنے مسور بن مخرمہ اور عبد الرحمن بن عبد القاری سے خبر دی ان دونون نے اسکو یہ کہ سنا ان دونون نے عمر بن خطاب سے کہتے ہین ہشام بن حکیم بن حزام کے پاس گذرا اس حالت مین کہ وہ سورۂ فرقان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات مین پڑھ رہا تھا سو مین نے اسکی قرأت سنی اور وہ کئی اتنی لغات پر پڑھتا تھا کہ مجھے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین پڑھائی تھین سو مین نے نماز مین ہی اسکے ساتھ لڑائی کرنیکے قریب تھا سو مین نے نظر کی حتی کہ اُسنے سلام پھیرا سو جب اُسنے سلام پھیرا تو مین نے اسکی چادر اسکے گلے مین ڈال لی پس مین نے اس سے کہا کسنے تجھے یہ سورت جو مین نے تجھکو پڑھتے سنا ہی پڑھائی ہی سو کہا اُسنے مجھے رسول اللہ صلعم نے پڑھائی ہی مین نے اس سے کہا

[1] اونٹ جیسا رسی سے چھوٹا بھاگا اسیطرح جب حافظ قرآن نے چند روز غفلت کی اور دور اور تکرار چھوڑے قرآن بھول جاتا ہی اسواسطے کہ قرآن مین متشابہ بہت ہین اندک غفلت مین قابو سے جاتا رہتا ہی لہذا حضرت نے تاکید فرمائی کہ ہمیشہ اسکی دور اور تکرار چلی جاوے تاکہ ایسی عمدہ نعمت کہ بڑی محنت اور مشقت سے حاصل ہوتی ہی مفت برباد نہ ہو قرآن کا بھلا دینا گناہ کبیرہ ہی اسکو آسان بات

بن يزيد عن عبد الله بن مسعود ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقرء فهل من مدكر هذا حديث حسن
صحيح حدثنا بشر بن هلال الصواف البصري نا جعفر بن سليمان الضبعي عن هارون الاعور عن بديل عن
عبد الله بن شقيق عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقرء فروح وريحان وجنة نعيم هذا حديث حسن
غريب لا نعرفه الا من حديث هارون الاعور حدثنا هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابراهيم عن علقمة قال
قدمنا الشام فاتانا ابو الدرداء فقال افيكم احد يقرأ على قراءة عبد الله قال فاشاروا الي فقلت نعم قال كيف سمعت عبد الله
يقرأ هذه الاية والليل اذا يغشى قال قلت سمعته يقرأها والليل اذا يغشى والذكر والانثى فقال ابو الدرداء وانا والله
هكذا سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يقرأها وهؤلاء يريدونني ان اقرأها وما خلق فلا اتابعهم هذا
حديث حسن صحيح وهكذا قراءة عبد الله بن مسعود والليل اذا يغشى والنهار اذا تجلى والذكر والانثى حدثنا
عبد بن حميد نا عبيد الله عن اسرائيل عن ابي اسحق عن عبد الرحمن بن يزيد عن عبد الله بن مسعود قال اقرأني
رسول الله صلى الله عليه وسلم اني انا الرزاق ذو القوة المتين هذا حديث حسن صحيح حدثنا ابو زرعة والفضل
بن ابي طالب وغير واحد قالوا انا الحسن بن بشر عن الحكم بن عبد الملك عن قتادة عن عمران بن حصين ان النبي
صلى الله عليه وسلم قرأ وترى الناس سكارى وما هم بسكارى هذا حديث حسن وهكذا روى الحكم بن عبد الملك
عن قتادة ولا نعرف لقتادة سماعا من احد من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم الا من انس وابي الطفيل وهذا
عندي مختصر انما يروى عن قتادة عن الحسن عن عمران بن حصين كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فقرأ يا ايها
الناس اتقوا ربكم الحديث بطوله وحديث الحكم بن عبد الملك عندي مختصر من هذا الحديث حدثنا

بن یزید سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے فہل من مدکر یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث
کی ہمسے بشر بن ہلال صواف بصری نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن سلیمان ضبعی نے ہارون اعور سے اُسنے بدیل سے اُسنے عبد اللہ
بن شقیق سے اُسنے عائشہ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ آیت پڑھتے تھے فروح وریحان وجنۃ نعیم یہ حدیث حسن غریب ہے
نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ہارون اعور سے حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابراہیم
سے اُسنے علقمہ سے کہا اُسنے ہم شام میں آئے پس ہمارے پاس ابو الدرداء آیا اور کہنے لگا کیا تم میں کوئی شخص ہے جو قرأت عبد اللہ
کی جیسے پڑھے کہا اُسنے سو لوگوں نے میری طرف اشارت کی پس میں نے کہا ہاں کہا ابو الدرداء نے تو نے عبد اللہ کو کسطرح
یہ آیت پڑھتے سنا واللیل اذا یغشے کہا اُسنے میں نے کہا میں نے اُس سے سنا ہے کہ اسطرح پڑھتا تھا واللیل اذا یغشے والذکر والانثیٰ
پس کہا ابو الدرداء نے اور مجھے بھی قسم ہے اللہ کی ایسا ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اُنکو پڑھتے سنا ہے اور یہ لوگ ارادہ کرتے
ہیں کہ میں اسکو یوں پڑھوں وما خلق سو میں انکی تابعداری نہیں کرونگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ایسا ہی ہے قرأت عبد اللہ بن مسعود
کی واللیل اذا یغشے والنہار اذا تجلی والذکر والانثیٰ حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ نے اسرائیل
سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے عبد الرحمن بن یزید سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے کہا اُسنے مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
پڑھایا انی انا الرزاق ذو القوۃ المتین یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے ابو زرعہ اور فضل بن ابی طالب اور کئی اور لوگوں نے
کہا انھوں نے حدیث کی ہمسے حسن بن بشر نے اُسنے حکم بن عبد الملک سے اُسنے قتادہ سے اُسنے عمران بن حصین سے یہ کہ نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نے پڑھا وتری الناس سکاری وما ہم بسکاری یہ حدیث حسن ہے اور ایسا ہی روایت کی ہے حکم بن عبد الملک نے قتادہ سے
اور ہم قتادہ کا سماع کسی صحابی سے نہیں جانتے مگر انس اور ابی الطفیل سے۔ اور یہ حدیث میرے نزدیک مختصر ہے
اسلئے کہ یہ مروی قتادہ سے ہے اُسنے روایت کی حسن سے اُسنے عمران بن حصین سے کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ سفر میں تھے تو آپ نے یہ آیت پڑھی یا ایہا الناس اتقوا ربکم الحدیث اور حدیث حکم بن عبد الملک کی میرے
نزدیک مختصر ہے اس حدیث سے حدیث کی ہمسے

اختمه فى عشرين قلت انى اطيق افضل من ذلك قال اختمه فى خمسة عشر قلت انى اطيق افضل من ذلك قال اختمه فى عشر قلت انى اطيق افضل من ذلك قال اختمه فى خمس قلت انى اطيق افضل من ذلك قال فما رخص لى هٰذا الحديث حسن صحيح غريب يستغرب من حديث ابى بردة عن عبد الله بن عمرو وقد روى هٰذا الحديث من غير وجه عن عبد الله بن عمرو وروى عن عبد الله بن عمرو عن النبى صلى الله عليه وسلم قال لم يفقه من قرأ القرآن فى اقل من ثلاث وروى عن عبد الله بن عمرو ان النبى صلى الله عليه وسلم قال له اقرأ القرآن فى اربعين وقال اسحٰق بن ابراهيم ولا نحب للرجل ان ياتى عليه اكثر من اربعين يوما ولم يقرأ القرآن بهذا الحديث وقال بعض اهل العلم لا يقرأ القرآن فى اقل من ثلاث للحديث الذى روى عن النبى صلى الله عليه وسلم ورخص فيه بعض اهل العلم وروى عن عثمان بن عفان انه كان يقرأ القرآن فى ركعة يوتر بها وروى عن سعيد بن جبير انه قرأ القرآن فى ركعة فى الكعبة والترتيل فى القرأة احب الى اهل العلم حدثنا ابو بكر بن ابى النضر البغدادى نا على بن الحسن عن عبد الله بن المبارك عن معمر عن سماك بن الفضل عن وهب بن منبه عن عبد الله بن عمرو ان النبى صلى الله عليه وسلم قال له اقرأ القرآن فى اربعين هٰذا الحديث حسن غريب وقد روى بعضهم عن معمر عن سماك بن الفضل عن وهب بن منبه ان النبى صلى الله عليه وسلم امر عبد الله بن عمرو ان يقرأ القرآن فى اربعين حدثنا نصر بن على الجهضمى نا الهيثم بن الربيع ثنى صالح المرى عن قتادة عن زرارة بن اوفى عن ابن عباس قال قال رجل يا رسول الله اى العمل احب الى الله قال الحال المرتحل[1] هٰذا حديث غريب لا نعرفه عن ابن عباس الا من هٰذا الوجه حدثنا

بیس دنمیں ختم کریں نے کہا میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں فرمایا آپ نے پندرہ روز میں ختم کریں نے کہا میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں فرمایا آپ نے دس روز میں ختم کریں نے کہا میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں فرمایا آپ نے پانچ دنمیں ختم کریں نے کہا میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں کہا اُسنے پس مجھے آنحضرت نے رخصت نہ دی یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے غرابت اسکی طریق ابی بردہ سے ہے جو راوی ہے عبد اللہ بن عمرو سے اور مروی ہے یہ حدیث کئی وجہ سے عبد اللہ بن عمرو سے اور مروی ہے بواسطہ عبد اللہ بن عمر کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے نہیں سمجھتا وہ شخص جو قرآن کو تین دن سے کم میں پڑھے اور مروی ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا کہ قرآن شریف چالیس دنمیں پڑھا کر اور کہا اسحاق بن ابراہیم نے اور نہیں دوست رکھتے ہم کسی آدمی کے لئے یہ بات کہ اسپر چالیس دنوں سے زیادہ دن گذر جاویں اور وہ قرآن شریف کو ختم نہ کرے موافق اس حدیث کے۔ اور کہا بعض اہل علم نے قرآن شریف کو تین دنوں سے کم دنمیں ختم نہ کرے بسبب اُس حدیث کے کہ جو مروی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور بعض اہل علم نے اسمیں رخصت دی ہے اور مروی ہے عثمان بن عفان سے کہ وہ قرآن شریف کو ایک رکعت وتر میں پڑھتے تھے۔ اور مروی ہے سعید بن جبیر سے کہ اُسنے کعبہ میں ایک رکعت میں پڑھا اور قرارت میں آہستہ پڑھنا اہل علم کے نزدیک اچھا ہے حدیث کی ہمسے ابوبکر بن ابی النضر بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن حسن نے عبد اللہ بن مبارک سے اُسنے معمر سے اُسنے سماک بن فضل سے اُسنے وہب بن منبہ سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا کہ قرآن شریف چالیس دنمیں پڑھا کر یہ حدیث حسن غریب ہے اور روایت کی ہے بعض نے معمر سے اُسنے سماک بن فضل سے اُسنے وہب بن منبہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن عمرو کو یہ حکم دیا کہ قرآن شریف کو چالیس دنمیں پڑھا کر حدیث کی ہمسے نصر بن علی بن جہضمی نے کہا حدیث کی ہمسے ہیثم بن ربیع نے کہا حدیث کی مجھے صالح مری نے قتادہ سے اُسنے زرارہ بن اوفے سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے کہا ایک مرد نے یا رسول اللہ کونسا امر اللہ کے نزدیک بہت پسند ہے فرمایا آپ نے جو ختم کرنیوالا ہو اور شروع کرنیوالا ہو۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو ابن عباس سے مگر اسی وجہ سے حدیث کی ہمسے

[1] الحال المرتحل کے معنے اصل میں اترنیوالے کوچ کرنیوالے کے ہیں مسافر جب کسی منزل پر پہونچتا ہے تو دم لیتے ہی پھر چل پڑتا ہے اسلئے آپ نے قرآن پڑھنے والے کو تشبیہ دی یعنی محبوب تر عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ ہے کہ قرآن ختم کرتے ہی پھر شروع کیا جاوے بس مناسب یہی ہے کہ جو شخص جب قرآن ختم کیا کرے اُسی وقت ابتدا سے کم سے کم ایک رکوع تو پڑھ لے کذا قال مولانا وبالفضل اولینا مولوی

کذبت واللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لھو اقرانی ھذہ السورۃ التی تقرأھا فانطلقت اقودہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یارسول اللہ انی سمعت ھذا یقرء سورۃ الفرقان علی حروف لم تقرئنیھا وانت اقرأتنی سورۃ الفرقان فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارسلہ یا عمر اقرأ یا ھشام فقرأ علیہ القراءۃ التی سمعتہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھکذا انزلت ثم قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقرأ یا عمر فقرأت القراءۃ التی اقرأنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھکذا انزلت ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ھذا القرآن انزل علی سبعۃ احرف فاقرؤا ماتیسر منہ ھذا حدیث صحیح وقد رواہ مالک بن انس عن الزھری ھذا الاسناد نحوہ الا انہ لم یذکر فیہ المسور بن مخرمۃ **باب حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو اسامۃ نا الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نفس عن اخیہ کربۃ من کرب الدنیا نفس اللہ عنہ کربۃ من کرب یوم القیٰمۃ ومن ستر مسلما سترہ اللہ فی الدنیا والاخرۃ ومن یسر علی معسر یسر اللہ علیہ فی الدنیا والاخرۃ واللہ فی عون العبد ماکان العبد فی عون اخیہ ومن سلک طریقا یلتمس فیہ علما سھل اللہ لہ طریقا الی الجنۃ وما قعد قوم فی مسجد یتلون کتاب اللہ ویتدارسونہ بینھم الا نزلت علیھم السکینۃ وغشیتھم الرحمۃ وحفتھم الملائکۃ ومن ابطأ بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ ھکذا روی غیر واحد عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل ھذا الحدیث وروی اسباط بن محمد عن الاعمش قال حدثت عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر بعض ھذا الحدیث **باب حدثنا** عبید بن اسباط بن محمد القرشی قال ثنی ابی عن مطرف عن ابی اسحٰق عن ابی بردۃ عن عبد اللہ بن عمرو قال قلت یارسول اللہ فی کم اقرأ القرآن قال اختمہ فی شھر قلت انی اطیق افضل من ذلک قال

جھوٹ بولا تو قسم ہے اللہ کی کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھی یہ سورت جو تو پڑھ رہا ہے پڑھائی ہے سو میں اسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف کھینچتا ہوا چلا پس میں نے کہا یارسول اللہ میں نے اس سے سنا ہے کہ یہ شخص سورت فرقان ان لغات پر پڑھتا ہے جو آپ نے مجھے نہیں پڑھائیں حالانکہ آپ ہی نے مجھے بھی سورت فرقان پڑھائی ہے پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دے اسکو اے عمر اے ہشام پڑھ۔ تو اُسنے وہی قرأت جو میں نے سنی تھی آپ پر پڑھی سو فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اسیطرح اُتاری گئی ہے پھر مجھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو پڑھ اے عمر پس میں نے وہ قرأت پڑھی جو مجھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی تھی پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی نازل ہوئی ہے پھر فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک قرآن سات لغات پر نازل ہوا ہے پس پڑھو جو آسان ہو اس سے۔ اور یہ حدیث صحیح ہے۔ اور روایت کیا ہے اس اسناد کو مالک بن انس نے زہری سے مثل اسکے مگر اسمیں مسور بن مخرمہ کا ذکر نہیں کیا **باب حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے کہا حدیث کی ہمسے اعمش نے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو اپنے بھائی سے کوئی تنگی دنیا کی تنگیوں سے۔ دور کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے تنگی قیامت کی تنگیوں سے دور کرتا ہے۔ اور جو کوئی مسلمان کے عیب چھپایگا تو اللہ تعالیٰ اسکے عیب دنیا اور آخرت میں چھپایگا۔ اور جو قرضدار پر آسانی کریگا تو اللہ تعالیٰ اُسپر دنیا اور آخرت میں آسانی کریگا۔ اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہے جبتک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہے۔ اور جو راہ چلا علم دین کے سیکھنے کو تو اللہ تعالیٰ اسکے واسطے جنت کی طرف راہ آسان کر دیتا ہے اور نہیں بیٹھی کوئی قوم کسی مسجد میں کتاب اللہ پڑھنے کو اور آپس میں درس دینے کو مگر کہ آرام اُسپر نازل ہوتا ہے اور رحمت انکو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے اُسکو گھیر لیتے ہیں اور جس شخص کے عمل نے اس سے دیر کی تو اسکے نسب اس سے جلدی نہیں کرتے۔ ایسا ہی روایت کی ہے کئی ایک نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پس اُسنے بعض اس حدیث کا ذکر کیا **باب حدیث** کی ہمسے عبید بن اسباط بن محمد قرشی نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے مطرف سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے ابی بردہ سے اُسنے عبداللہ بن عمرو سے کہا اُسنے میں نے کہا یارسول اللہ میں کتنے دنوں میں قرآن شریف ختم کروں فرمایا آپ نے ایک مہینے میں ختم کر میں نے کہا میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں فرمایا آپ نے

سلہ یعنے جسکے عمل اچھے نہیں تو نسب سے آگے نہیں بڑھ جاتا ہے یعنے نسب کوئی بہشت کا اسباب نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم ۱۲ ۱۲

واما الذی روی عن مجاهد وقتادة وغیرهما من اهل العلم انهم فسروا القرآن فلیس الظن بهم انهم قالوا فی القرآن او فسروه بغیر علم او من قبل انفسهم وقد روی عنهم مایدل علی ما قلنا انهم لم یقولوا من قبل انفسهم بغیر علم۔ **حدثنا** حسین بن مهدی البصری نا عبد الرزاق عن معمر عن قتادة قال ما فی القرآن آیة الا وقد سمعت فیها شیئا **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینة عن الاعمش قال قال مجاهد لو کنت قرأت قرأة ابن مسعود لم احتج ان اسأل ابن عباس عن کثیر من القرآن مما سألت **ومن سورة فاتحة الکتاب** بسم الله الرحمن الرحیم **حدثنا** قتیبة نا عبد العزیز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من صلی صلوة لم یقرأ فیها بام القرآن فهی خداج غیر تمام قال قلت یا ابا هریرة انی احیانا اکون وراء الامام قال یا ابن الفارسی فاقرأها فی نفسک فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول قال الله تعالی قسمت الصلوة بینی وبین عبدی نصفین فنصفها لی ونصفها لعبدی ولعبدی ما سأل یقوم العبد فیقول الحمد لله رب العلمین فیقول الله تبارک وتعالی حمدنی عبدی فیقول الرحمن الرحیم فیقول الله اثنی علی عبدی فیقول مالک یوم الدین فیقول مجدنی عبدی وهذا لی وبینی وبین عبدی ایاک نعبد وایاک نستعین واخر السورة لعبدی ولعبدی ما سأل یقول اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم ولا الضالین هذا حدیث حسن وقد روی شعبة واسمعیل بن جعفر وغیر واحد عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابیه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم نحو هذا الحدیث وروی ابن جریج ومالک بن انس عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابی السائب مولی هشام بن زهرة عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم نحو هذا۔

اور وہ تفسیر جو مجاہد اور قتادہ وغیرہ اہل علم سے مروی ہے کہ اُنھوں نے قرآن کی تفسیر کی ہے تو اُنکے ساتھ یہ گمان نہیں ہو سکتا کہ انھوں نے رائے سے قرآن میں کہا ہے اور بغیر علم کے اُنھوں نے تفسیر کی ہے یا اپنی طرف سے۔ اور مروی ہے اُنسے وہ روایت جو دلالت کرتی ہے ہمارے کہے پر کہ اُنھوں نے اپنی طرف سے بغیر علم کے نہیں کہا **حدیث** کی ہمسے حسین بن مہدی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے معمر سے اُسنے قتادہ سے کہا اُسنے قرآن میں کوئی ایسی آیت نہیں مگر کہ میں نے اسمیں کچھ علم سنا ہے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے اعمش سے کہا اُسنے کہا مجاہد نے اگر میں قرات ابن مسعود کی پڑھتا تو مجھے حاجت نہ پڑتی کہ میں ابن عباس سے بہت سی قرآن کی ان آیتوں سے سوال کرتا جو کہ اس سے سوال کیا ہے **بعض تفسیر سورہ فاتحۃ الکتاب** سے بسم اللہ الرحمن الرحیم **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے علا بن عبد الرحمن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے نماز پڑھی اسمیں اُسنے سورت فاتحہ نہیں پڑھی تو نماز اسکی ناقص ہے پوری نہیں کہا راوی نے میں نے کہا یا ابا ہریرہ میں کبھی امام کے پیچھے ہوتا ہوں کہا ابو ہریرہ نے اے فارسی کے بیٹے پس اسکو دل میں پڑھا کر کیونکہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے میں نے نماز کو درمیان اپنے اور اپنے بندے کے آدھوں آدھ تقسیم کیا ہے سو نصف اسکا میرے لئے ہے اور نصف اسکا میرے بندے کے لئے۔ اور میرے بندے کے لئے ہے جو مانگے کھڑا ہوتا ہے بندہ پس کہتا ہے الحمد للہ رب العالمین پس کہتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ میری تعریف میرے بندے نے کی ہے پھر کہتا ہے الرحمن الرحیم تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری ثنا اور صفت کی پھر کہتا ہے مالک یوم الدین سو فرماتا ہے اللہ میرے بندے نے میری بڑائی بیان کی۔ اور درمیان میرے اور میرے بندے کے ہے ایاک نعبد وایاک نستعین۔ اور آخر سورت کا میرے بندے کے لئے ہے۔ اور واسطے بندے میرے کے ہے جو مانگے۔ فرماتا ہے اللہ اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی ہے شعبہ اور اسمٰعیل بن جعفر اور کئی ایک نے علا بن عبد الرحمن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلعم سے مثل اس حدیث کے۔ اور روایت کی ابن جریج اور مالک بن انس نے علا بن عبد الرحمن سے اُسنے ابی السائب سے جو ہشام بن زہرہ کا غلام ہے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے

[1] یعنے سورہ فاتحہ میں دو مطلب ہیں ایک حمد و ثنا۔ دوسرے دعا۔ تو حمد و ثنا خدا کے واسطے ہے اور دعا بندے کے واسطے ہے سوا سبب اسکے فرمایا کہ نماز یعنے سورۂ فاتحہ میرے اور میرے بندے کے درمیان آدھو

محمد بن بشار نا مسلم بن ابراهیم نا صالح المری عن قتادة عن زرارة بن اوفی عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه بمعناه ولم یذکر فیه عن ابن عباس وهذا عندی اصح من حدیث نصر بن علی عن الهیثم بن الربیع **حدثنا** محمود بن غیلان نا النضر بن شمیل نا شعبة عن قتادة عن یزید بن عبد الله بن الشخیر عن عبد الله بن عمرو ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لم یفقه من قرأ القرآن فی اقل من ثلاث هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة بهذا الاسناد نحوه **ابواب** تفسیر القرآن عن رسول الله صلی الله علیه وسلم بسم الله الرحمن الرحیم **باب** ما جاء فی الذی یفسر القرآن برائه **حدثنا** محمود بن غیلان نا بشر بن السری نا سفیان عن عبد الاعلی عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قال فی القرآن بغیر علم فلیتبوأ مقعده من النار هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** سفیان بن وکیع نا سوید بن عمرو الکلبی نا ابو عوانة عن عبد الاعلی عن سعید بن جبیر عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اتقوا الحدیث عنی الا ما علمتم فمن کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعده من النار ومن قال فی القرآن برائه فلیتبوأ مقعده من النار هذا حدیث حسن **حدثنا** عبد بن حمید نی حبان بن هلال نا سهیل بن عبد الله وهو ابن ابی حزم اخو حزم القطعی نا ابو عمران الجونی عن جندب بن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قال فی القرآن برائه فاصاب فقد اخطأ هذا حدیث غریب وقد تکلم بعض اهل الحدیث فی سهیل بن ابی حزم وهکذا روی عن بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهما انهم شددوا فی هذا فی ان یفسر القرآن بغیر علم

محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے مسلم بن ابراہیم نے کہا حدیث کی ہم سے صالح مری نے قتادہ سے اُسنے زرارہ بن اوفی سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے ساتھ اسکے معنے کے اور اُسنے اسمیں ابن عباس کا ذکر نہیں کیا اور یہ میرے نزدیک صحیح ہے حدیث نصر بن علی سے جو ہیثم بن ربیع سے ہے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے نضر بن شمیل نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے قتادہ سے اُسنے یزید بن عبد اللہ بن شخیر سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں سمجھا اُس شخص نے جسنے تین دن سے کم میں قرآن پڑھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے **ابواب** تفسیر قرآن میں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم **باب** اس بیان میں کہ جو شخص اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر کرے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے بشر بن سری نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے عبد الاعلیٰ سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قرآن میں کوئی بات بغیر علم کے کہے تو چاہیے کہ جگہ اپنی آگ[1] میں بنائے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے سوید بن عمرو کلبی نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عوانہ نے عبد الاعلیٰ سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے میری طرف سے حدیث بیان کرنے سے ڈرو مگر جو کچھ کہ تم جانو سو جو کوئی مجھپر جان بوجھکر جھوٹ بولے تو چاہیے کہ جگہ اپنی آگ میں بنائے۔ اور جسنے قرآن میں کوئی بات اپنی رائے سے کہی تو چاہیے اپنی جگہ آگ میں بنائے۔ یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی مجھے حبان بن ہلال نے کہا حدیث کی مجھے سہیل بن عبد اللہ نے جو بیٹا ہے ابی حزم کا اور بھائی ہے حزم قطعی کا کہا حدیث کی ہم سے ابو عمران جونی نے جندب بن عبد اللہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے قرآن میں کوئی بات اپنی رائے سے کہی اور صواب کو بھی پہونچ گیا تو اُسنے خطا کی۔ یہ حدیث غریب ہے اور بعض اہل حدیث نے سہیل بن ابی حزم میں کلام کیا ہے۔ اور ایسا ہی بعض اہل علم نبی صلعم کے صحابہ وغیرہ سے مروی ہے کہ اُنھوں نے اس بات میں تشدد کیا ہے کہ قرآن کی تفسیر بغیر علم کے کیجا سکے

---

[1] اسکے یہ معنے نہیں کہ قرآن میں کوئی بات نہ کہے مگر وہ جو سنی ہو کیونکہ صحابہ کبھی الفاظ کی تفسیر کرتے تھے باوجودیکہ آنحضرت سے اُنھوں نے وہ تفسیر سنی نہ ہوتی تھی اور نیز اگر یہ معنے ہوں تو اس آپکی دعا کے کچھ معنے نہ ہونگے اللّٰھم فقہہ فی الدین بلکہ یہ نہی اسواسطے ہے کہ بعض اوقات آدمی کے دل میں کچھ خیال پیدا ہوتا ہے اور اسکی طرف اسکی طبیعت مائل ہوتی ہے اور ظاہر اپنی رائے کے موافق کوئی سند شرع سے نہیں

ثم قال ولو صاع ولو بنصف صاع ولو قبضة ولو ببعض قبضة يقي احدكم وجه حر جهنم او النار ولو بتمرة ولو بشق تمرة فان احدكم لاق الله وقائل له ما اقول لكم الم اجعل لك سمعا وبصرا فيقول بلى فيقول الم اجعل لك مالا وولدا فيقول بلى فيقول اين ما قدمت لنفسك فينظر قدامه وبعده وعن يمينه وعن شماله ثم لا يجد شيئا يقي به وجهه حر جهنم ليق احدكم وجهه النار ولو بشق تمرة فان لم يجده فبكلمة طيبة فاني لا اخاف عليكم الفاقة فان الله ناصركم ومعطيكم حتى تسير الظعينة فيما بين يثرب والحيرة اكثر ما يخاف على مطيتها السرق فجعلت اقول في نفسي فاين لصوص طي هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث سماك بن حرب وروى شعبة عن سماك بن حرب عن عباد بن حبيش عن عدي بن حاتم عن النبي صلى الله عليه وسلم الحديث بطوله **حدثنا** محمد بن المثنى ومحمد بن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن سماك بن حرب عن عباد بن حبيش عن عدي بن حاتم عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اليهود مغضوب عليهم والنصارى ضلال فذكر الحديث بطوله **ومن سورة البقرة** بسم الله الرحمن الرحيم **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد وابن ابي عدي ومحمد بن جعفر وعبد الوهاب قالوا نا عوف بن ابي جميلة الاعرابي عن قسامة بن زهير عن ابي موسى الاشعري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله خلق آدم من قبضة قبضها من جميع الارض فجاء بنو آدم على قدر الارض فجاء منهم الاحمر والابيض والاسود وبين ذلك والسهل والحزن والخبيث والطيب **قال** ابو عيسى

پھر فرمایا آپ نے اگرچہ ایک صاع ہی ہو اگرچہ نصف صاع ہی ہو اگرچہ ایک مٹھی ہی ہو اگرچہ کم مٹھی سے ہو چاہیے کہ ہر ایک تم میں سے اپنے منھ کو دوزخ یا آگ (شک راوی) کی گرمی سے بچاوے اگرچہ ساتھ کھجور کے ہو اگرچہ ساتھ چھلکے کھجور کے ہو کیونکہ ہر ایک تم سے اللہ کو ملنے والا ہے اور کہنے والا ہے اللہ تمکو جو کچھ میں تمھیں کہہ رہا ہوں کہا میں نے تیرے کان اور آنکھ نہیں دیں کہیگا آدمی کیوں نہیں پھر فرمائیگا اللہ کیا میں نے تجھے مال اور اولاد نہیں دی پس کہے گا وہ آدمی کیوں نہیں پھر فرمائیگا اللہ کہاں ہے وہ چیز جو کہ تو نے اپنے نفس کے لیئے آگے بھیجی ہے سو وہ آدمی اپنے آگے پیچھے اور داہنے اور بائیں دیکھے گا یہ کوئی ایسی شی نہیں پائیگا کہ جسکے ساتھ اپنے مُنھ کو دوزخ کی گرمی سے بچاوے چاہیے کہ ہر ایک تم میں سے اپنے منھ کو آگ سے بچاوے اگرچہ ساتھ ایک چھلکے کھجور کے ہو پس اگر یہ نہ پاوے تو ساتھ کلمہ پاک کے کیونکہ میں تمپر بھوک کا خوف نہیں کرتا کیونکہ اللہ تعالٰے تمھاری مدد کرنیوالا ہے اور تمکو دینے والا ہے تاکہ ایک عورت ہودج نشین زیادہ سفر کریگی اس سفر سے جو درمیان یثرب اور حیرہ کے درمیان ہے اس حالت میں کہ اسکی سواری پر خوف نہ ہوگا پس میں اپنے دل میں کہتا تھا کہ قبیلہ طے کے چور کہاں ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق سماک بن حرب سے اور روایت کی شعبہ نے سماک بن حرب سے اُسنے عباد بن حبیش سے اُسنے علی بن حاتم سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے الخ **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی اور محمد بن بشار نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے سماک بن حرب سے اُسنے عباد بن حبیش سے اُسنے علی بن حاتم سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے یہود پر سو اللہ کا غضب ہے اور عیسائی گمراہ ہیں پس اُسنے لمبی حدیث بیان کی **بعض تفسیر سورہ بقرہ کے** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید اور ابن ابی عدی اور محمد بن جعفر اور عبد الوہاب نے کہا انھوں نے حدیث کی ہمسے عوف بن ابی جمیلہ اعرابی نے قسامہ بن زہیر سے اُسنے ابی موسی اشعری سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالی نے آدم کو ایک مٹھی سے جو تمام زمین سے لی تھی پیدا کیا سو اولاد حضرت آدم کی موافق زمین کے (رنگت میں) پیدا ہوئی پس بعض انمیں سے سرخ اور سفید اور سیاہ ہیں اور درمیان اسکے اور نرم اور سخت اور خبیث اور نیک[1] کہا ابو عیسی نے

---

[1] یعنے جبکہ اللہ تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا کرنیکا ارادہ کیا تو جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ ایک مٹھی تمام زمین سے لے آو جب حضرت جبرئیل آئے تو زمین نے واویلا کیے اپنے آپکو بچایا اخی بذالقیاس اور ایک حضور شتوں کو حکم ہوا سب سے زمین نے اپنے آپکو بچالیا آخر الامر حضرت عزرائیل علیہ السلام کو حکم ہوا تو جب زمین وسیلہ نام رب کا درمیان لائی تو انھوں نے کہا مجھے اسی کا حکم ہے جسکا تو وسیلہ درمیان لائی ہے غرض کہ اُنے تمام زمین سے اسطرح سے مٹھی پکڑی کہ تمام زمین سے ایک پردہ اُٹھایا تو اس سے حضرت آدم بنائے گئے تو انمیں جتنے رنگ کی مٹی تھی اتنے ہی رنگ کے آدمی پیدا ہوئے یہ تشبیہ ہوا مد باطنہ سے

وروی ابن ابی اویس عن ابیہ عن العلاء بن عبد الرحمن قال حدثنی ابی وابو السائب عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم نحو ھذا حدثنا بذلک محمد بن یحیی ویعقوب بن سفیان الفارسی قالا ثنا ابن ابی اویس عن ابیہ عن العلاء بن
عبد الرحمن قال ثنی ابی وابو السائب مولی ھشام بن زھرۃ وکانا جلیسین لابی ھریرۃ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال من صلی صلوۃ لم یقرأ فیھا بام القرآن فھی خداج غیر تمام ولیس فی حدیث اسمٰعیل بن ابی اویس اکثر من ھذا
وسألت ابا زرعۃ عن ھذا الحدیث فقال کلا الحدیثین صحیح واحتج بحدیث ابن ابی اویس عن ابیہ عن العلاء حدثنا
عبد بن حمید نا عبد الرحمن بن سعد انا عمرو بن ابی قیس عن سماک بن حرب عن عباد بن حبیش عن عدی بن حاتم
قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو جالس فی المسجد فقال القوم ھذا عدی بن حاتم وجئت بغیر امان
ولا کتاب فلما دفعت الیہ اخذ بیدی وقد کان قال قبل ذلک انی لارجو ان یجعل اللہ یدہ فی یدی قال فقام بی فلقیتہ
امرأۃ وصبی معھا فقالا ان لنا الیک حاجۃ فقام معھما حتی قضی حاجتھما ثم اخذ بیدی حتی اتی بی دارہ فالقت لہ الولیدۃ
وسادۃ فجلس علیھا وجلست بین یدیہ فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ما یفرک ان تقول لا الہ الا اللہ فھل تعلم من الہ
سوی اللہ قال قلت لا قال ثم تکلم ساعۃ ثم قال انما تفر ان تقول اللہ اکبر وتعلم شیئا اکبر من اللہ قال قلت لا قال فان الیھود
مغضوب علیھم وان النصاری ضلال قال قلت فانی حنیف مسلم قال فرأیت وجھہ تبسط فرحا قال ثم امر بی فانزلت
عند رجل من الانصار جعلت اغشاہ اتیہ طرفی النھار قال فبینا انا عندہ عشیۃ اذ جاءہ قوم فی ثیاب من الصوف من ھذہ النمار قال فصلی وقام فحث علیھم

اور روایت کی ابن ابی اویس نے اپنے باپ سے اُسنے علا بن عبد الرحمن سے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ اور ابو السائب نے
ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے محمد بن یحیی اور یعقوب بن سفیان فارسی نے
کہا دونون نے حدیث کی ہمسے ابن ابی اویس نے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے علا بن عبد الرحمن سے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ
نے اور ابو السائب نے جو غلام ہشام بن زہرہ کا ہے اور یہ دونون ابو ہریرہ کے شاگرد ہین انھون نے روایت کی ابی ہریرہ سے اُسنے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو شخص نماز پڑھے اسمین الحمد نہ پڑھے تو نماز اسکی ناقص ہے پوری نہین اور اسمٰعیل بن ابی اویس
کی حدیث مین کچھ اس سے زیادہ نہین ہے۔ اور مین نے ابا زرعہ سے اس حدیث کی بابت سوال کیا تو کہا اُسنے دونون حدیثین میرے
نزدیک صحیح ہین اور دلیل پکڑی اُسنے ساتھ حدیث ابن ابی اویس کے جو روایت کی اُسنے اپنے باپ سے اُسنے علا سے حدیث کی
ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن سعد نے کہا خبر دی ہمکو عمرو بن ابی قیس نے سماک بن حرب سے اُسنے عباد بن
حبیش سے اُسنے عدی بن حاتم سے کہا اُسنے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس حالت مین کہ آپ مسجد مین بیٹھے ہوئے
تھے تو لوگون نے کہا یہ عدی بن حاتم ہے اور مین بغیر امان اور کتاب کے آیا تھا سو جب مین آپکی طرف گیا تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور
آپ نے پہلے اس سے فرمایا تھا کہ مین امید کرتا ہون کہ اللہ تعالی اسکے ہاتھ کو میرے ہاتھ مین ڈالدے کہا عدی بن حاتم نے پس آپ
میرے ساتھ کھڑے ہوئے پھر آپکو ایک عورت ملی اور اسکے ساتھ لڑکا تھا تو ان دونون نے کہا ہمکو آپکے ساتھ ایک حاجت ہے سو انکے ساتھ کھڑے
ہوئے یہانتک کہ انکی حاجت پوری کی پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا یہانتک کہ مجھے اپنے گھر مین لے آئے سو ایک لونڈی نے آپ کے لئے بچھونا بچھایا اور
آپ اسپر بیٹھ گئے اور مین آپکے سامنے بیٹھ گیا پس آپ نے اللہ کی حمد اور ثنا کی پھر آپ نے فرمایا کیا چیز تجھے اس کلمہ کہنے سے کہ کوئی معبود نہین ہے سوا
اللہ کے بھگاتی ہے سو کیا تو جانتا ہے سوائے خدا کے کوئی اور خدا ہے کہا اُسنے مین نے کہا کہ نہین کہا اُسنے پھر آپ نے ایک گھڑی ہو کر کلام کیا پھر فرمایا کیا تو اللہ
اکبر کہنے سے بھاگتا ہے اور تو جانتا ہے کہ سوائے خدا کے کوئی اور چیز بڑی ہے کہا اُسنے مین نے کہا کہ نہین فرمایا آپ نے یہود پر تو غصہ کیا گیا ہے اور عیسائی گمراہ
ہین کہا اُسنے مین نے کہا مین تو سب دینونکو چھوڑ کر اسلام لایا ہون کہا اُسنے آنحضرت کا چہرہ مبارک دیکھا کہ مارے خوشی کے چمک رہا تھا کہا اُسنے پھر آپ نے
میرے لئے حکم دیا کہ مین ایک انصاری مرد کے گھر مین اتار آگیا تو مین اُسکے پاس آیا تھا یعنے دن کے ہر دو وقت مین آپکے پاس آتا تھا کہا اُسنے اسوقت کہ
کہ مین آپ کے پاس بعد دوپہر کے بیٹھا ہوا تھا کہ آپ کی ایک قوم آئی کہ اُنکے کپڑے اون کے جو خط دار تھی آئی کہا اُسنے پس آپ نے نماز پڑھی
اور کھڑے ہوئے اور لوگونکو اُنکے لئے صدقہ دینے کے واسطے برانگیختہ کیا

نا الحجاج بن منہال نا حماد بن سلمة عن حمید عن انس ان عمر بن الخطاب قال یا رسول اللہ لو صلینا خلف المقام فنزلت واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** احمد بن منیع نا ھشیم نا حمید الطویل عن انس قال قال عمر بن الخطاب قلت یا رسول اللہ لو اتخذت من مقام ابراھیم مصلی فنزلت واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی ھذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن ابن عمر **حدثنا** احمد بن منیع نا ابو معویة نا الاعمش عن ابی صالح عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ وکذلک جعلنا کم امة وسطا قال عدلا ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** عبد بن حمید نا جعفر بن عون نا الاعمش عن ابی صالح عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعی نوح فیقال ھل بلغت فیقول نعم فیدعی قومہ فیقال ھل بلغکم فیقولون ما اتانا من نذیر وما اتانا من احد فیقال من شھودک فیقول محمد وامتہ قال فیوتی بکم تشھدون انہ قد بلغ فذلک قول اللہ تبارک وتعالی وکذلک جعلناکم امة وسطا لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیدا والوسط العدل ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن بشار نا جعفر بن عون عن الاعمش نحوہ **حدثنا** ھناد نا وکیع عن اسرائیل عن ابی اسحق عن البراء قال لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینة صلی نحو بیت المقدس ستة او سبعة عشر شھرا وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب ان یوجہ الی الکعبة فانزل اللہ عز وجل قد نری تقلب وجھک فی السماء فلنولینک قبلة ترضھا فول وجھک شطر المسجد الحرام فوجہ نحو الکعبة وکان یحب ذلک فصلی رجل معہ العصر قال ثم مر علی قوم من الانصار وھم رکوع فی صلوة العصر

کہا حدیث کی ہم سے حجاج بن منہال نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن سلمہ نے حمید سے اُسنے انس سے یہ کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ کاشکے کہ ہم مقام کے پیچھے نماز پڑھیں تو یہ آیت نازل ہوئی واتخذوا من مقام الخ یعنے پکڑو مقام ابراہیم سے جائے نماز یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے ہشیم نے کہا حدیث کی ہم سے حمید طویل نے انس سے کہا اُسنے کہا عمر بن خطاب نے میں نے کہا یا رسول اللہ کاشکے پکڑتے آپ مقام ابراہیم سے جائے نماز تو یہ آیت نازل ہوئی واتخذوا من مقام ابراہیم مصلے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر سے **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے کہا حدیث کی ہم سے اعمش نے ابی صالح سے اُسنے ابی سعید سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر میں وکذلک جعلنا کم امۃ وسطا یعنے عادل یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے جعفر بن عون نے کہا حدیث کی ہم سے اعمش نے ابی صالح سے اُسنے ابی سعید سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت نوح بلائے جاوینگے تو اُنسے کہا جائیگا کیا تو نے (اپنی امت کو پیغام رسالت) پہونچا دیا ہے تو کہیں گے حضرت نوح ہاں پھر انکی قوم بلائی جاویگی تو اُنسے کہا جائیگا کیا انکو پیغام رسالت کا پہونچا ہے سو وہ کہیں گے ہمارے پاس کوئی ڈرانیوالا نہیں آیا اور کوئی بھی ہمارے پاس نہیں آیا پھر حضرت نوح سے کہا جائیگا تیرا گواہ کون ہے تو وہ کہیں گے حضرت محمد اور انکی امت۔ فرمایا آپ نے پھر تمکو حاضر کیا جاویگا گواہی دوگے تم یہ کہ حضرت نوح نے پیغام رسالت پہونچا دیا ہے پس یہی معنے ہیں قول اللہ تبارک وتعالیٰ کے وکذلک جعلنا کم الخ اور اسیطرح سے کیا ہمنے تمکو امت بیچ کی یعنے بہتر تو کہ ہو تم گواہ اوپر لوگوں کے اور ہووے پیغمبر اوپر تمہارے گواہ۔ اور وسط کے معنے عدل کے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے جعفر بن عون نے اعمش سے مثل اسکے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے اسرائیل سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے براء سے کہا اُسنے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں آئے تو آپ نے بیت المقدس کی طرف سولہ یا سترہ مہینے نماز پڑھی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ کی طرف مُنہ کرنیکو بہت دوست رکھتے تھے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی قد نری تقلب وجہک الخ یعنے تحقیق دیکھتے ہیں ہم پھرنا منہ تیرے کا بیچ آسمان کے پس البتہ پھیر ینگے ہم تجکو اس قبلے کو کہ پسند کرے تو اسکو پس پھیر منہ اپنے کو طرف مسجد حرام کے سو آنحضرت کعبہ کی طرف پھر گئے اور اسکو دوست رکھتے تھے پس ایک مرد نے آپکے ساتھ عصر کی نماز پڑھی کہا راوی نے پھر وہ گذرا ایک قوم پر جو انصار سے تھی اس حالت میں کہ وہ عصر کی نماز کے رکوع میں

هٰذا حديث حسن صحيح حدثنا عبد بن حميد نا عبد الرزاق عن معمر عن همام بن منبه عن ابی هريرة قال قال رسول الله
صلی الله عليه وسلم فی قوله تعالی ادخلوا الباب سجدا قال دخلوا متزحفين علی اوراكهم ای منحرفين وبهٰذا الاسناد
عن النبی صلی الله عليه وسلم فبدل الذين ظلموا قولا غير الذی قيل لهم قال قالوا حبة فی شعيرة هٰذا حديث حسن
صحيح حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع نا اشعث السمان عن عاصم بن عبيد الله عن عبد الله بن عامر بن ربيعة عن
ابيه قال كنا مع النبی صلی الله عليه وسلم فی سفر فی ليلة مظلمة فلم ندر اين القبلة فصلی كل رجل منا علی حياله
فلما اصبحنا ذكرنا ذلك لرسول الله صلی الله عليه وسلم فنزلت فاينما تولوا فثم وجه الله هٰذا حديث غريب لا نعرفه
الا من حديث اشعث السمان ابی الربيع عن عاصم بن عبيد الله واشعث يضعف فی الحديث حدثنا عبد بن
حميد انا يزيد بن هارون انا عبد الملك بن ابی سليمان قال سمعت سعيد بن جبير يحدث عن ابن عمر قال كان النبی
صلی الله عليه وسلم يصلی علی راحلته تطوعا حيثما توجهت به وهو جاء من مكة الی المدينة ثم قرا ابن عمر هٰذه الاية
ولله المشرق والمغرب الاية وقال ابن عمر فی هٰذا انزلت هٰذه الاية هٰذا حديث حسن صحيح ويروی عن قتادة انه قال
فی هٰذه الاية ولله المشرق والمغرب فاينما تولوا فثم وجه الله هی منسوخة نسخها قول فول وجهك شطر المسجد الحرام ای تلقاءه
حدثنا بذلك محمد بن عبد الملك بن ابی الشوارب نا يزيد بن زريع عن سعيد عن قتادة ويروی عن مجاهد فی
هٰذه الاية فاينما تولوا فثم وجه الله فثم قبلة الله حدثنا بذلك ابو كريب محمد بن العلاء نا وكيع عن النضر بن عربی
عن مجاهد بهٰذا حدثنا عبد بن حميد

یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے معمر سے اُسنے ہمام بن منبہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اِس آیت کی تفسیر میں ادخلوا الباب سجدا یعنے دروازے سے سجدہ کرتے ہوے داخل ہو فرمایا آپ نے تو وہ اپنے چوتڑوں پر گھسٹتے ہوے داخل ہوے یعنے منحرف ہو کر۔ اور ساتھ اسی اسناد کے ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فبدل الذین الخ یعنے پس بدل دیا اُنھوں نے جو ظلم کیا قول کو سوائے اسکے جو کہا گیا واسطے اُنکے فرمایا آپ نے کہا اُنھوں نے حبۃ فی شعیرۃ[1] یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے اشعث سمان نے عاصم بن عبید اللہ سے اُسنے عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں اندھیری رات میں تھے تو ہم نہیں جانتے تھے کہ قبلہ کسطرف ہے پس ہر ایک آدمی نے ہم میں سے نماز اپنے منھ کے سامنے پڑھی پس جب ہمنے صبح کی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس امر کا ذکر کیا تو یہ آیت نازل ہوئی فاینما تولوا الخ یعنے جسطرف تم منھ کرو پس اسیطرف اسکا منھ ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اشعث سمان ابی الربیع سے وہ روایت کرتا ہے عاصم بن عبید اللہ سے۔ اور اشعث حدیث میں ضعیف کیا گیا ہے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا خبر دی ہمکو یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو عبد الملک بن ابی سلیمان نے کہا سنا میں نے سعید بن جبیر سے کہ حدیث کرتا تھا ابن عمر سے کہا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر نفل پڑھتے تھے جسطرف کو اسکا منھ ہوتا اور آپ مکہ سے مدینہ کی طرف آتے ہوتے پھر ابن عمر نے یہ آیت پڑھی وللہ المشرق والمغرب الخ۔ اور کہا ابن عمر نے اسی باب میں یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہے قتادہ سے کہ کہا اُسنے اس آیت میں وللہ المشرق والمغرب فاینما تولوا فثم وجہ اللہ کہ یہ منسوخ ہے اس آیت نے اسکو منسوخ کیا ہے فول وجہک شطر المسجد الحرام یعنے پھیر منھ اپنے کو سامنے مسجد حرام کے **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن زریع نے سعید سے اُسنے قتادہ سے اور مروی ہے مجاہد سے اس آیت کی تفسیر میں پس جسطرف منھ کرو سو اسطرف منھ اللہ کا ہے یعنے قبلہ اللہ کا ہے **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے ابو کریب یعنے محمد بن علاء نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے نضر بن عربی سے اُسنے مجاہد سے ساتھ اسکے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے

[1] یعنے اُنسے کہا گیا تھا کہ حطۃ کہو یعنے ہمارا سوال یہی ہے کہ ہمارے گناہ دور کر کے بخشا دیں تو انھوں نے اسکی عوض حبۃ فی شعیرۃ کہا یہ لفظ مہمل ہے غرض انکی اس سے مخالفت امر شرع کی تھی ۱۲

ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ قال ابوبکر بن عبد الرحمن فاراھا قد نزلت فی ھؤلاء وھؤلاء ھذا حدیث حسن صحیح
حدثنا عبد بن حمید نا یزید بن ابی حکیم عن سفیان عن عاصم الاحول قال سألت انس بن مالک عن الصفا
والمروۃ فقال کانا من شعائر الجاھلیۃ قال فلما کان الاسلام امسکنا عنھما فانزل اللہ تبارک وتعالی ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ
فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بھما قال ھما تطوع ومن تطوع خیرا فان اللہ شاکر علیم ھذا حدیث حسن صحیح
حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جابر بن عبد اللہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم حین قدم مکۃ طاف بالبیت سبعا فقرأ واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی فصلی خلف المقام ثم اتی الحجر
فاستلمہ ثم قال نبدأ بما بدأ اللہ بہ وقرأ ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ ھذا حدیث حسن صحیح حدثنا عبد
بن حمید نا عبید اللہ بن موسی عن اسرائیل بن یونس عن ابی اسحٰق عن البراء قال کان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اذا کان الرجل صائما فحضر الافطار فنام قبل ان یفطر لم یاکل لیلتہ ولا یومہ حتی یمسی وان قیس بن صرمۃ الانصاری
کان صائما فلما حضرہ الافطار اتی امرأتہ فقال ھل عندک طعام فقالت لا ولکن انطلق فاطلب لک وکان یومہ
یعمل فغلبتہ عینہ وجاءتہ امرأتہ فلما رأتہ قالت خیبۃ لک فلما انتصف النھار غشی علیہ فذکر ذلک للنبی صلی اللہ
علیہ وسلم فنزلت ھذہ الآیۃ احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نسائکم ففرحوا بھا فرحا شدیدا وکلوا واشربوا
حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود ھذا حدیث حسن صحیح حدثنا ھناد نا ابو معاویۃ عن الاعمش
عن ذر عن یسیع الکندی عن النعمان بن بشیر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ

ان الصفا والمروۃ یعنے بیشک صفا اور مروہ اللہ تعالی کی نشانیوں سے ہیں۔ کہا ابوبکر بن عبد الرحمن نے میں گمان کرتا ہوں کہ یہ آیت انہیں اور انہیں یعنے دونوں امروں میں نازل ہوئی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن ابی حکیم نے سفیان سے اسنے عاصم احول سے کہا اسنے میں نے انس بن مالک سے صفا اور مروہ کی بابت سوال کیا تو کہا اسنے یہ دونوں جاہلیت کے شعار سے تھے کہا اسنے جب اسلام کا زمانہ ہوا تو ہم ان دونوں سے خاموش رہے پس اللہ تبارک وتعالی نے یہ آیت نازل فرمائی ان الصفا والمروۃ الخ یعنے بیشک صفا اور مروہ اللہ تعالی کی نشانیوں سے ہیں سو جو کوئی حج کرے خانہ کعبہ کا یا عمرہ کرے تو اسپر گناہ نہیں کہ ان دونوں کا طواف کرے کہا اسنے وہ دونوں نیکی ہیں اور جو کوئی زیادہ نیکی کرے پس اللہ تعالی شکر قبول کرنیوالا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے جعفر بن محمد سے اسنے اپنے باپ سے اسنے جابر بن عبد اللہ سے کہا اسنے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے جبکہ آپ مکہ میں آئے تو سات بار خانہ کعبہ کے گرد پھرے اور پڑھی آپ نے یہ آیت واتخذوا من مقام ابراھیم مصلے سو آپ نے پیچھے مقام کے نماز پڑھی پھر حجر کے پاس آئے اور اسکو چوما پھر فرمایا ہم شروع کرتے ہیں ساتھ اسکے جسکے ساتھ اللہ تعالی نے شروع کیا ہے اور آپ نے یہ آیت پڑھی ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے عبید اللہ بن موسی نے اسرائیل بن یونس سے اسنے ابی اسحاق سے اسنے براء سے کہا اسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا یہ حال تھا کہ جب کوئی مرد روزہ دار ہوتا اور افطار کا وقت حاضر ہوتا پس افطار کرنے سے پہلے سو جاتا تو وہ رات اور دن نہ کھاتا یہاں تک کہ دوسری شام ہوتی۔ اور قیس بن صرمہ انصاری روزہ دار تھا پس جب اسکے افطار کا وقت حاضر ہوا تو اپنی بیوی کے پاس آئے پس کہنے لگا کیا تیرے پاس کچھ کھانا ہے سو کہا اسنے نہیں لیکن میں جاتی ہوں اور تیرے لئے کہیں سے تلاش کرتی ہوں اور وہ دن کو کام کرتا تھا تو اسکو نیند غلبہ کر گئی اور اسکی بیوی آئی سو جب اسنے اسکو دیکھا تو کہنے لگی ہلاکت ہو تجھے پس جب آدھا دن گذرا تو اسکو غشی آگئی پس یہ بات نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ذکر کی گئی سو یہ آیت نازل ہوئی احل لکم لیلۃ الصیام الخ حلال کی گئی واسطے تمہارے رات روزے کی رغبت کرنا طرف بی بیوں اپنے کی سو وہ لوگ بسبب اسکے بہت خوش ہوئے۔ اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ ظاہر ہو واسطے تمہارے تاگا سفید تاگے کالے سے یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے اسنے ذر سے اسنے یسیع کندی سے اسنے نعمان بن بشیر سے اسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر میں

نحو بیت المقدس فقال هو یشهد انه صلی مع رسول الله صلی الله علیه وسلم وانه قد وجه الی الکعبة قال فانحرفوا وهم رکوع هٰذا حدیث حسن صحیح وقد رواه سفیان الثوری عن ابی اسحٰق **حدثنا** هناد نا وکیع عن سفیان عن عبد الله بن دینار عن ابن عمر قال کانوا رکوعا فی صلاة الفجر وفی الباب عن عمرو بن عوف المزنی وابن عمر وعمارة بن اوس وانس بن مالک حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح **حدثنا** هناد وابو عمار قالا نا وکیع عن اسرائیل عن سماک عن عکرمة عن ابن عباس قال لما وجه النبی صلی الله علیه وسلم الی الکعبة قالوا یا رسول الله کیف باخواننا الذین ماتوا وهم یصلون الی بیت المقدس فانزل الله تعالی وما کان الله لیضیع ایمانکم الآیة هٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان قال سمعت الزهری یحدث عن عروة قال قلت لعائشة ما اری علی احد لم یطف بین الصفا والمروة شیئا وما ابالی ان لا اطوف بینهما فقالت بئسما قلت یا ابن اختی طاف رسول الله صلی الله علیه وسلم وطاف المسلمون وانما کان من اهل لمناة الطاغیة التی بالمشلل لا یطوفون بین الصفا والمروة فانزل الله تبارک وتعالی فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیه ان یطوف بهما ولو کانت کما تقول لکانت فلا جناح علیه ان لا یطوف بهما قال الزهری فذکرت ذلک لابی بکر بن عبد الرحمٰن بن الحارث بن هشام فاعجبه ذلک وقال ان هٰذا العلم ولقد سمعت رجالا من اهل العلم یقولون انما کان من لا یطوف بین الصفا والمروة من العرب یقولون ان طوافنا بین هٰذین الحجرین من امر الجاهلیة وقال آخرون من الانصار انما امرنا بالطواف بالبیت ولم نؤمر به بین الصفا والمروة فانزل الله تعالی

بیت المقدس کی طرف تھے تو کہا اُسنے میں گواہی دیتا ہوں یہ کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور آپ کعبہ کی طرف منہ پھیر چکے ہیں کہا اُسنے تو اُنھوں نے رکوع ہی میں منہ پھیر لیا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا ہے اسکو سفیان ثوری نے ابی اسحاق سے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُسنے عبداللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے وہ لوگ صبح کی نماز کے رکوع میں تھے۔ اور اس باب میں روایت ہے عمرو بن عوف مزنی اور ابن عمر اور عمارہ بن اوس اور انس بن مالک سے۔ حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد اور ابو عمار نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے وکیع نے اُسنے اسرائیل سے اُسنے سماک سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے جبکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا کعبہ کی طرف منہ کیا گیا تو کہا لوگوں نے یا رسول اللہ کسطرح حال ہے ہمارے ان بھائیوں کا جو مرے ہیں اس حالت میں کہ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے تھے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وما کان اللہ لیضیع ایمانکم اور نہیں ہے اللہ کہ ضائع کرے تمھاری نمازوں کو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے کہا سنا میں نے زہری سے کہ حدیث کرتا تھا عروہ سے کہا اُسنے میں نے حضرت عائشہ سے کہا میں کسی پر کچھ گناہ نہیں جانتا کہ صفا[1] اور مروہ کے درمیان طواف نہ کرے اور میں ان دونوں میں طواف کرنیکی بھی کچھ پرواہ نہیں کرتا پس کہا حضرت عائشہ نے اے بھتیجے میرے تو نے یہ بری بات کہی ہے کیونکہ طواف کیا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور طواف کیا ہے مسلمانوں نے۔ اور جو شخص کہ مناۃ طاغیہ کے لیے (نام بت) جو کہ مشلل (نام موضع) میں تھا احرام باندھتا تھا تو وہ شخص صفا اور مروہ کے درمیان طواف نہیں کرتا تھا تو اسکے لیے اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی فمن حج البیت او اعتمر الخ یعنے جو کوئی حج کرے خانہ کعبہ کا یا عمرہ کرے تو اسپر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں میں طواف کرے اور اگر ہوتا جسطرح کہ تو کہتا ہے تو یوں ہوتا تو اسپر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں میں طواف نہ کرے۔ کہا زہری نے پس میں نے یہ بات ابی بکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام کے پاس ذکر کی تو اُسنے اسکو بہت پسند کیا اور کہا اُسنے بیشک یہ البتہ علم ہے۔ اور سنا میں نے کئی مردوں کو اہل علم سے کہ کہتے تھے کہ جو شخص عرب سے صفا اور مروہ کے درمیان طواف نہیں کرتے تھے وہ کہتے تھے کہ ہمارا طواف ان دو پتھروں میں جاہلیت کے کاموں سے ہے اور دوسرے لوگ انصار سے کہتے تھے کہ ہمکو فقط خانہ کعبہ کے طواف کرنیکا حکم ہوا ہے اور صفا اور مروہ میں طواف کرنیکا حکم نہیں ہوا پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی

[1] یعنے عروہ نے حضرت عائشہ سے کہا مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص صفا اور مروہ کے درمیان طواف نہ کرے تو اسپر کچھ گناہ نہیں اور اگر کرے تو اسکی بھی میں کچھ پرواہ نہیں کرتا یعنے کرنا نہ کرنا میرے نزدیک مساوی ہے حضرت عائشہ نے جواب دیا کہ اے میرے بھتیجے تو نے یہ درست بات نہیں سمجھے اگر اسطرح ہوتا جیسا کہ تو نے خیال کیا ہے تو آیت یوں ہونی چاہیے تھی فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان لا یطوف بہما یعنے جو کوئی حج کرے خانہ کعبہ کا یا عمرہ کرے تو

واصلاحها وترکنا الغزو فمازال ابو ایوب شاخصا فی سبیل الله حتی دفن بارض الروم هٰذا حدیث حسن غریب صحیح
حدثنا علی بن حجر انا هشیم انا مغیرة عن مجاهد قال قال کعب بن عجرة والذی نفسی بیده لفیَّ انزلت هٰذه الآیة
ولایای عنی بها فمن کان منکم مریضا او به اذی من رأسه ففدیة من صیام او صدقة او نسك قال کنا مع النبی
صلی الله علیه وسلم بالحدیبیة ونحن محرمون وقد حصرنا المشرکون وکانت لی وفرة فجعلت الهوام تساقط علی وجهی
فمربی النبی صلی الله علیه وسلم فقال کان هوام رأسك تؤذیك قال قلت نعم قال فاحلق ونزلت هٰذه الآیة قال مجاهد
الصیام ثلثة ایام والطعام لستة مساکین والنسك شاة فصاعدا حدثنا علی بن حجر انا هشیم عن ابی بشر عن
مجاهد عن عبد الرحمٰن بن ابی لیلی عن کعب بن عجرة بنحو ذلك هٰذا حدیث حسن صحیح حدثنا علی بن حجر نا هشیم
عن اشعث بن سوار عن الشعبی عن عبد الله بن معقل ایضا عن کعب بن عجرة بنحو هٰذا هٰذا حدیث حسن صحیح وقد روی
عبد الرحمٰن بن الاصبهانی عن عبد الله بن معقل حدثنا علی بن حجر نا اسمٰعیل بن ابراهیم عن ایوب عن مجاهد
عن عبد الرحمٰن بن ابی لیلی عن کعب بن عجرة قال اتی علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا اوقد تحت قدر والقمل
یتناثر علی جبهتی او قال حاجبی فقال ایؤذیك هوامك قلت نعم قال فاحلق رأسك فانسك نسیکة او صم ثلثة ایام
او اطعم ستة مساکین قال ایوب لاادری بایتهن بدأ هٰذا حدیث حسن صحیح حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان بن
عیینة عن سفیان الثوری عن بکیر بن عطاء عن عبد الرحمٰن بن یعمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الحج عرفات
الحج عرفات الحج عرفات ایام منی ثلاث فمن تعجل فی یومین فلا اثم علیه ومن تاخر فلا اثم علیه ومن ادرك عرفة قبل ان یطلع الفجر

اور انکی اصلاح کرلی اور جنگ کا ترک کرنا سو ہمیشہ ہی ابو ایوب اللہ تعالے کی راہ میں نکلتا رہا یہاں تک کہ روم کی زمین میں دفن کیا گیا
یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو ہشیم نے کہا خبر دی ہمکو مغیرہ نے مجاہد سے کہا اُسنے
کہا کعب بن عجرہ نے قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ میرے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ہے اور خاص میری ہی اس سے مراد
ہے فمن کان منکم الخ سو جو کوئی تم میں سے بیمار ہو یا اسکو سر کا درد ہو تو بدلہ ہے روزوں سے یا صدقہ یا قربانی سے۔ کہا اُسنے ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ حدیبیہ میں احرام باندھے ہوئے تھے اور ہمکو مشرکوں نے بند کر دیا اور میرے سر پر بال بہت تھے تو جوئیں میرے سر سے گرتی تھیں پس میرے
پاس سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم گذرے اور فرمایا گویا تیرے سر کی جوئیں تجھے ایذا دیتی ہیں کہا اُسنے میں نے کہا ہاں فرمایا مونڈ ڈالے
اور یہ آیت نازل ہوئی کہا مجاہد نے روزے تین دن ہیں اور کھانا چھ[1] مسکینوں کے لئے اور قربانی ایک بکری ہے یا زیادہ حدیث
کی ہمسے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو ہشیم نے ابی بشر سے اُسنے مجاہد سے اُسنے عبد الرحمٰن بن ابی لیلی سے اُسنے کعب بن عجرہ سے
اسیطرح۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو ہشیم نے اشعث بن سوار سے اُسنے شعبی سے اُسنے عبد اللہ
بن معقل سے نیز کعب بن عجرہ سے مثل اسکے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کی ہے عبد الرحمٰن بن اصبہانی نے عبد اللہ بن معقل سے حدیث
کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابراہیم نے ایوب سے اُسنے مجاہد سے اُسنے عبد الرحمٰن بن ابی لیلی سے اُسنے کعب بن عجرہ سے
کہا اُسنے میرے پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آئے اس حالت میں کہ میں نیچے ہانڈی کے آگ جلا رہا تھا اور میری پیشانی پر یا کہا اُسنے میری بھووں پر
جوئیں گرتی تھیں پس فرمایا آپ نے کیا تیری جوئیں تجھے ایذا دیتی ہیں میں نے کہا ہاں فرمایا سو اپنے سر کو مونڈ ڈال اور قربانی کر یا تین دن کے روزے
رکھ اور چھ[1] مسکینوں کو کھانا دے کہا ایوب نے میں نہیں جانتا کہ انمیں سے ساتھ کسکے ابتدا کرے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے
ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے سفیان ثوری سے اُسنے بکیر بن عطار سے اُسنے عبد الرحمٰن بن یعمر سے کہا
اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حج عرفات[1] ہے حج عرفات ہے حج عرفات ہے منی کے دن تین ہیں سو جو کوئی جلدی کرے دو دنوں میں
تو اسپر کچھ گناہ نہیں اور جو کوئی پیچھے رہے تو اسپر بھی کچھ گناہ نہیں۔ اور جسنے عرفہ کو سورج نکلنے سے پہلے پالیا

[1] یعنی بڑا رکن حج میں سے وقوف عرفہ کا ہے کہ اگر حج فوت ہو جاتا ہے بسبب فوت ہونے وقوف عرفہ کے اور کسی اور رکن کے فوت ہونے سے فوت نہیں ہوتا اہل علم نے اتفاق کیا ہے کہ جو شخص اپنے وقت میں عرفہ میں نہ ٹھہرے تو اسکا حج نہیں ہوتا اور وقت اسکا نویں تاریخ کے زوال سے شروع کر کے فجر کے چڑھنے تک ہے کذا فی الطیبی تو اسی منیٰ کے دن تین ہیں کفر کے وقت دستور تھا حج سے فارغ ہو کر تین روز عید کے بعد خوشی کرتے اور بازار لگاتے اور اپنے باپ دادوں کی

وقال ربکم ادعونی استجب لکم قال الدعاء هو العبادة وقرأ وقال ربکم ادعونی استجب لکم الی قوله داخرین هذا حدیث حسن صحیح
حدثنا احمد بن منیع نا هشیم انا حصین عن الشعبی نا عدی بن حاتم قال لما نزلت حتی یتبین لکم الخیط الابیض من
الخیط الاسود من الفجر قال لی النبی صلی الله علیه وسلم انما ذلك بیاض النهار من سواد اللیل هذا حدیث حسن صحیح حدثنا
احمد بن منیع نا هشیم نا مجالد عن الشعبی عن عدی بن حاتم عن النبی صلی الله علیه وسلم مثل ذلك حدثنا ابن ابی عمر نا
سفیان عن مجالد عن الشعبی عن عدی بن حاتم قال سألت رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الصوم فقال حتی یتبین
لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود قال فاخذت عقالین احدهما ابیض والاخر اسود فجعلت انظر الیهما فقال لی
رسول الله صلی الله علیه وسلم شیئا لم یحفظه سفیان فقال انما هو اللیل والنهار هذا حدیث حسن صحیح حدثنا عبد
بن حمید نا الضحاك بن مخلد ابو عاصم النبیل عن حیوة بن شریح عن یزید بن ابی حبیب عن اسلم ابی عمران قال کنا بمدینة الروم
فاخرجوا الینا صفا عظیما من الروم فخرج الیهم من المسلمین مثلهم او اکثر وعلی اهل مصر عقبة بن عامر وعلی الجماعة فضالة
بن عبید فحمل رجل من المسلمین علی صف الروم حتی دخل علیهم فصاح الناس وقالوا سبحان الله یلقی بیده الی التهلکة
فقام ابو ایوب الانصاری فقال یا ایها الناس انکم لتأولون هذه الاٰیة هذا التاویل وانما نزلت هذه الاٰیة فینا
معشر الانصار لما اعز الله الاسلام وکثر ناصروه فقال بعضنا لبعض سرا دون رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اموالنا
قد ضاعت وان الله قد اعز الاسلام وکثر ناصروه فلو اقمنا فی اموالنا فاصلحنا ما ضاع منها فانزل الله تبارك وتعالی
علی نبیه صلی الله علیه وسلم یرد علینا ما قلنا وانفقوا فی سبیل الله ولا تلقوا بایدیکم الی التهلکة فکانت التهلکة الاقامة علی الاموال

ادعونی استجب لکم فرمایا آپ نے دعا یہ عبادت ہے اور پڑھی آپ نے یہ آیت اور فرمایا ہے تمہارے رب نے ادعونی استجب لکم الی قولہ
داخرین یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے کہا خبر دی ہمکو حصین نے شعبی سے
اُسنے عدی بن حاتم سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے
مجالد سے اُسنے شعبی سے اُسنے عدی بن حاتم سے کہا اُسنے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روزے کی بابت سوال کیا پس
فرمایا آپ نے یہانتک کہ ظاہر ہو واسطے تمہارے تاگا سفید تاگے کالے سے کہا عدی نے سو میں نے دو تاگے بنائے ایک ان دونوں
سے سفید تھا اور دوسرا سیاہ پس میں انکی طرف دیکھہ لیا کرتا تھا سو مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کچھ بات کہی سفیان کو وہ یاد نہیں[1]
رہی پھر فرمایا آپ نے وہ رات اور دن ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے ضحاک بن
مخلد یعنے ابو عاصم نبیل نے حیوہ بن شریح سے اُسنے یزید بن ابی حبیب سے اُسنے اسلم ابی عمران سے کہا اُسنے ہم شہر روم میں تھے
تو اُنھوں نے روم سے ہماری طرف ایک بڑی صف نکالی پس انکی طرف مسلمان بھی انکے برابر یا اُنسے زیادہ نکلے اور شہر والوں پر
عقبہ بن عامر حاکم تھا اور ایک جماعت پر فضالہ بن عبید پس ایک مرد نے مسلمانوں سے روم کی صف پر حملہ کیا تاکہ انمیں داخل ہو
سو لوگوں نے واویلا کی اور کہا سبحان اللہ یہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالتا ہے پس ابو ایوب انصاری کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے لوگو
تم البتہ اس آیت کی یہ تاویل کرتے ہو اور یہ آیت تو ہم میں یعنے گروہ انصار کے حق میں نازل ہوئی ہے جبکہ اللہ تعالی نے اسلام کو
عزت دی اور اسکے مددگار بہت ہوگئے سو بعض نے ہم میں سے بعض سے پوشیدہ کہا سوائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کے کہ ہمارے مال ضائع ہوگئے ہیں اور اللہ تعالی نے اسلام کو عزت دیدی ہے اور اسکے مددگار بہت ہوگئے ہیں سو اگر ہم
اپنے مالوں میں ٹھہریں اور جو کچھ کہ اُنسے ضائع ہوگیا ہے اسکی صلاحیت کریں (تو بہتر ہو) پس اللہ تبارک و تعالی نے اپنے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل فرمائی جس سے اللہ تعالی نے ہماری گفتگو کا رد کیا وانفقوا فی سبیل اللہ الخ یعنے خرچ کرو اللہ
تعالی کی راہ میں اور اپنے ہاتھوں کو ہلاکت کی طرف نہ ڈالو سو ہلاکت یہ ہے کہ اپنے مالوں پر قائم رہنا

[1] شاید وہ یہی جو بخاری میں ہے کہ میں نے دو تاگے بنا کر اپنے سرہانے رکھدیے تھے جب مجھے انکی سفیدی اور سیاہی میں تمیز ہو جاتا تو میں کھانا چھوڑ دیتا حضرت نے فرمایا کہ تیرا سرہانا البتہ
بڑا چوڑا ہے پھر فرمایا آپ نے مراد اس سے یہ تبین بلکہ مراد اس سے دن اور رات ہے یعنے جب رات سے دن نکل آوے تو کھانا چھوڑ دو ۱۲

بن عبد اللہ بن سابط الجمحی المکی وحفصۃ ھی بنت عبد الرحمٰن بن ابی بکر الصدیق ویروی فی سمام واحد **حدثنا** عبد بن حمید نا الحسن بن موسی نا یعقوب بن عبد اللہ الاشعری عن جعفر بن ابی المغیرۃ عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال جاء عمر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یارسول اللہ ھلکت قال وما اھلکک قال حولت رحلی اللیلۃ قال فلم یرد علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا قال فانزلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذہ الایۃ نساؤکم حرث لکم فأتوا حرثکم انی شئتم اقبل وادبر واتق الدبر والحیضۃ ھذا حدیث حسن غریب ویعقوب بن عبد اللہ الاشعری ھو یعقوب القمی **حدثنا** عبد بن حمید نا ھاشم بن القاسم عن المبارک بن فضالۃ عن الحسن عن معقل بن یسار انہ زوج اختہ رجلا من المسلمین علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکانت عندہ ما کانت ثم طلقھا تطلیقۃ لم یراجعھا حتی انقضت العدۃ فھویھا وھویتہ ثم خطبھا مع الخطاب فقال لہ یالکع اکرمتک بھا وزوجتکھا فطلقتھا واللہ لا ترجع الیک ابدا اخر ما علیک قال فعلم اللہ حاجتہ الیھا وحاجتھا الی بعلھا فانزل اللہ تبارک وتعالی واذا طلقتم النساء فبلغن اجلھن الی قولہ وانتم لا تعلمون فلما سمعھا معقل قال سمع لربی وطاعۃ ثم دعاہ فقال ازوجک واکرمک ھذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجہ عن الحسن وفی ھذا الحدیث دلالۃ علی انہ لا یجوز النکاح بغیر ولی لان اخت معقل بن یسار کانت ثیبا فلو کان الامر الیھا دون ولیھا لزوجت نفسھا ولم تحتج الی ولیھا معقل بن یسار وانما خاطب اللہ فی ھذہ الایۃ الاولیاء فقال فلا تعضلوھن ان ینکحن ازواجھن ففی ھذہ الایۃ دلالۃ علی ان الامر الی الاولیاء فی التزویج مع رضاھن

بن عبد اللہ بن سابط جمحی مکی ہیں اور حفصہ وہ بیٹی عبد الرحمٰن بن ابی بکر صدیق کی ہیں۔ اور مروی ہوئی سمام واحد یعنے سین مہملہ سے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے حسن بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے یعقوب بن عبد اللہ اشعری نے جعفر بن ابی مغیرہ سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے حضرت عمر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے یارسول اللہ میں ہلاک ہوگیا ہوں فرمایا آپ نے کس چیز نے تجھے ہلاک کیا ہے کہا حضرت عمرؓ نے پھیر امیں نے سواری اپنی کو آج کی رات کہا راوی نے سو اسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کچھ جواب نہ دیا کہا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی نساؤکم الخ عورتیں تمہاری کھیتی ہیں واسطے تمہارے سو آؤ اپنی کھیتیوں میں جسطرح کہ چاہو تم آگے سے جماع کرو یا پیچھے سے آگے کی طرف میں جماع کرو اور دبر اور حیض سے بچ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور یعقوب بن عبد اللہ اشعری وہ یعقوب قمی ہیں **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے ہاشم بن قاسم نے مبارک بن فضالہ سے اُسنے حسن سے اُسنے معقل بن یسار سے یہ کہ اُسنے ایک مرد کو مسلمانوں سے اپنی بہن کا نکاح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کردیا سو وہ عورت کچھ مدت اسکے پاس ٹھہری رہی پھر اُسنے اسکو طلاق دی اور رجوع بھی اس سے نہ کیا یہانتک کہ عدت گذر گئی پھر اس مرد نے اسکی خواہش کی اور اس عورت نے اسکی پھر اُسنے اور خطبہ کرنیوالوں کے ساتھ خطبہ[1] کیا پس کہا معقل نے ای بیوقوف میں نے تو تجھے پہلے ہی اسکے ساتھ اکرام کردیا تھا اور اسکا تجھسے نکاح کردیا تھا اور تو نے اسکو طلاق دیدی قسم ہے اللہ کی تیری طرف کبھی یہ رجوع نہیں کریگی آخر تیری زندگی تک کہا معقل نے پس معلوم کیا اللہ نے حاجت اس مرد کی جو اس عورت کی طرف تھی اور حاجت اس عورت کی جو اسکو خاوند کے ساتھ تھی تو اللہ تبارک وتعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی واذا طلقتم النساء فبلغن اجلھن الی قولہ وانتم لا تعلمون سو جب اس آیت کو معقل نے سنا تو کہا سنا میں نے واسطے رب اپنے کے اور فرمانبرداری کی پھر معقل نے اسکو بلایا اور کہا میں تجھے وہ نکاح کردیتا ہوں اور بخشش کردیتا ہوں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی وجہ سے حسن سے مروی ہے اور اس حدیث میں دلالت ہے اسپر کہ نکاح بغیر ولی کے جائز نہیں کیونکہ بہن معقل بن یسار کی بیوہ تھی پس اگر اختیار اسکی طرف ہوتا سوائے اسکے ولی کے تو خود نکاح کرلیتی اور اپنے ولی معقل بن یسار کی محتاج نہ ہوتی۔ اور اللہ نے بھی اس آیت میں والیوں کی طرف ہی خطاب کیا ہے سو فرمایا کہ ان عورتوں کو اپنے خاوندوں کے ساتھ نکاح کرنے سے منع نہ کرو پس اس آیت میں دلالت ہے اسپر کہ نکاح میں اختیار والیوں کی طرف ہے معہ انکی رضا کے

[1] غرض حضرت عمر کی اس سے یہ ہے کہ میں نے اپنی عورت کے ساتھ جماع پیچھے سے آگے کی طرف میں کیا ہے چونکہ مرد عورت پر جماع کے وقت گویا سوار ہوتا ہے اسلئے اسکو سواری سے تعبیر کیا اور چونکہ اسمرتبہ دوسری طرح سے جماع کیا اسلئے تعبیر پھیرنے سے کی ہے [2] خطبہ بکسر الخاء اس پیغام کو بولتے ہیں جو نکاح کی منگنی کے لئے جاتا ہے اور الکع کی لفظ کے استعمال حماقت اور مذمت میں ہوتی ہے اور اکثر یہ لفظ مذمت میں مستعمل ہوتا ہے اور کبھی معنوں میں بھی مستعمل ہوتا ہے اور چھوٹے پر اطلاق اسکا ہوتا ہے اور کبھی مراد اس سے صغیر فی العلم والعقل ہوتی ہے [3] شیخ نے لمعات میں فرمایا ہے کہ حجت حنفیہ کی یہ حدیث ہے الایم احق بنفسھا من ولیھا وقولہ تعالیٰ فان طلقھا فلا تحل لہ من بعد حتی

فقد ادرک الحج قال ابن ابی عمر قال سفیان بن عیینة وھذا اجود حدیث رواہ الثوری ھذا حدیث حسن صحیح ورواہ شعبة عن بکیر بن عطاء ولا نعرفه الا من حدیث بکیر بن عطاء حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن ابن جریج عن ابن ابی ملیکة عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ابغض الرجال الی الله الالد الخصم ھذا حدیث حسن حدثنا عبد بن حمید ثنی سلیمان بن حرب نا حماد بن سلمة عن ثابت عن انس قال کانت الیھود اذا حاضت امراۃ منھم لم یواکلوھا ولم یشاربوھا ولم یجامعوھا فی البیوت فسئل النبی صلی الله علیه وسلم عن ذلک فانزل الله تبارک وتعالی ویسالونک عن المحیض قل ھو اذی فامرھم رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یواکلوھن ویشاربوھن وان یکونوا معھن فی البیوت وان یفعلوا کل شیٔ ما خلا النکاح فقالت الیھود ما یرید ان یدع من امرنا شیئا الا خالفنا فیه قال فجاء عباد بن بشیر واسید بن حضیر الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخبراہ بذلک وقالا یا رسول الله افلا ننکحھن فی المحیض فتمعر وجه رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی ظننا انه قد غضب علیھما فقاما فاستقبلتھما ھدیة من لبن فارسل النبی صلی الله علیه وسلم فی اثارھما فسقاھما فعلمنا انه لم یغضب علیھما ھذا حدیث حسن صحیح حدثنا محمد بن عبد الاعلی نا عبد الرحمن بن مھدی عن حماد بن سلمة نحوہ بمعناہ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن ابن المنکدر سمع جابرا یقول کانت الیھود تقول من اتی امراته فی قبلھا من دبرھا کان الولد احول فنزلت نساءکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم ھذا حدیث حسن صحیح حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مھدی نا سفیان عن ابن خثیم عن ابن سابط عن حفصة بنت عبد الرحمن عن ام سلمة عن النبی صلی الله علیه وسلم فی قوله نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم یعنی صماما واحدا ھذا حدیث حسن صحیح وابن خثیم ھو عبد الله بن عثمان بن خثیم وابن سابط ھو عبد الرحمن

تو اُسنے حج کو پالیا۔ کہا ابن ابی عمر نے کہا سفیان بن عیینہ نے یہ اچھی حدیث ہے اُنسے کہ جسکو ثوری نے روایت کیا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا شعبہ نے بکیر بن عطاء سے۔ اور نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث بکیر بن عطاء سے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابن جریج سے اُسنے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت غضبناک اللہ کے نزدیک وہ ہے جو بہت جھگڑالو ہو۔ یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی مجھے سلیمان بن حرب نے کہا حدیث کی مجھے حماد بن سلمہ نے ثابت سے اُسنے انس سے کہا اُسنے یہود کا حال یہ تھا کہ جب کوئی عورت انمیں سے حائض ہوتی تو اسکے ساتھ نہ کھاتے اور نہ پیتے اور گھر میں اسکے ساتھ نہ بیٹھتے سو نبی صلعم اسکی بابت پوچھے گئے پس اللہ تبارک وتعالی نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ویسالونک عن المحیض یعنے اور سوال کرتے ہیں تجھے حیض سے کہ وہ پلیدی ہے پس انکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ عورتوں کے ساتھ کھائیں اور پییں اور انکے ساتھ گھر میں رہیں اور یہ کہ انکے ساتھ ہر ایک چیز کریں سوائے جماع کے سو کہا یہود نے انکا یہی ارادہ ہے کہ ہمارے دین کی کوئی بات نہ چھوڑیں کہ اسمیں اسکی مخالفت نہ کریں کہا اُسنے سو عباد بن بشیر اور اسید بن حضیر دونو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپکو اسکی خبر دی اور کہا اُنھوں نے یا رسول اللہ کیا حیض میں انکے ساتھ جماع نہ کیا کریں سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک متغیر ہوگیا یہانتک کہ ہمکو گمان ہوا کہ آپ اُن دونوں پر غصے ہوگئے ہیں پس وہ دونوں کھڑے ہوگئے پس پیش آیا ان دونوں کے ہدیہ دودھ سے سو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے پیچھے بھیجا اور انکو پلایا پھر ہمکو معلوم ہوا کہ اُنپر غصے نہیں ہوئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الاعلی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے حماد بن سلمہ سے مثل اسکے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابن منکدر سے سنا اُسنے جابر سے کہ کہتا کہ یہود کہتے تھے جو کوئی اپنی عورت کے پاس اسکی فرج میں اسکی دبر کی طرف سے آئے تو اولاد احول ہوتی ہے پس یہ آیت نازل ہوئی نساءکم حرث لکم یعنے عورتیں تمہاری کھیتی ہیں واسطے تمہارے سو آؤ تم اپنی کھیتی کو جسطرح چاہو یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابن خثیم سے اُسنے ابن سابط سے اُسنے حفصہ بنت عبد الرحمن سے اُسنے ام سلمہ سے اُسنے نبی صلعم سے اس آیت کی تفسیر میں نساءکم حرث لکم یعنے عورتیں تمہاری کھیتی ہیں واسطے تمہارے سو آؤ تم اپنی کھیتی کو جسطرح چاہو یعنے ایک راستہ میں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابن خثیم کا نام عبد اللہ بن عثمان بن خثیم ہے اور ابن سابط وہ عبد الرحمن

ولا تیمموا الخبیث منه تنفقون قال نزلت فینا معشر الانصار کنا اصحاب نخل فکان الرجل یأتی من نخله علی قدر
کثرته وقلته وکان الرجل یأتی بالقنو والقنوین فیعلقه فی المسجد وکان اهل الصفة لیس لهم طعام فکان احدهم اذا جاء
الی القنو فضربه بعصاه فیسقط البسر والتمر فیاکل وکان ناس ممن لا یرغب فی الخیر یأتی الرجل بالقنو فیه الشیص والحشف
وبالقنو قد انکسر فیعلقه فانزل الله تبارک وتعالی یا ایها الذین اٰمنوا انفقوا من طیبات ما کسبتم ومما اخرجنا لکم من الارض
ولا تیمموا الخبیث منه تنفقون ولستم باٰخذیه الا ان تغمضوا فیه قال لو ان احدکم اهدی الیه مثل ما اعطی لم یأخذه
الا علی اغماض وحیاء قال فکنا بعد ذلک یأتی احدنا بصالح ما عنده هٰذا حدیث حسن صحیح غریب وابو مالک هو
الغفاری ویقال اسمه غزوان وقد روی الثوری عن السدی شیئا من هٰذا **حدثنا** هناد نا ابو الاحوص عن عطاء
بن السائب عن مرة الهمدانی عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان للشیطان لمة بابن اٰدم
وللملک لمة فاما لمة الشیطان فایعاد بالشر وتکذیب بالحق واما لمة الملک فایعاد بالخیر وتصدیق بالحق فمن وجد ذلک
فلیعلم انه من الله فلیحمد الله ومن وجد الاخری فلیتعوذ بالله من الشیطان ثم قرأ الشیطان یعدکم الفقر ویامرکم بالفحشاء الاٰیة
هٰذا حدیث حسن غریب وهو حدیث ابی الاحوص لا نعرفه مرفوعا الا من حدیث ابی الاحوص **حدثنا** عبد بن حمید
نا ابو نعیم نا فضیل بن مرزوق عن عدی بن ثابت عن ابی حازم عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا ایها الناس
ان الله طیب ولا یقبل الا طیبا وان الله امر المؤمنین بما امر به المرسلین فقال یا ایها الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا

کہا اُسنے یہ آیت ولا تیمموا الخبیث منه تنفقون ہم گروہ انصار کے حق میں نازل ہوئی ہے ہم کھجوروں والے تھے سو ہر ایک آدمی اپنی کھجوروں
سے موافق کثرت اور قلت کے لاتا تھا۔ اور کوئی آدمی ایک خوشہ یا دو خوشے لاتا اور اسکو مسجد میں لٹکاتا اور اہل صفہ کا یہ حال تھا کہ اسکے پاس
کھانا نہیں ہوتا تھا سو جب کوئی انمیں سے آتا تو خوشے کے پاس آکر اسکو عصا سے ایک ضرب لگاتا پس اس سے تر اور خشک کھجوریں
گرتیں سو وہ کھاتا۔ اور بعض لوگ انمیں سے جو نیکی میں رغبت نہیں کرتے تھے وہ ایسے خوشے لاتے جنمیں کھجوریں ردی اور ناقص ہوتیں
اور ایک ایسے خوشے جو ٹوٹے پھوٹے ہوتے اور انکو لٹکا جاتے پس اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یا ایها الذین اٰمنوا الخ ای
ایمان والو خرچ کرو پاک اس چیز سے جو کماتے ہو تم اور اس چیز سے جو نکالا ہمنے واسطے تمہارے زمین سے اور نہ قصد کرو بری چیز کا اس سے جو
خرچ کرتے ہو تم اور نہیں تم پکڑنیوالے اسکو مگر یہ کہ چشم پوشی کرو تم اسمیں۔ فرمایا آپ نے اگر تم میں سے کسی طرف ایسا ہدیہ بھیجا جاوے جیسا کہ وہ
خود دیتا ہے تو اسکو کبھی نہ لے مگر چشم پوشی سے یا حیا سے۔ کہا راوی نے پس بعد اسکے ہم میں سے ہر ایک اچھی کھجور لاتا جو اسکے پاس ہوتی۔ یہ
حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اور ابو مالک وہ غفاری ہے اور کہا گیا ہے کہ نام اسکا غزوان ہے اور روایت کی ہے ثوری نے سدی سے کچھ اس سے
حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے عطا بن سائب سے اُسنے مرہ ہمدانی سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے
کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک واسطے شیطان کے قرب[1] ہے ساتھ بیٹے آدم کے اور واسطے فرشتے کے بھی قرب ہے سو ہر حال
قرب شیطان کا یہ ہے کہ وعدہ دیتا ہے ساتھ شرارت کے اور تکذیب حق کے اور بہر حال قرب فرشتے کا یہ ہے کہ وعدہ کرتا ہے ساتھ نیکی کے اور تصدیق حق
کے سو جو کوئی یہ حالت پائے تو جان لے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے پس چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد کرے اور جو کوئی دوسری حالت پائے تو چاہیے کہ
پناہ مانگے ساتھ اللہ کے شیطان سے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی الشیطان یعدکم الفقر الخ یعنے شیطان وعدہ کرتا ہے تمکو فقر کا اور امر کرتا ہے ساتھ
بیحیائی کے الخ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور اس حدیث ابی الاحوص کو نہیں پہچانتے ہم اسکو مرفوع مگر حدیث ابی الاحوص سے **حدیث**
کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے ابو نعیم نے کہا حدیث کی ہمسے فضیل بن مرزوق نے عدی بن ثابت سے اُسنے ابی حازم سے اُسنے
ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ای لوگو اللہ تعالیٰ پاک ہے نہیں قبول کرتا مگر پاک کو اور اللہ تعالیٰ نے حکم دیا مومنوں کو
ساتھ اس چیز کے جو حکم دیا ہے ساتھ اسکے پیغمبروں کو سو فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے یا ایها الرسل الخ ای رسولو کھاؤ پاک سے اور عمل کرو نیک

[1] لمہ کے معنے قرب اور اصابت کے ہیں اور مراد اس جگہ یہ ہے کہ جو کچھ دل میں واقع ہو اگر شیطان کی جانب سے ہو تو اسکو وسوسہ بولتے ہیں اگر اللہ کی جانب سے ہو تو الہام کہتے ہیں شرارت سے مراد تمام برے کام مثلاً کفر اور
فسق اور ظلم اور تکذیب حق کی یہ ہے کہ مثلاً توحید اور نبوت اور قیامت اور بہشت اور دوزخ وغیرہ کا انکار اور نیکی سے مراد تمام امور بھلائی کے ہیں مثلاً نماز روزہ وغیرہ اور تصدیق حق کی یہ ہے کہ کتب الٰہی اور اسکے رسولوں کو ماننا مطابقت

حدثنا قتیبة عن مالك بن انس ح وثنا الانصاری نا معن نا مالك عن زید بن اسلم عن القعقاع بن حکیم عن ابی یونس مولی عائشة قال امرتنی عائشة ان اکتب لها مصحفا وقالت اذا بلغت هذه الآیة فاذنی حافظوا علی الصلوات والصلوٰة الوسطیٰ فلما بلغتها اذنتها فاملت علی حافظوا علی الصلوات والصلوٰة الوسطی وصلوٰة العصر وقوموا لله قانتین وقالت سمعتها من رسول الله صلی الله علیه وسلم وفی الباب عن حفصة هذا حدیث حسن صحیح حدثنا حمید بن مسعدة نا یزید بن زریع عن سعید عن قتادة نا الحسن عن سمرة بن جندب ان نبی الله صلی الله علیه وسلم قال صلوٰة الوسطی صلوٰة العصر هذا حدیث حسن صحیح حدثنا هناد نا عبدة عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن ابی حسان الاعرج عن عبیدة السلمانی ان علیا حدثه ان النبی صلی الله علیه وسلم قال یوم الاحزاب اللهم املا قبورهم وبیوتهم نارا کما شغلونا عن صلوٰة الوسطی حتی غابت الشمس هذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجه عن علی وابو حسان الاعرج اسمه مسلم حدثنا محمود بن غیلان نا ابو النضر وابو داؤد عن محمد بن طلحة بن مصرف عن زبید عن مرة عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم صلوٰة الوسطی صلوٰة العصر وفی الباب عن زید بن ثابت وابی هاشم بن عتبة وابی هریرة هذا حدیث حسن صحیح حدثنا احمد بن منیع نا مروان بن معٰویة ویزید بن هارون ومحمد بن عبید عن اسمٰعیل بن ابی خالد عن الحارث بن شبیل عن ابی عمرو الشیبانی عن زید بن ارقم قال کنا نتکلم علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الصلوٰة فنزلت وقوموا لله قانتین فامرنا بالسکوت حدثنا احمد بن منیع نا هشیم انا اسمٰعیل بن ابی خالد نحوه وزاد فیه ونهینا عن الکلام هذا حدیث حسن صحیح وابو عمرو الشیبانی اسمه سعد بن ایاس حدثنا عبد الله بن عبد الرحمٰن انا عبید الله بن موسی عن اسرائیل عن السدی عن ابی مالك عن البراء

حدیث کی ہمسے قتیبہ نے مالک بن انس سے ح اور حدیث کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے مالک سے اُسنے زید بن اسلم سے اُسنے قعقاع بن حکیم سے اُسنے ابی یونس سے جو غلام عائشہ کا ہے کہا اُسنے مجھے حضرت عائشہ نے اپنے لیے کلام اللہ لکھنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ جب تو اس آیت پر پہونچے تو مجھے خبر دینی حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطی سو جب میں اس آیت پر پہونچا تو مجھے حضرت عائشہ نے اسطرح لکھوائی حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطی وصلوٰۃ العصر وقوموا اللہ قانتین اور فرمایا حضرت عائشہ نے سنا میں نے اسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ اور اس باب میں روایت ہے حفصہ سے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حدیث کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن زریع نے سعید سے اُسنے قتادہ سے کہا حدیث کی ہمسے حسن نے سمرہ بن جندب سے یہ کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز وسطی عصر کی نماز ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے سعید بن ابی عروبہ سے اُسنے قتادہ سے اُسنے ابی حسان اعرج سے اُسنے عبیدہ سلمانی سے یہ کہ حضرت علی نے حدیث کی ہے اسکو یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے احزاب کے دن فرمایا یا اللہ انکی قبروں اور گھروں کو آگ سے پر کر جیسا کہ انھوں نے ہمکو نماز وسطی سے شغل میں ڈال رکھا یہانتک کہ آفتاب غروب ہوگیا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ حدیث کئی وجہ سے حضرت علی سے مروی ہے اور ابو حسان اعرج کا نام مسلم ہے حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو النضر اور ابو داؤد نے محمد بن طلحہ بن مصرف سے اُسنے زبید سے اُسنے مرہ سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز وسطی عصر کی نماز ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے زید بن ثابت اور ابی ہاشم بن عتبہ اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے مروان بن معاویہ اور یزید بن ہارون اور محمد بن عبید نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے اُسنے حارث بن شبل سے اُسنے ابی عمرو شیبانی سے اُسنے زید بن ارقم سے کہا اُسنے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نماز میں کلام کر لیا کرتے تھے پس یہ آیت نازل ہوئی وقوموا اللہ قانتین یعنے اللہ تعالی کے واسطے چپ کرکے کھڑے ہو جیو سو ہمکو چپ کرنیکا حکم دیا گیا حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے کہا خبر دی ہمکو اسمٰعیل بن ابی خالد نے مثل اسکے اور زیادہ کیا اُسنے اسمیں یہ کہ ہم کلام کرنے سے منع کئے گئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو عمرو شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے کہا خبر دی ہمکو عبید اللہ بن موسی نے اسرائیل سے اُسنے سدی سے اُسنے ابی مالک سے اُسنے براء سے

ان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم به الله دخل قلوبهم منه شیٔ لم یدخل من شیٔ فقالوا للنبی صلی الله علیه وسلم فقال
قولوا سمعنا واطعنا فالقی الله الایمان فی قلوبهم فانزل الله تبارك وتعالی امن الرسول بما انزل الیه من ربه والمؤمنون الاٰیة
لا یکلف الله نفسا الا وسعها لها ما کسبت وعلیها ما اکتسبت ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا قال قد فعلت ربنا
ولا تحمل علینا اصرا کما حملته علی الذین من قبلنا قال قد فعلت ربنا ولا تحملنا ما لا طاقة لنا به واعف عنا واغفر لنا وارحمنا
اَنت الاٰیة قال قد فعلت هٰذا حدیث حسن صحیح وقد روی هٰذا من غیر هٰذا الوجه عن ابن عباس وفی الباب عن
ابی هریرة وادم بن سلیمان یقال هو والد یحیی **ومن سورة اٰل عمران** بسم الله الرحمٰن الرحیم **حدثنا** عبد بن
حمید انا ابو الولید نا یزید بن ابراهیم نا ابن ابی ملیکة عن القاسم بن محمد عن عائشة قالت سُئل رسول الله صلی الله علیه
وسلم عن هٰذه الاٰیة هو الذی انزل علیك الکتاب منه اٰیات محکمات الی اٰخر الاٰیة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم
اذا رایتم الذین یتبعون ما تشابه منه فاولٰئك الذین سماهم الله فاحذروهم هٰذا حدیث حسن صحیح وقد روی عن ایوب
عن ابن ابی ملیکة هٰذا الحدیث عن عائشة **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو داؤد الطیالسی نا ابو عامر وهو الخزاز ویزید بن ابراهیم
کلاهما عن ابن ابی ملیکة قال یزید عن ابن ابی ملیکة عن القاسم بن محمد عن عائشة ولم یذکر ابو عامر القاسم قال سالت رسول الله صلی الله علیه وسلم
عن قوله فاما الذین فی قلوبهم زیغ فیتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة وابتغاء تاویله قال فاذا رایتیهم فاعرفیهم وقال یزید فاذا رایتموهم
فاعرفوهم قالها مرتین او ثلثا هٰذا حدیث حسن صحیح هکذا روی غیر واحد هٰذا الحدیث عن ابن ابی ملیکة عن عائشة

(ان تبدوا ما فی انفسکم الخ یعنے اگر ظاہر کرو تم جو کچھ تمہارے دلونمیں ہے یا پوشیدہ کرو اسکو حساب لیویگا تمہارا ساتھ اسکے الله) تو ان لوگونکے
دلونمین اس سے کچھ شئی داخل ہوئی جو کسی چیز سے داخل نہوئی ہو اور پس کہا انھون نے واسطے نبی صلعم کے سو فرمایا آپنے کہو تم سنا ہمنے اور اطاعت
کی پس الله تعالی نے انکے دلونمین ایمان ڈالدیا پھر الله تبارک وتعالی نے یہ آیت نازل فرمائی اٰمن الرسول الخ ایمان لایا رسول ساتھ
اس چیز کے کہ اُتاری گئی طرف اسکے رب اسکے سے اور مومن الآیۃ نہین تکلیف دیتا الله کسی نفس کو مگر طاقت اسکی پر واسطے اسکے ہے
جو کمایا اُسنے اور اوپر اسکے ہے جو کمایا اُسنے۔ ای رب ہمارے نہ پکڑ ہمکو اگر بھول گئے ہم یا خطا کی ہمنے۔ فرمایا الله تعالی نے مین نے اسیطرح کیا ہے
ای رب ہمارے اور مت رکھ اوپر ہمارے بوجھ جیساکہ رکھا تو نے اسکو اوپر ان لوگون کے جو پہلے سے تھے۔ فرمایا الله نے اسیطرح کیا
ہے ای رب ہمارے اور مت اُٹھوا ہمسے وہ چیز کہ نہین طاقت واسطے ہمارے ساتھ اسکے اور معاف کر ہمسے اور بخش ہمکو اور رحم کر
ہمکو تو ہی دوستدار ہمارا پس مدد دے ہمکو اوپر قوم کافرون کے۔ فرمایا الله نے مین نے اسیطرح کیا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ حدیث
غیر اس وجہ سے بھی ابن عباس سے مروی ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ اور آدم بن سلیمان سے کہا گیا ہے کہ وہ بیٹا یحیی کا ہے
تفسیر بعض سورۂ آل عمران کی بسم الله الرحمٰن الرحیم **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا خبر دی ہمکو ابو الولید نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن
ابراہیم نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی ملیکہ نے قاسم بن محمد سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے رسول الله صلے الله علیہ وسلم اس آیت کی بابت سوال
کیے گئے ہو الذی انزل علیک الکتاب الخ یعنے وہی ہے جسنے اتاری اوپر تیرے کتاب بعضی اسکی آیتین محکم ہین الخ پس فرمایا رسول الله صلے الله علیہ
وسلم نے جب دیکھو تم ان لوگونکو جو تابعداری کرتے ہین ان آیات کی جو متشابہ ہین اس سے پس یہ وہ لوگ ہین جنکا نام الله نے لیا ہے سو اُنسے
خوف کرو یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث ایوب سے اُسنے روایت کی ابن ابی ملیکہ سے اُسنے عائشہ سے **حدیث** کی
ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر نے جو خزاز ہے اور یزید بن ابراہیم نے ان دونون نے ابن
ابی ملیکہ سے کہا یزید نے یہ روایت ہے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے روایت کی قاسم بن محمد سے اُسنے عائشہ سے اور ابو عامر نے قاسم کا ذکر نہین کیا کہا حضرت
عائشہ نے مین نے رسول الله صلے الله علیہ وسلم سے اس آیت کی بابت سوال کیا فاما الذین فی قلوبہم زیغ یعنے پس آنکے وہ لوگ کہ بیچ دلون انکے کے
کجی ہے پس پیروی کرتے ہین اس چیز کی کہ شبہ ڈالتے ہین اسمین سے واسطے چاہنے گمراہی کے اور واسطے چاہنے حقیقت اسکی کے فرمایا آپ نے سو جب
تو انکو دیکھے تو انکو مشہور کر اور کہا یزید نے اور جب تم انکو دیکھو تو انکو مشہور کرو فرمایا آپ نے اس کلام کو دو بار یا تین بار یہ حدیث حسن صحیح ہے اسیطرح ہی
یہ حدیث کئی ایک لوگون نے روایت کی ہے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے عائشہ سے

انی بما تعملون علیم وقال یا ایها الذین آمنوا کلوا من طیبات ما رزقناکم قال وذکر الرجل یطیل السفر اشعث اغبر یمد یدہ الی السماء
یا رب یا رب ومطعمه حرام ومشربه حرام وملبسه حرام وغذی بالحرام فانی یستجاب لذلك هذا حدیث حسن غریب وانما نعرفه
من حدیث فضیل بن مرزوق وابو حازم هو الاشجعی اسمه سلمان مولی عزة الاشجعیة **حدثنا** عبد بن حمید نا عبید الله
بن موسی عن اسرائیل عن السدی قال ثنی من سمع علیا یقول لما نزلت هذه الآیة ان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوه یحاسبکم به الله
فیغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء الآیة احزنتنا قال قلنا یحدث احدنا نفسه فیحاسب به لا یدری ما یغفر منه وما لا یغفر
منه فنزلت هذه الآیة بعدها فنسختها لا یکلف الله نفسا الا وسعها لها ما کسبت وعلیها ما اکتسبت **حدثنا** عبد
بن حمید نا الحسن بن موسی وروح بن عبادة عن حماد بن سلمة عن علی بن زید عن امیة انها سالت عائشة عن قول الله تبارك
وتعالی ان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوه یحاسبکم به الله وعن قوله من یعمل سوءا یجز به فقالت ما سالنی عنها احد منذ سالت
رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال هذه معاتبة الله العبد بما یصیبه من الحمی والنکبة حتی البضاعة یضعها فی ید قمیصه
فیفقدها فیفزع لها حتی ان العبد لیخرج من ذنوبه کما یخرج التبر الاحمر من الکیر هذا حدیث حسن غریب من حدیث عائشة
لا نعرفه الا من حدیث حماد بن سلمة **حدثنا** محمود بن غیلان نا وکیع نا سفیان عن آدم بن سلیمان عن سعید بن جبیر
عن ابن عباس قال لما نزلت هذه الآیة

میں اس چیز کو جو کرتے ہو تم جاننے والا ہوں اور فرمایا اللہ نے ای ایمان والو کھاؤ پاک اس چیز سے جو رزق دیا ہمنے تمکو۔ کہا راوی نے اور ذکر کیا
آنحضرت نے ایک[1] مرد کا جو لمبا کرتا ہے سفر کو (اللہ کی عبادت میں) اس حالت میں کہ پراگندہ بال ہے اور غبار آلودہ ہے دراز کرتا ہے اپنے ہاتھونکو
طرف آسمان کے ای رب میرے ای رب میرے حالانکہ کھانا اسکا حرام ہے اور پینا اسکا بھی حرام ہے اور پہننا اسکا بھی حرام ہے اور پرورش اسکی بھی حرام سے
ہوئی ہے تو ایسے شخص کے لیے کسطرح دعا قبول ہو سکتی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے کیونکہ نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق فضیل بن مرزوق سے
اور ابو حازم وہ اشجعی ہے نام اسکا سلمان ہے جو عزہ اشجعیہ کا غلام ہے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن موسی
نے اسرائیل سے اُسنے سدی سے کہا حدیث کی مجھے اس شخص نے جو سنا اُسنے حضرت علی سے کہ کہتے جب یہ آیت نازل ہوئی (ان
تبدوا ما فی انفسکم الخ اگر ظاہر کرو تم وہ چیز جو تمہارے دلوں میں ہے یا پوشیدہ کرو اسکو حساب لیوےگا تمسے ساتھ اسکے اللہ پس بخشےگا جسکو
چاہے اور عذاب کریگا جسکو چاہے) تو اُسنے ہمکو غم میں ڈالا کہا راوی نے کہا ہمنے ہر ایک ہم میں سے اپنے دل سے باتیں کرتا ہے پس
حساب کیا گیا ساتھ اسکے نہیں جانتا کیا اس سے بخشا جاویگا اور کیا نہ بخشا جاویگا پس بعد اسکے یہ آیت نازل ہوئی اور اسنے اسکو منسوخ کردیا لا یکلف
اللہ نفسا الخ یعنے نہیں تکلیف دیتا اللہ کسی جی کو مگر طاقت اسکی پر واسطے اسکے ہے جو کمایا اُسنے اور اوپر اسکے ہے جو کمایا اُسنے **حدیث** کی
ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے حسن بن موسی اور روح بن عبادہ نے حماد بن سلمہ سے اُسنے علی بن زید سے اُسنے امیہ سے یہ کہ اُسنے
سوال کیا حضرت عائشہ سے اس آیت کی تفسیر سے ان[2] تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ اور اس آیت سے من یعمل سوءا یجز بہ یعنے
جو کوئی برا کام کریگا اسکا اسکو بدلہ دیا جاویگا پس فرمایا حضرت عائشہ نے مجھسے کسی نے سوال نہیں کیا اسوقت سے کہ میں نے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا ہے پس فرمایا آنحضرت نے یہ مواخذہ ہے اللہ کا اپنے بندے کو ساتھ اس چیز کے کہ پہونچتی ہے اسکو بخار اور حوادث سے
حتے کہ ٹکڑا مال کا کہ رکھتا ہے اسکو اپنے قمیص کے ہاتھ میں سو گم پاتا ہے اسکو پس بیقرار ہوتا ہے واسطے اسکے۔ تاکہ بندہ البتہ نکلتا ہے اپنے گناہوں سے
جیساکہ نکلتا ہے سونا سرخ بھٹی سے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے حدیث عائشہ سے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق حماد بن سلمہ سے **حدیث** کی ہمسے
محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُسنے آدم بن سلیمان سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے جب یہ آیت نازل ہوئی

---

[1] یعنے اگر کوئی شخص تمام عمر اپنی خدا تعالی کی عبادت میں صرف کردے اس حالت میں کھانا پینا وغیرہ کام اسکے حرام سے ہی ہوتے ہوں تو ایسے شخص کی دعا خواہ کسطرح سے گڑگڑا کر کرے کسطرح قبول ہو سکتی ہے یعنے قبول نہیں ہوتی
اسلئے تم سب مومنونکو اللہ تعالی نے حلال کھانیکا حکم دیا ہے۔ [2] امیہ نے حضرت عائشہ سے سوال کیا کہ اللہ تعالی نے یہ دو حکم فرمائے ہیں اگر ظاہر کرو جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے یا پوشیدہ کرو اسکو حساب لیوےگا ساتھ اسکے اللہ
اور فرمایا ہے کہ جو کوئی عمل کریگا برا اسکی اسکو سزا ملےگی یعنے یہ دونوں حکم تو بہت سخت ہیں اول بات سے بچاؤ ممکن نہیں اگر سزا ملی تو بچاؤ کی کوئی صورت نہیں کہا حضرت عائشہ نے جب سے میں نے یہ مسئلہ آنحضرت سے پوچھا ہے تب سے
آج تک سوا تیرے کسی نے مجھسے نہیں پوچھا آپ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے جو فرمایا ہے کہ جو کوئی کام کریگا برا اسکا بدلہ دیا جاویگا یعنے دنیا میں ایسے گناہ ہونگا بدلہ جو اسکو دل میں گذرنے میں دیا جاویگا اللہ بدلہ اسکا دنیا میں یہ ہے کہ اسکو

ولوا ستطعت ان اسره لما اعلنه فقال اجعله في قرابتك او اقربيك هذا حديث حسن صحيح وقد رواه مالك بن انس
عن اسحق بن عبد الله بن ابي طلحة عن انس بن مالك **حدثنا** عبد بن حميد انا عبد الرزاق انا ابراهيم بن
يزيد قال سمعت محمد بن عباد بن جعفر يحدث عن ابن عمر قال قام رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال من الحاج
يارسول الله قال الشعث التفل فقام رجل اخر فقال اي الحج افضل يارسول الله قال العج والثج فقام رجل اخر فقال
ما السبيل يارسول الله قال الزاد والراحلة هذا حديث لا نعرفه الا من حديث ابراهيم بن يزيد الخوزي المكي و
قد تكلم بعض اهل العلم في ابراهيم بن يزيد من قبل حفظه **حدثنا** قتيبة نا حاتم بن اسمعيل عن بكير بن مسمار
عن عامر بن سعد عن ابيه قال لما نزلت هذه الاية ندع ابناءنا وابناءكم ونساءنا ونساءكم الاية دعا رسول الله صلى الله
عليه وسلم عليا وفاطمة وحسنا وحسينا فقال اللهم هؤلاء اهلي هذا حديث حسن غريب صحيح **حدثنا**
ابو كريب نا وكيع عن ربيع وهو ابن صبيح وحماد بن سلمة عن ابي غالب قال راى ابو امامة رؤسا منصوبة على درج دمشق
فقال ابو امامة كلاب النار شر قتلى تحت اديم السماء خير قتلى من قتلوه ثم قرا يوم تبيض وجوه وتسود وجوه الى اخر الاية
قلت لابي امامة انت سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لو لم اسمعه الا مرة او مرتين او ثلاث او اربع حتى عد
سبعا ما حدثتكموه هذا حديث حسن وابو غالب اسمه حزور وابو امامة الباهلي اسمه صدي بن عجلان وهو سيد باهلة **حدثنا**
عبد بن حميد انا عبد الرزاق عن معمر عن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول في قوله تعالى كنتم خير امة اخرجت للناس

اور اگر میں طاقت اسکے پوشیدہ کرنے کی رکھتا تو اسکو ظاہر نہ کرتا سو فرمایا آپ نے اسکو اپنے قریبیوں میں تقسیم کر دے یہ حدیث حسن صحیح ہے
اور روایت کیا اسکو مالک بن انس نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے اُسنے انس بن مالک سے **حدیث** کی ہمسے عبد بن
حمید نے کہا خبر دی ہمکو عبدالرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن یزید نے کہا سنا میں نے محمد بن عباد بن جعفر سے کہ حدیث کرتا تھا ابن عمر
سے کہا اُسنے ایک مرد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف کھڑا ہوا اور کہنے لگا یارسول اللہ حاجی کون ہے فرمایا آپ نے جسکا سر غبار آلودہ ہو
اور خوشبوئی متغیر ہوئی ہو پھر ایک اور مرد کھڑا ہوا اُسنے کہا کونسا عمل حج کا افضل ہے یارسول اللہ فرمایا آپ نے تلبیہ کے ساتھ بلند آواز
کرنی اور قربانی ذبح کرنی۔ پھر ایک اور مرد کھڑا ہوا اُسنے کہا یارسول اللہ راستے کے واسطے کیا چیز چاہیے فرمایا آپ نے خرچ اور سواری
یہ حدیث ایسی ہے کہ نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ابراہیم بن یزید خوزی کی سے۔ اور بعض اہل علم نے ابراہیم بن یزید کے حق میں اسکے
حافظہ کی وجہ سے کلام کیا ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حاتم بن اسمٰعیل نے بکیر بن مسمار سے اُسنے عامر
بن سعد سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے جب یہ آیت نازل ہوئی ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم الآیۃ تو رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو بلایا اور فرمایا اے اللہ یہ میرے اہل ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے
حدیث کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے ربیع سے جو بیٹا صبیح کا ہے اور حماد بن سلمہ نے ابی غالب سے
کہا اُسنے دیکھا ابو امامہ نے چند سروں کو جو دمشق کی سیڑھی پر کھڑے کیے گئے تھے سو کہا ابو امامہ نے یہ آگ کے کتے ہیں بدترین مقتول
ہیں آسمان کی کھال کے نیچے۔ بہتر مقتول وہ ہیں جنھوں نے انکو قتل کیا ہے پھر اُسنے یہ آیت پڑھی یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ آخر تک
میں نے ابی امامہ سے کہا تو نے اسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہا اُسنے اگر میں نے ایک بار یا دو بار یا تین یا چار بار
یہانتک کہ سات بار تک شمار کیا سنی ہوتی تو تمسے بیان نہ کرتا۔ یہ حدیث حسن ہے اور ابو غالب کا نام حزور ہے اور ابو امامہ باہلی کا نام صدی
بن عجلان ہے اور یہ سردار ہے قبیلہ باہلہ کا **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا خبر دی ہمکو عبدالرزاق نے معمر سے اُسنے بہز بن حکیم سے
اُسنے اپنے باپ سے اُسنے دادا سے یہ کہ سنا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے اس آیت کی تفسیر میں کنتم خیر امۃ اخرجت للناس

ف یعنے میں بسبب اس حکم کے کہ تمکو نیکی نہیں ملنی جبتک کہ تم عمدہ مال خرچ نہ کرو اس باغ کے چھپانے کی طاقت نہیں رکھتا اسلئے میں تمام باغ اللہ کے واسطے دیتا ہوں
ف یہ حدیث یہاں مختصر بیان ہوئی ہے بخاری میں بہت طوالت سے مذکور ہے۔ ف یعنے ابو امامہ نے خارجیوں کے سر دیکھے کہ کاٹ کر دمشق شہر کی سیڑھی پر لٹکائے ہوئے ہیں تو فرمایا
کہ یہ لوگ تمام خلقت سے جو آسمان کے نیچے ہیں برے ہیں بہتر وہ لوگ ہیں جنھوں نے انکو قتل کیا ہے الخ ۱۲

ولم یذکروا فیہ القاسم بن محمد وانما ذکرہ یزید بن ابراھیم عن القاسم بن محمد فی ھذا الحدیث وابن ابی ملیکۃ ھو عبداللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکۃ وقد سمع من عائشۃ ایضا **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا ابو احمد نا سفیان عن ابیہ عن ابی الضحی عن مسروق عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل نبی ولاۃ من النبیین وان ولیی ابی وخلیل ربی ثم قرأ ان اولی الناس بابراھیم للذین اتبعوہ وھذا النبی والذین امنوا واللہ ولی المؤمنین **حدثنا** محمود نا ابو نعیم نا سفیان عن ابیہ عن ابی الضحی عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ ولم یقل فیہ مسروق ھذا اصح من حدیث ابی الضحی عن مسروق وابو الضحی اسمہ مسلم بن صبیح **حدثنا** ابو کریب نا وکیع عن سفیان عن ابیہ عن ابی الضحی عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو حدیث ابی نعیم ولیس فیہ مسروق **حدثنا** ھناد نا ابو معٰویۃ عن الاعمش عن شقیق بن سلمۃ عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف علی یمین وھو فیھا فاجر لیقتطع بھا مال امرء مسلم لقی اللہ وھو علیہ غضبان فقال الاشعث ابن قیس فیّ واللہ کان ذلک کان بینی وبین رجل من الیھود ارض فجحدنی فقدمتہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الک بینۃ قلت لا فقال للیھودی احلف فقلت یا رسول اللہ اذن یحلف فیذھب بمالی فانزل اللہ تبارک وتعالی ان الذین یشترون بعھد اللہ وایمانھم ثمنا قلیلا الی اخر الاٰیۃ ھذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن ابن ابی اوفی **حدثنا** اسحٰق بن منصور نا عبد اللہ بن بکر السھمی نا حمید عن انس قال لما نزلت ھذہ الاٰیۃ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون او من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا قال ابو طلحۃ وکان لہ حائط یا رسول اللہ حائطی للہ

اور انھوں نے اسمیں قاسم بن محمد کا ذکر نہیں کیا۔ اور ذکر تو انھوں نے یزید بن ابراہیم کا کیا ہے جو راوی ہے قاسم بن محمد سے اس حدیث میں۔ اور ابن ابی ملیکہ وہ عبداللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ ہے اور اُسنے حضرت عائشہ سے بھی سنا ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اپنے باپ سے اُسنے ابی الضحٰے سے اُسنے مسروق سے اُسنے عبداللہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک ہر ایک نبی کے لئے والی ہیں نبیوں سے اور میرا والی میرا باپ اور خلیل رب میرا ہے پھر پڑھا آپ نے ان اولی الناس الخ یعنے تحقیق نزدیک تر لوگوں کے ساتھ ابراہیم کے البتہ وہ شخص ہیں جو پیروی کرتے ہیں اسکی اور یہ نبی اور وہ لوگ کہ ایمان لائے۔ اور اللہ دوست ہے ایمان والوں کا **حدیث** کی ہمسے محمود نے کہا حدیث کی ہمسے ابو نعیم نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اپنے باپ سے اُسنے ابی الضحٰے سے اُسنے عبداللہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور ابی الضحٰے نے اس روایت میں مسروق کا ذکر نہیں کیا یہ روایت صحیح ہے حدیث ابی الضحٰے سے جو مروی ہے مسروق سے اور ابو الضحٰی کا نام مسلم بن صبیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی الضحٰے سے اُسنے عبداللہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث ابی نعیم کے اور اسمیں مسروق کا ذکر نہیں کیا **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے شقیق بن سلمہ سے اُسنے عبداللہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو قسم کھا بیٹھا کسی بات پر حالانکہ وہ اسمیں گناہگار ہو تاکہ لیوے بسبب اسکے مال کسی مرد مسلمان کا تو ملے گا اللہ تعالی سے اس حالت میں کہ وہ اسپر نہایت غضبناک ہوگا پس کہا اشعث بن قیس نے میرے حق میں قسم ہے اللہ کی یہ حکم ہوا ہے۔ درمیان میرے اور ایک مرد یہودی کے کچھ زمین مشترک تھی اسنے میرے حصے کا انکار کردیا سو اسکو میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا پس فرمایا مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تیرے پاس شاہد ہیں میں نے کہا کہ نہیں۔ پھر فرمایا آپ نے واسطے یہودی کے قسم کر میں نے کہا یا رسول اللہ اسوقت تو یہ قسم کر لیگا۔ اور میرا مال لیجائیگا پس اللہ تبارک و تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی تحقیق جو لوگ خریدتے ہیں بدلے عہد اللہ کے اور قسموں اپنی کے مول تھوڑا الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے ابن ابی اوفی سے **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن بکر سہمی نے کہا حدیث کی ہمسے حمید نے انس سے کہا اُسنے جب یہ آیت نازل ہوئی لن تنالوا البر حتے تنفقوا مما تحبون الخ یا یہ آیت من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا الخ کہا ابو طلحہ نے (اور اسکے لئے ایک باغ تھا) یا رسول اللہ میرا باغ واسطے اللہ کے ہے

اویتوب علیہم او یعذبہم فانہم ظالمون فہداہم اللہ للاسلام ھٰذا حدیث حسن غریب صحیح یستغرب من ھٰذا الوجہ من حدیث نافع عن ابن عمر ورواہ یحیی بن ایوب عن ابن عجلان **حدثنا** قتیبۃ نا ابوعوانۃ عن عثمٰن بن المغیرۃ عن علی بن ربیعۃ عن اسماء بن الحکم الفزاری قال سمعت علیا یقول انی کنت رجلا اذا سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثا نفعنی اللہ منہ بما شاء ان ینفعنی واذا حدثنی رجل من اصحابہ استحلفتہ فاذا حلف لی صدقتہ وانہ حدثنی ابوبکر وصدق ابوبکر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من رجل یذنب ذنبا ثم یقوم فیتطہر ثم یصلی ثم یستغفر اللہ الا غفر لہ ثم قرأ ھٰذہ الاٰیۃ والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسہم ذکروا اللہ الی اٰخر الاٰیۃ ھٰذا حدیث قد رواہ شعبۃ وغیر واحد عن عثمٰن بن المغیرۃ فرفعوہ ورواہ مسعر وسفیان عن عثمٰن بن المغیرۃ فلم یرفعاہ ولا نعرف للاسماء الا ھٰذا الحدیث **حدثنا** عبد بن حمید نا روح بن عبادۃ عن حماد بن سلمۃ عن ثابت عن انس عن ابی طلحۃ قال رفعت راسی یوم احد فجعلت انظر وما منہم یومئذ احد الا یمید تحت حجفتہ من النعاس فذلک قولہ تعالیٰ ثم انزل علیکم من بعد الغم امنۃ نعاسا ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** عبد نا روح بن عبادۃ عن حماد بن سلمۃ عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن ابی الزبیر مثلہ ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** یوسف بن حماد نا عبد الاعلی عن سعید عن قتادۃ عن انس ان ابا طلحۃ قال غشینا ونحن فی مصافنا یوم احد حدث انہ کان فیمن غشیہ النعاس یومئذ قال فجعل سیفی یسقط من یدی واٰخذہ ویسقط من یدی واٰخذہ والطائفۃ الاخری المنافقون لیس لہم ھم الا انفسہم اجبن قوم وارعبہ واخذلہ للحق

اویتوب علیہم او یعذبہم فانہم ظالمون سو اللہ تعالیٰ نے انکو اسلام کی ہدایت کردی۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے غرابت اسکی بواسطہ نافع کے ہے جو ابن عمر سے راوی ہے اور روایت کیا ہے اسکو یحیی بن ایوب نے ابن عجلان سے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابوعوانہ نے عثمان بن مغیرہ سے اُسنے علی بن ربیعہ سے اُسنے اسماء بن حکم فزاری سے کہا اُسنے سنا مین نے حضرت علی سے کہ فرماتے تھے مین ایسا مرد تھا کہ جب کوئی حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنتا تو اللہ تعالیٰ مجھے اسکے ساتھ جو اسکی مرضی ہوتی نفع دیتا اور جب کوئی اور مرد آنحضرت کے اصحاب سے مجھے حدیث بیان کرتا تو مین اس سے قسم لیتا سو جب وہ مجھے قسم دیدیتا تو مین اسکو سچا جانتا۔ اور مجھے حضرت ابوبکر نے حدیث کی ہے اور سچ بیان کیا ہے ابوبکر نے کہا انھون نے سنا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جب کوئی مرد کوئی گناہ کرتا ہے پھر کھڑا ہوتا ہے اور پاک ہوتا ہے پھر نماز پڑھتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکو بخشدیتا ہے پھر آپنے یہ آیت پڑھی والذین اذا فعلوا الخ یعنے وہ لوگ جب کوئی بیحیائی کرتے ہین یا اپنے نفس پر ظلم کرتے ہین تو اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہین الآیۃ۔ روایت کیا ہے اس حدیث کو شعبہ نے اور کئی ایک نے عثمان بن مغیرہ سے پس اسکو مرفوع کیا ہے۔ اور روایت کیا ہے اسکو مسعر اور سفیان نے عثمان بن مغیرہ سے سو انھون نے اسکو مرفوع نہین کیا۔ اور اسماء سے سوائے اس حدیث کے ہم اور کوئی حدیث نہین پہچانتے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے روح بن عبادہ نے حماد بن سلمہ سے اُسنے ثابت سے اُسنے انس سے اُسنے ابی طلحہ سے کہا اُسنے مین احد کے دن اپنے سر کو بلند کرتا تھا اور دیکھتا تھا۔ اور کوئی اُنمین نہین تھا مگر کہ اپنا سر نیچے اپنی ڈھال کے نیند سے جھکاتا تھا پس یہی قول اللہ تعالیٰ کا ثم انزل علیکم الخ پھر اتارا اوپر تمہارے پیچھے غم کے امن اونگھ تھی یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے عبد نے کہا حدیث کی ہمسے روح بن عبادہ نے حماد بن سلمہ سے اُسنے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی الزبیر سے مثل اسکے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے یوسف بن حماد نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الاعلی نے سعید سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس سے یہ کہ ابا طلحہ نے کہا ہمکو غشی ہوئی اس حالت مین کہ ہم احد کے دن جنگ مین تھے حدیث کی اُسنے یہ کہ مین بھی ان لوگو مین تھا کہ جنکو نیند نے اُسدن غشی مین ڈالا تھا کہا اُسنے میری تلوار میرے ہاتھ سے گرتی تھی اور مین اسکو پکڑتا تھا۔ اور دوسرے گروہ یعنے منافقو نکو تو سوائے اپنی جانون کے اور کچھ غم نہ تھا وہ سب قوم سے بزدل ہونگے اور بہت خوفناک اور حق کے لئے بہت خوار کرنیوالے

ا؎ پہلے پہل اس لڑائی مین مسلمانو نکو آثار فتح کے نظر آتے تھے حتی کہ فتح بھی ہوگئی اور کافر بھاگ گئے لوگون نے آنحضرت کی بیحکمی کرکے انکا تعاقب کیا اور غنیمت لینے کو دوڑے آنحضرت نے ہرچند اس سے منع کیا مگر باز نہ آئے اور ایک جگہ آنحضرت نے پچاس آدمی تیرانداز کھڑے کئے تھے وہ بھی اس جگہ کو چھوڑ کر غنیمت کے پیچھے دوڑے کافرون نے وہ جگہ خالی پاکر پیچھے آپڑے مسلمانون کو شکست ہوئی اور بزدل ہوگئے تب اللہ تعالیٰ نے ان پر اونگھ اتاری اسکے بعد

قال انتم تتمون سبعين امة انتم خيرها واكرمها على الله هذا حديث حسن وقد روى غير واحد هذا الحديث عن بهز بن حكيم نحو هذا ولم يذكروا فيه كنتم خير امة اخرجت للناس **حدثنا** احمد بن منيع نا هشيم انا حميد عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم كسرت رباعيته يوم احد وشج وجهه شجة في جبهته حتى سال الدم على وجهه فقال كيف يفلح قوم فعلوا هذا بنبيهم وهو يدعوهم الى الله فنزلت ليس لك من الامر شيء او يتوب عليهم او يعذبهم الى اخرها هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** احمد بن منيع وعبد بن حميد قالا نا يزيد بن هارون انا حميد عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم شج في وجهه وكسرت رباعيته ورمي رمية على كتفه فجعل الدم يسيل على وجهه وهو يمسحه ويقول كيف تفلح امة فعلوا هذا بنبيهم وهو يدعوهم الى الله فانزل الله تبارك وتعالى ليس لك من الامر شيء او يتوب عليهم او يعذبهم فانهم ظالمون هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** ابو السائب سلم بن جنادة بن سلم الكوفي نا احمد بن بشر عن عمر بن حمزة عن سالم بن عبد الله بن عمر عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم احد اللهم العن ابا سفيان اللهم العن الحارث بن هشام اللهم العن صفوان بن امية قال فنزلت ليس لك من الامر شيء او يتوب عليهم فتاب عليهم فاسلموا فحسن اسلامهم هذا حديث حسن غريب يستغرب من حديث عمر بن حمزة عن سالم وكذا رواه الزهري عن سالم عن ابيه **حدثنا** يحيى بن حبيب بن عربي البصري نا خالد بن الحارث عن محمد بن عجلان عن نافع عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يدعو على اربعة نفر فانزل الله تبارك وتعالى ليس لك من الامر شيء

تم سو تمام کرنیوالے ستر امتوں کے تم بہتر ہو انسے اور عزت والے اوپر اللہ کے۔ یہ حدیث حسن ہے اور کئی ایک نے بھی یہ حدیث بہز بن حکیم سے مثل اسکے روایت کی ہے اور انھوں نے اسمیں کنتم خیر امۃ اخرجت للناس کا ذکر نہیں کیا **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے کہا خبر دی ہمکو حمید نے انس سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے احد کے دن اگلے چار دانت مبارک شہید ہوگئے اور پیشانی مبارک سے چہرہ آپکا زخمی ہوا یہانتک کہ خون آپ کے چہرہ مبارک پر جاری ہوا پس فرمایا آپ نے کسطرح خلاصی پائیگی وہ قوم کہ جنھوں نے یہ اپنے نبی کے ساتھ کیا ہے حالانکہ وہ انکو اللہ تعالی کی طرف بلاتا ہے پس یہ آیت نازل ہوئی لیس لک من الامر شیء او یتوب علیہم او یعذبہم الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع اور عبد بن حمید نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو حمید نے انس سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک میں زخم ہوا اور آپ کے چار دانت اگلے شہید ہوگئے اور آپ کے کاندھے مبارک پر پتھر پھینکا گیا سو خون کا جاری ہونا آپ کے چہرہ مبارک پر شروع ہوگیا۔ اور آپ اسکو پونچھتے تھے اور کہتے تھے کسطرح خلاصی پائیگی وہ امت کہ جسنے اپنے نبی کے ساتھ یہ کیا ہے حالانکہ وہ انکو اللہ تعالی کی طرف بلاتا ہے پس اللہ تبارک وتعالی نے یہ آیت نازل فرمائی لیس لک من الامر شیء او یتوب علیہم او یعذبہم فانہم ظالمون یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابو السائب یعنے سلم بن جنادہ بن سلم کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے احمد بن بشر نے عمر بن حمزہ سے اُسنے سالم بن عبد اللہ بن عمر سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن فرمایا ای اللہ ابا سفیان کو لعنت کر ای اللہ لعنت کر حارث بن ہشام کو ای اللہ لعنت کر صفوان بن امیہ کو کہا اُسنے پھر یہ آیت نازل ہوئی لیس لک من الامر شیء او یتوب علیہم پس اللہ تعالی نے اُنپر رجوع کیا سو وہ اسلام لائے اور انکا اسلام اچھا ہوگیا یہ حدیث حسن غریب ہے غرابت اسکی بواسطہ عمر بن حمزہ کے ہے جو راوی سالم سے ہے اور ایسا ہی روایت کیا اسکو زہری نے سالم سے اُسنے اپنے باپ سے **حدیث** کی ہمسے یحیی بن حبیب بن عربی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن حارث نے محمد بن عجلان سے اُسنے نافع سے اُسنے عبد اللہ بن عمر سے یہ کہ رسول اللہ صلعم چار شخصوں پر بد دعا کرتے تھے پس اللہ تبارک وتعالی نے یہ آیت نازل فرمائی لیس لک من الامر شیء

سلہ مراد ستر سے کثرت ہے نہ تعداد معین اور مراد تمام سے ختم ہے یعنے جیسا کہ تمہارا نبی تمام نبیوں کا ختم کرنیوالا ہے اور تمام کمالات متفرقہ کا جامع ہے ایسا ہی تم ہو امتین سابقہ سے اور احتمال ہے کہ امتین ماضیہ انتہی ہوتی ہے امت ستر ہوین ہو ۱۲ ملہ یعنے اللہ تعالی انکے کام کا خود مالک ہے چاہے انکو ہلاک کرے یا انکی توبہ قبول کرے اگر وہ مسلمان ہوں یا انکو عذاب کرے اگر وہ کفر پر مضبوط رہیں انکو امر الہی میں دخل نہیں آپ ایسی بری دعاؤں سے باز رہیں ۱۲ ملہ یعنے نہیں ہے واسطے تیرے اس کام میں سے کچھ یا توفیق توبہ کی انکو دے یا عذاب کرے انکو بیشک وہ ہیں ظالم حق تعالی نے پیغمبر کو تربیت فرمائی کہ بندوں کو اختیار نہیں اللہ تعالی جو چاہے سو کرے

ثم اطلع عليهم الثانية فقال هل تستزيدون شيئا فازيدكم فلما رأوا انهم لا يتركون قالوا تعيد ارواحنا فى اجسادنا حتى نرجع الى الدنيا فنقتل فى سبيلك مرة اخرى هذا حديث حسن صحيح حدثنا ابن ابى عمر نا سفيان عن عطاء بن السائب عن ابى عبيدة عن ابن مسعود مثله وزاد فيه وتقرئ نبينا السلام وتخبره ان قد رضينا ورضى عنا هذا حديث حسن حدثنا ابن ابى عمر نا سفيان عن جامع وهو ابن ابى راشد وعبد الملك بن اعين عن ابى وائل عن عبد الله يبلغ به النبى صلى الله عليه وسلم قال ما من رجل لا يؤدى زكوة ماله الا جعل الله يوم القيمة فى عنقه شجاعا ثم قرأ علينا مصداقه من كتاب الله لا تحسبن الذين يبخلون بما اتاهم الله من فضله الاية وقال مرة قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم مصداقه سيطوقون ما بخلوا به يوم القيمة ومن اقتطع مال اخيه المسلم بيمين لقى الله وهو عليه غضبان ثم قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم مصداقه من كتاب الله ان الذين يشترون بعهد الله الاية هذا حديث حسن صحيح ومعنى قوله شجاعا اقرع يعنى حية حدثنا عبد بن حميد نا يزيد بن هارون وسعيد بن عامر عن محمد بن عمرو عن ابى سلمة عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان موضع سوط فى الجنة خير من الدنيا وما فيها اقرؤا ان شئتم فمن زحزح عن النار وادخل الجنة فقد فاز وما الحيوة الدنيا الا متاع الغرور هذا حديث حسن صحيح حدثنا حسن بن محمد الزعفرانى نا حجاج بن محمد قال قال ابن جريج اخبرنى ابن ابى مليكة ان حميد بن عبد الرحمن بن عوف اخبره ان مروان بن الحكم قال اذهب يا رافع لبوابه الى ابن عباس فقل له لئن كان كل امرء فرح بما اوتى واحب ان يحمد بما لم يفعل معذبا لنعذبن اجمعون فقال ابن عباس مالكم ولهذه الاية انما انزلت هذه فى اهل الكتاب

پھر دوسری بار انکی طرف پروردگار نے جھانکا اور فرمایا کیا کچھ اور چاہتے ہو تو ہم تمکو دوں پس جب انھوں نے معلوم کیا کہ وہ چھوڑے نہیں جاتے (یعنے بار بار پرسش ہوتی ہے) تو کہا ہماری روحوں کو ہمارے جسموں میں پھیر دے تاکہ ہم دنیا کی طرف لوٹ جائیں اور دوسری مرتبہ تیری راہ میں قتل ہوویں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عطاء بن سائب سے اُسنے ابی عبیدہ سے اُسنے ابن مسعود سے مثل اُسکے۔ اور زیادہ کیا اُسنے اسمیں اور پڑھیں ہم اپنے نبی کو سلام اور خبر دیں انکو کہ ہم راضی ہوئے ہیں اور راضی ہوا ہے (رب ہمارا) ہمسے یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے جامع سے جو بیٹا ابی راشد کا ہے اور عبداللہ بن اعین نے ابی وائل سے اُسنے عبداللہ سے پہونچاتا ہے اسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا آپ نے جو کوئی مرد اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا اللہ تعالی قیامت کے دن اسکی گردن میں سانپ ڈالیگا پھر آپ نے ہمپر مصداق اسکا کتاب اللہ سے پڑھا لاتحسبن الذین یبخلون الخ نہ گمان کریں ان لوگوں کو کہ بخل کرتے ہیں ساتھ اس چیز کے کہ دیا ہے انکو اللہ نے فضل اپنے سے الخ اور کہا اُسنے دوسری بار رسول اللہ صلعم نے مصداق کے واسطے یہ آیت پڑھی سیطوقون مابخلوا بہ یوم القیامۃ۔ اور جو کوئی اپنے بھائی مسلمان کا مال قسم کھا کر لیلے تو ملیگا اللہ تعالی سے اس حالت میں کہ وہ اسپر غضبناک ہوگا۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مصداق اسکا کتاب اللہ سے پڑھا ان الذین یشترون بعہد اللہ الآیۃ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور معنے قولہ شجاعا کے سانپ کے ہیں جسکے سر پر بسبب زہر کے کوئی بال نہو **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون اور سعید بن عامر نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک[1] ایک چابک کی جگہ جنت میں بہتر ہے دنیا سے اور جو کچھ اسمیں ہے پڑھو اگر تم چاہتے ہو فمن زحزح عن النار یعنے جو کوئی دور رکھا گیا آگ سے اور داخل کیا گیا جنت میں تو مراد کو پہونچ گیا اور نہیں زندگی دنیا کی مگر اسباب دھوکے کا یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے حسن بن محمد زعفرانی نے کہا حدیث کی ہمسے حجاج بن محمد نے کہا اُسنے کہا ابن جریج نے خبر دی مجھے ابن ابی ملیکہ نے یہ کہ حمید بن عبد الرحمن بن عوف نے خبر دی ہے اسکو یہ کہ مروان بن حکم نے اپنے دربان سے کہا اے ابا رافع ابن عباس کی طرف جا اور اسکو کہہ اگر ہر ایک آدمی جو خوش ہوا ہے ساتھ اس چیز کے جو اسکو دی گئی ہے اور دوست رکھا اُسنے یہ کہ حمد کیا جاوے ساتھ اس چیز کے کہ نہیں کی اُسنے عذاب دیا گیا تو ہم سب عذاب دیے جائینگے کہا ابن عباس نے تمکو اور اس آیت کو کیا۔ یہ آیت تو اہل کتاب کے حق میں نازل ہوئی ہے

[1] یعنے ادنی مکان بھی جنت میں تمام دنیا سے بہتر ہے اور چابک سے اسلیے تعبیر کی کہ قاعدہ ہے کہ جب سوار اپنی جگہ پر بیٹھکر بیٹھنا کا ارادہ کرتا ہے تو چابک کو سواری کی حالت میں بھی پھینک دیتا ہے اور اپنی جگہ پر علامت کرتا ہے

هذا حديث حسن صحيح حدثنا قتيبة نا عبد الواحد بن زياد عن خصيف نا مقسم قال قال ابن عباس نزلت هذه الآية
وما كان لنبي ان يغل في قطيفة حمراء افتقدت يوم بدر فقال بعض الناس لعل رسول الله صلى الله عليه وسلم اخذها
فانزل الله تبارك وتعالى ما كان لنبي ان يغل الى آخر الآية هذا حديث حسن غريب وقد روى عبد السلام بن حرب
عن خصيف نحو هذا وروى بعضهم هذا الحديث عن خصيف عن مقسم ولم يذكر فيه عن ابن عباس حدثنا
يحيى بن حبيب بن عربي نا موسى بن ابراهيم بن كثير الانصاري قال سمعت طلحة بن خراش قال سمعت جابر بن عبد الله
يقول لقيني رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لي يا جابر ما لي اراك منكسرا قلت يا رسول الله استشهد ابي وترك
عيالا ودينا قال الا ابشرك بما لقي الله به اباك قال بلى يا رسول الله قال ما كلم الله احدا قط الا من وراء حجاب واحيى اباك
فكلمه كفاحا وقال يا عبدي تمن علي اعطك قال يا رب تحييني فاقتل فيك ثانية قال الرب تبارك وتعالى انه قد سبق
مني انهم لا يرجعون قال وانزلت هذه الآية ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله امواتا الآية هذا حديث حسن
غريب من هذا الوجه ولا نعرفه الا من حديث موسى بن ابراهيم ورواه علي بن عبد الله بن المديني وغير واحد من
كبار اهل الحديث هكذا عن موسى بن ابراهيم وقد روى عبد الله بن محمد بن عقيل عن جابر شيئا من هذا حدثنا
ابن ابي عمر نا سفيان عن الاعمش عن عبد الله بن مرة عن مسروق عن عبد الله بن مسعود انه سئل عن قوله ولا تحسبن
الذين قتلوا في سبيل الله امواتا بل احياء عند ربهم فقال اما انا قد سألنا عن ذلك فاخبرنا ان ارواحهم في طير خضر تسرح
في الجنة حيث شاءت وتاوي الى قناديل معلقة بالعرش فاطلع اليهم ربك اطلاعة فقال هل تستزيدون شيئا فازيدكم
قالوا ربنا وما نستزيد ونحن في الجنة نسرح حيث شئنا

یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے خصیف سے کہا حدیث کی ہم سے مقسم نے کہا اُسنے کہا
ابن عباس نے نازل ہوئی ہے یہ آیت (وما کان لنبی ان یغل) ایک سرخ چادر کے حق میں جو بدر کے دن گم ہوگئی تھی سو بعض لوگوں نے کہا شاید اسکو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے لیلی ہوگی پس اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی وما کان الخ یعنے نبی کو لائق نہیں کہ خیانت کرسکے الخ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور
روایت کی ہے عبدالسلام بن حرب نے خصیف سے مثل اسکے۔ اور روایت کیا ہے بعض نے اس حدیث کو خصیف سے اُسنے مقسم سے اور اُسنے اسمیں
ابن عباس کا ذکر نہیں کیا حدیث کی ہم سے یحیی بن حبیب بن عربی نے کہا حدیث کی ہم سے موسی بن ابراہیم بن کثیر انصاری نے کہا اُسنے سنا میں نے
طلحہ بن خراش سے کہا سنا میں نے جابر بن عبداللہ سے کہ کہتے تھے ملے مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سو پس مجھسے فرمایا اے جابر کیا ہے مجھے کہ میں تیرا ٹوٹا ہوا
حال دیکھتا ہوں میں نے کہا یا رسول اللہ میرا باپ شہید ہوگیا ہے اور عیال اور قرض چھوڑ گیا ہے فرمایا آپ نے کیا میں تجھے خوشخبری نہ دوں اسکی کہ جسکے
ساتھ تیرے باپ نے ملاقات کی ہے کہا اُسنے کیوں نہیں یا رسول اللہ فرمایا آپ نے اللہ تعالی نے کسی شخص سے کلام نہیں کیا مگر پیچھے پردہ کے
اور تیرے باپ کو اللہ تعالی نے زندہ کیا اور اس سے سامنے گفتگو کی اور فرمایا اے میرے بندے مجھسے خواہش کر میں تجھے دونگا کہا اُسنے اے رب میرے
مجھے زندہ کر کہ میں تیرے واسطے دوسری بار شہید ہوں فرمایا رب تبارک وتعالی نے مجھسے یہ حکم سابق ہوچکا ہے کہ یہ لوگ دوسری بار لوٹ کر نہ آئینگے۔ کہا
راوی نے اور نازل ہوئی یہ آیت ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا الآیۃ یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب ہے اور نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر
طریق موسی بن ابراہیم سے۔ اور روایت کیا ہے اسکو علی بن عبداللہ بن مدینی اور کئی ایک نے کبار اہل حدیث سے اسیطرح موسی بن اسمعیل سے اور
روایت کیا ہے عبداللہ بن محمد بن عقیل نے جابر سے کچھ حصہ اس سے حدیث کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے اعمش سے
اُسنے عبداللہ بن مرہ سے اُسنے مسروق سے اُسنے عبداللہ بن مسعود سے یہ کہ وہ اس آیت سے سوال کیا گیا ولا تحسبن الذین الخ اور نہ گمان کر ان لوگوں کو
جو قتل کیے گئے ہیں بیچ راہ اللہ کے مردے بلکہ زندہ ہیں نزدیک رب اپنے کے الخ پس کہا اُسنے ہم نے اسکی بابت سوال آنحضرت سے کیا سو ہمکو حضرت نے
خبر دی کہ روح انکی سبز جانوروں میں ہیں جنت میں چرتی ہیں جہاں چاہتی ہیں اور قندیلوں کی طرف جو عرش سے لٹکی ہوئی ہیں جگہ پکڑتی ہیں سو ایک مرتبہ انکی طرف
تیرے رب نے جھانکا اور فرمایا کیا تم اور کچھ بھی چاہتے ہو تو میں تمکو دوں کہا انھوں نے اے رب ہمارے[1] اور کیا ہم چاہیں حالانکہ ہم جنت میں چرتے ہیں جہاں چاہتے ہیں

ف۱ شہیدوں کو مرنیکے بعد ایکطرح کی زندگی ہے کہ اور مردوں کو نہیں۔ کھانا پینا اور عیش اور خوشی پوری ہے اوروں کو قیامت کے بعد ہوگی ۱۲

ذکرا یا علقمۃ فی ھذا الحدیث الا ما ذکرھمام عن قتادۃ وابو الخلیل اسمہ صالح بن ابی مریم حدثنا محمد بن عبد الاعلی الصنعانی نا خالد بن الحارث عن شعبۃ نا عبید اللہ بن ابی بکر عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الکبائر قال الشرک باللہ وعقوق الوالدین وقتل النفس وقول الزور ھذا حدیث حسن غریب صحیح ورواہ روح بن عبادۃ عن شعبۃ وقال عن عبد اللہ بن ابی بکر ولا یصح حدثنا حمید بن مسعدۃ نا بشر بن المفضل نا الجریری عن عبد الرحمن بن ابی بکرۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا احدثکم باکبر الکبائر قالوا بلی یا رسول اللہ قال الاشراک باللہ وعقوق الوالدین قال وجلس وکان متکئا قال وشھادۃ الزور او قول الزور قال فما زال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقولھا حتی قلنا لیتہ سکت ھذا حدیث حسن صحیح غریب حدثنا عبد بن حمید نا یونس بن محمد نا لیث بن سعد عن ھشام بن سعد عن محمد بن زید بن مہاجر بن قنفذ التیمی عن ابی امامۃ الانصاری عن عبد اللہ بن انیس الجھنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اکبر الکبائر الشرک باللہ وعقوق الوالدین والیمین الغموس وما حلف حالف باللہ یمین صبر فادخل فیھا مثل جناح بعوضۃ الا جعلت نکتۃ فی قلبہ الی یوم القیٰمۃ ھذا حدیث حسن غریب وابو امامۃ الانصاری ھو ابن ثعلبۃ ولا نعرف اسمہ وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم احادیث حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبۃ عن فراس عن الشعبی عن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الکبائر الاشراک باللہ وعقوق الوالدین او قال الیمین الغموس شک شعبۃ ھذا حدیث حسن صحیح حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن ابن ابی نجیح عن مجاھد عن ام سلمۃ انھا قالت یغزو الرجال ولا تغزو النساء وانما لنا

ابا علقمہ کو اس حدیث میں ذکر کیا ہو سوا اسکے جو ہمام نے قتادہ سے ذکر کیا ہے۔ اور ابو الخلیل کا نام صالح بن ابی مریم ہے حدیث کی ہمسے محمد بن عبد الاعلی صنعانی نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن حارث نے شعبہ سے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن ابی بکر نے انس بن مالک سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کبیرہ گناہوں کے بیان میں کہ فرمایا آپ نے شرک کرنا ساتھ اللہ کے اور نافرمانی والدین کی اور قتل کرنا کسی نفس کا ناحق۔ اور گواہی جھوٹی دینی یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے اور روایت کیا ہے اسکو روح بن عبادہ نے شعبہ سے اور کہا اُسنے یہ مروی ہے عبد اللہ بن ابی بکر سے اور صحیح نہیں حدیث کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن مفضل نے کہا حدیث کی ہمسے جریری نے عبد الرحمن بن ابی بکرہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا میں تمسے سب سے بڑے گناہ بیان کروں کہا لوگوں نے کیوں نہیں یا رسول اللہ فرمایا آپ نے شرک کرنا ساتھ اللہ کے اور نافرمانی والدین کی کہا راوی نے اور آنحضرت تکیہ لگائے ہوئے تھے فرمایا آپ نے اور گواہی جھوٹی دینی یا فرمایا بات جھوٹی کرنی۔ کہا راوی نے پس بہت دیر تک اسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہتے رہے حتےٰ کہ کہا ہمنے کاشکے آپ خاموش ہو جاتے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے ہشام بن سعد سے اُسنے محمد بن زید بن مہاجر بن قنفذ تیمی سے اُسنے ابی امامہ انصاری سے اُسنے عبد اللہ بن انیس جہنی سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کبیرہ گناہوں سے ہے شرک کرنا ساتھ اللہ کے اور نافرمانی والدین کی اور یمین[1] غموس اور جسنے اللہ کے نام سے یمین صبر کھائے اور اُسنے اسمیں مچھر کے پر کے برابر جھوٹ داخل کیا تو وہ قسم اسکے دل میں قیامت تک سیاہ نکتہ رہیگی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور ابو امامہ انصاری وہ ثعلبہ کا بیٹا ہے اور ہم اسکا نام نہیں جانتے اور اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے فراس سے اُسنے شعبی سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے کبیرہ گناہ یہ ہیں شرک کرنا ساتھ اللہ کے اور نافرمانی والدین کی یا فرمایا آپ نے یمین غموس یہ شک شعبہ کو ہوا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابن ابی نجیح سے اُسنے مجاہد سے اُسنے ام سلمہ سے یہ کہ کہا اُسنے مرد جنگ کرتے ہیں اور عورتیں جنگ نہیں کرتیں اور ہمارے لیے

[1] قولہ یمین غموس کہا حنفیہ نے یمین غموس وہ ہے جو امر ماضی پر دیدہ و دانستہ جھوٹی قسم کھائی جائے اور حنفیہ کے نزدیک اسکا کچھ کفارہ بھی نہیں ہے مگر توبہ اور استغفار اور غموس اسیواسطے کہتے ہیں کہ اپنے صاحب کو گناہ میں داخل کرتی ہے قولہ یمین صبر صبر کے معنے حبس اور لزوم کے ہیں اور اسکو صبر اسلیے کہتے ہیں کہ حالف اسپر موقوف اور محبوس ہوتا ہے اور کہا بعض نے صبر یہ ہے کہ قسم کھائے جان بوجھ کر جھوٹی قسم اسلیے کھائے

ثم تلی ابن عباس واذ اخذ الله میثاق الذین اوتوا الکتاب لتبیننه للناس وتلی ولا تحسبن الذین یفرحون بما اتوا
ویحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا قال ابن عباس سألهم النبی صلی الله علیه وسلم عن شیء فکتموه واخبروه بغیره فخرجوا
وقد اروه ان قد اخبروه بما سألهم عنه واستحمدوا بذلك الیه وفرحوا بما اوتوا من کتابهم وما سألهم عنه هذا
حدیث حسن غریب صحیح **ومن** سورة النساء بسم الله الرحمن الرحیم **حدثنا** عبد بن حمید نا یحیی بن ادم نا
ابن عیینة عن محمد بن المنکدر قال سمعت جابر بن عبد الله یقول مرضت فاتانی رسول الله صلی الله علیه وسلم
یعودنی وقد اغمی علی فلما افقت قلت کیف اقضی فی مالی فسکت عنی حتی نزلت یوصیکم الله فی اولادکم للذکر مثل حظ
الانثیین هذا حدیث حسن صحیح وقد رواه غیر واحد عن محمد بن المنکدر **حدثنا** الفضل بن الصباح البغدادی
نا سفیان بن عیینة عن محمد بن المنکدر عن جابر بن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه وفی حدیث الفضل بن
صباح کلام اکثر من هذا **حدثنا** عبد بن حمید نا حبان بن هلال نا همام بن یحیی نا قتادة عن ابی الخلیل عن ابی علقمة الهاشمی
عن ابی سعید الخدری قال لما کان یوم اوطاس اصبنا نساء لهن ازواج فی المشرکین فکرههن رجال منهم فانزل الله تعالی
والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم هذا حدیث حسن **حدثنا** احمد بن منیع نا هشیم نا
عثمان البتی عن ابی الخلیل عن ابی سعید الخدری قال اصبنا سبایا یوم اوطاس لهن ازواج فی قومهن
فذکروا ذلك لرسول الله صلی الله علیه وسلم فنزلت والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم هذا
حدیث حسن وهکذا روی الثوری عن عثمان البتی عن ابی الخلیل عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی الله
علیه وسلم نحوه ولیس فی الحدیث عن ابی علقمة ولا اعلم ان احدا

پھر ابن عباس نے یہ آیت پڑھی واذ اخذ الله میثاق الذین اوتوا الکتاب لتبیننه للناس اور یہ آیت بھی پڑھی ولا تحسبن الذین یفرحون
بما اتوا ویحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا کہا ابن عباس نے سوال کیا انکو یعنے یہود کو نبی صلے الله علیہ وسلم نے ایک چیز سے پس انھون نے اسکو
چھپا رکھا اور کچھ اور بتلا دیا سو وہ نکلے اور کہتے تھے کہ ہمنے وہ خبر آپکو دی ہے جو آپ نے ہمسے پوچھی ہے اور بسبب اسکے انھون نے حمد کی
خواہش کی اور خوش ہوئے ساتھ اُس چیز کے جو انکو اپنی کتاب سے لاہی اور خوش ہوئے ساتھ اسکے جو آپ نے اُنسے پوچھا ہے یہ حدیث
حسن غریب صحیح ہے تفسیر بعض سورہ نسآء کی بسم الله الرحمن الرحیم **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن آدم
نے کہا حدیث کی ہمسے ابن عیینہ نے محمد بن منکدر سے کہا اُسنے سنا مین نے جابر بن عبد الله سے کہ کہتا مین بیمار ہوگیا پس رسول الله صلے الله
علیہ وسلم میری عیادت کے واسطے تشریف لائے اور مجھپر بیہوشی تھی سو جب مجھے کچھ افاقہ ہوا تو مین نے کہا مین اپنے مال مین کسطرح فیصلہ
کرون پس آپ میری طرف سے چپ رہے یہانتک کہ یہ آیت نازل ہوئی یوصیکم الله فی اولادکم یعنے وصیت کرتا ہے تمکو الله بیچ اولاد تمھاری کے
واسطے مرد کے مانند حصہ دو عورتون کے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی ایک اور نے بھی اسکو محمد بن منکدر سے روایت کیا ہے **حدیث** کی
ہمسے فضل بن صباح بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے محمد بن منکدر سے اُسنے جابر بن عبد الله سے اُسنے نبی صلے الله علیہ وسلم
سے مثل اسکے اور فضل بن صباح کی حدیث مین اس سے بہت کلام ہے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے حبان بن
ہلال نے کہا حدیث کی ہمسے ہمام بن یحیی نے کہا حدیث کی ہمسے قتادہ نے ابی الخلیل سے اُسنے ابی علقمہ ہاشمی سے اُسنے ابی سعید خدری سے
کہا اُسنے جب دن اوطاس کا ہوا تو ہمکو غنیمت مین ایسی عورتین ملین کہ جنکے مشرکین مین خاوند موجود تھے پس ہم مین سے کئی مردون نے انکو مکروہ
جانا پھر الله تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی والمحصنات من النساء الخ یعنے اور بیاہی ہوئی عورتون سے مگر جنکے مالک ہوئے ہین داہنے ہاتھ تمھارے
یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا خبر دی ہمکو ہشیم نے کہا حدیث کی ہمسے عثمان بتی نے ابی الخلیل سے اُسنے ابی سعید خدری
سے کہا اُسنے ہمکو اوطاس کے دن غنیمت مین ایسی عورتین ملین کہ جنکے خاوند اُنکی قوم مین موجود رہتے تھے سو لوگون نے یہ بات رسول الله صلے الله علیہ
وسلم کے پاس ذکر کی پس یہ آیت نازل ہوئی والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہی ثوری نے عثمان بتی سے اُسنے
ابی الخلیل سے اُسنے ابی سعید خدری سے اُسنے نبی صلے الله علیہ وسلم سے مثل اسکے اور حدیث مین ابی علقمہ کا ذکر نہین ہے اور مین نہین جانتا کہ کسی نے

بن عوف طعاما فدعانا وسقانا من الخمر فاخذت الخمر منا وحضرت الصلوٰۃ فقدمونی فقرأت قل یا ایها الکٰفرون لا اعبد ما تعبدون ونحن نعبد ما تعبدون فانزل الله یا ایها الذین اٰمنوا لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاری حتی تعلموا ما تقولون هٰذا حدیث حسن غریب صحیح **حدثنا** قتیبة نا اللیث عن ابن شهاب عن عروة بن الزبیر انه حدثه ان عبد الله بن الزبیر حدثه ان رجلا من الانصار خاصم الزبیر فی شراج الحرة التی یسقون بها النخل فقال الانصاری سرح الماء یمر فابی علیه فاختصموا الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم للزبیر اسق یا زبیر وارسل الماء الی جارك فغضب الانصاری وقال یا رسول الله ان کان ابن عمتك فتغیر وجه رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم قال یا زبیر اسق واحبس الماء حتی یرجع الی الجدر فقال الزبیر والله انی لاحسب هٰذه الاٰیة نزلت فی ذلك فلا وربك لا یؤمنون حتی یحکموك فیما شجر بینهم سمعت محمدا یقول قد روی ابن وهب هٰذا الحدیث عن اللیث بن سعد ویونس عن الزهری عن عروة عن عبد الله بن الزبیر نحو هٰذا الحدیث وروی شعیب بن ابی حمزة عن الزهری عن عروة بن الزبیر ولم یذکر فیه عن عبد الله بن الزبیر **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عدی بن ثابت قال سمعت عبد الله بن یزید یحدث عن زید بن ثابت انه قال فی هٰذه الاٰیة فما لکم فی المنافقین فئتین قال رجع ناس من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم یوم احد فکان الناس فیهم فریقین فریق منهم یقول اقتلهم وفریق یقول لا فنزلت هٰذه الاٰیة فما لکم فی المنافقین فئتین فقال انها طیبة وقال انها تنفی الخبث کما تنفی النار خبث الحدید هٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** الحسن بن محمد الزعفرانی نا شبابة نا ورقاء بن عمر عن عمرو بن دینار

بن عوف نے کھانا تیار کیا پس ہمکو بلایا اور ہمکو شراب پلائی سو شراب نے ہماری عقلوں کو پکڑ لیا اور نماز کا وقت حاضر ہو گیا سو انھوں نے مجھے امام بنا دیا پس میں نے یہ سورت پڑھی قل یا ایہا الکافرون لا اعبد ما تعبدون ونحن نعبد ما تعبدون پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی یا ایہا الذین آمنوا لا تقربوا الصلوٰۃ الخ یعنے اے ایمان والو نماز کے قریب مت جاؤ اس حالت میں کہ تم مست ہو یہانتک کہ جان لو جو تم کہتے ہو یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے اُسنے عروہ بن زبیر سے یہ کہ اُسنے حدیث کی ہے اسکو یہ کہ عبداللہ بن زبیر نے اسکو حدیث کی ہے یہ کہ ایک مرد نے انصار[1] سے زبیر کے ساتھ ایک نالی میں (جو سنگریلی زمین میں تھی جس سے کھجوروں کو پانی پلاتے تھے) جھگڑا کیا پس کہا انصاری نے چھوڑ دے پانی کو کہ گذر رہے سو اُسنے انکار کیا پس جھگڑالی گئے طرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زبیر سے اے زبیر (موافق حاجت کے اپنی کھیتی کو) پانی دے اور اپنے ہمسایہ کی طرف پانی چھوڑ دے سو وہ انصاری غضبناک ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ آپ نے اسلیئے فرمایا ہے کہ آپکا بھتیجا تھا سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا منہ مبارک متغیر ہو گیا پھر فرمایا آپ نے اے زبیر اپنی کھیتی کو پانی پلا اور پانی کو بند رکھ تاکہ منڈیر تک پہونچ جائے پس کہا زبیر نے قسم ہے اللہ کی میں گمان کرتا ہوں کہ یہ آیت اسی باب میں نازل ہوئی ہے فلا وربک لا یؤمنون الخ یعنے پس قسم ہے پروردگار تیرے کی نہیں ایمان لاوینگے یہانتک کہ حاکم بناویں تجھکو بیچ اس چیز کے کہ پڑے جھگڑا درمیان اُنکے۔ کہا ترمذی نے سنا میں نے محمد سے کہتا روایت کی ہے یہ حدیث ابن وہب نے لیث بن سعد سے اور یونس نے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عبداللہ بن زبیر سے مثل اس حدیث کے۔ اور روایت کی ہے شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے اُسنے عروہ بن زبیر سے اور اُسنے اسمیں عبداللہ بن زبیر کا ذکر نہیں کیا **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے عدی بن ثابت سے کہا اُسنے سنا میں نے عبداللہ بن یزید سے کہ حدیث کرتا تھا زید بن ثابت سے یہ کہ کہا اُسنے اس آیت میں فما لکم فی المنافقین فئتین کہا اُسنے لوگ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے احد کے دن واپس آئے سو وہ لوگ آپسمیں دو گروہ ہو گئے ایک گروہ انمیں سے کہتا تھا کہ اُنسے لڑیں اور ایک گروہ کہتا تھا کہ نہیں پس یہ آیت نازل ہوئی فما لکم الخ یعنے پس کیا ہوا ہے تمکو کہ منافقوں کے حق میں دو گروہ ہوئے ہو پھر فرمایا آپ نے اس شہر کا نام طیبہ ہے اور فرمایا آپ نے یہ دور کریگا خبیثوں کو جیسا کہ دور کرتی ہے آگ میل لوہے کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے حسن بن محمد زعفرانی نے کہا حدیث کی ہمسے شبابہ نے کہا حدیث کی ہمسے ورقاء بن عمر نے عمرو بن دینار سے

[1] یہ مرد جھگڑالو گر نیوالا منافق تھا اور انصار اسلیئے کہا کہ قبیلہ انصار سے تھا اور صحیح یہ ہے کہ یہ شخص یہودی تھا جیسا کہ بخاری کی روایت سے معلوم ہوتا ہے آنحضرت نے پہلے پہل حکم بطور اصلاح کے دیا تھا کہ جس سے دونوں کا کام چل جائے یعنے پہلے فرمایا تھا کہ بقدر ضرورت کے اپنی کھیتی کو پانی دیکر پھر اسکی طرف پانی کو جانے دے سو جب اُسنے کہا آپ اسکی رعایت اسلیئے کرتے ہیں کہ یہ آپکا بھتیجا ہے اس سے آنحضرت کو غصہ آیا اور پورا حق جو زبیر کا تھا

نصف المیراث فانزل اللہ تبارک وتعالی ولا تتمنوا ما فضل اللہ بہ بعضکم علی بعض قال مجاھد وانزل فیھا ان المسلمین و المسلمات وکانت ام سلمۃ اول ظعینۃ قدمت المدینۃ مھاجرۃ ھذا حدیث مرسل ورواہ بعضھم عن ابن ابی نجیح عن مجاھد مرسلا ان ام سلمۃ قالت کذا وکذا **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان عن عمرو بن دینار عن رجل من ولد ام سلمۃ عن ام سلمۃ قالت یا رسول اللہ لا اسمع اللہ ذکر النساء فی الھجرۃ فانزل اللہ تبارک وتعالی انی لا اضیع عمل عامل منکم من ذکر او انثی بعضکم من بعض **حدثنا** ھناد نا ابو الاحوص عن الاعمش عن ابراھیم عن علقمۃ قال قال عبد اللہ امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقرأ علیہ وھو علی المنبر فقرأت علیہ عن سورۃ النساء حتی اذا بلغت فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشھید وجئنا بک علی ھؤلاء شھیدا غمزنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ فنظرت الیہ وعیناہ تدمعان ھکذا روی ابو الاحوص عن الاعمش عن ابراھیم عن علقمۃ عن عبد اللہ وانما ھو ابراھیم عن عبیدۃ عن عبد اللہ **حدثنا** محمود بن غیلان نا معٰویۃ بن ھشام نا سفیان عن الاعمش عن ابراھیم عن عبیدۃ عن عبد اللہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرأ علی فقلت یا رسول اللہ اقرأ علیک وعلیک انزل قال انی احب ان اسمعہ من غیری فقرأت سورۃ النساء حتی بلغت وجئنا بک علی ھؤلاء شھیدا قال فرأیت عینی النبی صلی اللہ علیہ وسلم تھملان ھذا اصح من حدیث ابی الاحوص **حدثنا** سوید بن نصر نا ابن المبارک عن سفیان عن الاعمش نحو حدیث معٰویۃ بن ھشام **حدثنا** عبد بن حمید نا عبد الرحمن بن سعد عن ابی جعفر الرازی عن عطاء بن السائب عن ابی عبد الرحمن السلمی عن علی بن ابی طالب قال صنع لنا عبد الرحمن

آدھا حصہ ہے مرد و ںسے پس اللہ تبارک وتعالی نے یہ آیت نازل فرمائی ولا تتمنوا ما فضل اللہ الخ اور نہ خواہش کرو اس چیز کو جو فضیلت دی ہے اللہ نے ساتھ اسکے بعض تمہارے کو اوپر بعض کے۔ کہا مجاہد نے اور نیز اللہ نے اس باب میں یہ آیت اُتاری ان المسلمین والمسلمات الخ اور ام سلمہ سب عورتوں سے پہلے مدینہ میں ہجرت کرکے آئی ہے یہ حدیث مرسل ہے اور روایت کیا ہے اسکو بعض نے ابن ابی نجیح سے اُسنے مجاہد سے مرسل یہ کہ ام سلمہ نے اسطرح کہا ہے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عمرو بن دینار سے اُسنے ایک مرد سے جو ام سلمہ کی اولاد سے تھا اُسنے ام سلمہ سے کہ کہا اُسنے یا رسول اللہ میں نہیں سنتی کہ اللہ تعالی نے عورتوں کا ذکر بھی ہجرت میں کیا ہو پس اللہ تبارک وتعالی نے یہ آیت نازل فرمائی انی لا اضیع عمل عامل الخ یعنے میں تم میں سے کسی عمل کرنیوالے کا عمل ضائع نہیں کرتا خواہ مرد ہو یا عورت بعض تمہارا بعض سے ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے اعمش سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے علقمہ سے کہا اُسنے کہا عبد اللہ نے مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں آپ پر پڑھوں اس حالت میں کہ آپ منبر پر تھے سو میں نے سورۂ نساء سے آپ پر کچھ آیتیں پڑھیں یہانتک کہ جب میں اسپر پہونچا (فکیف اذا جئنا من کل امۃ الخ یعنے پس کیونکر ہوگا جس وقت لاوینگے ہم ہر امت سے گواہی دینے والا اور لاوینگے ہم تجھکو اوپر انکے گواہ) تو مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے ٹھوکر ماری سو میں نے آپکی طرف دیکھا اور آپ کی آنکھیں آنسو گرا رہی تھیں ایسا ہی روایت کی ہے ابو الاحوص نے اعمش سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے علقمہ سے اُسنے عبد اللہ سے اور سوائے اسکے نہیں کہ ابراہیم روایت کرتا ہے عبیدہ سے وہ عبد اللہ سے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے معاویہ بن ہشام نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اعمش سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے عبیدہ سے اُسنے عبد اللہ سے کہا اُسنے فرمایا مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھے کچھ سنا پس میں نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ پر پڑھوں حالانکہ آپ پر ہی قرآن نازل ہوا ہے فرمایا آپ نے میں دوست رکھتا ہوں کہ اسکو غیر سے بھی سنوں پس میں نے سورۂ نساء پڑھی یہانتک کہ جب میں اسپر پہونچا وجئنا بک علی ہؤلاء شہیدا کہا اُسنے پس دیکھا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کو کہ رو رہی ہیں یہ صحیح ہے حدیث ابی الاحوص سے **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا خبر دی ہمکو ابن مبارک نے سفیان سے اُسنے اعمش سے مثل حدیث معاویہ بن ہشام کے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن سعد نے ابی جعفر رازی سے اُسنے عطا بن سائب سے اُسنے ابی عبد الرحمن سلمی سے اُسنے علی بن ابی طالب سے کہا اُسنے ہمارے لیے[1] عبد الرحمن

[1] یہ قصہ شراب کی حرمت سے پہلے کا ہے حاصل اسکا یہ ہے کہ عبد الرحمن بن عوف نے جو کہ عشرہ مبشرہ سے ہیں ہمارے لیے کھانا پکایا اور جب تیار ہو گیا تو اُسنے ہمکو بلایا اور کھانا کھلایا بعد اسکے ہمکو شراب بھی پلائی جب ہمنے پی لی تو اُسنے ہماری عقل بگاڑ دی اور اس حالت میں نماز کا وقت بھی پہونچ گیا جب ہم نماز پڑھنے لگے تو اُنھوں نے مجھے امام بنایا جب سورت پڑھنے لگا اور سورت کافرون شروع کی تو کچھ اور طرح ہی پڑھنے لگا کیا تب پروردگار نے یہ آیت اتاری کہ

انه قال لا يستوي القاعدون من المؤمنين غير اولي الضرر عن بدر والخارجون الى بدر لما نزلت غزوة بدر قال عبد الله
بن جحش وابن ام مكتوم انا اعميان يا رسول الله فهل لنا رخصة فنزلت لا يستوي القاعدون من المؤمنين غير اولي الضرر
وفضل الله المجاهدين على القاعدين درجة فهؤلاء القاعدون غير اولي الضرر وفضل الله المجاهدين على القاعدين اجرا
عظيما درجات منه على القاعدين من المؤمنين غير اولي الضرر هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه من حديث
ابن عباس ومقسم يقال مولى عبد الله بن الحارث ويقال مولى عبد الله بن عباس ومقسم يكنى ابا القاسم **حدثنا**
عبد بن حميد ثني يعقوب بن ابراهيم بن سعد عن ابيه عن صالح بن كيسان عن ابن شهاب قال ثني سهل بن سعد الساعدي
قال رأيت مروان بن الحكم جالسا في المسجد فاقبلت حتى جلست الى جنبه فاخبرنا ان زيد بن ثابت اخبره ان النبي صلى
الله عليه وسلم املا عليه لا يستوي القاعدون من المؤمنين والمجاهدون في سبيل الله قال فجاءه ابن ام مكتوم وهو
يملها علي فقال يا رسول الله والله لو استطيع الجهاد لجاهدت وكان رجلا اعمى فانزل الله على رسوله وفخذه على فخذي
فثقلت حتى همت ترض فخذي ثم سري عنه فانزل الله عليه غير اولي الضرر هذا حديث حسن صحيح وفي هذا الحديث
رواية رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم عن رجل من التابعين روى سهل بن سعد الانصاري عن مروان بن
الحكم ومروان لم يسمع من النبي صلى الله عليه وسلم وهو من التابعين **حدثنا** عبد بن حميد انا عبد الرزاق

یہ کہا اُسنے نہیں برابر بیٹھنے والے مؤمنوں میں سے سوائے ضرر والوں کے بدر سے اور نکلنے والے طرف بدر کے جب جنگ بدر کا حکم نازل ہوا تو
عبداللہ بن جحش اور ابن ام مکتوم نے کہا یا رسول اللہ ہم دونوں تو اندھے ہیں کیا ہمارے لیے رخصت ہے (کہ جنگ میں حاضر نہ ہوں) پس یہ آیت
نازل ہوئی لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر وفضل اللہ المجاہدین علی القاعدین درجۃ پس یہ لوگ جو بیٹھنے والے ہیں سوائے
ضرر والوں کے ہیں فضیلت دی ہے اللہ نے مجاہدین کو اوپر بیٹھنے والوں کے ثواب بڑے درجے کا اپنی طرف سے اوپر بیٹھنے والوں کے مؤمنوں سے
سوائے ضرر والوں کے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس وجہ سے حدیث ابن عباس سے اور مقسم کہا گیا ہے کہ غلام ہے عبداللہ بن حارث کا اور کہا گیا ہے
کہ غلام ہے عبداللہ بن عباس کا اور مقسم کی کنیت ابا القاسم ہے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی مجھے یعقوب بن ابراہیم
بن سعد نے اپنے باپ سے اُسنے صالح بن کیسان سے اُسنے ابن شہاب سے کہا حدیث کی مجھے سہل بن سعد ساعدی نے کہا اُسنے میں نے
مروان بن حکم کو مسجد میں بیٹھا ہوا دیکھا سو میں بھی آیا یہانتک کہ اسکے کنارے بیٹھ گیا پس اُسنے ہمکو خبر دی کہ زید بن ثابت نے مجھے یہ خبر دی
ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے لکھایا لا یستوی القاعدون من المؤمنین والمجاہدون فی سبیل اللہ الخ کہا اُسنے پس آپ کے پاس ابن ام مکتوم
آیا اس حالت میں کہ آپ وہ آیت مجھے لکھا رہے تھے سو کہا اُسنے یا رسول اللہ اگر میں طاقت جہاد کی رکھتا تو ضرور جہاد کرتا اور وہ نابینا آدمی تھا
پس اللہ تعالی نے اپنے رسول پر یہ آیت نازل فرمائی اس حالت میں کہ ران مبارک آپکی میری ران پر تھی سو وہ ران مجھپر بھاری ہوئی یہانتک کہ
قریب ہوا کہ میری ران ٹوٹ جائے پھر یہ حالت آپ سے دور کی گئی پس اللہ نے آپ پر یہ آیت اُتاری غیر اولی الضرر۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے
اور اس حدیث میں ایک مرد صحابی آنحضرت کا روایت کرتا ہے ایک مرد تابعی سے یعنے روایت کرتا ہے سہل بن سعد انصاری مروان بن حکم
سے حالانکہ مروان کا سماع آنحضرت سے نہیں ہے اور وہ تابعین سے ہے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا خبر دی ہمکو عبد الرزاق نے

ف۱ یعنے جو لوگ مؤمنوں میں سے سوائے ضرر والوں کے جو گھر بیٹھ رہے ہیں بدر سے یعنے بدر میں نہیں گئے اور جو بدر کی طرف گئے ہیں برابر نہیں ہیں۔ عن بدر متعلق قاعدون کے ہے۔ قولہ پس یہ لوگ
جو بیٹھنے والے ہیں سوائے ضرر والوں کے ہیں یعنے مجاہدین کو جو فضیلت ملی ہے بیٹھنے والوں پر وہ بیٹھنے والے وہ ہیں جو بیمار نہیں ہیں یا اندھے لنگڑے نہیں ہیں اور جو ظاہر عیب والا یا بیماری کی
حالت میں بیٹھ رہے جنگ میں حاضر نہ ہوے اور اسکی نیت تندرستی کی حالت میں جنگ کرنے کی ہو تو اسپر جہاد کرنیوالوں کی فضیلت نہیں ہے وہ شخص بھی انکے برابر ہے غرضکہ بدن کے نقصان والے جہاد کے
حکم سے معاف ہیں باقی لوگوں میں لڑنے والوں کو بڑے درجے ہیں کہ بیٹھنے والوں کو نہیں اگرچہ بیٹھنے والے بھی جنتی ہیں اس سے معلوم ہوا کہ جہاد فرض کفایہ ہے فرض عین نہیں یعنے اگر بعضے جہاد کرتے رہیں تو نہ کرنیوالے
معاف ہیں اور جو سب موقوف کریں تو سب گنہگار ہیں ۱۲ ف۲ یعنے پہلے تو اسطرح یہ آیت نازل ہوئی تھی لا یستوی القاعدون من المؤمنین والمجاہدون فی سبیل اللہ جب یہ آیت آنحضرت لکھوانے لگے
تو ابن ام مکتوم بھی اسوقت آپ کے پاس آ پہونچا سنکر کہنے لگا یا رسول اللہ میں تو جہاد کرنے کو مستعد ہوں مگر معذور ہوں کیا ہم بھی جہاد کرنے والوں کے برابر نہیں ہونگے اسوقت آپ پر وحی نازل ہوئی تو
یہ لفظ نازل ہوا غیر اولی الضرر یعنے یہ حکم ضرر والوں کے سوا اور لوگوں کے واسطے ہے جو تندرستی کی حالت میں بیٹھ رہیں اور جہاد کو نہ جائیں ۱۲

عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یجیٔ المقتول بالقاتل یوم القیٰمۃ ناصیتہ ورأسہ بیدہٖ واوداجہ تشخب دما یقول یارب قتلنی ھٰذا حتی یدنیہ من العرش قال فذکروا لابن عباس التوبۃ فتلا ھٰذہ الاٰیۃ ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاءہ جھنم قال ما نسخت ھٰذہ الاٰیۃ ولا بدلت وانی لہ التوبۃ ھٰذا حدیث حسن وقد روی بعضھم ھٰذا الحدیث عن عمرو بن دینار عن ابن عباس نحوہ ولم یرفعہ **حدثنا** عبد بن حمید نا عبد العزیز بن ابی رزمۃ عن اسرائیل عن سماک بن حرب عن عکرمۃ عن ابن عباس قال مر رجل من بنی سلیم علی نفر من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ غنم لہ فسلم علیھم قالوا ما سلم علیکم الا لیتعوذ منکم فقاموا وقتلوہ واخذوا غنمہ فاتوا بھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانزل اللہ تعالی یا ایھا الذین اٰمنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ فتبینوا ولا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مؤمنا ھٰذا حدیث حسن وفی الباب عن اسامۃ بن زید **حدثنا** محمود بن غیلان نا وکیع نا سفیان عن ابی اسحٰق عن البراء بن عازب قال لما نزلت لا یستوی القاعدون من المؤمنین الاٰیۃ جاء عمرو بن ام مکتوم الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان ضریر البصر فقال یا رسول اللہ ما تامرنی انی ضریر البصر فانزل اللہ ھٰذہ الاٰیۃ غیر اولی الضرر الاٰیۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایتونی بالکتف والدواۃ او اللوح والدواۃ ھٰذا حدیث حسن صحیح ویقال عمرو بن ام مکتوم ویقال عبد اللہ ابن ام مکتوم وھو عبد اللہ بن زائدۃ وام مکتوم امہ **حدثنا** الحسن بن محمد الزعفرانی نا الحجاج بن محمد عن ابن جریج قال اخبرنی عبد الکریم سمع مقسما مولی عبد اللہ بن الحارث یحدث عن ابن عباس

اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے قیامت کے دن مقتول قاتل کو لائیگا اس حالت میں کہ پیشانی اسکی اور سر اسکا اسکے ہاتھ میں ہوگا اور آنتیں اسکی خون بہتی ہونگی کہیگا اے رب میرے اُسنے مجھے قتل کیا ہے یہانتک کہ اُسے عرش کے قریب کر دیگا کہا راوی نے پس لوگوں نے ابن عباس کے پاس توبہ کا ذکر کیا (کیا توبہ اسکی منظور ہے یا نہیں) تو اُسنے یہ آیت پڑھی ومن یقتل مؤمنا الخ یعنے جو شخص مومن کو دیدہ و دانستہ قتل کر دے تو جزا اسکی جہنم ہے۔ کہا ابن عباس نے نہ یہ آیت منسوخ ہوئی ہے اور نہ بدل ہوئی ہے اور کسطرح اسکے لیے توبہ ہے۔[1] یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کیا ہے بعض نے اس حدیث کو عمرو بن دینار سے اُسنے ابن عباس سے مثل اسکے۔ اور اسکو مرفوع نہیں کیا **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن ابی رزمہ نے اسرائیل سے اُسنے سماک بن حرب سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے ایک مرد قبیلہ بنی سلیم سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے چند اصحاب پر گذرا اور اسکے پاس اپنی بکریاں تھیں پس اُسنے انکو سلام کیا کہا انھوں نے اُسنے تمکو اسلیے سلام کیا ہے تاکہ تمسے پناہ لے سو وہ کھڑے ہوئے اور اسکو قتل کیا اور اسکی بکریاں لے لیں اور انکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی یا ایھا الذین آمنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ الخ یعنے اے ایمان والو جب تم اللہ تعالی کی راہ میں سفر کرو تو طلب کر لو اور نہ کہو اس شخص کو جو ڈالے طرف تمھارے سلام تو مومن نہیں ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں اسامہ بن زید سے بھی روایت ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی اسحاق سے اُسنے براء بن عازب سے کہا اُسنے جب یہ آیت لا یستوی القاعدون من المؤمنین نازل ہوئی تو عمرو بن ام مکتوم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور وہ نابینا تھا پس کہنے لگا یا رسول اللہ مجھے آپ کیا حکم کرتے ہیں کیونکہ میں نابینا ہوں پھر اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی غیر اولی الضرر پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لاؤ میرے پاس ہڈی شانہ کی اور دوات یا فرمایا آپ نے تختی اور دوات۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور کہا گیا ہے عمرو بن ام مکتوم اور کہا گیا ہے عبد اللہ بن ام مکتوم اور یہ عبد اللہ بن زائدہ ہے اور ام مکتوم اسکی والدہ ہے **حدیث** کی ہمسے حسن بن محمد زعفرانی نے کہا حدیث کی ہمسے حجاج بن محمد نے ابن جریج سے کہا اُسنے خبر دی مجھے عبد الکریم نے سنا اُسنے مقسم سے جو غلام عبد اللہ بن حارث کا ہے حدیث کرتا تھا ابن عباس سے

[1] ابن عباس کا یہی مذہب تھا کہ ایسے قاتل کی توبہ منظور نہیں مگر جمہور کا مذہب اسکے برخلاف ہے کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذٰلک لمن یشاء یعنے شرک کے سوائے تمام گناہ اللہ تعالی جسکے واسطے چاہے بخشدیتا ہے اسمیں قتل بھی داخل ہے علیٰ ہذا القیاس اور بھی کئی دلائل ہیں جنسے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے گناہ معاف کیے جاوینگے اور مراد خلود سے بہت دیر تک ٹھہرنا ہے یا معنے یہ ہونگے کہ سزا ایسے شخص کی یہی ہے یعنے ایسا شخص لائق اسی سزا کے ہے کہ اسکو جہنم میں ہمیشہ رکھا جاوے کیونکہ اُسنے ایک بڑا بھاری گناہ کیا ہے مگر پروردگار ایسے شخص کو اس سزا سے اپنے فضل وکرم سے محفوظ

وكان الرجل اذا كان له يسار فقدمت ضافطة من الشام من الدرمك ابتاع الرجل منها فخص بها نفسه واما العيال
فانما طعامهم التمر والشعير فقدمت ضافطة من الشام فابتاع عمی رفاعة بن زيد حملا من الدرمك فجعله فی مشربة له وفی
المشربة سلاح درع وسيف فعدی عليه من تحت البيت فنقبت المشربة واخذ الطعام والسلاح فلما اصبح اتانی عمی رفاعة
فقال يا ابن اخی انه قد عدی علينا فی ليلتنا هذه فنقبت مشربتنا وذهب بطعامنا وسلاحنا قال فتحسسنا فی الدار وسألنا
فقيل لنا قد رأينا بنی ابيرق استوقدوا فی هذه الليلة ولا نری فيما نری الا علی بعض طعامكم قال وكان بنو ابيرق قالوا ونحن
نسأل فی الدار والله ما نری صاحبكم الا لبيد بن سهل رجل منا له صلاح واسلام فلما سمع لبيد اخترط سيفه وقال انا اسرق
فوالله ليخالطنكم هذا السيف او لتبينن هذه السرقة قالوا اليك عنا ايها الرجل فما انت بصاحبها فسألنا فی الدار حتی لم نشك
انهم اصحابها فقال لی عمی يا ابن اخ لو اتيت رسول الله صلی الله عليه وسلم فذكرت ذلك له قال قتادة فاتيت رسول الله
صلی الله عليه وسلم فقلت ان اهل بيت منا اهل جفاء عمدوا الی عمی رفاعة بن زيد فنقبوا مشربة له واخذوا سلاحه وطعامه
فليردوا علينا سلاحنا فاما الطعام فلا حاجة لنا فيه فقال النبی صلی الله عليه وسلم سآمر فی ذلك فلما سمع بنو ابيرق اتوا رجلا منهم
يقال له اسير بن عروة فكلموه فی ذلك واجتمع فی ذلك ناس من اهل الدار فقالوا يا رسول الله ان قتادة بن النعمان وعمه عمدا الی
اهل بيت منا اهل اسلام وصلاح يرمونهم بالسرقة من غير بينة ولا ثبت قال قتادة فاتيت رسول الله صلی الله عليه
وسلم فكلمته فقال عمدت الی اهل بيت ذكر منهم اسلام وصلاح ترميهم بالسرقة علی غير ثبت ولا بينة قال فرجعت
ولوددت انی خرجت من بعض مالی ولم اكلم رسول الله صلی الله عليه وسلم فی ذلك فاتانی عمی رفاعة فقال

اور جب کسی آدمی کے پاس کچھ مال ہوتا اور کوئی قافلہ شام سے آٹا لے آتا تو وہ آدمی اس سے خرید لیتا اور خاص اپنے نفس کے لئے رکھتا
اور (باقی) عیال کا کھانا تو فقط کھجوریں اور جو ہی ہوتے پس (ایک مرتبہ) قافلہ شام سے آیا تو میرے چچا رفاعہ بن زید نے ایک بوجھ آٹے کا
خرید لیا اور اسکو اپنے بالاخانہ میں رکھ دیا اور بالاخانہ میں ہتھیار یعنے ڈھال اور تلوار رکھی تھے پس گھر کے نیچے سے میرے چچا کے چوری کی گئی
اور اس بالاخانہ کی نقب زنی کی گئی اور کھانا اور ہتھیار چرائے گئے سو جب اسنے صبح کی تو میرے پاس میرا چچا رفاعہ آیا اور کہنے لگا ای میرے
بھتیجے اس رات میں ہم پر بہت ظلم ہوا ہے یعنے ہمارے بالاخانہ کو نقب لگائی گئی ہے اور ہمارا طعام اور ہتھیار لے گئے ہیں کہا اسنے سو ہمنے اپنے
گھر میں بہت تلاش کی اور دریافت کیا سو ہمسے کہا گیا کہ ہمنے بنی ابیرق کو دیکھا ہے کہ انھوں نے اس رات میں آگ جلائی تھی اور ہمارے
گمان میں تو یہی ہے کہ انھوں نے تمھارے طعام کے لئے جلائی تھی کہا راوی نے سو بنو ابیرق نے کہا اسحالت میں کہ ہم گھر میں اس امر کی
بابت دریافت کر رہے تھے کہ قسم ہے اللہ کی ہمارا یہی گمان ہے کہ تمھارا صاحب یعنے چور لبید بن سہل ہے جو مرد ہم میں سے ہے اسکے واسطے بھلائی
اور اسلام ہے یعنے جو نیک آدمی اور مسلمان ہے پس جب لبید نے یہ بات سنی تو اپنی تلوار کو کھینچ لیا اور کہا کیا میں چورانے والا ہوں پس قسم ہے
اللہ کی ضرور یہ تلوار تم میں پہونچے گی جبتک کہ یہ چوری ظاہر ہو وہ کہنے لگے ای مرد تو ہمسے ہٹ جا تو اسکا صاحب نہیں ہے یعنے تم ہمارے درمیان
تلوار نہ چلاؤ آپ نے یہ کام نہیں کیا سو ہمنے گھر میں سوال کیا یہانتک کہ ہمکو یقین ہو گیا کہ وہی یعنے بنو ابیرق اسکے اصحاب ہیں یعنے وہی لوگ
چور ہیں پھر مجھے میرے چچا نے کہا ای میرے بھتیجے کاشکے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جاتا اور اس امر کا ذکر کرتا کہا قتادہ نے سو میں رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں نے کہا کہ ایک گھر ہم میں سے ظالم ہے انھوں نے میرے چچا رفاعہ بن زید کی طرف قصد کیا اور اسکے بالاخانہ کو نقب لگائی اور اسکے
ہتھیار اور طعام کو لے لیا سو چاہئے کہ ہمارے ہتھیار تو ہمکو دیدیں اور طعام کی تو ہمکو حاجت نہیں پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے میں جلدی اس امر میں فیصلہ کر دونگا
سو جب بنو ابیرق نے اس بات کو سنا تو وہ ایک مرد کے پاس جو انھیں سے تھا آئے اسکو اسیر بن عروہ کہا جاتا تھا پس اس سے اس بات میں کلام کیا اور اسمیں
بہت لوگ گھر کے جمع ہوئے اور انھوں نے کہا یا رسول اللہ قتادہ بن نعمان اور اسکے چچا نے ہمارے ایک گھر والوں کی طرف جو مسلمان اور نیکوکار ہیں قصد کر کے
انکو چوری کی تہمت سوائے شہادت اور تحقیق کے لگائی ہے۔ کہا قتادہ نے پھر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے گفتگو کی پس فرمایا آپ نے
تو نے ایسے گھر کی طرف قصد کیا ہے جسکا اسلام اور بھلائی ذکر کی گئی ہے تو انکو بغیر تحقیق اور بغیر شہادت کے چوری کی تہمت لگاتا ہے کہا قتادہ نے پھر میں واپس چلا آیا
اور مجھے یہ بات پسند آئی تھی کہ اپنے میں کچھ حصہ مال سے نکل جاتا اور اس امر میں رسول اللہ صلعم سے کلام نہ کرتا پھر میرے پاس میرا چچا رفاعہ آیا اور کہنے لگا

نا ابن جریج قال سمعت عبد الرحمن بن عبد الله بن ابی عمار یحدث عن عبد الله بن باباہ عن یعلی بن امیة قال قلت لعمر انما قال الله ان تقصروا من الصلوٰة ان خفتم وقد امن الناس فقال عمر عجبت مما عجبت منه فذکرت ذلک لرسول الله صلی الله علیه وسلم فقال صدقة تصدق الله بها علیکم فاقبلوا صدقته هٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمود بن غیلان نا عبد الصمد بن عبد الوارث نا سعید بن عبید الهنائی نا عبد الله بن شقیق قال نا ابو هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نزل بین ضجنان و عسفان فقال المشرکون ان لهؤلاء صلوٰة هی احب الیهم من اٰبائهم و ابناءهم وهی العصر فاجمعوا امرکم فمیلوا علیهم میلة واحدة وان جبرئیل اتی النبی صلی الله علیه وسلم فامره ان یقسم اصحابه شطرین فیصلی بهم وتقوم طائفة اخری وراءهم ولیاخذوا حذرهم واسلحتهم ثم یاتی الاٰخرون ویصلون معه رکعة واحدة ثم یاخذ هؤلاء حذرهم واسلحتهم فتکون لهم رکعة رکعة ولرسول الله صلی الله علیه وسلم رکعتان هٰذا حدیث حسن صحیح غریب من حدیث عبد الله بن شقیق عن ابی هریرة وفی الباب عن عبد الله بن مسعود و زید بن ثابت وابن عباس وجابر وابی عیاش الزرقی وابن عمر وحذیفة وابی بکرة وسهل بن ابی حثمة وابو عیاش الزرقی اسمه زید بن الصامت **حدثنا** الحسن بن احمد بن ابی شعیب ابو مسلم الحرانی نا محمد بن سلمة الحرانی نا محمد بن اسحٰق عن عاصم بن عمر بن قتادة عن ابیه عن جده قتادة بن النعمان قال کان اهل بیت منا یقال لهم بنو ابیرق بشر و بشیر و مبشر فکان بشیر رجلا منافقا یقول الشعر یهجو به اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم ثم ینحله بعض العرب ثم یقول قال فلان کذا وکذا فاذا سمع اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم ذلک الشعر قالوا والله ما یقول هٰذا الشعر الا هٰذا الخبیث او کما قال الرجل وقالوا ابن الابیرق قالها قال وکانوا اهل بیت حاجة وفاقة فی الجاهلیة والاسلام وکان الناس انما طعامهم بالمدینة التمر والشعیر

کہا حدیث کی ہمسے ابن جریج نے کہا سنا مین نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن ابی عمار سے کہ حدیث کرتا تھا عبد اللہ بن باباہ سے اُسنے یعلی بن امیہ سے کہا اُسنے کہا مین نے حضرت عمر سے کہ اللہ تعالیٰ نے تو یہ فرمایا ہے کہ نماز کو قصر کرو اگر تمکو خوف ہو اور اب تو آدمی بے خوف ہین پس کہا حضرت عمر نے مین نے بھی تعجب کیا تھا جس سے تو نے تعجب کیا ہے سو مین نے اسکا ذکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا پس فرمایا آپ نے یہ صدقہ ہے اللہ تعالیٰ نے اسکو تمپر صدقہ کیا ہے سو تم اسکے صدقے کو قبول کرو یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الصمد بن عبد الوارث نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن عبید ہنائی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن شقیق نے کہا حدیث کی ہمسے ابو ہریرہ نے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم درمیان ضجنان اور عسفان (ہر دو نام مقام) کے نازل ہوئے سو کہا مشرکون نے کہ لوگون کی ایک نماز ہے کہ انکو وہ نماز اپنے باپون اور بیٹون سے زیادہ پسند ہے اور وہ عصر ہے سو تم اپنے اسباب کو جمع کر دو اور انپر یکدفعہ حملہ کرو۔ اور جبرئیل علیہ السلام نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو حکم دیا کہ اپنے اصحاب کے دو حصے کر دو اور انکو نماز پڑھاؤ اور دوسرا گروہ انکے مقابل مین کھڑا ہو اور اپنی ڈھالون اور ہتیارون کو پکڑ لین پھر دوسرے آوین اور آپ کے ساتھ ایک رکعت پڑھین پھر یہ لوگ اپنی ڈھالون اور ہتیارون کو پکڑ لین پس انکے لئے (یعنے واسطے ہر ایک گروہ کے ایک ایک رکعت ہو جائے اور واسطے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دو رکعتین۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے غریب ہے طریق عبد اللہ بن شقیق سے جو راوی ہے ابی ہریرہ سے۔ اور اس باب مین روایت ہے عبد اللہ بن مسعود اور زید بن ثابت اور ابن عباس اور جابر اور ابی عیاش زرقی اور ابن عمر اور حذیفہ اور ابی بکرہ اور سہل بن ابی حثمہ سے اور ابو عیاش زرقی کا نام زید بن صامت ہے **حدیث** کی ہمسے حسن بن احمد بن ابی شعیب یعنے ابو مسلم حرانی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن سلمہ حرانی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن اسحاق نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا قتادہ بن نعمان سے کہا اُسنے ہم مین سے ایک اہل بیت تھا انکو بنو ابیرق کہا جاتا تھا وہ بشر اور بشیر اور مبشر تھے اور بشیر منافق آدمی تھا شعر کہتا تھا انمین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی ہجو کرتا تھا پھر انکو بعض عرب کی طرف منسوب کر دیتا پھر کہتا فلانے آدمی نے اسطرح اسطرح کہا ہے سو جب ان اشعار کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سنتے تو کہتے قسم ہے اللہ کی نہین کہتا ان اشعار کو مگر یہی خبیث یا جسطرح کوئی کہتا اور کہتے کہ ابن الابیرق نے کہے ہین کہا راوی نے اور لوگ زمانہ جاہلیت اور اسلام مین (عموماً) بھوکے تھے اور لوگونکا کھانا مدینہ مین تو فقط کھجورین اور جو ہی تھے

سعد بن مالك بن سنان حدثنا خلاد بن اسلم البغدادی نا النضر بن شميل عن اسرائيل عن ثوير وهو ابن ابی فاختة عن ابيه عن علی بن ابی طالب قال ما فی القرآن آية احب الی من هذه الآية ان الله لا يغفر ان يشرك به ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء وهذا حديث حسن غريب وابو فاختة اسمه سعيد بن علاقة وثوير يكنى ابا جهم وهو رجل كوفی وقد سمع من ابن عمر وابن الزبير وابن مهدی كان يغمزه قليلا حدثنا ابن ابی عمر وعبد الله بن ابی زياد المعنی واحد قالا نا سفيان بن عيينة عن ابن محيصن عن محمد بن قيس بن مخرمة عن ابی هريرة قال لما نزلت من يعمل سوءا يجز به شق ذلك علی المسلمين فشكوا ذلك الی النبی صلی الله عليه وسلم فقال قاربوا وسددوا وفی كل ما يصيب المؤمن كفارة حتی الشوكة يشاكها والنكبة ينكبها هذا حديث حسن غريب وابن محيصن اسمه عمر بن عبد الرحمن بن محيصن حدثنا يحيی بن موسی وعبد بن حميد قالا نا روح بن عبادة عن موسی بن عبيدة قال اخبرنی مولی ابن سباع قال سمعت عبد الله بن عمر يحدث عن ابی بكر الصديق قال كنت عند النبی صلی الله عليه وسلم فانزلت عليه هذه الآية من يعمل سوءا يجز به ولا يجد له من دون الله وليا ولا نصيرا فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم يا ابا بكر الا اقرئك آية انزلت علی قلت بلی يا رسول الله قال فاقرانيها فلا اعلم الا انی وجدت فی ظهری اقتصاما فتمطات لها فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم ما شانك يا ابا بكر فقلت يا رسول الله بابی انت وامی واينا لم يعمل سوءا وانا لمجزيون بما عملنا فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم اما انت يا ابا بكر والمؤمنون فتجزون بذلك فی الدنيا حتی تلقوا الله وليس لكم ذنوب واما الآخرون فيجتمع ذلك لهم حتی يجزوا به يوم القيامة هذا حديث غريب

سعد بن مالک بن سنان ہیں حدیث کی ہمسے خلاد بن اسلم بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے نضر بن شمیل نے اُسنے اسرائیل سے اُسنے ثویر سے جو بیٹا ابی فاختہ کا ہے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے علی بن ابی طالب سے کہا اُسنے کوئی قرآن میں آیت نہیں جو مجھے اس آیت سے زیادہ محبوب ہو ان اللہ لا یغفر الخ تحقیق اللہ نہیں بخشتا یہ کہ شریک لایا جاوے ساتھ اسکے اور بخشتا ہے جو سوا اسکے ہے واسطے جسکے چاہے۔ اور یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور ابو فاختہ کا نام سعید بن علاقہ ہے اور ثویر کی کنیت ابا جہم ہے اور یہ مرد کوفی ہے اور سنا ہے اُسنے ابن عمر اور ابن زبیر سے اور ابن مہدی اسکو تھوڑا سا طعن کیا کرتا تھا حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر اور عبد اللہ بن ابی زیاد نے (معنے واحد ہیں) کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے ابن محیصن سے اُسنے محمد بن قیس بن مخرمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے جب یہ آیت نازل ہوئی (من یعمل سوءا یجز بہ یعنے جو شخص عمل کرے برائی کا بدلہ دیا جاویگا اسکا) تو مسلمانوں پر یہ بڑی مشقت گذری تو انھوں نے یہ شکوہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف کیا پس فرمایا آپ نے کہ میانہ روی اختیار کرو اور راہ راست چلو اور سب چیزیں جو مومن کو پہونچتی ہیں اسمیں اسکے لیے کفارہ ہے یہانتک کہ کانٹا جو اسکو لگتا ہے اور سختی جو اسکو پہونچتی ہے یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابن محیصن کا نام عمر بن عبد الرحمن بن محیصن ہے حدیث کی ہمسے یحیی بن موسی اور عبد بن حمید نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے روح بن عبادہ نے موسی بن عبیدہ سے کہا خبر دی مجھے مولی ابن سباع نے کہا سنا میں نے عبد اللہ بن عمر سے کہ حدیث کرتا تھا ابی بکر صدیق سے کہا اُسنے میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا پس آپ پر یہ آیت نازل ہوئی ومن یعمل سوءا الخ یعنے جو کوئی عمل کرے برا بدلہ دیا جاویگا ساتھ اسکے اور نہ پاوے واسطے اپنے سوا اللہ کے دوست اور نہ مدد دینے والا پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اے ابا بکر کیا میں تجھے آیت جو مجھپر نازل ہوئی ہے نہ پڑھاؤں میں نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ کہا حضرت ابو بکر نے سو آپ نے مجھے پڑھادی پس میں نہیں جانتا مگر یہ کہ میں نے اپنی پشت میں شکستگی پائی سو میں نے اسکے لیے انگڑائی لی سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اے ابا بکر تیرا کیا حال ہے میں نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اور کون شخص ہم میں سے برا عمل نہیں کرتا اور ہم بدلہ دیے جاوینگے ساتھ اس چیز کے جو ہم کرتے ہیں پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بہر حال تو اے ابا بکر اور تمام مومن تو اسکا بدلہ دنیا میں ہی دیے جاؤگے یہانتک کہ تم ملاقات کروگے اللہ سے اس حالت میں کہ تمہارا کوئی گناہ نہ ہوگا۔ اور بہر حال دوسرے لوگ تو یہ گناہ انکے لیے جمع رہینگے تا کہ قیامت کے دن اسکا بدلہ دیے جاوینگے۔ یہ حدیث غریب ہے

[1] یعنے عبادت بلکہ ہر چیز میں افراط اور تفریط سے بچو دعبادت میں ایسی کثرت بہتر ہے جو افسردہ اور ملول کردے نہ ایسی قلت اچھی کہ دل پر اسکی کچھ تاثیر نہ ہو فرمایا آپ نے مومن کو جو کچھ تکلیف دنیا میں پہونچتی ہے وہ اسکے گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے واسطے کتاب والوں کو خیال تھا کہ ہم خاص بندے ہیں جن گناہوں پر خلق پکڑی جاوے گی ہم نہ پکڑے جاوینگے ہمارے پیمبر حمایت کرینگے اور نادان مسلمان بھی اپنے حق میں یہی خیال رکھتے ہیں یہود و نصاری سے

یا بن اخ ما صنعت فاخبرته بما قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال الله المستعان فلم نلبث ان نزل القرآن انا انزلنا الیک الکتاب بالحق لتحکم بین الناس بما اراک الله ولا تکن للخائنین خصیما بنی ابیرق واستغفر الله مما قلت لقتادة ان الله کان غفورا رحیما ولا تجادل عن الذین یختانون انفسهم ان الله لا یحب من کان خوانا اثیما یستخفون من الناس ولا یستخفون من الله وهو معهم الی قوله رحیما ای لو استغفر الله لغفر لهم ومن یکسب اثما فانما یکسبه علی نفسه الی قوله واثما مبینا قولهم للبید ولو لا فضل الله علیک ورحمته الی قوله فسوف نؤتیه اجرا عظیما فلما نزل القرآن اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم بالسلاح فرده الی رفاعة فقال قتادة لما اتیت عمی بالسلاح وکان شیخا قد عشا او عسا الشک من ابی عیسی فی الجاهلیة وکنت اری اسلامه مدخولا فلما اتیته بالسلاح قال یا بن اخی هی فی سبیل الله فعرفت ان اسلامه کان صحیحا فلما نزل القرآن لحق بشیر بالمشرکین فنزل علی سلافة بنت سعد بن سمیة فانزل الله تعالی ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ما تولی ونصله جهنم وساءت مصیرا ان الله لا یغفر ان یشرک به ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء ومن یشرک بالله فقد ضل ضلالا بعیدا فلما نزل علی سلافة رماها حسان بن ثابت بابیات من شعر فاخذت رحله فوضعته علی رأسها ثم خرجت به فرمت به فی الابطح ثم قالت اهدیت لی شعر حسان ما کنت تاتینی بخیر هذا حدیث غریب لا نعلم احدا اسنده غیر محمد بن سلمة الحرانی وروی یونس بن بکیر وغیر واحد هذا الحدیث عن محمد بن اسحق عن عاصم بن عمر بن قتادة مرسلا لم یذکروا فیه عن ابیه عن جده وقتادة بن النعمان هو اخو ابی سعید الخدری لامه وابو سعید اسمه

ای میرے بھتیجے تو نے کیا کیا ہے سو میں نے اسکو اسکی خبر دی جو مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا اُسنے کہا اللہ ہی ہے مدد گار پھر نہ گذرا تھا کہ ہم ٹھہرے کہ قرآن نازل ہوا انا انزلنا الیک الکتاب الخ یعنے تحقیق نازل کی ہمنے طرف تیرے کتاب ساتھ حق کے تو کہ حاکم کرے تو درمیان لوگوں کے ساتھ اس چیز کے کہ دکھاتا ہے تجھکو اللہ اور مت ہو خیانت کرنے والوں کی طرف سے جھگڑنیوالا یعنے بنی ابیرق سے اور بخشش مانگ اللہ سے اس سے جو تو نے قتادہ سے کہا ہے تحقیق اللہ ہے بخشنے والا مہربان اور مت جھگڑ تو اُن لوگوں کی طرف سے کہ خیانت کرتے ہیں جانوں اپنے کو تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا اُس شخص کو جو ہے خیانت کرنیوالا گنہگار چھپتے ہیں لوگوں سے اور نہیں چھپ سکتے اللہ سے اور وہ ساتھ انکے ہے غفورا رحیما تک یعنے اگر اللہ تعالی سے بخشش مانگتے تو اُنپر بخشش کرتا۔ اور جو کوئی کماوے گناہ پس سوائے اُسکے نہیں کہ کماتا ہے اسکو اوپر جان اپنی کے اثما مبینا تک قول بنی ابیرق کا واسطے لبید کے اور اگر نہوتا فضل اللہ کا اوپر تیرے اور رحمت اسکی الی قولہ فسوف نؤتیہ اجرا عظیما پس جب قرآن نازل ہوا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ہتیار لائے گئے سو آپ نے وہ رفاعہ کو دیدیے پس کہا قتادہ نے جب میں اپنے چچا کے پاس ہتیار لیکر آیا اور وہ بوڑھا تھا زمانہ جاہلیت میں ہی رہا یا کم نظر (شک ابی عیسے سے ہے) ہو گیا تھا اور میں اُسکے اسلام کی بابت گمان کرتا تھا کہ نفس لگا ہے پس جب میں اسکے پاس ہتیار لایا تو کہنے لگا ای میرے بھتیجے یہ اللہ کی راہ میں ہیں پھر میں نے معلوم کیا کہ اسلام اسکا درست تھا سو جب قرآن نازل ہوا تو بشیر مشرکوں کے ساتھ مل گیا اور سلافہ بنت سعد بن سمیہ کے گھر چلا گیا پھر اللہ تعالی نے یہ آیت اُتاری ومن یشاقق الرسول الخ[1] اور جو کوئی مخالفت کرے رسول کی پیچھے اسکے کہ ظاہر ہوئی واسطے اسکے ہدایت اور پیروی کرے سوائے راہ مسلمانوں کے متوجہ کرینگے ہم اسکو جدھر متوجہ ہوا ہے اور داخل کرینگے ہم اسکو دوزخ میں اور بری ہے جگہ پھر جانے کی تحقیق اللہ نہیں بخشتا یہ کہ شریک لایا جاوے ساتھ اسکے اور بخشتا ہے جو سوائے اسکے ہے واسطے جسکے چاہے اور جو کوئی شریک لاوے ساتھ اللہ کے پس تحقیق گمراہ ہوا گمراہی دور سو جب وہ سلافہ کے گھر جا بسا تو حسان بن ثابت نے چند اشعار میں اسکی ہجو کی سو سلافہ نے اپنا پالان پکڑا اور اسکو اپنے سر پر رکھا پھر وہ لیکر نکل گئی پھر اسکو ابطح میں ڈالدیا پھر کہا سلافہ نے تو نے میری طرف حسان کے شعر بھیجے ہیں تو میرے پاس نیکی نہیں لایا یہ حدیث غریب ہے اور ہم نہیں جانتے کہ سوائے محمد بن سلمہ حرانی کے کسی نے اسکو مسند کیا ہو۔ اور روایت کیا یونس بن بکیر اور کئی ایک نے اس حدیث کو محمد بن اسحاق سے اُنے عاصم بن عمر بن قتادہ سے مرسل انھوں نے اسمیں یہ ذکر نہیں کیا کہ باپ اسکا راوی ہے اسکے دادا سے۔ اور قتادہ بن نعمان ابو سعید خدری کا ماں کی طرف سے بھائی ہے اور ابو سعید کا نام

[1] اس آیت سے لوگوں نے اجماع پر دلیل پکڑی ہے کہ اجماع شرعی حکم ہے۔ رسول نے فرمایا کہ اللہ کا ہاتھ ہے مسلمانوں کی جماعت پر جسنے جدی راہ پکڑی وہ جا پڑا دوزخ میں پس جس بات پر امت کا اجماع ہوا

ورضيت لكم الاسلام دينا وعنده يهودي فقال لو انزلت هذه الاية علينا لاتخذنا يومها عيدا فقال ابن عباس فانها انزلت في يوم عيدين في يوم الجمعة ويوم عرفة هذا حديث حسن غريب من حديث ابن عباس **حدثنا** احمد بن منيع نا يزيد بن هارون انا محمد بن اسحق عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يمين الرحمن ملاى سحاء لا يغيضها الليل والنهار قال ارأيتم ما انفق منذ خلق السموات فانه لم يغض ما في يمينه وعرشه على الماء وبيده الاخرى الميزان يخفض ويرفع هذا حديث حسن صحيح وهذا الحديث في تفسير هذه الاية وقالت اليهود يد الله مغلولة غلت ايديهم الاية وهذا الحديث قال الائمة يؤمن به كما جاء من غير ان يفسر او يتوهم هكذا قال غير واحد من الائمة منهم سفيان الثوري ومالك بن انس وابن عيينة وابن المبارك انه تروى هذه الاشياء ويؤمن بها ولا يقال كيف **حدثنا** عبد بن حميد نا مسلم بن ابراهيم نا الحارث بن عبيد عن سعيد الجريري عن عبد الله بن شقيق عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يحرس حتى نزلت هذه الاية والله يعصمك من الناس فاخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم رأسه من القبة فقال لهم يا ايها الناس انصرفوا عني فقد عصمني الله هذا حديث غريب وروى بعضهم هذا الحديث عن الجريري عن عبد الله بن شقيق قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يحرس ولم يذكروا فيه عن عائشة **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن انا يزيد بن هارون انا شريك عن علي بن بذيمة عن ابي عبيدة عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما وقعت بنو اسرائيل في المعاصي فنهتهم علماءهم فلم ينتهوا فجالسوهم في مجالسهم وواكلوهم وشاربوهم فضرب الله قلوب بعضهم على بعض ولعنهم على لسان داؤد

اور پسند کیا واسطے تمہارے اسلام کو دین اور اس حالت میں نزدیک اسکے ایک یہودی تھا کہا اُسنے اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اسدن کو عید بنالیتے تو کہا ابن عباس نے یہ آیت دو عیدوں میں نازل ہوئی ہے یعنے دن جمعہ میں اور عرفہ میں یہ حدیث حسن ہے غریب ہے بواسطہ ابن عباس کے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو محمد بن اسحاق نے ابی الزناد سے اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اللہ کا بڑی سخاوت کرنے والا ہے نہیں نقصان کرتا اسکو رات اور دن کہا اُسنے کیا دیکھا ہے تونے اس چیز کو کہ خرچ کیا اللہ نے اسوقت سے کہ پیدا کئے گئے ہیں آسمان سو نہیں کم ہوئی وہ چیز جو اسکے داہنے ہاتھ میں ہے اور عرش اسکا پانی پر تھا اور اسکے دوسرے ہاتھ میں ترازو ہے کسی کے لئے پست کرتا ہے اور کسی کے لیے اونچا کرتا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ حدیث اس آیت کی تفسیر میں ہے وقالت الیہود ید اللہ مغلولۃ یعنے کہا یہود نے ہاتھ اللہ کے بند کیے گئے ہیں بند کیے جاویں ہاتھ اُنکے الخ اور اس حدیث میں کہا اماموں نے اسکے ساتھ ایمان لایا جاوے جیسا کہ مروی ہے سوائے اسکے کہ تفسیر کیجاوے یا وہم کیا جاوے ایسا ہی کہا ہے کئی ایک نے اماموں سے انہیں سے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور ابن عیینہ اور ابن مبارک ہیں یہ کہ یہ حدیثیں روایت کیجاویں اور انکے ساتھ ایمان لایا جاوے اور نہ کہا جاوے کہ کسطرح ہیں **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے مسلم بن ابراہیم نے کہا حدیث کی ہمسے حارث بن عبید نے سعید جریری سے اُسنے عبد اللہ بن شقیق سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی حراست کیجاتی تھی یہانتک کہ یہ آیت نازل ہوئی واللہ یعصمک من الناس یعنے اللہ تعالی تجھے لوگوں سے نگاہ رکھے گا کہا راوی نے سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک کو خیمہ سے باہر نکالا اور انکو کہا اے لوگو چلے جاؤ کیونکہ اللہ تعالی میری نگہبانی کریگا اور روایت کی ہے بعض نے یہ حدیث جریری سے اُسنے عبد اللہ بن شقیق سے کہا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی حراست کئے جاتے تھے اور انھوں نے اس روایت میں حضرت عائشہ کا ذکر نہیں کیا **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا خبر دی ہمکو یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو شریک نے علی بن بذیمہ سے اُسنے ابی عبیدہ سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ بنی اسرائیل گناہ میں واقع ہوئے تو انکے عالموں نے انکو منع کیا سو وہ باز نہ آئے پس وہ بھی انکی مجلسوں میں بیٹھے لگے اور انکے کھانا اور پینا شروع کیا پس اللہ تعالی نے انکے ہر ایک کے دلونکو آپسمیں خلط ملط کر دیا اور لعنت کی انکو اوپر زبان حضرت داؤ

وفی اسنادہ مقال وموسی بن عبیدۃ یضعف فی الحدیث ضعفہ یحیی بن سعید واحمد بن حنبل ومولی بن سباع مجھول وقد روی ھذا الحدیث من غیر ھذا الوجہ عن ابی بکر ولیس لہ اسناد صحیح ایضا وفی الباب عن عائشۃ حدثنا محمد بن المثنی نا ابو داؤد الطیالسی نا سلیمان بن معاذ عن سماک عن عکرمۃ عن ابن عباس قال خشیت سودۃ ان یطلقھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت لا تطلقنی وامسکنی واجعل یومی لعائشۃ ففعل فنزلت فلا جناح علیھما ان یصلحا بینھما صلحا والصلح خیر فما اصطلحا علیہ من شیء فھو جائز ھذا حدیث حسن صحیح غریب حدثنا عبد بن حمید نا ابو نعیم نا مالک بن مغول عن ابی السفر عن البراء قال اخر اٰیۃ انزلت واخر شیء انزل یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ ھذا حدیث حسن وابو السفر اسمہ سعید بن احمد ویقال ابن یحمد الثوری حدثنا عبد بن حمید نا احمد بن یونس عن ابی بکر بن عیاش عن ابی اسحٰق عن البراء قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم تجزئک اٰیۃ الصیف **ومن سورۃ المائدۃ** حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن مسعر وغیرہ عن قیس بن مسلم عن طارق بن شھاب قال قال رجل من الیھود لعمر بن الخطاب یا امیر المؤمنین لو علینا انزلت ھذہ الاٰیۃ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا لاتخذنا ذلک الیوم عیدا فقال عمر انی لاعلم ای یوم انزلت ھذہ الاٰیۃ انزلت یوم عرفۃ فی یوم الجمعۃ ھذا حدیث حسن صحیح حدثنا عبد بن حمید نا یزید بن ھارون نا حماد بن سلمۃ عن عمار بن ابی عمار قال قرأ ابن عباس الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی

اور اسکی سند میں گفتگو ہے اور موسیٰ بن عبیدہ حدیث میں ضعیف کیا گیا ہے۔ ضعیف کیا اسکو یحییٰ بن سعید اور احمد بن حنبل نے اور مولیٰ بن سباع مجہول ہے۔ اور یہ حدیث سوائے اس طریق کے بھی حضرت ابی بکر صدیق سے مروی ہے اور اسکی سند بھی صحیح نہیں اور اس باب میں روایت ہے حضرت عائشہ سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے سلیمان بن معاذ نے سماک سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے حضرت سودہ نے خوف کیا کہ مجھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم طلاق دیدینگے تو اُسنے کہا مجھے آپ طلاق نہ دیجیے اور مجھے اپنے پاس ہی نگاہ رکھئے اور میں اپنا دن یعنے اپنی باری حضرت عائشہ کو دیے دیتی ہوں سو آپ نے اسیطرح کیا پس یہ آیت نازل ہوئی فلا جناح علیہما الخ یعنے اُن دونوں پر گناہ نہیں کہ آپسمیں صلح کرلیں اور صلح ہی بہتر ہے سو جس چیز پر صلح کرلیں پس وہ جائز ہے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے ابو نعیم نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن مغول نے ابی السفر سے اُسنے براء سے کہا اُسنے آخر آیت جو نازل ہوئی یا کہا اُسنے آخر چیز جو نازل ہوئی ہے (شک راوی) یہ ہے یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ۔ یہ حدیث حسن ہے اور ابو السفر کا نام سعید بن احمد ہے اور کہا گیا ہے ابن یحمد ثوری۔ **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے احمد بن یونس نے ابی بکر بن عیاش سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے براء سے کہا اُسنے ایک مرد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا پس کہا اُسنے یا رسول اللہ یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ کا کیا حکم ہے سو فرمایا اسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کافی ہے تجھے آیت گرمی کی **بعض تفسیر سورۂ مائدہ سے** **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے مسعر وغیرہ سے اُسنے قیس بن مسلم سے اُسنے طارق بن شہاب سے کہا اُسنے کہا ایک مرد یہودی نے حضرت عمر بن خطاب سے اے امیر المؤمنین اگر یہ آیت الیوم اکملت لکم الخ یعنے آج کے دن کامل کیا میں نے دین تمہارے کو اور تمام کی میں نے اوپر تمہارے نعمتیں اپنی اور پسند کیا میں نے واسطے تمہارے اسلام کو دین ہمپر نازل ہوتی تو البتہ ہم اسدن کو عید بنا لیتے پس فرمایا حضرت عمر نے میں جانتا ہوں جسدن میں کہ یہ آیت نازل ہوئی ہے نازل ہوئی ہے عرفہ کے دن جمعہ کے دن میں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے عمار بن ابی عمار سے کہا اُسنے ابن عباس نے یہ آیت پڑھی الیوم اکملت لکم دینکم یعنے آج کے دن کامل کیا میں نے دین تمہارے کو اور تمام کی اوپر تمہارے نعمتیں اپنی

ف کلالہ کے معنے بارہا ضعیف بیان فرمایا اسکو جسکے وارثوں میں باپ اور بیٹا نہیں کہ اصل وارث وہی ہیں تو اسوقت اسکے بھائی بہن کو بیٹا بیٹی کا حکم ہے اسکے نہوں تو یہی حکم ہے سوتیلوں کا۔ قولہ تجھے آیت گرمی کی کافی ہے کہا امام بغوی نے یہ آیت حجۃ الوداع کے راستہ میں نازل ہوئی ہے اس سبب سے آیۃ الصیف اسکا نام ہوگیا سب سے آخر نازل ہوئی اسکے یہ معنے کہ سب ان آیتوں سے جنمیں احکام نازل ہوئے

حرمت علی اللحم فانزل اللہ یا ایہا الذین اٰمنوا لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین وکلوا مما رزقکم اللہ حلالا طیبا هٰذا حدیث حسن غریب ورواہ بعضہم من غیر حدیث عثمٰن بن سعد مرسلا لیس فیہ عن ابن عباس ورواہ خالد الحذاء عن عکرمۃ مرسلا **حدثنا** عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نا محمد بن یوسف نا اسرائیل نا ابو اسحٰق عن عمرو بن شرحبیل عن عمر بن الخطاب انہ قال اللھم بین لنا فی الخمر بیان شفاء فنزلت التی فی البقرۃ یسألونک عن الخمر والمیسر قل فیہما اثم کبیر الاٰیۃ فدعی عمر فقرئت علیہ ثم قال اللھم بین لنا فی الخمر بیان شفاء فنزلت التی فی النساء یا ایہا الذین اٰمنوا لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاری فدعی عمر فقرئت علیہ ثم قال اللھم بین لنا فی الخمر بیان شفاء فنزلت التی فی المائدۃ انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر الی قولہ فہل انتم منتہون فدعی عمر فقرئت علیہ فقال انتہینا انتہینا وقد روی عن اسرائیل مرسلا **حدثنا** محمد بن العلاء نا وکیع عن اسرائیل عن ابی اسحٰق عن ابی میسرۃ ان عمر بن الخطاب قال اللھم بین لنا فی الخمر بیان شفاء فذکر نحوہ وھٰذا اصح من حدیث محمد بن یوسف **حدثنا** عبد بن حمید نا عبید اللہ بن موسیٰ عن اسرائیل عن ابی اسحٰق عن البراء قال مات رجال من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل ان تحرم الخمر فلما حرمت الخمر قال رجال کیف باصحابنا وقد ماتوا یشربون الخمر فنزلت لیس علی الذین اٰمنوا وعملوا الصٰلحٰت جناح فیما طعموا اذا ما اتقوا واٰمنوا وعملوا الصٰلحٰت

سو میں نے اپنے اوپر گوشت کو حرام کر دیا ہے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یا ایہا الذین اٰمنوا لا تحرموا الخ یعنے اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت حرام کرو پاکیزہ اس چیز کا کہ حلال کیا ہے اللہ نے واسطے تمہارے اور مت نکل جاؤ حد سے تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا حد سے نکل جانے والوں کو اور کھاؤ اس چیز سے کہ دیا تمکو اللہ نے حلال پاکیزہ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور بعضوں نے اسکو سوا سے طریق عثمان بن سعد کے مرسل روایت کیا ہے اور اسمیں ابن عباس نہیں ہے اور روایت کیا خالد حذاء نے عکرمہ سے مرسل **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یوسف نے کہا حدیث کی ہمسے اسرائیل نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسحاق نے عمرو بن شرحبیل سے اُسنے عمر بن خطاب سے یہ کہ کہا اُسنے اے اللہ ہمارے لیے شراب کے بارے میں بیان شافی ہو جائے تو یہ آیت جو سورہ بقرہ میں ہے نازل ہوئی یسألونک عن الخمر والمیسر قل فیہما اثم کبیر الخ پس حضرت عمر بلائے گئے اور اُنپر یہ آیت پڑھی گئی پھر کہا حضرت عمر نے اے اللہ ہمارے لیے شراب کے بارے میں بیان شافی ہو جائے پھر یہ آیت جو سورہ نساء میں نازل ہوئی یا ایہا الذین اٰمنوا لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاری الخ سو حضرت عمر بلائے گئے اور اُنپر یہ آیت پڑھی گئی پھر کہا حضرت عمر نے اے اللہ ہمارے لیے شراب کے بارے میں بیان شافی ہو جائے پھر یہ آیت جو سورہ مائدہ میں ہے نازل ہوئی انما یرید الشیطان ان یوقع یعنے سوائے اسکے نہیں کہ ارادہ کرتا ہے شیطان یہ کہ ڈالے درمیان تمہارے دشمنی اور بغض بیچ شراب کے اور جوئے کے یہانتک کہ نازل ہوئی فہل انتم منتہون۔ پھر حضرت عمرؓ بلائے گئے اور اُنپر یہ آیت پڑھی گئی پس کہا حضرت عمر نے تھم باز آئے ہم باز آئے۔ اور یہ روایت اسرائیل سے مرسل بھی مروی ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن علاء نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اسرائیل سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے ابی میسرہ سے یہ کہ عمر بن خطاب نے کہا اے اللہ ہمارے لیے شراب کے بارے میں بیان کافی ہو جائے سو اُسنے مثل اس حدیث کے ذکر کیا۔ اور یہ روایت ہے محمد بن یوسف سے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن موسیٰ نے اسرائیل سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے براء سے کہا اُسنے کچھ مرد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے شراب کے حرام ہونے سے پہلے مر گئے سو جب شراب حرام ہوئی تو کہا لوگوں نے کسطرح حال ہے ہمارے ان دوستوں کا جو شراب پینے کی حالت میں مر رہے ہیں پس یہ آیت نازل ہوئی لیس علی الذین الخ نہیں ہے اوپر ان لوگوں کے کہ ایمان لائے اور عمل کیے اچھے گناہ بیچ اس چیز کے کہ کھایا انھوں نے جس وقت کہ اس چیز سے پرہیزگاری کریں اور ایمان لاویں اور کام کریں اچھے

لہ شراب جس چیز کا پانی سڑ کے کہ نشہ لانے لگے وہ تھوڑا اور بہت حرام ہے اور نجس ہے باقی جو چیز نشہ لاوے اور سڑی ہو وہ نجس نہیں لیکن حرام ہے۔ اور جوا شرط بدنا کسی چیز پر جسمیں جیت اور ہار ہو وہ محض حرام ہے اور ایک طرف کی شرط حرام نہیں باقی جو کھیل کہ انہیں شرط بدنی رواج ہے اگر بغیر شرط کھیلے تو جوا نہوا لیکن یہ کہ شیطان اس بہانے سے روکتا ہے اللہ کی یاد سے اور نماز سے سو منع ہوا اشارہ عبد القادر صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ سے یعنے کفر کی حالت میں اگر حرام چیز کھائی تھی پھر مسلمان ہوا اور گراور منع پہونچا تو اسکو اتار کر چھوڑ دیا پھر آگے نیکی پر رہا اور ایمان کے اعمال پر قائم رہا تو ان پہلے عیب کے

وعیسی بن مریم ذلک بما عصوا وکانوا یعتدون قال فجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان متکئا فقال لا والذی نفسی بیدہ حتی تاطروھم اطرا قال عبد اللہ بن عبد الرحمن قال یزید وکان سفیان الثوری لا یقول فیہ عن عبد اللہ ھذا حدیث حسن غریب وقد روی ھذا الحدیث عن محمد بن مسلم بن ابی الوضاح عن علی بن بذیمۃ عن ابی عبیدۃ عن عبد اللہ بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو ھذا وبعضھم یقول عن ابی عبیدۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مھدی نا سفیان عن علی بن بذیمۃ عن ابی عبیدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بنی اسرائیل لما وقع فیھم النقص کان الرجل فیھم یری اخاہ یقع علی الذنب فینھاہ عنہ فاذا کان الغد لم یمنعہ ما رای منہ ان یکون اکیلہ وشریبہ وخلیطہ فضرب اللہ قلوب بعضھم ببعض ونزل فیھم القرآن فقال لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داؤد وعیسی بن مریم ذلک بما عصوا وکانوا یعتدون وقرا حتی بلغ ولو کانوا یومنون باللہ والنبی وما انزل الیہ ما اتخذوھم اولیاء ولکن کثیرا منھم فاسقون قال وکان نبی اللہ متکئا فجلس فقال لا حتی تأخذوا علی ید الظالم فتاطروہ علی الحق اطرا **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو داؤد واملاہ علی نا محمد بن مسلم بن ابی الوضاح عن علی بن بذیمۃ عن ابی عبیدۃ عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ **حدثنا** ابو حفص عمرو بن علی نا ابو عاصم نا عثمان بن سعد نا عکرمۃ عن ابن عباس ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی اذا اصبت اللحم انتشرت للنساء واخذتنی شھوتی

اور عیسی بیٹے مریم کے یہ بسبب اسکے کہ نافرمانی کرتے تھے اور حد سے نکل جاتے تھے۔ کہا راوی نے سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھ[1] حالانکہ تکیہ لگائے ہوئے تھے پس فرمایا نہ عذر قبول کرو قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہے تاکہ پھیر دو تم انکو پھیرنا۔ کہا عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہ کہا یزید نے اور سفیان ثوری اس روایت میں عبد اللہ کا ذکر نہیں کرتا تھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور یہ مروی ہے حدیث محمد بن مسلم بن ابی الوضاح سے اُسنے روایت کی علی بن بذیمہ سے اُسنے ابی عبیدہ سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور بعضے روایت کرتے ہیں ابی عبیدہ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسل **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے علی بن بذیمہ سے اُسنے ابی عبیدہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ بنی اسرائیل میں نقصان واقع ہوا تو کوئی مرد اپنے بھائی کو گناہ میں گرا ہوا دیکھتا تو اسکو اس سے منع کرتا پس جب کل کا دن آتا تو اسکو منع نہ کرتا اس چیز سے کہ اسکو دیکھتا اس سبب سے کہ اسکے ساتھ کھانیوالا اور پینے والا اور خلیط ہو جاتا تھا پس اللہ تعالی نے انکے ہر ایک کے دلوں کو بعضوں میں خلط ملط کر دیا اور اُنکے حق میں قرآن نازل ہوا سو فرمایا اللہ نے لعن الذین الخ لعنت کیے گئے وہ لوگ کہ کافر ہوئے بنی اسرائیل سے اوپر زبان داؤد کے اور عیسی بیٹے مریم کے یہ بسبب اسکے کہ نافرمانی کرتے تھے اور تھے حد سے نکل جاتے۔ اور پڑھا آپ نے تاکہ پہونچے یہانتک ولو کانوا یومنون یعنے اور اگر ہوتے ایمان لاتے ساتھ اللہ کے اور نبی کے اور اس چیز کے کہ اُتاری گئی ہے طرف اسکے نہ پکڑتے انکو دوست لیکن بہت انمیں سے فاسق ہیں۔ کہا راوی نے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم تکیہ لگائے ہوئے تھے سو بیٹھ گئے اور فرمایا نہ عذر قبول کرو تاکہ پکڑو تم اوپر ہاتھ ظالم کے پس مائل کرو تم اسکو اوپر حق کے مائل کرنا **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے اور پڑھا اُسنے اسکو مجھپر کہا حدیث کی ہمسے محمد بن مسلم بن ابی الوضاح نے علی بن بذیمہ سے اُسنے ابی عبیدہ سے اُسنے عبد اللہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **حدیث** کی ہمسے ابو حفص یعنے عمرو بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عاصم نے کہا حدیث کی ہمسے عثمان بن سعد نے کہا حدیث کی ہمسے عکرمہ نے ابن عباس سے یہ کہ ایک مرد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا سو اُسنے کہا یا رسول اللہ میں جب گوشت کھاتا تھا تو عورتوں کے لیے کھڑا ہو جاتا تھا اور مجھے شہوت پکڑ لیتی تھی

[1] یعنے آنحضرت نے جب بنی اسرائیل کا حال بیان کیا کہ وہ گناہوں میں واقع ہوگئے اور انکے عالم بھی بسبب نہ منع کرنیکے انکے ساتھ خلط ملط ہوگئے اور پھر انپر لعنت ہوئی تو تکیہ چھوڑ کر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ تم کسی کا عذر قبول نہ کرو ایسا منع کرو کہ وہ راہ حق پر آجاوے جبتک وہ راہ حق پر نہ آوے تم منع کرنے سے باز نہ آؤ۔ افسوس کہ اس وقت میں عالم آنحضرت کی وصیت بھول گئے اور بے عمل ہوگیا

قال سمعت انس بن مالك يقول قال رجل يا رسول الله من ابي قال ابوك فلان قال فنزلت يا ايها الذين امنوا لا تسئلوا عن اشياء ان تبد لكم تسؤكم هذا حديث حسن صحيح غريب **حدثنا** احمد بن منيع نا يزيد بن هارون نا اسمعيل بن ابي خالد عن قيس بن ابي حازم عن ابي بكر الصديق انه قال يا ايها الناس انكم تقرؤن هذه الاية يا ايها الذين امنوا عليكم انفسكم لا يضركم من ضل اذا اهتديتم واني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الناس اذا راوا ظالما فلم ياخذوا على يديه اوشك ان يعمهم الله بعقاب منه هذا حديث حسن صحيح وقد رواه غير واحد عن اسمعيل بن ابي خالد نحو هذا الحديث مرفوعا وروى بعضهم عن اسمعيل عن قيس عن ابي بكر قوله ولم يرفعوه **حدثنا** سعيد بن يعقوب الطالقاني ثنا عبد الله بن المبارك نا عقبة بن ابي حكيم نا عمرو بن جارية اللخمي عن ابي امية الشعباني قال اتيت ابا ثعلبة الخشني فقلت له كيف تصنع في هذه الاية قال اية قلت قوله تعالى يا ايها الذين امنوا عليكم انفسكم لا يضركم من ضل اذا اهتديتم قال اما والله لقد سالت عنها خبيرا سالت عنها رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بل ائتمروا بالمعروف وتناهوا عن المنكر حتى اذا رأيت شحا مطاعا وهوى متبعا ودنيا مؤثرة واعجاب كل ذي رأي برأيه فعليك بخاصة نفسك ودع العوام فان من ورائكم اياما الصبر فيهن مثل القبض على الجمر للعامل فيهن مثل اجر خمسين رجلا يعملون مثل عملكم قال عبد الله بن المبارك وزاد في غير عتبة قيل يا رسول الله اجر خمسين رجلا منا او منهم

کہا سنا میں نے انس بن مالک سے کہ کہتا کہ کہا ایک مرد نے یارسول اللہ میرا باپ کون ہے فرمایا آپ نے باپ تیرا فلان ہے کہا اسنے پس یہ آیت نازل ہوئی یا ایہا الذین آمنوا الخ یعنے ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت پوچھا کرو ان چیزونسے کہ اگر ظاہر کیجاوین واسطے تمہارے ناخوش لگین تمکو۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن ابی خالد نے قیس بن ابی حازم سے اسنے حضرت ابی بکر صدیق سے یہ کہ کہا اسنے ای لوگو تم اس آیت کو پڑھتے ہو یا ایہا الذین آمنوا علیکم انفسکم الخ یعنے ای ایمان والو اپنے ذمہ پر لو جانون اپنے کو یعنے قائم رہو احکام الٰہی پر نہ ضرر کریگا تمکو جو کوئی گمراہ ہو جاوے جب راہ پاؤ تم۔ اور میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے بیشک لوگ جب کسی ظالم کو دیکھیں پھر اسکے ہاتھ کو نہ پکڑیں قریب ہے کہ انکو بھی اللہ تعالی عذاب میں شامل کر یگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی ایک نے بھی اسکو اسمعیل بن ابی خالد سے مثل اس حدیث کے مرفوع روایت کیا ہے اور روایت کیا اسکو بعض نے اسمعیل سے اسنے قیس سے اسنے ابی بکر سے قول اسکا اور اسکو مرفوع نہیں کیا **حدیث** کی ہمسے سعید بن یعقوب طالقانی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے عقبہ بن ابی حکیم نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن جاریہ لخمی نے ابی امیہ شعبانی سے کہا اسنے میں ابی ثعلبہ خشنی کے پاس آیا پس میں نے اس سے کہا آپ اس آیت میں کسطرح بیان فرماتے ہیں کہا اسنے کونسی آیت میں نے کہا یا ایہا الذین آمنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اہتدیتم۔ کہا اسنے خبردار قسم ہے اللہ کی البتہ سوال کیا میں نے خبردار کو یعنے سوال کیا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرمایا آپ نے بلکہ امر کرو ساتھ نیکی کے اور منع کرو بری باتون سے تا کہ جب تو دیکھے بخل کو کہ اسکی اطاعت کیجاتی ہے اور خواہش کہ اسکی تابعداری ہوتی ہے اور دنیا کہ اسکو اختیار کیا جاتا ہے اور پسند کرنا ہر ذی رائے کا اپنی رائے کو تو اسوقت خاص اپنی جان کو ذمہ لے اور عوام کو چھوڑ دے کیونکہ آگے تمہارے ایسے دن ہین کہ صبر کرنا انمین مثل پکڑنے آگ کے ہے۔ ان دنونمین عمل کرنیوالے کے لیئے پچاس مردون کے ثواب کے برابر ہے جو عمل کرین مثل عمل تمہارے کے کہا عبد اللہ بن مبارک نے اور غیر عتبہ نے مجھے زیادتی بتلائی ہے کسی نے کہا یارسول اللہ ثواب پچاس مردون کا ہمسے یا انسے

[1] حضرت ابوبکر صدیق کو معلوم ہوا کہ لوگ اس آیت کو ظاہر پر حمل کرکے اصلی مراد کو بھول جاوینگے پس فرمایا اگرچہ اس آیت سے ظاہرا یہ مفہوم ہوتا ہے کہ اگر تم محض اپنی اپنی جان کو بچالو گے تو کسی کی گمراہی تمکو ضرر نہیں دیگی مگر یہ آیت ظاہر پر محمول نہیں میں نے آنحضرت سے سنا ہے کہ فرماتے اگر کوئی شخص ظالم کو ظلم کرتے دیکھے پھر اسکو منع نہ کرے امید ہے کہ وہ بھی اسی کے ساتھ شامل ہو جاویگا یعنے شارع نے جو تمکو برائی دیکھکر چپ رہنے کا اذن دیا ہے اس سے مراد وہ شرک ہے جسکے ساتھ معاہدین مقر ہیں اور اسپر انکی صلح ہو چکی ہے مگر فسق اور عصیان جو اہل اسلام سے سرزد ہوتا ہے وہ اسمین داخل نہیں اس سے منع کرنا ضروری ہے ورنہ انکے ساتھ عذاب میں شامل ہو جاویگا اور شاہ عبد القادر صاحب محدث دہلوی نے اسکی تفسیر میں لکھا ہے یعنے ان مسلمون کو تمنے جانا تم آپ عمل کرو۔ اور جو کوئی اصل دین ہی نہیں مانتا اسکو سمجھانے کیا حاصل

هٰذا حديث حسن صحيح وقد رواه شعبة عن ابي اسحٰق ايضا **حدثنا** بذلك محمد بن بشار نا محمد بن جعفر عن شعبة عن ابي اسحٰق قال قال البراء بن عازب مات ناس من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وهم يشربون الخمر فلما نزلت تحريمها قال ناس من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فكيف باصحابنا الذين ماتوا وهم يشربونها قال فنزلت ليس على الذين اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت جناح فيما طعموا الاٰية هٰذا حديث حسن صحيح **حدثنا** عبد بن حميد نا عبد العزيز بن ابي رزمة عن اسرائيل عن سماك عن عكرمة عن ابن عباس قال قالوا يا رسول الله ارأيت الذين ماتوا وهم يشربون الخمر لما نزل تحريم الخمر فنزلت ليس على الذين اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت جناح فيما طعموا اذا ما اتقوا واٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت هٰذا حديث حسن صحيح **حدثنا** سفيان بن وكيع نا خالد بن مخلد عن علي بن مسهر عن الاعمش عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله قال لما نزلت ليس على الذين اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت جناح فيما طعموا اذا ما اتقوا واٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم انت منهم هٰذا حديث حسن صحيح **حدثنا** ابو سعيد الاشج نا منصور بن وردان عن علي بن عبد الاعلى عن ابيه عن ابي البختري عن علي قال لما نزلت ولله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا قالوا يا رسول الله في كل عام فسكت فقالوا يا رسول الله في كل عام قال لا ولو قلت نعم لوجبت فانزل الله عزوجل يا ايها الذين اٰمنوا لا تسئلوا عن اشياء ان تبد لكم تسؤكم هٰذا حديث حسن غريب من حديث علي وفي الباب عن ابي هريرة وابن عباس **حدثنا** محمد بن معمر ابو عبد الله البصري نا روح بن عبادة نا شعبة اخبرني موسى بن انس

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا اسکو شعبہ نے ابی اسحاق سے بھی **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے شعبہ سے اُسنے ابی اسحاق سے کہا اُسنے کہا براء بن عازب نے کچھ لوگ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے اسحال میں کہ شراب پیتے تھے مر گئے سو جب اسکی حرمت نازل ہوئی تو کہا لوگوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے کسطرح حال ہے ہمارے دوستوں کا جو شراب پینے کی حالت میں مرے ہیں کہا راوی نے پس یہ آیت نازل ہوئی لیس علی الذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت جناح فیما طعموا الاٰیۃ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا خبر دی ہمکو عبد العزیز بن ابی رزمہ نے اسرائیل سے اُسنے سماک سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے کہا لوگوں نے جبکہ حرمت شراب کی نازل ہوئی یا رسول اللہ خبر دو ہمکو ان لوگوں کی جو مرے ہیں اس حالت میں کہ شراب پیتے تھے سو یہ آیت نازل ہوئی لیس علی الذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت جناح فیما طعموا اذا ما اتقوا واٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن مخلد نے علی بن مسہر سے اُسنے اعمش سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے علقمہ سے اُسنے عبد اللہ سے کہا اُسنے جب یہ آیت نازل ہوئی لیس علی الذین الخ یعنے نہیں ہے اوپر اُن لوگوں کے کہ ایمان لائے اور عمل کیے اچھے کچھ اس چیز کے کہ کھایا انھوں نے جبوقت کہ اس چیز سے پرہیز گاری کریں اور ایمان لاویں اور کام کریں اچھے۔ تو مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو انمیں سے ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے ابو سعید اشج نے کہا حدیث کی ہمسے منصور بن وردان نے علی بن عبد الاعلیٰ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی البختری سے اُسنے حضرت علی سے کہا اُسنے جب یہ آیت نازل ہوئی وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا تو کہا لوگوں نے یا رسول اللہ ہر ایک سال میں (ہمپر حج فرض ہے) تو آپ چپ رہے پھر کہا لوگوں نے یا رسول اللہ ہر ایک سال میں فرمایا آپ نے نہیں اور اگر میں ہاں کہتا تو واجب ہو جاتا پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یا ایہا الذین اٰمنوا لا تسئلوا یعنے اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت پوچھا کرو اُن چیزوں سے کہ اگر ظاہر کیجاویں واسطے تمھارے ناخوش لگیں تمکو۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے طریق علی سے اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور ابن عباس سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن معمر ابو عبد اللہ بصری نے کہا حدیث کی ہمسے روح بن عبادہ نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے کہا خبر دی مجھے موسیٰ بن انس نے

ف یعنے آپ سے جو پوچھے چیز روا ہے یا نہیں یہ کام کریں یا نہ کریں بلکہ جو فرمایا اسپر عمل کرو جو نہ فرمایا اسکو معاف جانو اسمیں دین آسان ہے اور جو ہر بات کا جواب اور تو دین تنگ ہو جاوے پھر عمل نہ کرسکو جیسے لوگ نہ کرسکے پھر کفر کرو اس میں بہا ئیں کر پوچھنے کی حاجت نہیں جو اللہ نے نہ فرمایا وہ بے اصل ہے اور اسیطرح بیفائدہ باتیں پوچھنی کسی نے پوچھا میرا باپ کون تھا یا میری عورت گھر میں کسطرح ہے اگر پیغمبر جواب

حدثنا سفیان بن وکیع نا یحیی بن آدم عن ابن ابی زائدۃ عن محمد بن ابی القاسم عن عبد الملک
بن سعید بن جبیر عن ابیہ عن ابن عباس قال خرج رجل من بنی سہم مع تمیم الداری وعدی بن بداء فمات
السہمی بارض لیس بہا مسلم فلما قدما بترکتہ فقدوا جاما من فضۃ مخوصا بالذہب فاحلفہما رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ثم وجدوا الجام بمکۃ فقیل اشتریناہ من تمیم وعدی فقام رجلان من اولیاء السہمی فحلفا
باللہ لشہادتنا احق من شہادتہما وان الجام لصاحبہم قال وفیہم نزلت یا ایہا الذین آمنوا شہادۃ بینکم ہذا
حدیث حسن غریب وہو حدیث ابن ابی زائدۃ حدثنا الحسن بن قزعۃ البصری نا سفیان بن حبیب
نا سعید عن قتادۃ عن خلاس بن عمرو عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انزلت المائدۃ
من السماء خبزا ولحما وامروا ان لا یخونوا ولا یدخروا لغد فخانوا وادخروا ورفعوا لغد فمسخوا قردۃ وخنازیر ہذا
حدیث غریب رواہ ابو عاصم وغیر واحد عن سعید بن ابی عروبۃ عن قتادۃ عن خلاس عن عمار موقوفا
ولا نعرفہ مرفوعا الا من حدیث الحسن بن قزعۃ حدثنا حمید بن مسعدۃ نا سفیان بن حبیب عن
سعید بن ابی عروبۃ نحوہ ولم یرفعہ وہذا اصح من حدیث الحسن بن قزعۃ ولا نعلم للحدیث المرفوع اصلا
حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن عمرو بن دینار عن طاؤس عن ابی ہریرۃ قال یلقی عیسی حجتہ فلقاہ اللہ فی قولہ
واذ قال اللہ یا عیسی بن مریم ءانت قلت للناس اتخذونی وامی الہین من دون اللہ قال ابو ہریرۃ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فلقاہ اللہ سبحانک ما یکون لی ان اقول ما لیس لی بحق الآیۃ کلہا ہذا حدیث حسن صحیح حدثنا
قتیبۃ نا عبد اللہ بن وہب عن حیی عن ابی عبد الرحمن الحبلی عن عبد اللہ بن عمرو

حدیث کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن آدم نے ابن ابی زائدہ سے اُسنے محمد بن ابی القاسم سے اُسنے عبد الملک
بن سعید بن جبیر سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابن عباس سے کہ کہا اُسنے ایک مرد بنی سہم سے تمیم داری اور عدی بن بداء کے ساتھ نکلا
پس سہمی ایسی زمین میں مرگیا جہاں کوئی مسلمان نہیں تھا سو جب وہ دونوں اسکے ترکے کو لائے تو اسکے وارثوں نے ایک پیالہ چاندی کا
جسمیں خطوط سونے کے تھے گم پایا سو اُن دونوں کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم دی پھر اسکے وارثوں نے وہ پیالہ مکہ میں
(کسی کے پاس) پایا پس کہا گیا کہ ہمنے اسکو تمیم اور عدی سے خرید کیا ہے پس دو مرد سہمی کے والیوں نے کھڑے ہوئے سو انھوں نے
اللہ کی قسم کھائی کہ ہماری شہادت انکی شہادت سے بہت سچی ہے اور بیشک پیالہ واسطے انکے مالکوں کے ہے کہا اُسنے انکے حق میں
یہ آیت نازل ہوئی ہے یا ایہا الذین آمنوا شہادۃ بینکم۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور یہ حدیث ابن ابی زائدہ کی ہے حدیث کی ہمسے
حسن بن قزعہ بصری نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن حبیب نے کہا حدیث کی ہمسے سعید نے قتادہ سے اُسنے خلاس بن عمرو سے اُسنے
عمار بن یاسر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آسمان سے روٹی اور گوشت دسترخوان اُتارا گیا تھا اور انکو حکم ہوا کہ خیانت
نہ کریں اور نہ کل کے لیے ذخیرہ کریں سو انھوں نے خیانت کی اور ذخیرہ رکھا اور کل کے لیے اُٹھا رکھا پس وہ بندر اور خنزیروں کی شکلیں
بنائے گئے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ روایت کیا ہے اسکو ابو عاصم اور کئی ایک نے سعید بن ابی عروبہ سے اُسنے قتادہ سے اُسنے خلاس سے اُسنے عمار
سے موقوف۔ اور نہیں پہچانتے ہم اسکو مرفوع مگر حدیث حسن بن قزعہ سے حدیث کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے کہا حدیث کی ہمسے
سفیان بن حبیب نے سعید بن ابی عروبہ سے مثل اسکے اور اسکو مرفوع نہیں کیا اور یہ صحیح ہے حدیث حسن بن قزعہ سے اور ہم حدیث مرفوع کی
کوئی اصل نہیں پہچانتے حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عمرو بن دینار سے اُسنے طاؤس سے اُسنے ابی ہریرہ
سے کہا اُسنے حضرت عیسی علیہ السلام کو حجت سکھلائی گئی سو اسکو اللہ تعالی نے اس قول میں سکھلائی واذ قال اللہ الخ یعنے جب کہے گا اللہ
اے عیسے بیٹے مریم کے کیا تو نے کہا تھا لوگوں کو کہ پکڑو مجھکو اور ماں میری کو دو معبود سوا اللہ کے کہا ابو ہریرہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے
پس اللہ نے اسکو یہ سکھلایا سبحانک ما یکون لی یعنے پاکی ہے تجھکو نہیں ہے واسطے میرے یہ کہوں میں وہ چیز کہ نہیں واسطے میرے حق الخ یہ حدیث حسن
صحیح ہے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن وہب نے حیی سے اُسنے ابی عبد الرحمن حبلی سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے

قال لا بل اجر خمسين رجلا منكم هذا حديث حسن غريب حدثنا الحسن بن احمد بن ابی شعيب الحرانی نا محمد بن سلمة الحرانی نا محمد بن اسحٰق عن ابی النضر عن باذان مولى ام هانی عن ابن عباس عن تميم الداری فی هذه الاية يا ايها الذين امنوا شهادة بينكم اذا حضر احدكم الموت قال برئ الناس منها غيری وغير عدی بن بداء وكانا نصرانيين يختلفان الى الشام قبل الاسلام فاتيا الشام لتجارتهما وقدم عليهما مولى لبنی سهم يقال له بديل بن ابی مريم بتجارة ومعه جام من فضة يريد به الملك وهو عظم تجارته فمرض فاوصى اليهما وامرهما ان يبلغا ما ترك اهله قال تميم فلما مات اخذنا ذلك الجام فبعناه بالف درهم ثم اقتسمناه انا وعدی بن بداء فلما اتينا الى اهله دفعنا اليهم ما كان معنا وفقدوا الجام فسالونا عنه فقلنا ما ترك غير هذا وما دفع الينا غيره قال تميم فلما اسلمت بعد قدوم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة تاثمت من ذلك فاتيت اهله فاخبرتهم الخبر واديت اليهم خمسمائة درهم واخبرتهم ان عند صاحبی مثلها فاتوا به رسول الله صلى الله عليه وسلم فسالهم البينة فلم يجد وافامرهم ان يستحلفوه بما يعظم به على اهل دينه فحلف فانزل الله يا ايها الذين امنوا شهادة بينكم اذا حضر احدكم الموت الى قوله او يخافوا ان ترد ايمان بعد ايمانهم فقام عمرو بن العاص ورجل اخر فحلفا فنزعت الخمسمائة درهم من عدی بن بداء هذا حديث غريب وليس اسناده بصحيح وابو النضر الذی روى عنه محمد بن اسحٰق هذا الحديث هو عندی محمد بن السائب الكلبی يكنى ابا النضر وقد تركه اهل العلم بالحديث وهو صاحب التفسير سمعت محمد بن اسمٰعيل يقول محمد بن سائب الكلبی يكنى ابا النضر ولا نعرف لسالم ابی النضر المدنی رواية عن ابی صالح مولى ام هانی وقد روی عن ابن عباس شیء من هذا على الاختصار من غير هذا الوجه

فرمایا آپ نے نہیں بلکہ ثواب پچاس مردوں کا تمسے۔یہ حدیث حسن غریب ہے حدیث کی ہمسے حسن بن احمد بن ابی شعیب حرانی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن اسحاق نے ابی النضر سے اُسنے باذان سے جو ام ہانی کا غلام ہے اُسنے ابن عباس سے اُسنے تمیم داری سے اس آیت کی تفسیر میں یا ایہا الذین آمنوا شہادۃ بینکم اذا حضر احدکم الموت کہا اُسنے تمام لوگ سوائے میرے اور عدی بن بداء کے اس سے بری ہیں اور یہ دونوں نصرانی تھے مسلمان ہونے سے پہلے شام کی طرف آمد ورفت رکھتے تھے سو ایک مرتبہ دونوں شام کی تجارت کے لیے آئے اور انکے ساتھ بنی سہم کا غلام جسکو بدیل بن ابی مریم کہا جاتا تھا تجارت کے واسطے آیا اور اسکے ساتھ چاندی کا ایک پیالہ تھا اسکا ارادہ بادشاہ کے دینے کا تھا اور یہ پیالہ اسکی تجارت کی بڑی پونجی تھی سو وہ بیمار ہوگیا پس اُسنے ان دونوں کو وصیت کی اور حکم دیا کہ جو کچھ میں نے چھوڑا ہے وہ میرے مالکوں کو پہونچاؤ۔کہا تمیم نے سو جب وہ مرگیا ہمنے اس پیالہ کو لیا اور ہزار درم سے بیچ ڈالا پھر میں نے اور عدی بن بداء نے اسکو تقسیم کرلیا سو جب ہم اپنے گھر کی طرف آئے تو جو کچھ ہمارے پاس تھا انکو دیدیا اور انھوں نے پیالے کو گم پایا سو ہمنے اسکی بابت سوال کیا پس ہمنے کہا اُسنے سوائے اسکے اور کچھ ترک نہیں کیا اور سوائے اسکے اور کچھ ہمکو نہیں دیا۔ کہا تمیم نے سو جب میں بعد آنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مدینہ میں مسلمان ہوا تو میں اس گناہ سے ڈر گیا اور اسکے مالکوں کے پاس آیا پس انکو وہ خبر بتلا دی اور پانچ سو درم انکو دیدیا اور انکو یہ بھی خبر دیدے کہ میرے ساتھی کے پاس اسیقدر درم ہیں پس وہ اسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے سو آپ نے اُنسے گواہ طلب کیے تو انھوں نے گواہ نہ پائے پس آپ نے حکم دیا کہ تم اس سے قسم لو جو بزرگ ہو انکی دین میں پس اُسنے قسم کھالی پھر اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی یا ایہا الذین آمنوا شہادۃ بینکم اذا حضر احدکم الموت الی قولہ او یخافوا ان ترد ایمان بعد ایمانہم سو عمرو بن عاص اور ایک اور مرد کھڑا ہوا پس انھوں نے قسم کھائی پھر وہ پانچ سو درم عدی بن بداء سے دور کیے گئے۔یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اسکی صحیح نہیں۔اور ابو النضر جس سے محمد بن اسحاق نے یہ روایت کی ہے وہ میرے نزدیک محمد بن سائب کلبی ہے اسکی کنیت ابا النضر ہے اور اسکو محدثین نے ترک کردیا ہے اور یہ صاحب تفسیر کا ہے سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل سے کہ کہتا محمد بن سائب کلبی کی کنیت ابا النضر ہے اور جو سالم ابی النضر مدنی ہے ہم اسکی کوئی روایت ابی صالح سے جو ام ہانی کا غلام ہے نہیں پہچانتے اور یہ حدیث مختصر طور پر غیر اس وجہ سے بھی ابن عباس سے مروی ہے

یا بنی لا تشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم هٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** احمد بن منیع نا اسحٰق بن یوسف الازرق
نا داؤد بن ابی ھند عن الشعبی عن مسروق قال کنت متکئا عند عائشۃ فقالت یا ابا عائشۃ ثلاث من تکلم بواحدۃ
منھن فقد اعظم الفریۃ علی اللہ من زعم ان محمدا رأی ربہ فقد اعظم الفریۃ علی اللہ واللہ یقول لا تدرکہ الابصار وھو
یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب وکنت متکئا فجلست
فقلت یا ام المؤمنین انظرینی ولا تعجلینی الیس اللہ تعالی یقول ولقد رأہ نزلۃ اخری ولقد رأہ بالافق المبین
قالت انا واللہ اول من سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ھٰذا قال انما ذلک جبرئیل ما رأیتہ فی الصورۃ
التی خلق فیھا غیر ھاتین المرتین رأیتہ منھبطا من السماء سادا اعظم خلقہ ما بین السماء والارض ومن زعم ان
محمدا کتم شیئا مما انزل اللہ علیہ فقد اعظم الفریۃ علی اللہ یقول اللہ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ومن زعم
انہ یعلم ما فی غد فقد اعظم الفریۃ علی اللہ واللہ یقول لا یعلم من فی السمٰوات والارض الغیب الا اللہ ھٰذا حدیث
حسن صحیح ومسروق بن الاجدع یکنی ابا عائشۃ **حدثنا** محمد بن موسی البصری الحرشی نا زیاد بن عبد اللہ البکائی نا
عطاء بن السائب عن سعید بن جبیر عن عبد اللہ بن عباس قال اتی ناس النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالوا یا رسول اللہ
انأکل ما نقتل ولا نأکل ما یقتل اللہ فانزل اللہ فکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ ان کنتم بایاتہ مؤمنین الی قولہ

یا بنی لا تشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم یعنے اے میرے بیٹے اللہ کے ساتھ شرک نہ کر کیونکہ شرک البتہ بڑا ظلم ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حارث
کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے اسحاق بن یوسف ازرق نے کہا حدیث کی ہمسے داؤد بن ابی ہند نے شعبی سے
اُنے مسروق سے کہا اُسنے میں حضرت عائشہ کے پاس تکیہ لگائے ہوئے تھا پس کہا حضرت عائشہ نے اے ابا عائشہ (کنیت مسروق)
تین چیزیں ہیں جو کوئی ایک کا بھی اُنمیں سے قائل ہوا تو اُسنے اللہ پر بڑا جھوٹ افترا کیا جسنے کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو
دیکھا ہے تو اُسنے اللہ پر بڑا جھوٹ افترا کیا۔ حالانکہ اللہ تعالی فرماتا ہے لا تدرکہ الابصار الخ یعنے نہیں پاتیں اسکو نظریں اور وہ پاتا ہے سب نظروں کو
اور وہ ہے باریک دیکھنے والا خبردار۔ اور فرمایا ہے اللہ نے وما کان لبشر الخ اور نہیں ہے واسطے کسی آدمی کے کہ کلام کرے اس سے اللہ مگر
ساتھ وحی کے یا پیچھے پردے سے۔ اور میں تکیہ لگائے ہوئے تھا پس بیٹھ گیا سو میں نے کہا اے ام المؤمنین مجھے مہلت دے اور جلدی نہ کر
کیا اللہ تعالی نے یہ نہیں فرمایا ولقد رآہ نزلۃ اخری ولقد رآہ بالافق المبین یعنے اور البتہ دیکھا اسکو باری دوسری اور البتہ دیکھا اسکو ساتھ
کنارے ظاہر کے کہا حضرت عائشہ نے قسم ہے اللہ کی میں نے ہی سب سے پہلے اسکی بابت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا ہے
فرمایا آپ نے وہ جبرئیل علیہ السلام ہیں میں نے انکو اس صورت میں کہ جسمیں وہ پیدا ہوئے ہیں سوائے ان دو بار کے نہیں دیکھا۔ دیکھا
میں نے انکو اُترنے والے آسمان سے اس حالت میں کہ بزرگی انکی پیدائش کی چھپانے والی تھی اس چیز کو جو درمیان آسمان اور زمین کے ہے
اور جسنے کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے بعض احکام جو آپکی طرف نازل ہوئے چھپا رکھے ہیں تو اُسنے بھی اللہ تعالی پر بڑا افترا کیا کیونکہ
اللہ تعالی فرماتا ہے یا ایھا الرسول بلغ ما انزل علیک من ربک یعنے اے رسول پہونچادے جو تجھ پر تیرے رب سے نازل ہوا ہے اور جسنے کہا
کہ آنحضرت جانتے ہیں جو کل میں ہوتا ہے تو اُسنے بھی اللہ تعالی پر بڑا افترا کیا کیونکہ اللہ فرماتا ہے لا یعلم من فی السمٰوات والارض الغیب الا اللہ
یعنے نہیں جانتا جو کوئی آسمان اور زمین میں ہے غیب کو سوائے اللہ کے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور مسروق بن اجدع کی کنیت ابا عائشہ ہے
حدیث کی ہمسے محمد بن موسی بصری حرشی نے کہا حدیث کی ہمسے زیاد بن عبد اللہ بکائی نے کہا حدیث کی ہمسے عطاء بن سائب نے
سعید بن جبیر سے اُسنے عبد اللہ بن عباس سے کہا اُسنے کچھ لوگ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کہنے لگے یا رسول اللہ کیا کھائیں ہم وہ
چیز جسے خود قتل کریں اور نہ کھائیں جو اللہ قتل کرے پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی فکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ ان کنتم مؤمنین اپنے قولہ

۱؎ ابن عباس سے مروی ہے کہ آنحضرت نے اپنے رب کو دیکھا ہے اور حضرت عائشہ اور ابن مسعود سے انکار اسکا ثابت ہے اور ابی ذر سے ثابت ہوا ہے کہ اُسنے آنحضرت سے سوال کیا کہ کیا آپ نے اللہ تعالی کو
دیکھا ہے فرمایا آپ نے وہ نور ہے میں کسطرح اُسکو دیکھ سکتا ہوں۔ اور عثمان بن سعید دارمی سے مروی ہے کہ صحابہ کا اتفاق ہے کہ آنحضرت نے اللہ تعالی کو نہیں دیکھا کہا شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے
قول ابن عباس کا اسکے مخالف نہیں ہے کیونکہ آنحضرت سے ثابت ہوا ہے کہ آپ نے اللہ تعالی کو دیکھا ہے مگر سوائے رات معراج کے۔ اور یہ آیات جو سورہ نجم میں ہیں اُنسے مراد جبرئیل علیہ السلام ہیں جیسا کہ سوق

قال اٰخر سورۃ انزلت سورۃ المائدۃ والفتح ھٰذا حدیث حسن غریب وقد روی عن ابن عباس انہ قال اٰخر سورۃ انزلت
اذا جاء نصر اللہ والفتح **ومن سورۃ الانعام** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم **حدثنا** ابوکریب نا معٰویۃ بن ھشام عن سفیان
عن ابی اسحٰق عن ناجیۃ بن کعب عن علی ان ابا جھل قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم انا لا نکذبك ولکن نکذب بما جئت بہ
فانزل اللہ تعالی فانھم لا یکذبونك ولکن الظٰلمین بایات اللہ یجحدون **حدثنا** اسحٰق بن منصور نا عبد الرحمن بن
مھدی عن سفیان عن ابی اسحٰق عن ناجیۃ ان ابا جھل قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم وذکر نحوہ ولم یذکر فیہ عن
علی وھٰذا اصح **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان عن عمرو بن دینار سمع جابر بن عبد اللہ یقول لما نزلت ھٰذہ الاٰیۃ
قل ھو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم او من تحت ارجلکم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعوذ بوجھك
فلما نزلت او یلبسکم شیعا ویذیق بعضکم بأس بعض قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھاتان اھون او ھاتان ایسر ھٰذا
حدیث حسن صحیح **حدثنا** الحسن بن عرفۃ نا اسمٰعیل بن عیاش عن ابی بکر بن ابی مریم الغسانی عن راشد بن سعد
عن سعد بن ابی وقاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ھٰذہ الاٰیۃ قل ھو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم
او من تحت ارجلکم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اما انھا کائنۃ ولم یأت تاویلھا بعد ھٰذا حدیث حسن غریب
حدثنا علی بن خشرم نا عیسی بن یونس عن الاعمش عن ابراھیم عن علقمۃ عن عبد اللہ قال لما نزلت الذین اٰمنوا ولم یلبسوا
ایمانھم بظلم شق ذلك علی المسلمین فقالوا یا رسول اللہ وایّنا لا یظلم نفسہ قال لیس ذلك انما ھو الشرك الم تسمعوا ما قال لقمان لابنہ

کہا اُسنے سب سے پچھلی سورت جو نازل ہوئی ہے سورت مائدہ اور فتح ہے یہ حدیث حسن غریب ہے اور مروی ہے ابن عباس سے کہ کہا اُسنے
پچھلی سورت جو نازل ہوئی ہے اذا جاء نصر اللہ ہے اور فتح ہے۔ **بعض تفسیر سورۂ انعام** سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم **حدیث** کی ہمسے
ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے معاویہ بن ہشام نے سفیان سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے ناجیہ بن کعب سے اُسنے علی سے
یہ کہ ابو جہل نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا ہم آپ کی تکذیب نہیں کرتے لیکن اُس چیز کی تکذیب کرتے ہیں جو آپ لائے ہیں پس
اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی فانھم لا یکذبونک الخ پس تحقیق وہ نہیں جھٹلاتے تجھکو ولیکن ظالم ساتھ نشانیوں اللہ کے انکار کرتے
ہیں **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے سفیان سے اُسنے ابی اسحاق سے
اُسنے ناجیہ سے یہ کہ ابو جہل نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا اور مثل اسکے ذکر کیا اور اسمین حضرت علی کا ذکر نہیں کیا گیا اور یہ صحیح ہے **حدیث**
کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عمرو بن دینار سے سنا اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہ کہتا جب یہ آیت نازل ہوئی
قل ھو القادر علی ان یبعث الخ[1] کہ وہ قادر ہے اوپر اسکے کہ بھیجے تمپر عذاب اوپر تمہارے سے یا نیچے پانوؤں تمہارے کے سے پس فرمایا نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ ذات تیری کے اور جب یہ آیت نازل ہوئی او یلبسکم شیعا الخ یا ملا دیوے تمکو گروہ ہیں
مختلف کر کر اور چکھاوے بعضے تمہارے کو لڑائی بعض کی فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ دونوں امر بہت آسان ہیں یا فرمایا یہ ہاتان
الیسر معنے واحد ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے حسن بن عرفہ نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن عیاش نے ابی بکر بن ابی مریم
غسانی سے اُسنے راشد بن سعد سے اُسنے سعد بن ابی وقاص سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر میں قل ھو القادر
علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم او من تحت ارجلکم پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک یہ ہونیوالا ہے اور ابھی اسکی تاویل نہیں
ہوئی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ **حدیث** کی ہمسے علی بن خشرم نے کہا حدیث کی ہمسے عیسی بن یونس نے اعمش سے اُسنے ابراہیم
سے اُسنے علقمہ سے اُسنے عبد اللہ سے کہا اُسنے جب یہ آیت نازل ہوئی الذین اٰمنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم یعنے وہ لوگ جو ایمان لائے اور
نہیں ملایا انھوں نے ایمان اپنے کو ساتھ ظلم کے۔ تو یہ مسلمانوں پر تکلیف گذری پس انھوں نے کہا یا رسول اللہ اور کون شخص ہم میں سے اپنے
نفس پر ظلم نہیں کرتا ہے فرمایا آپ نے اس سے یہ مراد نہیں مراد اس ظلم سے شرک ہے کیا تمنے سنا نہیں جو لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا ہے

---

[1] قرآن شریف میں اکثر کافروں کو عذاب کا وعدہ دیا یا ان کو ہولایا کہ عذاب وہ بھی ہے جو آگلی امتوں پر آیا آسمان کسے یا زمین سے اور یہ بھی ہے کہ آدمیوں کو آپسمین لڑا دے اور بعضوں کو قتل یا قید یا ذلیل کرے حضرت نے
سمجھ لیا کہ اس امت پر یہی ہوگا اکثر عذاب الیم اور عذاب مہین اور عذاب شدید اور عذاب عظیم المہین باتو انکو فرمایا ہے اور آخرت کا عذاب بھی ہے آخر جو کافرین ۱۲ شاہ عبد القادر رحمہ اللہ محدث دہلوی

علی انملۃ اصبعہ الیمنی قال فساخ الجبل وخر موسی صعقا ھذا حدیث حسن صحیح غریب لا نعرفہ الا من حدیث حماد بن سلمۃ حدثنا عبد الوھاب الوراق البغدادی نا معاذ بن معاذ عن حماد بن سلمۃ عن ثابت عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ حدثنا الانصاری نا معن نا مالک بن انس عن زید بن ابی انیسۃ عن عبد الحمید بن عبد الرحمن بن زید بن الخطاب عن مسلم بن یسار الجھنی ان عمر بن الخطاب سئل عن ھذہ الایۃ واذ اخذ ربک من بنی اٰدم من ظھورھم ذریتھم واشھدھم علٰی انفسھم الست بربکم قالوا بلٰی شھدنا ان تقولوا یوم القیمۃ انا کنا عن ھذا غافلین فقال عمر بن الخطاب سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل عنھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ خلق اٰدم ثم مسح ظھرہ بیمینہ فاستخرج منہ ذریۃ فقال خلقت ھؤلاء للجنۃ وبعمل اھل الجنۃ یعملون ثم مسح ظھرہ فاستخرج منہ ذریۃ فقال خلقت ھؤلاء للنار وبعمل اھل النار یعملون فقال الرجل ففیم العمل یارسول اللہ قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اذا خلق العبد للجنۃ استعملہ بعمل اھل الجنۃ حتی یموت علی عمل من اعمال اھل الجنۃ فیدخلہ اللہ الجنۃ واذا خلق العبد للنار استعملہ بعمل اھل النار حتی یموت علی عمل من اعمال اھل النار فیدخلہ اللہ النار ھذا حدیث حسن ومسلم بن یسار لم یسمع من عمر وقد ذکر بعضھم فی ھذا الاسناد بین مسلم بن یسار وبین عمر رجلا حدثنا عبد بن حمید نا ابو نعیم نا ھشام بن سعد عن زید بن اسلم عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما خلق اللہ اٰدم مسح ظھرہ فسقط من ظھرہ کل نسمۃ ھو خالقھا من ذریتہ الی یوم القیمۃ

اوپر پوری انگلی داہنی کے کہا اُسنے پس پہاڑ زمین میں دھس گیا اور موسی بیہوش ہوکر گر پڑے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق حماد بن سلمہ سے حدیث کی ہمسے عبد الوہاب وراق بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن معاذ نے حماد بن سلمہ سے اُسنے ثابت سے اُسنے انس سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ حدیث کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے زید بن ابی انیسہ سے اُسنے عبد الحمید بن عبد الرحمن بن زید بن خطاب سے اُسنے مسلم بن یسار جہنی سے یہ کہ عمر بن خطاب اس آیت سے سوال کیے گئے واذ اخذ ربک من بنی آدم الخ یعنے اور جب لیا پروردگار تیرے نے بیٹوں آدم کے سے پیٹھوں اُنکی سے اولاد اُنکی کو اور گواہ کیا اُنکو اوپر جانوں اُنکی کے کیا نہیں ہوں میں رب تمہارا کہا اُنھوں نے البتہ تو ہے۔ شاہد ہوئے ہم ایسا نہو کہ کہو تم دن قیامت کے تحقیق تھے ہم اس سے غافل سو کہا عمر بن خطاب نے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ اسکی بابت سوال کیے گئے تھے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ نے پیدا کیا آدم کو پھر داہنے دست مبارک سے اسکی پیٹھ پر مسح کیا سو اس سے اسکی اولاد نکالی اور فرمایا میں نے انکو جنت کے لیے پیدا کیا ہے اور جنتیوں کے ہی عمل کرینگے پھر اللہ تعالی نے اسکی پیٹھ پر مسح کیا اور اس سے اسکی اولاد نکالی اور فرمایا میں نے انکو دوزخ کے لیے پیدا کیا ہے اور دوزخیوں کے ہی عمل کرینگے پس ایک مرد نے کہا یارسول اللہ پھر ہمارے عمل کیا فائدہ دیتے ہیں کہا اُسنے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب آدمی جنت کے لیے پیدا کیا جاتا ہے تو اللہ اس سے جنتیوں کے عمل ہی کراتا ہے یہانتک کہ وہ جنتیوں کے عمل پر ہی مرتا ہے پس اللہ اسکو جنت میں داخل کرتا ہے اور جب آدمی دوزخ کے لیے پیدا کیا جاتا ہے تو اس سے دوزخیوں کے عمل ہی کراتا ہے یہانتک کہ وہ دوزخیوں کے عمل پر ہی مرتا ہے پس اللہ اسکو دوزخ میں داخل کرتا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور مسلم بن یسار نے عمر سے سنا نہیں ہے اور بعضوں نے اس اسناد میں درمیان مسلم بن یسار اور عمر کے ایک اور مرد کو بھی ذکر کیا ہے حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے ابو نعیم نے کہا حدیث کی ہمسے ہشام بن سعد نے زید بن اسلم سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے جبکہ اللہ تعالی نے حضرت آدم کو پیدا کیا تو اسکی پیٹھ کو مسح کیا تو اسکی پیٹھ سے ہر ایک ذی روح جو اسکی اولاد سے قیامت تک پیدا ہونیوالا تھا گر پڑا

ف اللہ تعالی نے حضرت آدم کی پشت سے انکی اولاد اور اُنسے انکی اولاد نکالی سب سے اقرار کروایا اپنی خدائی کا پھر پشت میں داخل کیا اس سے مدعا یہ کہ خدا کے ماننے میں ہر کوئی آپ کفایت ہے باپ کی تقلید نہیں اگر باپ شرک کرے بیٹا چاہیے ایمان لاوے۔ اگر کسی کو شبہ ہو کہ وہ عہد تو یاد نہیں رہا پھر کیا حاصل تو یوں سمجھے کہ اسکا نشان ہر کسی کے دل میں رہا ہے اور ہر زبان پر مشہور ہے کہ سب کا خالق اللہ ہے سارا جہان قائل ہے اور جو کوئی منکر ہے یا شرک کرتا ہے سو اپنی عقل ناقص کے دخل سے پھر آپ ہی جھوٹا ہوتا ہے ۱۲ مولانا شاہ عبد القادر محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالے

وان اطعتموهم انكم لمشركون هذا حديث حسن غريب وقد روى هذا الحديث من غير هذا الوجه عن ابن عباس ايضا ورواه بعضهم عن عطاء بن السائب عن سعيد بن جبير عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا **حدثنا** الفضل بن الصباح البغدادي نا محمد بن فضيل عن داود الاودي عن الشعبي عن علقمة عن عبد الله قال من سره ان ينظر الى الصحيفة التي عليها خاتم محمد صلى الله عليه وسلم فليقرأ هؤلاء الآيات قل تعالوا اتل ما حرم ربكم عليكم الى قوله لعلكم تتقون هذا حديث حسن غريب **حدثنا** سفيان بن وكيع نا ابي عن ابن ابي ليلى عن عطية عن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم في قول الله تعالى او ياتي بعض ايات ربك قال طلوع الشمس من مغربها هذا حديث غريب ورواه بعضهم ولم يرفعه **حدثنا** عبد بن حميد نا يعلى بن عبيد عن فضيل بن غزوان عن ابي حازم عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ثلاث اذا خرجن لم ينفع نفسا ايمانها لم تكن امنت من قبل الآية الدجال والدابة وطلوع الشمس من مغربها او من المغرب هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قال الله تبارك وتعالى وقوله الحق اذا هم عبدي بحسنة فاكتبوها له حسنة فان عملها فاكتبوها له بعشر امثالها واذا هم بسيئة فلا تكتبوها فان عملها فاكتبوها بمثلها فان تركها وربما قال فان لم يعمل بها فاكتبوها له حسنة ثم قرء من جاء بالحسنة فله عشر امثالها هذا حديث حسن صحيح **ومن** سورة الاعراف بسم الله الرحمن الرحيم **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن نا سليمان بن حرب نا حماد بن سلمة عن ثابت عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم قرأ هذه الآية فلما تجلى ربه للجبل جعله دكا قال حماد هكذا وامسك سليمان بطرف ابهامه

وان اطعتموہم انکم لمشرکون۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور یہ حدیث غیر اس طریق سے بھی ابن عباس سے مروی ہے۔ اور روایت کیا اسکو بعض نے عطا ابن سائب سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسل **حدیث** کی ہمسے فضل بن صباح بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے داؤد اودی سے اُسنے شعبی سے اُسنے علقمہ سے اُسنے عبد اللہ سے کہا اُسنے جس کسی کو اس صحیفے کی طرف دیکھنا خوش لگے جسپر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی مہر ہو تو چاہئے کہ یہ آیتیں پڑھے قل تعالوا اتل ما حرم ربکم علیکم الی قولہ لعلکم تتقون۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے ابن ابی لیلی سے اُسنے عطیہ سے اُسنے ابی سعید سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر میں او یاتی بعض ایات ربک یعنے یا آویں بعضی نشانیاں رب تیرے کی فرمایا آپ نے مراد اس سے طلوع آفتاب کا ہے مغرب کی طرف سے۔ یہ حدیث غریب ہے اور روایت کیا اسکو بعض نے اور مرفوع نہیں کیا **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے یعلی بن عبید نے فضیل بن غزوان سے اُسنے ابی حازم سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے تین چیزیں ہیں جب وہ نکل پڑینگی تو نہ نفع دیگا کسی جی کو ایمان اسکا جو پہلے ایمان نہ لایا تھا۔ دجال اور دابۃ الارض اور نکلنا آفتاب کا مغرب کی طرف سے یا فرمایا آپ نے من المغرب معنے واحد ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی الزناد سے اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تبارک وتعالی نے اور فرمان اسکا سچ ہے جب میرا بندہ نیکی کا قصد کرے تو اسکے لیے نیکی لکھ دو سو اگر اُسنے اس نیکی کو کر لیا تو اسکے لیے اسکے برابر دس نیکیاں لکھو اور جب برائی کا قصد کرے تو اسکو نہ لکھو سو اگر وہ برائی کو کرلے تو اسکے برابر برائی لکھو پس اگر اسکو ترک کرے اور کسی وقت کہا راوی نے پس اگر اسکو عمل میں نہ لائے تو اسکے لیے نیکی لکھو پھر آپ نے یہ آیت پڑھی من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا یعنے جو کوئی لاوے بھلائی پس واسطے اسکے ہے دس برابر اسکے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **بعض** تفسیر سورۂ اعراف سے بسم اللہ الرحمن الرحیم **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے سلیمان بن حرب نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے ثابت سے اُسنے انس سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی فلما تجلی ربہ الخ یعنے پس جب تجلی کی پروردگار اسکے نے طرف پہاڑ کے کیا اسکو ریزہ ریزہ کہا حماد نے اسطرح اور بند کیا سلیمان نے ساتھ ایک طرف انگوٹھے کے

هٰذا ليس لي ولا لك فقلت عسى ان يعطى هٰذا من لا يبلى بلائى فجاءنى الرسول انك سألتنى وليس لى وانه قد صار لى وهو لك قال فنزلت يسألونك عن الانفال الاية هٰذا حديث حسن صحيح وقد رواه سماك عن مصعب بن سعد ايضا وفى الباب عن عبادة بن الصامت حدثنا محمد بن بشار نا عمر بن يونس اليمامى نا عكرمة بن عمار نا ابو زميل ثنى عبد الله بن عباس ثنى عمر بن الخطاب قال نظر نبى الله صلى الله عليه وسلم الى المشركين وهم الف واصحابه ثلثمائة وبضعة عشر رجلا فاستقبل نبى الله صلى الله عليه وسلم القبلة ثم مد يديه وجعل يهتف بربه اللهم انجز ما وعدتنى اللهم انك ان تهلك هٰذه العصابة من اهل الاسلام لا تعبد فى الارض فما زال يهتف بربه مادا يديه مستقبل القبلة حتى سقط رداءه من منكبيه فاتاه ابو بكر فاخذ رداءه فالقاه على منكبيه ثم التزمه من ورائه وقال يا نبى الله كفاك مناشدتك ربك فانه سينجز لك ما وعدك فانزل الله تبارك وتعالى اذ تستغيثون ربكم فاستجاب لكم انى ممدكم بالف من الملائكة مردفين فامدهم الله بالملائكة هٰذا حديث حسن صحيح غريب لا نعرفه من حديث عمر الا من حديث عكرمة بن عمار عن ابى زميل وابو زميل اسمه سماك الحنفى قال وانما كان هٰذا يوم بدر حدثنا عبد بن حميد انا عبد الرزاق عن اسرائيل عن سماك عن عكرمة عن ابن عباس قال لما فرغ رسول الله صلى الله عليه وسلم من بدر قيل له عليك العير ليس دونها شىء قال فناداه العباس وهو فى وثاقه لا يصلح وقال لان الله وعدك احدى الطائفتين وقد اعطاك ما وعدك قال صدقت هٰذا حديث حسن حدثنا سفيان بن وكيع نا ابن نمير عن اسمعيل بن ابراهيم

یہ نہ میرے لئے ہے نہ تیرے لئے پس میں نے (دل میں) کہا یہ آپ اسکو دینگے جو میرے جیسی مصیبت میں مبتلا نہیں ہوا پھر میرے پاس آیا ایک قاصد اور کہا کہ تو نے یہ تلوار مانگی تھی حالانکہ اُسوقت میرے لئے نہ تھی اور اب میرے لئے ہو گئی ہے اور یہ (اب) تیرے لئے ہے کہا راوی نے پس یہ آیت نازل ہوئی یسألونک عن الانفال الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا اسکو سماک نے مصعب بن سعد سے بھی اور اس باب میں عبادہ بن صامت سے بھی روایت ہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عمر بن یونس یمامی نے کہا حدیث کی ہمسے عکرمہ بن عمار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو زمیل نے کہا حدیث کی مجھے عبد اللہ بن عباس نے کہا حدیث کی مجھے عمر بن خطاب نے کہا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مشرکوں کی طرف دیکھا اور وہ ایک ہزار تھے اور آپ کے اصحاب تین سو اور دس اور چند مرد تھے پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم قبلہ کی طرف متوجہ ہوئے پھر دونوں دست مبارک دعا کے لئے دراز کیے اور اپنے رب کو آواز سے پکارنے لگے اے اللہ پورا کر میرے لئے جو تو نے مجھسے وعدہ کیا ہے اے اللہ اگر تو اس گروہ کو مسلمانوں سے ہلاک کر دیگا تو تو زمین میں عبادت نہ کیا جاویگا سو بہت دیر تک اپنے رب کو پکارتے رہے اس حالت میں کہ دونوں دست مبارک قبلہ کی طرف دراز کیے ہوئے تھے یہانتک کہ آپکی چادر کاندھے مبارک سے گر پڑی سو آپ کے پاس حضرت ابوبکر آئے اور آپکی چادر کو پکڑا اور اسکو آپکے کاندھے مبارک پر ڈالدیا پھر حضرت ابوبکر نے آپکو پیچھے سے پکڑ لیا اور کہا اے نبی اللہ کے کافی ہے آپکو آپکی دعا کرنی اپنے رب سے تحقیق وہ پورا کریگا آپ کے لئے جو اُسنے آپ کے ساتھ وعدہ کیا ہے پس اللہ تبارک وتعالی نے یہ آیت نازل فرمائی اذ تستغیثون ربکم الخ یعنے جسوقت فریاد کرتے تھے تم پروردگار اپنے سے پس قبول کیا واسطے تمہارے یہ کہ میں مدد دونگا تمکو ساٹھ ہزار کے فرشتوں سے پے در پے آنیوالے پس انکو اللہ نے ساتھ فرشتوں کے مدد دی - یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق عمر سے مگر حدیث عکرمہ بن عمار سے جو راوی ہے ابو زمیل سے - اور ابو زمیل کا نام سماک حنفی ہے کہا اُسنے اور یہ دن بدر کا تھا - حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا خبر دی ہمکو عبد الرزاق نے اسرائیل سے اُسنے سماک سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جنگ بدر سے فارغ ہوئے تو آپ سے کہا گیا کہ پکڑ لو قافلہ کو اسکے آگے کوئی مانع نہیں ہے کہا راوی نے پس آپکو حضرت عباس نے آواز دی اس حالت میں کہ وہ قید میں تھے یہ لائق نہیں اور کہا حضرت عباس نے اسلئے کہ اللہ تعالی نے آپ سے دونوں میں سے ایک گروہ کا وعدہ دیا ہے اور آپکو دیدیا جو آپ سے وعدہ کیا فرمایا آنحضرت نے سچ کہا تو نے یہ حدیث حسن ہے حدیث کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابن نمیر نے اسمٰعیل بن ابراہیم

لـه سورۂ انفال اتری بعد جنگ بدر کے جب ہجرت کے بعد حکم ہوا جہاد کا - اول جہاد تھا قریش سے جنکے ظلم سے وطن چھوڑا انپر چڑھ کر نہ جا سکتے تھے کے ادب سے گھر اوپر ا ہاٹ پر مسلمان دوڑے دونوں بار اور پھر دوسرے

وجعل بين عيني كل انسان منهم وبيصا من نور ثم عرضهم على ادم فقال اى رب من هؤلاء قال هؤلاء ذريتك فراى رجلا منهم فاعجبه وبيص ما بين عينيه فقال اى رب من هذا قال هذا رجل من اخر الامم من ذريتك يقال له داؤد قال رب وكم جعلت عمره قال ستين سنة قال اى رب زده من عمرى اربعين سنة فلما انقضى عمر ادم جاءه ملك الموت فقال اولم يبق من عمرى اربعون سنة قال اولم تعطها ابنك داؤد قال فجحد ادم فجحدت ذريته ونسى ادم فنسيت ذريته وخطئ ادم فخطئت ذريته هذا حديث حسن صحيح وقد روى من غير وجه عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم

حدثنا محمد بن المثنى نا عبد الصمد بن عبد الوارث نا عمر بن ابراهيم عن قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب عن النبى صلى الله عليه وسلم قال لما حملت حواء طاف بها ابليس وكان لا يعيش لها ولد فقال سميه عبد الحارث فسمته عبد الحارث فعاش وكان ذلك من وحى الشيطان وامره هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث عمر بن ابراهيم عن قتادة ورواه بعضهم عن عبد الصمد ولم يرفعه **ومن سورة الانفال** بسم الله الرحمن الرحيم

حدثنا ابو كريب نا ابو بكر بن عياش عن عاصم بن بهدلة عن مصعب بن سعد عن ابيه قال لما كان يوم بدر جئت بسيف فقلت يا رسول الله ان الله قد شفى صدرى من المشركين او نحو هذا هب لى هذا السيف فقال

اور اللہ تعالی نے انمین سے ہر ایک انسان کی آنکھون کے درمیان چمکارا نور کا رکھدیا پھر انکو حضرت آدم کے پیش کیا تو کہا حضرت آدم نے ای میرے رب یہ کون ہین فرمایا اللہ نے یہ اولاد تیری ہی سو حضرت آدم نے ایک مرد انمین سے دیکھا تو آپکو اسکی آنکھون کے درمیان کا چمکارا بہت پسند آیا پس کہا ای میرے رب یہ کون ہی فرمایا اللہ نے یہ تیری اولاد مین سے آخری امتون مین سے ایک مرد ہی اسکو داؤد کہا جاتا ہی کہا حضرت آدم نے ای میرے رب اور تو نے اسکی عمر کتنی بنائی ہی فرمایا اللہ نے ساٹھ برس کہا حضرت آدم نے ای رب میرے اسکی عمر مین میری عمر سے چالیس برس زیادہ کر دے سو جب حضرت آدم کی عمر منقضی ہو چکی تو انکے پاس ملک الموت آئے پس کہا حضرت آدم نے کیا میری عمر سے چالیس برس باقی نہین رہے کہا انھون نے کیا تمنے انکو اپنے بیٹے داؤد کو نہین دیا کہا آنحضرت نے پس انکار کیا حضرت آدم نے تو انکی اولاد نے بھی انکار کیا اور بھول گئے آدم تو انکی اولاد بھی بھول گئی اور خطا کی آدم نے سو خطا کی انکی اولاد نے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی اور یہ کئی وجہ سے بواسطہ ابو ہریرہ کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الصمد بن عبد الوارث نے کہا حدیث کی ہمسے عمر بن ابراہیم نے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے سمرہ بن جندب سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جب حضرت حوا کو حمل ہوا تو شیطان انکے پاس آیا اور انکی اولاد زندہ نہ رہتی تھی تو اُسنے حضرت حوا سے کہا آپ اسکا نام عبد الحارث رکھئے سو حضرت حوا نے اسکا نام عبد الحارث[1] رکھا پس وہ زندہ رہا اور یہ شیطان کی وحی اور اسکے امر سے ہوا تھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عمر بن ابراہیم سے جو راوی ہی قتادہ سے۔ روایت کیا اسکو بعض نے عبد الصمد سے اور اسکو مرفوع نہین کیا **بعض تفسیر سورۂ انفال سے** بسم اللہ الرحمن الرحیم **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابو بکر بن عیاش نے عاصم بن بہدلہ سے اُسنے مصعب بن سعد سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے جب بدر کا دن ہوا تو مین ایک تلوار لایا سو مین نے کہا یا رسول اللہ اللہ تعالی نے میرے سینے کو مشرکون سے شفا دی ہی یا مثل اسکے کوئی اور کلمہ کہا تو آپ[2] مجھے یہ تلوار بخشدیجئے پس فرمایا آنحضرت نے

[1] بعضے کہتے ہین حضرت آدم اور حوا پر یہ گذرا اول جو حمل ہوا ابلیس ایک نیک مرد کی صورت مین آیا اور ڈرایا کہ تیرے پیٹ مین شاید کچھ بلا ہی جب دونون دعا کرنے لگے تب یہ کہا کہ میری دعا سے یہ بلا بدل کر بیٹا پیدا ہوگا اسکا نام رکھیو عبد الحارث حارث شیطان کا نام تھا دہی کیا مترجم اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ اول بیٹا نہ تھا کیونکہ پہلے اس سے کئی مر چکے تھے اس قصے مین پیغمبر دونسے شرک ثابت ہوتا ہی یہ قصہ غلط ہی اس آیت مین مرد اور عورت کو فرمایا ہی آدم اور حوا کو نہین گو اول ذکر انکا ہو چکا یا یون کہئے کہ جو کچھ انسا تو نہین ہوتا مقدر تھا وہ حضرت آدم مین اتفاق ظہور کر گیا اسمین وہ نمونہ تقدیر تھے اولاد کے گناہ انمین نظر آئے جیسے آئینہ مین صورت چنانچہ نفس کی خواہش الہ اللہ کی بیکلی اور کہکر بھول جانا اور دیگر مکر مکر ہونا یہ سب اولاد کی خوئین انمین نظر آچکین جیسا کہ پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہی شاہ عبد القادر رحمہ اللہ محدث دہلوی [2] یعنے مین ایک تلوار لڑائی سے لایا اور آپ سے کہا کہ یہ مجھ بخشدیجئے اور مجھسے اللہ تعالی نے شرک کی بو دور کر دی ہی آپ نے جواب دیا کہ یہ ابھی مال غنیمت ہی نہ تیرا ہی نہ میرا میرے کول مین تھا شاید آپ کسی ایسے آدمی کو دینگے جسپر میرے جیسے مصیبت نہ گذری ہو تھوڑی دیر کے بعد میرے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ آنحضرت فرماتے ہین کہ تو نے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تقولون فی ھؤلاء الاساری فذکر فی الحدیث قصة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینفلتن احد منھم الا بفداء او ضرب عنق فقال عبد اللہ بن مسعود فقلت یا رسول اللہ الا سھیل بن بیضاء فانی سمعتہ یذکر الاسلام قال فسکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فما رایتنی فی یوم اخوف ان تقع علی حجارة من السماء منی فی ذلک الیوم حتی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا سھیل بن البیضاء قال ونزل القرآن بقول عمر ما کان لنبی ان یکون لہ اسری حتی یثخن فی الارض الی اخر الایات ھذا حدیث حسن وابو عبیدة بن عبد اللہ لم یسمع من ابیہ **ومن سورة التوبة**

حدثنا محمد بن بشار نا یحیی بن سعید ومحمد بن جعفر وابن ابی عدی وسھل بن یوسف قالوا نا عوف بن ابی جمیلة ثنی یزید الفارسی ثنی ابن عباس قال قلت لعثمان بن عفان ما حملکم ان عمدتم الی الانفال وھی من المثانی والی براءة وھی من المئین فقرنتم بینھما ولم تکتبوا بینھما سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم ووضعتموھا فی السبع الطول ما حملکم علی ذلک فقال عثمان کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مما یاتی علیہ الزمان وھو ینزل علیہ السور ذوات العدد فکان اذا نزل علیہ الشئ دعا بعض من کان یکتب فیقول ضعوا ھؤلاء الایات فی السورة التی یذکر فیھا کذا وکذا فاذا انزلت علیہ الایة فیقول ضعوا ھذہ الایة فی السورة التی یذکر فیھا کذا وکذا وکانت الانفال من اوائل ما نزلت بالمدینة وکانت براءة من اخر القرآن وکانت قصتھا شبیھة بقصتھا فظننت انھا منھا فقبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یبین لنا انھا منھا فمن اجل ذلک قرنت بینھما ولم اکتب بینھما سطر

فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تم ان قیدیوں کے بارے میں کیا کہتے ہو (پس اس راوی نے حدیث میں لمبا قصہ ذکر کیا) پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ خلاصی پاوے کوئی انمیں سے مگر ساتھ مال کے یا مارنے گردن کے سو کہا عبد اللہ بن مسعود نے پس میں نے کہا یا رسول اللہ مگر سہیل بن بیضاء کیونکہ میں نے اس سے سنا ہے کہ اسلام کا ذکر کرتا تھا کہا اُسنے پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاموش ہوگئے کہا عبد اللہ نے نہیں دیکھا میں نے اپنے آپکو کسی دن میں زیادہ خوفناک اس بات سے کہ گر پڑے مجھپر پتھر آسمان سے مجھسے اسدن میں تاآنکہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مگر سہیل بن بیضاء کہا اُسنے اور نازل ہوا قرآن موافق قول حضرت عمر کے ما کان لنبی یعنے نہیں تھا لائق واسطے نبی کے یہ کہ ہوویں واسطے اسکے بندیوان یہانتک کہ خونریزی کرے بیچ زمین کے۔ الخ یہ حدیث حسن ہے اور ابو عبیدہ بن عبد اللہ نے اپنے باپ سے سنا نہیں ہے۔ **بعض تفسیر سورۂ توبہ سے حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید اور محمد بن جعفر اور ابن ابی عدی اور سہیل بن یوسف نے کہا اُنھوں نے حدیث کی ہمسے عوف بن ابی جمیلہ نے کہا حدیث کی مجھے یزید فارسی نے کہا حدیث کی مجھے ابن عباس نے کہا اُسنے میں نے حضرت عثمان بن عفان سے کہا کس چیز نے تمکو برانگیختہ کیا کہ قصد کیا تمنے سورۂ انفال کی طرف حالانکہ وہ مثانی سے ہے اور سورۂ برات کی طرف حالانکہ وہ مئین سے ہے کہ تمنے ان دونوں کو ملادیا ہے اور تمنے ان دونوں کے مابین سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم کی نہیں لکھی ہے۔ اور تمنے اسکو سات لمبی سورتوں میں رکھدیا ہے کس چیز نے تمکو اسپر برانگیختہ کیا پس کہا حضرت عثمان نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر بہت زمانہ گذرتا تھا اس حالت میں کہ آپ پر کئی سورتیں نازل ہوتی رہتی تھیں سو جب آپ پر کوئی آیت نازل ہوتی تو کسی ایسے شخص کو بلاتے جو اسکو لکھتا ہوتا اور فرماتے ان آیتوں کو فلانی سورت میں جسمیں ایسا ایسا ذکر کیا گیا ہے رکھدو اور جب آپ پر کوئی آیت نازل ہوتی تو فرماتے اس آیت کو فلانی سورت میں جسمیں ایسا ایسا ذکر ہوا ہے رکھدو اور انفال پہلی سورتوں سے ہے جو مدینہ میں نازل ہوئی ہیں اور برات آخر قرآن سے ہے اور اسکا قصہ اسکے قصہ سے ملتا ہے سو میں نے گمان کیا کہ یہ اسی سے ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے اور ہمارے لئے یہ بیان نہ فرمایا کہ یہ اس سے ہے اس سبب سے میں نے ان دونوں میں نزدیکی کی ہے اور انکے درمیان سطر

سلہ مئین وہ سورتیں ہیں جو قرآن کے اول میں ہیں اور مثانی جو انکے بعد ہیں کذا فی النہایۃ اور مجمع میں ہے جو اول قرآن کی سات سورتیں ہیں انکو سبع طوال بولتے ہیں اور جو انکے بعد ہیں انکو ذوات المئین یعنے ایک سو آیت والی انکے بعد مثانی انکے بعد مفصل۔ حاصل سوال کا یہ ہے کہ ابن عباس نے حضرت عثمان سے پوچھا کہ کیا باعث ہے کہ آپنے انفال کو باوجودیکہ وہ سات لمبی سورتوں سے نہیں ہے کیونکہ ستر آیتیں ہیں انمیں شمار کیا اور برات کو باوجودیکہ اس سے بڑی ہے اسکو اسمیں شمار نہ کیا اور دوسرا یہ کہ پھر آپنے ان دونوں کے مابین بسم اللہ نہیں لکھا جیسا کہ اور سورتوں میں ہے آپ نے جواب دیا کہ آنحضرت کا یہ حال تھا کہ ایک زمانہ میں چند سورتیں نازل ہوتی رہتی تھیں جب کوئی آیت نازل ہوتی تو جس سورت کی ہوتی فرمادیتے کہ فلانی سورت میں اسکو رکھدو اور سورت انفال ان سورتوں سے ہے جو مدینہ میں پہلے نازل ہوئی ہیں اور برات سب سے پیچھے چونکہ آنحضرت فوت ہوگئے اور بیان نہ فرمایا کہ یہ دونوں سورتیں علیحدہ علیحدہ ہیں یا ایک ہی ہیں پس میں نے اپنے گمان سے ان دونوں کو قریب قریب رکھدیا اور چونکہ انفال پہلے نازل ہوئی تھی اسکو پہلے رکھا اور اسکو بسبب پیچھے نازل ہونے کے پیچھے اور بسم اللہ اسواسطے نہیں لکھی کہ انکا قصہ آپس میں ملتا جلتا تھا کہ شاید ایک ہی ہوں ۱۲

بن مهاجر عن عباد بن يوسف عن ابی بردة بن ابی موسی عن ابيه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم انزل الله علی امانين لامتی وما كان الله ليعذبهم وانت فيهم وما كان الله معذبهم وهم يستغفرون فاذا مضيت تركت فيهم الاستغفار الی يوم القيمة هذا حديث غريب واسمعيل بن ابراهيم يضعف فی الحديث حدثنا احمد بن منيع نا وكيع عن اسامة بن زيد عن صالح بن كيسان عن رجل لم يسمه عن عقبة بن عامر ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قرأ هذه الاية علی المنبر واعدوا لهم ما استطعتم من قوة قال الا ان القوة الرمی ثلث مرات الا ان الله سيفتح لكم الارض وستكفون المؤنة فلا يعجزن احدكم ان يلهو باسهمه وقد روی بعضهم هذا الحديث عن اسامة بن زيد عن صالح بن كيسان عن عقبة بن عامر وحديث وكيع اصح وصالح بن كيسان لم يدرك عقبة بن عامر وادرك ابن عمر حدثنا عبد بن حميد اخبرنی معوية بن عمرو عن زائدة عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم قال لم تحل الغنائم لاحد سود الرؤس من قبلكم كانت تنزل نار من السماء فتاكلها قال سليمان الاعمش فمن يقول هذا الا ابو هريرة الان فلما كان يوم بدر وقعوا فی الغنائم قبل ان تحل لهم فانزل الله لولا كتاب من الله سبق لمسكم فيما اخذتم عذاب عظيم هذا حديث حسن صحيح حدثنا هناد نا ابو معوية عن الاعمش عن عمرو بن مرة عن ابی عبيدة بن عبد الله عن عبد الله بن مسعود قال لما كان يوم بدر وجیٔ بالاساری

بن مہاجر سے اُسنے عباد بن یوسف سے اُسنے ابی بردہ بن ابی موسی سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی نے مجھپر میری امت کے لئے دو چیزیں موجب امان کا اتاری ہیں ایک یہ کہ وما کان اللہ الخ یعنے نہیں ہے اللہ کہ عذاب کرے انکو اس حالت میں کہ آپ انمیں ہوں دوسرا یہ کہ وما کان اللہ معذبہم الخ یعنے نہیں ہے اللہ کہ عذاب دے انکو اس حالت میں کہ وہ بخشش مانگتے ہوں سو جب میں گذر جاؤں گا تو انمیں استغفار قیامت تک چھوڑ جاؤنگا۔ یہ حدیث غریب ہے اور اسمعیل بن ابراہیم حدیث میں ضعیف کیا گیا ہے حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اسامہ بن زید سے اُسنے صالح بن کیسان سے اُسنے ایک مرد سے اسکا نام اُسنے نہیں لیا اُسنے عقبہ بن عامر سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت منبر پر پڑھی واعدوا لہم ما استطعتم من قوۃ یعنے اور تیاری کرو واسطے انکے جو کچھ کہ طاقت رکھتے ہو تم قوت سے فرمایا آپ نے خبردار قوت سے مراد تیر اندازی ہے تین بار فرمایا خبردار تحقیق اللہ تعالی جلدی ہی تمہارے لئے زمین کو فتح کردیگا اور تکلیف سے تمکو بچاؤ ہوگا سو تم میں سے کسی کو تیر دنکے ساتھ کھیلنا عاجز نہ کردے۔ اور روایت کیا بعض نے اس حدیث کو اسامہ بن زید سے اُسنے صالح بن کیسان سے اُسنے عقبہ بن عامر سے۔ اور حدیث وکیع کی صحیح ہے اور صالح بن کیسان نے عقبہ بن عامر سے ملاقات نہیں کی اور ابن عمر سے ملاقات کی ہے حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا خبردی مجھے معاویہ بن عمرو نے زائدہ سے اُسنے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کسی بیٹے آدم کے لئے غنیمتیں حلال نہ تھیں تمسے پہلے آگ آسمان سے نازل ہوتی تھی سو وہ اسکو کھا جاتی تھی کہا سلیمان اعمش نے سواب یہ بات سوائے ابو ہریرہ کے کوئی نہیں کہتا۔ پس جب دن بدر کا ہوا تو تمام لوگ غنیمت میں واقع ہوگئے پہلے اسکے کہ انکے لئے حلال ہوئے پس اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی لولا کتاب من اللہ سبق الخ یعنے اگر نہ ہوتا لکھا ہوا اللہ کی طرف سے کہ پہلے گذر ا ہے البتہ لگتا تمکو بیچ اُس چیز کے کہ لیا تھا تمنے عذاب بڑا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے عمرو بن مرہ سے اُسنے ابی عبیدہ بن عبد اللہ سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے کہا اُسنے جب بدر کا دن ہوا تو قیدی لائے گئے

[1] وہ بات یہ لکھ چکا کہ ان قیدی لوگوں میں بہتوں کی قسمت تھی مسلمان ہوتا یا یہ کہ مخطی کو اجتہاد میں عذاب نہیں ہوتا یا یہ کہ اہل بدر کو عذاب نہیں ہوگا یا ایسی قوم کو عذاب نہیں ہوتا ہے کہ جسکی صراحۃً نہی غنیمت سے نہیں کی گئی یا یہ کہ غنیمت کا مال انکے لئے حلال ہوتا ہے واقعہ بدر کی لڑائی میں ستر کافر کپڑے آئے حضرت نے مشورہ کیا کہ انکو کیا کریں اکثر مسلمانوں کی مرضی ہوئی کہ مال لیکر چھوڑ دیں اور بعضوں کی مرضی ہوئی کہ سبکو قتل کریں حضرت عمر اور سعد بن معاذ کی یہی مشورت تھی آخر مال لیکر چھوڑ دیا یہ آیت اتری عتاب کی یعنے نبیوں کو چاہئے مال سمیٹنا منظور نہیں بلکہ کافروں کی ضد توڑنی وہ بات اسی میں ہے کہ قتل کرے تا اسکے خوف سے کفر کی ضد چھوڑیں جب درمیان میں قتل کا ذکر آیا تھا تب عبد اللہ بن مسعود نے سہیل بن بیضاء کے لئے سفارش کی کہ یہ شخص پہلے سے ہی مسلمان ہے اسکو قتل کرنا نہیں چاہئے آخر آنحضرت نے بعد دیر کے حکم دیا کہ یہ مستثنے کیا جاوے۔ ابن عبد البر نے کہا ہے کہ سہیل بن بیضاء مکہ میں مسلمان ہوا تھا مگر اسنے اسلام ظاہر نہیں کیا تھا آخر مشرک اسکو بدر میں لے آئے تب بھی یہ انکے ساتھ اسی حالت میں چھپا رہا جب

حدثنا عبد الوارث بن عبد الصمد بن عبد الوارث نا ابی عن ابیہ عن محمد بن اسحٰق عن ابی اسحٰق عن الحارث عن علی قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن یوم الحج الاکبر فقال یوم النحر حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن ابی اسحٰق عن الحارث عن علی قال یوم الحج الاکبر یوم النحر ھٰذا اصح من حدیث محمد بن اسحٰق لانہ روی من غیر وجہ ھٰذا الحدیث عن ابی اسحٰق عن الحارث عن علی موقوفا ولا نعلم احدا رفعہ الا ما روی عن محمد بن اسحٰق حدثنا بندار نا عفان بن مسلم وعبد الصمد قالا نا حماد بن سلمۃ عن سماک بن حرب عن انس بن مالک قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم ببراءۃ مع ابی بکر ثم دعاہ فقال لا ینبغی لاحد ان یبلغ ھٰذا الا رجل من اھلی فدعا علیا فاعطاہ ایاہ ھٰذا حدیث حسن غریب من حدیث انس حدثنا محمد بن اسمٰعیل نا سعید بن سلیمان نا عباد بن العوام نا سفیان بن الحسین عن الحکم بن عتیبۃ عن مقسم عن ابن عباس قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابا بکر وامرہ ان ینادی بھٰؤلاء الکلمات ثم اتبعہ علیا فبینا ابو بکر فی بعض الطریق اذ سمع رغاء ناقۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القصوی فخرج ابو بکر فزعا فظن انہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا علی فدفع الیہ کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامر علیا ان ینادی بھٰؤلاء الکلمات فانطلقا فحجا فقام علی ایام التشریق فنادی ذمۃ اللہ ورسولہ بریئۃ من کل مشرک فسیحوا فی الارض اربعۃ اشھر ولا یحجن بعد العام مشرک ولا یطوفن بالبیت عریان ولا یدخل الجنۃ الا مؤمن وکان علی ینادی فاذا عیی قام ابو بکر فنادی بھا وھٰذا حدیث حسن غریب من ھٰذا الوجہ من حدیث ابن عباس حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن ابی اسحٰق عن زید بن یثیع قال سألنا علیا بای شیء بعثت فی الحجۃ قال

حدیث کی ہمسے عبد الوارث بن عبد الصمد بن عبد الوارث نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے اپنے باپ سے اُسنے محمد بن اسحاق سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے حارث سے اُسنے علی سے کہا اُسنے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے حج اکبر کے دن کی بابت سوال کیا سو فرمایا آپ نے وہ قربانی کا دن ہے حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی اسحاق سے اُسنے حارث سے اُسنے حضرت علی سے کہا اُسنے دن حج اکبر کا دن قربانی کا ہے یہ صحیح ہے حدیث محمد بن اسحاق سے کیونکہ یہ حدیث غیر اس وجہ سے بھی ابی اسحاق سے بواسطہ حارث کے علی سے موقوفاً مروی ہے اور ہم نہیں جانتے کہ کسی نے اسکو مرفوع کیا ہو سوائے اسکے کہ مروی ہے محمد بن اسحاق سے حدیث کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عفان بن مسلم اور عبد الصمد نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے سماک بن حرب سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سورۂ براءۃ کے ساتھ حضرت ابو بکر کو مکہ میں بھیجا پھر حضرت ابو بکر کو بلالیا اور فرمایا کہ کسی کو لائق نہیں کہ اسکی تبلیغ کرے سوائے اس مرد کے جو میرے اہل سے ہو پس بلایا حضرت علی کو تو اسکو وہ سورت دیدی یہ حدیث حسن ہے غریب ہے طریق انس سے حدیث کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن سلیمان نے کہا حدیث کی ہمسے عباد بن عوام نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن حسین نے حکم بن عتیبہ سے اُسنے مقسم سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر کو (مکہ کی طرف) بھیجا اور اسکو حکم دیا کہ ان کلموں کے ساتھ آواز دے پھر اسکے پیچھے حضرت علی کو بھیجا پس اسوقت میں کہ حضرت ابو بکر ابھی راستہ میں تھے کہ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی قصوے کی آواز سنی تو ابو بکر صدیق خوفناک حالت میں نکلے اور گمان کیا کہ یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں (جب دیکھا) تو حضرت علی تھے سو حضرت ابو بکر نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کتاب حضرت علی کو دیدی اور حضرت علی کو ان کلموں کے ساتھ آواز دینے کا حکم دیا پس وہ دونوں چلے اور حج کیا سو حضرت علی تشریق کے دنوں میں کھڑے ہوئے اور آواز دی کہ ذمہ اللہ کا اور اسکے رسول کا بری ہے ہر مشرک سے سو تم چار مہینے زمین میں سیر کر لو اور اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی ننگا کعبہ کا طواف کرے اور نہ کوئی جنت میں داخل ہوگا مگر مومن اور حضرت علی آواز دیتے تھے سو جب تھک جاتے تو حضرت ابو بکر کھڑے ہو جاتے اور اسکے ساتھ آواز دیتے۔ اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس وجہ سے یعنے حدیث ابن عباس سے حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی اسحاق سے اُسنے زید بن یثیع سے کہا اُسنے ہمنے حضرت علی سے سوال کیا کہ آپ کس حکم کے ساتھ حج میں بھیجے گئے تھے فرمایا

بسم الله الرحمن الرحيم ووضعتها فى السبع الطول هذا حديث حسن لا نعرفه الا من حديث عوف عن يزيد الفارسى عن ابن عباس ويزيد الفارسى هو من التابعين من اهل البصرة ويزيد بن ابان الرقاشى هو من التابعين من اهل البصرة وهو اصغر من يزيد الفارسى ويزيد الرقاشى انما يروى عن انس بن مالك **حدثنا** الحسن بن على الخلال نا حسين بن على الجعفى عن زائدة عن شبيب بن غرقدة عن سليمان بن عمرو بن الاحوص قال ثنى ابى انه شهد حجة الوداع مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فحمد الله واثنى عليه وذكر ووعظ ثم قال اى يوم احرم اى يوم احرم اى يوم احرم قال فقال الناس يوم الحج الاكبر يا رسول الله قال فان دماءكم واموالكم واعراضكم عليكم حرام كحرمة يومكم هذا فى بلدكم هذا فى شهركم هذا الا لا يجنى جان الا على نفسه ولا يجنى والد على ولده ولا ولد على والده الا ان المسلم اخو المسلم فليس يحل لمسلم من اخيه شئ الا ما احل من نفسه الا وان كل ربا فى الجاهلية موضوع لكم رؤس اموالكم لا تظلمون ولا تظلمون غير ربا العباس بن عبد المطلب فانه موضوع كله الا وان كل دم كان فى الجاهلية موضوع واول دم اضع من دم الجاهلية دم الحارث بن عبد المطلب كان مسترضعا فى بنى الليث فقتلته هذيل الا واستوصوا بالنساء خيرا فانما هن عوان عندكم ليس تملكون منهن شيئا غير ذلك الا ان يأتين بفاحشة مبينة فان فعلن فاهجروهن فى المضاجع واضربوهن ضربا غير مبرح فان اطعنكم فلا تبغوا عليهن سبيلا الا وان لكم على نسائكم حقا ولنسائكم عليكم حقا فاما حقكم على نسائكم فلا يوطئن فرشكم من تكرهون ولا يأذن فى بيوتكم لمن تكرهون الا وان حقهن عليكم ان تحسنوا اليهن فى كسوتهن وطعامهن هذا حديث حسن صحيح ورواه ابو الاحوص عن شبيب بن غرقدة

بسم اللہ الرحمن الرحیم کی نہیں لکھی۔ اور رکھدیا اسکو سات لمبی سورتوں میں۔ یہ حدیث حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عوف بن یزید فارسی کی سے جو راوی ہے ابن عباس سے۔ اور یزید فارسی وہ تابعین اہل بصرہ سے ہے۔ اور یزید بن ابان رقاشی وہ بھی تابعین اہل بصرہ سے ہے اور یہ یزید فارسی سے چھوٹا ہے اور یزید رقاشی انس بن مالک سے ہی روایت کرتا ہے **حدیث** کی ہم سے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہم سے حسین بن علی جعفی نے زائدہ سے اُسنے شبیب بن غرقدہ سے اُسنے سلیمان بن عمرو بن احوص سے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے یہ کہ وہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوا ہے سو آپ نے اللہ کی حمد کی اور اُسپر ثنا کہی اور نصیحت کی اور وعظ کیا پھر فرمایا میں کس دن میں تلبیہ کہتا ہوں میں کس دن میں تلبیہ کہتا ہوں میں کس دن میں تلبیہ کہتا ہوں۔ کہا اُسنے پس کہا لوگوں نے حج اکبر کے دن میں یا رسول اللہ۔ فرمایا آپ نے سو بیشک تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری عزتیں تمپر حرام ہیں جیسے اس تمہارے دن کو حرمت ہے اس تمہاری بستی میں اس تمہارے مہینے میں خبردار کوئی جرم کرنیوالا جرم نہیں کرتا مگر اپنی جان پر اور نہ والد جرم کرتا ہے اپنے بیٹے پر اور نہ بیٹا والد پر[1] خبردار مسلمان مسلمان کا بھائی ہے سو کسی مسلمان کے لیے اپنے بھائی سے کوئی چیز حلال نہیں مگر جو خود حلال کرے اپنے نفس سے خبردار تمام بیاج وقت کفر کا دبا دیا گیا ہے۔ تمہارے اصل مال تمہارے ہیں نہ تم ظلم کرو اور نہ تم ظلم کیے جاؤ سوائے بیاج عباس بن عبد المطلب کے کہ یہ تمامہ دبا دیا گیا ہے خبردار تمام خون وقت کفر کے دبائے گئے ہیں اور پہلا خون وقت کفر کے خونوں سے جو میں دباتا ہوں حارث بن عبد المطلب کا خون ہے جو دودھ پیتا تھا بنی لیث کی قوم میں اور اُسکو مار ڈالا تھا ہذیل کی قوم نے خبردار عورتوں کے حق میں اچھی خیر خواہی کرو کیونکہ وہ پاس تمہارے قید ہیں تم انہیں سے سوائے اسکے اور کسی چیز کے مالک نہیں ہو مگر یہ کہ لاویں بیحیائی ظاہر سو اگر وہ ایسا کریں تو اُنکو گھر میں بند رکھو اور اُنکو ایسی مار کرو جس سے وہ ہلاک نہ ہوں پس اگر وہ تمہاری اطاعت کر لیں تو پھر اُنپر کوئی راستہ طلب نہ کرو خبردار بیشک تمہارا تمہاری عورتوں پر حق ہے اور تمہاری عورتوں کا بھی تمپر حق ہے بہر حال حق تمہارا تمہاری عورتوں پر یہ ہے کہ جسکو تم نہ چاہو تمہارے گھر میں نہ آنے دیں اور جسکو تم برا جانو اُسکو تمہارے گھر میں آنیکا اذن نہ دیں خبردار حق انکا تمپر یہ ہے کہ تم اُنکے لباس اور طعام میں اُنکے حق میں نیکی کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا اسکو ابو الاحوص نے شبیب بن غرقدہ سے

[1] عرب میں دستور تھا کہ باپ کے جرم میں بیٹے یا کسی اور اسکے قرابتی کو مار ڈالتے تھے آنحضرت نے اس بات سے منع کر دیا کہ کوئی کسی کے جرم میں پکڑا نہیں جائیگا جیسا کہ قرآن مجید میں ہے لا تزر وازرۃ وزر اخری یہ خبر ہے معنے نہی ہیں۔ ہجرت کے دسویں سال حضرت نے حج کیا عرب کے ہزاروں آدمی جمع تھے اُسوقت حضرت نے یہ خطبہ پڑھا ناحق خون اور پرائے مال لینے سے روکا اور کفر کی رسموں سے منع کیا

صلیب من ذهب فقال یا عدی اطرح عنك هذا الوثن وسمعته یقرأ فی سورة براءة اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا من
دون الله قال اما انهم لم یكونوا یعبدونهم ولكنهم كانوا اذا احلوا لهم شیئا استحلوه واذا حرموا علیهم شیئا حرموه
هذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من حدیث عبد السلام بن حرب وغطیف بن اعین لیس بمعروف فی الحدیث
حدثنا زیاد بن ایوب البغدادی نا عفان بن مسلم نا همام نا ثابت عن انس ان ابا بكر حدثه قال قلت للنبی
صلی الله علیه وسلم ونحن فی الغار لو ان احدهم ینظر الی قدمیه لابصرنا تحت قدمیه فقال یا ابا بكر ما ظنك
باثنین الله ثالثهما هذا حدیث حسن صحیح غریب انما یروی من حدیث همام وقد روی هذا الحدیث حبان
بن هلال وغیر واحد عن همام نحو هذا **حدثنا** عبد بن حمید قال ثنی یعقوب بن ابراهیم بن سعد عن ابیه
عن محمد بن اسحق عن الزهری عن عبید الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس قال سمعت عمر بن الخطاب یقول
لما توفی عبد الله بن ابی دعی رسول الله صلی الله علیه وسلم للصلوة علیه فقام الیه فلما وقف علیه یرید الصلوة تحولت
حتی قمت فی صدره فقلت یا رسول الله اعلی عدو الله عبد الله بن ابی القائل یوم كذا وكذا كذا وكذا یعد ایامه
قال ورسول الله صلی الله علیه وسلم یتبسم حتی اذا اكثرت علیه قال اخر عنی یا عمر انی قد خیرت فاخترت قد قیل لی
استغفر لهم او لا تستغفر لهم ان تستغفر لهم سبعین مرة فلن یغفر الله لهم لو اعلم انی لو زدت علی السبعین غفر له
لزدت قال ثم صلی علیه ومشی معه فقام علی قبره حتی فرغ منه قال

سونے کی صلیب لٹکی ہوئی تھی پس فرمایا آپ نے اے عدی اس بت کو اپنے سے دور کر دے اور سنا میں نے انکو سورۂ برارت
سے یہ آیت پڑھتے اتخذوا احبارہم ورہبانہم الخ یعنے پکڑا[1] انھوں نے عالموں انھوں اور درویشوں انھوں کو پروردگار سوائے
اللہ کے۔ فرمایا آپ نے بہرحال وہ تو انکی عبادت تو نہ کرتے تھے لیکن جب وہ کوئی چیز انکے لئے حلال کر دیتے تو حلال جانتے
اور جب کسی چیز کو حرام کر دیتے تو حرام جانتے یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عبد السلام بن حرب سے اور غطیف
بن اعین حدیث میں مشہور نہیں ہیں۔ **حدیث** کی ہمسے زیاد بن ایوب بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے عفان بن مسلم نے
کہا خبر دی ہمکو ہمام نے کہا خبر دی ہمکو ثابت نے انس سے یہ کہ حضرت ابو بکر نے اسکو حدیث کی ہے کہ کہا اُسنے میں نے نبی صلے اللہ
علیہ وسلم سے کہا اس حالت میں کہ ہم غار میں تھے اگر کوئی انمیں سے اپنے پانوں کی طرف نظر کرے تو ہمکو اپنے پانوں کے نیچے دیکھ لیگا
سو فرمایا آپ نے اے ابا بکر صدیق تیرا کیا گمان ہے ساتھ دو کے اللہ تیسرا[2] ہے انکا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے یہ تو ہمام کے طریق سے مروی ہے
اور نیز روایت کیا اس حدیث کو حبان بن ہلال اور کئی ایک نے ہمام سے مثل اسکے۔ **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی
مجھے یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے اپنے باپ سے اُسنے محمد بن اسحاق سے اُسنے زہری سے اُسنے عبید اللہ بن عتبہ سے اُسنے ابن عباس سے
کہا اُسنے سنا میں نے عمر بن خطاب سے کہ فرماتے جب عبد اللہ بن ابی مرگیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اسکے جنازے کے لیے
بلائے گئے سو آپ اسکے لیے کھڑے ہوئے پس جب اسپر نماز کے ارادے کے لیے کھڑے ہوئے تو میں پھر ایسا تک کہ آپ کے سینہ مبارک
کے مقابل کھڑا ہوا اور میں نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ اللہ کے دشمن عبد اللہ بن ابی پر جسنے فلاں فلاں دن میں فلاں فلاں بات کہی تھی
نماز پڑھتے ہیں حضرت عمر اسکی برائی کے دن شمار کرتے تھے حضرت عمر کہتے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہنستے یہانتک کہ جب میں نے بہت
باتیں کہیں تو فرمایا آپ نے اے عمر میرے پاس سے دور ہو جا کیونکہ میں اختیار دیا گیا ہوں سو میں نے اس بات کو اختیار کر لیا ہے مجھے کہا گیا
ہے استغفر لہم او لا تستغفر لہم الخ یعنے بخشش مانگ واسطے انکے یا نہ بخشش مانگ واسطے انکے اگر بخشش مانگے واسطے انکے ستر بار پس ہرگز نہ بخشیگا
اللہ واسطے انکے۔ اگر میں جانوں کہ یہ بات کہ اگر ستر بار سے زیادہ کرونگا تو اسکے لیے بخشش ہوگی تو ضرور زیادہ کرونگا۔ کہا حضرت عمر نے پھر
آپ نے اسپر نماز پڑھی اور اسکے ساتھ چلے اور اسکی قبر پر کھڑے ہوئے یہانتک کہ جب اس سے فراغت ہوئی کہا حضرت عمر نے

[1] انکے درویش یا عالم جو اپنی عقل سے ٹھہرا دیتے وہ جانتے خدا کے ہاں ہمکو بخشکارا ہو گیا اور ٹھہراتے خاطر کو یا طمع کو سو عالم کا قول عوام کو سند ہے جبتک وہ شرع سے سمجھکر کہے جب معلوم ہوا کہ طمع
سے کہا پھر وہ سند نہیں۔ شاہ عبد القادر صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ [2] یعنے آپ یہ گمان نہ کریں کہ ہم دو شخص ہیں بلکہ ہم تین ہیں اور تیسرا اللہ ہے کہ اسنے انکو اندھا کر دیا اسی سبب سے وہ غار کے گرد اگرد پھر رہے ہیں اور

بعثت باربع ان لا یطوفن بالبیت عریان ومن کان بینه وبین النبی عهد فهو الی مدته ومن لم یکن له عهد فاجله اربعة اشهر ولا یدخل الجنة الا نفس مؤمنة ولا یجتمع المشرکون والمسلمون بعد عامهم هذا هذا حدیث حسن صحیح وهو حدیث ابن عیینة عن ابی اسحٰق ورواه سفیان الثوری عن ابی اسحٰق عن بعض اصحابه عن علی وفیه عن ابی هریرة **حدثنا** ابو کریب نا رشدین بن سعد عن عمرو بن الحارث عن دراج عن ابی الهیثم عن ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رایتم الرجل یعتاد المسجد فاشهدوا له بالایمان قال الله تعالی انما یعمر مساجد الله من اٰمن بالله والیوم الاٰخر **حدثنا** ابن ابی عمر نا عبد الله بن وهب عن عمرو بن الحارث عن دراج عن ابی الهیثم عن ابی سعید عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه الا انه قال یتعاهد المسجد هذا حدیث حسن غریب وابو الهیثم اسمه سلیمٰن بن عمرو بن عبد العتواری وکان یتیما فی حجر ابی سعید الخدری **حدثنا** عبد بن حمید نا عبید الله بن موسٰی عن اسرائیل عن منصور عن سالم بن ابی الجعد عن ثوبان قال لما نزلت والذین یکنزون الذهب والفضة قال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی بعض اسفاره فقال بعض اصحابه انزلت فی الذهب والفضة لو علمنا ای المال خیر فنتخذه فقال افضله لسان ذاکر وقلب شاکر وزوجة مؤمنة تعینه علی ایمانه هذا حدیث حسن سألت محمد بن اسمٰعیل فقلت له سالم بن ابی الجعد سمع من ثوبان فقال لا قلت له ممن سمع من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم فقال سمع من جابر بن عبد الله وانس بن مالک وذکر غیر واحد من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم **حدثنا** حسین بن یزید الکوفی نا عبد السلام بن حرب عن غطیف بن اعین عن مصعب بن سعد عن عدی بن حاتم قال اتیت النبی صلی الله علیه وسلم وفی عنقی

چار حکموں کے ساتھ میں بھیجا گیا تھا یہ کہ کوئی ننگا خانہ کعبہ کا طواف نہ کرے اور جس کسی اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان عہد ہو تو وہ اُسکی مدت تک ہے اور جس کسی کے ساتھ عہد نہیں ہے تو مدت اسکی چار مہینے ہے اور جنت میں سوائے نفس مؤمن کے اور کوئی داخل نہیں ہوگا۔ اور اس سال کے پیچھے مسلم اور مشرک جمع نہیں ہونگے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ حدیث ابن عیینہ کی ہے ابی اسحاق سے اور روایت کیا اسکو سفیان ثوری نے ابی اسحاق سے اُسنے اپنے بعض ساتھیوں سے اُسنے علی سے اور اسمیں روایت ہے ابی ہریرہ سے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے رشدین بن سعد نے عمرو بن حارث سے اُسنے دراج سے اُسنے ابی الہیثم سے اُسنے ابی سعید سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب کسی مرد کو دیکھو کہ مسجد کی عادت پکڑتا ہے تو اسکے لیے ایمان کی شہادت دو فرمایا ہے اللہ تعالی نے انما یعمر مساجد اللہ من اٰمن باللہ الخ یعنے سوائے اسکے نہیں کہ آباد کرتے ہیں مسجدیں اللہ کی وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن وہب نے عمرو بن حارث سے اُسنے دراج سے اُسنے ابی الہیثم سے اُسنے ابی سعید سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ مگر یہ کہ کہا اُسنے کہ خدمت کرتا ہے مسجد کی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور ابو الہیثم کا نام سلیمان بن عمرو بن عبد العتواری ہے اور یہ یتیمی کی حالت میں ابی سعید خدری کی گود میں تھا۔ **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن موسٰے نے اسرائیل سے اُسنے منصور سے اُسنے سالم بن ابی الجعد سے اُسنے ثوبان سے کہا اُسنے جب یہ آیت نازل ہوئی والذین یکنزون الذہب والفضۃ تو کہا اُسنے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بعض سفروں میں تھے سو بعض صحابیوں نے کہا کہ یہ آیت سونے اور چاندی کے حق میں نازل ہوئی ہے اگر ہم جانتے کہ کونسا مال بہتر ہے تو اسکو ہم اپنے قبضہ میں رکھتے پس فرمایا آپ نے افضل اسکی زبان ذکر کرنیوالی ہے اور دل شکر کرنیوالا اور عورت ایمان والی جو ایمان پر مدد کرے یہ حدیث حسن ہے لیکن میں نے محمد بن اسمٰعیل سے پوچھا سو میں نے اُس سے کہا کیا سالم بن ابی الجعد نے ثوبان سے سنا ہے تو کہا اُسنے کہ نہیں پھر میں نے اُس سے کہا کہ اُسنے کونسے اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہا اُسنے جابر بن عبد اللہ اور انس بن مالک سے اور کئی اور اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی اُسنے ذکر کیا۔ **حدیث** کی ہمسے حسین بن یزید کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد السلام بن حرب نے غطیف بن اعین سے اُسنے مصعب بن سعد سے اُسنے عدی بن حاتم سے کہا اُسنے میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میری گردن میں

قال کانوا یستنجون بالماء فنزلت ھذہ الآیۃ فیھم ھذا حدیث غریب من ھذا الوجہ وفی الباب عن ابی ایوب وانس بن مالک ومحمد بن عبداللہ بن سلام **حدثنا** محمود بن غیلان نا وکیع نا سفیان عن ابی اسحق عن ابی الخلیل عن علی قال سمعت رجلا یستغفر لابویہ وھما مشرکان فقلت لہ اتستغفر لابویک وھما مشرکان فقال اولیس استغفر ابراھیم لابیہ وھو مشرک فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فنزلت ماکان للنبی والذین اٰمنوا ان یستغفروا للمشرکین ھذا حدیث حسن وفی الباب عن سعید بن المسیب عن ابیہ **حدثنا** عبد بن حمید نا عبد الرزاق انا معمر عن الزھری عن عبد الرحمن بن کعب بن مالک عن ابیہ قال لم اتخلف عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ غزاھا حتی کانت غزوۃ تبوک الا بدرا ولم یعاتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم احدا تخلف عن بدر انما خرج یرید العیر فخرجت قریش مغثین لعیرھم فالتقوا عن غیر موعد کما قال اللہ تعالی ولعمری ان اشرف مشاھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس لبدر وما احب انی کنت شھدتھا مکان بیعتی لیلۃ العقبۃ حیث تواثقنا علی الاسلام ثم لم اتخلف بعد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی کانت غزوۃ تبوک وھی اٰخر غزوۃ غزاھا واذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الناس بالرحیل فذکر الحدیث بطولہ قال فانطلقت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذا ھو جالس فی المسجد وحولہ المسلمون وھو یستنیر کاستنارۃ القمر وکان اذا سر بالامر استنار فجئت فجلست بین یدیہ فقال ابشر یا کعب بن مالک بخیر یوم اتی علیک منذ ولدتک امک فقلت یانبی اللہ امن عند اللہ او من عندک فقال بل من عند اللہ ثم تلا ھؤلاء الاٰیات لقد تاب اللہ علی النبی والمھاجرین والانصار الذین اتبعوہ فی ساعۃ العسرۃ

کہا اُسنے وہ پانی کے ساتھ استنجا کرتے تھے پس یہ آیت انکے حق میں نازل ہوئی ہے یہ حدیث غریب ہے اس وجہ سے اور اس باب میں روایت ہے ابوایوب اور انس بن مالک اور محمد بن عبداللہ بن سلام سے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی اسحاق سے اُسنے ابی الخلیل سے اُسنے حضرت علی سے کہا اُسنے سنا میں نے ایک مرد سے کہ اپنی ماں باپ کے لیئے جو مشرک تھے بخشش مانگتا تھا سو میں نے اس سے کہا کیا تو اپنی ماں باپ مشرکوں کے لئے بخشش مانگتا ہے پس کہا اُسنے کیا حضرت ابراہیم نے اپنے باپ کے لیئے جو مشرک تھا بخشش نہ مانگی تھی سو میں نے یہ بات نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی پھر یہ آیت نازل ہوئی ماکان للنبی والذین اٰمنوا الخ یعنے نہیں تھا لائق واسطے نبی کے اور جو لوگ کہ ایمان لائے یہ کہ بخشش مانگیں واسطے مشرکوں کے یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں روایت ہے سعید بن مسیب سے اُسنے اپنے باپ سے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرزاق نے کہا خبر دی ہمکو معمر نے زہری سے اُسنے عبدالرحمن بن کعب بن مالک سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے میں کسی جنگ سے جو آنحضرت نے جنگ کی ہیں پیچھے نہیں رہا مگر جنگ بدر میں حتے کہ جنگ تبوک کا وقت پہونچا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کو جو جنگ بدر سے پیچھے رہا ہے تنبیہ نہیں فرمائی کیونکہ آپ قافلہ کے ارادے پر نکلے تھے سو قریش بھی اپنے قافلہ کی فریادرسی کے واسطے نکلے تھے سو اُن دونوں گروہ کے سوائے کسی وعدہ کے ملاقات ہوگئی جیساکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے اور قسم ہے میری عمر کی تحقیق بزرگ تر مقاموں سے جنمیں رسول اللہ صلعم حاضر ہوئے ہیں لوگوں کے نزدیک البتہ بدر ہے اور میں پسند نہیں کرتا کہ لیلۃ العقبہ کے بدلے جس جگہ کہ ہمنے اسلام پر عہد کیا تھا اسمیں حاضر ہوتا پھر بعد اسکے میں کسی جنگ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پیچھے نہیں رہا حتے کہ غزوہ تبوک کا پہونچا اور یہ سب سے آخر اُن جنگوں کا ہے جو کہ آپ نے جنگ کی ہیں اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو کوچ کی خبر دی پس اُسنے بہت لمبی حدیث ذکر کی کہا کعب بن مالک نے پھر میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا پس دیکھا کہ آپ مسجد میں بیٹھے ہوئے ہیں اور گرد آپ کے مسلمان ہیں اور آپ چمک رہے ہیں مثل چمک چاند کے اور آنحضرت کا یہ حال تھا کہ جب کسی امر سے خوش ہوتے تو آپکا چہرہ مبارک چمکتا سو میں آیا اور آپ کے روبرو بیٹھ گیا پس فرمایا آپ نے اے کعب بن مالک تجھے بشارت ہو ساتھ بہتر اس دن کے کہ آیا ہے اوپر تیرے ابتدا اس دن سے جو جنا ہے تجھکو ماں تیری نے پس میں نے کہا اے نبی اللہ کے کیا یہ بشارت اللہ سے ہے یا آپ سے فرمایا آپ نے بلکہ اللہ سے پھر آپ نے یہ آیتیں پڑھیں لقد تاب اللہ علی النبی الخ تحقیق ساتھ رحمت کے پھر آیا اللہ اوپر نبی کے اور وطن چھوڑنے والوں کے اور مدد دینے والوں کے جنھوں نے پیروی کی بیچ وقت سختی کے

فعجب لی وجرئتی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ ورسولہ اعلم فواللہ ماکان الا یسیرا حتی نزلت ھاتان الایتان ولا تصل علی احد منھم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ الی اخر الایۃ قال فما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعدہ علی منافق ولا قام علی قبرہ حتی قبضہ اللہ ھذا حدیث حسن غریب صحیح **حدثنا** بندار نا یحیی بن سعید نا عبید اللہ انا نافع عن ابن عمر قال جاء عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین مات ابوہ فقال اعطنی قمیصک اکفنہ وصل علیہ واستغفر لہ فاعطاہ قمیصہ وقال اذا فرغتم فاذنونی فلما اراد ان یصلی جذبہ عمر وقال الیس قد نھی اللہ ان تصلی علی المنافقین فقال انا بین خیرتین استغفر لھم او لا تستغفر لھم فصلی علیہ فانزل اللہ ولا تصل علی احد منھم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ فترک الصلوۃ علیھم ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث عن عمران بن ابی انس عن عبد الرحمن بن ابی سعید عن ابی سعید الخدری انہ قال تماری رجلان فی المسجد الذی اسس علی التقوی من اول یوم فقال رجل ھو مسجد قباء وقال الاخر ھو مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو مسجدی ھذا ھذا حدیث حسن صحیح وقد روی ھذا عن ابی سعید من غیر ھذا الوجہ رواہ انیس بن ابی یحیی عن ابیہ عن ابی سعید **حدثنا** ابو کریب نا معویۃ بن ھشام نا یونس بن الحارث عن ابراھیم بن ابی میمونۃ عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نزلت ھذہ الایۃ فی اھل قباء فیہ رجال یحبون ان یتطھروا واللہ یحب المطھرین

سو میں اپنی جرات سے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر کی تھی متعجب ہوا اور اللہ اور رسول بہتر جانتا ہے پس قسم ہے اللہ کی تھوڑی ہی دیر گذری کہ یہ دونوں آیتیں نازل ہوئیں ولا تصل علی احد منھم الخ یعنے اور مت نماز پڑھ اوپر کسی کے انمیں سے کہ مر جاوے کبھی اور مت کھڑا ہو اوپر قبر اسکی کے الخ کہا حضرت عمر نے سو بعد اسکے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی منافق پر نماز نہیں پڑھی اور نہ اسکی قبر پر کھڑے ہوئے یہانتک کہ اللہ تعالی نے آپکو قبض کر لیا یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ نے کہا خبر دی ہمکو نافع نے ابن عمر سے کہا اُسنے عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا جبکہ اسکا باپ مرا اور کہا اُسنے آپ مجھے اپنا کرتا دیجئے کہ میں اسمیں اسکو کفن دوں اور آپ اُسپر نماز پڑھیے اور اسکے لئے بخشش مانگیے سو آپ نے اُسکو کرتا دیدیا اور فرمایا جب تم فارغ ہو جاؤ گے تو مجھے خبر دینا سو جب آپ نے اُسپر نماز پڑھنے کا ارادہ کیا تو حضرت عمر نے آپکو کھینچ لیا اور کہا کیا اللہ تعالی نے آپکو منافقوں پر پڑھنے سے منع نہیں کیا پس فرمایا آپ نے میں درمیان دو اختیاروں کے ہوں یعنے بخشش مانگ واسطے انکے یا نہ بخشش مانگ واسطے اُنکے سو آپ نے اُسپر نماز پڑھی پس اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی ولا تصل علی احد منھم الخ اور مت نماز پڑھ اوپر کسی کے انمیں سے کہ مر جاوے کبھی اور مت کھڑا ہو اوپر قبر اسکی کے پھر آپ نے اُنپر نماز پڑھنی ترک کر دی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے عمران بن ابی انس سے اُسنے عبد الرحمن بن ابی سعید سے اُسنے ابی سعید خدری سے یہ کہ کہا اُسنے دو مردوں نے اس مسجد کے حق میں کہ جسکی پہلے روز سے ہی پرہیزگاری پر بنا ہوئی تھی جھگڑا کیا سو کہا ایک مرد نے وہ مسجد قبا ہے اور کہا دوسرے نے وہ مسجد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ میری یہ مسجد ہے[1] یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ حدیث غیر اس وجہ سے بھی ابی سعید سے مروی ہے۔ روایت کیا اسکو انیس بن ابی یحیی نے اپنے باپ سے اُسنے ابی سعید سے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے معاویہ بن ہشام نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن حارث نے ابراہیم بن ابی میمونہ سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے یہ آیت قبا والوں کے حق میں نازل ہوئی ہے فیہ رجال یحبون الخ یعنے بیچ اسکے مرد ہیں کہ دوست رکھتے ہیں یہ کہ پاکی کریں اور اللہ دوست رکھتا ہے پاکی کرنے والوں کو

[1] ظاہر قرآن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ مسجد قبا ہے کیونکہ دوسری آیت یعنے فیہ رجال ان یتطہروا الخ بالاتفاق قبا والوں کے حق میں نازل ہوئی ہے مگر ممکن ہے کہ پہلی آیت تمام ہو یعنے دونو نبیر نازل ہوئی ہو اور حدیث میں لفظ ایک فرد کامل کا بیان ہے واسطے حضرت مکے سے ہجرت کر کے آئے تو مدینے سے باہر اُترے ایک محلہ تھا عمرو بن عوف کا یہ چند روز سے شہر میں جگہ پکڑی اور مسجد نبوی تعمیر کی اسی محلہ میں جہاں نماز پڑھتے تھے وہاں کے لوگوں نے مسجد تیار کی اور جماعت قائم رہی مسجد قبا مشہور ہے حضرت اکثر ہفتے کے روز اکثر وہاں جاتے اور نماز پڑھتے اسی محلہ میں بعض منافقوں نے چاہا کہ اور مسجد بناویں پہلو نکلے ضد پر اور اپنی جماعت جدا ٹھہراویں

لو كلفونی نقل جبل من الجبال ما كان اثقل علی من ذلك قلت كيف تفعلون شيئا لم يفعله رسول الله صلی الله عليه وسلم قال ابوبكر هو والله خير فلم يزل يراجعنی فی ذلك ابوبكر و عمر حتی شرح الله صدری للذی شرح له صدرهما صدر ابی بكر و عمر فتتبعت القرآن اجمعه من الرقاع والعسب واللخاف يعنی الحجارة وصدور الرجال فوجدت اٰخر سورة براءة مع خزيمة بن ثابت لقد جاءكم رسول من انفسكم عزيز عليه ما عنتم حريص عليكم بالمؤمنين رءوف رحيم فان تولوا فقل حسبی الله لا اله الا هو عليه توكلت وهو رب العرش العظيم هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمٰن بن مهدی نا ابراهيم بن سعد عن الزهری عن انس ان حذيفة قدم علی عثمٰن بن عفان و كان يغازی اهل الشام فی فتح ارمينية واذربيجان مع اهل العراق فرای حذيفة اختلافهم فی القرآن فقال لعثمٰن بن عفان يا امير المؤمنين ادرك هذه الامة قبل ان يختلفوا فی الكتاب كما اختلف اليهود والنصاری فارسل الی حفصة ان ارسلی الينا بالصحف ننسخها فی المصاحف ثم نردها اليك فارسلت حفصة الی عثمٰن بن عفان بالصحف فارسل عثمٰن الی زيد بن ثابت وسعيد بن العاص وعبد الرحمٰن بن الحارث بن هشام وعبد الله بن الزبير ان انسخوا الصحف فی المصاحف وقال للرهط القرشيين الثلاثة ما اختلفتم انتم وزيد بن ثابت فاكتبوه بلسان قريش فانما نزل بلسانهم حتی نسخوا الصحف فی المصاحف بعث عثمٰن الی كل افق بمصحف من تلك المصاحف التی نسخوا قال الزهری وحدثنی خارجة بن زيد ان زيد بن ثابت قال فقدت اٰية من سورة الاحزاب كنت اسمع رسول الله صلی الله عليه وسلم يقرأ من المؤمنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه فمنهم من قضی نحبه ومنهم من ينتظر فالتمستها فوجدتها مع خزيمة بن ثابت او ابی خزيمة فالحقتها فی سورتها قال الزهری فاختلفوا يومئذ فی التابوت والتابوه

اگر مجھے کسی پہاڑ کے اٹھانیکا حکم دیتے تو مجھپر اس بات سے زیادہ ثقیل نہیں تھا میں نے کہا تم کسطرح وہ بات کرتے ہو جسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا کہا حضرت ابوبکر نے قسم ہے اللہ کی یہ بات نیک ہے پس حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اس بات میں میرے ساتھ ہمیشہ ہی جھگڑا کرتے رہے یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ بھی کشادہ کردیا جسکے لئے اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کا یعنے حضرت ابوبکر اور عمر کا سینہ کشادہ کیا ہے سو میں قرآن کے پیچھے لگا جمع کرتا تھا میں اسکو چیتھڑوں اور پتے کھجوروں اور پتھروں اور لوگوں کے سینوں سے پس میں نے آخر سورت برات کا خزیمہ انصاری کے پاس پایا لقد جاءكم رسول من انفسكم عزيز عليه ما عنتم حريص عليكم بالمؤمنين رءوف رحيم فان تولوا فقل حسبی الله لا اله الا هو عليه توكلت وهو رب العرش العظيم یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن سعد نے زہری سے اُسنے انس سے یہ کہ حذیفہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اسوقت حذیفہ اہل شام کو ارمینیہ اور آذربیجان کے فتح کرنے میں اہل عراق کے ساتھ تیار کر رہا تھا سو حذیفہ نے انکا اختلاف قرآن کے بارے میں دیکھا تو کہا اُسنے حضرت عثمان سے اے امیر المومنین آپ اس امت کی دستگیری کریے کتاب میں اختلاف کرنے سے پہلے ہی جیساکہ یہود اور نصاریٰ نے اختلاف کیا ہے پس حضرت عثمان نے حفصہ کی طرف ایک آدمی بھیجا کہ ہماری طرف صحیفے بھیجدے کہ انکو ہم اور صحیفوں میں لکھوا دیں پھر ہم اسکو تیری طرف پھیر دینگے سو حضرت حفصہ نے حضرت عثمان بن عفان کی طرف صحیفے بھیجدیے اور حضرت عثمان نے زید بن ثابت اور سعید بن عاص اور عبد الرحمٰن بن حارث بن ہشام اور عبد اللہ بن زبیر کی طرف انکو بھیجدیا کہ انکو صحیفوں میں لکھو۔ اور حضرت عثمان نے ان تینوں آدمی قریشیوں سے کہا کہ جسمیں تم اور زید بن ثابت اختلاف کرو تو اس لفظ کو قریش کی زبان میں لکھو کیونکہ قرآن انھیں کی زبان میں نازل ہوا ہے یہانتک کہ جب انھوں نے ان صحیفوں کو قرآن میں لکھ لیا تو حضرت عثمان نے ہر اطراف ان قرآنوں میں سے جوکہ انھوں نے لکھے تھے ایک ایک قرآن بھیجدیا۔ کہا زہری نے اور حدیث کی مجھے خارجہ بن زید نے کہ زید بن ثابت نے کہا میں نے نہ پائی آیت سورۂ احزاب سے جسکو میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنتا تھا کہ اسکو پڑھتے تھے ۔ من المؤمنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه فمنهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر ۔ سو میں نے اسکو خزیمہ بن ثابت یا ابی خزیمہ کے پاس پایا[1] پھر میں نے اسکو اس سورت میں لاحق کردیا۔ کہا زہری نے سو ان لوگوں نے ان دنوں میں لفظ تابوت اور تابوہ میں اختلاف کیا

[1] اسلئے یہ معنے ہیں کہ میں نے اسکو لکھا ہوا کسی اور شخص کے پاس نہ پایا سوائے اسکے ورنہ یاد تو سبکو ہر ایک کو تھی ١٢

من بعد ما کاد یزیغ قلوب فریق منهم ثم تاب علیهم انه بهم رؤف رحیم قال وفینا انزلت ایضا اتقوا الله وکونوا
مع الصادقین قال قلت یا نبی الله ان من توبتی ان لا احدث الا صدقا وان انخلع من مالی کله صدقة الی الله
والی رسوله فقال النبی صلی الله علیه وسلم امسك علیك بعض مالك فهو خیر لك فقلت فانی امسك سهمی الذی
بخیبر قال فما انعم الله علی نعمة بعد الاسلام اعظم فی نفسی من صدقی رسول الله صلی الله علیه وسلم حین صدقته
انا وصاحبای ولا نکون کذبنا فهلکنا کما هلکوا وانی لارجوان لا یکون الله ابلی احدا فی الصدق مثل الذی ابلانی
ما تعمدت لکذبة بعد وانی لارجوان یحفظنی الله فیما بقی وقد روی عن الزهری هذا الحدیث بخلاف هذا الاسناد
قد قیل عن عبد الرحمن بن عبد الله بن کعب بن مالك عن ابیه عن کعب وقد قیل غیر هذا وروی یونس بن یزید
هذا الحدیث عن الزهری عن عبد الرحمن بن عبد الله بن مالك ان اباه حدثه عن کعب بن مالك **حدثنا**
محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدی نا ابراهیم بن سعد عن الزهری عن عبید بن السباق ان زید بن ثابت حدثه
قال بعث الی ابوبکر الصدیق مقتل اهل الیمامة فاذا عمر بن الخطاب عنده فقال ان عمر قد اتانی فقال ان القتل قد استحر
بقراء القرآن یوم الیمامة وانی لاخشی ان یستحر القتل بالقراء فی المواطن کلها فیذهب قرآن کثیر وانی اری ان تامر بجمع القرآن
قال ابوبکر لعمر کیف افعل شیئا لم یفعله رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال عمر هو والله خیر فلم یزل یراجعنی فی ذلك
حتی شرح الله صدری للذی شرح له صدر عمر ورأیت فیه الذی رای قال زید قال ابوبکر انك شاب عاقل لا نتهمك قد کنت
تکتب لرسول الله صلی الله علیه وسلم الوحی فتتبع القرآن قال فوالله

پیچھے اسکے کہ نزدیک تھا کہ کج ہو جاویں دل ایک جماعت کے انہیں سے پھر آیا اوپر انکے تحقیق وہ ساتھ انکے مشفقت کرنیوالا مہربان ہے کہا اسنے
اور ہمارے حق میں ہی یہ آیت بھی نازل ہوئی ہے اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین۔ کہا کعب نے میں نے کہا اے نبی اللہ کے میری توبہ سے ہے
یہ کہ نہ بات کرونگا مگر سچی اور میں اپنے تمام مال سے نکل آتا ہوں واسطے صدقہ کے طرف اللہ کے اور اُسکے رسول کے پس فرمایا نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نے کچھ مال اپنا اپنے لیے بند رکھ سو وہ بہتر ہے تیرے لیے۔ پس میں نے کہا میں اپنے لیے وہ حصہ جو خیبر میں ہے بند رکھتا ہوں کہا اسنے
پس نہیں کوئی انعام کیا اللہ نے مجھپر بعد اسلام کے عظیم تر میرے نزدیک سچ بولنے میرے سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس
جبکہ میں نے اور میرے دونوں ساتھیوں نے آپکے پاس سچ بولا۔ اور نہ ہمنے جھوٹ بولا پس ہلاک ہوتے ہم جیساکہ اور ہلاک ہوئے
اور میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو صدق میں نہ آزمایا ہوگا جیساکہ مجھے اللہ نے آزمایا ہے بعد اسکے میں نے کبھی جھوٹ کا قصد
نہیں کیا اور میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بقیہ عمر میں بھی محفوظ رکھے گا۔ اور مروی ہے یہ حدیث زہری سے بخلاف اس اسناد کے
کہا گیا ہے مروی ہے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے کعب سے اور غیر اسکا بھی کہا گیا
ہے اور روایت کی ہے یونس بن یزید نے یہ حدیث زہری سے اُسنے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مالک سے یہ کہ باپ اسکے نے حدیث کی ہے
اسکو کعب بن مالک سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم
بن سعد نے زہری سے اُسنے عبید بن سباق سے یہ کہ زید بن ثابت نے حدیث کی ہے اسکو کہا اُسنے میری طرف حضرت ابوبکر صدیق نے
(ایک آدمی میرے بلانیکے لیے) وقت جنگ اہل یمامہ کے بھیجا پس دیکھا کہ آپ کے پاس حضرت عمر بن خطاب ہیں سو کہا حضرت ابوبکر نے
میرے پاس عمر آئے اور کہنے لگے کہ یمامہ کے دن قاری قرآن کے بہت شہید ہو گئے ہیں اور میں ڈرتا ہوں کہ قاری سب جگہوں میں بہت
شہید ہونگے تو قرآن بہت جاتا رہیگا اور میری یہ رائے ہے کہ آپ قرآن کے جمع کرنیکا حکم دیجیے حضرت ابوبکر نے حضرت عمر سے کہا میں کسطرح
وہ بات کروں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو نہیں کیا کہا حضرت عمر نے قسم ہے اللہ کی یہ بات نیک ہے (کہا حضرت ابوبکر نے) پس
ہمیشہ حضرت عمر اس بات میں میرے ساتھ جھگڑا کرتے رہے یہانتک اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ کشادہ کر دیا جسکے لیے اللہ نے حضرت عمر کا سینہ
کشادہ کیا ہے اور میری رائے میں بھی وہی آیا جو انکی رائے میں آیا تھا۔ کہا حضرت ابوبکر نے (زید بن ثابت سے) تو جوان عقلمند آدمی ہے ہم تجھپر کسیطرح
کی تہمت نہیں رکھتے تو ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں وحی لکھتا تھا سو تو ہی قرآن کے پیچھے شروع ہو کہا زید نے پس قسم ہے اللہ کی

او ترى له **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان عن عبد العزیز بن رفیع عن ابی صالح السمان عن عطاء بن یسار عن رجل من اهل مصر عن ابی الدرداء فذکر نحوه **حدثنا** احمد بن عبدة الضبی نا حماد بن زید عن عاصم بن بهدلة عن ابی صالح عن ابی الدرداء عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه ولیس فیه عن عطاء بن یسار وفی الباب عن عبادة بن الصامت **حدثنا** عبد بن حمید نا حجاج بن منهال نا حماد بن سلمة عن علی بن زید عن یوسف بن مهران عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لما اغرق الله فرعون قال آمنت انه لا اله الا الذی آمنت به بنو اسرائیل فقال جبرئیل یا محمد لو رأیتنی وانا اخذ من حال البحر وادسه فی فیه مخافة ان تدرکه الرحمة هذا حدیث حسن **حدثنا** محمد بن عبد الاعلی الصنعانی نا خالد بن الحارث نا شعبة قال اخبرنی عدی بن ثابت وعطاء بن السائب عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ذکر احدهما عن النبی صلی الله علیه وسلم انه ذکر ان جبرئیل جعل یدس فی فی فرعون الطین خشیة ان یقول لا اله الا الله فیرحمه الله او خشیة ان یرحمه هذا حدیث حسن غریب صحیح **ومن** سورة هود بسم الله الرحمن الرحیم **حدثنا** احمد بن منیع نا یزید بن هارون نا حماد بن سلمة عن یعلی بن عطاء عن وکیع بن حدس عن عمه ابی رزین قال قلت یا رسول الله این کان ربنا قبل ان یخلق خلقه قال کان فی عماء ما تحته هواء وما فوقه هواء و خلق عرشه علی الماء قال احمد قال یزید العماء ای لیس معه شیء هکذا یقول حماد بن سلمة وکیع بن حدس ویقول شعبة وابو عوانة وکیع بن عدس هذا حدیث حسن **حدثنا** ابو کریب نا ابو معویة عن برید بن عبد الله عن ابی بردة عن ابی موسی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الله تبارک وتعالی یملی وربما قال یمهل الظالم حتی اذا اخذه لم یفلته ثم قرأ وکذلک اخذ ربک اذا اخذ القری وهی ظالمة الآیة هذا حدیث حسن صحیح غریب وقد روی ابو اسامة

یا اسکے لئے دکھائی جاتی ہے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عبد العزیز بن رفیع سے اُسنے ابی صالح سمان سے اُسنے عطاء بن یسار سے اُسنے ایک مرد سے جو اہل مصر سے تھا اُسنے ابی الدرداء سے پس اُسنے اسکے مثل ذکر کیا۔ **حدیث** کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے عاصم بن بہدلہ سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی الدرداء سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور اس روایت میں عطاء بن یسار کا ذکر نہیں ہے اور اس باب میں روایت ہے عبادہ بن صامت سے بھی **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے حجاج بن منہال نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے علی بن زید سے اُسنے یوسف بن مہران سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ غرق کیا اللہ نے فرعون کو تو کہا اُسنے آمنت انہ لا الہ الخ یعنے ایمان لایا میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ جو ایمان لائے ہیں ساتھ اُسکے بنی اسرائیل پس کہا جبرئیل نے کاشکے آپ مجھے دیکھتے اُس حالت میں کہ میں دریا کی کیچڑ لیتا تھا اور اسکے منہ میں غصے سے داخل کرتا تھا اس خوف سے کہ اسکو رحمت نہ گھیر لے یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الاعلی صنعانی نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن حارث نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے کہا خبر دی مجھے عدی بن ثابت اور عطاء بن سائب نے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے ذکر کیا ایک اُن دونوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ ذکر کیا آپ نے یہ کہ جبرئیل علیہ السلام فرعون کے مُنہ میں کیچڑ ڈالتے تھے اس خوف سے کہ کہے لا الہ الا اللہ اور اسپر اللہ رحمت کر دے یا کہا اُسنے اس خوف سے کہ اُسپر رحمت کر دے (شک راوی الفاظ میں) یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ اور بعض تفسیر سورہ ہود سے بسم اللہ الرحمن الرحیم **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے یعلی بن عطاء سے اُسنے وکیع بن حدس سے اُسنے اپنے چچا ابی رزین سے کہا اُسنے میں نے کہا یا رسول اللہ ہمارا رب خلقت کے پیدا کرنے سے پہلے کہاں تھا فرمایا آپ نے ایک بادل میں تھا کہ اسکے نیچے بھی ہوا تھی اور اسکے اوپر بھی ہوا تھی اور پیدا کیا اللہ نے عرش اپنے کو پانی پہ کہا احمد نے بادل یعنے اسکے ساتھ کوئی شئ نہ تھی۔ حماد بن سلمہ اسیطرح وکیع بن حدس کہتا ہے اور شعبہ اور ابو عوانہ وکیع بن عدس کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے برید بن عبد اللہ سے اُسنے ابی بردہ سے اُسنے ابی موسی سے یہ کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ کہا اللہ تبارک وتعالی نے یملی اور کبھی کہا یمہل یعنے مہلت دیتا ہے ظالم کو یہانتک کہ جب اسکو پکڑتا ہے تو نہیں چھوڑتا اسکو پھر پڑھا آپ نے وکذلک اخذ ربک الخ اور ایسا ہی ہے پکڑنا رب تیرے کا جبکہ پکڑتا ہے گاؤں کو اور وہ ظالم ہوں الخ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور روایت کی ہے ابو اسامہ نے

فقال القرشیون التابوت وقال زید التابوہ فرفع اختلافھم الی عثمٰن فقال اکتبوہ التابوت فانہ نزل بلسان قریش قال الزھری فاخبرنی عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ ان عبد اللہ بن مسعود کرہ لزید بن ثابت نسخ المصاحف وقال یا معشر المسلمین اعزل عن نسخ کتابۃ المصاحف ویتولاھا رجل واللہ لقد اسلمت وانہ لفی صلب رجل کافر یرید زید بن ثابت ولذلک قال عبد اللہ بن مسعود یا اھل العراق اکتموا المصاحف التی عندکم وغلوھا فان اللہ یقول ومن یغلل یأت بما غل یوم القیٰمۃ فالقوا اللہ بالمصاحف قال الزھری فبلغنی ان ذلک کرہ من مقالۃ ابن مسعود رجال من افاضل اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا حدیث حسن صحیح وھو حدیث الزھری ولا نعرفہ الا من حدیثہ **ومن سورۃ یونس** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمٰن بن مھدی نا حماد بن سلمۃ عن ثابت البنانی عن عبد الرحمٰن بن ابی لیلی عن صھیب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ تعالی للذین احسنوا الحسنٰی وزیادۃ قال اذا دخل اھل الجنۃ الجنۃ نادی مناد ان لکم عند اللہ موعدا ویرید ان ینجزکموہ قالوا الم یبیض وجوھنا وینجینا من النار ویدخلنا الجنۃ قال فیکشف الحجاب قال فواللہ ما اعطاھم شیئا احب الیھم من النظر الیہ حدیث حماد بن سلمۃ ھکذا رواہ غیر واحد عن حماد بن سلمۃ مرفوعا وروی سلیمٰن بن المغیرۃ ھذا الحدیث عن ثابت عن عبد الرحمٰن بن ابی لیلی قولہ ولم یذکر فیہ عن صھیب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان عن ابن المنکدر عن عطاء بن یسار عن رجل من اھل مصر قال سألت ابا الدرداء عن ھذہ الاٰیۃ لھم البشری فی الحیٰوۃ الدنیا قال ما سألنی عنھا احد منذ سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عنھا فقال ما سألنی عنھا احد غیرک منذ انزلت ھی الرؤیا الصالحۃ یراھا المسلم

پس کہا قرشیوں نے تابوت ہے اور کہا زید نے تابوہ ہے پس انکا اختلاف حضرت عثمان کی طرف اٹھایا گیا سو فرمایا حضرت عثمان نے اسکو تابوت لکھو کیونکہ یہ قرآن قریش کی زبان پر نازل ہوا ہے۔ کہا زہری نے پس خبر دی مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے یہ کہ عبد اللہ بن مسعود نے زید بن ثابت کے قرآن کے لکھنے کو برا جانا اور کہا اے گروہ مسلمانوں کے میں قرآن کے نسخوں کے لکھنے سے معزول کیا جاؤں اور ایک مرد اسکا والی ہو قسم ہے اللہ کی میں اسلام لایا تھا اس حالت میں کہ وہ ابھی ایک مرد کافر کی پیٹھ میں ہی تھا ارادہ اسکا اس سے زید بن ثابت کا تھا اور اسی واسطے کہا عبد اللہ بن مسعود نے اے اہل عراق تم ان صحیفوں کو جو تمہارے پاس ہیں چھپا رکھو اور انکو بند رکھو کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے ومن یغلل یأت بما غل یوم القیامۃ یعنی جو شخص بند رکھے گا لاویگا ساتھ اس چیز کے جو اسنے بند رکھی ہے قیامت کے دن سو تم اللہ کو صحیفوں کے ساتھ ملو گے کہا زہری نے مجھے پہونچا ہے کہ ابن مسعود کے کلام کو کئی مردوں فاضلوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے مکروہ جانا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ حدیث زہری کی ہے اور نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے۔ اور بعض تفسیر سورہ یونس سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے ثابت بنانی سے اُسنے عبد الرحمٰن بن ابی لیلی سے اُسنے صہیب سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر میں۔ للذین احسنوا الحسنٰی وزیادۃ فرمایا آپ نے جب جنتی جنت میں داخل ہونگے تو ایک آواز دینے والا آواز دیگا کہ تمہارے لیے اللہ کے پاس ایک وعدہ ہے اور اللہ ارادہ کرتا ہے کہ اسکو تمہارے لیے پورا کر دے وہ کہیں گے کیا اللہ نے ہمارے چہروں کو سفید نہیں کیا اور ہمکو آگ سے نجات نہیں دی اور جنت میں داخل نہیں کیا فرمایا آپ نے پس اللہ حجاب کو اُٹھائیگا فرمایا آپ نے پس قسم ہے اللہ کی کوئی شے اُسنے انکو ایسی نہیں دی جو انکو اُسکی طرف نظر کرنے سے زیادہ محبوب ہو۔ حدیث حماد بن سلمہ کو ایسا ہی کئی ایک لوگوں نے حماد بن سلمہ سے مرفوعا روایت کیا ہے۔ اور سلیمان بن مغیرہ نے اس حدیث کو ثابت سے اُسنے عبد الرحمٰن بن ابی لیلی سے قول اسکا روایت کیا ہے اور نہیں ذکر کیا اُسنے بواسطہ صہیب کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابن منکدر سے اُسنے عطاء بن یسار سے اُسنے ایک مرد سے جو اہل مصر سے تھا۔ کہا اُسنے میں نے ابی الدرداء سے اس آیت کی بابت سوال کیا لھم البشری فی الحیٰوۃ الدنیا یعنے واسطے انکے بشارت ہے زندگی دنیا میں۔ کہا اُسنے مجھسے کسی نے سوال نہیں کیا ابتدا اُسوقت سے جو سوال کیا میں نے اس سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا آپ نے مجھسے سوائے تیرے کسی نے سوال نہیں کیا ابتدا اسوقت سے کہ نازل ہوئی ہے یہ نیک خواب ہے جسکو مسلمان دیکھتا ہے

[1] اسکے یہ معنے ہیں کہ جو تمہارے پاس صحیفے پہلے آئے ہیں انکو بند کر رکھو یہ معنے نہیں کہ جو قرآن حضرت عثمان نے لکھوا کر تمہاری طرف بھیجا ہے اسکو بند رکھو جیسا کہ بعض لوگوں نے خیال کیا ہے کیونکہ اگر یہ معنے ہوتے تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم

عن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله وروایة هؤلاء اصح من روایة الثوری حدثنا محمد بن یحیی النیسابوری
نا محمد بن یوسف عن سفیان الثوری عن الاعمش وسماك عن ابراهیم عن عبد الرحمٰن بن یزید عن عبد الله عن النبی
صلی الله علیه وسلم نحوه بمعناه حدثنا محمود بن غیلان نا الفضل بن موسیٰ عن سفیان عن سماك عن ابراهیم
عن عبد الرحمٰن بن یزید عن عبد الله بن مسعود عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه بمعناه ولم یذکر فیه عن الاعمش
وقد روی سلیمٰن التیمی هذا الحدیث عن ابی عثمٰن النهدی عن ابن مسعود عن النبی صلی الله علیه وسلم حدثنا
محمد بن بشار نا یحیی بن سعید عن سلیمٰن التیمی عن ابی عثمٰن عن ابن مسعود ان رجلا اصاب من امرأة قبلة حرام
فاتی النبی صلی الله علیه وسلم فسأله عن کفارتها فنزلت اقم الصلوٰة طرفی النهار وزلفا من اللیل الآیة فقال الرجل
الی هذه یا رسول الله فقال لك ولمن عمل بها من امتی هذا حدیث حسن صحیح حدثنا عبد بن حمید نا حسین
بن علی الجعفی عن زائدة عن عبد الملك بن عمیر عن عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ عن معاذ بن جبل قال اتی النبی صلی الله علیه وسلم
رجل فقال یا رسول الله ارأیت رجلا لقی امرأة ولیس بینهما معرفة فلیس یأتی الرجل الی امرأته شیئا الا قد اتی هو الیها الا
انه لم یجامعها قال فانزل الله اقم الصلوٰة طرفی النهار وزلفا من اللیل ان الحسنات یذهبن السیئات ذلك ذکری
للذاکرین فامره ان یتوضأ ویصلی قال معاذ فقلت یا رسول الله اهی له خاصة ام للمؤمنین عامة قال بل للمؤمنین
عامة هذا حدیث لیس اسناده بمتصل عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ لم یسمع من معاذ بن جبل ومعاذ بن جبل مات فی خلافة
عمر وقتل عمر وعبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ غلام صغیر ابن ست سنین وقد روی عن عمر وراٰه وروی شعبة هذا الحدیث عن عبد الملك

اُسنے عبداللہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور روایت انکی زیادہ صحیح ہے روایت ثوری سے حدیث کی ہمسے محمد بن یحیی
نیشاپوری نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یوسف نے اُسنے سفیان ثوری سے اُسنے اعمش اور سماک سے اُنھون نے ابراہیم سے اُسنے عبدالرحمٰن
بن یزید سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے بالمعنے حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسیٰ نے
سفیان سے اُسنے سماک سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے عبدالرحمٰن بن یزید سے اُسنے عبداللہ بن مسعود سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم
سے مثل اسکے بالمعنی اور اُسنے اسمین اعمش کا ذکر نہین کیا۔ اور کبھی روایت کیا ہے سلیمان تیمی نے اس حدیث کو ابی عثمان نہدی
سے اُسنے ابن مسعود سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے
سلیمان تیمی سے اُسنے ابی عثمان سے اُسنے ابن مسعود سے یہ کہ ایک مرد نے ایک عورت سے بوسہ حرام کا لیا پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم
کے پاس آیا اور آپ سے اسکے کفارے کی بابت سوال کیا سو یہ آیت نازل ہوئی اقم الصلوٰة طرفی النهار وزلفا من اللیل پس کہا اس مرد نے
کیا میرے لیے ہی ہے یہ حکم یارسول اللہ سو فرمایا آپ نے تیرے لیے بھی اور اُس شخص کے لئے بھی جو میری[1] امت سے یہ عمل کرے۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے حسین بن علی جعفی نے زائدہ سے اُسنے عبدالملک بن عمیر سے اُسنے
عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے اُسنے معاذ بن جبل سے کہا اُسنے ایک مرد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا اُسنے یارسول اللہ مجھے خبر دو
ایک مرد کی کہ ایک ایسی عورت سے ملا ہے کہ اسکے ساتھ اسکا تعارف نہین ہے اور وہ مرد اپنی عورت کے پاس بالکل نہین آیا مگر وہ ایسکے پاس آیا ہے
سوا اسکے کہ اُسنے اسکے ساتھ جماع نہین کیا کہا اُسنے پس اللہ نے یہ آیت نازل کی اقم الصلوٰة الخ یعنے اور قائم کر نماز دونون طرف دن کے
اور کچھ ٹکڑون مین رات سے تحقیق نیکیاں لیجاتی ہین برائیونکو یہ نصیحت ہے واسطے ذکر کرنے والونکے۔ پھر آنحضرت نے اسکو وضو کرنیکا
اور نماز پڑھنے کا حکم دیا۔ کہا معاذ نے مین نے کہا یارسول اللہ کیا یہ حکم اُسی کے لئے خاص ہے یا تمام مومنون کے لئے فرمایا آپ نے
بلکہ تمام مومنون کے لئے۔ یہ ایسی حدیث ہے کہ اسناد اسکی متصل نہین ہے (کیونکہ) عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے معاذ بن جبل سے سنا نہین ہے اور معاذ
بن جبل حضرت عمر کی خلافت مین مرگیا تھا۔ اور حضرت عمر شہید ہوئے تھے اس حالت مین کہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ چھوٹا لڑکا چھ برس کا تھا اور
اُسنے روایت کی ہے حضرت عمر سے اور دیکھا ہے انکو۔ اور روایت کی ہے شعبہ نے یہ حدیث عبدالملک

[1] یعنے جو شخص میری امت سے گناہ صغیرہ کرنے کے بعد نیکی کریگا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اسکے گناہ کو معاف کردیگا کیونکہ نیکیون سے برائیونکو دور کرنا اسلیے ہوتا ہے کہ نیکی بعد برائی کے صادر ہو۔۱۲

عن برید نحوہ وقال یعلی حدثنا ابراهیم بن سعید الجوهری عن ابی اسامة عن برید بن عبد الله عن جده ابی بردة
عن ابی موسی عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه وقال یعلی ولم یشك فیه حدثنا محمد بن بشار نا ابو عامر العقدی هو
عبد الملك بن عمرو قال نا سلیمان بن سفیان عن عبد الله بن دینار عن ابن عمر عن عمر بن الخطاب قال لما نزلت هذه الآیة[۱]
فمنهم شقی وسعید سألت رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت یا نبی الله فعلی ما نعمل علی شیء قد فرغ منه او علی شیء
لم یفرغ منه قال بل علی شیء قد فرغ منه وجرت به الاقلام یا عمر لکن کل میسر لما خلق له هذا حدیث حسن غریب من
هذا الوجه لا نعرفه الا من حدیث عبد الملك بن عمرو حدثنا قتیبة نا ابو الاحوص عن سماك بن حرب عن ابراهیم
عن علقمة والاسود عن عبد الله قال جاء رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال انی عالجت امرأة فی اقصی المدینة وانی
اصبت منها ما دون ان امسها وانا هذا فاقض فی ما شئت فقال له عمر لقد سترك الله لو سترت علی نفسك فلم یرد
علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم شیئا فانطلق الرجل فاتبعه رسول الله صلی الله علیه وسلم رجلا فدعاه فتلا
علیه اقم الصلوة طرفی النهار وزلفا من اللیل ان الحسنات یذهبن السیئات ذلك ذکری للذاکرین الی آخر الآیة فقال
رجل من القوم هذا له خاصة قال بل للناس کافة هذا حدیث حسن صحیح وهکذا روی اسرائیل عن سماك عن ابراهیم
عن علقمة والاسود عن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه وروی شعبة عن سماك عن ابراهیم عن الاسود عن عبد الله
عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه وروی سفیان الثوری عن سماك عن ابراهیم عن عبد الرحمن بن یزید

برید سے مثل اسکے اور کہا یعلی نے حدیث کی ہمسے ابراہیم بن سعید جوہری نے ابی اسامہ سے اُسنے برید بن عبد اللہ سے اُسنے اپنے
دادا ابی بردہ سے اُسنے ابی موسی سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور کہا یعلی اور اُسنے اسمین شک نہین کیا حدیث
کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر عقدی نے جو عبد الملک بن عمرو ہے کہا اُسنے حدیث کی ہمسے سلیمان بن سفیان نے
عبد اللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے عمر بن خطاب سے کہا اُسنے جب یہ آیت نازل ہوئی فمنہم شقی وسعید تو سوال کیا مین نے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے سو مین نے کہا اے نبی اللہ کے ہم کس چیز پر عمل کرتے ہین کیا اس سے فراغت[۱] ہو گئی ہے یا ایسی چیز پر عمل کرتے ہین کہ اس
سے ابھی فراغت نہین ہوئی فرمایا آپ نے بلکہ ایسی چیز پر کہ اس سے فراغت ہو چکی ہے اور قلمین اسکے ساتھ جاری ہو چکی ہین اے عمر لیکن
ہر ایک کے لئے وہی آسان ہے جسکے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے یہ حدیث حسن ہے غریب اس طریق سے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عبد الملک بن
عمرو سے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے سماک بن حرب سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے علقمہ اور اسود سے
انھون نے عبد اللہ سے کہا اُسنے ایک مرد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا اُسنے مین نے ایک عورت کو مدینہ کے باہر اطراف
مین ہاتھ لگایا ہے اور مین اس سے پہونچ گیا ہون سوائے جماع کرنیکے۔ اور مین یہ کھڑا ہون سو آپ میرے حق مین جو چاہتے ہون حکم کرین پس
اس سے حضرت عمر نے کہا اللہ نے تو تجھپر پردہ ڈالا تھا اگر تو بھی اپنے نفس پر پردہ ڈالتا پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو کچھ
جواب نہ دیا سو وہ مرد چلا گیا پھر اسکے پیچھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد بھیجا پس اُسنے اُسکو بلا لیا پھر آپ نے
اُسپر یہ آیت پڑھی اقم الصلوة طرفی النہار الخ یعنے قائم کر نماز دونون طرف دن کے اور کچھ ٹکڑون مین رات سے تحقیق نیکیاں لیجاتی ہین
برائیونکو یہ نصیحت[۲] ہے واسطے ذکر کرنے والون کے الخ پس کہا ایک مرد نے قوم سے کیا یہ حکم اُسکے لیے خاص ہے فرمایا آپ نے بلکہ تمام
لوگون کے لئے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ایسا ہی روایت کی ہے اسرائیل نے سماک سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے علقمہ اور اسود سے انھون نے
عبد اللہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور روایت کیا شعبہ نے سماک سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے اسود سے اُسنے عبد اللہ
سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور روایت کیا سفیان ثوری نے سماک سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے عبد الرحمن بن یزید سے

[۱] یعنے ہم جو عمل کر رہے ہین کیا یہ تمام لکھے گئے ہین یا جب ہم کرتے ہین اُسوقت لکھے جاتے ہین فرمایا آپ نے بلکہ تمام امور پروردگار لکھ چکا ہے اور قلم اُسکے ساتھ جاری ہو چکا ہے مگر ہر ایک کے وہی عمل
آسان ہوتے ہین جسکے لیے وہ پیدا کیے گئے ہین [۲] یعنے نیکیاں دور کرتی ہین برائیونکو جس طرح جو نیکیاں کرے اسکی برائیاں معاف ہون اور جو نیکیاں پکڑے اس سے خو برائیون کی چھوٹے اور جس ملک
مین نیکیون کا رواج ہو وہان ہدایت آوے اور گمراہی مٹے لیکن تینون جگہ وزن غالب چاہیے جتنا میل اتنا صابون ۱۲ شاہ عبد القادر محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالے

الا فی ذروة من قومه **حدثنا** ابوکریب نا عبدة وعبد الرحیم عن محمد بن عمرو نحو حدیث الفضل بن موسی الا انه قال ما بعث الله بعده نبیا الا فی ثروة من قومه قال محمد بن عمرو الثروة الکثرة والمنعة وهذا اصح من روایة الفضل بن موسی وهذا حدیث حسن **ومن سورة الرعد** بسم الله الرحمٰن الرحیم **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمٰن انا ابو نعیم عن عبد الله بن الولید وکان یکون فی بنی عجل عن بکیر بن شهاب عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال اقبلت یهود الی النبی صلی الله علیه وسلم فقالوا یا ابا القاسم اخبرنا عن الرعد ما هو قال ملك من الملئكة موکل بالسحاب معه مخاریق من نار یسوق بها السحاب حیث شاء الله فقالوا فما هذا الصوت الذی نسمع قال زجرة بالسحاب اذا زجره حتی ینتهی الی حیث امر قالوا صدقت فقالوا فاخبرنا عما حرم اسرائیل علی نفسه قال اشتکی عرق النساء فلم یجد شیئا یلائمه الا لحوم الابل والبانها فلذلك حرمها قالوا صدقت هذا حدیث حسن صحیح غریب **حدثنا** محمود بن خداش البغدادی نا سیف بن محمد الثوری عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم فی قوله تعالی ونفضل بعضها علی بعض فی الاکل قال الدقل والفارسی والحلو والحامض هذا حدیث حسن غریب وقد رواه زید بن ابی انیسة عن الاعمش نحو هذا وسیف بن محمد هو اخو عمار بن محمد وعمار اثبت منه وهو ابن اخت سفیان الثوری **سورة ابراهیم** بسم الله الرحمٰن الرحیم **حدثنا** عبد بن حمید نا ابو الولید نا حماد بن سلمة عن شعیب بن الحبحاب عن انس بن مالك قال اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم بقناع علیه رطب فقال مثل کلمة طیبة کشجرة طیبة اصلها ثابت وفرعها فی السماء تؤتی اکلها کل حین باذن ربها قال هی النخلة ومثل کلمة خبیثة کشجرة خبیثة

مگر اس قوم کے اعلیٰ نسب میں **حدیث** کی ہمسے ابوکریب نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ اور عبدالرحیم نے محمد بن عمرو سے مثل حدیث فضل بن موسیٰ کے مگر یہ کہ کہا اُسنے نہیں بھیجا اللہ نے کوئی نبی مگر اسکی قوم کی جماعت کثیر میں۔ کہا محمد بن عمرو نے ثروہ کے معنے جماعت کثیر اور لشکر کے ہیں اور یہ روایت زیادہ صحیح ہے روایت فضل بن موسیٰ سے اور یہ حدیث حسن ہے **بعض تفسیر سورۂ رعد سے** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم **حدیث** کی ہمسے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے کہا خبر دی ہمکو ابونعیم نے عبداللہ بن ولید سے اور یہ شخص بنی عجل میں رہتا تھا وہ راوی ہے بکیر بن شہاب سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے چند یہود نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے اے ابا القاسم ہمکو رعد کی خبر دو کہ کیا ہے فرمایا آپ نے ایک فرشتہ ہے فرشتوں سے جو بادل پر موکل ہے اسکے ساتھ آگ کا ایک چابک ہے جو اسکے ساتھ بادلونکو چلاتا ہے جہاں اللہ کی مرضی ہو پھر کہا اُنھون نے یہ کیا آواز ہے جو ہم سنتے ہیں فرمایا آپ نے یہ زجر ہے جبکہ وہ بادلونکو زجر کرتا ہے یہانتک کہ وہ بادل پہونچتا ہے جہان وہ امر کرتا ہے کہا اُنھون نے سچ کہا آپ نے پھر کہا اُنھون نے ہمکو خبر دو اُس چیز کی جو حضرت یعقوب نے اپنے نفس پر حرام کی تھی فرمایا آپنے عرق النسا (نام رگ) اُنکی بیمار ہوگئی سو اُنھون نے کوئی چیز نہ پائی جو اُنکو مرغوب ہو مگر گوشت اونٹونکا اور دودھ انکا پس اسی لئے اُنھون نے اسکو حرام کیا تھا کہا اُنھون نے سچ کہا آپنے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن خداش بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے سیف بن محمد ثوری نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر میں ونفضل بعضہا علی بعض فی الاکل یعنے بزرگی دیتے ہیں ہم بعض انکے کو اوپر بعضے انکے بیچ میوے کے[1] فرمایا آپ نے ردی کھجوریں اور فارسی ہیں اور میٹھے اور کڑوے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور روایت کیا اسکو زید بن ابی انیسہ نے اعمش سے مثل اسکے۔ اور سیف بن محمد وہ بھائی عمار بن محمد کا ہے اور عمار اس سے ثقہ ہے اور یہ بھانجا سفیان ثوری کا ہے۔ **تفسیر سورہ ابراہیم** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے ابوالولید نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے شعیب بن حبحاب سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک تھال کھجوروں کا لایا گیا پس فرمایا آپ نے مثال[2] بات پاکیزہ کی مانند درخت پاکیزہ کے ہے جڑ اسکی محکم ہے اور ڈالیاں اسکی بیچ آسمان کے دیتا ہے میوہ اپنا ہر وقت ساتھ حکم پروردگار اپنے کے فرمایا آپ نے وہ درخت کھجور ہے اور مثال بات ناپاک کی مانند درخت ناپاک کے ہے

[1] فضیلت میوے کی ایک دوسرے پر یہ ہے کہ باوجود یکہ ایک شکل اور قسم کے ہوتے ہیں پھر بعض کا مزا عمدہ اور بعض کا برا ایک ہی ہوا ہے کہ بعض اس سے میٹھا ہے اور بعض اس سے کڑوا یہ کمال قدرت پروردگار کی ہے ۱۲

[2] مسلمانوں کا دعوے درست ہے جسکی دلیل صحیح ہے اور دل میں اثر رکھتا ہے اور روز بروز بڑھتا ہے اور کافروں کا دعوے جڑ نہیں رکھتا تھوڑا دھیان کرنے سے غلط معلوم ہونے لگے اور دل میں اس سے کچھ نور نہیں ۱۲

بن عمیر عن عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلاً **حدثنا** عبد اللہ بن عبد الرحمٰن انا یزید
بن ھارون انا قیس بن الربیع عن عثمٰن بن عبد اللہ بن موھب عن موسی بن طلحۃ عن ابی الیسر قال اتتنی امرأۃ تبتاع
تمرا فقلت ان فی البیت تمرا اطیب منہ فدخلت معی فی البیت فاھویت الیھا فقبلتھا فاتیت ابابکر فذکرت ذلک لہ
فقال استر علی نفسک وتب ولا تخبر احدا فلم اصبر فاتیت عمر فذکرت ذلک لہ فقال استر علی نفسک وتب ولا تخبر
احدا فلم اصبر فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فقال لہ اخلفت غازیا فی سبیل اللہ فی اھلہ
بمثل ھٰذا حتی تمنی انہ لم یکن اسلم الا تلک الساعۃ حتی ظن انہ من اھل النار قال واطرق رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم طویلا حتی اوحی الیہ اقم الصلوٰۃ طرفی النھار وزلفا من اللیل ان الحسنات یذھبن السیئات
ذلک ذکری للذاکرین قال ابو الیسر فاتیتہ فقرأھا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اصحابہ یا رسول اللہ
الھٰذا خاصۃ ام للناس عامۃ قال بل للناس عامۃ ھٰذا حدیث حسن صحیح غریب وقیس بن الربیع ضعفہ وکیع
وغیرہ وروی شریک عن عثمٰن بن عبد اللہ ھٰذا الحدیث مثل روایۃ قیس بن الربیع وفی الباب عن ابی امامۃ وواثلۃ بن
الاسقع وانس بن مالک وابو الیسر اسمہ کعب بن عمرو **ومن** سورۃ یوسف بسم اللہ الرحمٰن الرحیم **حدثنا** الحسین بن حریث
الخزاعی نا الفضل بن موسی عن محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الکریم ابن الکریم ابن الکریم
ابن الکریم یوسف بن یعقوب بن اسحٰق بن ابراھیم قال ولو لبثت فی السجن ما لبث یوسف ثم جاءنی الرسول اجبت ثم قرأ فلما جاءہ الرسول قال
ارجع الی ربک فسئلہ ما بال النسوۃ اللاتی قطعن ایدیھن قال ورحمۃ اللہ علی لوط ان کان لیاوی الی رکن شدید فما بعث اللہ من بعدہ نبیا

بن عمیر سے اُسنے عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسل **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے کہا خبر دی ہمکو یزید
بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو قیس بن ربیع نے عثمان بن عبد اللہ بن موہب سے اُسنے موسیٰ بن طلحہ سے اُسنے ابی الیسر سے کہا اُسنے میرے
پاس ایک عورت آئی جو کھجوریں خریدتی تھی سو میں نے اس سے کہا کہ میرے گھر میں کھجوریں اِنسے بہتر ہیں سو وہ میرے ساتھ گھر میں داخل ہوگئی پس
میں اسکی طرف جھک گیا اور اسکا بوسہ لے لیا پھر حضرت ابوبکر صدیق کے پاس آیا اور اُنکے پاس یہ قصہ ذکر کیا تو اُنھوں نے کہا اپنے نفس پر پردہ
ڈال اور توبہ کر اور کسی کو خبر نہ کر سو میں صبر نہ کر سکا اور حضرت عمر کے پاس آیا پھر اسکے پاس یہ قصہ ذکر کیا پس اُنھوں نے کہا اپنے نفس پر پردہ ڈال اور
توبہ کر اور کسی کو خبر نہ کر پھر میں صبر نہ کر سکا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اُنکے پاس یہ قصہ ذکر کیا پس آپ نے اس سے کہا کیا تو نے
خلافت کی ہے ایسے شخص کی جو اللہ کی راہ میں جنگ کرتا ہے بیچ اسکے اہل کے ساتھ ایسے فعل سے یہانتک کہ اُسنے خواہش کی کہ میں مسلمان ہی
نہ ہوتا مگر اس گھڑی میں اور اُسنے گمان کیا کہ میں اہل نار سے ہوں۔ کہا اُسنے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بہت دیر تک سرنگوں رہے یہانتک
کہ آپکی طرف وحی ہوئی اَقِمِ الصَّلٰوۃَ الخ یعنے قائم کر نماز دونوں طرف دن کے اور کچھ ٹکڑوں رات سے تحقیق نیکیاں لیجاتی ہیں برائیوں کو یہ نصیحت
ہے واسطے ذکر کرنے والوں کے۔ کہا ابو الیسر نے پھر میں آپ کے پاس آیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ آیت مجھپر پڑھی اور کہا آپکے صحابہ
نے یا رسول اللہ کیا یہ حکم اسی کے لیے خاص ہے یا تمام لوگوں کے لیے فرمایا آپ نے بلکہ تمام لوگوں کے لیے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور قیس
بن ربیع کو وکیع وغیرہ نے ضعیف کیا ہے اور روایت کی ہے یہ حدیث شریک نے عثمان بن عبد اللہ سے مثل روایت قیس بن ربیع کے اور
اس باب میں روایت ہے ابی امامہ اور واثلہ بن اسقع اور انس بن مالک سے اور ابو الیسر کا نام کعب بن عمرو ہے **بعض تفسیر سورۂ یوسف** سے
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم **حدیث** کی ہمسے حسین بن حریث خزاعی نے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسیٰ نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے
اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کریم بن کریم بن کریم بن کریم یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم ہیں فرمایا آپ نے اگر
میں قیدخانہ میں ٹھہرتا جیسے کہ یوسف علیہ السلام ٹھہرے ہیں پھر میرے پاس قاصد (بلانیکو) آتا تو میں اسکے بلانے کو قبول کرلیتا پھر آپنے پڑھا فلما جاءہ
الرسول الخ یعنے پس جب آیا اسکے پاس ایلچی کہا پھر جا طرف خاوند اپنے کے پس پوچھ اس سے کیا حال ہے ان عورتوں کا کہ کاٹے ہاتھ اپنے فرمایا آپ نے
اور رحمت اللہ کی لوط علیہ السلام پر کہ تحقیق تھے وہ جگہ پکڑتے طرف قلعہ مضبوط کے۔ پھر بعد اسکے اللہ نے کوئی نبی نہیں بھیجا۔

سلہ قلعہ مضبوط سے مراد قبیلہ ہے اور کہا بعض نے مراد اس سے اللہ تعالیٰ ہے مگر اس مراد کو اس حدیث کے آخر کے لفظ رد کرتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ جس مدت تک حضرت یوسف علیہ السلام قیدخانہ میں قید رہے ہیں اور صبر کیا ہے

وھذا اشبہ ان یکون اصح من حدیث نوح **حدثنا** عبد بن حمید نا عثمٰن بن عمر عن مالک بن مغول عن جنید عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لجھنم سبعۃ ابواب باب منھا لمن سل السیف علی امتی او قال علی امۃ محمد ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث مالک بن مغول **حدثنا** عبد بن حمید نا ابو علی الحنفی عن ابن ابی ذئب عن المقبری عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحمد للہ ام القراٰن وام الکتاب والسبع المثانی ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** الحسین بن حریث نا الفضل بن موسی عن عبد الحمید بن جعفر عن العلاء بن عبد الرحمٰن عن ابیہ عن ابی ھریرۃ عن ابی بن کعب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما انزل اللہ فی التورٰۃ ولا الانجیل مثل ام القراٰن وھی السبع المثانی وھی مقسومۃ بینی وبین عبدی ولعبدی ما سال **حدثنا** قتیبۃ نا عبد العزیز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمٰن عن ابیہ عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج علی ابی وھو یصلی فذکر نحوہ بمعناہ حدیث عبد العزیز بن محمد اطول واتم وھذا اصح من حدیث عبد الحمید بن جعفر وھکذا روی غیر واحد عن العلاء بن عبد الرحمٰن **حدثنا** محمد بن اسمٰعیل نا احمد بن ابی الطیب نا مصعب بن سلام عن عمرو بن قیس عن عطیۃ عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتقوا فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ ثم قراٰ ان فی ذلک لایٰت للمتوسمین ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ وقد روی عن بعض اھل العلم فی تفسیر ھذہ الاٰیۃ ان فی ذلک لاٰیٰت للمتوسمین قال للمتفرسین **حدثنا** احمد بن عبدۃ الضبی نا المعتمر عن لیث بن ابی سلیم عن بشر عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اور یہ مشابہت رکھتی ہے اس بات سے کہ زیادہ صحیح ہو حدیث نوح سے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عثمان بن عمر نے مالک بن مغول سے اُسنے جنید سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے دوزخ کے سات دروازے ہیں ایک دروازہ اسکا اُن لوگوں کے لیے ہے جو میری امت پر تلوار اٹھاویں یا فرمایا آپ نے امت محمد پر یہ حدیث غریب ہے۔ اور نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث مالک بن مغول سے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے ابو علی حنفی نے ابن ابی ذئب سے اُسنے مقبری سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے الحمد للہ ام القرآن اور ام الکتاب ہے اور سات آیتین کہ دوہرائی جاتی ہین[1] یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسی نے عبد الحمید بن جعفر سے اُسنے علاء بن عبد الرحمٰن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے ابی بن کعب سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین نازل کی اللہ نے توریت اور انجیل مین کوئی سورت مثل الحمد کے اور یہ سات آیتین ہین کہ دوہرائی جاتی ہین۔ اور یہ تقسیم کی گئی ہے درمیان میرے اور میرے بندے کے اور واسطے بندے میرے کے ہے وہ چیز کہ سوال کرے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے علاء بن عبد الرحمٰن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ابی کے پاس گئے اس حالت مین کہ وہ نماز پڑھ رہا تھا سو اُسنے مثل اسکے بالمعنے ذکر کی۔ حدیث عبد العزیز بن محمد کی لمبی اور پوری ہے اور یہ صحیح ہے حدیث عبد الحمید بن جعفر سے اور ایسا ہی کئی ایک نے علاء بن عبد الرحمٰن سے روایت کی ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہمسے احمد بن ابی الطیب نے کہا حدیث کی ہمسے مصعب بن سلام نے عمرو بن قیس سے اُسنے عطیہ سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بچو مؤمن کی فراست سے کیونکہ وہ دیکھتا ہے ساتھ نور اللہ کے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ان فی ذلک لآیات للمتوسمین یعنے تحقیق بیچ اسکے البتہ نشانیاں ہین واسطے چہرہ پہچاننے والونکے یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اس وجہ سے اور مروی ہے بعض اہل علم سے اس آیت کی تفسیر مین ان فی ذلک لآیات للمتوسمین کہا اُسنے واسطے فراست والون کے **حدیث** کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے کہا حدیث کی ہمسے معتمر نے لیث بن ابی سلیم سے اُسنے بشر سے اُسنے انس بن مالک سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے

[1] سات آیتین کہ دوہرائی جاتی ہین وجہ تسمیہ اسکی یہ ہے کہ یہ سات آیتین ہر ایک رکعت مین پڑھی جاتی ہین یہ اسواسطے کہ مشتق تثنیہ سے ہے اگر مشتق ثنا سے ہے تو معنے اسکے یہ ہونگے کہ سات آیتین ایسی

اجتثت من فوق الارض مالها من قرار قال هی الحنظلة قال فاخبرت بذلك ابا العالية فقال صدق واحسن حدثنا قتيبة نا ابوبكر بن شعيب بن الحبحاب عن ابيه عن انس بن مالك نحوه بمعناه ولم يرفعه ولم يذكر قول ابي العالية وهذا اصح من حديث حماد بن سلمة وروى غير واحد مثل هذا موقوفا ولا نعلم احدا رفعه غير حماد بن سلمة ورواه معمر وحماد بن زيد وغير واحد ولم يرفعوه حدثنا احمد بن عبدة الضبي نا حماد بن زيد عن شعيب بن الحبحاب عن انس بن مالك نحو حديث عبد الله ابي بكر بن شعيب بن الحبحاب ولم يرفعه حدثنا محمود بن غيلان نا ابو داؤد نا شعبة قال اخبرني علقمة بن مرثد قال سمعت سعد بن عبيدة يحدث عن البراء عن النبي صلى الله عليه وسلم في قوله يثبت الله الذين امنوا بالقول الثابت في الحيوة الدنيا وفي الاخرة قال في القبر اذا قيل له من ربك وما دينك ومن نبيك هذا حديث حسن صحيح حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان عن داؤد بن ابي هند عن الشعبي عن مسروق قال تلت عائشة هذه الاية يوم تبدل الارض غير الارض قالت يارسول الله فاين يكون الناس قال على الصراط هذا حديث حسن صحيح وقد روی من غير هذا الوجه عن عائشة سورة الحجر بسم الله الرحمن الرحيم حدثنا قتيبة نا نوح بن قيس الحداني عن عمرو بن مالك عن ابي الجوزاء عن ابن عباس قال كانت امرأة تصلي خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم حسناء من احسن الناس وكان بعض القوم يتقدم حتى يكون في الصف الاول لان لا يراها ويستأخر بعضهم حتى يكون في الصف المؤخر فاذا ركع نظر من تحت ابطيه فانزل الله تعالى ولقد علمنا المستقدمين منكم ولقد علمنا المستأخرين وروى جعفر بن سليمن هذا الحديث عن عمرو بن مالك عن ابي الجوزاء نحوه ولم يذكر فيه عن ابن عباس

کہ جسم اکھڑ گیا ہے اوپر سے زمین کے نہیں واسطے اسکے قرار فرمایا آپ نے وہ حنظل ہے کہا اُسنے پس اسکی خبر دی مین نے ابا العالیہ کو وہ سچ کہا اُسنے کہ سچ کہا آپ نے اور اچھا کہا حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابوبکر بن شعیب بن حبحاب نے اپنے باپ سے اُسنے انس بن مالک سے مثل اسکے بالمعنے اور اُسنے قول ابا العالیہ کا ذکر نہین کیا۔ اور یہ روایت حماد بن سلمہ کی روایت سے زیادہ صحیح ہے اور کئی ایک نے مثل اسکے موقوف روایت کی ہے اور ہم نہین جانتے کہ کسی نے اسکو مرفوع کیا ہو سواے حماد بن سلمہ کے۔ اور روایت کیا اُسکو معمر اور حماد بن زید نے اور کئی ایک نے اور انھون نے اسکو مرفوع نہین کیا حدیث کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے شعیب بن حبحاب سے اُسنے انس بن مالک سے مثل حدیث عبد اللہ ابی بکر بن شعیب بن حبحاب کے اور اسکو مرفوع نہین کیا۔ حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے کہا خبر دی مجھے علقمہ بن مرثد نے کہا سنا مین نے سعد بن عبیدہ سے کہ حدیث کرتا تھا براء سے اُسنے روایت کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر مین يثبت الله الذين امنوا الخ یعنے ثابت رکھتا ہے اللہ اُن لوگونکو کہ ایمان لائے ہین ساتھ بات محکم کے بیچ زندگانی دنیا کے اور بیچ آخرت کے۔ فرمایا آپ نے یہ ثابت رکھنا قبر مین ہے کہ جب کہا جاتا ہے اُس سے کون ہے رب تیرا اور کیا ہے دین تیرا اور کون ہے نبی تیرا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے داؤد بن ابی ہند سے اُسنے شعبی سے اُسنے مسروق سے کہا اُسنے حضرت عائشہ نے یہ آیت پڑھی يوم تبدل الارض غير الارض کہا حضرت عائشہ نے یارسول اللہ پس اسوقت آدمی کہان ہونگے فرمایا آپ نے پل صراط پر یہ حدیث حسن صحیح ہے اور غیر اس وجہ سے بھی حضرت عائشہ سے مروی ہے۔ تفسیر سورۂ حجر بسم اللہ الرحمن الرحیم حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے نوح بن قیس حدانی نے عمرو بن مالک سے اُسنے ابی الجوزاء سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے ایک عورت بہت خوبصورت تمام لوگون سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتی تھی اور بعضے لوگ آگے ہوجاتے تھے حتے کہ پہلی صف مین تاکہ اسکو نہ دیکھین۔ اور بعضے پیچھے ہٹ رہتے تھے حتے کہ پچھلی صف مین ہوجاتے پس جب رکوع کرتے تو اپنی بغلون کے نیچے سے اسکو دیکھتے پس اللہ تعالی نے یہ آیت نازل کی ولقد علمنا المستقدمين منكم الخ یعنے البتہ تحقیق ہم جانتے ہین آگے بڑھ جانے والونکو تم مین سے اور البتہ تحقیق ہم جانتے ہین پیچھے رہنے والونکو۔ اور روایت کیا جعفر بن سلیمان نے اس حدیث کو عمرو بن مالک سے اُسنے ابی الجوزاء سے مثل اسکے اور اُسنے اسمین ابن عباس کا ذکر نہین کیا

[1] قبر مین جو کوئی مضبوط بات کہنے کا جو اس سے پوچھی گئی ہے تو ٹھکانا نیک پاویگا اور جو کوئی بہکی ہوئی بات کہے گا خراب ہوگا ۱۲

قال ربعة احمر كانه خرج من ديماس يعني الحمام ورأيت ابراهيم قال وانا اشبه ولده به قال واتيت باناءين احدهما
لبن والاخر فيه خمر فقيل لي خذ ايهما شئت فاخذت اللبن فشربته فقيل لي هديت للفطرة او اصبت الفطرة
اما انك لو اخذت الخمر غوت امتك هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** اسحق بن منصور انا عبد الرزاق نا معمر
عن قتادة عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم اتي بالبراق ليلة اسري به ملجما مسرجا فاستصعب عليه فقال له جبرئيل
ابمحمد تفعل هذا فما ركبك احد اكرم على الله منه قال فارفض عرقا هذا حديث حسن غريب ولا نعرفه الا من حديث
عبد الرزاق **حدثنا** يعقوب بن ابراهيم الدورقي نا ابو تميلة عن الزبير بن جنادة عن ابن بريدة عن ابيه قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لما انتهينا الى بيت المقدس قال جبرئيل باصبعه فخرق به الحجر وشد به البراق
هذا حديث حسن غريب **حدثنا** قتيبة نا الليث عن عقيل عن الزهري عن ابي سلمة عن جابر بن عبد الله ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لما كذبتني قريش قمت في الحجر فجلى الله لي بيت المقدس فطفقت اخبرهم عن اياته
وانا انظر اليه هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن مالك بن صعصعة وابي سعيد وابن عباس وابي ذر وابن مسعود
حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان عن عمرو بن دينار عن عكرمة عن ابن عباس في قوله تعالى وما جعلنا الرؤيا التي اريناك الا
فتنة للناس قال هي رؤيا عين اريها النبي صلى الله عليه وسلم ليلة اسري به الى بيت المقدس قال والشجرة الملعونة في القران قال هي
شجرة الزقوم هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** عبيد بن اسباط بن محمد القرشي الكوفي نا ابي عن الاعمش عن ابي صالح
عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم في قوله تعالى

کہ فرمایا آپ نے کہ درمیانہ قد ہیں سرخ رنگ گویا وہ نکلا ہے حمام سے اور دیکھا میں نے حضرت ابراہیم کو فرمایا آپ نے میں اسکے ساتھ اسکی
اولاد سے زیادہ مشابہت رکھتا ہوں فرمایا آپ نے میرے پاس دو برتن لائے گئے ایک میں دودھ ہے اور دوسرے میں شراب پھر مجھے
کہا گیا پکڑ لے جونسا ان میں تو چاہتا ہے سو میں نے دودھ پکڑ لیا اور اسکو پی لیا پھر مجھے کہا گیا آپ دین اسلام کی ہدایت کیے گئے ہو یا پہونچے ہو
دین اسلام کو (شک راوی) بہرحال اگر آپ شراب کو پکڑتے تو آپکی امت گمراہ ہوتی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے اسحاق بن
منصور نے کہا خبر دی ہمکو عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہم سے معمر نے قتادہ سے اُسنے انس سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس براق
لگام دیکر اور کاٹھی ڈالکر لایا گیا اس رات میں کہ آپکو سیر کرائی گئی سو اس گھوڑے نے آپ پہ سختی کی پس اس سے جبرئیل علیہ السلام نے کہا
کیا تو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسطرح کرتا ہے سو تجھ پر کوئی شخص جو اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ بزرگ ہو سوار نہیں ہوا فرمایا آپ
پس اسکا پسینہ جاری ہوا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عبد الرزاق سے **حدیث** کی ہم سے یعقوب بن ابراہیم
دورقی نے کہا حدیث کی ہم سے ابوتمیلہ نے زبیر بن جنادہ سے اُسنے ابن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے جب ہم بیت المقدس کے پاس پہونچے تو جبرئیل علیہ السلام نے اپنی انگلی سے اشارت کی۔ تو اسکے ساتھ پتھر کو پھاڑ ڈالا اور اسکے
ساتھ براق کو باندھ دیا یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے عقیل سے اُسنے زہری سے اُسنے ابی سلمہ
سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ مجھے قریش نے جھٹلایا تھا تو میں حطیم میں کھڑا ہو گیا پس اللہ تعالی نے میرے
لیے بیت المقدس کھول دیا سو میں نے انکو اسکی نشانیوں سے خبر دینی شروع کر دی اس حالت میں کہ میں اسکی طرف دیکھ رہا ہوں۔ یہ حدیث حسن
صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے مالک بن صعصعہ اور ابی سعید اور ابن عباس اور ابی ذر اور ابن مسعود سے رضی اللہ عنہم **حدیث**
کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے عمرو بن دینار سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے اس آیت کی تفسیر میں وما جعلنا
الرؤیا الخ اور نہیں کیا ہم نے وہ نمود جو دکھائے تجھکو مگر آزمائش واسطے لوگوں کے کہا اُسنے مراد اس سے دیکھنا آنکھوں کا ہے دکھلائے گئے اسکو
نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس رات میں کہ آپکو بیت المقدس کی سیر کرائی گئی اور درخت جو قرآن میں لعنت کیا گیا ہے کہا اُسنے وہ درخت
زقوم کا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہم سے عبید بن اسباط بن محمد قرشی کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے میرے باپ نے اعمش
سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر میں

فی قوله لنسألنهم اجمعین عما کانوا یعملون قال عن قول لا اله الا الله هذا حدیث غریب انما نعرفه من حدیث لیث بن ابی سلیم وقد رواه عبد الله بن ادریس عن لیث بن ابی سلیم عن بشر عن انس بن مالک نحوه ولم یرفعه

ومن سورة النحل بسم الله الرحمن الرحیم **حدثنا** عبد بن حمید نا علی بن عاصم عن یحیی البکاء ثنی عبد الله بن عمر قال سمعت عمر بن الخطاب یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اربع قبل الظهر بعد الزوال تحسب بمثلهن من صلوٰة السحر قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ولیس من شیٔ الا وهو یسبح الله تلک الساعة ثم قرأ یتفیؤ ظلاله عن الیمین والشمائل سجدا لله وهم داخرون الآیة کلها هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث علی بن عاصم

حدثنا ابو عمار الحسین بن حریث نا الفضل بن موسی عن عیسی بن عبید عن الربیع بن انس عن ابی العالیة قال ثنی ابی بن کعب قال لما کان یوم احد اصیب من الانصار اربعة وستون رجلا ومن المهاجرین ستة منهم حمزة فمثلوا بهم فقالت الانصار لئن اصبنا منهم یوما مثل هذا لنربین علیهم قال فلما کان یوم فتح مکة فانزل الله تعالی وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم به ولئن صبرتم لهو خیر للصابرین فقال رجل لا قریش بعد الیوم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم کفوا عن القوم الا اربعة هذا حدیث حسن غریب من حدیث ابی بن کعب

ومن سورة بنی اسرائیل بسم الله الرحمن الرحیم **حدثنا** محمود بن غیلان نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهری قال اخبرنی سعید بن المسیب عن ابی هریرة قال قال النبی صلی الله علیه وسلم حین اسری بی لقیت موسی قال فنعته فاذا رجل قال حسبته قال مضطرب الرجل الرأس کانه من رجال شنوءة قال ولقیت عیسی قال فنعته

اس آیت کی تفسیر میں لنسألنهم اجمعین عما کانوا یعملون یعنے البتہ سوال کرینگے ہم ان سب سے اس چیز سے کہ تھے عمل کرتے فرمایا آپ نے قول لا اله الا الله سے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسکو فقط طریق لیث بن ابی سلیم سے ہی پہچانتے ہیں۔ اور روایت کیا اسکو عبد اللہ بن ادریس نے لیث بن ابی سلیم سے اُسنے بشر سے اُسنے انس بن مالک سے مثل اسکے اور اسکو مرفوع نہیں کیا **بعض تفسیر سورہ نحل سے** بسم اللہ الرحمن الرحیم **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن عاصم نے یحیی بن بکار سے کہا حدیث کی مجھے عبد اللہ بن عمر نے کہا سنا میں نے عمر بن خطاب سے کہ کہتے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چار رکعت ہیں قبل ظہر کے بعد زوال کے جو کہ تہجد کی اتنی ہی رکعتوں سے ثواب میں برابر ہوتی ہیں فرمایا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو چیز ہے وہ اس ساعت میں اللہ کی تسبیح کہتی ہے پھر پڑھا آپ نے یتفیؤ ظلاله الخ یعنے پھرتے ہیں[1] سائے اسکے داہنے سے اور بائیں سے سجدہ کرتے ہوئے واسطے اللہ کے اور وہ ذلیل ہیں الخ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق علی بن عاصم سے **حدیث** کی ہمسے ابو عمار حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسی نے عیسی بن عبید سے اُسنے ربیع بن انس سے اُسنے ابی العالیہ سے کہا حدیث کی مجھے ابی بن کعب نے کہا اُسنے جب جنگ احد کا دن ہوا تو انصار سے چونسٹھ آدمی شہید ہوئے اور مہاجرین سے چھ انہیں سے حضرت حمزہ بھی تھے سو انہوں نے انکو مثلہ[2] کر دیا تھا پس کہا انصار نے اگر ہم بھی کسی دن اسطرح انسے پہونچے تو ہم بھی اُنپر تنگی کرینگے کہا راوی نے پس جب فتح مکہ ہوا تو اللہ تعالی نے یہ آیت اُتاری وان عاقبتم فعاقبوا الخ اور اگر بدلا لو تم پس بدلہ لو برابر اس چیز کے کہ ایذا دیے گئے ہو تم ساتھ اسکے اور البتہ اگر صبر کرو تم البتہ وہ بہتر ہے واسطے صبر کرنیوالوں کے۔ پس کہا ایک مرد نے آج کے دن کے بعد کوئی قریشی باقی نہیں رہیگا سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بند رہو قوم سے مگر چار سے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے طریق ابی بن کعب سے **بعض تفسیر سورہ بنی اسرائیل** بسم اللہ الرحمن الرحیم **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے کہا خبر دی مجھے سعید بن مسیب نے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جب مجھے سیر کرائی گئی یعنے معراج ہوئی تو میں حضرت موسی علیہ السلام سے ملا کہا راوی نے پس آنحضرت نے انکی صفت بیان فرمائی کہ وہ مرد ہے کہا راوی نے میں گمان کرتا ہوں کہ آپ نے فرمایا ہے میانہ قد بال انکے سیدھے گویا وہ شنوءہ (نام قبیلہ) کے مردوں سے ہیں فرمایا آپ نے اور میں ملا حضرت عیسی سے کہا راوی نے پس آنحضرت نے انکی صفت کی

[1] ہر چیز ٹھیک دوپہر میں کھڑی ہے اسکا سایہ بھی کھڑا ہے جب دن ڈھلا سایہ جھکا پھر جھکتے جھکتے شام تک زمین پر پڑ گیا جیسے نماز میں کھڑے سے رکوع رکوع سے سجدہ اسیطرح ہر چیز ایک گھڑی ہے اپنے سائے سے نماز

جاء الحق وما یبدئ الباطل وما یعید. ھٰذا حدیث حسن صحیح وفیہ عن ابن عمر **حدثنا** احمد بن منیع نا جریر عن قابوس بن ابی ظبیان عن ابیہ عن ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ ثم امر بالھجرۃ فنزلت علیہ وقل رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** قتیبۃ نا یحیی بن زکریا بن ابی زائدۃ عن داؤد بن ابی ھند عن عکرمۃ عن ابن عباس قال قالت قریش لیھود اعطونا شیئا نسأل عنہ ھٰذا الرجل فقال سلوہ عن الروح فسالوہ عن الروح فانزل اللہ تعالی ویسألونک عن الروح قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا قالوا اوتینا علما کثیرا اوتینا التوراۃ ومن اوتی التوراۃ فقد اوتی خیرا کثیرا فانزلت قل لوکان البحر مدادا لکلمات ربی الی اٰخر الاٰیۃ ھٰذا حدیث حسن صحیح غریب من ھٰذا الوجہ **حدثنا** علی بن خشرم نا عیسی بن یونس عن الاعمش عن ابراھیم عن علقمۃ عن عبد اللہ قال کنت امشی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حرث بالمدینۃ وھو یتوکا علی عسیب فمر بنفر من الیھود فقال بعضھم لو سألتموہ فقال بعضھم لا تسألوہ فانہ یسمعکم ما تکرھون فقالوا یا ابا القاسم حدثنا عن الروح فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساعۃ ورفع رأسہ الی السماء فعرفت انہ یوحی الیہ حتی صعد الوحی ثم قال الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** عبد بن حمید نا الحسن بن موسی وسلیمٰن بن حرب قالا نا حماد بن سلمۃ عن علی بن زید عن اوس بن خالد عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحشر الناس یوم القیٰمۃ ثلاثۃ اصناف صنفا مشاۃ وصنفا رکبانا وصنفا علی وجوھھم قیل یا رسول اللہ

آیا حق[1] اور نہ ظاہر ہوگا باطل اور نہ لوٹے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسمیں روایت ہے ابن عمر سے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے جریر نے قابوس بن ابی ظبیان سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم مکہ میں تھے پھر آپ نے ہجرت کا حکم دیا پس آپ پر یہ آیت نازل ہوئی وقل رب ادخلنی مدخل صدق الخ اور کہ اے رب میرے داخل کر مجھکو داخل کرنا سچا اور نکال مجھکو نکالنا سچا اور کر واسطے میرے نزدیک اپنے سے غلبہ مدد دینے والا[2] یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن زکریا بن ابی زائدہ نے داؤد بن ابی ہند سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے کہا قریش نے یہود سے ہمکو تم کوئی چیز دو کہ ہم اسکی بابت اس مرد سے سوال کریں پس کہا اُنھوں نے اس سے روح کی بابت سوال کرو تو اُنھوں نے آپ سے روح کی بابت سوال کیا پس اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ویسألونک عن الروح الخ اور سوال کرتے ہیں تجھکو روح سے کہ روح حکم پروردگار میرے کے سے ہے اور نہیں دیے گئے تم علم سے مگر تھوڑا۔ کہا اُنھوں نے ہم بہت علم دیے گئے ہیں ہمکو توراۃ ملی ہے اور جو کوئی توراۃ دیا گیا تو وہ بہت علم دیا گیا پھر یہ آیت نازل ہوئی قل لوکان البحر مدادا لکلمات ربی الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے غریب ہے اس طریق سے **حدیث** کی ہمسے علی بن خشرم نے کہا حدیث کی ہمسے عیسی بن یونس نے اعمش سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے علقمہ سے اُسنے عبد اللہ سے کہا اُسنے میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کی کھیتیوں میں چلتا پھرتا تھا اور آنحضرت کھجور کی لکڑی پر تکیہ لگائے ہوے تھے سو آنحضرت یہود کی ایک جماعت پر گذرے پس بعض نے انہیں سے کہا اگر تم اس سے پوچھتے پس بعض نے کہا اس سے کچھ سوال نہ کرو کیونکہ یہ تمکو ایسا جواب سناویگا جسکو تم برا جانوگے سو کہا اُنھوں نے اے ابا القاسم ہمکو روح کی بابت بیان کرو پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک ساعت کھڑے رہے اور آسمان کی طرف سر مبارک بلند کیا سو میں نے معلوم کیا کہ آپکی طرف وحی ہورہی ہے یہانتک کہ وحی اوپر چلی گئی پھر فرمایا آپ نے الروح من امر ربی الخ روح حکم پروردگار میرے کے سے ہے اور نہیں دیے گئے تم علم سے مگر تھوڑا[3] یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے حسن بن موسی اور سلیمان بن حرب نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے علی بن زید سے اُسنے اوس بن خالد سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے قیامت کے روز آدمی تین قسموں کے اُٹھائے جاوینگے ایک قسم پیادہ ہوگی دوسری قسم سوار اور ایک قسم اپنے مُنھوں کے بل ہوگی کہا گیا یا رسول اللہ

۱؎ یعنے غلبہ دین کا آیا اور کفر جاتا رہا کہ بعد تمام عرب سے اب پھر دوبارہ اسمیں کفر عائد نہیں ہوگا ۱۲ ۲؎ یعنے اس شہر سے نکال آبرو سے کسی اور شہر میں بٹھلا آبرو سے دعا اللہ تعالیٰ نے مدینہ میں بٹھایا اور وہاں کے لوگوں کو حکم دیے جیسے دین کو مدد ہوئی ۱۲ ۳؎ اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا کہ انکو سمجھنے کا حوصلہ نہیں ہے کہ بھی پیغمبروں نے خلقت سے ایسی باتیں نہیں بتائیں اتنا جاننا کافی ہے کہ اللہ کے حکم سے ایک چیز بدن میں آرہی وہ جی اٹھا جب نکل گئی وہ مرگیا جب اُنھوں نے کہا کہ ہمکو بہت علم ملا ہے تو جواب میں فرمایا کہ اگر تمام دریا سیاہی ہوجاویں اور اُنسے پروردگار کی صفت بیان کیجاے تو صفت کے تمام ہونے سے پہلے ہی تمام دریا خشک ہوجاویں

وقرآن الفجر ان قرآن الفجر کان مشھودا تشھدہ ملائکۃ اللیل وملائکۃ النھار ھذا حدیث حسن صحیح ورواہ علی بن مسھر عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ وابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا بذلک علی بن حجر نا علی بن مسھر عن الاعمش فذکر نحوہ حدثنا عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نا عبید اللہ بن موسی عن اسرائیل عن السدی عن ابیہ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ تعالی یوم ندعوا کل اناس بامامھم قال یدعی احدھم فیعطی کتابہ بیمینہ ویمد لہ فی جسمہ ستون ذراعا ویبیض وجھہ ویجعل علی رأسہ تاج من لؤلؤ یتلألأ فینطلق الی اصحابہ فیرونہ من بعد فیقولون اللھم ائتنا بھذا وبارک لنا فی ھذا حتی یأتیھم فیقول لھم ابشروا لکل رجل منکم مثل ھذا قال واما الکافر فیسود وجھہ ویمد لہ فی جسمہ ستون ذراعا علی صورۃ آدم ویلبس تاجا فیراہ اصحابہ فیقولون نعوذ باللہ من شر ھذا اللھم لا تأتنا بھذا قال فیأتیھم فیقولون اللھم اخزہ فیقول ابعدکم اللہ فان لکل رجل منکم مثل ھذا ھذا حدیث حسن غریب والسدی اسمہ اسمعیل بن عبد الرحمٰن حدثنا ابو کریب نا وکیع عن داؤد بن یزید الزعافری عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا وسئل عنھا قال ھی الشفاعۃ ھذا حدیث حسن وداؤد الزعافری ھو داؤد الاودی وھو عم عبد اللہ بن ادریس حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن ابن ابی نجیح عن مجاھد عن ابی معمر عن ابن مسعود قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ عام الفتح وحول الکعبۃ ثلثمائۃ وستون نصبا فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یطعنھا بمخصرۃ فی یدہ وربما قال بعود ویقول جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

وقرآن الفجر ان قرآن الفجر الخ اور قرآن پڑھ فجر کو تحقیق قرآن پڑھنا فجر کا ہے حاضر کیا گیا یعنے حاضر ہوتے ہیں اسکو فرشتے رات کے اور فرشتے دن کے[1] یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا اسکو علی بن مسہر نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ اور ابی سعید سے انھوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن مسہر نے اعمش سے پس اُسنے اسکے مثل ذکر کی **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن موسی نے اسرائیل سے اُسنے سدی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر میں یوم ندعو کل اناس بامامھم یعنے حشر و زبلا ئینگے ہر ایک آدمی کو ساتھ پیشوا انکے کے۔ فرمایا آپ نے ایک انہیں سے بلایا جائیگا تو اپنی کتاب اپنے داہنے ہاتھ میں دیا جائیگا اور اسکے جسم میں ساٹھ گز کی درازی کیجائیگی اور اسکا چہرہ سفید کیا جائیگا اور اسکے سر پر موتیوں کا تاج رکھا جائیگا جو چمکے گا پس اسکے ساتھ اپنے ساتھیوں کی طرف جائیگا تو وہ اسکو دور سے دیکھکر کہیں گے اے اللہ ہمکو بھی ایسا دے اور ہمارے لیے اسمیں برکت کر یہاں تک کہ وہ انکے پاس آئیگا تو انسے کہے گا تمکو بشارت ہو تم میں سے ہر ایک کے لیے مثل اسکے ہے اور کافر کا تو منھ سیاہ کیا جائیگا اور اسکے جسم میں بھی ساٹھ گز کی حضرت آدم علیہ السلام کی صورت پر درازی کیجائیگی اور تاج پہنایا جائیگا سو اسکو اسکے ساتھی دیکھیں گے اور کہیں گے ہم اللہ کے ساتھ اسکی برائی سے پناہ مانگتے ہیں اے اللہ ہمکو یہ نہ دے فرمایا آپ نے سو وہ انکے پاس آئیگا تو وہ کہیں گے اے اللہ اسکو خوار کر اور وہ کہے گا دور کرے اللہ تعالی تمکو سو ہر ایک مرد کے لیے تم میں سے مثل اسکے ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور سدی کا نام اسمٰعیل بن عبد الرحمٰن ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے داؤد بن یزید زعافری سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں عسی ان یبعثک ربک الخ شتاب اٹھائیگا تجھے رب تیرا مقام محمود میں اور آنحضرت سوال اسکی بابت کیے گئے فرمایا آپ نے وہ شفاعت ہے یہ حدیث حسن ہے۔ اور داؤد زعافری وہ داؤد اودی ہے اور یہ چچا عبد اللہ بن ادریس کا ہے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابن ابی نجیح سے اُسنے مجاہد سے اُسنے ابی معمر سے اُسنے ابن مسعود سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکہ میں داخل ہوئے اور گرد کعبہ کے تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم انکو اپنی چھڑی کے ساتھ کہ دست مبارک میں تھی ٹھکراتے اور کبھی راوی نے مخصر کی جگہ عود کا لفظ ذکر کیا ہے یعنے دونوں کے چھڑی کے ہیں۔ اور فرماتے جاء الحق وزہق الباطل الخ آیا حق اور گم ہوا باطل تحقیق باطل تھا گم ہوجانیوالا

[1] یعنے جب صبح کی نماز کا وقت ہوتا ہے تو اسوقت رات کے فرشتے جو اعمال لکھنے کے لیے مقرر ہوتے ہیں جانیکو ہوتے ہیں اور دن کے فرشتے اعمال لکھنے والے آتے ہیں تو اسوقت میں دونوں جمع ہوجاتے ہیں۔

ولا تجهر بصلاتك فيسب القرآن ومن انزله ومن جاء به ولا تخافت بها عن اصحابك بان تسمعهم حتى يأخذوا عنك القرآن
هذا حديث حسن صحيح حدثنا احمد بن منيع نا هشيم نا ابو بشر عن سعيد بن جبير عن ابن عباس في قوله ولا تجهر بصلاتك
ولا تخافت بها وابتغ بين ذلك سبيلا قال نزلت ورسول الله صلى الله عليه وسلم مختف بمكة وكان اذا صلى باصحابه رفع صوته بالقرآن فكان
المشركون اذا سمعوا شتموا القرآن ومن انزله ومن جاء به فقال الله تعالى لنبيه ولا تجهر بصلاتك اي بقراءتك فيسمع المشركون
فيسبوا القرآن ولا تخافت بها عن اصحابك وابتغ بين ذلك سبيلا هذا حديث حسن صحيح حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان
عن مسعر عن عاصم بن ابي النجود عن زر بن حبيش قال قلت لحذيفة بن اليمان اصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيت المقدس
قال لا قلت بلى قال انت تقول ذلك يا اصلع بم تقول ذلك قلت بالقرآن بيني وبينك القرآن فقال حذيفة من احتج بالقرآن
فقد افلح قال سفيان يقول قد احتج وربما قال قد افلح فقال سبحان الذي اسرى بعبده ليلا من المسجد الحرام الى المسجد الاقصى
قال افتراه صلى فيه قلت لا قال لو صلى فيه لكتبت عليكم الصلوة فيه كما كتبت الصلوة في المسجد الحرام قال حذيفة قد اتي
رسول الله صلى الله عليه وسلم بدابة طويلة الظهر ممدودة هكذا خطوه مد بصره فما زايلا ظهر البراق حتى رأيا الجنة
والنار ووعد الآخرة اجمع ثم رجعا عودهما على بدئهما قال ويتحدثون انه ربطه لم ليفر منه انما سخره له عالم الغيب والشهادة

کہ اپنی نماز میں آواز بلند نہ کر کہ قرآن کو گالیں دی جاتی ہیں اور اسکو جسنے اسکو نازل کیا ہے اور اسکو جو اسکو لایا ہے۔ اور نہ بہت آہستہ کر ساتھ اسکے اپنے اصحاب سے اس طور سے کہ انکو سناؤ تاکہ آپ سے قرآن سیکھیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے کہا حدیث کی ہمسے ابو بشر نے سعید بن جبیر سے اسنے ابن عباس سے اس آیت کی تفسیر میں ولا تجہر بصلاتک الخ یعنے اور مت آواز بلند کر ساتھ نماز اپنی کے اور نہ بہت آہستہ کر ساتھ اسکے اور ڈھونڈھ درمیان اسکے راہ۔ کہا اُسنے نازل ہوئی اس حالت میں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکہ میں چھپے ہوئے تھے اور جب اپنے اصحاب کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو قرآن کے ساتھ اپنی آواز کو بلند کرتے تھے پس مشرکین جب سنتے تھے قرآن کو گالیں دیتے اور اسکو جسنے اسکو نازل کیا ہے اور اسکو جو اسکو لایا ہے سو اللہ تعالی نے اپنے نبی سے فرمایا ولا تجہر بصلوتک یعنے قرأت اونچی نہ پڑھ کیونکہ مشرکین سنتے ہیں اور قرآن کو گالیں دیتے ہیں اور اپنے اصحاب سے اسکو چھپاؤ بھی نہیں اور ڈھونڈ درمیان اسکے راہ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے مسعر سے اُسنے عاصم بن ابی النجود سے اُسنے زر بن حبیش سے کہا اُسنے میں نے حذیفہ بن الیمان سے کہا کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں نماز پڑھی ہے کہا اُسنے نہیں میں نے کہا کیوں نہیں کہا اُسنے یہ تو کہتا ہے اے گنجے ساتھ کس دلیل کے تو یہ کہتا ہے میں نے کہا ساتھ قرآن کے درمیان میرے اور تیرے قرآن ہے پس کہا حذیفہ نے جو کوئی دلیل پکڑے ساتھ قرآن کے وہ خلاصی پا گیا (کہا سفیان نے فقد افلح کی جگہ قد احتج کا لفظ کہا ہے اور کبھی کہا اُسنے قد افلح) پس کہا زر نے سبحان الذی اسری الخ یعنے پاک ہے وہ شخص کہ لیگیا بندے اپنے کو ایک رات مسجد حرام سے طرف مسجد اقصی کے۔ کہا حذیفہ نے کیا تو گمان کرتا ہے کہ آنحضرت نے اسمین نماز پڑھی ہے میں نے کہا کہ نہیں کہا اُسنے اگر آپ اسمین نماز پڑھتے تو ضرور تمپر بھی نماز اسمین لکھی جاتی جیسا کہ مسجد حرام میں لکھی گئی ہے کہا حذیفہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چارپایہ لمبی پیٹھ والا لایا گیا ایسا لمبا تھا اسکا قدم درازی نظر کی تھی یعنے پاؤں اسکے انتہاء نظر پر پہونچتے تھے سو آنحضرت اور جبرئیل علیہ السلام براق کی پیٹھ سے ابھی اترے نہ تھی کہ دیکھا انھوں نے جنت اور دوزخ اور آخرت کے تمام وعدوں کو پھر دونوں شروع پر لوٹ آئے کہا حذیفہ نے اور لوگ باتیں کرتے ہیں کہ آنحضرت نے براق کو باندھا تھا تاکہ مبادا بھاگ جائے اسکو تو فقط جاننے والے غیب اور ظاہر کے نے مسخر کیا تھا

ؔ حاصل اسکا یہ ہے کہ زر بن حبیش نے حذیفہ سے کہا کہ آنحضرت نے بیت المقدس میں نماز پڑھی ہے کہا حذیفہ نے کہ نہیں کہا اُسنے بلکہ پڑھی ہے کہا حذیفہ نے کیا تو یہ کہتا ہے سو تیرے پاس کون سی دلیل ہے کہا اُسنے قرآن مجید کہا حذیفہ نے بیشک جو شخص قرآن سے دلیل پکڑے وہ نور پائی پا سکتا ہے کہا زر نے اللہ تعالی نے فرمایا ہے سبحان الذی اسری بعبدہ الخ کہا حذیفہ نے کیا اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ آنحضرت نے بیت المقدس میں نماز پڑھی ہے کہا اُسنے کہ نہیں پھر کہا حذیفہ نے اگر آنحضرت اسمین نماز پڑھتے تو ضرور تمپر بھی لکھی جاتی جیسا کہ مسجد حرام کی نماز تمپر لکھی گئی ہے کہا حذیفہ نے قصہ تو یہ ہے کہ آنحضرت کے پاس براق لایا گیا آپ اسپر سوار ہوئے اور وہ بہت جلد آسمان پر لیگیا ابھی اس سے اترے نہیں تھے کہ جنت اور دوزخ کو اور جو اللہ تعالی نے آپ سے وعدے آخرت کے کیے ہیں دیکھ لیے پھر جہاں سے شروع ہوئی تھی وہاں چلے آئے پھر کہا حذیفہ نے لوگ باتیں کرتے ہیں کہ آپ نے براق کو وہاں باندھا ہے کسلیے آپ نے باندھا پھر بطور انکار کے کہا کہ تا بھاگ جائے یعنے اسلیے باندھا ہے پھر کہا اُسنے بھاگنا اس سے تو ممکن نہیں کیونکہ اسکو اللہ تعالی نے مسخر کر رکھا ہے۔ حذیفہ نے دو باتوں کا انکار کیا ہے ایک بیت المقدس میں نماز پڑھنے کا دوسرے وہاں براق کے باندھنے کا کہا صاحب فتح نے

وكيف يمشون على وجوههم قال ان الذى امشاهم على اقدامهم قادر على ان يمشيهم على وجوههم اما انهم يتقون بوجوههم كل حدب وشوكة هذا حديث حسن وقد روى وهيب عن ابن طاؤس عن ابيه عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم شيئا من هذا حدثنا احمد بن منيع نا يزيد بن هارون نا بهز بن حكيم عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انكم محشورون رجالا وركبانا وتجرون على وجوهكم هذا حديث حسن حدثنا محمود بن غيلان نا يزيد بن هارون وابو داؤد وابو الوليد اللفظ ليزيد والمعنى واحد عن شعبة عن عمرو بن مرة عن عبد الله بن سلمة عن صفوان بن عسال المرادى ان يهوديين قال احدهما لصاحبه اذهب بنا الى هذا النبى نسأله قال لا تقل له نبى فانه ان يسمعها تقول نبى كانت له اربعة اعين فاتيا النبى فسألاه عن قول الله تعالى ولقد اتينا موسى تسع ايات بينات فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تشركوا بالله شيئا ولا تزنوا ولا تقتلوا النفس التى حرم الله الا بالحق ولا تسرقوا ولا تسحروا ولا تمشوا ببرئ الى سلطان فيقتله ولا تاكلوا الربوا ولا تقذفوا محصنة ولا تفروا من الزحف شك شعبة وعليكم اليهود خاصة الا تعتدوا فى السبت فقبلا يديه ورجليه وقالا نشهد انك نبى قال فما يمنعكما ان تسلما قالا ان داؤد دعا الله ان لا يزال فى ذريته نبى وانا نخاف ان اسلمنا ان تقتلنا اليهود هذا حديث حسن صحيح حدثنا عبد بن حميد نا سليمان بن داؤد عن شعبة عن ابى بشر عن سعيد بن جبير ولم يذكر عن ابن عباس وهشيم عن ابى بشر عن سعيد بن جبير عن ابن عباس ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها قال نزلت بمكة كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رفع صوته بالقرآن سبه المشركون ومن انزله ومن جاء به فانزل الله

اور کسطرح وہ منہوں کے بل چلینگے فرمایا آپ نے جسنے انکو قدموں پر چلایا ہے وہ قادر ہے کہ انکو منہوں کے بل چلاوے[1] خبردار وہ اپنے منہوں سے تمام جگہ بلند اور کانٹوں سے بچینگے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی ہے وہیب نے ابن طاؤس سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ حصہ اس سے حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے بہز بن حکیم نے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تم پیادہ اور سوار اٹھائے جاؤگے اور منہوں کے بل چلائے جاؤگے یہ حدیث حسن ہے حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون اور ابو داؤد اور ابو الولید نے اور یہ لفظ یزید کے ہیں اور معنے واحد ہیں شعبہ سے اُسنے عمرو بن مرہ سے اُسنے عبداللہ بن سلمہ سے اُسنے صفوان بن عسال مرادی سے کہ دو یہودی تھے ایک نے ان دونوں سے اپنے ساتھی سے کہا ہمکو اس نبی کے پاس لے چل کہ اُس سے کچھ پوچھیں کہا اُسنے اُسکو نبی نہ کہ کیونکہ اگر وہ یہ سن لیگا کہ تو نے اُسے نبی کہا ہے تو اسکی چار آنکھیں ہو جائینگی[2] پھر وہ دونوں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انھوں نے اس آیت سے سوال کیا ولقد آتینا موسی تسع آیات بینات یعنے دی ہمنے موسی کو نو نشانیاں ظاہر سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ شرک کرو ساتھ اللہ کے کسی چیز کو۔ اور نہ زنا کرو اور نہ قتل کرو اس جان کو جسکو اللہ نے حرام کیا ہے مگر ساتھ حق کے۔ اور نہ چوری کرو اور نہ جادو کرو۔ اور نہ لے چلو بری آدمی کو بادشاہ کی طرف تاکہ اسکو قتل کرے اور نہ کھاؤ سود کو۔ اور نہ تہمت لگاؤ نیکوکار عورت کو۔ اور نہ بھاگو لشکر سے (شک کیا شعبہ نے) اور اے یہود تمھارے لئے یہ خاص ایک بات ہے کہ ہفتہ کے دن زیادتی نہ کرو پس ان دونوں نے آپ کے ہاتھ اور پانوں چومے اور کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نبی ہیں فرمایا آپ نے پھر کیا چیز تمکو اسلام قبول کرنے سے منع کرتی ہے کہا ان دونوں نے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے اللہ سے دعا مانگی ہے کہ میری اولاد میں ہمیشہ نبی رہے۔ اور ہم خوف کرتے ہیں کہ اگر ہم مسلمان ہوں تو ہمکو یہود قتل کرینگے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے سلیمان بن داؤد نے شعبہ سے اُسنے ابی بشر سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس کا ذکر نہیں کیا اور روایت کی ہشیم نے ابی بشر سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے ولا تجہر بصلاتک ولا تخافت بہا کہا اُسنے یہ آیت مکہ میں نازل ہوئی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب اپنی آواز بلند کرتے تھے تو گالیاں نکالتے تھے مشرکین اسکو اور اسکو جسنے اسکو نازل کیا ہے اور اسکو جو اسکو لایا ہے پس اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی

[1] یہ کلمہ آپ نے اسواسطے فرمایا کہ اپنے منہوں سے ایسا چلیں گے جیسے لوگ پانوں سے چلتے ہیں یعنے آدمی پانوں سے چلتے ہوئے تمام جگہ بلند اور کانٹوں کا خیال رکھتا ہے ویسا ہی وہ اپنے منہوں سے ان باتوں کا خیال رکھیں گے ۱۲ [2] شعبہ کو اس نویں بات میں شک ہے کہ کیا نویں بات یہی ہے یا کوئی اور۔ اور یہ جو کہا ہے کہ اسکی چار آنکھیں ہو نگی مراد اس سے یہ ہے کہ آنحضرت اس سے بہت خوش ہونگے کہ مجھے یہ لوگ بھی نبی جانتے ہیں ۱۲

ولا تجهر بصلاتك فيسب القرآن ومن انزله ومن جاء به ولا تخافت بها عن اصحابك بان تسمعهم حتى ياخذوا عنك القرآن
هذا حديث حسن صحيح حدثنا احمد بن منيع نا هشيم نا ابو بشر عن سعيد بن جبير عن ابن عباس في قوله ولا تجهر بصلاتك
ولا تخافت بها وابتغ بين ذلك سبيلا قال نزلت ورسول الله صلى الله عليه وسلم مختف بمكة وكان اذا صلى باصحابه رفع صوته بالقرآن فكان
المشركون اذا سمعوا شتموا القرآن ومن انزله ومن جاء به فقال الله تعالى لنبيه ولا تجهر بصلاتك اى بقراءتك فيسمع المشركون
فيسبوا القرآن ولا تخافت بها عن اصحابك وابتغ بين ذلك سبيلا هذا حديث حسن صحيح حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان
عن مسعر عن عاصم بن ابي النجود عن زر بن حبيش قال قلت لحذيفة بن اليمان اصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيت المقدس
قال لا قلت بلى قال انت تقول ذلك يا اصلع بم تقول ذلك قلت بالقرآن بيني وبينك القرآن فقال حذيفة من احتج بالقرآن
فقد افلح قال سفيان يقول قد احتج وربما قال قد افلح فقال سبحان الذى اسرى بعبده ليلا من المسجد الحرام الى المسجد الاقصى
قال افتراه صلى فيه قلت لا قال لو صلى فيه لكتبت عليكم الصلوة فيه كما كتبت الصلوة في المسجد الحرام قال حذيفة قد اتى
رسول الله صلى الله عليه وسلم بدابة طويلة الظهر ممدودة هكذا خطوه مد بصره فما زايلا ظهر البراق حتى رأيا الجنة
والنار ووعد الاخرة اجمع ثم رجعا عودهما على بدئهما قال ويتحدثون انه ربطه لما ليفر منه انما سخره له عالم الغيب والشهادة

کہ اپنی نماز میں آواز بلند نہ کر کہ قرآن کو گالیاں دی جاتی ہیں اور اسکو جسنے اسکو نازل کیا ہے اور اسکو جو اسکو لایا ہے۔ اور نہ بہت آہستہ کر ساتھ اسکے اپنے اصحاب سے اسطور سے کہ انکو سناؤ تاکہ آپ سے قرآن سیکھیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے کہا حدیث کی ہمسے ابو بشر نے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے اس آیت کی تفسیر میں ولا تجہر بصلاتک الخ یعنے اور مت آواز بلند کر ساتھ نماز اپنی کے اور نہ بہت آہستہ کر ساتھ اسکے اور ڈھونڈ درمیان اسکے راہ۔ کہا اُسنے نازل ہوئی اس حالت میں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکہ میں چھپے ہوئے تھے اور جب اپنے اصحاب کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو قرآن کے ساتھ اپنی آواز کو بلند کرتے تھے پس مشرکین جب سنتے تھے قرآن کو گالیاں دیتے اور اسکو جسنے اسکو نازل کیا ہے اور اسکو جو اسکو لایا ہے سو اللہ تعالی نے اپنے نبی سے فرمایا ولا تجہر بصلوتک یعنے قرأت اونچی نہ پڑھ کیونکہ مشرکین سنتے ہیں اور قرآن کو گالیاں دیتے ہیں اور اپنے اصحاب سے اسکو چھپاؤ بھی نہیں اور ڈھونڈ درمیان اسکے راہ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے مسعر سے اُسنے عاصم بن ابی النجود سے اُسنے زر بن حبیش سے کہا اُسنے میں نے حذیفہ بن الیمان سے کہا کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں نماز پڑھی ہے کہا اُسنے نہیں میں نے کہا کیوں نہیں کہا اُسنے یہ تو کہتا ہے اے گنجے ساتھ کس دلیل کے تو یہ کہتا ہے میں نے کہا ساتھ قرآن کے درمیان میرے اور تیرے قرآن ہے پس کہا حذیفہ نے جو کوئی دلیل پکڑے ساتھ قرآن کے وہ خلاصی پا گیا (کہا سفیان نے فقد افلح کی جگہ قد احتج کا لفظ کہا ہے اور کبھی کہا اُسنے قد افلح) پس کہا زر نے سبحان الذی اسری الخ یعنے پاک ہے وہ شخص کہ لیگیا بندے اپنے کو ایک رات مسجد حرام سے طرف مسجد اقصی کے۔ کہا حذیفہ نے کیا تو گمان کرتا ہے کہ آنحضرت نے اسمیں نماز پڑھی ہے میں نے کہا کہ نہیں کہا اُسنے اگر آپ اسمیں نماز پڑھتے تو ضرور تمپر بھی نماز اسمیں لکھی جاتی جیسا کہ مسجد حرام میں لکھی گئی ہے کہا حذیفہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چارپایہ لمبی پیٹھ والا لایا گیا ایسا کہ ہاتھ اسکا قدم درازی نظر کی تھی یعنے پانوں اسکے انتہا نظر پر پہونچتے تھے سو آنحضرت اور جبرئیل علیہ السلام براق کی پیٹھ سے ابھی اترے نہ تھے کہ دیکھا انھوں نے جنت اور دوزخ اور آخرت کے تمام وعدوں کو پھر دونوں شروع پر لوٹ آئے کہا حذیفہ نے اور لوگ باتیں کرتے ہیں کہ آنحضرت نے براق کو باندھا تھا تاکہ مبادا بھاگ جائے اسکو تو فقط جاننے والے غیب اور ظاہر کے نے مسخر کیا تھا

[1] حاصل اسکا یہ ہے کہ زر بن حبیش نے حذیفہ سے کہا کہ آنحضرت نے بیت المقدس میں نماز پڑھی ہے کہا حذیفہ نے کہ نہیں کہا اُسنے بلکہ پڑھی ہے کہا حذیفہ نے کیا تو یہ کہتا ہے سو تیرے پاس کون سی دلیل ہے کہا اُسنے قرآن مجید کہا حذیفہ نے بیشک جو شخص قرآن سے دلیل پکڑے وہ نورانی پاسکتا ہے کہا زر نے اللہ تعالی نے فرمایا ہے سبحان الذی اسری بعبدہ الخ کہا حذیفہ نے کیا اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ آنحضرت نے بیت المقدس میں نماز پڑھی ہے کہا اُسنے کہ نہیں پھر کہا حذیفہ نے اگر آنحضرت اسمیں نماز پڑھتے تو ضرور تمپر بھی لکھی جاتی جیسا کہ مسجد حرام کی نماز تمپر لکھی گئی ہے کہا حذیفہ نے قصہ تو یہ ہے کہ آنحضرت کے پاس براق لایا گیا آپ اسپر سوار ہوئے اور وہ بہت جلد آسمان پر لیگیا ابھی اس سے اترے نہیں تھے کہ جنت اور دوزخ کو اور جو اللہ تعالی نے آپ سے وعدے آخرت کے کیے ہیں دیکھ لیے پھر جہاں سے شروع ہوئی تھی وہاں چلے آئے پھر کہا حذیفہ نے لوگ باتیں کرتے ہیں کہ آپ نے براق کو وہاں باندھا ہے کسلیے آپ نے باندھا پھر بطور انکار کے کہا تا بھاگ جانے یعنے اسلیے باندھا ہے پھر کہا اُسنے بھاگنا اس سے تو ممکن نہیں کیونکہ اسکو اللہ تعالی نے مسخر کر رکھا ہے حذیفہ نے دو باتوں کا انکار کیا ہے ایک بیت المقدس میں نماز پڑھنے کا دوسرے وہاں براق کے باندھنے کا کہا صاحب فتح نے

هٰذا حديث حسن صحيح حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان عن علي بن زيد بن جدعان عن ابي نضرة عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا سيد ولد آدم يوم القيامة ولا فخر وبيدي لواء الحمد ولا فخر وما من نبي يومئذ آدم فمن سواه الا تحت لوائي وانا اول من ينشق عنه الارض ولا فخر قال فيفزع الناس ثلاث فزعات فيأتون آدم فيقولون انت ابونا آدم فاشفع لنا الى ربك فيقول اني اذنبت ذنبا اهبطت منه الى الارض ولكن ائتوا نوحا فيأتون نوحا فيقول اني دعوت على اهل الارض دعوة فاهلكوا ولكن اذهبوا الى ابراهيم فيأتون ابراهيم فيقول اني كذبت ثلاث كذبات ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما منها كذبة الا ما حل بها عن دين الله ولكن ائتوا موسى فيأتون موسى فيقول قد قتلت نفسا ولكن ائتوا عيسى فيأتون عيسى فيقول اني عبدت من دون الله ولكن ائتوا محمدا صلى الله عليه وسلم قال فيأتوني فانطلق معهم قال ابن جدعان قال انس فكأني انظر الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فآخذ بحلقة باب الجنة فاقعقعها فيقال من هذا فيقال محمد فيفتحون لي ويرحبون بي فيقولون مرحبا فاخر ساجدا فيلهمني الله من الثناء والحمد فيقال لي ارفع راسك وسل تعط واشفع تشفع وقل يسمع لقولك وهو المقام المحمود الذي قال الله عسى ان يبعثك ربك مقاما محمودا قال سفيان ليس عن انس الا هٰذه الكلمة فآخذ بحلقة باب الجنة فاقعقعها هٰذا حديث حسن وقد روى بعضهم هٰذا الحديث عن ابي نضرة عن ابن عباس الحديث بطوله

سورة الكهف بسم الله الرحمٰن الرحيم حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان عن عمرو بن دينار عن سعيد بن جبير قال قلت لابن عباس ان نوفا البكالي يزعم ان موسى صاحب بني اسرائيل

یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے علی بن زید بن جدعان سے اُسنے ابی نضرہ سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میں قیامت کے دن آدم کی اولاد کا سردار ہوں اور میں فخر نہیں کرتا اور میرے ہاتھ میں حمد کا علم ہے اور میں فخر نہیں کرتا اور اسدن ہر ایک نبی خواہ آدم ہو یا غیر اسکا میرے جھنڈے کے نیچے ہوگا اور میں پہلا ان لوگوں کا ہوں کہ جنسے قبر پھاڑی جائیگی اور میں فخر نہیں کرتا۔ کہا راوی نے پس لوگ تین مرتبہ سخت بیقرار کیے جاوینگے پھر حضرت آدم کے پاس آوینگے اور کہیں گے آپ ہمارے باپ آدم ہیں سو ہمارے لیے اپنے رب کے پاس سفارش کریے پس وہ کہیں گے میں نے ایک گناہ کیا ہے جس سے میں زمین کی طرف اتارا گیا ہوں۔ لیکن تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ سو وہ نوح علیہ السلام کے پاس آوینگے وہ کہیں گے میں نے تمام زمین والوں پر ایسی دعا کی تھی جس سے وہ ہلاک ہوئے لیکن تم حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ سو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آوینگے پس وہ کہیں گے میں نے تین جھوٹ بولے ہیں پھر فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انمیں سے جو کوئی جھوٹ ہے اسکے ساتھ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالی کے دین کی بابت حیلہ بنایا ہے۔ لیکن تم موسی علیہ السلام کے پاس جاؤ سو وہ حضرت موسی علیہ السلام کے پاس آوینگے پس وہ کہیں گے میں نے ایک آدمی کو قتل کیا تھا لیکن تم حضرت عیسی علیہ السلام کے پاس جاؤ سو وہ حضرت عیسی علیہ السلام کے پاس آوینگے پس وہ کہیں گے میں عبادت کیا گیا ہوں سوائے اللہ کے۔ لیکن تم حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ فرمایا آپ نے سو وہ میرے پاس آوینگے پس میں اُنکے ساتھ چلونگا۔ کہا ابن جدعان نے کہ کہا انس نے گویا میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ رہا ہوں۔ فرمایا آپ نے پس میں جنت کے دروازے کا کنڈا پکڑونگا اور اسکو ہلاؤنگا پس کہا جائیگا یہ کون ہے سو جواب دیا جائیگا کہ محمد ہے پھر میرے لیے دروازہ کھولیں گے اور مجھے مبارکبادی دینگے اور مرحبا کہیں گے سو میں سجدہ کی حالت میں گر ونگا پس اللہ تعالی مجھے ثنا اور حمد سکھلائیگا پھر مجھے کہا جائیگا کہ اپنے سر مبارک کو اٹھایے اور سوال کریے دیے جاؤ گے اور سفارش کریے سفارش قبول کیے جاؤ گے اور کہئے آپ کی بات سنی جائیگی اور وہ مقام محمود وہ ہے کہ جسکے حق میں اللہ تعالی نے فرمایا ہے عسى ان يبعثك ربك الخ یعنے شتاب ہے کہ اٹھائیگا تجھے رب تیرا مقام محمود میں۔ کہا سفیان نے نہیں مروی انس سے مگر یہی کلمہ فآخذ بحلقة یعنے میں جنت کے دروازے کا کنڈا پکڑونگا اور اُسکو ہلاؤنگا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور بعض نے یہ حدیث روایت کی ہے ابی نضرہ سے اُسنے ابن عباس سے

تفسیر سورہ کہف بسم اللہ الرحمٰن الرحیم حدیث کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے عمرو بن دینار سے اُسنے سعید بن جبیر سے کہا اُسنے میں نے ابن عباس سے کہا کہ نوفل بکالی کہتا ہے کہ موسی صاحب بنی اسرائیل کا

ليس بموسى صاحب الخضر قال كذب عدو الله سمعت ابي بن كعب يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قام موسى خطيبا في بني اسرائيل فسئل اي الناس اعلم قال انا اعلم فعتب الله عليه اذ لم يرد العلم اليه فاوحى الله اليه ان عبدا من عبادي بمجمع البحرين هو اعلم منك قال موسى اي رب فكيف لي به فقال له احمل حوتا في مكتل فحيث تفقد الحوت فهو ثم فانطلق وانطلق معه فتاه وهو يوشع بن نون فجعل موسى حوتا في مكتل فانطلق هو وفتاه يمشيان حتى اذا اتيا الصخرة فرقد موسى وفتاه فاضطرب الحوت في المكتل حتى خرج من المكتل فسقط في البحر فقال فامسك الله عنه جرية الماء حتى كان مثل الطاق وكان للحوت سربا وكان لموسى وفتاه عجبا فانطلقا بقية يومهما وليلتهما ونسي صاحب موسى ان يخبره فلما اصبح موسى قال لفتاه اتنا غداءنا لقد لقينا من سفرنا هذا نصبا قال ولم ينصب حتى جاوز المكان الذي امر به قال ارايت اذ اوينا الى الصخرة فاني نسيت الحوت وما انسانيه الا الشيطان ان اذكره واتخذ سبيله في البحر عجبا قال موسى ذلك ما كنا نبغ فارتدا على اثارهما قصصا قال يقصان اثارهما قال سفيان يزعم ناس ان تلك الصخرة عندها عين الحيوة لا يصيب ماءها ميتا الا عاش قال وكان الحوت قد اكل منه فلما قطر عليه الماء عاش قال فقصا اثارهما حتى اتيا الصخرة فراى رجلا مسجى عليه بثوب فسلم عليه موسى فقال اني بارضك السلام فقال انا موسى فقال موسى بني اسرائيل قال نعم قال يا موسى انك على علم من علم الله علمكه الله لا اعلمه وانا على علم من علم الله علمنيه لا تعلمه فقال موسى هل اتبعك على ان تعلمن

وہ موسیٰ نہیں جو صاحب خضر کا ہے کہا ابن عباس نے جھوٹ کہا اللہ کے دشمن[1] نے سنا میں نے ابی بن کعب سے کہتا سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی قوم میں کھڑے ہو کر خطبہ پڑھ رہے تھے سو کسی نے پوچھا کہ آدمیوں سے کون بڑا عالم ہے موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں ہوں سو خدا نے انپر غصہ کیا اسواسطے کہ خدا کی طرف علم کو نہ پھیرا یعنے یوں نہ کہا کہ واللہ اعلم پھر اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف حکم بھیجا کہ میرا ایک بندہ ہے دو دریاؤں کے سنگم پاس وہ تجھسے زیادہ عالم ہے۔ کہا موسیٰ نے ای رب سو میرا اسکے ساتھ کسطرح ملاپ ہو پس فرمایا اللہ نے ایک مچھلی ٹوکرے میں رکھ سو جہاں وہ مچھلی تجھسے چھوٹ رہے وہ اسی مکان میں ہوگا سو موسیٰ علیہ السلام روانہ ہوئے اور انکے ساتھ انکا ساتھی یعنے یوشع بن نون بھی چلے سو حضرت موسیٰ نے مچھلی کو ایک ٹوکرے میں رکھا اور خود اور اپنا ساتھی پیدل روانہ ہوئے یہانتک کہ جب پتھر کے پاس آئے تو موسیٰ علیہ السلام اور انکا خادم سو گئے۔ اور مچھلی زنبیل میں پھڑکی یہانتک کہ زنبیل سے نکل گئی اور دریا میں گر پڑی[2] پس کہا اُسنے سو خدا نے جہانسے مچھلی گئی تھی پانی کا بہاؤ بند کر رکھا تا کہ گویا وہ طاق سا ہو گیا۔ اور مچھلی تو چلی گئی اور حضرت موسیٰ اور انکے خادم کو تعجب لاحق ہوا پھر وہ دونوں چلے جتنا کہ رات اور دن باقی تھا اور حضرت موسیٰ کا ساتھی خبر دینے سے بھول گیا جب حضرت موسیٰ نے صبح کی تو آپ نے اپنے خادم سے کہا کہ دن چڑھے کا ہمکو ہمارا کھانا دو البتہ ہمنے اس سفر میں تکلیف پائی حضرت نے فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام نہ تھکے جبتک کہ اس مکان سے نہ بڑھے جسکا انکو حکم ہوا تھا کہا انکے خادم نے یہ تو بتلایئے کہ جب ہم پتھر کے پاس آئے تھے تو میں مچھلی کا قصہ کہنا آپ سے بھول گیا۔ اور نہیں بھولایا مجھکو مچھلی کی یاد سے مگر شیطان نے اور راہ لی مچھلی نے دریا میں مجھکو تعجب ہے۔ کہا حضرت موسیٰ نے یہی ہم ڈھونڈتے تھے پھر اُلٹے قدموں انہیں نشان پر پلٹے۔ کہا راوی نے اپنے قدموں کے نشان ڈھونڈتے تھے۔ کہا سفیان نے لوگ کہتے تھے کہ اس پتھر کے پاس آب حیات کا چشمہ ہے جس کسی مردے کو اسکا پانی پہونچتا ہے وہ زندہ ہو جاتا ہے۔ کہا اور اس مچھلی سے کچھ کھایا ہوا بھی تھا سو جب اُسپر پانی کے قطرے گرے تو وہ زندہ ہو گئی۔ فرمایا حضرت نے سو وہ اپنے قدموں کے نشان پر پھرے یہانتک کہ پتھر کے پاس پہونچے تو دیکھا کہ وہاں ایک مرد کپڑے سے سر لپیٹے ہوئے ہے پھر حضرت موسیٰ نے اسکو سلام کیا پس کہا حضرت خضر نے تیرے ملک میں سلام کہاں (یعنے اس ملک میں سلام کی رسم نہیں تو نے سلام کیونکر کیا) حضرت موسیٰ نے کہا میں موسیٰ ہوں کہا اُنھوں نے کیا تو بنی اسرائیل کا موسیٰ ہے کہا آپ نے ہاں کہا خضر نے ای موسیٰ تجھکو خدا کے علموں سے ایک علم ہے جو تجھکو اسنے سکھلایا ہے میں اسکو نہیں جانتا اور مجھے بھی اللہ تعالیٰ کے علموں سے ایک علم ہے جو مجھے اُسنے سکھلایا ہے تو اسکو نہیں جانتا پس کہا موسیٰ علیہ السلام نے میں تیری تابعداری کرتا ہوں اس شرط پر کہ مجھے علم سکھلا دے

[1] ابن عباس نے یہ لفظ اسکے حق میں بطور زجر کے اطلاق کیا ہے ورنہ وہ تو مومن تھا ۱۲ [2] جبکہ مچھلی پر پانی کی کوئی چھینٹ پڑی تو ٹوکرے سے جو کھجور کے پتوں سے بنا ہوا تھا سرک کر پانی میں کود پڑی اور جہاں وہ پڑی تھی

هٰذا حديث حسن صحيح ‏حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان عن علي بن زيد بن جدعان عن ابي نضرة عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا سيد ولد ادم يوم القيٰمة ولا فخر وبيدي لواء الحمد ولا فخر وما من نبي يومئذ ادم فمن سواه الا تحت لوائي وانا اول من ينشق عنه الارض ولا فخر قال فيفزع الناس ثلاث فزعات فياتون ادم فيقولون انت ابونا ادم فاشفع لنا الى ربك فيقول اني اذنبت ذنبا اهبطت منه الى الارض ولكن ايتوا نوحا فياتون نوحا فيقول اني دعوت على اهل الارض دعوة فاهلكوا ولكن اذهبوا الى ابراهيم فياتون ابراهيم فيقول اني كذبت ثلاث كذبات ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما منها كذبة الا ما حل بها عن دين الله ولكن ايتوا موسى فياتون موسى فيقول قد قتلت نفسا ولكن ايتوا عيسى فياتون عيسى فيقول اني عبدت من دون الله ولكن ايتوا محمدا صلى الله عليه وسلم قال فياتوني فانطلق معهم قال ابن جدعان قال انس فكاني انظر الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فاخذ بحلقة باب الجنة فاقعقعها فيقال من هٰذا فيقال محمد فيفتحون لي ويرحبون بي فيقولون مرحبا فاخر ساجدا فيلهمني الله من الثناء والحمد فيقال لي ارفع راسك وسل تعط واشفع تشفع وقل يسمع لقولك وهو المقام المحمود الذي قال الله عسى ان يبعثك ربك مقاما محمودا قال سفيان ليس عن انس الا هٰذه الكلمة فاخذ بحلقة باب الجنة فاقعقعها هٰذا حديث حسن وقد روى بعضهم هٰذا الحديث عن ابي نضرة عن ابن عباس الحديث بطوله سورة الكهف بسم الله الرحمٰن الرحيم حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان عن عمرو بن دينار عن سعيد بن جبير قال قلت لابن عباس ان نوفا البكالي يزعم ان موسى صاحب بني اسرائيل

یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے علی بن زید بن جدعان سے اُسنے ابی نضرہ سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میں قیامت کے دن آدم کی اولاد کا سردار ہوں اور میں فخر نہیں کرتا اور میرے ہاتھ میں حمد کا علم ہے اور میں فخر نہیں کرتا اور اسدن ہر ایک نبی خواہ آدم ہو یا غیر اسکا میرے جھنڈے کے نیچے ہوگا اور میں پہلا ان لوگوں کا ہوں کہ جنسے قبر پھاڑی جائیگی اور میں فخر نہیں کرتا۔ کہا راوی نے پس لوگ تین مرتبہ سخت بیقرار کیے جاوینگے پھر حضرت آدم کے پاس آوینگے اور کہینگے آپ ہمارے باپ آدم ہیں سو ہمارے لیے اپنے رب کے پاس سفارش کریے پس وہ کہیں گے میں نے ایک گناہ کیا ہے جس سے میں زمین کی طرف اتارا گیا ہوں۔ لیکن تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ سو وہ نوح علیہ السلام کے پاس آوینگے وہ کہیں گے میں نے تمام زمین والوں پر ایسی دعا کی تھی جس سے وہ ہلاک ہوے لیکن تم حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ سو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آوینگے پس وہ کہیں گے میں نے تین جھوٹ بولے ہیں پھر فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں سے جو کوئی جھوٹ ہے اسکے ساتھ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالی کے دین کی بابت حیلہ بنایا ہے۔ لیکن تم موسی علیہ السلام کے پاس جاؤ سو وہ حضرت موسی علیہ السلام کے پاس آوینگے پس وہ کہیں گے میں نے ایک آدمی کو قتل کیا تھا لیکن تم حضرت عیسی علیہ السلام کے پاس جاؤ سو وہ حضرت عیسی علیہ السلام کے پاس آوینگے پس وہ کہیں گے میں عبادت کیا گیا ہوں سوائے اللہ کے۔ لیکن تم حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ فرمایا آپ نے سو وہ میرے پاس آوینگے پس میں انکے ساتھ چلونگا۔ کہا ابن جدعان نے کہ کہا انس نے گویا میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ رہا ہوں۔ فرمایا آپ نے پس میں جنت کے دروازے کا کنڈا پکڑونگا اور اسکو ہلاؤنگا پس کہا جائیگا یہ کون ہے سو جواب دیا جائیگا کہ محمد ہے پھر میرے لیئے دروازہ کھولیں گے اور مجھے مبارکباد دینگے اور مرحبا کہیں گے سو میں سجدہ کی حالت میں گرونگا پس اللہ تعالی مجھے ثنا اور حمد سکھلائیگا پھر مجھے کہا جائیگا کہ اپنے سر مبارک کو اٹھائیے اور سوال کریے دیئے جاؤ گے اور سفارش کریے سفارش قبول کیے جاؤ گے اور کہئے آپ کی بات سنی جائیگی اور وہ مقام محمود وہ ہے کہ جسکے حق میں اللہ تعالی نے فرمایا ہے عسی ان یبعثک ربک الخ یعنے شتاب ہے کہ اٹھائیگا تجھے رب تیرا مقام محمود میں۔ کہا سفیان نے نہیں مروی انس سے مگر یہی کلمہ فاخذ بحلقۃ یعنے میں جنت کے دروازیکا کنڈا پکڑونگا اور اُسکو ہلاؤنگا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور بعض نے یہ حدیث روایت کی ہے ابی نضرہ سے اُسنے ابن عباس سے تفسیر سورہ کہف بسم اللہ الرحمٰن الرحیم حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عمرو بن دینار سے اُسنے سعید بن جبیر سے کہا اُسنے میں نے ابن عباس سے کہا کہ نوفل بکالی کہتا ہے کہ موسی صاحب بنی اسرائیل کا

الا مثل ما نقص ھٰذا العصفور من البحر قال سعید بن جبیر وکان یعنی ابن عباس یقرأ وکان امامھم ملک یأخذ کل سفینۃ صالحۃ غصبا وکان یقرأ واما الغلام فکان کافرا ھٰذا حدیث حسن صحیح وقد رواہ ابو اسحٰق الھمدانی عن سعید بن جبیر عن ابن عباس عن ابی بن کعب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورواہ الزھری عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ عن ابن عباس عن ابی بن کعب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو مزاحم السمرقندی قال علی بن المدینی حججت حجۃ ولیس لی ھمۃ الا ان اسمع من سفیان یذکر فی ھٰذا الحدیث الخبر حتی سمعتہ یقول **حدثنا** عمرو بن دینار وقد کنت سمعت ھٰذا من سفیان قبل ذلک ولم یذکر الخبر **حدثنا** ابو حفص عمرو بن علی نا ابو قتیبۃ سلم بن قتیبۃ نا عبد الجبار بن عباس عن ابی اسحٰق عن سعید بن جبیر عن ابن عباس عن ابی بن کعب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الغلام الذی قتلہ الخضر طبع یوم طبع کافرا ھٰذا حدیث حسن صحیح غریب **حدثنا** یحیی بن موسٰی نا عبد الرزاق نا معمر عن ھمام بن منبہ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما سمی الخضر لانہ جلس علی فروۃ بیضاء فاھتزت تحتہ خضرا ھٰذا حدیث حسن صحیح غریب **حدثنا** محمد بن بشار وغیر واحد المعنی واحد واللفظ لمحمد بن بشار قالوا نا ھشام بن عبد الملک نا ابو عوانۃ عن قتادۃ عن ابی رافع عن حدیث ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی السد قال یحفرونہ کل یوم حتی اذا کادوا یخرقونہ قال الذی علیھم ارجعوا فستخرقونہ غدا

مگر اسقدر کہ اس چڑیا نے دریا سے پانی گھٹایا ہے۔ کہا سعید بن جبیر نے اور ابن عباس اسطرح پڑھتا تھا وکان امامھم ملک یاخذ کل سفینۃ صالحۃ غصبا۔ اور اسطرح پڑھتا تھا واما الغلام فکان کافرا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا اسکو ابو اسحاق ہمدانی نے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے ابی بن کعب سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ اور روایت کیا اسکو زہری نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے ابی بن کعب سے اُسنے نبی صلعم سے۔ کہا ابو مزاحم سمرقندی نے کہ کہا علی بن مدینی نے مین نے حج کیا اور میرا قصد نہین تھا مگر یہی کہ سنون مین سفیان سے جو اس حدیث مین خبر بیان کرتا ہے حتے کہ سنا مین نے اس سے کہتا حدیث کی ہمسے عمرو بن دینار نے اور بھی مین پہلے اس سے سفیان سے سنا کرتا تھا اور اسنے خبر ذکر نہین کی **حدیث** کی ہمسے ابو حفص یعنے عمرو بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو قتیبہ یعنے سلم بن قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الجبار بن عباس نے ابی اسحاق سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے ابی بن کعب سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جس لڑکے کو حضرت خضر نے قتل کیا تھا جس روز کہ اسکی پیدائش ہوئی تھی وہ کفر پر پیدائش ہوئی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہمسے یحیی بن موسی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے ہمام بن منبہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خضر اسلیئے نام رکھا ہے کہ وہ زمین سفید پر بیٹھے تھے تو وہ زمین انکے نیچے سے بہت سبز ہو گئی تھی یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار اور کئی ایک نے معنے سبکے واحد ہین اور یہ الفاظ محمد بن بشار کے ہین کہا انھون نے حدیث کی ہمسے ہشام بن عبد الملک نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے قتادہ سے اُسنے ابی رافع سے اُسنے طریق ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے دیوار کے بارے مین۔ فرمایا آپ نے وہ لوگ (یعنے یاجوج) ہر روز اسکو کھودتے ہین یہانتک کہ جب اسکے پھاڑنیکے قریب پہونچتے ہین تو کہتا ہے وہ شخص جو انپر سردار ہے لوٹ جاؤ سو جلدی تم کل اسکو پھاڑ لوگے

لہ پورا قصہ یون ہے کہ حضرت خضر نے حضرت موسی سے کہا کہ ناؤ کا حال تو یہ ہے کہ وہ نادار محتاج لوگونکی تھی کہ دریا مین محنت کرکے ایکے کرانے سے اوقات بسر کرتے تھے سو مین نے چاہا کہ اسمین عیب لگا دون اسواسطے کہ وہان ایک ظالم بادشاہ تھا کہ درست ناؤ کو زبردستی چھین لیتا تھا تو اسکو ناقص جان کر نہ لیویگا اور لڑکے کے مارنے کا سبب یہ ہے کہ وہ لڑکا پیدائشی کافر تھا اور اسکے والدین ایماندار تھے سو ہم ڈرے کہ کہین ان بیچارونکو اپنے کفر اور بدذاتی سے بلامین نہ ڈالے سو ہمنے چاہا کہ خدا اسکے بدلے اس سے اچھا نیک بیٹا انکو دیوے اور دیوار کا قصہ یہ ہے کہ وہ دیوار دو یتیم لڑکونکی تھی اور اسکے نیچے بہت مال تھا اور انکا باپ نیک آدمی تھا سو خدا نے چاہا کہ وہ بڑی جوانی کو جب پہونچین تو اس مال کو نکالکر خرچ کرین اگر ابھی دیوار گر پڑتی تو اور لوگ اس مال کو لیجاتے اور یہ کام مین نے اپنی طرف سے نہین کیا یعنے بحکم خدا کیا مجھکو اسمین کچھ دخل نہین۔ اس قصے مین کئی فائدے ہین اول یہ کہ علم کے واسطے سفر کرنا مستحب ہے دوسرے یہ کہ طلب علم مین اسیر کرنا اور سختیان سہنا اور مکروہات اٹھانا شرط ہے بدون اسکے علم نہین آتا جلد بازی سے آدمی علم سے محروم رہتا ہے تیسرے یہ کہ عالم کو کتنا ہی بڑا عالم کیون نہو گھمنڈ نہ چاہیئے کہ جہان مین ایک سے ایک زیادہ عالم موجود ہے چوتھے یہ کہ استاد شاگرد کی تین خطائین تک معاف کرے بعد اسکے اختیار رکھتا ہے چاہے اسکو ساتھ رکھے چاہے جدا کرے پانچوین بڑی مدد و ذات

مما علمت رشدا قال انك لن تستطيع معي صبرا وكيف تصبر على ما لم تحط به خبرا قال ستجدني ان شاء الله صابرا ولا اعصي لك امرا قال له الخضر فان اتبعتني فلا تسألني عن شيء حتى احدث لك منه ذكرا قال نعم فانطلق الخضر وموسى يمشيان على ساحل البحر فمرت بهما سفينة فكلماهم ان يحملوهما فعرفوا الخضر فحملوهما بغير نول فعمد الخضر الى لوح من الواح السفينة فنزعه فقال له موسى قوم حملونا بغير نول فعمدت الى سفينتهم فخرقتها لتغرق اهلها لقد جئت شيئا امرا قال الم اقل انك لن تستطيع معي صبرا قال لا تؤاخذني بما نسيت ولا ترهقني من امري عسرا ثم خرجا من السفينة فبينما هما يمشيان على الساحل واذا غلام يلعب مع الغلمان فاخذ الخضر برأسه فاقتلعه بيده فقتله فقال له موسى اقتلت نفسا زكية بغير نفس لقد جئت شيئا نكرا قال الم اقل لك انك لن تستطيع معي صبرا قال وهذه اشد من الاولى قال ان سألتك عن شيء بعدها فلا تصاحبني قد بلغت من لدني عذرا فانطلقا حتى اذا اتيا اهل قرية استطعما اهلها فابوا ان يضيفوهما فوجدا فيها جدارا يريد ان ينقض يقول مائل فقال الخضر بيده هكذا فاقامه فقال له موسى قوم اتيناهم فلم يضيفونا ولم يطعمونا لو شئت لاتخذت عليه اجرا قال هذا فراق بيني وبينك سأنبئك بتاويل ما لم تستطع عليه صبرا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يرحم الله موسى لوددنا انه كان صبر حتى يقص علينا من اخبارهما قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الاولى كانت من موسى نسيانا قال وجاء عصفور حتى وقع على حرف السفينة ثم نقر في البحر فقال له الخضر ما نقص علمي وعلمك من علم الله

اس سے جو تجھکو خدا نے سکھلایا ہے خضر نے کہا تو میرے ساتھ صبر نہ کر سکے گا اور تو کسطرح صبر کر سکتا ہے اس چیز پر کہ جسکے ساتھ تیری عقل نے احاطہ نہیں کیا کہا حضرت موسیٰ نے اگر خدا نے چاہا تو مجھکو تو صابر پائیگا اور میں کسی کام میں تیری نافرمانی نہ کرونگا کہا انکو خضر نے پس اگر تو میری تابعداری کرنی چاہتا ہے تو مجھ سے کسی چیز کی بابت سوال نہ کر جبتک میں اسکا ذکر تیرے ساتھ نہ کروں کہا موسیٰ علیہ السلام نے ہاں۔ پھر حضرت خضر اور موسیٰ علیہما السلام دریا کے کنارے پر چلے سو انکے پاس سے ایک کشتی گذری سو انھوں نے انسے اپنے چڑھنے کی بابت بات چیت کی پس انھوں نے حضرت خضر کو پہچان لیا اور بغیر اجرت کے ان دونوں کو چڑھا لیا پھر حضرت خضر نے کشتی کے تختوں میں سے ایک تختے کی طرف قصد کیا اور اسکو اکھاڑ ڈالا سو انکو موسیٰ علیہ السلام نے کہا اس قوم نے تو ہمکو بغیر اجرت کے چڑھا لیا اور آپ نے انکی کشتی کی طرف قصد کر کے اسکو اکھاڑ ڈالا تاکہ اسکے لوگوں کو غرق کر دے البتہ لایا تو چیز بھاری کہا حضرت خضر نے کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ تو میرے ساتھ صبر نہیں کر سکے گا کہا حضرت موسیٰ نے نہ پکڑ مجھے ساتھ اس چیز کے کہ بھول گیا میں اور میرے کام پر تنگی مت ڈال پھر وہ دونوں کشتی سے نکلے سو اس اثنا میں کہ وہ کنارے پر چلے جاتے دیکھا کہ ایک لڑکا لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا ہے سو حضرت خضر نے اسکا سر پکڑ کر اسکو اپنے ہاتھ سے اکھاڑ ڈالا اور اسکو قتل کر دیا پھر اسکو حضرت موسیٰ نے کہا مار ڈالا آپ نے جان معصوم کی سواے بدلے کسی جان کے بیشک آپ نے یہ بڑا برا کام کیا کہا حضرت خضر نے کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ تو میرے ساتھ صبر نہ کر سکے گا کہا اور یہ بات سخت تھی پہلی سے۔ کہا حضرت موسیٰ نے اگر اس سے پیچھے کسی چیز کا آپ سے سوال کروں تو مجھکو اپنے ساتھ نہ رکھو آپ نے میرا عذر بہت مانا پھر وہ دونوں چلے یہانتک کہ ایک بستی والوں پاس پہونچے تو انھوں نے اسکے لوگوں سے کھانا مانگا تو انھوں نے انکی مہمانی کرنے سے انکار کیا پھر ان دونوں نے اس بستی میں ایک دیوار دیکھی کہ ٹوٹنے کا قصد کرتی تھی یعنے گرنے کی طرف جھکی ہوئی تھی پس حضرت خضر نے اپنے ہاتھ سے اسطرح سے اشارت کی اور اسکو سیدھا کر دیا پس انکو حضرت موسیٰ نے کہا یہ لوگ ایسے ہیں کہ ہم انکے پاس آئے اور انھوں نے ہماری مہمانی نہیں کی اور ہمکو کھانا نہیں کھلایا اگر آپ چاہتے تو دیوار سیدھی کر دینے کی مزدوری لے لیتے حضرت خضر نے کہا اسی وقت تیرے میرے درمیان جدائی ہے اب بتلاتا ہوں تجھے حقیقت اس چیز کی کہ تو اسپر صبر نہیں کر سکا۔ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے ہمارا جی چاہتا تھا کاشکے موسیٰ علیہ السلام صبر کرتے تاکہ ہمپر انکا بہت سا قصہ بیان کیا جاتا کہا راوی نے پس فرمایا رسول اللہ صلعم نے پہلی بار کا پوچھنا موسیٰ سے بھولے سے ہوا حضرت نے فرمایا کہ ایک چڑا آیا یہانتک کہ کشتی کے کنارے پر آبیٹھا پھر اسنے دریا میں چونچ ڈالی سو حضرت خضر نے حضرت موسیٰ سے کہا میرے اور تیرے علم نے خدا کے علم سے کچھ نہیں گھٹایا

بن وائل عن المغيرة بن شعبة قال بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم الى نجران فقالوا الستم تقرؤن يا اخت هارون وقد كان بين موسى وعيسى ما كان فلم ادر ما اجيبهم فرجعت الى النبي صلى الله عليه وسلم فاخبرته فقال الا اخبرتهم انهم كانوا يسمون بانبيائهم والصالحين قبلهم هذا حديث حسن صحيح غريب لا نعرفه الا من حديث ابن ادريس **حدثنا** احمد بن منيع نا النضر بن اسمعيل ابو المغيرة عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي سعيد الخدري قال قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم وانذرهم يوم الحسرة قال يؤتى بالموت كانه كبش املح حتى يوقف على السور بين الجنة والنار فيقال يا اهل الجنة فيشرئبون ويقال يا اهل النار فيشرئبون فيقال هل تعرفون هذا فيقولون نعم هذا الموت فيضجع فيذبح فلولا ان الله قضى لاهل الجنة الحياة والبقاء لماتوا فرحا ولولا ان الله قضى لاهل النار الحياة فيها والبقاء لماتوا ترحا هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** احمد بن منيع نا الحسين بن محمد نا شيبان عن قتادة في قوله ورفعناه مكانا عليا قال حدثنا انس بن مالك ان نبي الله صلى الله عليه وسلم قال لما عرج بي رأيت ادريس في السماء الرابعة هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم وقد روى سعيد بن ابي عروبة وهمام وغير واحد عن قتادة عن انس بن مالك بن صعصعة عن النبي صلى الله عليه وسلم حديث المعراج بطوله وهذا عندي مختصر من ذلك **حدثنا** عبد بن حميد نا يعلى بن عبيد نا عمر بن ذر عن ابيه عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لجبرئيل ما يمنعك ان تزورنا اكثر مما تزورنا قال فنزلت هذه الاية

بن وائل سے اُسنے مغیرہ بن شعبہ سے کہا اُسنے بھیجا مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نجران کی طرف سو انھوں[1] نے مجھے کہا کیا تم یہ نہیں پڑھتے یا اخت ہارون الخ اور درمیان حضرت موسیٰ اور عیسیٰ کے وہ قرابت تھی جو تھی سو مجھے معلوم نہوا کہ انکو کیا جواب دونا پھر میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف واپس آیا اور آپکو اسکی خبر دی پس فرمایا آپ نے کیوں نہ تو نے انکو یہ خبر دی کہ وہ لوگ نبیوں اور نیک بختوں کے نام جو کہ پہلے اُنکے ہوئے ہیں رکھتے تھے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ابن ادریس سے حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے نضر بن اسمٰعیل یعنے ابو المغیرہ نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے رسول اللہ صلعم نے یہ آیت پڑھی وانذرہم یوم الحسرۃ یعنے ڈرا اُنکو دن قیامت سے فرمایا آپ نے موت کو حاضر کیا جائیگا گویا وہ دنبہ ہے سفید اور سیاہ یہانتک کہ اسکو دیوار پر جو جنت اور دوزخ کے درمیان ہے کھڑا کیا جائیگا پس کہا جائیگا ای جنت والو سو وہ سر اونچا کرینگے اور کہا جاویگا ای دوزخ والو سو وہ بھی سر اونچا کرینگے پھر کہا جائیگا کیا اسکو پہچانتے ہو سو وہ کہینگے ہاں یہ موت ہے پھر اسکو زمین پر لٹایا جائیگا اور ذبح کیا جائیگا پس اگر اللہ تعالیٰ اہل جنت کے لیے حیات اور بقا کا حکم نہ کیا ہوتا تو خوشی سے مرجاتے اور اگر اللہ تعالیٰ نے اہل دوزخ کے لیے بھی حیات اور بقا کا حکم نہ کیا ہوتا تو وہ حسرت سے مرجاتے یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے حسین بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے شیبان نے قتادہ سے اس آیت کی تفسیر میں ورفعناہ مکانا علیا یعنے اٹھایا ہمنے اسکو مکان بلند میں کہا اُسنے حدیث کی ہمسے انس بن مالک نے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مجھے معراج ہوئی تو میں نے حضرت ادریس کو چوتھے آسمان میں دیکھا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے بواسطہ ابی سعید کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی ہے سعید بن ابی عروبہ اور ہمام اور کئی ایک نے قتادہ سے اُسنے انس بن مالک سے اُسنے مالک بن صعصعہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیث معراج کی بطولہ اور یہ حدیث میرے نزدیک اس سے اختصار کی گئی ہے حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے یعلی بن عبید نے کہا حدیث کی ہمسے عمر بن ذر نے اپنے باپ سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے کیا چیز آپکو منع کرتی ہے کہ ہماری بہت ملاقات کرو اس سے جو اب کرتے ہو کبھار اوپر کے پس یہ آیت نازل ہوئی

[1] نجران والے لوگوں نے کہا کہ تمیں سا ہم کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام میں آپسمیں قرابت تھی ولیسا ہی تمہارے قرآن میں موجود ہے یا اخت ہارون الخ یعنے بہن ہارون کی تو حضرت عیسیٰ کی ماں تھی اور ہارون حضرت موسیٰ کے بھائی تھے پس اس وجہ سے ان دونوں میں آپسمیں قرابت تھی۔ آنحضرت نے فرمایا کہ یہ بات نہیں بلکہ پہلے لوگوں میں دستور تھا کہ نیک لوگوں کے نام رکھتے تھے یعنے ہارون حضرت مریم کے بھائی کا

قال فیعیدہ اللہ کامثل ماکان حتی اذا بلغ مدتھم واراد اللہ ان یبعثھم علی الناس قال الذی علیھم ارجعوا فستخرقونہ غدا ان شاء اللہ واستثنی قال فیرجعون فیجدونہ کھیئتہ حین ترکوہ فیخرقونہ ویخرجون علی الناس فیستقون المیاہ ویفر الناس منھم فیرمون بسھامھم الی السماء فترجع مخضبۃ بالدماء فیقولون قھرنا من فی الارض وعلونا من فی السماء قسوۃ وعلوا فیبعث اللہ علیھم نغفا فی اقفائھم فیھلکون قال فوالذی نفس محمد بیدہ ان دواب الارض لتسمن وتبطر وتشکر شکرا من لحومھم ھذا حدیث حسن غریب انما نعرفہ من ھذا الوجہ مثل ھذا **حدثنا** محمد بن بشار وغیر واحد قالوا نا محمد بن بکر البرسانی عن عبد الحمید بن جعفر قال اخبرنی ابی عن ابن میناء عن ابی سعید بن ابی فضالۃ الانصاری وکان من الصحابۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا جمع اللہ الناس لیوم القیمۃ لیوم لاریب فیہ نادی مناد من کان اشرک فی عمل عملہ للہ احدا فلیطلب ثوابہ من عند غیر اللہ فان اللہ اغنی الشرکاء عن الشرک ھذا حدیث غریب لانعرفہ الا من حدیث محمد بن بکر **حدثنا** جعفر بن محمد بن فضیل الجزری وغیر واحد قالوا نا صفوان بن صالح نا الولید بن مسلم عن یزید بن یوسف الصنعانی عن مکحول عن ام الدرداء عن ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ وکان تحتہ کنز لھما قال ذھب وفضۃ **حدثنا** الحسن بن علی الخلال نا صفوان بن صالح نا الولید بن مسلم عن یزید بن یوسف الصنعانی عن یزید بن یزید بن جابر عن مکحول بھذا الاسناد نحوہ

ومن سورۃ مریم بسم اللہ الرحمن الرحیم **حدثنا** ابو سعید الاشج وابو موسی محمد بن المثنی قالا نا ابن ادریس عن ابیہ عن سماک بن حرب عن علقمۃ

فرمایا حضرت نے پس اللہ تعالی اس دیوار کو پھیر دیتا ہے بہت اچھی اس سے کہ تھی یہانتک کہ جب انکی مدت پہونچ جاویگی اور اللہ تعالی کا ارادہ ہوگا کہ انکو لوگوں پر اٹھائے تو کہے گا وہ شخص جو انپر سردار ہے لوٹ جاؤ کل جلدی ان شاء اللہ اسکو پھاڑ لوگے اور ان شاء اللہ کہے گا فرمایا آپ نے سو وہ لوٹ آوینگے پس پاوینگے اسکو اسیطرح جسطرح کہ انھوں نے اسکو چھوڑا تھا پس اسکو پھاڑ لینگے اور لوگوں پر نکل پڑینگے اور پانیوں کو پی لینگے اور لوگ انسے بھاگ جاوینگے پھر وہ اپنے تیر آسمان کی طرف چلاوینگے سو وہ تیر انکی طرف خون سے رنگے ہوئے آوینگے پھر وہ کہیں گے غالب ہوئے ہم انپر جو زمین میں ہیں اور غالب ہوئے انپر بھی جو آسمان میں ہیں پھر اللہ تعالی کیڑے انکے پیچھے انکی گدی میں پیدا کریگا سو وہ ہلاک ہونگے۔ فرمایا آپ نے پس قسم ہے اسکی کہ جسکے ہاتھ میں جان محمد کی ہے کہ زمین کے کیڑے موٹے اور خوش ہونگے اور اپنے گوشتوں سے چربی میں پر ہونگے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسکو فقط اسی وجہ سے مثل اسکے پہچانتے ہیں **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار اور کئی ایک نے کہا انھوں نے حدیث کی ہمسے محمد بن بکر برسانی نے عبد الحمید بن جعفر سے کہا خبر دی مجھے میرے باپ نے ابن میناء سے اسنے ابی سعید بن ابی فضالہ انصاری سے اور یہ صحابہ سے تھا کہا اسنے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جب اللہ تعالی لوگونکو قیامت کے دن میں جمع کریگا۔ یعنے ایسے دن میں کہ جسمیں کوئی شک نہیں ہے تو آواز دینے والا آواز دیگا جس کسی نے کسی عمل میں جو اسنے اسکو اللہ تعالی کے واسطے کیا ہے کسیکو شریک بنایا ہے تو چاہیے کہ ثواب اسکا اللہ کے غیر سے طلب کرے کیونکہ اللہ تعالی بے پرواہ ہے شریکوں کا شرکت سے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق محمد بن بکر سے **حدیث** کی ہمسے جعفر بن محمد بن فضیل جزری اور کئی ایک نے کہا انھوں نے حدیث کی ہمسے صفوان بن صالح نے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن مسلم نے یزید بن یوسف صنعانی سے اسنے مکحول سے اسنے ام الدرداء سے اسنے ابی الدرداء سے اسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر میں وکان تحتہ کنز لھما یعنے نیچے اسکے خزانہ تھا واسطے ان دونوں کے فرمایا آپ نے سونا اور چاندی **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی بن خلال نے کہا حدیث کی ہمسے صفوان بن صالح نے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن مسلم نے یزید بن یوسف صنعانی سے اسنے یزید بن یزید بن جابر سے اسنے مکحول سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے بعض تفسیر سورہ مریم سے بسم اللہ الرحمن الرحیم **حدیث** کی ہمسے ابو سعید اشج اور ابو موسی یعنے محمد بن مثنی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے ابن ادریس نے اپنے باپ سے اسنے سماک بن حرب سے اسنے علقمہ

يقول جئت العاص بن وائل السهمي اتقاضاه حقا لي عنده فقال لا اعطيك حتى تكفر بمحمد فقلت لا حتى تموت ثم تبعث قال واني لميت ثم مبعوث فقلت نعم فقال ان لي هناك مالا وولدا فاقضيك فنزلت افرأيت الذي كفر باياتنا وقال لاوتين مالا وولدا الاية **حدثنا** هناد نا ابو معوية عن الاعمش نحوه هذا حديث حسن صحيح

ومن سورة طه بسم الله الرحمن الرحيم **حدثنا** محمود بن غيلان نا النضر بن شميل نا صالح بن ابي الاخضر عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة قال لما قفل رسول الله صلى الله عليه وسلم من خيبر اسرى ليلة حتى ادركه الكرى اناخ فعرس ثم قال يا بلال اكلا لنا الليلة قال فصلى بلال ثم تساند الى راحلته مستقبل الفجر فغلبته عيناه فنام فلم يستيقظ احد منهم وكان اولهم استيقاظا النبي صلى الله عليه وسلم فقال اى بلال فقال بلال بابي انت يا رسول الله اخذ بنفسي الذي اخذ بنفسك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقتادوا ثم اناخ فتوضأ فاقام الصلوة ثم صلى مثل صلوته في الوقت في تمكث ثم قال اقم الصلوة لذكري هذا حديث غير محفوظ رواه غير واحد من الحفاظ عن الزهري عن سعيد بن المسيب ان النبي صلى الله عليه وسلم ولم يذكروا فيه عن ابي هريرة وصالح بن ابي الاخضر يضعف في الحديث ضعفه يحيى بن سعيد القطان وغيره من قبل حفظه

ومن سورة الانبياء بسم الله الرحمن الرحيم **حدثنا** مجاهد بن موسى البغدادي والفضل بن سهل الاعرج وغير واحد قالوا نا عبد الرحمن بن غزوان ابو نوح نا الليث بن سعد عن مالك بن انس عن الزهري عن عروة عن عائشة ان رجلا قعد بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ان لي مملوكين يكذبونني ويخونونني

کہ کہتا ہیں عاص بن وائل سہمی کے پاس قرض طلب کرنے کے لیے جو میرا اسپر تھا آیا پس کہا اُسنے ہیں تجھے نہیں دونگا یہانتک کہ محمد سے تو منکر ہو سو ہیں نے کہا کہ نہیں تا کہ تو مرے پھر اٹھایا جاوے کہا اُسنے کیا ہیں مرونگا پھر اٹھایا جاؤنگا ہیں نے کہا کہ ہاں پس کہا اُسنے میرے لیے وہاں مال اور اولاد ہوگی سو ہیں تیرا حق پورا کر دونگا۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی افرأیت الذی کفر الخ یعنے آیا پس دیکھا تو نے اس شخص کو کہ کافر ہوا ساتھ نشانیوں ہماری کے اور کہا البتہ دیا جاؤنگا ہیں مال اور اولاد **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے مثل اسکے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **بعض تفسیر** سورہ طٰہٰ بسم الرحمن الرحیم **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے نضر بن شمیل نے کہا حدیث کی ہمسے صالح بن ابی الاخضر نے زہری سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خیبر سے واپس ہوئے تو رات کو چلے یہانتک کہ آپکو نیند آگئی اونٹنی کو بٹھلایا اور سو گئے پھر فرمایا اے بلال آج کی رات ہمارے لیے حفاظت کر کہا راوی نے سو نماز پڑھی بلال نے پھر اپنے کجاوے کی طرف فجر کے سامنے تکیہ لگایا سو اسکی آنکھیں بھی اسپر غالب ہوگئیں اور سو گئے پھر کوئی انہیں سے بیدار نہ ہوا اور سب سے پہلے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جاگے پس فرمایا اے بلال سو کہا بلال نے میرا باپ آپ پر قربان ہو یا رسول اللہ میری جان کو اُسنے پکڑ لیا جسنے آپکی جان کو پکڑ لیا پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھاگو اس مکان سے پھر آپ نے اونٹنی کو بٹھلایا اور وضو کیا اور نماز کے لیے تکبیر کہی پھر مثل نماز اپنی کے جو وقت میں تھی آہستگی میں نماز پڑھی پھر فرمایا آپ نے اقم الصلوۃ لذکری یعنے قائم کر نماز واسطے یاد میری کے۔ یہ حدیث محفوظ نہیں۔ روایت کیا اسکو کئی ایک نے حفاظ سے زہری سے اُسنے سعید بن مسیب سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم۔ اور انھوں نے اسمیں ابو ہریرہ کا ذکر نہیں کیا۔ اور صالح بن ابی الاخضر حدیث میں ضعیف کیا گیا ہے۔ ضعیف کیا اسکو یحیی بن سعید القطان وغیرہ نے اُسکے حافظہ کی جہت سے **بعض تفسیر** سورۂ انبیاء سے بسم اللہ الرحمن الرحیم **حدیث** کی ہمسے مجاہد بن موسی بغدادی اور فضل بن سہل اعرج اور کئی ایک نے کہا انھوں نے حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن غزوان ابو نوح نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے مالک بن انس سے اُسنے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے کہ ایک مرد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا پس کہا اُسنے یا رسول اللہ میرے دو غلام ہیں جو میرے پاس جھوٹ بولتے ہیں اور میری خیانت کرتے ہیں

وما نتنزل الا بامر ربك له ما بين ايدينا وما خلفنا الى اخر الاية هذا حديث حسن غريب **حدثنا** عبد بن حميد نا عبيد الله بن موسى عن اسرائيل عن السدى قال سألت مرة الهمدانى عن قول الله وان منكم الا واردها فحدثنى ان عبد الله بن مسعود حدثهم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يرد الناس النار ثم يصدرون عنها باعمالهم فاولهم كلمح البرق ثم كالريح ثم كحضر الفرس ثم كالراكب فى رحله ثم كشد الرجل ثم كمشيه هذا حديث حسن ورواه شعبة عن السدى ولم يرفعه **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد نا شعبة عن السدى عن مرة قال عن عبد الله وان منكم الا واردها قال يردونها ثم يصدرون باعمالهم **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن عن شعبة عن السدى بمثله قال عبد الرحمن قلت لشعبة ان اسرائيل حدثنى عن السدى عن مرة عن عبد الله عن النبى صلى الله عليه وسلم قال شعبة وقد سمعته من السدى مرفوعا ولكنى ادعه عمدا **حدثنا** قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن سهيل بن ابى صالح عن ابيه عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا احب الله عبدا نادى جبرئيل انى قد احببت فلانا فاحبه قال فينادى فى السماء ثم تنزل له المحبة فى اهل الارض فذلك قول الله ان الذين امنوا وعملوا الصلحت سيجعل لهم الرحمن ودا واذا ابغض الله عبدا نادى جبرئيل انى قد ابغضت فلانا فينادى فى السماء ثم تنزل له البغضاء فى الارض هذا حديث حسن صحيح وقد روى عبد الرحمن بن عبد الله بن دينار عن ابيه عن ابى صالح عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم نحو هذا **حدثنا** ابن ابى عمر نا سفيان عن الاعمش عن ابى الضحى عن مسروق قال سمعت خباب بن الارت

وما نتنزل الا بامر ربك الخ یعنے اور نہیں اترتے ہم مگر ساتھ حکم پروردگار تیرے کے واسطے اسکے ہے جو آگے ہمارے ہے اور جو کچھ پیچھے ہمارے ہے الخ یہ حدیث حسن غریب ہے حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن موسی نے اسرائیل سے اُسنے سدی سے کہا اُسنے مین نے مرہ ہمدانی سے اس آیت کی بابت سوال کیا وان منکم الا واردہا پس اُسنے مجھے حدیث کی کہ عبد اللہ بن مسعود نے حدیث کی ہے انکو کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگ آگ سے گذرینگے سو اس سے اپنے اپنے اعمال کے موافق پار ہونگے پس پہلے تو انہیں سے مثل چمکارے بجلی کے (نکل جائینگے) پھر مثل ہوا کے پھر مثل دوڑ گھوڑے کے پھر مثل سوار اونٹ کے اپنی سواری مین پھر مثل دوڑ پیادے کے پھر مثل چلنے اسکے کے یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کیا اسکو شعبہ نے سدی سے اور اسکو اُسنے مرفوع نہین کیا حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے سدی سے اُسنے مرہ سے کہا اُسنے مروی ہے عبد اللہ سے وان منکم الا واردہا کہا اُسنے وارد ہونگے اس سے پھر موافق اپنے اعمال کے پار اتر ینگے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن نے شعبہ سے اُسنے سدی سے مثل اسکے کہا عبد الرحمن نے مین نے شعبہ سے کہا کہ اسرائیل نے مجھے حدیث کی ہے سدی سے اُسنے مرہ سے اُسنے عبد اللہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ کہا شعبہ نے اور سنا مین نے اسکو سدی سے مرفوعا لیکن مین اسکو عمدا چھوڑتا ہوں حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ اللہ تعالی کسی آدمی کو دوست رکھتا ہے تو جبرئیل علیہ السلام کو آواز دیتا ہے کہ مین نے فلان آدمی کو دوست رکھا ہے سو تو بھی اسکو دوست رکھ فرمایا آپ نے پھر وہ آسمان مین آواز دیتا ہے پھر اسکے واسطے زمین والون مین محبت اتری ہے پس یہی قول اللہ تعالی کا ان الذین آمنوا وعملوا الصلحت الخ یعنے تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کیے اچھے البتہ کریگا واسطے انکے رحمن محبت۔ اور جب اللہ تعالی کسی آدمی سے دشمنی رکھتا ہے تو جبرئیل علیہ السلام کو آواز دیتا ہے کہ مین نے فلان آدمی کو دشمن رکھا ہے سو وہ آسمان مین آواز دیتا ہے پھر اسکے لیے زمین دشمنی نازل کیجاتی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا اسکو عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار نے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اعمش سے اُسنے ابی الضحی سے اُسنے مسروق سے کہا اُسنے سنا مین نے خباب بن ارت سے

قال اول من يكسى يوم القيامة ابراهيم وانه سيؤتى برجال من امتى فيؤخذ بهم ذات الشمال فاقول رب اصحابي
فيقال انك لا تدري ما احدثوا بعدك فاقول كما قال العبد الصالح وكنت عليهم شهيدا ما دمت فيهم فلما توفيتني
كنت انت الرقيب عليهم وانت على كل شئ شهيد ان تعذبهم فانهم عبادك وان تغفر لهم الاية فيقال هؤلاء
لم يزالوا مرتدين على اعقابهم منذ فارقتهم **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن المغيرة بن
النعمان نحوه هذا حديث حسن صحيح ورواه سفيان الثوري عن المغيرة بن النعمان نحوه **ومن سورة الحج** بسم الله
الرحمن الرحيم **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان بن عيينة عن ابن جدعان عن الحسن عن عمران بن حصين
ان النبي صلى الله عليه وسلم لما نزلت يا ايها الناس اتقوا ربكم ان زلزلة الساعة شئ عظيم الى قوله ولكن
عذاب الله شديد قال انزلت عليه هذه الاية وهو في سفر قال اتدرون اي يوم ذلك قالوا الله ورسوله
اعلم قال ذلك يوم يقول الله لادم ابعث بعث النار قال يارب وما بعث النار قال تسعمائة وتسعة وتسعون
في النار وواحد الى الجنة فانشأ المسلمون يبكون فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قاربوا وسددوا فانها
لم تكن نبوة قط الا كان بين يديها جاهلية قال فيؤخذ العدد من الجاهلية فان تمت والا كملت من المنافقين
وما مثلكم والامم الا كمثل الرقمة في ذراع الدابة او كالشامة في جنب البعير ثم قال اني لارجو ان تكونوا ربع
اهل الجنة فكبروا ثم قال اني لارجو ان تكونوا ثلث اهل الجنة فكبروا ثم قال اني لارجو ان تكونوا نصف اهل الجنة

فرمایا آپ نے سب سے پہلے جسکو کپڑے پہنائے جائینگے حضرت ابراہیم علیہ السلام ہین۔ اور میری امت کے کچھ مرد لائے
جائینگے پھر انکو بائین طرف پکڑ لیا جائیگا سو مین کہونگا ای رب یہ میرے اصحاب ہین سو مجھے کہا جائیگا تو نہین جانتا کہ تیرے
پیچھے کیا کچھ انھون نے بدعتین نکالی ہین سو مین کہونگا جیسا کہ بندے نیکبخت یعنے حضرت عیسی علیہ السلام نے کہا ہی کنت علیہم شہیدا
الخ یعنے مین انپر حاضر تھا جبتک کہ مین انمین رہا سو جب تو نے مجھکو فوت کر لیا تو تو انپر نگہبان ہو گیا اور تو ہر چیز پر حاضر ہی اگر تو
انکو عذاب کرے سو تیرے بندے ہین اور اگر تو انپر بخشش کرے الخ پس مجھے کہا جائیگا یہ لوگ اپنی ایڑیون پر پھرتے رہے جب سے
تو نے انکی مفارقت کی **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے
مغیرہ بن نعمان سے مثل اسکے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی اور روایت کیا اسکو سفیان ثوری نے مغیرہ بن نعمان سے مثل اسکے **بعض
تفسیر سورۂ حج سے** بسم اللہ الرحمن الرحیم **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے ابن جدعان سے
انہون نے حسن سے انہون نے عمران بن حصین سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب یہ آیت نازل ہوئی یا ایہا الناس اتقوا ربکم الخ یعنے
اے لوگو ڈرو پروردگار اپنے سے تحقیق زلزلہ قیامت کا چیز ہی بڑی یہانتک کہ نازل ہوئی ولکن عذاب اللہ شدید کہا راوی نے نازل
ہوئی یہ آیت اس حالت مین کہ آپ سفر مین تھے فرمایا آپ نے کیا تم جانتے ہو کہ یہ کونسا دن ہی کہا لوگون نے اللہ اور اسکا رسول بہتر
جانتا ہی فرمایا آپ نے یہ دن ہی کہ فرماویگا اللہ تعالی حضرت آدم کو کہ آگ مین جو بھیجے جائینگے تیار کر کہین گے حضرت آدم اور کیا تعداد ہی آگ
مین جانے والون کی۔ فرمائیگا اللہ تعالی نو سو ننانوے آگ مین ہین اور ایک جنت مین۔ پس مسلمانون نے رونا شروع کیا سو
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میانہ روی اختیار کرو اور سیدھے چلو۔ اور کبھی نبوت نہین ہوئی مگر کہ کفر پہلے اس سے
ہو گیا ہی فرمایا آپ نے پس تعداد تو کفر سے لیجائیگی اگر پوری ہو گئی تو فبہا ورنہ منافقون سے پوری کیجاویگی اور نہین ہی مثال
تمہاری اور اور امتونکی مگر مثل داغ کے جو چارپائے کے بازو مین ہو یا مثل خال کے جو اونٹ کی کروٹ مین ہو۔ پھر فرمایا آپ نے
مین امید رکھتا ہون کہ تم جنت والونکی چوتھائی ہوگی پس لوگون نے تکبیر کہی پھر فرمایا آپ نے مین امید رکھتا ہون کہ تم جنت والونکی
تہائی ہوگے پھر لوگون نے تکبیر کہی پھر فرمایا آپ نے مین امید کرتا ہون کہ تم جنت والونکے نصف ہوگے

[1] سب سے پہلے کپڑا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اسلیے پہنایا جائیگا کہ یہ ننگے کرکے آگ مین ڈالے گئے تھے کافرون کے ہاتھ سے اور تمام خلقت نے انکو ننگے دیکھا اس شرمندگی کا بدلہ دینے کے لیے
سب سے پہلے پہنائے جائینگے۔ آنحضرت کے فوت ہوئے بعد کئی آدمی تو مرتد ہو گئے تھے اور کئی زکوۃ سے منکر شائد آنحضرت نے انکی یہ خبر دی ہو ۱۲

ويعصونني واشتمهم واضربهم فكيف انا منهم قال يحسب ما خانوك وعصوك وكذبوك وعقابك اياهم فان كان
عقابك اياهم بقدر ذنوبهم كان كفافا لا لك ولا عليك وان كان عقابك اياهم دون ذنوبهم كان فضلا لك
وان كان عقابك اياهم فوق ذنوبهم اقتص لهم منك الفضل قال فتنحى الرجل فجعل يبكي ويهتف فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم اما تقرأ كتاب الله ونضع الموازين القسط ليوم القيمة فلا تظلم نفس شيئا الاية فقال الرجل
والله يا رسول الله ما اجد لي ولهم شيئا خيرا من مفارقتهم اشهدك انهم احرار كلهم هذا حديث غريب لا نعرفه الا
من حديث عبد الرحمن بن غزوان وقد روى احمد بن حنبل عن عبد الرحمن بن غزوان هذا الحديث **حدثنا**
عبد بن حميد نا الحسين بن موسى نا ابن لهيعة عن دراج عن ابي الهيثم عن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ويل واد
في جهنم يهوي فيه الكافر اربعين خريفا قبل ان يبلغ قعره هذا حديث غريب لا نعرفه مرفوعا الا من حديث
ابن لهيعة **حدثنا** سعيد بن يحيى بن سعيد الاموي ثني ابي نا محمد بن اسحق عن ابي الزناد عن عبد الرحمن الاعرج
عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يكذب ابراهيم في شيء قط الا في ثلاث قوله اني سقيم ولم يكن
سقيما وقوله لسارة اختي وقوله بل فعله كبيرهم هذا هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمود بن غيلان نا وكيع
ووهب بن جرير وابو داؤد قالوا نا شعبة عن المغيرة بن النعمان عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال قام رسول الله
صلى الله عليه وسلم بالموعظة فقال يا ايها الناس انكم محشورون الى الله عراة غرلا ثم قرأ كما بدانا اول خلق نعيده الى اخر الاية

اور میری نافرمانی کرتے ہیں اور میں انکو گالیں دیتا ہوں اور مارتا ہوں پس میرا انکی طرف سے کیا حال ہے۔ فرمایا آپ نے حساب
کیا جائیگا اس چیز کا جو تیری وہ خیانت کرتے ہیں اور نافرمانی کرتے ہیں اور تیرے آگے جھوٹ بولتے ہیں اور عذاب تیرے کا
جو انکو ہوتا ہے۔ سو اگر عذاب کرنا تیرا انپر موافق انکے گناہ کے ہوگا تو برابر سرابر ہوگا نہ تیرے لیے کچھ فائدہ اور نہ تجھپر کچھ
عذاب۔ اور اگر عذاب کرنا تیرا انپر انکے گناہوں سے کم ہوگا تو تیرے لیے زیادتی ہوگی اور اگر عذاب کرنا تیرا انپر انکے
گناہوں سے زیادہ ہوگا تو انکے لیے تجھسے زیادتی کا بدلہ لیا جائیگا کہا راوی نے پھر وہ مرد علٰحدہ ہوگیا اور رونا اور چلانا شروع
کردیا پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تو نے کتاب اللہ نہیں پڑھی ونضع الموازین الخ یعنے اور رکھیں گے ہم
ترازو میں عدل کی دن قیامت کے پس نظلم کیا جاویگا کوئی جی کچھ الخ پھر کہا اس مرد نے یا رسول اللہ میں کوئی چیز اپنے لیے
اور انکے لیے بہتر انکے جدا کرنے سے نہیں پاتا میں آپکو گواہ کرتا ہوں کہ وہ سب کے سب آزاد ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے
نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عبد الرحمن بن غزوان سے اور روایت کیا اسکو احمد بن حنبل نے عبد الرحمن بن غزوان سے
اس حدیث کو **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے حسین بن موسی نے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے
دراج سے اسنے ابی سعید سے اسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے ویل دوزخ میں ایک وادی ہے کہ کافر اسکی
تہ کے پہونچنے سے پہلے چالیس برس اسمیں نیچے جائیگا۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مرفوع مگر طریق ابن لہیعہ
حدیث کی ہمسے سعید بن یحیی بن سعد اموی نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے کہا حدیث کی مجھے محمد بن اسحاق نے
ابی الزناد سے اسنے عبد الرحمن اعرج سے اسنے ابی ہریرہ سے کہا اسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم
علیہ السلام کسی چیز میں جھوٹ نہیں بولے مگر تین باتوں میں ایک یہ کہ میں بیمار ہوں حالانکہ بیمار نہ تھے دوسرے سارہ کے
بارے میں کہ میری بہن ہے تیسرے یہ کہ یہ فعل انکے بڑے نے کیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن
غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع اور وہب بن جریر اور ابو داؤد نے کہا انھوں نے حدیث کی ہمسے شعبہ نے مغیرہ
بن نعمان سے اسنے سعید بن جبیر سے اسنے ابن عباس سے کہا اسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وعظ کہنے کے لیے
کھڑے ہوئے سو فرمایا آپ نے اے لوگو تم اللہ تعالی کی طرف اٹھائے جاؤ گے اس حالت میں کہ ننگے اور بے ختنہ ہوگے پھر پڑھی آپ نے
یہ آیت کما بدانا اول خلق الخ یعنے جیسے شروع کی تھی ہمنے پہلی پیدائش دوبارہ کرینگے اسکو الخ۔

حدثنا سفیان بن وکیع نا ابی و اسحق بن یوسف الازرق عن سفیان الثوری عن الاعمش عن مسلم البطین عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال لما اخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من مکۃ قال ابوبکر اخرجوا نبیہم لیہلکن فانزل اللہ تعالی اذن للذین یقاتلون بانہم ظلموا وان اللہ علی نصرہم لقدیر الایۃ فقال ابوبکر لقد علمت انہ سیکون قتال ھذا حدیث حسن وقد رواہ غیر واحد عن سفیان عن الاعمش عن مسلم البطین عن سعید بن جبیر مرسلا ولیس فیہ عن ابن عباس **ومن** سورۃ المؤمنین بسم اللہ الرحمن الرحیم **حدثنا** یحیی بن موسی وعبد بن حمید وغیر واحد المعنی واحد قالوا نا عبد الرزاق عن یونس بن سلیم عن الزہری عن عروۃ بن الزبیر عن عبد الرحمن بن عبد القاری قال سمعت عمر بن الخطاب یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انزل علیہ الوحی سمع عند وجہہ کدوی النحل فانزل علیہ یوما فمکثنا ساعۃ فسری عنہ فاستقبل القبلۃ ورفع یدیہ وقال اللہم زدنا ولا تنقصنا واکرمنا ولا تہنا واعطنا ولا تحرمنا واثرنا ولا توثر علینا وارضنا وارض عنا ثم قال انزل علی عشر ایات من اقامہن دخل الجنۃ ثم قرأ قد افلح المؤمنون حتی ختم عشر ایات **حدثنا** محمد بن ابان نا عبد الرزاق عن یونس بن سلیم عن یونس بن یزید عن الزہری بہذا الاسناد نحوہ بمعناہ وھذا اصح من الحدیث الاول سمعت اسحق بن منصور یقول روی احمد بن حنبل وعلی بن المدینی واسحق بن ابراہیم عن عبد الرزاق عن یونس بن سلیم عن یونس بن یزید عن الزہری ھذا الحدیث ومن سمع من عبد الرزاق قدیما فانہم انما یذکرون فیہ عن یونس بن یزید وبعضہم لا یذکر فیہ عن یونس بن یزید ومن ذکر فیہ عن یونس بن یزید فہو اصح وکان عبد الرزاق

حدیث کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے اور اسحاق بن یوسف ازرق نے سفیان ثوری سے اُسنے اعمش سے اُسنے مسلم بطین سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم مکہ سے نکالے گئے تو حضرت ابوبکر صدیق نے کہا نکالا انھوں نے نبی اپنے کو تا کہ ہلاک ہوں پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی فرمائی اذن للذین الخ اذن دیا گیا ہے واسطے ان لوگوں کے کہ لڑائی کیے جاتے ہیں وہ بسبب اسکے کہ وہ ظلم کیے گئے ہیں اور تحقیق اللہ البتہ اوپر مدد انکی کے قادر ہے پس کہا حضرت ابوبکر نے میں البتہ جانتا تھا کہ جلدی ہی لڑائی ہوگی یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کیا اسکو کئی ایک نے سفیان سے اُسنے اعمش سے اُسنے مسلم بطین سے اُسنے سعید بن جبیر سے مرسل اور اسمیں ابن عباس کا ذکر نہیں ہے بعض تفسیر سورۂ مؤمنین سے بسم اللہ الرحمن الرحیم **حدیث** کی ہمسے یحییٰ بن موسیٰ اور عبد بن حمید اور کئی ایک نے معنے سبکے ایک ہیں کہا انھوں نے حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے یونس بن سلیم سے اُسنے زہری سے اُسنے عروہ بن زبیر سے اُسنے عبد الرحمن بن عبد القاری سے کہا سنا میں نے عمر بن خطاب سے کہ فرماتے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی تھی تو آپ کے دہن مبارک کے پاس مکھیوں کی آواز کے مثل آواز سنائی دیتی تھی سو ایک روز آپ پر وحی نازل ہوئی پس ایک ساعت ٹھہری رہی پھر دور ہوگئی پس آپ قبلہ کی طرف متوجہ ہوئے اور دونوں ہاتھ اُٹھائے اور کہا الٰہی ہمکو زیادہ کر اور ہمکو کم نہ کر اور ہماری عزت کر اور ہماری اہانت نہ کر اور ہمپر بخشش کر اور ہمکو محروم نہ کر اور ہمکو اختیار کر اور ہمپر کسیکو اختیار نہ کر اور ہمکو راضی کر اور خود بھی ہمسے راضی ہو پھر فرمایا آپ نے مجھپر دس آیتیں نازل ہوئی ہیں جو کوئی اُنپر محافظت کریگا وہ جنت میں داخل ہوگا پھر پڑھی آپ نے یہ آیت قد افلح المؤمنون یہانتک آپ نے دس آیتیں ختم کیں **حدیث** کی ہمسے محمد بن ابان نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے یونس بن سلیم سے اُسنے یونس بن یزید سے اُسنے زہری سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے بالمعنی۔ اور یہ صحیح ہے اول حدیث سے۔ سنا میں نے اسحاق بن منصور سے کہتا روایت کی احمد بن حنبل اور علی بن مدینی اور اسحاق بن ابراہیم نے عبد الرزاق سے اُسنے یونس بن سلیم سے اُسنے یونس بن یزید سے اُسنے زہری سے یہ حدیث۔ اور جسنے پہلے عبد الرزاق سے سنا ہے وہ تو اسمیں یونس بن یزید کا ذکر کرتے ہیں اور بعض اسمیں یونس بن یزید کا ذکر نہیں کرتے۔ اور جسنے یونس بن یزید کا ذکر کیا ہے وہ صحیح ہے۔ اور عبد الرزاق

فکبروا قال ولا ادری قال الثلثین ام لا هذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجه عن الحسن عن عمران بن
حصین عن النبی صلی الله علیه وسلم ح حدثنا محمد بن بشار نا یحیی بن سعید نا هشام بن ابی عبد الله عن قتادة
عن الحسن عن عمران بن حصین قال کنا مع النبی صلی الله علیه وسلم فی سفر فتفاوت بین اصحابه فی السیر فرفع رسول الله
صلی الله علیه وسلم صوته بهاتین الآیتین یا ایها الناس اتقوا ربکم ان زلزلة الساعة شیء عظیم الی قوله ولکن
عذاب الله شدید فلما سمع ذلک اصحابه حثوا المطی وعرفوا انه عند قول یقوله فقال هل تدرون ای یوم ذلک
قالوا الله ورسوله اعلم قال ذلک یوم ینادی الله فیه آدم فینادیه ربه فیقول یا آدم ابعث بعث النار فیقول ای رب
وما بعث النار فیقول من کل الف تسعمائة وتسعة وتسعون الی النار وواحد الی الجنة فیئس القوم حتی ما ابدوا
بضاحکة فلما رای رسول الله صلی الله علیه وسلم الذی باصحابه قال اعملوا وابشروا فوالذی نفس محمد بیده انکم
لمع خلیقتین ما کانتا مع شیء الا کثرتاه یاجوج وماجوج ومن مات من بنی آدم وبنی ابلیس قال فسری عن القوم بعض
الذی یجدون قال اعملوا وابشروا فوالذی نفس محمد بیده ما انتم فی الناس الا کالشامة فی جنب البعیر او کالرقمة
فی ذراع الدابة هذا حدیث حسن صحیح ح حدثنا محمد بن اسمعیل وغیر واحد قالوا نا عبد الله بن صالح قال ثنی
اللیث عن عبد الرحمن بن خالد عن ابن شهاب عن محمد بن عروة بن الزبیر عن عبد الله بن الزبیر قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم انما سمی البیت العتیق لانه لم یظهر علیه جبار هذا حدیث حسن غریب وقد روی عن الزهری عن النبی صلی
الله علیه وسلم مرسلا ح حدثنا قتیبة نا اللیث عن عقیل عن الزهری عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه

پھر لوگوں نے تکبیر کہی کہا راوی نے میں نہیں جانتا کہ دو تہائیوں کا ذکر بھی آپ نے کیا یا نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی وجہ
سے بواسطہ حسن کے عمران بن حصین سے مروی ہے حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن سعید نے
کہا حدیث کی ہم سے ہشام بن ابی عبد اللہ نے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے عمران بن حصین سے کہا اُسنے ہم سفر میں نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سو آنحضرت نے درمیان صحابہ کے چلنے میں تفاوت پایا سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے اپنی آواز کو ساتھ ان دو آیتوں کے بلند کیا یا ایہا الناس اتقوا ربکم ان زلزلۃ الساعۃ شیء عظیم الی قولہ ولکن عذاب اللہ شدید
جبکہ یہ آواز آنحضرت کی صحابہ نے سنی تو سواریوں کو برانگیختہ کیا اور پہچانا کہ اس قول سے آنحضرت ہی بلاتے ہیں پس فرمایا آپ نے
کیا تم جانتے ہو کہ یہ کونسا دن ہے کہا لوگوں نے اللہ اور رسول اسکا بہتر جانتا ہے فرمایا آپ نے یہ وہ دن ہے کہ جسمیں اللہ تعالے
حضرت آدم کو آواز دیگا سو انکو انکا رب آواز دیگا اور کہے گا کہ اے آدم آگ میں جانیوالے تیار کر پس حضرت آدم کہیں گے اے رب
اور کسقدر ہیں آگ میں جانیوالے پس فرمائیگا اللہ تعالی ہر ایک ہزار سے نو سو ننانوے آگ کی طرف جائینگے اور ایک جنت کی
طرف سو قوم ناامید ہو گئی حتی کہ اُنھوں نے ہنسی ظاہر نہ کی پس جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کا
یہ حال دیکھا تو فرمایا عمل کرو اور بشارت پاؤ پس قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے ہاتھ میں محمد کی جان ہے البتہ تم مقابل دو پیدائشوں
کے ہو وہ کسی پیدائش کے مقابل نہیں ہوتیں مگر کہ وہ بڑھ جاتی ہیں یعنے یاجوج اور ماجوج اور نیز انکے مقابل جو بنی آدم
اور بنی ابلیس سے مر چکے ہیں۔ پھر قوم کا کچھ غم دور ہوا فرمایا آپ نے اور عمل کرو اور بشارت پاؤ پس قسم ہے اسکی جو جان محمد کی
اسکے ہاتھ میں ہے نہیں ہو تم لوگوں میں مگر مثل خال کے جو اونٹ کے پہلو میں ہو یا مثل داغ کے جو چارپائے کے بازو میں ہو یہ حدیث
حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے محمد بن اسمعیل اور کئی ایک نے کہا اُنھوں نے حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن صالح نے کہا حدیث کی
مجھے لیث نے عبد الرحمن بن خالد سے اُسنے ابن شہاب سے اُسنے محمد بن عروہ بن زبیر سے اُسنے عبد اللہ بن زبیر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کا نام عتیق[1] اسلیے رکھا گیا ہے کہ اسپر کوئی حاکم سرکش غالب نہیں ہوا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور مروی ہے بواسطہ زہری
کے نبی صلعم سے مرسل حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے عقیل سے اُسنے زہری سے اُسنے نبی صلعم سے مثل اسکے

[1] عتیق کے معنے آزاد کردہ شدہ چونکہ یہ بھی تمام حاکمان سرکشوں سے محفوظ رہا ہے اسلیے اسکو عتیق کہتے ہیں ۱۲

وكان رجلا يحمل الاسرى من مكة حتى يأتي بهم المدينة قال وكانت امرأة بغي بمكة يقال لها عناق وكانت صديقة له وانه كان وعد رجلا من اسارى مكة يحمله قال فجئت حتى انتهيت الى ظل حائط من حوائط مكة في ليلة مقمرة قال فجاءت عناق فابصرت سواد ظلي بجنب الحائط فلما انتهت الي عرفت فقالت مرثد فقلت مرثد فقالت مرحبا واهلا هلم فبت عندنا الليلة قال قلت يا عناق حرم الله الزنا قالت يا اهل الخيام هذا الرجل يحمل اسراكم قال فتبعني ثمانية وسلكت الخندمة فانتهيت الى غار او كهف فدخلت فجاؤا حتى قاموا على رأسي فبالوا فظل بولهم على رأسي وعماهم الله عني قال ثم رجعوا ورجعت الى صاحبي فحملته وكان رجلا ثقيلا حتى انتهيت الى الاذخر ففككت عنه اكبله فجعلت احمله ويعييني حتى قدمت المدينة فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله انكح عناقا فامسك رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يرد علي شيئا حتى نزلت الزاني لا ينكح الا زانية او مشركة والزانية لا ينكحها الا زان او مشرك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا مرثد الزاني لا ينكح الا زانية او مشركة والزانية لا ينكحها الا زان او مشرك فلا تنكحها هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه حدثنا هناد نا عبدة بن سليمن عن عبد الملك بن ابي سليمن عن سعيد بن جبير قال سئلت عن المتلاعنين في امارة مصعب بن الزبير ايفرق بينهما فما دريت ما اقول فقمت من مكاني الى منزل عبد الله بن عمر فاستاذنت عليه فقيل لي انه قائل فسمع كلامي فقال لي ابن جبير ادخل ما جاء بك الا حاجة قال فدخلت فاذا هو مفترش بردعة رحل له

اور یہ وہ مرد تھا جو مکہ سے قیدیوں کو اٹھا کر لاتا تھا یہاں تک کہ انکو مدینہ میں لے آتا کہا اُسنے اور ایک عورت زانیہ مکہ میں رہتی تھی اسکا نام عناق تھا اور یہ عورت اسکی دوست تھی اور اس شخص نے ایک مکہ کے قیدی مرد سے اسکے اُٹھا لانیکا وعدہ کیا تھا۔ کہا مرثد نے پس میں آیا یہاں تک کہ چاندنی رات میں مکہ کی دیوار دنمیں سے ایک دیوار کے سایہ کی طرف پہونچ گیا کہا مرثد نے سو عناق آئی اور اُسنے میرے سایہ کی سیاہی دیوار کے پہلو میں دیکھی پس جب وہ میرے پاس پہونچی تو بمجھے پہچان گئی سو کہا اُسنے تو مرثد ہے میں نے کہا میں مرثد ہوں پھر کہا اس عورت نے مرحبا واہلا تو آ اور آج کی رات ہمارے پاس گذار کہا مرثد نے میں نے کہا اے عناق اللہ تعالی نے زنا کو حرام کر دیا ہے کہا اُسنے اے خیمہ والو یہ مرد تمھارے قیدیوں کو اٹھا لیجاتا ہے کہا مرثد نے پھر میرے پیچھے آٹھ آدمی لگے اور میں خندمہ (نام پہاڑ مکہ) کی طرف چلا اور ایک چھوٹے غار یا بڑے میں (شک راوی) پہونچ گیا اور اسمیں داخل ہو گیا سو وہ آئے یہانتک کہ میرے سر پر کھڑے ہو گئے اور انھوں نے پیشاب کیا پس پیشاب انکا میرے سر پر پڑا اور انکو اللہ تعالی نے مجھسے اندھا کر دیا کہا مرثد نے پھر واپس ہو گئے اور میں اپنے دوست کے پاس چلا آیا یعنے جس سے وعدہ اُٹھا لانیکا کیا تھا پس اسکو اٹھا لیا اور وہ مرد ثقیل تھا یہانتک کہ میں اذخر (نام جگہ) کے پاس پہونچا اور اس سے اسکی قید کھولی پھر میں اسکو پیٹھ پر اٹھاتا اور وہ مجھے تھکا دیتا یہانتک کہ میں مدینہ میں آیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ملا پس میں نے کہا یا رسول اللہ عناق کا نکاح کر دیجیے سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چپ رہے اور مجھکو کچھ جواب نہ دیا یہانتک کہ یہ آیت نازل ہوئی الزانی لاینکح الخ زنا کرنیوالا نہیں نکاح کرتا مگر زنا کرنیوالی کو یا بت پرست کو۔ اور زنا کرنیوالی نہیں نکاح کرتا اسکو مگر زنا کرنیوالا یا بت پرست پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اے مرثد زنا کرنیوالا نہیں نکاح کرتا مگر زنا کرنیوالی یا بت پرست کو اور زنا کرنیوالی نہیں نکاح کرتا اسکو مگر زنا کرنیوالا یا بت پرست سو تو اس سے نکاح نہ کر یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ بن سلیمان نے عبد الملک بن ابی سلیمان سے اُسنے سعید بن جبیر سے کہا اُسنے مجھسے مصعب بن زبیر کی حکومت میں دو لعان کرنیوالوں کی بابت سوال کیا گیا کیا ان دونوں میں تفریق کیجائے پس مجھے معلوم نہ ہوا کہ کیا جواب دوں پس میں اپنے مکان سے اٹھکر عبد اللہ بن عمر کے گھر کی طرف آیا سو اس سے میں نے اذن مانگا سو مجھے کہا گیا کہ وہ سوئے ہوئے ہیں پس انھوں نے میرا کلام سن لیا اور کہا مجھے اے ابن جبیر داخل ہو تو ضرور تو کسی کام کے لیے آیا ہے کہا اُسنے پس میں داخل ہوا تو دیکھا کہ وہ اپنے کجاوے کی چادر بچھائے ہوئے ہیں

ربما ذکر فی ھٰذا الحدیث یونس بن یزید وربما لم یذکرہ حدثنا عبد بن حمید نا روح بن عبادۃ عن سعید عن قتادۃ عن انس بن مالک ان الربیع بنت النضر اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان ابنہا حارثۃ بن سراقۃ کان اصیب یوم بدر اصابہ سہم غرب فاتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت اخبرنی عن حارثۃ لئن کان اصاب خیرا احتسبت وصبرت وان لم یصب الخیر اجتہدت فی الدعاء فقال نبی اللہ یا ام حارثۃ انہا جنان فی جنۃ وان ابنک اصاب الفردوس الاعلی والفردوس ربوۃ الجنۃ واوسطہا وافضلہا ھٰذا حدیث حسن صحیح غریب من حدیث انس حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان نا مالک بن مغول عن عبد الرحمٰن بن وھب الھمدانی ان عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ھٰذہ الآیۃ والذین یؤتون ما اتوا وقلوبہم وجلۃ قالت عائشۃ اھم الذین یشربون الخمر ویسرقون قال لا یا بنت الصدیق ولکنہم الذین یصومون ویصلون ویتصدقون وھم یخافون ان لا تقبل منہم اولٰئک الذین یسارعون فی الخیرات وھم لہا سابقون وروی ھٰذا الحدیث عن عبد الرحمٰن بن سعید عن ابی حازم عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو ھٰذا حدثنا سوید بن نصر نا عبد اللہ عن سعید بن یزید ابی شجاع عن ابی السمح عن ابی الھیثم عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وھم فیہا کالحون قال تشویہ النار فتقلص شفتہ العلیا حتی تبلغ وسط رأسہ وتسترخی شفتہ السفلی حتی تضرب سرتہ ھٰذا حدیث حسن غریب صحیح سورۃ النور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم حدثنا عبد بن حمید نا روح بن عبادۃ عن عبید اللہ بن الاخنس قال اخبرنی عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال کان رجل یقال لہ مرثد بن ابی مرثد

کبھی تو اس حدیث میں یونس بن یزید کا ذکر کرتا تھا اور کبھی اسکو ذکر نہیں کرتا تھا حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے روح بن عبادہ نے سعید سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس بن مالک سے یہ کہ ربیع بنت نضر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور اسکا بیٹا حارثہ بن سراقہ بدر کے دن شہید ہوا تھا ناگہانی تیر اسکو آپہونچا تھا سو وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ مجھے حارثہ کی خبر دو اگر وہ نیکی کو پہونچ گیا ہو تو میں ثواب جانوں اور صبر کروں اور اگر وہ نیکی کو نہیں پہونچا تو دعا میں کوشش کروں پس فرمایا اللہ کے نبی نے ای ام حارثہ جنت میں کئی درجے ہیں اور تیرا بیٹا فردوس اعلےٰ میں پہونچ گیا ہے۔ اور فردوس جنت کا ٹیلہ ہے اور اسکے اوسط میں ہے اور اس سے افضل ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے غریب ہے طریق انس سے حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن مغول نے عبد الرحمٰن بن وہب ہمدانی سے کہ حضرت عائشہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی بابت سوال کیا والذین یوتون ما اتوا الخ اور وہ لوگ کہ دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں اور دل انکے ڈرتے ہیں کہا حضرت عائشہ نے کیا یہ وہی لوگ ہیں جو شراب پیتے ہیں اور چوری کرتے ہیں فرمایا آپ نے نہیں ای بیٹی صدیق کی۔ لیکن یہ وہ لوگ ہیں جو روزے رکھتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں اور خوف رکھتے ہیں کہ ہمسے یہ قبول نہیں ہوتا یہ لوگ جلدی کرتے ہیں بیچ بھلائیوں کے اور وہ واسطے انکے آگے نکل جانیوالے ہیں۔ اور مروی ہے یہ حدیث عبد الرحمن بن سعید سے اُسنے روایت کی ابی حازم سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے حدیث کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ نے سعید بن یزید ابی شجاع سے اُسنے ابی السمح سے اُسنے ابی الہیثم سے اُسنے ابی سعید خدری سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے وہم فیہا کالحون یعنے اور وہ بیچ اسکے تیوری چڑھانے ہیں فرمایا آپ نے بھونے گی اسکو آگ پس ہونٹھ اسکا اوپر کا منقبض ہوگا یہانتک کہ وسط سر کو پہونچے گا اور نیچے کا ہونٹھ نیچے جائیگا یہانتک کہ اسکی ناف کو پہونچے گا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ تفسیر سورۂ نور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے روح بن عبادہ نے عبید اللہ بن اخنس سے کہا اُسنے خبر دی مجھے عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا اُسنے ایک مرد تھا اسکو مرثد بن ابی مرثد کہا جاتا تھا

ولینزلن فی امری ما یبرئ ظهری من الحد فنزل والذین یرمون ازواجهم ولم یکن لهم شهداء الا انفسهم فشهادة احدهم اربع شهادات بالله انه لمن الصادقین فقرأ الی ان بلغ والخامسة ان غضب الله علیها ان کان من الصادقین قال فانصرف النبی صلی الله علیه وسلم فارسل الیهما فجاءا فقام هلال فشهد والنبی صلی الله علیه وسلم یقول ان الله یعلم ان احدکما کاذب فهل منکما تائب ثم قامت فشهدت فلما کانت عند الخامسة ان غضب الله علیها ان کان من الصادقین قالوا لها انها موجبة فقال ابن عباس فتلکأت ونکست حتی ظننا ان سترجع فقالت لا افضح قومی سائر الیوم فقال النبی صلی الله علیه وسلم ابصروها فان جاءت به اکحل العینین سابغ الالیتین خدلج الساقین فهو لشریک بن سحماء فجاءت به کذلک فقال النبی صلی الله علیه وسلم لولا ما مضی من کتاب الله لکان لنا ولها شان هذا حدیث حسن غریب وهکذا روی عباد بن منصور هذا الحدیث عن عکرمة عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم ورواه ایوب عن عکرمة مرسلا ولم یذکر فیه عن ابن عباس **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو اسامة عن هشام بن عروة قال اخبرنی ابی عن عائشة قالت لما ذکر من شانی الذی ذکر وما علمت به قام رسول الله صلی الله علیه وسلم فی خطیبا فتشهد فحمد الله واثنی علیه بما هو اهله ثم قال اما بعد اشیروا علی فی اناس ابنوا اهلی والله ما علمت علی اهلی من سوء قط وابنوا بمن والله ما علمت علیه من سوء قط ولا دخل بیتی قط الا وانا حاضر ولا غبت فی سفر الا غاب معی فقام سعد بن معاذ فقال ائذن لی یا رسول الله

اور ضرور میرے امر میں کوئی ایسا حکم نازل ہوگا جو حد سے میری پیٹھ کو بری کرے پس یہ آیت نازل ہوئی والذین یرمون ازواجهم ولم یکن لهم شهداء الا انفسهم فشهادة احدهم اربع شهادات بالله انه لمن الصادقین پس آپ نے یہاں تک پڑھی والخامسة ان غضب الله علیها ان کان من الصادقین کہا راوی نے پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے اور ان دونوں کی طرف آدمی بھیجا سو وہ دونوں آئے اور ہلال کھڑا ہوا سو اُسنے گواہی دی اس حالت میں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے رہے اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ایک تم میں سے تو ضرور جھوٹا ہے سو ہے کوئی تم میں سے توبہ کرنیوالا پھر وہ عورت کھڑی ہوئی اور اُسنے بھی گواہی دی پس جب پانچویں شہادت کا وقت پہونچا کہ اللہ کا غضب ہے اس عورت پر اگر ہو وہ مرد سچوں سے تو کہا لوگوں نے یہ بار واجب کرنیوالی ہے (عذاب کو) پس کہا ابن عباس نے سو وہ عورت تھم گئی اور سر جھکایا یہانتک کہ ہمنے گمان کیا کہ پلٹ جاویگی پھر کہا اُسنے میں اپنی قوم کو ہمیشہ کو فضیحت نہ کرونگی سو فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو دیکھتے رہو اگر اسکا لڑکا سیاہ آنکھ والا اور موٹے سرین والا اور پتلی پنڈلیوں کا پیدا ہوا تو وہ حقیقت میں شریک بن سحماء کا (نطفہ) ہے سو اسکا لڑکا اسیطرح کا پیدا ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ اگر قرآن کا حکم پیشتر نہ اتر چکا ہوتا تو ہمارا اور اس عورت کا ایک حال ہوتا یعنے اسکو حد مارتا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ایسا ہی عباد بن منصور نے اس حدیث کو عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ اور روایت کیا اسکو ایوب نے عکرمہ سے مرسل۔ اور اُسنے ابن عباس کا ذکر نہیں کیا **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے ہشام بن عروہ سے کہا اُسنے خبر دی مجھے میرے باپ نے عائشہ سے کہ کہا اُسنے جبکہ میرا حال جو مشہور ہے ذکر کیا گیا اور میں اسکو جانتی نہ تھی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میری بابت خطبہ پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے پس تشہد پڑھی اور اللہ کی حمد کی اور اسکی صفت بیان کی جسکے وہ لائق ہے پھر فرمایا آپ نے مجھے اُن لوگوں کی بابت مشورہ دو جنھوں نے میری بیوی کو تہمت لگائی ہے قسم ہے اللہ کی میں اپنی بیوی پر کچھ برائی نہیں معلوم کرتا اور اس شخص کے ساتھ تہمت لگائی ہے کہ قسم ہے اللہ کی میں اسپر بھی کچھ برائی نہیں معلوم کرتا اور وہ میرے گھر میں کبھی داخل نہیں ہوا مگر اس حالت میں کہ میں حاضر ہوتا تھا اور میں کسی سفر میں غائب[1] نہیں ہوتا مگر کہ وہ میرے ساتھ غائب ہوتا ہے پس سعد بن معاذ کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھے حکم دیجئے

[1] یہ کلام آپ نے اسلیے فرمایا ہے کہ جتنا آدمی اسکے ساتھ کرتا ہے جسکے ساتھ سابق میں کچھ گفتگو ہوئی ہے اور جسکے ساتھ الفت نہ ہو تو ظاہر ہے کہ کوئی شخص اسقدر جلدی دلیری نہیں کرسکتا۔

فقلت یا ابا عبد الرحمن المتلاعنان أیفرق بینہما فقال سبحان اللہ نعم ان اول من سأل عن ذلک فلان بن فلان اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ارایت لو ان احدنا رأی امرأتہ علی فاحشۃ کیف یصنع ان تکلم تکلم بامر عظیم وان سکت سکت علی امر عظیم فسکت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یجبہ فلما کان بعد ذلک اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان الذی سألتک عنہ قد ابتلیت بہ فانزل اللہ الآیات فی سورۃ النور والذین یرمون ازواجہم ولم یکن لہم شہداء الا انفسہم فشہادۃ احدہم اربع شہادات باللہ حتی ختم الآیات قال فدعا الرجل فتلاہن علیہ ووعظہ وذکرہ واخبرہ ان عذاب الدنیا اہون من عذاب الآخرۃ فقال لا والذی بعثک بالحق ما کذبت علیہا ثم ثنی بالمرأۃ ووعظہا وذکرہا واخبرہا ان عذاب الدنیا اہون من عذاب الآخرۃ فقالت لا والذی بعثک بالحق ما صدق فبدأ بالرجل فشہد اربع شہادات باللہ انہ لمن الصادقین والخامسۃ ان لعنۃ اللہ علیہ ان کان من الکاذبین ثم ثنی بالمرأۃ فشہدت اربع شہادات باللہ انہ لمن الکاذبین والخامسۃ ان غضب اللہ علیہا ان کان من الصادقین ثم فرق بینہما وفی الباب عن سہل بن سعد وہذا حدیث حسن صحیح حدثنا بندار نا محمد بن ابی عدی نا ہشام بن حسان قال ثنی عکرمۃ عن ابن عباس ان ہلال بن امیۃ قذف امرأتہ عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم بشریک بن سحماء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البینۃ والا حد فی ظہرک قال فقال ہلال یا رسول اللہ اذا رأی احدنا رجلا علی امرأتہ ایلتمس البینۃ فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول البینۃ والا حد فی ظہرک قال فقال ہلال والذی بعثک بالحق انہ لصادق

پس میں نے کہا اے ابا عبد الرحمن (کنیت ابن عمرؓ) کیا دو لعان کرنیوالوں میں تفریق کیجائے کہا اُسنے سبحان اللہ ہاں سب سے پہلے سوال اس بات کی بابت فلاں بن فلاں نے کیا تھا وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا سو کہنے لگا یا رسول اللہ مجھے خبر دیجئے اگر کوئی شخص اپنی عورت کو بیحیائی پر دیکھے تو کیا کرے اگر کلام کرے تو بڑے امر پر کلام کریگا اور اگر چپ رہے تو بھی بڑے امر پر چپ رہیگا پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم چپ رہے اور اسکو کچھ جواب نہ دیا پس جب دوسرا دن ہوا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا جس مسئلہ کی بابت آپ سے سوال کیا تھا میں اسمیں مبتلا ہوگیا ہوں پس اللہ تعالیٰ نے آیتیں جو سورۂ نور میں ہیں نازل فرمائیں والذین یرمون ازواجہم الخ یعنے اور جو لوگ تہمت لگاتے ہیں جوروں اپنی کو اور نہیں ہیں واسطے انکے شاہد مگر جانیں انکی پس گواہی ایک کی انمیں سے چار بار گواہیاں ہیں ساتھ قسم اللہ کے اخیر تک یہانتک کہ آپ نے آیتیں ختم کیں کہا ابن عمرؓ نے پھر بلایا آپ نے اس مرد کو اور وہ آیتیں اسپر پڑھیں اور اسکو وعظ اور نصیحت کی اور اسکو خبر دی کہ دنیا کا عذاب بہت آسان ہے آخرت کے عذاب سے سو کہا اس مرد نے قسم ہے اس ذات کی کہ جسنے آپکو ساتھ حق کے بھیجا ہے میں اسپر جھوٹ نہیں بولتا پھر آپ نے عورت کی طرف توجہ فرمائی اور اسکو بھی وعظ اور نصیحت کی اور اسکو بھی خبر دی کہ عذاب دنیا کا بہت آسان ہے آخرت کے عذاب سے پس کہا اس عورت نے قسم ہے اس ذات کی کہ جسنے آپکو ساتھ حق کے بھیجا ہے اس مرد نے سچ نہیں کہا پس آپ پہلے مرد سے شروع ہوئے سو گواہی دی اس مرد نے چار بار گواہیاں ساتھ قسم اللہ کے کہ میں ضرور سچا ہوں۔ اور پانچویں بار یہ کہ لعنت ہو اللہ کی اسپر اگر ہو جھوٹوں سے پھر آپ عورت کی طرف متوجہ ہوئے سو اُسنے بھی چار بار گواہی دی ساتھ قسم اللہ کے کہ مرد ضرور جھوٹوں سے ہے اور پانچویں بار یہ کہ لعنت ہو اللہ کی مجھپر اگر یہ سچوں سے ہو پھر آپ نے ان دونوں میں تفریق کی۔ اور اس باب میں روایت ہے سہل بن سعد سے۔ اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حدیث کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن ابی عدی نے کہا حدیث کی ہمسے ہشام بن حسان نے کہا حدیث کی مجھے عکرمہ نے ابن عباس سے کہ ہلال بن امیہ نے اپنی عورت کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس شریک بن سحماء کی تہمت لگائی پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے گواہ لا ورنہ تیری پشت پر حد لگے گی کہا راوی نے پس کہا ہلال نے یا رسول اللہ جب کوئی شخص ہم میں سے کسی مرد کو اپنی عورت پر دیکھے کیا گواہوں کی تلاش کرتا پھرے سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہی کہتے رہے گواہ لا ورنہ تیری پیٹھ پر حد ہے کہا راوی نے پس کہا ہلال نے قسم ہے اس ذات کی کہ جسنے آپکو ساتھ حق کے بھیجا ہے میں تو البتہ سچا ہوں

الا انها كانت ترقد حتى تدخل الشاة فتأكل خميرتها او عجينتها وانتهرها بعض اصحابه فقال اصدقي رسول الله صلى
الله عليه وسلم حتى اسقطوا لها به فقالت سبحان الله والله ما علمت عليها الا ما يعلم الصائغ على تبر الذهب الاحمر
فبلغ الامر ذلك الرجل الذي قيل له فقال سبحان الله والله ما كشفت كنف انثى قط قالت عائشة فقتل شهيدا
في سبيل الله قالت واصبح ابواي عندي فلم يزالا عندي حتى دخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم
وقد صلى العصر ثم دخل وقد اكتنفني ابواي عن يميني وشمالي فتشهد النبي صلى الله عليه وسلم وحمد الله واثنى عليه
بما هو اهله ثم قال اما بعد يا عائشة ان كنت قارفت سوءا او ظلمت فتوبي الى الله فان الله يقبل التوبة عن عباده قالت و
وقد جاءت امرأة من الانصار وهي جالسة بالباب فقلت الا تستحيي من هذه المرأة ان تذكر شيئا ووعظ رسول الله
صلى الله عليه وسلم فالتفت الى ابي فقلت اجبه قال فماذا اقول فالتفت الى امي فقلت اجيبيه قالت اقول ماذا قالت
فلما لم يجيباه تشهدت فحمدت الله واثنيت عليه بما هو اهله ثم قلت اما والله لئن قلت لكم اني لم افعل والله يشهد اني
لصادقة ما ذاك بنافعي عندكم لي لقد تكلمتم واشربت قلوبكم ولئن قلت لكم اني قد فعلت والله يعلم اني لم افعل لتقولن
انها قد باءت به على نفسها واني والله ما اجد لي ولكم مثلا قالت والتمست اسم يعقوب فلم اقدر عليه الا ابا يوسف
حين قال فصبر جميل والله المستعان على ما تصفون قالت وانزل على رسول الله صلى الله عليه وسلم من ساعته فسكتنا
فرفع عنه واني لاتبين السرور في وجهه وهو يمسح جبينه ويقول البشرى يا عائشة فقد انزل الله براءتك قالت

مگر یہ کہ سو جاتی ہے یہانتک کہ بکری گھر میں داخل ہوتی ہے تو اسکے خمیر یا آٹے کو (شک راوی) کھا جاتی ہے اور اسکو آپ کے بعض صحابہ
بھی جھڑکا اور کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سچ کہہ یہانتک کہ ان لوگوں نے اسکو بسبب اس قصہ کے ساقط کر دیا پس کہا اُسنے
سبحان اللہ میں اسپر کوئی عیب نہیں جانتی مگر وہ کہ سنار سرخ سونے کی اینٹ پر جانتا ہے اور یہ خبر اس مرد کو بھی پہنچی جسکی بابت
یہ کہا گیا ہے تو اُسنے کہا سبحان اللہ قسم ہے اللہ کی میں نے کبھی کسی عورت کا پردہ نہیں کھولا کہا حضرت عائشہ نے سو وہ آدمی اللہ کی
راہ میں شہید ہو گیا کہا حضرت عائشہ نے ماں باپ میرے صبح تک میرے پاس رہے سو بہت دیر تک میرے پاس رہے یہانتک کہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھپر داخل ہوئے اور عصر کی نماز پڑھ چکے پھر داخل ہوئے اور میرے ماں باپ میرے داہنے بائیں بیٹھے
تھے پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تشہد پڑھی اور اللہ کی حمد کی اور اسکی صفت کی جسکے وہ لائق ہے پھر فرمایا آپ نے بعد حمد اور صلوٰۃ
کے بات ہے اے عائشہ اگر تو برائی کے قریب پہونچی ہے یا تو نے ظلم کیا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کر کیونکہ اللہ تعالیٰ توبہ اپنے بندوں سے
قبول کرتا ہے۔ کہا حضرت عائشہ نے اور ایک عورت انصار سے آئی اور وہ دروازے پر بیٹھی ہوئی تھی سو میں نے کہا کیا آپ اس عورت
سے حیا نہیں کرتے کہ اس چیز کا ذکر کرتے ہو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وعظ کیا پھر میں نے اپنے والد کی طرف توجہ کی اور کہا
آنحضرت کو جواب دیجئے کہا اُسنے میں کیا کہوں۔ پھر میں نے اپنی والدہ کی طرف توجہ کی اور کہا کہ آنحضرت کو جواب دے کہا اُسنے میں کیا
کہوں کہا حضرت عائشہ نے پس جب ان دونوں نے کوئی جواب نہ دیا تو میں نے تشہد پڑھی اور اللہ کی حمد کی اور اسکی
صفت کی جسکے وہ لائق ہے پھر میں نے کہا خبردار قسم ہے اللہ کی اگر میں تم سے یہ کہوں کہ میں نے یہ گناہ نہیں کیا (اور اللہ گواہ ہے کہ میں
سچی ہوں) تو یہ بات تمہارے پاس میرے لیے نفع دینے والی نہیں ہے کیونکہ تم یہ کلام سن چکے ہو اور تمہارے دلوں میں جم گئی ہے
اور اگر میں یہ کہوں کہ میں نے یہ گناہ کیا ہے اور اللہ جانتا ہے کہ میں نے نہیں کیا تو تم ضرور یہ کہوگے کہ اُسنے خود اپنے نفس پر اسکا اقرار
کر لیا ہے قسم ہے اللہ کی میں کوئی مثال اپنے لیے اور تمہارے لیے نہیں پاتی (کہا حضرت عائشہ نے میں نے حضرت یعقوب کا نام
تلاش کیا سو میں اسپر قادر نہ ہو سکی) مگر حضرت یوسف کے باپ کی جبکہ کہا انہوں نے فصبر جمیل الخ یعنے اب صبر بہتر ہے اور تمہاری
اس گفتگو پر خدا ہی کی مدد درکار ہے۔ کہا حضرت عائشہ نے اور اسی ساعت میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی سو
ہم خاموش ہوئے پھر آپ سے اٹھالی گئی اور میں آپ کے چہرۂ مبارک پر خوشی کو معلوم کرتی تھی اس حالت میں کہ آپ پیشانی مبارک پونچھ
رہے تھے اور فرماتے آپ بشارت ہو تجھے اے عائشہ اللہ تعالیٰ نے تیری برائت نازل فرمائی ہے کہا حضرت عائشہ نے

ان نضرب اعناقهم وقام رجل من الخزرج وكانت ام حسان بن ثابت من رهط ذلك الرجل فقال كذبت
اما والله ان لو كانوا من الاوس ما احببت ان نضرب اعناقهم حتى كاد ان يكون بين الاوس والخزرج شر في المسجد
وما علمت به فلما كان مساء ذلك اليوم خرجت لبعض حاجتي ومعي ام مسطح فعثرت فقالت تعس مسطح فقلت لها
اى ام تسبين ابنك فسكتت ثم عثرت الثانية فقالت تعس مسطح فقلت لها اى ام تسبين ابنك فسكتت ثم عثرت
الثالثة فقالت تعس مسطح فانتهرتها فقلت لها اى ام تسبين ابنك فقالت والله ما اسبه الا فيك فقلت في اى شاني
فقالت فبقرت لي الحديث قلت وقد كان هذا قالت نعم والله لقد رجعت الى بيتي وكان الذي خرجت له لم اخرج
لا اجد منه قليلا ولا كثيرا ووعكت فقلت لرسول الله صلى الله عليه وسلم ارسلني الى بيت ابي فارسل معي الغلام
فدخلت الدار فوجدت ام رومان في السفل وابو بكر فوق البيت يقرأ فقالت امي ما جاء بك يا بنية قالت فاخبرتها
وذكرت لها الحديث فاذا هو لم يبلغ منها ما بلغ مني فقالت يا بنية خففي عليك الشان فانه والله لقلما كانت امرأة حسناء
عند رجل يحبها لها ضرائر الا حسدنها وقيل فيها فاذا هي لم يبلغ منها ما بلغ مني قالت قلت وقد علم به ابي قالت نعم قلت و
رسول الله قالت نعم واستعبرت وبكيت فسمع ابو بكر صوتي وهو فوق البيت يقرأ فنزل فقال لامي ما شانها قالت بلغها الذي
ذكر من شانها ففاضت عيناه فقال اقسمت عليك يا بنية الا رجعت الى بيتك فرجعت ولقد جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم
الى بيتي وسأل عني خادمتي فقالت لا والله ما علمت عليها عيبا

کہ ہم انکی گردنیں ماریں اور ایک مرد قوم خزرج سے کھڑا ہوا۔ اور حسان بن ثابت کی والدہ اسی مرد کے گروہ سے تھی سو کہا اس مرد
نے سعد سے جھوٹ بولا تو سُن خبردار قسم ہے اللہ کی اگر وہ لوگ قبیلہ اوس سے ہوتے تو تو کبھی انکی گردنیں مارنی دوست نہ رکھتا یہانتک
کہ قریب ہوا کہ مسجد ہی میں اوس اور خزرج کے درمیان شرارت ہو جائے عائشہؓ کہتی ہیں اور میں اسکو بھی نہ جانتی تھی پس جب اس دن
کی شام ہوئی تو میں کسی حاجت[ف] کے واسطے باہر نکلی اور میرے ساتھ ام مسطح بھی تھی سو وہ پھسل گئی اور کہا اُسنے ہلاک ہو جیو ای مسطح
پس میں نے اس سے کہا ای ماں کیا اپنے بیٹے کو گالیاں دیتی ہے سو وہ چپ رہی پھر دوسری بار اسکا پانوں پھسل پڑا پھر کہا اُسنے ہلاک
ہو جیو ای مسطح پھر میں نے اس سے کہا ای ماں کیا اپنے بیٹے کو گالیاں دیتی ہے پھر وہ چپ رہی پھر تیسری بار اسکا پانوں پھسل گیا پھر کہا اُسنے
ہلاک ہو جیو ای مسطح پھر میں نے اسکو جھڑکا اور کہا ای ماں کیا تو اپنے بیٹے کو گالیاں دیتی ہے پس کہا اُسنے قسم ہے اللہ کی میں اسکو تیرے
باعث سے ہی گالیاں نکالتی ہوں میں نے کہا میری کس شان میں کہا حضرت عائشہؓ نے پھر اُسنے میرے پاس وہ تمام بات ذکر کی
میں نے کہا کیا یہ ضرور بات ہوئی ہے کہا اُسنے ہاں قسم ہے اللہ کی میں اپنے گھر کی طرف واپس چلی آئی اور گویا جسکے لیے میں نکلی تھی نکلی ہی
نہیں نہ میں اس سے تھوڑا اور نہ زیادہ معلوم کرتی تھی۔ اور مجھے بخار ہو گیا سو میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنے
والد کے گھر کی طرف (جانیکے لیے) کہا پس آپ نے میرے ساتھ غلام کو بھیجا اور میں گھر میں چلی آئی۔ اور میری والدہ ام رومان
نیچے تھیں اور حضرت ابوبکر اوپر گھر کے پڑھ رہے تھے پس میری ماں نے کہا ای بیٹی تجھے کون چیز لائی ہے کہا حضرت عائشہ نے سو
میں نے انکو خبر دی اور انکے آگے وہ بات بیان کی پس انکو اسقدر رنج نہ پہونچی تھی پس کہا انھوں نے ای بیٹی یہ حال اپنے سے دور کر
کیونکہ قسم ہے اللہ کی جو عورت خوبصورت اپنے خاوند کی پیاری ہوتی ہے اور اسکی سوتیں بھی ہوں تو وہ ضرور اسکا حسد کرتی ہیں اور
اور لوگ بھی اسکے حق میں باتیں کرتے ہیں سو انکو تو اسقدر رنج نہ پہونچا تھا جسقدر کہ مجھے پہونچا ہے۔ کہا حضرت عائشہ نے میں نے
کہا اسکو میرا باپ بھی جانتا ہے کہا اُسنے ہاں میں نے کہا اور رسول اللہ بھی کہا اُسنے ہاں اور میرے آنسو جاری ہوئے اور میں روئی
سو حضرت ابوبکر نے میری آواز سنی اس حالت میں کہ گھر کے اوپر پڑھ رہے تھے پھر آپ اترے اور میری ماں سے کہا اسکا کیا حال ہے کہا اُسنے
اسکو بھی یہ خبر جو اسکے حال کی ذکر کیجاتی ہے پہونچی ہے سو انکے آنسو جاری ہوئے اور کہا ای بیٹی میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ تو اپنے گھر کی طرف چلی جا سو
میں لوٹ آئی اور رسول اللہ صلعم بھی میرے گھر میں آئے اور میری بابت میری لونڈی سے پوچھا سو اُسنے کہا قسم ہے اللہ کی میں اسپر کوئی عیب نہیں جانتی

ف قولہ کسی حاجت کے لیے باہر نکلی بخاری وغیرہ کی روایت اور اسماء روایت سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ جنگل میں پاخانہ کے لیے گئیں تھیں قولہ ہلاک ہو جیو ای مسطح یعنی اُسنے اپنے بیٹے مسطح کو بد دعا دی۔ اور بار بار پانوں پھسلنے کی وجہ معلوم ہوتی

قال قلت ثم ماذا قال ان تقتل ولدك خشية ان يطعم معك قال قلت ثم ماذا قال ان تزني بحليلة جارك هذا حديث
حسن حدثنا بندار نا عبد الرحمن نا سفيان عن منصور والاعمش عن ابي وائل عن عمرو بن شرحبيل عن عبد الله
عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله هذا حديث حسن صحيح حدثنا عبد بن حميد نا سعيد بن الربيع ابو زيد
نا شعبة عن واصل الاحدب عن ابي وائل عن عبد الله قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم اي الذنب اعظم
قال ان تجعل لله ندا وهو خلقك وان تقتل ولدك من اجل ان يأكل معك او من طعامك وان تزني بحليلة جارك
قال وتلى هذه الاية والذين لا يدعون مع الله الها اخر ولا يقتلون النفس التي حرم الله الا بالحق ولا يزنون ومن يفعل
ذلك يلق اثاما يضاعف له العذاب يوم القيمة ويخلد فيه مهانا حديث سفيان عن منصور والاعمش اصح
من حديث شعبة عن واصل لانه زاد في اسناده رجلا حدثنا محمد بن المثنى نا محمد بن جعفر عن شعبة
عن واصل عن ابي وائل عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه وهكذا روى شعبة عن واصل عن ابي وائل
عن عبد الله ولم يذكر فيه عن عمرو بن شرحبيل **سورة الشعراء** بسم الله الرحمن الرحيم حدثنا ابو الاشعث
احمد بن المقدام العجلي نا محمد بن عبد الرحمن الطفاوي نا هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت لما نزلت هذه الاية
وانذر عشيرتك الاقربين قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا صفية بنت عبد المطلب يا فاطمة بنت محمد يا بني عبد المطلب
اني لا املك لكم من الله شيئا سلوني من مالي ما شئتم هذا حديث حسن صحيح وهكذا روى وكيع وغير واحد هذا الحديث
عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة نحو حديث محمد بن عبد الرحمن الطفاوي وروى بعضهم عن هشام بن عروة عن ابيه
عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا ولم يذكر فيه عن عائشة وفي الباب عن علي وابن عباس

کہا اسنے مین نے کہا پھر کونسا فرمایا آپ نے یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس خوف سے قتل کرے کہ تیرے ساتھ کھا بینگے کہا اسنے مین نے کہا پھر کونسا
فرمایا آپ نے یہ کہ تو اپنے ہمسائے کی عورت سے زنا کرے. یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمن نے
کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے منصور اور اعمش سے انھون نے ابی وائل سے اُسنے عمرو بن شرجبیل سے اُسنے عبداللہ سے اُسنے نبی صلے
اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے. یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن ربیع یعنے ابو زید نے کہا
حدیث کی ہمسے شعبہ نے واصل احدب سے اُسنے ابی وائل سے اُسنے عبداللہ سے کہا اُسنے مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
سے پوچھا کہ کونسا گناہ سب سے بڑا ہے فرمایا آپ نے یہ کہ تو اللہ تعالی کے لیے شریک بنائے حالانکہ اُسنے پیدا کیا ہے تجھے اور اپنی اولاد
اس سبب سے قتل کرے کہ تیرا کھانا کھائیگی یا تو اپنے ہمسائیکی عورت کے ساتھ زنا کرے کہا راوی نے اور آپ نے یہ آیت پڑھی والذین لا یدعون
الخ یعنے اور جو لوگ کہ نہین پکارتے ساتھ اللہ کے معبود اور کو اور نہین مار ڈالتے کسی جان کو کہ حرام کیا ہے خدا نے مگر ساتھ حق کے اور نہین
زنا کرتے اور جو کوئی کرے یہ کام ملیگا بڑے وبال سے دوگنا کیا جاویگا واسطے اسکے عذاب دن قیامت کے اور پڑا رہیگا بیچ اسکے رسوا. حدیث سفیان
کی جو منصور اور اعمش سے ہے زیادہ صحیح ہے حدیث شعبہ سے جو واصل سے ہے اسلیے کہ اسنے اپنی اسناد مین ایک مرد زیادہ کیا ہے **حدیث** کی ہمسے
محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے اُسنے واصل سے اُسنے ابی وائل سے اُسنے عبداللہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل
اسکے. ایسا ہی روایت کی ہے شعبہ نے واصل سے اُسنے ابی وائل سے اُسنے عبداللہ سے. اور اُسنے اسمین عمرو بن شرجبیل کا ذکر نہین کیا **تفسیر سورۃ
الشعراء** بسم اللہ الرحمن الرحیم **حدیث** کی ہمسے ابو الاشعث یعنے احمد بن مقدام عجلی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عبدالرحمن طفاوی نے کہا
حدیث کی ہمسے ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انھون نے جب یہ آیت نازل ہوئی وانذر عشیرتک الاقربین یعنے
اور ڈرا قبیلہ اپنے نزدیک والونکو تو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ای صفیہ بنت عبدالمطلب ای فاطمہ بنت محمد ای بنی عبدالمطلب مین تمہارے
لیے اللہ تعالی سے کسی چیز کا مالک نہین ہون میرے مال سے جو تم چاہتے ہو مانگ لو. یہ حدیث حسن صحیح ہے. اور ایسا ہی روایت کی ہے وکیع اور کئی ایک نے
یہ حدیث ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے مثل حدیث محمد بن عبدالرحمن طفاوی کے. اور روایت کی ہے بعض نے
ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلعم سے مرسل اور اسنے اسمین حضرت عائشہ کا ذکر نہین کیا. اور اس باب مین روایت ہے علی اور ابن عباس رض سے

فكنت اشد ما كنت غضبا فقال لى ابواى قومى اليه فقلت لا والله لا اقوم اليه ولا احمده ولا احمدكما ولكن احمد الله الذى انزل براءتى لقد سمعتموه فما انكرتموه ولا غيرتموه وكانت عائشة تقول اما زينب ابنة جحش فعصمها الله بدينها فلم تقل الا خيرا واما اختها حمنة فهلكت فيمن هلك وكان الذى يتكلم فيه مسطح وحسان بن ثابت والمنافق عبد الله بن ابى وكان يستوشيه ويجمعه وهو الذى تولى كبره منهم هو وحمنة قالت فحلف ابو بكر ان لا ينفع مسطحا بنافعة ابدا فانزل الله تعالى هذه الاية ولا ياتل اولوا الفضل منكم والسعة يعنى ابا بكر ان يؤتوا اولى القربى والمساكين والمهاجرين فى سبيل الله يعنى مسطحا الى قوله الا تحبون ان يغفر الله لكم والله غفور رحيم قال ابو بكر بلى والله يا ربنا انا لنحب ان تغفر لنا وعاد له بما كان يصنع هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث هشام بن عروة وقد روى يونس بن يزيد ومعمر وغير واحد عن الزهرى عن عروة بن الزبير وسعيد بن المسيب وعلقمة بن وقاص الليثى وعبيد الله بن عبد الله عن عائشة هذا الحديث اطول من حديث هشام بن عروة واتم **حدثنا** بندار نا ابن ابى عدى عن محمد بن اسحق عن عبد الله بن ابى بكر عن عمرة عن عائشة قالت لما نزل عذرى قام رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر فذكر ذلك وتلى القران فلما نزل امر برجلين وامراة فضربوا حدهم هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث محمد بن اسحق **و من سورة الفرقان** بسم الله الرحمن الرحيم **حدثنا** بندار نا عبد الرحمن بن مهدى نا سفيان عن واصل عن ابى وائل عن عمرو بن شرحبيل عن عبد الله قال قلت يا رسول الله اى الذنب اعظم قال ان تجعل لله ندا وهو خلقك

پھر مجھے پہلی حالت سے زیادہ غصہ چڑھ گیا پس مجھسے میری ماں باپ نے کہا آنحضرت کی طرف کھڑے ہو میں نے کہا میں نے قسم ہے اللہ کی میں آپکی طرف کبھی کھڑی نہیں ہونگی اور نہ آپکی حمد کرونگی اور نہ تم دونوں کی حمد کرونگی لیکن اللہ تعالیٰ کی حمد کرونگی جسنے میری برأت نازل کی ہے تم اسکو سن چکے تھے اور انکار نہ کیا تھا اور نہ تمنے غیرت کی تھی۔ اور حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ بہر حال زینب بنت جحش کو تو اللہ تعالیٰ نے ساتھ اسکے دین کے محفوظ رکھا سو نہ کہی اُسنے کوئی بات مگر بہتر اور بہن اسکی حمنہ تو ہلاک ہوئی ان لوگوں میں جو ہلاک ہوئے۔ اور وہ جو اس بارے میں کلام کرتے تھے مسطح اور حسان بن ثابت اور منافق عبداللہ بن ابی تھے اور یہ اسکو اکٹھا کرتا اور جمع رکھتا تھا اور یہی ہے جو متولی ہوا تھا بڑی بات کا انہیں سے یہ اور حمنہ ہے کہا حضرت عائشہ نے سو حضرت ابو بکر نے قسم کھائی تھی کہ نہ دیں گے کوئی چیز نافع مسطح کو پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ولا یاتل اولوا الفضل الخ یعنے اور نہ قسم کھا دیں صاحب بزرگی کے تم میں سے اور کشائش کے یعنے ابو بکر یہ کہ دیویں صاحب قرابت کو اور فقیروں کو اور وطن چھوڑنے والوں کو بیچ راہ اللہ کے یعنے مسطح کو یہانتک کہ نازل ہوئی الا تحبون ان یغفر اللہ لکم واللہ غفور رحیم کہا حضرت ابو بکر نے کیوں نہیں قسم ہے اللہ کی اے رب ہمارے ہم دوست رکھتے ہیں کہ تو ہمیں بخشش کرے اور حضرت ابو بکر اسکے لیے رجوع کرنے لگے ساتھ اس چیز کے جو کرتے تھے یہ حدیث حسن صحیح ہے غریب ہے طریق ہشام بن عروہ سے اور روایت کیا ہے یونس بن یزید اور معمر اور کئی ایک نے زہری سے اُسنے عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب اور علقمہ بن وقاص لیثی اور عبید اللہ بن عبد اللہ سے انھوں نے حضرت عائشہ سے۔ یہ حدیث بہت لمبی ہے حدیث ہشام بن عروہ سے اور بہت کامل **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی عدی نے محمد بن اسحاق سے اُسنے عبد اللہ بن ابی بکر سے اُسنے عمرہ سے اُسنے حضرت عائشہ سے کہا انھوں نے جب میری برأت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور اسکا ذکر کیا اور قرآن پڑھا پس جب منبر سے اترے تو دو[ف] مردوں اور ایک عورت کے بارے میں حکم دیا تو انکو حد ماری گئی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق محمد بن اسحاق سے۔ اور **بعض تفسیر** سورۂ فرقان سے بسم اللہ الرحمن الرحیم **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے واصل سے اُسنے ابی وائل سے اُسنے عمرو بن شرحبیل سے اُسنے عبد اللہ سے کہا اُسنے میں نے کہا یا رسول اللہ کونسا گناہ سب سے بڑا ہے فرمایا آپنے یہ کہ تو اللہ کے ساتھ شریک بنائے حالانکہ اُسنے تجھے پیدا کیا

ف ایک مرد مسطح اور دوسرا حسان بن ثابت اور تیسری عورت وہ حمنہ حضرت کی سالی تھی یہ لوگ تینوں مسلمان تھے اصل فتنہ میں تو شریک نہ تھے مگر ہاں جی ہاں جی کہنے والے تھے یعنے جسطرح کسی نے کہا مان لیا اور اسکا کچھ جواب نہ دیا چونکہ یہ تینوں اپنے دین محمدی پر مستقل تھے اور انھوں نے یہ گناہ کیا اسلیئے انکو حد ماری گئی اور باقی تمام منافقین کو جو کہ اس قصہ کے بانی تھے انکو بالکل حد نہ ماری گئی ۱۲

من غير هذا الوجه في دابة الارض وفي الباب عن ابي امامة **سورة القصص حدثنا** بندار نا يحيى بن سعيد عن يزيد بن كيسان قال ثني ابو حازم الاشجعي عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعمه قل لا اله الا الله اشهد لك بها يوم القيمة قال لولا ان تعيرني قريش انما يحمله عليه الجزع لاقررت بها عينك فانزل الله انك لا تهدي من احببت ولكن الله يهدي من يشاء هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث يزيد بن كيسان **سورة العنكبوت حدثنا** محمد بن بشار ومحمد بن المثنى قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن سماك بن حرب قال سمعت مصعب بن سعد يحدث عن ابيه سعد قال انزلت في اربع ايات فذكر قصة وقالت ام سعد اليس قد امر الله بالبر والله لا اطعم طعاما ولا اشرب شرابا حتى اموت او تكفر قال فكانوا اذا ارادوا ان يطعموها شجروا فاها فنزلت هذه الاية ووصينا الانسان بوالديه حسنا وان جاهداك لتشرك بي الاية هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو اسامة وعبيد الله بن بكر السهمي عن حاتم بن ابي صغيرة عن سماك عن ابي صالح عن ام هانئ عن النبي صلى الله عليه وسلم في قوله وتاتون في ناديكم المنكر قال كانوا يخذفون اهل الارض ويسخرون منهم هذا حديث حسن انما نعرفه من حديث حاتم بن ابي صغيرة عن سماك **سورة الروم حدثنا** نصر بن علي الجهضمي نا المعتمر بن سليمن عن ابيه عن سليمن الاعمش عن عطية عن ابي سعيد قال لما كان يوم بدر ظهرت الروم على فارس فاعجب ذلك المؤمنين فنزلت الم ۝ غلبت الروم الى قوله يفرح المؤمنون بنصر الله ففرح المؤمنون بظهور الروم على فارس هذا حديث غريب من هذا الوجه هكذا قرأ

غیر اس طریق سے بھی دابۃ الارض کے حق میں۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی امامہ سے **تفسیر سورۂ قصص حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے یزید بن کیسان سے کہا حدیث کی مجھے ابو حازم اشجعی نے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا سے کہ لا الٰہ الا اللہ کہہ میں قیامت کے دن تیرے لیے یہ گواہی دونگا کہا اُسنے اگر مجھے اس بات کا خوف نہ ہو کہ قریش مجھے عیب لگا وینگے کہ اسکو اس بات پر بیقراری نے برانگیختہ کیا ہے تو ضرور تیرے سامنے اسکا اقرار کر لیتا پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی انک لا تہدی من احببت الخ تو نہیں ہدایت کر سکتا جسکو تو دوست رکھتا ہے لیکن اللہ تعالی ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق یزید بن کیسان سے **تفسیر سورۂ عنکبوت حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار اور محمد بن مثنی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے سماک بن حرب سے کہا اُسنے سنا میں نے مصعب بن سعد سے کہ حدیث کرتا تھا اپنے باپ سعد سے کہا اُسنے میرے حق میں چار آئتیں نازل ہوئی ہیں سو اُسنے قصہ بیان کیا اور کہا اُم[1] سعد نے کیا اللہ تعالی نے نیکی کا حکم نہیں دیا قسم ہے اللہ کی نہ میں کچھ کھاؤنگی اور نہ پیونگی یہانتک کہ میں مردوں یا تو کفر کرے کہا اُسنے سو جب وہ اسکے کھلانے کا ارادہ کرتے تھے تو اسکے مُنہ کو کھول دیتے تھے پس یہ آیت نازل ہوئی ووصینا الانسان الخ اور حکم کیا ہمنے انسان کو ساتھ ماں باپ کے بھلائی کرنا اور اگر جھگڑا کریں تجھسے دونوں یہ کہ شریک لاوے تو ساتھ میرے الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسامہ اور عبید اللہ بن بکر سہمی نے حاتم بن ابی صغیرہ سے اُسنے سماک سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ام ہانی سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر میں وتاتون فی نادیکم المنکر یعنے اور کرتے ہو بیچ مجلس اپنی کے بیحیائی فرمایا آپ نے وہ زمین والوں کی طرف کنکر پھینکتے تھے اور اُنسے تمسخر کرتے تھے یہ حدیث حسن ہے ہم تو اسکو فقط طریق حاتم بن ابی صغیرہ سے ہی پہچانتے ہیں جو راوی ہے سماک سے **تفسیر سورۂ روم حدیث** کی ہمسے نصر بن علی جہضمی نے کہا حدیث کی ہمسے معتمر بن سلیمان نے اپنے باپ سے اُسنے سلیمان اعمش سے اُسنے عطیہ سے اُسنے ابی سعید سے کہا اُسنے جب جنگ بدر کا دن ہوا تو روم فارس پر غالب ہو گیا سو مسلمانوں کو یہ بات بہت پسند ہوئی پس یہ آیت نازل ہوئی الم غلبت الروم یہانتک یفرح المؤمنون بنصر اللہ کہا راوی نے سو تمام مومن بباعث غالب ہونے روم کے فارس پر خوش ہوئے یہ حدیث غریب ہے اس طریق سے اسطرح پڑھا ہے

---

[1] سعد نے جو کہا ہے کہ میرے حق میں چار آیتیں نازل ہوئی ہیں مؤلف نے یا کسی اور راوی نے اس حدیث کو مختصر کر کے ایک آیت کا ذکر ہی بیان کیا ہے وہ یہ کہ ہمنے انسان کو وصیت کی ہے کہ والدین سے بھلائی کرے مگر جب

حدثنا عبد بن حميد قال اخبرني زكريا بن عدي نا عبيد الله بن عمرو الرقي عن عبد الملك بن عمير عن موسى بن طلحة عن ابي هريرة قال لما نزلت وانذر عشيرتك الاقربين جمع رسول الله صلى الله عليه وسلم قريشا فخص وعم فقال يا معشر قريش انقذوا انفسكم من النار فاني لا املك لكم من الله ضرا ولا نفعا يا معشر بني عبد مناف انقذوا انفسكم من النار فاني لا املك لكم من الله ضرا ولا نفعا يا معشر بني قصي انقذوا انفسكم من النار فاني لا املك لكم ضرا ولا نفعا يا معشر بني عبد المطلب انقذوا انفسكم من النار فاني لا املك لكم ضرا ولا نفعا يا فاطمة بنت محمد انقذي نفسك من النار فاني لا املك لك ضرا ولا نفعا ان لك رحما وسابلها ببلالها هذا حديث غريب من هذا الوجه حدثنا علي بن حجر نا شعيب بن صفوان عن عبد الملك بن عمير عن موسى بن طلحة عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم بمعناه حدثنا عبد الله بن ابي زياد نا ابو زيد عن عوف عن قسامة بن زهير قال ثني الاشعري قال لما نزل وانذر عشيرتك الاقربين وضع رسول الله صلى الله عليه وسلم اصبعيه في اذنيه فرفع صوته فقال يا بني عبد مناف يا صباحاه هذا حديث غريب من هذا الوجه وقد رواه بعضهم عن عوف بن قسامة بن زهير عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا وهو اصح ولم يذكر فيه عن ابي موسى **سورة النمل** حدثنا عبد بن حميد نا روح بن عبادة عن حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن اوس بن خالد عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تخرج الدابة معها خاتم سليمن وعصى موسى فتجلو وجه المؤمن وتختم انف الكافر بالخاتم حتى ان اهل الخوان ليجتمعون فيقول هذا يا مؤمن ويقول هذا يا كافر هذا حديث حسن وقد روي هذا الحديث عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم

حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا خبر دی مجھے زکریا بن عدی نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن عمرو رقی نے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے موسیٰ بن طلحہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے جب یہ آیت نازل ہوئی وانذر عشیرتک الاقربین[۱] تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قریش کو جمع کیا سو انکو خاص کیا اور عام کیا اور فرمایا اے گروہ قریش کے اپنی جانونکو آگ سے نکالو کیونکہ مین تمھارے واسطے اللہ سے نقصان اور نفع کا مالک نہین ہون اے گروہ بنی عبد مناف کے اپنی جانونکو آگ سے نکالو کیونکہ مین تمھارے لیے اللہ سے نقصان اور نفع کا مالک نہین ہون۔ اے گروہ بنی قصی کے اپنی جانونکو آگ سے نکالو کیونکہ مین تمھارے نقصان اور نفع کا مالک نہین ہون۔ اے گروہ بنی عبد المطلب کے اپنی جانونکو آگ سے نکالو کیونکہ مین تمھارے لیے نقصان اور نفع کا مالک نہین ہون اے فاطمہ بنت محمد اپنی جان کو آگ سے نکال کیونکہ مین تیرے لیے نقصان اور نفع کا مالک نہین ہون بیشک تیری قرابت ہے اور مین اسکو ساتھ اُسکی تری کے تر رکھونگا یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس طریق سے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے شعیب بن صفوان نے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے موسیٰ بن طلحہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بالمعنے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن ابی زیاد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو زید نے عوف سے اُسنے قسامہ بن زہیر سے کہا حدیث کی مجھے اشعری نے کہا اُسنے جب یہ آیت نازل ہوئی وانذر عشیرتک الاقربین تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی دونون انگلیون کو دونون کانونمین رکھا اور اپنی آواز کو بلند کیا اور کہا اے بنی عبد مناف لوٹے گئے یہ حدیث غریب ہے اس طریق سے اور روایت کیا اسکو بعض نے عوف سے اُسنے قسامہ بن زہیر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسل۔ اور یہ صحیح ہے اور اسمین اُسنے ابی موسیٰ کا ذکر نہین کیا۔ **تفسیر سورۂ نمل حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے روح بن عبادہ نے حماد بن سلمہ سے اُسنے علی بن زید سے اُسنے اوس بن خالد سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک جانور نکلیگا پاس اسکے انگوٹھی حضرت سلیمان کی ہوگی اور عصا حضرت موسیٰ کا سو مومن کے منھ کو روشن کریگا اور کافر کی ناک پر انگوٹھی کے ساتھ مہر کریگا تاکہ اہل ایک گھر کے جمع ہونگے اور کہیگا یہ اے مومن اور کہیگا یہ اے کافر یعنے کافر اور مومن علیحدہ ہو جاوینگے۔ یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے

---

[۱] یعنے ڈرا اپنے قبیلے نزدیک والونکو یہ خطاب ہے آنحضرت کو اور سنانا ہے اور ونکو بھی ہر ایک کو لازم ہے کہ اپنے قبیلہ کے لوگونکو عذاب الٰہی سے ڈراوے جیسا فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے یا ایہا الذین آمنوا قوا انفسکم واہلیکم نارا یعنے اے ایمان والو بچاؤ اپنی جانونکو اور اپنی عیال کو آگ سے قولہ خاص کیا اور عام کیا یعنے اولاً تو ہر ایک کا خاص خاص نام لیکر بلایا پھر تمام قبیلہ کو اکٹھا بلایا جیسا کہ کہا اے گروہ قریش یہ خطاب ہے تمام قریش کو اسمین قریبی وغیرہ تمام داخل ہین جب یہ آیت اتری کہ اے پیغمبر اپنے برادری والونکو عذاب الٰہی سے ڈراوے تب حضرت نے اپنی بیٹی اور پھوپھی اور دادی کی اولاد سے یہ حدیث فرمائی تاکہ یہ وعدہ

قوله تعالى ويومئذ يفرح المؤمنون بنصر الله ينصر من يشاء وهو العزيز الرحيم وكانت قريش تحب ظهور فارس لانهم واياهم ليسوا باهل كتاب ولا ايمان ببعث فلما انزل الله هذه الاية خرج ابوبكر الصديق يصيح في نواحي مكة الم غلبت الروم في ادنى الارض وهم من بعد غلبهم سيغلبون في بضع سنين قال ناس من قريش لابي بكر فذلك بيننا وبينكم زعم صاحبك ان الروم ستغلب فارسا في بضع سنين افلا نراهنك على ذلك قال بلى وذلك قبل تحريم الرهان فارتهن ابوبكر والمشركون وتواضعوا الرهان وقالوا لابي بكر كم تجعل البضع ثلاث سنين الى تسع سنين فسم بيننا وبينك وسطا تنتهي اليه قال فسموا بينهم ست سنين قال فمضت الست سنين قبل ان يظهروا فاخذ المشركون رهن ابي بكر فلما دخلت السنة السابعة ظهرت الروم على فارس فعاب المسلمون على ابي بكر تسمية ست سنين قال لان الله تعالى قال في بضع سنين قال واسلم عند ذلك ناس كثير هذا حديث حسن صحيح غريب لا نعرفه الا من حديث عبد الرحمن بن ابي الزناد

سورة لقمان حدثنا قتيبة نا بكر بن مضر عن عبيد الله بن زحر عن علي بن يزيد عن القاسم ابي عبد الرحمن عن ابي امامة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تبيعوا القينات ولا تشتروهن ولا تعلموهن ولا خير في تجارة فيهن وثمنهن حرام وفي مثل هذا انزلت هذه الاية ومن الناس من يشتري لهو الحديث ليضل عن سبيل الله الى اخر الاية هذا حديث غريب انما يروى من حديث القاسم عن ابي امامة والقاسم ثقة وعلي بن يزيد يضعف في الحديث قاله محمد بن اسمعيل

سورة السجدة حدثنا عبد الله بن ابي زياد نا عبد العزيز بن عبد الله الاويسي عن سليمن بن بلال عن يحيى بن سعيد عن انس بن مالك ان هذه الاية تتجافى جنوبهم عن المضاجع نزلت في انتظار الصلوة التي تدعى العتمة

یہ قول اللہ تعالیٰ کا ویومئذ یفرح المؤمنون یعنے اور اُسدن خوش ہونگے مسلمان ساتھ مدد خدا کے مدد کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اور وہی ہے غالب مہربان۔ اور قریش غلبہ فارس کا دوست رکھتے تھے کیونکہ یہ اور وہ اہل کتاب نہ تھے اور نہ ایمان رکھتے تھے ساتھ حشر کے پس جب اللہ نے یہ آیت نازل کی تو حضرت ابوبکر صدیق مکہ کی نواحی میں یہ پکارتے ہوئے نکلے الم غلبت الروم فی ادنی الارض وہم من بعد غلبہم سیغلبون فی بضع سنین۔ قریش کے چند لوگوں نے حضرت ابوبکر سے کہا کہ یہی شرط ہے درمیان ہمارے اور تمہارے تمہارا صاحب کہتا ہے کہ رومی فارس پر چند برسوں میں غالب ہونگے کیا پس ہم اس شرط پر تیرے ساتھ رہن نہ رکھیں کہا حضرت ابوبکر نے کیوں نہ اور یہ شرط رہن کے[1] حرام ہونے سے پہلے کی ہے پس حضرت ابوبکر اور مشرکین نے رہن کا ارادہ کیا اور رہن رکھا۔ اور کہا مشرکین نے حضرت ابوبکر سے بضع کا اطلاق تین سے نو تک ہوتا ہے سو آپ اپنے لیے اور ہمارے لیے وسط حد مقرر کر دیجئے جسپر وہ حد ہو جئے کہا راوی نے سو انہوں نے چھ سال مقرر کیے کہا راوی نے پس چھ سال تو رومیوں کے غالب ہونے سے پہلے ہی گذر گئے سو مشرکین نے حضرت ابوبکر کا رہن لے لیا اور جب ساتواں برس داخل ہوا تو رومی فارس پر غالب ہوئے پھر مسلمانوں نے حضرت ابوبکر کو چھ سال کے مقرر کرنے پر عیب لگایا کہا راوی نے اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فی بضع سنین (اور بضع کا اطلاق تین سے نو تک ہوتا ہے) کہا راوی نے اور بہت لوگ اُسوقت مسلمان ہوئے یہ حدیث صحیح غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عبد الرحمن بن ابی الزناد سے **تفسیر سورۂ لقمان** **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے بکر بن مضر نے عبید اللہ بن زحر سے اُسنے علی بن یزید سے اُسنے قاسم ابی عبد الرحمن سے اُسنے ابی امامہ سے اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے نہ گانے والیونکو بیچو اور نہ انکو خریدو اور نہ انکو یہ کام سکھلاؤ اور انکی تجارت میں فائدہ نہیں اور قیمت انکی حرام ہے اور ایسے احکام میں یہ آیت نازل ہوئی ہے ومن الناس من یشتری الخ اور بعضے لوگوں میں سے وہ شخص ہے کہ مول لیتا ہے غافل کرنیوالی بات کو تو کہ گمراہ کرے راہ خدا کی سے الخ یہ حدیث غریب ہے یہ تو فقط بواسطہ قاسم کے ابی امامہ سے مروی ہے اور علی بن یزید حدیث میں ضعیف کیا گیا ہے کہا ہے یہ محمد بن اسمٰعیل نے **تفسیر سورہ سجدہ** **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن ابی زیاد نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے سلیمان بن بلال سے اُسنے یحیی بن سعید سے اُسنے انس بن مالک سے یہ آیت تتجافی جنوبہم عن المضاجع (یعنے دور ہوتی ہیں کروٹیں انکی بچھونوں سے) عشا کی نماز کی انتظاری کے حق میں نازل ہوئی ہے

[1] رہن حرام یہ ہے کہ دونوں طرف سے شرط مقرر کیجاوے کہ جو دونوں میں سے ہار جائے وہ اس چیز مقررہ کو دے ۱۲

نصر بن علی غلبت الروم حدثنا الحسین بن حریث نا معٰویۃ بن عمرو عن ابی اسحٰق الفزاری عن سفیان عن حبیب بن ابی عمرۃ عن سعید بن جبیر عن ابن عباس فی قولہ تعالیٰ الٓمّٓ غلبت الروم فی ادنی الارض قال غلبت و غلبت قال کان المشرکون یحبون ان یظہر اھل فارس علی الروم لانھم وایاھم اھل الاوثان وکان المسلمون یحبون ان یظہر الروم علی فارس لانھم اھل کتاب فذکروہ لابی بکر فذکرہ ابوبکر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اما انھم سیغلبون فذکرہ ابوبکر لھم فقالوا اجعل بیننا وبینک اجلا فان ظہرنا کان لنا کذا وکذا وان ظہرتم کان لکم کذا وکذا فجعل اجل خمس سنین فلم یظہروا فذکروا ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال الا جعلتہ الی دون قال اراہ العشر قال قال سعید والبضع ما دون العشر قال ثم ظہرت الروم بعد قال فذلک قولہ تعالیٰ الٓمّٓ غلبت الروم الی قولہ ویومئذ یفرح المؤمنون بنصر اللہ قال سفیان سمعت انھم ظہروا علیھم یوم بدر ھٰذا حدیث حسن صحیح غریب انما نعرفہ من حدیث سفیان الثوری عن حبیب بن ابی عمرۃ **اخبرنا** ابوموسی محمد بن المثنی نا محمد بن خالد بن عثمۃ ثنی عبد اللہ بن عبد الرحمٰن الجمحی ثنی ابن شہاب الزہری عن عبید اللہ بن عبد اللہ عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لابی بکر فی مناجبۃ الٓمّٓ غلبت الروم الا احتطت یا ابابکر فان البضع ما بین ثلث الی تسع ھٰذا حدیث غریب حسن من ھٰذا الوجہ من حدیث الزہری عن عبید اللہ عن ابن عباس **حدثنا** محمد بن اسمٰعیل نا اسمٰعیل بن ابی اویس ثنا ابن ابی الزناد عن ابی الزناد عن عروۃ بن الزبیر عن نیار بن مکرم الاسلمی قال لما نزلت الٓمّٓ غلبت الروم فی ادنی الارض وھم من بعد غلبھم سیغلبون فی بضع سنین فکانت فارس یوم نزلت ھٰذہ الاٰیۃ قاھرین للروم وکان المسلمون یحبون ظہور الروم علیھم لانھم وایاھم اھل کتاب وفی ذلک

نصر بن علی نے غلبت الروم بصیغہ معلوم **حدیث** کی ہمسے حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہمسے معاویہ بن عمرو نے ابی اسحاق فزاری نے سفیان سے اُسنے حبیب بن ابی عمرہ سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے اس آیت کی تفسیر میں الم غلبت الروم فی ادنی الارض کہا اُسنے غلبت بصیغہ مجہول و معلوم دونوں ہیں کہا اُسنے مشرک دوست رکھتے تھے کہ اہل فارس روم پر غالب ہوں اسلیے کہ دونوں بت پرست تھے اور مسلمان دوست رکھتے تھے کہ روم فارس پر غالب ہو کیونکہ وہ اہل کتاب تھے سو انھوں نے یہ حضرت ابوبکر سے ذکر کیا حضرت ابوبکر نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا پس فرمایا آپ نے وہ ضرور غالب ہونگے سو حضرت ابوبکر نے یہ بات مشرکین سے ذکر کی پس انھوں نے کہا درمیان اپنے اور ہمارے ایک مدت مقرر کر سو اگر ہم غالب ہوں تو ہمارے لیے یہ مال ہو اور اگر تم غالب ہو تو تمھارے لیے یہ مال ہو سو حضرت ابوبکر نے پانچ سال کی مدت مقرر کی اور وہ انپر غالب نہ آئے پس یہ بات صحابہ نے آنحضرت سے بیان کی پس فرمایا آپ نے کیوں نہ تو نے یہ مدت دس برس سے کم کی کہا راوی نے کہا سعید نے اور لفظ بضع کا دس سے کم پر بولتے ہیں کہا اُسنے پھر روم بعد اسکے غالب ہوے کہا اُسنے پس یہی تفسیر اس آیت کی الم غلبت الروم الی قولہ ویومئذ یفرح المومنون بنصر اللہ کہا سفیان نے سنا ہیں نے کہ روم انپر جنگ بدر کے دن غالب ہوے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم تو اسکو فقط طریق سفیان ثوری سے پہچانتے ہیں جو راوی ہیں حبیب بن ابی عمرہ سے **خبر دی** ہمکو ابوموسی یعنے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن خالد بن عثمہ نے کہا حدیث کی مجھے عبداللہ بن عبدالرحمٰن جمحی نے کہا حدیث کی مجھے ابن شہاب زہری نے عبیداللہ بن عبداللہ سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر سے الم غلبت الروم کے رہن کے بارے میں کہا اے ابابکر کیوں نہ تو نے احتیاط کی کیونکہ بضع درمیان تین کے نو تک ہے یہ حدیث غریب حسن ہے اس طریق سے طریق زہری سے جو راوی ہیں عبید اللہ سے وہ ابن عباس سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابی اویس نے کہا حدیث کی مجھے ابن ابی الزناد نے عروہ بن زبیر سے اُسنے نیار بن مکرم اسلمی سے جب یہ آیت نازل ہوئی الم غلبت الروم یعنے مغلوب ہوگئے رومی نزدیک زمین کے یعنے عراق کے اور وہ پیچھے مغلوب ہونے اپنے کے شتاب غالب ہونگے بیچ کئی ایک برس کے سو فارس جس دن کہ یہ آیت نازل ہوئی تھی روم پر غالب تھے اور مسلمان دوست رکھتے تھے کہ رومی انپر غالب ہوں کیونکہ یہ اور وہ اہل کتاب تھے اور اسی میں یہ

سلہ روم اور فارس کے بادشاہ ملک کی سرحد پر لڑتے تھے عرب سے لگتی زمین پر یعنے عراق پر۔ کافر کے کے چاہتے کہ فارس جیتیں مسلمان چاہتے کہ روم، واسطے اہل کتاب کے خبریں جھوٹ اڑاتے

حدثنا عبد بن حمید نی احمد بن یونس نا زهیر نحوه هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** احمد بن محمد نا عبد الله بن المبارك انا سلیمان بن المغیرة عن ثابت عن انس قال قال عمی انس بن النضر سمیت به لم یشهد بدرا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فکبر علیه فقال اول مشهد قد شهده رسول الله صلی الله علیه وسلم غبت عنه اما والله لئن ارانی الله مشهدا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم لیرین الله ما اصنع قال فهاب ان یقول غیرها فشهد مع رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم احد من العام القابل فاستقبله سعد بن معاذ فقال یا ابا عمرو این قال واها لریح الجنة اجدها دون احد فقاتل حتی قتل فوجد فی جسده بضع وثمانون من بین ضربة وطعنة ورمیة قالت عمتی الربیع بنت النضر فما عرفت اخی الا ببنانه ونزلت هذه الآیة رجال صدقوا ما عاهدوا الله علیه فمنهم من قضی نحبه ومنهم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** عبد بن حمید نا یزید بن هارون نا حمید الطویل عن انس بن مالك ان عمه غاب من قتال بدر فقال غبت عن اول قتال قاتله رسول الله صلی الله علیه وسلم المشرکین لئن الله اشهدنی قتالا للمشرکین لیرین الله کیف اصنع فلما کان یوم احد انکشف المسلمون فقال اللهم انی ابرأ الیك مما جاء به هؤلاء یعنی المشرکین واعتذر الیك مما صنع هؤلاء یعنی اصحابه ثم تقدم فلقیه سعد فقال یا اخی ما فعلت انا معك فلم استطع ان اصنع ما صنع فوجد فیه بضعا وثمانین بین ضربة بسیف وطعنة برمح ورمیة بسهم وکنا نقول فیه وفی اصحابه نزلت فمنهم من قضی نحبه ومنهم من ینتظر قال یزید یعنی الآیة هذا حدیث حسن صحیح واسم عمه انس بن النضر

حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی مجھے احمد بن یونس نے کہا حدیث کی ہمسے زہیر نے مثل اسکے یہ حدیث حسن ہی **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا خبر دی ہمکو سلیمان بن مغیرہ نے ثابت سے اُسنے انس سے کہا اُسنے کہا میرے چچا انس بن نضر نے مجھے سنایا جاتا ہی کہ یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ بدر میں حاضر نہیں ہوا سو یہ بات اسپر دشوار گذری پس کہا اُسنے پہلی ہی جنگ ہی جسمیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حاضر ہوے ہیں میں آپ سے غائب رہا ہوں خبردار قسم ہی اللہ کی اگر مجھے اللہ تعالی نے کوئی جنگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دکھلایا تو اللہ دیکھے گا جو میں کرونگا کہا راوی نے اور اسکو خوف تھا کہ کوئی اور شخص بھی یہ بات کہدے پس دوسرے سال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احد کے دن حاضر ہوا پس اسکو سعد بن معاذ ملا اور کہا ای ابا عمرو تو کہاں جاتا ہی کہا اُسنے خوشخبری ہی واسطے بو جنت کے کہ اُسکو میں احد کے ورے پاتا ہوں پس اُسنے جنگ کی یہانتک کہ شہید ہوا اور اُسکے جسم میں اسی پر چند زخم پائے گئے بعض تلوار کے بعض نیزے کے بعض تیر کے کہا میری پھوپھی ربیع بنت نضر نے میں نے اپنے بھائی کو اُسکی پوروں سے پہچانا تھا اور یہ آیت نازل ہوئی رجال صدقوا الخ یعنے بعضے مسلمانوں سے وہ مرد ہیں کہ سچ کہا اُنھوں نے اُس چیز کو کہ عہد باندھا تھا اللہ سے اوپر اسکے پس بعض انمیں سے وہ ہی کہ پورا کر چکا کام اپنا اور بعض انمیں سے وہ شخص ہی کہ انتظار کرتا ہی اور نہیں بدل ڈالا انھوں نے کچھ بدل ڈالنا یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے حمید طویل نے انس بن مالک سے کہ چچا اُسکا بدر کی لڑائی سے غائب رہا پس کہا اُسنے میں پہلی ہی جنگ میں غائب رہا ہوں جسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مشرکوں سے کیا ہی البتہ اگر مجھے اللہ تعالی نے کسی جنگ میں مشرکوں کے ساتھ حاضر کیا تو اللہ دیکھ لیگا کہ میں کسطرح کرونگا پس جب احد کا دن ہوا تو مسلمان بھاگ گئے پس فرمایا آنحضرت نے ای اللہ میں تیری طرف مشرکین کی لڑائی سے بیزار ہوتا ہوں اور اپنے صحابہ کی طرف سے جو وہ بھاگ گئے ہیں عذر کرتا ہوں پھر وہ آگے ہوا اور اسکو سعد ملا سو کہا اُسنے ای بھائی تو نے کیا کیا ہی میں بھی تیرے ساتھ ہوں پس میں نہ کر سکا جو اُسنے کیا پس اسپر اسی پر چند زخم پائے گئے انمیں میں کچھ زخم تلوار کے تھے اور نیزے کے اور تیر کے اور ہم کہتے تھے کہ انمیں اور اسکے اصحاب کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ہی فمنہم من قضی الخ یعنے پس بعض انمیں سے وہ ہی جو پورا کر چکا کام اپنا اور بعض انمیں سے وہ شخص کہ انتظار کر رہا ہی کہا یزید نے یعنے یہ آیت یہ حدیث حسن صحیح ہی اور اسکے چچا کا نام انس بن نضر ہے

ف انس بن نضر جنگ بدر میں حاضر نہیں ہوا تھا اور آنحضرت کی یہ پہلی لڑائی تھی جب یہ بات لوگوں میں مشہور ہوئی کہ انس بن نضر لڑائی میں حاضر نہیں ہوا تو اُسنے کہا اگر پروردگار نے مجھے آنحضرت کے ساتھ جنگ میں حاضر کیا تو خدا دیکھ لیگا کہ کیا کرتا ہوں اور یہ بھی اسکے دل میں خطرہ تھا کہ شاید کوئی اور شخص بھی یہ عہد اللہ سے نہ کرے جب دوسرے سال جنگ احد ہوئی اور اسمیں لوگ جمع ہوے تو نضر کو سعد بن معاذ نے کہا تو

ھذا حدیث حسن صحیح غریب لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال اللہ تعالی اعددت لعبادی الصالحین مالا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر وتصدیق ذلک فی کتاب اللہ فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین جزاء بما کانوا یعملون ھذا حدیث حسن صحیح حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن مطرف بن طریف وعبد الملک ھو ابن ابجر سمعا الشعبی یقول سمعت المغیرۃ بن شعبۃ علی المنبر یرفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان موسی سأل ربہ فقال ای رب ای اھل الجنۃ ادنی منزلۃ قال رجل یأتی بعد ما یدخل اھل الجنۃ الجنۃ فیقال لہ ادخل فیقول کیف ادخل الجنۃ وقد نزلوا منازلھم واخذوا اخذاتھم قال فیقال لہ اترضی ان یکون لک ما کان لملک من ملوک الدنیا فیقول نعم ای رب قد رضیت فیقال لہ فان لک ھذا ومثلہ ومثلہ ومثلہ فیقول قد رضیت ای رب فیقال لہ فان لک ھذا وعشرۃ امثالہ فیقول رضیت ای رب فیقال لہ فان لک مع ھذا ما اشتھت نفسک ولذت عینک ھذا حدیث حسن صحیح وروی بعضھم ھذا الحدیث عن الشعبی عن المغیرۃ ولم یرفعہ والمرفوع اصح **سورۃ الاحزاب** حدثنا عبد اللہ بن عبد الرحمن نا صاعد الحرانی نا زھیر نا قابوس بن ابی ظبیان ان اباہ حدثہ قال قلنا لابن عباس ارأیت قول اللہ عزوجل ما جعل اللہ لرجل من قلبین فی جوفہ ما عنی بذلک قال قام نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما یصلی فخطر خطرۃ فقال المنافقون الذین یصلون معہ الا تری ان لہ قلبین قلبا معکم وقلبا معھم فانزل اللہ ما جعل اللہ لرجل من قلبین فی جوفہ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی الزناد سے اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ سے وہ اسکو آنحضرت تک پہونچاتا ہے کہا اُسنے فرمایا ہے اللہ تعالی نے تیار کیا ہے میں نے واسطے بندوں اپنے صالحین کے ایسی چیز کو کہ نہ آنکھوں نے دیکھی ہے اور نہ کانوں نے سنی ہے اور نہ کسی آدمی کے دل پر گذری ہے اور تصدیق اسکی کتاب اللہ میں ہے فلا تعلم نفس الخ یعنی نہیں جانتا کوئی جی کیا چھپا رکھا گیا ہے واسطے اُنکے ٹھنڈک آنکھوں سے بدلہ اُس چیز کا کہ تھے کرتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے مطرف بن طریف اور عبد الملک سے جو بیٹا ابجر کا ہے سنا دونوں نے شعبی سے کہ کہتا سنا میں نے مغیرہ بن شعبہ سے منبر پر کہ وہ اسکو آنحضرت تک پہونچاتا تھا کہ فرمایا آپ نے حضرت موسی نے اپنے رب سے سوال کیا ای میرے رب کونسا شخص اہل جنت سے ادنی مرتبہ کا ہے فرمایا اللہ نے ایک مرد لایا جاویگا بعد اسکے کہ جنتی جنت میں داخل ہو چکینگے پس اُسے کہا جائیگا داخل ہو جنت سو وہ کہے گا میں کسطرح داخل ہو سکتا ہوں حالانکہ سب لوگ اپنی اپنی جگہو نپر اُتر چکے ہیں اور اپنے حصونکو پکڑ چکے ہیں فرمایا آپ نے پس اُسکو کہا جائیگا کیا تو اسپر راضی ہوتا ہے کہ تیرے لیے اسقدر ملک ہو جسقدر دنیا کے بادشاہوں سے ایک بادشاہ کے لیے ہوتا ہے وہ کہے گا ہاں ای رب میں راضی ہونگا پھر اُسے کہا جائیگا سو تیرے لیے اسقدر ملک ہو گیا اور مثل اسکے اور مثل اسکے اور مثل اسکے اور سو وہ کہے گا میں راضی ہوا ہوں ای رب پھر اُسے کہا جائیگا تیرے لیے یہ ہے اور دس مثلیں اسکی وہ کہے گا میں راضی ہوا ای رب پھر اُسے کہا جائیگا یہ تیرے لیے ہے مع اسکے کہ دل تیرا چاہے اور آنکھیں تیری لذت پکڑیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کی بعض نے یہ حدیث شعبی سے اُسنے مغیرہ سے اور اسنے اسکو مرفوع نہیں کیا۔ اور مرفوع صحیح ہے۔ **تفسیر سورۂ احزاب** **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے صاعد حرانی نے کہا حدیث کی ہمسے زہیر نے کہا حدیث کی ہمسے قابوس بن ابی ظبیان نے کہ اسکے باپ نے اسکو حدیث کی ہے کہا اُسنے ہمنے ابن عباس سے کہا اس آیت کی خبر دیجیے (ما جعل اللہ لرجل من قلبین الخ یعنے نہیں کیا اللہ نے واسطے کسی شخص کے دو دل بیچ پیٹ اسکے کے) کہ اس سے اللہ نے کیا مراد لی ہے کہا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے سو آپ کے دل میں وسواس گذرا[1] پس کہا ان منافقوں نے جو آپ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے کیا تم نہیں دیکھتے کہ اسکے یعنے آنحضرت کے دو دل ہیں ایک دل تمہارے ساتھ اور ایک دل اُنکے ساتھ پس اللہ نے یہ آیت نازل کی ما جعل اللہ لرجل من قلبین فی جوفہ

[1] آنحضرت کو منافقین کی طرف سے کوئی وسواس گذرا جب منافقین کو خبر ہوئی کہا پیغمبر کے دو دل ہیں ایک تمہاری طرف رکھتا ہے اور ایک اُنکی طرف یعنے مسلمانوں کی طرف اللہ نے فرمایا کہ اللہ نے کسی آدمی کے دو دل اُسکے پیٹ میں نہیں بنائے ۱۲

عن عطاء بن ابی رباح عن عمر بن ابی سلمة ربيب النبي صلى الله عليه وسلم قال لما نزلت هٰذه الاٰية على النبي صلى الله عليه وسلم انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا فی بيت ام سلمة فدعا فاطمة وحسنا و حسينا فجللهم بكساء وعلى خلف ظهره فجلله بكساء ثم قال اللهم هٰؤلاء اهل بيتی فاذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهيرا قالت ام سلمة وانا معهم يا نبي الله قال انت على مكانك وانت على خير هٰذا حديث غريب من هٰذا الوجه من حديث عطاء عن عمر بن ابی سلمة **حدثنا** عبد بن حميد نا عفان بن مسلم نا حماد بن سلمة نا علی بن زيد عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يمر بباب فاطمة ستة اشهر اذا خرج الى صلوٰة الفجر يقول الصلوٰة يا اهل البيت انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا هٰذا حديث حسن غريب من هٰذا الوجه انما نعرفه من حديث حماد بن سلمة وفی الباب عن ابی الحمراء ومعقل بن يسار وام سلمة **حدثنا** علی بن حجر نا داؤد بن الزبرقان عن داؤد بن ابی هند عن الشعبی عن عائشة قالت لو كان رسول الله صلى الله عليه وسلم كاتما شيئا من الوحی لكتم هٰذه الاٰية واذ تقول للذی انعم الله عليه يعنی بالاسلام وانعمت عليه يعنی بالعتق فاعتقه امسك عليك زوجك واتق الله وتخفی فی نفسك ما الله مبديه وتخشی الناس والله احق ان تخشاه الی قوله وكان امر الله مفعولا وان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما تزوجها قالوا تزوج حليلة ابنه فانزل الله ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم تبناه وهو صغير فلبث حتى صار رجلا

اُسنے عطاء بن ابی رباح سے اُسنے عمر بن ابی سلمہ سے جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا پرورش کردہ ہے کہا اُسنے جب یہ آیت نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر ام سلمہ کے گھر میں نازل ہوئی انما یرید اللہ لیذہب عنکم الخ یعنے سوائے اسکے نہیں کہ ارادہ کرتا ہے اللہ تو کہ دور کرے تمسے پلیدی اے گھر والو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا۔ تو آنحضرت نے حضرت فاطمہ اور حسن اور حسین کو بلایا اور انکو ایک چادر میں ڈھانپ لیا اور حضرت علی آپ کی پشت کے پیچھے تھے سو انکو بھی اس چادر میں ڈھانپ لیا پھر فرمایا اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں انسے پلیدی دور کر اور انکو خوب طرحسے پاک کر۔ کہا ام سلمہ نے اور میں بھی انسے ہوں اے نبی اللہ کے فرمایا آپ نے تو اپنی جگہ پر ہے اور تو بہتری پر ہے۔[1] یہ حدیث غریب ہے اسوجہ سے طریق عطاء سے جو راوی ہے عمر بن ابی سلمہ سے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عفان بن مسلم نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن زید نے انس بن مالک سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ کے دروازے پر چھ ماہ تک گذرتے رہے جبکہ فجر کی نماز کے لیے نکلتے اور فرماتے نماز پڑھو اے اہل بیت سوائے اسکے نہیں کہ ارادہ کرتا ہے اللہ تو کہ دور کرے تمسے پلیدی اے گھر والو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس طریق سے ہم تو فقط اسکو طریق حماد بن سلمہ سے ہی پہچانتے ہیں۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی حمراء اور معقل بن یسار اور ام سلمہ سے رضی اللہ عنہم **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے داؤد بن زبرقان نے داؤد بن ابی ہند سے اُسنے شعبی سے اُسنے حضرت عائشہ سے کہا انھوں نے اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کوئی حکم وحی سے چھپانے والے ہوتے تو ضرور اس آیت کو چھپاتے واذ تقول للذی انعم اللہ علیہ اور جس وقت کہ کہتا تھا تو واسطے اس شخص کے کہ نعمت کی ہے اللہ نے اوپر اسکے یعنے نعمت اسلام کی اور نعمت کی ہے تونے اوپر اسکے یعنے نعمت آزادی کی آپ نے اسکو آزاد کیا تھام رکھ اوپر اپنے بی بی اپنی کو اور ڈر خدا اسے اور چھپاتا تھا تو بیچ جی اپنے کے جو کچھ کہ اللہ ظاہر کرنیوالا ہے اسکا اور ڈرتا تھا تو لوگوں سے اور اللہ بہت لائق ہے اسکا کہ ڈرے تو اس سے یہاں تک وکان امر اللہ مفعولا اور جبکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو نکاح کیا کہا لوگوں نے آنحضرت نے اپنے بیٹے کی بیوی کو نکاح کیا ہے پھر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ماکان محمد ابا احد الخ نہیں ہے محمد باپ کسی کا تم مردوں میں سے لیکن رسول اللہ کا ہے اور ختم کرنیوالا نبیوں کا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو لڑکپن کی حالت میں اپنا متبنی بنایا ہوا تھا سو وہ بعد مدت کے مرد ہوگیا یعنے بڑا ہوگیا

[1] یہ خطاب ہے ازواج مطہرات کو اور آنحضرت نے اپنی دعا سے چار حضرات یعنے حضرت فاطمہ اور علی اور حسن اور حسین کو بھی انہیں داخل فرمایا ہے قولہ تو اپنی جگہ پر ہے یعنے تجھے اسمیں داخل ہونیکی ضرورت کیا تجھے تو اللہ تعالی نے خود اہل بیت میں داخل کردیا ہے میرے داخل کرنیکی کچھ ضرورت نہیں ۱۲

حدثنا عبد القدوس بن محمد العطار البصری نا عمرو بن عاصم عن اسحٰق بن یحیی بن طلحة عن موسی بن طلحة قال دخلت علی معٰویة فقال الا ابشرك قلت بلی قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول طلحة ممن قضی نحبه هٰذا حدیث غریب لا نعرفه من حدیث معٰویة الا من هٰذا الوجه وانما روی هٰذا عن موسی بن طلحة عن ابیه **حدثنا** ابو کریب نا یونس بن بکیر عن طلحة بن یحیی عن موسی وعیسٰی ابنی طلحة عن ابیهما طلحة ان اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم قالوا لاعرابی جاهل سله عن من قضی نحبه من هو وکانوا لا یجترؤن علی مسئلته یوقرونه ویهابونه فسأله الاعرابی فاعرض عنه ثم سأله فاعرض عنه ثم سأله فاعرض عنه ثم انی اطلعت من باب المسجد وعلیّ ثیاب خضر فلما رأنی النبی صلی الله علیه وسلم قال این السائل عمن قضی نحبه قال الاعرابی انا یا رسول الله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم هٰذا ممن قضی نحبه هٰذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من حدیث یونس بن بکیر **حدثنا** عبد بن حمید نا عثمٰن بن عمر عن یونس بن یزید عن الزهری عن ابی سلمة عن عائشة قالت لما امر رسول الله صلی الله علیه وسلم بتخییر ازواجه بدأ بی فقال یا عائشة انی ذاکر لك امرا فلا علیك ان لا تستعجلی حتی تستامری ابویك قالت وقد علم ان ابوای لم یکونا لیامرانی بفراقه قالت ثم قال ان الله یقول یا ایها النبی قل لازواجك ان کنتن تردن الحیٰوة الدنیا وزینتها فتعالین حتی بلغ للمحسنات منکن اجرا عظیما قلت فی ای هٰذا استامر ابوی فانی ارید الله ورسوله والدار الاٰخرة وفعل ازواج النبی صلی الله علیه وسلم مثل ما فعلت هٰذا حدیث حسن صحیح وقد روی هٰذا ایضا عن الزهری عن عروة عن عائشة **حدثنا** قتیبة نا محمد بن سلیٰن بن الاصبهانی عن یحیی بن عبید

حدیث کی ہمسے عبد القدوس بن محمد عطار بصری نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن عاصم نے اسحاق بن یحیی بن طلحہ سے اُسنے موسیٰ بن طلحہ سے کہا اُسنے مین معاویہ پر داخل ہوا تو اُسنے کہا کیا مین سب تجھے بشارت نہ دون مین نے کہا کیون نہین کہا اُسنے سنا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے طلحہ ان لوگون سے ہے جو اپنا کام پورا کر چکے ہین یہ حدیث غریب ہے ہم نہین پہچانتے اسکو طریق معاویہ سے مگر اسی طریق سے یہ تو فقط مروی ہے موسیٰ بن طلحہ سے جو راوی ہے اپنے باپ سے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن بکیر نے طلحہ بن یحیی سے اُسنے موسیٰ اور عیسیٰ طلحہ کے بیٹون سے انھون نے اپنے باپ طلحہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے ایک اعرابی جاہل سے کہا آپ سے سوال کر کہ جو شخص اپنا کام پورا کر چکا ہے وہ کون ہے اور خود آنحضرت سے سوال کرنے پر دلیری نہ کر سکتے تھے آپ سے امید بھی رکھتے تھے اور خوف بھی کرتے تھے سو اس اعرابی نے آنحضرت سے پوچھا پس آپنے اس سے منھ پھیر لیا پھر اُسنے سوال کیا پھر آپنے اس سے منھ پھیر لیا پھر اُسنے سوال کیا پھر آپنے منھ پھیر لیا پھر مین نے مسجد کے دروازے سے جھانکا اور مجھپر سبز کپڑے تھے پس جب مجھے آپ نے دیکھا تو کہا کہان ہے سوالی اپنا کام پورا کرنیوالون کا حال پوچھنے والا کہا اعرابی نے مین حاضر ہون یا رسول اللہ سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ شخص ہے ان لوگون سے جنھون نے اپنا کام پورا کر لیا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق یونس بن بکیر سے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عثمان بن عمر نے یونس بن یزید سے اُسنے زہری سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی بی بیون کو اختیار دینے کا حکم ہوا تو اپنی ابتدا میرے سے کیا اور کہا ای عائشہ مین تیرے ساتھ ایک بات کرتا ہون سو اسکی جلدی نہ کرنے مین تجھپر کچھ خوف نہین یہانتک کہ تو اپنے والدین سے مشورہ کر لے کہا حضرت عائشہ نے آنحضرت جانتے تھے کہ ماں باپ میرے آپ کے چھوڑ دینے کا کبھی حکم نہین کرینگے کہا حضرت عائشہ نے پھر فرمایا آپ نے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا ایہا النبی قل لازواجک الخ یعنے ای نبی کہ واسطے بی بیون اپنی کے اگر تم ہو ارادہ کرتین زندگانی دنیا کا اور بناؤ اسکا پس آؤ کچھ فائدہ دون مین تمکو یہانتک کہ آپ نے پڑھی للمحسنات منکن اجرا عظیما مین نے کہا مین کس بات مین اپنے والدین سے مشورہ کرون مین تو ارادہ کرتی ہون اللہ اور اسکے رسول کا اور گھر آخرت کا اور اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بیون نے بھی اسیطرح کیا جسطرح کہ مین نے کیا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نیز مروی ہے یہ زہری سے اُسنے روایت کی عروہ سے اُسنے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن سلیمان بن اصبہانی نے یحیی بن عبید سے

تقول زوجكن اهلوكن وزوجني الله من فوق سبع سموات هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** عبد بن حميد نا عبيد الله بن موسى عن اسرائيل عن السدي عن ابي صالح عن ام هانئ بنت ابي طالب قالت خطبني رسول الله صلى الله عليه وسلم فاعتذرت اليه فعذرني ثم انزل الله انا احللنا لك ازواجك اللاتي اتيت اجورهن وما ملكت يمينك مما افاء الله عليك وبنات عمك وبنات عماتك وبنات خالك وبنات خالاتك اللاتي هاجرن معك الاية قالت فلم اكن احل له لاني لم اهاجر كنت من الطلقاء هذا حديث حسن لا نعرفه الا من هذا الوجه من حديث السدي **حدثنا** احمد بن عبدة الضبي نا حماد بن زيد عن ثابت عن انس قال لما نزلت هذه الاية وتخفي في نفسك ما الله مبديه في شان زينب بنت جحش جاء زيد يشكو فهم بطلاقها فاستأمر النبي صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم امسك عليك زوجك واتق الله هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** عبد نا روح عن عبد الحميد بن بهرام عن شهر بن حوشب قال قال ابن عباس نهي رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اصناف النساء الا ما كان من المؤمنات المهاجرات قال لا يحل لك النساء من بعد ولا ان تبدل بهن من ازواج ولو اعجبك حسنهن الا ما ملكت يمينك واحل الله فتياتكم المؤمنات وامرأة مؤمنة ان وهبت نفسها للنبي وحرم كل ذات دين غير الاسلام ثم قال ومن يكفر بالايمان فقد حبط عمله وهو في الاخرة من الخاسرين وقال يا ايها النبي انا احللنا لك ازواجك اللاتي اتيت اجورهن وما ملكت يمينك مما افاء الله عليك الى قوله خالصة لك من دون المؤمنين وحرم ما سوى ذلك من اصناف النساء

کہتی تھی تمکو تمھارے گھر والوں نے نکاح کر دیا ہے اور مجھے اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر سے نکاح کر دیا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن موسیٰ نے اسرائیل سے اُسنے سدی سے اُسنے ابی صالح سے اسنے ام ہانی بنت ابی طالب سے کہا اُسنے بھیجے مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منگنی کا پیغام بھیجا میں نے آپ کی طرف عذر کیا پس آپ نے میرا عذر قبول کیا پھر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی انا احللنا لک ازواجک الخ یعنے تحقیق ہمنے حلال کین واسطے تیرے بیبیاں تیری وہ جو دیا ہے تو نے مہر انکا اور جنکا کہ مالک ہوا ہے داہنا ہاتھ تیرا اس چیز سے کہ پھیر لایا ہے اللہ اوپر تیرے یعنے طرف تیرے مال کفار سے اور بیٹیاں چچاؤں تیرے کی اور بیٹیاں پھوپھیوں تیری کی اور بیٹیاں ماموں تیرے کی اور بیٹیاں خالاؤں تیری کی وہ جنھوں نے وطن چھوڑا ہے ساتھ تیرے کہا ام ہانی نے سو میں آپ کے لیے حلال نہ تھی اسلیے کہ میں نے آپ کے ساتھ ہجرت نہ کی تھی میں طلقا[1] سے تھی۔ یہ حدیث حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اس طریق سدی سے **حدیث** کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ثابت سے اُسنے انس سے کہا اُسنے جب یہ آیت زینب بنت جحش کے حال میں نازل ہوئی وتخفی فی نفسک ما اللہ مبدیہ تو زید شکوہ کرتا ہوا آیا سو اُسنے اسکی طلاق کا قصد کیا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مشورہ پوچھا سو فرمایا آپ نے تھام رکھ اوپر اپنے بی بی اپنی کو اور ڈر اللہ سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے عبد نے کہا حدیث کی ہمسے روح نے عبد الحمید بن بہرام سے اُسنے شہر بن حوشب سے کہا اُسنے کہا ابن عباس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بہت قسم کی عورتوں سے منع کیے گئے تھے مگر وہ جو ہوا ایمان والیوں ہجرت کرنیوالیوں سے فرمایا اللہ نے لا یحل لک النساء الخ یعنے نہیں حلال واسطے تیرے عورتیں پیچھے اسکے اور نہ یہ کہ بدل ڈالے تو اُنسے اور بیبیاں اور اگرچہ خوش لگے تجھکو حسن انکا مگر جنکے مالک ہوئے ہیں داہنے ہاتھ تیرے۔ اور حلال کین اللہ نے لونڈیاں تمھاری مؤمنہ اور عورت ایمان والی اگر بخشدے نفس اپنا واسطے نبی کے اور حرام کی اللہ نے سوائے اسلام کے اور کسی دین والی پھر کہا اللہ نے ومن یکفر یعنے اور جو کوئی کفر کرے ساتھ ایمان کے تو نابود ہو گئے عمل اُسکے اور وہ بیچ آخرت کے ٹوٹا پانے والونسے ہے اور فرمایا اللہ نے یا ایہا النبی انا احللنا لک الخ ای نبی تحقیق ہمنے حلال کین واسطے تیرے بیبیاں تیری وہ جو دیا ہے تو نے مہر انکا اور جنکا کہ مالک ہوا ہے داہنا ہاتھ تیرا اس چیز سے کہ پھیر لایا ہے اوپر تیرے یہانتک خالصۃ لک من دون المؤمنین اور ماسوائے اسکے اور قسم کی عورتیں حرام کی گئین ہین

---

[1] طلقا وہ شخص ہین جو فتح مکہ میں اسلام لائے ہیں اور انپر احسان کر کے چھوڑ دیا گیا اور یہ جو عوام الناس میں مشہور ہے کہ ام ہانی آنحضرت کی پھوپھی تھی غلط ہے بلکہ وہ آپ کی چچا زاد بہن تھی اسلیے کہ وہ ابی طالب کی بیٹی تھی اور ابو طالب آپ کے چچا تھے ۱۲

يقال له زيد بن محمد فانزل الله ادعوهم لآبائهم هو اقسط عند الله فان لم تعلموا اٰبائهم فاخوانكم في الدين ومواليكم
فلان مولى فلان وفلان اخو فلان هو اقسط عند الله يعني اعدل عند الله هٰذا حديث قد روي عن داؤد بن
ابي هند عن الشعبي عن مسروق عن عائشة قالت لو كان النبي صلى الله عليه وسلم كاتما شيئا من الوحي لكتم
هٰذه الاٰية واذ تقول للذي انعم الله عليه وانعمت عليه هٰذا الحرف لم يرو بطوله **حدثنا** بذلك عبد الله
بن وضاح الكوفي نا عبد الله بن ادريس عن داؤد بن ابي هند **ح** وانا محمد بن ابان نا ابن ابي عدي عن داؤد بن ابي هند
عن الشعبي عن مسروق عن عائشة قالت لو كان النبي صلى الله عليه وسلم كاتما شيئا من الوحي لكتم هٰذه الاٰية
واذ تقول للذي انعم الله عليه وانعمت عليه الاٰية هٰذا حديث حسن صحيح **حدثنا** قتيبة نا يعقوب بن عبد الرحمٰن
عن موسى بن عقبة عن سالم عن ابن عمر قال ما كنا ندعو زيد بن حارثة الا زيد بن محمد حتى نزل القراٰن ادعوهم
لاٰبائهم هو اقسط عند الله هٰذا حديث حسن صحيح **حدثنا** الحسن بن قزعة البصري نا مسلمة بن علقمة عن
داؤد بن ابي هند عن عامر الشعبي في قول الله ما كان محمد ابا احد من رجالكم قال ما كان ليعيش له فيكم ولد ذكر
حدثنا عبد بن حميد ثنا محمد بن كثير نا سليمٰن بن كثير عن حصين عن عكرمة عن ام عمارة الانصارية انها
اتت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت ما ارى كل شيء الا للرجال وما ارى النساء يذكرن بشيء فنزلت هٰذه الاٰية
ان المسلمين والمسلمات والمؤمنين والمؤمنات الاٰية هٰذا حديث حسن غريب وانما نعرف هٰذا الحديث من هٰذا
الوجه **حدثنا** عبد بن حميد نا محمد بن الفضل نا حماد بن زيد عن ثابت عن انس قال لما نزلت هٰذه الاٰية في زينب
بنت جحش فلما قضى زيد منها وطرا زوجناكها قال فكانت تفتخر على نساء النبي صلى الله عليه وسلم

اسکو زید بن محمد کہا جاتا تھا پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ادعوہم لآبائہم الخ پکارو انکو واسطے باپون انکے کے یہ بہت بہتر ہے نزدیک اللہ کے پس اگر تم انکے باپون کو نہ جانو تو تمہارے بھائی ہین دین مین اور غلام تمہارے فلان غلام فلان کا ہے اور فلان بھائی فلان کا ہے ہوا قسط عند اللہ یعنے بہت بہتر ہے نزدیک اللہ کے یہ حدیث مروی ہے داؤد بن ابی ہند سے اسنے روایت کی شعبی سے اسنے مسروق سے اسنے حضرت عائشہ سے کہا انھون نے اگر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کوئی حکم وحی سے چھپانیوالے ہوتے تو ضرور یہ آیت چھپاتے واذ تقول للذی انعم اللہ علیہ وانعمت علیہ یہ حرف بطولہ مروی نہیں ہین **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے عبداللہ بن وضاح کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن ادریس نے داؤد بن ابی ہند سے ح اور خبر دی ہمکو محمد بن ابان نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی عدی نے داؤد بن ابی ہند سے اسنے شعبی سے اسنے مسروق سے اسنے حضرت عائشہ سے اگر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کوئی حکم وحی سے چھپانیوالے ہوتے تو ضرور یہ آیت چھپاتے واذ تقول للذی انعم اللہ علیہ وانعمت علیہ الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے موسیٰ بن عقبہ سے اسنے سالم سے اسنے ابن عمر سے کہا اسنے ہم زید بن حارثہ کو زید بن محمد کہا کرتے تھے یہانتک کہ قرآن (اس بارے مین) نازل ہوا ادعوہم لآبائہم الخ پکارو انکو واسطے باپون انکے کے یہ بہتر ہے نزدیک اللہ کے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے حسن بن قزعہ بصری نے کہا حدیث کی ہمسے مسلمہ بن علقمہ نے داؤد بن ابی ہند سے اسنے عامر شعبی سے اس آیت کی تفسیر مین ماکان محمد ابا احد من رجالکم کہا اسنے نہین تھا کہ آنحضرت کے لیئے تم مین لڑکا زندہ رہے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن کثیر نے کہا حدیث کی ہمسے سلیمان بن کثیر نے حصین سے اسنے عکرمہ سے اسنے ام عمارہ انصاریہ سے یہ کہ وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی پس کہا اسنے مین جو چیز (قرآن مین) دیکھتی ہون وہ مردون کے لیے ہی ہے اور مین نہین دیکھتی کہ عورتین کسی حکم کے ساتھ ذکر کی گئی ہون سو یہ آیت نازل ہوئی ان المسلمین والمسلمات والمؤمنین والمؤمنات الخ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم فقط اس حدیث کو اسی طریق سے پہچانتے ہین **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضل نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ثابت سے اسنے انس سے کہا اسنے جب یہ آیت زینب بنت جحش کے حق مین نازل ہوئی فلما قضی زید الخ پس جب زید اس سے اپنی حاجت پوری کر چکا تو ہمنے اسکا تیرے ساتھ (اے محمد) نکاح کر دیا کہا اسنے پس زینب اس بات سے فخر کرتی تھی آنحضرت کی اور بیویون

ونقول ان هذا الك منا قليل يا رسول الله قال فذهبت به الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت ان امى تقرئك السلام ونقول ان هذا منالك قليل فقال ضعه ثم قال اذهب فادع لى فلانا وفلانا وفلانا ومن لقيت فسمى رجالا قال فدعوت من سمى ومن لقيت قال قلت لانس عدد كم كانوا قال زهاء ثلاثمائة قال وقال لى رسول الله صلى الله عليه وسلم يا انس هات بالتور قال فدخلوا حتى امتلأت الصفة والحجرة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليتحلق عشرة عشرة وليأكل كل انسان مما يليه قال فاكلوا حتى شبعوا قال فخرجت طائفة ودخلت طائفة حتى اكلوا كلهم قال فقال لى يا انس ارفع قال فرفعت فما ادرى حين وضعت كان اكثر ام حين رفعت قال وجلس طوائف منهم يتحدثون فى بيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ورسول الله صلى الله عليه وسلم جالس وزوجته مولية وجهها الى الحائط فثقلوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فسلم على نسائه ثم رجع فلما رأوا رسول الله صلى الله عليه وسلم قد رجع ظنوا انهم قد ثقلوا عليه فابتدروا الباب فخرجوا كلهم وجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى ارخى الستر ودخل وانا جالس فى الحجرة فلم يلبث الا يسيرا حتى خرج على وانزلت هذه الايات فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فقرأهن على الناس يا ايها الذين امنوا لا تدخلوا بيوت النبى الا ان يؤذن لكم الى طعام غير ناظرين اناه ولكن اذا دعيتم فادخلوا فاذا طعمتم فانتشروا ولا مستانسين لحديث ان ذلكم كان يؤذى النبى الى اخر الاية قال الجعد قال انس انا احدث الناس عهدا بهذه الايات وحجبن نساء النبى صلى الله عليه وسلم هذا حديث حسن صحيح والجعد هو ابن عثمن ويقال هو ابن دينار ويكنى ابا عثمن بصرى وهو ثقة عند اهل الحديث روى عنه يونس بن عبيد وشعبة وحماد بن زيد حدثنا اسحق بن موسى الانصارى نا معن

اور کہتی ہو کہ یارسول اللہ یہ کھانا تو آپ کے لیے ہماری طرف سے بہت کم ہو کہا انس نے سو اسکو مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لیگیا اور مین نے کہا میری مان آپ کو سلام کہتی ہو اور کہتی ہو کہ یہ کھانا آپ کے لیے ہماری طرف سے بہت کم ہو پس فرمایا آپ نے اسکو رکھدے پھر فرمایا آپ نے جا اور میرے پاس فلان اور فلان اور فلان کو اور جسکو تو ملے بلا لا سو آپ نے کئی مردون کا نام لیا کہا انس نے سو مین نے بلایا اُس شخص کو کہ جسکا آپ نے نام لیا تھا اور جسکو کہ مین ملا کہا جعد نے مین نے انس سے کہا کسقدر تعداد مین تھے کہا اُسنے قریب تین سو کے کہا اُسنے اور کہا مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اے انس لگن کو لا کہا انس نے سو لوگ داخل ہوے یہانتک کہ میدان اور حجرہ پر ہوگیا پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چاہیے کہ دس دس حلقہ بنائین اور ہر ایک انسان اپنے آگے سے کھائے کہا انس نے سو انھون نے کھایا یہانتک کہ سیر ہوگئے کہا اُسنے ایک گروہ نکلتا تھا اور ایک گروہ داخل ہوتا تھا یہانتک کہ کل نے کھالیا کہا اُسنے پھر مجھے آپ نے کہا اے انس (لگن کو) اٹھالے کہا اُسنے سو مین نے اٹھالیا سو مین نہین جانتا کہ جب مین نے رکھا تھا اُسوقت زیادہ تھا یا جب مین نے اٹھایا کہا انس نے اور کچھ گروہ انمین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر مین بیٹھکر باتین کرتے رہے اس حالت مین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوے تھے اور بی بی آپ کی دیوار کی طرف منھ پھیرے ہوے تھین سو وہ لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر گران گذرے پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نکل گئے اور اپنی بی بیوں پر سلام کیا پھر واپس آئے سو جب اُنھون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ واپس آئے ہین تو گمان کیا انھون نے کہ ہم آپ پر گران گذرے ہین پھر انھون نے دروازے کی جلدی کی اور تمام نکل گئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آئے یہانتک کہ پردہ ڈالدیا اور داخل ہوے اس حالت مین کہ مین حجرہ مین بیٹھا ہوا تھا پھر تھوڑی ہی دیر ٹھہرے یہانتک کہ مجھ پر نکلے اور یہ آیتین نازل ہوئین سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نکلے اور انکو لوگون پر پڑھا یا ایہا الذین آمنوا لا تدخلوا الخ یعنے اے ایمان والو مت داخل ہو گھرون میں پیغمبر کے مگر یہ کہ اذن دیا جاوے واسطے تمہارے طرف کھانے کے نہ انتظار کرنیوالے پکنے اسکے کے ولیکن جب بلائے جاؤ تم پس داخل ہو پس جب کھا چکو تو متفرق ہوجاؤ اور مت بیٹھے رہو جی لگا کے سننے والے باتون کے تحقیق یہ کام ہو ایذا دیتا نبی کو الخ کہا جعد نے کہا انس نے مین کچھ زمانہ لوگون سے یہ آیتین بیان کرتا رہا اور نبی صلعم کی عورتین پردہ کی گئین یہ حدیث حسن صحیح ہو اور جعد وہ بیٹا عثمان کا ہو اور کہا گیا ہو کہ وہ بیٹا دینار کا ہو اور کنیت اسکی ابا عثمان بصری ہو اور وہ اہل حدیث کے نزدیک ثقہ ہو روایت کی ہو اس سے یونس بن عبید اور شعبہ اور حماد بن زید نے حدیث کی ہمسے اسحاق بن موسی انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے

هٰذا حديث حسن انما نعرفه من حديث عبد الحميد بن بهرام سمعت احمد بن الحسن يذكر عن احمد بن حنبل قال لا بأس بحديث عبد الحميد بن بهرام عن شهر بن حوشب **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفيان عن عمرو عن عطاء قال قالت عائشة ما مات رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى احل له النساء هٰذا حديث حسن صحيح **حدثنا** عمر بن اسمٰعيل بن مجالد بن سعيد نا ابی عن بيان عن انس بن مالك قال بنى رسول الله صلى الله عليه وسلم بامرأة من نسائه فارسلني فدعوت قوما الى الطعام فلما اكلوا وخرجوا قام رسول الله صلى الله عليه وسلم منطلقا قبل بيت عائشة فرأى رجلين جالسين فانصرف راجعا فقام الرجلان فخرجا فانزل الله يا ايها الذين اٰمنوا لا تدخلوا بيوت النبي الا ان يؤذن لكم الى طعام غير ناظرين اناه وفي الحديث قصة هٰذا حديث حسن غريب من حديث بيان وروى ثابت عن انس هٰذا الحديث بطوله **حدثنا** محمد بن المثنى نا اشهل بن حاتم قال ابن عون حدثناه عن عمرو بن سعيد عن انس بن مالك قال كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم فاتى باب امرأة عرس بها فاذا عندها قوم فانطلق فقضى حاجته فاحتبس ثم رجع وعندها قوم فانطلق فقضى حاجته فرجع وقد خرجوا قال فدخل وارخى بيني وبينه سترا قال فذكرته لابي طلحة قال فقال لئن كان كما تقول لينزلن في هٰذا شيء قال فنزلت اٰية الحجاب هٰذا حديث حسن غريب من هٰذا الوجه وعمرو بن سعيد يقال له الاصلع **حدثنا** قتيبة بن سعيد نا جعفر بن سليمٰن الضبعي عن الجعد ابی عثمٰن عن انس بن مالك قال تزوج رسول الله صلى الله عليه وسلم فدخل باهله فصنعت امي ام سليم حيسا فجعلته في تور فقالت يا انس اذهب بهٰذا الى النبي صلى الله عليه وسلم فقل له بعثت بهٰذا اليك امي وهي تقرئك السلام

یہ حدیث حسن ہے ہم جانتے اسکو فقط طریق عبد الحمید بن بہرام سے ہی پہچانتے ہیں سنا میں نے احمد بن حسن سے کہ ذکر کرتا تھا احمد بن حنبل سے کہ کہا اُسنے کچھ خوف نہیں ہے ساتھ حدیث عبد الحمید بن بہرام کے جو راوی ہے شہر بن حوشب سے حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عمرو سے اُسنے عطا سے کہا اُسنے کہا حضرت عائشہ نے نہیں فوت ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ حلال کی گئیں واسطے آپ کے عورتیں یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے عمر بن اسمٰعیل بن مجالد بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے بیان سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی عورتوں میں سے ایک عورت کے ساتھ بنا کی[1] سو مجھے آپ نے بھیجا سو میں نے قوم کو کھانے کیلیے بلایا پس جب وہ کھا چکے اور نکل گئے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے گھر کی طرف چلنے کیلیے کھڑے ہوئے پھر آپ نے دیکھا کہ دو مرد بیٹھے ہوئے ہیں تو واپس آ گئے پھر وہ دونوں مرد کھڑے ہوئے اور چلے گئے پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی یا ایہا الذین اٰمنوا لا تدخلوا الخ یعنے اے ایمان والو مت داخل ہو گھروں میں پیغمبر کے مگر یہ کہ اذن دیا جاوے واسطے تمہارے طرف کھانے کے نہ انتظار کرنیوالے پکنے اُسکے کے اور اس حدیث میں قصہ ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے طریق بیان سے اور روایت کی ہے یہ حدیث ثابت نے انس سے بطولہ حدیث کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے اشہل بن حاتم نے کہا ابن عون نے حدیث کی ہمنے اسکو عمرو بن سعید سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا سو آپ ایک عورت کے دروازے پر آئے جسکے ساتھ آپ نے نئی شادی کی تھی دیکھا تو اسکے پاس بہت لوگ ہیں پس آپ گئے اور اپنی حاجت پوری کی پس وہاں ٹھہرے رہے پھر واپس آئے اور ابھی اسکے پاس لوگ تھے پھر آپ گئے اور اپنی حاجت کو پورا کیا اور واپس آئے اور وہ لوگ نکل گئے کہا انس نے پس آپ داخل ہوئے اور درمیان میرے اور اپنے پردہ ڈالدیا کہا انس نے سو میں نے یہ قصہ ابی طلحہ سے ذکر کیا کہا انس نے پس کہا اُسنے اگر اسطرح ہی ہے جسطرح کہ تو کہتا ہے تو ضرور اس بارے میں کوئی حکم نازل ہوگا کہا انس نے پس آیت پردہ کی نازل ہوئی یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس طریق سے اور عمرو بن سعید کو اصلع کہا جاتا ہے حدیث کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن سلیمان ضبعی نے اُسنے جعد ابی عثمان سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اور اپنے اہل کے پاس داخل ہوئے تو میری ماں ام سلیم نے حلیم تیار کیا اور اسکو ایک لگن میں ڈالا پس کہا اُسنے اے انس اسکو نبی صلعم کے پاس لیجا اور کہہ کہ یہ کھانا آپ کی طرف میری ماں نے بھیجا ہے اور وہ آپ کو سلام کہتی ہے

[1] بنا بولتے ہیں عورت کے پاس پہلی رات کے جانیکو جسکو پنجابی میں مکلاوا کہتے ہیں ۱۲ حلیم اُس کھانیکو بولتے ہیں جو مختلف چیزوں سے بنایا جاوے ۱۲

سورۃ سبا حدثنا ابو کریب وعبد بن حمید قالا نا ابو اسامۃ عن الحسن بن الحکم النخعی قال ثنی ابو سبرۃ النخعی عن فروۃ بن مُسَیك المرادی قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یارسول اللہ الا اقاتل من ادبر من قومی بمن اقبل منهم فاذن لی فی قتالهم وامرنی فلما خرجت من عندہ سأل عنی ما فعل الغطیفی فاخبرانی قد سرت قال فارسل فی اثری فردنی فاتیته وهو فی نفر من اصحابه فقال ادع القوم فمن اسلم منهم فاقبل منه ومن لم یسلم فلا تعجل حتی احدث الیك قال وانزل فی سبا ما انزل فقال رجل یارسول اللہ وما سبا ارض او امرأۃ قال لیس بارض ولا امرأۃ ولکنه رجل ولد عشرۃ من العرب فتیامن منهم ستۃ وتشاءم منهم اربعۃ فاما الذین تشاءموا فلخم وجذام وغسان وعاملۃ واما الذین تیامنوا فالازد والاشعرون وحمیر وکندۃ ومذحج وانمار فقال رجل یارسول اللہ وما انمار قال الذین منهم خثعم وبجیلۃ هٰذا حدیث غریب حسن حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن عمرو عن عکرمۃ عن ابی هریرۃ عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال اذا قضی اللہ فی السماء امرا ضربت الملٰئکۃ باجنحتها خضعانا لقوله کانها سلسلۃ علی صفوان فاذا فزع عن قلوبهم قالوا ماذا قال ربکم قالوا الحق وهو العلی الکبیر قال والشیاطین بعضهم فوق بعض هٰذا حدیث حسن صحیح حدثنا نصر بن علی الجهضمی نا عبد الاعلی نا معمر عن الزهری عن علی بن حسین عن ابن عباس قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم جالس فی نفر من اصحابه اذ رمی بنجم فاستنار

تفسیر سورۂ سبا حدیث کی ہمسے ابو کریب اور عبد بن حمید نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے حسن بن حکم نخعی سے کہا حدیث کی مجھے ابو سبرہ نخعی نے فروہ بن مسیک مرادی سے کہا اُسنے میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا میں نے یارسول اللہ کیا میں نہ جنگ کروں ان شخصوں سے جو میری قوم سے پھر گئے ہیں مع اُنکے جو انمیں سے (اس دین میں) آگئے ہیں پس آپ نے مجھے اُنسے جنگ کرنے میں اذن دیا اور مجھے امیر بنایا پس جب میں آپ کے پاس سے نکلا تو آپ نے میری بابت سوال کیا کہ غطیفی نے کیا کیا ہمد سو آنحضرت میرے خبر دیے گئے کہ میں چلا گیا ہوں کہا اُسنے پھر آپ نے میرے پیچھے ایک آدمی بھیجا سو وہ مجھے پھیر لایا میں اُنکے پاس آیا اس حالت میں کہ آپ اپنے صحابہ سے چند لوگوں میں تھے سو فرمایا آپ نے اس قوم کو (اسلام کی طرف) بلا پھر جو کوئی انمیں سے اسلام لائے تو اسکا اسلام قبول کر اور جو کوئی اسلام نہ لائے تو تو جلدی نہ کر یہانتک کہ میں تیری طرف کچھ ذکر بھیجوں کہا اُسنے اور نازل ہو گیا سبا کے حق میں جو نازل ہو گیا اور کہا ایک مرد نے یارسول اللہ اور سبا کیا چیز ہے زمین ہے یا کوئی عورت ہے فرمایا آپ نے نہ وہ زمین ہے اور نہ عورت ہے لیکن وہ عربی آدمی ہے اس سے دس آدمی پیدا ہوئے ہیں سو چھ تو انمیں سے یمنی ہوئے اور چار انمیں سے شامی سو وہ لوگ جو شامی ہوئے وہ لخم اور جذام اور غسان اور عاملہ ہیں اور وہ جو یمنی ہوئے وہ ازد اور اشعری اور حمیر اور کندہ اور مذحج اور انمار ہیں سو کہا ایک مرد نے یارسول اللہ اور انمار کون ہیں فرمایا آپ نے وہ لوگ کہ جنمیں سے خثعم اور بجیلہ ہیں۔ یہ حدیث غریب حسن ہے حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عمرو سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کوئی حکم[1] بھیجتا ہے تو فرشتے پر اپنے عاجزی سے اس قول کے واسطے منتشر کرتے ہیں گویا وہ زنجیر ہے ایک سخت پتھر پر پس جب انکے دلوں سے خوف دور ہوتا ہے تو کہتے ہیں کیا کہا ہے تمھارے رب نے کہتے ہیں حق اور وہ بلند ہے بڑا فرمایا آپ نے اور شیطان ایک دوسرے پر ہوتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے نصر بن علی جہضمی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الاعلیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُسنے علی بن حسین سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے اسوقت میں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے چند نفر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک ستارہ ٹوٹ پڑا اور روشن ہوئے

[1] یعنے جب اللہ تعالیٰ آسمان پر کوئی حکم بھیجتا ہے تو زنجیر کی طرح جو سخت پتھر پر بڑے آواز نکلتی ہے جس سے تمام فرشتے ذلت سے پر منتشر کرکے بیہوش ہو جاتے ہیں تو پھر اپنی اپنی قدر کے مطابق ہوش میں آتے ہیں جو زیادہ قریب ہوتا ہے وہ جلدی ہوش میں آتا ہے اور جو نسا کم وہ پیچھے علیٰ ہذا القیاس سب کا حال ہے پھر جسکو بعد کو ہوش آتا ہے اور خوف دور ہوتا ہے تو وہ پہلوں سے دریافت کرتے ہیں کہ پروردگار نے کیا فرمایا ہے تو وہ کہتے ہیں حق یعنے اسکا کلام حق ہے نہ باطل یعنے بعضوں کے لیے خوشی کا حکم ہوا ہے اور بعض کے لیے غمی کا اور کسی کے لیے زیادتی رزق کا کسی کے لیے تنگی کا علیٰ ہذا القیاس اور اس حکم کے سننے کے واسطے شیطان بھی ایک دوسرے پر چڑھکر اور ایک قطار باندھکر چوری سے ان احکام کو سنتے ہیں تو فرشتے انکو دفع کرنے کے واسطے آگ انکو مارتے ہیں اگر بالغرض کوئی حکم سن بھی لیں تو اسمیں کئی جھوٹ ملا کر اپنے کاہنوں کو بتاتے ہیں

نا مالك بن انس عن نعيم بن عبد الله المجمر ان محمد بن عبد الله بن زيد الانصاري وعبد الله بن زيد الذي كان اري
النداء بالصلوٰة اخبره عن ابي مسعود الانصاري انه قال اتانا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن في مجلس سعد بن
عبادة فقال له بشير بن سعد امرنا الله ان نصلي عليك فكيف نصلي عليك قال فسكت رسول الله صلى الله عليه وسلم
حتى ظننا انه لم يسأله ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قولوا اللهم صل على محمد وعلى اٰل محمد كما صليت على اٰل
ابراهيم وبارك على محمد وعلى اٰل محمد كما باركت على اٰل ابراهيم في العٰلمين انك حميد مجيد والسلام كما قد علمتم
وفي الباب عن علي وابي حميد وكعب بن عجرة وطلحة بن عبيد الله وابي سعيد وزيد بن خارجة ويقال ابن جارية
وبريدة هٰذا حديث حسن صحيح **حدثنا** عبد بن حميد نا روح بن عبادة عن عوف عن الحسن ومحمد وخلاس
عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم ان موسى عليه السلام كان رجلا حييا ستيرا ما يرى من جلده شيء استحياء
منه فاٰذاه من اذاه من بني اسرائيل فقالوا ما يستتر هٰذا التستر الا من عيب بجلده اما برص واما ادرة واما اٰفة وان الله
اراد ان يبرئه مما قالوا وان موسى خلا يوما وحده فوضع ثيابه على حجر ثم اغتسل فلما فرغ اقبل الى ثيابه لياخذها وان
الحجر عدا بثوبه فاخذ موسى عصاه فطلب الحجر فجعل يقول ثوبي حجر ثوبي حجر حتى انتهى الى ملاء من بني اسرائيل فراوه
عريانا احسن الناس خلقا وابراه مما كانوا يقولون قال وقام الحجر فاخذ ثوبه فلبسه وطفق بالحجر ضربا بعصاه
فوالله ان بالحجر لندبا من اثر عصاه ثلاثا او اربعا او خمسا فذلك قوله يا ايها الذين اٰمنوا لا تكونوا كالذين
اٰذوا موسى فبراه الله مما قالوا وكان عند الله وجيها هٰذا حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم

کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے نعیم بن عبد اللہ مجمر سے یہ کہ محمد بن عبد اللہ بن زید انصاری اور عبد اللہ بن زید جو نماز کے لیے
اذان خواب میں دکھلایا گیا تھا اُسنے خبر دی ہے اسکو ابی مسعود انصاری سے یہ کہ کہا اُسنے ہمارے پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آئے
اس حالت میں کہ ہم سعد بن عبادہ کی مجلس میں تھے پس آپ سے بشیر بن سعد نے کہا ہمکو اللہ تعالی نے امر کیا ہے کہ آپ پر درود بھیجیں
سو آپ پر کسطرح درود بھیجیں کہا اُسنے سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چپ رہے یہانتک کہ ہمنے گمان کیا کہ آپ سے اُسنے سوال کیا
ہی نہیں پھر فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہو تم اللھم صل علی محمد الخ یعنے الٰہی رحمت بھیج محمد پر اور آل محمد پر جیسا کہ رحمت بھیجی تونے آل
ابراہیم پر اور برکت کر محمد پر اور آل محمد پر جیسا کہ برکت کی تو نے آل ابراہیم پر جہانوں میں بیشک تو ستودہ اور بزرگ ہے اور سلام اسیطرح ہے
جیسا کہ تم سکھلائے گئے ہو۔ اور اس باب میں روایت ہے علی اور ابی حمید اور کعب بن عجرہ اور طلحہ بن عبید اللہ اور ابی سعید اور زید بن
خارجہ سے اور کہا جاتا ہے زید بن جاریہ اور روایت ہے بریدہ سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی
ہمسے روح بن عبادہ نے عوف سے اُسنے حسن اور محمد اور خلاس سے انھوں نے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ
کہ حضرت موسی علیہ السلام حیادار اور پردہ دار آدمی تھے بسبب انکی حیا کے انکے بدن کی کوئی چیز دیکھی نہ جاتی تھی سو انکو ایذا دی جسنے کہ
ایذا دی بنی اسرائیل سے سو کہا اُنھوں نے یہ پردہ اسی لیے کرتا ہے کہ اسکے بدن میں کوئی عیب ہے یا تو برص ہے یا اسکے خصیوں میں بیماری ہے یا کوئی
اور آفت ہے۔ اور اللہ تعالی نے ارادہ کیا کہ حضرت موسی کو اس عیب سے جو انھوں نے لگایا ہے بری کرے۔ سو ایک دن حضرت موسی اکیلے
خلوت میں ہوے اور اپنے کپڑوں کو ایک پتھر پر رکھا پھر غسل کیا پس جب فارغ ہوے تو کپڑوں کو پکڑنے کے لیے آئے اور پتھر کپڑے
لیکر دوڑا پس موسی علیہ السلام نے اپنا عصا پکڑا اور پتھر کو طلب کیا اور یہ کہتے رہے ای پتھر میرے کپڑے دے ای پتھر میرے کپڑے دے
یہانتک کہ وہ پتھر بنی اسرائیل کے سرداروں کی طرف پہونچ گیا پس ان لوگوں نے اُنکو ننگا اس حالت میں دیکھا کہ تمام لوگوں سے پیدائش میں
حسین ہیں اور پاک کیا انکو اللہ نے کہ وہ کہتے تھے کہا راوی نے پھر پتھر کھڑا ہو گیا اور حضرت موسی نے اپنے کپڑے پکڑ لیے اور انکو پہن لیا اور پتھر کو
عصا سے مارنا شروع کیا پس قسم ہے اللہ کی البتہ پتھر پر عصا کے نشان تین یا چار یا پانچ باقی ہیں سو یہی ہے قول اللہ تعالی کا یا ایہا الذین اٰمنوا لا تکونوا
کالذین اٰذوا موسی الخ یعنے ای ایمان والو مت ہو مانند ان لوگوں کے کہ ایذا دی انھوں نے موسی کو پس پاک کیا انکو اللہ نے اُس چیز سے کہ
کہتے تھے اور تھا وہ نزدیک اللہ کے آبرو والا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ مروی ہے کئی وجہ سے بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے

هٰذا حديث حسن غريب من حديث الثوري وابو سفيان هو طريف السعدي **حدثنا** هناد نا ابو معٰوية عن الاعمش
عن ابراهيم عن ابيه عن ابي ذر قال دخلت المسجد حين غابت الشمس والنبي صلى الله عليه وسلم جالس فقال النبي صلى الله
عليه وسلم يا ابا ذر اتدري اين تذهب هٰذه قال قلت الله ورسوله اعلم قال فانها تذهب فتستاذن في السجود فيؤذن
لها وكانها قد قيل لها اطلعي من حيث جئت فتطلع من مغربها قال ثم قرأ وذلك مستقر لها قال وذلك في قراءة عبد الله
هٰذا حديث حسن صحيح **سورة والصافات حدثنا** احمد بن عبدة الضبي نا المعتمر بن سليمٰن نا ليث
بن ابي سليم عن بشر عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من داع دعا الى شيء الا كان موقوفا
يوم القيٰمة لازما له لا يفارقه وان دعا رجل رجلا ثم قرأ قول الله عز وجل وقفوهم انهم مسئولون ما لكم لا تناصرون
هٰذا حديث غريب **حدثنا** علي بن حجر انا الوليد بن مسلم عن زهير بن محمد عن رجل عن ابي العالية عن ابي بن كعب قال
سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن قول الله تعالى وارسلناه الى مائة الف او يزيدون قال عشرون الفا هٰذا
حديث غريب **حدثنا** محمد بن المثنى نا محمد بن خالد بن عثمة نا سعيد بن بشير عن قتادة عن الحسن عن سمرة عن النبي
صلى الله عليه وسلم في قول الله تعالى وجعلنا ذريته هم الباقين قال حام وسام ويافث بالثاء **قال** ابو عيسى ويقال يافت
ويافث بالتاء والثاء ويقال يفث هٰذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث سعيد بن بشير **حدثنا** بشر بن
معاذ العقدي نا يزيد بن زريع عن سعيد بن ابي عروبة عن قتادة عن الحسن عن سمرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال سام ابو العرب

یہ حدیث حسن ہے غریب ہے طریق ثوری سے اور ابو سفیان وہ طریف سعدی ہے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے
ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ذر سے کہا اُسنے میں مسجد میں داخل ہوا وقتیکہ آفتاب
غائب ہوا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اے ابا ذر کیا تو جانتا ہے کہ یہ یعنے آفتاب کہاں
جاتا ہے میں نے کہا اللہ اور رسول اسکا بہتر جانتا ہے فرمایا آپ نے یہ جاتا ہے اور سجدہ میں اذن مانگتا ہے سو اسکو اذن دیا جاتا ہے گویا اسکو
کہا جاتا ہے طلوع کر اس جگہ سے جہاں سے تو آیا ہے پھر وہ مغرب سے طلوع کریگا کہا اُسنے پھر پڑھا آپ نے وذلک مستقر لہا[1]
الخ اور یہ ہے قرار گاہ اسکی۔ اور یہی عبد اللہ کی قراءت میں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **تفسیر** سورۃ والصافات **حدیث** کی ہم سے
احمد بن عبدہ ضبی نے کہا حدیث کی ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا حدیث کی ہم سے لیث بن ابی سلیم نے بشر سے اُسنے انس
بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کسی چیز کو پکارتا ہے وہ قیامت کے دن کھڑی رہیگی اسکے
ساتھ چمٹی رہیگی جدا نہ ہوگی اگرچہ کسی مرد نے کسی مرد کو پکارا ہو پھر آپ نے یہ آیت پڑھی وقفوہم انہم مسئولون الخ یعنے اور کھڑا
کرو انکو تحقیق اُنسے پوچھنا ہے کیا ہے تمکو نہیں مدد کرتے تم ایک دوسرے کی۔ یہ حدیث غریب ہے **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے
کہا خبر دی ہمکو ولید بن مسلم نے زہیر بن محمد سے اُسنے ایک مرد سے اُسنے ابی العالیہ سے اُسنے ابی بن کعب سے کہا اُسنے میں نے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر پوچھی وارسلناہ الی مائۃ الف الخ اور بھیجا ہمنے اسکو طرف لاکھ آدمی کے
بلکہ زیادہ کے فرمایا آپ نے[2] بیس ہزار۔ یہ حدیث غریب ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن خالد بن
عثمہ نے کہا حدیث کی ہم سے سعید بن بشیر نے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے سمرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر
میں وجعلنا ذریتہ ہم الباقین یعنے اور کیا ہمنے اولاد اسکی کو وہی ہوئے باقی رہنے والے فرمایا آپ نے حام اور سام اور یافث ساتھ
ثا کے ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور کہا جاتا ہے یافت اور یافث تا سے اور ثا سے اور کہا جاتا ہے یفث ساتھ دور کرنے الف کے یہ حدیث حسن
غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق سعید بن بشیر سے **حدیث** کی ہم سے بشر بن معاذ عقدی نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن زریع نے
سعید بن ابی عروبہ سے اُسنے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے سمرہ سے اُسنے نبی صلعم سے فرمایا آپنے سام باپ عرب کا ہے

[1] عبد اللہ کی قراءت کی یہ سوا اور قرائتوں میں تو یوں ہے والشمس تجری لمستقر لہا ذلک تقدیر العزیز العلیم ۱۲ [2] یعنے اگر عاقل بالغ گنتے تو لاکھ تھے اور اگر سبکو شامل کریں تو بیس ہزار
اور تھے جیسا کہ پیغمبر نے فرمایا ہے اور اللہ کو لفظ او سے بیان کرنے میں شک نہیں ۱۲

فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما کنتم تقولون لمثل هذا فی الجاهلیة اذا رأیتموه قالوا کنا نقول یموت عظیم او یولد عظیم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم فانه لا یرمی به لموت احد ولا لحیاته ولکن ربنا تبارک اسمه وتعالی اذا قضی امرا سبح حملة العرش ثم سبح اهل السماء الذین یلونهم ثم الذین یلونهم حتی یبلغ التسبیح الی هذه السماء ثم سأل اهل السماء السادسة اهل السماء السابعة ماذا قال ربکم قال فیخبرونهم ثم یستخبر اهل کل سماء حتی یبلغ الخبر الی اهل السماء الدنیا و یختطف الشیاطین السمع فیرمون فیقذفونه الی اولیائهم فما جاؤا به علی وجهه فهو حق لکنهم یحرفونه ویزیدون هذا حدیث حسن صحیح وقد روی هذا الحدیث عن الزهری عن علی بن حسین عن ابن عباس عن رجال من الانصار قالوا کنا عند النبی صلی الله علیه وسلم **سورة الملائکة** حدثنا ابو موسی محمد بن المثنی ومحمد بن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن الولید بن العیزار انه سمع رجلا من ثقیف یحدث عن رجل من کنانة عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی الله علیه وسلم قال فی هذه الآیة ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخیرات باذن الله قال هؤلاء کلهم بمنزلة واحدة وکلهم فی الجنة هذا حدیث غریب حسن **سورة یٰس** حدثنا محمد بن وزیر الواسطی نا اسحٰق بن یوسف الازرق عن سفیان الثوری عن ابی سفیان عن ابی نضرة عن ابی سعید الخدری قال کانت بنو سلمة فی ناحیة المدینة فارادوا النقلة الی قرب المسجد فنزلت هذه الآیة انا نحن نحی الموتی ونکتب ما قدموا واٰثارهم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اٰثارکم تکتب فلا تنتقلوا

پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تم اسکے حق میں کیا کہتے تھے کفر کی حالت میں جبکہ تم اسکو دیکھتے تھے کہا انھوں نے ہم کہتے تھے کوئی سردار مریگا یا کوئی سردار پیدا ہوگا پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کسیکی موت اور حیات کے لیے نہیں چلایا جاتے لیکن اللہ تبارک وتعالی جب کوئی حکم جاری کرتا ہے تو اٹھانیوالے عرش کے تسبیح پڑھتے ہیں پھر اس آسمان والے تسبیح پڑھتے ہیں جو انکے متصل ہیں پھر وہ جو انکے متصل ہیں یہانتک کہ تسبیح اس آسمان تک پہونچتی ہے پھر چھٹے آسمان والے ساتویں آسمان والوں سے پوچھتے ہیں کیا کہا ہے تمھارے رب نے فرمایا آپ نے سو وہ انکو خبر دیتے ہیں پھر ہر ایک آسمان والے خبر دیے جاتے ہیں یہانتک کہ وہ خبر آسمان دنیا والوں کے پاس پہنچتی ہے اور شیطان بھی سننے کو گھات لگائے ہوتے ہیں سو وہ تیر مارے جاتے ہیں اور وہ اس خبر کو اپنے دوستوں کے پاس ڈالدیتے ہیں سو جو خبر کہ بعینہ لے آتے ہیں وہ تو حق ہوتی ہے لیکن اسکو تحریف کر دیتے ہیں اور زیادہ کر دیتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث زہری سے اُسنے روایت کی علی بن حسین سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے کئی مردوں انصار سے کہا انھوں نے ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے **تفسیر سورۂ ملائکہ** حدیث کی ہمسے ابو موسی یعنے محمد بن مثنی اور محمد بن بشار نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے ولید بن عیزار سے کہ سنا اُسنے ایک مرد ثقیف سے کہ حدیث کرتا تھا ایک مرد کنانہ سے اُسنے روایت کی ابی سعید خدری سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا آپ نے اس آیت کی تفسیر میں ثم اورثنا الکتاب الخ پھر وارث کیا ہمنے کتاب کا ان لوگونکو کہ برگزیدہ کیا ہمنے بندوں اپنے سے پس بعض انمیں سے ظلم کرنیوالا ہے واسطے جان اپنی کے اور بعض انمیں سے میانہ رو ہے اور بعض انمیں سے آگے نکل جانے والا ہے بھلائیوں میں ساتھ حکم اللہ کے۔ فرمایا آپ نے یہ کل بمنزلہ ایک کے ہیں اور سب کے سب جنت میں ہیں یہ حدیث غریب حسن ہے **تفسیر سورۂ یٰس حدیث** کی ہمسے محمد بن وزیر واسطی نے کہا حدیث کی ہمسے اسحاق بن یوسف ازرق نے سفیان ثوری سے اُسنے ابی سفیان سے اُسنے ابی نضرہ سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے بنو سلمہ مدینہ کی ایک طرف تھے پس انھوں نے مسجد کے قریب چلے آنیکا ارادہ کیا پس یہ آیت نازل ہوئی انا نحن نحی الموتی الخ یعنے تحقیق ہم زندہ کرتے ہیں مردوں کو اور لکھتے ہیں جو آگے بھیجا ہے انھوں نے اور نشانیوں انکی کو پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک قدم تمھارے لکھے جاتے ہیں سو تم نقل نہ کرو

لہ یعنے پیغمبر کے بعد کتاب کے وارث کیے ایک اور جنے بندے یعنے یہ امت تین قسم درجے بتائے ایک گنہگار ایک میانہ ایک اعلی سبکو کتاب جنوں نا بند و نہیں امید ہے کہ آخر سب بہشتی ہیں رسول نے فرمایا ہمارا گنہگار بخشا ہوا میانہ بچا ہوا اور اعلی سلامت ہے الخ ترجمہ سو سب سے آگے بڑھا اللہ کریم ہے اسکے بیان کی حسین انا شاہ عبد القادر دہلوی رحمۃ اللہ یعنے تمکو تمھارے قدموں کا ثواب جتنی دور سے چلکر نماز کے لیے آتے ہو

واذا اردت بعبادك فتنة فاقبضني اليك غير مفتون قال والدرجات افشاء السلام واطعام الطعام والصلوة بالليل
والناس نيام وقد ذكروا بين ابي قلابة وبين ابن عباس في هذا الحديث رجلا وقد رواه قتادة عن ابي قلابة عن
خالد بن اللجلاج عن ابن عباس حدثنا محمد بن بشار نا معاذ بن هشام ثنى ابي عن قتادة عن ابي قلابة عن خالد
بن اللجلاج عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اتاني ربي في احسن صورة فقال يا محمد فقلت لبيك ربي
وسعديك قال فيم يختصم الملأ الاعلى قلت رب لا ادري فوضع يده بين كتفي حتى وجدت بردها بين ثديي فعلمت
ما بين المشرق والمغرب فقال يا محمد فقلت لبيك وسعديك قال فيم يختصم الملأ الاعلى قلت في الدرجات والكفارات
وفي نقل الاقدام الى الجماعات واسباغ الوضوء في المكروهات وانتظار الصلوة بعد الصلوة ومن يحافظ عليهن عاش بخير
ومات بخير وكان من ذنوبه كيوم ولدته امه هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه وقد روى هذا الحديث عن
معاذ بن جبل عن النبي صلى الله عليه وسلم بطوله وقال اني نعست فاستثقلت نوما فرأيت ربي في احسن صورة فقال
فيم يختصم الملأ الاعلى **سورة الزمر** حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان عن محمد بن عمرو بن علقمة عن يحيى بن عبد الرحمن
بن حاطب عن عبد الله بن الزبير عن ابيه قال لما نزلت ثم انكم يوم القيمة عند ربكم تختصمون قال الزبير يا رسول الله
انكرر علينا الخصومة بعد الذي كان بيننا في الدنيا قال نعم فقال ان الامر اذن لشديد هذا حديث حسن صحيح حدثنا
عبد بن حميد نا حبان بن هلال وسليمن بن حرب وحجاج بن منهال قالوا نا حماد بن سلمة عن ثابت عن شهر بن حوشب
عن اسماء بنت يزيد قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ يا عبادي الذين اسرفوا على انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله

اور جب تو اپنے بندوں میں فتنہ ڈالنے کا ارادہ کرے تو مجھے اپنی طرف قبض کر اس حالت میں کہ مفتون نہ ہوں فرمایا آپ نے اور درجات
یہ ہیں سلام کرنا اور کھانا کھلانا اور رات میں نماز کا پڑھنا اس حالت میں کہ لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ اور ذکر کیا انھوں نے اس حدیث میں
درمیان ابی قلابہ اور ابن عباس کے ایک اور مرد۔ اور روایت کیا اسکو ابی قلابہ نے خالد بن لجلاج سے اُسنے ابن عباس سے **حدیث**
کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن ہشام نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے قتادہ سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے
خالد بن لجلاج سے اُسنے ابن عباس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس میرا رب بہت اچھی صورت میں آیا اور فرمایا
اے محمد میں نے کہا حاضر ہوں اے رب اور حاضر ہوں فرمایا اللہ نے کس بات میں فرشتے مقرب جھگڑا کر رہے ہیں میں نے کہا اے رب میں
نہیں جانتا پس اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے کاندھوں کے درمیان رکھا یہاں تک کہ میں نے اسکی سردی درمیان اپنی لپستانوں کے معلوم کی
پھر میں نے جو چیز کہ مشرق اور مغرب میں تھی معلوم کر لی پھر فرمایا اللہ نے اے محمد میں نے کہا حاضر ہوں میں اور حاضر ہوں فرمایا اللہ نے
کس بات میں فرشتے مقرب جھگڑا کر رہے ہیں میں نے کہا درجات اور کفارات میں اور جمعہ کی طرف چلنے میں اور تکلیفات میں اچھی طرح
وضو کرنے میں اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کی انتظاری میں جس کسی نے انپر محافظت کی تو خیریت سے جیا اور خیریت سے مرا
اور اپنے گناہوں سے مثل اس دن کے ہوتا ہے جس دن کہ اسکی ماں نے اسکو جنا ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس طریق سے اور
مروی ہے یہ حدیث معاذ بن جبل سے اُسنے روایت کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بطولہ اور فرمایا اُسنے مجھے نیند آئی اور بہت نیند آئی سو میں نے اپنے
رب کو بہت اچھی صورت میں دیکھا پس فرمایا اللہ نے کس بات میں فرشتے مقرب جھگڑا کر رہے ہیں **تفسیر سورۂ زمر** **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر
نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے محمد بن عمرو بن علقمہ سے اُسنے یحیی بن عبد الرحمن بن حاطب سے اُسنے عبد اللہ بن زبیر سے اُسنے اپنے
باپ سے کہا اُسنے جب یہ آیت نازل ہوئی ثم انکم یوم القیمۃ عند ربکم تختصمون یعنے پھر تم قیامت کے دن نزدیک رب اپنے کے جھگڑا کروگے
کہا زبیر نے یا رسول اللہ کیا ہم میں خصومت پھر ہوگی بعد اسکے کہ تھی دنیا میں فرمایا آپ نے ہاں اور فرمایا کام اسوقت البتہ سخت ہے یہ حدیث
حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے حبان بن ہلال اور سلیمان بن حرب اور حجاج بن منہال نے کہا انھوں
نے حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے ثابت سے اُسنے شہر بن حوشب سے اُسنے اسماء بنت یزید سے کہا اُسنے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم سے کہ پڑھتے تھے یا عبادی الذین اسرفوا الخ یعنے اے میرے بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے نا امید نہ ہو جیو رحمت اللہ سے

وحام ابو الحبش ویافث ابو الروم **سورۃ ص حدثنا** محمود بن غیلان و عبد بن حمید المعنی واحد قالا نا
ابو احمد نا سفیان عن الاعمش عن یحیی قال عبد ہو ابن عباد عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال مرض ابو طالب
فجاءتہ قریش وجاءہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعند ابی طالب مجلس رجل فقام ابو جہل کی یمنعہ قال وشکوہ الی
ابی طالب فقال یا ابن اخی ما ترید من قومک قال ارید منہم کلمۃ تدین لہم بہا العرب وتؤدی الیہم العجم الجزیۃ قال
کلمۃ واحدۃ قال کلمۃ واحدۃ فقال یا عم قولوا لا الہ الا اللہ فقالوا الہا واحدا ما سمعنا بہذا فی الملۃ الاخرۃ ان ہذا
الا اختلاق قال فنزل فیہم القراٰن ص والقراٰن ذی الذکر بل الذین کفروا فی عزۃ وشقاق الی قولہ ما سمعنا بہذا فی الملۃ
الاخرۃ ان ہذا الا اختلاق ہذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** بندار نا یحیی بن سعید عن سفیان عن الاعمش
نحو ہذا الحدیث وقال یحیی بن عمارۃ حدثنا عبد بن حمید نا عبد الرزاق عن معمر عن ایوب عن ابی قلابۃ عن
ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی اللیلۃ ربی تبارک وتعالی فی احسن صورۃ قال احسبہ
قال فی المنام فقال یا محمد ہل تدری فیم یختصم الملأ الاعلی قال قلت لا قال فوضع یدہ بین کتفی حتی وجدت
بردہا بین ثدیی او قال فی نحری فعلمت ما فی السموات وما فی الارض قال یا محمد ہل تدری فیم یختصم الملأ الاعلی
قلت نعم فی الکفارات والدرجات والکفارات المکث فی المسجد بعد الصلوۃ والمشی علی الاقدام الی الجماعات و
اسباغ الوضوء فی المکارہ ومن فعل ذلک عاش بخیر ومات بخیر وکان من خطیئتہ کیوم ولدتہ امہ وقال یا محمد اذا صلیت
فقل اللہم انی اسألک فعل الخیرات وترک المنکرات وحب المساکین

اور حام باپ حبش کا اور یافث باپ روم کا۔ **تفسیر سورۂ ص حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان اور عبد بن حمید نے معنے ایک ہین
کہا دونون نے حدیث کی ہمسے ابو احمد نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اعمش سے اُسنے یحیی سے کہا عبد نے وہ ابن عباد ہیں روایت ہے
سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے ابو طالب بیمار ہوے اور قریش انکے پاس آئے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم بھی اُنکے پاس
اس حالت مین آئے کہ انکے پاس مجلس مردون کی تھی پس ابو جہل کھڑا ہوا کہ اسکو منع کرے کہا راوی نے اور قریش نے آنحضرت کا شکوہ
ابو طالب کے پاس کیا سو کہا انھون نے اے میرے بھتیجے تو اپنی قوم سے کیا ارادہ کرتا ہے فرمایا آپ نے مین انسے ایک بات کی خواہش کرتا ہون
جس سے تمام عرب انکے مطیع ہو جائین اور تمام عجم انکی طرف جزیہ بھیجین کہا ابو طالب نے کیا وہ ایک بات ہے فرمایا آپ نے ایک پس فرمایا
آپ نے اے چچا کہو تم لا الہ الا اللہ پس کہا انھون نے کیا ہم ایک معبود کی پرستش کرین ہمنے یہ بات پچھلے دین مین نہین سنی نہین ہے یہ مگر اپنے جی
کی بناوٹ کہا اُسنے پس انکے حق مین قرآن نازل ہوا ص والقراٰن الخ قسم ہے قرآن نصیحت کرنیوالے کی بلکہ وہ لوگ جو کافر ہوے ہیں غلبے
مین اور خلاف سے یہانتک کہ نازل ہوا ما سمعنا بہذا فی الملۃ الاخرۃ ان ہذا الا اختلاق یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے بندار نے
کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے سفیان سے اُسنے اعمش سے مثل اس حدیث کے۔ اور کہا یحیی بن عمارہ نے حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے
کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے معمر سے اُسنے ایوب سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس آج کی رات تبارک وتعالی بہت خوبصورت شکل مین آیا کہا اُسنے مین گمان کرتا ہون کہ کہا آپنے
خواب مین سو فرمایا اُس نے اے محمد کیا تو جانتا ہے کہ فرشتے[1] مقرب کس چیز مین جھگڑا کرتے ہین فرمایا آپ نے مین نے کہا کہ نہین فرمایا آپ نے
پس اللہ تعالی نے اپنا ہاتھ درمیان میرے کاندھونکے رکھا یہانتک کہ مین نے اسکی سردی درمیان پستانونکے پائی یا فرمایا آپ نے اپنے سینے
مین سو مین نے جو کچھ آسمان اور زمین مین ہے معلوم کر لیا فرمایا اللہ نے اے محمد کیا تو جانتا ہے کہ فرشتے مقرب کس بات مین جھگڑا کر رہے ہین مین نے
کہا ہان گناہونکے کفارات مین اور کفارات یہ ہین مسجد مین بعد نماز کے ٹھہرنا اور پانون پر چلکر جماعت کی طرف آنا اور تکلیف مین اچھی طرح سے وضو
کرنا اور جسنے یہ کیا تو وہ خیریت سے جیا اور خیریت سے مرا اور اپنے گناہونسے ایسا ہوگا کہ اسکو آج ماں نے جنا ہے اور فرمایا اللہ نے اے محمد جب تو
نماز پڑھ لے تو کہہ اللہم انی اسألک الخ یعنے اے اللہ مین تجھسے نیکیون کے کرنیکا سوال کرتا ہون اور بری باتون کے ترک کرنیکا اور مسکینونسے دوستی کرنیکا

[1] اللہ تعالی نے مجھسے دریافت کیا کہ فرشتے کس بات مین جھگڑا کر رہے ہین مین نے جواب دیا کہ مین نہین جانتا پھر اللہ تعالی نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھا جس سے تمام اشیا کا علم مجھپر منکشف ہو گیا

قال قولوا حسبنا الله ونعم الوكيل توكلنا على الله وربما قال على الله توكلنا هذا حديث حسن حدثنا احمد بن منيع نا اسمعيل بن ابراهيم نا سليمن التيمي عن اسلم العجلي عن بشر بن شغاف وعن عبد الله بن عمرو قال قال اعرابي يارسول الله ما الصور قال قرن ينفخ فيه هذا حديث حسن انما نعرفه من حديث سليمن التيمي حدثنا ابو كريب نا عبدة بن سليمن نا محمد بن عمرو نا ابو سلمة عن ابي هريرة قال قال يهودي في سوق المدينة لا والذي اصطفى موسى على البشر قال فرفع رجل من الانصار يده فصك بها وجهه قال تقول هذا وفينا نبي الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ونفخ في الصور فصعق من في السموات ومن في الارض الا من شاء الله ثم نفخ فيه اخرى فاذا هم قيام ينظرون فاكون اول من رفع رأسه فاذا موسى اخذ بقائمة من قوائم العرش فلا ادري ارفع رأسه قبلي ام كان ممن استثنى الله ومن قال انا خير من يونس بن متى فقد كذب هذا حديث حسن صحيح حدثنا محمود بن غيلان وغير واحد قالوا نا عبد الرزاق نا الثوري نا ابو اسحق ان الاغر ابا مسلم حدثه عن ابي سعيد و ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ينادي مناد ان لكم ان تحيوا فلا تموتوا ابدا وان لكم ان تصحوا فلا تسقموا ابدا وان لكم ان تشبوا فلا تهرموا ابدا وان لكم ان تنعموا فلا تبأسوا ابدا فذلك قوله تعالى وتلك الجنة التي اورثتموها بما كنتم تعملون وروى ابن المبارك وغيره هذا الحديث عن الثوري ولم يرفعوه حدثنا سويد بن نصر نا عبد الله بن المبارك عن عنبسة بن سعيد عن حبيب بن ابي عمرة عن مجاهد قال قال ابن عباس اتدري ما سعة جهنم

فرمایا آپ نے کہو حسبنا اللہ ونعم الوکیل یعنے کافی ہے ہمکو اللہ اور کافی ہے کارساز توکل کیا ہمنے اللہ پر اور کبھی کہا اُسنے اللہ پر توکل کیا ہمنے یہ حدیث حسن ہے حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابراہیم نے کہا حدیث کی ہمسے سلیمان تیمی نے اسلم عجلی سے اُسنے بشر بن شغاف سے اُسنے عبداللہ بن عمرو سے کہا اُسنے کہا ایک اعرابی نے یارسول اللہ صور کیا چیز ہے فرمایا آپ نے ایک سینگ ہے اسمین پھونکا جاویگا یہ حدیث حسن ہے ہمنو فقط اسکو طریق سلیمان تیمی سے پہچانتے ہین حدیث کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ بن سلیمان نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عمرو نے کہا حدیث کی ہمسے ابو سلمہ نے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے کہا ایک یہودی نے مدینہ کے بازار مین قسم ہے اُس ذات کی کہ جسنے موسیٰ کو تمام انسانون پر برگزیدہ کیا ہے کہا راوی نے پس ایک مرد انصاری نے اپنا ہاتھ بلند کیا اور اسکے منھ پر تھپڑ مارا کہا تو یہ کہتا ہے حالانکہ درمیان ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم موجود ہین سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور پھونکا جاویگا بیچ صور کے پس بیہوش ہو جاوینگے جو بیچ آسمانون کے اور جو بیچ زمین کے ہے مگر جسکو چاہے اللہ پھر پھونکا جاویگا بیچ اسکے دوسری بار پس ناگہان وہ کھڑے ہونگے دیکھتے سو مین سب سے پہلے سر اٹھاؤنگا دیکھونگا کہ موسیٰ عرش کے پایون سے ایک پایہ کو پکڑے ہوئے ہونگے سو مین نہین جانتا کہ کیا اُسنے مجھسے پہلے سر اٹھایا ہے یا اُنسے ہے جنکو اللہ تعالیٰ نے استثنا کیا ہے اور جسنے کہا مین بہتر ہون یونس بن متی سے تو اُسنے جھوٹ بولا یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان اور کئی ایک نے کہا انھون نے حدیث کی ہمسے عبدالرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے ثوری نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسحاق نے کہ اغر نے اسکو حدیث کی ہے ابی سعید اور ابی ہریرہ سے انھون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے آواز دینے والا آواز دیگا کہ تم زندہ رہوگے اور کبھی نہ مروگے اور تم تندرست ہوگے تو پھر کبھی بیمار نہ ہوگے اور تم سیر ہوگے پھر کبھی لاغر نہ ہوگے اور تم منعم ہوگے پھر فقیر کبھی نہ ہوگے سو یہی قول اللہ تعالیٰ کا وتلک الجنۃ التی الخ اور یہ ہے جنت جسکے تم وارث کیے گے ہو بسبب اسکے کہ تھے تم عمل کرتے۔ اور روایت کیا ہے ابن مبارک وغیرہ نے اس حدیث کو ثوری سے اور اسکو مرفوع نہین کیا حدیث کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن مبارک نے عنبسہ بن سعید سے اُسنے حبیب بن ابی عمرہ سے اُسنے مجاہد سے کہا اُسنے کہا ابن عباس نے کیا تو جانتا ہے کہ دوزخ کی فراخی کسقدر ہے

سلہ ایک بار نفخ صور ہے عالم کے فنا کا دوسرا ہے زندہ ہونیکا تیسرا ہے بیہوشی سے بعد حشر کے ہشیار ہونیکا اسکے بعد اللہ کے سامنے حاضر ہو جاوینگے ۱۲

ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا ولا یبالی ھٰذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من حدیث ثابت عن شھر بن حوشب **حدثنا** بندار نا یحیی بن سعید نا سفیان ثنی منصور و سلیمن الاعمش عن ابراھیم عن عبیدۃ عن عبداللہ قال جاء یھودی الی النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال یا محمد ان اللہ یمسك السمٰوات علی اصبع والجبال علی اصبع والارضین علی اصبع والخلائق علی اصبع ثم یقول انا الملك قال فضحك النبی صلی اللہ علیه وسلم حتی بدت نواجذہ قال وما قدروا اللہ حق قدرہ ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** بندار نا یحیی بن سعید نا فضیل بن عیاض عن منصور عن ابراھیم عن عبیدۃ عن عبداللہ قال فضحك النبی صلی اللہ علیه وسلم تعجبا وتصدیقا ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** عبداللہ بن عبدالرحمٰن نا محمد بن الصلت نا ابو کدینة عن عطاء بن السائب عن ابی الضحی عن ابن عباس قال مر یھودی بالنبی صلی اللہ علیه وسلم فقال له النبی صلی اللہ علیه وسلم یا یھودی حدثنا فقال کیف تقول یا ابا القاسم اذا وضع اللہ السمٰوات علی ذہ والارضین علی ذہ والماء علی ذہ والجبال علی ذہ وسائر الخلق علی ذہ واشار محمد بن الصلت ابو جعفر بخنصرہ اولا ثم تابع حتی بلغ الابھام فانزل اللہ عزوجل وما قدروا اللہ حق قدرہ ھٰذا حدیث حسن غریب صحیح لا نعرفه الا من ھٰذا الوجه وابو کدینة اسمه یحیی بن المھلب ورأیت محمد بن اسمٰعیل روی ھٰذا الحدیث عن الحسن بن شجاع عن محمد بن الصلت **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان عن مطرف عن عطیة العوفی عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کیف انعم وقد التقم صاحب القرن القرن وحنی جبھته واصغی سمعه ینتظر ان یؤمر ان ینفخ فینفخ قال المسلمون فکیف نقول یا رسول اللہ

تحقیق اللہ بخشتا ہے تمام گناہوں کو اور پرواہ نہیں کرتا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ثابت سے جو راوی ہے شہر بن حوشب سے **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے کہا حدیث کی مجھسے منصور اور سلیمان اعمش نے ابراہیم سے اُسنے عبیدہ سے اُسنے عبداللہ سے کہا اُسنے ایک یہودی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا محمد تحقیق اللہ تعالیٰ بند رکھے گا آسمانونکو ایک اُنگلی پر اور پہاڑونکو ایک انگلی پر اور زمینوں کو ایک اُنگلی پر اور خلقت کو ایک اُنگلی پر پھر کہے گا میں ہوں بادشاہ کہا راوی نے پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہنس دیے حتیٰ کہ آپ کے اگلے دانت ظاہر ہو گئے فرمایا آپنے انہوں نے اللہ کی قدر حق اسکی قدر کا نہیں کیا یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے فضیل بن عیاض نے منصور سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے عبیدہ سے اُسنے عبداللہ سے کہا اُسنے پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم بسبب تعجب اور تصدیق کے ہنس پڑے[1] یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن صلت نے کہا حدیث کی ہمسے ابو کدینہ نے عطا بن سائب سے اُسنے ابی الضحیٰ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے ایک یہودی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گذرا سو اسکو آنحضرت نے فرمایا اے یہودی ہمکو کوئی بات سنا تو کہا اُسنے اے ابا القاسم آپ کسطرح فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ آسمانونکو اس انگلی پر رکھے گا اور زمینوں کو اسپر اور پانی کو اسپر اور پہاڑونکو اسپر اور تمام خلقت کو اسپر اور محمد بن صلت یعنے ابو جعفر نے اولا اشارت تو اپنی انگلی خنصر کی طرف کی پھر اسکے ساتھ کی طرف یہانتک کہ ابہام تک[2] پہونچے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وما قدروا اللہ حق قدرہ یعنے نہیں قدر کیا انہوں نے اللہ کا حق اسکی قدر کا یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اس طریق سے اور ابو کدینہ کا نام یحیی بن مہلب ہے۔ اور دیکھا میں نے محمد بن اسمٰعیل کو کہ روایت کرتا تھا اس حدیث کو حسین بن شجاع سے وہ محمد بن صلت سے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے مطرف سے اُسنے عطیہ عوفی سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میں کسطرح خوشی کر سکتا ہوں حالانکہ صاحب صور صور کو منہ میں ڈالے ہوئے ہے اور پیشانی کو ٹیڑھا کیے ہوئے ہے اور کانوں کو مائل کیے ہوئے ہے پھونکنے کے حکم کی انتظاری کر رہا ہے کہ پھونکے کہا مسلمانوں نے پس ہم کیا کہیں یا رسول اللہ

[1] یعنے آنحضرت اس یہودی کی گفتگو کی تصدیق پر تعجب کر کے ہنس دیئے یعنے اسکو سچ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ان تمام اشیا کو انگلی پر رکھکر ہلا ئیگا اور کہے گا میں ہوں بادشاہ کہاں ہیں دنیا کے بادشاہ جو کہ جھوٹا دعوے کرتے تھے ۱۲ [2] یعنے جب کہا اس یہودی نے اللہ تعالیٰ آسمانوں کو اس انگلی پر رکھے گا تو محمد بن صلت نے اشارت خنصر کی طرف کی کہ مراد اسکی اس انگلی سے خنصر ہے خنصرہ انگلی ہے جو سب سے چھوٹی ہے ۱۲

فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فانزل اللہ وما کنتم تستترون ان یشھد علیکم سمعکم ولا ابصارکم ولاجلودکم الی قولہ فاصبحتم من الخاسرین ھذا حدیث حسن **حدثنا** محمود بن غیلان نا وکیع نا سفیان عن الاعمش عن عمارۃ بن عمیر عن وھب بن ربیعۃ عن عبد اللہ نحوہ **حدثنا** ابو حفص عمرو بن علی الفلاس ثنا ابو قتیبۃ سلم بن قتیبۃ نا سھیل بن ابی حزم القطعی نا ثابت البنانی عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا قال قد قال الناس ثم کفر اکثرھم فمن مات علیھا فھو ممن استقام ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ سمعت ابا زرعۃ یقول روی عفان عن عمرو بن علی حدیثا **سورۃ الشوری حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبۃ عن عبد الملک بن میسرۃ قال سمعت طاؤسا قال سئل ابن عباس عن ھذہ الآیۃ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی فقال سعید بن جبیر قربی آل محمد فقال ابن عباس اعلمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن بطن من قریش الا کان لہ فیھم قرابۃ فقال الا ان تصلوا ما بینی وبینکم من القرابۃ ھذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجہ عن ابن عباس **حدثنا** عبد بن حمید نا عمرو بن عاصم نا عبید اللہ بن الوازع قال ثنی شیخ من بنی مرۃ قال قدمت الکوفۃ فاخبرت عن بلال بن ابی بردۃ فقلت ان فیہ لمعتبرا فاتیتہ وھو محبوس فی دارہ التی قد کان بنی قال واذا کل شیء منہ قد تغیر من العذاب والضرب واذا ھو فی قشاش فقلت الحمد للہ یا بلال لقد رأیتک وانت تمر بنا تمسک بانفک من غیر غبار وانت فی حالک ھذہ الیوم فقال ممن انت فقلت من بنی مرۃ بن عباد فقال الا احدثک حدیثا

پھر میں نے یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے ذکر کی تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی وما کنتم تستترون الخ یعنے نہیں سکتے تم چھپ سکتے اس بات سے کہ گواہی دیویں اوپر تمہارے کان تمہارے اور نہ آنکھیں تمہاری اور نہ چمڑے تمہارے یہاں تک نازل ہوئی فاصبحتم من الخاسرین۔ یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اعمش سے اُسنے عمارہ بن عمیر سے اُسنے وہب بن ربیعہ سے اُسنے عبد اللہ سے مثل اسکے **حدیث** کی ہمسے ابو حفص یعنے عمرو بن علی فلاس نے کہا حدیث کی ہمسے ابو قتیبہ سلم بن قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے سہیل بن ابی حزم قطعی نے کہا حدیث کی ہمسے ثابت بنانی نے اُسنے انس بن مالک سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی ان الذین قالوا ربنا اللہ الخ یعنے تحقیق جن لوگوں نے کہا کہ رب ہمارا اللہ ہے پھر محکم رہے فرمایا آپ نے یہ بات بہت لوگوں نے کہی پھر بہت انہیں سے منکر ہوئے سو جو کوئی اسپر مرا تو وہ انہیں سے ہے جو محکم رہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اس وجہ سے سنا میں نے ابا زرعہ سے کہتا روایت کی یہ حدیث عفان نے عمرو بن علی سے **تفسیر سورہ شوریٰ حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے عبد الملک بن میسرہ سے کہا سنا میں نے طاؤس سے کہا اُسنے سوال کیا گیا ابن عباس اس آیت سے قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی۔ یعنے کہ اے محمد نہیں مانگتا میں اوپر اسکے کچھ بدلہ مگر دوستی بیچ قرابت کے سو کہا سعید بن جبیر نے مراد اس سے قرابت آل محمد ہے پس کہا ابن عباس نے مجھے معلوم ہوا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قریش کی ہر ایک شاخ میں آپکی قرابت تھی سو فرمایا آپ نے کیوں نہیں تم وصل کرتے درمیان میرے اور اپنے قرابت کے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ کئی وجہ سے ابن عباس سے مروی ہے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن عاصم نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن وازع نے کہا حدیث کی مجھے ایک شیخ نے بنی مرہ سے کہا اُسنے میں کوفہ میں آیا اور مجھے بلال بن ابی بردہ کی خبر ملی سو میں نے کہا اسمیں تو عبرت ہے پس میں اسکے پاس آیا اس حالت میں کہ وہ اپنے اس گھر میں جسکو اُسنے بنایا تھا محبوس تھا کہا بلال نے تمام حالت اسکی بسبب تکلیف اور مار کے بگڑی ہوئی تھی اور دیکھا تو وہ کپاس کے لباس میں ہے میں نے کہا الحمد للہ ای بلال میں نے تجھے اس حالت میں دیکھا تھا کہ تو ہمارے پاس سے گذرتا تھا تو بغیر غبار کے ہی ناک چڑھاتا تھا اور آج کے دن تو اس حالت میں ہے اسنے کہا تو کس قبیلہ سے ہے میں نے کہا میں بنی مرہ بن عباد سے ہوں اُسنے کہا خبردار میں تجھے ایک حدیث سناتا ہوں

قلت لا قال اجل والله ما تدری حدثتنی عائشة انها سالت رسول الله صلی الله علیه وسلم عن قوله والارض جمیعا قبضته یوم القیٰمة والسموات مطویات بیمینه قالت قلت فاین الناس یومئذ یا رسول الله قال علی جسر جهنم وفی الحدیث قصة وهذا حدیث حسن صحیح غریب من هذا الوجه **سورة المؤمن حدثنا** بندار نا عبدالرحمٰن بن مهدی نا سفیان عن منصور والاعمش عن ذر عن یسیع الحضرمی عن النعمان بن بشیر قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول الدعاء هو العبادة ثم قال وقال ربکم ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جهنم داخرین هذا حدیث حسن صحیح **سورة السجدة حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان عن منصور عن مجاهد عن ابی معمر عن ابن مسعود قال اختصم عند البیت ثلثة نفر قرشیان وثقفی او ثقفیان وقرشی قلیل فقه قلوبهم کثیر شحم بطونهم فقال احدهم اترون الله یسمع ما نقول فقال الاخر یسمع ان جهرنا ولا یسمع ان اخفینا وقال الاخر ان کان یسمع اذا جهرنا فهو یسمع اذا اخفینا فانزل الله عزوجل وما کنتم تستترون ان یشهد علیکم سمعکم ولا ابصارکم هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** هناد نا ابو معٰویة عن الاعمش عن عمارة بن عمیر عن عبدالرحمٰن بن یزید قال قال عبدالله کنت مستترا باستار الکعبة فجاء ثلثة نفر کثیر شحوم بطونهم قلیل فقه قلوبهم قرشی وختناه ثقفیان او ثقفی وختناه قرشیان فتکلموا بکلام لم افهمه فقال احدهم اترون ان الله یسمع کلامنا هذا فقال الاخر انا اذا رفعنا اصواتنا سمعه واذا لم نرفع اصواتنا لم یسمعه فقال الاخر ان سمع منه شیئا سمعه کله قال عبدالله

میں نے کہا کہ نہیں کہا اُسنے ہاں قسم ہے اللہ کی تو نہیں جانتا مجھے حضرت عائشہ نے حدیث کی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی بابت سوال کیا والارض جمیعا قبضته الخ اور زمین ساری مٹھی میں ہے اسکی دن قیامت کے اور آسمان لپیٹے ہوئے ہیں بیچ داہنے ہاتھ اسکے کے کہا حضرت عائشہ نے میں نے کہا سو اسدن لوگ یارسول اللہ کہاں ہونگے فرمایا آپ نے دوزخ کے پل پر اور اس حدیث میں قصہ ہے اور یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے اس طریق سے **تفسیر سورۂ مؤمن حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے منصور اور اعمش سے انہے ذر سے اُسنے یسیع حضرمی سے اُسنے نعمان بن بشیر سے کہا اُسنے سنا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے دعا عبادت ہے پھر کہا آپ نے وقال ربکم ادعونی استجب لکم الخ اور کہا پروردگار تمھارے نے دعا کرو مجھسے قبول کرونگا واسطے تمھارے تحقیق وہ لوگ کہ تکبر کرتے ہیں عبادت میری سے شتاب داخل ہونگے دوزخ میں ذلیل ہوکر یہ حدیث حسن صحیح ہے **تفسیر سورۂ سجدہ حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے منصور سے اُسنے مجاہد سے اُسنے ابی معمر سے اُسنے ابن مسعود سے کہا اُسنے خانہ کعبہ کے پاس تین آدمی جھگڑا کر رہے تھے دو قریشی اور ایک ثقفی یا دو ثقفی اور ایک قریشی انکے دلوں میں کم عقل تھی اور انکے پیٹوں میں بہت چربی تھی سو ایک نے انمیں سے کہا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ سنتا ہے جو ہم کہتے ہیں سو کہا دوسرے نے سنتا ہے اگر ہم اونچے بولیں اور نہیں سنتا اگر ہم آہستہ بولیں اور کہا دوسرے نے اگر ہماری بلند آواز کو سنتا ہے تو آہستہ آواز کو بھی ضرور سنتا ہے پس اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی وما کنتم تستترون الخ اور نہیں تھے تم چھپ سکتے اس بات سے کہ گواہی دویں اوپر تمھارے کان تمھارے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے عمارہ بن عمیر سے اُسنے عبدالرحمٰن بن یزید سے کہا اُسنے کہا عبداللہ نے میں خانہ کعبہ کے پردوں سے چھپا ہوا تھا پس تین آدمی آئے انکے پیٹوں کی چربی بہت تھی انکے دلوں کی سمجھ کم تھی ایک قریشی تھا اور دو اسکے داماد ثقفی تھے یا ایک ثقفی تھا اور دو اسکے داماد قریشی تھے سو انھوں نے ایک ایسی بات کی کہ میں نے اسکو سمجھا نہیں پھر کہا ایک نے دونوں میں سے کیا تم جانتے ہو کہ اللہ ہماری اس بات کو سنتا ہے کہا دوسرے نے جب ہم بلند آواز نکالتے ہیں تو سنتا ہے اور جب ہم آواز کو بلند نہ کریں تو اسکو نہیں سنتا اور کہا دوسرے نے اگر اس آواز سے کچھ سنتا ہے تو تمام آواز میں سنتا ہے[1]

[1] بندگی کی شرط ہے اپنے رب سے مانگنا نہ مانگنا غرور ہے اگر دنیا نہ مانگے مغفرت ہی مانگے اور اس سے معلوم ہوا کہ اللہ پکار کو ہو بچتا ہے سو بر حق بات ہے مگر یہ نہیں کہ ہر قسم کی بروعا قبول کرے اسکی مرضی کے موافق مالک سے اپنی خواہش کرتا ہے!

قد هلكوا فادع الله لهم قال فهذا القوله يوم تاتى السماء بدخان مبين يغشى الناس هذا عذاب اليم قال منصور هذا القوله ربنا اكشف عنا العذاب فهل يكشف عذاب الأخرة قال مضى البطشة واللزام والدخان وقال احدهم القمر وقال الاخر الروم قال ابو عيسى اللزام يوم بدر هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** الحسين بن حريث نا وكيع عن موسى بن عبيدة عن يزيد بن ابان عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مامن مؤمن الا وله بابان باب يصعد منه عمله وباب ينزل منه رزقه فاذا مات بكيا عليه فذلك قوله فما بكت عليهم السماء والارض وما كانوا منظرين هذا حديث غريب لا نعرفه مرفوعا الا من هذا الوجه وموسى بن عبيدة ويزيد بن ابان الرقاشي يضعفان في الحديث **سورة الاحقاف** **حدثنا** على بن سعيد الكندى نا ابو محياة عن عبد الملك بن عمير عن ابن اخى عبد الله بن سلام قال لما اريد عثمان جاء عبد الله بن سلام فقال له عثمان ما جاء بك قال جئت فى نصرتك قال اخرج الى الناس فاطردهم عنى فانك خارج خير لى منك داخل قال فخرج عبد الله بن سلام الى الناس فقال يا ايها الناس انه كان اسمى فى الجاهلية فلان فسمانى رسول الله صلى الله عليه وسلم عبد الله ونزلت فى آيات من كتاب الله نزلت فى وشهد شاهد من بنى اسرائيل على مثله فامن واستكبرتم ان الله لا يهدى القوم الظلمين ونزلت فى كفى بالله شهيدا بينى وبينكم ومن عنده علم الكتاب ان لله سيفا مغمودا عنكم وان الملائكة قد جاورتكم فى بلدكم هذا الذى نزل فيه نبيكم فالله الله فى هذا الرجل ان تقتلوه فوالله ان قتلتموه لتطردن جيرانكم الملائكة ولتسلن سيف الله المغمود عنكم فلا يغمد الى يوم القيامة قال فقالوا اقتلوا اليهودى واقتلوا عثمان هذا حديث غريب وقد رواه شعيب

ہلاک ہو چکی ہے سو آپ انکے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیے کہا اُسنے پس یہ واسطے قول اللہ کے یوم تاتی السماء الخ یعنے اس دن کہ لاویگا آسمان دھواں ظاہر ڈھانپ لیویگا لوگونکو یہ ہے عذاب درد دینے والا کہا منصور نے یہ واسطے اس قول کے ربنا اکشف الخ یعنے ای پروردگار ہمارے کھول دے ہم سے عذاب۔ پس کیا عذاب آخرت کا دور ہو جاتا ہے کہا اُسنے گذر گیا ہے بطشہ اور لزام اور دھوان اور کہا ایک نے چاند اور کہا دوسرے نے روم کہا ابو عیسیٰ نے لزام بدر کا دن ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے موسیٰ بن عبیدہ سے اُسنے یزید بن ابان سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر مومن کے واسطے دو دروازے ہیں ایک دروازہ ہے اس سے اسکے عمل چڑھتے ہیں اور ایک دروازہ ہے اس سے اسکا رزق اترتا ہے پس جب مرتا ہے تو وہ دونوں اسپر روتے ہیں سو یہی مراد اس آیت سے ہے فما بکت علیہم السماء الخ یعنے پس نہ روئے اوپر انکے آسمان اور زمین اور نہ ہوئے ڈھیل دیے گئے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مرفوع مگر اسی طریق سے اور موسیٰ بن عبیدہ اور یزید بن ابان رقاشی دونوں حدیث میں ضعیف کیے گئے ہیں **تفسیر سورۂ احقاف** **حدیث** کی ہمسے علی بن سعید کندی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو محیاۃ نے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے اپنے بھتیجے عبد اللہ بن سلام سے کہا اُسنے جب حضرت عثمان کے قتل کا ارادہ کیا گیا تو عبد اللہ بن سلام انکے پاس آیا تو اسکو حضرت عثمان نے فرمایا تجھے کیا چیز لائی ہے کہا اُسنے میں تمہاری مدد میں آیا ہوں فرمایا حضرت عثمان نے لوگونکی طرف جا اور انکو مجھسے دور کر کیونکہ تیرا نکلنا میرے نزدیک بہتر ہے تیرے داخل ہونے سے کہا راوی نے پس عبد اللہ بن سلام لوگونکی طرف نکل آیا اور کہا ای لوگو میرا نام کفر میں فلان تھا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرا نام عبد اللہ رکھا ہے اور میرے حق میں بہت آیتیں کتاب اللہ میں نازل ہوئی ہیں میرے حق میں یہ آیت نازل ہوئی وشہد شاہد الخ یعنے پس گواہی دی ایک شاہد نے بنی اسرائیل سے اوپر مانند اسکے کے پس ایمان لایا وہ اور تکبر کیا تمنے تحقیق اللہ نہیں ہدایت کرتا قوم ظالموں کو۔ اور نازل ہوئی میرے حق میں کفی باللہ شہیدا بینی وبینکم ومن عندہ علم الکتاب۔ یعنے کافی ہے اللہ گواہ درمیان میرے اور تمہارے اور وہ جو نزدیک اسکے علم کتاب کا ہے۔ (جان لو یہ بات) کہ اللہ تعالیٰ کے لیے ایک تلوار ہے میان میں رکھی گئی ہے تمسے اور فرشتے تمہاری ملاقات کرتے ہیں اس شہر میں جسمیں نبی تمہارا نازل ہوا ہے سو ڈرو اللہ سے ڈرو اللہ سے اس مرد کے حق میں کہ قتل کرو اسکو پس قسم ہے اللہ کی اگر اسکو قتل کروگے تو اپنے ہمسایوں فرشتوں کو دور کردوگے اور اللہ کی تلوار کو جو تم میں سے میان میں بند کی ہوئی ہے کھینچ دوگے پھر وہ قیامت تک بند نہ ہوگی کہا اُسنے پس کہا انھوں نے قتل کرو یہودی کو اور قتل کرو عثمان کو۔ یہ حدیث غریب ہے اور روایت کیا اسکو شعیب

ف یعنے حضرت عثمان تمہارے حق میں مثل اس تلوار کے ہیں جو میان میں بندکی ہوئی ہے اگر انکو شہید کروگے تو تلوار میان سے نکل پڑے گی اور فتنہ و فساد برپا ہو جاویگا چنانچہ بعد شہادت حضرت عثمان کے ایسا ہی ہوا اور تو لہ فرشتے تمہاری ملاقات

عسی اللہ ان ینفعک بہ قلت ھات قال ثنی ابوبردۃ عن ابیہ ابی موسی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تصیب
عبدا نکبۃ فما فوقھا او دونھا الا بذنب وما یعفو اللہ عنہ اکثر قال وقرأ وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم
ویعفو عن کثیر ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ **سورۃ الزخرف حدثنا** عبد بن حمید نا
محمد بن بشر العبدی ویعلی بن عبید عن حجاج بن دینار عن ابی غالب عن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ما ضل قوم بعد ھدی کانوا علیہ الا اوتوا الجدل ثم تلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذہ الایۃ ما ضربوہ لک الا جدلا
بل ہم قوم خصمون ھذا حدیث حسن صحیح انما نعرفہ من حدیث حجاج بن دینار وحجاج ثقۃ مقارب الحدیث وابو غالب
اسمہ حزور **سورۃ الدخان حدثنا** محمود بن غیلان نا عبد الملک بن ابراھیم الجدی نا شعبۃ عن الاعمش
ومنصور سمعا ابا الضحی یحدث عن مسروق قال جاء رجل الی عبد اللہ فقال ان قاصا یقص یقول انہ یخرج من الارض
الدخان فیأخذ بمسامع الکفار ویأخذ المؤمن کھیئۃ الزکام قال فغضب وکان متکئا فجلس ثم قال اذا سئل احدکم
عما یعلم فلیقل بہ قال منصور فلیخبر بہ واذا سئل عما لا یعلم فلیقل اللہ اعلم فان من علم الرجل اذا سئل عما لا یعلم
ان یقول اللہ اعلم فان اللہ قال لنبیہ قل ما اسألکم علیہ من اجر وما انا من المتکلفین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لما رأی قریشا استعصوا علیہ قال اللھم اعنی علیہم بسبع کسبع یوسف فاخذتہم سنۃ فاحصت کل شیء حتی اکلوا
الجلود والمیتۃ وقال احدھما العظام قال وجعل یخرج من الارض کھیئۃ الدخان قال فاتاہ ابو سفیان فقال ان قومک

کہ اللہ تعالیٰ تجھے اس سے نفع دیگا میں نے کہا بیان کر کہا اُسنے حدیث کی مجھے ابوبردہ نے اپنے باپ ابی موسی سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے کسی انسان کو کوئی[1] تکلیف زیادہ یا کم نہیں پہونچتی مگر بدلہ گناہ کے اور وہ جو اللہ معاف کر دیتا ہے وہ بہت ہے کہا اُسنے اور اسنے یہ آیت پڑھی
وما اصابکم من مصیبۃ الخ یعنے اور جو کچھ کہ پہونچتی ہے تمکو مصیبت سے پس بسبب اس چیز کے کہ کمایا ہاتھوں تمھارے نے اور معاف کرتا ہے بہت[2]
چیزوں سے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اس طریق سے **تفسیر سورۂ زخرف حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث
کی ہمسے محمد بن بشر عبدی اور یعلی بن عبید نے حجاج بن دینار سے اُسنے ابی غالب سے اُسنے ابی امامہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے نہیں گمراہ ہوئی کوئی قوم پیچھے ہدایت کے جو تھی اسپر مگر کہ دیگئی جھگڑا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی ما ضربوہ لک الا جدلا
الخ یعنے نہیں بیان کرتے واسطے تیرے مگر جھگڑا بلکہ وہ قوم ہے جھگڑا کرنیوالی[3] یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم تو اسکو فقط طریق حجاج بن دینار سے ہی پہچانتے
ہیں اور حجاج ثقہ ہے مقارب الحدیث۔ اور ابو غالب کا نام حزور ہے **تفسیر سورۂ دخان حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے
عبد الملک بن ابراہیم جدی نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے اعمش اور منصور سے سنا دونوں نے ابا الضحی سے کہ حدیث کرتا تھا مسروق سے کہا اُسنے
ایک مرد عبد اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ ایک واعظ کہتا ہے کہ زمین سے دھواں نکلے گا اور کفار کے کانوں کو پکڑیگا یعنے بیہوش کریگا اور مومنوں کو بھی
پکڑیگا مثل ہیئت زکام کے کہا اُسنے عبد اللہ غضبناک ہوا اور تکیہ لگائے ہوئے تھا سو بیٹھ گیا پھر کہا اُسنے جب کوئی تم میں سے سوال کیا جاوے
اس چیز سے کہ اسکو جانتا ہے تو بیان کر دے کہا منصور نے تو چاہئے کہ اسکی خبر دیدے اور جب اس چیز سے سوال کیا جاوے کہ اسکو نہیں جانتا تو
کہے کہ اللہ بہتر جانتا ہے کیونکہ آدمی کی علمیت سے ہے یہ کہ جب سوال کیا جاوے اس چیز سے کہ اسکو نہیں جانتا تو کہے کہ اللہ بہتر جانتا ہے اسلیے کہ اللہ نے
اپنے نبی سے کہا ہے قل ما اسئلکم علیہ من اجر الخ کہ نہیں سوال کرتا میں تمسے اسپر مزدوری اور نہیں میں تکلیف کرنیوالوں سے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے جب قریش کو دیکھا کہ انھوں نے میری نافرمانی کی ہے تو دعا[4] کی الٰہی میری انپر مدد کر سات برس کا قحط ڈالکر یوسف کا سا قحط سات برس کا پس
انکو قحط نے پکڑ لیا اور اسنے تمام چیزوں کو فنا کر دیا حتے کہ انھوں نے چمڑوں اور مردوں کو کھایا اور ایک نے کہا ہے کہ ہڈیوں کو۔ کہا اُسنے اور زمین سے
دھوئیں کی طرح نکلتا تھا کہا اُسنے پھر آپ کے پاس ابو سفیان آیا اور کہنے لگا آپکی قوم

[1] یہ خطاب عاقل بالغ لوگوں کو ہے خواہ نیک ہوں یا بد کیونکہ نبی اور بچے بسبب معصوم ہونیکے اس سے خارج ہیں اسی میں سختی دنیا اور آخرت اور قبر کی آگئی اور نبیوں اور بچوں کو جو رنج ہوتا ہے اسکا باعث کچھ اور ہی ہے ۱۲ [2] یہ بات ظاہر ہے کہ جو کوئی
سیدھا راستہ چھوڑ دیتا ہے وہ ضرور اپنی کجی کے درست کرنیکے واسطے کجی کو ہی اختیار کرتا ہے اور کجی تو جدل وغیرہ سے ہو سکتی ہے نہ مناظرے ۱۲ [3] جب کفار قریش اور قوم نصاریٰ حضرت کی ایذا پر نہایت کمر باندھی تب حضرت نے
بددعا کی یعنے جیسا حضرت یوسف علیہ السلام کے وقت میں قحط پڑا تھا ویسا ہی انپر پڑے تاکہ اپنی گمراہی اور شامت سے خبردار ہوں اور ایمان لاویں چنانچہ ایسا قحط پڑا کہ انھوں نے ہڈی اور مردار کو کھایا آخر کو حضرت سے التجا کی

نا شیخ من اهل المدینة عن العلاء بن عبد الرحمٰن عن ابیه عن ابی هریرة قال تلی رسول الله صلی الله علیه وسلم هذه الآیة یوما وان تتولوا یستبدل قوما غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم قالوا ومن یستبدل بنا قال فضرب رسول الله صلی الله علیه وسلم علی منکب سلمان ثم قال هذا وقومه هذا وقومه هذا حدیث غریب وفی اسناده مقال وقد روی عبد الله بن جعفر ایضا هذا الحدیث عن العلاء بن عبد الرحمٰن **حدثنا** علی بن حجر نا اسمٰعیل بن جعفر نا عبد الله بن جعفر بن نجیح عن العلاء بن عبد الرحمٰن عن ابیه عن ابی هریرة قال قال ناس من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم یا رسول الله من هؤلاء الذین ذکر الله ان تولینا استبدلوا بنا ثم لا یکونوا امثالنا قال وکان سلمان بجنب رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فضرب رسول الله صلی الله علیه وسلم فخذ سلمان وقال هذا واصحابه والذی نفسی بیده لو کان الایمان منوطا بالثریا لتناوله رجال من فارس وعبد الله بن جعفر بن نجیح هو والد علی بن المدینی وقد روی علی بن حجر عن عبد الله بن جعفر الکثیر وثنا علی بهذا الحدیث عن اسمٰعیل بن جعفر عن عبد الله بن جعفر بن نجیح **سورة الفتح حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن خالد بن عثمة نا مالك بن انس عن زید بن اسلم عن ابیه قال سمعت عمر بن الخطاب یقول کنا مع النبی صلی الله علیه وسلم فی بعض اسفاره فکلمت رسول الله صلی الله علیه وسلم فسکت ثم کلمته فسکت فحرکت راحلتی فتنحیت فقلت ثکلتك امك یا ابن الخطاب نزرت رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلث مرات کل ذلك لا یکلمك ما اخلقك بان ینزل فیك قرآن قال فما نشبت ان سمعت صارخا یصرخ بی قال فجئت الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا ابن الخطاب لقد انزل علی هذه اللیلة سورة ما احب ان لی بها ما طلعت علیه الشمس انا فتحنا لك فتحا مبینا

کہا حدیث کی ہمسے ایک شیخ نے اہل مدینہ سے اُسنے علاء بن عبد الرحمٰن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دن یہ آیت پڑھی وان تتولوا یستبدل قوما الخ یعنے اور اگر پھر جاؤ تم بدل دیگا ایک قوم سوائے تمہارے پھر نہ ہونگے مانند تمہارے کہا لوگون نے اور کسکو بدل کریگا ساتھ ہمارے کہا اُسنے سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسی کے کاندھے پر (ہاتھ) مارکر پھر فرمایا یہ شخص اور قوم اسکی یہ شخص اور قوم اسکی۔ یہ حدیث غریب ہے اور اسکی اسناد مین مقال ہے اور نیز روایت کیا اس حدیث کو عبد اللہ بن جعفر نے علاء بن عبد الرحمٰن سے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن جعفر بن نجیح نے علاء بن عبد الرحمٰن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے کہا لوگون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یا رسول اللہ کون ہین وہ لوگ جنکو اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے کہ اگر ہم پھر جاوین تو بدل جاوین ساتھ ہمارے پھر نہ ہون مانند ہمارے۔ کہا راوی نے اور سلمان فارسی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک جانب تھے کہا اُسنے سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سلمان کی ران پر ہاتھ مارا اور کہا یہ اور اصحاب اسکے۔ قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے ہاتھ مین میری جان ہے اگر ایمان ثریا کے ساتھ معلق ہوتا تو اسکو فارس کے لوگ حاصل کر لیتے۔ اور عبد اللہ بن جعفر بن نجیح وہ والد علی بن مدینی کا ہے اور مروی ہے بواسطہ علی بن حجر کے عبد اللہ بن جعفر کثیر سے۔ اور حدیث کی ہمسے علی نے یہ حدیث اسمٰعیل بن جعفر سے اُسنے عبد اللہ بن جعفر بن نجیح سے۔ **تفسیر سورۂ فتح حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن خالد بن عثمہ نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے زید بن اسلم سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے سنا مین نے عمر بن خطاب سے کہ فرماتے ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر مین تھے سو مین نے آنحضرت سے کچھ بات کی سو خاموش رہے پھر مین نے آپسے بات کی پھر آپ خاموش رہے پھر مین نے اپنی اونٹنی کو ہلایا اور ایک طرف ہوا اور مین نے (دل سے) کہا تجھے تیری ماں روئے بیٹے ای ابن خطاب۔ تو نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے تین بار الحاح سے سوال کیا ہے ہر بار آپ نے تجھسے بات نہین کی تو اس بات کے لائق ہے کہ تیرے حق مین قرآن نازل ہوا ہو کہا حضرت عمر نے پس مین نے تھوڑی ہی دیر کی کہ مین نے ایک چلانیوالے کو سنا کہ چلاتا ہے کہا حضرت عمر نے پھر مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا سو فرمایا آپ نے ای ابن خطاب اس رات مجھپر ایک ایسی سورت نازل ہوئی ہے مین نہین پسند کرتا کہ اسکے بدلے میرے واسطے وہ چیز ہو جسپر آفتاب نکلتا ہے انا فتحنا لك فتحا مبینا

بن صفوان عن عبد الملك بن عمير عن ابن محمد بن عبد الله بن سلام عن جده عبد الله بن سلام حدثنا عبد الرحمن
بن الاسود ابو عمرو البصری نا محمد بن ربیعة عن ابن جریج عن عطاء عن عائشة قالت كان النبی صلی الله علیه وسلم
اذا رأى مخيلة اقبل وادبر فاذا مطرت سری عنه قالت فقلت له فقال وما ادری لعله كما قال الله تعالی فلما رأوه عارضا
مستقبل اوديتهم قالوا هذا عارض ممطرنا هذا حديث حسن حدثنا علی بن حجر نا اسمعيل بن ابراهيم عن داود
عن الشعبی عن علقمة قال قلت لابن مسعود هل صحب النبی صلی الله علیه وسلم ليلة الجن منكم احد قال ما صحبه منا
احد ولكن افتقدناه ذات ليلة وهو بمكة فقلنا اغتيل استطير ما فعل به فبتنا بشر ليلة بات بها قوم حتى اذا اصبحنا
وكان فی وجه الصبح اذا نحن به يجيئ من قبل حرا قال فذكروا له الذی كانوا فيه قال فقال اتانی داعی الجن فاتيتهم فقرأت
عليهم قال فانطلق فارانا آثارهم وآثار نيرانهم قال الشعبی وسالوه الزاد وكانوا من جن الجزيرة فقال كل عظم لم يذكر اسم الله
عليه يقع فی ايديكم اوفر ما كان لحما وكل بعرة او روثة علف لدوابكم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم فلا تستنجوا بهما
فانهما زاد اخوانكم من الجن هذا حديث حسن صحيح سورة محمد صلی الله علیه وسلم حدثنا عبد بن حميد نا
عبد الرزاق نا معمر عن الزهری عن ابی سلمة عن ابی هريرة واستغفر لذنبك وللمؤمنين والمؤمنات فقال النبی صلی الله علیه
وسلم انی لاستغفر الله فی اليوم سبعين مرة هذا حديث حسن صحيح ويروی عن ابی هريرة عن النبی صلی الله علیه وسلم
انه قال انی لاستغفر الله فی اليوم مائة مرة رواه محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هريرة حدثنا عبد بن حميد نا عبد الرزاق

بن صفوان نے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے ابن محمد بن عبد اللہ بن سلام سے اُسنے اپنے دادا عبد اللہ بن سلام سے **حدیث** کی ہمسے عبد الرحمن بن اسود یعنے ابو عمر بصری نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن ربیعہ نے ابن جریج سے اُسنے عطا سے اُسنے حضرت عائشہ سے کہا انھون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب بادل دیکھتے تو اندر جاتے اور باہر نکلتے پس جب برستا تو وہ گھبراہٹ آپ سے دور ہوتی کہا حضرت عائشہ نے پس مین نے آپ سے کہا سو فرمایا آپ نے مین نہین جانتا کہ شاید وہ ایسا ہی ہو جیسا کہ اللہ تعالی نے کہا ہی فلما رأوہ عارضا الخ یعنے پس جب دیکھا اسکو بادل سامنے آنیوالا جنگلون انکے کو کہا انھون نے یہ بادل ہے[1] مینھ برسانیوالا ہمکو۔ یہ حدیث حسن ہی **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابراہیم نے داؤد سے اُسنے شعبی سے اُسنے علقمہ سے کہا اُسنے مین نے ابن مسعود سے کہا کیا کوئی شخص تم مین جنون کی رات مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا مصاحب ہوا ہے کہا اُسنے ہم مین سے تو کوئی آپکا مصاحب نہین ہوا لیکن ایک رات ہمنے آپکو نہ پایا اسوقت مین کہ آپ مکہ مین ہی تھے پس ہمنے کہا آپ کسی حیلہ سے پکڑے گئے ہین خالین ڈالا گیا کہ آپکو کیا ہوا سو ہمنے ایسی بری رات گذاری جیسے کسی قوم پر بری رات ہو سکتی ہی یہانتک کہ جب ہمنے صبح کی یا صبح کے قریب پہونچے (شک راوی) دیکھا ہمنے آپکو کہ غار حرا کی طرف سے آتے ہین کہا اُسنے پھر لوگون نے آپ سے ذکر کیا اس حالت کو کہ ہم تھے کہا اُسنے پس فرمایا آپ نے میرے پاس جنون کا قاصد آیا پھر مین انکے پاس گیا اور انپر (قرآن) پڑھا کہا اُسنے پھر آپ چلے اور ہمکو انکے نشان اور انکی آگ کے نشان دکھلائے کہا شعبی نے اور جنون نے آپ سے اپنی خوراک کا حال پوچھا اور وہ جن جزیرہ (عرب کے) تھے سو فرمایا آپنے جس ہڈی پر اللہ کا نام نہ ذکر کیا جاوے اور وہ تمھارے ہاتھ مین واقع ہو تو وہ گوشت مین زیادہ پر ہو جائیگی۔ اور ہر مینگنی یا لید تمھارے چارپایون کی گھاس ہے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سو اُن دونون سے استنجا نہ کرو اسلیے کہ وہ تمھارے بھائیون جنون کا کھانا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **تفسیر سورہ محمد** صلے اللہ علیہ وسلم **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اس آیت کی تفسیر مین واستغفر لذنبک الخ یعنے اور بخشش مانگ واسطے گناہ اپنے کے اور واسطے ایمان والون کے اور ایمان والیون کے پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مین بخشش مانگتا ہون اللہ سے ایک دن مین ستر بار یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہے بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا آپ نے مین بخشش مانگتا ہون اللہ سے ایک دن مین سو بار روایت کیا اسکو محمد بن عمرو نے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے

---

[1] قوم عاد کو انکے پیغمبر نے بہت سمجھایا اور وہ اپنے عادات سے باز نہ آئے تو حضرت نے فرمایا کہ تم پر عذاب نازل ہوگا جب بادل آیا اور کہا کہ اسمین عذاب ہی انھون نے کہا کہ یہ بادل ہی ہمارے کھیتو پر برسے گا اسی خیال مین

صواتکم فوق صوت النبی قال وکان عمر بعد ذلك اذا تکلم عند النبی صلی اللہ علیه وسلم لم یسمع کلامه حتی یستفهمه قال وما ذکر ابن الزبیر جده یعنی ابابکر هذا حدیث غریب حسن وقد رواه بعضهم عن ابن ابی ملیکة مرسلا ولم یذکر فیه عن عبد اللہ بن الزبیر **حدثنا** ابو عمار الحسین بن حریث نا الفضل بن موسی عن الحسین بن واقد عن ابی اسحٰق عن البراء بن عازب فی قوله تعالی ان الذین ینادونك من وراء الحجرات قال قام رجل فقال یا رسول اللہ ان حمدی زین وان ذمی شین فقال النبی صلی اللہ علیه وسلم ذاك اللہ عزوجل هٰذا حدیث حسن غریب **حدثنا** عبد اللہ بن اسحٰق الجوهری البصری نا ابو زید صاحب الهروی عن شعبة عن داؤد بن ابی هند قال سمعت الشعبی یحدث عن ابی جبیرة بن الضحاك قال کان الرجل منا یکون له الاسمان والثلاثة فیدعی ببعضها فعسی ان یکره قال فنزلت هٰذه الاٰیة ولا تنابزوا بالالقاب هٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ابو سلمة یحیی بن خلف نا بشر بن المفضل عن داؤد بن ابی هند عن الشعبی عن ابی جبیرة بن الضحاك نحوه وابو جبیرة بن الضحاك هو اخو ثابت بن الضحاك الانصاری **حدثنا** عبد بن حمید نا عثمٰن بن عمر المستمر بن الریان عن ابی نضرة قال قرأ ابو سعید الخدری واعلموا ان فیکم رسول اللہ لو یطیعکم فی کثیر من الامر لعنتم قال هٰذا نبیکم یوحی الیه وخیار ائمتکم لو اطاعهم فی کثیر من الامر لعنتوا فکیف بکم الیوم هٰذا حدیث غریب حسن صحیح قال علی بن المدینی سألت یحیی بن سعید القطان عن المستمر بن الریان فقال ثقة **حدثنا** علی بن حجر نا عبد اللہ بن جعفر نا عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر

آوازیں اپنی اوپر آواز نبی کے کہا اُسنے اور حضرت عمر بعد اسکے جب کوئی بات نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کرتے تو انکی بات سنی نہ جاتی یہانتک کہ آنحضرت اس سے پھر دریافت کرتے[1] کہا اُسنے اور ابن زبیر نے اپنے دادا حضرت ابو بکر کا ذکر نہیں کیا یہ حدیث غریب حسن ہے اور روایت کیا اسکو بعض نے ابن ابی ملیکہ سے مرسل اور اسنے اسمیں عبد اللہ بن زبیر کا ذکر نہیں کیا **حدیث** کی ہمسے ابو عمار حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسی نے حسین بن واقد سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے براء بن عازب سے اس آیت کی تفسیر میں ان الذین ینادونك من وراء الحجرات کہا اُسنے ایک مرد کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میری حمد زینت ہے اور میری مذمت عیب ہے پس فرمایا نبی صلعم نے یہ شان اللہ عزوجل کی ہے[2] یہ حدیث حسن غریب ہے۔ **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن اسحاق جوہری بصری نے کہا حدیث کی ہمسے ابو زید صاحب ہروی نے شعبہ سے اُسنے داؤد بن ابی ہند سے کہا سنا مین نے شعبی سے کہ حدیث کرتا تھا ابی جبیرہ بن ضحاک سے کہا اُسنے بعض لوگ ہم مین سے دو نام اور تین ہوتے تھے سو وہ کسی ایک نام سے پکارے جاتے تھے شاید وہ اسکو مکروہ جانتا ہو پس یہ آیت نازل ہوئی ولا تنابزوا بالالقاب یعنے اور مت بدنام کرو ساتھ برے لقبونکے[3] یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے ابو سلمہ یعنے یحیی بن خلف نے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن مفضل نے داؤد بن ابی ہند سے اُسنے شعبی سے اُسنے ابی جبیرہ بن ضحاک سے مثل اسکے اور ابو جبیرہ بن ضحاک وہ بھائی ثابت بن ضحاک انصاری کا ہے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عثمان بن عمر نے مستمر بن ریان سے اُسنے ابی نضرہ سے کہا اُسنے ابو سعید خدری نے یہ آیت پڑھی واعلموا ان فیکم رسول اللہ الخ اور جانو یہ کہ بیچ تمہارے رسول اللہ کا ہے اگر کہا مانا کرے تمہارا بہت باتوں مین البتہ ایذا مین پڑو تم کہا اُسنے یہ نبی تمہارا ہے جو وحی ہوتی ہے طرف اسکے اور بہتر ہے تمہارے تمام پیشواؤں کا اگر وہ انکی بہت باتوں مین اطاعت کرے البتہ ایذا مین پڑیں سو تمہارا کیا حال ہے آج کے دن۔ یہ حدیث غریب حسن صحیح ہے کہا علی بن مدینی نے مین نے یحیی بن سعید القطان سے مستمر بن ریان کی بابت سوال کیا سو کہا اُسنے کہ ثقہ ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن دینار نے ابن عمر سے

[1] یعنے ابن زبیر نے اپنے دادا حضرت صدیق کا حال بیان نہیں کیا کہ انکا حال آنحضرت کے ساتھ بات کرنیکے وقت کسطرح کا تھا آیا بلند آواز سے کرتے تھے یا پست سے ۱۲ [2] بنی تمیم حضرت کے ملنے کو آئے اور آنحضرت گھر مین تھے باہر دروازے سے پکارنے لگے ای محمد گھر سے نکلیے اسلیے کہ ہماری صفت کرنی اس آدمی کے لیے زینت ہے اور مذمت کرنی اسکے لیے عیب ہے فرمایا آپ نے یہ اللہ تعالی کا کام ہے کہ جسکی مدح کرے اسکے لیے زینت ہو وہی جسکی مذمت کرے اسکے لیے عیب تمہارے مدح اور مذمت کرنی کچھ کام نہیں آتی ۱۲ [3] کہا عکرمہ نے اسکے یہ معنے ہیں کہ آدمی کو فاسق فاجر منافق سے نہ پکارنا چاہیے کہا حسن نے یہودیوں اور نصرانیوں کو بعد انکے مسلمان ہونیکے بھی لوگ انکو یہودی یا نصرانی کے نام سے پکارتے تھے اس سے منع کیے گیے کہا عطا نے اپنے بھائی مسلمان کو کتا اور گدھا اور

هذا حديث حسن غريب صحيح حدثنا عبد بن حميد نا عبد الرزاق عن معمر عن قتادة عن انس قال انزلت على النبي
صلى الله عليه وسلم ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر مرجعه من الحديبية فقال النبي صلى الله عليه وسلم
لقد نزلت على اٰية احب الي مما على الارض ثم قرأها النبي صلى الله عليه وسلم عليهم فقالوا هنيئا مريا يا رسول الله لقد بين
الله لك ماذا يفعل بك فماذا يفعل بنا فنزلت عليه ليدخل المؤمنين والمؤمنات جنات تجري من تحتها الانهار حتى بلغ
فوزا عظيما هذا حديث حسن صحيح وفيه عن مجمع بن جارية حدثنا عبد بن حميد قال ثنا سليمن بن حرب ثنا
حماد بن سلمة عن ثابت عن انس ان ثمانين هبطوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه من جبل التنعيم
عند صلوة الصبح وهم يريدون ان يقتلوه فاخذوا اخذا فاعتقهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فانزل الله وهو
الذي كف ايديهم عنكم وايديكم عنهم الاٰية هذا حديث حسن صحيح حدثنا الحسن بن قزعة البصري نا سفيان
بن حبيب عن شعبة عن ثوير عن ابيه عن الطفيل بن ابي بن كعب عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم والزمهم
كلمة التقوى قال لا اله الا الله هذا حديث غريب لا نعرفه مرفوعا الا من حديث الحسن بن قزعة وسألت
ابا زرعة عن هذا الحديث فلم يعرفه مرفوعا الا من هذا الوجه **سورة الحجرات** حدثنا محمد بن المثنى
نا مؤمل بن اسمعيل نا نافع بن عمر بن جميل الجمحي قال ثنا ابن ابي مليكة قال ثني عبد الله بن الزبير ان الاقرع بن حابس
قدم على النبي صلى الله عليه وسلم فقال ابو بكر يا رسول الله استعمله على قومه فقال عمر لا تستعمله يا رسول الله فتكلما عند النبي
صلى الله عليه وسلم حتى ارتفعت اصواتهما فقال ابو بكر لعمر ما اردت الا خلافي فقال ما اردت خلافك
قال فنزلت هذه الاٰية يا ايها الذين اٰمنوا لا ترفعوا

یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے حدیث کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے معمر سے اُسنے قتادہ سے اُسنے
انس سے کہا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت (لیغفر لک اللہ من ذنبک وما تاخر) حدیبیہ سے لوٹتے کے وقت نازل ہوئی تھی سو
فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر ایک ایسی آیت نازل ہوئی ہے کہ وہ میرے نزدیک زیادہ پسند ہے تمام اس چیز سے جو زمین میں ہے پھر
اسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انپر پڑھا پس کہا انھوں نے خوشگوار اور خوش ہاضمہ ہوا آپکو یا رسول اللہ آپ کے لیے تو اللہ تعالی نے
بیان کردیا ہے جو کچھ کہ آپ کے ساتھ ہوگا پس ہمارے ساتھ کیا ہوگا سو آپ پر یہ آیت نازل ہوئی لیدخل المؤمنین والمؤمنات جنات تجری من
تحتہا الانہار تا کہ آپ یہاں تک پہنچے فوزا عظیما یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسمیں روایت ہے مجمع بن جاریہ سے حدیث کی ہم سے
عبد بن حمید نے کہا حدیث کی مجھے سلیمان بن حرب نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن سلمہ نے ثابت سے اُسنے انس سے یہ کہ اسّی آدمی
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب پر کوہ تنعیم سے صبح کی نماز کے وقت آ پڑے اور وہ لوگ آپ کے قتل کرنیکا ارادہ کرتے
تھے سو وہ پکڑے گئے پھر انکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دیا پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی وھو الذی کف ایدیہم الخ یعنے
اور وہ ہی جسنے بند کیے ہاتھ انکے تمسے اور ہاتھ تمھارے اُنسے الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے حسن بن قزعہ بصری نے کہا
حدیث کی ہمسے سفیان بن حبیب نے شعبہ سے اُسنے ثویر سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے طفیل بن ابی بن کعب سے اُسنے اپنے باپ سے
اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر میں والزمہم کلمۃ التقوی فرمایا آپ نے کلمہ تقوی سے مراد لا الہ الا اللہ ہے یہ حدیث غریب ہے
نہیں پہچانتے ہم اسکو مرفوع مگر طریق حسن بن قزعہ سے اور سوال کیا میں نے ابا زرعہ سے اس حدیث کا تو اسنے اسکو مرفوع نہ پہچانا مگر
اسی طریق سے **تفسیر سورۂ حجرات** حدیث کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے مؤمل بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہمسے نافع
بن عمر بن جمیل جمحی نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی ملیکہ نے کہا حدیث کی مجھے عبد اللہ بن زبیر نے یہ کہ اقرع بن حابس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس
آیا کہا اُسنے پس کہا حضرت ابو بکر نے یا رسول اللہ اسکو اسکی قوم پر عامل بنائیے پس کہا حضرت عمر نے یا رسول اللہ اسکو عامل مت بنائیے سو
انھوں نے نبی صلعم کے پاس بات چیت کی یہاں تک کہ ان دونوں کی آواز بلند ہوئی سو کہا حضرت ابو بکر نے حضرت عمر سے تو تو میری مخالفت کا ہی
ارادہ کرتا ہے کہا انھوں نے میں آپکی مخالفت کا ارادہ نہیں کرتا کہا اُسنے پس یہ آیت نازل ہوئی یا ایہا الذین اٰمنوا الخ یعنے ای ایمان والو مت بلند کرو

اللهم انی لم اٰتك لمريض فاداويه ولا لاسير فافاديه فاسق عبدك ما كنت مستقيه واسق معه بكر بن معوية يشكر له الخمر
الذی سقاه فرفع له سحابات فقيل له اختر احدهن فاختار السوداء منهن فقيل له خذها رمادا رمددا لاتذر من عاد
احدا وذكر انه لم يرسل عليهم من الريح الا قدر هذه الحلقة يعنی حلقة الخاتم ثم قرأ اذ ارسلنا عليهم الريح العقيم ما تذر
من شیء اتت عليه الاية وقد روی هذا الحديث غير واحد عن سلام ابی المنذر عن عاصم بن ابی النجود عن ابی وائل
عن الحارث بن حسان ويقال الحارث بن يزيد **حدثنا** عبد بن حميد نا زيد بن حباب نا سلام بن سليمن النحوی
ابو المنذر نا عاصم بن ابی النجود عن ابی وائل عن الحارث بن يزيد البكری قال قدمت المدينة فدخلت المسجد فاذا
هو غاص بالناس واذا رايات سود تخفق واذا بلال متقلد السيف بين يدی رسول الله صلی الله عليه وسلم قلت
ما شان الناس قالوا يريد ان يبعث عمرو بن العاص وجها فذكر الحديث بطوله نحوا من حديث سفيان بن عيينة
بمعناه ويقال له الحارث بن حسان **سورة الطور** **حدثنا** ابو هشام الرفاعی نا ابن فضيل عن رشدين بن كريب
عن ابيه عن ابن عباس عن النبی صلی الله عليه وسلم قال ادبار النجوم الركعتين قبل الفجر وادبار السجود الركعتين بعد المغرب
هذا حديث غريب لا نعرفه مرفوعا الا من هذا الوجه من حديث محمد بن الفضيل عن رشدين بن كريب سألت
محمد بن اسمعيل عن محمد ورشدين ابنی كريب ايهما اوثق فقال ما اقربهما ومحمد عندی ارجح وسألت عبد الله بن عبد الرحمن
عن هذا فقال ما اقربهما ورشدين بن كريب ارجحهما عندی **سورة النجم** **حدثنا** ابن ابی عمر
نا سفيان عن مالك بن مغول عن طلحة بن مصرف

اے اللہ میں تیرے پاس کسی بیمار کے واسطے نہیں آیا کہ اسکے لیے دوا کراؤں اور نہ کسی قیدی کے لیے کہ اسکا فدیہ دوں
پس اپنے بندے کو پانی پلا کہ جو تو اسکو پلاتا رہا ہے اور اسکے ساتھ بکر بن معاویہ کو بھی پلا اسکی اس شراب کا شکریہ کرتا تھا جو کہ
اُسنے اسکو پلایا تھا سو اسکے واسطے کئی بادل اٹھائے گئے اور اس سے کہا گیا کہ ایک انہیں سے اختیار کرلے تو اسنے سیاہ بادل
کو انہیں سے اختیار کیا سو اس سے کہا گیا کہ پکڑ اسکو اس حالت میں کہ یہ ہلاک کرنیوالا اور جلانیوالا ہے نہ چھوڑیگا عاد میں سے کسیکو
اور ذکر کیا آنحضرت نے کہ انپر ہوا اس حلقہ کے برابر بھیجی گئی تھی یعنے انگوٹھی کے حلقہ کے برابر پھر آپ نے یہ آیت پڑھی اذ ارسلنا
علیہم الریح الخ یعنے جسوقت کہ بھیجی ہمنے اوپر انکے باد بانجھ یعنے بے نفع نہیں چھوڑتی تھی کوئی چیز کہ آتی تھی اوپر اسکے الخ۔ اور
روایت کیا ہے اس حدیث کو کئی ایک نے سلام ابی المنذر سے اُسنے عاصم بن ابی النجود سے اُسنے ابی وائل سے اُسنے
حارث بن حسان سے اور کہا گیا ہے حارث بن یزید **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب
نے کہا حدیث کی ہمسے سلام بن سلیمان نحوی یعنے ابو المنذر نے کہا حدیث کی ہمسے عاصم بن ابی النجود نے ابی وائل سے اُسنے
حارث بن یزید بکری سے کہا اُسنے میں مدینہ میں آیا اور مسجد میں داخل ہوا دیکھا تو وہ مسجد لوگونسے پر ہے اور جھنڈے سیاہ حرکت کر
رہے ہیں اور بلال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے تلوار کھینچے ہوئے ہے میں نے کہا کیا حال ہے لوگونکا کہا انھوں نے
آنحضرت ارادہ کر رہے ہیں کہ عمرو بن عاص کو کسی طرف (جنگ کے لیے) بھیجیں اور اسنے لمبی حدیث ذکر کی مثل حدیث سفیان
بن عیینہ کے بالمعنے اور کہا جاتا ہے اسکو حارث بن حسان **تفسیر سورہ طور** **حدیث** کی ہمسے ابو ہشام رفاعی نے کہا حدیث
کی ہمسے ابن فضیل نے رشدین بن کریب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرمایا آپ نے بعد جانے ستاروں کے دو رکعت ہیں قبل فجر کے اور پیچھے سجدے کے دو رکعت ہیں بعد مغرب کے یہ حدیث غریب ہے
نہیں پہچانتے ہم اسکو مرفوع مگر اسی طریق محمد بن فضیل سے جو راوی ہے رشدین بن کریب سے سوال کیا میں نے محمد بن اسمٰعیل سے محمد اور
رشدین سے جو دونوں بیٹے ہیں کریب کے کہ کون ان دونوں میں سے معتبر ہے پس کہا اُسنے میں ان دونوں کے ساتھ اقرار نہیں کرتا اور محمد کو میرے نزدیک
ترجیح ہے اور سوال کیا میں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے اسکی بابت تو کہا اُسنے میں ان دونونسے تو اقرار نہیں کرتا اور رشدین بن کریب میرے نزدیک
ان دونونسے ارجح ہے **تفسیر سورہ نجم** **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے مالک بن مغول سے اُسنے طلحہ بن مصرف سے

ان رسول الله صلی الله علیه وسلم خطب الناس یوم فتح مكة فقال یا ایها الناس ان الله قد اذهب عنكم عبیة الجاهلیة وتعاظمها بآبائها فالناس رجلان رجل بر تقی كریم علی الله وفاجر شقی هین علی الله والناس بنو آدم وخلق الله آدم من التراب قال الله یا ایها الناس انا خلقناكم من ذكر وانثی وجعلناكم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اكرمكم عند الله اتقاكم ان الله علیم خبیر هذا حدیث غریب لا نعرفه من حدیث عبد الله بن دینار عن ابن عمر الا من هذا الوجه وعبد الله بن جعفر یضعف ضعفه یحیی بن معین وغیره وهو والد علی بن المدینی وفی الباب عن ابی هریرة وعبد الله بن عباس **حدثنا** الفضل بن سهل البغدادی الاعرج وغیر واحد قالوا نا یونس بن محمد عن سلام بن ابی مطیع عن قتادة عن الحسن عن سمرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال الحسب المال والكرم التقوی هذا حدیث حسن غریب صحیح من حدیث سمرة لا نعرفه الا من حدیث سلام بن ابی مطیع **سورة ق حدثنا** عبد بن حمید نا یونس بن محمد نا شیبان عن قتادة نا انس بن مالك ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تزال جهنم تقول هل من مزید حتی یضع فیها رب العزة قدمه فتقول قط قط وعزتك ویزوی بعضها الی بعض هذا حدیث حسن صحیح غریب من هذا الوجه **سورة الذاریات حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان عن سلام عن عاصم بن ابی النجود عن ابی وائل عن رجل من ربیعة قال قدمت المدینة فدخلت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فذكرت عنده وافد عاد فقلت اعوذ بالله ان اكون مثل وافد عاد فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم وما وافد عاد قال فقلت علی الخبیر بها سقطت ان عادا لما اقحطت بعثت قیلا فنزل علی بكر بن معاویة فسقاه الخمر وغنته الجرادتان ثم خرج یرید جبال مهرة فقال

یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو فتح مکہ کے دن خطبہ پڑھا اور فرمایا اے لوگو اللہ تعالیٰ نے تم میں سے تکبری جاہلیت کی اور فخر کرنا اس جاہلیت کا ساتھ اپنے باپوں کے دور کیا ہے پس آدمی دو قسم کے ہیں ایک تو لوگ نیکوکار پرہیزگار اللہ کے نزدیک عزت والے اور دوسرے بدکردار بدبخت اللہ کے نزدیک ذلیل۔ اور تمام لوگ بیٹے آدم کے ہیں اور آدم کو اللہ تعالیٰ نے مٹی سے پیدا کیا ہے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے یا ایہا الناس انا خلقناکم من ذکر الخ یعنے اے لوگو تحقیق ہمنے پیدا کیا ہے تمکو ایک مرد سے اور عورت سے اور کیا ہے ہمنے تمکو کنبے اور قبیلے تو کہ ایک دوسرے کو پہچانو تحقیق بہت بزرگ تمہارا نزدیک اللہ کے پرہیزگار تمہارا ہے[1] تحقیق اللہ جاننے والا خبردار ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق عبد اللہ بن دینار سے جو راوی ہے ابن عمر سے مگر اسی طریق سے اور عبد اللہ بن جعفر ضعیف کیا گیا ہے ضعیف کیا ہے اسکو یحیی بن معین وغیرہ نے اور یہ والد ہے علی بن مدینی کا اور اس باب میں روایت ہے ابوہریرہ اور عبد اللہ بن عباس سے **حدیث** کی ہمسے فضل بن سہل بغدادی اعرج اور کئی ایک نے کہا انھوں نے حدیث کی ہمسے یونس بن محمد نے سلام بن ابی مطیع سے اُسنے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے سمرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے حسب مال ہے اور کرم تقوے یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے طریق سمرہ سے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق سلام بن ابی مطیع سے **تفسیر سورۂ ق حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے شیبان نے قتادہ سے کہا حدیث کی ہمسے انس بن مالک نے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ ہی دوزخ یہ کہتا رہیگا ہل من مزید یہانتک کہ رب العزت اسمیں اپنا قدم رکھے گا پھر کہیگا بس بس قسم ہے عزت تیری کی اور آپسمیں سمٹ جائیگا یہ حدیث حسن صحیح ہے غریب ہے اس طریق سے **تفسیر سورۂ ذاریات حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عاصم بن ابی نجود سے اُسنے ابی وائل سے اُسنے ایک مرد ربیعہ سے کہا اُسنے میں مدینہ میں آیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر داخل ہوا سو آپ کے پاس قوم عاد کے قاصد کا ذکر ہوا میں نے کہا میں اللہ کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں مثل قاصد قوم عاد کے ہوں پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قاصد عاد کا کیا حال ہے کہا اُسنے میں نے کہا آپ اسکے واقف کار کے پاس پہونچے ہیں عاد پر جب قحط پڑا تو انھوں نے قیل (نام آدمی) بھیجا پس وہ بکر بن معاویہ کے گھر اترا سو اُسنے اسکو شراب پلائی اور دو کنیزان اسکو سرود سناتی رہیں پھر وہ مہرہ کے پہاڑ کا ارادہ کرکے نکلا پس کہا اُسنے

[1] یعنے بڑائی ذات کی اور قوم کی عبث ہیں آدمی کو ذاتی کمال انسانی حاصل کرنا چاہیئے محض قرابت کا فائدہ دیتی ہے حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے کی طرف اور کتنے اصحاب کہف کو دیکھ لیا۔

من حدیث مجالد حدثنا محمد بن عمرو بن نبهان بن صفوان الثقفی نا یحیی بن کثیر العنبری نا سالم بن جعفر عن الحکم بن ابان عن عکرمة عن ابن عباس قال رأی محمد ربه قلت الیس الله یقول لا تدرکه الابصار وهو یدرک الابصار قال ویحك ذاك اذا تجلی بنوره الذی هو نوره وقد رای محمد ربه مرتین هذا حدیث حسن غریب حدثنا سعید بن یحیی بن سعید الاموی نا ابی نا محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابن عباس فی قول الله ولقد راٰه نزلة اخری عند سدرة المنتهی فاوحی الی عبده ما اوحی فکان قاب قوسین او ادنی قال ابن عباس قد راٰه صلی الله علیه وسلم هذا حدیث حسن حدثنا عبد بن حمید نا عبد الرزاق وابن ابی رزمة وابو نعیم عن اسرائیل عن سماك بن حرب عن عکرمة عن ابن عباس قال ما کذب الفؤاد ما رای قال راٰه بقلبه هذا حدیث حسن حدثنا محمود بن غیلان نا وکیع ویزید بن هارون عن یزید بن ابراهیم التستری عن قتادة عن عبد الله بن شقیق قال قلت لابی ذر لو ادرکت النبی صلی الله علیه وسلم لسألته فقال عما کنت تسأله قلت اسأله هل رأی محمد ربه فقال قد سألته فقال نور انی اراه هذا حدیث حسن حدثنا عبد بن حمید نا عبید الله بن ابی رزمة عن اسرائیل عن ابی اسحٰق عن عبد الرحمٰن بن یزید عن عبد الله ما کذب الفؤاد ما رأی قال رأی رسول الله صلی الله علیه وسلم جبرئیل فی حلة من رفرف قد ملأ ما بین السماء والارض هذا حدیث حسن صحیح حدثنا احمد بن عثمٰن ابو عثمٰن البصری نا ابو عاصم عن زکریا بن اسحٰق عن عمرو بن دینار عن عطاء عن ابن عباس

حدیث مجالد سے حدیث کی ہمسے محمد بن عمرو بن نبہان بن صفوان ثقفی نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن کثیر عنبری نے کہا حدیث کی ہمسے سالم بن جعفر نے حکم بن ابان سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے محمد رسول اللہ نے اپنے رب کو دیکھا ہے میں نے کہا کیا اللہ تعالی یہ نہیں فرماتا لاتدرکہ[1] الابصار الخ یعنے نہیں پاتی اسکو آنکھیں اور پاتا ہے آنکھوں کو کہا اُسنے افسوس ہے تجھے یہ اُسوقت ہے کہ جب وہ اپنے نور سے تجلی ڈالے جو اُسکا نور ہے اور آنحضرت نے رب کو دوبار دیکھا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے حدیث کی ہمسے سعید بن یحیی بن سعید اموی نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عمرو نے ابی سلمہ سے اُسنے ابن عباس سے اس آیت کی تفسیر میں ولقد راٰہ نزلۃ اخری الخ یعنے اور البتہ دیکھا ہے اُسنے اسکو دوسری بار نزدیک سدرۃ المنتہی کے فاوحی الی عبدہ الخ یعنے پس وحی پہونچائی طرف بندے اپنے کے جو پہونچائی فکان قاب قوسین الخ یعنے پس تھا قدر دو کمان کے یا زیادہ نزدیک کہا ابن عباس نے البتہ دیکھا ہے اسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے۔ یہ حدیث حسن ہے حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق اور ابن ابی رزمہ اور ابو نعیم نے اسرائیل سے اُسنے سماک بن حرب سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے ماکذب الفؤاد ما رای یعنے نہیں جھوٹ جانا دل نے جو کچھ کہ دیکھا کہا اُسنے دیکھا آپ نے اسکو ساتھ دل اپنے کے یہ حدیث حسن ہے حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع اور یزید بن ہارون نے یزید بن ابراہیم تستری سے اُسنے قتادہ سے اُسنے عبد اللہ بن شقیق سے کہا اُسنے میں نے ابی ذر سے کہا اگر میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو پاتا تو آپ سے ضرور سوال کرتا پس کہا اُسنے کس چیز سے تو سوال کرتا میں نے کہا میں آپ سے سوال کرتا کہ کیا محمد (یعنے آپ نے) اپنے رب کو دیکھا ہے پس کہا اُسنے میں نے آپ سے سوال کیا ہے سو فرمایا ہے آپنے وہ نور ہے میں کسطرح اُسکو دیکھ سکتا ہوں۔ یہ حدیث حسن ہے حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن ابی رزمہ نے اسرائیل سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے عبد الرحمن بن یزید سے اُسنے عبد اللہ سے اس آیت کی تفسیر میں ماکذب الفؤاد ما رای کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام کو رفرف کے لباس میں دیکھا کہ اُسنے آسمان اور زمین کا درمیان پر کیا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے احمد بن عثمان یعنے ابو عثمان بصری نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عاصم نے زکریا بن اسحاق سے اُسنے عمرو بن دینار سے اُسنے عطاء سے اُسنے ابن عباس سے اس آیت کی تفسیر میں

[1] علماء سلف اور خلف سے اسی بات میں اختلاف چلا آیا ہے کہ کیا آنحضرت نے اللہ کو معراج کی رات میں دیکھا ہے یا نہیں حضرت عائشہ وغیرہ کا یہی مذہب ہے کہ آنحضرت نے جناب باری کو نہیں دیکھا اور دلیل انکی یہ ہے کہ لاتدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر اور ابن عباس سے خلاف اسکے مروی ہے اور ایسا ہی کہا ہے ابی ذر اور کعب اور حسن اور ابی ہریرہ اور احمد بن حنبل نے ۱۲ کذا فی الطیبی ؎ کہا ابن عباس نے ان آیات سے مراد پروردگار ہے۔ یعنے انھوں نے جناب باری کو دیکھا ہے حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ مراد اس سے جبرئیل علیہ السلام ہیں معنے یہ ہونگے کہ آنحضرت نے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا عموماً لوگ اسی طرف ہیں ۱۲

عن مرۃ عن ابن مسعود قال لما بلغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سدرۃ المنتہی قال انتہی الیہا ما یعرج من الارض وما ینزل من فوق فاعطاہ اللہ عندہا ثلاثا لم یعطہن نبیا کان قبلہ فرضت علیہ الصلوۃ خمسا واعطی خواتیم سورۃ البقرۃ وغفر لامتہ المقحمات مالم یشرکوا باللہ شیئا قال ابن مسعود اذ یغشی السدرۃ ما یغشی قال السدرۃ فی السماء السادسۃ قال سفیان فراش من ذھب واشار سفیان بیدہ فارعدھا وقال غیر مالک بن مغول الیہا ینتہی علم الخلق لا علم لہم بما فوق ذلک ھذا حدیث حسن صحیح حدثنا احمد بن منیع نا عباد بن العوام نا الشیبانی قال سألت زر بن حبیش عن قولہ عزوجل فکان قاب قوسین او ادنی فقال اخبرنی ابن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رأی جبرئیل ولہ ستمائۃ جناح ھذا حدیث حسن صحیح غریب حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن مجالد عن الشعبی قال لقی ابن عباس کعبا بعرفۃ فسألہ عن شئ فکبر حتی جاوبتہ الجبال فقال ابن عباس انا بنو ھاشم فقال کعب ان اللہ قسم رویتہ وکلامہ بین محمد وموسی فکلم موسی مرتین ورآہ محمد مرتین فقال مسروق فدخلت علی عائشۃ فقلت ھل رأی محمد ربہ فقالت لقد تکلمت بشئ قف لہ شعری قلت رویدا ثم قرأت لقد رأی من آیات ربہ الکبری فقالت این یذھب بک انما ھو جبرئیل من اخبرک ان محمدا رای ربہ او کتم شیئا مما امر بہ او یعلم الخمس التی قال اللہ ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث فقد اعظم الفریۃ ولکنہ رای جبرئیل لم یرہ فی صورتہ الا مرتین مرۃ عند سدرۃ المنتہی ومرۃ فی اجیاد لہ ستمائۃ جناح قد سد الافق وقد روی داؤد بن ابی ھند عن الشعبی عن مسروق عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو ھذا الحدیث وحدیث داؤد اقصر

اُسنے مرہ سے اُسنے ابن مسعود سے کہا اُسنے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سدرۃ المنتہی پر پہونچے (فرمایا آپ نے جو چیزیں زمین سے اوپر چڑھتی ہیں اور جو چیزیں اوپر سے اُترتی ہیں اسجگہ تک پہونچتی ہیں) تو آپکو اللہ تعالی نے اسکے پاس تین چیزیں عطا فرمائیں وہ کسی اور نبی کو جو آپ سے پہلے گذرے ہیں نہیں دی گئیں آپ پر پانچ نمازیں فرض کی گئیں اور خاتمہ سورۂ بقرہ کا دیے گئے اور آپکی امت کے لیے کبیرہ گناہ معاف کیے گئے جبتک کہ اللہ کے ساتھ کوئی شریک نہ کریں۔ کہا ابن مسعود نے جبکہ ڈھانپ لیا سدرہ کو اس چیز نے کہ ڈھانپ لیا کہا اُسنے سدرہ چھٹے آسمان میں ہے کہا سفیان نے فراش سونے سے اور اشارہ کیا سفیان نے اپنے ہاتھ سے اور اسکو ہلایا۔ اور کہا غیر مالک بن مغول نے اُسکے پاس علم خلقت کا ختم ہوتا ہے اوپر اسکے انکا علم نہیں ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے عباد بن عوام نے کہا حدیث کی ہمسے شیبانی نے کہا سوال کیا میں نے زر بن حبیش سے اس آیت کی تفسیر سے فکان قاب قوسین او ادنی یعنے پس تھا قدر دو کمان کے یا زیادہ نزدیک پس کہا اُسنے خبر دی مجھے ابن مسعود نے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا اس حالت میں کہ اسکے چھ سو پر تھے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے مجالد سے اُسنے شعبی سے کہا اُسنے ابن عباس کعب کو عرفہ میں ملا اور اس سے ایک چیز کے بابت سوال کیا پس اُسنے تکبیر کہی یہانتک کہ جواب[1] دیا اسکو پہاڑوں نے سو کہا ابن عباس نے ہم بنو ہاشم ہیں پس کہا کعب نے اللہ نے اپنے دیدار اور کلام کو درمیان حضرت محمد رسول اللہ اور حضرت موسی علیہما السلام کے تقسیم کیا ہے سو اللہ سے حضرت موسی علیہ السلام نے دوبار بات چیت کی ہے اور انحضرت نے اسکو دو بار دیکھا ہے پس کہا مسروق نے پھر میں حضرت عائشہ پر داخل ہوا اور میں نے کہا کیا محمد نے اپنے رب کو دیکھا ہے کہا اُنھوں نے تو نے ایسی بات کی ہے جس سے میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے ہیں میں نے کہا ٹھہر جا پھر میں نے یہ آیت پڑھی لقد رای من آیات ربہ الکبری یعنے تحقیق دیکھا اُسنے نشانیوں پروردگار اپنے کی سے بڑی کو پس کہا حضرت عائشہ نے تیری کہاں فکر جاتی ہے یہ تو جبرئیل ہیں جس کسی نے تجھے خبر دی ہے کہ محمد نے اپنے رب کو دیکھا ہے یا کسی حکم کو جسکا انکو حکم ہوا ہے چھپایا ہے یا ان پانچ چیزوں کو جانتا ہے کہ کہا ہے اللہ نے ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث تو اسنے بڑا افترا کیا لیکن آپ نے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا ہے نہیں دیکھا آپ نے اسکو اپنی اصلی صورت میں مگر دو بار ایک بار جیاد (نام موضع مکہ ہے) میں اسکے چھ سو پر تھے کہ اُسنے کنارے کو پر کیا ہوا ہے۔ اور روایت کیا داؤد بن ابی ہند نے شعبی سے اُسنے مسروق سے اُسنے حضرت عائشہ سے انھوں نے نبی صلعم سے مثل اس حدیث کے اور حدیث داؤد کی چھوٹی ہے

[1] ابن عباس نے کعب سے کوئی بات پوچھی شاید اُسنے اللہ کے دیدار کی بابت سوال کیا ہوگا تو اسنے اس بات کو ایک بڑی بات سمجھکر تکبیر کہی اسقدر بلند آواز کی کہ ۔۔۔ اجہ ہائ روشنے اتی بڑائی لبسا کرتنون

بن مطعم نحوه **حدثنا** ابو کریب و ابو بکر بندار قالا ثنا وکیع عن سفیان عن زیاد بن اسمٰعیل عن محمد بن عباد بن جعفر المخزومی عن ابی هریرة قال جاء مشرکو قریش یخاصمون رسول الله صلی الله علیه وسلم فی القدر فنزلت یوم یسحبون فی النار علی وجوههم ذوقوا مس سقر انا کل شئ خلقناه بقدر هذا حدیث حسن صحیح

سورة الرحمن

حدثنا عبد الرحمن بن واقد ابو مسلم نا الولید بن مسلم عن زهیر بن محمد عن محمد بن المنکدر عن جابر قال خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم علی اصحابه فقرأ علیهم سورة الرحمن من اولها الی اٰخرها فسکتوا فقال لقد قرأتها علی الجن لیلة الجن فکانوا احسن مردودا منکم کنت کلما اتیت علی قوله فبای اٰلاء ربکما تکذبان قالوا لا بشئ من نعمك ربنا نکذب فلك الحمد هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث الولید بن مسلم عن زهیر بن محمد قال احمد بن حنبل کان زهیر بن محمد الذی وقع بالشام لیس هو الذی یروی عنه بالعراق کانه رجل اٰخر قلبوا اسمه یعنی لما یروون عنه من المناکیر وسمعت محمد بن اسمٰعیل یقول اهل الشام یروون عن زهیر بن محمد مناکیر واهل العراق یروون عنه احادیث مقاربة

سورة الواقعة

حدثنا ابو کریب نا عبدة بن سلیمٰن وعبد الرحیم بن سلیمٰن عن محمد بن عمرو قال نا ابو سلمة عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول الله اعددت لعبادی الصالحین ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر فاقرؤا ان شئتم فلا تعلم نفس ما اخفی لهم من قرة اعین جزاءً بما کانوا یعملون وفی الجنة شجرة یسیر الراکب فی ظلها مائة عام لا یقطعها واقرؤا ان شئتم وظل ممدود وموضع سوط فی الجنة خیر من الدنیا وما فیها واقرؤا ان شئتم فمن زحزح عن النار وادخل الجنة فقد فاز وما الحیٰوة الدنیا الا متاع الغرور هذا حدیث حسن صحیح

بن مطعم سے مثل اسکے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب اور ابو بکر بندار نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُسنے زیاد بن اسمٰعیل سے اُسنے محمد بن عباد بن جعفر مخزومی سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے مشرک قریش کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس قدر میں جھگڑتے ہوے آئے پس یہ آیت نازل ہوئی[1] یوم یسحبون فی النار الخ یعنے اُس دن کہ گھسیٹے جاوینگے بیچ آگ کے اوپر مُنھوں اپنے کے چکھو لگنا آگ دوزخ کا تحقیق ہمنے ہر چیز کو پیدا کیا ہے اسکو ساتھ اندازے کے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **تفسیر سورۃ الرحمٰن** **حدیث** کی ہمسے عبد الرحمن بن واقد یعنے ابو مسلم نے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن مسلم نے زہیر بن محمد سے اُسنے محمد بن منکدر سے اُسنے جابر سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ پر نکلے سو آپ نے انپر سورہ الرحمٰن اول سے آخر تک پڑھی اور وہ چپ رہے پس فرمایا آپ نے میں نے یہ سورت جنوں کی رات میں جنوں پر پڑھی تھی سو اُنھوں نے تم سے اچھا جواب دیا جب میں اس آیت فبای الاء ربکما تکذبان پر آتا تھا تو وہ کہتے تھے لا بشئ من نعمك ربنا نکذب فلك الحمد۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ولید بن مسلم سے جو راوی ہے زہیر بن محمد سے کہا احمد بن حنبل نے زہیر بن محمد جو شام میں تھا یہ وہ نہیں ہے جس سے عراق میں روایت کیجاتی ہے گویا وہ اور مرد ہے اُنھوں نے اسکے نام کو بدل دیا جبکہ اُس سے مناکیر حدیثیں مروی ہوئیں۔ اور سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل سے کہ کہتا اہل شام زہیر بن محمد سے مناکیر حدیثیں روایت کرتے ہیں اور اہل عراق اس سے احادیث متقاربہ روایت کرتے ہیں **تفسیر سورۂ واقعہ** **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ بن سلیمان اور عبد الرحیم بن سلیمان نے محمد بن عمرو سے کہا حدیث کی ہمسے ابو سلمہ نے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے بندوں نیکو کاروں کے لیے وہ چیز تیار کی ہے جسکو نہ آنکھوں نے دیکھا ہے اور نہ کانوں نے سنا ہے اور نہ کسی آدمی کے دل پر وہ گذری ہے پس پڑھ لو اگر تم (تصدیق اسکی) چاہتے ہو فلا تعلم نفس ما اخفی لھم الخ یعنے پس نہیں جانتا کوئی جی کیا چھپائی گئی ہے واسطے اُنکے ٹھنڈک آنکھوں سے بدلا اُس چیز کا کہ تھے کرتے۔ اور جنت میں ایک درخت ہے کہ سوار اسکے سایہ میں سو برس چلے تو اسکو قطع نہیں کرتا اور پڑھ لو (تصدیق اسکی) اگر تم چاہتے ہو وظل ممدود یعنے سایہ ہیں دراز۔ اور جگہ چابک کی جنت میں بہتر ہے دنیا سے اور اس چیز سے کہ اسمیں ہے اور پڑھ لو (تصدیق اسکی) اگر تم چاہتے ہو فمن زحزح عن النار الخ یعنے جو کوئی دور رکھا گیا آگ سے اور داخل کیا گیا جنت میں تو وہ مراد کو پہنچ گیا اور نہیں حیات دنیا کی مگر اسباب فریب کا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

---

[1] یعنے ہمنے تمام اشیاء کو اول روز سے پیدا کر دیا ہے کوئی نئی بات نہیں یہ جھگڑا اگر کرینگے تو وبال اسکا انھیں کی گردن پر ہوگا ۱۲

الذین یجتنبون کبائر الاثم والفواحش الا اللمم قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان تغفر اللھم تغفر جما وای عبد لک لا الما
ھذا حدیث حسن صحیح غریب لا نعرفہ الا من حدیث زکریا بن اسحق **سورۃ القمر** **حدثنا** علی بن حجر نا علی بن
مسھر عن الاعمش عن ابراھیم عن ابی معمر عن ابن مسعود قال بینما نحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی فانشق القمر
فلقتین فلقۃ من وراء الجبل وفلقۃ دونہ فقال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشھدوا یعنی اقتربت الساعۃ وانشق
القمر ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** عبد بن حمید نا عبد الرزاق عن معمر عن قتادۃ عن انس قال سأل اھل مکۃ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم آیۃ فانشق القمر بمکۃ مرتین فنزلت اقتربت الساعۃ وانشق القمر الی قولہ سحر مستمر یقول
ذاھب ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان عن ابن ابی نجیح عن مجاھد عن ابی معمر عن ابن مسعود
قال انشق القمر علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشھدوا ھذا حدیث
حسن صحیح **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داؤد عن شعبۃ عن الاعمش عن مجاھد عن ابن عمر قال انفلق القمر علی عھد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشھدوا ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا**
عبد بن حمید نا محمد بن کثیر نا سلیمن بن کثیر عن حصین عن محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیہ قال انشق القمر علی عھد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حتی صار فرقتین علی ھذا الجبل وعلی ھذا الجبل فقالوا سحرنا محمد فقال بعضھم لئن کان سحرنا فما یستطیع
ان یسحر الناس کلھم وقد روی بعضھم ھذا الحدیث عن حصین عن جبیر بن محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیہ عن جدہ جبیر

الذین یجتنبون کبائر الاثم یعنے وہ لوگ کہ بچتے ہیں بڑے گناہوں سے اور بےحیائیوں سے مگر چھوٹے گناہوں سے۔ کہا اُسنے فرمایا نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نے اے اللہ اگر تو بخشے تو بخش سکتا ہے تمام کو اور کونسا تیرا بندہ ہے کہ جسنے گناہ نہ کیا ہو۔[1] یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے نہیں
پہچانتے ہم اسکو مگر طریق زکریا بن اسحاق سے **تفسیر سورۂ قمر** **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے
علی بن مسہر نے اعمش سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے ابی معمر سے اُسنے ابن مسعود سے کہا اُسنے اسوقت ہیں کہ ہم ساتھ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے منیٰ میں تھے کہ چاند دو ٹکڑے ہوگیا ایک ٹکڑا پیچھے پہاڑ کے تھا اور ایک ٹکڑا آگے
اُسکے سو فرمایا ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے گواہ رہو تم یعنے اقتربت الساعۃ وانشق القمر نزدیک آئی قیامت اور
پھٹ گیا چاند۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے معمر سے
اُسنے قتادہ سے اُسنے انس سے کہا اُسنے اہل مکہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مکہ میں دو بار آیت فانشق القمر کا سوال کیا
سو یہ آیت نازل ہوئی اقتربت الساعۃ وانشق القمر سحر مستمر تک مستمر معنے اسکے جانیوالا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث**
کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابن ابی نجیح سے اُسنے مجاہد سے اُسنے ابی معمر سے اُسنے ابن مسعود
سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چاند پھٹ گیا سو فرمایا ہمکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے گواہ رہو تم۔ یہ
حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے شعبہ سے اُسنے اعمش سے
اُسنے مجاہد سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چاند پھٹ گیا پس فرمایا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے گواہ رہو تم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن کثیر نے
کہا حدیث کی ہمسے سلیمان بن کثیر نے حصین سے اُسنے محمد بن جبیر بن مطعم سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چاند پھٹ گیا یہانتک کہ دو ٹکڑے ہوگیا اس پہاڑ پر اور اُس پہاڑ پر پس کہا انھوں نے ہمکو محمد نے سحر کر لیا
سو کہا بعض نے انمیں سے اگر ہمکو اُسنے سحر کر لیا ہے تو اسکو یہ طاقت تو نہیں کہ تمام لوگوں کو سحر کرلے۔ اور روایت کیا ہے بعض نے اس حدیث کو
حصین سے اُسنے جبیر بن محمد بن جبیر بن مطعم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا جبیر

---

[1] یہ بیت امیہ بن صلت کی ہے جسکو آنحضرت نے پڑھا ہے یعنے اے اللہ تیری شان سے یہی ہے تمام گناہ کبیرہ معاف کرنا۔ اور کسی کا یہ کام نہیں اور صغیرہ گناہوں کو تو ہم تیری طرف منسوب ہی نہیں کرتے
کیونکہ انسے کوئی بشر خالی نہیں اور ایسے گناہ جو صغیرہ ہوتے کبائر سے اجتناب کرنے سے بھی معاف ہوجاتے ہیں اور شرط جو ہے شک کے واسطے نہیں بلکہ واسطے تعلیل کے ہے۔۱۲

هذا حديث حسن غريب لا نعرفه من حديث ابن عباس الا من هذا الوجه وروى علي بن صالح هذا الحديث عن ابي اسحق عن ابي جحيفة نحو هذا وقد روى عن ابي اسحق عن ابي ميسرة شيء من هذا مرسلا

سورة الحديد

حدثنا عبد بن حميد وغير واحد المعنى واحد قالوا انا يونس بن محمد نا شيبان بن عبد الرحمن عن قتادة قال حدث الحسن عن ابي هريرة قال بينما نبي الله صلى الله عليه وسلم جالس واصحابه اذ اتى عليهم سحاب فقال نبي الله صلى الله عليه وسلم هل تدرون ما هذا قالوا الله ورسوله اعلم قال هذا العنان هذه روايا الارض يسوقه الله الى قوم لا يشكرونه ولا يدعونه ثم قال هل تدرون ما فوقكم قالوا الله ورسوله اعلم قال فانها الرقيع سقف محفوظ وموج مكفوف ثم قال هل تدرون كم بينكم وبينها قالوا الله ورسوله اعلم قال بينكم وبينها خمسمائة سنة ثم قال هل تدرون ما فوق ذلك قالوا الله ورسوله اعلم قال فان فوق ذلك سمائين ما بينهما مسيرة خمسمائة عام حتى عد سبع سموات ما بين كل سمائين ما بين السماء والارض ثم قال هل تدرون ما فوق ذلك قالوا الله ورسوله اعلم قال فان فوق ذلك العرش بينه وبين السماء بعد ما بين السمائين ثم قال هل تدرون ما الذي تحتكم قالوا الله ورسوله اعلم قال فانها الارض ثم قال هل تدرون ما الذي تحت ذلك قالوا الله ورسوله اعلم قال فان تحتها ارضا اخرى بينهما مسيرة خمسمائة سنة حتى عد سبع ارضين بين كل ارضين مسيرة خمسمائة سنة ثم قال والذي نفس محمد بيده لو انكم دليتم بحبل الى الارض السفلى لهبط على الله ثم قرأ هو الاول والآخر والظاهر والباطن وهو بكل شيء عليم هذا حديث غريب من هذا الوجه ويروى عن ايوب ويونس بن عبيد وعلي بن زيد قالوا لم يسمع الحسن عن ابي هريرة

یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق ابن عباس سے مگر اسی وجہ سے۔ اور روایت کی ہے علی بن صالح نے اس حدیث کو ابی اسحاق سے اُسنے ابی جحیفہ سے مثل اسکے۔ اور مروی ہے بواسطہ ابی اسحاق کے ابی میسرہ سے کچھ حصہ اس سے مرسل

تفسیر سورۂ حدید

حدیث کی ہمسے عبد بن حمید اور کئی ایک نے (معنے سب کے واحد ہیں) کہا انھون نے حدیث کی ہمسے یونس بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے شیبان بن عبد الرحمن نے قتادہ سے کہا اُسنے حدیث کی حسن نے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے اسوقت مین کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوے تھے اور اصحاب آپ کے کہ اُنپر بادل آیا پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے کہا انھون نے اللہ اور رسول اسکا بہتر جانتا ہے فرمایا آپ نے یہ بادل پیاسی زمین کا ہے اسکو اللہ تعالی اس قوم کی طرف چلا رہا ہے جو اسکا شکر نہین کرتے اور نہ اس سے مانگتے ہین پھر فرمایا آپ نے کیا تم جانتے ہو کہ اوپر تمھارے کیا ہے کہا انھون نے اللہ اور رسول اسکا بہتر جانتا ہے فرمایا آپ نے وہ آسمان ہے چھت ہے محفوظ اور موج ہے بند کی گئی پھر فرمایا آپ نے کیا تم جانتے ہو کہ کسقدر مسافت ہے درمیان تمھارے اور اسکے۔ کہا انھون نے اللہ اور رسول اسکا بہتر جانتا ہے فرمایا آپ نے درمیان تمھارے اور اسکے پانچ سو برس کا راستہ ہے پھر فرمایا آپ نے کیا تم جانتے ہو کہ اسکے اوپر کیا ہے کہا انھون نے اللہ اور رسول اسکا بہتر جانتا ہے فرمایا آپ نے اوپر اسکے دو اور آسمان ہین درمیان ان دونون کے پانچ سو برس کی سیر ہے یہانتک کہ آپ نے سات آسمان گنے درمیان ہر دو آسمانون کے اسقدر (مسافت) ہے جسقدر کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہے پھر فرمایا آپ نے کیا تم جانتے ہو کہ اسکے اوپر کیا ہے کہا انھون نے اللہ اور رسول اسکا بہتر جانتا ہے فرمایا آپنے اوپر اسکے عرش ہے درمیان اسکے اور دیگر آسمان کے مسافت اسقدر ہے کہ جو درمیان دو آسمانون کے ہے پھر فرمایا آپ نے کیا تم جانتے ہو اسکو جو نیچے تمھارے ہے کہا انھون نے اللہ اور رسول اسکا بہتر جانتا ہے فرمایا آپ نے وہ زمین ہے پھر فرمایا آپ نے کیا تم جانتے ہو اسکو جو نیچے اسکے ہے کہا انھون نے اللہ اور رسول اسکا بہتر جانتا ہے فرمایا آپنے نیچے اسکے ایک اور زمین ہے درمیان ان دونون کے پانچ سو برس کی مسافت ہے یہانتک کہ آپ نے سات زمینین شمار کین درمیان ہر دو زمینون کے پانچ سو برس کی سیر ہے پھر فرمایا آپ نے قسم ہے اس ذات کی کہ جان محمد کی اسکے ہاتھ مین ہے اگر تم کوئی رسی نیچے کی زمین کی طرف ڈالو تو ضرور اللہ پر گرے پھر پڑھا آپ نے ہو الاول والآخر الخ یعنے وہ اول ہے اور آخر ہے اور ظاہر ہے اور باطن ہے اور وہ ساتھ ہر چیز کے جاننے والا ہے یہ حدیث غریب ہے اس طریق سے اور مروی ہے ایوب اور یونس بن عبید اور علی بن زید سے کہ کہا انھون نے حسن نے ابی ہریرہ سے سنا نہین ہے

حدثنا عبد بن حمید نا عبد الرزاق عن معمر عن قتادة عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی الجنة لشجرة یسیر الراکب فی ظلها مائة عام لا یقطعها واقرؤا ان شئتم وظل ممدود وماء مسکوب هٰذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن ابی سعید **حدثنا** ابو کریب نا رشدین بن سعد عن عمرو بن الحارث عن دراج عن ابی الهیثم عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قوله وفرش مرفوعة قال ارتفاعها کما بین السماء والارض ومسیرة ما بینهما خمسمائة عام هٰذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من حدیث رشدین وقال بعض اهل العلم معنی هٰذا الحدیث وارتفاعها کما بین السماء والارض قال ارتفاع الفرش المرفوعة فی الدرجات ما بین کل درجتین کما بین السماء والارض **حدثنا** احمد بن منیع نا الحسین بن محمد نا اسرائیل عن عبد الاعلی عن ابی عبد الرحمٰن عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتجعلون رزقکم انکم تکذبون قال شکرکم تقولون مطرنا بنوء کذا وکذا وبنجم کذا وکذا هٰذا حدیث حسن غریب وروی سفیان عن عبد الاعلی هٰذا الحدیث بهٰذا الاسناد ولم یرفعه **حدثنا** ابو عمار الحسین بن حریث الخزاعی المروزی نا وکیع عن موسی بن عبیدة عن یزید بن ابان عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قوله انا انشانا هن انشاء قال ان من المنشأت اللاتی کن فی الدنیا عجائز عمشا رمصا هٰذا حدیث غریب لا نعرفه مرفوعا الا من حدیث موسی بن عبیدة وموسی بن عبیدة ویزید بن ابان الرقاشی یضعفان فی الحدیث **حدثنا** ابو کریب نا معٰویة بن هشام عن شیبان عن ابی اسحٰق عن عکرمة عن ابن عباس قال قال ابو بکر یا رسول اللہ قد شبت قال شیبتنی هود والواقعة والمرسلات وعم یتساءلون واذا الشمس کورت

حدیث کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے معمر سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس سے یہ کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جنت میں ایک درخت ہے سوار اسکے سایہ میں ایک سو سال چلے تو اسکو قطع نہیں کرتا اور پڑھ لو (تصدیق اسکی) اگر تم چاہتے ہو وظل ممدود وماء مسکوب یعنے اور سایہ لمبا اور پانی گرتا ہوا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید سے **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہم سے رشدین بن سعد نے اُسنے عمرو بن حارث سے اُسنے دراج سے اُسنے ابی الہیثم سے اُسنے ابی سعید سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر میں وفرش مرفوعة فرمایا آپ نے بلندی انکی اتنی ہے جسقدر کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہے اور مسافت درمیان ان دونوں کے پانچ سو سال کی ہے یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق رشدین سے۔ اور کہا بعض اہل علم نے معنے اس حدیث کے کہ بلندی انکی اتنی ہے جسقدر کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہے یہ ہیں کہ کہا اُسنے بلندی بچھونوں کی جو بلند ہیں درجات میں اور ہر ایک درجے کے درمیان اسقدر فاصلہ ہے کہ جسقدر درمیان آسمان اور زمین کے ہے **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے حسین بن محمد نے کہا حدیث کی ہم سے اسرائیل نے عبد الاعلی سے اُسنے ابی عبد الرحمن سے اُسنے علی سے کہا انھوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وتجعلون رزقکم الخ یعنے اور کرتے ہو حصہ رزق اپنے کا یہ کہ تم جھٹلاتے ہو فرمایا آپ نے اور کرتے ہو شکر رزق کا یہ کہ جھٹلاتے ہو کہتے ہو ہم[1] فلاں فلاں ستارے اور فلاں فلاں ستارے سے مینہ برسائے گئے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور روایت کی سفیان نے عبد الاعلی سے یہ حدیث ساتھ اس اسناد کے اور اسکو مرفوع نہیں کیا **حدیث** کی ہم سے ابو عمار یعنے حسین بن حریث خزاعی مروزی نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے موسی بن عبیدہ سے اُسنے یزید بن ابان سے اُسنے انس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں انا انشانا ہن انشاءً یعنے تحقیق ہمنے پیدا کیا ہے عورتوں کو ایک طرح پیدا کرنا۔ فرمایا آپ نے منشآت وہ عورتیں ہیں جو دنیا میں بوڑھیں کم نظر تھیں یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مرفوع مگر طریق موسی بن عبیدہ سے اور موسی بن عبیدہ اور یزید بن ابان دونوں حدیث میں ضعیف ہیں **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہم سے معاویہ بن ہشام نے شیبان سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے کہا حضرت ابوبکر صدیق نے یا رسول اللہ آپ تو بوڑھے ہو گئے ہیں فرمایا آپ نے مجھے سورۂ ہود اور واقعہ اور مرسلات اور عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت نے[2] بوڑھا کر دیا ہے

[1] یعنے تم شکر رزق کا جو بواسطہ بارش کے تمکو ملتا ہے یہ کرتے ہو کہ اسکی تکذیب کرتے ہو اس طور سے کہ یہ بارش اللہ کی جانب سے نہیں بلکہ فلاں ستارے کے باعث سے ہے اگر کوئی شخص ان ستاروں کو بارش کے ہونے سے موثر بالذات جانے تو کفر ہے ورنہ کفر نہیں یعنے یوں جانے کہ جیسے اور اسباب بارش کے لیے ہوتے ہیں ان اسباب سے یہ بھی ایک سبب ہے واللہ اعلم
[2] ان سورتوں میں قیامت اور اقوام ماضیہ کے حوادثات کا ذکر ہے اور نیز بعض

ووجدت عند رسول الله صلى الله عليه وسلم السعة والبركة امرني بصدقتكم فادفعوها الى فدفعوها الى هذا حديث
حسن قال محمد سليمن بن يسار لم يسمع عندي من سلمة بن صخر قال ويقال سلمة بن صخر ويقال سلمن بن صخر وفي الباب
عن خولة بنت ثعلبة **حدثنا** عبد بن حميد نا يونس عن شيبان عن قتادة نا انس بن مالك ان يهوديا اتى على نبي الله
صلى الله عليه وسلم واصحابه فقال السام عليكم فرد عليه القوم فقال نبي الله صلى الله عليه وسلم هل تدرون
ما قال هذا قالوا الله ورسوله اعلم سلم يا نبي الله قال لا ولكنه قال كذا وكذا ردوه علي فردوه فقال قلت السام عليكم
قال نعم قال نبي الله صلى الله عليه وسلم عند ذلك اذا سلم عليكم احد من اهل الكتاب فقولوا عليك ما قلت
قال واذا جاؤك حيوك بما لم يحيك به الله هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** سفيان بن وكيع نا يحيى بن آدم نا عبيد الله
الاشجعي عن سفيان الثوري عن عثمن بن المغيرة الثقفي عن سالم بن ابي الجعد عن علي بن علقمة الانماري عن علي بن ابي طالب
قال لما نزلت يا ايها الذين امنوا اذا ناجيتم الرسول فقدموا بين يدي نجوىكم صدقة قال لي النبي صلى الله عليه وسلم
ما ترى دينار قلت لا يطيقونه قال فنصف دينار قلت لا يطيقونه قال فكم قلت شعيرة قال انك لزهيد قال فنزلت
أأشفقتم ان تقدموا بين يدي نجوىكم صدقات الآية قال فبي خفف الله عن هذه الامة هذا حديث حسن
غريب انما نعرفه من هذا الوجه ومعنى قوله شعيرة يعني وزن شعيرة من ذهب **سورة الحشر حدثنا**
قتيبة نا الليث عن نافع عن ابن عمر قال حرق رسول الله صلى الله عليه وسلم نخل بني النضير

اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس میں نے کشادگی اور برکت پائی ہے مجھے آپ نے تمہارے صدقے کا حکم دیا ہے سو وہ
صدقہ مجھے دیدو پس انھوں نے مجھے وہ صدقہ دیدیا۔ یہ حدیث حسن ہے کہا محمد نے میرے نزدیک سلیمان بن یسار نے سلمہ بن صخر
سے سنا نہیں ہے کہا اُسنے اور کہا جاتا ہے سلمہ بن صخر اور کہا جاتا ہے سلمان بن صخر۔ اور اس باب میں روایت ہے خولہ بن ثعلبہ سے **حدیث**
کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے یونس نے شیبان سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس بن مالک سے یہ کہ ایک یہودی پاس
نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور انکے اصحاب کے آیا سو کہا اُسنے السام علیکم (جسکے معنے ہیں موت ہو تمپر) سو قوم نے اسکا جواب دیا یعنے
وعلیکم السلام) سو فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تم جانتے ہو کہ اسنے کیا کہا ہے کہا انھوں نے اللہ اور رسول اسکا بہتر جانتا ہے اُسنے تو اے
نبی اللہ کے سلام دیا ہے فرمایا آپ نے کہ نہیں لیکن اسنے تو یوں کہا ہے اسکو میرے پاس لے آؤ پس اسکو آپ کے پاس لائے سو فرمایا آپ نے
تو نے کہا ہے السام علیکم کہا اُسنے ہاں فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اسوقت ہیں کہ جب کوئی اہل کتاب سے تمکو سلام دے تو تم اسکے
جواب میں کہو تجھپر ہو جو تو نے کہا ہے فرمایا آپ نے واذا جاؤک الخ یعنے اور جب آتے ہیں تیرے پاس تحفہ دیتے ہیں تجھکو ساتھ اس چیز کے
کہ نہیں تحفہ دیا تجھکو ساتھ اسکے اللہ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن آدم نے
کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ اشجعی نے سفیان ثوری سے اُسنے عثمان بن مغیرہ ثقفی سے اُسنے سالم بن ابی الجعد سے اُسنے علی بن علقمہ انماری
سے اُسنے علی بن ابی طالب سے کہا انھوں نے جب یہ آیت نازل ہوئی یا ایہا الذین آمنوا اذا ناجیتم الخ یعنے اے ایمان والو جسوقت مصلحت
کرنیکو آؤ تم پیغمبر سے پس کر لو آگے مصلحت کرنے سے کچھ خیرات تو مجھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری کیا رائے ہے کیا ایک دینار میں نے
کہا لوگ اسکی طاقت نہیں رکھینگے فرمایا آپ نے نصف دینار میں نے کہا لوگ اسکی طاقت نہیں رکھینگے فرمایا پس کسقدر میں نے کہا
ایک شعیر فرمایا آپ نے تو تو بہت تنگدست ہے کہا حضرت علی نے پس یہ آیت نازل ہوئی[1] أأشفقتم ان تقدموا الخ یعنے کیا ڈر گئے تم یہ کہ
آگے بھیجو تم پہلے مصلحت کرنے اپنی سے خیرات الخ کہا حضرت علی نے سو میرے باعث اللہ تعالی نے اس امت سے تخفیف فرمائی ہے یہ
حدیث حسن ہے غریب ہے اسی طریق سے۔ اور معنے قول شعیرہ کے یعنے وزن شعیرہ کا سونے سے **تفسیر سورۂ حشر حدیث** کی ہمسے
قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کی کھجوروں کو جلادیا

[1] منافق بیفائدہ باتیں حضرت سے کان میں کرتے کہ لوگوں پر اپنی بڑائی جتاویں حضرت خلق کے سبب منع نہ کرتے یہ حکم اترا جب بخل کے مارے منافقوں نے وہ عادت چھوڑی پیچھے یہ حکم موقوف ہوا مروی
ہے کہ جب صدقے کی آیت اتری تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کچھ بات کے پوچھنے کی ضرورت ہوئی تو صدقہ دیکر آپ سے اگر پوچھی اسیطرح ایک اور بار بھی دو بار حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہی اس آیت پر عمل کیا ہے ۱۲

وفسر بعض اهل العلم هذا الحديث فقالوا انما هبط على علم الله وقدرته وسلطانه وعلم الله وقدرته وسلطانه فى كل مكان وهو على العرش كما وصف فى كتابه **سورة المجادلة** حدثنا عبد بن حميد والحسن بن على الحلوانى المعنى واحد قالا انا يزيد بن هارون انا محمد بن اسحٰق عن محمد بن عمرو بن عطاء عن سليمٰن بن يسار عن سلمة بن صخر الانصارى قال كنت رجلا قد اوتيت من جماع النساء مالم يوت غيرى فلما دخل رمضان تظاهرت من امرأتى حتى ينسلخ رمضان فرقا من ان اصيب منها فى ليلى فاتتابع فى ذلك الى ان يدركنى النهار وانا لا اقدر ان انزع فبينما هى تخدمنى ذات ليلة اذ تكشف لى منها شئ فوثبت عليها فلما اصبحت غدوت على قومى فاخبرتهم خبرى فقلت انطلقوا معى الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبره بامرى فقالوا لا والله لا نفعل نتخوف ان ينزل فينا قرآن او يقول فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم مقالة يبقى علينا عارها ولكن اذهب انت فاصنع ما بدالك قال فخرجت فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبرته خبرى فقال انت بذاك قلت انا بذاك قال انت بذاك قلت انا بذاك قال انت بذاك قلت انا بذاك وها انا ذا فامض فى حكم الله فانى صابر لذلك قال اعتق رقبة قال فضربت صفحة عنقى بيدى فقلت لا والذى بعثك بالحق ما اصبحت املك غيرها قال فصم شهرين قلت يارسول الله وهل اصابنى ما اصابنى الا فى الصيام قال فاطعم ستين مسكينا قلت والذى بعثك بالحق لقد بتنا ليلتنا هذه وحشى ما لنا عشاء قال اذهب الى صاحب صدقة بنى زريق فقل له فليدفعها اليك فاطعم عنك منها وسقا ستين مسكينا ثم استعن بسائره عليك وعلى عيالك قال فرجعت الى قومى فقلت وجدت عندكم الضيق وسوء الرائ

اور بعض اہل علم نے اس حدیث کی تفسیر کی ہے کہ کہا انھوں نے کہ یہ وہ رسی اللہ کے علم پر اور اسکی قدرت پر اور اسکے غلبہ پر ہے اور اللہ کا علم اور قدرت اور غلبہ ہر مکان مین ہے اور وہ خود عرش پر ہے جیسا کہ اسنے اپنی کتاب مین بیان کیا ہے **تفسیر سورہ مجادلہ** روایت کی ہمسے عبد بن حمید اور حسن بن علی حلوانی نے معنے واحد ہین کہا دونون نے حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو محمد بن اسحاق نے محمد بن عمرو بن عطار سے اُسنے سلیمان بن یسار سے اُسنے سلمہ بن صخر انصاری سے کہا اُسنے مجھے عورتون سے جماع کرنیکی اسقدر طاقت دی گئی تھی کہ میرے سوا اور کسیکو نہ تھی پس جب مہینہ رمضان کا آیا تو مین نے اپنی عورت سے ظہار کر دیا تاکہ رمضان گذر جائے اس خوف سے کہ مین شاید اسکے ساتھ کسی رات مین جماع کرون اور مین اسقدر اسمین مشغول ہون کہ صبح ہو جائے اس حالت مین کہ مین علیحدہ نہو سکون پس ایک رات مین وہ میری خدمت کر رہی تھی کہ ناگاہ اسکا کچھ بدن ننگا ہو گیا سو مین اسپر کود پڑا پھر جب صبح ہوئی تو مین اپنی قوم کے پاس آیا اور انکو اپنی خبر دی اور مین نے کہا میرے ساتھ تم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس چلو تاکہ مین آپکو اپنے حال کی خبر دون انھون نے کہا قسم ہے اللہ کی ہمتو یہ نہین کرینگے ہم خوف کرتے ہین کہ ہم مین قرآن نازل ہو یا رسول اللہ صلعم ہمارے حق مین کوئی ایسی بات کرین جسکی عار ہمپر باقی رہے لیکن خود تو جا اور کر جو تجھے ظاہر ہو کہا اُسنے پس مین نکلا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور انکو اپنی خبر دی سو فرمایا آپ نے تو اسی لائق تھا مین نے کہا مین اسی لائق تھا فرمایا آپ نے تو اسی لائق تھا مین نے کہا مین اسی لائق تھا فرمایا آپ نے تو اسی لائق تھا مین نے کہا مین اسی لائق تھا اور مین اس جگہ بیٹھا ہون سو میرے حق مین حکم اللہ کا جاری کیجیے اسلیے کہ مین اسپر صبر کرنیوالا ہون فرمایا آپ نے ایک غلام آزاد کر کہا اُسنے مین نے اپنی گردن پر اپنا ہاتھ مارا اور کہا قسم ہے اس ذات کی کہ جسنے آپکو ساتھ حق کے بھیجا ہے مین تو سوا اسکے اور کسی چیز کا مالک نہین ہون فرمایا آپ نے سو دو مہینے کے روزے رکھ مین نے کہا یا رسول اللہ اور نہین پہونچا مجھے جو کچھ پہونچا ہے مگر روزہ سے فرمایا آپ نے ساٹھ مسکینون کو کھانا کھلا مین نے کہا قسم ہے اس ذات کی کہ جسنے آپکو ساتھ حق کے بھیجا ہے ہمنے تو رات بھوکے ہی گذاری ہے ہمارے پاس کچھ کھانا نہین تھا فرمایا آپ نے بنی زریق کے صدقہ کے صاحب کی طرف جا اور اسکو کہ کہ وہ صدقہ تجھے دیدے پس تو اس سے ساٹھ مسکینون کو کھانا دیدے پھر باقی سے اپنی اور اپنی عیال کی مدد کر کہا اُسنے پھر مین اپنی قوم کے پاس آیا اور کہا مین نے تو تمسے تنگی اور بری رائے پائی تھی

عن عمرو بن دينار عن الحسن بن محمد هو ابن الحنفية عن عبيد الله بن ابى رافع قال سمعت على بن ابى طالب يقول بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم انا والزبير والمقداد بن الاسود فقال انطلقوا حتى تاتوا روضة خاخ فان بها ظعينة معها كتاب فخذوه منها فأتونى به فخرجنا تتعادى بنا خيلنا حتى اتينا الروضة فاذا نحن بالظعينة فقلنا اخرجى الكتاب فقالت ما معى من كتاب قلنا لتخرجن الكتاب او لتلقين الثياب قال فاخرجته من عقاصها قال فاتينا به رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا هو من حاطب بن ابى بلتعة الى اناس من المشركين بمكة يخبرهم ببعض امر النبى صلى الله عليه وسلم فقال ما هذا يا حاطب قال لا تعجل على يا رسول الله انى كنت امرأ ملصقا فى قريش ولم اكن من انفسها وكان من معك من المهاجرين لهم قرابات يحمون بها اهليهم واموالهم بمكة فاحببت اذ فاتنى ذلك من نسب فيهم ان اتخذ فيهم يدا يحمون بها قرابتى وما فعلت ذلك كفرا وارتدادا عن دينى ولا رضى بالكفر فقال النبى صلى الله عليه وسلم صدق فقال عمر بن الخطاب دعنى يا رسول الله اضرب عنق هذا المنافق فقال النبى صلى الله عليه وسلم انه قد شهد بدرا فما يدريك لعل الله اطلع على اهل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لكم قال وفيه انزلت هذه السورة يا ايها الذين امنوا لا تتخذوا عدوى وعدوكم اولياء تلقون اليهم بالمودة السورة قال عمرو قد رأيت ابن ابى رافع وكان كاتبا لعلى هذا حديث حسن صحيح وفيه عن عمر وجابر بن عبد الله وروى غير واحد عن سفيان بن عيينة هذا الحديث نحو هذا وذكروا هذا الحرف فقالوا لتخرجن الكتاب او لتلقين الثياب وهذا حديث قد روى ايضا عن ابى عبد الرحمن السلمى عن على بن ابى طالب نحو هذا الحديث وذكر بعضهم فيه لتخرجن الكتاب او لنجردنك **حدثنا** عبد بن حميد نا عبد الرزاق عن معمر عن الزهرى

عمرو بن دینار سے اُسنے حسن بن محمد سے جو بیٹا حنفیہ کا ہے اُسنے عبید اللہ بن ابی رافع سے کہا اُسنے سنا میں نے علی بن ابی طالب سے کہ فرماتے مجھے[1] اور زبیر اور مقداد بن اسود کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھیجا اور کہا جاؤ اور روضۂ خاخ میں پہونچو اسلیے کہ اسمین ایک عورت ہے اسکے پاس ایک خط ہے سو اس خط کو اس سے چھین لو اور میرے پاس لے آؤ پس ہم گھوڑون کو دوڑاتے ہوئے نکلے حتے کہ ہم اس روضہ میں آئے دیکھا تو وہ عورت موجود ہے سو ہمنے اس سے کہا خط کو نکال اُسنے کہا میرے پاس تو خط کوئی نہیں ہمنے کہا خط کو نکال یا تو کپڑونکو ڈالے گی کہا حضرت علی نے سو اُسنے اس خط کو اپنے بالون سے نکال دیا کہا حضرت علی نے پس ہم اسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے دیکھا تو وہ خط حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مکہ کے مشرکین کی طرف تھا انکو بعض امور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خبر دیتا تھا سو فرمایا آنحضرت نے اے حاطب اسکا کیا باعث ہے کہا اُسنے یا رسول اللہ آپ مجھپر جلدی نکریے میں قریش میں ملا جلا تھا اور انکے نسب سے نہ تھا اور جو لوگ آپ کے ساتھ مہاجرین سے ہیں انکی انکے ساتھ قرابت ہے وہ بباعث اس قرابت کے انکے بال بچون اور مالونکی مکہ میں حفاظت کرتے ہیں سو میں نے چاہا اس سبب سے کہ میرے قرابت انکے ساتھ نتھے کہ میں انکے ساتھ راہ رسم پیدا کرون کہ اسکے سبب میرے بال بچون کی حفاظت کریں اور میں نے یہ کام اسلیے نہیں کیا کہ میں کافر ہو گیا ہون یا دین سے پھر گیا ہون اور نہ کفر سے راضی ہون پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا اُسنے سو کہا حضرت عمر بن خطاب نے مجھے چھوڑ دیجئے یا رسول اللہ کہ اس منافق کی گردن مارون سو فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ تو بدر کی لڑائی میں موجود تھا اور کس چیز نے تجھے معلوم کرایا ہے امید ہے کہ خدا بدر والونکے ایمان کو خوب جان چکا ہے سو کہا ہے خدا نے انکے کہ کرو جو تمھارا جی چاہے میں تو تمکو بخش چکا کہا حضرت علی نے اور اسی میں یہ سورت نازل ہوئی ہے یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی و عدوکم اولیاء تلقون الیہم بالمودۃ الخ کہا عمرو نے میں نے ابن ابی رافع کو دیکھا ہے اور وہ حضرت علی کا کاتب تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسمین روایت ہے عمر اور جابر بن عبد اللہ سے اور کئی ایک نے سفیان بن عیینہ سے اس حدیث کو مثل اسکے روایت کیا ہے اور ذکر کیا انھون نے اس حرف کو کہ کہا انھون نے نکال کتاب کو یا ڈال کپڑونکو۔ اور نیز یہ حدیث بواسطہ ابی عبد الرحمن سلمی کے علی بن ابی طالب سے مثل اسکے مروی ہے اور بعض نے اسمین یون ذکر کیا ہے نکال خط کو یا تجھے ہم ننگا کرینگے۔ **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے معمر سے اُسنے زہری سے

[1] ایک بار حضرت نے ارادہ کیا کہ مکہ میں اچانک جا پہونچیں اور کافرونکو غافل پاکر ماریں حاطب نے یہ حال مکے والون کو خط میں لکھ بھیجا حضرت کو یہ حال وحی سے معلوم ہوا حضرت نے علی مرتضے

وقطع وھی البویرۃ فانزل اللہ ما قطعتم من لینۃ او ترکتموھا قائمۃ علی اصولھا فباذن اللہ ولیخزی الفاسقین ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** الحسن بن محمد الزعفرانی نا عفان نا حفص بن غیاث نا حبیب بن ابی عمرۃ عن سعید بن جبیر عن ابن عباس فی قول اللہ عزوجل ما قطعتم من لینۃ او ترکتموھا قائمۃ علی اصولھا قال اللینۃ النخلۃ ولیخزی الفاسقین قال استنزلوھم من حصونھم قال وامروا بقطع النخل فحک فی صدورھم فقال المسلمون قد قطعنا بعضا وترکنا بعضا فلنسألن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل لنا فیما قطعنا من اجر وھل علینا فیما ترکنا من وزر فانزل اللہ ما قطعتم من لینۃ او ترکتموھا قائمۃ علی اصولھا الآیۃ ھٰذا حدیث حسن غریب وروی بعضھم ھٰذا الحدیث عن حفص بن غیاث عن حبیب بن ابی عمرۃ عن سعید بن جبیر مرسلا ولم یذکر فیہ عن ابن عباس **حدثنا** بذلک عبد اللہ بن عبد الرحمٰن عن ھارون بن معٰویۃ عن حفص بن غیاث عن حبیب بن ابی عمرۃ عن سعید بن جبیر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلا **قال** ابو عیسٰی سمع منی محمد بن اسمٰعیل ھٰذا الحدیث **حدثنا** ابو کریب نا وکیع عن فضیل بن غزوان عن ابی حازم عن ابی ھریرۃ ان رجلا من الانصار بات بہ ضیف فلم یکن عندہ الا قوتہ وقوت صبیانہ فقال لامرأتہ نومی الصبیۃ واطفی السراج وقربی للضیف ما عندک فنزلت ھٰذہ الآیۃ ویؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ ھٰذا حدیث حسن صحیح **سورۃ الممتحنۃ** **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان

اور قطع کردیا[1] اور وہ بویرہ ہین پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ما قطعتم من لینۃ الخ یعنے جو کچھ کہ کاٹ ڈالا تمنے کوئی تنہ درخت کا یا چھوڑ دیا ہے تمنے اسکو کھڑا اوپر جڑون اسکی کے پس ساتھ حکم خدا کے اور تو کہ رسوا ہوون فاسق یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے حسن بن محمد زعفرانی نے کہا حدیث کی ہمسے عفان نے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث نے کہا حدیث کی ہمسے حبیب بن ابی عمرہ نے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے اس آیت کی تفسیر مین ما قطعتم من لینۃ الخ یعنے جو کچھ کہ کاٹ ڈالا تمنے کوئی تنہ درخت کا یا چھوڑ دیا ہے تمنے اسکو کھڑا اوپر جڑون اسکی کے کہا اُسنے لینہ کے معنے کھجور کے ہین اور تو کہ خوار کرے فاسقون کو کہا اُسنے اس قوم سے قلعہ سے اترنے کے واسطے کہا گیا کہا اُسنے اور انکی کھجورین کاٹنے کا حکم دیا گیا سو انکے دلمین کھٹکا گذرا پس کہا مسلمانون نے ہمنے بعض کو قطع کردیا ہے اور بعض کو چھوڑ دیا ہے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کرین کہ کیا ہمارے لیے اس چیز مین کہ جسکو ہمنے کاٹا ہے کچھ اجر ہے اور کیا ہمپر اس چیز مین کہ جسکو ہمنے چھوڑ دیا ہے کچھ گناہ ہے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ما قطعتم من لینۃ او ترکتموھا قائمۃ علی اصولھا الآیۃ یہ حدیث حسن غریب ہے اور روایت کیا ہے بعض نے اس حدیث کو حفص بن غیاث سے اُسنے حبیب بن ابی عمرہ سے اُسنے سعید بن جبیر سے مرسل اور اُسنے اسمین ابن عباس کا ذکر نہین کیا **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے ہارون بن معاویہ سے اُسنے حفص بن غیاث سے اُسنے حبیب بن ابی عمرو سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسل۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث مجھسے محمد بن اسمٰعیل نے سنی ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے فضیل بن غزوان سے اُسنے ابی حازم سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ ایک مرد انصاری کے گھر مین ایک مہمان نے رات گذاری اور اسکے پاس سوائے اپنے قوت اور قوت لڑکون کے اور کچھ نہ تھا پس اُسنے اپنی عورت سے کہا بچون کو سلا دے اور چراغ کو گل کر اور مہمان کے آگے جو کچھ تیرے[2] پاس ہے رکھدے پس یہ آیت نازل ہوئی ویؤثرون علی انفسھم الخ یعنے اور اختیار کرتے ہین اوپر جانون اپنی کے اگرچہ ہو انکو تنگی یہ حدیث حسن صحیح ہے **تفسیر سورہ ممتحنہ**

حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے

[1] جب یہ قوم قلعہ مین بند ہوئی حضرت نے حکم دیا کہ اُنکے باغ کاٹو اور کھیت اجاڑو تاکہ اسکے ڈر سے باہر نکلکر لڑین پھر کاٹنے لگے وہ لگے طعن کرنے کہ تو کاہے کو کاٹتے ہو اس سے مارتے ہو کیا درخت نے کام مین جو کاٹتے ہو بعضے مسلمانون کو شبہ آنے لگا تب یہ آیت اتری ۱۲ [2] چراغ کے گل کرنے کی وجہ یہ تھی کہ مہمان جب کھانا کھانے لگے تو معلوم نہ کرے کہ اسکے پاس اور کچھ نہین ہے اگر یہ معلوم کریگا تو کھانا نہین کھائیگا اور روایت مین یہ بھی آیا ہے کہ ہم بھی اندھیرے مین منہ نٹ بلاتے رہینگے تا اسکو معلوم ہو کہ یہ بھی کھانا کھا رہے ہین اس عورت نے موجب کہنے اپنے خاوند کے اسیطرح ہی کیا جیسا کہ اُسنے کہا تھا پھر اسکے حق مین یہ آیت اتری ویؤثرون علی انفسھم الخ یعنے یہ لوگ ایسے ہین کہ اپنی جانو پر اور لوگونکو اختیار کرتے ہین اپنے نفس کو کچھ نہین سمجھتے ۱۲

نحو روایة محمد بن كثير **سورة الجمعة حدثنا** علی بن حجر انا عبد الله بن جعفر نا ثور بن زید الدیلی عن ابی الغیث عن ابی هریرة قال كنا عند رسول الله صلی الله علیه وسلم حین انزلت سورة الجمعة فتلاها فلما بلغ واخرين منهم لما يلحقوا بهم قال له رجل يا رسول الله من هؤلاء الذين لم يلحقوا بنا فلم يكلمه قال وسلمان فينا قال فوضع رسول الله صلی الله علیه وسلم يده على سلمان فقال والذی نفسی بیده لو كان الايمان بالثريا لتناوله رجال من هؤلاء هذا حديث غريب وعبد الله بن جعفر هو والد علی بن المدینی ضعفه یحیی بن معین وقد روی هذا الحدیث عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم من غیر هذا الوجه وابو الغیث اسمه سالم مولی عبد الله بن مطیع وثور بن زید مدنی وثور بن یزید شامی **حدثنا** احمد بن منیع نا هشیم نا حصین عن ابی سفیان عن جابر قال بینما النبی صلی الله علیه وسلم یخطب یوم الجمعة قائما اذ قدمت عیر المدینة فابتدرها اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی لم یبق منهم الا اثنا عشر رجلا فیهم ابو بكر وعمر ونزلت هذه الایة واذا راوا تجارة او لهوا انفضوا الیها هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** احمد بن منیع نا هشیم نا حصین عن سالم بن ابی الجعد عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم بنحوه هذا حدیث حسن صحیح
ومن سورة المنافقین **حدثنا** عبد بن حمید نا عبید الله بن موسی عن اسرائیل عن ابی اسحق عن زید بن ارقم قال كنت مع عمی فسمعت عبد الله بن ابی بن سلول یقول لاصحابه لا تنفقوا علی من عند رسول الله حتی ینفضوا ولئن رجعنا الی المدینة لیخرجن الاعز منها الاذل فذكرت ذلك لعمی فذكر ذلك عمی للنبی صلی الله علیه وسلم فدعانی النبی صلی الله علیه وسلم

مثل روایت محمد بن کثیر کے۔ **تفسیر سورۂ جمعہ حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو عبداللہ بن جعفر نے کہا حدیث کی مجھے ثور بن زید دیلی نے ابی الغیث سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے جبکہ سورۂ جمعہ نازل ہوئی تھی سو آپ نے اسکو پڑھا پس جب آپ اس آیت پر پہونچے وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ تو ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ کون ہیں یہ لوگ جو ابھی ہمکو نہیں ملے پس آپ نے اس سے کچھ بات نہ کی کہا راوی نے اور سلمان فارسی بھی ہم میں موجود تھا کہا راوی نے سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک سلمان پر رکھا اور کہا قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہے اگر ایمان ثریا پر ہوتا تو ان لوگوں سے کئی مرد اسکو حاصل کر لیتے۔ یہ حدیث غریب ہے اور عبداللہ بن جعفر وہ والد علی بن مدینی کا ہے اسکو یحیی بن معین نے ضعیف کیا ہے۔ اور مروی ہے بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے غیر اس طریق سے بھی۔ اور ابو اللیث کا نام سالم ہے جو غلام عبداللہ بن مطیع کا ہے اور ثور بن زید مدنی ہے۔ اور ثور بن یزید شامی ہے۔ **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے کہا حدیث کی ہمسے حصین نے ابی سفیان سے اُسنے جابر سے کہا اُسنے اسوقت میں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ پڑھ رہے تھے کہ ناگاہ مدینہ کا قافلہ آیا[1] پس اسکی طرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے جلدی کی یہاں تک کہ نہ باقی رہے اُنمیں مگر بارہ[2] مرد انمیں حضرت ابو بکر اور حضرت عمر تھے اور نازل ہوئی یہ آیت وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا یعنے اور جسوقت کہ دیکھتے ہیں سوداگری یا تماشا دوڑ کے جاتے ہیں طرف اسکے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے کہا حدیث کی ہمسے حصین نے سالم بن ابی الجعد سے اُسنے جابر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **تفسیر سورۂ منافقین حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن موسی نے اسرائیل سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے زید بن ارقم سے کہا اُسنے میں اپنے چچا کے ساتھ تھا سو میں نے عبداللہ بن ابی بن سلول سے سنا کہ اپنے دوستوں سے کہتا تھا خرچ کرو اوپر اس شخص کے جو نزدیک رسول خدا کے ہیں یہاں تک کہ بھاگ جاویں اور اگر ہم پھر جاویں طرف مدینہ کے البتہ نکال دینگے عزت والے انمیں سے ذلت والونکو سو میں نے یہ بات اپنے چچا سے ذکر کی اور میرے چچا نے نبی صلعم سے ذکر کی پھر آنحضرت نے مجھے بلایا

---

[1] ایک بار جمعہ میں حضرت خطبہ فرماتے تھے اسی وقت قافلہ آیا اسکے ساتھ نقارا بجتا تھا پہلے سے شہر میں احتیاج کی تھی لوگ دوڑے کہ اسکو ٹھہرا دیں نماز پھر پڑھ لینگے حضرت کے ساتھ بارہ آدمی رہ گئے جنمیں حضرت ابو بکر اور حضرت عمر بھی تھے انھیں سے آپ نے نماز ادا کی اس سے معلوم ہوا کہ چالیس آدمیوں کی شرط جو امام شافعی نے جمعہ کی صحت کے لیے لگائی ہے درست نہیں ۱۲

عن عروة عن عائشة قالت ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يمتحن الا بالآية التي قال الله اذا جاءك المؤمنات
يبايعنك الآية قال معمر فاخبرني ابن طاؤس عن ابيه قال ما مست يد رسول الله صلى الله عليه وسلم يد امرأة
الا امرأة يملكها هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** عبد بن حميد نا ابو نعيم نا يزيد بن عبد الله الشيباني قال سمعت
شهر بن حوشب قال حدثتنا ام سلمة الانصارية قالت قالت امرأة من النسوة ما هذا المعروف الذي لا ينبغي لنا
ان نعصيك فيه قال لا تنحن قلت يا رسول الله ان بني فلان قد اسعدوني على عمي ولا بد لي من قضائهن فابى علي فعاتبته
مرارا فاذن لي في قضائهن فلم انح بعد قضائهن ولا غيره حتى الساعة ولم يبق من النسوة امرأة الا وقد ناحت
غيري هذا حديث حسن غريب وفيه عن ام عطية قال عبد بن حميد ام سلمة الانصارية هي اسماء بنت يزيد بن
السكن **ومن سورة الصف حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن نا محمد بن كثير عن الاوزاعي عن يحيى بن ابي كثير
عن ابي سلمة عن عبد الله بن سلام قال قعدنا نفر من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فتذاكرنا فقلنا لو نعلم
اي الاعمال احب الى الله لعملناه فانزل الله سبح لله ما في السموات وما في الارض وهو العزيز الحكيم يا ايها الذين امنوا
لم تقولون ما لا تفعلون قال عبد الله بن سلام فقرأها علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ابو سلمة فقرأها علينا
ابن سلام قال يحيى فقرأها علينا ابو سلمة قال ابن كثير فقرأها علينا الاوزاعي قال عبد الله فقرأها علينا ابن كثير وقد خولف
محمد بن كثير في اسناد هذا الحديث عن الاوزاعي فروى ابن المبارك عن الاوزاعي عن يحيى بن ابي كثير عن هلال بن ابي ميمونة
عن عطاء بن يسار عن عبد الله بن سلام او عن ابي سلمة عن عبد الله بن سلام وروى الوليد بن مسلم هذا الحديث عن الاوزاعي

اسنے عروہ سے اُسنے حضرت عائشہ سے کہا انھون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (نومسلم عورتون کا) امتحان نہین کرتے تھے مگر
ساتھ اس آیت کے اذا جاءک المؤمنات یبایعنک الآیۃ۔ کہا معمر نے پس خبر دی مجھے ابن طاؤس نے اپنے باپ سے کہ کہا اُسنے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک نے کسی عورت کے ہاتھ کو مس نہین کیا مگر اس عورت کو کہ جسکے آپ مالک تھے یہ حدیث
حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے ابو نعیم نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن عبد اللہ شیبانی نے کہا سنا
مین نے شہر بن حوشب سے کہا اُسنے حدیث کی ہمسے ام سلمہ انصاریہ نے کہ کہا اُسنے کہا ایک عورت نے عورتون سے کیا ہو وہ نیکی کہ
جسمین ہمکو آپکی نافرمانی کرنی لائق نہین فرمایا آپ نے نوحہ نہ کیا کرو مین نے کہا یا رسول اللہ بنی فلان نے میرے چچا پر میری مدد کی ہوئی
ہے اور مجھے بھی انکا بدلہ ادا کرنا ضروری ہے سو آنحضرت نے مجھے انکار کیا اور مین نے آپ سے کئی بار مراجعت کی پھر آپ نے مجھے اُنکے بدلہ
ادا کرنے مین اذن دیدیا سو مین نے آج تک بعد پورا کرنے بدلہ کے نوحہ نہین کیا اور نہ غیر پر اور نہین باقی رہی کوئی عورت اُن عورتون سے مگر
کہ اُسنے سواے میرے نوحہ کیا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور اسمین روایت ہے ام عطیہ سے کہا عبد بن حمید نے ام سلمہ انصاریہ وہ اسماء بنت
یزید بن سکن ہے **اور بعض تفسیر سورۂ صف سے حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا خبر دی ہمکو محمد بن کثیر نے اوزاعی
سے اُسنے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے عبد اللہ بن سلام سے کہا اُسنے ہم چند نفر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ
سے بیٹھے ہوئے کچھ مذاکرہ کر رہے تھے سو ہمنے کہا کونسا عمل اللہ تعالی کو پسند ہے کہ ہم وہ کرین پس اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی
سبح للہ ما فی السموات وما فی الارض الخ یعنے پاکی بیان کرتی ہے واسطے اللہ کے جو کچھ کہ بیچ آسمانون کے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے اور وہ ہے
غالب حکمت والا اے ایمان والو کیون کہتے ہو جو کچھ نہین کرتے۔ کہا عبد اللہ بن سلام نے پس ہمپر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
یہ سورت پڑھی۔ کہا ابو سلمہ نے ہمپر ابن سلام نے پڑھی کہا یحیی نے ہمپر ابو سلمہ نے پڑھی۔ کہا ابن کثیر نے ہمپر اوزاعی نے پڑھی کہا عبد اللہ
نے ہمپر ابن کثیر نے پڑھی۔ اور محمد بن کثیر اس حدیث کی اسناد مین اوزاعی سے روایت کرنے مین مخالفت کیا گیا ہے پس روایت کی ہے
ابن مبارک نے اوزاعی سے اُسنے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے ہلال بن ابی میمونہ سے اُسنے عطاء بن یسار سے اُسنے عبد اللہ بن سلام سے
یا ابی سلمہ سے اُسنے عبد اللہ بن سلام سے۔ اور روایت کیا ہے ولید بن مسلم نے اس حدیث کو اوزاعی سے

لہ آدمی کو مناسب ہے کہ دعوے کی بات نہ کرے اور اس سے ڈرتا رہے کیونکہ اسپر ٹھیک سے قائم رہنا بڑا مشکل امر ہے اللہ تعالی نے اس آیت مین اشارہ فرمایا کہ جو تم دعوے کر رہے ہو کہ اگر ہمکو

قال فوقع علی من الھم مالم یقع علی احد قال فبینا انا اسیر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر قد خفقت براسی
من الھم اذ اتانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعرک اذنی وضحک فی وجھی فما کان یسرنی ان لی بھا الخلد فی الدنیا
ثم ان ابا بکر لحقنی فقال ما قال لک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت ما قال لی شیئا الا انہ عرک اذنی و
ضحک فی وجھی فقال ابشر ثم لحقنی عمر فقلت لہ مثل قولی لابی بکر فلما اصبحنا قرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سورۃ المنافقین ھذا حدیث حسن صحیح حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن ابی عدی قال انبانا شعبۃ عن الحکم بن
عتیبۃ قال سمعت محمد بن کعب القرظی منذ اربعین سنۃ یحدث عن زید بن ارقم ان عبد اللہ بن ابی قال فی غزوۃ
تبوک لئن رجعنا الی المدینۃ لیخرجن الاعز منھا الاذل قال فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ
فحلف ما قالہ فلامنی قومی فقالوا ما اردت الی ھذہ فاتیت البیت ونمت کئیبا حزینا فاتانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
او اتیتہ فقال ان اللہ قد صدقک قال فنزلت ھذہ الآیۃ ھم الذین یقولون لا تنفقوا علی من عند رسول اللہ حتی ینفضوا
ھذا حدیث حسن صحیح حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن عمرو بن دینار سمع جابر بن عبد اللہ یقول کنا فی غزاۃ قال
سفیان یرون انھا غزوۃ بنی المصطلق فکسع رجل من المھاجرین رجلا من الانصار فقال المھاجری یا للمھاجرین وقال
الانصاری یا للانصار فسمع ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما بال دعوی الجاھلیۃ قالوا رجل من المھاجرین کسع رجلا
من الانصار فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعوھا فانھا منتنۃ فسمع ذلک عبد اللہ بن ابی بن سلول فقال او قد فعلوھا
واللہ لئن رجعنا الی المدینۃ لیخرجن الاعز منھا الاذل فقال عمر یا رسول اللہ دعنی اضرب عنق ھذا المنافق فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کہا اُسنے پس مجھپر اسقدر غم واقع ہوا کہ اسقدر اور کسی پر نہیں پڑا تھا کہا اُسنے سو اُسوقت میں کہ میں آنحضرت کے ساتھ ایک سفر میں
چل رہا تھا کہ میں نے اپنا سر غم کے مارے نیچے جھکا لیا ناگاہ میرے پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آئے اور میرے کانوں کو
مالش کی اور میرے مُنھ پر ہنس پڑے اور مجھے اسکے بدلے دنیا میں ہمیشہ رہنا بھی پسند نہیں تھا پھر مجھے حضرت ابو بکر ملے اور کہا
تجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا کہا ہے میں نے کہا مجھے آپ نے کچھ نہیں کہا مگر آپ نے میرے کانوں کو مالش دی ہے
اور میرے مُنھ پر ہنس پڑے ہیں پس کہا اُنھوں نے بشارت ہو تجھے پھر مجھے حضرت عمر ملے سو میں نے اُنسے بھی وہی کہا جو کہ
میں نے حضرت ابو بکر صدیقؓ سے کہا تھا پس جب ہمنے صبح کی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سورۂ منافقین پڑھی یہ حدیث
حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن ابی عدی نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے حکم بن عتیبہ سے
کہا سنا میں نے محمد بن کعب قرظی سے ابتدا چالیس برس سے کہ حدیث کرتا تھا زید بن ارقم سے یہ کہ عبد اللہ بن ابی نے جنگ تبوک
میں کہا اگر ہم پھر جائیں طرف مدینہ کے البتہ نکالدینگے عزت والے انمیں سے ذلت والونکو کہا اُسنے پس میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس
آیا اور آپکو اس امر کی خبر دی تو وہ اپنی بات سے قسم کھا گیا پھر میری قوم نے مجھے ملامت کی اور کہا تو نے اس بات میں کیا ارادہ کیا تھا
سو میں گھر میں آیا اور حالت غم اور اندوہ میں سو گیا پس میرے پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آئے یا میں آپکے پاس آیا اور کہا
آپ نے بیشک اللہ تعالیٰ نے تیری تصدیق کی ہے کہا اُسنے پس یہ آیت نازل ہوئی ہم الذین یقولون الخ یعنے یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں
مت خرچ کرو اوپر اس شخص کے کہ نزدیک رسول خدا کے ہیں یہانتک کہ بھاگ جاویں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے
ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عمرو بن دینار سے سنا اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہ کہتا ہم ایک جنگ میں تھے کہا سفیان
نے لوگ کہتے ہیں کہ وہ جنگ بنی مصطلق کی تھی پس ایک مرد مہاجر نے ایک مرد انصار کی دبر پر تھپڑ مارا اُسکو کہا مہاجر نے ای مہاجرین
فریاد کو پہونچو اور کہا انصاری نے ای انصار مدد کو پہونچو پس یہ بات آنحضرت نے سن لی اور کہا کیا حال کفر کی بانونکا کہا انھوں نے
ایک مرد مہاجر نے انصاری کی دبر پر تھپڑ مارا ہے پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دو اس بات کو اسلیے کہ یہ بری ہے پس عبد اللہ
بن ابی ابن سلول نے یہ بات سنی اور کہنے لگا کیا انھوں نے یہ کیا ہے قسم ہے اللہ کی البتہ اگر ہم پھر جاویں طرف مدینہ کے البتہ نکالدینگے عزت والے
انمیں سے ذلت والونکو سو کہا حضرت عمر نے یا رسول اللہ مجھے اذن دیجئے کہ اس منافق کی گردن ماروں سو فرمایا نبی صلعم نے

فحدثته فارسل رسول الله صلى الله عليه وسلم الى عبد الله بن ابى واصحابه فحلفوا ما قالوا فكذبنى رسول الله صلى الله عليه وسلم وصدقه فاصابنى شئ لم يصبنى شئ قط مثله فجلست فى البيت فقال عمى ما اردت الا ان كذبك رسول الله صلى الله عليه وسلم ومقتك فانزل الله اذا جاءك المنافقون فبعث الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقرأها ثم قال ان الله قد صدقك هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** عبد بن حميد نا عبيد الله بن موسى عن اسرائيل عن السدى عن ابى سعيد الازدى نا زيد بن ارقم قال غزونا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان معنا ناس من الاعراب فكنا نبتدر الماء وكان الاعراب يسبقونا اليه فسبق اعرابى اصحابه فيسبق الاعرابى فيملأ الحوض ويجعل حوله حجارة ويجعل النطع عليه حتى يجئ اصحابه قال فاتى رجل من الانصار اعرابيا فارخى زمام ناقته لتشرب فابى ان يدعه فانتزع قباض الماء فرفع الاعرابى خشبة فضرب بها رأس الانصارى فشجه فاتى عبد الله بن ابى رأس المنافقين فاخبره وكان من اصحابه فغضب عبد الله بن ابى ثم قال لا تنفقوا على من عند رسول الله حتى ينفضوا من حوله يعنى الاعراب وكانوا يحضرون رسول الله صلى الله عليه وسلم عند الطعام فقال عبد الله اذا انفضوا من عند محمد فائتوا محمدا بالطعام فليأكل هو ومن عنده ثم قال لاصحابه لئن رجعنا الى المدينة فليخرج الاعز منكم الاذل قال زيد وانا ردف رسول الله صلى الله عليه وسلم فسمعت عبد الله فاخبرت عمى فانطلق فاخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم فارسل اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم فحلف وجحد قال فصدقه رسول الله صلى الله عليه وسلم وكذبنى قال فجاء عمى الى فقال ما اردت الى ان مقتك رسول الله صلى الله عليه وسلم وكذبك والمسلمون

اور میں نے وہ بات آپسے بیان کر دی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ابی اور اسکے دوستوں کی طرف ایک آدمی بھیجا سو وہ اپنی بات سے قسم کھا گئے پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے جھوٹا بنایا اور اسکی تصدیق کی پھر مجھے اسقدر غم پہونچا کہ آگے کبھی مجھے ایسا غم نہیں پہونچا تھا پس میں گھر میں بیٹھ رہا سو میرے چچا نے مجھے کہا سوائے اسکے اور تیرا کچھ ارادہ نہیں کہ تجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جھٹلایا ہے اور غصے ہوئے ہیں پس اللہ نے یہ آیت اتاری اذا جاءک المنافقون سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میری طرف ایک آدمی بھیجا پھر آپ نے اسکو پڑھا پھر فرمایا آپ نے بیشک اللہ نے تیری تصدیق کی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن موسی نے اسرائیل سے اُسنے سدی سے اُسنے ابی سعید ازدی سے کہا حدیث کی ہمسے زید بن ارقم نے کہا اُسنے ہمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملکر جنگ کیا اور ہمارے ساتھ بہت لوگ اعرابی تھے سو ہم پانی پر جانیکی جلدی کرتے اور اعرابی ہمسے جلدی اسپر پہونچ جاتے سو کوئی اعرابی اپنے دوستوں سے جلدی کرنیکا ارادہ کرتا تو سبقت لیجاتا پس حوض کو پر کرتا اور اسکے گرد پتھر رکھتا اور اسپر دسترخوان رکھدیتا تاکہ اسکے اصحاب آجاتے کہا اُسنے سو ایک مرد انصاری اعرابی کے پاس آیا اور اپنی اونٹنی کی باگ کو ڈھیلا کر دیا تاکہ پانی پلائے پس اُسنے اُسکے چھوڑنے سے انکار کیا اور اُسنے اسکے پانی کے قبضہ والی چیز کو کھینچ لیا سو اعرابی نے لکڑی اٹھائی اور انصاری کے سر پر ماری اور اسکو زخمی کر دیا پس وہ عبداللہ بن ابی کے پاس جو منافقون کا سردار تھا آیا اور اسکو خبر دی اور وہ اسکے دوستوں سے تھا پس عبداللہ بن ابی غضبناک ہوا پھر کہنے لگا نہ خرچ کرو ان لوگوں پر جو نزدیک رسول اللہ کے ہیں یہانتک کہ آپکے پاس سے بھاگ جاویں یعنے اعرابی اور وہ اعرابی رسول اللہ صلعم کے پاس کھانیکے وقت حاضر رہتے تھے پس کہا عبداللہ نے جب وہ محمد کے پاس سے بھاگ جاویں تو محمد کے پاس کھانا لاؤ سو وہ خود اور جو آپکے پاس ہوں کھالیں پھر اُسنے اپنے دوستوں سے کہا البتہ اگر پھر جاویں مدینہ کی طرف تو البتہ نکالدینگے عزت والے انہیں سے ذلت والونکو۔ کہا زید نے اور میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا سو میں نے عبداللہ سے (یہ بات) سنی اور اپنے چچا کو خبر دی پس اُسنے جاکر رسول اللہ صلعم کو خبر دی اور آنحضرت نے اسکی طرف آدمی بھیجا سو اُسنے قسم کھائی اور انکار کیا پس رسول اللہ صلعم نے اسکی تصدیق کی اور مجھے جھٹلایا کہا اُسنے پھر میرا چچا میرے پاس آیا اور کہنے لگا نہیں ہے ارادہ تیرا اگر یہ رسول اللہ صلعم تجھسے غصے ہوئے ہیں اور تجھے اور اور مسلما نونکو جھٹلایا

فلما اتوا رسول الله صلى الله عليه وسلم راوا الناس قد فقهوا في الدين هموا ان يعاقبوهم فانزل الله يا ايها الذين امنوا
ان من ازواجكم واولادكم عدوا لكم فاحذروهم الاية هذا حديث حسن صحيح **ومن سورة التحريم حدثنا** عبد
بن حميد انا عبد الرزاق عن معمر عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن ابي ثور قال سمعت ابن عباس يقول لم ازل
حريصا ان اسأل عمر عن المرأتين من ازواج النبي صلى الله عليه وسلم اللتين قال الله ان تتوبا الى الله فقد صغت قلوبكما
حتى حج عمر وحججت معه فصببت عليه من الاداوة فتوضا فقلت يا امير المؤمنين من المرأتان من ازواج النبي صلى الله
عليه وسلم اللتان قال الله ان تتوبا الى الله فقد صغت قلوبكما فقال لي واعجبا لك يا ابن عباس قال الزهري وكره
والله ما سأله عنه ولم يكتمه فقال لي هي عائشة وحفصة وقال ثم انشأ يحدثني الحديث فقال كنا معشر قريش نغلب
النساء فلما قدمنا المدينة وجدنا قوما تغلبهم نساءهم فطفق نساءنا يتعلمن من نساءهم فتغضبت يوما على امرأتي
فاذا هي تراجعني فانكرت ان تراجعني فقالت ما تنكر من ذلك فوالله ان ازواج النبي صلى الله عليه وسلم
ليراجعنه وتهجره احداهن اليوم الى الليل قال فقلت في نفسي قد خابت من فعل ذلك منهن وخسرت
قال وكان منزلي بالعوالي في بني امية وكان لي جار من الانصار كنا نتناوب النزول الى رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال فينزل يوما ويأتيني بخبر الوحي وغيره وانزل يوما فاتيه بمثل ذلك قال فكنا نحدث
ان غسان تنعل الخيل لتغزونا قال فجاءني يوما عشاء فضرب على الباب فخرجت اليه فقال حدث امر عظيم
قلت اجاءت غسان قال اعظم من ذلك

پس جب وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انھوں نے لوگوں کو دیکھا کہ دین میں سمجھدار ہوگئے ہیں تو انکو بعض
اولاد وغیرہ کو تنگ کرنیکا قصد کیا پس اللہ نے یہ آیت اتاری یا ایہا الذین آمنوا الخ یعنے اے ایمان والو تحقیق بعض بیبیاں تمہاری
اور اولاد تمہاری دشمن ہیں واسطے تمہارے پس بچو انسے اور اگر معاف کرو الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے **بعض تفسیر سورۂ تحریم**
حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے معمر سے اسنے زہری سے اسنے عبید اللہ بن عبد اللہ
بن ابی ثور سے کہا اسنے سنا میں نے ابن عباس سے کہ کہا مجھے بہت مدت تک اسکی خواہش رہی کہ حضرت عمر سے سوال کروں
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات میں سے ان دو عورتوں کی بابت کہ جنکے حق میں اللہ تعالی نے فرمایا ہے ان تتوبا الی اللہ
فقد صغت قلوبکما یہانتک کہ حضرت عمر نے حج کا قصد کیا اور میں نے بھی آپ کے ساتھ حج کا ارادہ کیا پس میں نے حضرت عمر پر
برتن سے پانی ڈالا اور آپ نے وضو کیا اور میں نے کہا اے امیر المؤمنین کون ہیں وہ دونوں عورتیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج
مطہرات سے کہ جنکے حق میں اللہ تعالی نے فرمایا ہے ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما سو انھوں نے کہا تعجب ہے واسطے تیرے اے ابن
عباس۔ کہا زہری نے اور مکروہ جانا حضرت عمر نے قسم ہے اللہ کی اسکے سوال کرنیکو اور اسکو چھپایا نہ پس کہا مجھے وہ حضرت عائشہ
اور حضرت حفصہ ہیں کہا ابن عباس نے پھر انھوں نے مجھے حدیث بیان کرنی شروع کی پس کہا ہم گروہ قریش کا عورتوں پر غالب رہا کرتے
پس جب ہم مدینہ میں آئے تو پایا ہمنے اس قوم کو کہ انپر انکی عورتیں غالب ہوتی ہیں سو ہماری عورتوں نے بھی انکی عورتوں سے سیکھنا شروع
کردیا پس ایک روز میں اپنی بیوی پر غصے ہوا تو اسنے مجھے جواب دینا شروع کیا اور میں نے اسکے جواب دینے کو انکار کیا پس اسنے کہا
تو اس سے کیا انکار کرتا ہے پس قسم ہے اللہ کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی عورتیں تو آپکو جواب دیتی ہیں اور کوئی انمیں سے آپکے ساتھ صبح
سے رات تک بولتی ہی نہیں کہا حضرت عمر نے سو میں نے اپنے دل میں کہا کہ ٹوٹا اور خسارہ پایا انمیں سے اسنے کہ جسنے یہ کیا کہا حضرت عمر نے
اور میرا گھر عوالی میں تھا بنی امیہ میں اور میرا ایک ہمسایہ انصاری تھا ہم دونوں نوبت بنوبت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا
جایا کرتے تھے کہا حضرت عمر نے ایک دن وہ جاتا اور وحی وغیرہ کی خبر لاتا اور ایک دن میں جاتا اور اسکے پاس مثل اسکے لاتا کہا حضرت عمر نے ہم بیان
کیے جاتے تھے کہ بادشاہ غسان اپنے گھوڑوں کو ہمارے ساتھ جنگ کرنیکے واسطے نعل بندوا رہا ہے کہا حضرت عمر نے سو وہ ایک روز عشا کے وقت
میرے پاس آیا اور دروازے پر کچھ مارا پس میں اسکی طرف نکلا اور اسنے کہا ایک بڑا امر حادث ہوا ہے میں نے کہا کیا غسان آگیا ہے کہا اس سے بھی بڑا ہے

دعه لا يتحدث الناس ان محمدا يقتل اصحابه وقال غير عمرو فقال له ابنه عبد الله بن عبد الله والله لا تنقلب حتى تقر انك الذليل ورسول الله العزيز ففعل هٰذا حديث حسن صحيح **حدثنا** عبد بن حميد نا جعفر بن عون انا ابو خباب الكلبي عن الضحاك بن مزاحم عن ابن عباس قال من كان له مال يبلغه حج بيت ربه او يجب عليه فيه زكوٰة فلم يفعل يسأل الرجعة عند الموت فقال رجل يا ابن عباس اتق الله فانما يسأل الرجعة الكفار فقال ساتلو عليك قرآنا يا ايها الذين اٰمنوا لا تلهكم اموالكم ولا اولادكم عن ذكر الله ومن يفعل ذلك فاولٰئك هم الخاسرون وانفقوا مما رزقناكم من قبل ان يأتي احدكم الموت فيقول رب لولا اخرتني الى اجل قريب فاصدق الى قوله والله خبير بما تعملون قال فما يوجب الزكوٰة قال اذا بلغ المال مائتين فصاعدا قال فما يوجب الحج قال الزاد والبعير **حدثنا** عبد بن حميد نا عبد الرزاق عن الثوري عن يحيى بن ابي حية عن الضحاك عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم بنحوه هكذا روى ابن عيينة وغير واحد هٰذا الحديث عن ابي خباب عن الضحاك عن ابن عباس قوله ولم يرفعه وهٰذا اصح من رواية عبد الرزاق وابو خباب القصاب اسمه يحيى بن ابي حية وليس هو بالقوي في الحديث **ومن** سورة التغابن **حدثنا** محمد بن يحيى نا محمد بن يوسف نا اسرائيل نا سماك بن حرب عن عكرمة عن ابن عباس وسأله رجل عن هٰذه الاٰية يا ايها الذين اٰمنوا ان من ازواجكم واولادكم عدوا لكم فاحذروهم قال هٰؤلاء رجال اسلموا من اهل مكة وارادوا ان يأتوا النبي صلى الله عليه وسلم فابى ازواجهم واولادهم ان يدعوهم ان يأتوا رسول الله صلى الله عليه وسلم

چھوڑ دے اسکو تاکہ لوگ باتیں نہ کریں کہ محمد اپنے اصحابوں کو قتل کرتا ہے اور کہا غیر عمرو نے اسکو اسکے بیٹے عبد اللہ بن عبد اللہ نے کہا قسم ہے اللہ کی نہ پھریگا تو (یعنے مدینہ میں داخل نہ ہوگا) یہانتک کہ تو اقرار کرے کہ میں ذلیل ہوں اور رسول اللہ عزیز ہیں تو اُسنے ایسا ہی کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن عون نے کہا خبر دی ہمکو ابو خباب کلبی نے ضحاک بن مزاحم سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے جس کسی کے پاس اسقدر مال ہو کہ اسکو وہ بیت اللہ تک پہونچا سکتا ہے۔ یا اُسپر اسمیں زکوٰۃ واجب ہو سکتی ہے اور وہ نہ کرے تو وہ شخص موت کے وقت پھر دنیا میں آنیکا سوال کریگا سو کہا ایک مرد نے ای ابن عباس اللہ سے ڈر کیا کافر بھی پھر آنیکا سوال کرینگے پس کہا اُسنے میں تجھکو قرآن سنا دیتا ہوں یا ایہا الذین آمنوا لا تلہکم اموالکم یعنے ای ایمان والو نہ غافل کریں تمکو مال تمہارے اور نہ اولاد تمہاری خدا کی یاد سے اور جو کوئی کرے یہ کام پس یہ لوگ وہ ہیں ٹوٹا پانیوالے اور خرچ کرو اس چیز سے کہ دیا ہے ہمنے تمکو پہلے اس سے کہ آوے کسی کو تم میں سے موت پس کہے ای رب میرے کیوں نہ ڈھیل دی تونے مجھکو ایک وقت نزدیک تک پس خیرات دیتا میں یہانتک اُسنے پڑھی واللہ خبیر بما تعملون۔ کہا اُسنے پس کیا چیز زکوٰۃ واجب کرتی ہے کہا ابن عباس نے جب مال دو سو درم یا زیادہ کو پہونچ جاے کہا اُسنے اور حج کو کیا چیز واجب کرتی ہے کہا ابن عباس نے سفر خرچ اور سواری **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے ثوری سے اُسنے یحیی بن ابی حیہ سے اُسنے ضحاک سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ ایسا ہی روایت کیا ہے ابن عیینہ اور کئی ایک نے اس حدیث کو ابی خباب سے اُسنے ضحاک سے اُسنے ابن عباس سے قول اسکا اور اسکو مرفوع نہیں کیا اور یہ صحیح ہے روایت عبد الرزاق سے۔ اور ابو خباب قصاب کا نام یحیی بن ابی حیہ ہے اور یہ حدیث میں قوی نہیں ہے **بعض تفسیر سورۂ تغابن** **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحیی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یوسف نے کہا حدیث کی ہمسے اسرائیل نے کہا حدیث کی ہمسے سماک بن حرب نے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے اور سوال کیا اسکو ایک مرد نے اس آیت سے یا ایہا الذین آمنوا ان من ازواجکم الخ یعنے ای ایمان والو تحقیق بعض بیبیاں تمہاری اور اولاد تمہاری دشمن ہیں واسطے تمہارے پس بچو اُنسے۔ کہا اُسنے یہ وہ لوگ ہیں جو مکہ میں اسلام لائے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آنیکا ارادہ کیا تو انکی بیبیوں اور اولاد نے انکار کیا اس بات سے کہ انکو یعنے ہمکو چھوڑ کر آنحضرت کے پاس جائیں

لہ تفسیر بغوی میں لکھا ہے کہ عبد اللہ بن عبد اللہ نے اپنے باپ عبد اللہ بن ابی سے کہا جبکہ اُسنے مدینہ میں داخل ہونیکا قصد کیا قسم ہے اللہ کی میں تجھے کبھی مدینہ میں داخل نہیں ہونے دونگا جبتک کہ آنحضرت حکم نہ ہو اور تجھے آج کے دن معلوم ہو جائیگا کہ ذلیل کون ہے اور عزیز کون ہے پس عبد اللہ بن ابی نے اپنے بیٹے کی شکایت آنحضرت کے پاس کی کہ اُسنے میرے ساتھ یہ حال کر رکھا ہے پھر آپ نے اسکی طرف

قال فقلت لحفصة لاتراجعي رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا تسألیه شيئا وسليني مابدالك ولا يغرنك ان كانت صاحبتك اوسم منك واحب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فتبسم اخرى فقلت يارسول الله استأنس قال نعم قال فرفعت رأسي فمارأيت في البيت الا اهبة ثلاثة فقلت يارسول الله ادع الله ان يوسع على امتك فقد وسع على فارس والروم وهم لايعبدونه فاستوى جالسا فقال اني شك انت يا ابن الخطاب اولئك قوم عجلت لهم طيباتهم في الحيوة الدنيا قال وكان اقسم ان لايدخل على نسائه شهرا فعاتبه الله في ذلك فجعل له كفارة اليمين قال الزهري فاخبرني عروة عن عائشة قالت فلما مضت تسع وعشرون دخل على النبي صلى الله عليه وسلم بدأبي قال يا عائشة اني ذاكر لك شيئا فلا تعجلي حتى تستأمري ابويك قالت ثم قرأ هذه الاية يا ايها النبي قل لازواجك الاية قالت علم والله ان ابوي لم يكونا يأمراني بفراقه قالت فقلت افي هذا استأمر ابوي فاني اريد الله ورسوله والدار الاخرة قال معمر فاخبرني ايوب ان عائشة قالت له يارسول الله لاتخبر ازواجك اني اخترتك فقال النبي صلى الله عليه وسلم انما بعثني الله مبلغا ولم يبعثني متعنتا هذا حديث حسن صحيح غريب وقد روي من غير وجه عن ابن عباس

من سورة ن والقلم حدثنا يحيى بن موسى نا ابوداود الطيالسي نا عبد الواحد بن سليم قال قدمت مكة فلقيت عطاء بن ابي رباح فقلت له يا ابا محمد ان ناسا عندنا يقولون في القدر فقال عطاء لقيت الوليد بن عبادة

کہا حضرت عمرؓ نے میں نے حفصہ سے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بات کا جواب نہ دیا کر اور نہ آپ سے کوئی چیز مانگا کر اور مجھ سے مانگ جو تجھے حاجت ہو اور تجھے یہ بات دھوکے میں نہ ڈالے کہ تیری مصاحبہ تجھ سے حسین ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو زیادہ محبوب ہے کہا حضرت عمرؓ نے پھر آنحضرتؐ دوسری بار ہنس پڑے پھر میں نے کہا یا رسول اللہ کیا میں بیٹھ جاؤں فرمایا آپ نے ہاں کہا حضرت عمرؓ نے میں نے اپنا سر بلند کیا اور گھر میں سوائے تین چمڑوں کے نہ دیکھا سو میں نے کہا یا رسول اللہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیے کہ آپکی امت پر فراخی کرے اور فارس اور روم پر فراخی کی گئی ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کرتے پس آنحضرتؐ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے سو فرمایا آپ نے کیا تو شک میں ہے اے ابن خطاب اس قوم کے واسطے تو پاکیزہ دنیا کی زندگی میں ہی دیے گئے ہیں کہا حضرت عمرؓ نے اور آپ نے قسم کھائی تھی کہ اپنی عورتوں پر ایک مہینہ داخل نہ ہونگا سو اللہ تعالیٰ نے آپکو اس بار میں تنبیہ فرمائی اور اسکے واسطے کفارہ قسم کا مقرر کیا۔ کہا زہری نے اور مجھے عروہ نے حضرت عائشہ سے خبر دی ہے کہ کہا اُسنے جب انتیس دن گذرے تو پہلے پہل میرے پاس آنحضرتؐ تشریف لائے فرمایا اے عائشہ میں تیرے ساتھ ایک بات کرتا ہوں سو تو جلدی مت کریو جبتک کہ اپنے والدین سے مشورت کر کہا حضرت عائشہ نے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی یا ایہا النبی قل لازواجک الخ کہا حضرت عائشہ نے آپ جانتے تھے قسم اللہ کی کہ میرے والدین کبھی آپکی جدائی کا امر نہیں کرینگے کہا حضرت عائشہ نے میں نے کہا کیا اس بات میں اپنے والدین سے مشورہ لوں میں تو اللہ اور رسول اور گھر آخرت کو ہی اختیار کرتی ہوں۔ کہا معمر نے مجھے ایوب نے خبر دی ہے کہ حضرت عائشہ نے اس سے کہا یا رسول اللہ آپ اپنی بیبیوں سے یہ خبر نہ دیجئے کہ میں نے آپکو اختیار کیا ہے پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے تو اللہ تعالیٰ نے پہونچانیوالا کر کے بھیجا ہے اور مجھے فساد پر برانگیختہ کرنیوالا کر کے نہیں بھیجا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اور غیر اس طریق سے ابن عباس سے مروی ہے **بعض تفسیر سورہ نون والقلم سے حدیث** کی ہمسے یحییٰ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الواحد بن سلیم نے کہا اُسنے میں مکہ میں آیا اور عطاء بن ابی رباح سے ملاقات کی اور میں نے اس سے کہا اے ابا محمد لوگ ہمارے پاس قدر کے باب میں گفتگو کرتے ہیں پس کہا عطاء نے ملاقات کی میں نے ولید بن عبادہ

ف اس حدیث سے کئی مسائل مستنبط ہوتے ہیں ایک یہ کہ ایک مسئلہ میں اگرچہ بہت دیر ہو جائے تو بھی حل کرنا چاہیے۔ دوسرے یہ کہ وضو کرنیوالے کی مدد کرنی جائز ہے یعنی ایک آدمی مثلاً وضو کرے اور دوسرا اسپر پانی ڈالے تیسرے یہ کہ مسئلہ شرعی چھپانا نہیں چاہیے اگرچہ اپنا دل اسکے اظہار کو نہ چاہے چوتھے یہ کہ عورتوں کو معاملات دنیاوی پر غصے ہونا جائز ہے پانچویں یہ کہ ایک شخص کی شہادت معتبر ہے چھٹے یہ کہ خدمتگار اپنی خدمت کے لیے رکھنا جائز ہے ساتویں یہ کہ کسی کے گھر جانیکے وقت گھر والوں سے اذن لے لینا چاہیے آٹھویں یہ کہ کام میں عجلت نہیں چاہیے نویں یہ کہ کام میں مشورت کر لینی چاہیے دسویں یہ کہ نیک کام میں مشورہ لینے کی کچھ حاجت نہیں گیارہویں یہ کہ ولی کو خواہ کسی مرتبہ کا ہو دنیا کا مال و متاع کی طرف خیال آہی جاتا ہے کوئی ولی اور فقیر دنیا سے بالکلیہ خیال دفع نہیں کر سکتا ان پیغمبر

طلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نساءہ قال فقلت فی نفسی قد خابت حفصۃ وخسرت قد کنت اظن ھذا کائنا قال فلما صلیت الصبح شددت علی ثیابی ثم انطلقت حتی دخلت علی حفصۃ فاذا ھی تبکی فقلت اطلقکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت لا ادری ھو ذا معتزل فی ھذہ المشربۃ قال فانطلقت فاتیت غلاما اسود فقلت استاذن لعمر قال فدخل ثم خرج الی قال قد ذکرتک لہ فلم یقل شیئا قال فانطلقت الی المسجد فاذا حول المنبر نفر یبکون فجلست الیھم ثم غلبنی ما اجد فاتیت الغلام فقلت استاذن لعمر فدخل ثم خرج الی قال قد ذکرتک لہ فلم یقل شیئا فانطلقت الی المسجد ایضا فجلست ثم غلبنی ما اجد فاتیت الغلام فقلت استاذن لعمر فدخل ثم خرج الی فقال قد ذکرتک لہ فلم یقل شیئا قال فولیت منطلقا فاذا الغلام یدعونی فقال ادخل فقد اذن لک قال فدخلت فاذا النبی صلی اللہ علیہ وسلم متکئ علی رمل حصیر فرأیت اثرہ فی جنبیہ فقلت یا رسول اللہ اطلقت نساءک قال لا قلت اللہ اکبر لو رأیتنا یا رسول اللہ وکنا معشر قریش تغلب النساء فلما قدمنا المدینۃ وجدنا قوما تغلبھم نساؤھم فطفق نساؤنا یتعلمن من نساءھم فتغضبت یوما علی امرأتی فاذا ھی تراجعنی فانکرت ذلک فقالت ما تنکر فواللہ ان ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیراجعنہ وتھجرہ احداھن الیوم الی اللیل قال فقلت لحفصۃ اتراجعین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت نعم وتھجرہ احدانا الیوم الی اللیل قال فقلت قد خابت من فعل ذلک منکن وخسرت اتامن احداکن ان یغضب اللہ علیھا لغضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا ھی قد ھلکت فتبسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی عورتوں کو طلاق دیدیا ہے سو میں نے اپنے دل میں کہا تحقیق ٹوٹا پایا حفصہ نے اور خسارہ میں پہلے ہی یہ گمان کرتا تھا کہا حضرت عمر نے جب میں نے صبح کی نماز پڑھ لی اور اپنے کپڑے مضبوط کر لیے پھر میں چلا یہاں تک کہ میں حفصہ پر داخل ہوا دیکھا تو وہ رو رہی ہے میں نے کہا کیا تمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے طلاق دیدیا ہے اُسنے کہا میں نہیں جانتی وہ آپ اس بالاخانہ میں تنہا بیٹھے ہوئے ہیں کہا حضرت عمر نے پس میں چلا اور سیاہ غلام کے پاس آیا اور اس سے کہا عمر کے واسطے اذن طلب کر کہا حضرت عمر نے سو وہ اندر داخل ہوا پھر میری طرف نکل آیا کہنے لگا میں نے تیرا ذکر آنحضرت سے کیا آپ نے مجھے کچھ جواب نہیں دیا کہا حضرت عمر نے پھر میں مسجد کی طرف چلا دیکھا تو گرد منبر کے چند لوگ رو رہے ہیں سو میں بھی انکے ساتھ بیٹھ گیا پس مجھپر غلبہ کیا اُسنے جو میرے دل میں تھی پھر میں اس غلام کے پاس آیا اور اس سے کہا عمر کے لیے اذن طلب کر پس وہ داخل ہوا پھر میری طرف نکل کر کہنے لگا میں نے آپ کے آگے تیرا ذکر کیا سو آپ نے مجھے کچھ جواب نہیں دیا پھر میں مسجد کی طرف چلا اور بیٹھ گیا پھر مجھپر میرے دل کی بات نے غلبہ کیا اور اس غلام کے پاس آیا سو میں نے اس سے کہا عمر کے واسطے اذن طلب کر سو وہ داخل ہوا پھر میری طرف نکل آیا اور کہنے لگا میں نے آنحضرت کے آگے آپکا ذکر کیا سو آپ نے کچھ جواب نہیں دیا کہا حضرت عمر نے پھر میں نے پیٹھ پھیری دیکھا تو وہ غلام مجھے بلا رہا ہے سو کہا اُسنے داخل ہو تجھے آپ نے اذن دیا ہے کہا حضرت عمر نے پس میں داخل ہوا دیکھا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کھجور کی چٹائی پر تکیہ لگائے ہوئے ہیں سو میں نے اسکے نشان آپ کے دونوں پہلوؤں میں دیکھے سو میں نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ نے اپنی عورتوں کو طلاق دیدیا ہے فرمایا آپ نے کہ نہیں میں نے کہا اللہ اکبر کاش آپ ہمکو دیکھتے یا رسول اللہ اور ہم گروہ قریش کا عورتوں پر غالب ہوتے تھے پس جب ہم مدینہ میں آئے تو ہمنے اس قوم کو دیکھا کہ انپر انکی عورتیں غالب ہیں سو ہماری عورتوں نے بھی انکی عورتوں سے سیکھنا شروع کر دیا میں ایک دن اپنی عورت پر غصے ہوا تو ناگاہ وہ مجھے جواب دینے لگی سو میں نے اسکا انکار کیا اُسنے کہا تو کیا انکار کرتا ہے پس قسم ہے اللہ کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی عورتیں آپ سے بات چیت کرتی ہیں اور کوئی انمیں سے آپ کے ساتھ صبح سے رات تک بولتی بھی نہیں کہا حضرت عمر نے میں نے حفصہ سے کہا کیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بات چیت کرتی ہے کہا اُسنے ہاں اور بعضے ہم میں سے آپکے ساتھ صبح سے رات تک بھی نہیں بولتیں کہا حضرت عمر نے میں نے کہا تحقیق ٹوٹا اور خسارہ پایا تم میں سے جس کسی نے یہ کام کیا کیا ایک تمہارے بے غم ہے اس سے کہ اسپر اللہ تعالی بسبب غضب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے غضبناک ہو تو پھر وہ ہلاک ہو جائے پھر نبی صلعم ہنسے

وعليه عمامة سوداء يقول كسانيها رسول الله صلى الله عليه وسلم **ومن سورة سأل سائل حدثنا** ابوكريب نا رشدين بن سعد عن عمرو بن الحارث عن دراج ابي السمح عن ابي الهيثم عن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم في قوله كالمهل قال كعكر الزيت فاذا قربه الى وجهه سقطت فروة وجهه فيه هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث رشدين **ومن سورة الجن حدثنا** عبد بن حميد ثني ابو الوليد نا ابو عوانة عن ابي بشر عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال ما قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم على الجن ولا رآهم انطلق رسول الله صلى الله عليه وسلم في طائفة من اصحابه عامدين الى سوق عكاظ وقد حيل بين الشياطين وبين خبر السماء وارسلت عليهم الشهب فرجعت الشياطين الى قومهم فقالوا ما لكم قالوا حيل بيننا وبين خبر السماء وارسلت علينا الشهب فقالوا ما حال بيننا وبين خبر السماء الا من حدث فاضربوا مشارق الارض ومغاربها فانظروا ما هذا الذي حال بينكم وبين خبر السماء قال فانطلقوا يضربون مشارق الارض ومغاربها يبتغون ما هذا الذي حال بينهم وبين خبر السماء فانصرف اولئك النفر الذين توجهوا نحو تهامة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو بنخلة عامد الى سوق عكاظ وهو يصلي باصحابه صلوة الفجر فلما سمعوا القرآن استمعوا له فقالوا هذا والله الذي حال بينكم وبين خبر السماء قال فهنالك رجعوا الى قومهم فقالوا يا قومنا انا سمعنا قرآنا عجبا يهدي الى الرشد فآمنا به ولن نشرك بربنا احدا فانزل الله تبارك وتعالى على نبيه صلى الله عليه وسلم قل اوحي الي انه استمع نفر من الجن وانما اوحي اليه قول الجن وبهذا الاسناد عن ابن عباس قال قول الجن لقومهم لما قام عبد الله يدعوه كادوا يكونون

اور اسپر سیاہ پگڑی تھی وہ کہتا تھا کہ مجھے یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پہنائی ہے **بعض تفسیر سورۂ سال سائل سے حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے رشدین بن سعد نے عمرو بن حارث سے اُسنے دراج ابی السمح سے اُسنے ابی الہیثم سے اُسنے ابی سعید سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر میں کالمہل فرمایا آپ نے مثل میل تیل کے پس جب وہ اسکو اپنے منھ کے نزدیک کریگا تو اسکے منھ کا چمڑا اسمین گر پڑیگا۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق رشدین سے **بعض تفسیر سورۂ جن سے حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی مجھے ابو الولید نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے ابی بشر سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ جنوں پر کچھ پڑھا ہے اور نہ انکو دیکھا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک گروہ مین اپنے صحابہ سے بازار عکاظ کی طرف قصد کرکے چلے اس حالت مین کہ درمیان شیطانون اور آسمان کی خبر کے پردہ ڈالا گیا تھا اور انپر شعلے بھیجے گئے سو شیطان اپنی قوم کی طرف پھر آئے اور کہنے لگے کیا ہے تمھارے سیلیے کہا انھون نے درمیان ہمارے اور خبر آسمان کے پردہ ڈالا گیا ہے اور ہمپر شعلے بھیجے گئے ہین کہا انھون نے درمیان ہمارے اور خبر آسمان کے کوئی نو پیدا چیز حائل ہوئی ہے سو تم زمین کے مشرقون اور مغربون مین سیر کرو اور دیکھو کہ کیا چیز درمیان تمھارے اور خبر آسمان کے حائل ہوئی ہے کہا اُسنے سو وہ زمین کے مشرقون اور مغربون مین سفر کرتے ہوے چلے اس تلاش مین کہ کیا وہ چیز ہے جو درمیان ہمارے اور خبر آسمان کے حائل ہوئی ہے پس وہ گروہ جو تہامہ کی طرف متوجہ ہوا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف چلا آیا اس حالت مین کہ وہ گروہ کھجورون مین بازار عکاظ کی طرف قصد کرنیوالا تھا اور آنحضرت اپنے صحابہ کے ساتھ فجر کی نماز پڑھ رہے تھے پس جب جنون نے قرآن سنا تو انھون نے اسکی طرف کان لگائے اور کہنے لگے یہ ہے قسم اللہ کی وہ چیز جو درمیان تمھارے اور خبر آسمان کے حائل ہوئی ہے کہا اُسنے پس اسی جگہ سے وہ اپنی قوم کی طرف پھر آئے اور کہنے لگے اے قوم ہماری تحقیق سنا ہمنے قرآن عجب کہ راہ دکھاتا ہے طرف بھلائی کے پس ایمان لائے ہم ساتھ اسکے اور ہرگز نہ شریک لاوینگے ہم ساتھ رب اپنے کے کسیکو پس اللہ تبارک وتعالی نے اپنے نبی پر یہ سورت اُتاری قل اوحی الی انہ استمع نفر من الجن۔ اور سواے اسکے نہین کہ آنحضرت کی طرف جنون کا قول وحی ہوا ہے۔ اور ساتھ اسی اسناد کے ہے ابن عباس سے کہا اُسنے قول جنون کا اپنی قوم سے یہ تھا لما قام عبد اللہ یدعوہ الخ یعنے جب کھڑا ہوا بندہ خدا کا پکارتا ہے اسکو نزدیک ہے کہ ہو جاوین

بن الصامت فقال ثنی ابی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اول ما خلق اللہ القلم فقال لہ اکتب فجری بما ھو کائن الی الابد وفی الحدیث قصۃ ھذا حدیث حسن صحیح غریب وفیہ عن ابن عباس **ومن سورۃ الحاقۃ**

حدثنا عبد بن حمید نا عبد الرحمٰن بن سعد عن عمرو بن ابی قیس عن سماک بن حرب عن عبد اللہ بن عمیرۃ عن الاحنف بن قیس عن العباس بن عبد المطلب زعم انہ کان جالسا فی البطحاء فی عصابۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس فیھم اذ مرت علیھم سحابۃ فنظروا الیھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل تدرون ما اسم ھذہ قالوا نعم ھذا السحاب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والمزن قالوا والمزن قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والعنان قالوا والعنان ثم قال لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل تدرون کم بعد ما بین السماء والارض قالوا لا واللہ ما ندری قال فان بعد ما بینھما اما واحدۃ واما اثنتان او ثلث وسبعون سنۃ والسماء التی فوقھا کذلک حتی عدھن سبع سموات کذلک ثم قال فوق السماء السابعۃ بحر بین اعلاہ واسفلہ کما بین السماء الی السماء وفوق ذلک ثمانیۃ اوعال بین اظلافھن ورکبھن مثل ما بین سماء الی سماء ثم فوق ظھورھن العرش بین اسفلہ واعلاہ مثل ما بین السماء الی السماء واللہ فوق ذلک قال عبد بن حمید سمعت یحیی بن معین یقول الا یرید عبد الرحمٰن بن سعد ان یحج حتی یسمع منہ ھذا الحدیث ھذا حدیث حسن غریب وروی الولید بن ابی ثور عن سماک نحوہ ورفعہ وروی شریک عن سماک بعض ھذا الحدیث ووقفہ ولم یرفعہ وعبد الرحمٰن ھو ابن عبد اللہ بن سعد الرازی

حدثنا یحیی بن موسی نا عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن سعد الرازی ان اباہ اخبرہ قال رأیت رجلا ببخاری علی بغلۃ

بن صامت سے سو کہا اسنے حدیث کی مجھے میرے باپ نے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا کیا اور اس سے کہا لکھ سو وہ جاری ہوا اسی ساتھ اس چیز کے جو ابد تک ہونیوالی ہے اور اس حدیث مین قصہ ہے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور اسمین روایت ہے ابن عباس سے **بعض تفسیر سورۃ الحاقہ سے حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن سعد نے عمرو بن ابی قیس سے اسنے سماک بن حرب سے اسنے عبد اللہ بن عمیرہ سے اسنے احنف بن قیس سے اسنے عباس بن عبد المطلب سے کہ کہا اسنے مین بطحا ارکہ مین ایک جماعت مین بیٹھا ہوا تھا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی انہین بیٹھے ہوئے تھے دیکھا تو اسکے اوپر سے بادل گذرا سو لوگون نے اسکی طرف دیکھا پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تم جانتے ہو اسکا نام کیا ہے کہا لوگون نے ہان یہ بادل ہے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور مزن بھی کہا لوگون نے اور مزن بھی نام ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور عنان بھی کہا لوگون نے اور عنان بھی پھر آنحضرت نے اُنسے کہا کیا تم جانتے ہو کہ کسقدر مسافت ہے درمیان آسمان اور زمین کے کہا لوگون نے قسم ہے اللہ کی ہم نہین جانتے فرمایا آپ نے مسافت درمیان ان دونون کے اکہتر یا بہتر یا تہتر برس کی ہے اور وہ آسمان کہ اسکے اوپر ہے وہ بھی ویسا ہی ہے یہانتک کہ آپ نے سات آسمان ایسی ہی شمار کیے پھر فرمایا آپ نے ساتوین آسمان کے اوپر ایک دریا ہے اسکے اعلے اور اسفل مین اسقدر فاصلہ ہے جیسا کہ ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک ہے اور اسکے اوپر آٹھ فرشتے بشکل بز کوہی ہین انکے کھُرون اور گھٹنون مین اسقدر فاصلہ ہے جیسا کہ ایک آسمان سے دوسرے آسمان مین ہے پھر انکی پشتون پر عرش ہے اسکے اسفل اور اعلے مین مثل اس مسافت کے ہے جو دو آسمان مین ہے اور اللہ تعالیٰ اوپر اسکے ہے۔ کہا عبد بن حمید نے سنا مین نے یحیی بن معین سے کہ کہتا عبد الرحمٰن بن سعد کیون نہین حج کرنیکا ارادہ کرتا تاکہ اس سے یہ حدیث سنے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور روایت کی ولید بن ابی ثور نے سماک سے مثل اسکے اور مرفوع کیا اسکو۔ اور روایت کی شریک نے سماک سے بعض اس حدیث کا اور موقوف کیا اور اسکو مرفوع نہین کیا۔ اور عبد الرحمٰن وہ ابن عبد اللہ بن سعد رازی ہے[1] **حدیث** کی ہمسے یحیی بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن سعد رازی نے یہ کہ اسکے باپ نے اسکو خبر دی ہے کہ کہا اسنے مین نے ایک مرد بخارا مین خچر پر دیکھا

---

[1] شاید مولف اس حدیث کو اس غرض سے اس جگہ لایا ہے کہ عبد الرحمٰن مذکور جو اول حدیث مین ہے وہ تبع تابعین سے ہے ۱۲

يتصعد فيه سبعين خريفا ثم يهوي به كذلك ابدا هذا حديث غريب انما نعرفه مرفوعا من حديث ابن لهيعة وقد
روي شيء من هذا عن عطية عن ابي سعيد موقوفا **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان عن مجالد عن الشعبي عن جابر
قال قال ناس من اليهود لاناس من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم هل يعلم نبيكم كم عدد خزنة جهنم قالوا
لا ندري حتى نسأله فجاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا محمد غلب اصحابك اليوم قال وبما غلبوا قال سألهم
يهود هل يعلم نبيكم كم عدد خزنة جهنم قال فما قالوا قال قالوا لا ندري حتى نسأل نبينا قال افغلب قوم سئلوا عما لا يعلمون
فقالوا لا نعلم حتى نسأل نبينا لكنهم قد سألوا نبيهم فقالوا ارنا الله جهرة علي باعداء الله اني سائلهم عن تربة الجنة وهي
الدرمك فلما جاؤا قالوا يا ابا القاسم كم عدد خزنة جهنم قال هكذا وهكذا في مرة عشرة وفي مرة تسع قالوا نعم قال لهم النبي
صلى الله عليه وسلم ما تربة الجنة قال فسكتوا هنيئة ثم قالوا خبزة يا ابا القاسم فقال النبي صلى الله عليه وسلم
الخبز من الدرمك هذا حديث انما نعرفه من هذا الوجه من حديث مجالد **حدثنا** الحسن بن الصباح البزار
نا زيد بن حباب انا سهيل بن عبد الله القطعي وهو اخو حزم بن ابي حزم القطعي عن ثابت عن انس بن مالك
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال في هذه الاية هو اهل التقوى واهل المغفرة قال قال الله تبارك وتعالى
انا اهل ان اتقى فمن اتقاني فلم يجعل معي الها فانا اهل ان اغفر له هذا حديث حسن غريب وسهيل ليس بالقوي في الحديث
وقد تفرد سهيل بهذا الحديث عن ثابت **ومن سورة القيمة** **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان عن موسى بن ابي عائشة

اسمیں آدمی ستر خریف چڑھایا جاویگا پھر اسیطرح سے نیچے اتارا جاویگا ہمیشہ۔ یہ حدیث غریب ہے ہمتو فقط مرفوع اسکو ابن لہیعہ کے
طریق سے ہی پہچانتے ہیں اور کچھ حصہ اسکا عطیہ سے مروی ہے جو راوی ہے ابی سعید سے موقوف **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے
کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے مجالد سے اُسنے شعبی سے اُسنے جابر سے کہا اُسنے کہا چند لوگوں نے یہود سے نبی صلے اللہ
علیہ وسلم کے چند صحابہ سے کہ کیا تمھارا نبی جانتا ہے کہ دوزخ کے خزانچی کتنے ہیں کہا انھوں نے ہم نہیں جانتے یہانتک کہ آپ سے
پوچھ لیں پس ایک مرد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے محمد آپ کے اصحاب آج کے دن مغلوب ہوگئے فرمایا
آپ نے اور کس چیز سے مغلوب ہوے ہیں کہا اُسنے اُنسے یہودیوں نے پوچھا ہے کہ تمھارا نبی جانتا ہے کہ دوزخ کے خزانچی کتنے ہیں
فرمایا آپ نے پس انھوں نے کیا کہا ہے کہا اُسنے انھوں نے کہا ہے کہ ہم نہیں جانتے یہانتک کہ اپنے نبی سے سوال کرلیں فرمایا آپ نے کیا
مغلوب ہوجاتی ہے وہ قوم جو سوال کیجائے اس چیز سے کہ وہ نہ جانتی ہو سو کہا انھوں نے کہ ہم نہیں جانتے تاآنکہ اپنے نبی سے سوال کریں
لیکن انھوں نے یعنے یہود نے تو اپنے نبی سے سوال کیا اور کہا ہمکو اللہ تعالی ظاہر دکھلا دے[1] میرے پاس لاؤ اللہ کے دشمنوں کو میں انسے جنت کی
مٹی کی بابت سوال کرتا ہوں اور وہ آٹا سفید ہے پس جب وہ آئے تو کہا انھوں نے اے ابا القاسم دوزخ کے خزانچی کتنے ہیں فرمایا آپ نے
اسطرح اور اسطرح ایک بار دس فرمایا اور ایک بار نو کہا انھوں نے ہاں اُنسے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا جنت کی مٹی کیا ہے کہا
اُسنے سو وہ تھوڑی دیر چپ رہے پھر کہا انھوں نے اے ابا القاسم روٹی ہے پس فرمایا آنحضرت نے روٹی آٹے سفید سے ہے اس حدیث
کو تو ہم فقط اسی طریق مجاہد سے پہچانتے ہیں **حدیث** کی ہمسے حسن بن صباح بزار نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے کہا
خبر دی ہمکو سہیل بن عبد اللہ قطعی نے اور یہ حزم بن ابی حزم قطعی کا بھائی ہے ثابت سے اُسنے انس بن مالک سے اُسنے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اس آیت کی تفسیر میں ہو اہل التقوی واہل المغفرۃ فرمایا آنحضرت نے فرمایا اللہ تبارک وتعالی
نے میں ہوں لائق اسکے کہ مجھسے ڈریں سو جو کوئی مجھسے ڈرا اور میرے ساتھ اُسنے دوسرا معبود نہ بنایا تو میں لائق اسکے ہوں کہ اسکو بخشدوں
یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور سہیل حدیث میں قوی نہیں۔ اور متفرد ہوا ہے سہیل ساتھ اس حدیث کے ثابت سے **بعض تفسیر سورہ قیامت**
سے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے موسی بن ابی عائشہ سے

[1] آنحضرت نے فرمایا کہ نہ بتلانے سے قوم مغلوب نہیں ہوتی جیسا کہ انھوں نے اپنے نبی سے اللہ کی رویت کا سوال کیا اور پھر انکو اسکا جواب دملا یعنے اللہ تعالی کا دیدار نہ دیکھ سکے کیا نبی انکا مغلوب
ہوگیا جب انھوں نے دوزخ کے فرشتوں کی بابت سوال کیا تو اپنے پہلی بار دونوں ہاتھوں کی دس انگلیوں سے بتلا اور دوسری بار ایک انگلی ایک ہاتھ کی اکھٹی کرلی یعنے نو انگلیوں سے اشارت کی یعنے انیس

علیہ لبدا قال لما راوہ یصلی واصحابہ یصلون بصلوتہ ویسجدون بسجودہ قال تعجبوا من طواعیۃ اصحابہ لہ قالوا لقومھم لما قام عبد اللہ یدعوہ کادوا یکونون علیہ لبدا ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن یحیی نا محمد بن یوسف نا اسرائیل نا ابو اسحٰق عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال کان الجن یصعدون الی السماء یستمعون الوحی فاذا سمعوا الکلمۃ زادوا فیھا تسعا فاما الکلمۃ فتکون حقا واما ما زادوہ فیکون باطلا فلما بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منعوا مقاعدھم فذکروا ذلک لابلیس ولم تکن النجوم یرمی بھا قبل ذلک فقال لھم ابلیس ما ھذا الا من امر قد حدث فی الارض فبعث جنودہ فوجدوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائما یصلی بین جبلین اراہ قال بمکۃ فلقوہ فاخبروہ فقال ھذا الحدث الذی حدث فی الارض ھذا حدیث حسن صحیح **ومن سورۃ المدثر حدثنا** عبد بن حمید نا عبد الرزاق عن معمر عن الزھری عن ابی سلمۃ عن جابر بن عبد اللہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یحدث عن فترۃ الوحی فقال فی حدیثہ بینما انا امشی سمعت صوتا من السماء فرفعت راسی فاذا الملک الذی جاءنی بحراء جالس علی کرسی بین السماء والارض فجثثت (جئثت) منہ رعبا فرجعت فقلت زملونی زملونی فدثرونی فانزل اللہ تعالی یا ایھا المدثر قم فانذر الی قولہ والرجز فاھجر قبل ان تفرض الصلوۃ ھذا حدیث حسن صحیح وقد رواہ یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن ایضا **حدثنا** عبد بن حمید نا الحسن بن موسی عن ابن لھیعۃ عن دراج عن ابی الھیثم عن ابی سعید عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الصعود جبل من نار

اوپر اسکے حلقہ حلقہ کہا ابن عباس نے یہ اسواسطے کہ دیکھا انھوں نے آپکو نماز پڑھتے اور صحابہ آپ کے نماز پڑھتے تھے ساتھ نماز آپکی کے اور سجدہ کرتے تھے ساتھ سجود آپ کے کہا اُسنے وہ آپ کے صحابہ کی اطاعت جو وہ آنحضرت کی کرتے تھے دیکھ کر متعجب ہوئے کہا اُنھوں نے اپنی قوم سے جسوقت کہ کھڑا ہوتا ہے بندہ خدا کا پکارتا ہے اسکو نزدیک ہے کہ ہو وین اوپر اسکے حلقہ حلقہ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحیی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یوسف نے کہا حدیث کی ہمسے اسرائیل نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسحاق نے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے جن آسمان کی طرف وحی سننے کے لیے چڑھتے تھے پس جب کوئی ایک بات سنتے تو اسمین نو باتین زائد کرتے بہرحال وہ بات تو حق ہوتی تھی اور وہ باتین جو اسمین زائد کرتے وہ باطل ہوتی تھین پس جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھیجے گئے تو اپنے بیٹھنے کی جگہو نسے منع کیے گئے پھر انھون نے یہ بات ابلیس سے ذکر کی اور پہلے اس سے ستارے ٹوٹا نہین کرتے تھے تو اُسنے ابلیس نے کہا نہین یہ بات مگر کسی امر سے جو زمین مین پیدا ہوا ہے پس اُسنے اپنے لشکر کو بھیجا تو انھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو درمیان دو پہاڑ کے کھڑا ہو کر نماز پڑھتے ہوئے پایا راوی کہتا ہے مین گمان کرتا ہون کہ کہا اُسنے مکہ مین پھر وہ ابلیس سے ملے اور اسکو خبر دی پس کہا اُسنے یہی ہے نو پیدا چیز جو زمین مین پیدا ہوئی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **بعض تفسیر** سورۂ مدثر سے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا خبر دی ہمکو عبد الرزاق نے معمر سے اُسنے زہری سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہا اُسنے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حالت مین کہ آپ وحی کے سست ہو جانے کی حدیث کر رہے تھے سو آپ نے اپنی حدیث مین فرمایا کہ جبکہ مین چلا جاتا تھا کہ اچانک مین نے آسمان سے ایک آواز سنی تو مین نے سر کو اٹھایا تو ناگہان وہی فرشتہ جو میرے پاس حراء کے پہاڑ مین آیا تھا آسمان اور زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا ہے سو مین اس سے کانپا خوف کے مارے پھر مین پلٹ آیا یعنے گھر کی طرف تو مین نے کہا کہ مجھکو کمل اوڑھا سو لوگون نے مجھکو اوڑھایا پھر خدا نے یہ آیت نماز کے فرض ہونے سے پہلے اُتاری یا ایھا المدثر قم فانذر یہانتک والرجز فاھجر یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نیز روایت کیا اسکو یحیی بن ابی کثیر نے ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے حسن بن موسی نے ابن لھیعہ سے اُسنے دراج سے اُسنے ابی الہیثم سے اُسنے ابی سعید سے اُسنے نبی صلعم سے کہ فرمایا آپ نے صعود ایک آگ کا پہاڑ ہے

[1] یہ غرض نہین کہ بالکل یہ ستارے نہین ٹوٹا کرتے تھے کیونکہ انکا ٹوٹنا تو قدیم سے چلا آتا ہے بلکہ اسکے یہ معنے مین کہ اس کثرت سے پہلے اس سے نہین ٹوٹا کرتے تھے [2] سب سے پہلے سورت اقرا کی پہلی پانچ آیتین نازل ہوئین پھر تین سال تک وحی نہین آئی آنحضرت کو نہایت جذبہ الٰہی کا شوق ہوتا تھا کہ اپنے آپ کو ہلاک کر دین بعد تین سال کے سورت یا ایھا المدثر نازل ہوئی ۔۔ حضرت نے کافرون سے

ولم یذکر فیه عائشة **حدثنا** عبد بن حمید نا محمد بن الفضل نا ثابت بن یزید عن هلال بن خباب عن عکرمة عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال تحشرون حفاة عراة غرلا فقالت امرأة ایبصر او یری بعضنا عورة بعض قال یا فلانة لکل امرئ منهم یومئذ شان یغنیه هذا حدیث حسن صحیح قد روی من غیر وجه عن ابن عباس **ومن** سورة اذا الشمس کورت **حدثنا** عباس بن عبد العظیم العنبری نا عبد الرزاق نا عبد الله بن بحیر عن عبد الرحمن وهو ابن یزید الصنعانی قال سمعت ابن عمر یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من سره ان ینظر الی یوم القیمة کانه رأی عین فلیقرأ اذا الشمس کورت واذا السماء انفطرت واذا السماء انشقت **ومن** سورة ویل للمطففین **حدثنا** قتیبة نا اللیث عن ابن عجلان عن القعقاع بن حکیم عن ابی صالح عن ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان العبد اذا اخطأ خطیئة نکتت فی قلبه نکتة سوداء فاذا هو نزع واستغفر وتاب سقل قلبه وان عاد زید فیها حتی یعلو قلبه وهو الران الذی ذکر الله کلا بل ران علی قلوبهم ما کانوا یکسبون هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** یحیی بن درست البصری نا حماد بن زید عن ایوب عن نافع عن ابن عمر قال حماد هو عندنا مرفوع یوم یقوم الناس لرب العالمین قال یقومون فی الرشح الی انصاف اذانهم **حدثنا** هناد نا عیسی بن یونس عن ابن عون عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم یوم یقوم الناس لرب العالمین قال یقوم احدهم فی الرشح الی انصاف اذنیه هذا حدیث صحیح وفیه عن ابی هریرة **ومن** سورة اذا السماء انشقت **حدثنا** عبد بن حمید انا عبد الله بن موسی عن عثمن بن

اور اُسنے اسمین حضرت عائشہ کا ذکر نہین کیا **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضل نے کہا حدیث کی ہمسے ثابت بن یزید نے ہلال بن خباب سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اُٹھائے جاینگے لوگ اس حالت مین کہ ننگے پانوٗن ننگے بدن نہ ختنہ کیے ہوے ہونگے پس کہا ایک عورت نے کیا بعض ہم مین سے بعض کی شرمگاہ دیکھینگے فرمایا آپ نے اے فلانی واسطے ہر ایک مرد کے انمین سے اس دن ایک حالت ہو کہ کفایت کریگی اسکو[1] یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی وجہ سے ابن عباس سے مروی ہے۔ اور **بعض تفسیر** سورہ اذا الشمس کورت سے **حدیث** کی ہمسے عباس بن عبد العظیم عنبری نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن بحیر نے عبد الرحمن سے جو یزید صنعانی کا بیٹا ہے کہا اُسنے سنا مین نے ابن عمر سے کہ کہتا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس کسی کو قیامت کا دیکھنا آنکھون کے سامنے خوش لگے تو چاہئے کہ یہ سورتین پڑھے اذا الشمس کورت و اذا السماء انفطرت و اذا السماء انشقت۔ اور **بعض تفسیر** سورہ ویل للمطففین سے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن عجلان سے اُسنے قعقاع بن حکیم سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے کہ بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اسکے دل مین سیاہ نکتہ لگایا جاتا ہے پس جب اُسنے اپنے نفس کو ارتکاب گناہ سے دور کیا اور استغفار اور توبہ کی تو اسکا دل صیقل کیا جاتا ہے۔ اور اگر پھر عود کرے تو اسمین زیادتی کیجاتی ہے یہانتک کہ اسکے دلپر وہ سیاہی چڑھ جاتی ہے۔ اور یہی ہے زنگ جسکا اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے کلا بل ران الخ یعنے ہرگز نہ یون بلکہ زنگ باندھا ہے اوپر دلون انکے کے اس چیز نے کہ تھے کماتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے یحیی بن درست بصری نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا حماد نے یہ حدیث ہمارے نزدیک مرفوع ہے یوم یقوم الناس الخ یعنے اس دن کہ کھڑے ہونگے لوگ واسطے رب عالمون کے فرمایا آپ نے کھڑے ہونگے پسینے مین نصف کانون تک **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عیسی بن یونس نے ابن عون سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یوم یقوم الناس الخ یعنے اس دن کہ کھڑے ہونگے لوگ واسطے رب عالمون کے فرمایا آپ نے کھڑے ہونگے بعضے انمین سے پسینے مین نصف کانون تک۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسمین روایت ہے ابی ہریرہ سے۔ **بعض تفسیر** سورہ اذا السماء انشقت سے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن موسی نے عثمان بن

[1] یعنے ہر ایک آدمی اپنی ایک حالت مین سرگردان ہوگا وہ حالت اسکو اور کسی طرف متوجہ نہین ہونے دیگی پس کوئی کسیکی شرمگاہ کی طرف ہرگز خیال نہین کریگا ۱۲

عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انزل علیہ القرآن یحرک بہ لسانہ یرید ان یحفظہ فانزل اللہ تبارک وتعالی لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ قال فکان یحرک بہ شفتیہ وحرک سفیان شفتیہ هذا حدیث حسن صحیح قال علی بن المدینی قال یحیی بن سعید القطان کان سفیان الثوری یحسن الثناء علی موسی بن ابی عائشۃ خیرا **حدثنا** عبد بن حمید قال ثنی شبابۃ عن اسرائیل عن ثویر قال سمعت ابن عمر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ادنی اهل الجنۃ منزلۃ لمن ینظر الی جنانہ وازواجہ وخدمہ وسررہ مسیرۃ الف سنۃ واکرمهم علی اللہ عزوجل من ینظر الی وجهہ غدوۃ وعشیۃ ثم قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربها ناظرۃ هذا حدیث غریب وقد روی غیر واحد عن اسرائیل مثل هذا مرفوعا وروی عبد الملک بن ابجر عن ثویر عن ابن عمر قولہ ولم یرفعہ وروی الاشجعی عن سفیان عن ثویر عن مجاهد عن ابن عمر قولہ ولم یرفعہ ولا نعلم احدا ذکر فیہ عن مجاهد غیر الثوری **ومن سورۃ عبس حدثنا** سعید بن یحیی بن سعید الاموی ثنی ابی قال هذا ما عرضنا علی هشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت انزل عبس وتولی فی ابن ام مکتوم الاعمی اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعل یقول یا رسول اللہ ارشدنی وعند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجل من عظماء المشرکین فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعرض عنہ ویقبل علی الآخر ویقول اتری بما اقول باسا فیقول لا ففی هذا انزل هذا حدیث حسن غریب وروی بعضهم هذا الحدیث عن هشام بن عروۃ عن ابیہ قال انزل عبس وتولی فی ابن ام مکتوم

اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے کہ کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا کہ جب آپ پر وحی نازل ہوتی تو اپنی زبان مبارک کو ہلاتے ارادہ اسکے یاد رکھنے کا کرتے پس اللہ تبارک وتعالی نے یہ آیت نازل فرمائی لا تحرک بہ لسانک یعنے مت ہلا[1] ساتھ قرآن مجید کے زبان اپنی کو تو کہ جلدی کرے ساتھ اسکے کہا اُسنے سو آنحضرت ساتھ اسکے ہونٹوں کو ہلاتے تھے۔ اور سفیان نے بھی ہونٹ ہلائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے کہا علی بن مدینی نے کہ کہا یحیی بن سعید قطان نے کہ سفیان ثوری موسی بن ابی عائشہ کی نکوئی کی صفت کرتا تھا **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی مجھے شبابہ نے اسرائیل سے اُسنے ثویر سے کہا سنا میں نے ابن عمر سے کہ کہتا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ادنی اہل جنت سے مرتبہ میں الجنۃ وہ شخص ہے جو اپنے باغوں اور بی بیوں اور خادموں اور تختوں کی طرف سو برس کی مسافت سے دیکھے۔ اور بزرگتر اللہ تعالی کے نزدیک وہ ہے جو اُسکے منہ کی طرف صبح اور شام کو دیکھے پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی وجوہ یومئذ ناضرہ الخ یعنے کئی منہ اس دن تر و تازہ ہونگے طرف رب اپنے کے دیکھنے والے۔ یہ حدیث غریب ہے اور کئی ایک نے اسرائیل سے مثل اسکے مرفوع روایت کی ہے۔ اور روایت کیا عبد الملک بن ابجر نے ثویر سے اُسنے ابن عمر سے قول اسکا اور اسکو مرفوع نہین کیا۔ اور روایت کیا اشجعی نے سفیان سے اُسنے ثویر سے اُسنے مجاہد سے اُسنے ابن عمر سے قول اسکا اور اسکو مرفوع نہین کیا۔ اور ہم نہین جانتے کہ سوائے ثوری کے کسی نے اس حدیث مین مجاہد کا ذکر کیا ہو۔ **بعض تفسیر سورۂ عبس سے حدیث** کی ہمسے سعید بن یحیی بن سعید اموی نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے کہا اُسنے یہ وہ چیز ہے جو ہمنے ہشام بن عروہ پر پیش کی تھی جو روایت کی اُسنے اپنے باپ سے اُسنے حضرت عائشہ سے کہا انھون نے سورت عبس و تولی ابن ام مکتوم اندھے کے حق مین نازل ہوئی ہے کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھے ہدایت کیجئے اور اسوقت آنحضرت کے پاس ایک سردار مشرکین میں سے تھا سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس سے منہ پھیرتے اور دوسرے پر متوجہ ہوتے اور فرماتے کیا تو دیکھتا ہے اس بات میں جسکو میں کہتا ہوں کچھ خوف وہ کہتا کہ نہین پس اس بارے مین یہ سورت نازل ہوئی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور روایت کیا بعض نے اس حدیث کو ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے سورت عبس و تولی ابن ام مکتوم مین نازل ہوئی ہے

[1] جسوقت جبرئیل علیہ السلام قرآن لاتے انکے پڑھنے کے ساتھ حضرت بھی جی مین پڑھتے تو بیشک پہلا لفظ کہین اگلا سنتے مین نہ آتا تو گھبراتے اللہ نے فرمایا کہ اسوقت پڑھنے کی حاجت نہین سننا ہی چاہیئے پھر جی مین یاد رکھو تاکہ پھر زبان سے پڑھوانا لوگون پاس ہمارا ذمہ ہے اور معنے تحقیق کر لینے کے لیے حاجت نہین یہ بھی ہمارا ذمہ ہے وقت پر بیان سمجھانا جبرئیل کے پڑھنے کو اپنا پڑھنا فرمایا کہ

وعبد بن حميد المعنى واحد قالا انا عبد الرزاق عن معمر عن ثابت البنانى عن عبد الرحمن بن ابى ليلى عن صهيب قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى العصر همس والهمس فى قول بعضهم تحرك شفتيه كانه يتكلم فقيل له انك يا رسول الله اذا صليت العصر همست قال ان نبيا من الانبياء كان اعجب بامته فقال من يقوم لهؤلاء فاوحى الله اليه ان خيرهم بين ان انتقم منهم وبين ان اسلط عليهم عدوهم فاختاروا النقمة فسلط عليهم الموت فمات منهم فى يوم سبعون الفا قال وكان اذا حدث بهذا الحديث حدث بهذا الحديث الأخر قال كان ملك من الملوك وكان لذلك الملك كاهن يكهن له فقال الكاهن انظروا لى غلاما فهما او قال فطنا لقنا فاعلمه علمى هذا فانى اخاف ان اموت فينقطع منكم هذا العلم ولا يكون فيكم من يعلمه قال فنظروا له على ما وصف فامروه ان يحضر ذلك الكاهن وان يختلف اليه فجعل يختلف اليه وكان على طريق الغلام راهب فى صومعة قال معمر احسب ان اصحاب الصوامع كانوا يومئذ مسلمين قال فجعل الغلام يسأل ذلك الراهب كلما مر به فلم يزل به حتى اخبره فقال انما اعبد الله قال فجعل الغلام يمكث عند الراهب ويبطى عن الكاهن فارسل الكاهن الى اهل الغلام انه لا يكاد يحضرنى فاخبر الغلام الراهب بذلك فقال له الراهب اذا قال لك الكاهن اين كنت فقل عند اهلى واذا قال لك اهلك اين كنت فاخبرهم انك كنت عند الكاهن قال فبينما الغلام على ذلك اذ مر بجماعة من الناس كثير قد حبستهم دابة فقال بعضهم ان تلك الدابة كانت اسدا قال فاخذ الغلام حجرا فقال اللهم ان كان ما يقول الراهب حقا فاسألك ان اقتله ثم رمى فقتل الدابة فقال الناس من قتلها قالوا

اور عبد بن حمید نے معنے واحد ہیں کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے معمر سے اُسنے ثابت بنانی سے اُسنے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے اُسنے صہیب سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب عصر کی نماز پڑھ لیتے آہستہ بولتے اور ہمس بعضوں کے قول میں بولتے ہیں ہونٹو ہلانے کو گویا کہ وہ کلام کرتا ہے سو آپ سے کہا گیا یا رسول اللہ جب آپ عصر کی نماز پڑھ لیتے ہیں تو ہونٹ ہلاتے ہیں فرمایا آپ نے ایک نبی کو نبیوں سے اپنی امت بہت پسند تھی سو اُسنے کہا کون انکا مقابلہ کر سکتا ہے پس اللہ تعالی نے اسکی طرف وحی بھیجی میں انکو اختیار دیتا ہوں درمیان اسکے کہ اُنسے خود بدلہ لیتا ہوں اور درمیان اسکے کہ انپر انکے دشمن کو غالب کرتا ہوں سو انھوں نے بدلہ دینا اختیار کیا تو اللہ نے انپر موت بھیجی پس انمیں سے ایک دن میں ستر ہزار مر گئے کہا اُسنے اور جب آپ یہ حدیث بیان کرتے تو یہ دوسری حدیث بھی بیان کرتے فرمایا آپ نے بادشاہوں سے ایک بادشاہ تھا اور اس بادشاہ کا ایک کاہن تھا جو اسکی کہانت کرتا تھا سو کاہن نے کہا میرے لیے ایک لڑکا ڈھونڈو یا کہا اُسنے حاذق سریع الفہم دیکھو کہ اسکو میں اپنا یہ علم سکھلاؤں اس لیے کہ میں خوف کرتا ہوں کہ میں مروں تو تمسے یہ علم منقطع ہو جائے اور کوئی شخص تم میں ایسا نہ رہیگا جو اسکو جانتا ہو فرمایا آپ نے سو انھوں نے اسکے لیے جیسا کہ اُسنے بیان کیا تھا (ایک لڑکا) دیکھا اور اسکو انھوں نے حکم دیا کہ اس کاہن کے پاس حاضر ہوا کرے اور اسکی طرف آمد و رفت اختیار کرے سو اُسنے اسکی طرف آنا جانا شروع کیا۔ اور اس لڑکے کے رستہ پر عبادت خانہ میں ایک راہب تھا۔ کہا معمر نے میں گمان کرتا ہوں کہ اصحاب عبادت خانوں کے اسوقت مسلمان تھے فرمایا آپ نے سو وہ لڑکا اس راہب سے کوئی سوال کیا کرتا جبکہ اسکے پاس سے گذرتا سو وہ بہت مدت تک اس سے پوچھتا رہا یہانتک کہ اسنے اسکو خبر دی اور کہا کہ میں تو اللہ تعالی کی عبادت کرتا ہوں فرمایا آپ نے سو اس غلام نے اسکے پاس ٹھہرنا شروع کر دیا اور کاہن سے دیر کرنی پس کاہن نے لڑکے کے والیونکی طرف پیغام بھیجا کہ یہ میرے پاس تھوڑی مدت تک حاضر رہتا ہے سو یہ خبر لڑکے نے راہب کو بتلادی پس اسکو راہب نے کہا جب تجھے کاہن کہے کہ تو کہاں تھا تو تو کہ میں اپنے گھر میں تھا اور جب تیرے گھر والے پوچھیں کہ تو کہاں تھا تو انکو خبر دے کہ میں کاہن کے پاس تھا۔ فرمایا آپ نے سو اس اثنا میں کہ لڑکا اسی حالت پر تھا کہ ایک لوگونکی بڑی جماعت سے گذرا انکو ایک چارپائے نے گھیر رکھا تھا بعض نے کہا ہے کہ وہ چارپایہ شیر تھا فرمایا آپ نے سو اس لڑکے نے ایک پتھر پکڑا اور کہا اے اللہ اگر وہ چیز جو راہب کہتا ہے حق ہے تو میں تجھسے (اسکے وسیلہ سے) سوال کرتا ہوں کہ میں اسکو قتل کروں پھر اسنے پتھر مارا اور اس چارپائے کو قتل کیا پس کہا لوگوں نے کسنے اسکو قتل کیا ہے کہا انھوں نے

الاسود عن ابن ابی ملیکۃ عن عائشۃ قالت سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من نوقش الحساب هلک قلت یارسول اللہ ان اللہ تبارک وتعالی یقول فاما من اوتی کتابہ بیمینہ الی قولہ یسیرا قال ذلک العرض هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن ابان وغیر واحد قالوا نا عبد الوهاب الثقفی عن ایوب عن ابن ابی ملیکۃ عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ **حدثنا** محمد بن عبید الهمدانی نا علی بن ابی بکر عن همام عن قتادۃ عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من حوسب عذب هذا حدیث غریب من حدیث قتادۃ عن انس لانعرفہ من حدیث قتادۃ عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا من هذا الوجہ

ومن سورۃ البروج

حدثنا عبد بن حمید نا روح بن عبادۃ وعبید اللہ بن موسی عن موسی بن عبیدۃ عن ایوب بن خالد عن عبد اللہ بن رافع عن ابی هریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیوم الموعود یوم القیامۃ والیوم المشهود یوم عرفۃ والشاهد یوم الجمعۃ قال وما طلعت الشمس ولا غربت علی یوم افضل منہ فیہ ساعۃ لا یوافقها عبد مؤمن یدعو اللہ بخیر الا استجاب اللہ لہ ولا یستعیذ من شیء الا اعاذہ اللہ منہ هذا حدیث لا نعرفہ الا من حدیث موسی بن عبیدۃ وموسی بن عبیدۃ یضعف فی الحدیث ضعفہ یحیی بن سعید وغیرہ من قبل حفظہ وقد روی شعبۃ وسفیان الثوری وغیر واحد من الائمۃ عن موسی بن عبیدۃ **حدثنا** علی بن حجر نا قران بن تمام الاسدی عن موسی بن عبیدۃ بهذا الاسناد نحوہ وموسی بن عبیدۃ الربذی یکنی ابا عبد العزیز وقد تکلم فیہ یحیی بن سعید القطان وغیرہ من قبل حفظہ **حدثنا** محمود بن غیلان

اسود سے اُسنے ابن ابی ملیکہ سے اسنے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا اُسنے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جس شخص کے حساب میں جھگڑا پڑا تو وہ ہلاک ہوا میں نے کہا یارسول اللہ اللہ تبارک وتعالی فرماتا ہے فاما من اوتی کتابہ بیمینہ الی قولہ یسیرا فرمایا آپ نے یہ پیش کرنا اعمال کا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن ابان اور کئی ایک نے کہا اُنھوں نے حدیث کی ہمسے عبد الوہاب ثقفی نے ایوب سے اُسنے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبید ہمدانی نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن ابی بکر نے ہمام سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جس شخص کا حساب ہوا وہ عذاب دیا گیا یہ حدیث غریب ہے طریق قتادہ سے جو راوی ہیں انس سے نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق قتادہ سے جو راوی ہیں انس سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مگر اسی طریق سے

بعض تفسیر سورۂ بروج سے

حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے روح بن عبادہ اور عبید اللہ بن موسی نے موسی بن عبیدہ سے اُسنے ایوب بن خالد سے اُسنے عبد اللہ بن رافع سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یوم موعود قیامت کا دن ہے اور دن مشہود عرفہ کا دن ہے اور شاہد جمعہ کا دن ہے۔ فرمایا آپ نے نہیں طلوع ہوا آفتاب اور نہ غروب ہوا کسی دن پر جو افضل ہو اس سے۔ اسمیں ایک ایسی گھڑی ہے کہ جو کوئی بندہ مؤمن اللہ تعالی سے نیکی کی دعا کرے تو اللہ تعالی اسکی دعا قبول کر لیتا ہے اور جس چیز سے پناہ مانگے اس سے اللہ تعالی اسکو پناہ دیتا ہے۔ اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر طریق موسی بن عبیدہ سے۔ اور موسی بن عبیدہ حدیث میں ضعیف کیا گیا ہے اسکو یحیی بن سعید وغیرہ نے حافظہ کی وجہ سے ضعیف کیا ہے۔ اور روایت کی ہے شعبہ اور سفیان ثوری اور اور کئی ایک نے اماموں نے موسی بن عبیدہ سے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے قران بن تمام اسدی نے موسی بن عبیدہ سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے۔ اور موسی بن عبیدہ ربذی کی کنیت ابا عبد العزیز ہے اور یحیی بن سعید قطان وغیرہ نے اسکے حق میں حافظہ کی وجہ سے کلام کیا ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان

لہ حضرت نے ایکبار فرمایا کہ خدایا مجھ بندے سے حساب کیا وہ عذاب میں گرفتار ہوا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ یارسول اللہ خدا قرآن میں فرماتا ہے کہ جن نیک لوگوں کے نامہ اعمال داہنے میں ہونگے اُنسے بھی حساب ہوگا اور آپ فرماتے ہیں کہ جسکا حساب ہوا وہ عذاب میں پڑا تب حضرت نے فرمایا کہ نیکوں کو اُنکے نامہ اعمال فقط دکھلاوینگے یعنی اللہ تعالی کے روبرو پیش کیے جاوینگے کہ اُنکے واسطے کیا حکم ہوا اُنسے حساب کچھ نہیں ہوگا تو اُنکے واسطے یہی حکم ہوگا کہ تم داخل ہو اسلام یعنی سلامتی سے تم جنت میں داخل ہو جاؤ۔ اور جسکے حساب میں جھگڑا پڑا یعنی فلانا کام تو نے کیوں کیا اور فلانا کام کیوں نہیں کیا

واصبعه على صدغه كما وضعها حين قتل هذا حديث حسن غريب **ومن** سورة الغاشية **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفيان عن ابي الزبير عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امرت ان اقاتل الناس حتى يقولوا لا اله الا الله فاذا قالوها عصموا مني دماءهم واموالهم الا بحقها وحسابهم على الله ثم قرأ انما انت مذكر لست عليهم بمصيطر هذا حديث حسن صحيح **ومن** سورة الفجر **حدثنا** ابو حفص عمرو بن علي نا عبد الرحمن بن مهدي وابو داؤد قالا نا همام عن قتادة عن عمران بن عصام عن رجل من اهل البصرة عن عمران بن حصين ان النبي صلى الله عليه وسلم سئل عن الشفع والوتر قال هي الصلوة بعضها شفع وبعضها وتر هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث قتادة وقد رواه خالد بن قيس ايضا عن قتادة **ومن** سورة والشمس وضحها **حدثنا** هارون بن اسحق الهمداني نا عبدة بن سليمن عن هشام بن عروة عن ابيه عن عبد الله بن زمعة قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يوما يذكر الناقة والذي عقرها فقال اذ انبعث اشقاها انبعث لها رجل عارم عزيز منيع في رهطه مثل ابي زمعة ثم سمعته يذكر النساء فقال الى ما يعمد احدكم فيجلد امرأته جلد العبد ولعله ان يضاجعها من اخر يومه قال ثم وعظهم في ضحكهم من الضرطة فقال الى ما يضحك احدكم مما يفعل هذا حديث حسن صحيح **ومن** سورة والليل اذا يغشى **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا زائدة بن قدامة عن منصور بن المعتمر عن سعد بن عبيدة عن ابي عبد الرحمن السلمي عن علي قال كنا في جنازة في البقيع فاتى النبي صلى الله عليه وسلم

حالانکہ انگلی اسکی اسکے کان پر ہی تھی جیسا کہ اُسنے اسکو قتل ہونیکے وقت رکھا تھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **اور بعض تفسیر** سورۃ الغاشیہ سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم ہوا ہے کہ لوگوں سے جنگ کروں یہانتک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں سو جسنے کہ یہ کلمہ کہا اُسنے اپنا مال اور جان بچا یا مگر دین کی حق تلفی کا بدلہ ہے اور اسکا حساب خدا کے ذمے پر ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی انما انت مذکر لست علیہم بمصیطر یعنے اے محمد آپ تو فقط نصیحت کرنیوالے ہو انپر داروغہ نہیں ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **اور بعض تفسیر** سورت فجر سے **حدیث** کی ہمسے ابو حفص یعنے عمرو بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی اور ابو داؤد نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے ہمام نے قتادہ سے اُسنے عمران بن عصام سے اُسنے ایک مرد سے جو بصرہ والوں سے تھا اُسنے عمران بن حصین سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم شفع اور وتر سے پوچھے گئے فرمایا آپ نے وہ نماز ہے کوئی تو شفع ہے اور کوئی وتر یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق قتادہ سے۔ اور نیز روایت کیا اسکو خالد بن قیس نے قتادہ سے **اور بعض تفسیر** سورۂ والشمس وضحہا سے **حدیث** کی ہمسے ہارون بن اسحاق ہمدانی نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ بن سلیمان نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبد اللہ بن زمعہ سے کہا اُسنے سنا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک دن کہ ذکر کرتے تھے اونٹنی کا اور اس شخص کا کہ جسنے اسکو زخمی کیا تھا پس فرمایا آپ نے جب اٹھا بڑا بدبخت انکا۔ اٹھا واسطے اسکے ایک مرد خبیث شریر سردار اپنے قبیلہ میں مثل ابی زمعہ کے پھر میں نے آپ سے سنا کہ عورتوں کا ذکر کرتے تھے سو فرمایا آپ نے بعض تم میں سے کس چیز کا قصد کرتا ہے کہ اپنی عورت کو غلاموں کیسی مار کرتا ہے اور شاید کہ اسی دن کے آخر میں اس سے صحبت کرے کہا راوی نے پھر آپ نے انکو گوز سے ہنسنے کے باب میں نصیحت کی سو فرمایا آپ نے کیوں کوئی ہنستا ہے اس سے کہ اسکو خود کرتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **بعض تفسیر** سورۃ واللیل اذا یغشے سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے زائدہ بن قدامہ نے منصور بن معتمر سے اُسنے سعد بن عبیدہ سے اُسنے ابی عبد الرحمن سلمی سے اُسنے علی سے کہا اُسنے ہم بقیع (نام قبور اہل مدینہ) میں جنازہ میں تھے سو نبی صلے اللہ علیہ وسلم آئے

[1] یعنے جب آدمی مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا تو اسکا جان اور مال لینا حرام ہے لیکن اگر ناحق خون کریگا تو مارا جاویگا یا مال ضامن ہوگا تو اس سے مال دلایا جاویگا اور اگر وہ خوف سے ظاہر میں مسلمان ہوا اور دل میں کافر ہا تو اس سے خدا حساب کریگا۔ دلوں کے حال دریافت کرنیکا حاکم اور قاضی کو حکم نہیں ۱۲

الغلام ففزع الناس فقالوا قد علم هذا الغلام علما لم يعلمه احد قال فسمع به اعمى فقال له ان انت رددت بصري
فلك كذا وكذا قال لا اريد منك هذا ولكن ارايت ان رجع اليك بصرك اتؤمن بالذي رده عليك قال نعم قال
فدعا الله فرد عليه بصره فآمن الاعمى فبلغ الملك امرهم فبعث اليهم فاتي بهم فقال لاقتلن كل واحد منكم قتلة لا اقتل
بها صاحبه فامر بالراهب والرجل الذي كان اعمى فوضع المنشار على مفرق احدهما فقتله وقتل الآخر بقتلة اخرى
ثم امر بالغلام فقال انطلقوا به الى جبل كذا وكذا فالقوه من رأسه فانطلقوا به الى ذلك الجبل فلما انتهوا الى ذلك
المكان الذي ارادوا ان يلقوه منه جعلوا يتهافتون من ذلك الجبل ويتردون حتى لم يبق منهم الا الغلام قال
ثم رجع فامر به الملك ان ينطلقوا به الى البحر فيلقونه فيه فانطلق به الى البحر فغرق الله الذين كانوا معه وانجاه فقال الغلام
للملك انك لا تقتلني حتى تصلبني وترميني وتقول اذا رميتني بسم الله رب هذا الغلام قال فامر به فصلب ثم رماه
فقال بسم الله رب هذا الغلام قال فوضع الغلام يده على صدغه حين رمي ثم مات فقال اناس
لقد علم هذا الغلام علما ما علمه احد فانا نؤمن برب هذا الغلام قال فقيل للملك اجزعت
ان خالفك ثلاثة فهذا العالم كلهم قد خالفوك قال فخد اخدودا ثم القى فيها الحطب والنار
ثم جمع الناس فقال من رجع عن دينه تركناه ومن لم يرجع القيناه في هذه النار فجعل يلقيهم في تلك الاخدود
قال يقول الله تبارك وتعالى فيه قتل اصحاب الاخدود النار ذات الوقود حتى بلغ العزيز الحميد قال فاما الغلام
فانه دفن قال فيذكر انه اخرج في زمن عمر بن الخطاب

اس لڑکے نے سو لوگ گھبرا اٹھے یعنی ڈر گئے اور کہنے لگے اس لڑکے نے ایسا علم سیکھ لیا ہے کہ اسکو کوئی نہیں جانتا فرمایا آپ نے
سو یہ بات ایک اندھے نے سن لی پس اُسنے اس سے کہا اگر تو میری آنکھیں درست کردے تو تیرے لیے یہ یہ مال ہے اُسنے کہا میں
تجھسے یہ نہیں خواہش کرتا لیکن مجھے بتلا کہ اگر تیری نظر درست ہو گئی کیا تو ایمان لائیگا اسکے ساتھ جسنے تیری نظر کو درست کیا ہے کہا اُسنے ہاں
فرمایا آپ نے پس اس لڑکے نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور اللہ نے اسکی نظر درست کردی اور وہ اندھا ایمان لے آیا سو بادشاہ کو
انکا حال پہونچ گیا سو بادشاہ نے انکی طرف آدمی بھیجا سو وہ آدمی انکے پاس آیا اور کہنے لگا میں ہر ایک کو تم میں سے ایسے طور سے
قتل کرونگا کہ اسطرح اسکے ساتھی کو قتل نہ کرونگا پس بادشاہ نے اس راہب اور اس مرد اندھے کی بابت حکم دیا سو ایک کی مانگ پر
آرہ رکھا اور اسکو قتل کیا اور دوسرے کو اور طرح سے قتل کیا پھر اس لڑکے کی بابت حکم دیا اور کہا کہ اسکو فلانے پہاڑ کی طرف
لیجاؤ اور اسکے سرے سے اسکو گرادو سو لوگ اسکو اس پہاڑ کی طرف لیچلے پس جب وہ اس مکان کے پاس پہونچے جس سے انکا ارادہ
اسکے گرانیکا تھا تو وہ خود ہی اس پہاڑ سے گر کر ہلاک ہونے لگے یہانتک کہ انہیں سے سوائے اس لڑکے کے کوئی باقی نہ رہا پھر وہ لڑکا
پھر آیا پھر بادشاہ نے اسکی بابت دریا کی طرف لیجانیکا حکم دیا کہ اسکو اسمیں گرائیں سو اسکو دریا کی طرف لیگئے پس اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو
جو اسکے ساتھ تھے غرق کیا اور اسکو نجات دی پھر لڑکے نے بادشاہ سے کہا تو مجھے قتل نہیں کرسکتا یہانتک کہ مجھے تو سولی دے اور
تیر مارے اور جب مجھے تیر مارے تو یہ کہے بسم اللہ رب ہذا الغلام یعنے شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ کے جو رب اس لڑکے کا ہے
فرمایا آپ نے سو اسکی بابت حکم دیا گیا پھر وہ سولی دیا گیا پھر اسنے اسکو تیر مارا اور کہا بسم اللہ رب ہذا الغلام۔ فرمایا آپ نے اور اس لڑکے
نے اپنے ہاتھ کان پر رکھے ہوئے تھے جبکہ وہ تیر مارا گیا پھر وہ مرگیا سو کہا لوگوں نے البتہ اس لڑکے نے ایسا علم سیکھا تھا کہ کسی نے اسکو نہیں
سیکھا سو ہم اس لڑکے کے رب کے ساتھ ایمان لاتے ہیں فرمایا آپ نے پھر اس بادشاہ سے کہا گیا کیا تو بیقرار ہوا تھا اس سبب سے کہ
تیری تین شخصوں نے مخالفت کی ہے سو اب یہ تمام جہان تیرے مخالف ہوا ہے فرمایا آپ نے پس اسنے ایک کھائی کھدوائی پھر اسمیں لکڑیاں
اور آگ ڈالی پھر لوگوں کو جمع کیا اور کہا جو کوئی اپنے دین سے پھریگا اسکو ہم چھوڑ دینگے اور جو کوئی نہ پھریگا اسکو اس آگ میں ڈالدینگے سو اُسنے
انکو اس کھائی میں ڈالنا شروع کیا فرمایا آپ نے اللہ تعالیٰ اس بارے میں فرماتا ہے قتل اصحاب الاخدود النار ذات الوقود تاکہ آپ یہانتک
پہونچے العزیز الحمید فرمایا آپ نے لیکن وہ لڑکا تو دفن کیا گیا کہا راوی نے ذکر کیا گیا ہے کہ وہ لڑکا عمر بن خطاب کے زمانہ میں نکالا گیا

ومن سورة والتين **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان عن اسمعیل بن امیة قال سمعت رجلا بدویا اعرابیا یقول سمعت ابا هریرة یرویه یقول من قرأ سورة والتين والزيتون فقرأ اليس الله باحکم الحاکمين فليقل بلى وانا على ذلك من الشاهدين هذا حديث انما يروى بهذا الاسناد عن هذا الاعرابي عن ابی هريرة ولا يسمى **سورة** اقرأ باسم ربك **حدثنا** عبد بن حميد نا عبد الرزاق عن معمر عن عبد الكريم الجزري عن عكرمة عن ابن عباس سندع الزبانية قال قال ابو جهل لئن رأيت محمدا يصلي لاطأن على عنقه فقال النبي صلى الله عليه وسلم لو فعل لاخذته الملائكة عيانا هذا حديث حسن غريب صحيح **حدثنا** عبد الله بن سعيد الاشج نا ابو خالد الاحمر عن داؤد بن ابی هند عن عكرمة عن ابن عباس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي فجاء ابو جهل فقال الم انهك عن هذا الم انهك عن هذا الم انهك عن هذا فانصرف النبي صلى الله عليه وسلم فزبره فقال ابو جهل انك لتعلم ما بها ناد اكثر مني فانزل الله تبارك وتعالى فليدع ناديه سندع الزبانية قال ابن عباس والله لو دعا ناديه لاخذته زبانية الله هذا حديث حسن غريب صحيح وفيه عن ابی هريرة **ومن** سورة ليلة القدر **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داؤد الطيالسي نا القاسم بن الفضل الحداني عن يوسف بن سعد قال قام رجل الى الحسن بن علي بعد ما بايع معوية فقال سودت وجوه المؤمنين او يا مسود وجوه المؤمنين فقال لا تؤنبني رحمك الله فان النبي صلى الله عليه وسلم اري بني امية على منبره فساءه ذلك فنزلت انا اعطيناك الكوثر يا محمد يعني نهرا في الجنة ونزلت انا انزلناه في ليلة القدر وما ادراك ما ليلة القدر ليلة القدر خير من الف شهر يملكها بعدك بنو امية يا محمد قال القاسم

اور بعض **تفسیر** سورۂ والتین سے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اسمعیل بن امیہ سے کہا سنا میں نے ایک مرد بدوا اعرابی سے کہ کہا سنا میں نے ابا ہریرہ سے کہ روایت کرتا تھا اسکو کہتا جو کوئی سورۂ والتین والزیتون پڑھے اور پڑھے الیس اللہ باحکم الحاکمین تو چاہیئے کہ کہے بلی وانا علی ذلک من الشاہدین یہ حدیث مروی ہے ساتھ اس اسناد کے بواسطہ اس اعرابی کے ابی ہریرہ سے اور اس اعرابی کا نام نہیں ذکر کیا گیا **تفسیر** سورۂ اقرأ باسم ربک **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا خبر دی ہمکو عبد الرزاق نے معمر سے اُسنے عبد الکریم جزری سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے اس آیت کی تفسیر میں سندع الزبانیہ یعنے ہم بلا وینگے فرشتے دوزخ کو کہا اُسنے کہا ابو جہل نے اگر میں نے محمد کو نماز پڑھتے دیکھا تو اسکی گردن کو روندونگا پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر وہ یوں کریگا تو اسکو فرشتے ظاہر اپکڑ لینگے یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن سعید اشج نے کہا حدیث کی ہمسے ابو خالد احمر نے داؤد بن ابی ہند سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے اور ابو جہل آیا اور کہنے لگا کیا میں نے تجھے اس سے منع نہیں کیا کیا میں نے تجھکو اس سے منع نہیں کیا کیا میں نے تجھکو اس سے منع نہیں کیا پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم فارغ ہوے اور اسکو زجر کی سو کہا ابو جہل نے آپ جانتے ہیں کہ کوئی شخص اس شہر میں مجھسے زیادہ صاحب مجلس نہیں سو اللہ تبارک وتعالی نے یہ آیت نازل فرمائی فلیدع نادیہ سندع الزبانیہ یعنے پس چاہیئے کہ بلا وے مجلس اپنی ہم بلا وینگے فرشتے دوزخ کو کہا ابن عباس نے قسم ہے اللہ کی اگر وہ اپنی مجلس کو بلاتا تو ضرور اسکو فرشتے اللہ کے پکڑ لیتے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے اور اسمیں روایت ہے ابی ہریرہ سے **تفسیر** سورت لیلۃ القدر سے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے قاسم بن فضل حدانی نے یوسف بن سعد سے کہا اُسنے ایک مرد حسن بن علی کی طرف کھڑا ہوا بعد اسکے کہ انھوں نے معاویہ کے ساتھ بیعت کی تھی پس کہا اس مرد نے اپنے مؤمنوں کے منھوں کو سیاہ کر دیا ہے پس فرمایا امام حسن نے مجھے اسقدر زجر مت کر اللہ تعالی تجھپر رحم کرے اسلیے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی امیہ کو منبر پر دیکھا اور آپکو برا معلوم ہوا سو یہ آیت نازل ہوئی انا اعطینا الکوثر یعنے اے محمد دی ہمنے تجھکو نہر کوثر یعنے نہر جنت میں اور نازل ہوئی یہ آیت انا انزلناہ فی لیلۃ القدر یعنے تحقیق نازل کیا ہمنے قرآن کو بیچ رات قدر کے اور کیا جانے تو کیا ہے رات قدر کی رات قدر کی بہتر ہے ہزار مہینے سے اے محمد بعد آپ کے بنی امیہ ہزار مہینے[1] مالک ہونگے۔ کہا قاسم نے

[1] احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ بنی امیہ کی خلافت بعد وفات آنحضرت کے تیس برس سے شروع ہوگی یعنے سن ہجری چالیس پر اور ختم امارت انکی ایک سو بتیس سن پر ہوئی ہے تو اس حساب سے بانوے سال رہی اور درمیان میں خلافت عبد اللہ بن زبیر کی آٹھ سال اور آٹھ مہینے رہی ہے جب اسکی خلافت ان ایام سے ساقط کیجائے تو باقی بیاسی برس اور چار مہینے رہتے ہیں اور یہ ہزار مہینے ہیں جیسے پہلے قرآن لیلۃ القدر میں نازل

فجلس وجلسنا معه ومعه عود ينكت به في الارض فرفع راسه الى السماء فقال ما من نفس منفوسة الا قد كتب مدخلها فقال القوم يارسول الله افلا نتكل على كتابنا فمن كان من اهل السعادة فهو يعمل للسعادة ومن كان من اهل الشقاء فانه يعمل للشقاء قال بل اعملوا فكل ميسر اما من كان من اهل السعادة فانه ميسر لعمل السعادة واما من كان من اهل الشقاء فانه ميسر لعمل الشقاء ثم قرأ فاما من اعطى واتقى وصدق بالحسنى فسنيسره لليسرى واما من بخل واستغنى وكذب بالحسنى فسنيسره للعسرى هذا حديث حسن صحيح **ومن** سورة والضحى **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان بن عيينة عن الاسود بن قيس عن جندب البجلي قال كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم في غار فدميت اصبعه فقال النبي صلى الله عليه وسلم هل انت الا اصبع دميت وفي سبيل الله ما لقيت قال وابطأ عليه جبرئيل فقال المشركون قد ودع محمد فانزل الله تبارك وتعالى ما ودعك ربك وما قلى هذا حديث حسن صحيح وقد رواه شعبة والثوري عن الاسود بن قيس **ومن** سورة الم نشرح **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر وابن ابي عدي عن سعيد عن قتادة عن انس بن مالك عن مالك بن صعصعة عن رجل من قومه ان نبي الله صلى الله عليه وسلم قال بينما انا عند البيت بين النائم واليقظان اذ سمعت قائلا يقول احد بين الثلاثة فاتيت بطست من ذهب فيها ماء زمزم فشرح صدري الى كذا وكذا قال قتادة قلت ما يعني قال الى اسفل بطني قال فاستخرج قلبي فغسل قلبي بماء زمزم ثم اعيد مكانه ثم حشي ايمانا وحكمة وفي الحديث قصة طويلة هذا حديث حسن صحيح وفيه عن ابي ذر

اور بیٹھے اور ہم بھی آپ کے ساتھ بیٹھ گئے اور آپ کے پاس ایک لکڑی تھی اسکو زمین پر مار رہے تھے سو آپ نے آسمان کی طرف سر مبارک اٹھایا اور فرمایا کوئی نفس سانس لینے والا نہیں ہے مگر کہ اسکی جگہ داخل ہونیکی لکھی گئی ہے پس کہا قوم نے کیا ہم اپنی کتاب پر توکل نہ کر لیں سو جو کوئی اہل سعادت سے ہوگا وہ سعادت کے کام کریگا اور جو کوئی اہل شقاوت سے ہوگا وہ شقاوت کے کام کریگا۔ فرمایا آپ نے بلکہ عمل کرو پس ہر ایک آسان کیا گیا ہے بہرحال جو کوئی اہل سعادت سے ہوگا پس اسکے لیے عمل سعادت کے آسان کیے گئے ہیں اور جو کوئی اہل شقاوت سے ہوگا تو اسکے لیے عمل بدبختی کے آسان کیے گئے ہیں پھر آپ نے یہ آیت پڑھی فاما من اعطی۔ یعنے پس جسنے دیا اور پرہیزگاری کی اور سچ مانا اچھی بات کو پس البتہ آسان کرینگے ہم اسکو واسطے گھر آسانی کے۔ اور جسنے بخیلی کی اور بے پروائی کی اور جھٹلایا اچھی بات کو پس البتہ آسان کرینگے ہم اسکو واسطے سختی کے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **اور بعض تفسیر** سورۃ والضحی سے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے اسود بن قیس سے اسنے جندب بجلی سے کہا اسنے میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار میں تھا کہ آپکی انگلی مبارک خون آلودہ ہوئی پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تو انگلی ہے جو خون آلودہ ہوئی ہے اور اللہ تعالی کے راستہ میں ہے جو کچھ تجھے پہونچا ہے۔ کہا راوی نے اور جبرئیل علیہ السلام نے آپکے پاس آنے میں کچھ دیر لگائی تو کہا مشرکوں نے محمد چھوڑا گیا ہے پس اللہ تبارک وتعالی نے یہ آیت نازل فرمائی[1] ما ودعک ربک وما قلی یعنے نہیں چھوڑ دیا تجھکو رب تیرے نے اور نہ ناخوش رکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا اسکو شعبہ اور ثوری نے اسود بن قیس سے **اور بعض تفسیر** سورۃ الم نشرح سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر اور ابن ابی عدی نے سعید سے اسنے قتادہ سے اسنے انس بن مالک سے اسنے مالک بن صعصعہ سے یہ مرد ہے اسکی قوم سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسوقت میں کہ میں خانہ کعبہ کے پاس نیم خوابی میں تھا کہ ناگاہ سنا میں نے ایک قائل سے کہ کہتا ایک[2] تینوں میں کا پھر میرے پاس ایک سونیکا تھال لایا گیا اسمیں پانی زمزم کا تھا پھر میرا سینہ یہانتک کشادہ کیا گیا کہا قتادہ نے میں نے انس سے کہا آپکی اس سے کیا مراد تھی کہا اسنے نیچے پیٹ تک کشادہ کیا گیا فرمایا آپ نے پھر میرا دل نکالا گیا اور زمزم کے پانی سے دھویا گیا پھر اپنی جگہ پر رکھا گیا پھر وہ حکمت اور ایمان سے پر کیا گیا۔ اور اس حدیث میں قصہ طویل ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسمیں روایت ہے ابی ذر سے

[1] حضرت کو کئی دن وحی نہ آئی دل مکدر رہا تھی کو نا گہ کافروں نے کہا اسکو چھوڑ دیا اسکے رب نے یہ نازل ہوا پہلے قسم فرمائی دھوپ روشن کی اور رات اندھیری کی یعنے ظاہر میں بھی اللہ

مالی مالی وهل لك من مالك الا ما تصدقت فامضيت او اكلت فافنيت او لبست فابليت هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** ابوكريب نا حكام بن سلم الرازي عن عمرو بن ابي قيس عن الحجاج عن المنهال بن عمرو عن زر بن حبيش عن علي قال ما زلنا نشك في عذاب القبر حتى نزلت الهكم التكاثر قال ابوكريب مرة عن عمرو بن ابي قيس عن ابن ابي ليلى عن المنهال هذا حديث غريب **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان عن محمد بن عمرو بن علقمة عن يحيى بن عبد الرحمن بن حاطب عن عبد الله بن الزبير بن العوام عن ابيه قال لما نزلت ثم لتسألن يومئذ عن النعيم قال الزبير يا رسول الله واي النعيم نسال عنه وانما هو الاسودان التمر والماء قال اما انه سيكون هذا حديث حسن **حدثنا** عبد بن حميد نا احمد بن يونس عن ابي بكر بن عياش عن محمد بن عمرو عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال لما نزلت هذه الآية ثم لتسألن يومئذ عن النعيم قال الناس يا رسول الله عن اي النعيم نسال وانما هو الاسودان والعدو حاضر وسيوفنا على عواتقنا قال ان ذلك سيكون وحديث ابن عيينة عن محمد بن عمرو عندي اصح من هذا سفيان بن عيينة احفظ واصح حديثا من ابي بكر بن عياش **حدثنا** عبد بن حميد نا شبابة عن عبد الله بن علاء عن الضحاك بن عبد الرحمن بن عرزم الاشعري قال سمعت ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اول ما يسأل عنه يوم القيمة يعني العبد من النعيمات يقال له الم نصح لك جسمك ونرويك من الماء البارد هذا حديث غريب والضحاك هو ابن عبد الرحمن بن عرزب ويقال عرزم **ومن** سورة الكوثر **حدثنا** عبد بن حميد انا عبد الرزاق عن معمر عن قتادة عن انس انا اعطيناك الكوثر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال

کہ میرا مال میرا مال ہے حالانکہ نہیں ہے حصہ تجھے مال تیرے سے مگر جو تو نے صدقہ دیا ہے اور گذار چکا ہے یا جو تو نے کھایا ہے اور فنا کیا ہے یا جو پہنا ہے اور بوده کر دیا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابوکریب نے کہا حدیث کی ہمسے حکام بن سلم رازی نے عمرو بن ابی قیس سے اُسنے حجاج سے اُسنے منہال بن عمرو سے اُسنے زر بن حبیش سے اُسنے علی سے کہا اُسنے ہم بہت مدت تک قبر کے عذاب میں شک کرتے رہے یہانتک کہ یہ آیت نازل ہوئی الہٰکم التکاثر۔ کہا ابوکریب نے ایک بار یہ روایت ہے عمرو بن ابی قیس سے اُسنے ابن ابی لیلی سے اُسنے منہال سے۔ یہ حدیث غریب ہے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے محمد بن عمرو بن علقمہ سے اُسنے یحیی بن عبدالرحمن بن حاطب سے اُسنے عبداللہ بن زبیر بن عوام سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے جب یہ آیت نازل ہوئی ثم لتسألن یومئذ عن النعیم یعنے پھر البتہ سوال کیے جاؤگے اس دن نعمتوں سے کہا زبیر نے یا رسول اللہ اور کونسی نعمتوں سے ہم سوال کیے جاینگے اور وہ نعمتیں تو دونوں اسود ہیں یعنے کھجوریں اور پانی فرمایا آپ نے قریب ہے کہ ہوگا یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے احمد بن یونس نے ابی بکر بن عیاش سے اُسنے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے جب یہ آیت نازل ہوئی ثم لتسألن یومئذ عن النعیم کہا لوگوں نے یا رسول اللہ کونسی نعمتوں سے ہم سوال کیے جاینگے وہ تو دونوں اسود ہیں اور دشمن حاضر ہے اور ہماری تلواریں ہماری گردنوں میں فرمایا آپ نے یہ جلدی ہی ہوگا۔ اور حدیث ابن عیینہ کی جو محمد بن عمرو سے ہے میرے نزدیک اس سے صحیح ہے اور سفیان بن عیینہ احفظ اور اصح ہے حدیث میں ابی بکر بن عیاش سے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے شبابہ نے عبداللہ بن علاء سے اُسنے ضحاک بن عبدالرحمن بن عرزم اشعری سے کہا اُسنے سنا میں نے ابا ہریرہ سے کہتا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے قیامت کے دن آدمی سے نعمتوں کی بابت سوال کیا جایگا اس سے کہا جایگا کیا ہمنے تیرا جسم صحیح اور سالم نہیں بنایا اور تجھے پانی سرد نہیں پلایا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اور ضحاک وہ ابن عبدالرحمن بن عرزب ہے اور کہا جاتا ہے عرزم **بعض تفسیر سورت کوثر سے** **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا خبر دی ہمکو عبدالرزاق نے معمر سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس سے اس آیت کی تفسیر میں انا اعطیناک الکوثر کہ نبی صلعم نے فرمایا

ف۱ اسکے دو معنے ہوسکتے ہیں ایک یہ کہ جن نعمتوں کا تم سوال کرتے ہو وہ ہو جاینگے دوسرے یہ کہ باوجود اس حالت کے کہ جسپر تم ہو پھر بھی سوال ہوگا جیسا کہ دوسری حدیث اسپر دال ہے۔ قولہ یہ دونوں اسود ہیں یعنے کھجوریں اور پانی سیاہ ہیں کھجور مدینہ کی عموماً سیاہ ہوتی ہے اور پانی کو بطور غلبہ کے صفت سیاہی کی لگائی گئی کہنے لگے ہمسے کیا سوال ہوگا کہ یہ دو ادنی سی چیزیں ہمارے پاس ہیں ۱۲

فعددناها فاذا هی الف شهر لا تزید یوما ولا تنقص هٰذا حدیث غریب لا نعرفه الا من هٰذا الوجه من حدیث القاسم بن الفضل وقد قیل عن القاسم بن الفضل عن یوسف بن مازن والقاسم بن الفضل الحدانی هو ثقة وثقه یحیی بن سعید وعبد الرحمٰن بن مهدی ویوسف بن سعد رجل مجهول ولا نعرف هذا الحدیث علی هذا اللفظ الا من هذا الوجه **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان عن عبدة بن ابی لبابة وعاصم سمعا زر بن حبیش یقول قلت لابی بن کعب ان اخاك عبد الله بن مسعود یقول من یقم الحول یصب لیلة القدر فقال یغفر الله لابی عبد الرحمٰن لقد علم انها فی العشر الاواخر من رمضان وانها لیلة سبع وعشرین ولکنه اراد ان لا یتکل الناس ثم حلف لا یستثنی انها لیلة سبع وعشرین قال قلت له بای شیء تقول ذلك یا ابا المنذر قال بالایة التی اخبرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم او بالعلامة ان الشمس تطلع یومئذ لا شعاع لها هٰذا حدیث حسن صحیح **سورة لم یکن حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمٰن بن مهدی نا سفیان عن المختار بن فلفل قال سمعت انس بن مالك یقول قال رجل للنبی صلی الله علیه وسلم یا خیر البریة قال ذاك ابراهیم هذا حدیث حسن صحیح **سورة اذا زلزلت حدثنا** سوید بن نصر انا عبد الله بن المبارك نا سعید بن ابی ایوب عن یحیی بن ابی سلیمٰن عن سعید المقبری عن ابی هریرة قال قرأ رسول الله صلی الله علیه وسلم هٰذه الایة یومئذ تحدث اخبارها قال اتدرون ما اخبارها قالوا الله ورسوله اعلم قال فان اخبارها ان تشهد علی کل عبد او امة بما عمل علی ظهرها تقول عمل یوم کذا کذا وکذا فهذه اخبارها هٰذا حدیث حسن صحیح غریب **ومن** سورة الهٰکم التکاثر **حدثنا** محمود بن غیلان نا وهب بن جریر نا شعبة عن قتادة عن مطرف بن عبد الله بن الشخیر عن ابیه انه انتهی الی النبی صلی الله علیه وسلم وهو یقرأ الهٰکم التکاثر قال یقول ابن ادم

سو ہمنے انکی خلافت کا اندازہ کیا تو وہ ہزار مہینہ ہی تھے نہ ایک دن زائد تھے اور نہ کم یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق قاسم بن فضل سے۔ اور کہا گیا ہے قاسم بن فضل سے وہ راوی ہے یوسف بن مازن سے۔ اور قاسم بن فضل حدانی ثقہ ہے یحیی بن سعید اور عبد الرحمٰن بن مہدی نے اسکی توثیق کی ہے اور یوسف بن سعد مجہول آدمی ہے۔ اور نہیں پہچانتے ہم اس حدیث کو ان الفاظ سے اس وجہ سے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عبدہ بن ابی لبابہ اور عاصم سے سنا ان دونوں نے زر بن حبیش سے کہ کہتا ہیں نے ابی بن کعب سے کہا کہ بھائی تیرا عبد اللہ بن مسعود کہتا ہے جو کوئی ایک سال کھڑا ہو تو لیلۃ القدر کو حاصل کر لیتا ہے کہا ابی بن کعب نے اللہ ابی عبد الرحمٰن (کنیت عبد اللہ) کو بخشش کرے کہ وہ جانتا ہے کہ وہ رات رمضان کے عشرہ آخر میں ہے اور وہ رات ستائیسویں ہے لیکن اسنے یہ ارادہ کیا ہے کہ لوگ توکل نہ کر بیٹھیں پھر اسنے قسم کھائی اور استثنا نہ کیا کہ وہ رات ستائیسویں ہے کہا اسنے میں نے اس سے کہا یا ابا منذر آپ یہ کیونکر کہتے ہیں کہا اسنے ساتھ اس علامت یا نشان (شک راوی) کے کہ جسکی خبر ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دی ہے کہ آفتاب اس روز اسطرح نکلتا ہے کہ اسکا شعاع نہیں ہوتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **تفسیر سورت لم یکن حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے مختار بن فلفل سے کہا سنا میں نے انس بن مالک سے کہ کہتا کہا ایک مرد نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ای بہتر تمام خلقت کے فرمایا آپ نے یہ ابراہیم ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **تفسیر سورۂ اذا زلزلت حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن ابی ایوب نے یحیی بن ابی سلیمان سے اسنے سعید مقبری سے اسنے ابی ہریرہ سے کہا اسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی یومئذ تحدث اخبارہا یعنے اس دن بیان کریگی خبریں اپنی۔ فرمایا آپ نے کیا تم جانتے ہو اسکی کیا خبریں ہیں کہا لوگوں نے اللہ اور رسول اسکا بہتر جانتا ہے فرمایا آپ نے خبریں اسکی یہ ہیں کہ ہر ایک مرد اور عورت کے اعمال کی گواہی دیگی کہیگی فلان دن اسنے فلان فلان کام کیا ہے سو یہ ہیں خبریں اسکی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **تفسیر سورۂ الہٰکم التکاثر حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وہب بن جریر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے اسنے مطرف بن عبد اللہ بن شخیر سے اسنے اپنے باپ سے کہ وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اس حالت میں کہ آپ الہٰکم التکاثر پڑھ رہے تھے فرمایا آپ نے آدم کا بیٹا کہتا ہے

عن ابن عباس قال صعد رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم على الصفا فنادى يا صباحاه فاجتمعت اليه قريش فقال انى نذير لكم بين يدى عذاب شديد ارأيتم لو انى اخبرتكم ان العدو ممسيكم او مصبحكم اكنتم تصدقونى فقال ابو لهب الهذا جمعتنا تبا لك فانزل الله تبارك وتعالى تبت يدا ابى لهب وتب هذا حديث حسن صحيح **ومن سورة الاخلاص**

حدثنا احمد بن منيع نا ابو سعد هو الصغانى عن ابى جعفر الرازى عن الربيع بن انس عن ابى العالية عن ابى بن كعب ان المشركين قالوا لرسول الله صلى الله عليه وسلم انسب لنا ربك فانزل الله تعالى قل هو الله احد الله الصمد والصمد الذى لم يلد ولم يولد لانه ليس شئ يولد الا سيموت وليس شئ يموت الا سيورث وان الله لا يموت ولا يورث ولم يكن له كفوا احد قال لم يكن له شبيه ولا عدل وليس كمثله شئ **حدثنا** عبد بن حميد انا عبيد الله بن موسى عن ابى جعفر الرازى عن الربيع عن ابى العالية ان النبى صلى الله عليه وسلم ذكر الهتهم فقالوا انسب لنا ربك قال فاتاه جبرئيل عليه السلام بهذه السورة قل هو الله احد فذكر نحوه ولم يذكر فيه عن ابى بن كعب وهذا اصح من حديث ابى سعد وابو سعد اسمه محمد بن ميسر **ومن سورة المعوذتين** **حدثنا** محمد بن المثنى نا عبد الملك بن عمرو عن ابن ابى ذئب عن الحارث بن عبد الرحمن عن ابى سلمة عن عائشة ان النبى صلى الله عليه وسلم نظر الى القمر فقال يا عائشة استعيذى بالله من شر هذا فان هذا هو الغاسق اذا وقب هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد عن اسمعيل بن ابى خالد نا قيس وهو ابن ابى حازم عن عقبة بن عامر الجهنى عن النبى صلى الله عليه وسلم قال قد انزل الله على آيات لم ير مثلهن قل اعوذ برب الناس الى آخر السورة وقل اعوذ برب الفلق الى آخر السورة هذا حديث حسن صحيح **باب حدثنا** محمد بن بشار

اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن پہاڑ صفا پر چڑھے اور آواز دی یا صباحاہ[1] پس قریش آپکے پاس جمع ہوئے سو فرمایا آپ نے مین تمکو ڈراتا ہون عذاب شدید سے جو سامنے آنیوالا ہے بتلاؤ مجھکو اگر مین تمکو خبر دون کہ دشمن شام کو یا صبح کو تمپر پہونچنے والا ہے تو کیا تم مجھے سچا جانوگے پس کہا ابو لہب نے کیا تُنے ہمکو اسی لیے جمع کیا تھا ہلاکت ہو تجھکو پس اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی تبت یدا ابی لہب وتب یعنے ہلاک ہوجیو ہاتھ ابی لہب کے اور ہلاک ہو وہ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے تفسیر سورۂ اخلاص **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابو سعد نے جو صغانی ہے ابی جعفر رازی سے اُسنے ربیع بن انس سے اُسنے ابی العالیہ سے اُسنے ابی بن کعب سے یہ کہ مشرکین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا اپنے رب کا ہمسے نسب بیان کرو سو اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری قل ہو اللہ احد اللہ الصمد اور صمد وہ ہے جو نہ جنے اور نہ جنا گیا ہو اسلیے کہ جو چیز پیدا ہوتی ہے اُسے مرنا ہے اور جو چیز مرتی ہے وہ وارث چھوڑتی ہے اور اللہ تعالی کو نہ مرنا ہے اور نہ وارث چھوڑنا ہے اور نہ کوئی اسکے واسطے برابری کرنیوالا ہے فرمایا آپ نے نہ اسکی کوئی شبیہ ہے اور نہ کوئی برابر اور نہ مثل اسکے کوئی شئے ہے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا خبر دی ہمکو عبید اللہ بن موسی نے ابی جعفر رازی سے اُسنے ربیع سے اُسنے ابی العالیہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے معبودون کا ذکر کیا پس انھون نے کہا ہمارے پاس اپنے رب کا نسب بیان کر کہا اُسنے سو آپ کے پاس جبرئیل علیہ السلام یہ سورہ لائے قل ہو اللہ احد پس اُسنے مثل اسکے بیان کیا اور اُسنے اسمین ابی بن کعب کا ذکر نہین کیا اور یہ صحیح ہے روایت ابی سعد سے اور ابو سعد کا نام محمد بن میسر ہے تفسیر سورہ معوذتین **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الملک بن عمرو نے ابن ابی ذئب سے اُسنے حارث بن عبد الرحمن سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے چاند کی طرف دیکھا اور کہا اے عائشہ اللہ تعالی سے اسکی برائی سے پناہ مانگ اسلیے کہ یہ اندھیرا کرنیوالا ہے جب چھپ جاوے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے اسمعیل بن ابی خالد سے کہا حدیث کی ہمسے قیس بن ابی حازم نے عقبہ بن عامر جہنی سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے مجھپر اللہ تعالی نے چند آیتین اتاری ہین کہ انکے برابر دیکھی نہین گئین قل اعوذ برب الناس آخر سورہ تک اور قل اعوذ برب الفلق آخر سورہ تک۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے

[1] یہ کلمہ مستغیث بولتا ہے جبکہ دشمن غارت کے لیے سر پر آپہونچے تو لوگ سنکر مجتمع ہوجاتے ہین یعنے صبح کے وقت دشمن لوٹنے کو آپہونچا ۱۲

ھو نہر فی الجنۃ قال فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم رأیت نہرا فی الجنۃ حافتیہ قباب اللؤلؤ قلت ما ھذا یا جبرئیل
قال ھذا الکوثر الذی اعطاکہ اللہ ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** احمد بن منیع نا سریج بن النعمان نا الحکم بن عبد الملک
عن قتادۃ عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا انا اسیر فی الجنۃ اذ عرض لی نہر حافتاہ قباب اللؤلؤ
قلت للملک ما ھذا قال ھذا الکوثر الذی اعطاکہ اللہ قال ثم ضرب بیدہ الی طینۃ فاستخرج مسکا ثم رفعت لی
سدرۃ المنتہی فرأیت عندھا نورا عظیما ھذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجہ عن انس **حدثنا**
ھناد نا محمد بن فضیل عن عطاء بن السائب عن محارب بن دثار عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الکوثر نہر فی الجنۃ حافتاہ من ذھب ومجراہ علی الدر والیاقوت تربتہ اطیب من المسک وماؤہ احلی
من العسل وابیض من الثلج ھذا حدیث حسن صحیح **سورۃ الفتح حدثنا** عبد بن حمید نا سلیمن بن داود عن شعبۃ
عن ابی بشر عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال کان عمر یسألنی مع اصحاب النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فقال لہ عبد الرحمن بن عوف اتسألہ ولنا بنون مثلہ قال فقال لہ عمر انہ من حیث تعلم فسألہ
عن ھذہ الآیۃ اذا جاء نصر اللہ والفتح فقلت انما ھو اجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلمہ ایاہ
وقرأ السورۃ الی اخرھا فقال لہ عمر واللہ ما اعلم منہا الا ما تعلم ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا**
محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبۃ عن ابی بشر بھذا الاسناد نحوہ الا انہ قال فقال لہ عبد الرحمن
بن عوف اتسألہ ولنا ابن مثلہ ھذا حدیث حسن صحیح **ومن سورۃ تبت حدثنا** ھناد واحمد بن منیع
قالا نا ابو معٰویۃ نا الاعمش عن عمرو بن مرۃ عن سعید بن جبیر

وہ نہر ہے جنت میں کہا اُسنے سو فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے میں نے نہر جنت میں دیکھی ہے اسکے دونوں کنارے جیسے موتیوں کے ہیں
میں نے کہا کیا ہے یہ اے جبرئیل کہا اُسنے یہ کوثر ہے جو آپکو اللہ تعالیٰ نے دی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے
کہا حدیث کی ہمسے سریج بن نعمان نے کہا حدیث کی ہمسے حکم بن عبد الملک نے قتادہ سے اُسنے انس سے کہا آپنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے اس اثنا میں کہ میں جنت میں سیر کر رہا تھا ناگاہ میرے سامنے نہر ظاہر ہوئی دونوں کنارے اسکے خیمے موتیوں کے ہیں میں نے
فرشتے سے کہا یہ کیا ہے کہا اسنے یہ کوثر ہے جو آپکو اللہ تعالیٰ نے عنایت کی ہے فرمایا آپنے پھر فرشتے نے اپنا ہاتھ اسکی مٹی کی طرف مارا تو اُسنے
مشک نکالا پھر میں سدرۃ المنتہیٰ کی طرف اٹھایا گیا پس اسکے پاس میں نے بہت نور دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ کئی وجہ سے
انس سے مروی ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے عطاء بن سائب سے اُسنے محارب بن
دثار سے اُسنے عبد اللہ بن عمر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کوثر جنت میں ایک نہر ہے دونوں کنارے اسکے
سونے سے ہیں اور جگہ جاری ہونے پانی اسکے کی موتیوں اور یاقوت پر ہے مٹی اسکی بہت خوشبو ناک ہے مشک سے۔ اور پانی اسکا بہت
میٹھا ہے شہد سے اور سفید ہے برف سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **بعض تفسیر سورت فتح سے حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے
کہا حدیث کی ہمسے سلیمان بن داؤد نے شعبہ سے اُسنے ابی بشر سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے حضرت عمر
مجھسے اور صحابہ کے ساتھ مسائل پوچھا کرتے تھے سو انکو عبد الرحمن بن عوف نے کہا آپ اس سے سوال کرتے ہیں حالانکہ ہمارے لڑکے
بھی مثل اسکے ہیں کہا عبد اللہ نے پس اسکو حضرت عمر نے کہا یہ اسلیے کہ تو جانتا ہے سو انھوں نے مجھسے اس آیت کی بابت سوال کیا اذا جاء
نصر اللہ والفتح میں نے کہا یہ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی موت کی خبر ہے اللہ تعالیٰ نے آپکو اس سے بتلا دیا تھا اور آخر تک سورت کو پڑھا
پھر مجھسے حضرت عمر نے کہا قسم ہے اللہ کی میں اس سے یہی جانتا ہوں جو تو اس سے جانتا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن
بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے ابی بشر سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے مگر اسنے کہا ہے کہ کہا حضرت عمر سے
عبد الرحمن بن عوف نے کیا آپ اس سے سوال کرتے ہیں اور ہمارے بھی لڑکے مثل اسکے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **تفسیر سورہ تبت حدیث**
کی ہمسے ہناد اور احمد بن منیع نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے کہا حدیث کی ہمسے اعمش نے عمرو بن مرہ سے اُسنے سعید بن جبیر سے

فقالوا یارب ھل من خلقك شیء اشد من الجبال قال نعم الحدید فقالوا یارب فھل من خلقك شیء اشد من الحدید قال نعم النار قالوا یارب فھل من خلقك شیء اشد من النار قال نعم الماء قالوا یارب فھل من خلقك شیء اشد من الماء قال نعم الریح قالوا یارب فھل من خلقك شیء اشد من الریح قال نعم ابن اٰدم تصدق بصدقة بیمینه یخفیھا من شماله ھذا حدیث غریب لانعرفه مرفوعا الا من ھذا الوجه اٰخر التفسیر **ابواب الدعوات** عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم **باب** ماجاء فی فضل الدعاء **حدثنا** عباس بن عبد العظیم العنبری نا ابوداؤد الطیالسی نا عمران القطان عن قتادة عن سعید بن ابی الحسن عن ابی ھریرة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال لیس شیء اکرم علی اللہ من الدعاء ھذا حدیث غریب لانعرفه مرفوعا الا من حدیث عمران القطان **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمٰن بن مھدی عن عمران القطان بنحوہ وعمران القطان ھو ابن داؤد ویکنی ابا العوام **باب** منه **حدثنا** علی بن حجر نا الولید بن مسلم عن ابن لھیعة عن عبید اللہ بن ابی جعفر عن ابان بن صالح عن انس بن مالك عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال الدعاء مخ العبادة ھذا حدیث غریب من ھذا الوجه لانعرفه الا من حدیث ابن لھیعة **حدثنا** احمد بن منیع نا مروان بن معٰویة عن الاعمش عن ذر عن یسیع عن النعمان بن بشیر عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال الدعاء ھو العبادة ثم قرأ وقال ربکم ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جھنم داخرین ھذا حدیث حسن صحیح وقد رواہ منصور والاعمش عن ذر ولانعرفه الا من حدیث ذر **باب** منه **حدثنا** قتیبة نا حاتم بن اسمٰعیل عن ابی الملیح عن ابی صالح عن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم انه من لم یسأل اللہ یغضب علیه

اور کہا اے رب کیا تیری پیدائش سے کوئی چیز پہاڑوں سے زیادہ بھی سخت ہے کہا فرمایا اللہ نے ہاں لوہا پھر کہا انھوں نے اے رب کیا تیری پیدائش سے کوئی چیز لوہے سے بھی زیادہ سخت ہے فرمایا اللہ نے ہاں آگ کہا انھوں نے اے رب کیا تیری پیدائش سے کوئی چیز آگ سے بھی زیادہ سخت ہے فرمایا اللہ نے ہاں پانی کہا انھوں نے اے رب کیا تیری پیدائش سے کوئی چیز پانی سے بھی زیادہ سخت ہے فرمایا اللہ نے ہاں ہوا کہا انھوں نے اے رب کیا تیری پیدائش سے کوئی چیز ہوا سے بھی زیادہ سخت ہے فرمایا اللہ نے ہاں بیٹا آدم کا جو اپنے داہنے ہاتھ اس طور سے صدقہ[1] کرے کہ اپنے بائیں ہاتھ سے پوشیدہ رکھے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مرفوع مگر اسی طریق سے یہ آخر تفسیر کا ہے **ابواب** دعاؤں کے بیان میں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں **باب** دعا کی فضیلت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے عباس بن عبد العظیم عنبری نے کہا خبر دی ہمکو ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے عمران قطان نے قتادہ سے اُسنے سعید بن ابی الحسن سے اُسنے ابو ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کوئی چیز بزرگ تر اللہ کے نزدیک دعا سے زیادہ نہیں ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مرفوع مگر طریق عمران القطان سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے عمران القطان سے مثل اسکے **باب** اسی قسم سے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو ولید بن مسلم نے ابن لہیعہ سے اُسنے عبد اللہ بن ابی جعفر سے اُسنے ابان بن صالح سے اُسنے انس بن مالک سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے دعا مغز عبادت کا ہے یہ حدیث غریب ہے اس وجہ سے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ابن لہیعہ سے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے مروان بن معاویہ نے اعمش سے اُسنے ذر سے اُسنے یسیع سے اُسنے نعمان بن بشیر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے دعا عبادت ہے پھر پڑھا آپ نے وقال ربکم ادعونی استجب لکم الخ یعنے فرمایا تمہارے رب نے مجھسے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں تحقیق وہ لوگ جو تکبر کرتے ہیں میری عبادت سے جلدی داخل ہونگے دوزخ میں خوار ہوکر یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا اسکو منصور اور اعمش نے ذر سے اور نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ذر سے **باب** اسی قسم سے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حاتم بن اسمٰعیل نے ابی الملیح سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ جو کوئی اللہ تعالی سے سوال نہیں کرتا تو اللہ اسپر غضبناک ہوتا ہے

[1] صدقہ کرنا تمام مال کرے سخت ہے اسلئے کہ اسمیں مخالفت نفس کی ہے اور طبیعت اور شیطان پر قہر کرنا ہے اور یہ کام تمام مذکورہ سے ممکن نہیں یا اسکے غالب ہونیکی وجہ یہ ہے کہ صدقہ اللہ تعالی کا غصہ دور کرتا ہے

نا صفوان بن عیسی نا الحارث بن عبد الرحمن بن ابی ذباب عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما خلق اللہ آدم ونفخ فیہ الروح عطس فقال الحمد للہ فحمد اللہ باذنہ فقال لہ ربہ یرحمک
اللہ یا آدم اذہب الی اولئک الملائکۃ الی ملاء منہم جلوس فقل السلام علیکم قالوا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ ثم
رجع الی ربہ قال ان ہذہ تحیتک وتحیۃ بنیک بینہم فقال اللہ لہ ویداہ مقبوضتان اختر ایہما شئت قال اخترت
یمین ربی وکلتا یدی ربی یمین مبارکۃ ثم بسطہا فاذا فیہا آدم وذریتہ فقال ای رب ما ہؤلاء قال ہؤلاء ذریتک
فاذا کل انسان مکتوب عمرہ بین عینیہ فاذا فیہم رجل اضوؤہم او من اضوئہم قال یارب من ہذا قال ہذا ابنک
داؤد وقد کتبت لہ عمر اربعین سنۃ قال یارب زدہ فی عمرہ قال ذاک الذی کتب لہ قال ای رب فانی قد جعلت لہ
من عمری ستین سنۃ قال انت وذاک قال ثم اسکن الجنۃ ماشاء اللہ ثم اہبط منہا فکان آدم یعد لنفسہ قال فاتاہ
ملک الموت فقال لہ آدم قد عجلت قد کتب لی الف سنۃ قال بلی ولکنک جعلت لابنک داؤد ستین سنۃ فجحد
فجحدت ذریتہ ونسی فنسیت ذریتہ قال فمن یومئذ امر بالکتاب والشہود ہذا حدیث حسن غریب من ہذا الوجہ
وقد روی من غیر وجہ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب حدثنا** محمد بن بشار نا یزید
بن ہرون انا العوام بن حوشب عن سلیمن بن ابی سلیمان عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
لما خلق اللہ الارض جعلت تمید فخلق الجبال فقال بہا علیہا فاستقرت فعجبت الملائکۃ من شدۃ الجبال

کہا حدیث کی ہمسے صفوان بن عیسی نے کہا حدیث کی ہمسے حارث بن عبد الرحمن بن ابی ذباب نے سعید بن ابی سعید مقبری سے
اُسنے ابی ہریرہ سے کہ کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ اللہ تعالی نے آدم کو پیدا کیا اور اسمین روح پھونکی تو حضرت
آدم نے چھینک لی اور کہا الحمد للہ سو انھون نے اللہ کی حمد ساتھ اسکے اذن کے کی پس اسکو اُسکے رب نے کہا یرحمک اللہ ای آدم
ان فرشتون کی طرف جو ایک جماعت بیٹھی ہوئی ہے جا اور کہہ السلام علیکم۔ کہا اُنھون نے وعلیک السلام ورحمۃ اللہ پھر آدم اپنے رب
کی طرف پھر آئے فرمایا اللہ نے یہ تیرا تحفہ ہے اور تیری اولاد کا آپسمین پھر اللہ تعالی نے اس سے کہا اس حالت مین کہ اسکے دونون ہاتھ
بند کیے ہوے تھے جونسا تو ان دونون سے چاہتا ہے اختیار کر کہا اُنھون نے مین اپنے رب کا داہنا ہاتھ اختیار کرتا ہون اور دونون
ہاتھ اللہ تعالی کے داہنے ہاتھ برکت والے ہین۔ پھر اللہ نے اسکو کھولا دیکھا تو اسمین آدم اور اولاد اسکی ہے پھر کہا حضرت آدم نے
ای رب یہ کیا چیزین ہین فرمایا آپ نے تیرا اولاد تیری ہے اور دیکھا تو ہر ایک انسان کی عمر اسکی آنکھون کے درمیان لکھی ہوئی ہے اور انمین
ایک مرد سب سے چمکدار ہے یا (کہا راوی نے) انہین سے چمکدار ہے کہا حضرت آدم نے ای رب یہ کون ہے فرمایا اللہ نے یہ تیرا بیٹا داؤد ہے
اور مین نے اسکی عمر چالیس برس لکھی ہے کہا آدم نے ای رب اسکی عمر مین زیادتی کر فرمایا اللہ نے یہی ہے جو لکھی گئی ہے کہا حضرت آدم نے
ای رب مین نے اپنی عمر سے اسکے لیے ساٹھ[1] برس مقرر کر دیے ہین فرمایا اللہ نے تم جانو اور یہ جانے فرمایا آنحضرت نے پھر اللہ تعالی نے
حضرت آدم کو جنت مین بسایا جبتک کہ چاہا پھر اس سے گرا دیا سو حضرت آدم اپنی عمر گنتے رہے فرمایا آنحضرت نے سو آپکے پاس
ملک الموت آئے پس انکو حضرت آدم نے کہا تو نے تو جلدی کی ہے حالانکہ میری عمر ہزار سال لکھی گئی ہے کہا فرشتے نے ہان لکن تمنے اپنے بیٹے
داؤد کو ساٹھ برس دیدیے ہین پس حضرت آدم نے انکار کیا اور انکی اولاد نے بھی انکار کیا اور بھول گیا اور انکی اولاد بھی بھول گئی فرمایا
آنحضرت نے پس اسی دن سے لکھنے اور گواہون کا امر کیا گیا۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس طریق سے اور غیر اس وجہ سے بھی مروی ہے بواسطہ
ابو ہریرہ کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو عوام
بن حوشب نے سلیمان بن ابی سلیمان سے اُسنے انس بن مالک سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جبکہ اللہ تعالی نے
زمین کو پیدا کیا تو وہ ہلنے لگی پھر اللہ تعالی نے پہاڑونکو پیدا کیا اور انکو اسپر گاڑ دیا تو وہ ٹھہر گئی پھر فرشتون نے پہاڑونکی شدت سے تعجب کیا

[1] اختتام سورہ اعراف مین گذر چکا ہے کہ ثم جعلت عمرہ قال ستین سنۃ قال ای رب زدہ من عمری اربعین سنۃ وقال ہذا حدیث حسن صحیح یعنے اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت آدم نے اسکی عمر مین چالیس
برس اپنی عمر سے دیے تھے اور مستقل عمر حضرت داؤد کی ساٹھ سال تھی اور اس جگہ اسکا عکس ہے جواب اسکا یہ ہے کہ سابق اقوی ہے اس حدیث سے اور بخاری وغیرہ کی روایت بھی سابق روایت کی تائید کرتی ہے

شهد علی ابی هريرة وابی سعيد الخدری انهما شهدا علی رسول الله صلی الله عليه وسلم انه قال ما من قوم يذكرون
الله الا حفت بهم الملئكة وغشيتهم الرحمة ونزلت عليهم السكينة وذكرهم الله فيمن عنده هذا حديث حسن صحيح
حدثنا محمد بن بشار نا مرحوم بن عبد العزيز العطار نا ابو نعامة عن ابی عثمن عن ابی سعيد الخدری قال خرج
معوية الی المسجد فقال ما يجلسكم قالوا جلسنا نذكر الله قال الله ما اجلسكم الا ذاك قالوا والله ما اجلسنا الا ذاك
قال اما انی لم استحلفكم تهمة لكم وما كان احد بمنزلتی من رسول الله صلی الله عليه وسلم اقل حديثا عنه منی ان
رسول الله صلی الله عليه وسلم خرج علی حلقة من اصحابه فقال ما يجلسكم قالوا جلسنا نذكر الله ونحمده لما هدانا للاسلام
ومن علينا به فقال الله ما اجلسكم الا ذاك قالوا والله ما اجلسنا الا ذاك قال اما انی لم استحلفكم تهمة لكم انه اتانی
جبرئيل واخبرنی ان الله يباهی بكم الملئكة هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه وابو نعامة السعدی
اسمه عمرو بن عيسی وابو عثمن النهدی اسمه عبد الرحمن بن مل **باب** ما جاء فی القوم يجلسون ولا يذكرون الله
حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدی نا سفيان عن صالح مولی التوأمة عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه
وسلم قال ما جلس قوم مجلسا لم يذكروا الله فيه ولم يصلوا علی نبيهم الا كان عليهم ترة فان شاء عذبهم وان شاء
غفر لهم هذا حديث حسن وقد روی عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم من غير وجه **باب** ما جاء
ان دعوة المسلم مستجابة **حدثنا** قتيبة نا ابن لهيعة عن ابی الزبير عن جابر قال سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم

ابی ہریرہ اور ابی سعید خدری کے پاس حاضر ہوا وہ دونوں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوے کہ فرمایا آپ نے
جو قوم کہ اللہ کی یاد کرتی ہے فرشتے انپر آمد و رفت کرتے ہیں اور رحمت انکو ڈھانپ لیتی ہے اور سکینہ انپر نازل ہوتا ہے اور ذکر کرتا ہے اللہ
انکا ان لوگوں میں جو اسکے پاس ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے مرحوم بن عبد العزیز
عطار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو نعامہ نے ابی عثمان سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے معاویہ مسجد کی طرف نکلا پس کہا اُسنے
کس چیز نے تمکو بٹھلایا ہے کہا انھوں نے ہم اللہ کی یاد کے لیے بیٹھے ہیں کہا اُسنے قسم ہے اللہ کی تم اسی لیے بیٹھے ہو کہا انھوں نے
قسم ہے اللہ کی ہم اسی لیے بیٹھے ہیں کہا معاویہ نے خبردار میں نے تمسے بدگمان ہو کر تمکو قسم نہیں دلائی اور نہیں کوئی باوجود میرے
مرتبہ کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کم حدیث بیان کرنیوالا مجھسے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے حلقہ
پر نکلے اور فرمایا کس چیز نے تمکو بٹھلایا ہے کہا انھوں نے ہم بیٹھے ہیں اللہ کی یاد کرتے ہیں اور اسکی صفت کرتے ہیں اس سبب
سے کہ اُسنے ہمکو اسلام کی راہ دکھلائی ہے اور ہمپر اُسنے احسان کیا ہے پس فرمایا آپ نے قسم ہے اللہ کی تم اسی لیے بیٹھے ہو کہا انھوں نے
قسم ہے اللہ کی ہم اسی لیے بیٹھے ہیں فرمایا آپ نے خبردار میں نے تمسے بدگمان ہو کر تمکو قسم نہیں دلائی۔ میرے پاس جبرئیل
آئے اور مجھے انھوں نے خبر دی کہ خدا تمھارے سبب سے فرشتوں سے فخر کرتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے
اور ابو نعامہ سعدی کا نام عمرو بن عیسی ہے اور ابو عثمان نہدی کا نام عبد الرحمن بن مل ہے **باب** اس قوم کے بیان میں جو بیٹھتے ہیں اور اللہ کی
یاد نہیں کرتی **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے صالح
سے جو غلام توأمہ کا ہے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جس کسی قوم نے کسی مجلس میں بیٹھکر اسمیں
اللہ کی یاد نہیں کی اور نہ اپنے نبی پر درود بھیجا تو اسپر ندامت ہوتی ہے پس اگر چاہے تو انکو عذاب دے اور اگر چاہے تو انپر بخشش کرے
یہ حدیث حسن ہے۔ اور مروی ہے بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے غیر اس وجہ سے بھی **باب** اس بیان میں کہ دعا مسلمان کی
قبول ہوتی ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے کہا اُسنے سنا میں نے رسول اللہ صلعم

ف معمول ہے کہ کمال خوشی میں کبھی اپنے دوست سے یقینی بات کو قسم دلاکر پوچھتے ہیں تاکہ دوبارہ خوشی حاصل ہو اسی قسم کی حضرت نے اصحاب کو قسم دلائی پھر کمال شفقت سے فرما بھی دیا کہ
میرا قسم دلانا بدگمانی کے سبب سے نہیں کہ اصحاب کو رنج نہو اور یہ جو فرمایا کہ ذاکروں سے فرشتوں میں خدا فخر کرتا ہے یعنے انکی خوبی اور کثرت ثواب بیان کرتا ہے کہ باوجود یکہ بنی آدم شہوت اور
غضب کے حال میں گرفتار ہیں پھر بھی میری یاد سے غافل نہیں ہوتے اس حدیث سے ذکر کی بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے ۱۲

وقد روى وكيع عن غير واحد عن ابي المليح هذا الحديث ولا نعرفه الا من هذا الوجه **حدثنا** اسحق بن منصور نا ابو عاصم عن حميد ابي المليح عن ابي صالح عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه **باب** ما جاء في فضل الذكر **حدثنا** ابو كريب نا زيد بن حباب عن معوية بن صالح عن عمرو بن قيس عن عبد الله بن بسر ان رجلا قال يا رسول الله ان شرائع الاسلام قد كثرت علي فاخبرني بشيء اتشبث به قال لا يزال لسانك رطبا من ذكر الله هذا حديث حسن غريب **باب** منه **حدثنا** قتيبة نا ابن لهيعة عن دراج عن ابي الهيثم عن ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل اي العباد افضل درجة عند الله يوم القيمة قال الذاكرين الله كثيرا قال قلت يا رسول الله ومن الغازي في سبيل الله قال لو ضرب بسيفه في الكفار والمشركين حتى ينكسر ويختضب دما لكان الذاكرين الله كثيرا افضل منه درجة هذا حديث غريب انما نعرفه من حديث دراج **باب** منه **حدثنا** الحسين بن حريث انا الفضل بن موسى عن عبد الله بن سعيد هو ابن ابي هند عن زياد مولى ابن عياش عن ابي بحرية عن ابي الدرداء قال قال النبي صلى الله عليه وسلم الا انبئكم بخير اعمالكم وازكاها عند مليككم وارفعها في درجاتكم وخير لكم من انفاق الذهب والورق وخير لكم من ان تلقوا عدوكم فتضربوا اعناقهم ويضربوا اعناقكم قالوا بلى قال ذكر الله قال معاذ بن جبل ما شيء انجى من عذاب الله من ذكر الله وقد روى بعضهم هذا الحديث عن عبد الله بن سعيد مثل هذا بهذا الاسناد وروى بعضهم عنه فارسله **باب** ما جاء في القوم يجلسون فيذكرون الله ما لهم من الفضل **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفيان عن ابي اسحق عن الاغر ابي مسلم انه

اور روایت کی ہے یہ حدیث وکیع نے کئی ایک سے انھوں نے ابی الملیح سے۔ اور نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عاصم نے حمید ابی الملیح سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **باب** ذکر کی فضیلت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے معاویہ بن صالح سے اُسنے عمرو بن قیس سے اسنے عبد اللہ بن بسر سے یہ کہ ایک مرد نے کہا یارسول اللہ حکم اسلام کے مجھپر غالب ہوگئے ہیں سو آپ مجھے کوئی ایسی چیز بتلائیے کہ جسکے ساتھ متمسک رہوں فرمایا آپ نے چاہیے کہ ہمیشہ تیری زبان اللہ کی یاد سے تر رہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** اسی قسم سے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے دراج سے اُسنے ابی الہیثم سے اُسنے ابی سعید خدری سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے کہ کس شخص کا درجہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن بڑا ہے فرمایا آپ نے جو اللہ تعالیٰ کی بہت یاد کرتے ہیں کہا اُسنے میں نے کہا اور غازی فی سبیل اللہ سے بھی فرمایا آپ نے اگر کوئی شخص اپنی تلوار کفار اور مشرکین میں مارے یہانتک کہ وہ ٹوٹ جائے اور خون سے رنگدار ہو جائے تو بہت اللہ کا ذکر کرنے والے اس سے درجے میں افضل ہونگے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم فقط اسکو طریق دراج سے ہی پہچانتے ہیں **باب** اسی قسم سے **حدیث** کی ہمسے حسین بن حریث نے کہا خبر دی ہمکو فضل بن موسی نے عبد اللہ بن سعید سے جو بیٹا ابی ہند کا ہے اُسنے زیاد سے جو مولی ابن عیاش کا ہے اُسنے ابی بحریہ سے اُسنے ابی الدرداء سے کہ کہا اُسنے فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا میں تمکو خبر نہ دوں ساتھ تمہارے اچھے عملونکے اور ساتھ پاکیزگی انکی کے نزدیک مالک تمہارے کے اور بلند کرنیوالے بیچ درجات تمہارے کے اور بہتر ہے تمہارے لیے خرچ کرنے سونے اور چاندی سے اور بہتر ہے تمہارے لیے ملاقات کرنے دشمن سے سو تم انکی گردنوں کو مارو اور وہ تمہاری گردنیں ماریں۔ کہا انھوں نے ہاں فرمایا آپ نے ذکر کرنا اللہ کا کہا معاذ بن جبل نے کوئی چیز نجات دینے والی عذاب الٰہی سے اللہ کی یاد سے زیادہ نہیں ہے اور روایت کیا ہے بعض اسکے نے اس حدیث کو عبد اللہ بن سعید سے مثل اسکے ساتھ اس اسناد کے اور روایت کیا ہے بعض نے اس سے اور مرسل روایت ہے **باب** اس بیان میں کہ قوم بیٹھکر اللہ کی یاد کرے انکی کیا فضیلت ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی اسحاق سے اُسنے اغر ابی مسلم سے یہ کہ وہ

قال محمد بن المثنى فى حديثه لم يردهما حتى يمسح بهما وجهه هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث حماد بن عيسى و
تفرد به وهو قليل الحديث وقد حدث عنه الناس وحنظلة بن ابى سفيان الجمحى ثقة وثقه يحيى بن سعيد القطان
باب ماجاء فيمن يستعجل فى دعائه **حدثنا** الانصارى نا معن نا مالك عن ابن شهاب عن ابى عبيد مولى
ابن ازهر عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال يستجاب لاحدكم مالم يعجل يقول دعوت فلم يستجب لى هذا
حديث حسن صحيح وابو عبيد اسمه سعد وهو مولى عبد الرحمن بن ازهر ويقال مولى عبد الرحمن بن عوف وفى الباب
عن انس **باب** ماجاء فى الدعاء اذا اصبح واذا امسى **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو داؤد وهو الطيالسى نا عبد الرحمن
بن ابى الزناد عن ابيه عن ابان بن عثمن قال سمعت عثمن بن عفان يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من عبد
يقول فى صباح كل يوم ومساء كل ليلة بسم الله الذى لا يضر مع اسمه شئ فى الارض ولا فى السماء وهو السميع العليم ثلث مرات
فيضره شئ وكان ابان قد اصابه طرف فالج فجعل الرجل ينظر اليه فقال له ابان ما تنظر اما ان الحديث كما حدثتك ولكنى
لم اقله يومئذ ليمضى الله على قدره هذا حديث حسن غريب صحيح **حدثنا** ابو سعيد الاشج نا عقبة بن خالد عن ابى سعد
سعيد بن المرزبان عن ابى سلمة عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال حين يمسى رضيت بالله ربا و
بالاسلام دينا وبمحمد نبيا كان حقا على الله ان يرضيه هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه **حدثنا** سفيان بن وكيع
نا جرير عن الحسن بن عبيد الله عن ابراهيم بن سويد عن عبد الرحمن بن يزيد عن عبد الله قال كان النبى صلى الله عليه وسلم

کہا محمد بن مثنی نے اپنی حدیث میں نہ رد کرتے دونوں ہاتھوں کو یہاں تک کہ مسح کرتے ساتھ ان دونوں کے منھ اپنے کو۔ یہ حدیث غریب ہے
نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق حماد بن عیسی سے اور یہی اسکے ساتھ منفرد ہوا ہے اور یہ کم حدیث بیان کرنیوالا ہے اور اس سے کئی لوگوں نے
روایت کی ہے۔ اور حنظلہ بن ابی سفیان جمحی ثقہ ہے یحیی بن سعید القطان نے اسکی توثیق کی ہے **باب** اس شخص کے بیان میں جو اپنی دعا میں
جلدی کرتا ہے **حدیث** کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے ابن شہاب سے اُسنے
ابی عبید سے جو غلام ابن ازہر کا ہے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے تم میں سے ہر ایک کی دعا
قبول ہو جاتی ہے جبتک کہ جلدی نہ کرے کہے کہ دعا[1] کی میں نے سو وہ میرے لیے قبول نہیں ہوئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو عبیدہ کا
نام سعد ہے اور یہ غلام عبد الرحمن بن ازہر کا ہے اور کہا گیا ہے کہ غلام عبد الرحمن بن عوف کا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے انس سے
باب اس دعا کے بیان میں جو صبح اور شام کو پڑھے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی نے
کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن ابی الزناد نے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابان بن عثمان سے کہا سنا میں نے عثمان بن عفان سے
کہ کہتا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی ایسا بندہ نہیں جو ہر دن کی صبح اور ہر رات کی شام کو تین بار یہ دعا پڑھے تو اسکو کوئی
شی ضرر دے بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شئی فی الارض ولا فی السماء وہو السمیع العلیم۔ اور ابان کو بعض اعضا پر فالج ہو گیا تھا اور ایک آدمی
اسکی طرف (بطور تعجب) دیکھنے لگا تو اسکو ابان نے کہا تو کیا دیکھتا ہے بہر حال حدیث تو یوں ہی ہے جیسے کہ میں نے تجھسے بیان کی ہے لیکن
میں نے اُسدن اس دعا کو پڑھا نہیں تھا تاکہ اللہ تعالی اپنی تقدیر مجھپر جاری کرے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے
ابو سعید اشج نے کہا حدیث کی ہمسے عقبہ بن خالد نے ابی سعد یعنے سعید بن مرزبان سے اسنے ابی سلمہ سے اُسنے ثوبان سے کہا اُسنے
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی رات کے وقت یہ کہے رضیت باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد نبیا تو اللہ پر حق ہوتا ہے کہ اسکو
راضی کرے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس طریق سے **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے جریر نے حسن بن
عبید اللہ سے اُسنے ابراہیم بن سوید سے اُسنے عبد الرحمن بن یزید سے اسنے عبد اللہ سے کہا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم

---

[1] یہ تفسیر ہے عجلت کی اور مسلم میں ہے کہ دعا کرتے کرتے ملول ہو کر چھوڑ دے تو بھی قبول نہیں ہوتی دعا مانگنے میں جلدی نہیں چاہئے ہر وقت اللہ تعالی سے مانگتا رہے تو قبول ہو جاتی ہے جیسا کہ جب لڑکا
والدہ سے کوئی چیز مانگتا ہے اور وہ بعض اوقات میں دینے سے انکار کرتی رہے اور جب لڑکا اس پر اصرار کرتا ہے تو خواہ مخواہ رحم کھا کر اسکو دیدیتی ہے ایسا ہی پروردگار کا حال ہے اول تو جلدی ہی عنایت
کر دیتا ہے ورنہ اصرار سے تو ضرور ہی قبول کرتا ہے جیسا کہ مثنوی میں ہے تا نہ گرید ابر کے خندد چمن × تا نہ گرید طفل کے جوشد لبن ۱۲

ل مامن احد يدعو بدعاء الا اتاه الله ما سأل او كف عنه من السوء مثله ما لم يدع باثم او قطيعة رحم وفي الباب عن ابي سعيد وعبادة بن الصامت **حدثنا** محمد بن مرزوق نا عبيد بن واقد نا سعيد بن عطية الليثي عن شهر بن حوشب عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سره ان يستجيب الله له عند الشدائد والكرب فليكثر الدعاء في الرخاء هذا حديث غريب **حدثنا** يحيى بن حبيب بن عربي نا موسى بن ابراهيم بن كثير الانصاري قال سمعت طلحة بن خراش قال سمعت جابر بن عبد الله يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول افضل الذكر لا اله الا الله وافضل الدعاء الحمد لله هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث موسى بن ابراهيم وقد روى علي بن المديني وغير واحد عن موسى بن ابراهيم هذا الحديث **حدثنا** ابو كريب ومحمد بن عبيد المحاربي قالا نا يحيى بن ذكريا بن ابي زائدة عن ابيه عن خالد بن سلمة عن البهي عن عروة عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يذكر الله على كل احيانه هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث يحيى بن زكريا بن ابي زائدة والبهي اسمه عبد الله

باب ما جاء ان الداعي يبدأ بنفسه **حدثنا** نصر بن علي الكوفي نا ابو قطن عن حمزة الزيات عن ابي اسحق عن سعيد بن جبير عن ابن عباس عن ابي بن كعب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا ذكر احدا فدعا له بدأ بنفسه هذا حديث حسن غريب صحيح وابو قطن اسمه عمرو بن الهيثم **باب** ما جاء في رفع الايدي عند الدعاء **حدثنا** ابو موسى محمد بن المثنى وابراهيم بن يعقوب وغير واحد قالوا نا حماد بن عيسى الجهني عن حنظلة بن ابي سفيان الجمحي عن سالم بن عبد الله عن ابيه عن عمر بن الخطاب قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رفع يديه في الدعاء لم يحطهما حتى يمسح بهما وجهه

کہ فرماتے جو کوئی شخص دعا مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکو جو وہ سوال کرے[1] دیتا ہے یا اس سے اسکی برابر برائی دور کرتا ہے جبتک نہ دعا کرے گناہ کی یا قطع رحم کی۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید اور عبادہ بن صامت سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن مرزوق نے کہا حدیث کی ہمسے عبید بن واقد نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن عطیہ لیثی نے شہر بن حوشب سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکو یہ بات خوش لگے کہ اللہ تعالیٰ میری دعا سختی اور تکلیف کے وقت قبول کرے تو چاہیے کہ حالت فراغت و تندرستی میں بہت دعا مانگے۔ یہ حدیث غریب ہے **حدیث** کی ہمسے یحیی بن حبیب بن عربی نے کہا حدیث کی ہمسے موسی بن ابراہیم بن کثیر انصاری نے کہا سنا میں نے طلحہ بن خراش سے کہا سنا میں نے جابر بن عبد اللہ سے کہ کہتا سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے سب سے افضل ذکر لا الہ الا اللہ ہے اور افضل دعا الحمد للہ ہے یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق موسی بن ابراہیم سے اور روایت کیا ہے علی بن مدینی اور کئی ایک نے موسی بن ابراہیم سے اس حدیث کو **حدیث** کی ہمسے ابو کریب اور محمد بن عبید محاربی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے یحیی بن زکریا بن ابی زائدہ نے اپنے باپ سے اُسنے خالد بن سلمہ سے اُسنے بہی سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہر وقت میں اللہ تعالیٰ کی یاد کرتے تھے یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق یحیی بن زکریا بن ابی زائدہ سے۔ اور بہی کا نام عبد اللہ ہے

باب اس بیان میں کہ دعا کرنیوالا ابتدا اپنے نفس سے کرے **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو قطن نے حمزہ زیات سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے ابی بن کعب سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی کا ذکر کرتے اور اسکے لیے دعا کرنیکا ارادہ کرتے تو اپنے نفس سے ابتدا کرتے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ اور ابو قطن کا نام عمرو بن ہیثم ہے **باب** دعا کے وقت ہاتھوں کے اٹھانیکے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابو موسی یعنے محمد بن مثنی اور ابراہیم بن یعقوب اور اور کئی ایک نے کہا انھوں نے حدیث کی ہمسے حماد بن عیسی جہنی نے حنظلہ بن ابی سفیان جمحی سے اُسنے سالم بن عبد اللہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عمر بن خطاب سے کہا اسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب دعا میں ہاتھ اٹھاتے نہ ڈالتے انکو تا آنکہ ہاتھوں کو اپنے منھ پہ مسح کر لیتے

[1] مسلمان کی کوئی دعا رد نہیں ہوتی یعنے یا تو وہ سوال ہی جو طلب کرتا ہے پورا ہوجاتا ہے یا اسکے برابر کوئی برائی جو اسپر آنیوالی ہو دعا مانگنے سے رد ہوجاتی ہے بشرطیکہ گناہ کی یا قطع رحم کی دعا نہ کرے ۱۲ ۱۲

لانہ لا یغفر الذنوب الا انت لا یقولہا احد کم حین یمسی فیأتی علیہ قدر قبل ان یصبح الا وجبت لہ الجنۃ ولا یقولہا حین یصبح فیاتی علیہ قدر قبل ان یمسی الا وجبت لہ الجنۃ وفی الباب عن ابی ہریرۃ وابن عمر وابن مسعود وابن ابزی وبریدۃ ہذا حدیث حسن غریب من ہذا الوجہ وعبد العزیز بن ابی حازم ہو ابن ابی حازم الزاہد **باب** ماجاء فی الدعاء اذا اوی الی فراشہ **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینۃ عن ابی اسحٰق الہمدانی عن البراء بن عازب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ الا اعلمک کلمات تقولہا اذا اویت الی فراشک فان مت من لیلتک مت علی الفطرۃ وان اصبحت اصبحت وقد اصبت خیرا تقول اللہم اسلمت نفسی الیک ووجہت وجہی الیک وفوضت امری الیک رغبۃ ورہبۃ الیک والجأت ظہری الیک لا ملجأ ولا منجا منک الا الیک اٰمنت بکتابک الذی انزلت ونبیک الذی ارسلت قال البراء فقلت وبرسولک الذی ارسلت قال فطعن بیدہ فی صدری ثم قال ونبیک الذی ارسلت ہذا حدیث حسن صحیح غریب وفی الباب عن رافع بن خدیج وقد روی من غیر وجہ عن البراء ورواہ منصور بن المعتمر عن سعد بن عبیدۃ عن البراء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ الا انہ قال اذا اویت الی فراشک وانت علی وضوء **حدثنا** محمد بن بشار نا عثمٰن بن عمر انا علی بن المبارک عن یحیی بن ابی کثیر عن یحیی بن اسحٰق بن اخی رافع بن خدیج عن رافع بن خدیج ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اضطجع احدکم علی جنبہ الایمن ثم قال اللہم اسلمت نفسی الیک ووجہت وجہی الیک والجأت ظہری الیک وفوضت امری الیک لا ملجأ منک الا الیک اومن بکتابک وبرسولک فان مات من لیلتہ دخل الجنۃ ہذا حدیث حسن غریب من ہذا الوجہ من حدیث رافع بن خدیج

اسلیے کہ سوائے تیرے کوئی گناہ نہیں بخشتا جو کوئی تم میں سے اسکو شام کے وقت کہے اور اسپر صبح ہونے سے پہلے موت آجائے تو اسکے لیے جنت واجب ہوجاتی ہے اور جو کوئی اسکو صبح کو کہے اور شام ہونے سے پہلے اسپر موت آجائے تو اسکے لیے جنت واجب ہوجاتی ہے اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور ابن عمر اور ابن مسعود اور ابن ابزی اور بریدہ سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس وجہ سے اور عبد العزیز بن ابی حازم وہ ابن ابی حازم زاہد ہے **باب** اس دعا کے بیان میں کہ جب اپنے فرش کی طرف جگہ پکڑے حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے ابی اسحاق ہمدانی سے اُسنے براء بن عازب سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا کیا میں تجھے وہ کلمے نہ سکھلاؤں جنکو تو فرش کی طرف جگہ پکڑنیکے وقت کہا کرے پس اگر تو اس رات میں مریگا تو اسلام پر مریگا اور اگر صبح کریگا تو ایسی حالت میں صبح کریگا کہ بھلائی کو پہونچا ہوگا یہ کہا کر اللہم اسلمت نفسی الیک الخ یعنے اے اللہ میں نے اپنی جان تجھکو سونپی اور منھ کو تیرے سامنے کیا اور اپنا سب کام تیرے حوالے کیا اور اپنی پیٹھ تیری طرف جمائی تیرے شوق اور تیرے خوف سے تجھسے نہ کوئی بھاگنے کی جگہ ہے نہ بچاؤ کا مکان ہے مگر تیرے ہی طرف الٰہی میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تونے اتاری اور تیرے پیغمبر پر ایمان لایا جسکو تونے بھیجا۔ کہا براء[1] نے پھر میں نے کہا اور ساتھ رسول تیرے کے جسکو تونے بھیجا کہا راوی نے سو آنحضرت نے اپنا دست مبارک میرے سینے میں مار کر پھر کہا اور ساتھ نبی تیرے کے جسکو تونے بھیجا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور اس باب میں روایت ہے رافع بن خدیج سے اور کئی وجہ سے براء سے مروی ہے اور روایت کیا اسکو منصور بن معتمر نے سعد بن عبیدہ سے اُسنے براء سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے مگر اُسنے یہ کہا ہے جبکہ تو اپنے فرش کی طرف جگہ پکڑے اس حالت میں کہ تو وضو پر ہو حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عثمان بن عمر نے کہا خبر دی ہمکو علی بن مبارک نے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے یحیی بن اسحاق سے جو بھتیجا رافع بن خدیج کا ہے اُسنے رافع بن خدیج سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے داہنی جانب پر لیٹے پھر یہ کہے اللہم اسلمت نفسی الیک الخ اے اللہ میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی ہے اور تیری طرف متوجہ ہوا ہوں اور اپنی پیٹھ تیری طرف جمائی اور اپنے کام تیرے سپرد کیے تجھسے کوئی بھاگنے کا مکان نہیں مگر تیرے ہی طرف ایمان لایا میں ساتھ کتاب تیری کے اور رسول تیرے کے سو اگر وہ اسی رات میں مرا تو جنت میں داخل ہوگا یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس طریق یعنے طریق رافع بن خدیج سے

[1] کہا براء نے جب دوسری بار میں نے یہ دعا پڑھکر آپکو سنائی تو میں نے نبیک کی جگہ رسولک کہا تو آپنے مجھے چھوڑ کر کہا کہ نبیک ہی کہہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ الفاظ حدیث میں تغیر کرنا نہیں چاہیے اور رسول اور نبی میں یہ فرق کرنا کہ رسول اسکو کہتے ہیں جسکے پاس نئی کتاب اور نیا دین ہو برخلاف نبی کے اسکو یہ آیت جو حضرت اسمٰعیل کے حق میں ہے رد کرتی ہے و کان رسولا نبیا ۱۲ ۱۲ ۱۲

اذا امسی قال امسینا وامسی الملک للہ والحمد للہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اراہ قال لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر اسالک خیر ما فی ھذہ اللیلۃ وخیر ما بعدھا واعوذ بک من شر ھذہ اللیلۃ وشر ما بعدھا واعوذ بک من الکسل وسوء الکبر واعوذ بک من عذاب النار وعذاب القبر واذا اصبح قال ذلک ایضا اصبحنا واصبح الملک للہ والحمد للہ ھذا حدیث حسن صحیح وقد رواہ شعبۃ بھذا الاسناد عن ابن مسعود ولم یرفعہ **حدثنا** علی بن حجر نا عبد اللہ بن جعفر انا سھیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلم اصحابہ یقول اذا اصبح احدکم فلیقل اللھم بک اصبحنا وبک امسینا وبک نحیی وبک نموت والیک المصیر واذا امسی فلیقل اللھم بک امسینا وبک اصبحنا وبک نحیی وبک نموت والیک النشور ھذا حدیث حسن

باب منہ **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داؤد قال انبانا شعبۃ عن یعلی بن عطاء قال سمعت عمرو بن عاصم الثقفی یحدث عن ابی ھریرۃ قال قال ابوبکر یا رسول اللہ مرنی بشیء اقولہ اذا اصبحت واذا امسیت قال قل اللھم عالم الغیب والشھادۃ فاطر السموات والارض رب کل شیء وملیکہ اشھد ان لا الہ الا انت اعوذ بک من شر نفسی ومن شر الشیطان وشرکہ قال قلہ اذا اصبحت واذا امسیت واذا اخذت مضجعک ھذا حدیث حسن صحیح

باب منہ **حدثنا** الحسین بن حریث نا عبد العزیز بن ابی حازم عن کثیر بن زید عن عثمان بن ربیعۃ عن شداد بن اوس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ الا ادلک علی سید الاستغفار اللھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عھدک ووعدک ما استطعت اعوذ بک من شر ما صنعت وابوء لک
بنعمتک علی واعترف بذنوبی فاغفر لی ذنوبی

جب شام کرتے تو یہ دعا پڑھتے امسینا الخ رات کی ہمنے اور رات کی تمام ملک نے واسطے اللہ کے اور سب حمد واسطے اللہ کے ہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ جو اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں (راوی کہتا ہے) میں گمان کرتا ہوں کہ آپ نے یہ الفاظ بھی کہے ہیں واسطے اسکے ملک ہے اور واسطے اسکے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے سوال کرتا ہوں میں تجھسے اس چیز کی بہتری کا جو اس رات میں ہے اور بہتری اس چیز کی جو بعد اسکے ہے اور پناہ مانگتا ہوں برائی اس رات سے اور برائی ما بعد اسکے سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے سستی اور برے کبر سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے آگ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور جب صبح کرتے تو بھی یہی کہتے اصبحنا واصبح الملک للہ والحمد للہ الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا اسکو شعبہ نے ساتھ اس اسناد کے ابن مسعود سے اور اسکو مرفوع نہیں کیا **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن جعفر کہا خبر دی ہمکو سہیل بن ابی صالح نے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کو سکھلاتے تھے فرماتے کہ جب کوئی تم میں سے صبح کرے تو یہ کہے اللھم بک الخ یعنے ای اللہ ساتھ نام تیرے کے صبح کی ہمنے اور ساتھ نام تیرے کے شام کی ہمنے اور ساتھ نام تیرے کے زندہ ہوے ہم اور ساتھ نام تیرے کے مرینگے اور تیری طرف پھر جانا ہے اور جب شام کرے تو تو یہ پڑھے اللھم بک امسینا الخ ای اللہ ساتھ نام تیرے کے شام کی ہمنے اور ساتھ نام تیرے کے صبح کی ہمنے اور ساتھ نام تیرے کے زندہ ہوے ہم اور ساتھ نام تیرے کے مرینگے اور طرف تیرے ہے کھڑا ہونا یہ حدیث حسن ہے

باب اسی قسم سے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے یعلی بن عطاء سے کہا سنا میں نے عمرو بن عاصم ثقفی سے کہ حدیث کرتا تھا ابی ہریرہ سے کہا اُسنے کہا ابوبکر صدیق نے یا رسول اللہ مجھے کوئی چیز بتلائیے کہ میں اسکو صبح اور شام پڑھا کروں فرمایا آپ نے کہ اللھم عالم الغیب الخ یعنے ای اللہ جاننے والے غیب اور ظاہر کے پیدا کرنیوالے آسمانوں اور زمین کے رب ہر چیز کے اور مالک اسکے میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر تو پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے برائی اپنے نفس کی سے اور شرک اسکے سے فرمایا آپ نے اسکو صبح اور شام کہا کر اور جب تو سونے لگے یہ حدیث حسن صحیح ہے

باب اسی قسم سے **حدیث** کی ہمسے حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن ابی حازم نے کثیر بن زید سے اُسنے عثمان بن ربیعہ سے اُسنے شداد بن اوس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا کیا میں تجھکو سردار استغفار دن کا نہ بتلاؤں اللھم انت ربی الخ یعنے ای اللہ تو میرا رب ہے نہیں کوئی معبود مگر تو تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے اقرار اور وعدے پر ہوں جسقدر کہ طاقت رکھتا ہوں میں پناہ مانگتا ہوں اس چیز کی بدی سے جو میں نے کی ہے اور رجوع ہوتا ہوں طرف تیرے ساتھ تیری نعمتوں کے جو مجھپر ہیں اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں سو تو میرے گناہ بخش دے

یامرنا اذا اخذ احدنا مضجعہ ان یقول اللھم رب السموات ورب الارضین وربنا ورب کل شیء فالق الحب والنوی ومنزل التوراۃ والانجیل والقرآن اعوذ بک من کل ذی شر انت اخذ بناصیتہ انت الاول فلیس قبلک شیء والاخر فلیس بعدک شیء والظاھر فلیس فوقک شیء والباطن فلیس دونک شیء اقض عنی الدین واغننی من الفقر ھذا حدیث حسن صحیح **باب** منہ **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان عن ابن عجلان عن سعید المقبری عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قام احدکم عن فراشہ ثم رجع الیہ فلینفضہ بصنفۃ ازارہ ثلاث مرات فانہ لا یدری ما خلفہ علیہ بعدہ فاذا اضطجع فلیقل باسمک ربی وضعت جنبی وبک ارفعہ فان امسکت نفسی فارحمھا وان ارسلتھا فاحفظھا بما تحفظ بہ عبادک الصالحین فاذا استیقظ فلیقل الحمد للہ الذی عافانی فی جسدی ورد علی روحی واذن لی بذکرہ وفی الباب عن جابر وعائشۃ وحدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن **باب** ما جاء فیمن یقرأ من القرآن عند المنام **حدثنا** قتیبۃ نا المفضل بن فضالۃ عن عقیل عن ابن شھاب عن عروۃ عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اوی الی فراشہ کل لیلۃ جمع کفیہ ثم نفث فیھما فقرأ فیھما قل ھو اللہ احد وقل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس ثم یمسح بھما ما استطاع من جسدہ یبدأ بھما علی رأسہ ووجھہ وما اقبل من جسدہ یفعل ذلک ثلاث مرات ھذا حدیث حسن غریب صحیح **باب** منہ **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داود قال انبانا شعبۃ عن ابی اسحٰق عن رجل عن فروۃ بن نوفل انہ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ علمنی شیئا اقولہ اذا اویت الی فراشی فقال اقرأ قل یا ایھا الکافرون فانھا براءۃ من الشرک قال شعبۃ احیانا یقول مرۃ واحیانا لا یقولھا **حدثنا** موسی بن حزام انا یحیی بن آدم عن اسرائیل عن ابی اسحٰق

ہمکو حکم کرتے تھے کہ جب کوئی ہم میں سے سونے لگے تو یہ کہے اللھم رب السموات الخ یعنے اے اللہ رب آسمانونکے اور رب زمینون کے اور رب ہمارے اور رب ہر چیز کے پھاڑنیوالے دانے اور گٹھلی کے اور اتارنیوالے توریت اور انجیل اور قرآن کے پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے ہر صاحب شرارت سے تو پکڑنیوالا ہے ساتھ پیشانی اُسکی کے تو اول ہے سو نہین ہے پہلے تیرے کوئی چیز اور تو آخر ہے سو نہین بعد تیرے کوئی چیز اور ظاہر ہے سو نہین ہے اوپر تیرے کوئی چیز اور باطن ہے سو نہین ہے سوا تیرے کوئی چیز میرا قرض ادا کر اور مجھے فقر سے بے پرواہ کر یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اسی قسم سے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابن عجلان سے اُسنے سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے اپنے فرش سے کھڑا ہو کر پھر اسکی طرف لوٹنے کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ اسکو ازار کے دامن سے تین بار صاف کرے کیونکہ وہ نہین جانتا کہ کیا چیز اسکے پیچھے اسپر آئی ہے اور جب لیٹے تو کہے باسمک الخ یعنے تیرے نام کے ساتھ مین نے اپنا پہلو رکھا ہے اور تیرے نام سے ہی اسکو اٹھاؤنگا سو اگر تو میری جان کو بند رکھے تو اسپر رحمت کر اور اگر اسکو چھوڑے تو اسکو ساتھ اس چیز کے نگاہ رکھ جسکے ساتھ اپنے بندون صالحین کو نگاہ رکھتا ہے۔ اور جب جاگے تو یہ کہے الحمد للہ الذی عافانی الخ یعنے سب حمد واسطے اللہ کے ہے جسنے میرے جسم مین عافیت دی ہے اور مجھپر میری روح واپس کی ہے اور اپنی یاد کے ساتھ مجھے اذن دیا ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے جابر اور عائشہ سے اور حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے **باب** اس شخص کے بیان مین جو سوتے وقت قرآن پڑھے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے مفضل بن فضالہ نے عقیل سے اُسنے ابن شہاب سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہر ایک رات مین جب اپنے فرش کی طرف جگہ پکڑتے تو دونوں ہاتھونکو جمع کرتے پھر ان دونون مین پھونک مارتے اور ان دونون مین پڑھتے قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پھر اپنے جسم پر ان دونونکے ساتھ جہانتک کہ طاقت رکھتے مسح کرتے اپنے سر اور منہ اور جسم کے آگے کی طرف سے شروع کرتے تین بار اسیطرح کرتے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے **باب** اسی قسم سے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داود نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے ابی اسحاق سے اُسنے ایک مرد سے اُسنے فروہ بن نوفل سے یہ کہ وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسی چیز سکھلایئے کہ مین اسکو جب فرش کی طرف جگہ پکڑون تو کہا کرون پس فرمایا آپ نے پڑھا کر قل یا ایہا الکافرون اسلیے کہ اسمین شرک سے بیزاری ہے کہا شعبہ نے کبھی میرا استاد لفظ مرۃ جسکے معنے بار کے ہین کہتا ہے اور کبھی نہین کہتا ہے **حدیث** کی ہمسے موسی بن حزام نے کہا خبر دی ہمکو یحیی بن آدم نے اسرائیل سے اُسنے ابی اسحاق سے

حدثنا اسحٰق بن منصور انا عفان بن مسلم نا حماد عن ثابت عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا اوى الى فراشه قال الحمد لله الذى اطعمنا وسقانا وكفانا وآوانا فكم ممن لا كافى له ولا مؤوى هٰذا حديث حسن غريب صحيح **باب** منه **حدثنا** صالح بن عبد الله نا ابو معٰوية عن الوصافى عن عطية عن ابى سعيد عن النبى صلى الله عليه وسلم قال من قال حين ياوى الى فراشه استغفر الله الذى لا اله الا هو الحى القيوم واتوب اليه ثلث مرات غفر الله له ذنوبه وان كانت مثل زبد البحر وان كانت عدد ورق الشجر وان كانت عدد رمل عالج وان كانت عدد ايام الدنيا هٰذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من هٰذا الوجه من حديث عبيد الله بن الوليد الوصافى **باب** منه **حدثنا** ابن ابى عمر نا سفيان عن عبد الملك بن عمير عن ربعى بن حراش عن حذيفة بن اليمان ان النبى صلى الله عليه وسلم كان اذا اراد ان ينام وضع يده تحت راسه ثم قال اللهم قنى عذابك يوم تجمع او تبعث عبادك هٰذا حديث حسن صحيح **حدثنا** ابو كريب نا اسحٰق بن منصور عن ابراهيم بن يوسف بن ابى اسحٰق عن ابيه عن ابى اسحٰق عن ابى بردة عن البراء بن عازب قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوسد يمينه عند المنام ثم يقول رب قنى عذابك يوم تبعث عبادك هٰذا حديث حسن غريب من هٰذا الوجه وروى الثورى هٰذا الحديث عن ابى اسحٰق عن البراء لم يذكر بينهما احدا ورواه شعبة عن ابى اسحٰق عن ابى عبيدة ورجل آخر عن البراء ورواه اسرائيل عن ابى اسحٰق عن عبد الله بن يزيد عن البراء وعن ابى اسحٰق عن ابى عبيدة عن عبد الله عن النبى صلى الله عليه وسلم مثله **باب** منه **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمٰن نا عمرو بن عون انا خالد بن عبد الله عن سهيل عن ابيه عن ابى هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم

حدیث کی ہمسے اسحاق بن منصور نے کہا خبر دی ہمکو عفان بن مسلم نے کہا حدیث کی ہمسے حماد نے ثابت سے اُسنے انس بن مالک سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب اپنے فرش کی طرف جگہ پکڑتے تو یہ کہتے الحمد للہ الذی اطعمنا الخ یعنے سب حمد واسطے اللہ کے جسنے ہمکو کھلایا ہے اور پلایا ہے اور کافی ہوا ہے اور جگہ دی ہے ہمکو سو بہت ایسے لوگ ہیں کہ انکے لیے کوئی کفایت کرنیوالا نہیں۔ اور نہ کوئی جگہ دینے والا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ **باب** اسی قسم سے **حدیث** کی ہمسے صالح بن عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے وصافی سے اسنے عطیہ سے اُسنے ابی سعید سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جس شخص نے اپنے فرش کی طرف جگہ پکڑنیکے وقت تین بار یہ کہا استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ تو اللہ تعالیٰ اسکے گناہ بخش دیتا ہے اگرچہ مثل کف دریا کے ہوں اگرچہ درخت کے پتوں کے برابر ہوں۔ اگرچہ ریگ کے ٹیلہ کے برابر ہوں۔ اگرچہ ایام دنیا کے برابر ہوں۔ یہ حدیث حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق یعنے طریق عبید اللہ بن ولید وصافی سے **باب** اسی قسم سے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے ربعی بن حراش سے اُسنے حذیفہ بن یمان سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب سونیکا ارادہ کرتے تو اپنا دست مبارک سر کے نیچے رکھتے پھر کہتے اللہم قنی الخ اے اللہ نگاہ رکھ مجھے عذاب اپنا اس دن کہ جمع کریگا تو یا اٹھائیگا تو اپنے بندوں کو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے اسحاق بن منصور نے ابراہیم بن یوسف بن ابی اسحاق سے اُسنے اپنے باپ سے اسنے ابی اسحاق سے اُسنے ابی بردہ سے اُسنے براء بن عازب سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے داہنے ہاتھ کا سونیکے وقت تکیہ کرتے تھے پھر کہتے نگاہ رکھ مجھے اپنے عذاب سے اس دن کہ اٹھائے تو بندوں اپنوں کو۔ یہ حدیث غریب ہے اس طریق سے۔ اور روایت کی ثوری نے یہ حدیث ابی اسحاق سے اُسنے براء سے۔ اُسنے درمیان ان دونوں کے اور کسی راوی کا ذکر نہیں کیا۔ اور روایت کیا اسکو شعبہ نے ابی اسحاق سے اُسنے ابی عبیدہ سے اور ایک اور مرد سے انھوں نے براء سے۔ اور روایت کیا اسکو اسرائیل نے ابی اسحاق سے اُسنے عبد اللہ بن یزید سے اُسنے براء سے۔ اور مروی ہے ابی عبیدہ سے اُسنے روایت کی عبد اللہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **باب** اسی قسم سے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن عون نے کہا خبر دی ہمکو خالد بن عبد اللہ نے سہیل سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

الثبات فی الامر واسالك عزیمة الرشد واسالك شکر نعمتك وحسن عبادتك واسالك لسانا صادقا وقلبا سلیما واعوذ
بك من شر ما تعلم واسالك من خیر ما تعلم واستغفرك مما تعلم انك انت علام الغیوب قال وقال رسول اللہ صلی اللہ علیه
وسلم ما من مسلم یأخذ مضجعه یقرأ سورة من کتاب اللہ الا وکل اللہ به ملکا فلا یقربه شئ یؤذیه حتی یهب متی هب
هذا احدیث انما نعرفه من هذا الوجه وابو العلاء اسمه یزید بن عبد اللہ بن الشخیر **باب** ما جاء فی التسبیح والتکبیر و
التحمید عند المنام **حدثنا** ابو الخطاب زیاد بن یحیی البصری نا ازهر السمان عن ابن عون عن ابن سیرین عن عبیدة عن علی
قال شکت الی فاطمة مجل یدیها من الطحین فقلت لو اتیت اباك فسألته خادما فقال الا ادلکما علی ما هو خیر لکما من الخادم
اذا اخذتما مضجعکما تقولان ثلاثا وثلاثین وثلاثا وثلاثین واربعا وثلاثین من تحمید وتسبیح وتکبیر وفی الحدیث قصة هذا
حدیث حسن غریب من حدیث ابن عون وقد روی هذا الحدیث من غیر وجه عن علی **حدثنا** محمد بن یحیی نا ازهر السمان
عن ابن عون عن محمد عن عبیدة عن علی قال جاءت فاطمة الی النبی صلی اللہ علیه وسلم تشکو مجل یدیها فامرها بالتسبیح والتکبیر
والتحمید **باب** منه **حدثنا** احمد بن منیع نا اسمعیل بن علیة نا عطاء بن السائب عن ابیه عن عبد اللہ بن عمرو قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم خلتان لا یحصیهما رجل مسلم الا دخل الجنة الا وهما یسیر ومن یعمل بهما قلیل یسبح اللہ فی دبر کل صلوة
عشرا ویحمده عشرا ویکبره عشرا قال فانا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یعقدها بیده قال فتلك خمسون ومائة
باللسان والف وخمس مائة فی المیزان واذا اخذت مضجعك تسبحه وتکبره وتحمده مائة فتلك مائة باللسان والف فی المیزان
فایکم یعمل فی الیوم واللیلة الفین وخمسمائة سیئة قالوا فکیف لا یحصیها قال یاتی احدکم الشیطان وهو فی صلوته

ثابت رہنے کا امر میں اور سوال کرتا ہوں ہدایت کی عزیمت کا اور سوال کرتا ہوں شکر نعمت تیری کا اور اچھی عبادت تیری کا اور سوال
کرتا ہوں زبان سچی کا اور دل سلیم کا۔ اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے برائی اس چیز سے کہ تو اسکو جانتا ہے اور سوال کرتا ہوں تجھسے بھلائی اس چیز کا
کہ تو اسکو جانتا ہے۔ اور بخشش مانگتا ہوں تجھسے اس چیز سے کہ تو جانتا ہے تحقیق تو ہی جاننے والا چھپی باتوں کا ہے۔ کہا راوی نے اور فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مسلمان سونیکے وقت کوئی سورہ کتاب اللہ سے پڑھے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ اسپر موکل کرتا ہے پھر اسکو
کوئی چیز قریب نہیں ہوتی کہ اسکو ایذا دے یہانتک کہ وہ بیدار ہو خواہ کسوقت ہو۔ اس حدیث کو تو ہم فقط اسی طریق سے پہچانتے ہیں اور
ابو العلاء کا نام یزید بن عبد اللہ بن شخیر ہے **باب** سونیکے وقت تسبیح اور تکبیر اور حمد کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابو الخطاب یعنے
زیاد بن یحیی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے ازہر سمان نے ابن عون سے اسنے ابن سیرین سے اسنے عبیدہ سے اسنے علی سے کہا اسنے
فاطمہ نے میرے پاس اپنے ہاتھوں کے آبلوں کا جو کہ بسبب آٹا پیسنے کے تھے شکوہ کیا میں نے کہا اگر تو اپنے باپ کے پاس جا کر انسے
خادم کا سوال کرے (تو بہتر ہو) پس فرمایا آنحضرت نے کیا میں تم دونوں کو اس سے عمدہ چیز نہ بتلاؤں جب تم دونوں سونے لگو
تو تینتیس ۳۳ بار اور تینتیس ۳۳ بار اور چونتیس ۳۴ بار تحمید اور تسبیح اور تکبیر کہا کرو۔ اور حدیث میں قصہ ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے طریق
ابن عون سے اور کئی وجہ سے یہ حدیث علی سے مروی ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحیی نے کہا حدیث کی ہمسے ازہر سمان نے
ابن عون سے اسنے محمد سے اسنے عبیدہ سے اسنے علی سے کہا اسنے فاطمہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے ہاتھوں کے آبلوں کی
شکایت کرنیکو آئی پس آپ نے اسکو تسبیح اور تکبیر اور تحمید کا حکم کیا **باب** اسی قسم سے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے
کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن علیہ نے کہا حدیث کی ہمسے عطاء بن سائب نے اپنے باپ سے اسنے عبد اللہ بن عمرو سے کہا اسنے فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو خصلتیں ہیں جو کوئی مسلمان انکو شمار کریگا جنت میں داخل ہوگا خبردار اور وہ دونوں آسان ہیں اور
عمل کرنیوالے انکے ساتھ کم ہیں تسبیح کرے اللہ کی ہر نماز کے بعد دس بار اور تحمید دس بار اور تکبیر دس بار۔ کہا اسنے دیکھا میں نے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کو کہ انکو اپنے ہاتھوں سے شمار کرتے فرمایا آپ نے یہ ایک سو پچاس ہیں ساتھ زبان کے اور ترازو میں پانچسو ہیں اور جب تو سونے لگے
تو تسبیح کر اسکی اور تکبیر اور تحمید سو بار سو یہ ایک سو ہے ساتھ زبان کے۔ اور ہزار ہے میزان میں۔ اور کون ہے تم میں سے کہ ایک رات اور دن میں دو ہزار
اور پانچسو برائی کرے کہا لوگوں نے کیونکر اسکو شمار نہ کرسکتا فرمایا آپ نے تم میں ہر ایک کے پاس شیطان آتا ہے اس حالت میں کہ وہ نماز میں ہوتا ہے

عن فروة بن نوفل عن ابيه انه اتى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر نحوه بمعناه وهذا اصح وروى زهير هذا الحديث عن ابي اسحٰق عن فروة بن نوفل عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه وهذا اشبه واصح من حديث شعبة وقد اضطرب اصحاب ابي اسحٰق في هذا الحديث وقد روى هذا الحديث من غير هذا الوجه قد رواه عبد الرحمٰن بن نوفل عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم وعبد الرحمٰن هو اخو فروة بن نوفل **حدثنا** هشام بن يونس الكوفي نا المحاربي عن ليث عن ابي الزبير عن جابر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم لا ينام حتى يقرأ تنزيل السجدة وتبارك وهكذا روى الثوري وغير واحد هذا الحديث عن ليث عن ابي الزبير عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه وروى زهير هذا الحديث عن ابي الزبير قال قلت له سمعته من جابر قال لم اسمعه من جابر انما سمعته من صفوان او ابن صفوان وقد روى شبابة عن مغيرة بن مسلم عن ابي الزبير عن جابر نحو حديث ليث **حدثنا** صالح بن عبد الله نا حماد بن زيد عن ابي لبابة قال قالت عائشة كان النبي صلى الله عليه وسلم لا ينام حتى يقرأ الزمر وبني اسرائيل **اخبرني** محمد بن اسمٰعيل قال ابو لبابة هذا اسمه مروان مولى عبد الرحمٰن بن زياد وسمع من عائشة سمع منه حماد بن زيد، **حدثنا** علي بن حجر نا بقية بن الوليد عن بحير بن سعد عن خالد بن معدان عن عبد الرحمٰن بن ابي بلال عن العرباض بن سارية ان النبي صلى الله عليه وسلم كان لا ينام حتى يقرأ المسبحات ويقول فيها اية خير من الف اية هذا حديث حسن غريب **باب** منه **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو احمد الزبيري نا سفيان عن الجريري عن ابي العلاء بن الشخير عن رجل من بني حنظلة قال صحبت شداد بن اوس في سفر فقال الا اعلمك ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمنا ان نقول اللهم اني اسألك

اسنے فروہ بن نوفل سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا پھر اُسنے اسیطرح بالمعنے ذکر کیا۔ اور یہ روایت صحیح ہے۔ اور روایت کی زہیر نے یہ حدیث ابی اسحاق سے اُسنے فروہ بن نوفل سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور یہ روایت اچھی اور صحیح ہے شعبہ کی روایت سے۔ اور ابی اسحاق کے اصحاب اس حدیث میں مضطرب ہوئے ہیں۔ اور مروی ہے یہ حدیث غیر اس وجہ سے بھی۔ اور روایت کیا اسکو عبدالرحمٰن بن نوفل نے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ اور عبدالرحمٰن وہ بھائی فروہ بن نوفل کا ہے **حدیث** کی ہمسے ہشام بن یونس کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے محاربی نے لیث سے اُسنے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے کہا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نہ سوتے یہانتک کہ پڑھتے تنزیل السجدہ اور تبارک۔ اور ایسا ہی روایت کیا ہے ثوری اور کئی ایک نے اس حدیث کو لیث سے اُسنے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور روایت کیا زہیر نے اس حدیث کو ابی الزبیر سے کہا زہیر نے میں نے ابی الزبیر سے کہا کیا تو نے اسکو جابر سے سنا ہے کہا اُسنے میں نے جابر سے تو اسکو نہیں سنا مگر صفوان سے یا ابن صفوان سے سنا ہے۔ اور روایت کیا شبابہ نے مغیرہ بن مسلم سے اُسنے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے مثل حدیث لیث کے **حدیث** کی ہمسے صالح بن عبداللہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ابی لبابہ سے کہا اُسنے کہا حضرت عائشہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نہ سوتے یہانتک کہ سورۂ زمر اور بنی اسرائیل پڑھتے۔ خبر دی ہے مجھے محمد بن اسمٰعیل نے کہ کہا اُسنے اس ابولبابہ کا نام مروان ہے جو غلام عبدالرحمٰن بن زیاد کا ہے اور سنا اُسنے حضرت عائشہ سے سنا اس سے حماد بن زید نے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو بقیہ بن ولید نے بحیر بن سعد سے اُسنے خالد بن معدان سے اُسنے عبدالرحمٰن بن بلال سے اُسنے عرباض بن ساریہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نہ سوتے یہانتک کہ مسبحات[۵] پڑھتے اور فرماتے انمیں ایک آیت ہے وہ ہزار آیت سے بہتر ہے یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** اسی قسم سے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد زبیری نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے جریری سے اُسنے ابی العلاء بن شخیر سے اُسنے ایک مرد سے جو بنی حنظلہ سے تھا کہا اُسنے میں شداد بن اوس کے ساتھ ایک سفر میں مصاحب ہوا سو کہا اُسنے کیا میں تمکو وہ نہ سکھلاؤں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو سکھلاتے تھے کہ یہ کہا کریں۔ اللھم انی اسالک الثبات الخ یعنے ای اللہ میں تجھسے سوال کرتا ہوں

[۵] مسبحات وہ سورتیں ہیں جنکی ابتدا میں سبح اور یسبح اور سبحان کا لفظ آتا ہے ۱۲

قال ثنی ربیعة بن کعب الاسلمی قال کنت ابیت عند باب النبی صلی الله علیه وسلم فاعطیه وضوءه فاسمعه الهوی من اللیل یقول سمع الله
لمن حمده واسمعه الهوی من اللیل یقول الحمد لله رب العلمین هذا حدیث حسن صحیح **باب منه حدثنا** عمرو بن اسمٰعیل
بن مجالد بن سعید الهمدانی نا ابی عن عبد الملک بن عمیر عن ربعی عن حذیفة بن الیمان ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان
اذا اراد ان ینام قال اللهم باسمک اموت واحیی واذا استیقظ قال الحمد لله الذی احیا نفسی بعد ما اماتها والیه النشور هذا
حدیث حسن صحیح **باب ما جاء ما یقول اذا قام من اللیل الی الصلوٰة حدثنا** الانصاری نا معن نا مالک بن انس
عن ابی الزبیر عن طاؤس الیمانی عن عبد الله بن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا قام الی الصلوٰة من جوف
اللیل یقول اللهم لک الحمد انت نور السمٰوات والارض ولک الحمد انت قیام السمٰوات والارض ولک الحمد انت رب السمٰوات
والارض ومن فیهن انت الحق ووعدک الحق ولقاءک حق والجنة حق والنار حق والساعة حق اللهم لک اسلمت وبک امنت
وعلیک توکلت والیک انبت وبک خاصمت والیک حاکمت فاغفرلی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت
انت الٰهی لا اله الا انت هذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجه عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم
باب منه حدثنا عبد الله بن عبد الرحمٰن انا محمد بن عمران بن ابی لیلی قال ثنی ابی ثنی ابن ابی لیلی عن داؤد بن علی هو ابن عبد الله
بن عباس عن ابیه عن جده ابن عباس قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لیلة حین فرغ من صلوٰته اللهم انی
اسألک رحمة من عندک تهدی بها قلبی وتجمع بها امری وتلم بها شعثی وتصلح بها غائبی وترفع بها شاهدی وتزکی بها عملی

کہا حدیث کی مجھے ربیعہ بن کعب اسلمی نے کہا اُسنے میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دروازے کے پاس رات گذارتا تھا سو آپکو میں پانی دیا کرتا تھا[۱]
اور میں بہت دیر تک رات سے سنتا تھا کہ کہتے تھے سمع اللہ لمن حمدہ اور بہت دیر تک رات میں سنتا تھا کہ کہتے تھے الحمد للہ رب العالمین
یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اُسی قسم سے **حدیث** کی ہمسے عمرو بن اسمٰعیل بن مجالد بن سعید ہمدانی نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ
نے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے ربعی سے اُسنے حذیفہ بن یمان سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب سونیکا ارادہ کرتے تھے تو کہتے
اللھم باسمک اموت واحیی اور جب جاگتے تو کہتے الحمد للہ الذی احیا نفسی بعد ما اماتہا والیہ النشور۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس
بیان میں کہ کیا کہے جب رات کو نماز کے لیے کھڑا ہو **حدیث** کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے
مالک بن انس نے ابی الزبیر سے اُسنے طاؤس یمانی سے اُسنے عبد اللہ بن عباس سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آدھی رات سے
جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو کہتے اللھم لک الحمد الخ یعنے اے اللہ واسطے تیرے حمد ہے تو نور آسمانوں اور زمین کا ہے اور واسطے تیرے حمد ہے
تو ہی ہے قائم کرنیوالا آسمانوں اور زمین کا اور واسطے تیرے حمد ہے تو ہی ہے رب آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ انمیں ہے۔ تو حق ہے اور
وعدہ تیرا حق ہے اور دیدار تیرا حق ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور قیامت حق ہے اے اللہ واسطے تیرے مسلمان ہوا
ہوں اور ساتھ تیرے ایمان لایا ہوں۔ اور تجھپر توکل کیا میں نے اور طرف تیرے رجوع ہوا ہوں اور ساتھ مدد تیری کے جھگڑتا
ہوں اور تیری طرف محاکمہ کرتا ہوں سو بخشدے میرے وہ گناہ جو میں نے پہلے کیے ہیں اور جو پیچھے کیے ہیں اور جو پوشیدہ
کیے ہیں اور جو ظاہر کیے ہیں تو میرا معبود ہے نہیں کوئی معبود سوائے تیرے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور کئی وجہ سے بواسطہ
ابن عباس کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ **باب** اسی قسم سے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے کہا
خبر دی ہمکو محمد بن عمران بن ابی لیلی نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے کہا حدیث کی مجھے ابن ابی لیلی نے داؤد بن علی سے جو ابن
عبد اللہ بن عباس ہے اسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا ابن عباس سے کہا اُسنے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے
ایک رات میں جبکہ نماز سے فارغ ہوئے اللھم انی اسالک الخ یعنے اے اللہ میں تیری رحمت کا تجھسے سوال کرتا ہوں اور اسکے ساتھ میرے دل کو ہدایت
کر اور میرے امر کو جمع کر اور میری پراگندگی کو اکٹھا کر اور اسکے ساتھ میرے غائب کی صلاحیت کر اور اسکے ساتھ میرے شاہد کو بلند کر اور میرے عمل کو پاک کر

[۱] یعنے وضو کرنیکے لیے پانی آنحضرت کو دیا کرتا تھا اور کبھی رات میں بہت دیر تک سمع اللہ لمن حمدہ کہتے رہتے یعنے سنتا ہے اللہ واسطے اسکے جو اسکی حمد کرے اور کبھی بہت دیر تک الحمد للہ
رب العالمین کہتے رہتے یعنے جب یہ کلمہ شروع کرتے اسکو بار بار بہت دیر تک کہتے رہتے ۱۲

فیقول اذکر کذا اذکر کذا حتی ینفتل فلعلہ ان لا یفعل ویاتیہ وھو فی مضجعہ فلا یزال ینومہ حتی ینام ھذا حدیث حسن صحیح وقد روی شعبۃ والثوری عن عطاء بن السائب ھذا الحدیث وروی الاعمش ھذا الحدیث عن عطاء بن السائب مختصرا وفی الباب عن زید بن ثابت وانس وابن عباس **حدثنا** محمد بن عبد الاعلی الصنعانی نا عثام بن علی عن الاعمش عن عطاء بن السائب عن ابیہ عن عبد اللہ بن عمرو قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعقد التسبیح ھذا حدیث حسن غریب من حدیث الاعمش **حدثنا** محمد بن اسمٰعیل بن سمرۃ الاحمسی الکوفی نا اسباط بن محمد نا عمرو بن قیس الملائی عن الحکم بن عتیبۃ عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن کعب بن عجرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال معقبات لا یخیب قائلھن تسبح اللہ فی دبر کل صلوۃ ثلاثا وثلثین وتحمدہ ثلاثا وثلثین وتکبرہ اربعا وثلثین ھذا حدیث حسن وعمرو بن قیس الملائی ثقۃ حافظ وروی شعبۃ ھذا الحدیث عن الحکم ولم یرفعہ ورواہ منصور بن المعتمر عن الحکم فرفعہ **باب** ما جاء فی الدعاء اذا انتبہ من اللیل **حدثنا** محمد بن عبد العزیز بن ابی رزمۃ نا الولید بن مسلم نا الاوزاعی ثنی عمیر بن ھانی قال ثنی جنادۃ بن ابی امیۃ قال ثنی عبادۃ بن الصامت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من تعار من اللیل فقال لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر وسبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ثم قال رب اغفر لی او قال ثم دعا استجیب لہ فان عزم وتوضأ ثم صلی قبلت صلوتہ ھذا حدیث حسن صحیح غریب **حدثنا** علی بن حجر انا مسلمۃ بن عمرو قال کان عمیر بن ھانی یصلی کل یوم الف سجدۃ ویسبح مائۃ الف تسبیحۃ **باب** منہ **حدثنا** اسحٰق بن منصور نا النضر بن شمیل ووھب بن جریر وابو عامر العقدی وعبد الصمد بن عبد الوارث قالوا نا ھشام الدستوائی عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ

پس کہتا ہے یاد کر فلانی چیز اور یاد کر فلانی چیز یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہوتا ہے شاید کہ وہ نہ کرے۔ اور سونے کے وقت بھی اسکے پاس آتا ہے پس دیر تک اسکو سلاتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ سو جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا شعبہ اور ثوری نے عطاء بن سائب سے اس حدیث کو۔ اور روایت کیا اعمش نے اس حدیث کو عطاء بن سائب سے مختصراً۔ اور اس باب میں روایت ہے زید بن ثابت اور انس اور ابن عباس سے **حدیث** کی ہمسے عبد الاعلیٰ صنعانی نے کہا حدیث کی ہمسے عثام بن علی نے اُسنے اعمش سے اُسنے عطاء بن سائب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے کہا اُسنے دیکھا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ عقد کرتے تھے تسبیح کا۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے طریق اعمش سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل بن سمرہ احمسی کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے اسباط بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن قیس ملائی نے حکم بن عتیبہ سے اُسنے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے اُسنے کعب بن عجرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے معقبات ہیں کہ قائل خسارہ نہیں کھاتا۔ تسبیح کر اسکی پیچھے ہر نماز کے تینتیس بار اور حمد کر اسکی تینتیس بار اور تکبیر کر اسکی چونتیس بار۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور عمرو بن قیس ملائی ثقہ حافظ ہے۔ اور روایت کیا شعبہ نے اس حدیث کو حکم سے اور مرفوع نہیں کیا اسکو۔ اور روایت کیا اسکو منصور بن معتمر نے حکم سے اور اسنے اسکو مرفوع کیا ہے **باب** اس دعا کے بیان میں جب رات کو بیدار ہو **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد العزیز بن ابی رزمہ نے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن مسلم نے کہا حدیث کی ہمسے اوزاعی نے کہا حدیث کی مجھے عمیر بن ہانی نے کہا حدیث کی مجھے جنادہ بن ابی امیہ نے کہا حدیث کی مجھے عبادہ بن صامت نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو کوئی رات کو جاگے اور کہے لا الہ الا اللہ الخ یعنے نہیں کوئی معبود مگر اللہ جو اکیلا ہے نہیں کوئی شریک واسطے اسکے۔ واسطے اسکے بادشاہی ہے اور واسطے اسکے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور پاک ہے اللہ اور سب حمد واسطے اللہ کے ہے اور نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بزرگ ہے اور نہیں پھرنا گناہ سے اور نہیں قوت طرف نیکی کے مگر ساتھ مدد اللہ کے پھر کہے ای رب بخش مجھے یا فرمایا آپ نے پھر دعا کرے تو اسکی دعا قبول ہوجاتی ہے سو اگر اُسنے عزم کیا اور وضو کیا پھر نماز پڑھی اُسنے تو نماز اسکی قبول ہوجاتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو مسلمہ بن عمرو نے کہا اُسنے عمیر بن ہانی ہر ایک دن میں ہزار سجدہ کرتا تھا اور لاکھ بار تسبیح کہتا تھا **باب** اسی قسم سے **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے نضر بن شمیل اور وہب بن جریر اور ابو عامر عقدی اور عبد الصمد بن عبد الوارث نے کہا انھوں نے حدیث کی ہمسے ہشام دستوائی نے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے ابی سلمہ سے

غیر واحد قالوا نا عمر بن یونس نا عکرمة بن عمار نا یحیی بن ابی کثیر قال ثنی ابو سلمة قال سألت عائشة بای شیء کان نبی صلی اللہ علیه وسلم یفتتح صلوته اذا قام من اللیل قالت کان اذا قام من اللیل افتتح صلوته فقال اللهم رب جبرئیل ومیکائیل واسرافیل فاطر السموات والارض عالم الغیب والشهادة انت تحکم بین عبادك فیما کانوا فیه یختلفون اهدنی لما اختلف فیه من الحق باذنك انك علی صراط مستقیم هذا حدیث حسن غریب **باب منه حدثنا** محمد بن عبد الملك بن ابی الشوارب نا یوسف بن الماجشون اخبرنی ابی عبد الرحمن الاعرج عن عبید اللہ بن ابی رافع عن علی بن ابی طالب ان رسول صلی اللہ علیه وسلم کان اذا قام فی الصلوة قال وجهت وجهی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العلمین لاشریك له وبذلك امرت وانا من المسلمین اللهم انت الملك لا اله الا انت انت ربی وانا عبدك ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی جمیعا انه لا یغفر الذنوب الا انت واهدنی لاحسن الاخلاق لایهدی لاحسنها الا انت واصرف عنی سیئها لا یصرف عنی سیئها الا انت امنت بك تبارکت وتعالیت استغفرك واتوب الیك فاذا رکع قال اللهم لك رکعت وبك امنت ولك اسلمت خشع لك سمعی وبصری ومخی وعظمی وعصبی فاذا رفع رأسه قال اللهم ربنا لك الحمد ملأ السموات والارضین وما بینهما وملأ ما شئت من شیء فاذا سجد قال اللهم لك سجدت وبك امنت ولك اسلمت سجد وجهی للذی خلقه فصوره وشق سمعه وبصره فتبارك اللہ احسن الخالقین ثم یکون اخر ما یقول بین التشهد والسلام اللهم اغفرلی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما انت اعلم به منی انت المقدم وانت المؤخر لا اله الا انت هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** الحسن بن علی الخلال نا ابو الولید الطیالسی

اور کئی ایک نے کہا انھوں نے حدیث کی ہمسے عمر بن یونس نے کہا حدیث کی ہمسے عکرمہ بن عمار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن ابی کثیر نے کہا حدیث کی مجھسے ابو سلمہ نے کہا اُسنے حضرت عائشہ سے سوال ہوا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کس چیز کے ساتھ نماز شروع کرتے تھے جبکہ رات کو کھڑے ہوتے کہا اُسنے آنحضرت جب رات کو کھڑے ہوتے تھے تو نماز اپنی کو شروع کرتے تھے اور کہتے تھے ای اللہ رب جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے پیدا کرنیوالے آسمانوں اور زمین کے جاننے والے غیب اور ظاہر کے تو ہی حکم کریگا درمیان اپنے بندوں کے اس چیز میں کہ تھے وہ اختلاف کرتے ہدایت کر مجھے اسکی جسمین اختلاف کیا گیا ہے حق سے ساتھ اذن اپنے کے تو ہی رستے سیدھے پر ہے یہ حدیث غریب ہے **باب** اُسی قسم سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نے کہا حدیث کی ہمسے یوسف بن ماجشون نے کہا خبر دی مجھے میرے باپ نے عبد الرحمن اعرج سے اُسنے عبید اللہ بن ابی رافع سے اُسنے علی بن ابیطالب سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز میں کھڑے ہوتے تو کہتے وجهت وجهی الخ یعنے توجہ کیا میں نے منھ اپنا ایک طرف ہو کر واسطے اس ذات کے جسنے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو اور نہیں میں مشرکوں سے تحقیق نماز میری اور قربانی اور زندگانی اور مرنا واسطے اللہ کے ہے جو رب ہے جہانیوں کا نہیں کوئی شریک واسطے اسکے اور ساتھ اسی کے حکم ہوا ہے مجھے اور میں مسلمانوں سے ہوں۔ ای اللہ تو بادشاہ ہے نہیں کوئی معبود سواے تیرے تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے اور اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں سو تو میرے تمام گناہ بخشدے اسلیے کہ سواے تیرے کوئی گناہ نہیں بخشتا۔ اور مجھے اچھے اخلاق کا راستہ دکھلا سواے تیرے کوئی بہتر راستہ نہیں دکھلا سکتا مجھسے اسکی برائی دور کر سواے تیرے کوئی مجھسے برائی دور نہیں کرتا میں تیرے ساتھ ایمان لایا ہوں تو برکت والا ہے اور بلند ہے میں تجھسے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع ہوتا ہوں۔ اور جب آنحضرت رکوع کرتے تو کہتے اللهم لك الخ یعنے ای اللہ واسطے تیرے رکوع کیا میں نے اور ساتھ تیرے ایمان لایا ہوں اور واسطے تیرے مسلمان ہوا ہوں خشوع کیا ہے واسطے تیرے میرے کانوں اور آنکھوں اور مغز اور ہڈیوں اور پٹھوں نے۔ اور جب سر اٹھاتے تو کہتے اللهم الخ یعنے ای اللہ رب ہمارے واسطے تیرے ہے حمد برابر آسمانوں اور زمینوں کے اور اسکے جو درمیان ان دونوں کے ہے اور برابر اسکے کہ جو تیری مرضی ہے۔ اور جب سجدہ کرتے تو کہتے اللهم لك الخ یعنے ای اللہ واسطے تیرے سجدہ کیا میں نے اور ساتھ تیرے ایمان لایا ہوں اور واسطے تیرے مسلمان ہوا ہوں سجدہ کیا ہے میرے منھ نے اسکے واسطے جسنے اسکو پیدا کیا ہے اور اچھی صورت بنائی ہے اور اسکے کانوں اور آنکھوں کو بنایا ہے سو برکت والا ہے اللہ بہتر پیدا کرنیوالوں کا پھر سب سے آخر درمیان تشہد اور سلام کے کہتے اللهم اغفرلی الخ یعنے ای اللہ بخش دے میرے اس چیز کو جو میں نے پہلے کی ہے اور جو پیچھے کی ہے اور پوشیدہ کی ہے اور ظاہر کی ہے اور جس چیز کو کہ تو مجھسے بہتر جانتا ہے تو ہی پہلے ہے اور تو ہی پیچھے ہے نہیں کوئی معبود سواے تیرے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الولید طیالسی نے

وتلهمني بها رشدي وترد بها الفتي وتعصمني بها من كل سوء اللهم اعطني ايمانا ويقينا ليس بعده كفر ورحمة انال بها شرف كرامتك
في الدنيا والاخرة اللهم اني اسالك الفوز في القضاء ونزل الشهداء وعيش السعداء والنصر على الاعداء اللهم اني انزل بك حاجتي و
ان قصر رائي وضعف عملي افتقرت الى رحمتك فاسئلك يا قاضي الامور ويا شافي الصدور كما تجير بين البحور ان تجيرني من عذاب
السعير ومن دعوة الثبور ومن فتنة القبور اللهم ما قصر عنه رائي ولم تبلغه نيتي ولم تبلغه مسئلتي من خير وعدته احدا من خلقك
او خير انت معطيه احدا من عبادك فاني ارغب اليك فيه واسألكه برحمتك رب العلمين اللهم ذا الحبل الشديد والامر الرشيد
اسألك الامن يوم الوعيد والجنة يوم الخلود مع المقربين الشهود الركع السجود الموفين بالعهود انك رحيم ودود وانك تفعل ما تريد
اللهم اجعلنا هادين مهتدين غير ضالين ولا مضلين سلما لاوليائك وعدوا لاعدائك نحب بحبك من احبك ونعادي بعداوتك
من خالفك اللهم هذا الدعاء وعليك الاجابة وهذا الجهد وعليك التكلان اللهم اجعل لي نورا في قلبي ونورا في قبري ونورا
من بين يدي ونورا من خلفي ونورا عن يميني ونورا عن شمالي ونورا من فوقي ونورا من تحتي ونورا في سمعي ونورا في بصري ونورا
في شعري ونورا في بشري ونورا في لحمي ونورا في دمي ونورا في عظامي اللهم اعظم لي نورا واعطني نورا واجعل لي نورا سبحان الذي
تعطف العز وقال به سبحان الذي لبس المجد وتكرم به سبحان الذي لا ينبغي التسبيح الا له سبحان ذي الفضل والنعم سبحان ذي المجد
والكرم سبحان ذي الجلال والاكرام هذا حديث غريب لا نعرفه مثل هذا من حديث ابن ابي ليلى الا من هذا الوجه وقد روى
شعبة وسفيان الثوري عن سلمة بن كهيل عن كريب عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم بعض هذا الحديث
ولم يذكره بطوله **باب** ما جاء في الدعاء عند افتتاح الصلوة بالليل **حدثنا** يحيى بن موسى

اور میری ہدایت سے مجھے سکھلا دے اور میری الفت کو رد کر اور برائی سے مجھے نگاہ رکھ۔ اے اللہ مجھے ایسا ایمان اور یقین دے کہ بعد اسکے کفر نہ ہو
اور رحمت کہ اسکے ساتھ تیری بخشش کی شرافت دنیا اور آخرت میں حاصل کروں۔ اے اللہ میں تجھسے سوال کرتا ہوں قضا میں پہونچنے کا اور حاضر
ہونیوالوں کی مہمانی کا اور نیکو نکی عیش کا اور دشمنو پر مدد کا اے اللہ میں اپنی حاجت تیرے آگے پیش کرتا ہوں اگرچہ میری رائے ناقص ہو اور
میرا عمل ضعیف ہو تو بھی میں تیری رحمت کا محتاج ہوں میں سوال کرتا ہوں تجھسے اے فیصلہ کرنیوالے کاموں کے اور شفا دینے والے سینوں کے
جیسا کہ تو درمیان دریاؤں کے فصل رکھتا ہے ایسا ہی مجھے عذاب دوزخ سے پناہ دے اور دعا ہلاک کرنیوالی سے اور قبر کے فتنوں سے
اے اللہ جس بات میں میری فکر قصور کرے اور اسکو میری نیت نہ پہونچے اور جس نیکی کو میرا سوال نہ پہونچے جسکا تو نے اپنی خلقت سے کسی سے
وعدہ کیا ہے یا وہ جو تو اپنے بندوں سے کسی کو دینے والا ہے میں تیری طرف اسکی رغبت کرنیوالا ہوں اور سوال کرتا ہوں تجھسے اس نیکی کا ساتھ رحمت
تیری کے اے رب جہانوں کے اے اللہ صاحب رسی مضبوط کے اور امر رشید کے سوال کرتا ہوں تجھسے امن کا دن قیامت کے اور جنت کا دن
خلود کے ساتھ ان مقربین کے جو رکوع سجود میں حاضر ہونیوالے ہیں عہدونکو پورا کرنیوالے ہیں تو ہی ہے رحمت کرنیوالا مہربان تو ہی کر سکتا ہے جو
ارادہ کرتا ہے۔ اے اللہ کر ہمکو ہادی ہدایت پانیوالے نہ گمراہ اور نہ گمراہ کرنیوالے صلح کرنیوالے واسطے تیرے دوستونکے اور دشمنی کرنیوالے واسطے
تیرے دشمنونکے دوست رکھتے ہیں ساتھ محبت تیری کے اسکو جو تجھے دوست رکھتا ہے اور دشمنی کرتے ہیں ساتھ عداوت تیری کے اسکو جو تیری مخالفت
کرے۔ اے اللہ یہ دعا ہے اور تیرے ذمے قبول کرنا ہے اور یہ کوشش ہے اور تجھپر توکل ہے۔ اے اللہ کر میرے لیے نور میرے دل میں اور نور میری قبر میں اور آگے
میرے نور اور پیچھے میرے نور اور میرے داہنی طرف نور اور میرے بائیں طرف نور اور اوپر میرے نور اور نیچے میرے نور اور میرے کانوں میں نور
اور میری آنکھوں میں نور اور میرے بالوں میں نور اور میرے چمڑے میں نور اور میرے گوشت میں نور اور میرے خون میں نور اور میری ہڈیوں میں نور
اے اللہ میرے لیے بہت نور کر اور مجھے نور دے اور کر میرے لیے نور۔ پاک ہے وہ ذات جسنے چادر بنائی ہے عزت کی اور قائل ہوا ہے ساتھ اسکے۔ پاک ہے
وہ ذات جسنے پہنا ہے شرافت کو اور بزرگ ہوا ہے ساتھ اسکے پاک ہے وہ ذات کہ نہیں لائق تسبیح مگر واسطے اسکے پاک ہے صاحب فضل اور نعمت کا پاک ہے صاحب
عزت اور بخشش کا پاک ہے صاحب بزرگی اور اکرام کا یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مثل اسکے طریق ابن ابی لیلی سے مگر اسی طریق سے اور روایت کیا
اسکو شعبہ اور سفیان ثوری نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بعض اس حدیث کا اور
بطولہ اسکو ذکر نہیں کیا۔ **باب** اس دعا کے بیان میں جو رات کو نماز شروع کرتے وقت پڑھی جاتی ہے **حدیث** کی ہمسے یحیی بن موسی

ويصنع ذلك اذا قضى قرأته واراد ان يركع ويصنعه اذا رفع رأسه من الركوع ولا يرفع يديه فى شئ من صلوته وهو قاعد فاذا قام من سجدتين رفع يديه كذلك فكبر ويقول حين يفتتح الصلوٰة بعد التكبير وجهت وجهى للذى فطر السموات والارض حنيفا وما انا من المشركين ان صلوٰتى ونسكى ومحياى ومماتى لله رب العلمين لا شريك له وبذلك امرت وانا من المسلمين اللهم انت الملك لا اله الا انت سبحانك انت ربى وانا عبدك ظلمت نفسى واعترفت بذنبى فاغفرلى ذنبى جميعا انه لا يغفر الذنوب الا انت واهدنى لاحسن الاخلاق لا يهدى لاحسنها الا انت واصرف عنى سيئها لا يصرف عنى سيئها الا انت لبيك وسعديك وانا بك واليك لا منجأ منك ولا ملجأ الا اليك استغفرك واتوب اليك ثم يقرأ فاذا ركع كان كلامه فى ركوعه ان يقول اللهم لك ركعت وبك امنت ولك اسلمت وانت ربى خشع سمعى وبصرى ومخى وعظمى لله رب العلمين فاذا رفع رأسه من الركوع قال سمع الله لمن حمده ثم يتبعها اللهم ربنا لك الحمد ملأ السموات والارض وملأ ما شئت من شئ بعد فاذا سجد قال فى سجوده اللهم لك سجدت وبك امنت ولك اسلمت وانت ربى سجد وجهى للذى خلقه وشق سمعه وبصره تبارك الله احسن الخالقين ويقول عند انصرافه من الصلوٰة اللهم اغفرلى ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وانت الهى لا اله الا انت هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا الحديث عند الشافعى و بعض اصحابنا وقال بعض اهل العلم من اهل الكوفة وغيرهم يقول هذا فى صلوٰة التطوع ولا يقوله فى المكتوبة سمعت ابا اسمعيل يعنى الترمذى يقول سمعت سليمن بن داؤد الهاشمى يقول وذكر هذا الحديث فقال هذا عندنا مثل حديث

اور کرتے یہ اسوقت کہ جب قرأت ختم کرتے اور رکوع کرنیکا ارادہ کرتے۔ اور کرتے اسوقت کہ جب رکوع سے سر مبارک اٹھاتے اور بیٹھنے کی حالت میں نماز کے کسی رکن میں رفع یدین نہ کرتے۔ اور جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو اسیطرح رفع یدین کرتے اور تکبیر کہتے اور بعد تکبیر کے جب نماز شروع کرتے تو کہتے وجہت وجہی الخ یعنے توجہ کیا میں نے منھ اپنا یکطرف ہوکر واسطے اسکے جسنے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو اور میں مشرکوں سے نہیں ہوں تحقیق میری نماز اور قربانی اور زندگی اور مرنا واسطے اللہ کے ہے جو رب ہے جہانیوں کا نہیں کوئی شریک واسطے اسکے اور ساتھ اسی کے مجھے حکم ہوا ہے اور میں مسلمانوں سے ہوں۔ اے اللہ تو بادشاہ ہے سوا تیرے کوئی معبود نہیں ہے تو پاک ہے تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے اور میں اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں سو تو میرے تمام گناہ بخشدے کیونکہ سوائے تیرے کوئی گناہ نہیں بخشتا او۔ مجھے اچھے اخلاق کا راستہ دکھلا سوائے تیرے کوئی اچھے اخلاق کا راستہ نہیں دکھلا سکتا اور مجھسے برے اخلاق دور کر سوائے تیرے مجھسے کوئی برے اخلاق دور نہیں کر سکتا میں تیری خدمت میں حاضر ہوں اور ہمیشہ تیرے دین کی مدد کرتا ہوں اور میں تیرے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اور طرف تیرے متوجہ ہوتا ہوں نہیں خلاصی تجھسے اور نہیں بھاگنا مگر طرف تیرے میں تجھسے بخشش مانگتا ہوں اور طرف تیرے رجوع ہوتا ہوں پھر آنحضرت قرأت پڑھتے اور جب رکوع کرتے تو آپکا رکوع میں یہ کلام ہوتا تھا اللھم لک الخ یعنے اے اللہ واسطے تیرے رکوع کیا میں نے اور ساتھ تیرے ایمان لایا ہوں اور واسطے تیرے مسلمان ہوا ہوں اور تو میرا رب ہے خشوع کیا میرے کانوں اور آنکھوں اور مغز اور ہڈیوں نے واسطے اللہ کے جو رب ہے جہانوں کا۔ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو کہتے سمع اللہ لمن حمدہ پھر اسکے بعد یہ کہتے اللھم الخ یعنے اے اللہ واسطے تیرے حمد ہے برابر آسمانوں اور زمین کے اور برابر اسکے جو تو چاہتا ہے کسی چیز سے بعد اسکے اور جب سجدہ کرتے تو سجدہ میں کہتے اللھم لک الخ یعنے اے اللہ واسطے تیرے سجدہ کیا میں نے اور ساتھ تیرے ایمان لایا میں اور واسطے تیرے مسلمان ہوا میں اور تو میرا رب ہے سجدہ کیا منھ میرے نے واسطے اسکے جسنے اسکو پیدا کیا ہے اور اسکے کانوں اور آنکھوں کو پھاڑا ہے برکت والا ہے اللہ جو بہتر ہے پیدا کرنے والوں کا اور نماز سے فارغ ہونیکے وقت یہ کہتے اللھم الخ یعنے اے اللہ بخشدے گناہ میرے پہلے اور پچھلے اور جو میں نے پوشیدہ کیے ہیں اور جو ظاہر اور تو میرا اللہ ہے نہیں کوئی معبود سوائے تیرے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام شافعی اور بعض ہمارے اصحاب کے نزدیک عمل اسی پر ہے۔ اور کہا بعض اہل علم نے کوفیوں وغیرہ سے یہ نماز نفلی میں ہے اور فرضیہ میں نہ کہے سنا میں نے ابا اسمعیل یعنے ترمذی سے کہتا سنا میں نے سلیمان بن داؤد ہاشمی سے کہ کہتا اور ذکر کیا اسنے اس حدیث کو پس کہا اسنے یہ ہمارے نزدیک مثل حدیث

نا عبد العزيز بن ابي سلمة ويوسف بن الماجشون قال عبد العزيز ثني عمي وقال يوسف اخبرني ابي قال ثني الاعرج عن عبيد الله بن ابي رافع عن علي بن ابي طالب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا قام الى الصلوٰة قال وجهت وجهي للذي فطر السموٰت والارض حنيفا وما انا من المشركين ان صلاتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العلمين لا شريك له وبذلك امرت وانا من المسلمين اللهم انت الملك لا اله الا انت انت ربي وانا عبدك ظلمت نفسي واعترفت بذنبي فاغفرلي ذنبي جميعا انه لا يغفر الذنوب الا انت واهدني لاحسن الاخلاق لا يهدي لاحسنها الا انت واصرف عني سيئها لا يصرف عني سيئها الا انت لبيك وسعديك والخير كله في يديك والشر ليس اليك انابك واليك تباركت وتعاليت استغفرك واتوب اليك فاذا ركع قال اللهم لك ركعت وبك امنت ولك اسلمت خشع لك سمعي وبصري وعظامي وعصبي واذا رفع قال اللهم ربنا لك الحمد ملأ السماء وملأ الارض وملأ ما بينهما وملأ ما شئت من شئ بعد فاذا سجد قال اللهم لك سجدت وبك امنت ولك اسلمت سجد وجهي للذي خلقه وصوره وشق سمعه وبصره تبارك الله احسن الخالقين ثم يقول من اخر ما يقول بين التشهد والتسليم اللهم اغفرلي ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم به مني انت المقدم وانت المؤخر لا اله الا انت هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** الحسن بن علي الخلال نا سليمن بن داؤد الهاشمي نا عبد الرحمن بن ابي الزناد عن موسى بن عقبة عن عبد الله بن الفضل عن عبد الرحمن الاعرج عن عبيد الله بن ابي رافع عن علي بن ابي طالب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه كان اذا قام الى الصلوٰة المكتوبة رفع يديه حذو منكبيه

کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن ابی سلمہ اور یوسف بن ماجشون نے کہا عبد العزیز نے حدیث کی مجھے میرے چچا نے اور کہا یوسف نے خبر دی مجھے میرے باپ نے کہا حدیث کی مجھے اعرج نے عبید اللہ بن ابی رافع سے اُسنے علی بن ابی طالب سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز کی طرف کھڑے ہوتے تو کہتے وجہت وجہی الخ یعنے توجہ کیا مین نے مُنھ اپنا ایک طرف ہو کر واسطے اسکے جسنے پیدا کیا آسمانون اور زمین کو اور نہین ہون مین مشرکون سے تحقیق نماز میری اور قربانی اور زندگی اور مرنا واسطے اللہ کے ہے جو رب ہے جہانون کا نہین کوئی شریک واسطے اسکے اور ساتھ اسی کے حکم ہوا ہے مجھے اور مین مسلمانون سے ہون. اے اللہ تو بادشاہ ہے نہین کوئی معبود سوائے تیرے تو رب میرا ہے اور مین تیرا بندہ ہون مین نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے اور اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہون سو تو میرے تمام گناہ بخش دے کیونکہ سوائے تیرے کوئی گناہ نہین بخشتا اور مجھے اچھے اخلاق کا راستہ دکھلا سوائے تیرے کوئی اچھے اخلاق کا راستہ نہین دکھلا سکتا اور مجھسے برے اخلاق دور کر سوائے تیرے مجھسے کوئی برے اخلاق دور نہین کر سکتا حاضر ہوا ہون تیری خدمت مین اور ہمیشہ تیرے دین کی مدد کرتا ہون اور تمام خیر تیری قدرت مین ہے اور برائی تیری طرف منسوب نہین ہوتی مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے اور طرف تیرے متوجہ ہوتا ہون تو برکت والا ہے اور بلند ہے مین تجھسے بخشش مانگتا ہون اور طرف تیرے رجوع ہوتا ہون. اور جب رکوع کرتے تو کہتے اللہم الخ یعنے اے اللہ واسطے تیرے رکوع کیا مین نے اور ساتھ تیرے ایمان لایا اور واسطے تیرے مسلمان ہوا مین خشوع کیا واسطے تیرے میرے کانون اور آنکھوں اور ہڈیون اور پٹھون نے اور جب اٹھاتے سر مبارک کو تو کہتے اللہم الخ یعنے اے اللہ رب ہمارے واسطے تیرے حمد ہے برابر آسمانون کے اور برابر زمین کے اور برابر اسکے جو درمیان انکے ہے اور برابر اسکے جو بعد اسکے چاہتا ہے. اور جب سجدہ کرتے تو کہتے اللہم الخ یعنے اے اللہ واسطے تیرے سجدہ کیا مین نے اور ساتھ تیرے ایمان لایا مین اور واسطے تیرے مسلمان ہوا مین. سجدہ کیا مُنھ میرے نے واسطے اسکے جسنے اسکو پیدا کیا اور صورت بنائی اور اسکے کانون اور آنکھ کو پھاڑا برکت والا ہے اللہ اچھا پیدا کرنیوالون کا پھر سب سے آخر درمیان تشہد اور سلام کے کہتے اللہم الخ یعنے اے اللہ بخش واسطے میرے ان گناہون کو جو مین نے پہلے کیے ہین اور جو پیچھے اور جو پوشیدہ اور جو ظاہر اور جو اسراف کیا ہے اور اس چیز کو کہ جسکو تو مجھسے بہتر جانتا ہے تو ہی مقدم ہے اور تو ہی موخر نہین کوئی معبود سوائے تیرے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے سلیمان بن داؤد ہاشمی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن ابی الزناد نے موسی بن عقبہ سے اُسنے عبد اللہ بن فضل سے اُسنے عبد الرحمن اعرج سے اُسنے عبید اللہ بن ابی رافع سے اُسنے علی بن ابی طالب سے اُسنے رسول اللہ صلعم سے کہ جب آپ نماز فرض کی طرف کھڑے ہوتے تو کاندھون کے برابر ہاتھون کو اٹھاتے

حسن صحیح **باب** ما یقول اذا دخل السوق **حدثنا** احمد بن منیع نا یزید بن ھارون قال نا ازھر بن سنان نا محمد بن واسع قال قدمت مکۃ فلقینی اخی سالم بن عبد اللہ بن عمر فحدثنی عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من دخل السوق فقال لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو حی لا یموت بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر کتب اللہ لہ الف الف حسنۃ ومحی عنہ الف الف سیئۃ ورفع لہ الف الف درجۃ ھذا حدیث غریب وقد رواہ عمرو بن دینار قہرمان آل الزبیر عن سالم بن عبد اللہ ھذا الحدیث نحوہ **حدثنا** بذلک احمد بن عبدۃ الضبی نا حماد بن زید والمعتمر بن سلیمن قالا نا عمرو بن دینار وھو قہرمان آل الزبیر عن سالم بن عبد اللہ بن عمر عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال فی السوق لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو حی لا یموت بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر کتب اللہ لہ الف الف حسنۃ ومحی عنہ الف الف سیئۃ وبنی لہ بیتا فی الجنۃ **باب** ما جاء ما یقول العبد اذا مرض **حدثنا** سفیان بن وکیع نا اسمعیل بن محمد بن جحادۃ نا عبد الجبار بن عباس عن ابی اسحٰق عن الاغر ابی مسلم قال اشھد علی ابی سعید وابی ھریرۃ انھما شھدا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال لا الہ الا اللہ واللہ اکبر صدقہ ربہ وقال لا الہ الا انا وانا اکبر واذا قال لا الہ الا اللہ وحدہ قال یقول اللہ لا الہ الا انا وانا وحدی واذا قال لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ قال اللہ لا الہ الا انا وحدی لا شریک لی واذا قال لا الہ الا اللہ لہ الملک ولہ الحمد قال اللہ لا الہ الا انا لی الملک ولی الحمد واذا قال لا الہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ قال اللہ لا الہ الا انا ولا حول ولا قوۃ الا بی وکان یقول من قالھا فی مرضہ ثم مات لم تطعمہ النار ھذا حدیث حسن صحیح

باب اس بیان میں کہ کیا کہے جبکہ بازار میں داخل ہو **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے ازہر بن سنان نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن واسع نے کہا اُسنے میں مکہ میں آیا اور مجھے میرا بھائی سالم بن عبد اللہ بن عمر ملا سو اُسنے حدیث کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بازار میں داخل ہوا اور کہا اُسنے لا الہ الا اللہ وحدہ الخ یعنے نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو اکیلا ہے نہیں کوئی شریک واسطے اسکے واسطے اسکے بادشاہی ہے اور واسطے اسکے حمد ہے زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے نہیں مرتا اسکے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے تو اللہ تعالی اسکے واسطے دس لاکھ نیکی لکھتا ہے اور دس لاکھ برائی اس سے دور کرتا ہے اور دس لاکھ درجہ اسکا بلند کرتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور روایت کیا اسکو عمرو بن دینار نے جو وکیل آل زبیر کا ہے سالم بن عبد اللہ سے اس حدیث کو مثل اسکے **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے احمد بن عبدہ ضبی نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید اور معتمر بن سلیمان نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے عمرو بن دینار نے اور یہ وکیل آل زبیر کا ہے سالم بن عبد اللہ بن عمر سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے بازار میں کہا لا الہ الا اللہ الخ یعنے نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو اکیلا ہے نہیں کوئی شریک واسطے اسکے واسطے اسکے بادشاہی ہے اور واسطے اسکے حمد ہے زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اسکے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے تو اللہ تعالی واسطے اسکے دس ہزار نیکی لکھتا ہے اور دس ہزار برائی اس سے دور کرتا ہے اور جنت میں اسکے لیے گھر تیار کرتا ہے **باب** کیا کہے بندہ جب بیمار ہو **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن محمد بن جحادہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الجبار بن عباس نے ابی اسحٰق سے اُسنے اغر ابی مسلم سے کہا اُسنے میں گواہی دیتا ہوں ابی سعید اور ابی ہریرہ کی کہ ان دونوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر شہادت دی کہ فرمایا آپ نے جسنے کہا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر تو رب اسکا اسکی تصدیق کرتا ہے اور کہتا ہے لا الہ الا انا وانا اکبر اور جب کہتا ہے لا الہ الا اللہ وحدہ فرمایا آپ نے اللہ تعالی کہتا ہے لا الہ الا انا وانا وحدی اور جب کہتا ہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ فرماتا ہے اللہ لا الہ الا انا وحدی لا شریک لی اور جب کہتا ہے لا الہ الا اللہ لہ الملک ولہ الحمد فرماتا ہے اللہ لا الہ الا انا لی الملک ولی الحمد اور جب کہتا ہے لا الہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ فرماتا ہے اللہ لا الہ الا انا ولا حول ولا قوۃ الا بی اور آنحضرت فرماتے تھے جو کوئی اسکو اپنی بیماری میں کہے پھر مر جائے تو اسکو آگ نہیں کھاتی۔ یہ حدیث حسن ہے

[1] بازار کی وجہ خصوصیت کی یہ ہے کہ یہ مکان غفلت کا ہے اور لا یعنے باتیں وہاں کثرت سے ہوتی ہیں پس اس وکر سے پروردگار ثواب عطا فرماتا ہے اور شیطانی لشکر کے وسواس سے محفوظ رکھتا ہے ۱۲

الزهري عن سالم عن ابيه **باب** ما جاء ما يقول في سجود القرآن **حدثنا** قتيبة نا محمد بن يزيد بن خنيس نا الحسن بن محمد بن عبيد الله بن ابي يزيد قال قال لي ابن جريج اخبرني عبيد الله بن ابي يزيد عن ابن عباس قال جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله رأيتني الليلة وانا نائم كاني اصلي خلف شجرة فسجدت فسجدت الشجرة لسجودي فسمعتها وهي تقول اللهم اكتب لي بها عندك اجرا وضع عني بها وزرا واجعلها لي عندك ذخرا وتقبلها مني كما تقبلتها من عبدك داؤد قال ابن جريج قال لي جدك قال ابن عباس فقرأ النبي صلى الله عليه وسلم سجدة ثم سجد قال ابن عباس فسمعته وهو يقول مثل ما اخبره الرجل عن قول الشجرة هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه وفي الباب عن ابي سعيد **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الوهاب الثقفي نا خالد الحذاء عن ابي العالية عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يقول في سجود القرآن بالليل سجد وجهي للذي خلقه وشق سمعه وبصره بحوله وقوته هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء ما يقول اذا خرج من بيته **حدثنا** سعيد بن يحيى بن سعيد الاموي انا ابي نا ابن جريج عن اسحق بن عبد الله بن ابي طلحة عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال يعني اذا خرج من بيته بسم الله توكلت على الله لا حول ولا قوة الا بالله يقال له كفيت ووقيت وتنحى عنه الشيطان هذا حديث حسن صحيح غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه **باب** منه **حدثنا** محمود بن غيلان نا وكيع نا سفيان عن منصور عن عامر الشعبي عن ام سلمة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا خرج من بيته قال بسم الله توكلت على الله اللهم انا نعوذ بك من ان نزل او نضل او نظلم او نظلم او نجهل او يجهل علينا هذا حديث

زہری سے بھی جو مروی ہے بواسطہ سالم کے اسکے باپ سے **باب** اس بیان میں کہ سجود قرآن میں کیا کہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یزید بن خنیس نے کہا حدیث کی ہمسے حسن بن محمد بن عبید اللہ بن ابی یزید نے کہا اُسنے کہا مجھے ابن جریج نے خبر دی مجھے عبید اللہ بن ابی یزید نے ابن عباس سے کہا اُسنے ایک مرد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا سو کہا اُسنے یا رسول اللہ میں نے آج کی رات اپنے آپ کو دیکھا ہے اس حالت میں کہ میں سویا ہوا تھا کہ ایک درخت کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں پس میں نے سجدہ کیا اور درخت نے میرے سجدے سے سجدہ کیا پھر میں نے سنا اس سے کہ یہ کہتا تھا اللہم اکتب الخ یعنے اے اللہ میرے واسطے اپنے پاس اسکے بدلے ثواب لکھ اور اسکے بدلے گناہ مجھسے دور کر اور اسکو میرے واسطے اپنے پاس ذخیرہ بنا اور اسکو مجھسے قبول کر جیسا کہ تو نے اسکو اپنے بندے داؤد سے قبول کیا ہے کہا ابن جریج نے کہا مجھے تیرے دادا نے کہ کہا ابن عباس نے پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سورۃ سجدہ پڑھی پھر سجدہ کیا کہا ابن عباس نے پھر سنا میں نے آپ سے اس حالت میں کہ کہتے تھے مثل اسکے کہ خبر دی آپ کو اس مرد نے قول درخت سے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار اور عبد الوہاب ثقفی نے کہا حدیث کی ہمسے خالد حذا نے ابی العالیہ سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم رات میں قرآن کے سجود میں یہ کہتے تھے سجد وجہی الخ یعنے سجدہ کیا منہ میرے نے واسطے اسکے جسنے اسکو پیدا کیا ہے اور اسکے کان اور آنکھ کو پھاڑا ہے ساتھ حول اور قوت اپنے کے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ کیا کہے جب اپنے گھر سے نکلے **حدیث** کی ہمسے سعید بن یحیی بن سعید اموی نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے کہا حدیث کی ہمسے ابن جریج نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہا جبکہ اپنے گھر سے نکلا بسم اللہ الخ یعنے شروع کیا میں نے ساتھ نام اللہ کے توکل کیا میں نے اللہ پر نہیں پھرنا گناہ سے اور نہیں قوت نیکی کی مگر ساتھ مدد اللہ کے۔ تو اسکو فرشتہ کہتا ہے کفایت ہوگئی تجھے اور بچایا گیا تو اور شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے۔ **باب** اُسی قسم سے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے منصور سے اُسنے عامر شعبی سے اُسنے ام سلمہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب اپنے گھر سے نکلتے تو کہتے بسم اللہ الخ یعنے شروع کیا میں نے ساتھ نام اللہ کے توکل کیا میں نے اللہ پر اے اللہ ہم پناہ مانگتے ہیں ساتھ تیرے اس سے کہ پھسلیں یا گمراہ ہوں یا ظلم کریں یا ظلم کیے جائیں یا جہالت کریں یا ہمپر جہالت کیجاوے۔ یہ حدیث

الا من هذا الوجه حدثنا نصر بن عبد الرحمن الكوفي نا المحاربي عن مالك بن مغول عن محمد بن سوقة عن نافع عن ابن عمر قال كان تعد لرسول الله صلى الله عليه وسلم في المجلس الواحد مائة مرة من قبل ان يقوم رب اغفرلي وتب علي انك انت التواب الغفور هذا حديث حسن صحيح غريب **باب** مايقول عند الكرب حدثنا محمد بن بشار نا معاذ بن هشام قال ثني ابي عن قتادة عن ابي العالية عن ابن عباس ان نبي الله صلى الله عليه وسلم كان يدعو عند الكرب لا اله الا الله الحليم الحكيم لا اله الا الله رب العرش العظيم لا اله الا الله رب السموات والارض ورب العرش الكريم حدثنا محمد بن بشار نا ابن ابي عدي عن هشام عن قتادة عن ابي العالية عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله وفي الباب عن علي هذا حديث حسن صحيح حدثنا ابو سلمة يحيى بن المغيرة المخزومي المديني وغير واحد قالوا نا ابن ابي فديك عن ابراهيم بن الفضل عن المقبري عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا اهمه الامر رفع رأسه الى السماء فقال سبحان الله العظيم واذا اجتهد في الدعاء قال ياحي يا قيوم هذا حديث غريب **باب** ماجاء مايقول اذا انزل منزلا حدثنا قتيبة نا الليث عن يزيد بن ابي حبيب عن الحارث بن يعقوب عن يعقوب بن عبد الله بن الاشج عن بسر بن سعيد عن سعد بن ابي وقاص عن خولة بنت الحكيم السلمية عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من نزل منزلا ثم قال اعوذ بكلمات الله التامات من شر ما خلق لم يضره شئ حتى يرتحل من منزله ذلك هذا حديث حسن غريب صحيح وروى مالك بن انس هذا الحديث انه بلغه عن يعقوب بن الاشج فذكر نحو هذا الحديث وروى عن ابن عجلان هذا الحديث عن يعقوب بن عبد الله بن الاشج ويقول عن سعيد بن المسيب عن خولة وحديث الليث اصح من رواية ابن عجلان

مگر اسی طریق سے **حدیث** کی ہمسے نصر بن عبد الرحمن کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے محاربی نے مالک بن مغول سے اُسنے محمد بن سوقہ سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے ایک مجلس میں اُنکے کھڑے ہونے سے پہلے سو بار یہ دعا شمار کیجاتی تھی رب اغفرلی الخ یعنے اے رب مجھے بخشدے اور مجھپر رجوع کر بیشک تو ہی ہے رجوع کرنیوالا بخشنے والا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **باب** سختی کے وقت کیا کہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن ہشام نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے قتادہ سے اُسنے ابی العالیہ سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سختی کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے لا الہ الا اللہ الخ یعنے نہیں کوئی معبود سواے اللہ کے جو حلم والا ہے حکمت والا نہیں کوئی معبود سواے اللہ کے جو رب ہے عرش بڑے کا نہیں کوئی معبود سواے اللہ کے جو رب ہے آسمانوں اور زمین کا اور رب ہے عرش بزرگ کا **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی عدی نے ہشام سے اُسنے قتادہ سے اُسنے ابی العالیہ سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور اس باب میں روایت ہے علی سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابو سلمہ یعنے یحیی بن مغیرہ مخزومی مدینی اور کئی ایک نے کہا انھوں نے حدیث کی ہمسے ابن ابی فدیک نے ابراہیم بن فضل سے اُسنے مقبری سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی کام غم میں ڈالتا تو سر مبارک آسمان کی طرف اُٹھاتے اور کہتے سبحان اللہ العظیم اور جب دعا میں بہت مانگتے تو کہتے یا حی یا قیوم۔ یہ حدیث غریب ہے **باب** اس بیان میں کہ کیا کہے جب کسی منزل میں اترے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے یزید بن ابی حبیب سے اُسنے حارث بن یعقوب سے اُسنے یعقوب بن عبد اللہ بن اشج سے اُسنے بسر بن سعید سے اُسنے سعد بن ابی وقاص سے اُسنے خولہ بنت حکیم سلمیہ سے اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جو کوئی کسی منزل میں اترا پھر کہا اُسنے اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق تو اسکو کوئی چیز ضرر نہیں دیتی جبتک وہ اس منزل سے رحلت کرے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ اور روایت کی مالک بن انس نے یہ حدیث کہ پہنچی اسکو یعقوب بن اشج سے پھر ذکر کیا اسے مثل اس حدیث کے۔ اور مروی ہے یہ حدیث ابن عجلان سے اُسنے روایت کی یعقوب بن عبد اللہ بن اشج سے اور کہتا ہے روایت ہے سعید بن المسیب سے اُسنے روایت کی خولہ سے۔ اور حدیث لیث کی صحیح ہے روایت ابن عجلان سے

وقد رواه شعبة عن ابي اسحٰق عن الاغر ابي مسلم عن ابي هريرة وابي سعيد نحو هذا الحديث بمعناه ولم يرفعه شعبة
حدثنا بذلك محمد بن بشار قال نا محمد بن جعفر عن شعبة بهذا **باب** ما جاء ما يقول اذا رأى مبتلى حدثنا
محمد بن عبد الله بن بزيع قال نا عبد الوارث بن سعيد عن عمرو بن دينار مولى اٰل الزبير عن سالم بن عبد الله بن عمر عن ابن عمر
عن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من رأى صاحب بلاء فقال الحمد لله الذي عافاني مما ابتلاك به وفضلني على كثير
ممن خلق تفضيلا الا عوفي من ذلك البلاء كائنا ما كان ما عاش هذا حديث غريب وفي الباب عن ابي هريرة وعمرو بن
دينار قهرمان اٰل الزبير هو شيخ بصري وليس بالقوي في الحديث وقد تفرد باحاديث عن سالم بن عبد الله بن عمر وقد روي عن
ابي جعفر محمد بن علي انه قال اذا رأى صاحب بلاء يتعوذ يقول ذلك في نفسه ولا يسمع صاحب البلاء حدثنا ابو جعفر
السمناني وغير واحد قالوا نا مطرف بن عبد الله المديني نا عبد الله بن عمر العمري عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من رأى مبتلى فقال الحمد لله الذي عافاني مما ابتلاك به وفضلني على كثير ممن خلق تفضيلا
لم يصبه ذلك البلاء هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه **باب** ما يقول اذا قام من مجلسه حدثنا ابو عبيدة
بن ابي السفر الكوفي واسمه احمد بن عبد الله الهمداني نا الحجاج بن محمد قال قال ابن جريج اخبرني موسى بن عقبة عن سهيل بن
ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من جلس في مجلس فكثر فيه لغطه فقال قبل ان يقوم
من مجلسه ذلك سبحانك اللهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك واتوب اليك الا غفر له ما كان في مجلسه ذلك
وفي الباب عن ابي برزة وعائشة هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه لا نعرفه من حديث سهيل

اور روایت کیا اسکو شعبہ نے ابی اسحاق سے اُسنے اغرابی مسلم سے اُسنے ابی ہریرہ اور ابی سعید سے مثل اس حدیث کے بالمعنے اور شعبہ نے اسکو
مرفوع نہین کیا **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے شعبہ سے ساتھ اسکے **باب** اس
بیانمین کہ کیا کہے جب کسی مصیبت زدہ کو دیکھے **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبداللہ بن بزیع نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالوارث بن سعید
نے عمرو بن دینار سے جو خدمتگار آل زبیر کا ہے سالم بن عبداللہ بن عمر سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے عمر سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے جو کوئی کسی مصیبت زدہ کو دیکھے اور کہے الحمد للہ الخ یعنے سب حمد واسطے اللہ کے جسنے مجھے عافیت دی ہے اس چیز
سے کہ جس سے تجھکو اُسنے آزمایا ہے اور مجھے اُسنے اپنی بہت پیدائش پر فضیلت دی ہے تو وہ اس مصیبت سے جبتک زندہ رہے
عافیت مین رہتا ہے یہ حدیث غریب ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ سے اور عمرو بن دینار خدمتگار آل زبیر کا ہے یہ شیخ
بصرہ کا ہے اور یہ حدیث مین قوی نہین ہے۔ اور یہ متفرد ہوا ہے ساتھ کئی احادیث کے سالم بن عبداللہ بن عمر سے۔ اور محمد بن علی سے
ابی جعفر سے روایت کی ہے کہ کہا اُسنے جب کوئی کسی مصیبت زدہ کو دیکھے تو پناہ مانگے اپنے دل مین کہے یعنے دل مین پناہ مانگے
اور مصیبت زدہ کو نہ سناوے۔ **حدیث** کی ہمسے ابو جعفر سمنانی اور کئی ایک نے کہا انھون نے حدیث کی ہمسے مطرف بن عبداللہ
مدینی نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن عمر عمری نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی دیکھے کسی مصیبت زدہ کو اور کہے الحمد للہ الخ یعنے سب حمد واسطے اللہ کے ہے جسنے مجھے عافیت
دی ہے اس چیز سے کہ جس سے تجھکو اُسنے آزمایا ہے اور مجھے اُسنے اپنی بہت پیدائش پر فضیلت دی ہے تو اسکو وہ مصیبت نہین پہنچتی۔ یہ
حدیث حسن ہے غریب ہے اس طریق سے **باب** اس بیانمین کہ کیا کہے جب مجلس سے کھڑا ہو **حدیث** کی ہمسے ابو عبیدہ بن ابی السفر
کوفی نے اور نام اسکا احمد بن عبداللہ ہمدانی ہے کہا حدیث کی ہمسے حجاج بن محمد نے کہا اُسنے کہا ابن جریج نے خبر دی مجھے موسیٰ بن عقبہ نے
سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کسی مجلس مین بیٹھا اور
اُسنے اسمین لغویات بہت کہے پھر اپنی مجلس سے کھڑے ہونے سے پہلے اُسنے یہ کہا سبحانک اللہم الخ یعنے پاک ہے تو اے اللہ اور ساتھ حمد تیری کے
گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود سوائے تیرے مین تجھسے بخشش مانگتا ہون اور طرف تیرے رجوع ہوتا ہون تو اسکے لیے بخشش ہو جاتی ہے
اسکی جو اُسنے اس مجلس مین کیا ہو اور اس باب مین روایت ہے ابی برزہ اور عائشہ سے یہ حدیث حسن صحیح ہے غریب ہے اس طریق سے نہین پہچانتے ہم اسکو حدیث سہیل سے

عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قدم من سفر فنظر الی جدران المدینۃ اوضع راحلتہ وان کان علی دابۃ حرکہا من حبہا ہذا حدیث حسن صحیح غریب **باب** ماجاء ما یقول اذا ودع انسانا **حدثنا** احمد بن عبید اللہ السلیمی البصری نا ابو قتیبۃ سلم بن قتیبۃ عن ابراہیم بن عبد الرحمن بن یزید بن امیۃ عن نافع عن ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا ودع رجلا اخذ بیدہ فلا یدعہا حتی یکون الرجل ہو یدع ید النبی صلی اللہ علیہ وسلم و یقول استودع اللہ دینک وامانتک واخر عملک ہذا حدیث غریب من ہذا الوجہ وقد روی ہذا الحدیث من غیر وجہ عن ابن عمر **حدثنا** اسمعیل بن موسی الفزاری نا سعید بن خثیم عن حنظلۃ عن سالم ان ابن عمر کان یقول للرجل اذا اراد سفرا ادن منی اودعک کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یودعنا فیقول استودع اللہ دینک وامانتک وخواتیم عملک ہذا حدیث حسن صحیح غریب من ہذا الوجہ من حدیث سالم بن عبد اللہ **باب منہ حدثنا** عبد اللہ بن ابی زیاد نا سیار نا جعفر بن سلیمن عن ثابت عن انس قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی ارید سفرا فزودنی قال زودک اللہ التقوی قال زدنی قال وغفر ذنبک قال زدنی بابی انت وامی قال ویسر لک الخیر حیث ما کنت ہذا حدیث حسن غریب **باب منہ حدثنا** موسی بن عبد الرحمن الکندی الکوفی نا زید بن حباب اخبرنی اسامۃ بن زید عن سعید المقبری عن ابی ہریرۃ ان رجلا قال یا رسول اللہ انی ارید ان اسافر فاوصنی قال علیک بتقوی اللہ والتکبیر علی کل شرف فلما ان ولی الرجل قال اللہم اطولہ البعد وہون علیہ السفر ہذا حدیث حسن **باب** ما ذکر فی دعوۃ المسافر **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو عاصم نا الحجاج الصواف عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی جعفر عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

انس سے ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر سے آتے اور مدینہ کی دیواروں کی طرف نظر کرتے تو اپنی سواری کو تیز چلاتے اور اگر کسی چارپائے پر ہوتے تو مدینہ کی محبت سے اسکو حرکت دیتے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **باب** اس بیان میں کہ کیا کہے جب کسی انسان کو رخصت کرے **حدیث** کی ہمسے احمد بن عبید اللہ سلیمی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے ابو قتیبہ سلم بن قتیبہ نے ابراہیم بن عبد الرحمن بن یزید بن امیہ سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی مرد کو رخصت کرنیکا ارادہ کرتے تو اسکے ہاتھ کو پکڑ لیتے پھر اسکو نہ چھوڑتے یہانتک کہ وہ مرد خود ہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ چھوڑتا اور آنحضرت فرماتے میں تیرا دین اور امانت اور پچھلا عمل اللہ کے سپرد کرتا ہوں یہ حدیث غریب ہے اس طریق سے اور یہ حدیث کئی وجہ سے ابن عمر سے مروی ہے **حدیث** کی ہمسے اسمعیل بن موسی فزاری نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن خثیم نے حنظلہ سے اُسنے سالم سے ہے کہ ابن عمر اس مرد کے واسطے جو سفر کا ارادہ کرتا یہ کہتے میرے قریب ہو میں تجھے رخصت کروں جیسا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو رخصت کرتے تھے پھر کہتے میں تیرا دین اور امانت اور خاتمہ عملوں کا اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے غریب ہے اس وجہ یعنے طریق سالم بن عبد اللہ سے **باب** اسی قسم سے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن ابی زیاد نے کہا حدیث کی ہمسے سیار نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن سلیمان نے ثابت سے اُسنے انس سے کہا اُسنے ایک مرد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں سفر کا ارادہ کرتا ہوں سو مجھے خرچ راہ دیجئے فرمایا آپ نے خرچ دے تجھے اللہ تقوے کا کہا اس مرد نے میرے لیے زیادہ دعا کریے فرمایا آپ نے اور اللہ تیرے گناہ بخشدے کہا اُسنے میرے لیے زیادہ دعا کریے میرے والدین آپ پر قربان ہوں فرمایا آپ نے اور آسان کرے اللہ تعالی تیرے واسطے بھلائی کو جہاں کہ تو ہو یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** اسی قسم سے **حدیث** کی ہمسے موسی بن عبد الرحمن کندی کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے کہا خبر دی مجھے اسامہ بن زید نے سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں سو مجھے کوئی وصیت فرمایئے فرمایا آپ نے لازم پکڑ اللہ کے ڈر کو۔ اور ہر بلندی پر تکبیر کہو پس جب مرد نے پیٹھ پھیری تو فرمایا آپ نے اسکی مسافت لپیٹ اور اسپر سفر آسان کر یہ حدیث حسن ہے **باب** مسافر کی دعا کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عاصم نے کہا حدیث کی ہمسے حجاج صواف نے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے ابی جعفر سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے

باب ما یقول اذا خرج مسافرا **حدثنا** محمد بن عمر بن علی المقدمی نا ابن ابی عدی عن شعبة عن عبد الله بن بشر الخثعمی عن ابی زرعة عن ابی هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سافر فركب راحلته قال باصبعه ومد شعبة باصبعه اللهم انت الصاحب فی السفر والخليفة فی الاهل اللهم اصحبنا بنصحك واقلبنا بذمة اللهم ازولنا الارض وهون علینا السفر اللهم انی اعوذ بك من وعثاء السفر وكآبة المنقلب **حدثنا** سوید بن نصر نا عبد الله بن المبارك انا شعبة بهذا الاسناد نحوه بمعناه هذا حديث حسن غريب من حديث ابی هريرة لا نعرفه الا من حديث ابن ابی عدی عن شعبة **حدثنا** احمد بن عبدة نا حماد بن زيد عن عاصم الاحول عن عبد الله بن سرجس قال كان النبی صلى الله عليه وسلم اذا سافر يقول اللهم انت الصاحب فی السفر والخليفة فی الاهل اللهم اصحبنا فی سفرنا واخلفنا فی اهلنا اللهم انی اعوذ بك من وعثاء السفر وكآبة المنقلب ومن الحور بعد الكور ومن دعوة المظلوم ومن سوء المنظر فی الاهل والمال هذا حديث حسن صحيح ويروى الحور بعد الكون ايضا ومعنى قوله الحور بعد الكون او الكور وكلاهما له وجه ويقال انما هو الرجوع من الايمان الى الكفر او من الطاعة الى المعصية انما يعنی من رجوع شیء الى شیء من الشر **باب** ما جاء ما يقول اذا رجع من سفره **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داؤد قال انبانا شعبة عن ابی اسحق قال سمعت الربيع بن البراء بن عازب يحدث عن ابيه ان النبی صلى الله عليه وسلم كان اذا قدم من سفر قال آئبون تائبون عابدون لربنا حامدون هذا حديث حسن صحيح وروى الثوری هذا الحديث عن ابی اسحق عن البراء ولم يذكر فيه عن الربيع بن البراء ورواية شعبة اصح وفی الباب عن ابن عمر وانس وجابر بن عبد الله

باب منه **حدثنا** علی بن حجر انا اسمعيل بن جعفر عن حميد

باب اس بیان میں کہ کیا کہے جب سفر کو نکلے **حدیث** کی ہمسے محمد بن عمر بن علی مقدمی نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی عدی نے شعبہ سے اُسنے عبد اللہ بن بشر خثعمی سے اُسنے ابی زرعہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے اور اپنی اونٹنی پر سوار ہوتے تو اپنی انگلی سے اشارت کرتے۔ اور شعبہ نے اپنی انگلی شاگردوں کے دکھانے کے واسطے دراز کیا فرماتے آنحضرت اللهم انت الصاحب الخ یعنے ای اللہ تو ہی ہے حافظ سفر میں اور خلیفہ اہل میں ای اللہ ہمارا مصاحب ہو ساتھ خیر خواہی اپنی کے اور اپنی پناہ میں ہمکو پھیرے۔ ای اللہ زمین کو ہمارے لیے لپیٹ اور ہم پر سفر کو آسان کر۔ ای اللہ میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے سفر کی مشقت اور واپس ہونے کے غم سے **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن مبارک نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے بالمعنے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے طریق ابی ہریرہ سے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ابن عدی سے جو راوی ہے شعبہ سے **حدیث** کی ہمسے احمد بن عبدہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے عاصم احول سے اُسنے عبد اللہ بن سرجس سے کہا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے تو کہتے اللهم الخ یعنے ای اللہ تو ہی حافظ ہے سفر میں اور خلیفہ اہل میں ای اللہ تو ہی ہمارے اس سفر میں ہمارا مصاحب ہو جیو اور ہمارے اہل میں خلیفہ۔ ای اللہ میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے سفر کی مشقت اور واپس ہونے کے غم سے اور کمی سے بعد زیادتی اور مظلوم کی دعا سے اور بری نظر سے اہل اور مال میں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور مروی ہے الحور بعد الکون بھی اور معنے اس قول کے یعنے الحور بعد الکون او الکور کے یہ ہیں اور ان دونوں کی وجہ ہے اور کہا گیا ہے معنے اسکے یہ ہیں رجوع کرنا ایمان سے طرف کفر کے یا طاعت سے طرف معصیت کے۔ مراد اس سے رجوع کرنا ایک چیز سے طرف دوسری چیز بری کے **باب** اس بیان میں کہ کیا کہے جبکہ سفر سے رجوع کرے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے ابی اسحاق سے کہا سنا میں نے ربیع بن براء بن عازب سے کہ حدیث کرتا تھا اپنے باپ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر سے آتے تو کہتے آئبون الخ یعنے ہم رجوع کرنیوالے ہیں توبہ کرنیوالے عبادت کرنیوالے واسطے رب اپنے کے حمد کرنیوالے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا ثوری نے اس حدیث کو ابی اسحاق سے اُسنے براء سے۔ اور اُسنے اسمیں ربیع بن براء کا ذکر نہیں کیا اور روایت شعبہ کی صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور انس اور جابر بن عبد اللہ سے۔ **باب** اُسی قسم سے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو اسمعیل بن جعفر نے حمید سے

---

[1] یعنے اس سے پناہ مانگتا ہوں کہ سفر سے واپس ہونے وقت کوئی سخت غم اور اندوہ عارض نہ ہو جائے ۱۲

عن عطاء عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا رأى الريح قال اللهم اني اسألك من خيرها وخير ما فيها
وخير ما ارسلت به واعوذ بك من شرها وشر ما فيها وشر ما ارسلت به وفي الباب عن ابي بن كعب هذا حديث
حسن **باب** ما يقول اذا سمع الرعد **حدثنا** قتيبة نا عبد الواحد بن زياد عن حجاج بن ارطاة عن ابي مطر
عن سالم بن عبد الله بن عمر عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا سمع صوت الرعد والصواعق قال
اللهم لا تقتلنا بغضبك ولا تهلكنا بعذابك وعافنا قبل ذلك هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه
باب ما يقول عند رؤية الهلال **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو عامر العقدي نا سليمان بن سفيان المديني قال ثني
بلال بن يحيى بن طلحة بن عبيد الله عن ابيه عن جده طلحة بن عبيد الله ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا رأى
الهلال قال اللهم اهله علينا باليمن والايمان والسلامة والاسلام ربي وربك الله هذا حديث حسن غريب **باب**
ما يقول عند الغضب **حدثنا** محمود بن غيلان نا قبيصة نا سفيان عن عبد الملك بن عمير عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن
معاذ بن جبل قال استب رجلان عند النبي صلى الله عليه وسلم حتى عرف الغضب في وجه احدهما فقال النبي صلى الله عليه وسلم
اني لاعلم كلمة لو قالها لذهب غضبه اعوذ بالله من الشيطان الرجيم وفي الباب عن سليمان بن صرد **حدثنا** محمد بن بشار
نا عبد الرحمن عن سفيان نحوه وهذا حديث مرسل عبد الرحمن بن ابي ليلى لم يسمع من معاذ بن جبل ومات معاذ في خلافة عمر بن الخطاب
وقتل عمر بن الخطاب وعبد الرحمن بن ابي ليلى غلام ابن ست سنين هكذا روى شعبة عن الحكم عن عبد الرحمن بن ابي ليلى وقد روى عبد الرحمن بن
ابي ليلى عن عمر بن الخطاب ورآه وعبد الرحمن بن ابي ليلى يكنى ابا عيسى

اُسنے عطاء سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب آندھی دیکھتے تو کہتے اللھم انی الخ یعنے اے اللہ
مین تجھسے اسکی بھلائی اور اسکے اندر کی بھلائی اور جسکے واسطے یہ آندھی بھیجی گئی ہے اسکی بھلائی مانگتا ہون۔ اور اسکی برائی اور اسکے
اندر کی برائی اور جسکے واسطے بھیجی گئی ہے اسکی برائی سے پناہ مانگتا ہون۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی بن کعب سے۔ اور یہ
حدیث حسن ہے **باب** اس بیان مین کہ جب رعد کی آواز سنے تو کیا کہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے
عبدالواحد بن زیاد نے حجاج بن ارطاۃ سے اُسنے ابی مطر سے اُسنے سالم بن عبداللہ بن عمر سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب رعد اور بجلی کی آواز سنتے تو کہتے اللھم الخ یعنے اے اللہ ہمکو اپنے غضب سے قتل مت کر
اور اپنے عذاب سے ہلاک مت کر اور پہلے اس سے ہی ہمکو آرام دے۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے
باب چاند کے دیکھنے کے وقت کیا کہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر عقدی نے کہا
حدیث کی ہمسے سلیمان بن سفیان مدینی نے کہا حدیث کی مجھے بلال بن یحیی بن طلحہ بن عبیداللہ نے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا
طلحہ بن عبیداللہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب چاند دیکھتے تھے تو کہتے اللھم الخ یعنے اے اللہ اسکا ہمپر طلوع کر ساتھ امن اور ایمان
کے اور سلامتی اور اسلام کے۔ رب میرا اور رب تیرا اللہ ہے یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** غضب کے وقت کیا کہے
حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے قبیصہ نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عبدالملک بن عمیر سے اُسنے
عبدالرحمن بن ابی لیلی سے اُسنے معاذ بن جبل سے کہا اُسنے دو مرد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لڑ پڑے تھے کہ ان دونون مین سے
ایک کے چہرہ پر غضب پہچانا جاتا تھا پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ مین وہ بات جانتا ہون کہ اگر وہ اسکو کہے تو اسکا غصہ
جاتا رہے (وہ یہ ہے) اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم یعنے اللہ کی پناہ مانگتا ہون شیطان مردود سے۔ اس باب مین روایت ہے سلیمان
بن صرد سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمن نے سفیان سے مثل اسکے۔ یہ حدیث مرسل ہے
عبدالرحمن بن ابی لیلی کا معاذ بن جبل سے سماع نہین ہے۔ اور معاذ حضرت عمر بن الخطاب کی خلافت مین مرگیا تھا۔ اور حضرت عمر
بن الخطاب اس حالت مین شہید ہوے تھے کہ عبدالرحمن بن ابی لیلی چھ برس کا لڑکا تھا ایسا ہی روایت کی ہے شعبہ نے حکم سے اُسنے عبدالرحمن
بن ابی لیلی سے۔ اور روایت کی ہے عبدالرحمن بن ابی لیلی نے عمر بن خطاب سے اور اسکو دیکھا ہے اور عبدالرحمن بن ابی لیلی کی کنیت ابا عیسی ہے

ثلاث دعوات مستجابات دعوة المظلوم ودعوة المسافر ودعوة الوالد علی ولدہ **حدثنا** علی بن حجر نا اسمٰعیل بن ابراہیم
عن هشام الدستوائی عن یحیی بن ابی کثیر بهذا الاسناد نحوه وزاد فیه مستجابات لاشك فیهن هذا حدیث حسن
وابو جعفر هو الذی روی عنه یحیی بن ابی کثیر یقال له ابو جعفر المؤذن ولا نعرف اسمه **باب** ما جاء ما یقول اذا رکب
دابة **حدثنا** قتیبة نا ابو الاحوص عن ابی اسحٰق عن علی بن ربیعة قال شهدت علیا اتی بدابة لیرکبها فلما وضع رجله
فی الرکاب قال بسم الله فلما استوی علی ظهرها قال الحمد لله ثم قال سبحان الذی سخر لنا هذا وما کنا له مقرنین وانا الی ربنا
لمنقلبون ثم قال الحمد لله ثلاثا الله اکبر ثلاثا سبحانك انی قد ظلمت نفسی فاغفر لی فانه لا یغفر الذنوب الا انت ثم ضحك۔
فقلت من ای شیء ضحکت یا امیر المؤمنین قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم صنع کما صنعت ثم ضحك فقلت
من ای شیء ضحکت یا رسول الله قال ان ربك لیعجب من عبده اذا قال رب اغفر لی ذنوبی انه لا یغفر الذنوب غیرك وفی الباب
عن ابن عمر هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** سوید بن نصر انا عبد الله بن المبارك انا حماد بن سلمة عن ابی الزبیر عن علی
بن عبد الله البارقی عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا سافر فرکب راحلته کبر ثلاثا وقال سبحان الذی سخر لنا
هذا وما کنا له مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون ثم یقول اللهم انی اسألك فی سفری هذا من البر والتقوی ومن العمل ما ترضی اللهم
هون علینا المسیر واطو عنا بعد الارض اللهم انت الصاحب فی السفر والخلیفة فی الاهل اللهم اصحبنا فی سفرنا واخلفنا
فی اهلنا وکان یقول اذا رجع الی اهله آئبون ان شاء الله تائبون عابدون لربنا حامدون هذا حدیث حسن
باب ما جاء ما یقول اذا هاجت الریح **حدثنا** عبد الرحمٰن بن الاسود ابو عمرو البصری نا محمد بن ربیعة عن ابن جریج

تین دعائیں ہیں قبول ہونیوالی دعا مظلوم کی اور دعا مسافر کی اور دعا والد کی اپنے ولد کے لیے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر
نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابراہیم نے ہشام دستوائی سے اُسنے یحیی بن ابی کثیر سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے اور
زیادہ کیا اُسنے اسمیں قبول ہونیوالی ہیں انمیں شک نہیں ہے یہ حدیث حسن ہے اور ابو جعفر یہ وہ ہے جس سے یحیی بن ابی کثیر نے روایت
کی ہے اسکو ابو جعفر موذن کہا جاتا ہے اور ہم اسکا نام نہیں جانتے **باب** اس بیان میں کہ کیا کہے جب کسی چہار پائے پر سوار ہو
حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے ابی اسحاق سے اُسنے علی بن ربیعہ سے کہا اُسنے میں حضرت
علی کے پاس حاضر ہوا اس حالت میں کہ اُنکے پاس چہار پایہ سواری کے لیے لایا گیا پس جب انھوں نے پانوں اپنا رکاب میں
رکھا تو کہا بسم اللہ اور جب اسکی پیٹھ پر برابر ہو کر بیٹھ گئے تو کہا الحمد للہ پھر فرمایا پاک ہے تو میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے سو مجھے
بخشدے کیونکہ سواے تیرے کوئی گناہوں کو نہیں بخشتا پھر حضرت علی ہنس پڑے میں نے کہا آپ یا امیر المؤمنین کس چیز سے ہنسے
میں کہا حضرت علی نے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اسطرح کرتے دیکھا پھر آنحضرت ہنس پڑے میں نے کہا آپ یا رسول اللہ
کس چیز سے ہنسے ہیں فرمایا آپ نے رب تیرا تعجب کرتا ہے اپنے بندے سے جبکہ وہ کہتا ہے اے رب میرے گناہ بخشدے کیونکہ سواے
تیرے کوئی گناہوں کو نہیں بخشتا۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے
کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن مبارک نے کہا خبر دی ہمکو حماد بن سلمہ نے ابی الزبیر سے اُسنے علی بن عبد اللہ بارقی سے اُسنے ابن عمر سے
یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے اور اپنی اونٹنی پر سوار ہوتے تو تین بار تکبیر کہتے اور کہتے سبحان الذی منقلبون تک یعنے
پاک ہے وہ جسنے اسکو ہمارا فرمانبردار کیا ہے اور ہم اسکو قابو میں نہیں کر سکتے تھے اور ہم طرف اپنے رب کے پھر جانیوالے ہیں پھر کہتے
اے اللہ میں تجھسے اس سفر میں نیکی اور تقوے کا سوال کرتا ہوں اور اس عمل کا جس سے تو راضی ہے اے اللہ ہمپر سفر آسان کر اور ہمسے
مسافت زمین کی لپیٹ۔ اے اللہ تو ہی ہے حافظ سفر میں اور خلیفہ اہل میں اے اللہ تو ہی ہمارا ساتھی ہے سفر میں اور خلیفہ اہل میں اور جب
اہل کی طرف رجوع کرتے تو کہتے تھے آئبون آخر تک یعنے ہم پھر نیوالے ہیں سفر سے انشاء اللہ تعالی توبہ کرنیوالے ہیں عبادت
کرنیوالے ہیں واسطے رب اپنے کے حمد کرنیوالے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے **باب** اس بیان میں کہ جب آندھی چلے تو کیا کہے **حدیث**
کی ہمسے عبد الرحمٰن بن اسود بیٹے ابو عمرو بصری نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن ربیعہ نے ابن جریج سے

وانا عن یمینه وخالد عن شماله فقال لی الشربة لك فان شئت اثرت بها خالدا فقلت ما كنت اوثر علی سورك احدا ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اطعمه الله طعاما فلیقل اللهم بارك لنا فیه واطعمنا خیرا منه ومن سقاه الله لبنا فلیقل اللهم بارك لنا فیه وزدنا منه وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس شیء یجزئ مكان الطعام والشراب غیر اللبن هذا حدیث حسن وقد روی بعضهم هذا الحدیث عن علی بن زید فقال عن عمر بن حرملة وقال بعضهم عمرو بن حرملة ولا یصح

باب ما یقول اذا فرغ من الطعام **حدثنا** محمد بن بشار نا یحیی بن سعید نا ثور بن یزید نا خالد بن معدان عن ابی امامة قال كان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رفعت المائدة من بین یدیه یقول الحمد لله حمدا كثیرا طیبا مباركا فیه غیر مودع ولا مستغنی عنه ربنا هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ابو سعید الاشج نا حفص بن غیاث وابو خالد الاحمر عن حجاج بن ارطاة عن رباح بن عبیدة قال حفص عن ابن اخی ابی سعید وقال ابو خالد عن مولی لابی سعید عن ابی سعید قال كان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اكل او شرب قال الحمد لله الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا مسلمین **حدثنا** محمد بن اسمعیل نا عبد الله بن یزید المقرئ نا سعید بن ابی ایوب قال ثنی ابو مرحوم عن سهل بن معاذ بن انس عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اكل طعاما فقال الحمد لله الذی اطعمنی هذا ورزقنیه من غیر حول منی ولا قوة غفر له ما تقدم من ذنبه هذا حدیث حسن غریب وابو مرحوم اسمه عبد الرحیم بن میمون

باب ما یقول اذا سمع نهیق الحمار **حدثنا** قتیبة بن سعید نا اللیث عن جعفر بن ربیعة عن الاعرج عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا سمعتم صیاح الدیكة فاسألوا الله من فضله فانها رأت ملكا واذا سمعتم نهیق الحمار فتعوذوا بالله

اس حالت میں کہ میں آپکی داہنی جانب تھا اور خالد آپکی بائیں طرف سو فرمایا آپ نے پینے کا حق تو میرا ہے اگر تیری مرضی ہو تو خالد کو اسکے ساتھ اختیار کر میں نے کہا میں کبھی کسی کو آپ کے جھوٹے پر اختیار نہیں کرونگا۔ پھر فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس کسی کو اللہ تعالی کھانا کھلائے تو چاہیئے کہ یہ کہے اللھم بارک لنا الخ یعنے اے اللہ برکت دے ہمکو اسمیں اور اس سے بہتر کھانا کھلا۔ اور جسکو اللہ تعالی دودھ پلائے تو چاہیئے کہ وہ یہ کہے اللھم الخ یعنے اے اللہ برکت دے ہمکو اسمیں اور ہمکو اس سے زیادہ دے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سوائے دودھ کے اور کوئی چیز کھانے اور پینے کی جگہ کافی نہیں ہو سکتی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کیا ہے بعض نے اس حدیث کو علی بن زید سے سو کہا اسنے یہ راوی ہے عمر بن حرملہ سے اور کہا بعض نے وہ راوی ہے عمرو بن حرملہ سے ساتھ واو کے اور یہ صحیح نہیں۔

باب کیا کہے جب کھانے سے فارغ ہو **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے ثور بن یزید نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن معدان نے ابی امامہ سے کہا اسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا کہ جب دستر خوان آپ کے آگے سے اٹھایا جاتا تو کہتے الحمد للہ الخ یعنے سب حمد واسطے اللہ کے حمد بہت پاکیزہ کہ اسمیں برکت ہو نہ ہم اسکو رخصت کرتے ہیں اور نہ اس سے مستغنی ہیں[1] اے رب ہمارے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابو سعید اشج نے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث اور ابو خالد احمر نے حجاج بن ارطاۃ سے اسنے رباح بن عبیدہ سے کہا حفص نے مروی ہے ابی سعید کے بھتیجے سے اور کہا ابو خالد نے مروی ہے ابی سعید کے غلام سے اسنے روایت کی ابی سعید سے کہا اسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب کھاتے یا پیتے تھے تو کہتے الحمد للہ الخ یعنے سب حمد واسطے اللہ کے جسنے ہمکو کھلایا اور پلایا ہے اور ہمکو مسلمان بنایا ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن اسمعیل نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن یزید مقری نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن ابی ایوب نے کہا حدیث کی مجھسے ابو مرحوم نے سہل بن معاذ بن انس سے اسنے اپنے باپ سے کہا اسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کھانا کھائے اور کہے الحمد للہ الذی اطعمنی الخ یعنے سب حمد واسطے اللہ کے جسنے مجھے یہ کھانا دیا اور کھلایا بغیر میرے حیلے اور قوت کے تو اسکے پچھلے گناہ بخشے جاتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابو مرحوم کا نام عبد الرحیم بن میمون ہے

باب اسمیں کہ کیا کہے جب گدھے کی آواز سنے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے جعفر بن ربیعہ سے اسنے اعرج سے اسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ سے اسکا فضل مانگو کہ مرغ نے اسوقت فرشتے کو دیکھا ہے اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو خدا کی پناہ مانگو

[1] یعنے نہ تو ہم اس سے اعراض کرتے ہیں اور نہ اس سے مستغنی ہیں کہ اب اسکی حاجت نہیں رہی بلکہ حاجت اسکی ہر وقت انسان کو لگی رہتی ہے

وابو لیلی اسمہ یسار وروی عن عبد الرحمٰن بن ابی لیلی قال ادرکت عشرین ومائۃ من الانصار من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب** مایقول اذا رأی رؤیا یکرھھا **حدثنا** قتیبۃ بن سعید نا بکر بن مضر عن ابن الھاد عن عبد اللہ بن خباب عن ابی سعید الخدری انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا رأی احدکم الرؤیا یحبھا فانما ھی من اللہ فلیحمد اللہ علیھا ولیحدث بما رأی واذا رأی غیر ذلک مما یکرھہ فانما ھی من الشیطان فلیستعذ باللہ من شرھا ولا یذکرھا لاحد فانھا لاتضرہ وفی الباب عن ابی قتادۃ ھذا حدیث حسن غریب صحیح من ھذا الوجہ وابن الھاد اسمہ یزید بن عبد اللہ بن اسامۃ بن الھاد المدینی وھو ثقۃ عند اھل الحدیث روی عنہ مالک والناس **باب** مایقول اذا رأی الباکورۃ من الثمر **حدثنا** الانصاری نا معن نا مالک ونا قتیبۃ عن مالک عن سھیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قال کان الناس اذا رأوا اول الثمر جاؤا بہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا اخذہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللھم بارک لنا فی ثمارنا وبارک لنا فی مدینتنا وبارک لنا فی صاعنا ومدنا اللھم ان ابراھیم عبدک وخلیلک ونبیک وانی عبدک ونبیک وانہ دعاک لمکۃ وانا ادعوک للمدینۃ بمثل ما دعاک بہ لمکۃ ومثلہ معہ قال ثم یدعوا اصغر ولید یراہ فیعطیہ ذلک الثمر ھذا حدیث حسن صحیح **باب** مایقول اذا اکل طعاما **حدثنا** احمد بن منیع نا اسمٰعیل بن ابراھیم نا علی بن زید عن عمر وھو ابن ابی حرملۃ عن ابن عباس قال دخلت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا وخالد بن الولید علی میمونۃ فجاءتنا باناء من لبن فشرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور ابولیلی کا نام یسار ہے۔ اور مروی ہے عبد الرحمٰن بن ابی لیلی سے کہ کہا اُسنے مین نے ایک سو بیس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ انصار یو سے ملاقات کی ہے **باب** کیا کہے جب کوئی بُرے خواب دیکھے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے بکر بن مضر نے ابن الہاد سے اُسنے عبد اللہ بن خباب سے اُسنے ابی سعید خدری نے سے یہ کہ اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے جب تم مین سے کوئی خواب دیکھے جو اسکو اچھا معلوم ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے ہے پس چاہیئے کہ اسپر اللہ تعالیٰ کی حمد کرے اور جو اُسنے دیکھا ہے اسکو بیان کرے اور جب غیر اسکے دیکھے جو اسکو بُرا معلوم ہو تو وہ شیطان[۱] سے ہے پس چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اسکی برائی سے پناہ مانگے اور اسکو کسی کے آگے ذکر نہ کرے تو وہ اسکو ضرر نہین دیتا۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی قتادہ سے یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے اس طریق سے۔ اور ابن الہاد کا نام یزید بن عبد اللہ بن اسامہ بن الہاد مدینی ہے اور یہ اہل حدیث کے نزدیک ثقہ ہے اس سے امام مالک اور اور لوگون نے روایت کی ہے **باب** اس بیان مین کہ کیا کہے جب نئے میوے کو دیکھے **حدیث** کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے۔ اور حدیث کی ہمسے قتیبہ نے مالک سے اُسنے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے لوگ جب پہلا پھل دیکھتے تو اسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لاتے پس جب اسکو آنحضرت پکڑتے تو کہتے اللّٰہم بارک لنا الخ یعنے ای اللہ برکت دے ہمارے پھل مین اور برکت دے ہمارے مدینے مین۔ اور برکت دے ہمارے صاع[۲] اور مد مین ای اللہ بیشک ابراہیم علیہ السلام تیرا بندہ اور تیرا دوست اور تیرا پیغمبر ہے اور مین تیرا بندہ اور نبی ہون اور اُسنے تجھسے مکے کے واسطے دعا کی تھی۔ اور مین تجھسے مدینے کے واسطے دعا کرتا ہون مثل اسکے جو ابراہیم نے مکے کے واسطے دعا کی تھی اور اسکے برابر ساتھ اسکے اور بھی۔ یعنے مکے سے دونی برکت مدینے مین چاہتا ہون۔ کہا راوی نے پھر آنحضرت جس کسی چھوٹے لڑکے کو دیکھتے تو اسکو بلا کر وہ پھل دیدیتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** کیا کہے جب کھانا کھائے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابراہیم نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن زید نے عمر سے جو ابی حرملہ کا بیٹا ہے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے مین اور خالد بن ولید رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میمونہ پر داخل ہوے سو وہ ہمارے پاس دودھ کا ایک برتن لائی پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے پیا۔

---

[۱] یعنے خواب مکروہ اور غمگین شیطان کی طرف سے ہے اس حدیث کے موافق عمل کرنا اسکے وسوسہ کو دور کرتا ہے یعنے اگر خواب بُرا دیکھے اور دل مین اسکا کچھ کھٹکا پیدا ہو تو اسکے دفع کی یہ تدبیر ہے جو بخاری مین ہے کہ نماز پڑھے اور خدا سے خیر مانگے اسواسطے کہ کوئی بات بدون مرضی خدا کے نہین ہوتی اور مکروہ خواب کا کہنا اسواسطے منع فرمایا کہ نادان لوگ اسکے سننے سے خدا جانے کیا وسوسہ ڈالین بلکہ بعض اوقات عدم فہم کے باعث اسکی تعبیر برعکس دل مین جم جاتی ہے اور اس سے آدمی کو رنجش ہوتی ہے ۱۲ [۲] صاع اور مد کی برکت سے مراد اناج کی برکت ہے حضرت ابراہیم نے مکے کے پھلونکی برکت کی دعا کی تھی اسواسطے کہ وہان

وفی الباب عن ابی ایوب هذا حدیث حسن غریب من هذا الوجه من حدیث ابن مسعود حدثنا محمد بن بشار نا
یحیی بن سعید نا موسی الجهنی قال ثنی مصعب بن سعد عن ابیه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لجلسائه ایعجز احدکم
ان یکسب الف حسنة فسأله سائل من جلسائه کیف یکسب احدنا الف حسنة قال یسبح احدکم مائة تسبیحة تکتب له
الف حسنة وتحط عنه الف سیئة هذا حدیث حسن صحیح **باب** حدثنا احمد بن منیع وغیر واحد قالوا نا روح بن
عبادة عن حجاج الصواف عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من قال سبحان الله العظیم وبحمده غرست له
نخلة فی الجنة هذا حدیث حسن غریب صحیح لا نعرفه الا من حدیث ابی الزبیر عن جابر حدثنا محمد بن رافع نا مؤمل عن
حماد بن سلمة عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من قال سبحان الله العظیم وبحمده غرست له نخلة فی الجنة
هذا حدیث حسن غریب حدثنا نصر بن عبد الرحمن الکوفی نا المحاربی عن مالک بن انس عن سمی عن ابی صالح عن ابی هریرة
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من قال سبحان الله وبحمده مائة مرة غفرت له ذنوبه وان کانت مثل زبد البحر هذا حدیث
حسن صحیح حدثنا یوسف بن عیسی نا محمد بن فضیل عن عمارة بن القعقاع عن ابی زرعة عن ابی هریرة قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمن سبحان الله العظیم سبحان الله وبحمده
هذا حدیث حسن صحیح غریب حدثنا اسحق بن موسی الانصاری نا معن نا مالک عن سمی عن ابی صالح عن ابی هریرة ان
رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من قال لا اله الا الله وحده لا شریک له له الملک وله الحمد یحیی ویمیت وهو علی کل شیء قدیر فی یوم
مائة مرة کان له عدل عشر رقاب وکتبت له مائة حسنة ومحیت عنه مائة سیئة وکان له حرزا من الشیطان یومه ذلک
حتی یمسی ولم یأت احد بافضل مما جاء به الا احد عمل اکثر من ذلک وبهذا الاسناد عن النبی صلی الله علیه وسلم

اور اس باب میں روایت ہے ابی ایوب سے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس وجہ سے یعنی طریق ابن مسعود سے حدیث کی ہم سے محمد بن بشار
نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن سعید نے کہا حدیث کی ہم سے موسی جہنی نے کہا حدیث کی مجھ سے مصعب بن سعد نے اپنے باپ سے یہ کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہم جلیسوں سے فرمایا کیا کوئی تم میں سے عاجز ہے اس سے کہ ہزار نیکی حاصل کرے تو ایک نے ہم جلیسوں سے آپ سے
سوال کیا کسطرح کوئی ہزار نیکی حاصل کرسکتا ہے فرمایا آپ نے ایک سو تسبیح کوئی کہے تو اسکے لیے ہزار نیکی لکھی جاتی ہے اور ہزار برائی اس سے
دور کیجاتی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** حدیث کی ہم سے احمد بن منیع اور کئی ایک نے کہا انھوں نے حدیث کی ہم سے روح بن عبادہ
نے حجاج صواف سے اُسنے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو کوئی کہے سبحان اللہ العظیم وبحمدہ تو
اسکے لیے جنت میں ایک درخت لگایا جاتا ہے یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ابی الزبیر سے جو راوی ہے جابر سے
حدیث کی ہم سے محمد بن رافع نے کہا حدیث کی ہم سے مؤمل نے حماد بن سلمہ سے اُسنے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرمایا آپ نے جسنے کہا سبحان اللہ العظیم وبحمدہ تو اسکے لیے جنت میں ایک درخت لگایا جاتا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے حدیث کی
ہم سے نصر بن عبد الرحمن کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے محاربی نے مالک بن انس سے اُسنے سمی سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے کہا سبحان اللہ وبحمدہ سو بار تو اسکے گناہ بخشے جاتے ہیں اگرچہ دریا کی جھاگ کے برابر ہوں یہ حدیث حسن
صحیح ہے حدیث کی ہم سے یوسف بن عیسی نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن فضیل نے عمارہ بن قعقاع سے اُسنے ابی زرعہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو کلمے ہیں ہلکے ہیں زبان پر بوجھل ہیں میزان میں پسند ہیں اللہ کو سبحان اللہ العظیم اور سبحان اللہ وبحمدہ
یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے حدیث کی ہم سے اسحاق بن موسی انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک نے
سمی سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے کہا لا الہ الا اللہ الخ یعنے نہیں کوئی معبود سوائے
اللہ کے ہے اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے حمد ہے زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ایک دن میں سو بار
تو اسکے لیے دس غلاموں کے آزاد کرنیکے برابر ثواب ملتا ہے اور سو نیکی اسکے لیے لکھی جاتی ہے اور سو برائی اس سے دور کیجاتی ہے اور اس دن
اسکے لیے شیطان سے شام تک پناہ رہیگی اور اس سے بہتر کوئی نہیں مگر جسنے کہ اس سے زیادہ پڑھا اور اسی اسناد سے ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے

من الشيطان فانه رأى شيطانا هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في فضل التسبيح والتكبير والتهليل والتحميد **حدثنا** عبد الله بن ابي زياد نا عبد الله بن بكر السهمي عن حاتم بن ابي صغيرة عن ابي بلج عن عمرو بن ميمون عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما على الارض احد يقول لا اله الا الله والله اكبر ولا حول ولا قوة الا بالله الا كفرت عنه خطاياه ولو كانت مثل زبد البحر هذا حديث حسن غريب وروى شعبة هذا الحديث عن ابي بلج بهذا الاسناد نحوه ولم يرفعه وابو بلج اسمه يحيى بن ابي سليم ويقال ابن سليم ايضا **حدثنا** محمد بن بشار نا ابن ابي عدي عن حاتم بن ابي صغيرة عن ابي بلج عن عمرو بن ميمون عن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر عن شعبة عن ابي بلج نحوه ولم يرفعه **حدثنا** محمد بن بشار نا مرحوم بن عبد العزيز العطار نا ابو نعامة السعدي عن ابي عثمان النهدي عن ابي موسى الاشعري قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزاة فلما اقفلنا اشرفنا على المدينة فكبر الناس تكبيرة ورفعوا بها اصواتهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ربكم ليس باصم ولا غائب هو بينكم وبين رؤس رحالكم ثم قال يا عبد الله بن قيس الا اعلمك كنزا من كنوز الجنة لا حول ولا قوة الا بالله هذا حديث حسن صحيح وابو عثمان النهدي اسمه عبد الرحمن بن مل وابو نعامة اسمه عمرو بن عيسى ومعنى قوله هو بينكم وبين رؤس رحالكم انما يعني علمه وقدرته **باب** **حدثنا** عبد الله بن ابي زياد نا سيار نا عبد الواحد بن زياد عن عبد الرحمن بن اسحق عن القاسم بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقيت ابراهيم ليلة اسري بي فقال يا محمد اقرأ امتك مني السلام واخبرهم ان الجنة طيبة التربة عذبة الماء وانها قيعان وان غراسها سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر

شیطان سے اسواسطے کہ اُسنے شیطان کو دیکھا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** تسبیح اور تکبیر اور تہلیل اور تحمید کی فضیلت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے عبداللہ بن ابی زیاد نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن بکر سہمی نے حاتم بن ابی صغیرہ سے اُسنے ابی بلج سے اُسنے عمرو بن میمون سے اُسنے عبداللہ بن عمرو سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی آدمی زمین پر جو کہے لا الہ الا اللہ الخ یعنے نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اور اللہ بڑا ہے اور نہیں حرکت اور نہیں قوت مگر ساتھ اللہ کے۔ مگر کہ اس سے گناہ اسکے دور ہو جاتے ہیں اگرچہ دریا کی جھاگ کے برابر ہوں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور روایت کیا شعبہ نے اس حدیث کو ابی بلج سے ساتھ اس اسناد مثل اسکے اور اسکو مرفوع نہیں کیا۔ اور ابو بلج کا نام یحیی بن ابی سلیم ہے اور اسکو ابن سلیم بھی کہا جاتا ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی عدی نے حاتم بن ابی صغیرہ سے اُسنے ابی بلج سے اُسنے عمرو بن میمون سے اُسنے عبداللہ بن عمرو سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے ابی بلج سے مثل اسکے اور اسکو مرفوع نہیں کیا **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے مرحوم بن عبدالعزیز عطار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو نعامہ سعدی نے ابی عثمان نہدی سے اُسنے ابی موسی اشعری سے کہا اُسنے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنگ میں تھے سو جب ہم واپس آئے مدینہ کی بلندی پر چڑھے اور لوگوں نے تکبیر کہی اور اسکے ساتھ اپنی آوازوں کو بلند کیا پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمھارا رب نہ بہرا ہے اور نہ غائب ہے وہ درمیان تمھارے ہے اور درمیان سروں سواریوں تمھاری کے پھر فرمایا آپ نے اے عبداللہ بن قیس کیا میں تجھکو ایک خزانہ جنت کے خزانوں سے نہ بتلاؤں (وہ یہ ہے) لاحول ولا قوۃ الا باللہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو عثمان نہدی کا نام عبدالرحمن بن مل ہے اور ابی نعامہ کا نام عمرو بن عیسی ہے اور معنی قول اسکے وہ درمیان تمھارے ہے اور درمیان سروں اسواریوں تمھاری کے یہ ہیں[1] یعنے علم اسکا اور قدرت اسکی **باب** **حدیث** کی ہمسے عبداللہ بن ابی زیاد نے کہا حدیث کی ہمسے سیار نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالواحد بن زیاد نے عبدالرحمن بن اسحاق سے اُسنے قاسم بن عبدالرحمن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابن مسعود سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میں معراج کی رات میں ابراہیم علیہ السلام سے ملا سو کہا انھوں نے اے محمد اپنی امت کو میرا سلام کہو اور انکو خبر دے کہ جنت کی مٹی طیب ہے اور پانی اسکا میٹھا ہے اور وہ صاف میدان ہے اور درخت اسکے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ہیں

[1] غرض امام ترمذی کی یہ ہے کہ اللہ تعالی بذاتہ تم میں موجود نہیں بلکہ اپنے علم اور قدرت سے تم میں ہے یعنے اپنے علم سے تمکو دیکھتا ہے اور ظاہر اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بعد عمل کرنیکے جنت اسکے مناسب تیار کیا جاتا ہے جواب اسکا یہ ہے کہ دخول بہشت کا تو بیشک رحمت الہی پر مدار ہے اعمال کو اسمیں کچھ دخل نہیں مگر درجات بہشت کے موقوف اعمال کے ہوتے ہیں جیسا کہ اہل سنت کا مذہب ہے یعنے اللہ تعالی نے پہلے جنت کو صاف میدان

عشر مرات كتب الله له اربعين الف الف حسنة هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه والخليل بن مرة ليس بالقوى عند اصحاب الحديث قال محمد بن اسمعيل هو منكر الحديث **حدثنا** اسحق بن منصور انا على بن معبد نا عبيد الله بن عمرو الرقى عن زيد بن ابى انيسة عن شهر بن حوشب عن عبد الرحمن بن غنم عن ابى ذر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قال فى دبر صلوة الفجر وهو ثان رجليه قبل ان يتكلم لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد يحيى ويميت وهو على كل شئ قدير عشر مرات كتبت له عشر حسنات ومحى عنه عشر سيئات ورفع له عشر درجات وكان يومه ذلك كله فى حرز من كل مكروه وحرس من الشيطان ولم ينبغ لذنب ان يدركه فى ذلك اليوم الا الشرك بالله هذا حديث حسن صحيح غريب **باب** ما جاء فى جامع الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم **حدثنا** جعفر بن محمد بن عمران الثعلبى الكوفى نا زيد بن حباب عن مالك بن مغول عن عبد الله بن بريدة الاسلمى عن ابيه قال سمع النبى صلى الله عليه وسلم رجلا يدعو وهو يقول اللهم انى اسألك بانى اشهد انك انت الله لا اله الا انت الاحد الصمد الذى لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد قال فقال والذى نفسى بيده لقد سال الله باسمه الاعظم الذى اذا دعى به اجاب واذا سئل به اعطى قال زيد فذكرته لزهير بن معوية بعد ذلك بسنتين فقال حدثنى ابو اسحق عن مالك بن مغول قال زيد ثم ذكرته لسفيان فحدثنى عن مالك هذا حديث حسن غريب وروى شريك هذا الحديث عن ابى اسحق عن ابن بريدة عن ابيه وانما اخذه ابو اسحق عن مالك بن مغول **حدثنا** على بن خشرم نا عيسى بن يونس عن عبيد الله بن ابى زياد القداح عن شهر بن حوشب عن اسماء بنت يزيد ان النبى صلى الله عليه وسلم قال اسم الله الاعظم فى هاتين الايتين والهكم اله واحد لا اله الا هو الرحمن الرحيم وفاتحة ال عمران الم الله لا اله الا هو الحى القيوم هذا حديث حسن صحيح

باب حدثنا قتيبة نا رشدين بن سعد عن ابى هانى الخولانى

دس بار تو اللہ تعالی اسکے لیے چالیس لاکھ نیکی لکھتا ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے اور خلیل بن مرہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے کہا محمد بن اسمٰعیل نے یہ منکر الحدیث ہے **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن منصور نے کہا خبر دی ہمکو علی بن معبد نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن عمرو رقی نے زید بن ابی انیسہ سے اُسنے شہر بن حوشب سے اُسنے عبد الرحمن بن غنم سے اُسنے ابی ذر سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے بعد صبح کی نماز کے کلام کرنے سے پہلے اس حالت میں کہ ابھی اُسنے پانوں نہ بدلے ہوں بیٹھے ہوئے ہیں یہ کہا لا الہ الا اللہ الخ یعنے نہیں کوئی لائق عبادت کے سوائے اللہ کے جو اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اسی کا ملک ہے اسی کے واسطے حمد ہے زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے دس بار تو اسکے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس برائیاں اس سے دور کیجاتی ہیں اور اسکے دس درجے بلند کیے جاتے ہیں اور اسکو تمام دن تمام تکلیف سے پناہ اور شیطان سے حراست رہتی ہے اور اس دن میں سوائے شرک کے کوئی گناہ اسکو نہیں پہونچتا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **باب** جامع الدعوات میں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں **حدیث** کی ہمسے جعفر بن محمد بن عمران ثعلبی کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے مالک بن مغول سے اُسنے عبد اللہ بن بریدہ اسلمی سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد سے سنا کہ دعا کرتا تھا اور وہ کہتا تھا اللہم انی الخ یعنے اے اللہ میں تجھسے سوال کرتا ہوں ساتھ اسکے کہ تو ہی اللہ ہے نہیں کوئی معبود سوائے تیرے جو اکیلا ہے بے احتیاج جو کہ نہیں جنا اور نہ کسی سے جنا گیا اور نہ اسکا کوئی قبیلہ ہے کہا راوی نے پس فرمایا آنحضرت نے قسم ہے اس ذات کی کہ میری جان اسکے ہاتھ میں ہے البتہ اسنے اللہ سے ساتھ ایسے اسم اعظم کے سوال کیا ہے کہ جب اسکے ساتھ دعا کی جائے تو قبول کر لیتا ہے اور جب اسکے ساتھ سوال کیا جائے تو دیتا ہے کہا زید نے پھر میں نے بعد دو سال کے یہ حدیث زہیر بن معاویہ سے ذکر کی پس کہا اُسنے حدیث کی مجھے ابو اسحاق نے مالک بن مغول سے کہا زید نے پھر میں نے اسکو سفیان سے ذکر کیا پس اُسنے مجھے حدیث کی مالک سے یہ حدیث حسن غریب ہے اور روایت کیا ہے شریک نے اس حدیث کو ابی اسحاق سے اُسنے ابن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے اور ابو اسحاق نے تو اسکو مالک بن مغول سے لیا ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن خشرم نے کہا حدیث کی ہمسے عیسی بن یونس نے عبید اللہ بن ابی زیاد قداح سے اُسنے شہر بن حوشب سے اُسنے اسماء بنت یزید سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے والہکم الہ واحد لا الہ الا ہو الرحمن الرحیم اور سورہ آل عمران کی ابتدا میں الم اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے رشدین بن سعد نے ابی ہانی خولانی سے

من قال سبحان الله وبحمده مائة مرة حطت خطاياه وان كانت اكثر من زبد البحر هذا حديث حسن صحيح **باب حدثنا**
محمد بن عبد الملك بن ابی الشوارب نا عبد العزيز بن المختار عن سهيل بن ابی صالح عن سمی عن ابی صالح عن ابی هريرة عن النبی
صلی الله عليه وسلم قال من قال حين يصبح وحين يمسی سبحان الله وبحمده مائة مرة لم يأت احد يوم القيمة بافضل مما جاء به
الا احد قال مثل ما قال او زاد عليه هذا حديث حسن صحيح غريب **حدثنا** اسمعيل بن موسی نا داؤد بن الزبرقان عن
مطر الوراق عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم ذات يوم لاصحابه قولوا سبحان الله وبحمده مائة مرة
من قال مرة كتبت له عشرا ومن قالها عشرا كتبت له مائة ومن قالها مائة كتبت له الفا ومن زاد زاده الله ومن استغفر الله
غفر له هذا حديث حسن غريب **باب حدثنا** محمد بن وزير الواسطی نا ابو سفيان الحميری عن الضحاك بن حمزة عن
عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم من سبح الله مائة بالغداة ومائة بالعشی كان كمن حج
مائة حجة ومن حمد الله مائة بالغداة ومائة بالعشی كان كمن حمل علی مائة فرس فی سبيل الله او قال غزا مائة غزوة ومن هلل الله
مائة بالغداة ومائة بالعشی كان كمن اعتق مائة رقبة من ولد اسمعيل ومن كبر الله مائة بالغداة ومائة بالعشی لم يأت
فی ذلك اليوم احد باكثر مما اتی به الا من قال مثل ما قال او زاد علی ما قال هذا حديث حسن غريب **حدثنا** الحسين بن الاسود
العجلی البغدادی نا يحيی بن ادم عن الحسن بن صالح عن ابی بشر عن الزهری قال تسبيحة فی رمضان افضل من الف تسبيحة فی غيره
باب حدثنا قتيبة بن سعيد نا الليث عن الخليل بن مرة عن ازهر بن عبد الله عن تميم الداری عن رسول الله صلی الله
عليه وسلم انه قال من قال اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له الها واحدا احدا صمدا لم يتخذ صاحبة ولا ولدا ولم يكن له كفوا احد

کہ جسنے کہا سبحان اللہ وبحمدہ سو بار اسکے گناہ دور کیے جاوینگے اگرچہ سمندر کے پھین برابر ہوں یعنے اگرچہ بہت ہوں معاف ہونگے **باب**
حدیث کی ہمسے محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن مختار نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے سمی سے
اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جسنے صبح اور شام کو کہا سبحان اللہ وبحمدہ سو بار تو اس سے
بہتر قیامت کے دن کوئی نہین ہوگا مگر وہ کہ جسنے کہ اسکے برابر پڑھا یا اسپر زیادتی کی یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہمسے اسمٰعیل
بن موسی نے کہا حدیث کی ہمسے داؤد بن زبرقان نے مطر الوراق سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے ایک دن اپنے صحابہ سے فرمایا کہ سبحان اللہ وبحمدہ سو بار کہا کرو جسنے ایک بار کہا تو اسکے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہین اور جسنے دس بار
کہا تو اسکے لیے سو نیکی لکھی جاتی ہے اور جسنے سو بار کہا تو اسکے لیے ہزار نیکی لکھی جاتی ہے اور جو کوئی زیادہ کرے اللہ بھی اسکو زیادہ کرتا ہے اور جو
کوئی اللہ سے بخشش مانگے اللہ اسکو بخشتا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** **حدیث** کی ہمسے محمد بن وزیر واسطی نے کہا حدیث کی ہمسے
ابو سفیان حمیری نے ضحاک بن حمزہ سے اُسنے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے جو کوئی صبح کو سو بار اللہ کی تسبیح کرے اور سو بار شام کو گویا وہ اس شخص کے مثل ہوا جسنے سو حج[1] کیے ہین اور جسنے صبح کو سو بار اللہ کی
حمد کی اور سو بار شام کو گویا وہ اس شخص کے مثل ہے کہ جسنے سو آدمی سو گھوڑے پر اللہ تعالی کی راہ مین بھیجے ہین یا فرمایا آپ نے وہ اسکے مثل
ہوا کہ جسنے سو جنگ کیے ہین (شک راوی) اور جسنے صبح کو سو بار اللہ کی تہلیل کہی اور سو بار شام کو گویا وہ اس شخص کے مثل ہے کہ جسنے سو غلام
حضرت اسمٰعیل کی اولاد سے آزاد کیے ہین اور جسنے صبح کو سو بار اللہ کی تکبیر کہی اور سو بار شام کو تو کوئی شخص اس دن مین اکثر اس سے
نہین لایا مگر جسنے کہ اسکے برابر کہا یا اسکے پڑھنے سے زیادہ پڑھا یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے حسین بن اسود عجلی البغدادی
نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن آدم نے حسن بن صالح سے اُسنے ابی بشر سے اُسنے زہری سے کہا اُسنے رمضان مین ایک تسبیح غیر رمضان
کی ہزار تسبیح سے افضل ہے **باب** **حدیث** کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے خلیل بن مرہ سے اُسنے ازہر
بن عبد اللہ سے اُسنے تمیم داری سے اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جسنے گواہی دی اس بات کی کہ سوائے اللہ کے کوئی
لائق عبادت کے نہین جو اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہین جو معبود ایک ہے اکیلا بے نیاز نہ اسکی کوئی بیوی ہے اور نہ اولاد اور نہ کوئی اسکا قبیلہ ہے

[1] ان سب کی جو آنحضرت نے فضیلت بیان فرمائی ہے یہ قبیلہ الحاق ناقص سا تحد کامل کے سے ہے جیسے کہ آپ نے فرمایا ہے انا وکافل الیتیم کہاتین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد بھی غلام ہو سکتی ہے

اللهم رب السموات السبع ورب العرش العظيم ربنا ورب كل شئ منزل التوراة والانجيل والقرآن فالق الحب والنوى اعوذ بك من شر كل شئ انت آخذ بناصيته انت الاول فليس قبلك شئ وانت الآخر فليس بعدك شئ وانت الظاهر فليس فوقك شئ وانت الباطن فليس دونك شئ اقض عني الدين واغنني من الفقر هذا حديث حسن غريب وهكذا روى بعض اصحاب الاعمش عن الاعمش نحو هذا ورواه بعضهم عن الاعمش عن ابي صالح مرسلا ولم يذكر فيه عن ابي هريرة **باب حدثنا** ابو كريب نا يحيى بن ادم عن ابي بكر بن عياش عن الاعمش عن عمرو بن مرة عن عبد الله بن الحارث عن زهير بن الاقمر عن عبد الله بن عمرو قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اللهم اني اعوذ بك من قلب لا يخشع ومن دعاء لا يسمع ومن نفس لا تشبع ومن علم لا ينفع اعوذ بك من هؤلاء الاربع وفي الباب عن جابر وابي هريرة وابن مسعود هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه **باب حدثنا** احمد بن منيع نا ابو معوية عن شبيب بن شيبة عن الحسن البصري عن عمران بن حصين قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لابي يا حصين كم تعبد اليوم الها قال ابي سبعة ستة في الارض وواحدا في السماء قال فايهم تعد لرغبتك ورهبتك قال الذي في السماء قال يا حصين اما انك لو اسلمت علمتك كلمتين تنفعانك قال فلما اسلم حصين قال يا رسول الله علمني الكلمتين اللتين وعدتني فقال قل اللهم الهمني رشدي واعذني من شر نفسي هذا حديث حسن غريب قد روى هذا الحديث عن عمران بن حصين من غير هذا الوجه **باب حدثنا** محمد بن بشار نا ابو عامر نا ابو مصعب عن عمرو بن ابي عمرو مولى المطلب عن انس بن مالك قال كثيرا ما كنت اسمع النبي صلى الله عليه وسلم يدعو بهؤلاء الكلمات اللهم اني اعوذ بك من الهم والحزن والعجز والكسل والبخل وضلع الدين وقهر الرجال هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه من حديث عمرو بن ابي عمرو

اللہم الخ یعنے اے اللہ رب آسمانوں سات کے اور رب عرش بزرگ کے اے رب ہمارے اور رب ہر چیز کے اتارنیوالے توریت اور انجیل اور قرآن کے پھاڑنیوالے دانے اور گٹھلی کے پناہ مانگتا ہوں تجھسے ہر چیز کی شرارت سے کہ تو ہی پکڑنیوالا ساتھ پیشانی اسکی کے تو اول ہی سو تجھسے پہلے کوئی چیز نہیں اور تو آخر ہی سو بعد تیرے کوئی چیز نہیں اور تو ظاہر ہی سو تیرے اوپر کوئی چیز نہیں اور تو باطن ہی سو سوائے تیرے کوئی چیز نہیں میرا قرض ادا کر اور فقر سے غنی کر یہ حدیث حسن غریب ہی اور ایسا ہی اعمش کے بعض ساتھیوں نے اعمش سے مثل اسکے روایت کی ہی اور روایت کیا اسکو بعض نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے مرسل اور اُسنے اسمین ابی ہریرہ کا ذکر نہیں کیا **باب حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن آدم نے ابی بکر بن عیاش سے اُسنے اعمش سے اُسنے عمرو بن مرہ سے اُسنے عبد اللہ بن حارث سے اُسنے زہیر بن اقمر سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ کہتے تھے اللہم انی الخ یعنے اے اللہ میں تجھسے ایسے دل سے پناہ مانگتا ہوں جو نہیں ڈرتا اور اس دعا سے جو سنی نہ جائے اور اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس علم سے جو نفع نہ دے میں ان چار دن سے تیرے ساتھ پناہ چاہتا ہوں اور اس باب میں روایت ہی جابر اور ابی ہریرہ اور ابن مسعود سے یہ حدیث حسن صحیح ہی غریب ہی اس وجہ سے **باب حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے شبیب بن شیبہ سے اُسنے حسن بصری سے اُسنے عمران بن حصین سے کہا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے باپ سے فرمایا اے حصین تو کتنے معبودوں کی ایک دن میں عبادت کرتا ہی کہا میرے باپ نے سات کی چھ تو زمین میں ہیں اور ایک آسمان میں فرمایا آپ نے پس انمیں سے کسکو ترغیب اور ترہیب کے لیے شمار کرتا ہی کہا اُسنے اسکو جو آسمان میں ہی فرمایا آپ نے اے حصین خبردار اگر تو مسلمان ہوتا تو میں تجھے دو کلمے سکھلاتا جو تجھے نفع دیتے کہا راوی نے پس جب حصین مسلمان ہوا تو کہا اُسنے یا رسول اللہ مجھے وہ دو کلمے سکھلائیے جو آپ نے میرے ساتھ وعدہ کیے تھے فرمایا آپ نے کہہ اللہم الخ یعنے اے اللہ مجھے ہدایت سکھلا اور اپنے نفس کی برائی سے پناہ دے یہ حدیث حسن غریب ہی اور غیر اس وجہ سے بھی یہ حدیث عمران بن حصین سے مروی ہی **باب حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر نے کہا حدیث کی ہمسے ابو مصعب نے عمرو بن ابی عمرو سے جو مطلب کا غلام ہی اُسنے انس بن مالک سے میں بہت دفعہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کرتا تھا کہ ان کلمات کے ساتھ دعا کرتے تھے اللہم انی الخ یعنے اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں تشویش اور غم سے اور جان کی ماندگی اور بدن کی کاہلی سے اور بخیلی سے اور قرض کے بوجھ سے اور مردوں کے غلبہ[1] سے یہ حدیث حسن ہی غریب ہی اس طریق سے یعنے طریق عمرو بن ابی عمرو سے

---

[1] مردوں کا غلبہ یہ کہ بادشاہ و ظالم ہو یا جاہلوں سے سابقہ پڑے یا کہ شہوت پرستی مردوں پر غالب ہو ۱۲

عن ابی علی الجنبی عن فضالة بن عبید قال بینا رسول الله صلی الله علیه وسلم قاعد اذ دخل رجل فصلی فقال اللهم اغفرلی وارحمنی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم عجلت ایها المصلی اذا صلیت فقعدت فاحمد الله بما هو اهله وصل علی ثم ادعه قال ثم صلی رجل اٰخر بعد ذلک فحمد الله وصلی علی النبی صلی الله علیه وسلم فقال له النبی صلی الله علیه وسلم ایها المصلی ادع تجب هذا حدیث حسن وقد رواه حیوة بن شریح عن ابی هانئ الخولانی وابو هانئ اسمه حمید بن هانئ وابو علی الجنبی اسمه عمرو بن مالک **حدثنا** عبد الله بن معٰویة الجمحی نا صالح المری عن هشام بن حسان عن محمد بن سیرین عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ادعوا الله وانتم موقنون بالاجابة واعلموا ان الله لا یستجیب دعاء من قلب غافل لاه هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه **حدثنا** محمود بن غیلان نا المقری نا حیوة قال ثنی ابو هانئ ان عمرو بن مالک الجنبی اخبره انه سمع فضالة بن عبید یقول سمع النبی صلی الله علیه وسلم رجلا یدعو فی صلوته فلم یصل علی النبی صلی الله علیه وسلم فقال النبی صلی الله علیه وسلم عجل هذا ثم دعاه فقال له اولغیره اذا صلی احدکم فلیبدأ بتحمید الله والثناء علیه ثم یصلی علی النبی صلی الله علیه وسلم ثم لیدع بعد ما شاء هذا حدیث حسن صحیح **باب حدثنا** ابو کریب نا معٰویة بن هشام عن حمزة الزیات عن حبیب بن ابی ثابت عن عروة عن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اللهم عافنی فی جسدی وعافنی فی بصری واجعله الوارث منی لا اله الا الله الحلیم الکریم سبحان الله رب العرش العظیم والحمد لله رب العٰلمین هذا حدیث حسن غریب سمعت محمدا یقول حبیب بن ابی ثابت لم یسمع من عروة بن الزبیر شیئا **باب حدثنا** ابو کریب نا ابو اسامة عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال جاءت فاطمة الی النبی صلی الله علیه وسلم تسأله خادما فقال لها قولی

اُسنے ابی علی جنبی سے اُسنے فضالہ بن عبید سے کہا اُسنے اسوقت ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم درمیان ہمارے بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک مرد داخل ہوا اور اُسنے نماز پڑھی پس کہا اُسنے اللہم اغفرلی الخ یعنے ای اللہ بخش مجھے اور رحم کر مجھپر پس فرمایا رسول اللہ صلعم نے ای نمازی تو نے تو جلدی کی ہی جب تو نماز پڑھا کرے اور بیٹھے تو اللہ تعالی کی حمد کر جسکے وہ لائق ہی اور مجھپر درود بھیج پھر دعا کر کہا راوی نے پھر بعد اسکے ایک اور مرد نے نماز پڑھی اور اللہ کی حمد کی اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم پہ درود بھیجا پس فرمایا اسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ای نمازی دعا کر تیری دعا قبول ہوگی یہ حدیث حسن ہی اور روایت کیا اسکو حیوہ بن شریح نے ابی ہانی خولانی سے اور ابو ہانی کا نام حمید بن ہانی ہی اور ابو علی جنبی کا نام عمرو بن مالک ہی **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن معاویہ جمحی نے کہا حدیث کی مجھے صالح مری نے ہشام بن حسان سے اُسنے محمد بن سیرین سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کرو اللہ سے اس حالت میں کہ تم اسکے قبول ہونیکا یقین کرتے ہو اور جان لو یہ کہ اللہ تعالی دل غافل کھیلنے والے سے دعا قبول نہیں کرتا یہ حدیث حسن غریب ہی نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے مقری نے کہا حدیث کی ہمسے حیوہ نے کہا حدیث کی مجھے ابو ہانی نے یہ کہ عمرو بن مالک جنبی نے اسکو خبر دی ہی یہ کہ سنا اُسنے فضالہ بن عبید سے کہ کہتا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد سے سنا کہ اپنی نماز میں دعا کرتا تھا اور اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجا پس فرمایا آنحضرت نے اُسنے جلدی کی ہی پھر آنحضرت نے اسکو بلایا اور اسکو یا کسی اور کو کہا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھے تو چاہیے کہ شروع کرے ساتھ حمد اللہ اور صفت اسکی کے پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے پھر بعد اسکے جو چاہے دعا کرے یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے معاویہ بن ہشام نے حمزہ زیات سے اُسنے حبیب بن ابی ثابت سے اُسنے عروہ سے اُسنے حضرت عائشہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ کہتے تھے اللہم عافنی الخ یعنے ای اللہ مجھے میرے جسم میں آرام دے اور میری نظر میں آرام دے اور میرا وارث مجھی سے کر نہیں کوئی معبود سواے اللہ کے جو حلم والا کریم ہی پاک ہی اللہ رب عرش بڑے کا اور سب حمد واسطے اللہ کے جو پالنے والا جہانوں کا ہی یہ حدیث غریب ہی میں نے محمد سے سنا ہی کہ کہتا حبیب بن ابی ثابت نے عروہ بن زبیر سے کچھ بھی نہیں سنا **باب حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی صلعم کے پاس خدمتگار کا سوال کرنے کو آئی پس فرمایا اسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ

اذا ذکر داؤد یحدث عنه قال کان اعبد البشر هذا حدیث حسن غریب **باب حدثنا** سفیان بن وکیع نا ابن ابی عدی عن حماد بن سلمة عن ابی جعفر الخطمی عن محمد بن کعب القرظی عن عبد الله بن یزید الخطمی الانصاری عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه کان یقول فی دعائه اللهم ارزقنی حبك وحب من ینفعنی حبه عندك اللهم ما رزقتنی مما احب فاجعله قوة لی فیما تحب اللهم وما زویت عنی مما احب فاجعله فراغا لی فیما تحب هذا حدیث حسن غریب وابو جعفر الخطمی اسمه عمیر بن یزید بن خماشة **باب حدثنا** احمد بن منیع نا ابو احمد الزبیری قال ثنی سعد بن اوس عن بلال بن یحیی العبسی عن شتیر بن شکل عن ابیه شکل بن حمید قال اتیت النبی صلی الله علیه وسلم فقلت یا رسول الله علمنی تعوذا اتعوذ به قال فاخذ بکفی فقال قل اللهم انی اعوذ بك من شر سمعی ومن شر بصری ومن شر لسانی ومن شر قلبی ومن شر منیی یعنی فرجه هذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه من حدیث سعد بن اوس عن بلال بن یحیی **باب حدثنا** الانصاری نا معن نا مالك عن ابی الزبیر المکی عن طاؤس الیمانی عن عبد الله بن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یعلمهم هذا الدعاء کما یعلمهم السورة من القرآن اللهم انی اعوذ بك من عذاب جهنم ومن عذاب القبر واعوذ بك من فتنة المسیح الدجال واعوذ بك من فتنة المحیا والممات هذا حدیث حسن صحیح غریب **حدثنا** هارون بن اسحٰق الهمدانی نا عبدة بن سلیمان عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یدعوا بهؤلاء الکلمات اللهم انی اعوذ بك من فتنة النار وعذاب النار وفتنة القبر وعذاب القبر ومن شر فتنة الغنی ومن شر فتنة الفقر

جب حضرت داؤد علیہ السلام کا ذکر کرتے تھے تو انسے حدیث کرتے تھے فرمایا آپ نے وہ اپنے زمانہ میں تمام آدمیوں سے زیادہ عابد تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** حدیث کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی عدی نے حماد بن سلمہ سے اُسنے ابی جعفر خطمی سے اُسنے محمد بن کعب قرظی سے اُسنے عبد اللہ بن یزید خطمی انصاری سے اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ آنحضرت اپنی دعا میں کہتے تھے اللهم ارزقنی الخ یعنے اے اللہ مجھے اپنی محبت نصیب کر اور اس شخص کی محبت کہ جسکی محبت مجھے نفع دے اے اللہ جو کچھ تو نے میرے نصیب کیا ہے اس چیز سے کہ میں اسکو پسند رکھتا ہوں اسکو میرے حق میں وہ قوت[1] بنا جسکو تو پسند رکھتا ہے اے اللہ اور جو کچھ تو نے مجھسے بند رکھا ہے اس چیز سے کہ میں اسکو پسند رکھتا ہوں تو اسکو میرے لیے فراغت کر اس کہ تو پسند رکھتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور ابو جعفر خطمی کا نام عمیر بن یزید بن خماشہ ہے **باب** حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد زبیری نے کہا حدیث کی مجھے سعد بن اوس نے بلال بن یحیی عبسی سے اُسنے شتیر بن شکل سے اُسنے اپنے باپ شکل بن حمید سے کہا اُسنے میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے کوئی تعویذ سکھلایئے کہ میں اسکو تعویذ بناؤں فرمایا آپ نے کہ اللهم الخ یعنے اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں کانوں کی برائی سے اور آنکھ کی برائی سے اور زبان کی برائی سے اور دل کی برائی سے اور منی کی برائی سے یعنے فرج کی برائی سے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق یعنے طریق سعد بن اوس سے جو راوی ہے بلال بن یحیی سے **باب** حدیث کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے ابی الزبیر مکی سے اُسنے طاؤس یمانی سے اُسنے عبد اللہ بن عباس سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ کو یہ دعا سکھلاتے تھے جیسا کہ انکو قرآن کی سورۃ سکھلاتے تھے اللهم الخ یعنے اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں مسیح دجال کے فتنہ سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں زندگی اور موت کے فتنہ سے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے حدیث کی ہمسے ہارون بن اسحاق ہمدانی نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ بن سلیمان نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ دعا کرتے تھے اللهم الخ یعنے اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں آگ کے فتنہ اور آگ کے عذاب سے اور قبر کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے اور مال کے فتنہ کی برائی سے اور فقر کے فتنہ کی برائی سے

[1] یعنے جو کچھ تو نے مجھے دیا ہے انعامات سے انکو میرے لیے ایسی قوت بنا کہ اسکو میں تیری راہ میں صرف کروں اور اس قوت کو تیری رضا میں خرچ کروں اور جو نعمت کہ تو نے مجھسے دور رکھی باوجودیکہ میرا دل اسکو چاہتا ہے اس دور رکھنے کو میرے حق میں موجب فراغت کی بنا کہ اسکے اشتغال سے دل فارغ ہو کر تیری اطاعت میں مصروف ہو۔

حدثنا علی بن حجر نا اسمعیل بن جعفر عن حمید عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو یقول اللھم انی اعوذ بک من الکسل والھرم والجبن والبخل وفتنۃ المسیح وعذاب القبر ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی عقد التسبیح بالید **حدثنا** محمد بن عبد الاعلی نا عثام بن علی عن الاعمش عن عطاء بن السائب عن ابیہ عن عبد اللہ بن عمرو قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعقد التسبیح بیدہ ھذا حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ من حدیث الاعمش عن عطاء بن السائب وروی شعبۃ والثوری ھذا الحدیث عن عطاء بن السائب بطولہ وفی الباب عن یسیرۃ بنت یاسر **حدثنا** محمد بن بشار نا سھل بن یوسف نا حمید عن ثابت البنانی عن انس بن مالک ونا محمد بن المثنی نا خالد بن الحارث عن حمید عن ثابت عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عاد رجلا قد جھد حتی صار مثل فرخ فقال لہ اما کنت تدعو اما کنت تسال ربک العافیۃ قال کنت اقول اللھم ما کنت معاقبی بہ فی الاخرۃ فعجلہ لی فی الدنیا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ انک لا تطیقہ ولا تستطیعہ افلا کنت تقول اللھم اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار ھذا حدیث حسن صحیح غریب من ھذا الوجہ وقد روی من غیر وجہ عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب حدثنا** محمود بن غیلان نا ابوداؤد قال انبانا شعبۃ عن ابی اسحٰق قال سمعت ابا الاحوص یحدث عن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو اللھم انی اسالک الھدی والتقی والعفاف والغنی ھذا حدیث حسن صحیح **باب حدثنا** ابوکریب نا محمد بن فضیل عن محمد بن سعد الانصاری عن عبد اللہ بن ربیعۃ الدمشقی قال ثنی عائذ اللہ ابو ادریس الخولانی عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان من دعاء داؤد یقول اللھم انی اسالک حبک وحب من یحبک والعمل الذی یبلغنی حبک اللھم اجعل حبک احب الی من نفسی واھلی ومن الماء البارد قال وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے حمید سے اُسنے انس سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگتے تھے اللھم انی الخ یعنے ای اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں بدن کی سستی اور بوڑھاپے سے اور نامردی اور بخیلی سے اور مسیح دجال کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** ہاتھوں کے ساتھ تسبیح کے شمار کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمد بن عبد الاعلی نے کہا حدیث کی ہم سے عثام بن علی نے اعمش سے اُسنے عطاء بن سائب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے کہا اُسنے دیکھا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتھ کے ساتھ تسبیح شمار کرتے تھے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے طریق اعمش سے جو راوی ہے عطاء بن سائب سے اور روایت کیا شعبہ اور ثوری نے اس حدیث کو عطاء بن سائب سے بطولہ اور اس باب میں روایت ہے یسیرہ بنت یاسر سے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے سہل بن یوسف نے کہا حدیث کی ہم سے حمید نے ثابت بنانی سے اُسنے انس بن مالک سے اور حدیث کی ہم سے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہم سے خالد بن حارث نے حمید سے اُسنے ثابت سے اُسنے انس سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کی عیادت کی جو لاغر ہوگیا تھا یہانتک کہ وہ مثل چوزہ کے ہوگیا تھا پس آپ نے اس سے کہا تو کیا دعا کرتا تھا کیا تو اپنے رب سے عافیت کا سوال نہیں کیا کرتا تھا کہا اُسنے میں یہ کہا کرتا تھا اللھم الخ یعنے ای اللہ جو تجھکو مجھے آخرت میں عذاب دینا ہے وہ مجھے دنیا میں ہی دیدے پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ تو اسکی طاقت نہیں رکھتا اور نہ اسکی قوت رکھ سکتا ہے تو کیوں نہ کہا کیا اللھم آتنا الخ یعنے ای اللہ دے ہمکو دنیا میں نیکی اور آخرت میں نیکی اور آگ کے عذاب سے نگاہ رکھ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اس طریق سے اور کئی وجہ سے بواسطہ انس کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے **باب حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابوداؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے ابی اسحاق سے کہا سنا میں نے ابا الاحوص سے کہ حدیث کرتا تھا عبد اللہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے اللھم الخ یعنے ای اللہ میں تجھسے سوال کرتا ہوں ہدایت اور پرہیزگاری اور حرام سے بچنے اور غنی کا یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب حدیث** کی ہم سے ابوکریب نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن فضیل نے محمد بن سعد انصاری سے اُسنے عبد اللہ بن ربیعہ دمشقی سے کہا حدیث کی مجھسے عائذ اللہ ابو ادریس خولانی نے ابی الدرداء سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے حضرت داؤد یہ دعا پڑھا کرتے تھے اللھم انی الخ یعنے ای اللہ میں تجھسے تیری محبت کا سوال کرتا ہوں اور اس شخص کی محبت کا جو تجھسے محبت رکھتا ہے اور اس عمل کا جو مجھے تیری محبت تک پہونچائے ای اللہ مجھے اپنی محبت میری جان اور مال اور پانی سرد سے زیادہ نصیب کر کہا راوی نے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

وجبیر بن مطعم و رفاعة الجهنی و ابی الدرداء و عثمان بن ابی العاص **حدثنا** محمد بن یحیی الثقفی المروزی نا حفص بن غیاث عن
ابن جریج عن عبد الرحمن بن سابط عن ابی امامة قال قیل یا رسول الله ای الدعاء اسمع قال جوف اللیل الآخر و دبر الصلوات المکتوبات
هذا حدیث حسن وقد روی عن ابی ذر و ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال جوف اللیل الآخر الدعاء فیه افضل و ارجی
و نحو هذا **باب** **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن انا حیوة بن شریح الحمصی عن بقیة بن الولید عن مسلم بن زیاد قال سمعت
انسا یقول ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من قال حین یصبح اللهم اصبحنا نشهدك و نشهد حملة عرشك و ملائكتك و
جمیع خلقك بانك الله لا اله الا انت وحدك لا شریك لك وان محمدا عبدك و رسولك الا غفر الله له ما اصاب فی یومه ذلك
وان قالها حین یمسی غفر الله له ما اصاب فی تلك اللیلة من ذنب هذا حدیث غریب **باب** **حدثنا** علی بن حجر نا عبد الحمید
بن عمر الهلالی عن سعید بن ایاس الجریری عن ابی السلیل عن ابی هریرة ان رجلا قال یا رسول الله سمعت دعاءك اللیلة فكان الذی
وصل الی منه انك تقول اللهم اغفر لی ذنبی و وسع لی فی داری و بارك لی فیما رزقتنی قال فهل تراهن تركن شیئا وابو السلیل اسمه ضریب
بن نقیر و یقال نفیر و هذا حدیث غریب **باب** **حدثنا** علی بن حجر نا ابن المبارك نا یحیی بن ایوب عن عبید الله بن زحر عن خالد
بن ابی عمران ان ابن عمر قال قل ما كان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقوم من مجلس حتی یدعو بهؤلاء الكلمات لاصحابه اللهم اقسم لنا
من خشیتك ما یحول بیننا و بین معاصیك و من طاعتك ما تبلغنا به جنتك و من الیقین ما تهون به علینا مصیبات الدنیا و
متعنا باسماعنا و ابصارنا و قوتنا ما احییتنا و اجعله الوارث منا و اجعل ثارنا علی من ظلمنا و انصرنا علی من عادانا و لا تجعل مصیبتنا فی دیننا
و لا تجعل الدنیا اكبر همنا و لا مبلغ علمنا

اور جبیر بن مطعم اور رفاعہ جہنی اور ابی الدرداء اور عثمان بن ابی العاص سے **حدیث** کی ہم سے محمد بن یحیی ثقفی مروزی نے کہا حدیث کی ہم سے
حفص بن غیاث نے ابن جریج سے اُسنے عبد الرحمن بن سابط سے اُسنے ابی امامہ سے کہا اُسنے کسی نے کہا یا رسول اللہ کونسی دعا زیادہ
سنی جاتی ہے فرمایا آپ نے آخر رات کے جوف میں اور فرضی نماز دن کے بعد یہ حدیث حسن ہے۔ اور مروی ہے بواسطہ ابی ذر اور ابن عمر کے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے آخر رات کے جوف میں دعا کرنی افضل اور لائق قبولیت کے ہے اور مثل اسکے آپ نے اور کچھ
فرمائے **باب** **حدیث** کی ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا خبر دی ہمکو حیوۃ بن شریح حمصی نے بقیہ بن ولید سے اُسنے مسلم بن
زیاد سے کہا اُسنے سنا میں نے انس سے کہ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی صبح کے وقت کہے اے اللہ ہمنے صبح کی اس
حالت میں کہ تیری گواہی دیتے ہیں اور تیرے عرش کے اٹھانیوالوں کی گواہی دیتے ہیں اور تیرے فرشتوں کی اور تمام تیری پیدائش کی یہ کہ
تو اللہ ہے نہیں کوئی معبود سوائے تیرے تو اکیلا ہے نہیں کوئی شریک واسطے تیرے اور بیشک محمد تیرا بندہ اور تیرا رسول ہے تو اللہ تعالی اسکے گناہ
کو جو اُسنے اس دن میں کیا ہے بخشدیتا ہے اور اگر رات کے وقت کہے تو اللہ تعالی اسکے گناہ کو جو اُسنے اس رات میں کیا ہے بخشدیتا ہے یہ حدیث غریب
ہے **باب** **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الحمید بن عمر ہلالی نے سعید بن ایاس جریری سے اُسنے ابی السلیل سے اُسنے
ابی ہریرہ سے یہ کہ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ میں نے آپکی دعا آج کی رات میں سنی ہے سو مجھے جو کچھ اس دعا سے پہونچا ہے یہ ہے کہ آپ کہتے تھے اللھم الخ یعنے
اے اللہ میرے گناہ بخش اور میری راہ کے میں فراخی کر اور جو کچھ تونے مجھے دیا ہے اسمیں برکت دے فرمایا آپ نے پس کیا تو دیکھتا ہے کہ ان کلمات نے کوئی
چیز چھوڑ دی ہے اور ابو السلیل کا نام ضریب بن نقیر ہے اور کہا گیا ہے نفیر فا سے اور یہ حدیث غریب ہے **باب** **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا
خبر دی ہمکو ابن مبارک نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن ایوب نے عبید اللہ بن زحر سے اُسنے خالد بن ابی عمران سے یہ کہ ابن عمر نے کہا کم تھی یہ بات کہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کسی مجلس سے کھڑے ہوتے کہ ان کلمات کے ساتھ اپنے صحابہ کے حق میں دعا نہ کرلیتے اللھم الخ یعنے اے اللہ تقسیم کر ہمارے لیے اپنا خوف
اسقدر کہ حائل ہو درمیان ہمارے اور نافرمانی تیری کے اور طاعت اپنی سے اسقدر کہ اسکے سبب ہمکو تو اپنی جنت میں پہونچائے اور یقین سے اسقدر کہ اسکے سبب
ہمپر دنیا کی مصیبتیں آسان ہوں اور نفع دے ہمکو ساتھ ہمارے کانوں اور آنکھوں اور قوت کے جبتک ہمکو تو زندہ رکھے اور میری نسل سے میرا وارث کر اور کینہ
ہمارا اسپر کر جو ہمپر ظلم کرے اور ہمکو مدد دے اسپر جو ہمارے ساتھ دشمنی کرے اور ہمارے دین میں مصیبت نہ ڈال اور نہ کر دنیا کو ہمارا بڑا غم اور نہ غایت علم ہمارے کی

؎ یعنے دنیا کا حاصل کرنا ہی ہمارا اصلی مقصود نہ کر اور نہ ہمارے علم کی اس دنیا کا حاصل کرنا غایت بنا یعنے ایسا نہ ہو کہ ہم دنیا کو حاصل کرنا ہی اپنا مقصود بالذات تصور کرلیں اور دین کو بھول جائیں ۱۲

ومن شر المسیح الدجال اللهم اغسل خطایای بماء الثلج والبرد وانق قلبی من الخطایا کما انقیت الثوب الابیض من الدنس وباعد بینی وبین خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب اللهم انی اعوذ بك من الکسل والهرم والمأثم والمغرم هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** هارون نا عبدة عن هشام بن عروة عن عباد بن عبد الله بن الزبیر عن عائشة قالت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول عند وفاته اللهم اغفر لی وارحمنی والحقنی بالرفیق الاعلی هذا حدیث حسن صحیح **باب حدثنا** الانصاری نا معن نا مالك عن یحیی بن سعید عن محمد بن ابراهیم التیمی ان عائشة قالت کنت نائمة الی جنب رسول الله صلی الله علیه وسلم ففقدته من اللیل فلمسته فوقع یدی علی قدمیه وهو ساجد وهو یقول اعوذ برضاك من سخطك وبمعافاتك من عقوبتك لا احصی ثناء علیك انت کما اثنیت علی نفسك هذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجه عن عائشة **حدثنا** قتیبة نا اللیث عن یحیی بن سعید بهذا الاسناد نحوه وزاد فیه واعوذ بك منك لا احصی ثناء علیك **باب حدثنا** الانصاری نا معن نا مالك عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یقول احدکم اللهم اغفر لی ان شئت اللهم ارحمنی ان شئت لیعزم المسالة فانه لا مکره له هذا حدیث حسن صحیح **باب حدثنا** الانصاری نا معن نا مالك عن ابن شهاب عن ابی عبد الله الاغر وعن ابی سلمة بن عبد الرحمن عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ینزل ربنا کل لیلة الی السماء الدنیا حتی یبقی ثلث اللیل الاخر فیقول من یدعونی فاستجیب له من یسألنی فاعطیه ومن یستغفرنی فاغفر له هذا حدیث حسن صحیح وابو عبد الله الاغر اسمه سلمان وفی الباب عن علی وعبد الله بن مسعود وابی سعید

اور مسیح دجال کی برائی سے ای اللہ میرے گناہوں کو دھو برف اور اولے کے پانی سے اور میرے دل کو گناہوں سے صاف کر جیسا کہ کپڑا سفید میل سے صاف کیا جاتا ہے اور دوری ڈال درمیان میرے اور میرے گناہوں کے جیسا کہ تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان دوری ڈالی ہے۔ ای اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں سستی اور بڑھاپے سے اور گناہ اور قرض سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے ہشام بن عروہ سے اُسنے عباد بن عبد اللہ بن زبیر سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُسنے سنا میں نے رسول اللہ صلعم سے کہ اپنی وفات کے وقت فرماتے اللهم الخ یعنے ای اللہ بخش مجھکو اور رحم کر مجھپر اور ملا دے مجھکو بلند رتبہ رفیقوں[1] میں **باب حدیث** کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے یحیی بن سعید سے اُسنے محمد بن ابراہیم تیمی سے یہ کہ حضرت عائشہ نے کہا میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں سوئی ہوئی تھی سو میں نے رات کے وقت آپکو نہ پایا اور آپکو ٹٹولا پس میرا ہاتھ آپکے قدموں مبارک پر جا پڑا اس حالت میں کہ آپ سجدہ میں تھے اور یہ کہ رہے تھے اعوذ الخ یعنے میں تیری رضا کی پناہ چاہتا ہوں تیرے غصہ سے اور تیری معافی کی تیرے عذاب سے میں تجھپر صفت شمار نہیں کر سکتا جیسا کہ تو نے اپنے نفس کی ثنا کی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ کئی وجہ سے حضرت عائشہ سے مروی ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے یحیی بن سعید سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے۔ اور اسمیں یہ زیادہ کیا ہے اور تیری پناہ چاہتا ہوں تجھسے میں تجھپر ثنا نہیں شمار کر سکتا **باب حدیث** کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے ابی الزناد سے اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی یوں دعا نہ کرے ای اللہ بخش مجھے اگر تیری مرضی ہو ای اللہ مجھپر رحم کر اگر تیری مرضی ہو چاہیے کہ سوال کرے یقین کرکے کیونکہ کوئی اسپر جبر کرنیوالا نہیں ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب حدیث** کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے ابن شہاب سے اُسنے ابی عبد اللہ اغر سے اور ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رب ہمارا ہر رات میں آسمان سے دنیا کی طرف اترتا ہے جب کہ رات کی آخر تہائی باقی رہتی ہے اور فرماتا ہے کون شخص مجھسے دعا مانگتا ہے کہ اسکی دعا قبول کروں کون مجھسے سوال کرتا ہے کہ اسکو دوں کون مجھسے بخشش مانگتا ہے کہ اسکو بخشش کروں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو عبد اللہ اغر کا نام سلمان ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے علی اور عبد اللہ بن مسعود اور ابی سعید

---

[1] رفیق اعلیٰ سے مراد فرشتے اور مقرب انبیا علیہم السلام ہیں یعنے ای اللہ مجھے انکے ساتھ ملا اور بعضوں نے کہا ہے مراد اس سے اللہ تعالیٰ ہے حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت حالت صحت میں فرماتے تھے کہ بغیر رضامندی کسی پیغمبر کو موت نہیں آئی جب حضرت کو مرض الموت میں غش سے ہوش آیا تو حضرت نے آنکھ کھول کے یہ دعا کی اسوقت میں نے جانا کہ حضرت نے ہمکو چھوڑا اور موت کو اختیار کیا یہ اخیر کلام حضرت کا تھا اسکے بعد حضرت

ثنا ابی یوسف ونا عبد الاعلی عن هشام بن حسان عن محمد بن سیرین عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله هذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم **باب حدثنا** ابراهیم بن یعقوب نا صفوان بن صالح نا الولید بن مسلم نا شعیب بن ابی حمزة عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان لله تسعة وتسعین اسما مائة غیر واحدة من احصاها دخل الجنة هو الله الذی لا اله الا هو الرحمٰن الرحیم الملك القدوس السلام المؤمن المهیمن العزیز الجبار المتکبر الخالق البارئ المصور الغفار القهار الوهاب الرزاق الفتاح العلیم القابض الباسط الخافض الرافع المعز المذل السمیع البصیر الحکم العدل اللطیف الخبیر الحلیم العظیم الغفور الشکور العلی الکبیر الحفیظ المقیت الحسیب الجلیل الکریم الرقیب المجیب الواسع الحکیم الودود المجید الباعث الشهید الحق الوکیل القوی المتین الولی الحمید المحصی المبدئ المعید المحیی الممیت الحی القیوم الواجد الماجد الواحد الصمد القادر المقتدر المقدم المؤخر الاول الاخر الظاهر الباطن الوالی المتعالی البر التواب المنتقم العفو الرؤف مالك الملك ذو الجلال والاکرام المقسط الجامع الغنی المغنی المانع الضار النافع النور الهادی البدیع الباقی الوارث الرشید الصبور هذا حدیث غریب حدثنا به غیر واحد عن صفوان بن صالح ولا نعرفه الا من حدیث صفوان بن صالح وهو ثقة عند اهل الحدیث وقد روی هذا الحدیث من غیر وجه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم لا نعلم فی کبیر شئ من الروایات ذکر الاسماء الا فی هذا الحدیث وقد روی آدم بن ابی ایاس هذا الحدیث باسناد غیر هذا عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم وذکر فیه الاسماء ولیس له اسناد صحیح **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان لله تسعة وتسعین اسما من احصاها دخل الجنة ولیس فی هذا الحدیث ذکر الاسماء وهو حدیث حسن صحیح ورواه ابو الیمان عن شعیب بن

کہا یوسف نے اور حدیث کی ہمسے عبد الاعلی نے ہشام بن حسان سے اُسنے محمد بن سیرین سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے اُسنے نبی صلعم سے مثل اسکے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی وجہ سے بواسطہ ابو ہریرہ کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے **باب حدیث** کی ہمسے ابراہیم بن یعقوب نے کہا حدیث کی ہمسے صفوان بن صالح نے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن مسلم نے کہا حدیث کی ہمسے شعیب بن ابی حمزہ نے ابی الزناد سے اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے ۹۹ نام ہیں یعنے ایک کم سو جو کوئی انکو یاد کرے وہ جنت میں داخل ہوگا ہو اللہ الذی الخ یعنے وہ ہے اللہ جو نہیں کوئی معبود سوائے اسکے جو بخشنے والا ہے مہربان بادشاہ بہت پاک سلامت سب عیب سے امن دینے والا نگہبان غالب زبردست تکبر والا پیدا کرنیوالا درست کرنیوالا صورتیں بنانیوالا بخشش کرنیوالا قہر کرنیوالا داتا رزق دینے والا کھولنے والا جاننے والا بند کرنیوالا فراخی کرنیوالا نیچا کرنیوالا بلند کرنیوالا عزت دینے والا ذلت دینے والا سننے والا دیکھنے والا حکم کرنیوالا عدل کرنیوالا باریک بین خبر رکھنے والا حلم والا عظمت والا گناہ بخشنے والا شکر قبول کرنیوالا بلند کبیر حافظ تقدیر بنانیوالا کفایت کرنیوالا جلیل کریم نگہبان قبول کرنیوالا فراخی دینے والا حکمت والا دوست رکھنے والا بزرگ قیامت لانیوالا حاضر حق کارساز زور آور بہت قدرت والا دوست ستودہ شدہ شمار کرنیوالا ابتدا بنانیوالا دوبارہ پیدا کرنیوالا زندہ کرنیوالا مارنیوالا زندہ قائم پانیوالا بزرگ واحد بے احتیاج قادر مقتدر مقدم موخر اول آخر ظاہر باطن والی علو والا احسان کرنیوالا رجوع کرنیوالا بدلہ لینے والا معاف کرنیوالا شفقت کرنیوالا مالک ملک کا صاحب بزرگی اور بخشش کا انصاف کرنیوالا جامع کرنیوالا بے نیاز غنی کرنیوالا منع کرنیوالا ضرر دینے والا نفع دینے والا نور ہدایت کرنیوالا پیدا کرنیوالا باقی رہنے والا وارث رشید صبر کرنیوالا یہ حدیث غریب ہے **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے کئی ایک نے صفوان بن صالح سے اور نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق صفوان بن صالح سے اور یہ اہل حدیث کے نزدیک ثقہ ہے اور یہ حدیث کئی وجہ سے بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے ہم سوائے اس حدیث کے اور بڑی بڑی روایتوں میں بھی اللہ تعالیٰ کے ناموں کا مذکور نہیں پاتے اور آدم بن ابی ایاس نے اس حدیث کو سوائے اس اسناد کے بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور اُسنے اسمیں نام الٰہی ذکر کیے ہیں اور اسکی سند صحیح نہیں **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی الزناد سے اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلعم سے کہ فرمایا آپ نے اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو کوئی انکو یاد کرے جنت میں داخل ہوگا اور اس حدیث میں ان اسموں کا ذکر نہیں ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا اسکو ابو الیمان نے شعیب بن

ولا تسلط علینا من لا یرحمنا هذا حدیث حسن غریب وقد روی بعضهم هذا الحدیث عن خالد بن ابی عمران عن نافع
عن ابن عمر **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو عاصم نا عثمان الشحام ثنا مسلم بن ابی بکرة قال سمعنی ابی وانا اقول اللهم انی
اعوذ بك من الهم والكسل وعذاب القبر قال یا بنی ممن سمعت هذا قال قلت سمعتك تقولهن قال الزمهن فانی سمعت
رسول الله صلی الله علیه وسلم یقولهن هذا حدیث حسن غریب **باب حدثنا** علی بن خشرم نا الفضل بن موسی
عن الحسین بن واقد عن ابی اسحق عن الحارث عن علی قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم الا اعلمك كلمات
اذا قلتهن غفر الله لك وان كنت مغفورا لك قال قل لا اله الا الله العلی العظیم لا اله الا الله الحلیم الكریم لا اله الا الله
سبحان الله رب العرش العظیم قال علی بن خشرم واخبرنا علی بن الحسین بن واقد عن ابیه بمثل ذلك الا انه قال فی
آخرها الحمد لله رب العلمین هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه من حدیث ابی اسحق عن الحارث عن
علی **باب حدثنا** محمد بن یحیی نا محمد بن یوسف نا یونس بن ابی اسحق عن ابراهیم بن محمد بن سعد عن ابیه
عن سعد قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم دعوة ذی النون اذ دعا وهو فی بطن الحوت لا اله الا انت سبحانك
انی كنت من الظلمین فانه لم یدع بها رجل مسلم فی شیء قط الا استجاب الله له وقال محمد بن یوسف مرة عن ابراهیم بن محمد بن
سعد عن سعد وقد روی غیر واحد هذا الحدیث عن یونس بن ابی اسحق عن ابراهیم بن محمد بن سعد عن سعد ولم یذكروا فیه عن ابیه وروی
بعضهم وهو ابو احمد الزبیری عن یونس فقالوا عن ابراهیم بن محمد بن سعد عن ابیه عن سعد نحو روایة محمد بن یوسف
باب حدثنا یوسف بن حماد البصری نا عبد الاعلی عن سعید عن قتادة عن ابی رافع عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم
قال ان لله تسعة وتسعین اسما مائة غیر واحدة من احصاها دخل الجنة

اور ہم پر ایسا حاکم مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کیا ہے بعض نے اس حدیث کو خالد بن ابی عمران سے اُسنے نافع
اُسنے ابن عمر سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عاصم نے کہا حدیث کی ہمسے عثمان شحام نے کہا حدیث کی
ہمسے مسلم بن ابی بکرہ نے کہا اُسنے مجھے میرے باپ نے سنا کہ میں یہ کہتا ہوں اللھم انی الخ یعنے اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں غم اور سستی سے
اور قبر کے عذاب سے کہا اُسنے اے میرے بیٹے تو نے یہ دعا کس سے سیکھی ہے کہا اُسنے میں نے کہا میں نے آپ سے سنا ہے کہ آپ اسکو کہتے تھے
کہا انھوں نے لازم پکڑ اسکو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اسکو پڑھتے تھے یہ حدیث حسن غریب ہے **باب**
حدیث کی ہمسے علی بن خشرم نے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسیٰ نے حسین بن واقد سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے حارث سے اُسنے
علی سے کہا اُسنے مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تجھکو وہ کلمے نہ سکھلاؤں کہ جب تو انکو کہے گا تو اللہ تعالیٰ تجھے بخشدیگا اور اگر تو پہلی ہی
بخشا ہوا ہوگا تو تیرے درجے بلند کریگا فرمایا آپ نے کہ لا اله الا الله الخ یعنے نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو بلند ہے بزرگ نہیں کوئی معبود سوائے
اللہ کے جو حلم والا ہے بخشنے والا نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے پاک ہے وہ اللہ جو رب ہے عرش بزرگ کا کہا علی بن خشرم نے اور خبر دی ہمکو علی بن حسین
بن واقد نے اپنے باپ سے مثل اسکے مگر کہ اُسنے اسکے آخر میں کہا ہے الحمد للہ رب العالمین یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ابی اسحاق سے
جو راوی ہیں حارث سے وہ علی سے **باب حدیث** کی ہمسے محمد بن یحییٰ نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یوسف نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن ابی اسحاق
نے ابراہیم بن محمد بن سعد سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے سعد سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا حضرت ذی النون کی جبکہ انھوں نے
مچھلی کے پیٹ میں دعا کی تھی یہ تھی لا اله الا انت الخ یعنے نہیں کوئی معبود سوائے تیرے پاک ہے تو میں ظالموں سے ہوں سو جو کوئی مرد مسلمان کسی حاجت
میں اسکے ساتھ دعا کریگا تو اللہ تعالیٰ اسکی دعا قبول کرتا ہے اور کہا محمد بن یوسف نے ایک بار روایت ہے ابراہیم بن محمد بن سعد سے اُسنے روایت کی
سعد سے اور روایت کیا ہے کئی ایک نے اس حدیث کو یونس بن ابی اسحاق سے اُسنے ابراہیم بن محمد بن سعد سے اُسنے سعد سے اور انھوں نے اسمیں اسکے
باپ کا ذکر نہیں کیا اور روایت کیا ہے بعض نے یعنے ابو احمد زبیری نے یونس سے پس کہا انھوں نے مروی ہے ابراہیم بن محمد بن سعد سے اُسنے اپنے باپ
سے اُسنے سعد سے مثل روایت محمد بن یوسف کے **باب حدیث** کی ہمسے یوسف بن حماد بصری نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالاعلیٰ نے سعید سے
اُسنے قتادہ سے اُسنے ابی رافع سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلعم سے کہ فرمایا آپ نے اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں یعنے ایک کم سو جو کوئی انکو یاد کرے وہ جنت میں داخل ہوگا

قال فاذا اعطيت العافية في الدنيا واعطيتها في الآخرة فقد افلحت هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه انما نعرفه من حديث سلمة بن وردان **حدثنا** قتيبة بن سعيد نا جعفر بن سليمان الضبعي عن كهمس بن الحسن عن عبد الله بن بريدة عن عائشة قالت قلت يا رسول الله ارأيت ان علمت اي ليلة ليلة القدر ما اقول فيها قال قولي اللهم انك عفو تحب العفو فاعف عني هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** احمد بن منيع نا عبيدة بن حميد عن يزيد بن ابي زياد عن عبد الله بن الحارث عن العباس بن عبد المطلب قال قلت يا رسول الله علمني شيئا اسأله الله قال سل الله العافية فمكثت اياما ثم جئت فقلت يا رسول الله علمني شيئا اسأله الله فقال لي يا عباس يا عم رسول الله سل الله العافية في الدنيا والآخرة هذا حديث صحيح وعبد الله هو ابن الحارث بن نوفل وقد سمع من العباس بن عبد المطلب **باب حدثنا** محمد بن بشار نا ابراهيم بن عمر بن ابي الوزير نا زنفل بن عبد الله ابو عبد الله عن ابن ابي مليكة عن عائشة عن ابي بكر الصديق ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا اراد امرا قال اللهم خر لي واختر لي هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث زنفل وهو ضعيف عند اهل الحديث ويقال له زنفل بن عبد الله العرفي وكان يسكن عرفات وتفرد بهذا الحديث ولا يتابع عليه **باب حدثنا** اسحق بن منصور نا حبان بن هلال نا ابان هو ابن يزيد العطار نا يحيى ان زيد بن سلام حدثه ان ابا سلام حدثه عن ابي مالك الاشعري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الوضوء شطر الايمان والحمد لله يملأ الميزان وسبحان الله والحمد لله يملآن او تملأ ما بين السموات والارض والصلوة نور والصدقة برهان والصبر ضياء والقرآن حجة لك او عليك كل الناس يغدو فبايع نفسه فمعتقها او موبقها هذا حديث حسن صحيح **باب حدثنا** الحسن بن عرفة نا اسمعيل بن عياش عن عبد الرحمن بن زياد

فرمایا آپ نے جب تجھے عافیت دنیا میں مل گئی اور آخرت میں بھی مل گئی سو تو خلاصی پا گیا یہ حدیث حسن غریب ہے اس وجہ سے ہم تو اسکو فقط طریق سلمہ بن وردان سے ہی پہچانتے ہیں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن سلیمان ضبعی نے کہمس بن حسن سے اُسنے عبد اللہ بن بریدہ سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے بتلائیے کہ اگر مجھے لیلۃ القدر معلوم ہو تو میں اسمیں کیا دعا کروں فرمایا آپ نے کہ اے اللہ تو معاف کرنیوالا ہے دوست رکھتا ہے معافی کو سو مجھے معاف کر یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے عبیدہ بن حمید نے یزید بن ابی زیاد سے اُسنے عبد اللہ بن حارث سے اُسنے عباس بن عبد المطلب سے کہا اُسنے میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے کوئی چیز سکھلائیے کہ اللہ تعالیٰ سے سوال کروں پس فرمایا آپ نے اے عباس اے رسول اللہ کے چچا اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت میں عافیت طلب کر یہ حدیث صحیح ہے اور عبد اللہ وہ حارث بن نوفل کا بیٹا ہے اور اسکی عباس بن عبد المطلب سے سماع ہے **باب حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن عمر بن ابی الوزیر نے کہا حدیث کی ہمسے زنفل بن عبد اللہ یعنی ابو عبد اللہ نے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اُسنے ابی بکر صدیق سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی کام کا ارادہ کرتے تو کہتے اے اللہ مجھے نیک الہام کر اور میرے لیے اچھی بات پسند کر یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق زنفل سے اور یہ اہل حدیث کے نزدیک ضعیف ہے اور اسکو زنفل بن عبد اللہ عرفی کہا جاتا ہے اور یہ عرفات میں سکونت رکھتا تھا اور اس حدیث سے متفرد ہوا ہے اور اسکا متابع کوئی نہیں ہوا **باب حدیث** کی ہمسے اسحاق بن منصور نے کہا خبر دی ہمکو حبان بن ہلال نے کہا حدیث کی ہمسے ابان بن یزید عطار نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ نے کہ زید بن سلام نے اسکو حدیث کی ہے کہ ابا سلام نے حدیث کی ہے اسکو ابی مالک اشعری سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو نصف[1] ایمان کا ہے۔ اور الحمد للہ میزان کو پر کرتی ہے اور سبحان اللہ اور الحمد للہ پر کرتے ہیں یا پر کرتا ہے ہر ایک انمیں سے (شک راوی) اس چیز کو جو درمیان آسمانوں اور زمین کے ہے۔ اور نماز نور ہے اور صدقہ برہان ہے اور صبر روشنائی ہے اور قرآن حجت واسطے تیرے یا اوپر تیرے ہر ایک آدمی صبح کرتا ہے اور اپنے نفس کو بیچنے والا ہے سو آزاد کرنیوالا ہے اسکو یا ہلاک کرنیوالا ہے اسکو یہ حدیث حسن ہے **باب حدیث** کی ہمسے حسن بن عرفہ نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن عیاش نے عبد الرحمٰن بن ابی زیاد سے

---

[1] وضو نصف ایمان ہے یعنی ثواب اسکا نصف ایمان کے برابر ہے یا یہ کہ ایمان سے معنے نماز کے ہیں اور وضو نماز کی شرط ہے سو گویا نصف اسکا ہوا یا یہ کہ وضو بھی گناہوں کو نابود کرتا ہے جیسے ایمان نابود کرتا ہے یا یہ کہ ایمان باطن کی صفائی کرتا ہے اور وضو ظاہر کی قولہ اپنے نفس کو بیچنے والا ہے یعنی ہر ایک آدمی صبح کے وقت اپنے نفس کو کسی کام کے عوض میں صرف کرتا ہے پھر دو حال سے خالی نہیں یا تو اسکو آزاد کرنیوالا ہے بشرطیکہ طاعت میں صرف کرے یا اسکو ہلاک کرنیوالا ہے اگر اسکو معصیت میں خرچ کرے ١٢

ابی حمزۃ عن ابی الزناد ولم یذکر فیہ الاسماء **حدثنا** ابراھیم بن یعقوب نا زید بن حباب ان حمید المکی مولی ابن علقمۃ حدثہ ان عطاء بن ابی رباح حدثہ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مررتم بریاض الجنۃ فارتعوا قلت یا رسول اللہ وما ریاض الجنۃ قال المساجد قلت وما الرتع یا رسول اللہ قال سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ھذا حدیث غریب **حدثنا** عبد الوارث بن عبد الصمد بن عبد الوارث قال ثنی ابی قال ثنی محمد بن ثابت ھو البنانی ثنی ابی عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا مررتم بریاض الجنۃ فارتعوا قالوا وما ریاض الجنۃ قال حلق الذکر ھذا حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ من حدیث ثابت عن انس **باب حدثنا** ابراھیم بن یعقوب نا عمرو بن عاصم نا حماد بن سلمۃ عن ثابت عن عمر بن ابی سلمۃ عن امہ ام سلمۃ عن ابی سلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اصاب احدکم مصیبۃ فلیقل انا للہ وانا الیہ راجعون اللھم عندک احتسب مصیبتی فاجرنی فیہا وابدلنی منہا خیرا فلما احتضر ابو سلمۃ قال اللھم اخلف فی اھلی خیرا منی فلما قبض قالت ام سلمۃ انا للہ وانا الیہ راجعون عند اللہ احتسب مصیبتی فاجرنی فیہا ھذا حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ وروی ھذا الحدیث من غیر ھذا الوجہ عن ام سلمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابو سلمۃ اسمہ عبد اللہ بن عبد الاسد **باب حدثنا** یوسف بن عیسی نا الفضل بن موسی نا سلمۃ بن وردان عن انس بن مالک ان رجلا جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ای الدعاء افضل قال سل ربک العافیۃ والمعافاۃ فی الدنیا والاخرۃ ثم اتاہ فی الیوم الثانی فقال یا رسول اللہ ای الدعاء افضل فقال لہ مثل ذلک ثم اتاہ الیوم الثالث فقال لہ مثل ذلک

ابی حمزہ سے اُسنے ابی الزناد سے اور ان اسموں کا ذکر اسنے اسمیں نہیں کیا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن یعقوب نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے یہ کہ حمید مکی ابن علقمہ کے غلام نے اسکو حدیث کی ہے کہ عطاء بن ابی رباح نے اسکو حدیث کی ہے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تم جنت کے باغوں سے گزرو تو انمیں چرو میں نے کہا یا رسول اللہ اور جنت کے باغ کیا ہیں فرمایا آپ نے مسجدیں میں نے کہا اور انمیں چرنا کیا ہے یا رسول اللہ فرمایا آپ نے سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ واللہ اکبر یہ حدیث غریب ہے **حدیث** کی ہمسے عبد الوارث بن عبد الصمد بن عبد الوارث نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے کہا حدیث کی مجھے محمد بن ثابت بنانی نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے انس بن مالک سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنت کے باغوں میں گذرو تو چرو کہا لوگوں نے اور جنت کے باغ کیا ہیں فرمایا آپ نے حلقے[1] ذکر کے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس طریق سے یعنے طریق ثابت سے جو راوی ہے انس سے **باب حدیث** کی ہمسے ابراہیم بن یعقوب نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن عاصم نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے ثابت سے اُسنے عمر بن ابی سلمہ سے اُسنے اپنی والدہ ام سلمہ سے اُسنے ابی سلمہ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو کوئی مصیبت پہونچے تو چاہیے کہ کہے انا للہ الخ یعنے ہم واسطے اللہ کے ہیں اور ہم اسکی طرف رجوع کرنیوالے ہیں ای اللہ تیرے پاس اپنی مصیبت کا اجر شمار کرتا ہوں سو مجھے اسمیں اجر دے اور اس سے بہتر بدلہ نصیب کر پس جب ابو سلمہ کو موت پہونچی تو کہا اُسنے ای اللہ میرے اہل میں مجھسے بہتر خلیفہ کر سو جب وہ فوت ہو گیا تو کہا ام سلمہ نے انا للہ الخ یعنے ہم واسطے اللہ کے ہیں اور ہم طرف اسکے رجوع کرنیوالے ہیں میں اللہ کے پاس اپنی مصیبت کا شمار کرتی ہوں سو مجھے اسمیں اجر دے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس وجہ سے اور یہ حدیث کئی وجہ سے بواسطہ ام سلمہ کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور ابو سلمہ کا نام عبد اللہ بن عبد الاسد ہے **باب حدیث** کی ہمسے یوسف بن عیسی نے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسی نے کہا حدیث کی ہمسے سلمہ بن وردان نے انس بن مالک سے یہ کہ ایک آدمی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ کونسی دعا افضل ہے فرمایا آپ نے اپنے رب سے سلامتی اور عافیت دنیا اور آخرت میں پھر وہ مرد دوسرے دن آپکے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ کونسی دعا افضل ہے پس آپ نے اسیطرح جواب دیا پھر تیسرے دن آپ کے پاس آیا سو آپ نے اسکو اسیطرح کہا

[1] یعنے بہت لوگوں کا جمع ہو کر اللہ کی یاد میں مشغول ہونا جہاں کثرت سے آدمی ہوں وہاں فیض الٰہی بہت نازل ہوتا ہے جسقدر زائد ہونگے اسیقدر فیض زیادہ ہوگا اس امر کو وہ لوگ جانتے ہیں جنھوں نے ایسے موقعوں میں جمع ہوئے ہیں اگر غور سے دیکھا جاوے تو ظاہر ہوگا کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنی تنہا نماز پڑھنے سے پچیس یا ستائیس درجہ زیادہ اجر ملتا ہے وجہ اسکی یہی ہے کہ جماعت میں بسبب کثرت کے فیض الٰہی دمبدم کثرت سے نازل ہوتا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ جمعہ میں اس سے زیادہ ہوتا ہے اسلیے کہ وہاں عموماً ہر ایک نماز سے زیادہ نمازی ہوتے ہیں علی ہذا القیاس حج بیت اللہ ۱۲ منہ سلامتی تمام آفات ظاہرہ اور باطنہ سے اسمیں ایمان بھی داخل ہے

يا مقلب القلوب ثبت قلبي على دينك قالت فقلت يا رسول الله ما لاكثر دعائك يا مقلب القلوب ثبت قلبي على دينك قال يا ام سلمة انه ليس آدمي الا وقلبه بين اصبعين من اصابع الله فمن شاء اقام ومن شاء ازاغ فتلا معاذ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وفي الباب عن عائشة والنواس بن سمعان وانس وجابر وعبد الله بن عمرو ونعيم بن همار هذا حديث حسن **باب** حدثنا محمد بن حاتم المؤدب نا الحكم بن ظهير نا علقمة بن مرثد عن سليمان بن بريدة عن ابيه قال شكى خالد بن الوليد المخزومي الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ما انام الليل من الارق فقال نبي الله صلى الله عليه وسلم اذا اويت الى فراشك فقل اللهم رب السموات السبع وما اظلت ورب الارضين وما اقلت ورب الشياطين وما اضلت كن لي جارا من شر خلقك كلهم جميعا ان يفرط علي احد منهم او ان يبغي عز جارك وجل ثناؤك ولا اله غيرك لا اله الا انت هذا حديث ليس اسناده بالقوي والحكم بن ظهير قد ترك حديثه بعض اهل الحديث ويروى هذا الحديث عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا من غير هذا الوجه **حدثنا** علي بن حجر نا اسمعيل بن عياش عن محمد بن اسحق عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا فزع احدكم في النوم فليقل اعوذ بكلمات الله التامة من غضبه وعقابه وشر عباده ومن همزات الشياطين وان يحضرون فانها لن تضره فكان عبد الله بن عمرو يلقنها من بلغ من ولده ومن لم يبلغ منهم كتبها في صك ثم علقها في عنقه هذا حديث حسن غريب **باب** **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عمرو بن مرة قال سمعت ابا وائل قال سمعت عبد الله بن مسعود يقول قلت له انت سمعته من عبد الله قال نعم ورفعه انه قال لا احد اغير من الله ولذلك حرم الفواحش ما ظهر منها وما بطن ولا احد احب اليه المدح من الله ولذلك مدح نفسه هذا حديث حسن صحيح

اے پھیرنے والے دلوں کے میرے دل کو اپنے دین پر محکم رکھ کہا ام سلمہ نے میں نے کہا یا رسول اللہ آپکا زیادہ بار یہ دعا مانگنے کا کیا باعث ہے اے پھیرنے والے دلوں کے اپنے دین پر میرے دل کو ثابت رکھ فرمایا آپ نے اے ام سلمہ جو کوئی آدمی ہے اسکا دل درمیان دو انگلیوں کے ہے اللہ تعالیٰ کی انگلیوں سے سو جو کوئی چاہے سیدھا کرائے اور جو کوئی چاہے ٹیڑھا کرائے پس معاذ نے یہ آیت پڑھی ربنا لا تزغ الخ یعنی اے رب نہ ٹیڑھا کر ہمارے دلوں کو بعد اسکے کہ تو نے ہم کو ہدایت کی ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے حضرت عائشہ اور نواس بن سمعان اور انس اور جابر اور عبداللہ بن عمرو اور نعیم بن ہمار سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن ہے **باب** حدیث کی ہم سے محمد بن حاتم مؤدب نے کہا حدیث کی ہم سے حکم بن ظہیر نے کہا حدیث کی ہم سے علقمہ بن مرثد نے سلیمان بن بریدہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے کہا اُسنے خالد بن ولید مخزومی نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس شکوہ کیا اور کہا یا رسول اللہ میں رات کو خوف سے سو نہیں سکتا پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تو اپنے فرش کی طرف جگہ پکڑے یعنی سونے لگے تو کہا اللھم الخ یعنی اے اللہ رب آسمانوں سات کے اور اسکے کہ انکو سایہ بنایا اور رب زمینوں کے اور اسکے جو انکو بلند کیا اور رب شیطانوں کے جو انکو گمراہ کیا میرے لیے پناہ ہو اپنی تمام پیدا کی برائی سے اس سے کہ مجھپر کوئی انمیں سے غالب ہو یا یہ کہ ظلم کرے تیری پناہ لینے والا غالب ہے اور بلند ہے صفت تیری کوئی نہیں معبود سوائے تیرے اور نہیں کوئی معبود مگر تو ہی اس حدیث کی اسناد قوی نہیں ہے اور حکم بن ظہیر کو بعض اہل حدیث نے ترک کر دیا ہے۔ اور غیر اس وجہ سے بھی یہ حدیث مرسلا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے اسمٰعیل بن عیاش نے محمد بن اسحاق سے اُسنے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے خواب میں ڈرے تو چاہیے کہ یہ کہے اعوذ الخ یعنی میں پناہ چاہتا ہوں کلمات اللہ کی جو کامل ہیں یعنے انمیں عیب نہیں اسکے غضب اور عذاب سے اور اسکے بندوں کی برائی سے اور شیطان کے وسوسوں سے اور اس سے کہ میرے پاس حاضر ہوں پس وہ اسکو ضرر نہیں پہنچاتے سو عبداللہ بن عمرو اپنی اولاد میں سے جو کوئی بالغ ہوتا تو اسکو سکھلا دیتے اور جو کوئی انمیں سے بالغ نہ ہوتا تو اسکے کاغذ میں لکھ دیتے پھر اسکو اسکی گردن میں لٹکا دیتے یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے عمرو بن مرہ سے کہا سنا میں نے ابا وائل سے کہا سنا میں نے عبداللہ بن مسعود سے کہتا ہے عمرو میں نے ابا وائل سے کہا کیا تو نے اسکو عبداللہ سے سنا ہے کہا اُسنے ہاں اور اُسنے اسکو مرفوع کیا ہے کہا ہے کہ کوئی زیادہ غیرت مند اللہ سے نہیں اور اسی لیے اُسنے بری باتوں کو حرام کر دیا ہے خواہ کھلی ہوں خواہ پوشیدہ جیسے شراب اور حرام کاری اور نہیں کوئی شخص جسکو اللہ سے زیادہ مدح پسند ہو اور اسی لیے اُسنے اپنے نفس کی مدح کی ہے یہ حدیث حسن صحیح

عن عبد الله بن يزيد عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم التسبيح نصف الميزان والحمد لله يملأه ولا اله الا الله ليس لها دون الله حجاب حتى تخلص اليه هذا حديث غريب من هذا الوجه وليس اسناده بالقوى حدثنا هناد نا ابو الاحوص عن ابى اسحق عن جرى النهدى عن رجل من بنى سليم قال عدهن رسول الله صلى الله عليه وسلم فى يدى او فى يده التسبيح نصف الميزان والحمد لله يملأه والتكبير يملأ ما بين السماء والارض والصوم نصف الصبر والطهور نصف الايمان هذا حديث حسن وقد روى شعبة والثورى عن ابى اسحق **باب** حدثنا محمد بن حاتم المؤدب نا على بن ثابت ثنى قيس بن الربيع وكان من بنى اسد عن الاغر بن الصباح عن خليفة بن حصين عن على بن ابى طالب قال اكثر ما دعا به رسول الله صلى الله عليه وسلم عشية عرفة فى الموقف اللهم لك الحمد كالذى تقول وخيرا مما نقول اللهم لك صلوتى ونسكى ومحياى ومماتى واليك مآبى ولك رب تراثى اللهم انى اعوذ بك من عذاب القبر ووسوسة الصدر وشتات الامر اللهم انى اعوذ بك من شر ما تجئ به الريح هذا حديث غريب من هذا الوجه وليس اسناده بالقوى **باب** حدثنا محمد بن حاتم المؤدب نا عمار بن محمد ابن اخت سفيان الثورى نا الليث بن ابى سليم عن عبد الرحمن بن سابط عن ابى امامة قال دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم بدعاء كثير لم نحفظ منه شيئا قلنا يا رسول الله دعوت بدعاء كثير لم نحفظ منه شيئا قال الا ادلكم على ما يجمع ذلك كله تقول اللهم انا نسالك من خير ما سالك منه نبيك محمد صلى الله عليه وسلم ونعوذ بك من شر ما استعاذ منه نبيك محمد صلى الله عليه وسلم وانت المستعان وعليك البلاغ ولا حول ولا قوة الا بالله هذا حديث حسن غريب **باب** حدثنا ابو موسى الانصارى نا معاذ بن معاذ عن ابى بن كعب صاحب الحرير قال ثنى شهر بن حوشب قال قلت لام سلمة يا ام المؤمنين ما كان اكثر دعاء رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان عندك قالت كان اكثر دعائه

اُسنے عبداللہ بن یزید سے اُسنے عبداللہ بن عمرو سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تسبیح نصف میزان کا ہی اور الحمد للہ پر کرتا ہی اسکو اور لا الہ الا اللہ کے لیے آگے اللہ سے کوئی پردہ نہیں ہی یہانتک کہ اسکے پاس پہونچ جاتا ہی یہ حدیث اس طریق سے غریب ہی اور اسناد اسکی قوی نہیں **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے ابی اسحاق سے اُسنے جری نہدی سے اُسنے ایک مرد سے جو بنی سلیم سے ہی کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو میرے ہاتھوں یا اپنے ہاتھوں میں شمار کیا تسبیح نصف میزان کا ہی اور الحمد للہ پر کرتا ہی اسکو اور تکبیر پر کرتی ہی اسکو جو درمیان آسمان اور زمین کے ہی اور روزہ نصف صبر کا ہی اور وضو نصف ایمان کا ہی یہ حدیث حسن ہی اور روایت کی ہی شعبہ اور ثوری نے ابی اسحاق سے **باب** **حدیث** کی ہمسے محمد بن حاتم مؤدب نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن ثابت نے کہا حدیث کی مجھسے قیس بن ربیع نے اور یہ بنی اسد سے تھا اُسنے اغر بن صباح سے اُسنے خلیفہ بن حصین سے اُسنے علی بن ابی طالب سے کہا اُسنے سب سے زیادہ دعا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے موقف میں عرفہ کی رات میں جو مانگی ہی یہ ہی اللھم لک الخ یعنے ای اللہ واسطے تیرے حمد ہی جیسا کہ خود کہتا ہی اور بہتر اس سے کہ ہم کہتے ہیں ای اللہ واسطے تیرے نماز میری ہی اور قربانی اور زندگانی اور مرنا اور تیری طرف ہی پھرنا میرا اور تیرے لیے ہی ورثہ میرا ای اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے اور سینے کے فتنے سے اور پراگندگی امر سے ای اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس چیز کی برائی سے جسکو ہوا لائے یہ حدیث غریب ہی اس وجہ سے اور اسناد اسکی قوی نہیں ہی **باب** **حدیث** کی ہمسے محمد بن حاتم مؤدب نے کہا حدیث کی ہمسے عمار بن محمد نے جو سفیان ثوری کا بھانجا ہی کہا حدیث کی ہمسے لیث بن ابی سلیم نے عبد الرحمن بن سابط سے اُسنے ابی امامہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت دعائیں کیں کہ ہمنے اُسنے کوئی بھی نہیں یاد رکھی ہمنے کہا یا رسول اللہ آپ نے بہت دعائیں کی ہیں ہم اس سے کوئی بھی یاد نہیں رکھتے فرمایا آپ نے کیا میں تمکو ایسی دعا نہ بتلاؤں جو تمامیوں کو جامع ہو یہ کہا کر اللھم الخ یعنے ای اللہ میں تجھسے بھلائی اس چیز کی مانگتا ہوں جسکو تجھسے تیرے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے مانگا ہی اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس چیز کی برائی سے جس سے تیرے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے پناہ چاہی ہی اور تو ہی مددگار ہی اور تجھہی پر ہی پہونچانا اور نہیں کوئی حیلہ اور نہیں قوت مگر ساتھ اللہ کے یہ حدیث حسن غریب ہی **باب** **حدیث** کی ہمسے ابو موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن معاذ نے ابی بن کعب سے جو حریر کا ساتھی ہی کہا اُسنے حدیث کی مجھسے شہر بن حوشب نے کہا اُسنے میں نے ام سلمہ سے کہا ای ام المؤمنین رسول اللہ صلعم کی بہت دعا کیا تھی جبکہ آنحضرت تیرے پاس ہوتے کہا تھی اکثر دعا

عن عبد الله بن عبد الرحمن بن ابی حسین عن شهر بن حوشب عن ابی امامة الباهلی قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم يقول من اوى الى فراشه طاهرا يذكر الله حتى يدركه النعاس لم يتقلب ساعة من الليل يسأل الله شيئا من خير الدنيا والاخرة الا اعطاه الله اياه هذا حديث حسن وقد روى هذا ايضا عن شهر بن حوشب عن ابی ظبية عن عمرو بن عبسة عن النبی صلی الله علیه وسلم **باب** **حدثنا** الحسن بن عرفة نا اسمعيل بن عياش عن محمد بن زياد عن ابی راشد الحبرانی قال اتيت عبد الله بن عمرو بن العاص فقلت له حدثنا مما سمعت من رسول الله صلی الله علیه وسلم فالقى الى صحيفة فقال هذا ما كتب لی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فنظرت فيها فاذا فيها ان ابا بكر الصديق قال يا رسول الله علمنی ما اقول اذا اصبحت واذا امسيت قال يا ابا بكر قل اللهم فاطر السموات والارض عالم الغيب والشهادة لا اله الا انت رب كل شیء ومليكه اعوذ بك من شر نفسی ومن شر الشيطان وشركه وان اقترف على نفسی سوءا او اجره الى مسلم هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه **حدثنا** محمد بن حميد الرازی نا الفضل بن موسى عن الاعمش عن انس بن مالك ان النبی صلی الله علیه وسلم مر بشجرة يابسة الورق فضربها بعصاه فتناثر الورق فقال ان الحمد لله وسبحان الله ولا اله الا الله والله اكبر لتساقط من ذنوب العبد كما تساقط ورق هذه الشجرة هذا حديث غريب ولا نعرف للاعمش سماعا من انس الا انه قد راه ونظر اليه **حدثنا** قتيبة نا الليث عن الجلاح ابی كثير عن ابی عبد الرحمن الحبلی عن عمارة بن شبيب السبائی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قال لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد يحيی ويميت وهو على كل شیء قدير عشر مرات على اثر المغرب بعث الله له مسلحة يحفظونه من الشيطان حتى يصبح وكتب له بها عشر حسنات موجبات ومحى عنه عشر سيئات موبقات

عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی حسین سے اُسنے شہر بن حوشب سے اُسنے ابی امامہ باہلی سے کہا اُسنے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جسنے اپنے فرش کی طرف حالت پاکی میں اللہ کو یاد کرتے ہوئے جگہ پکڑے یہانتک کہ نیند آگئی تو جس پہلو میں جس گھڑی میں رات کے اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز دنیا اور آخرت کی بھلائی سے سوال کرے تو اللہ اسکو وہی دیتا ہے یہ حدیث حسن ہے اور نیز مروی ہے یہ حدیث شہر بن حوشب سے اُسنے روایت کی ابی ظبیہ سے اُسنے عمرو بن عبسہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے **باب** **حدیث** کی ہمسے حسن بن عرفہ نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن عیاش نے محمد بن زیاد سے اُسنے ابی راشد حبرانی سے کہا اُسنے میں عبداللہ بن عمرو بن عاص کے پاس آیا اور اس سے کہا مجھے کوئی ایسی حدیث سنا جو تو نے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو پس اُسنے میری طرف ایک کتاب ڈالدی اور کہا یہ وہ چیز ہے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے لکھکر دی ہے کہا اُسنے میں نے اُسمیں دیکھا تو اسمیں یہ تھا کہ حضرت ابوبکر صدیق نے کہا یا رسول اللہ مجھے کوئی چیز سکھلائیے کہ صبح کے وقت اور شام کے وقت اُسکو کہا کروں فرمایا آپ نے ای ابابکر کہہ اللهم الخ یعنے ای اللہ پیدا کرنیوالے آسمانوں اور زمین کے جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے نہیں کوئی معبود سوائے تیرے جو رب ہے تمام چیزوں کا اور مالک انکا میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے نفس کی برائی سے اور شیطان کی برائی سے اور شرک اسکے سے اور اس سے کہ اپنے نفس پر برائی حاصل کروں یا اسکو کسی اور مسلمان کی طرف کھینچوں یہ حدیث حسن غریب ہے اس وجہ سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن حمید رازی نے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسی نے اعمش سے اُسنے انس بن مالک سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک درخت خشک پتوں والے کی طرف سے گذرے اور اسکو عصا مارا تو اسکے پتے گر پڑے پس فرمایا آپ نے الحمد للہ اور سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ واللہ اکبر آدمی کے گناہ اسطرح ساقط کرتے ہیں جیسے کہ اس درخت کے پتے گر پڑے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور اعمش کا سماع ہم انس سے نہیں پہچانتے مگر یہ کہ اُسنے اسکو دیکھا ہے اور اسکی طرف نظر کی ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے جلاح ابی کثیر سے اُسنے ابی عبدالرحمن حبلی سے اُسنے عمارہ بن شبیب سبائی سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے جسنے کہا لا الہ الا اللہ الخ یعنے نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو اکیلا ہے اسکا شریک کوئی نہیں واسطے اسکے ملک ہے اور واسطے اسکے حمد ہے زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے دس بار مغرب کے پیچھے تو اللہ تعالیٰ اسکے واسطے ایک قوم بھیجتا ہے جو اسکی شیطان سے حفاظت کرتی ہے صبح تک اور اسکے واسطے دس نیکیاں جنت واجب کرنیوالیاں لکھتا ہے اور اس سے دس برائیاں ہلاک کرنے والیاں دور کرتا ہے

باب حدثنا قتيبة نا الليث عن يزيد بن ابى حبيب عن ابى الخير عن عبدالله بن عمرو عن ابى بكر الصديق انه قال يا رسول الله علمنى دعاء ادعو به فى صلوتى قال قل اللهم انى ظلمت نفسى ظلما كثيرا ولا يغفر الذنوب الا انت فاغفر لى مغفرة من عندك وارحمنى انك انت الغفور الرحيم هذا حديث حسن صحيح غريب وهو حديث ليث بن سعد وابو الخير اسمه مرثد بن عبدالله اليزنى باب حدثنا محمد بن حاتم نا ابو بدر شجاع بن الوليد عن الرحيل بن معوية اخى زهير بن معوية عن الرقاشى عن انس بن مالك قال كان النبى صلى الله عليه وسلم اذا كربه امر قال يا حى يا قيوم برحمتك استغيث وباسناده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الظوا بيا ذا الجلال والاكرام هذا حديث غريب وقد روى هذا الحديث عن انس من غير هذا الوجه حدثنا محمود بن غيلان نا مؤمل عن حماد بن سلمة عن حميد عن انس ان النبى صلى الله عليه وسلم قال الظوا بيا ذا الجلال والاكرام هذا حديث غريب وليس بمحفوظ وانما يروى هذا عن حماد بن سلمة عن حميد عن الحسن البصرى عن النبى صلى الله عليه وسلم وهذا اصح والمؤمل غلط فيه فقال عن حميد عن انس ولا يتابع فيه حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع نا سفيان عن الجريرى عن ابى الورد عن اللجلاج عن معاذ بن جبل قال سمع النبى صلى الله عليه وسلم رجلا يدعو يقول اللهم انى اسالك تمام النعمة فقال اى شئ تمام النعمة قال دعوة دعوت بها ارجو بها الخير قال فان من تمام النعمة دخول الجنة والفوز من النار وسمع رجلا وهو يقول يا ذا الجلال والاكرام فقال قد استجيب لك فسل وسمع النبى صلى الله عليه وسلم رجلا وهو يقول اللهم انى اسالك الصبر قال سالت الله البلاء فاساله العافية حدثنا احمد بن منيع نا اسمعيل بن ابراهيم عن الجريرى بهذا الاسناد نحوه هذا حديث حسن باب حدثنا الحسن بن عرفة نا اسمعيل بن عياش

باب حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے یزید بن ابی حبیب سے اُسنے ابی الخیر سے اُسنے عبداللہ بن عمرو سے اُسنے ابی بکر صدیق سے یہ کہ کہا اُسنے یا رسول اللہ مجھے کوئی دعا سکھلائیے کہ مین وہ نماز مین مانگا کرون فرمایا آپ نے کہ یا اللہ مین اپنی جان پر ستم کیا بہت سا ستم اور گناہون کو سوائے تیرے کوئی نہین بخشتا سو مجھکو اپنے پاس کی مغفرت سے بخشدے اور مجھپر رحم کر تو ہی بڑا بخشنے والا اور نہایت مہربان ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور یہ حدیث لیث بن سعد کی ہے اور ابو الخیر کا نام مرثد بن عبداللہ یزنی ہے باب حدیث کی ہمسے محمد بن حاتم نے کہا حدیث کی ہمسے ابو بدر شجاع بن ولید نے رحیل بن معاویہ سے جو بھائی زہیر بن معاویہ کا ہے اُسنے رقاشی سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی کام مشکل پیش آتا تو کہتے یا حی یا قیوم الخ یعنے ای زندہ ای قائم ساتھ رحمت تیری کے استغاثہ کرتا ہون۔ اور اسی اسناد سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو یاذا الجلال والاکرام کو یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہے یہ حدیث بواسطہ انس کے کئی وجہ سے حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے مؤمل نے حماد بن سلمہ سے اُسنے حمید سے اُسنے انس سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لازم پکڑو یا ذا الجلال والاکرام کو یہ حدیث غریب ہے اور محفوظ نہین ہے اور مروی ہے یہ حدیث حماد بن سلمہ سے اُسنے روایت کی حمید سے اُسنے حسن بصری سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور یہ صحیح ہے اور مؤمل نے اسمین غلطی کی ہے اور کہا ہے کہ یہ روایت بواسطہ حمید کے انس سے ہے اور اسکا اسمین کوئی تابع نہین ہوا حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے جریری سے اُسنے ابی الورد سے اُسنے لجلاج سے اُسنے معاذ بن جبل سے کہا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد سے سنا کہ یہ دعا پڑھتا تھا اللہم انی الخ یعنے ای اللہ مین تجھسے تمام نعمت کا سوال کرتا ہون پس فرمایا آپ نے تمام نعمت کونسی چیز ہے کہا اُسنے مین نے یہ دعا کی ہے اس سے مین بھلائی کی امید رکھتا ہون فرمایا آپ نے تمام نعمت سے دخول جنت کا ہے اور بچاؤ آگ سے اور سنا آنحضرت نے ایک مرد سے کہ وہ کہتا تھا یا ذا الجلال والاکرام پس فرمایا آپ نے تیری دعا قبول ہو گئی سو تو سوال کر اور سنا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد سے کہ کہتا ہے ای اللہ مین تجھسے صبر کا سوال کرتا ہون فرمایا آپ نے تو نے تو اللہ تعالی سے مصیبت[1] کا سوال کیا ہے اللہ سے عافیت کا سوال کر حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابراہیم نے جریری سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے یہ حدیث حسن ہے باب حدیث کی ہمسے حسن بن عرفہ نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن عیاش نے

---

[1] صبر تب ہی متصور ہو تاکہ پہلے مصیبت طاری ہو جائے گویا صبر کا سوال کرنا مصیبت کے چاہنے کو لازم پکڑتا ہے فرمایا آپ نے یہ سوال نہ کر بلکہ عافیت طلب کر جس سے دین و دنیا مین خیریت حاصل ہو۔

قال قلت له انه حاك او قال حك فى نفسى شيء من المسح على الخفين فهل حفظت من رسول الله صلى الله عليه وسلم فيه شيئا قال نعم كنا اذا كنا سفرا او مسافرين امرنا ان لا نخلع خفافنا ثلاثا الا من جنابة ولكن من غائط وبول ونوم قال فقلت فهل حفظت من رسول الله صلى الله عليه وسلم فى الهوى شيئا قال نعم كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فى بعض اسفاره فناداه رجل كان فى اخر القوم بصوت جهورى اعرابى جلف جاف فقال يا محمد يا محمد فقال له القوم مه انك قد نهيت عن هذا فاجابه رسول الله صلى الله عليه وسلم على نحو من صوته هاؤم فقال الرجل يحب القوم ولما يلحق بهم قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم المرء مع من احب قال زر فما برح يحدثنى حتى حدثنى ان الله عز وجل جعل بالمغرب بابا عرضه مسيرة سبعين عاما للتوبة لا يغلق حتى تطلع الشمس من قبله وذلك قول الله تبارك وتعالى يوم يأتى بعض ايات ربك لا ينفع نفسا ايمانها الاية هذا حديث حسن صحيح **باب حدثنا** ابراهيم بن يعقوب نا على بن عياش الحمصى نا عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان عن ابيه عن مكحول عن جبير بن نفير عن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم قال ان الله يقبل توبة العبد ما لم يغرغر هذا حديث حسن غريب **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو عامر العقدى عن عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان عن ابيه عن مكحول عن جبير بن نفير عن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم نحوه بمعناه **باب حدثنا** قتيبة نا المغيرة بن عبد الرحمن عن ابى الزناد عن الاعرج عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لله افرح بتوبة احدكم من احدكم بضالته اذا وجدها وفى الباب عن ابن مسعود والنعمان بن بشير وانس وهذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه **باب حدثنا** قتيبة نا الليث عن محمد بن قيس قاص عمر بن عبد العزيز عن ابى صرمة عن ابى ايوب انه قال حين حضرته الوفاة قد كتمت عنكم شيئا سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول

کہا اُسنے میں نے اُس سے کہا میرے نفس میں ایک بات موزوں پر مسح کرنے سے کھٹکی ہے پس کیا تو کوئی حکم اس باب میں رسول اللہ صلعم سے یاد رکھتا ہے کہا اُسنے ہاں ہم ایک سفر میں تھے یا مسافر تھے کہ آپ نے ہمکو حکم دیا کہ موزوں کو تین دن نہ اتاریں مگر جنابت سے لیکن پاخانہ اور پیشاب اور نیند سے نہ اتاریں کہا اُسنے میں نے کہا سو کیا تو کوئی حکم حرص کے باب میں آنحضرت سے یاد رکھتا ہے کہا اُسنے ہاں ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ آپکو ایک مرد نے جو قوم کے پیچھے تھا سخت آواز دی مثل آواز اعرابی احمق سخت کے سو کہا اُسنے یا محمد یا محمد پس اسکو قوم نے کہا باز آ تو اس سے منع کیا گیا ہے (قرآن میں) پس آنحضرت نے بھی اسکو اسی کی آواز کی طرح آواز دی کہ آ، سو کہا اُسنے ایک مرد دوست رکھتا ہے ایک قوم کو اور انکو ملا نہیں (اسکا کیا حال ہے) کہا اُسنے پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا آدمی اسکے ساتھ ہوگا جسکو دوست رکھے کہا زر نے سو آنحضرت بہت دیر تک مجھسے باتیں کرتے رہے یہانتک کہ آپ نے میرے ساتھ یہ بات کی کہ اللہ عزوجل نے مغرب میں توبہ کے لیے ایک دروازہ بنایا ہے عرض اسکا مسافت ستر سال کی ہے وہ بند نہیں ہوتا یہانتک کہ آفتاب اسکی طرف سے طلوع کرے اور یہی قول اللہ تبارک وتعالیٰ کا یوم یاتی بعض الخ یعنے جب بعض نشانیاں تیرے رب کی آجائینگی تو کسی نفس کو اسکا ایمان نفع نہیں دیگا الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب حدیث** کی ہمسے ابراہیم بن یعقوب نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن عیاش حمصی نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمن بن ثابت بن ثوبان نے اپنے باپ سے اُسنے مکحول سے اُسنے جبیر بن نفیر سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اللہ تعالیٰ توبہ آدمی کی قبول کرتا ہے جبتک کہ غرغرہ نہ کرے یعنے نزع کی حالت پر نہ پہونچے یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر عقدی نے عبدالرحمن بن ثابت بن ثوبان سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے مکحول سے اُسنے جبیر بن نفیر سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلعم سے مثل اسکے بالمعنے **باب حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے مغیرہ بن عبدالرحمن نے ابی الزناد سے اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے بسبب توبہ کرنے کسی کے تم میں سے اس سے جو اپنی گم شدہ چیز کو پالیوے اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور نعمان بن بشیر اور انس سے یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے اس وجہ سے **باب حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے محمد بن قیس سے جو عمر بن عبدالعزیز کا قصہ خوان ہے اُسنے ابی صرمہ سے اُسنے ابی ایوب سے یہ کہ کہا اُسنے جبکہ اسکو موت پہونچی میں نے تمسے ایک چیز چھپائے ہوئے تھی جو اسکو میں نے رسول اللہ صلعم سے[1] سنا تھا کہ فرماتے تھے

---

[1] اسکے چھپانے کی وجہ یہ تھی کہ لوگ گناہ پر دلیر نہ ہو جاویں اور بیان اسواسطے کیا کہ علم چھپانا بھی گناہ ہے اسواسطے اُسنے موت کے وقت خبر دیدی جیسا کہ معاذ کی حدیث میں آیا ہے کہ فاخبر بہا معاذ عند موتہ تاثما گناہ سے بچنے کو

وكانت له بعدل عشر رقبات مؤمنات هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث ليث بن سعد ولا نعرف لعمارة
بن شبيب سماعا من النبي صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء في فضل التوبة والاستغفار وما ذكر من رحمة الله لعباده
حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان عن عاصم بن ابي النجود عن زر بن حبيش قال اتيت صفوان بن عسال المرادي اسأله عن
المسح على الخفين فقال ما جاء بك يا زر فقلت ابتغاء العلم فقال ان الملائكة لتضع اجنحتها لطالب العلم رضا بما يطلب
قلت انه حك في صدري المسح على الخفين بعد الغائط والبول وكنت امرأ من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فجئت
اسألك هل سمعته يذكر في ذلك شيئا قال نعم كان يامرنا اذا كنا سفرا او مسافرين ان لا ننزع خفافنا ثلاثة ايام ولياليهن الا من
جنابة لكن من غائط وبول ونوم قال فقلت هل سمعته يذكر في الهوى شيئا قال نعم كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
في سفر فبينا نحن عنده اذ ناداه اعرابي بصوت له جهوري يا محمد فاجابه رسول الله صلى الله عليه وسلم على نحو من صوته
هاؤم فقلنا له ويحك اغضض من صوتك فانك عند النبي صلى الله عليه وسلم وقد نهيت عن هذا فقال والله لا اغضض
قال الاعرابي المرء يحب القوم ولما يلحق بهم قال النبي صلى الله عليه وسلم المرء مع من احب يوم القيامة فما زال يحدثنا حتى ذكر بابا
من قبل المغرب مسيرة عرضه او يسير الراكب في عرضه اربعين او سبعين عاما قال سفيان قبل الشام خلقه الله يوم خلق السموات
والارض مفتوحا يعني للتوبة لا يغلق حتى تطلع الشمس منه هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** احمد بن عبدة الضبي نا حماد
بن زيد عن عاصم عن زر بن حبيش قال اتيت صفوان بن عسال المرادي فقال لي ما جاء بك قلت ابتغاء العلم قال بلغني ان الملائكة
تضع اجنحتها لطالب العلم رضا بما يفعل

اور اسکے واسطے دس غلام مسلمانوں کے آزاد کرنیکا ثواب ملتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق لیث
بن سعد سے۔ اور ہم عمارہ بن شبیب کا سماع نبی صلعم سے نہیں پہچانتے **باب** توبہ اور استغفار کی فضیلت کے بیان میں اور اللہ کی رحمت کے بیان
جو اسنے اپنے بندوں کے واسطے ذکر کی ہے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عاصم بن ابی النجود سے
اسنے زر بن حبیش سے کہا اسنے میں صفوان بن عسال مرادی کے پاس موزوں پر مسح کرنیکی بابت سوال کرنیکو آیا پس اسنے کہا
اے زر تجھے کون حاجت لائی ہے میں نے کہا علم کے واسطے آیا ہوں پس کہا اسنے فرشتے اپنے پروں کو طالب علم کی رضامندی
کے واسطے بچھاتے ہیں بدلے اسکے کہ وہ طلب کرتا ہے میں نے کہا پاخانہ اور پیشاب کے بعد موزوں پر مسح کرنیکے بارہ میں میرے دل میں
کھٹکا ہے اور تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے ہے اور میں تیرے پاس یہ سوال کرنیکے لیے آیا ہوں کیا تو نے آنحضرت کو اس
باب میں کچھ ذکر کرتے ہوئے سنا ہے کہا اسنے ہاں ہمکو آنحضرت حکم کرتے تھے جبکہ ہم سفر میں ہوں یا مسافر ہوں (شک راوی) کہ اپنے
موزوں کو تین دن اور تین راتیں نہ اتاریں مگر جنابت سے نہ پاخانہ اور پیشاب اور نیند سے۔ کہا اسنے میں نے کہا کیا آپ نے آنحضرت
کو حرص کے باب میں کچھ ذکر کرتے ہوئے سنا ہے کہا اسنے ہاں ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے سو اسوقت
میں کہ ہم آپ کے پاس تھے ایک اعرابی نے آپکو سخت آواز دی یا محمد پس آنحضرت نے بھی اسکو اسکی آواز کی طرح جواب دیا کہ آؤ
پس ہمنے اس سے کہا افسوس ہے تجھے اپنی آواز کو پست کر کیونکہ تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ہے اور تو اس سے منع کیا گیا ہے (یعنے
قرآن میں) اسنے کہا میں تو پست نہیں کرونگا کہا اعرابی نے آدمی دوست رکھتا ہے کسی قوم کو اور اُنسے ملا نہیں فرمایا نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نے آدمی قیامت کے دن اسکے ساتھ ہوگا جسکو وہ دوست رکھتا ہے پس بہت دیر تک ہمسے باتیں کرتے رہے یہانتک کہ آپ نے
ایک دروازے کا ذکر جو مغرب کی طرف ہے کیا اسکی عرض کی مسافت یا کہا آپ نے سوار اسکے عرض میں چالیس یا ستر برس سیر کرے کہا
سفیان نے وہ دروازہ شام کی طرف ہے اللہ تعالی نے اسکو اس دن پیدا کیا جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا کھلا ہوا ہے توبہ کے لیے
بند نہیں ہوگا یہانتک کہ آفتاب اس سے طلوع کرے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے کہا حدیث
کی ہمسے حماد بن زید نے عاصم سے اسنے زر بن حبیش سے کہا اسنے میں صفوان بن عسال مرادی کے پاس آیا سو اسنے مجھے کہا تجھے کون چیز لائی ہے
میں نے کہا علم کی خواہش کہا اسنے مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ فرشتے اپنے پروں کو طالب العلم کی رضامندی کے لیے بچھاتے ہیں بدلے اسکے کہ وہ کرتا ہے یعنے پڑھتا ہے

حدثنا محمد بن ابی ثلج رجل من اہل بغداد ابو عبد اللہ صاحب احمد بن حنبل ثنا یونس بن محمد نا سعید بن زربی عن عاصم الاحول وثابت عن انس قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم المسجد ورجل قد صلی وھو یدعو وھو یقول فی دعائہ اللھم لا الہ الا انت المنان بدیع السموات والارض ذا الجلال والاکرام فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتدرون بما دعا اللہ دعا اللہ باسمہ الاعظم الذی اذا دعی بہ اجاب واذا سئل بہ اعطی ھذا حدیث غریب من ھذا الوجہ وقد روی ھذا الحدیث من غیر ھذا الوجہ عن انس **باب** حدثنا احمد بن ابراھیم الدورقی نا ربعی بن ابراھیم عن عبد الرحمن بن اسحٰق عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رغم انف رجل ذکرت عندہ فلم یصل علی ورغم انف رجل دخل علیہ رمضان ثم انسلخ قبل ان یغفر لہ ورغم انف رجل ادرک عندہ ابواہ الکبر فلم یدخلاہ الجنۃ قال عبد الرحمن واظنہ قال او احدھما وفی الباب عن جابر وانس ھذا حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ وربعی بن ابراھیم ھو اخو اسمٰعیل بن ابراھیم وھو ثقۃ وھو ابن علیۃ ویروی عن بعض اہل العلم قال اذا صلی الرجل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرۃ فی المجلس اجزأ عنہ ماکان فی ذلک المجلس حدثنا یحیی بن موسی نا ابو عامر العقدی عن سلیمان بن بلال عن عمارۃ بن غزیۃ عن عبد اللہ بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب عن ابیہ عن حسین بن علی بن ابی طالب عن علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البخیل الذی من ذکرت عندہ فلم یصل علی ھذا حدیث حسن غریب صحیح **باب** حدثنا احمد بن ابراھیم الدورقی نا عمر بن حفص بن غیاث نا ابی عن الحسن بن عبید اللہ عن عطاء بن السائب عن عبد اللہ بن ابی اوفی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم برد قلبی بالثلج والبرد والماء البارد اللھم نق قلبی من الخطایا کما نقیت الثوب الابیض من الدنس

حدیث کی ہم سے محمد بن ابی ثلج نے جو کہ اہل بغداد سے ہیں یعنے ابو عبد اللہ نے جو مصاحب احمد بن حنبل کا ہے کہا حدیث کی ہم سے یونس بن محمد نے کہا حدیث کی ہم سے سعید بن زربی نے عاصم احول اور ثابت سے انہوں نے انس سے کہا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے اس حالت میں کہ ایک مرد نماز پڑھکر دعا کرتا تھا اور اپنی دعا میں کہتا تھا اللھم الخ یعنے اے اللہ نہیں کوئی معبود سوائے تیرے تو ہی بڑا احسان کرنیوالا پیدا کرنیوالا آسمانوں اور زمین کا صاحب بزرگی اور بخشش کا پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تم جانتے ہو کس چیز کے ساتھ اُسنے دعا کی ہے اُسنے اللہ کے اس اسم اعظم کے ساتھ دعا کی ہے کہ جب وہ اس سے پکارا جاوے تو قبول کرتا ہے اور جب اسکے ساتھ سوال کیا جاوے تو دیتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اس وجہ سے۔ اور غیر اس وجہ سے بھی یہ حدیث انس سے مروی ہے۔ **باب** **حدیث** کی ہم سے احمد بن ابراہیم دورقی نے کہا حدیث کی ہم سے ربعی بن ابراہیم نے عبد الرحمن بن اسحاق سے اُسنے سعید بن ابی سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خاک آلودہ ہو ناک اس شخص کی کہ جسکے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھپر درود نہ بھیجے اور ناک آلودہ ہو ناک اس شخص کی کہ جسپر مہینہ رمضان کا گذرا پھر وہ گذر گیا پہلے اس سے کہ اسکے لیے مغفرت ہوئی ہو۔ اور خاک آلودہ ہو ناک اس شخص کی کہ جسکے ہوتے ہوئے اسکے والدین بوڑھے ہوئے ہوں پھر انھوں نے اسکو جنت میں داخل نہیں کیا[1]۔ کہا عبد الرحمن نے اور میں گمان کرتا ہوں کہ کہا اُسنے یا ایک ان دونوں کا۔ اور اس باب میں روایت ہے جابر اور انس سے یہ حدیث حسن غریب ہے اس وجہ سے۔ اور ربعی بن ابراہیم وہ بھائی اسمٰعیل بن ابراہیم کا ہے اور وہ ثقہ ہے اور یہ ابن علیہ ہے اور مروی ہے بعض عالموں سے کہ کہا انھوں نے اگر کوئی شخص مجلس میں ایک بار نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجدے تو جبتک وہ مجلس لگی رہے اسکے لیے وہی کافی ہوگا **حدیث** کی ہم سے یحیی بن موسی نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عامر عقدی نے سلیمان بن بلال سے اُسنے عمارہ بن غزیہ سے اُسنے عبد اللہ بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے حسین بن علی بن ابی طالب سے اُسنے علی بن ابی طالب سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بخیل وہ شخص ہے کہ جسکے پاس میرا ذکر کیا جاوے پھر وہ مجھپر درود نہ بھیجے یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے **باب** **حدیث** کی ہم سے احمد بن ابراہیم دورقی نے کہا حدیث کی ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے کہا حدیث کی مجھسے میرے باپ نے حسن بن عبید اللہ سے اُسنے عطاء بن سائب سے اُسنے عبد اللہ بن ابی اوفی سے کہا اُسنے رسول اللہ صلعم یہ کہا کرتے تھے اللھم الخ یعنے اے اللہ میرے دل کو سرد کر ساتھ برف اور اولے اور پانی سرد کے اے اللہ میرے دل کو گناہوں سے صاف کر جیسا کہ کپڑا سفید میل سے صاف کیا جاتا ہے

[1] یعنے اگر یہ خدمت کرتا تو بباعث خدمت کے جنت کے لائق ہوتا عدم فرمانبرداری کے سبب جنت سے محروم رہا چونکہ والدین کی خدمت جنت کے دخول کا سبب تھی اس سبب سے جنت میں داخل کرنا انکی طرف

ای لا انکم تذنبون لخلق الله خلقا یذنبون فیغفر لهم هذا حدیث حسن غریب وقد روی هذا عن محمد بن کعب عن
ابی ایوب عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه **حد ثنا** بذلك قتیبة نا عبد الرحمن بن ابی الرجال عن عمر مولی غفرة عن
محمد بن کعب القرظی عن ابی ایوب عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه **باب حد ثنا** عبد الله بن اسحق الجوهری
نا ابو عاصم نا کثیر بن فائد نا سعید بن عبید قال سمعت بکر بن عبد الله المزنی یقول نا انس بن مالك قال سمعت
رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول قال الله تبارك وتعالی یا ابن آدم انك ما دعوتنی ورجوتنی غفرت لك علی ما کان
فیك ولا ابالی یا ابن آدم لو بلغت ذنوبك عنان السماء ثم استغفرتنی غفرت لك ولا ابالی یا ابن آدم انك لو اتیتنی بقراب الارض
خطایا ثم لقیتنی لا تشرك بی شیئا لاتیتك بقرابها مغفرة هذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه **باب**
حد ثنا قتیبة نا عبد العزیز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
قال خلق الله مائة رحمة فوضع رحمة واحدة بین خلقه یتراحمون بها وعند الله تسعة وتسعون رحمة وفی الباب عن سلمان وجندب
بن عبد الله بن سفیان البجلی هذا حدیث حسن صحیح **باب حد ثنا** قتیبة نا عبد العزیز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن
عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لو یعلم المؤمن ما عند الله من العقوبة ما طمع فی الجنة احد ولو یعلم
الکافر ما عند الله من الرحمة ما قنط من الجنة احد هذا حدیث حسن لا نعرفه الا من حدیث العلاء بن عبد الرحمن عن ابیه
عن ابی هریرة **باب حد ثنا** قتیبة نا اللیث عن ابن عجلان عن ابیه عن ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم
قال ان الله حین خلق الخلق کتب بیده علی نفسه ان رحمتی تغلب غضبی هذا حدیث حسن صحیح

اگر تم گناہ نہ کرتے تو اللہ تعالیٰ اور خلقت ایسی پیدا کرتا جو گناہ کرتی پھر انکو بخشتا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور مروی ہے یہ محمد بن کعب سے
بواسطہ ابی ایوب کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمٰن بن ابی الرجال
نے عمر سے جو مولی غفرہ کا ہے اسنے محمد بن کعب قرظی سے اسنے ابی ایوب سے اسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **باب حدیث**
کی ہمسے عبداللہ بن اسحاق جوہری نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عاصم نے کہا حدیث کی ہمسے کثیر بن فائد نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن عبید
نے کہا سنا میں نے بکر بن عبداللہ مزنی سے کہ کہتا حدیث کی ہمسے انس بن مالک نے کہا اُسنے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرماتے کہ فرمایا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ نے ای بیٹے آدم کے جبتک تو مجھسے دعا کرتا اور امید رکھتا رہیگا تو تجھے بخشوں گا خواہ کسقدر تجھ مین
گناہ ہوں اور میں پرواہ نہیں کرتا۔ ای بیٹے آدم کے اگر گناہ تیرے آسمان کے بادل تک پہونچیں پھر تو مجھسے بخشش مانگے تو تجھے بخشدونگا
اور میں پرواہ نہیں کرتا۔ ای بیٹے آدم کے اگر بھرائی زمین کے گناہ تو میرے پاس لادے پھر تو مجھسے ملے اس حالت میں کہ میرے ساتھ کچھ شرک
نہ کرتا ہو تو میں تیرے پاس اسیقدر بخشش لیکر آؤں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے **باب حدیث**
کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالعزیز بن محمد نے علاء بن عبدالرحمٰن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے سو رحمت پیدا کی ہے سو ایک رحمت تو اُسنے درمیان اپنی پیدائش کے رکھی ہے جس سے وہ آپسمیں رحم
کرتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے پاس ننانوے رحمتیں ہیں[1]۔ اور اس باب میں روایت ہے سلمان اور جندب بن عبداللہ بن سفیان بجلی سے
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالعزیز بن محمد نے علاء بن عبدالرحمٰن سے اُسنے
اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر جانتا مومن اسکو کہ جو اللہ تعالیٰ کے پاس عذاب ہے
تو کوئی جنت کی طمع نہ کرتا اور اگر جانتا کافر اسکو کہ جو اللہ تعالیٰ کے پاس رحمت ہے تو کوئی جنت سے ناامید نہ ہوتا۔ یہ حدیث حسن ہے نہیں
پہچانتے ہم اسکو مگر طریق علاء بن عبدالرحمٰن سے جو راوی ہے اپنے باپ سے وہ ابی ہریرہ سے **باب حدیث** کی ہمسے قتیبہ
نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن عجلان سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے
اللہ تعالیٰ نے خلقت کو پیدا کرکے اپنے دست مبارک سے اپنے نفس پر لکھا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہوئی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

[1] ایک حدیث میں آیا ہے کہ قیامت کو اللہ تعالیٰ وہ حصہ رحمت کا بھی انکے ساتھ شامل کریگا اور اس سے خلقت پر عنایت کریگا مقصود اس بیان سے مراد کثرت رحمت ہے ۱۲

ومكفرة للسيئات ومنهاة للاثم وهذا اصح من حديث ابي ادريس عن بلال **باب حدثنا** الحسن بن عرفة قال ثنى عبد الرحمن بن محمد المحاربي عن محمد بن عمرو عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعمار امتي مابين الستين الى السبعين واقلهم من يجوز ذلك هذا حديث غريب حسن من حديث محمد بن عمرو عن ابي سلمة عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم لا نعرفه الا من هذا الوجه وقد روي عن ابي هريرة من غير هذا الوجه **باب حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داود الحفري عن سفيان الثوري عن عمرو بن مرة عن عبد الله بن الحارث عن طليق بن قيس عن ابن عباس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يدعو يقول رب اعني ولا تعن علي وانصرني ولا تنصر علي وامكر لي ولا تمكر علي واهدني ويسر لي الهدى وانصرني على من بغى علي رب اجعلني لك شكارا لك ذكارا لك رهابا لك مطواعا لك مخبتا اليك اواها منيبا رب تقبل توبتي واغسل حوبتي واجب دعوتي وثبت حجتي وسدد لساني واهد قلبي واسلل سخيمة صدري قال محمود بن غيلان وثنا محمد بن بشر العبدي عن سفيان الثوري بهذا الاسناد نحوه هذا حديث حسن صحيح **باب حدثنا** هناد نا ابو الاحوص عن ابي حمزة عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من دعا على من ظلمه فقد انتصر هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث ابي حمزة وقد تكلم بعض اهل العلم في ابي حمزة من قبل حفظه وهو ميمون الاعور **حدثنا** قتيبة نا حميد بن عبد الرحمن الرواسي عن ابي الاحوص عن ابي حمزة بهذا الاسناد نحوه **باب حدثنا** موسى بن عبد الرحمن الكندي الكوفي نا زيد بن حباب قال واخبرني سفيان الثوري عن محمد بن عبد الرحمن عن الشعبي عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن ابي ايوب الانصاري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال عشر مرات

اور برائیوں کو دور کرتا ہے اور گناہ سے باز رکھتا ہے۔ اور یہ صحیح ہے طریق ابی ادریس سے جو راوی بلال سے ہے **باب حدیث** کی ہمسے حسن بن عرفہ نے کہا حدیث کی مجھے عبد الرحمن بن محمد محاربی نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عمر میری امت کی ساٹھ سے ستر تک ہے اور بہت کم لوگ ہیں جو اس سے تجاوز کریں۔ یہ حدیث غریب حسن ہے طریق محمد بن عمرو سے جو راوی ہے ابی سلمہ سے وہ ابی ہریرہ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے اور ابی ہریرہ سے غیر اس وجہ سے بھی مروی ہے **باب حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داود حفری نے سفیان ثوری سے اُسنے عمرو بن مرہ سے اُسنے عبد اللہ بن حارث سے اُسنے طلیق بن قیس سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے رب اعنی الخ یعنے ای رب میری مدد کر اور مجھپر کسیکی مدد نہ کر اور میری نصرت کر اور مجھپر کسیکی نصرت نہ کر اور میرے واسطے مکر بنا اور کسی کا مجھپر مکر نہ بنا اور مجھے ہدایت کر اور میرے لیے ہدایت کا راستہ آسان کر اور میری مدد کر اس شخص پر جو مجھپر سرکشی کرے ای رب کر مجھے تیرا بہت شکر کرنیوالا تیرا بہت ذکر کرنیوالا تیرے لیے عبادت کرنیوالا تیرے لیے فرمانبرداری کرنیوالا تیرے لیے خشوع کرنیوالا تیرے لیے خضوع کرنیوالا رجوع ہونیوالا۔ ای رب میری توبہ قبول کر اور میرے گناہ دھو دے اور میری دعا قبول کر اور میری حجت ثابت رکھ اور میری زبان سیدھی رکھ اور میرے دل کو ہدایت کر اور میرے سینے کے کینے کو کھینچ ڈال۔ کہا محمود بن غیلان نے اور حدیث کی مجھے محمد بن بشر عبدی نے سفیان ثوری سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے ابی حمزہ سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے اسود سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے بد دعا کی اس شخص پر جسنے کہ اسپر ظلم کیا ہے تو وہ بدلہ دیا گیا۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ابی حمزہ سے۔ اور بعض اہل علم نے ابی حمزہ کے حق میں حافظہ کی وجہ سے کلام کیا ہے۔ اور یہ میمون اعور ہے۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حمید بن عبد الرحمن رواسی نے ابی الاحوص سے اُسنے ابی حمزہ سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے۔ **باب حدیث** کی ہمسے موسی بن عبد الرحمن کندی کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے کہا اور خبر دی مجھے سفیان ثوری نے محمد بن عبد الرحمن سے اُسنے شعبی سے اُسنے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے اُسنے ابی ایوب انصاری سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے دس بار کہا

لہ مکر کے معنے بلا کا نازل کرنا دشمن پر اسطرح کہ وہ اسکو جانتے نہ ہوں اور کہا گیا ہے کہ مکر اللہ تعالی کی طرف سے تدبیر خفی کا نام ہے یعنے آدمی کو صحت بدن اور مال دولت سے سرفراز رکھنا یا اسکو عبادت کا توہم ڈالنا

هذا حديث حسن صحيح غريب **باب** **حدثنا** الحسن بن عرفة نا يزيد بن هارون عن عبد الرحمن بن ابي بكر القرشي عن موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من فتح له منكم باب الدعاء فتحت له ابواب الرحمة وما سئل الله شيئا يعني احب اليه من ان يسأل العافية وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الدعاء ينفع مما نزل ومما لم ينزل فعليكم عباد الله بالدعاء هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث عبد الرحمن بن ابي بكر القرشي وهو المليكي وهو ضعيف في الحديث قد تكلم فيه بعض اهل الحديث من قبل حفظه وقد روى اسرائيل هذا الحديث عن عبد الرحمن بن ابي بكر عن موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما سئل الله شيئا احب اليه من العافية حدثنا بذلك القاسم بن دينار الكوفي نا اسحق بن منصور الكوفي عن اسرائيل بهذا **حدثنا** احمد بن منيع نا ابو النضر نا بكر بن خنيس عن محمد القرشي عن ربيعة بن يزيد عن ابي ادريس الخولاني عن بلال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عليكم بقيام الليل فانه داب الصالحين قبلكم وان قيام الليل قربة الى الله ومنهاة عن الاثم وتكفير للسيئات ومطردة للداء عن الجسد هذا حديث حسن غريب لا نعرفه من حديث بلال الا من هذا الوجه ولا يصح من قبل اسناده وسمعت محمد بن اسمعيل يقول محمد القرشي هو محمد بن سعيد الشامي وهو ابن ابي قيس وهو محمد بن حسان وقد ترك حديثه وقد روى هذا الحديث معوية بن صالح عن ربيعة بن يزيد عن ابي ادريس الخولاني عن ابي امامة عن النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** بذلك محمد بن اسمعيل نا عبد الله بن صالح ثنى معوية بن صالح عن ربيعة بن يزيد عن ابي ادريس الخولاني عن ابي امامة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال عليكم بقيام الليل فانه داب الصالحين قبلكم وهو قربة الى ربكم

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ **باب** **حدیث** کی ہمسے حسن بن عرفہ نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے عبد الرحمن بن ابی بکر قرشی سے اُسنے موسی بن عقبہ سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کے لیے تم مین سے دعا کا دروازہ کھولا جاوے تو اسکے لیے دروازے رحمت کے کھولے جاتے ہین۔ اور اللہ تعالی کو کوئی چیز عافیت کا سوال کرنے سے زیادہ پسند نہین ہے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے دعا نفع دیتی ہے اس مصیبت سے کہ نازل ہوئی ہو یا نہ نازل ہوئی ہو سواے اللہ کے بندو دعا کو لازم پکڑو۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عبد الرحمن بن ابی بکر قرشی سے اور یہ ملیکی ہے اور حدیث مین ضعیف ہے۔ اور بعض محدثین نے اسکے حق مین حافظ کی جہت سے کلام کیا ہے اور روایت کیا ہے اسرائیل نے اس حدیث کو عبد الرحمن بن ابی بکر سے اُسنے موسی بن عقبہ سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اللہ تعالی کو کسی چیز کا سوال نہین ہوا جو اسکو وہ عافیت سے زیادہ پسند ہو حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے قاسم بن دینار کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے اسحاق بن منصور کوفی نے اسرائیل سے ساتھ اسکے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابو النضر نے کہا حدیث کی ہمسے بکر بن خنیس نے محمد قرشی سے اُسنے ربیعہ بن یزید سے اُسنے ابی ادریس خولانی سے اُسنے بلال سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لازم پکڑو کھڑا ہونا رات کا[1] کیونکہ یہ صالحین کا طریق ہے جو تمسے پہلے ہوے ہین۔ اور کھڑا ہونا رات کا اللہ تعالی کی طرف قریب کرتا ہے اور گناہ سے باز رکھتا ہے اور برائیون کو دور کرتا ہے اور جسم کی بیماری کو دفع کرتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو طریق بلال سے مگر اسی وجہ سے اور اس اسناد سے صحیح نہین ہے۔ اور سنا مین نے محمد بن اسمعیل سے کہ کہتا محمد قرشی وہ محمد بن سعید شامی ہے اور یہ ابی قیس کا بیٹا ہے اور یہ محمد بن حسان ہے اور اسکی حدیث ترک کی گئی ہے۔ اور روایت کیا ہے اس حدیث کو معاویہ بن صالح نے ربیعہ بن یزید سے اُسنے ابی ادریس خولانی سے اُسنے ابی امامہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ہمسے حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے محمد بن اسمعیل نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن صالح نے کہا حدیث کی مجھسے معاویہ بن صالح نے ربیعہ بن یزید سے اُسنے ابی ادریس خولانی سے اُسنے ابی امامہ سے اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے لازم پکڑو رات کا کھڑا ہونا کیونکہ یہ طریق صالحین کا ہے جو تمسے پہلے ہوے ہین اور یہ اللہ تعالی کی طرف نزدیک کرتا ہے

[1] وجہ ذکر کرنے اس حدیث کی باب الدعوات مین یہ ہے کہ ظاہر ہے کہ جو کوئی رات کو عبادت کی نیت سے کھڑا ہو وہ دعا ضرور کرتا ہے اسلیے کہ یہ وقت اجابت کا ہے۔۱۲

نا محمد بن عجلان عن القعقاع عن ابی صالح عن ابی هریرة ان رجلا کان یدعو باصبعیه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم
احد احد هذا حدیث حسن غریب ومعنی هذا الحدیث اذا اشار الرجل باصبعیه فی الدعاء عند الشهادة ولا یشیر الا باصبع
واحدة **احادیث شتی من ابواب الدعوات** حدثنا محمد بن بشار نا ابو عامر العقدی نا زهیر وهو ابن محمد
عن عبد الله بن محمد بن عقیل ان معاذ بن رفاعة اخبره عن ابیه قال قام ابو بکر الصدیق علی المنبر ثم بکا فقال قام رسول الله
صلی الله علیه وسلم عام الاول علی المنبر ثم بکا فقال سلوا الله العفو والعافیة فان احدا لم یعط بعد الیقین خیرا من العافیة
وهذا حدیث حسن غریب من هذا الوجه عن ابی بکر حدثنا حسین بن یزید الکوفی نا ابو یحیی الحمانی نا عثمان بن واقد
عن ابی نصیرة عن مولی لابی بکر عن ابی بکر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما اصر من استغفر ولو فعله فی الیوم سبعین مرة
وهذا حدیث غریب انما نعرفه من حدیث ابی نصیرة ولیس اسناده بالقوی حدثنا یحیی بن موسی وسفیان بن وکیع
المعنی واحد قالا نا یزید بن هارون انا الاصبغ بن زید نا ابو العلاء عن ابی امامة قال لبس عمر بن الخطاب ثوبا جدیدا فقال الحمد
لله الذی کسانی ما اواری به عورتی واتجمل به فی حیاتی ثم قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من لبس ثوبا جدیدا
فقال الحمد لله الذی کسانی ما اواری به عورتی واتجمل به فی حیاتی ثم عمد الی الثوب الذی اخلق فتصدق به کان فی کنف الله
وفی حفظ الله وفی ستر الله حیا ومیتا هذا حدیث غریب وقد رواه یحیی بن ایوب عن عبید الله بن زحر عن علی بن یزید
عن القاسم عن ابی امامة حدثنا احمد بن الحسن نا عبد الله بن نافع الصائغ قراءة علیه عن حماد بن ابی حمید عن زید بن اسلم
عن ابیه عن عمر بن الخطاب ان النبی صلی الله علیه وسلم بعث بعثا قبل نجد

کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عجلان نے قعقاع سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ ایک مرد دونوں انگلیوں سے اشارہ کرتا تھا
پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک کر ایک کر یہ حدیث حسن غریب ہے اور معنے اس حدیث کے یہ ہیں کہ کوئی مرد شہادت کے وقت
دعا میں دو انگلیوں سے اشارہ کرنے لگے تو نہ اشارہ کرے مگر ایک انگلی سے **احادیث مختلف ابواب الدعوات سے** حدیث
کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر عقدی نے کہا حدیث کی ہمسے زہیر بن محمد نے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے یہ کہ معاذ بن
رفاعہ نے اسکو خبر دی ہے اپنے باپ سے کہ حضرت ابو بکر صدیق منبر پر کھڑے ہوئے پھر رو پڑے اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پہلے
سال منبر پر کھڑے ہوئے پھر رو پڑے اور فرمایا اللہ تعالیٰ سے معافی اور عافیت کا سوال کرو کیونکہ کوئی شخص موت کے بعد عافیت سے
بہتر کوئی چیز نہیں دیا گیا۔ اور یہ حدیث حسن غریب ہے اس طریق یعنے ابی بکر سے **باب** حدیث کی ہمسے حسین بن یزید کوفی نے کہا
حدیث کی ہمسے ابو یحیی حمانی نے کہا حدیث کی ہمسے عثمان بن واقد نے ابی نصیرہ سے اُسنے ابی بکر کے غلام سے اُسنے ابی بکر صدیق سے کہا
اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں[1] اصرار کیا جسنے کہ بخشش مانگی اگرچہ اُسنے اسکو ایک دن میں ستر مرتبہ کیا۔ یہ حدیث غریب
ہے ہم تو فقط اسکو طریق ابی نصیرہ سے ہی پہچانتے ہیں اور اسناد اسکی قوی نہیں حدیث کی ہمسے یحیی بن موسی اور سفیان بن وکیع نے معنے
دونوں کے واحد ہیں کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو اصبغ بن زید نے کہا حدیث کی ہمسے ابو العلاء نے
ابی امامہ سے کہا اُسنے حضرت عمر بن خطاب نے کپڑا نیا پہنا اور کہا الحمد للہ الخ یعنے سب حمد واسطے اللہ کے کہ جسنے مجھے وہ چیز پہنائی ہے کہ جسکے
ساتھ میں نے اپنی شرمگاہ کو ڈھانپا ہے اور زندگی میں اسکے ساتھ تجمل بنایا ہے پھر کہا حضرت عمر نے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے
سنا ہے کہ فرماتے تھے جو کوئی نیا کپڑا پہنے اور کہے الحمد للہ الخ یعنے سب حمد واسطے اللہ کے کہ جسنے مجھے وہ چیز پہنائی ہے کہ جسکے ساتھ میں نے اپنی
شرمگاہ ڈھانپی ہے اور زندگی میں اسکے ساتھ تجمل بنایا ہے پھر پرانے کپڑے کا صدقہ کرے تو وہ شخص اللہ کی پناہ اور اللہ کی حفاظت اور اللہ کی
ستر میں ہوتا ہے حالت زندگی اور مردگی میں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اور روایت کیا اسکو یحیی بن ایوب نے عبید اللہ بن زحر سے اُسنے علی بن
یزید سے اُسنے قاسم سے اُسنے ابی امامہ سے حدیث کی ہمسے احمد بن حسن نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن نافع سنار نے اسطرح کہ ہمنے
اسپر پڑھا ہے حماد بن ابی حمید سے اُسنے زید بن اسلم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عمر بن خطاب سے یہ کہ نبی صلعم نے ایک لشکر نجد کی طرف بھیجا

[1] یعنے اگر کسی نے گناہ کیا پھر اُسنے اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہی اور اپنے کردہ پر پشیمان ہوا تو اسکو مصر نہیں کہا جاتا مصر وہ شخص ہے کہ جو کوئی گناہ کرے اور اسپر بخشش نہ مانگے اور نہ اسپر شرمندگی اٹھائے

لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر کانت لہ عدل اربع رقاب من ولد اسمٰعیل وقد روی ھٰذا الحدیث عن ابی ایوب موقوفا **باب حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الصمد بن عبد الوارث نا ھاشم ھو ابن سعید الکوفی ثنا کنانۃ مولی صفیۃ قال سمعت صفیۃ تقول دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبین یدی اربعۃ آلاف نواۃ اسبح بھا قال لقد سبحت بھذہ الا اعلمک باکثر مما سبحت بہ فقلت بلی علمنی فقال قولی سبحان اللہ عدد خلقہ ھٰذا حدیث غریب لا نعرفہ من حدیث صفیۃ الا من ھٰذا الوجہ من حدیث ھاشم بن سعید الکوفی ولیس اسنادہ بمعروف وفی الباب عن ابن عباس **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر عن شعبۃ عن محمد بن عبد الرحمٰن قال سمعت کریبا یحدث عن ابن عباس عن جویریۃ بنت الحارث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر علیھا وھی فی مسجد ھا ثم مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھا قریبا من نصف النھار فقال لھا مازلت علی حالک قالت نعم فقال الا اعلمک کلمات تقولینھا سبحان اللہ عدد خلقہ سبحان اللہ عدد خلقہ سبحان اللہ عدد خلقہ سبحان اللہ رضی نفسہ سبحان اللہ رضی نفسہ سبحان اللہ رضی نفسہ سبحان اللہ زنۃ عرشہ سبحان اللہ زنۃ عرشہ سبحان اللہ زنۃ عرشہ سبحان اللہ مداد کلماتہ سبحان اللہ مداد کلماتہ سبحان اللہ مداد کلماتہ ھٰذا حدیث حسن صحیح ومحمد بن عبد الرحمٰن ھو مولی آل طلحۃ وھو شیخ مدینی ثقۃ وقد روی عنہ المسعودی والثوری ھٰذا الحدیث **باب حدثنا** محمد بن بشار نا ابن ابی عدی قال انبانا جعفر بن میمون صاحب الانماط عن ابی عثمان النھدی عن سلمان الفارسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ حیی کریم یستحیی اذا رفع الرجل الیہ یدیہ ان یردھما صفرا خائبتین ھٰذا حدیث حسن غریب وروی بعضھم ولم یرفعہ **حدثنا** محمد بن بشار نا صفوان بن عیسٰی

لا الٰہ الا اللہ الخ یعنے نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اسکے واسطے ملک ہے اور اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے تو اسکے لیے چار غلام حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد سے آزاد کرنے کے برابر اجر ملتا ہے۔ اور مروی ہے یہ حدیث ابی ایوب سے موقوفا **باب حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الصمد بن عبد الوارث نے کہا حدیث کی ہمسے ہاشم بن سعید کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے کنانہ مولی صفیہ نے کہا سنا میں نے صفیہ سے کہ کہتی میرے پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آئے اس حالت میں کہ میرے آگے چار ہزار گٹھلی تھی میں انکے ساتھ تسبیح پڑھ رہی تھی فرمایا آپ نے اسکے ساتھ تو نے تسبیح پڑھی ہے کیا میں تجھے نہ بتلاؤں کہ جسکے ساتھ تو بہت تسبیح پڑھ سکے۔ میں نے کہا کیوں نہیں آپ مجھے سکھلائیے پس فرمایا آپ نے کہہ سبحان اللہ الخ یعنے تسبیح کرتی ہوں میں اللہ کی برابر پیدائش اسکے کی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو سوائے اس طریق صفیہ کے جو ہاشم بن سعید کوفی سے ہے اور اسناد اسکی معروف نہیں ہے اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے شعبہ سے اسنے محمد بن عبد الرحمٰن سے کہا اسنے سنا میں نے کریب سے کہ حدیث کرتا تھا ابن عباس سے اسنے روایت کی جویریہ بنت حارث سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گذرے اس حالت میں کہ میں مسجد میں تھی پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم قریب آدھے دن یعنے بارہ بجے کے میرے پاس سے گذرے پس فرمایا آپ نے اتنی دیر تک تو اسی حالت پر رہی ہے کہا میں نے ہاں فرمایا آپ نے کیا میں تجھے ایسے کلمے نہ سکھلاؤں جو انکو تو کہا کرے سبحان اللہ الخ یعنے تسبیح کرتی ہوں میں اللہ کی برابر پیدائش اسکی کے (تین بار) تسبیح کرتی ہوں میں اللہ کی موافق خواہش ذات اسکی کے (تین بار) تسبیح کرتی ہوں میں اللہ کی برابر وزن عرش اسکے کے (تین بار) تسبیح کرتی ہوں میں اللہ کی مثل کلمات اسکے کے (تین بار) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور محمد بن عبد الرحمٰن وہ غلام آل طلحہ کا ہے اور یہ شیخ مدینی ثقہ ہے اور روایت کی ہے اس سے یہ حدیث مسعودی اور ثوری نے **باب حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی عدی نے کہا خبر دی ہمکو جعفر بن میمون نے جو صاحب ہے غالیچہ کا ابی عثمان نہدی سے اسنے سلمان فارسی سے اسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اللہ تعالی حیادار کریم ہے حیا کرتا ہے اس سے کہ جب کوئی آدمی اسکی طرف ہاتھ اٹھائے تو انکو خالی محروم ردکرے یہ حدیث حسن غریب ہے اور روایت کیا ہے بعض نے اور اسکو مرفوع نہیں کیا **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے صفوان بن عیسی نے

سلہ اسمیں دلیل ہے اسکی کہ جسنے کہا ہے کہ عرب کا غلام بنانا درست ہے اور بعض نے اسکو مبالغہ پر حمل کیا ہے ۱۲ والتحقیق فی کتب المبسوطۃ

اذھب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاءک شفاء لا یغادر سقما ھذا حدیث حسن حدثنا احمد بن منیع نا یزید بن ھارون نا حماد بن سلمۃ عن ھشام بن عمرو الفزاری عن عبد الرحمن بن الحارث بن ھشام عن علی بن ابی طالب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول فی وترہ اللھم انی اعوذ برضاک من سخطک واعوذ بمعافاتک من عقوبتک واعوذ بک منک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک وھذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ من حدیث حماد بن سلمۃ حدثنا عبد اللہ بن عبد الرحمن انا زکریا بن عدی نا عبید اللہ ھو ابن عمرو عن عبد الملک بن عمیر عن مصعب بن سعد وعمرو بن میمون قالا کان سعد یعلم بنیہ ھؤلاء الکلمات کما یعلم المکتب الغلمان ویقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یتعوذ بھن دبر الصلوۃ اللھم انی اعوذ بک من الجبن واعوذ بک من البخل واعوذ بک من ارذل العمر واعوذ بک من فتنۃ الدنیا وعذاب القبر قال عبد اللہ ابو اسحق الھمدانی یضطرب فی ھذا الحدیث یقول عن عمرو بن میمون عن عمر ویقول عن غیرہ ویضطرب فیہ وھذا حدیث حسن صحیح من ھذا الوجہ حدثنا احمد بن الحسن نا اصبغ بن الفرج اخبرنی عبد اللہ بن وھب عن عمرو بن الحارث انہ اخبرہ عن سعید بن ابی ھلال عن خزیمۃ عن عائشۃ بنت سعد بن ابی وقاص عن ابیھا انہ دخل مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی امراۃ وبین یدیھا نوی او قال حصاۃ تسبح بھا فقال الا اخبرک بما ھو ایسر علیک من ھذا او افضل سبحان اللہ عدد ما خلق فی السماء وسبحان اللہ عدد ما خلق فی الارض وسبحان اللہ عدد ما بین ذلک وسبحان اللہ عدد ما ھو خالق واللہ اکبر مثل ذلک والحمد للہ مثل ذلک ولا حول ولا قوۃ الا باللہ مثل ذلک ھذا حدیث حسن غریب من حدیث سعد حدثنا سفیان بن وکیع نا

بیماری کو دور کر اے رب آدمیوں کے اور شفا دے تو ہی ہے شفا دینے والا سوائے تیرے اور کسی کی شفا نہیں ہے ایسی شفا دے کہ بیماری کو نہ چھوڑے۔ یہ حدیث حسن ہے حدیث کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن سلمہ نے ہشام بن عمرو فزاری سے اُسنے عبد الرحمن بن حارث بن ہشام سے اُسنے علی بن ابی طالب سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز وتر میں یہ کہا کرتے تھے اللھم الخ یعنے اے اللہ میں تیری رضا کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں غصے تیرے سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ معافی تیری کے عذاب تیرے سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری تجھ سے میں تیری ثنا شمار نہیں کر سکتا جیسا کہ تو نے خود اپنے نفس پر ثنا کی ہے۔ اور یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق حماد بن سلمہ سے حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا خبر دی ہمکو زکریا بن عدی نے کہا حدیث کی ہم سے عبید اللہ بن عمرو نے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے مصعب بن سعد اور عمرو بن میمون سے کہا دونوں نے سعد اپنے بیٹوں کو یہ کلمے سکھلا دیتا تھا جیسا کہ معلم لڑکوں کو سکھلاتا ہے اور کہتا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بعد نماز کے انکے ساتھ پناہ مانگا کرتے تھے اللھم الخ یعنے اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں بزدلی سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں بخیلی سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں بری عمر سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں دنیا کے فتنہ اور قبر کے عذاب سے کہا ابو عبد اللہ نے ابو اسحاق ہمدانی اس حدیث میں اضطراب کرتا ہے کبھی تو بواسطہ عمرو بن میمون کے عمر سے روایت کرتا ہے اور کبھی اسکے غیر سے روایت کرتا ہے اور اسمیں اضطراب کرتا ہے۔ اور یہ حدیث حسن صحیح ہے اس طریق سے حدیث کی ہم سے احمد بن حسن نے کہا حدیث کی ہم سے اصبغ بن فرج نے کہا خبر دی مجھے عبد اللہ بن وہب نے عمرو بن حارث سے یہ کہ اُسنے اسکو خبر دی ہے سعید بن ابی ہلال سے اُسنے خزیمہ سے اسنے عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک عورت پر داخل ہوا اس حالت میں کہ اسکے آگے گٹھلیاں تھیں یا کنکر تھے وہ انکے ساتھ تسبیح پڑھ رہی تھی پس فرمایا آپ نے کیا میں تجھے اسکی خبر نہ دوں جو تجھ پر اس سے آسان ہے یا افضل ہے (شک راوی) سبحان اللہ الخ یعنے تسبیح کرتی ہوں میں اللہ کی برابر اسکے کہ اُسنے آسمان میں پیدا کئی ہے اور تسبیح کرتی ہوں میں اللہ کی برابر اسکے کہ اسنے زمین میں پیدا کئی ہے اور تسبیح کرتی ہوں میں اللہ کی برابر اسکے جو انکے درمیان ہے اور تسبیح کرتی ہوں میں اللہ کی برابر اس چیز کے کہ وہ اسکا پیدا کرنے والا ہے اور اللہ اکبر مثل اسکے اور الحمد للہ بھی مثل اسکے اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ بھی مثل اسکے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے طریق سعد سے حدیث کی ہم سے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے

فغنموا غنائم كثيرة واسرعوا الرجعة فقال رجل ممن لم يخرج ما رأينا بعثا اسرع رجعة ولا افضل غنيمة من هذا البعث فقال النبي صلى الله عليه وسلم الا ادلكم على قوم افضل غنيمة واسرع رجعة قوم شهدوا صلوٰة الصبح ثم جلسوا يذكرون الله حتى طلعت الشمس فاولئك اسرع رجعة وافضل غنيمة هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه وحماد بن ابي حميد هو محمد بن ابي حميد وهو ابو ابراهيم الانصاري المدني وهو ضعيف في الحديث **حدثنا** سفيان بن وكيع نا ابي عن سفيان عن عاصم بن عبيد الله عن سالم عن ابن عمر عن عمر انه استاذن النبي صلى الله عليه وسلم في العمرة فقال اي اخي اشركنا في دعائك ولا تنسنا هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمٰن انا يحيى بن حسان انا ابو معٰوية عن عبد الرحمٰن بن اسحٰق عن سيار عن ابي وائل عن علي ان مكاتبا جاءه فقال اني قد عجزت عن كتابتي فاعني قال الا اعلمك كلمات علمنيهن رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كان عليك مثل جبل صير دينا اداه الله عنك قال قل اللهم اكفني بحلالك عن حرامك واغنني بفضلك عمن سواك هذا حديث حسن غريب **حدثنا** محمد بن المثنى نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عمرو بن مرة عن عبد الله بن سلمة عن علي قال كنت شاكيا فمر بي رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا اقول اللهم ان كان اجلي قد حضر فارحني وان كان متأخرا فارفغني وان كان بلاء فصبرني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف قلت قال فاعاد عليه ما قال قال فضربه برجله وقال اللهم عافه او اشفه شعبة الشاك قال فما اشتكيت وجعي بعد هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** سفيان بن وكيع نا يحيى بن آدم عن اسرائيل عن ابي اسحٰق عن الحارث عن علي قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا عاد مريضا قال

اور انھون نے بہت غنیمت لوٹی اور جلدی واپس آئے پس ایک مرد نے کہا جو انکے ساتھ نہیں نکلا تھا ہمنے کوئی لشکر جلدی واپس ہونیوالا اور افضل غنیمت والا زیادہ اس لشکر سے نہین دیکھا پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا مین تمکو وہ قوم نہ بتاؤن جو عمدہ غنیمت والی ہے اور جلدی واپس ہونیوالی وہ قوم ہے جو نماز صبح کو حاضر ہوئے پھر بیٹھکر اللہ کا ذکر کرتی رہے یہانتک کہ آفتاب نکلا پس یہ لوگ بہت جلد ہین واپس ہونے مین اور افضل ہین غنیمت مین یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے اور حماد بن ابی حمید وہ محمد بن ابی حمید ہے اور یہ ابراہیم انصاری مدنی کا والد ہے اور یہ حدیث مین ضعیف ہے **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے سفیان سے اُسنے عاصم بن عبید اللہ سے اُسنے سالم سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے حضرت عمر سے کہ انھون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عمرہ کرنیکے لیے اذن مانگا پس فرمایا آپ نے ای بھائی ہمکو بھی اپنی دعا مین شریک کر اور ہمکو بھلا نہ دینا یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے کہا خبر دی ہمکو یحیی بن حسان نے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے عبد الرحمٰن بن اسحٰق سے اُسنے سیار سے اُسنے ابی وائل سے اُسنے حضرت علی سے کہ ایک مکاتب[1] آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا مین اپنی کتابت سے عاجز ہو گیا ہون سو آپ میری مدد کیجیے فرمایا حضرت علی نے کیا مین تجھے وہ کلمے نہ سکھلاؤن جو مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سکھلائے ہین اگر تیرے ذمے صیر (نام پہاڑ) پہاڑ کے برابر قرض ہوگا تو اسکو بھی اللہ تعالی تیرے ذمے سے ادا کریگا فرمایا حضرت علی نے کہ اللہم الخ یعنی ای اللہ کفایت کر مجھے ساتھ اپنے حلالون کے اپنے حرامون سے اور اپنے فضل سے اپنے ماسوا سے بے پروا کر یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے عمرو بن مرہ سے اُسنے عبد اللہ بن سلمہ سے اُسنے حضرت علی سے کہا انھون نے مین بیمار تھا اور میرے پاس سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گذرے اس حالت مین کہ مین یہ کہتا تھا اللہم الخ یعنی ای اللہ اگر میری موت پہونچ گئی ہے تو مجھے خوش کر اور اگر نہین پہونچی تو میرے عیش کو وسعت دے اور اگر مصیبت ہے تو مجھے صبر دے پس فرمایا رسول اللہ نے تو نے کسطرح کہا کہا راوی نے پھر حضرت علی نے اپنی بات کا اعادہ کیا کہا راوی نے پھر آنحضرت نے علی کو اپنے پاؤن مبارک سے مارا اور کہا اللہم الخ یعنی ای اللہ اسکو عافیت دے یا شفا دے یہ شک شعبہ کو ہے کہا حضرت علی نے بعد اسکے مین کبھی بیمار نہین ہوا یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن آدم نے اسرائیل سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے حارث سے اُسنے علی سے کہا اُسنے نبی صلعم جب کسی بیمار کی عیادت کرتے [illegible]

[1] مکاتب اس غلام کو کہتے ہین جسکی مالک لکھدے کہ مثلا اگر تو مجھے سو روپیہ دیدے تو تو آزاد ہے تو اس شرط پر بعد ادا کرنے روپیہ کے آزاد ہوگا ۱۲

بجلالك ونور وجهك ان تلزم قلبي حفظ كتابك كما علمتني وارزقني ان اقرأه على النحو الذي يرضيك عني اللهم بديع السموات والارض ذا الجلال والاكرام والعزة التي لا ترام اسالك يا الله يا رحمن بجلالك ونور وجهك ان تنور بكتابك بصري وان تطلق به لساني وان تفرج به عن قلبي وان تشرح به صدري وان تغسل به بدني فانه لا يعينني على الحق غيرك ولا يؤتيه الا انت ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم يا ابا الحسن تفعل ذلك ثلث جمع او خمسا او سبعا تجب باذن الله والذي بعثني بالحق ما اخطأ مؤمنا قط قال ابن عباس فوالله ما لبث علي الا خمسا او سبعا حتى جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم في مثل ذلك المجلس فقال يا رسول الله اني كنت فيما خلا لا آخذ الا اربع آيات ونحوهن فاذا قرأتهن على نفسي تفلتن وانا اتعلم اليوم اربعين آية ونحوها فاذا قرأتها على نفسي فكانما كتاب الله بين عيني ولقد كنت اسمع الحديث فاذا رددته تفلت وانا اليوم اسمع الاحاديث فاذا تحدثت بها لم اخرم منها حرفا فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم عند ذلك مؤمن ورب الكعبة ابا الحسن هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث الوليد بن مسلم **حدثنا** بشر بن معاذ العقدي البصري نا حماد بن واقد عن اسرائيل عن ابي اسحق عن ابي الاحوص عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سلوا الله من فضله فان الله يحب ان يسأل وافضل العبادة انتظار الفرج هكذا روى حماد بن واقد هذا الحديث وحماد بن واقد ليس بالحافظ وروى ابو نعيم هذا الحديث عن اسرائيل عن حكيم بن جبير عن رجل عن النبي صلى الله عليه وسلم وحديث ابي نعيم اشبه ان يكون اصح **حدثنا** احمد بن منيع نا ابو معوية نا عاصم الاحول عن ابي عثمن عن زيد

بوساطت تیرے جلال کے اور نور منہ تیرے کے یہ کہ میرے دل کو اپنی کتاب کا یاد رکھنا لازم رکھ جیسا کہ تونے مجھے سکھلائی ہے اور مجھے نصیب کر کہ اسکو میں اس طریق پر پڑھوں کہ جسکو تو مجھ سے پسند کرے ای اللہ پیدا کرنیوالے آسمانوں اور زمین کے صاحب بزرگی اور بخشش کے اور ایسی عزت کے کہ حاصل نہیں ہو سکتی سوال کرتا ہوں میں تجھسے ای اللہ ای رحمن بوساطت تیری جلال کے اور نور منہ تیرے کے یہ کہ میری نظر کو اپنی کتاب سے روشن کر اور اسکے ساتھ میری زبان کو کھول اور میرے دل کو اس سے خوش کر اور میرے سینے کو اس سے فراخ کر اور میرے بدن کو اسکے ساتھ دھو کیونکہ سوائے تیرے کوئی حق پر میری مدد نہیں کرتا اور سوائے تیرے کوئی اسکو نہیں دیتا اور نہیں حرکت اور نہ قوت مگر ساتھ اللہ کے جو بلند غالب ہے ای ابا الحسن اسطرح تین یا پانچ یا سات جمعرات کر تیری دعا اللہ کے حکم سے قبول ہو جاویگی اور قسم ہے اس ذات کی کہ جسنے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ یہ دعا مومن سے کبھی خطا نہیں جاتی کہا ابن عباس نے پس قسم ہے اللہ کی کہ حضرت علی پانچ یا سات (جمعرات) ہی ٹھہرے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ویسی ہی مجلس میں آئے اور کہا یا رسول اللہ میں پیچھے اس سے چار آیتیں یا قریب اسکے ہی پڑھتا تھا اور جب میں انکو اپنے دل میں پڑھتا تو وہ بھول جاتیں۔ اور میں آج کے دن چالیس یا قریب اسکے سیکھتا ہوں اور جب میں انکو اپنے دل میں پڑھتا ہوں تو گویا میرے سامنے کتاب اللہ رکھی ہوئی ہے۔ اور پہلے میں حدیث سنتا تھا اور جب میں اسکو دوہراتا تو وہ بھول جاتی اور میں آج کے دن کئی حدیثیں سنتا ہوں پھر جب میں انکو بیان کرتا ہوں تو کوئی حرف بھی انسے نہیں چھوٹتا پس فرمایا اسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ای ابا الحسن تو مومن ہے قسم ہے رب کعبہ کی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ولید بن مسلم سے **حدیث** کی ہمسے بشر بن معاذ عقدی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن واقد نے اسرائیل سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے ابی الاحوص سے اُسنے عبد اللہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی سے اسکے فضل کا سوال کرو کیونکہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہے کہ اس سے سوال کیا جائے اور سب[1] سے افضل عبادت کشادگی کی انتظاری رکھنا ہے ایسا ہی حماد بن واقد نے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ اور حماد بن واقد حافظ نہیں ہے اور روایت کیا ہے ابو نعیم نے اس حدیث کو اسرائیل سے اُسنے حکیم بن جبیر سے اُسنے ایک مرد سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث ابی نعیم کی صحیح ہونے میں زیادہ مشابہ ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے کہا حدیث کی ہمسے عاصم احول نے ابی عثمان سے اُسنے زید

[1] جبکہ آنحضرت نے دعا کرنے پر برانگیختہ فرمایا اور یہ بھی معلوم کیا کہ بعض کی دعا بسبب کسی امر کے دیر سے قبول ہوگی تو ساتھ ہی اسکے یہ بھی قرار دیا کہ سب سے افضل عبادت یہ ہے کہ آدمی اس کشادگی کی انتظاری میں رہے کیونکہ جب آدمی انتظاری میں رہیگا تو خواہ مخواہ بہت خشوع اور خضوع سے بار بار دعا کریگا پس ایسی دعا کہ خشوع بہت ہو کیونکر تمام عبادتوں سے افضل نہ ہو اور یہ اسواسطے فرمایا کہ آدمی کو مناسب نہیں کہ

عبد الله بن نمير وزيد بن حباب عن موسى بن عبيدة عن محمد بن ثابت عن ابي حكيم مولى الزبير عن الزبير بن العوام قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ما من صباح يصبح العبد الا مناد ينادي سبحوا الملك القدوس هذا حديث غريب **حدثنا** احمد بن الحسن انا سليمان بن عبد الرحمن الدمشقي انا الوليد بن مسلم نا ابن جريج عن عطاء بن ابي رباح وعكرمة مولى ابن عباس عن ابن عباس انه قال بينما نحن عند رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ جاءه علي بن ابي طالب فقال بابي انت وامي تفلت هذا القرآن من صدري فما اجدني اقدر عليه فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ابا الحسن افلا اعلمك كلمات ينفعك الله بهن وينفع بهن من علمته ويثبت ما تعلمت في صدرك قال اجل يا رسول الله فعلمني قال اذا كان ليلة الجمعة فان استطعت ان تقوم في ثلث الليل الآخر فانها ساعة مشهودة والدعاء فيها مستجاب وقد قال اخي يعقوب لبنيه سوف استغفر لكم ربي يقول حتى تاتي ليلة الجمعة فان لم تستطع فقم في وسطها فان لم تستطع فقم في اولها فصل اربع ركعات تقرأ في الركعة الاولى بفاتحة الكتاب وسورة يٰس وفي الركعة الثانية بفاتحة الكتاب وحٰم الدخان وفي الركعة الثالثة بفاتحة الكتاب والم تنزيل السجدة وفي الركعة الرابعة بفاتحة الكتاب وتبارك المفصل فاذا فرغت من التشهد فاحمد الله واحسن الثناء على الله وصل علي واحسن وعلى سائر النبيين واستغفر للمؤمنين والمؤمنات ولاخوانك الذين سبقوك بالايمان ثم قل في آخر ذلك اللهم ارحمني بترك المعاصي ابدا ما ابقيتني وارحمني ان اتكلف ما لا يعنيني وارزقني حسن النظر فيما يرضيك عني اللهم بديع السموات والارض ذا الجلال والاكرام والعزة التي لا ترام أسألك يا الله يا رحمٰن

عبد اللہ بن نمیر اور زید بن حباب نے موسیٰ بن عبیدہ سے اُسنے محمد بن ثابت سے اُسنے ابی حکیم زبیر بن عوام کے غلام سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی صبح بندے پر آتی ہی اسمین آواز دینے والا آواز دیتا ہی کہ بادشاہ پاک کی تسبیح پڑھو۔ یہ حدیث غریب ہی **حدیث** کی ہمسے احمد بن حسن نے کہا خبر دی ہمکو سلیمان بن عبد الرحمٰن دمشقی نے کہا خبر دی ہمکو ولید بن مسلم نے ابن جریج سے اُسنے عطا بن ابی رباح اور عکرمہ ابن عباس کے غلام سے انھون نے ابن عباس سے یہ کہ اسوقت ہمین کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوے تھے کہ آپ کے پاس حضرت علی بن ابی طالب آئے اور کہا میرے والدین آپ پر قربان ہون یہ قرآن میرے سینے مین ٹھہرتا نہین اور مین اپنے وجود مین اسپر قادر ہونے کی قوت نہین پاتا پس فرمایا اسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اے ابا الحسن کیا مین تجھے وہ کلمے نہ سکھلاؤن کہ جنکے ساتھ اللہ تعالیٰ تجھے نفع دے اور نفع دین وہ کلمے اسکو کہ جسکو تو سکھلا دے اور جو تو سیکھے گا وہ تیرے سینے مین ثابت رہیگا کہا حضرت علی نے ہان یا رسول اللہ مجھے آپ سکھلا دیجیے فرمایا آپ نے جب جمعرات کی رات ہو اور تجھے آخر رات کی تہائی مین کھڑے ہونے کی طاقت ہو کیونکہ وہ ساعت ایسی ہی کہ اسمین فرشتے حاضر ہوتے ہین اور دعا اسمین قبول ہوتی ہی اور بھائی یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹون سے کہا تھا مین تمھارے لیے اپنے رب سے بخشش مانگونگا کہتے تھے کہ جب[1] جمعہ کی رات آویگی اور اگر تو طاقت نہین رکھتا تو اس رات کے وسط مین کھڑا ہو اور اگر تو طاقت نہین رکھتا تو اس رات کے اول مین کھڑا ہو۔ اور چار رکعت پڑھ پہلی رکعت مین فاتحۃ الکتاب اور سورہ یٰس پڑھ اور دوسری رکعت مین فاتحۃ الکتاب اور سورہ حٰم الدخان اور تیسری رکعت مین فاتحۃ الکتاب اور الم تنزیل السجدہ اور چوتھی رکعت مین فاتحۃ الکتاب اور سورہ تبارک المفصل۔ اور جب تو تشہد سے فارغ ہو تو اللہ کی حمد کر اور اللہ کی اچھی طرح صفت کر اور مجھپر درود بھیج اور اچھی طرح بھیج اور تمام نبیون اور مؤمن مردون اور مومنہ عورتونکے لیے بخشش طلب کر اور ان بھائیونکے لیے جو تجھسے پہلے ایمان کے ساتھ سبقت لیگئے ہین پھر پیچھے اسکے کہہ اللهم ارحمني الخ یعنے اے اللہ ہمیشہ مجھپر رحمت رکھ ساتھ ترک کرنے گناہونکے جبتک تو نے مجھے زندہ رکھے۔ اور رحمت کر اسپر کہ مین بیفائدہ کامون مین تکلف کرون اور اچھا دیکھنا مجھے نصیب کر اس چیزمین کہ جو تجھے پسند ہو۔ اے اللہ پیدا کرنیوالے آسمانون اور زمین کے صاحب بزرگی اور بخشش کے اور صاحب ایسی عزت کے کہ نہین حاصل ہوسکتی سوال کرتا ہون مین تجھسے اے اللہ اے رحمٰن

---

[1] یعنے حضرت یعقوب علیہ السلام نے جو اپنے بیٹونسے کہا تھا کہ مین تمھارے لیے رب سے بخشش مانگونگا تو انھون نے جمعرات کی انتظاری کے واسطے انسے یہ وعدہ کیا تھا ورنہ اسیوقت انکے حق

بن ابی اسید **حدثنا** ابو موسی محمد بن المثنی نا محمد بن جعفر نا شعبة عن یزید بن خمیر عن عبد اللہ بن بسر قال نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابی فقال فقربنا الیہ طعاما فاکل منہ ثم اتی بتمر فکان یاکلہ ویلقی النوی باصبعیہ جمع السبابۃ والوسطی قال شعبة وھو ظنی فیہ ان شاء اللہ والقی النوی بین اصبعین ثم اتی بشراب فشربہ ثم ناولہ الذی عن یمینہ قال فقال ابی واخذ بلجام دابتہ ادع لنا فقال اللھم بارک لھم فیما رزقتھم واغفر لھم وارحمھم ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن اسمٰعیل نا موسی بن اسمٰعیل نا حفص بن عمر الشنی ثنی ابی عمر بن مرۃ قال سمعت بلال بن یسار بن زید ثنی ابی عن جدی سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من قال استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ غفر اللہ لہ وان کان فر من الزحف ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ **حدثنا** محمود بن غیلان نا عثمٰن بن عمر نا شعبة عن ابی جعفر عن عمارۃ بن خزیمة بن ثابت عن عثمٰن بن حنیف ان رجلا ضریر البصر اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ادع اللہ ان یعافینی قال ان شئت دعوت وان شئت صبرت فھو خیر لک قال فادعہ قال فامرہ ان یتوضأ فیحسن وضوءہ ویدعو بھذا الدعاء اللھم انی اسألک واتوجہ الیک بنبیک محمد نبی الرحمۃ انی توجھت بک الی ربی فی حاجتی ھذہ لتقضی لی اللھم فشفعہ فی ھذا حدیث حسن صحیح غریب لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ من حدیث ابی جعفر وھو غیر الخطمی **حدثنا** عبد اللہ بن عبد الرحمٰن انا اسحٰق بن موسی ثنی معن ثنی معٰویة بن صالح عن ضمرۃ بن حبیب قال سمعت ابا امامة یقول ثنی عمرو بن عبسة انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اقرب ما یکون الرب من العبد فی جوف اللیل الاخر

بن ابی اسید ہے **حدیث** کی ہمسے ابو موسی یعنے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے یزید بن خمیر سے اُسنے عبد اللہ بن بسر سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے باپ پر نازل ہوئے سو ہمنے آپ کے آگے کھانا حاضر کیا پس آپ نے اس سے کھایا پھر آپ کے پاس کھجوریں لائی گئیں سو آپ انکو کھاتے تھے اور گٹھلیاں دو انگلیوں کے ساتھ ڈالتے تھے سبابہ اور وسطے کو جمع کرتے تھے۔ کہا شعبہ نے اور میرا گمان انشاء اللہ اسمیں یہ ہے اور ڈالتے تھے گٹھلیوں کو درمیان دو انگلیوں کے پھر آپ کے پاس پانی حاضر کیا گیا سو آپ نے اسکو پیا پھر اس شخص کو جو آپکی داہنی جانب تھا پکڑا دیا کہا اُسنے پھر کہا میرے باپ نے اس حالت میں کہ اُسنے آپکی سواری کی لگام پکڑے ہوئی تھی کہ ہمارے حق میں دعا کریے پس فرمایا آپ نے ای اللہ انکے لیے برکت دے اسمیں کہ تو نے انکو دیا ہے اور انکے لیے بخشش کر اور ان پر رحمت کر یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہمسے موسی بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن عمر شنی نے کہا حدیث کی مجھے ابی عمر بن مرہ نے کہا سنا میں نے بلال بن یسار بن زید سے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے دادا میرے سے کہ سنا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جسنے کہا استغفر اللہ الخ یعنے بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے کہ جسکے سوائے کوئی لائق عبادت کے نہیں جو زندہ قائم ہے اور اسکی طرف رجوع ہوتا ہوں تو اللہ تعالی اسکو بخشدیتا ہے اگرچہ لشکر[1] سے بھاگا ہو یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے عثمان بن عمر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے ابی جعفر سے اُسنے عمارہ بن خزیمہ بن ثابت سے اُسنے عثمان بن حنیف سے یہ کہ ایک مرد نابینا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا اللہ تعالی سے دعا کریے کہ مجھے آرام دے فرمایا آپ نے اگر تیری مرضی ہو تو میں دعا کرتا ہوں اور اگر تو صبر کرنا چاہتا ہے تو یہ تیرے لیے بہتر ہے کہا اُسنے سو آپ دعا کریے کہا راوی نے پس آپ نے اسکو حکم دیا کہ وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے اور اس دعا سے دعا کرے اللھم انی الخ یعنے ای اللہ میں تجھسے سوال کرتا ہوں اور اپنے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے جو نبی رحمت کا ہے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں میں تیرے ساتھ اپنے رب کی طرف اس حاجت میں متوجہ ہوتا ہوں تاکہ میری حاجت تو پوری کرے ای اللہ پس اسکی میرے حق میں شفاعت قبول کر یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ابی جعفر سے اور یہ غیر خطمی ہے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا خبر دی ہمکو اسحاق بن موسی نے کہا حدیث کی مجھے معاویہ بن صالح نے ضمرہ بن حبیب سے کہا سنا میں نے ابا امامہ سے کہ کہا حدیث کی مجھے عمرو بن عبسہ نے یہ کہ سنا اُسنے نبی صلعم سے کہ فرماتے پروردگار آدمی سے آخر رات کے جوف میں سب وقتوں سے زیادہ قریب ہوتا ہے

[1] لشکر سے بھاگنا جبکہ دشمن کا مقابلہ ہو نہایت سخت گناہ ہے حضرت نے فرمایا اگر کسی شخص نے یہ گناہ کیا ہو تو استغفار کے پڑھنے سے دور ہو جاتا ہے اسلیے اللہ تعالی کی طرف خالص دل سے متوجہ ہو کر جیسا کہ

بن ارقم قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقول اللهم اني اعوذ بك من الكسل والعجز والبخل وبهذا الاسناد عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يتعوذ من الهرم وعذاب القبر وهذا حديث حسن صحيح **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن انا محمد بن يوسف عن ابن ثوبان عن ابيه عن مكحول عن جبير بن نفير ان عبادة بن الصامت حدثهم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما على الارض مسلم يدعو الله تعالى بدعوة الا اتاه الله اياها او صرف عنه من السوء مثلها ما لم يدع باثم او قطيعة رحم فقال رجل من القوم اذا نكثر قال الله اكثر وهذا حديث حسن غريب صحيح من هذا الوجه وابن ثوبان هو عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان العابد الشامي **باب حدثنا** سفيان بن وكيع نا جرير عن منصور عن سعد بن عبيدة قال ثني البراء ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا اخذت مضجعك فتوضأ وضوءك للصلوٰة ثم اضطجع على شقك الايمن ثم قل اللهم اسلمت وجهي اليك وفوضت امري اليك والجأت ظهري اليك رغبة ورهبة اليك لا ملجأ ولا منجأ منك الا اليك اٰمنت بكتابك الذي انزلت ونبيك الذي ارسلت فان مت في ليلتك مت على الفطرة قال فرددتهن لاستذكره فقلت اٰمنت برسولك الذي ارسلت فقال قل اٰمنت بنبيك الذي ارسلت وهذا حديث حسن صحيح قد روي من غير وجه عن البراء ولا نعلم في شيء من الروايات ذكر الوضوء الا في هذا الحديث **حدثنا** عبد بن حميد نا محمد بن اسمعيل بن ابي فديك نا ابن ابي ذئب عن ابي سعيد البراد عن معاذ بن عبد الله بن خبيب عن ابيه قال خرجنا في ليلة مطيرة وظلمة شديدة نطلب رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي لنا قال فادركته فقال قل فلم اقل شيئا ثم قال قل فلم اقل شيئا قال قل فقلت ما اقول قال قل قل هو الله احد والمعوذتين حين تمسي وتصبح ثلاث مرات تكفيك من كل شيء هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه وابو سعيد البراد هو اسيد

بن ارقم سے کہا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم یہ کہا کرتے تھے اللھم الخ یعنے ای اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں سستی اور عاجزی اور بخیلی سے اور اسی اسناد سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے کہ آنحضرت بڑھاپے اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے عبداللہ بن عبدالرحمن نے کہا خبر دی ہمکو محمد بن یوسف نے ابن ثوبان سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے مکحول سے اُسنے جبیر بن نفیر سے یہ کہ عبادہ بن صامت نے انکو حدیث کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مسلمان زمین پر ہے اللہ تعالی سے کوئی دعا مانگے تو اللہ تعالی اسکو وہی دیتا ہے یا اس سے برائی اسکے برابر دور کر دیتا ہے جبتک گناہ اور قطع رحم کی دعا نہ کرے پس کہا ایک مرد نے قوم سے تب تو ہم بہت مانگیں گے فرمایا آپ نے اللہ تعالی اس سے بھی زیادہ دینے والا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے اس وجہ سے اور ابن ثوبان وہ عبدالرحمن بن ثابت بن ثوبان عابد شامی ہے **باب حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے جریر نے منصور سے اُسے سعد بن عبیدہ سے کہا حدیث کی مجھے براء نے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو سونے لگے تو وضو کر مثل اس وضو کے جو نماز کے لیے ہوتا ہے پھر اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ پھر کہہ اللھم اسلمت الخ یعنے ای اللہ میں نے اپنی جان تجھکو سونپی اور اپنا سب کام تیرے حوالے کیا اور اپنی پیٹھ تیری طرف جھکائی تیرے شوق اور تیرے خوف سے تجھسے نہ کوئی بھاگنے کی جگہ ہے اور نہ بچاؤ کا کوئی مکان ہے مگر تیرے ہی طرف ای اللہ میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے اُتاری ہے اور تیرے نبی پر ایمان لایا جسکو تو نے بھیجا ہے پس اگر تو اس رات میں مرا تو اسلام پر مریگا کہا راوی نے پھر میں نے اسکو یاد کرنیکے لیے دوہرایا اور کہا ایمان لایا میں رسول تیرے پر جسکو تو نے بھیجا ہے پس فرمایا آپ نے کہ ایمان لایا میں ساتھ نبی تیرے کے جسکو تو نے بھیجا ہے۔ اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور غیر اس وجہ سے براء سے مروی ہے اور ہم سوائے اس حدیث کے اور کسی روایت میں وضو کا ذکر نہیں پاتے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن اسمعیل بن ابی فدیک نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی ذئب نے ابی سعید براد سے اُسنے معاذ بن عبداللہ بن خبیب سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے ہم ایک رات بارش اور سخت اندھیرے والی میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھانیکے لیے طلب کرتے ہوئے نکلے کہا اُسنے سو میں نے اُنکو پالیا پس فرمایا آپ نے کہہ سو میں نے کچھ نہ کہا پھر آپ نے مجھے فرمایا کہ کہہ پھر میں نے کچھ نہ کہا فرمایا آپ نے کہ کہہ میں نے کہا میں کیا کہوں فرمایا آپ نے کہ قل ہو اللہ احد اور معوذتین تین بار صبح کے وقت اور شام کے وقت تمام چیزوں سے تجھے کافی ہونگے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اس طریق سے اور ابو سعید براد وہ اسید

لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه وحماد بن ابي حميد هو محمد بن ابي حميد وهو ابو ابراهيم الانصاري المديني وليس هو بالقوي عند اهل الحديث **باب حدثنا** محمد بن حميد نا علي بن ابي بكر عن الجراح بن الضحاك الكندي عن ابي شيبة عن عبد الله بن عكيم عن عمر بن الخطاب قال علمني رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قل اللهم اجعل سريرتي خيرا من علانيتي واجعل علانيتي صالحة اللهم اني اسألك من صالح ما تؤتي الناس من المال والاهل والولد غير الضال ولا المضل هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه وليس اسناده بالقوي **حدثنا** عقبة بن مكرم نا سعيد بن سفيان الجحدري نا عبد الله بن معدان قال اخبرني عاصم بن كليب الجرمي عن ابيه عن جده قال دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم وهو يصلي وقد وضع يده اليسرى على فخذه اليسرى ووضع يده اليمنى على فخذه اليمنى وقبض اصابعه وبسط السبابة وهو يقول يا مقلب القلوب ثبت قلبي على دينك هذا حديث غريب من هذا الوجه **حدثنا** عبد الوارث بن عبد الصمد ثني ابي نا محمد بن سالم نا ثابت البناني قال قال لي يا محمد اذا اشتكيت فضع يدك حيث تشتكي ثم قل بسم الله اعوذ بعزة الله وقدرته من شر ما اجد من وجعي هذا ثم ارفع يدك ثم اعد ذلك وترا فان انس بن مالك حدثني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم حدثه بذلك هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه **حدثنا** حسين بن علي بن الاسود البغدادي نا محمد بن فضيل عن عبد الرحمن بن اسحق عن حفصة بنت ابي كثير عن ابيها ابي كثير عن ام سلمة قالت علمني رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قولي اللهم هذا استقبال ليلك واستدبار نهارك واصوات دعاتك

اسکا کوئی شریک نہیں اسی کے واسطے ملک ہے اور اسی کے واسطے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اس وجہ سے اور حماد بیٹے زید وہ محمد بن ابی حمید ہے اور وہ ابراہیم انصاری مدینی کا باپ ہے اور محدثین کے نزدیک یہ قوی نہیں ہے **باب: حدیث** کی ہمسے محمد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن ابی بکر نے جراح بن ضحاک کندی سے اُسنے ابی شیبہ سے اُسنے عبداللہ بن عکیم سے اُسنے عمر بن خطاب سے کہا انھوں نے مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا سکھلائی فرمایا آپ نے کہو اللھم الخ یعنے اے اللہ میرا باطن میرے ظاہر سے بہتر بنا اور میرا ظاہر بھی بہتر رکھ اے اللہ میں تجھسے سوال کرتا ہوں بہتر اس چیز سے جو تو نے آن لوگوں کو دی ہے مال اور اہل اور اولاد سے جو نہ خود گمراہ ہوں نہ گمراہ کرنیوالے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے اور اسناد اسکی قوی نہیں ہے **حدیث** کی ہمسے عقبہ بن مکرم نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن سفیان حجدری نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن معدان نے کہا خبر دی مجھے عاصم بن کلیب جرمی نے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا اُسنے میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر داخل ہوا اس حالت میں کہ نماز پڑھ رہے تھے اور اپنا بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھا ہوا تھا اور اپنا ہاتھ داہنی ران پر اور انگلیوں کو اکٹھا کیے ہوئے تھا اور سبابہ کو بچھایا ہوا اور یہ کہتے تھے یا مقلب القلوب الخ یعنے اے پھیرنیوالے دلوں کے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ یہ حدیث غریب ہے اس وجہ سے **حدیث** کی ہمسے عبدالوارث بن عبدالصمد نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے کہا حدیث کی مجھے محمد بن سالم نے کہا حدیث کی مجھے ثابت بنانی نے کہا محمد نے کہا مجھے ثابت نے اے محمد جب تو بیمار ہو تو اپنا ہاتھ رکھ اس جگہ کہ جہاں بیماری ہو پھر کہہ بسم اللہ الخ یعنے شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ کے میں اللہ کی عزت اور قدرت کی پناہ چاہتا ہوں اس برائی سے جو میں اپنی اس بیماری سے معلوم کرتا ہوں پھر اپنے ہاتھ کو اٹھا پھر اسکا طاق مرتبہ اعادہ کر یعنے تین یا پانچ بار کیونکہ انس بن مالک نے مجھے حدیث کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو یہ حدیث کی ہے یہ حدیث حسن غریب ہے اس وجہ سے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی بن اسود بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے عبدالرحمن بن اسحاق سے اُسنے حفصہ بنت ابی کثیر سے اُسنے اپنے باپ ابی کثیر سے اُسنے ام سلمہ سے کہا اُسنے مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا سکھلائی فرمایا کہ کہو اللھم الخ یعنے اے اللہ یہ وقت تیری رات کے آنیکا ہے اور تیرے دن کے جانیکا اور آوازیں ہیں تیرے بلانیوالوں کی

لہ یعنے التحیات میں بیٹھے ہوئے تھے اور اُنگلی شہادت کی جسطرح کہ اسکا طریق ہے اٹھائے ہوئے تھے اور یہ دعا پڑھ رہے تھے یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک تین میں راوی نے انگلی شہادت کے اٹھانیکا طریق بیان کیا ہے کہ تمام انگلیوں کو قبض کرکے سبابہ کو اٹھانا چاہیے ۱۲

فان استطعت ان تکون ممن یذکر اللہ فی تلک الساعۃ فکن ھذا حدیث حسن صحیح غریب من ھذا الوجہ **حدثنا** ابو الولید الدمشقی نا الولید بن مسلم ثنی عفیر بن معدان انہ سمع ابا دوس الیحصبی یحدث عن ابن عائذ الیحصبی عن عمارۃ بن زعکرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ عزوجل یقول ان عبدی کل عبدی الذی یذکرنی وھو ملاق قرنہ یعنی عند القتال ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ ولیس اسنادہ بالقوی **حدثنا** ابو موسی محمد بن المثنی نا وھب بن جریر ثنی ابی قال سمعت منصور بن زاذان یحدث عن میمون بن ابی شبیب عن قیس بن سعد بن عبادۃ ان اباہ دفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخدمہ قال فمر بی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد صلیت فضربنی برجلہ وقال الا ادلک علی باب من ابواب الجنۃ قلت بلی قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ ھذا حدیث حسن صحیح غریب من ھذا الوجہ **حدثنا** موسی بن حزام وعبد بن حمید وغیر واحد قالوا نا محمد بن بشر قال سمعت ھانی بن عثمان عن امہ حمیضۃ بنت یاسر عن جدتھا یسیرۃ وکانت من المھاجرات قالت قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکن بالتسبیح والتھلیل والتقدیس واعقدن بالانامل فانھن مسئولات ولا تغفلن فتنسین الرحمۃ ھذا حدیث انما نعرفہ من حدیث ھانی بن عثمان وقد رواہ محمد بن ربیعۃ عن ھانی بن عثمان **حدثنا** نصر بن علی الجھضمی قال اخبرنی ابی عن المثنی بن سعید عن قتادۃ عن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا غزی قال اللھم انت عضدی وانت نصیری وبک اقاتل ھذا حدیث حسن غریب **حدثنا** ابو عمرو مسلم بن عمرو الحذاء المدینی قال ثنی عبد اللہ بن نافع عن حماد بن ابی حمید عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر الدعاء دعاء یوم عرفۃ وخیر ما قلت انا والنبیون من قبلی لا الہ الا اللہ وحدہ

پس اگر بن سکے تجھ سے ان شخصوں سے ہونے کی قوت ہو جو اللہ کی اس ساعت میں یاد کرتے ہیں تو ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اس طریق سے **حدیث** کی ہم سے ابو الولید دمشقی نے کہا حدیث کی ہم سے ولید بن مسلم نے کہا حدیث کی مجھ سے عفیر بن معدان نے یہ کہ سنا اُسنے ابا دوس یحصبی سے کہ حدیث کرتا تھا ابن عائذ یحصبی سے اُسنے روایت کی عمارہ بن زعکرہ سے کہا اُسنے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے میرا پورا بندہ وہ ہے جو مجھے یاد کرے اس حالت میں کہ وہ اپنے مقابل سے لڑائی کے وقت ملا ہوا ہو یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اس طریق سے اور اسناد اسکی قوی نہیں ہے **حدیث** کی ہم سے ابو موسی یعنی محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہم سے وہب بن جریر نے کہا حدیث کی مجھ سے میرے باپ نے کہا سنا میں نے منصور بن زاذان سے کہ حدیث کرتا تھا میمون بن ابی شبیب سے وہ قیس بن سعد بن عبادہ سے یہ کہ اسکے باپ نے اسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آپکی خدمت کے لیے سپرد کر دیا ہوا تھا کہا اُسنے میرے پاس سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم گذرے اس حالت میں کہ میں نماز پڑھ چکا تھا سو آپ نے اپنا پانوں مبارک مجھے مارا اور فرمایا کیا میں تجھے جنت کے دروازوں میں سے دروازہ نہ بتلاؤں میں نے کہا کیوں نہیں فرمایا آپ نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اس طریق سے **حدیث** کی ہم سے موسی بن حزام اور عبد بن حمید اور کئی ایک نے کہا انھوں نے حدیث کی ہم سے محمد بن بشر نے کہا سنا میں نے ہانی بن عثمان سے اُسنے اپنی والدہ حمیضہ بنت یاسر سے اُسنے اپنی دادی یسیرہ سے اور یہ مہاجرات سے تھی کہا اُسنے ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تسبیح اور تہلیل اور تقدیس لازم پکڑو اور پوروں سے شمار کرو کیونکہ یہ پوریں پوچھی جائینگی بلائی جائینگی اور غافل نہ ہو اگر ہوگی تو رحمت سے بھلائی جاؤگی اس حدیث کو ہم فقط طریق ہانی بن عثمان سے ہی پہچانتے ہیں۔ اور روایت کیا اسکو محمد بن ربیعہ نے ہانی بن عثمان سے **حدیث** کی ہم سے نصر بن علی جہضمی نے کہا خبر دی مجھے میرے باپ نے مثنی بن سعید سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس سے کہا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب جنگ کرتے تو کہتے اللھم الخ یعنی ای اللہ تو میرا بازو ہے اور تو ہی میرا مددگار ہے اور تیری مدد سے ہی جنگ کرتا ہوں یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہم سے ابو عمرو یعنی مسلم بن عمرو حذاء مدینی نے کہا حدیث کی مجھے عبد اللہ بن نافع نے حماد بن ابی حمید سے اُسنے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے اور بہتر کلام جو میں نے اور ان نبیوں نے جو مجھسے پہلے گذرے ہیں کہا ہے یہ ہے لا الہ الا اللہ الخ یعنے نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے جو اکیلا ہے

الذا اصطفاه الله لملئكته سبحان ربي وبحمده سبحان ربي وبحمده هذا حديث حسن صحيح حدثنا ابو هشام الرفاعي محمد بن يزيد الكوفي نا يحيى بن اليمان نا سفيان عن زيد العمي عن ابي اياس معوية بن قرة عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الدعاء لا يرد بين الاذان والاقامة قالوا فما ذا نقول يا رسول الله قال سلوا الله العافية في الدنيا والاخرة هذا حديث حسن وقد زاد يحيى بن اليمان في هذا الحديث هذا الحرف قالوا فماذا نقول قال سلوا الله العافية في الدنيا والاخرة حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع وعبد الرزاق وابو احمد وابو نعيم عن سفيان عن زيد العمي عن معوية بن قرة عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الدعاء لا يرد بين الاذان والاقامة وهكذا روى ابو اسحق الهمداني هذا الحديث عن بريد بن ابي مريم عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا وهذا اصح باب حدثنا ابو كريب محمد بن العلاء نا ابو معوية عن عمر بن راشد عن يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سبق المفردون قالوا يا رسول الله وما المفردون قال المستهترون في ذكر الله يضع الذكر عنهم اثقالهم فياتون يوم القيمة خفافا هذا حديث حسن غريب حدثنا ابو كريب نا ابو معوية عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لان اقول سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر احب الي مما طلعت عليه الشمس هذا حديث حسن صحيح حدثنا ابو كريب نا عبد الله بن نمير عن سعدان القمي عن ابي مجاهد عن ابي مدلة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة لا ترد دعوتهم الصائم حين يفطر والامام العادل ودعوة المظلوم يرفعها الله فوق الغمام ويفتح لها ابواب السماء ويقول الرب وعزتي لانصرنك ولو بعد حين هذا حديث حسن وسعدان القمي هو سعدان بن بشر وقد روى عنه عيسى

وہ کلام کہ جسکو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے لیے پسند کیا ہوا ہی سبحان ربی وبحمدہ (دو بار فرمایا) یہ حدیث حسن صحیح ہی حدیث کی ہمسے ابوہشام رفاعی یعنے محمد بن یزید کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن یمان نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زید نابینا سے اُسنے ابی ایاس یعنے معاویہ بن قرہ سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اذان اور تکبیر کے درمیان دعا رد نہیں ہوتی کہا لوگوں نے پس ہم کیا کہیں یارسول اللہ فرمایا آپ نے اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرو دنیا اور آخرت میں یہ حدیث حسن ہی یحییٰ بن یمان نے اس حدیث میں یہ حرف زیادہ روایت کیا ہی کہا لوگوں نے ہم کیا کہیں یارسول اللہ فرمایا آپ نے اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرو دنیا اور آخرت میں حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع اور عبد الرزاق اور ابواحمد اور ابونعیم نے سفیان سے اُسنے زید نابینا سے اُسنے معاویہ بن قرہ سے اُسنے انس سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اذان اور تکبیر کے درمیان دعا رد نہیں ہوتی۔ اور ایسا ہی روایت کیا ابو اسحاق ہمدانی نے اس حدیث کو برید بن ابی مریم سے اُسنے انس سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور یہ صحیح ہی باب حدیث کی ہمسے ابوکریب یعنے محمد بن علاء نے کہا حدیث کی ہمسے ابومعاویہ نے عمر بن راشد سے اُسنے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سبقت لیگئے ہیں مفرد کہا لوگوں نے یارسول اللہ اور مفرد کون ہیں فرمایا آپ نے جو اللہ کی یاد کے حریص ہیں اللہ کی یاد اُنسے اُنکے بوجھوں کو دور کرتی ہی سو وہ قیامت کے دن اللہ کے پاس ہلکے ہو کر آوینگے۔ یہ حدیث حسن غریب ہی حدیث کی ہمسے ابوکریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابومعاویہ نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ میرا یہ کہنا (سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر) میرے نزدیک بہتر ہی اس سے کہ جسپر آفتاب نکلا ہی یعنے تمام دنیا سے یہ حدیث صحیح ہی حدیث کی ہمسے ابوکریب نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن نمیر نے سعدان قمی سے اُسنے ابی مجاہد سے اُسنے ابی مدلہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں جنکی دعا رد نہیں ہوتی روزہ دار جب روزہ افطار کرے اور امام عادل اور دعا مظلوم کی اسکو اللہ تعالیٰ اوپر آسمان کے لیجاتا ہی اور آسمان کے دروازے اسکے لیے کھولدیتا ہی اور فرماتا ہی رب قسم ہی مجھے اپنی عزت کی میں تیری ضرور مدد کرونگا اگرچہ بعد مدت کے یہ حدیث حسن ہی اور سعدان قمی وہ سعدان بن بشیر ہی اور روایت کیا اس سے عیسی

وحضور صلواتك اسألك ان تغفرلی هذا حدیث غریب انما نعرفه من هذا الوجه وحفصة بنت ابی کثیر لانعرفها ولا اباها **حدثنا** الحسین بن علی بن یزید الصدائی البغدادی نا الولید بن القاسم الهمدانی عن یزید بن کیسان عن ابی حازم عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما قال عبد لا اله الا الله قط مخلصا الا فتحت له ابواب السماء حتی تفضی الی العرش ما اجتنب الکبائر هذا حدیث حسن غریب من هذا الوجه **حدثنا** سفیان بن وکیع نا احمد بن بشیر وابو اسامة عن مسعر عن زیاد بن علاقة عن عمه قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یقول اللهم انی اعوذبك من منکرات الاخلاق والاعمال والاهواء هذا حدیث حسن غریب وعم زیاد بن علاقة هو قطبة بن مالك صاحب النبی صلی الله علیه وسلم **حدثنا** احمد بن ابراهیم الدورقی نا اسمعیل بن ابراهیم انا الحجاج بن ابی عثمان عن ابی الزبیر عن عون بن عبد الله عن ابن عمر قال بینا نحن نصلی مع رسول الله صلی الله علیه وسلم اذ قال رجل من القوم الله اکبر کبیرا والحمد لله کثیرا وسبحان الله بکرة واصیلا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم من القائل کذا وکذا فقال رجل من القوم انا یا رسول الله قال عجبت لها فتحت لها ابواب السماء قال ابن عمر ما ترکتهن منذ سمعت من رسول الله صلی الله علیه وسلم هذا حدیث غریب صحیح من هذا الوجه وحجاج بن ابی عثمان هو حجاج بن میسرة الصواف ویکنی ابا الصلت وهو ثقة عند اهل الحدیث **حدثنا** احمد بن ابراهیم الدورقی نا اسمعیل بن ابراهیم قال اخبرنی الجریری عن ابی عبد الله الجسری عن عبد الله بن الصامت عن ابی ذر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم عاده او ان اباذر عاد رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال بابی انت وامی یا رسول الله ای الکلام احب الی الله فقال

اور وقت حضور نماز تیری کا ہیں تجھسے اپنی بخشش کا سوال کرتی ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم فقط اسکو اسی طریق سے ہی پہچانتے ہیں۔ اور حفصہ بنت کثیر کو ہم نہیں پہچانتے اور نہ اسکے باپ کو **حدیث** کی ہمسے حسین بن علی بن یزید صدائی بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن قاسم ہمدانی نے یزید بن کیسان سے اُسنے ابی حازم سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس بندے نے کبھی خالص نیت سے لا الہ الا اللہ کہا تو اسکے لیے دروازے آسمان کے کھولے جاتے ہیں یہانتک کہ وہ کلمہ عرش تک پہونچتا ہے جبتک کہ کبیرہ گناہوں سے بچے[1] یہ حدیث حسن غریب ہے اس طریق سے **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے احمد بن بشیر اور ابو اسامہ نے مسعر سے اُسنے زیاد بن علاقہ سے اُسنے اپنے چچا سے کہا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کہتے تھے اللھم الخ یعنے اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں برے اخلاق اور اعمال اور حرص و ہوس سے یہ حدیث حسن غریب ہے اور چچا زیاد بن علاقہ کا قطبہ بن مالک ہیں جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا اصحاب ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن ابراہیم دورقی نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابراہیم نے کہا خبر دی ہمکو حجاج بن ابی عثمان نے ابی الزبیر سے اُسنے عون بن عبد اللہ سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے اسوقت ہیں کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک مرد نے قوم سے یہ کلمے پڑھے اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہنے والا کون ہے پس کہا ایک مرد نے قوم سے میں ہوں یا رسول اللہ فرمایا آنحضرت نے میں اس سے متعجب ہوا ہوں کہ انکے لیے دروازے آسمان کے کھل گئے ہیں کہا ابن عمر نے جب سے میں نے یہ کلام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے تب سے میں نے ان کلمات کو ترک نہیں کیا یہ حدیث غریب صحیح ہے اس وجہ سے اور حجاج بن ابی عثمان وہ حجاج بن میسرہ صواف ہے اور کنیت اسکی ابا الصلت ہے اور یہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن ابراہیم دورقی نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابراہیم نے کہا خبر دی مجھے جریری نے ابی عبد اللہ جسری سے اُسنے عبد اللہ بن صامت سے اُسنے ابی ذر سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اسکی عیادت کو آئے یا ابو ذر آنحضرت کی عیادت کو آیا پس کہا اُسنے میرے والدین آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ کونسا کلام اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے پس فرمایا آپ نے

---

[1] یہ شرط ثواب اور قبول کی نہیں یعنے یہ مراد نہیں کہ ثواب یہ زیب ملتا ہے کہ کبیرہ گناہ سے بچے بلکہ یہ شرط جلدی قبول ہونے کیلیے ہے یا شرط کمال ثواب کی ہے ۱۲

وقد روی عن ابی ھریرۃ من غیر ھذا الوجہ حدثنا ابو کریب نا ابو خالد الاحمر عن ھشام بن الغاز عن مکحول عن ابی ھریرۃ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر من قول لا حول ولا قوۃ الا باللہ فانھا من کنز الجنۃ قال مکحول فمن قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ ولا منجا من اللہ الا الیہ کشف عنہ سبعین بابا من الضر ادناھن الفقر ھذا حدیث اسنادہ لیس بمتصل مکحول لم یسمع من ابی ھریرۃ حدثنا ابو کریب نا ابو معویۃ عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل نبی دعوۃ مستجابۃ وانی اختبات دعوتی شفاعۃ لامتی وھی نائلۃ ان شاء اللہ من مات منھم لا یشرک باللہ شیئا ھذا حدیث صحیح حدثنا ابو کریب نا ابو معویۃ وابن نمیر عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ تعالی انا عند ظن عبدی بی وانا معہ حین یذکرنی فان ذکرنی فی نفسہ ذکرتہ فی نفسی وان ذکرنی فی ملاء ذکرتہ فی ملاء خیر منھم وان اقترب الی شبرا اقتربت منہ ذراعا وان اقترب الی ذراعا اقتربت الیہ باعا وان اتانی یمشی اتیتہ ھرولۃ ھذا حدیث صحیح ویروی عن الاعمش فی تفسیر ھذا الحدیث من تقرب منی شبرا تقربت منہ ذراعا یعنی بالمغفرۃ والرحمۃ وھکذا فسر بعض اھل العلم ھذا الحدیث قالوا انما معناہ یقول اذا تقرب الی العبد بطاعتی وبما امرت تسارع الیہ مغفرتی ورحمتی حدثنا ابو کریب نا ابو معویۃ عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استعیذوا باللہ من عذاب جھنم استعیذوا باللہ من عذاب القبر استعیذوا باللہ من فتنۃ المسیح الدجال

اور ابی ہریرہ سے غیر اس وجہ سے بھی مروی ہے حدیث کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابو خالد احمر نے ہشام بن غاز سے اُسنے مکحول سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ کا ذکر بہت کیا کر کیونکہ وہ جنت کے خزانہ سے ہے۔ کہا مکحول نے اور جسنے کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ ولا منجا من اللہ الا الیہ تو اس سے مصیبت کے ستر باب کھل جاتے ہیں ادنی اُنمیں فقر ہے۔ یہ ایسی حدیث ہے کہ اسکی اسناد متصل نہیں مکحول کا ابی ہریرہ سے سماع نہیں ہے حدیث کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک پیغمبر کی ایک مقبول دعا ہوتی ہے[1] اور میں نے اپنی مقبول دعا کو اپنی امت کی شفاعت کے واسطے ذخیرہ کر چھوڑا ہے۔ اور وہ مقبول دعا انشاء اللہ وہ شخص پانیوالا ہے جو مرا اس حالت میں کہ اللہ کے ساتھ اُسنے شرک نہیں کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے حدیث کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ اور ابن نمیر نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی فرماتا ہے میں ساتھ گمان بندے اپنے کے ہوں ساتھ میرے[2]۔ اور میں اسکے ساتھ ہوں جبکہ وہ مجھے یاد کرے سو اگر وہ مجھے دل میں یاد کرے میں بھی اسکو دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے مجلس میں یاد کرے تو میں اسکو ایسی مجلس میں یاد کرتا ہوں جو وہ اُسنے بہتر ہے اور اگر وہ میری طرف ایک بالشت قریب ہووے تو میں اسکی طرف ایک ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ میری طرف ایک ہاتھ قریب ہو تو میں اسکی طرف ایک گز قریب ہوں اور اگر وہ میری طرف چلکر آوے تو میں اسکی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔ یہ حدیث صحیح ہے اور اعمش سے اسکی تفسیر میں مروی ہے کہ جو کوئی میری طرف ایک بالشت قریب ہو تو میں اسکی طرف ایک ہاتھ قریب ہوتا ہوں یعنے ساتھ بخشش اور رحمت کے اور ایسا ہی بعض اہل علم نے اس حدیث کو تفسیر کیا ہے کہا اُنھوں نے معنے اسکے یہ ہیں فرماتا ہے اللہ کہ جب کوئی بندہ میری طرف عبادت کے ساتھ قریب ہوتا ہے اور جسکے ساتھ میں نے امر کیا ہے تو اسکی طرف میری بخشش اور رحمت جلدی کرتی ہے حدیث کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی کی پناہ چاہو دوزخ کے عذاب سے اور اللہ کی پناہ چاہو قبر کے عذاب سے اور اللہ کی پناہ چاہو مسیح دجال کے فتنہ سے

[1] ہر چند پیغمبر کی بہت دعائیں مقبول ہوتی ہیں لیکن انکے نزدیک یقینی مقبول دعا جسکے لیے گویا اللہ تعالی کا وعدہ ہوتا ہے ایک ہی ہوتی ہے باقی میں امید ہوتی ہے یقین نہیں ہوتا سو حضرت نے فرمایا کہ میں اپنی یقینی مقبول دعا کو اپنی امت کے واسطے رکھ چھوڑا کہ قیامت کی کٹھن میں انکے کام آوے برخلاف اور نبیوں کے کہ اُنھوں نے اس دعا کو دنیا ہی میں اللہ تعالی سے قبول کرا لیا۔ اس حدیث سے حضرت کی یہ شفقت اپنی امت پر ظاہر ہوتی ہے اے مسلمان کرو شکر خدا ...

[2] یعنے جسطرح کوئی شخص میرے ساتھ گمان رکھتا ہے میں اسکے ساتھ اسیطرح سے معاملہ کرتا ہوں یعنے اگر اسکا گمان میرے ساتھ بخشش کا ہے کہ پروردگار غفور رحیم کریم ہے تو میں اسکے ساتھ اچھا ... صفات کا ...

بن يونس وابو عاصم وغير واحد من كبار اهل الحديث وابو مجاهد هو سعد الطائي وابو مدلة هو مولى ام المؤمنين عائشة وانما نعرفه بهذا الحديث ويروى عنه هذا الحديث اطول من هذا واتم **حدثنا** ابو كريب نا عبد الله بن نمير عن موسى بن عبيدة عن محمد بن ثابت عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم انفعني بما علمتني وعلمني ما ينفعني وزدني علما الحمد لله على كل حال واعوذ بالله من حال اهل النار هذا حديث غريب من هذا الوجه **حدثنا** ابو كريب نا ابو معوية عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة او عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لله ملئكة سياحين في الارض فضلا عن كتاب الناس فاذا وجدوا اقواما يذكرون الله تنادوا هلموا الى بغيتكم فيجيئون فيحفون بهم الى السماء الدنيا فيقول الله اي شيء تركتم عبادي يصنعون فيقولون تركناهم يحمدونك ويمجدونك ويذكرونك قال فيقول هل راوني قال فيقولون لا قال فيقول فكيف لو راوني قال فيقولون لو راوك لكانوا اشد تحميدا واشد تمجيدا واشد لك ذكرا قال فيقول واي شيء يطلبون قال فيقولون يطلبون الجنة قال فيقول فهل راوها قال فيقولون لا قال فيقول فكيف لو راوها قال فيقولون لو راوها لكانوا اشد لها طلبا واشد عليها حرصا قال فيقول فمن اي شيء يتعوذون قالوا يتعوذون من النار قال فيقول وهل راوها فيقولون لا قال فيقول فكيف لو راوها فيقولون لو راوها لكانوا اشد منها هربا واشد منها خوفا واشد منها تعوذا قال فيقول فاني اشهدكم اني قد غفرت لهم فيقولون ان فيهم فلانا الخطاء لم يردهم انما جاءهم لحاجة فيقول هم القوم لا يشقى لهم جليس هذا حديث حسن صحيح

بن یونس اور ابو عاصم اور کئی ایک نے بڑے بڑے جلیل القدر محدثین سے۔ اور ابو مجاہد وہ سعد طائی ہیں۔ اور ابو مدلہ وہ حضرت عائشہ ام المؤمنین کا غلام ہے اور ہم اسکو فقط اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ اور اس سے یہ حدیث اس سے بڑی اور پوری مروی ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن نمیر نے موسیٰ بن عبیدہ سے اُسنے محمد بن ثابت سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اے اللہ مجھے نفع دے اس چیز سے کہ جو تونے مجھے سکھلائی ہے اور مجھے وہ چیز سکھلا جو مجھے نفع دے اور مجھے علم[1] زیادہ کر حمد ہے اللہ کی ہر حال پر اور پناہ چاہتا ہوں اللہ کی دوزخ والوں کے حال سے یہ حدیث غریب ہے اس وجہ سے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ یا ابی سعید خدری سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مقرر خدا کے فرشتے ہیں سوائے کراما کاتبین کے زمین میں گھومتے پھرتے ہیں پھر جب پاتے ہیں اس گروہ کو جو خدا کی یاد کرتے ہیں تو آپسمیں آواز دیتے ہیں جلد آؤ اپنے مطلب کو سو وہ آتے ہیں اور انکو چھا لیتے ہیں پہلے آسمان تک پس انکو اللہ کہتا ہے میرے بندونکو تمنے کیا کرتے چھوڑا ہے وہ کہتے ہیں چھوڑا ہے ہمنے انکو اس حالت میں کہ تیری حمد کرتے ہیں اور تیری بزرگی بیان کرتے ہیں اور تیری یاد کرتے ہیں فرمایا آنحضرت نے پھر اللہ فرماتا ہے کیا انھون نے مجھکو دیکھا ہے حضرت نے فرمایا پھر فرشتے کہتے ہیں نہیں دیکھا حضرت نے فرمایا پھر خدا فرماتا ہے کیا انکا حال ہو جو مجھکو دیکھیں فرمایا حضرت نے پھر فرشتے کہتے ہیں اگر وہ تجھکو دیکھ لیں تو تیری بہت حمد کریں اور نہایت تیری بڑائی بیان کریں اور بہت تیری یاد کریں فرمایا حضرت نے پھر اللہ فرماتا ہے سو وہ کیا مانگتے ہیں فرمایا حضرت نے پھر فرشتے کہتے ہیں وہ بہشت مانگتے ہیں حضرت نے فرمایا پھر خدا فرماتا ہے کیا انھون نے بہشت کو دیکھا ہے حضرت نے فرمایا پھر فرشتے کہتے ہیں کہ نہیں دیکھا حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے سو انکا کیا حال ہو جو اسکو دیکھیں حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہیں اگر وہ اسکو دیکھ پاویں تو اسکے بہت لالچی بنجاویں اور نہایت اسکی خواہش کریں حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے پھر کس سے پناہ مانگتے ہیں فرشتے کہتے ہیں دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ کیا انھون نے دوزخ کو دیکھا ہے فرشتے کہتے ہیں کہ نہیں دیکھا پھر خدا فرماتا ہے پس کیا حال ہو انکا اگر وہ اسکو دیکھیں فرشتے کہتے ہیں اگر وہ اسکو دیکھ پاویں تو اس سے زیادہ خوف کریں اور زیادہ پناہ مانگیں پھر خدا فرماتا ہے میں تمکو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے انکو بخشدیا فرشتے کہتے ہیں انمیں تو فلانا آدمی بڑا گنا ہگار تھا وہ انکے پاس اس ارادہ سے نہیں آیا تھا وہ تو انکے پاس کسی اپنی حاجت کے لیے آیا تھا فرماتا ہے اللہ یہ ایسی قوم ہے کہ انکے ساتھ بیٹھنے والا بدبخت نہیں ہوتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

[1] علم کے برابر کوئی چیز دنیا میں اللہ تعالیٰ نے نہیں کیونکہ علم کے وسیلہ سے ہی آدمی اپنے نیک و بد کو معلوم کرتا ہے علم سے ہی آدمی خدا اور رسول کو پہچانتا ہے جسقدر جہالت ہوگی اسیقدر آدمی خدا سے دور ہوگا پر درد گار

مالم یعجل یقول دعوت فلم یستجب لی **باب حدثنا** یحیی بن موسی نا ابوداؤد نا صدقة بن موسی نا محمد بن واسع عن سمیر بن نہار العبدی عن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان حسن الظن باللہ من حسن عبادة اللہ ھذا حدیث غریب من ھذا الوجہ **باب حدثنا** یحیی بن موسی نا عمرو بن عون نا ابوعوانة عن عمر بن ابی سلمة عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لینظرن احدکم ما الذی یتمنی فانہ لا یدری ما یکتب لہ من امنیتہ ھذا حدیث حسن **باب حدثنا** یحیی بن موسی نا جابر بن نوح قال نا محمد بن عمرو بن ابی سلمة عن ابی ہریرة قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو فیقول اللھم متعنی بسمعی وبصری واجعلھما الوارث منی وانصرنی علی من یظلمنی وخذ منہ بثاری ھذا حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ **باب حدثنا** ابوداؤد سلیمان بن الاشعث السجزی ثنا قطن البصری نا جعفر بن سلیمان عن ثابت عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیسأل احدکم ربہ حاجتہ کلھا حتی یسأل شسع نعلہ اذا انقطع ھذا حدیث غریب وروی غیر واحد ھذا الحدیث عن جعفر بن سلیمان عن ثابت البنانی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یذکروا فیہ عن انس **حدثنا** صالح بن عبداللہ نا جعفر بن سلیمان عن ثابت البنانی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیسأل احدکم ربہ حاجتہ حتی یسألہ الملح وحتی یسألہ شسع نعلہ اذا انقطع وھذا اصح من حدیث قطن عن جعفر بن سلیمان

ابواب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ما جاء فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** خلاد بن اسلم البغدادی نا محمد بن مصعب نا الاوزاعی عن ابی عمار عن واثلة بن الاسقع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اصطفی من ولد ابراھیم اسمٰعیل واصطفی من ولد اسمٰعیل بنی کنانة واصطفی من بنی کنانة قریشا واصطفی من قریش بنی ھاشم واصطفانی من بنی ھاشم

جبتک کہ جلدی نہ کرے کہے کہ مین نے دعا کی اور میری دعا قبول نہین ہوئی **باب حدیث** کی ہمسے یحیی بن موسی نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد نے کہا حدیث کی ہمسے صدقہ بن موسی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن واسع نے سمیر بن نہار عبدی سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اچھا گمان رکھنا ساتھ اللہ کے اللہ کی بہتر عبادت سے ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اس طریق سے **باب حدیث** کی ہمسے یحیی بن موسی نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن عون نے کہا حدیث کی ہمسے ابوعوانہ نے عمر بن ابی سلمہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چاہیے کہ دیکھے ہر ایک تم مین سے اس چیز کو کہ خواہش کرتا ہے کیونکہ وہ نہین جانتا کہ اسکے لیے کیا لکھا گیا ہے اسکی خواہش سے یہ حدیث حسن ہے **باب حدیث** کی ہمسے یحیی بن موسی نے کہا حدیث کی ہمسے جابر بن نوح نے کہا اُسنے حدیث کی ہمسے محمد بن عمرو نے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم دعا کرتے اور کہتے اللھم الخ یعنے اے اللہ مجھے ساتھ میرے کانون اور آنکھونکے نفع دے اور ان دونون کو میرے ساتھ باقی رکھو اور مدد دے مجھے اسپر کہ مجھپر ظلم کرے اور میرا خون اس سے پکڑ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اس طریق سے **باب حدیث** کی ہمسے ابوداؤد یعنے سلیمان بن اشعث سجزی نے کہا حدیث کی ہمسے قطن بصری نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن سلیمان نے ثابت سے اُسنے انس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چاہیے کہ ہر ایک تم مین سے اپنی تمام حاجتین رب سے مانگے یہانتک کہ اپنے جوتے کا تسمہ بھی جب ٹوٹ جائے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اور روایت کیا ہے کئی ایک نے اس حدیث کو جعفر بن سلیمان سے اُسنے ثابت بنانی سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور انھون نے اسمین انس کا ذکر نہین کیا **حدیث** کی ہمسے صالح بن عبداللہ نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن سلیمان نے ثابت بنانی سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاہیے کہ ہر ایک تم مین سے اپنی حاجت اپنے رب سے مانگے یہانتک کہ نمک بھی اسی سے مانگے اور یہانتک کہ جوتے کا تسمہ بھی اسی سے مانگے جب ٹوٹ جائے۔ اور یہ صحیح ہے حدیث قطن سے جو راوی ہے جعفر بن سلیمان سے **ابواب** مناقبون کے بیانمین جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہین **باب** نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کے بیانمین **حدیث** کی ہمسے خلاد بن اسلم بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن مصعب نے کہا حدیث کی ہمسے اوزاعی نے ابی عمار سے اُسنے واثلہ بن اسقع سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم کی اولاد سے حضرت اسمٰعیل کو برگزیدہ کیا اور حضرت اسمٰعیل کی اولاد سے بنی کنانہ کو برگزیدہ کیا اور بنی کنانہ سے قریش کو برگزیدہ کیا اور قریش سے بنی ہاشم کو برگزیدہ کیا اور بنی ہاشم سے مجھے برگزیدہ کیا

فاستعيذوا بالله من فتنة المحيا والممات هذا حديث صحيح **باب حدثنا** يحيى بن موسى نا يزيد بن هارون انا هشام بن
حسان عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من قال حين يمسي ثلث مرات اعوذ
بكلمات الله التامات من شر ما خلق لم يضره حمة تلك الليلة قال سهيل فكان اهلنا تعلموها فكانوا يقولونها كل ليلة فلدغت
جارية منهم فلم تجد لها وجعا هذا حديث حسن وروى مالك بن انس هذا الحديث عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه
عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم وروى عبيد الله بن عمر وغير واحد هذا الحديث عن سهيل ولم يذكروا فيه
عن ابي هريرة **باب حدثنا** يحيى بن موسى نا وكيع نا ابو فضالة الفرج بن فضالة عن ابي سعيد المقبري ان ابا هريرة
قال دعاء حفظته من رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ادعه اللهم اجعلني اعظم شكرك واكثر ذكرك واتبع نصيحتك
واحفظ وصيتك هذا حديث غريب **باب حدثنا** يحيى بن موسى نا ابو معوية نا الليث هو ابن ابي سليم عن زياد
عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من رجل يدعو الله بدعاء الا استجيب له فاما ان يعجل له في الدنيا
واما ان يدخر له في الآخرة واما ان يكفر عنه من ذنوبه بقدر ما دعا ما لم يدع باثم او قطيعة رحم او يستعجل قالوا يا رسول الله
وكيف يستعجل قال يقول دعوت ربي فما استجاب لي هذا حديث غريب من هذا الوجه **حدثنا** يحيى نا يعلى بن عبيد
قال نا يحيى بن عبيد الله عن ابيه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من عبد يرفع يديه حتى يبدو ابطه
يسأل الله مسألة الا اتاها اياه ما لم يعجل قالوا يا رسول الله وكيف عجلته قال يقول قد سألت وسألت فلم اعط شيئا وروى
هذا الحديث الزهري عن ابي عبيد مولى بن ازهر عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يستجاب لاحدكم

اور اللہ کی پناہ چاہو زندگی اور مرنیکے فتنہ سے یہ حدیث صحیح ہے **باب حدیث** کی ہمسے یحیی بن موسی نے کہا حدیث کی ہمسے
یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو ہشام بن حسان نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ جسنے شام کے وقت تین بار کہا اعوذ بکلمات اللہ الخ یعنے میں پناہ چاہتا ہوں ساتھ
کلمات اللہ کے جو پورے ہیں اسکی برائی سے جو اُسنے پیدا کی ہے تو اسکو اس رات میں کاٹنا کسی چیز کا ضرر نہیں دیتا کہا سہیل نے
ہمارے گھر والے اسکو سیکھتے تھے اور ہر رات میں اسکو پڑھا کرتے تھے پس ایک لڑکی کو انمیں سے بچھو نے کاٹا تو اسکو کچھ درد
معلوم نہوا یہ حدیث حسن ہے اور روایت کیا ہے مالک بن انس نے اس حدیث کو سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے
اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ اور روایت کیا ہے عبید اللہ بن عمر اور کئی ایک نے اس حدیث کو سہیل سے اور
اُنھوں نے اسمیں ابی ہریرہ کا ذکر نہیں کیا **باب حدیث** کی ہمسے یحیی بن موسی نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے
ابو فضالہ یعنے فرج بن فضالہ نے ابی سعید مقبری سے یہ کہ ابو ہریرہ نے کہا ایک دعا ہے میں نے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سیکھی ہے
میں اسکو چھوڑتا نہیں ہوں اللھم اجعلنی الخ یعنے ای اللہ کر مجھے کہ تیرا بہت شکر کروں اور تیری بہت یاد کروں اور تیری نصیحت کے تابع
ہوں اور تیرے عہد کو یاد رکھوں یہ حدیث غریب ہے **باب حدیث** کی ہمسے یحیی بن موسی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے
کہا حدیث کی ہمسے لیث نے اور وہ ابن ابی سلیم ہے زیاد سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی
مرد اللہ تعالی سے کوئی دعا مانگے تو اسکی وہ دعا قبول ہوتی ہے پس یا تو وہ اسکو دنیا میں ہی جلدی ملجاتی ہے یا آخرت میں اسکے لیے ذخیرہ رکھی
جاتی ہے یا اس سے اسکے گناہ دور کیے جاتے ہیں بقدر اسکے کہ دعا کرے بشرطیکہ گناہ اور قطع رحم کی دعا نہ کرے اور جلدی نہ کرے کہا لوگوں نے
یا رسول اللہ اور جلدی کسطرح ہوتی ہے فرمایا آپ نے یہ کہے کہ میں نے رب سے دعا کی اور اُسنے میری دعا قبول نہیں کی یہ حدیث غریب ہے اس طریق سے
حدیث کی ہمسے یحیی نے کہا حدیث کی ہمسے یعلی بن عبید نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن عبید اللہ نے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی بندہ یہانتک ہاتھ اٹھا کر کہ اسکی بغلیں ظاہر ہوں اللہ تعالی سے سوال کرے تو اللہ تعالی اسکو وہی دیتا ہے جبتک جلدی نہ کرے
کہا لوگوں نے یا رسول اللہ اور جلدی کرنی اسکی کیونکر ہے فرمایا آپ نے یہ کہے میں نے سوال کیا اور سوال کیا اور مجھے کوئی چیز نہیں ملی۔ اور روایت
کیا ہے اس حدیث کو زہری نے ابی عبید سے جو ابن ازہر کا غلام ہے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلعم سے کہ فرمایا آپ نے تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول ہوتی ہے،

ھٰذا حدیث حسن صحیح غریب من حدیث ابی ھریرۃ لا نعرفہ الا من ھٰذا الوجہ **باب** حدثنا الحسین بن یزید الکوفی ثنا عبد السلام بن حرب عن لیث عن الربیع بن انس عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اول الناس خروجا اذا بعثوا وانا خطیبھم اذا وفدوا وانا مبشرھم اذا ایسوا لواء الحمد یومئذ بیدی وانا اکرم ولد آدم علی ربی ولا فخر ھٰذا حدیث حسن غریب حدثنا الحسین بن یزید نا عبد السلام بن حرب عن یزید بن ابی خالد عن المنھال بن عمرو عن عبد اللہ بن الحارث عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اول من تنشق عنہ الارض فاکسی الحلۃ من حلل الجنۃ ثم اقوم عن یمین العرش لیس احد من الخلائق یقوم ذٰلک المقام غیری ھٰذا حدیث حسن غریب صحیح **باب** حدثنا محمد بن بشار نا ابو عاصم نا سفیان وھو الثوری عن لیث وھو ابن ابی سلیم قال ثنی کعب ثنی ابو ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلوا اللہ لی الوسیلۃ قالوا یا رسول اللہ وما الوسیلۃ قال اعلٰی درجۃ فی الجنۃ لا ینالھا الا رجل واحد ارجوان اکون انا ھو ھٰذا حدیث غریب وکعب لیس ھو بمعروف ولا نعلم احدا روی عنہ غیر لیث بن ابی سلیم حدثنا محمد بن بشار نا ابو عامر العقدی نا زھیر بن محمد عن عبد اللہ بن محمد بن عقیل عن الطفیل بن ابی بن کعب عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مثلی فی النبیین کمثل رجل بنی دارا فاحسنھا واکملھا واجملھا وترک منھا موضع لبنۃ فجعل الناس یطوفون بالبناء ویعجبون منہ ویقولون لو تم موضع تلک اللبنۃ وانا فی النبیین موضع تلک اللبنۃ وبھٰذا الاسناد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان یوم القیٰمۃ کنت امام النبیین وخطیبھم وصاحب شفاعتھم

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے طریق ابی ہریرہ سے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے **باب** **حدیث** کی ہمسے حسین بن یزید کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد السلام بن حرب نے لیث سے اُسنے ربیع بن انس سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مین سب سے پہلے نکلونگا جب لوگ قبروں سے اٹھائے جائینگے اور مین کلام کرنیوالا ہون جب اللہ کے پاس آئینگے اور مین انکو بشارت دینے والا ہون جب وہ ناامید ہون اس دن علم حمد کا میرے ہاتھ مین ہوگا۔ اور حضرت آدم کی تمام اولاد سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک مکرم ہون اور مین فخر سے[1] نہین کہتا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے حسین بن یزید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد السلام بن حرب نے یزید بن ابی خالد سے اُسنے منہال بن عمرو سے اُسنے عبد اللہ بن حارث سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے سب سے پہلے زمین پھاڑی جائیگی سو مین لباس جنت کے لباسون سے پہنونگا پھر مین عرش کی داہنی جانب کھڑا ہونگا سوائے میرے کوئی شخص نہین جو اس مقام مین کھڑا ہو۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے **باب** **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عاصم نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان ثوری نے لیث بن ابی سلیم سے کہا حدیث کی مجھے کعب نے کہا حدیث کی مجھے ابو ہریرہ نے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے واسطے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ طلب کرو کہا لوگون نے یارسول اللہ وسیلہ کیا چیز ہے فرمایا آپنے اعلیٰ درجہ ہے جنت مین سوائے ایک مرد کے اور کوئی اسکو نہین پائیگا مین امید رکھتا ہون کہ وہ مین ہی ہونگا۔ یہ حدیث غریب ہے اور کعب معروف نہین ہے اور ہم نہین جانتے کہ سوائے لیث بن ابی سلیم کے اور کسی نے اس سے روایت کی ہو **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر عقدی نے کہا حدیث کی ہمسے زہیر بن محمد نے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے اُسنے طفیل بن ابی بن کعب سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال نبیون مین اس شخص کی مانند ہے کہ جسنے ایک گھر بنایا اور اسکو بہت اچھا بنایا اور کامل کیا اور زینت ناک کیا اور ایک اینٹ کی جگہ اسمین سے چھوڑ دی سو لوگون نے اس بنا کے گرد پھرنا شروع کیا اور اس سے متعجب ہوتے رہے اور کہتے کہ اگر اس اینٹ کی جگہ پوری ہوجائے (تو بہتر ہو) اور مین نبیون مین اس اینٹ کی جگہ ہون۔ اور اسی اسناد سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے کہ فرمایا آپنے جب قیامت کا دن ہوگا تو مین نبیونکا امام اور انکا خطبہ پڑھنے والا اور صاحب شفاعت ہونگا

[1] بلکہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کا بیان کرتا ہون کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے واما بنعمۃ ربک فحدث یعنے اسکی نعمت بیان کر اور نیز اس سبب سے کہ مجھے تبلیغ کا حکم ہے اس امر کی بھی تبلیغ کر دیتا ہون اور علم حمد کا ہے اتفاقیہ ہوگا غرض اسکی یہ ہے کہ خصوصیت حمد الٰہی کی اسدن میرے ساتھ ہی ہوگی یعنے اللہ کی حمد مین ہی کرونگا ۱۲ یعنے رسالت کا گھر میرے ساتھ پورا مکمل ہوا ہے میرے آنے سے پہلے ابھی مکمل نہین ہوا

هذا حديث صحيح **حدثنا** يوسف بن موسى القطان البغدادي نا عبيد الله بن موسى عن اسمعيل بن ابي خالد عن يزيد بن ابي زياد عن عبد الله بن الحارث عن العباس بن عبد المطلب قال قلت يا رسول الله ان قريشا جلسوا فتذاكروا احسابهم بينهم فجعلوا مثلك مثل نخلة في كبوة من الارض فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان الله خلق الخلق فجعلني من خير فرقهم وخير الفريقين ثم خير القبائل فجعلني من خير القبيلة ثم خير البيوت فجعلني من خير بيوتهم فانا خيرهم نفسا وخيرهم بيتا هذا حديث حسن وعبد الله بن الحارث هو ابن نوفل **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو احمد نا سفيان عن يزيد بن ابي زياد عن عبد الله بن الحارث عن المطلب بن ابي وداعة قال جاء العباس الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانه سمع شيئا فقام النبي صلى الله عليه وسلم على المنبر فقال من انا فقالوا انت رسول الله عليك السلام قال انا محمد بن عبد الله بن عبد المطلب ان الله خلق الخلق فجعلني في خيرهم ثم جعلهم فرقتين فجعلني في خيرهم فرقة ثم جعلهم قبائل فجعلني في خيرهم قبيلة ثم جعلهم بيوتا فجعلني في خيرهم بيتا وخيرهم نفسا هذا حديث حسن وقد روى عن سفيان الثوري عن يزيد بن ابي زياد نحو حديث اسمعيل بن ابي خالد عن يزيد بن ابي زياد عن عبد الله بن الحارث عن العباس بن عبد المطلب **حدثنا** محمد بن اسمعيل نا سليمان بن عبد الرحمن الدمشقي نا الوليد بن مسلم نا الاوزاعي نا شداد ابو عمار ثني واثلة بن الاسقع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله اصطفى كنانة من ولد اسمعيل واصطفى قريشا من كنانة واصطفى هاشما من قريش واصطفاني من بني هاشم هذا حديث حسن غريب صحيح **حدثنا** ابو همام الوليد بن شجاع بن وليد البغدادي نا الوليد بن مسلم عن الاوزاعي عن يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قالوا يا رسول الله صلى الله عليه وسلم متى وجبت لك النبوة قال وآدم بين الروح والجسد۔

یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے یوسف بن موسی قطان بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن موسی نے اسمعیل بن ابی خالد سے اسنے یزید بن ابی زیاد سے اسنے عبد اللہ بن حارث سے اسنے عباس بن عبد المطلب سے کہا اسنے میں نے کہا یا رسول اللہ قریش بیٹھکر آپسمیں حسب نسب کا ذکر رہے ہیں سو انھوں نے آپکی مثال کھجور کے مانند بنائی ہے جو زمین کے ایک ٹیلے پر ہو پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی نے خلقت کو پیدا کیا اور مجھے سب سے بہتر فرقے سے کیا اور دونوں فریق کو بہتر بنایا پھر تمام قبیلوں کو بہتر بنایا اور مجھے سب سے بہتر قبیلے میں کیا پھر بہتر بنایا تمام گھروں کو اور مجھے سب سے بہتر گھر میں کیا سو میں سب سے بہتر ہوں اپنے نفس میں اور سب سے بہتر ہوں گھر میں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور عبد اللہ بن حارث وہ ابن نوفل ہے۔ **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے یزید بن ابی زیاد سے اسنے عبد اللہ بن حارث سے اسنے مطلب بن ابی وداعہ سے کہا اسنے حضرت عباس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور گویا انھوں نے کوئی بات سنی تھی پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور پوچھا میں کون ہوں کہا لوگوں نے آپ اللہ تعالی کے رسول ہیں آپ پر سلام ہو فرمایا اپنے میں محمد ہوں بیٹا عبد اللہ بن عبد المطلب کا اللہ تعالی نے خلقت کو پیدا کیا اور مجھے انہیں سے بہترین کیا پھر انکو دو فرقے بنایا اور مجھے انہیں سے بہتر فرقے میں کیا پھر انکے کئی قبیلے بنائے اور مجھے سب سے بہتر قبیلے میں کیا پھر انکے گھر بنائے اور مجھے سب سے بہتر گھر اور بہتر نفس میں کیا یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی گئی سفیان ثوری سے اسنے یزید بن ابی زیاد سے مثل حدیث اسمعیل بن ابی خالد کی جو مروی ہے یزید بن ابی زیاد سے اسنے روایت کی عبد اللہ بن حارث سے اسنے عباس بن عبد المطلب سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن اسمعیل نے کہا حدیث کی ہمسے سلیمان بن عبد الرحمن دمشقی نے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن مسلم نے کہا حدیث کی ہمسے اوزاعی نے کہا حدیث کی ہمسے شداد ابو عمار نے کہا حدیث کی مجھے واثلہ بن اسقع نے کہا اسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی نے حضرت اسمعیل علیہ السلام کی اولاد سے کنانہ کو برگزیدہ کیا اور کنانہ سے قریش کو برگزیدہ کیا اور قریش سے ہاشم کو برگزیدہ کیا اور بنی ہاشم سے مجھے برگزیدہ کیا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابو ہمام یعنے ولید بن شجاع بن ولید بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن مسلم نے اوزاعی سے اسنے یحیی بن ابی کثیر سے اسنے ابی سلمہ سے اسنے ابی ہریرہ سے کہا اسنے کہا لوگوں نے یا رسول اللہ کب آپ کے لیے نبوت حاصل ہوئی تھی فرمایا آپ نے اس حالت میں کہ حضرت آدم درمیان روح اور جسم کے تھے

واول مشفع یوم القیٰمة ولا فخر وانا اول من یحرك حلق الجنة فیفتح الله لی فیدخلنیها ومعی فقراء المومنین ولا فخر وانا اکرم الاولین والاخرین ولا فخر هذا حدیث غریب **حدثنا** زید بن اخزم الطائی البصری ثنا ابو قتیبة سلم بن قتیبة قال ثنی ابو مودود المدنی نا عثمٰن بن الضحاك عن محمد بن یوسف بن عبد الله بن سلام عن ابیه عن جده قال مکتوب فی التورٰیة صفة محمد وعیسی بن مریم یدفن معه قال فقال ابو مودود وقد بقی فی البیت موضع قبر هذا حدیث حسن غریب هکذا قال عثمان بن الضحاك والمعروف الضحاك بن عثمان المدینی **حدثنا** بشر بن هلال الصواف البصری نا جعفر بن سلیمان الضبعی عن ثابت عن انس بن مالك قال لما کان الیوم الذی دخل فیه رسول الله صلی الله علیه وسلم المدینة اضاء منها کل شیٔ فلما کان الیوم الذی مات فیه اظلم منها کل شیٔ وما نفضنا عن رسول الله صلی الله علیه وسلم الایدی وانا لفی دفنه حتی انکرنا قلوبنا هذا حدیث صحیح غریب **باب** ما جاء فی میلاد النبی صلی الله علیه وسلم **حدثنا** محمد بن بشار العبدی نا وهب بن جریر نا ابی قال سمعت محمد بن اسحٰق یحدث عن المطلب بن عبد الله بن قیس بن مخرمة عن ابیه عن جده قال ولدت انا ورسول الله صلی الله علیه وسلم عام الفیل قال وسأل عثمان بن عفان قباث بن اشیم اخا بنی یعمر بن لیث انت اکبر ام رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اکبر منی وانا اقدم منه فی المیلاد قال ورأیت خذق الطیر اخضر محیلا هذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من حدیث محمد بن اسحاق **باب** ما جاء فی بدء نبوة النبی صلی الله علیه وسلم **حدثنا** الفضل بن سهل ابو العباس الاعرج البغدادی نا عبد الرحمٰن بن غزوان نا یونس بن ابی اسحٰق عن ابی بکر بن ابی موسی الاشعری عن ابیه قال

اور سب سے پہلے جسکی شفاعت قبول ہوگی اور فخر سے نہیں کہتا۔ اور میں ہی سب سے پہلے جنت کے حلقے کو ہلاؤنگا سو اللہ تعالیٰ اسکو میرے لیے کھولیگا اور مجھکو اسمیں داخل کریگا اور میرے ساتھ فقراء مؤمنین کو بھی اور میں فخر سے نہیں کہتا اور تمام پہلوں اور پچھلوں کا اکرم ہوں اور فخر سے نہیں کہتا۔ یہ حدیث غریب ہے **حدیث** کی ہمسے زید بن اخزم طائی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے ابو قتیبہ سلم بن قتیبہ نے کہا حدیث کی مجھسے ابو مودود مدنی نے کہا حدیث کی مجھے عثمان بن ضحاک نے محمد بن یوسف بن عبد اللہ بن سلام سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا اُسنے توریت میں صفت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی لکھی ہوئی ہے اور حضرت عیسی بن مریم علیہ السلام آنحضرت کے ساتھ ہی دفن کیے جائینگے۔ کہا راوی نے پس کہا ابو مودود نے اُنکے گھر میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ایسا ہی کہا ہے عثمان بن ضحاک نے اور معروف ضحاک بن عثمان مدنی ہے **حدیث** کی ہمسے بشر بن ہلال صواف بصری نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن سلیمان ضبعی نے ثابت سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے جسدن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں داخل ہوے تو ہر ایک چیز اُسمیں روشن ہو گئی اور جسدن میں کہ آنحضرت فوت ہوے تو ہر ایک چیز اُس سے سیاہ ہو گئی۔ اور ابھی ہمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دفن کرنے سے ہاتھ صاف نہیں کیے تھے اور آپ کے دفن میں ہی تھے کہ ہمنے اپنے دلونکو منکر پایا[1]۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ **باب** نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار عبدی نے کہا حدیث کی ہمسے وہب بن جریر نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے کہا سنا میں نے محمد بن اسحاق سے کہ حدیث کرتا تھا مطلب بن عبد اللہ بن قیس بن مخرمہ سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا اُسنے میں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہاتھیوں والے سال میں پیدا ہوے ہیں کہا محمد نے عثمان بن عفان نے قباث بن اشیم یعنے یعمر بن لیث کے بھائی سے سوال کیا کہ تو بڑا ہے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پس کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھسے قدر میں بڑے ہیں اور میں پیدائش میں آپ سے بڑا ہوں کہا اُسنے اور میں نے ہاتھی کی لید سبز متغیر اللون دیکھی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق محمد بن اسحاق سے **باب** نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی ابتدا کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے فضل بن سہل یعنے ابو العباس اعرج بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن غزوان نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن ابی اسحاق نے ابی بکر بن ابی موسی اشعری سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے

[1] یعنے نورانیت جو آپ کے حضور اور مشاہدہ سے حاصل تھی جاتی رہی ١٢ ہاتھیوں والے سال سے مراد اس سے وہ قصہ ہے جو سورۂ الم ترکیف میں مذکور ہے یعنے جس سال میں کہ وہ لوگ کعبہ کو گرانے کے قصد پر آئے تھے اس سال میں یعنی

غير فخر هذا حديث حسن صحيح غريب حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان عن ابن جدعان عن ابي نضرة عن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا سيد ولد ادم يوم القيمة ولا فخر وبيدي لواء الحمد ولا فخر وما من نبي يومئذ ادم فمن سواه الا تحت لوائي وانا اول من تنشق عنه الارض ولا فخر وفي الحديث قصة وهذا حديث حسن حدثنا محمد بن اسمعيل اخبرنا عبد الله بن يزيد المقرئ نا حيوة انا كعب بن علقمة سمع عبد الرحمن بن جبير انه سمع عبد الله بن عمرو انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما يقول ثم صلوا على فانه من صلى على صلوة صلى الله عليه بها عشرا ثم سلوا لي الوسيلة فانها منزلة في الجنة لا تنبغي الا لعبد من عباد الله وارجو ان اكون انا هو ومن سال لي الوسيلة حلت عليه الشفاعة هذا حديث حسن صحيح قال محمد عبد الرحمن بن جبير هذا قرشي وهو مصري وعبد الرحمن بن جبير بن نفير شامي حدثنا علي بن نصر بن علي الجهضمي نا عبيد الله بن عبد المجيد نا زمعة بن صالح عن سلمة بن وهرام عن عكرمة عن ابن عباس قال جلس ناس من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ينتظرونه قال فخرج حتى اذا دنا منهم سمعهم يتذاكرون فسمع حديثهم فقال بعضهم عجبا ان الله اتخذ من خلقه خليلا اتخذ ابراهيم خليلا وقال اخر ماذا باعجب من كلام موسى كلمه تكليما وقال اخر فعيسى كلمة الله وروحه وقال اخر ادم اصطفاه الله فخرج عليهم فسلم وقال قد سمعت كلامكم وعجبكم ان ابراهيم خليل الله وهو كذلك وموسى نجي الله وهو كذلك وعيسى روحه وكلمته وهو كذلك وادم اصطفاه الله وهو كذلك الا وانا حبيب الله ولا فخر وانا حامل لواء الحمد يوم القيمة ولا فخر وانا اول شافع

سوائے فخر کے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے ابن جدعان سے اُس نے ابی نضرہ سے اُس نے ابی سعید سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میں قیامت کے دن حضرت آدم کی اولاد کا سردار ہونگا اور فخر سے نہیں کہتا اور میرے ہاتھ میں علم حمد کا ہوگا اور فخر سے نہیں کہتا کوئی اسدن نبی حضرت آدم اور اُسکے ماسوا نہیں ہوگا مگر کہ میرے علم کے نیچے ہوگا۔ اور میرے لیے ہی سب سے پہلے زمین پھاڑی جاویگی اور فخر سے نہیں کہتا۔ اور اس حدیث میں قصہ ہے اور یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن اسمعیل نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن یزید مقری نے کہا حدیث کی ہم سے حیوہ نے کہا خبر دی ہمکو کعب بن علقمہ نے سنا اُسنے عبد الرحمن بن جبیر سے سنا اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے سنا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جب تم اذان دینے والے کی اذان سنو تو کہتے جاؤ جسطرح کہ مؤذن کہتا ہے پھر مجھپر درود پڑھو اسواسطے کہ جو میرے اوپر ایک بار درود پڑھیگا خدا اُسکے سبب سے دس بار اسپر رحمت کریگا پھر میرے واسطے وسیلہ مانگو سو البتہ وسیلہ بہشت میں ایک بڑے عمدہ مقام کا نام ہے نہیں لائق ہے وہ مقام مگر ایک بندے کے واسطے خدا کے بندوں سے اور امیدوار ہوں کہ وہ بندہ میں ہی ہونگا سو جو شخص خدا سے میرے واسطے وہ وسیلہ مانگا کریگا یعنے اذان کے بعد تو اسپر میری شفاعت[1] ضرور ہوگی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ کہا محمد نے عبد الرحمن بن جبیر یہ قریشی اور مصری ہے اور عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر شامی ہے **حدیث** کی ہم سے علی بن نصر بن علی جہضمی نے کہا حدیث کی ہم سے عبید اللہ بن عبد المجید نے کہا حدیث کی ہم سے زمعہ بن صالح نے سلمہ بن وہرام سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ انکی انتظاری کے لیے بیٹھے یہاں تک کہ جب آنحضرت انکے نزدیک پہونچے تو اُنکا آپس کا مذاکرہ سنا اور انکی باتیں سنیں پس کوئی تو متعجب ہوکر یہ کہتا کہ اللہ تعالی نے اپنی پیدائش سے خلیل بنایا ہے یعنے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل مقرر کیا اور کوئی کہتا یہ بات حضرت موسی کے ساتھ کلام کرنے سے عمدہ نہیں اللہ تعالی نے اُنسے کلام کیا ہے اور کوئی کہتا عیسی اللہ کا کلمہ اور روح اسکی ہے اور کوئی کہتا حضرت آدم کو اللہ تعالی نے برگزیدہ کیا ہے پس آنحضرت آنپر نکلے اور سلام دیا اور فرمایا میں نے تمھاری باتیں اور تمھارے تعجب کی یہ وجہ سنی ہے کہ ابراہیم اللہ کا خلیل ہے اور وہ ایسے ہی ہیں اور موسی اللہ سے ہم کلام ہوا ہے اور یہ ایسا ہی ہے۔ اور عیسی روح اور کلمہ اللہ کا ہے اور یہ ایسا ہی ہے اور آدم کو اللہ تعالی نے برگزیدہ کیا ہے اور یہ ایسا ہی ہے خبردار اور میں اللہ کا حبیب ہوں اور فخر سے نہیں کہتا اور میں قیامت کے دن حمد کا علم اٹھانیوالا ہوں اور فخر سے نہیں کہتا اور میں ہوں قیامت کے دن سب سے پہلے شفاعت کرنیوالا

[1] اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بعد اذان کے اول حضرت پر درود پڑھے پھر وہ دعا پڑھے جسمیں وسیلہ کا ذکر ہے تاکہ حضرت کی شفاعت اُسکے گناہ بخشا دے اور درود کی بڑی فضیلت اس حدیث

فاقام بمكة ثلث عشرة وبالمدينة عشرا وتوفى وهو ابن ثلاث وستين هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن بشار نا ابن ابي عدى عن هشام عن عكرمة عن ابن عباس قال قبض النبي صلى الله عليه وسلم وهو ابن خمس وستين سنة هكذا ثنا محمد بن بشار وروى عنه محمد بن اسمعيل مثل ذلك **حدثنا** قتيبة عن مالك بن انس ح وثنا الانصاري نا معن نا مالك بن انس عن ربيعة بن ابي عبد الرحمن انه سمع انس بن مالك يقول لم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم بالطويل البائن ولا بالقصير ولا بالابيض الامهق ولا بالادم وليس بالجعد القطط ولا بالسبط بعثه الله على رأس اربعين سنة فاقام بمكة عشر سنين وبالمدينة عشر سنين وتوفاه الله على رأس ستين سنة وليس في رأسه ولحيته عشرون شعرة بيضاء هذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء في آيات نبوة النبي صلى الله عليه وسلم وما قد خصه الله به **حدثنا** محمد بن بشار ومحمود بن غيلان قالا نا ابوداود الطيالسي نا سليمان بن معاذ الضبي عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان بمكة حجرا كان يسلم على ليالي بعثت انى لاعرفه الان هذا حديث حسن غريب **حدثنا** محمد بن بشار نا يزيد بن هارون نا سليمان التيمي عن ابي العلاء عن سمرة بن جندب قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم نتداول من قصعة من غدوة حتى الليل تقوم عشرة وتقعد عشرة قلنا فمما كانت تمد قال من اى شئ تعجب ماكانت تمد الا من ههنا واشار بيده الى السماء هذا حديث حسن صحيح وابو العلاء اسمه يزيد بن عبد الله بن الشخير **باب** **حدثنا** عباد بن يعقوب الكوفي نا الوليد بن ابي ثور عن السدى عن عباد بن ابي يزيد عن علي بن ابي طالب قال كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم بمكة فخرجنا في بعض نواحيها

سو مکہ میں تیرہ سال ٹھہرے رہے اور مدینہ میں دس اور فوت ہوئے اس حالت میں کہ تریسٹھ[۱۳] سال کے تھے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے ابن ابی عدی نے ہشام سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے اس حالت میں کہ پینسٹھ[۱۵] سال کے تھے۔ ایسا ہی حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے اور روایت کی اس سے محمد بن اسمٰعیل نے مثل اسکے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے مالک بن انس سے ح اور حدیث کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے مالک بن انس سے اُسنے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے یہ کہ سنا اُسنے انس بن مالک سے کہ کہتا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نہ تو بہت لمبے تھے اور نہ چھوٹے اور نہ بہت سفید اور نہ سرخ اور نہ بہت گھونگر والے بال تھے اور نہ دراز اللہ تعالی نے چالیس[۱۱] برس کی عمر پر آپکو مبعوث کیا سو مکہ میں دس سال رہے اور مدینہ میں بھی دس سال اور ساٹھ[۱۱] سال کے سر پر آپکو اللہ تعالی نے فوت کیا اور آپکی ریش مبارک میں بیس بال سفید بھی نہ تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی علامات کے بیان میں اور جس چیز سے کہ آپکو اللہ تعالی نے خاص کیا ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار اور محمود بن غیلان نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے ابوداؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے سلیمان بن معاذ ضبی نے سماک بن حرب سے اُسنے جابر بن سمرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں ایک پتھر ہے وہ مجھے ان راتوں میں کہ میں مبعوث ہوا ہوں سلام کیا کرتا تھا میں اب بھی اسکو پہچانتا ہوں یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے سلیمان تیمی نے ابی العلاء سے اُسنے سمرہ بن جندب سے کہا اُسنے ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح سے شام تک نوبت بنوبت ایک پیالہ سے کھاتے رہے دس آدمی چلے جاتے اور دس بیٹھ جاتے کہا ہمنے وہ پیالہ کس چیز سے مدد دیا جاتا تھا کہا جابر نے تم کس چیز سے متعجب ہوتے ہو نہ مدد ملتی تھی مگر اس طرف سے اور اُسنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارت کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو العلاء کا نام یزید بن عبد اللہ بن شخیر ہے **باب** **حدیث** کی ہمسے عباد بن یعقوب کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن ابی ثور نے سدی سے اُسنے عباد بن ابی یزید سے اُسنے علی بن ابی طالب سے کہا اُسنے میں مکہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا سو ہم ایک راستہ میں نکلے

۱۵ یہ حدیث ماسبق کے مخالف ہے کیونکہ اس میں ذکر ہے کہ آپ مکہ میں تیرہ سال مقیم رہے اور نیز کسی میں ذکر ہے کہ اپنی عمر ساٹھ سال کی تھی اور کسی میں تریسٹھ[۱۳] اور چونسٹھ اور کسی میں پینسٹھ کہا بخاری نے تریسٹھ[۱۳] کی روایت اکثر ہے اور وجہ اختلاف کی یہ ہے کہ کسی نے تو کسر یعنے سال سے اوپر کے مہینوں کو شمار کر کے زیادہ عمر بیان کر دی اور کسی نے اسکو چھوڑ کر کم ذکر کر دی ہے اور راوی نے یہ صفات محدود و بیان کی ہیں اُنسے غرض اسکی یہی کہ انحصر

ان صفات کے درمیان کم ۱۲

خرج ابو طالب الى الشام وخرج معه النبي صلى الله عليه وسلم في اشياخ من قريش فلما اشرفوا على الراهب هبطوا فحلوا رحالهم فخرج اليهم الراهب وكانوا قبل ذلك يمرون به فلا يخرج اليهم ولا يلتفت قال فهم يحلون رحالهم فجعل يتخللهم الراهب حتى جاء فاخذ بيد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال هذا سيد العالمين هذا رسول رب العالمين يبعثه الله رحمة للعالمين فقال له اشياخ من قريش ما علمك فقال انكم حين اشرفتم من العقبة لم يبق حجر ولا شجر الا خر ساجدا ولا يسجدان الا لنبي واني اعرفه بخاتم النبوة اسفل من غضروف كتفه مثل التفاحة ثم رجع فصنع لهم طعاما فلما اتاهم به فكان هو في رعية الابل فقال ارسلوا اليه فاقبل وعليه غمامة تظله فلما دنا من القوم وجدهم قد سبقوه الى فيء الشجرة فلما جلس مال فيء الشجرة عليه فقال انظروا الى فيء الشجرة مال عليه قال فبينما هو قائم عليهم وهو يناشدهم ان لا يذهبوا به الى الروم فان الروم ان رأوه عرفوه بالصفة فيقتلونه فالتفت فاذا بسبعة قد اقبلوا من الروم فاستقبلهم فقال ما جاء بكم قالوا جئنا ان هذا النبي خارج في هذا الشهر فلم يبق طريق الا بعث اليه باناس وانا قد اخبرنا خبره بعثنا الى طريقك هذا فقال هل خلفكم احد هو خير منكم قالوا انما اخبرنا خبره بطريقك قال افرأيتم امرا اراد الله ان يقضيه هل يستطيع احد من الناس رده قالوا لا قال فبايعوه واقاموا معه قال انشدكم بالله ايكم وليه قالوا ابو طالب فلم يزل يناشده حتى رده ابو طالب وبعث معه ابو بكر بلالا وزوده الراهب من الكعك والزيت هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه

باب ما جاء في مبعث النبي صلى الله عليه وسلم وابن كم كان حين بعث حدثنا محمد بن اسماعيل نا محمد بن بشار نا ابن ابي عدي عن هشام بن حسان عن عكرمة عن ابن عباس قال انزل على رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو ابن اربعين

ابوطالب شام کی طرف (تجارت کے لیے) نکلا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم بھی اسکے ساتھ معہ چند شیخون قریش کے نکلے پس جب راہب کے پاس پہونچے تو اترے اور اپنے کجاوے انکو کھولا اور راہب انکی طرف نکلا اور اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑلیا اور کہنے لگا یہ سردار ہے تمام جہانیون کا یہ رسول ہے رب العالمین کا اسکو اللہ تعالیٰ تمام جہان کی رحمت کے لیے بھیجیگا پس اسکو قریشی بوڑھون نے کہا کسنے تجھے بتلایا ہے کہا اُسنے جب تم اس وادی سے اترے ہو تو کوئی پتھر اور درخت باقی نہین رہا مگر کہ سجدہ مین گر پڑا اور یہ سوائے نبی کے اور کسی کے لیے سجدہ نہین کرتے اور مین اسکو مہر نبوت سے پہچانتا ہون جو کاندھے کی غضروف کے نیچے ہے مثل سیب کے پھر وہ راہب واپس گیا اور انکے لیے کھانا تیار کیا پس جب کھانا لیکر انکے پاس آیا اور آنحضرت اونٹون کی نگہبانی مین تھے پس کہا راہب نے آنحضرت کی طرف کوئی آدمی بھیجو سو آنحضرت آئے اس حالت مین کہ آپ پر بادل سایہ کیے ہوئے تھا پھر جب آنحضرت قوم کے پاس پہونچے تو دیکھا آپ نے انکو کہ وہ درخت کے سایہ کی طرف سبقت لیگئے ہین پھر جب آنحضرت بیٹھ گئے تو درخت کا سایہ آپ پر جھک گیا پس کہا راہب نے دیکھو درخت کے سایہ کی طرف کہ ان پر جھک گیا ہے کہا راوی نے اسوقت مین کہ راہب انکے پاس ابھی کھڑا ہی تھا اور انکو قسم دے رہا تھا کہ انکو روم کی طرف نہ لیجاؤ کیونکہ جب رومی انکو دیکھ لینگے تو انکو صفتونکے ساتھ پہچان جائینگے اور قتل کرینگے پس دیکھا تو سات آدمی روم کی طرف سے آرہے ہین پس اس راہب نے انکا استقبال کیا اور کہا کون چیز تمکو ادھر لائی ہے کہا انھون نے آئے ہین اسلیے کہ یہ نبی اس مہینہ مین نکلنے والا ہے سو ہر ایک راستہ کی طرف آدمی بھیجے گئے ہین اور ہمکو انکی خبر ملی ہے ہم تیرے اس راستہ کی طرف بھیجے گئے ہین پس کہا اس راہب نے کیا تمھارے پیچھے کوئی ہے جو تم سے بہتر ہو کہا انھون نے ہمکو انکی خبر تیرے اس راستہ کی ملی ہے کہا راہب نے مجھے بتلاؤ تو سہی کہ اگر اللہ تعالیٰ کسی کام کے کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو کوئی آدمی لوگون سے اسکو روک سکتا ہے کہا انھون نے کہ نہین کہا راوی نے پس انھون نے آنحضرت کی بیعت کرلی اور آپکے ساتھ ٹھہرے رہے کہا راہب نے (قریشیون سے) مین تمکو اللہ کی قسم دیتا ہون کہ کون تم مین سے اسکا والی ہے کہا انھون نے ابوطالب پس ہمیشہ دیر تک انکو قسم دیتا رہا یہانتک کہ ابوطالب نے آپکو واپس کردیا اور ابوبکر نے آپکے ساتھ بلال کو بھیجا اور راہب نے آپکو ٹکیان اور روغن دیا یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے

باب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونیکے بیان مین اور جب مبعوث ہوئے تو کس عمر کے تھے حدیث کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی عدی نے ہشام بن حسان سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے رسول اللہ صلعم پر وحی نازل ہوئی اس حالت مین کہ چالیس سال کے تھے

فوجدت رسول الله صلى الله عليه وسلم جالسا في المسجد ومعه الناس قال فقمت عليهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارسلك ابو طلحة فقلت نعم قال بطعام فقلت نعم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لمن معه قوموا قال فانطلقوا وانطلقت بين ايديهم حتى جئت ابا طلحة فاخبرته فقال ابو طلحة يا ام سليم قد جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم بالناس وليس عندنا ما نطعمهم قالت ام سليم الله ورسوله اعلم قال فانطلق ابو طلحة حتى لقي رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم وابو طلحة معه حتى دخلا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هلمي يا ام سليم ما عندك فاتته بذلك الخبز فامر به رسول الله صلى الله عليه وسلم ففت وعصرت ام سليم بعكة لها فادمته ثم قال فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم ما شاء الله ان يقول ثم قال ائذن لعشرة فاذن لهم فاكلوا حتى شبعوا ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرة فاذن لهم فاكلوا حتى شبعوا ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرة فاذن لهم فاكلوا حتى شبعوا ثم خرجوا فاكل القوم كلهم وشبعوا والقوم سبعون او ثمانون رجلا هذا حديث حسن صحيح **باب حدثنا** اسحق بن موسى الانصاري نا معن نا مالك بن انس عن اسحق بن عبد الله بن ابي طلحة عن انس بن مالك قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وحانت صلوة العصر والتمس الناس الوضوء فلم يجدوا فاتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بوضوء فوضع رسول الله صلى الله عليه وسلم يده في ذلك الاناء وامر الناس ان يتوضأوا منه قال فرأيت الماء ينبع من تحت اصابعه فتوضأ الناس حتى توضؤا من عند اخرهم وفي الباب عن عمران بن حصين وابن مسعود وجابر حديث انس حديث حسن صحيح **باب حدثنا** اسحق بن موسى الانصاري نا يونس بن بكير نا محمد بن اسحق قال ثني الزهري عن عروة عن عائشة انها قالت اول ما ابتدئ به رسول الله صلى الله عليه وسلم من النبوة حين اراد الله كرامته ورحمة العباد به

پس میں نے آپکو مسجد میں بیٹھے ہوئے پایا اور آپ کے ساتھ کئی آدمی تھے کہا انس نے سو میں اسکے پاس جا کھڑا ہوا سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تجھے ابو طلحہ نے بھیجا ہے میں نے کہا ہاں فرمایا آپ نے ساتھ طعام کے میں نے کہا کہ ہاں پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو جو آپ کے پاس تھے فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ کہا انس نے سو وہ چلے اور میں آنکے آگے چلا یہانتک کہ میں ابا طلحہ کے پاس آیا اور اسکو خبر دی سو کہا ابو طلحہ نے ای ام سلیم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم معہ لوگوں کے تشریف لائے ہیں اور ہمارے پاس اسقدر کھانا نہیں کہ انکو کھلائیں کہا ام سلیم نے اللہ اور رسول اسکا بہتر جانتا ہے کہا اسنے پھر ابو طلحہ استقبال کو چلا یہانتک کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آئے اور ابو طلحہ بھی آپ کے ساتھ تھا یہانتک کہ دونوں گھر میں داخل ہوئے پھر فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ای ام سلیم جو کچھ تیرے پاس ہے اسکو لا سو وہ آپکے پاس وہی روٹیاں لائی پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو وہ ٹکڑے ٹکڑے کی گئیں اور ام سلیم نے اسمیں گھی کا کپہ نچوڑ کر انکو تر کر دیا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو چاہا اسمیں پڑھا پھر فرمایا دس کو اذن دو سو اسنے انکو اذن دیا تو انھوں نے کھا لیا یہانتک کہ سیر ہو گئے پھر نکل گئے پھر فرمایا آپ نے دس کو اذن دو سو اسنے انکو اذن دیا تو انھوں نے بھی کھایا یہانتک کہ سیر ہو گئے پھر نکل گئے پھر فرمایا آپ نے دس کو اذن دو سو اسنے انکو اذن دیا پھر انھوں نے کھایا یہانتک کہ سیر ہو گئے پھر نکل گئے سو تمام قوم نے کھا لیا اور سیر ہو گئی اور اس قوم کے ستر یا اسی آدمی تھے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب حدیث** کی ہمسے اسحاق بن موسی انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے اسنے انس بن مالک سے کہا اسنے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اس حالت میں کہ نماز عصر کا وقت قریب ہو گیا اور لوگوں نے پانی کی تلاش کی اور نہ پایا پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس برتن پانی کا لایا گیا اور آپ نے اس برتن میں اپنا دست مبارک رکھدیا اور لوگوں کو اس سے وضو کرنیکا حکم دیا کہا راوی نے میں نے دیکھا کہ آپکی انگلیوں کے نیچے سے پانی جوش مارتا ہے سو لوگوں نے وضو کیا یہانتک کہ سب نے وضو کر لیا۔ اور اس باب میں روایت ہے عمران بن حصین اور ابن مسعود اور جابر سے رضی اللہ عنہم حدیث انس کی حدیث حسن صحیح ہے **باب حدیث** کی ہمسے اسحاق بن موسی انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن بکیر نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن اسحاق نے کہا حدیث کی مجھے زہری نے عروہ سے اسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہ کہا اسنے نبوت سے پہلے پہل جسکے ساتھ رسول اللہ صلعم شروع ہوئے جبکہ اللہ تعالی نے آپکی عزت اور بندوں کے لیے رحمت کا ارادہ کیا

فما استقبلہ جبل ولا شجر الا وھو یقول السلام علیک یا رسول اللہ ھذا حدیث حسن غریب وقد روی غیر واحد عن
الولید بن ابی ثور وقالوا عن عباد بن ابی یزید منھم فروۃ بن ابی المغراء **باب حدثنا** محمود بن غیلان نا عمر بن یونس عن عکرمۃ
بن عمار عن اسحق بن عبد اللہ بن ابی طلحۃ عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطب الی لزق جذع واتخذوا
لہ منبرا فخطب علیہ فحن الجذع حنین الناقۃ فنزل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمسہ فسکت وفی الباب عن ابی وجابر وابن عمر و
سھل بن سعد وابن عباس وام سلمۃ حدیث انس ھذا حدیث حسن صحیح غریب من ھذا الوجہ **حدثنا** محمد بن اسمعیل
نا محمد بن سعید نا شریک عن سماک عن ابی ظبیان عن ابن عباس قال جاء اعرابی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
بما اعرف انک نبی قال ان دعوت ھذا العذق من ھذہ النخلۃ تشھد انی رسول اللہ فدعاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فجعل ینزل من النخلۃ حتی سقط الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال ارجع فعاد فاسلم الاعرابی ھذا حدیث حسن غریب صحیح
باب حدثنا محمد بن بشار نا ابو عاصم نا عزرۃ بن ثابت نا علباء بن احمر نا ابو زید بن اخطب قال مسح رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یدہ علی وجھی ودعا لی قال عزرۃ انہ عاش مائۃ وعشرین سنۃ ولیس فی راسہ الا شعیرات بیض ھذا حدیث
حسن غریب وابو زید اسمہ عمرو بن اخطب **باب حدثنا** اسحق بن موسی الانصاری نا معن قال عرضت علی مالک
بن انس عن اسحق بن عبد اللہ بن ابی طلحۃ انہ سمع انس بن مالک یقول قال ابو طلحۃ لام سلیم لقد سمعت صوت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ضعیفا اعرف فیہ الجوع فھل عندک من شیء فقالت نعم فاخرجت اقراصا من شعیر ثم اخرجت خمارا لھا
فلفت الخبز ببعضہ ثم دستہ فی یدی وردتنی ببعضہ ثم ارسلتنی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فذھبت بہ الیہ

پس جو کوئی پہاڑ اور درخت آپکو ملتا وہ یہی کہتا السلام علیک یا رسول اللہ یہ حدیث حسن غریب ہے اور کئی ایک نے ولید بن ابی ثور
سے روایت کی ہے اور کہا انھوں نے یہ روایت ہے عباد بن ابی ثور سے انہیں سے فروہ بن ابی المغرا ہیں **باب حدیث** کی ہمسے
محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے عمر بن یونس نے عکرمہ بن عمار سے اُسنے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے اُسنے انس بن مالک سے
یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تنہ کھجور کے متصل (کچھ مدت) خطبہ پڑھا اور آپ کے لیے منبر بنایا گیا پھر آپ نے اسپر خطبہ پڑھا تو وہ
تنہ درخت کا اونٹنی کے رونے کی طرح رویا پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم (منبر سے) اترے اور اسکو مس کیا پس وہ خاموش ہوا اور اس
باب میں روایت ہے ابی اور جابر اور ابن عمر اور سہل بن سعد اور ابن عباس اور ام سلمہ سے رضی اللہ عنہم حدیث انس کی جو یہ ہے حسن
صحیح غریب ہو اس طریق سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن اسمعیل نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے
سماک سے اُسنے ابی ظبیان سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے ایک اعرابی رسول اللہ صلعم کے پاس آیا کہنے لگا میں کس وجہ سے معلوم کروں کہ آپ
نبی ہیں فرمایا آپ نے اگر میں اس کھجور کی اس شاخ کو بلاؤں وہ گواہی دے کہ میں اللہ کا رسول ہوں پس اسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے بلایا سو اُسنے کھجور سے اترنا شروع کیا یہانتک کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے گر پڑی پھر فرمایا آپ نے واپس چلی جا سو وہ لوٹ
گئی اور وہ اعرابی مسلمان ہو گیا یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے **باب حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عاصم
نے کہا حدیث کی ہمسے عزرہ بن ثابت نے کہا حدیث کی ہمسے علباء بن احمر نے کہا حدیث کی ہمسے ابو زید بن اخطب نے کہا اُسنے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کو میرے منھ پر ملا اور میرے حق میں دعا کی کہا عزرہ نے وہ شخص ایک سو بیس برس تک زندہ رہا
اور اسکے سر میں کچھ تھوڑے ہی بال سفید تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابو زید کا نام عمرو بن اخطب ہے **باب حدیث**
کی ہمسے اسحاق بن موسی انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا اُسنے میں نے مالک بن انس کے آگے پیش کیا اُسنے روایت کی اسحاق
بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے یہ کہ سنا اُسنے انس بن مالک سے کہ یہ کہتا ابو طلحہ نے ام سلیم سے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز سنی ہے کہ
بہت ضعیف تھی میں اس سے معلوم کرتا ہوں کہ آپکو بھوک ہے سو کیا تیرے پاس کچھ کھانا ہے کہا اُسنے ہاں پھر اُسنے جو کی کئی روٹیاں نکالیں پھر اُسنے
اپنی اوڑھنی نکالی سو بعض میں تو وہ روٹیاں لپیٹ دیں پھر اسکو میری بغل میں چھپا دیا اور بعض اوڑھنی مجھے اڑھا دی پھر مجھے اُسنے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا کہا انس نے سو میں انکو آنحضرت کے پاس لیگیا

ولا بالطويل هذا حديث حسن صحيح **باب** حدثنا سفيان بن وكيع نا حميد بن عبد الرحمن نا زهير عن ابي اسحق قال
سأل رجل البراء اكان وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل السيف قال لا مثل القمر هذا حديث حسن صحيح **باب**
حدثنا محمد بن اسمعيل نا ابو نعيم نا المسعودي عن عثمان بن مسلم بن هرمز عن نافع بن جبير بن مطعم عن علي قال لم يكن
النبي صلى الله عليه وسلم بالطويل ولا بالقصير شثن الكفين والقدمين ضخم الراس ضخم الكراديس طويل المسربة اذا مشى تكفا
تكفيا كانما ينحط من صبب لم ار قبله ولا بعده مثله صلى الله عليه وسلم هذا حديث حسن صحيح حدثنا سفيان بن وكيع
نا ابي عن المسعودي بهذا الاسناد نحوه **باب** حدثنا ابو جعفر محمد بن الحسين بن ابي حليمة من قصر الاحنف واحمد بن
عبدة الضبي وعلي بن حجر قالوا نا عيسى بن يونس نا عمر بن عبد الله مولى غفرة ثني ابراهيم بن محمد من ولد علي بن ابي طالب قال
كان علي اذا وصف النبي صلى الله عليه وسلم قال ليس بالطويل الممغط ولا بالقصير المتردد وكان ربعة من القوم ولم يكن بالجعد
القطط ولا بالسبط كان جعدا رجلا ولم يكن بالمطهم ولا بالمكلثم وكان في الوجه تدوير ابيض مشرب ادعج العينين اهدب الاشفار
جليل المشاش والكتد اجرد ذو مسربة شثن الكفين والقدمين اذا مشى تقلع كانما يمشي في صبب واذا التفت التفت معا
بين كتفيه خاتم النبوة وهو خاتم النبيين اجود الناس صدرا واصدق الناس لهجة والينهم عريكة واكرمهم عشرة من راه بديهة
هابه ومن خالطه معرفة احبه يقول ناعته لم ار قبله ولا بعده مثله صلى الله عليه وسلم هذا حديث ليس اسناده بمتصل
قال ابو جعفر سمعت الاصمعي يقول في تفسير صفة النبي صلى الله عليه وسلم يقول الممغط الذاهب طولا قال وسمعت اعرابيا

اور نہ دراز قد۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے حمید بن عبد الرحمن نے کہا
حدیث کی ہمسے زہیر نے ابی اسحاق سے کہا اُسنے ایک مرد نے براء سے سوال کیا کہ کیا چہرہ مبارک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مثل تلوار
کے تھا کہا اُسنے نہیں بلکہ مثل چاند کے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب حدیث** کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہمسے
ابو نعیم نے کہا حدیث کی ہمسے مسعودی نے عثمان بن مسلم بن ہرمز سے اُسنے نافع بن جبیر بن مطعم سے اُسنے حضرت علی سے کہا
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نہ لمبے تھے اور نہ چھوٹے ہاتھ اور پاؤں قوی بزرگ سر درشت جوڑ سینے کے بالوں کی دھار لمبی جب چلتے تو
آگے کی طرف مائل ہوتے گویا اونچے سے نیچی طرف اترتے ہیں میں نے آنحضرت سے پہلے اور پیچھے مثل آپکے نہیں دیکھا
یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے مسعودی سے ساتھ اس اسناد
کے مثل اسکے **باب حدیث** کی ہمسے ابو جعفر یعنے محمد بن حسین بن ابی حلیمہ نے جو احنف بن قیس کے محل سے ہیں اور احمد بن
عبدہ ضبی اور علی بن حجر نے کہا انھوں نے حدیث کی ہمسے عیسی بن یونس نے کہا حدیث کی ہمسے عمر بن عبد اللہ نے جو غفرہ کا غلام
ہے کہا حدیث کی مجھے ابراہیم بن محمد نے جو علی بن ابی طالب کی اولاد سے ہے کہا اُسنے جب حضرت علی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی صفت
بیان کرتے تو کہتے نہ آنحضرت بہت دراز قد تھے اور نہ بہت چھوٹے اور قوم سے درمیانہ قد تھے اور آپ کے نہ بہت گھونگھر والے
بال تھے اور نہ محض سیدھے اور سر کے بالوں کے سرے لٹکے ہوئے کنگھی کیے ہوئے تھے اور نہ آپکا چہرہ تھوڑی گلائی کے ساتھ نہ بالکل
سولوان نہ پُرگوشت تھا گندمی رنگ بہت سیاہ آنکھیں دراز پلکیں قوی جوڑ زبردست شانے بدن پر کم بال سینے سے ناف تک
سیدھی لکیر بالوں کی ہاتھ اور پاؤں قوی جب چلتے تو قوت سے چلتے گویا ڈھالو زمین پر چلتے ہیں۔ اور جب مڑ کر دیکھتے پھر نظر دیکھتے
درمیان کاندھوں کے مہر نبوت تھی اور وہ خاتم النبیین ہیں لوگوں سے زیادہ دل سخی رکھتے تھے اور قول میں سب سے
سچے اور زیادہ سب سے رقیق القلب اور اصحاب کے ساتھ سب سے مکرم اور جو شخص آپکو دفعۃً دیکھتا اسپر رعب
چھا جاتا۔ اور جو کوئی آپ سے ہم کلام ہوتا اسکے دل میں محبت پیدا ہو جاتی صفت بیان کرنیوالا کہتا ہے کہ میں نے نہ آنحضرت سے
پہلے اور نہ پیچھے کوئی آپ کے مثل نہیں دیکھا۔ اس حدیث کی اسناد متصل نہیں ہے کہا ابو جعفر نے سنا میں نے اصمعی سے کہتے تھے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کی صفت کی تفسیر میں کہتا ممغط کے معنے جسکا قد لمبا ہو اور سنا میں نے ایک اعرابی سے

سلہ نسخ موجودہ میں لفظ بل کا نہیں شمائل ترمذی اور مسلم میں لفظ بل کا ہے جسکے معنے بلکہ کے ہیں اسی لحاظ سے ترجمہ میں بلکہ کا لفظ ذکر کیا گیا ۱۲

ان لا یری شیئا الا جاءت کفلق الصبح فمکث علی ذلک ماشاء اللہ ان یمکث وحبب الیہ الخلوۃ فلم یکن شیء احب الیہ من ان یخلو ھذا حدیث حسن صحیح غریب **باب** **حدثنا** محمد بن بشار قال نا ابو احمد الزبیری نا اسرائیل عن منصور عن ابراھیم عن علقمۃ عن عبد اللہ قال انکم تعدون الایات عذابا وانا کنا نعدھا علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برکۃ لقد کنا ناکل الطعام مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نسمع تسبیح الطعام قال واتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم باناء فوضع یدہ فیہ فجعل الماء ینبع من بین اصابعہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم حی علی الوضوء المبارک والبرکۃ من السماء حتی توضأنا کلنا ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء کیف کان ینزل الوحی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** اسحق بن موسی الانصاری نا معن ھو ابن عیسی نا مالک عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ ان الحارث بن ھشام سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کیف یاتیک الوحی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احیانا یاتینی مثل صلصلۃ الجرس وھو اشدہ علی واحیانا یتمثل لی الملک رجلا فیکلمنی فاعی ما یقول قالت عائشۃ فلقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل علیہ الوحی فی الیوم الشدید البرد فیفصم عنہ وان جبینہ لیتفصد عرقا ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی صفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** محمود بن غیلان نا وکیع نا سفیان عن ابی اسحق عن البراء قال ما رأیت من ذی لمۃ فی حلۃ حمراء احسن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لہ شعر یضرب منکبیہ بعید ما بین المنکبین لم یکن بالقصیر

یہ تھا کہ جو خواب دیکھتے تھے صبح کے نور کی طرح ظاہر ہوتے تھے سو جسقدر اللہ کی مرضی ٹھہرانے کی تھی ٹھہرے رہے اور آپکو خلوت پسند ہوئی سو آپکو خلوت سے زیادہ کوئی چیز پسند نہ تھی یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **باب** **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد زبیری نے کہا حدیث کی ہمسے اسرائیل نے منصور سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے علقمہ سے اُسنے عبد اللہ سے کہا اُسنے تم تو آیتوں کو[1] عذاب شمار کرتے ہو اور ہم اُنکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں برکت شمار کرتے تھے۔ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھاتے تھے اور کھانے کی تسبیح سنتے تھے کہا اُسنے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک برتن لایا گیا سو آپ نے اسمیں دست مبارک رکھا پس آپکی انگلیوں سے پانی نے جوش مارنا شروع کر دیا پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے آؤ پانی مبارک اور برکت پر جو آسمان سے نازل ہوئی ہے یہانتک کہ ہم سب نے وضو کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی کسطرح نازل ہوتی تھی **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن موسی انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن بن عیسی نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے کہ حارث بن ہشام نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ آپکو وحی کیونکر آتی ہے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی تو مجھے گھنٹے کی آواز کی طرح آتی ہے اور یہ سب سے مجھپر[2] سخت ہے اور کبھی فرشتہ میرے پاس مرد کی شکل بنکر آتا ہے اور مجھسے کلام کرتا ہے سو میں نگاہ رکھتا ہوں جو وہ کہتا ہے۔ کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر سخت سردی کے دنوں میں وحی اترتے دیکھا ہے سو وہ وحی آپ سے جدا ہوتی اس حالت میں کہ آپکی پیشانی پسینہ بہاتی تھی یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی صفت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی اسحاق سے اُسنے براء سے کہا اُسنے میں نے کوئی شخص لمبے بالوں والا سرخ لباس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے خوبصورت نہیں دیکھا آپ کے بال تھے جو کاندھوں کے قریب پہونچتے تھے آپکا سینہ چوڑا تھا نہ آپ پست قد تھے

[1] آیات سے مراد معجزات ہیں یا قرآن کی آیتیں یہ دونوں مومن کے لیے برکت ہیں اور اسکے ایمان کے لیے زیادتی کا باعث ہیں اور کافر کے لیے تخویف ہیں بقولہ تعالی وما نرسل بالآیات الا تخویفا اور حق یہ ہے کہ بعض آیتیں تخویف ہیں اور بعض برکت ہیں اور کہا گیا ہے معنے اسکے یہ ہیں ہمکو تو آیات سے برکت اور دیوی برکات حاصل ہوتی ہیں اور تمکو سوائے تخویف کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا کیونکہ دقیقہ اشارات کو نہیں پہونچ سکتے ظاہر حدیث سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ مراد آیات سے وہ اشیا مراد ہیں جو خلاف عادت ہوں مثلا معجزات کیونکہ مثال میں پانی کے زیادہ ہونے کی ہے اسی پر دال ہے ابن عباس کی غرض یہ ہے کہ تم لوگ جو نئی چیز خلاف عادت الہی کے دیکھتے ہو تو گمان کرتے ہو کہ یہ تو کوئی ہمارے حق میں عذاب کا باعث ہے جیسا کہ ان دنوں عام لوگوں کا خیال ہوتا ہے اور ہمارا یہ حال تھا کہ ہم ایسی چیز کو برکت خیال کرتے تھے کیونکہ ضرور ہی اس سے کوئی نیا فائدہ حاصل ہوگا [2] اللہ آنحضرت کو علوم تین طرح پر وحی آتی تھی ایک دحیہ کلبی کی شکل پر۔ دوسرے خواب میں۔ تیسرے یہ کہ آپ پر ایسی حالت ہوتی تھی کہ سردی کے دنوں میں بھی آپ پسینے میں تر ہو جاتے تھے اور آپکا بڑا بوجھ ہو جاتا تھا یعنے آپ انسانی حالت سے ملکی حالت میں ہو جاتے تھے یہ حالت آپ پر سخت گذرتی تھی ۱۲

لا نعرفه من حديث ليث بن سعد الا من هذا الوجه **باب** ما جاء في خاتم النبوة **حدثنا** قتيبة نا حاتم بن اسمعيل عن الجعد بن عبد الرحمن قال سمعت السائب بن يزيد يقول ذهبت بي خالتي الى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ان ابن اختي وجع فمسح برأسي ودعا لي بالبركة وتوضأ فشربت من وضوئه فقمت خلف ظهره فنظرت الى الخاتم بين كتفيه فاذا هو مثل زر الحجلة وفي الباب عن سلمان وقرة بن اياس المزني وجابر بن سمرة وابي رمثة وبريدة الاسلمي وعبد الله بن سرجس وعمرو بن اخطب وابي سعيد هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه **حدثنا** سعيد بن يعقوب الطالقاني نا ايوب بن جابر عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة قال كان خاتم رسول الله صلى الله عليه وسلم يعني الذي بين كتفيه غدة حمراء مثل بيضة الحمامة هذا حديث حسن صحيح **باب حدثنا** احمد بن منيع نا عباد بن العوام انا الحجاج هو ابن ارطاة عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة قال كان في ساق رسول الله صلى الله عليه وسلم حموشة وكان لا يضحك الا تبسما وكنت اذا نظرت اليه قلت اكحل العينين وليس باكحل صلى الله عليه وسلم هذا حديث حسن صحيح غريب **باب حدثنا** احمد بن منيع نا ابو قطن نا شعبة عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ضليع الفم اشكل العينين منهوس العقب هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** ابو موسى محمد بن المثنى نا محمد بن جعفر نا شعبة عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ضليع الفم اشكل العينين منهوس العقب قال شعبة قلت لسماك ما ضليع الفم قال واسع الفم قلت ما اشكل العينين قال طويل شق العين قلت ما منهوس العقب قال قليل اللحم هذا حديث حسن صحيح **باب حدثنا** قتيبة نا ابن لهيعة عن ابي يونس عن ابي هريرة قال

نہیں پہچانتے ہم اسکو لیث بن سعد سے مگر اسی طریق سے **باب** مہر نبوت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حاتم بن اسمٰعیل نے جعد بن عبد الرحمٰن سے کہا اُسنے سنا میں نے سائب بن یزید سے کہ کہتا مجھے میری خالہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لیگئی اور کہا اُسنے یا رسول اللہ میرا بھانجا بیمار ہے پس آپ نے میرے سر پہ ہاتھ پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا کی اور آپ نے وضو کیا سو میں نے آپکا بچا ہوا پانی پیا پھر میں پشت مبارک کے پیچھے کھڑا ہو گیا اور مہر نبوت کی طرف جو درمیان دونوں کاندھوں کے تھی دیکھا تو وہ مثل تکمہ ڈولی کے تھی۔ اور اس باب میں روایت ہے سلیمان اور قرہ بن ایاس مزنی اور جابر بن سمرہ اور ابی رمثہ اور بریدہ اسلمی اور عبداللہ بن سرجس اور عمرو بن اخطب اور ابی سعید سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اس طریق سے **حدیث** کی ہمسے سعید بن یعقوب طالقانی نے کہا حدیث کی ہمسے ایوب بن جابر نے سماک بن حرب سے اُسنے جابر بن سمرہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت جو درمیان دونوں کاندھوں کے تھی گرہ گوشت سرخ کی تھی مثل کبوتر کے انڈے کے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے عباد بن عوام نے کہا خبر دی ہمکو حجاج بن ارطاة نے سماک بن حرب سے اُسنے جابر بن سمرہ سے کہا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیاں نازک تھیں اور سوائے تبسم کے اور قسم ہنسی کی نہ کرتے تھے اور جب میں انحضرت کو دیکھتا تو کہتا کہ آپ نے سرمہ لگایا ہوا ہے حالانکہ آپ نے سرمہ لگایا نہیں ہوتا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **باب حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابو قطن نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے سماک بن حرب سے اُسنے جابر بن سمرہ سے کہا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم فراخ منھ گندمی آنکھیں نحیف الجثہ تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے ابو موسیٰ یعنے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے سماک بن حرب سے اُسنے جابر بن سمرہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فراخ منھ گندمی آنکھیں نحیف الجثہ تھے کہا شعبہ نے میں نے سماک سے کہا ضلیع الفم کے کیا معنے ہیں کہا اُسنے فراخ منھ میں نے کہا اشکل العینین کے کیا معنے کہا اُسنے آنکھوں کے کنارے لمبے[1] میں نے کہا منہوس العقب کے کیا معنے کہا اُسنے کم گوشت۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے ابی یونس سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے

[1] یہ تفسیر جو ذکر کی گئی ہے راوی کا وہم ہے بلکہ بہتر تفسیر وہ ہے جو اوپر ترجمہ میں گذر چکی یعنے معنے اشکل العینین کے سفیدی میں سرخی مائل آنکھیں معنے انکو تمام مفسرین اور لغت والوں نے لکھا ہے اور یہی صواب ہے

يقول فی كلامه تمغط فی نشابة ای مدها مدا شديدا واما المتردد فالداخل بعضه فی بعض قصرا واما القطط فالشديد الجعودة
والرجل الذی فی شعره حجونة ای ينحنی قليلا وزما المطهم فالبادن الكثير اللحم واما المكلثم المدور الوجه واما المشرب فهو
الذی فی بياضه حمرة والادعج الشديد سواد العين والاهدب الطويل الاشفار والكتد مجتمع الكتفين وهو الكاهل والمسربة
هو الشعر الدقيق الذی هو كانه قضيب من الصدر الی السرة والشثن الغليظ الاصابع من الكفين والقدمين والتقلع
ان يمشی بقوة والصبب الحدور نقول انحدرنا من صبوب وصبب وقوله جليل المشاش يريد رؤس المناكب
والعشرة الصحبة والعشير الصاحب والبديهة المفاجاة يقول بدهته بامر ای فجئته **باب حدثنا** حميد بن مسعدة
نا حميد بن الاسود عن اسامة بن زيد عن الزهری عن عروة عن عائشة قالت ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسرد
سردكم هذا ولكنه كان يتكلم بكلام بينه فصل يحفظه من جلس اليه هذا حديث صحيح لا نعرفه الا من حديث الزهری
وقد رواه يونس بن يزيد عن الزهری **باب حدثنا** محمد بن يحيى نا ابو قتيبة سلم بن قتيبة عن عبد الله بن المثنى
عن ثمامة عن انس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعيد الكلمة ثلاثا لتعقل عنه هذا حديث حسن صحيح
غريب انما نعرفه من حديث عبد الله بن المثنى **باب حدثنا** قتيبة نا ابن لهيعة عن عبيد الله بن المغيرة عن عبد الله
بن الحارث بن جزء قال ما رأيت احدا اكثر تبسما من رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا حديث غريب وقد روی عن يزيد بن
ابی حبيب عن عبد الله بن الحارث بن جزء مثل هذا **حدثنا** بذلك احمد بن خالد الخلال نا يحيى بن اسحق نا الليث بن سعد
عن يزيد بن ابی حبيب عن عبد الله بن الحارث بن جزء قال ما كان ضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم الا تبسما هذا حديث صحيح غريب

کہ اپنے کلام میں کہتا تمغط فی نشابة یعنے اُسنے اسکو بہت لمبا کھینچا اور متردد جو چھوٹا ہو اور بعض بعض میں داخل ہو یعنے فربہ ہو اور قطط جسکے
بہت گھونگھر والے بال ہوں اور رجل جسکے بالوں میں قدرے ٹیڑھائی ہو یعنے تھوڑے سے منحنی ہوں اور مطہم جو پر گوشت ہو اور مکلثم جو مدور چہرہ
ہو۔ اور مشرب وہ ہے جسکی سفیدی میں سرخی ہو اور ادعج جسکی آنکھیں بہت سیاہ ہوں اور اہدب جسکی دراز پلکیں ہوں۔ اور کتد جسکے کاندھے
زبردست ہوں۔ اور مسربہ وہ باریک بال گویا وہ شاخ ہے سینے سے ناف تک اور ششن جسکی ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیاں
فربہ ہوں۔ اور تقلع قوت سے چلنا اور صبب نشیب کو اُترنا کہتے ہیں انحدرنا من صبوب وصبب اور قولہ جليل المشاش سے
مراد یہ ہے کہ کاندھوں کے سرے قوی تھے اور عشرہ کے معنے اصحاب کے ہیں اور عشیر صاحب اور بدیہة کے معنے مفاجات کے
ہیں کہتے ہیں بدہتہ بامر ای فجئتہ **باب حدیث** کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے کہا حدیث کی ہمسے حمید بن اسود نے اسامہ
بن زید سے اُسنے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری طرح جلدی نہیں
کرتے تھے لیکن ایسا کلام فیصل اور واضح طور پر بیان کرتے کہ پاس بیٹھنے والا اسکو یاد کر لیتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے نہیں پہچانتے
ہم اسکو مگر طریق زہری سے۔ اور روایت کیا اسکو یونس بن یزید نے زہری سے **باب حدیث** کی ہمسے محمد بن یحیی نے
کہا حدیث کی ہمسے ابو قتیبہ یعنے سلم بن قتیبہ نے عبد اللہ بن مثنی سے اُسنے ثمامہ سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کلمہ کو تین بار اعادہ کرتے تھے تاکہ سمجھ میں آجاوے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم تو فقط
اسکو طریق عبد اللہ بن مثنی سے ہی پہچانتے ہیں **باب حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے
عبید اللہ بن مغیرہ سے اُسنے عبد اللہ بن حارث بن جزء سے کہا اُسنے میں نے کوئی شخص تبسم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے زیادہ نہیں دیکھا۔ یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہے بواسطہ یزید بن ابی حبیب کے عبد اللہ بن حارث بن جزء سے مثل اسکے
حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے احمد بن خالد خلال نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن اسحاق نے کہا حدیث کی ہمسے لیث
بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے اُسنے عبد اللہ بن حارث بن جزء سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہنسنا سوا
تبسم[1] کے اور کچھ نہ تھا۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے

[1] تبسم کے معنے صراح میں لب شیرین کردن کے ہیں یعنے منہ ہنسی کا بنانا دانت نہ نکالنا ۱۲

باب حدثنا العباس العنبری والحسین بن مھدی البصری قال نا عبد الرزاق عن ابن جریج قال اخبرت عن ابن شہاب الزھری عن عروۃ عن عائشۃ وقال الحسین بن مھدی فی حدیث ابن جریج عن الزھری عن عروۃ عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مات وھو ابن ثلاث وستین ھذا حدیث حسن صحیح وقد رواہ ابن اخی الزھری عن الزھری عن عروۃ عن عائشۃ مثل ھذا **مناقب ابی بکر الصدیق** رضی اللہ عنہ واسمہ عبد اللہ بن عثمان ولقبہ عتیق حدثنا محمود بن غیلان نا عبد الرزاق نا الثوری عن ابی اسحٰق عن ابی الاحوص عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابرأ الی کل خلیل من خلہ ولو کنت متخذا خلیلا لاتخذت ابن ابی قحافۃ خلیلا وان صاحبکم لخلیل اللہ ھذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن ابی سعید وابی ھریرۃ وابن عباس وابن الزبیر حدثنا ابراھیم بن سعید الجوھری نا اسمٰعیل بن ابی اویس عن سلیمان بن بلال عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ عن عمر بن الخطاب قال ابوبکر سیدنا وخیرنا واحبنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا حدیث صحیح غریب حدثنا احمد بن ابراھیم الدورقی نا اسمٰعیل بن ابراھیم عن الجریری عن عبد اللہ بن شقیق قال قلت لعائشۃ ای اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت ابوبکر قلت ثم من قالت عمر قلت ثم من قالت ثم ابو عبیدۃ بن الجراح قال قلت ثم من قال فسکتت ھذا حدیث حسن صحیح حدثنا قتیبۃ نا محمد بن فضیل عن سالم بن ابی حفصۃ والاعمش وعبد اللہ بن صھبان وابن ابی لیلی وکثیر النواء کلھم عن عطیۃ عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اھل الدرجات العلی لیراھم من تحتھم کما ترون النجم الطالع فی افق السماء وان ابابکر وعمر منھم وانعما

باب حدیث کی ہمسے عباس عنبری اور حسین بن مہدی بصری نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے ابن جریج سے کہا اُسنے مجھے ابن شہاب زہری سے خبر ملی ہے اُسنے روایت کی عروہ سے اُسنے عائشہ سے اور کہا حسین بن مہدی نے اپنی حدیث میں یہ روایت ہے زہری سے اُسنے روایت کی عروہ سے اُسنے عائشہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے اس حالت میں کہ ترسٹھ سال کے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا اسکو زہری کے بھتیجے نے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے مثل اسکے **مناقب حضرت ابو بکر صدیق** کے رضی اللہ عنہ نام انکا عبد اللہ بن عثمان ہے اور لقب انکا عتیق ہے حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے ثوری نے ابی اسحاق سے اُسنے ابی الاحوص سے اُسنے عبد اللہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میں ہر ایک دوست کی دوستی سے بری ہوں اگر میں نے کسی کو خلیل بنانا ہوتا تو ابی قحافہ کے بیٹے کو خلیل[1] بناتا اور تمہارا صاحب اللہ کا خلیل ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابن زبیر سے رضی اللہ عنہم حدیث کی ہمسے ابراہیم بن سعید جوہری نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابی اویس نے سلیمان بن بلال سے اُسنے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے اُسنے عمر بن خطاب سے کہا اسنے ابو بکر صدیق ہمارے سردار اور ہمسے بہتر اور زیادہ پیارے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تھے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے حدیث کی ہمسے احمد بن ابراہیم دورقی نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابراہیم نے جریری سے اُسنے عبد اللہ بن شقیق سے کہا اسنے میں نے حضرت عائشہ سے کہا کونسا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا اصحاب آنحضرت کو زیادہ محبوب تھا کہا اُسنے ابو بکر صدیق۔ میں نے کہا بعد اُنکے کون کہا اُسنے عمر رضی اللہ عنہ میں نے کہا بعد انکے کون کہا اسنے ابو عبیدہ بن جراح۔ کہا اُسنے میں نے کہا بعد اسکے کون کہا اُسنے پھر حضرت عائشہ خاموش ہو گئیں یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے سالم بن ابی حفصہ اور اعمش اور عبد اللہ بن صہبان اور ابن ابی لیلی اور کثیر النواء سے ان سب نے عطیہ سے اُسنے ابی سعید سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بلند درجے والے البتہ انکو اپنے نیچے سے ایسا دیکھیں گے جیسا کہ تم اس ستارے کو دیکھتے ہو جو آسمان کے کنارے پر چڑھا ہوا ہو۔ اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما انھیں میں سے ہیں بلکہ اسنے زیادہ انعام میں

---

[1] خلت بالضم بمعنے صداقت و محبت جو دل میں گھر کر گئی ہو یعنے اگر میں نے ایسی دوستی کسی سے بنائی ہوتی تو ابو بکر صدیق سے بناتا وہی اس امر کے لائق ہے لیکن ایسی محبت آپکی صرف جناب باری سے ہی ہے کسی غیر کو اسمیں شرکت کی گنجائش نہیں قولہ تمہارا صاحب مراد اس سے آنحضرت ہیں ابی قحافہ حضرت ابو بکر صدیق کے والد کی کنیت ہے ۱۲

ما رأيت شيئا احسن من رسول الله صلى الله عليه وسلم كان الشمس تجري في وجهه وما رأيت احدا اسرع في مشيه من
رسول الله صلى الله عليه وسلم كانما الارض تطوى له انا لنجهد انفسنا وانه لغير مكترث هذا حديث غريب **باب**
حدثنا قتيبة نا الليث عن ابي الزبير عن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عرض علي الانبياء فاذا موسى ضرب
من الرجال كانه من رجال شنوءة ورأيت عيسى بن مريم فاذا اقرب الناس من رأيت به شبها عروة بن مسعود ورأيت
ابراهيم فاذا اقرب من رأيت شبها صاحبكم يعني نفسه ورأيت جبرئيل فاذا اقرب من رأيت شبها دحية هذا حديث
حسن صحيح غريب **باب** ما جاء في سن النبي صلى الله عليه وسلم وابن كم كان حين مات **حدثنا** احمد بن منيع ويعقوب
بن ابراهيم الدورقي قالا نا اسمعيل بن علية عن خالد الحذاء قال ثني عمار مولى بني هاشم قال سمعت ابن عباس يقول توفي
النبي صلى الله عليه وسلم وهو ابن خمس وستين **حدثنا** نصر بن علي الجهضمي نا بشر بن المفضل نا خالد الحذاء نا عمار مولى
بني هاشم انا ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم توفي وهو ابن خمس وستين هذا حديث حسن الاسناد صحيح **باب**
حدثنا احمد بن منيع نا روح بن عبادة نا زكريا بن اسحق نا عمرو بن دينار عن ابن عباس قال مكث النبي صلى الله عليه وسلم
بمكة ثلث عشرة يعني يوحى اليه وتوفي وهو ابن ثلاث وستين وفي الباب عن عائشة وانس بن مالك ودغفل بن حنظلة
ولا يصح لدغفل سماع من النبي صلى الله عليه وسلم وحديث ابن عباس حديث حسن غريب من حديث عمرو بن دينار
باب حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن ابي اسحق عن عامر بن سعيد عن جرير عن معوية بن ابي سفيان
انه قال سمعته يخطب يقول مات رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو ابن ثلاث وستين وابوبكر وعمر وهما ابن ثلاث وستين هذا حديث حسن صحيح

میں نے کوئی چیز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے خوبصورت نہیں دیکھی گویا آفتاب آپ کے منہ مبارک میں چلتا ہے۔ اور
کوئی شخص میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے چلنے میں جلدی چلتا نہیں دیکھا گویا آپ کے لیے زمین طے کیجاتی تھی ہمتو
اپنے نفسوں کو مشقت میں ڈالتے اور آنحضرت کچھ پرواہ نہ کرتے یہ حدیث غریب ہے **باب حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث
کی ہمسے لیث نے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اوپر پیغمبر پیش کیے گئے ہیں دیکھا تو موسی
علیہ السلام ایک قسم ہیں مرد ونسے گویا شنوءہ (نام قبیلہ) کے مرد ونسے ہیں اور عیسی بیٹے مریم کو دیکھا تو میرے دیکھنے میں جسقدر آدمی
آئے ہیں سب سے مشابہ انکے ساتھ عروہ بن مسعود ہے اور ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو میرے دیکھے ہوئے لوگوں سے مشابہ
انکے ساتھ تمھارا صاحب ہے یعنے میں اور جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا تو میرے دیکھے ہوئے لوگوں سے مشابہ انکے ساتھ دحیہ کلبی ہے
یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **باب** نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر کے بیان میں اور جب آنحضرت فوت ہوئے تو کتنی عمر کے تھے **حدیث**
کی ہمسے احمد بن منیع اور یعقوب بن ابراہیم دورقی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن علیہ نے خالد الحذاء سے کہا حدیث کی
مجھے عمار نے جو بنی ہاشم کا غلام ہے کہا سنا میں نے ابن عباس سے کہ کہتا نبی صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے اس حالت میں کہ آپ پینسٹھ برس
کے تھے **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی جہضمی نے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن مفضل نے کہا حدیث کی ہمسے خالد حذاء نے کہا حدیث کی ہمسے
عمار نے جو بنی ہاشم کا غلام ہے کہا خبر دی مجھے ابن عباس نے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے اس حالت میں کہ پینسٹھ سال کے تھے یہ حدیث
حسن الاسناد صحیح ہے **باب حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے روح بن عبادہ نے کہا حدیث کی ہمسے زکریا بن اسحاق
نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن دینار نے ابن عباس سے کہا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم مکہ میں تیرہ سال ٹھہرے رہے یعنے آپکی طرف تیرہ سال
وحی آتی رہی اور فوت ہوئے اس حالت میں کہ ترسٹھ سال کے تھے۔ اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور انس بن مالک اور دغفل بن حنظلہ
سے اور دغفل کا سماع نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے صحیح نہیں ہے اور حدیث ابن عباس کی حسن غریب ہے حدیث عمرو بن دینار سے **باب حدیث**
کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے ابی اسحاق سے اُسنے عامر بن سعد سے اُسنے جریر سے
اُسنے معاویہ بن ابی سفیان سے یہ کہ کہا اُسنے سنا میں نے معاویہ سے خطبہ پڑھتے ہوئے کہ کہتا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر
رضی اللہ عنہما فوت ہوئے اس حالت میں کہ ترسٹھ سال کے تھے اور میں بھی ترسٹھ سال کا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

هو المخير وكان ابو بكر هو اعلمنا به فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان من امن الناس علي في صحبته وماله ابو بكر ولو كنت متخذا خليلا لاتخذت ابا بكر خليلا ولكن اخوة الاسلام لا تبقين في المسجد خوخة الا خوخة ابي بكر هذا حديث حسن صحيح **باب حدثنا** علي بن الحسن الكوفي نا محبوب بن محرز القواريري عن داؤد بن يزيد الاودي عن ابيه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما لاحد عندنا يد الا وقد كافيناه ما خلا ابا بكر فان له عندنا يدا يكافيه الله بها يوم القيمة وما نفعني مال احد قط ما نفعني مال ابي بكر ولو كنت متخذا خليلا لاتخذت ابا بكر خليلا الا وان صاحبكم خليل الله هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه **حدثنا** الحسن بن الصباح البزار نا سفيان بن عيينة عن زائدة عن عبد الملك بن عمير عن ربعي هو ابن حراش عن حذيفة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقتدوا باللذين من بعدي ابي بكر وعمر وفي الباب عن ابن مسعود هذا حديث حسن وروى سفيان الثوري هذا الحديث عن عبد الملك بن عمير عن مولى لربعي عن حذيفة عن النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** احمد بن منيع وغير واحد قالوا نا سفيان بن عيينة عن عبد الملك بن عمير نحوه وكان سفيان بن عيينة يدلس في هذا الحديث فربما ذكره عن زائدة عن عبد الملك بن عمير وربما لم يذكر فيه عن زائدة وروى هذا الحديث ابراهيم بن سعد عن سفيان الثوري عن عبد الملك بن عمير عن هلال مولى ربعي عن ربعي عن حذيفة عن النبي صلى الله عليه وسلم وقد روى هذا الحديث من غير هذا الوجه ايضا عن ربعي عن حذيفة عن النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** سعيد بن يحيى بن سعيد الاموي نا وكيع عن سالم ابي العلاء المرادي عن عمرو بن هرم عن ربعي بن حراش عن حذيفة قال كنا جلوسا عند النبي صلى الله عليه وسلم فقال اني لا ادري ما بقائي فيكم

تو اختیار ملا تھا اور حضرت ابوبکر اس بات کو ہم سے بہتر جانتے تھے پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سب سے زیادہ احسان کرنے والا مجھ پر صحبت اور مال سے ابوبکر صدیق ہی اگر میں نے کسی کو مخلص دوست بنایا ہوتا تو ابوبکر کو مخلص دوست بناتا لیکن اخوت اسلام کی ہی ہے مسجد میں سوا دروازے ابوبکر کے اور کوئی دروازہ[1] باقی نہ رکھا جاوے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب حدیث** کی ہم سے علی بن حسین کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے محبوب بن محرز قواریری نے داؤد بن یزید اودی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کسی کا ہم پر احسان تھا ہم نے اُسکا بدلہ اسکو دیدیا ہے سوا ابی بکر کے بیشک اسکا ہم پر احسان ہے اسکو بدلہ اللہ تعالی قیامت کے دن دیگا۔ اور مجھے کسی کے مال نے کبھی اسقدر نفع نہیں دیا جسقدر کہ حضرت ابی بکر کے مال نے نفع دیا ہے اگر میں نے کسی کو خلیل بنانا ہوتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا خبردار تمہارا صاحب اللہ کا خلیل ہے یہ حدیث حسن غریب ہے اس طریق سے۔ **حدیث** کی ہم سے حسن بن صباح بزار نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے زائدہ سے اُسنے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے ربعی بن حراش سے اُسنے حذیفہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اقتدا کرو ساتھ اُن لوگوں کے جو میرے پیچھے ہیں یعنے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود سے یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی سفیان ثوری نے یہ حدیث عبد الملک بن عمیر سے اُسنے ربعی کے غلام سے اُسنے ربعی سے اُسنے حذیفہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع اور کئی ایک نے کہا اُنہوں نے حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے عبد الملک بن عمیر سے مثل اسکے۔ اور سفیان بن عیینہ اس حدیث میں تدلیس کرتا تھا کبھی تو وہ اسکو ذکر کرتا تھا زائدہ سے وہ عبد الملک بن عمیر سے اور کبھی اسمیں زائدہ کا ذکر نہیں کرتا تھا۔ اور روایت کیا ہے اس حدیث کو ابراہیم بن سعد نے سفیان ثوری سے اُسنے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے ربعی کے غلام سے اُسنے ربعی سے اُسنے حذیفہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ اور غیر اس وجہ سے بھی یہ حدیث بواسطہ ربعی کے حذیفہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے **حدیث** کی ہم سے سعد بن یحیی بن سعید اموی نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے سالم ابی العلای مرادی سے اُسنے عمرو بن ہرم سے اُسنے ربعی بن حراش سے اُسنے حذیفہ سے کہا اُسنے ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے پس فرمایا آپنے میں نہیں جانتا کہ مجھکو کبتک تم میں زندہ رہنا ہے۔

[1] مسجد نبوی کے متصل جو گھر تھے اُنکا ایک ایک چھوٹا دروازہ مسجد کی طرف بھی تھا اُسی سے نکل کر مسجد میں نماز وغیرہ کے لیے آجاتے حضرت نے فرمایا کہ سوا دروازۂ ابوبکر صدیق کے اور تمام دروازے جو مسجد کی طرف ہیں بند کر دیئے جاویں یہ حدیث حضرت ابوبکر کی خلافت پر دلیل واضح ہے ۱۲۔

هذا حديث حسن وقد روى من غير هذا الوجه عن عطية عن ابي سعيد **باب حدثنا** محمد بن عبد الملك بن ابي الشوارب نا ابو عوانة عن عبد الملك بن عمير عن ابن ابي المعلى عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خطب يوما فقال ان رجلا خيره ربه بين ان يعيش في الدنيا ما شاء ان يعيش ويأكل في الدنيا ما شاء ان يأكل وبين لقاء ربه فاختار لقاء ربه قال فبكى ابو بكر فقال اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم الا تعجبون من هذا الشيخ اذ ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلا صالحا خيره ربه بين الدنيا ولقاء ربه فاختار لقاء ربه قال فكان ابو بكر اعلمهم بما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابو بكر بل نفديك بآبائنا واموالنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من الناس احد امن الينا في صحبته وذات يده من ابن ابي قحافة ولو كنت متخذا خليلا لاتخذت ابن ابي قحافة خليلا ولكن ود واخاء ايمان مرتين او ثلاثا الا وان صاحبكم خليل الله وفي الباب عن ابي سعيد هذا حديث غريب وقد روى هذا الحديث عن ابي عوانة عن عبد الملك بن عمير باسناد غير هذا ومعنى قوله امن الينا يعني امن علينا **حدثنا** احمد بن الحسن نا عبد الله بن مسلمة عن مالك بن انس عن ابي النضر عن عبيد بن حنين عن ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم جلس على المنبر فقال ان عبدا خيره الله بين ان يؤتيه من زهرة الدنيا ما شاء وبين ما عنده فاختار ما عنده فقال ابو بكر فديناك يا رسول الله بآبائنا وامهاتنا قال فعجبنا فقال الناس انظروا الى هذا الشيخ يخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم عن عبد خيره الله بين ان يؤتيه من زهرة الدنيا ما شاء وبين ما عند الله وهو يقول فديناك بآبائنا وامهاتنا فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ حدیث حسن ہے۔ اور یہ کسی وجہ سے بواسطہ عطیہ کے ابی سعید سے مروی ہے **باب حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے ابن ابی المعلے سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ پڑھا اور فرمایا ایک مرد ہے اُسکو اُسکے مالک نے اختیار دیا ہے درمیان اسکے کہ دنیا میں جبتک وہ چاہے عیش کرے اور دنیا میں جب تک چاہے کھائے اور درمیان اپنے مالک کی ملاقات کے کہا راوی نے پھر حضرت ابوبکر صدیق رو پڑے پس کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے کیا تم اس شیخ سے متعجب نہیں ہوتے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک صالح مرد کا ذکر کیا ہے کہ اللہ تعالے نے اسکو دنیا میں رہنے کا اور اپنی ملاقات کا اختیار دیا ہے سو اُسنے اللہ تعالی کی ملاقات کو اختیار کیا ہے۔ کہا راوی نے حضرت ابوبکر سب سے زیادہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بات کو سمجھتے تھے پس کہا ابوبکر نے بلکہ ہم اپنے آبا اور مال آپ پر قربان کرتے ہیں پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی لوگوں سے کہ جسنے ہمپر اپنی صحبت اور مال سے ابن ابی قحافہ سے زیادہ احسان کیا ہو اگر میں نے کسی کو دوست مخلص بنانا ہوتا تو ابن ابی قحافہ کو دوست مخلص بناتا لیکن دوستی اور اخوت ایمان کی ہے۔ دو بار یا تین بار فرمایا اور تمھارا صاحب اللہ کا خلیل ہے اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید سے یہ حدیث غریب ہے۔ اور مروی ہے یہ حدیث بواسطہ ابی عوانہ کے عبد الملک بن عمیر سے غیر اس اسناد سے ہے۔ اور معنی قولہ امن الینا کے یہ ہیں کہ ہمپر احسان کیا۔ حدیث کی ہمسے احمد بن حسن نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مسلمہ نے مالک بن انس سے اسنے ابی النضر سے اُسنے عبید بن حنین سے اُسنے ابی سعید خدری سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اور یہ فرمایا کہ ایک بندہ کو اللہ نے اختیار دیا ہے خواہ دنیا کی آرائش سے جو چاہے لے خواہ جو اللہ کے پاس ہے وہ لے پس اُسنے اُس چیز کو اختیار کیا ہے جو اللہ کے پاس ہے پس کہا ابوبکر صدیق نے ہم اپنے والدین آپ پر قربان کرتے ہیں کہا راوی نے پس ہم متعجب ہوے سو کہا لوگوں نے اس شیخ کی طرف دیکھو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کی خبر دی ہے کہ اسکو اللہ تعالے نے اختیار دیا ہے کہ خواہ دنیا کی آرائش جو چاہے لے خواہ جو اللہ کے پاس ہے وہ لے اور ابوبکر صدیق یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم اپنے والدین آپ پر قربان کرتے ہیں سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

ف جب آنحضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ اللہ تعالے نے ایک آدمی کو اختیار دیا ہے کہ اگر تیری مرضی ہو تو دنیا میں جبتک تیرا دل چاہتا ہے عیش کر یا اللہ تعالی کی ملاقات کر پس اُس آدمی نے اللہ تعالی کی ملاقات کو اختیار کیا ہے اور دنیا کی زندگانی کو چھوڑ دیا ہے یہ حدیث سنکر حضرت ابوبکر رونے لگے لوگوں نے آپس میں کہا کہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ حضرت نے تو ایک صالح مرد کا ذکر کیا ہے اور انہوں نے رونا شروع کر دیا ہے۔

ويتبسم اليهما هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث الحكم بن عطية وقد تكلم بعضهم في الحكم بن عطية **باب**
حدثنا عمر بن اسمعيل بن مجالد بن سعيد نا سعيد بن مسلمة عن اسمعيل بن امية عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم خرج ذات يوم فدخل المسجد وابو بكر وعمر احدهما عن يمينه والاخر عن شماله وهو اخذ بايديهما
وقال هكذا نبعث يوم القيمة هذا حديث غريب وسعيد بن مسلمة ليس عندهم بالقوي وقد روى هذا الحديث
ايضا من غير هذا الوجه عن نافع عن ابن عمر **حدثنا** يوسف بن موسى القطان البغدادي نا مالك بن اسمعيل عن
منصور بن ابي الاسود قال ثنى كثير ابو اسمعيل عن جميع بن عمير التيمي عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لابي بكر
انت صاحبي على الحوض وصاحبي في الغار هذا حديث حسن غريب صحيح **باب حدثنا** قتيبة نا ابن ابي فديك
عن عبد العزيز بن المطلب عن ابيه عن جده عن عبد الله بن حنطب ان النبي صلى الله عليه وسلم راى ابا بكر وعمر فقال
هذان السمع والبصر وفي الباب عن عبد الله بن عمر وهذا حديث مرسل وعبد الله بن حنطب لم يدرك النبي صلى الله
عليه وسلم **باب حدثنا** ابو موسى اسحق بن موسى الانصاري نا معن هو ابن عيسى نا مالك بن انس عن هشام
بن عروة عن ابيه عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال مروا ابا بكر فليصل بالناس فقالت عائشة يا رسول الله ان ابا بكر
اذا قام مقامك لم يسمع الناس من البكاء فأمر عمر فليصل بالناس قالت فقال مروا ابا بكر فليصل بالناس قالت عائشة فقلت
لحفصة قولي له ان ابا بكر اذا قام في مقامك لم يسمع الناس من البكاء فأمر عمر فليصل بالناس ففعلت حفصة فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم انكن لانتن صواحب يوسف مروا ابا بكر فليصل بالناس فقالت حفصة لعائشة ما كنت لاصيب منك خيرا

اور آنحضرت انکی طرف (منہ کرکے) تبسم کرتے۔ یہ حدیث غریب ہی نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق حکم بن عطیہ سے اور حکم بن عطیہ کے حق میں بعض نے کلام کیا ہی۔ **باب**
حدیث کی ہمسے عمر بن اسمعیل بن مجالد بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن مسلمہ نے اسمعیل بن اُمیہ سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے یہ
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن نکلکر مسجد میں داخل ہوئے۔ اور حضرت ابو بکر اور عمر ایک اُن دونوں سے داہنی آپکے تھا اور دوسرا بائیں
آپکے اور آنحضرت اُن دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور فرمایا آپنے قیامت کے دن ہم اسی طرح اُٹھائے جائینگے۔ یہ حدیث غریب ہی۔ اور سعید
بن مسلمہ انکے نزدیک قوی نہیں ہی۔ اور یہ حدیث غیر اس وجہ سے بھی بواسطہ نافع کے ابن عمر سے مروی ہی **حدیث** کی ہمسے یوسف بن موسی
قطان بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن اسمعیل نے منصور بن ابی الاسود سے کہا اُسنے حدیث کی مجھے کثیر یعنے ابو اسمعیل نے جمیع بن عمیر
تیمی سے اُسنے ابن عمر سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابی بکر سے فرمایا تو میرا صاحب ہی حوض پر اور صاحب ہی غار میں۔ یہ حدیث حسن
صحیح ہی۔ **باب حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی فدیک نے عبد العزیز بن مطلب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے دادا
سے اُسنے عبد اللہ بن حنطب سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا اور فرمایا یہ دونوں کان اور نظر ہیں[1] اور اس
باب میں روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے اور یہ حدیث مرسل ہی اور عبد اللہ بن حنطب نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو نہیں پایا **باب حدیث** کی ہمسے
ابو موسی یعنے اسحاق بن موسی انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن بن عیسی نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے
باپ سے اُسنے عائشہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابا بکر صدیق کو حکم کرو کہ لوگون کو نماز پڑھائیں پس کہا عائشہ نے یا رسول اللہ حضرت ابا بکر صدیق
جب آپکی جگہ میں کھڑے ہونگے تو لوگونکو بسبب رونے کے قرآن نہ سنا سکینگے سو آپ حضرت عمر کو حکم دیجے کہ لوگون کو نماز پڑھائیں کہا عائشہ نے میں نے حفصہ
سے کہا تو بھی آنحضرت سے کہہ کہ حضرت ابو بکر جب آپکی جگہ میں کھڑے ہونگے تو لوگون کو بسبب رونے کے قرآن نہ سنا سکینگے سو آپ حضرت عمر سے
حکم دیجے کہ لوگون کو نماز پڑھائیں۔ سو حفصہ نے اسی طرح کیا پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مقرر تم یوسف علیہ السلام کی مصاحبون[2]
ہو۔ ابو بکر صدیق کو ہی حکم کرو کہ نماز پڑھائے پھر حفصہ نے عائشہ سے کہا مجھے کبھی تیری طرف سے نیکی نہیں پہونچی

[1] یعنی یہ دونون مسلمانون میں ایسے ہیں جیسے کہ بدن میں کان اور نظر بہ نسبت اور اعضا کے ہیں یا یہ کہ شرافت ان دونون کی دین میں بمنزلہ کان اور نظر کے ہی یا میرے لیے کان اور نظر
ہیں کہ میں اُنسے دیکھتا ہون یعنے بمنزلہ وزیر کے ہیں یا یہ کہ اُنکو حق کے سیکھنے کی حرص بہت ہی۔ [2] حضرت کا یہ فرمانا کہ تم یوسف علیہ السلام کی مصاحبون سے ہو معنی اسکے یہ ہیں کہ تم اُن عورتون
مثل ہو جو یوسف علیہ السلام کی مصاحب تھیں یعنے ظاہر میں تو زلیخا کا یہ ارادہ تھا کہ شہر کی عورتون کو کھانا کھلائے اور دل میں یہ تھا کہ دوسری عورتیں بھی انکا حسن دیکھیں پھر انکی محبت سے معذور جانیں

فاقتدوا باللذین من بعدی واشار الی ابی بکر و عمر **حدثنا** علی بن حجر انا الولید بن محمد الموقری عن الزهری عن علی بن الحسین عن علی بن ابی طالب قال کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ طلع ابو بکر و عمر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذان سیدا کھول اھل الجنۃ من الاولین والاخرین الا النبیین والمرسلین یا علی لا تخبرھما ھذا حدیث غریب من ھذا الوجہ والولید بن محمد الموقری یضعف فی الحدیث وقد روی ھذا الحدیث عن علی من غیر ھذا الوجہ وفی الباب عن انس وابن عباس **حدثنا** الحسن بن الصباح البزار نا محمد بن کثیر عن الاوزاعی عن قتادۃ عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی بکر و عمر ھذان سیدا کھول اھل الجنۃ من الاولین والاخرین الا النبیین والمرسلین لا تخبرھما یا علی ھذا حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ **حدثنا** یعقوب بن ابراھیم الدورقی نا سفیان بن عیینۃ قال ذکرہ داؤد عن الشعبی عن الحارث عن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو بکر و عمر سیدا کھول اھل الجنۃ من الاولین والاخرین ما خلا النبیین والمرسلین لا تخبرھما یا علی **باب** **حدثنا** ابو سعید الاشج نا عقبۃ بن خالد نا شعبۃ عن الجریری عن ابی نضرۃ عن ابی سعید الخدری قال قال ابو بکر الست احق الناس بھا الست اول من اسلم الست صاحب کذا ھذا حدیث قد رواہ بعضھم عن شعبۃ عن الجریری عن ابی نضرۃ قال قال ابو بکر وھذا اصح **حدثنا** بذلک محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مھدی عن شعبۃ عن الجریری عن ابی نضرۃ قال قال ابو بکر فذکر نحوہ بمعناہ ولم یذکر فیہ عن ابی سعید وھذا اصح **باب** **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داؤد نا الحکم بن عطیۃ عن ثابت عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخرج علی اصحابہ من المھاجرین والانصار وھم جلوس وفیھم ابو بکر و عمر فلا یرفع الیہ احد منھم بصرہ الا ابو بکر و عمر فانھما کانا ینظران الیہ وینظر الیھما ویتبسمان الیہ

سو تم اُن لوگون کا اقتدا کرو جو میرے پیچھے ہین اور اشارت کی آپنے حضرت ابوبکر اور عمر کی طرف **باب** **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو ولید بن محمد موقری نے زہری سے اُسنے علی بن حسین سے اُسنے علی بن ابیطالب سے کہا اُسنے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ ناگاہ حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما آئے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ دونون تمام جنتیون کے بوڑھون کے سردار ہین جو پہلے اور پیچھے ہین مگر نبیون اور مرسلین کے۔ اے علی ان دونون کو خبر مت کر۔ یہ حدیث غریب ہے اس وجہ سے۔ اور ولید بن محمد موقری حدیث مین ضعیف ہے۔ اور یہ حدیث حضرت علی سے غیر اس وجہ سے بھی مروی ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے انس اور ابن عباس سے۔ **حدیث** کی ہمسے حسن بن صباح بزار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن کثیر نے اوزاعی سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر اور عمر کے حق مین کہ یہ دونون تمام جنتیون کے بوڑھون کے سردار ہین اولین اور آخرین سے مگر نبیون اور مرسلون سے اے علی ان دونون کو خبر مت کرو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اس طریق سے **حدیث** کی ہمسے یعقوب بن ابراہیم دورقی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے کہا اُسنے ذکر کیا اسکو داؤد نے شعبی سے اُسنے حارث سے اُسنے علی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے ابوبکر و عمر تمام جنتیون کے بوڑھون کے سردار ہین اولین اور آخرین سے سوائے نبیون اور مرسلون کے اے علی انکو خبر مت کرو **باب** **حدیث** کی ہمسے ابوسعید اشج نے کہا حدیث کی ہمسے عقبہ بن خالد نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے جریری سے اُسنے ابی نضرہ سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے کہا ابوبکر نے کیا مین تمام لوگون سے زیادہ حقدار اسکا نہین ہون کیا مین اُنسے نہین ہون جو پہلے مسلمان ہوے ہین کیا مین فلان شخص نہین ہون اور فلان شخص نہین ہون۔ اس حدیث کو بعض نے شعبہ سے اُسنے جریری سے اُسنے ابی نضرہ سے روایت کیا ہے کہا اُسنے کہا ابوبکر نے الخ اور یہ صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے شعبہ سے اُسنے جریری سے اُسنے ابی نضرہ سے کہا اُسنے کہا ابوبکر نے مثل اسکے بالمعنی اور ابی سعید کا اسنے اسمین ذکر نہین کیا۔ اور یہ صحیح ہے۔ **باب** **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے حکم بن عطیہ نے ثابت سے اُسنے انس سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ مہاجرین اور انصار پر آتے اس حالت مین کہ وہ بیٹھے ہوے ہوتے اور اُنمین ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی ہوتے تو کوئی شخص اُنمین سے آپکی طرف نظر نہ اُٹھا سکتا سوائے حضرت ابوبکر اور عمر کے یہ دونون حضرت کی طرف دیکھا کرتے تھے اور آنحضرت انکی طرف دیکھتے اور یہ دونون آپکی طرف منھ کرکے تبسم کرتے

فكلمته في شيء فامرها بامر فقالت ارأيت يا رسول الله ان لم اجدك قال ان لم تجديني فاتي ابا بكر هذا حديث صحيح **باب** حدثنا محمد بن حميد نا ابراهيم بن المختار عن اسحق بن راشد عن الزهري عن عروة عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم امر بسد الابواب الا باب ابي بكر وفي الباب عن ابي سعيد هذا حديث غريب من هذا الوجه **باب** حدثنا الانصاري نا معن نا اسحق بن يحيى بن طلحة عن عمه اسحق بن طلحة عن عائشة ان ابا بكر دخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال انت عتيق الله من النار فيومئذ سمي عتيقا هذا حديث غريب وروى بعضهم هذا الحديث عن معن وقال عن موسى بن طلحة عن عائشة **باب** حدثنا ابو سعيد الاشج نا تليد بن سليمن عن ابي الجحاف عن عطية عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من نبي الا وله وزيران من اهل السماء ووزيران من اهل الارض فاما وزيراي من اهل السماء فجبرئيل وميكائيل واما وزيراي من اهل الارض فابو بكر وعمر هذا حديث حسن غريب وابو الجحاف اسمه داؤد بن ابي عوف ويروى عن سفيان الثوري قال نا ابو الجحاف وكان مرضيا حدثنا محمود بن غيلان نا ابو داود انا شعبة عن سعد بن ابراهيم قال سمعت ابا سلمة بن عبد الرحمن يحدث عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينما رجل راكب بقرة اذ قالت لم اخلق لهذا انما خلقت للحرث فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم امنت بذلك انا وابو بكر وعمر قال ابو سلمة وما هما في القوم يومئذ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة بهذا الاسناد نحوه هذا حديث حسن صحيح **مناقب** ابي حفص عمر بن الخطاب رضي الله عنه حدثنا محمد بن بشار

سو اُسنے آپ سے کسی بات میں گفتگو کی پس اسکو آپنے کچھ حکم دیا پھر اُسنے کہا یا رسول اللہ اگر میں آپکو نہ پاؤن (تو کیا کرون) فرمایا آپنے اگر تو نے مجھے نہ پایا تو ابو بکر صدیق کے پاس آئیو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ **باب** حدیث کی ہمسے محمد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن مختار نے اسحاق بن راشد سے اُسنے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے دروازے ابو بکر صدیق کے اور تمام دروازون کے بند کرنے کا حکم دیا۔ اور اس باب مین روایت ہی ابی سعید سے رضی اللہ عنہ یہ حدیث غریب ہی اس وجہ سے۔ **باب** حدیث کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے اسحاق بن یحیی بن طلحہ نے اپنے چچا اسحاق بن طلحہ سے اُسنے حضرت عائشہ سے یہ کہ حضرت ابو بکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر داخل ہوئے پس فرمایا آنحضرت نے تم اللہ کے آزاد کردہ ہو آگ سے پس اُسی روز سے انکا نام عتیق ہو گیا۔ یہ حدیث غریب ہی۔ اور روایت کیا ہی بعض نے اس حدیث کو معن سے اور کہا اُسنے یہ روایت ہی بواسطہ موسی بن طلحہ کے عائشہ سے۔ **باب** حدیث کی ہمسے ابو سعید اشج نے کہا حدیث کی ہمسے تلید بن سلیمان نے ابی الجحاف سے اُسنے عطیہ سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک نبی کے دو وزیر ہین اہل آسمان سے اور دو وزیر ہین اہل زمین سے پس بہر حال میرے دونون وزیر اہل آسمان سے جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام ہین اور دونون وزیر اہل زمین سے حضرت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہین۔ یہ حدیث حسن غریب ہی۔ اور ابو الجحاف کا نام داؤد بن ابی عوف ہی اور مروی ہی سفیان ثوری سے کہ کہا اُسنے حدیث کی ہمسے ابو الجحاف نے اور یہ شخص پسندیدہ تھا۔ حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے سعد بن ابراہیم سے کہا سنا مین نے ابا سلمہ بن عبد الرحمن سے کہ حدیث کرتا تھا ابی ہریرہ سے کہ کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسوقت مین کہ ایک مرد بیل پر سوار تھا کہ کہا اُس بیل نے نہین پیدا کیا گیا مین اسلیے سوا اسکے نہین کہ مین تو صرف کھیتی کے لیے پیدا ہوا ہون پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایمان لایا ساتھ اسکے مین اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما۔ کہا ابو سلمہ نے اور وہ دونون اس دن قوم مین نہ تھے۔ حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے ساتھ اس اُستاد کے مثل اسکے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ **مناقب** ابی حفص یعنے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بیان مین حدیث کی ہمسے محمد بن بشار

ف ابو بکر کے پاس آئیو کیونکہ میرے بعد وہ میرا خلیفہ ہی یا خاص اس امر مین میرا وہ وصی ہی مگر پہلے معنی ظاہر ہین اور انہین معنی کو حدیث ابن عساکر کی جو عباس سے ہی تائید کرتی ہی وہ یہ ہی جاءت امرأة الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم تسالہ شیئاً فقال تعودین فقالت یا رسول اللہ ان عدت فلم اجدک تعرض بالموت قال ان جئت فلم تجدینی فاتی ابو بکر فانہ الخلیفۃ من بعدی ۱۲

هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن عبد الله بن مسعود وابي موسى وابن عباس وسالم بن عبيد **باب حدثنا** نصر بن عبد الرحمن الكوفي نا احمد بن بشير عن عيسى بن ميمون الانصاري عن القاسم بن محمد عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينبغي لقوم فيهم ابوبكر ان يؤمهم غيره هذا حديث غريب **باب حدثنا** اسحق بن موسى الانصاري نا معن نا مالك بن انس عن الزهري عن حميد بن عبد الرحمن عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من انفق زوجين في سبيل الله نودي في الجنة يا عبد الله هذا خير فمن كان من اهل الصلوة دعي من باب الصلوة ومن كان من اهل الجهاد دعي من باب الجهاد ومن كان من اهل الصدقة دعي من باب الصدقة ومن كان من اهل الصيام دعي من باب الريان فقال ابوبكر بابي انت وامي ما على من دعي من هذه الابواب من ضرورة فهل يدعى احد من تلك الابواب كلها قال نعم وارجو ان تكون منهم هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** هارون بن عبد الله البزاز البغدادي انا الفضل بن دكين نا هشام بن سعد عن زيد بن اسلم عن ابيه قال سمعت عمر بن الخطاب يقول امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نتصدق ووافق ذلك عندي مالا فقلت اليوم اسبق ابابكر ان سبقته يوما قال فجئت بنصف مالي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما ابقيت لاهلك قلت مثله واتى ابوبكر بكل ما عنده فقال يا ابابكر ما ابقيت لاهلك فقال ابقيت لهم الله ورسوله قلت لا اسبقه الى شيء ابدا هذا حديث حسن صحيح **باب حدثنا** عبد بن حميد اخبرني يعقوب بن ابراهيم بن سعد نا ابي عن ابيه قال اخبرني محمد بن جبير بن مطعم ان اباه جبير بن مطعم اخبره ان امرأة اتت رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن مسعود اور ابی موسیٰ اور ابن عباس اور سالم بن عبید سے رضی اللہ عنہم **باب** حدیث کی ہمسے نضر بن عبد الرحمن کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے احمد بن بشیر نے عیسیٰ بن میمون انصاری سے اُسنے قاسم بن محمد سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں لائق کسی قوم کو کہ اُنمیں ابوبکر ہو تو سوائے اسکے کوئی اور امامت کرائے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ **باب** حدیث کی ہمسے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے زہری سے اُسنے حمید بن عبد الرحمن سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جوڑا کسی چیز کا خدا کی راہ میں دیگا تو جنت میں آواز دیا جائیگا اے اللہ کے بندے یہ جگہ بہتر ہے۔ سو جو کوئی نمازیوں سے ہوگا وہ نماز کے دروازے سے پکارا جائیگا اور جو کوئی جہاد کرنے والوں سے ہوگا وہ جہاد کے دروازے سے پکارا جاویگا اور جو کوئی صدقہ کرنے والوں سے ہوگا وہ صدقہ کے دروازہ سے پکارا جاویگا اور جو کوئی روزہ داروں سے ہوگا وہ باب الریان سے پکارا جاویگا پس کہا حضرت ابوبکر نے میرے والدین آپ پر قربان ہوں ان تمام دروازوں سے پکارا جانے کی کسی کو ضرورت تو نہیں سو کیا کوئی ہے جو ان تمام دروازوں سے پکارا جاوے فرمایا آپنے ہاں میں گمان کرتا ہوں کہ تو انہیں سے ہوگا[1] یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے ہارون بن عبد اللہ بزار بغدادی نے کہا خبر دی ہمکو فضل بن دکین نے کہا حدیث کی ہمسے ہشام بن سعد نے زید بن اسلم سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے سنا میں نے عمر بن خطاب سے کہ فرماتے تھے ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کرنے کا حکم دیا پس اتفاقاً یہ حکم آپنے اسوقت دیا کہ میرے پاس مال تھا میں نے کہا آج کے دن میں ابوبکر سے سبقت لے جاؤنگا اگر مجھکو کسی دن اس سے سبقت لے جانی ہے کہا حضرت عمر نے سو میں نصف مال لایا پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تم اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ آئے ہو میں نے کہا اسی قدر اور حضرت ابوبکر اپنا تمام مال جو انکے پاس تھا لائے سو فرمایا آنحضرت نے تم اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ آئے ہو کہا اُسنے میں اُنکے لیے اللہ اور اُسکے رسول کو چھوڑ آیا ہوں۔ میں نے کہا میں کبھی اس سے کسی چیز میں سبقت نہیں لے جا سکتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا خبر دی مجھے یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے اپنے باپ سے کہا خبر دی مجھے محمد بن جبیر بن مطعم نے یہ کہ باپ اسکے جبیر بن مطعم نے اسکو خبر دی ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی

[1] حضرت ابوبکر صدیق نے سوال کیا کہ بیشک تمام دروازوں سے پکارے جانے کی کچھ ضرورت تو نہیں کیونکہ مقصود تو جنت میں داخل ہونا ہی ہے اور یہ ایک دروازے سے داخل ہونے سے حاصل ہو جاتا ہے مگر تاہم بھی کوئی ایسا شخص ہے جو تمام دروازوں سے پکارا جاوے فرمایا تو انہیں لوگوں سے ہے جو تمام دروازوں سے پکارے جاوینگے اور ایک ایک دروازے سے جو کوئی پکارا جاویگا تو اُس دروازے سے پکارا جاویگا جس چیز کی اُسکو اور کاموں سے زیادہ رغبت ہو یہ معنی نہیں کہ اور کام بالکل کرتا ہی نہیں مثلاً صرف صدقہ ہی کرتا ہے اور امور الٰہی بجا نہیں لاتا یا صرف روزے ہی رکھتا ہے

ھذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من حدیث مشرح بن ھاعان **باب حدثنا** قتیبۃ نا اللیث عن عقیل عن الزھری عن حمزۃ بن عبد اللہ بن عمر عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیت کانی اتیت بقدح لبن فشربت منہ فاعطیت فضلی عمر بن الخطاب قالوا فما اولتہ یا رسول اللہ قال العلم ھذا حدیث حسن غریب صحیح **حدثنا** علی بن حجر نا اسمعیل بن جعفر عن حمید عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال دخلت الجنۃ فاذا انا بقصر من ذھب فقلت لمن ھذا القصر قالوا الشاب من قریش فظننت انی انا ھو فقلت ومن ھو فقالوا عمر بن الخطاب ھذا حدیث حسن صحیح **باب حدثنا** الحسین بن حریث ابو عمار المروزی نا علی بن الحسین بن واقد قال ثنی ابی قال ثنی عبد اللہ بن بریدۃ قال ثنی ابی بریدۃ قال اصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدعا بلالا فقال یا بلال بم سبقتنی الی الجنۃ ما دخلت الجنۃ قط الا سمعت خشخشتک امامی دخلت البارحۃ الجنۃ فسمعت خشخشتک امامی فاتیت علی قصر مربع مشرف من ذھب فقلت لمن ھذا القصر قالوا لرجل من العرب فقلت انا عربی لمن ھذا القصر قالوا لرجل من قریش فقلت انا قرشی لمن ھذا القصر قالوا لرجل من امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فقلت انا محمد لمن ھذا القصر قالوا لعمر بن الخطاب فقال بلال یا رسول اللہ ما اذنت قط الا صلیت رکعتین وما اصابنی حدث قط الا توضأت عندھا ورأیت ان للہ علی رکعتین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھما وفی الباب عن جابر ومعاذ وانس وابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رأیت فی الجنۃ قصرا من ذھب فقلت لمن ھذا فقیل لعمر بن الخطاب ھذا حدیث حسن صحیح غریب ومعنی ھذا الحدیث انی دخلت البارحۃ الجنۃ یعنی رأیت فی المنام کانی دخلت الجنۃ ھکذا روی فی بعض الحدیث ویروی عن ابن عباس انہ قال رؤیا الانبیاء وحی **باب حدثنا** الحسین بن حریث نا علی بن الحسین بن واقد ثنی ابی قال حدثنی عبد اللہ بن بریدۃ قال

یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق مشرح بن ہاعان سے **باب** حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے عقیل سے اُسنے زہری سے اُسنے حمزہ بن عبد اللہ بن عمر سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میں نے خواب دیکھا ہے کہ میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا اور میں نے اُس سے پیا اور اپنا بچا ہوا عمر بن خطاب کو دیا کہا لوگوں نے پس آپنے اسکی کیا تعبیر کی ہے یا رسول اللہ فرمایا آپنے علم۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن جعفر نے حمید سے اُسنے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں داخل ہوا دیکھا کہ میں ایک سونے کے محل کے پاس کھڑا ہوں میں نے کہا یہ محل کسکا ہے کہا اُنھوں نے ایک قریشی جوان کا ہے سو میں نے گمان کیا کہ میں ہی وہ ہوں میں نے کہا اور وہ جوان کون ہے کہا اُنھوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ **باب** حدیث کی ہمسے حسین بن حریث یعنی ابو عمار مروزی نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن حسین بن واقد نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے کہا حدیث کی مجھے عبد اللہ بن بریدہ نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ بریدہ نے کہا اُسنے صبح کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تو بلال کو بلایا اور کہا ای بلال کس سبب سے تو جنت میں مجھ سے سبقت لیگیا میں کبھی جنت میں داخل نہیں ہوا کہ تیری آہٹ اپنے آگے ہی سنی ہو آج رات میں جنت میں داخل ہوا سو تیری آہٹ اپنے آگے سنی اور میں ایک محل عظیم الشان مربع پر جو سونے کا تھا لایا گیا میں نے کہا یہ کسکا محل ہے کہا اُنھوں نے ایک عربی مرد کا میں نے کہا میں عربی ہوں یہ کسکا محل ہے کہا اُنھوں نے ایک مرد قریشی کا میں نے کہا میں قریشی ہوں یہ کسکا محل ہے کہا اُنھوں نے ایک مرد کا جو اُمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے میں نے کہا میں محمد ہوں یہ کسکا محل ہے کہا اُنھوں نے عمر بن خطاب کا پس کہا بلال نے میں نے کبھی اذان نہیں دی مگر کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں اور میں جب کبھی بے وضو ہوا ہوں تو اُسی وقت وضو کر لیا ہے اور اپنے ذمے اللہ تعالےٰ کیواسطے دو رکعتیں لازم کر لیں پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں دونوں کے سبب سے۔ اور اس باب میں روایت ہے جابر اور معاذ اور انس اور ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت میں ایک محل سونے کا دیکھا ہے میں نے کہا یہ کسکا ہے پس کہا گیا کہ عمر بن خطاب کا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور معنی اس حدیث کے کہ میں آج رات جنت میں داخل ہوا یہ ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میں جنت میں داخل ہوا۔ ایسا ہی بعض حدیثوں میں مروی ہے اور ابن عباس سے مروی ہے کہ کہا اُسنے خواب نبیوں کا وحی ہے **باب** حدیث کی ہمسے حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن حسین بن واقد نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے کہا حدیث کی مجھے عبد اللہ بن بریدہ نے کہا

ومحمد بن رافع قالا نا ابو عامر العقدی نا خارجة بن عبد الله الانصاری عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اللهم اعز الاسلام باحب هذین الرجلین الیک بابی جهل او بعمر بن الخطاب قال وکان احبهما الیه عمر هذا حدیث حسن صحیح غریب من حدیث ابن عمر **باب حدثنا** محمد بن بشار نا ابو عامر هو العقدی نا خارجة بن عبد الله هو الانصاری عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الله جعل الحق علی لسان عمر وقلبه قال وقال ابن عمر ما نزل بالناس امر قط فقالوا فیه وقال فیه عمر او قال ابن الخطاب فیه شک خارجة الا نزل فیه القران علی نحو ما قال عمر وفی الباب عن الفضل بن عباس وابی ذر وابی هریرة هذا حدیث حسن صحیح غریب من هذا الوجه **باب حدثنا** ابو کریب نا یونس بن بکیر عن النضر ابی عمر عن عکرمة عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اللهم اعز الاسلام بابی جهل بن هشام او بعمر بن الخطاب قال فاصبح فغدا عمر علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاسلم هذا حدیث غریب من هذا الوجه وقد تکلم بعضهم فی النضر ابی عمر وهو یروی مناکیر **باب حدثنا** محمد بن المثنی نا عبد الله بن داود الواسطی ابو محمد نی عبد الرحمن بن اخی محمد بن المنکدر عن محمد بن المنکدر عن جابر بن عبد الله قال قال عمر لابی بکر یا خیر الناس بعد رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ابو بکر اما انک ان قلت ذاک فلقد سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ما طلعت الشمس علی رجل خیر من عمر هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه ولیس اسناده بذاک وفی الباب عن ابی الدرداء **حدثنا** محمد بن المثنی نا عبد الله بن داود عن حماد بن زید عن ایوب عن محمد بن سیرین قال ما اظن رجلا ینتقص ابا بکر وعمر یحب النبی صلی الله علیه وسلم هذا حدیث غریب حسن **باب حدثنا** سلمة بن شبیب نا المقری عن حیوة بن شریح عن بکر بن عمرو عن مشرح بن هاعان عن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو کان نبی بعدی لکان عمر بن الخطاب

اور محمد بن رافع نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے ابو عامر عقدی نے کہا حدیث کی ہمسے خارجہ بن عبداللہ انصاری نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ اسلام کو عزت دے ساتھ ایک کے ان دو مردوں سے جو تجھے زیادہ پیارا ہی یعنے ابوجہل یا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہا اُسنے اور محبوب تر اُن دونوں سے اللہ تعالے کی طرف حضرت عمر تھے - یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی طریق ابن عمر سے - **باب حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر عقدی نے کہا حدیث کی ہمسے خارجہ بن عبداللہ انصاری نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے نے حق حضرت عمر کی زبان اور دل پر رکھا ہی کہا راوی نے اور کہا ابن عمر نے کوئی ایسا حادثہ لوگوں پر نازل نہین ہوا کہ جس مین اُنہوں نے کچھ کہا ہو اور عمر نے بھی اسمین کہا ہو یا کہا کہ ابن خطاب نے اسمین کہا ہو یہ شک خارجہ کو ہوا ہی مگر کہ اسمین قرآن حضرت عمر کے قول کے مثل نازل ہوا ہی اور اس باب مین روایت ہی فضل بن عباس اور ابی ذر اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی اس طریق سے **باب حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی یونس بن بکیر نے نضر ابی عمر سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا اے اللہ اسلام کو عزت دے بسبب ابی جہل بن ہشام یا عمر بن خطاب کے کہا راوی نے پس صبح ہوئی تو حضرت عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر اسلام لائے - یہ حدیث غریب ہی اس طریق سے - اور نضر ابی عمر کے حق مین کلام کیا گیا ہی اور یہ منکر حدیثین روایت کرتا ہی - **باب حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن داؤد واسطی یعنے ابو محمد نے کہا حدیث کی مجھے عبدالرحمن یعنے محمد بن منکدر کے بھانجے نے جابر بن عبداللہ سے کہا اُسنے کہا عمر نے ابوبکر سے اے بہتر سب آدمیوں سے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے - پس کہا ابوبکر نے آپنے اگر یہ بات کہی ہی تو مین نے بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی کہ فرماتے تھے آفتاب نے کسی مرد پر جو عمر سے بہتر ہو طلوع نہین کیا - یہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے اور اسناد اسکی اچھی نہین - اور اس باب مین روایت ہی ابی الدرداء سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن داؤد نے حماد بن زید سے اُسنے ایوب سے اُسنے محمد بن سیرین سے کہا اُسنے مین یقین نہین کرتا کسی ایسے مرد کا کہ دشمنی کرے حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دوست رکھتا ہو - یہ حدیث غریب حسن ہی **باب حدیث** کی ہمسے سلمہ بن شبیب نے کہا حدیث کی ہمسے مقری نے حیوہ بن شریح سے اُسنے بکر بن عمرو سے اُسنے مشرح بن ہاعان سے اُسنے عقبہ بن عامر سے کہا اُسنے فرمایا آنحضرت نے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو ضرور عمر بن خطاب ہوتا

من هذا الوجه **باب حدثنا** سلمة بن شبيب نا عبد الله بن نافع الصائغ نا عاصم بن عمر العمري عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا اول من تنشق عنه الارض ثم ابو بكر ثم عمر ثم اتي اهل البقيع فيحشرون معي ثم انتظر اهل مكة حتى احشر بين الحرمين هذا حديث حسن غريب وعاصم بن عمر العمري ليس عندي بالحافظ عند اهل الحديث **باب حدثنا** قتيبة نا الليث عن ابن عجلان عن سعد بن ابراهيم عن ابي سلمة عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد كان يكون في الامم محدثون فان يك في امتي احد فعمر بن الخطاب هذا حديث حسن صحيح واخبرني بعض اصحاب ابن عيينة عن سفيان بن عيينة قال محدثون يعني مفهمون **باب حدثنا** محمد بن حميد الرازي نا عبد الله بن عبد القدوس نا الاعمش عن عمرو بن مرة عن عبد الله بن سلمة عن عبيدة السلماني عن عبد الله بن مسعود ان النبي صلى الله عليه وسلم قال يطلع عليكم رجل من اهل الجنة فاطلع ابو بكر ثم قال يطلع عليكم رجل من اهل الجنة فاطلع عمر وفي الباب عن ابي موسى وجابر هذا حديث غريب من حديث ابن مسعود **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داؤد الطيالسي عن شعبة عن سعد بن ابراهيم عن ابي سلمة عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال بينما رجل يرعى غنما له اذ جاء الذئب فاخذ شاة فجاء صاحبها فانتزعها منه فقال الذئب كيف تصنع بها يوم السبع يوم لا راعي لها غيري قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فامنت بذلك انا وابو بكر وعمر قال ابو سلمة وما هما في القوم يومئذ **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن سعد نحوه هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد عن سعيد بن ابي عروبة عن قتادة ان انس بن مالك حدثهم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صعد احدا وابو بكر وعمر وعثمان فرجف بهم فقال نبي الله صلى الله عليه وسلم اثبت احد فانما عليك نبي وصديق وشهيدان هذا حديث حسن صحيح

اس طریق سے۔ **باب حدیث** کی ہمسے سلمہ بن شبیب نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن نافع زرگر نے کہا حدیث کی ہمسے عاصم بن عمر عمری نے عبداللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین پہلا ہوں اُن شخصوں کا کہ جنکے لیے زمین پھاڑی جاویگی پھر ابوبکر پھر عمر پھر مین بقیع (نام مدینہ کی قبرون کا) والون مین آونگا سو وہ میرے ساتھ اُٹھائے جاوینگے پھر مین اہل مکہ کی انتظاری کرونگا یہانتک کہ درمیان حرمین کے اُنکے ساتھ جلایا جاؤنگا۔ یہ حدیث حسن غریب ہی۔ اور عاصم بن عمر عمری محدثین کے نزدیک حافظ نہین ہی۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن عجلان سے اُسنے سعد بن ابراہیم سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی امتون مین فراست والے لوگ تھے اگر میری اُمّت مین کوئی ہی تو عمر بن خطاب ہی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور خبر دی مجھے ابن عیینہ کے بعض ساتھیون نے سفیان بن عیینہ سے کہا اُسنے محدث وہ ہین جنکے دل مین بطور الہام کے آجاوے **باب حدیث** کی ہمسے محمد بن حمید رازی نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن عبدالقدوس نے کہا حدیث کی ہمسے اعمش نے عمرو بن مرہ سے اُسنے عبداللہ بن سلمہ سے اُسنے عبیدہ سلمانی سے اُسنے عبداللہ بن مسعود سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمھارے پاس ایک مرد اہل جنت سے آتا ہی پس ابوبکر صدیق آگئے پھر فرمایا آپنے تمھارے پاس ایک مرد اہل جنت سے آتا ہی تو حضرت عمر آگئے۔ اور اس باب مین روایت ہی ابی موسی اور جابر سے۔ یہ حدیث غریب ہی طریق ابن مسعود سے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد طیالسی نے شعبہ سے اُسنے سعد بن ابراہیم سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے اسوقت مین کہ ایک مرد اپنی بکریان چرا رہا تھا کہ ناگاہ ایک بھیڑیا آیا اور اُسنے بکری کو پکڑ لیا پھر اُسکا مالک آیا اور اُسنے اُس بکری کو اُس سے چھین لیا پس کہا اُس بھیڑیے نے قیامت کے دن تو انکو کیا کریگا جس دن کہ سوائے میرے کوئی انکا چرانے والا نہین ہوگا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین اس بات پر ایمان لاتا ہون اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما اور وہ دونون اُس دن مجلس مین نہ تھے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے سعد سے مثل اسکے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے سعید بن ابی عروبہ سے اُسنے قتادہ سے یہ کہ انس بن مالک نے اُنکو حدیث کی ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور عمر اور عثمان احد پہاڑ پر چڑھے سو وہ انکے ساتھ کانپا پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اے احد قایم رہ کہ تجھپر ایک نبی اور صدیق اور دو شہید ہین۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی۔

سمعت بريدة يقول خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم في بعض مغازيه فلما انصرف جاءت جارية سوداء فقالت يا رسول الله اني كنت نذرت ان ردك الله سالما ان اضرب بين يديك بالدف واتغنى فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم ان كنت نذرت فاضربي والا فلا فجعلت تضرب فدخل ابو بكر وهي تضرب ثم دخل علي وهي تضرب ثم دخل عثمان وهي تضرب ثم دخل عمر فالقت الدف تحت استها ثم قعدت عليه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الشيطان ليخاف منك يا عمر اني كنت جالسا وهي تضرب فدخل ابو بكر وهي تضرب ثم دخل علي وهي تضرب ثم دخل عثمان وهي تضرب فلما دخلت انت يا عمر القت الدف هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث بريدة وفي الباب عن عمر وعائشة **حدثنا** الحسن الصباح البزار نا زيد بن الحباب عن خارجة بن عبد الله بن سليمن بن زيد بن ثابت قال انا يزيد بن رومان عن عروة عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم جالسا فسمعنا لغطا وصوت صبيان فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا حبشية تزفن والصبيان حولها فقال يا عائشة تعالي فانظري فجئت فوضعت لحيي على منكب رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعلت انظر اليها ما بين المنكب الى رأسه فقال لي اما شبعت اما شبعت قالت فجعلت اقول لا لانظر منزلتي عنده اذ طلع عمر قالت فارفض الناس عنها قالت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني لانظر الى شياطين الجن والانس قد فروا من عمر قالت فرجعت هذا حديث حسن صحيح غريب

سنا میں نے بریدہ سے کہ کہتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی جنگ کے لیے نکلے پس جب واپس آئے تو آپکے پاس ایک لڑکی سیاہ رنگ آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ میں نے نذر مانی تھی اگر اللہ تعالے آپکو سلامتی سے واپس لائیگا تو آپکے آگے دف بجاؤنگی اور گاؤنگی پس اُسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو نے نذر مانی ہی ہے تو دف بجا ورنہ نہیں سو اُسنے دف بجانی شروع کی پس حضرت ابوبکر داخل ہوئے اس حالت میں کہ وہ دف بجا رہی تھی پھر حضرت علی داخل ہوئے اور وہ دف بجا رہی تھی پھر حضرت عثمان داخل ہوئے اور وہ دف بجا رہی تھی پھر حضرت عمر داخل ہوئے تو اُسنے دف کو سرین کے نیچے ڈالدیا پھر اُسپر بیٹھ گئی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ای عمر بیشک شیطان تجھسے خوف کرتا ہے میں بیٹھا ہوا تھا اور یہ دف بجاتی رہی پھر ابوبکر داخل ہوا اور یہ دف بجاتی رہی پھر علی داخل ہوا اور یہ دف بجاتی رہی پھر عثمان داخل ہوا اور یہ دف بجاتی رہی اور پھر تم داخل ہوئے ای عمر تو اُسنے دف کو ڈالدیا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے طریق بریدہ سے اور اس باب میں روایت ہے عمر اور عائشہ سے رضی اللہ عنہما۔ حدیث کی ہمسے حسن بن صباح بزار نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے اُنسے خارجہ بن عبد اللہ بن سلیمان بن زید بن ثابت سے کہا خبر دی ہمکو یزید بن رومان نے عروہ سے اُنسے عائشہ سے کہ کہا اُنہنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے کہ ہمنے ایک شور اور لڑکوں کی آواز سنی پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو دیکھا ایک حبشی عورت کھیلتی ہے اور لڑکے اُسکے گرد ہیں سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ای عائشہ آ اور دیکھ پس میں آئی اور اپنا جبڑہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کاندھے مبارک پر رکھدیا اور اُسکی طرف دیکھنا شروع کیا درمیان کاندھے سے سر تک پس فرمایا آپنے کیا تو سیر نہیں ہوئی کیا تو سیر نہیں ہوئی کہا عائشہ نے سو میں کہتی رہی کہ نہیں تا کہ میں اپنی قدر آپکے پاس دیکھوں ناگاہ حضرت عمر ظاہر ہوئے کہا عائشہ نے تو لوگ اسکی طرف سے متفرق ہو گئے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میں دیکھتا ہوں شیطان جنوں اور انسانوں کی طرف کہ عمر سے بھاگ گئے ہیں کہا عائشہ نے اور میں واپس آگئی یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

[1] شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے لمعات میں لکھا ہے کہ اس حدیث سے دف کا بجانا مباح معلوم ہوتا ہے خصوص ایسے وقت میں مستحب اور یہ بھی اس سے ثابت ہوا کہ عورتوں سے راگ سننا بھی مباح ہے بشرطیکہ فتنہ کا خوف نہو انتہی اس حدیث کی تائید وہ حدیث بھی کرتی ہے جو عیدین کے باب میں گذر چکی ہے کہ انصار کی لڑکیں آنحضرت کے روبرو دف بجاتی تھیں اور گاتی تھیں۔ اور نیز حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نکاح کرنے کے وقت دف کا بجانا جائز ہے۔ غرض کہ خوشی کے موقع میں اظہار خوشی کا کرنا اس طور سے درست ہے تاکہ اس امر کی اطلاع عام وخاص کو ہوجاوے مگر ضرور ہے کہ حد اعتدال سے نہ بڑھنے پائے کہ کراہت کو پہنچ جائے ۱۲ [2] حضرت نے شیطان کا اطلاق انپر اس لحاظ سے کیا کہ وہ صورت لہو ولعب کی تھی اور ظاہر ہے کہ اگرچہ لہو حرام نہو مگر اچھی تو ہر طرح سے نہیں ہوتی لیکن یہ کھیل حرام نہ تھے ورنہ آنحضرت کبھی اسکو نہ دیکھتے اور نہ عائشہ کو دکھلاتے کذا فی اللمعات

فقام عثمٰن بن عفان فقال یا رسول اللہ علی مائۃ بعیر باحلاسہا واقتابہا فی سبیل اللہ ثم حض علی الجیش فقام عثمٰن فقال یا رسول اللہ علی مائتا بعیر باحلاسہا واقتابہا فی سبیل اللہ ثم حض علی الجیش فقام عثمٰن فقال علی ثلث مائۃ بعیر باحلاسہا واقتابہا فی سبیل اللہ فانا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل عن المنبر وھو یقول ما علی عثمٰن ما عمل بعد ھذہ ما علی عثمٰن ما عمل بعد ھذہ ٭ ھذا حدیث غریب من ھذا الوجہ وفی الباب عن عبدالرحمٰن بن سمرۃ **حدثنا** محمد بن اسمٰعیل نا الحسن بن واقع الرملی نا ضمرۃ عن ابن شوذب عن عبداللہ بن القاسم عن کثیر مولی عبدالرحمٰن بن سمرۃ عن عبدالرحمٰن بن سمرۃ قال جاء عثمان الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالف دینار قال الحسن بن واقع وفی موضع اٰخر من کتابی فی کمہ حین جھز جیش العسرۃ فنثرھا فی حجرہ قال عبدالرحمٰن فرأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقلبہا فی حجرہ ویقول ما ضر عثمٰن ما عمل بعد الیوم مرتین ھذا حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ **حدثنا** ابو زرعۃ نا الحسن بن بشر نا الحکم بن عبدالملک عن قتادۃ عن انس بن مالک قال لما امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ببیعۃ الرضوان کان عثمٰن بن عفان رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی اھل مکۃ قال فبایع الناس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عثمٰن فی حاجۃ اللہ وحاجۃ رسولہ فضرب باحدی یدیہ علی الاخری فکانت ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعثمٰن خیرا من ایدیھم لانفسھم ھذا حدیث حسن صحیح غریب **حدثنا** عبداللہ بن عبدالرحمٰن وعباس بن محمد الدوری وغیر واحد المعنی واحد قالوا ثنا سعید بن عامر قال عبداللہ انا سعید بن عامر عن یحیی بن ابی الحجاج المقری عن ابی مسعود الجریری عن ثمامۃ بن حزن القشیری قال شھدت الدار حین اشرف علیھم عثمٰن فقال ائتونی بصاحبیکم اللذین البا کم علی قال فجیئ بھما کانھما جملان

پس حضرت عثمان بن عفان کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہ میرے ذمے اللہ تعالے کے راستہ میں سو اونٹ ہیں مع اُنکے کملیوں اور پالانوں کے۔ پھر آپنے اُس لشکر پر برانگیختہ کیا پھر حضرت عثمان کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہ مجھپر اللہ تعالے کے راستہ میں دو سو اونٹ ہیں مع اُنکے کملیوں اور پالانوں کے۔ پھر آنحضرت نے اُسی لشکر پر برانگیختہ کیا پھر حضرت عثمان کھڑے ہوئے اور کہا مجھپر اللہ تعالے کے راستے میں تین سو اونٹ ہیں مع اُنکے کملیوں اور پالانوں کے۔ سو میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ممبر سے اُترتے ہوئے یہ کہتے تھے نہیں ہے عثمان پر کہ بعد اسکے کوئی عمل کرے نہیں ہے عثمان پر کہ بعد اسکے کوئی عمل کرے یہ حدیث غریب ہے اس طریق سے اور اس باب میں روایت ہے عبدالرحمن بن سمرہ سے حدیث بیان کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہمسے حسن بن واقع رملی نے کہا حدیث کی ہمسے ضمرہ نے ابن شوذب سے اُسنے عبداللہ بن قاسم سے اُسنے کثیر سے جو عبدالرحمن بن سمرہ کا غلام ہے اُسنے عبدالرحمن بن سمرہ سے کہا اُسنے حضرت عثمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہزار دینار لائے کہا حسن بن واقع نے اور جگہ دوسری میں میری کتاب میں ہے اُنکے ہاتھ میں تھی جبکہ آپنے لشکر عسرہ کی تیاری کی۔ اور اُنکو حضرت عثمان نے کپڑے میں منتشر کردیا پس کہا عبدالرحمن نے سو دیکھا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ اپنے کپڑے میں اُلٹ پلٹ کرتے اور کہتے کوئی عمل عثمان کو بعد آجکے دن کے ضرر نہیں دیگا۔ دو بار فرمایا یہ حدیث حسن غریب ہے اس طریق سے حدیث کی ہمسے ابوزرعہ نے حدیث کی ہمسے ابوزرعہ نے کہا حدیث کی ہمسے حسن بن بشر نے کہا حدیث کی ہمسے حکم بن عبدالملک نے قتادہ سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے جبکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیعت رضوان کا حکم دیا تو حضرت عثمان بن عفان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے رسول اہل مکہ کی طرف تھے کہا راوی نے سو لوگوں نے بیعت کی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان اللہ اور اسکے رسول کی حاجت میں ہے سو آپنے ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ جو عثمان کے لئے تھا لوگوں کے ہاتھ سے جو اپنی جانوں کے لیے تھا بہتر ہوگیا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ حدیث کی ہمسے عبداللہ بن عبدالرحمن اور عباس بن محمد دوری اور اور کئی ایک نے معنی واحد میں کہا انہوں نے حدیث کی ہمسے سعید بن عامر نے کہا عبداللہ نے خبر دی ہمکو سعید بن عامر نے یحی بن ابی الحجاج مقری سے اُسنے ابی مسعود جریری سے اُسنے ثمامہ بن حزن قشیری سے کہا اُسنے میں گھر میں حاضر ہوا جبکہ حضرت عثمان نے انپر جھانکا تھا اور کہا میرے پاس اپنے دونوں صاحبوں کو لاؤ جنہوں نے تمکو مجھپر برانگیختہ کیا ہے کہا اُسنے سو اُن دونوں کو لایا گیا گویا وہ دونوں اونٹ تھے

مناقب عثمٰن بن عفان رضی الله عنه وله كنيتان يقال ابو عمرو وابو عبد الله **حدثنا** قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن سهيل بن ابی صالح عن ابيه عن ابی هريرة ان رسول الله صلی الله عليه وسلم كان علی حراء هو وابو بكر وعمر وعثمٰن وعلی وطلحة والزبير فتحركت الصخرة فقال النبی صلی الله عليه وسلم اهدأ فما عليك الا نبی او صديق او شهيد وفی الباب عن عثمٰن وسعيد بن زيد وابن عباس وسهل بن سعد وانس بن مالك وبريدة الاسلمی وهذا حديث صحيح **باب حدثنا** ابو هشام الرفاعی نا يحيی بن اليمان عن شيخ من بنی زهرة عن الحارث بن عبد الرحمٰن بن ابی ذباب عن طلحة بن عبيد الله قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم لكل نبی رفيق ورفيقی يعنی فی الجنة عثمٰن هذا حديث غريب وليس اسناده بالقوی وهو منقطع **باب حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمٰن انا عبيد الله بن جعفر الرقی نا عبيد الله بن عمرو عن زيد هو ابن ابی انيسة عن ابی اسحٰق عن ابی عبد الرحمٰن السلمی قال لما حصر عثمٰن اشرف عليهم فوق داره ثم قال اذكركم بالله هل تعلمون ان حراء حين انتقض قال رسول الله صلی الله عليه وسلم اثبت حراء فليس عليك الا نبی او صديق او شهيد قالوا نعم قال اذكركم بالله هل تعلمون ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال فی جيش العسرة من ينفق نفقة متقبلة والناس مجهدون معسرون فجهزت ذلك الجيش قالوا نعم ثم قال اذكركم بالله هل تعلمون ان رومة لم يكن يشرب منها احد الا بثمن فابتعتها فجعلتها للغنی والفقير وابن السبيل قالوا اللهم نعم واشياء عددها هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه من حديث ابی عبد الرحمٰن السلمی عن عثمٰن **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو داؤد نا السكن بن المغيرة ويكنی ابا محمد مولی لآل عثمٰن قال انا الوليد بن ابی هشام عن فرقد ابی طلحة عن عبد الرحمٰن بن خباب قال شهدت النبی صلی الله عليه وسلم وهو يحث علی جيش العسرة

مناقب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے اور اُنکی دو کنیتین ہین کہا جاتا ہی اُنکو ابو عمرو اور ابو عبد اللہ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر کوہ حراء پر تھے کہ ایک پتھر ہلا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہر سو نہین ہی تجھپر مگر نبی یا صدیق یا شہید۔ اور اس باب مین روایت ہی عثمان اور سعید بن زید اور ابن عباس اور سہل بن سعد اور انس بن مالک اور بریدہ اسلمی سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث صحیح ہی۔ **باب حدیث** کی ہمسے ابو ہشام رفاعی نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن یمان نے اُسنے ایک شیخ سے جو بنی زہرہ سے تھا اُسنے حارث بن عبد الرحمن بن ابی ذباب سے اُسنے طلحہ بن عبید اللہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک نبی کا ایک رفیق ہی اور میرا رفیق جنت مین عثمان ہی۔ یہ حدیث غریب ہی اور اسناد اسکی قوی نہین اور یہ منقطع ہی **باب حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا خبر دی ہمکو عبید اللہ بن جعفر رقی نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن عمر نے زید بن ابی انیسہ سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے ابی عبد الرحمن سلمی سے کہا اُسنے جب حضرت عثمان محصور ہوے تو اُنھون نے گھر کے اوپر سے اُن لوگون کے طرف جھانکا پھر کہا مین تمکو اللہ کی قسم دیکر یاد دلاتا ہون کہ کیا تم جانتے ہو کہ پہاڑ حراء جب ہلا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حراء قایم رہ پس نہین ہی تجھپر مگر نبی یا صدیق یا شہید کہا لوگون نے ہان۔ کہا حضرت عثمان نے مین تمکو اللہ کی قسم دیکر یاد دلاتا ہون کہ کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر عسرہ مین فرمایا تھا کون شخص نفقہ قبول کیا ہوا خرچ کرتا ہی اس حالت مین کہ لوگ مشقت اور تنگی مین پڑے ہوے ہین سو مین نے اُس لشکر کو تیار کیا کہا لوگون نے ہان۔ پھر کہا حضرت عثمان نے مین تمکو اللہ کی قسم دیکر یاد دلاتا ہون کہ کیا تم جانتے ہو کہ کوآن رومہ سے کوئی شخص سواے قیمت کے پانی نہین پیتا تھا سو مین نے اُسکو خرید کیا اور غنی اور فقیر اور مسافرون کے لیے وقف کر دیا کہا لوگون نے یا اللہ[1] ہان اور چیزین حضرت عثمان نے شمار کین۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی اس طریق سے یعنی طریق عبد الرحمن سلمی سے جو راوی ہی عثمان سے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے سکن بن مغیرہ نے اور کنیت اسکی ابا محمد ہی جو آل عثمان کا غلام ہی کہا اُسنے خبر دی ہمکو ولید بن ابی ہشام نے فرقد ابی طلحہ سے اُسنے عبد الرحمن بن خباب سے کہا اُسنے مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اُس حالت مین کہ لشکر عسرہ[2] پر برانگیختہ کر رہے تھے

[1] لفظ اللہم کا جسکے معنی یا اللہ کے ہین عموماً عربی لوگ اسکو تبرک کے لیے استعمال کرتے ہین ۱۲۔ [2] عسرہ کے معنی سختی اور مشقت کے ہین اور یہ جنگ تبوک کا نام ہی چونکہ اُسوقت مین سخت گرمی اور تنگی ہر قسم کی تھی لہذا اس نام سے موسوم ہوا ۱۲۔

عن النعمان بن بشير عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال يا عثمن انه لعل الله يقمصك قميصا فان ارادوك
على خلعه فلا تخلعه لهم وفي الحديث قصة طويلة وهذا حديث حسن غريب **باب حدثنا** احمد بن ابراهيم
الدورقي نا العلاء بن عبد الجبار العطار نا الحارث بن عمير عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال كنا نقول ورسول الله
صلى الله عليه وسلم حي ابوبكر وعمر وعثمن هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه يستغرب من حديث عبيد الله
بن عمر وقد روي هذا الحديث من غير وجه عن ابن عمر **حدثنا** ابراهيم بن سعيد الجوهري نا شاذان الاسود
بن عامر عن سنان بن هارون عن كليب بن وائل عن ابن عمر قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم فتنة فقال يقتل هذا فيها
مظلوما اي عثمن هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه **باب حدثنا** صالح بن عبد الله نا ابو عوانة عن عثمن
بن عبد الله بن موهب ان رجلا من اهل مصر حج البيت فرای قوما جلوسا فقال من هؤلاء قالوا قريش قال فمن هذا الشيخ
قالوا ابن عمر فاتاه فقال اني سائلك عن شيء فحدثني انشدك بحرمة هذا البيت اتعلم ان عثمن فر يوم احد قال نعم قال اتعلم
انه تغيب عن بيعة الرضوان فلم يشهدها قال نعم قال اتعلم انه تغيب يوم بدر فلم يشهده قال نعم فقال الله اكبر فقال له ابن عمر
تعال حتى ابين لك ما سألت عنه اما فراره يوم احد فاشهد ان الله قد عفا عنه وغفر له واما تغيبه يوم بدر فانه كانت
عنده او تحته ابنة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم لك اجر رجل شهد بدرا وسهمه

اُسنے نعمان بن بشیر سے اُسنے عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے کرتا پہنائیگا پس لوگ اگر اسکے اتارنے
کا قصد کریں تو تم اُنکے لیے مت اُتار یو۔ اور اس حدیث میں قصہ طویل ہے۔ اور یہ حدیث حسن غریب ہے۔ **باب حدیث** کی ہمسے احمد بن ابراہیم
دورقی نے کہا حدیث کی ہمسے علاء بن عبد الجبار عطار نے کہا حدیث کی ہمسے حارث بن عمیر نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے
ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگانی کے وقت میں کہا کرتے تھے ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اس طریق سے
غرابت اسکی عبید اللہ بن عمر کے طریق سے ہے۔ اور کئی وجہ سے یہ حدیث ابن عمر سے مروی ہے۔ **حدیث** کی ہمسے ابراہیم بن سعید جوہری نے کہا حدیث
کی ہمسے شاذان یعنی اسود بن عامر نے سنان بن ہارون سے اُسنے کلیب بن وائل سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
فتنے کا ذکر کیا اور کہا یہ شخص یعنی عثمان بن عفان اُسمیں مظلوم ہو کر مقتول ہوگا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اس وجہ سے۔ **باب حدیث**
کی ہمسے صالح بن عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے عثمان بن عبد اللہ بن موہب سے کہ ایک مرد نے اہل مصر سے بیت اللہ کا حج کیا اور
اُسنے ایک قوم کو بیٹھے ہوئے دیکھا اور کہا یہ کون ہیں کہا لوگوں نے قریش۔ کہا اُسنے اور یہ شیخ کون ہے کہا اُنہوں نے ابن عمر سو وہ شخص اُنکے پاس
آیا اور کہنے لگا میں آپ سے ایک چیز پوچھتا ہوں سو مجھے آپ بتلائیے میں آپکو اس گھر کی عزت کی قسم دیتا ہوں کیا آپ جانتے ہیں کہ عثمان جنگ
احد کے دن بھاگ گیا تھا کہا اُسنے ہاں۔ کہا اُسنے کیا تم جانتے ہو کہ بیعت رضوان[1] سے بھی غائب رہے اور اُسمیں حاضر نہیں ہوئے کہا ابن عمر نے ہاں کہا
اُسنے کیا تم جانتے ہو کہ بدر کے دن بھی غائب رہے اور اُسمیں حاضر نہیں ہوئے کہا ابن عمر نے ہاں پھر کہا اُس شخص نے اللہ اکبر پس کہا ابن عمر نے آ کہ میں
تجھے بتلاؤں جس چیز کی بابت تو نے سوال کیا ہے۔ بہر حال بھاگنا اسکا احد کے دن تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے معاف کر دیا ہے اور اسکو بخشدیا
ہے اور غائب ہونا انکا بدر کے دن وہ اس لیے تھا کہ آپکے پاس یا آپکے نکاح میں شک راوی یعنی واحد ہم۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی تھی
سو آنحضرت نے ہی اسکو فرما دیا تھا تجھے اُس مرد کے برابر اجر ملیگا جو بدر میں حاضر ہوا ہے اور حصہ بھی

---

[1] یعنی ابن عمر ترتیب پر انکے نام لیا کرتے تھے اولاً حضرت ابوبکر صدیق کا بعدہ حضرت عمر کا بعدہ حضرت عثمان کا کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو اور یہی تینوں آنحضرت کو پیارے ہیں
یہی آپکے صلاح کار ہیں۔ [2] بیعت رضوان کا نام اس وجہ سے مقرر ہوا ہے کہ اُنکے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی جسمیں اللہ کی رضا کا ذکر ہے۔ لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک
تحت الشجرۃ۔ قولہ اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انکے حق میں فرمایا ہے ولقد عفا اللہ عنہم۔ قولہ اللہ اکبر ایسے موقع میں یہ کلمہ الزام خصم کے لیے مستعمل
ہوتا ہے گویا اُسنے یہ جانا کہ جب عثمان ایسے ایسے بڑے دین کے کاموں سے برطرف رہا ہے تو اسکی قدر ہی کیا ہے حضرت ابن عمر نے جواب دیا کہ انکا غائب ہونا
ایسے موقع سے عموماً آنحضرت کے حکم سے تھا اور جسمیں خود غائب رہے وہ اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا ہے تو پھر الزام انکے حق میں کوئی عائد ہوا اگر محض غائب ہونا ہی الزام ہوتا
تو نعوذ باللہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر بھی الزام آتا جبکہ جنگ تبوک سے آنحضرت انکو اپنے گھر بار کی خبر گیری کے لیے چھوڑ گئے تھے۔

او کانھما حماران قال فاشرف علیھم عثمٰن فقال انشدکم باللہ والاسلام ھل تعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدم المدینۃ
ولیس بھا ماء یستعذب غیر بئر رومۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یشتری بئر رومۃ فیجعل دلوہ مع دلاء
المسلمین بخیر لہ منھا فی الجنۃ فاشتریتھا من صلب مالی فانتم الیوم تمنعونی ان اشرب منھا حتی اشرب من ماء البحر فقالوا
اللھم نعم فقال انشدکم باللہ والاسلام ھل تعلمون ان المسجد ضاق باھلہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یشتری
بقعۃ آل فلان فیزیدھا فی المسجد بخیر لہ منھا فی الجنۃ فاشتریتھا من صلب مالی وانتم الیوم تمنعونی ان اصلی فیھا رکعتین
قالوا اللھم نعم قال انشدکم باللہ وبالاسلام ھل تعلمون انی جھزت جیش العسرۃ من مالی قالوا اللھم نعم قال انشدکم باللہ
والاسلام ھل تعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان علی ثبیر مکۃ ومعہ ابوبکر وعمر وانا فتحرک الجبل حتی تساقطت
حجارتہ بالحضیض قال فرکضہ برجلہ فقال اسکن ثبیر فانما علیک نبی وصدیق وشھیدان قالوا اللھم نعم قال اللہ اکبر
شھدوا لی ورب الکعبۃ انی شھید ثلاثا ھذا حدیث حسن قد روی من غیر وجہ عن عثمٰن **حدثنا** محمد بن بشار
نا عبد الوھاب الثقفی نا ایوب عن ابی قلابۃ عن ابی الاشعث الصنعانی ان خطباء قامت بالشام وفیھم رجال من اصحاب
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقام اٰخرھم رجل یقال لہ مرۃ بن کعب فقال لولا حدیث سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ما قمت وذکر الفتن فقربھا فمر رجل مقنع فی ثوب فقال ھذا یومئذ علی الھدی فقمت الیہ فاذا ھو عثمٰن بن عفان فاقبلت
علیہ بوجہہ فقلت ھذا قال نعم ھذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن ابن عمر وعبد اللہ بن حوالۃ وکعب بن عجرۃ **باب**
حدثنا محمود بن غیلان نا حجین بن المثنی نا اللیث بن سعد عن معٰویۃ بن صالح عن ربیعۃ بن یزید عن عبد اللہ بن عامر

یا وہ دونوں گدھے تھے کہا راوی نے سو حضرت عثمان نے انپر جھانکا اور کہا میں تمکو اللہ اور دین اسلام کی قسم دیتا ہوں کہ
کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں آئے تھے اس حالت میں کہ اسمیں میٹھا پانی نہیں ملتا تھا سوائے کنوئیں رومہ کے
پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کنواں رومہ کو خریدے اور اپنا ڈول مسلمانوں کے ڈول کے ساتھ کر دے تو اسکے
لیے جنت میں اس سے بہتر ہوگا پس میں نے اسکو اپنے اصل مال سے خریدا سو تم آج کے دن مجھے اس سے پانی پینے کو منع کرتے ہو یہاں تک کہ میں
دریا کا پانی پیتا ہوں کہا اُنہوں نے اے اللہ ہاں۔ پھر کہا حضرت عثمان نے میں تمکو اللہ اور دین اسلام کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم جانتے
ہو کہ مسجد نبوی لوگوں کے ساتھ تنگ ہو گئی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی آل فلان کا میدان خریدے اور اسکو مسجد میں
زیادہ کر دے تو اسکے لیے جنت میں اس سے بہتر ہے سو میں نے اسکو اپنے اصل مال سے خریدا اور تم آج کے دن مجھے اسمیں دو رکعتیں پڑھنے سے
منع کرتے ہو کہا لوگوں نے اے اللہ ہاں۔ کہا حضرت عثمان نے میں تمکو اللہ اور دین اسلام کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں نے اپنے
مال سے لشکر عسرہ کو تیار کیا کہا اُنہوں نے اے اللہ ہاں کہا حضرت عثمان نے میں تمکو اللہ اور دین اسلام کی قسم دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مکہ کی ثبیر (نام پہاڑ) پر تھے اور آپکے ساتھ حضرت ابوبکر اور عمر اور میں بھی تھا پس وہ پہاڑ ہلا یہاں تک کہ اسکے پتھر نیچے گر پڑے کہا اُسنے سو آپنے اسپر اپنا پاؤں
مارا اور کہا ٹھہر اے ثبیر۔ تجھپر تو فقط نبی اور صدیق اور دو شہید ہیں۔ کہا اُنہوں نے اے اللہ ہاں کہا حضرت عثمان نے اللہ اکبر میرے تم گواہ رہو
قسم ہے رب کعبہ کی کہ میں شہید ہوں۔ تین بار فرمایا۔ یہ حدیث حسن ہے اور غیر وجہ سے بھی عثمان سے مروی ہے۔ حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا
حدیث کی ہمسے عبد الوہاب ثقفی نے کہا حدیث کی ہمسے ایوب نے ابی قلابہ سے اُسنے ابی الاشعث صنعانی سے یہ کہ خطیب شام میں کھڑے ہوئے اور اُنمیں
کئی مرد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے بھی تھے سو سب سے پیچھے ایک مرد کھڑا ہوا کہ اُسکو مرہ بن کعب کہا جاتا تھا اور کہا اُسنے اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے حدیث نہ سنی ہوتی تو میں کبھی کھڑا نہ ہوتا اور ذکر کیا آنحضرت نے کئی فتنوں کا اور اُنکی نزدیکی بیان فرمائی پھر ایک مرد سر ڈھانپے ہوئے
گذرا پس فرمایا آپنے یہ اُس دن ہدایت پر ہوگا سو میں اسکی طرف کھڑا ہوا تو وہ حضرت عثمان بن عفان تھے پھر میں آپکی طرف متوجہ ہوا اور کہا وہ
یہ شخص ہے فرمایا آپنے ہاں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور عبد اللہ بن حوالہ اور کعب بن عجرہ سے۔ **باب**
حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے حجین بن مثنے نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے معاویہ بن صالح
سے اُسنے ربیعہ بن یزید سے اُسنے عبد اللہ بن عامر سے

عن جابر وابن عمر **حدثنا** سفيان بن وكيع نا ابي ويحيى بن سعيد عن اسمعيل بن ابي خالد عن قيس ثني ابو سهلة قال قال لي عثمان يوم الدار ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد عهد الي عهدا فانا صابر عليه هذا حديث حسن صحيح لا نعرفه الا من حديث اسمعيل بن ابي خالد **مناقب** علي بن ابي طالب رضي الله عنه يقال وله كنيتان ابو تراب وابو الحسن **حدثنا** قتيبة بن سعيد نا جعفر بن سليمن الضبعي عن يزيد الرشك عن مطرف بن عبد الله عن عمران بن حصين قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم جيشا واستعمل عليهم علي بن ابي طالب فمضى في السرية فاصاب جارية فانكروا عليه وتعاقد اربعة من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا اذا لقينا رسول الله صلى الله عليه وسلم اخبرناه بما صنع علي وكان المسلمون اذا رجعوا من سفر بدؤا برسول الله صلى الله عليه وسلم فسلموا عليه ثم انصرفوا الى رحالهم فلما قدمت السرية سلموا على النبي صلى الله عليه وسلم فقام احد الاربعة فقال يا رسول الله الم تر الى علي بن ابي طالب صنع كذا وكذا فاعرض عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قام الثاني فقال مثل مقالته فاعرض عنه ثم قام اليه الثالث فقال مثل مقالته فاعرض عنه ثم قام الرابع فقال مثل ما قالوا فاقبل اليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم والغضب يعرف في وجهه فقال ما تريدون من علي ما تريدون من علي ما تريدون من علي ان عليا مني وانا منه وهو ولي كل مؤمن من بعدي هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث جعفر بن سليمن **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن سلمة بن كهيل قال سمعت ابا الطفيل يحدث عن ابي سريحة او زيد بن ارقم شك شعبة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من كنت مولاه فعلي مولاه هذا حديث حسن غريب وروى شعبة هذا الحديث عن ميمون ابي عبد الله

جابر اور ابن عمر سے **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے اور یحیٰ بن سعید نے اسمعیل بن ابی خالد سے اُسنے قیس سے کہا حدیث کی مجھے ابوسہلہ نے کہا اونے مجھے عثمان نے گھر کے[1] دن میں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ عہد کیا ہے اور میں اُسپر صابر ہوں یہ حدیث حسن صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر طریق اسمعیل بن ابی خالد سے۔ **مناقب** حضرت علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ کے اور اُنکی دو کنیتیں ہیں ابوتراب اور ابوالحسن **حدیث** کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن سلیمان ضبعی نے یزید الرشک سے اُسنے مطرف بن عبداللہ سے اُسنے عمران بن حصین سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اُنپر علی بن ابیطالب کو حاکم بنایا پس حضرت علی لشکر میں گئے اور اُنہوں نے ایک لونڈی سے جماع کیا پس لوگوں نے اُنپر انکار کیا اور چار آدمیوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے عہد کر لیا اور کہا کہ جب ہم آنحضرت سے ملاقات کرینگے تو آپکو جو کچھ علی نے کیا ہے اسکی خبر دینگے۔ اور مسلمانوں کا یہ طریق تھا کہ جب سفر سے پھرتے تھے تو پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے اور آپکو سلام دیتے پھر اپنے گھروں کی طرف جاتے پس جب یہ لشکر آیا تو اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام دیا پس ایک اُن چاروں میں سے کھڑا ہوا اور کہنے لگا یارسول اللہ کیا آپ علی بن ابیطالب کی طرف خیال نہیں کرتے کہ اُسنے فلان کام کیا ہے پس آنحضرت نے اُس سے منھ پھیر لیا پھر دوسرا آدمی کھڑا ہوا اور اسی طرح اُسنے بھی کہا پس آپنے اس سے بھی منھ پھیر لیا پھر آپکی طرف تیسرا آدمی کھڑا ہوا اور اُسنے بھی اسی طرح کہا پس آپنے اُس سے بھی منھ پھیر لیا پھر چوتھا آدمی کھڑا ہوا سو اُسنے بھی اُنکی طرح کہا پس اُسکی طرف آنحضرت نے منھ کیا اور غصہ آپکے چہرہ مبارک پر پہچانا جاتا تھا پس آپنے فرمایا تم علی سے کیا ارادہ کرتے ہو تین بار فرمایا بیشک علی مجھسے ہے اور میں علی سے ہوں اور وہ میرے بعد ہر مومن کا ولی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق جعفر بن سلیمان سے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے سلمہ بن کہیل سے کہا اُسنے سنا میں نے ابا الطفیل سے کہ حدیث کرتا تھا ابی سریحہ سے یا زید بن ارقم سے (شک کیا شعبہ نے) نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے میں جسکا ولی ہوں۔ پس علی بھی اُسکا ولی ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور روایت کیا شعبہ نے اس حدیث کو میمون ابی عبداللہ سے۔

[1] اس گھر سے مراد حضرت عثمان کا گھر ہے کہ جہاں آپ محصور رہے تھے ۱۲۔

واما تغيبه عن بيعة الرضوان فلو كان احد اعز ببطن مكة من عثمن لبعثه رسول الله صلى الله عليه وسلم مكان عثمن بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم عثمن وكانت بيعة الرضوان بعد ما ذهب عثمن الى مكة قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده اليمنى هذه يد عثمن وضرب بها على يده وقال هذه لعثمن قال له اذهب بهذا الآن معك۔ هذا حديث حسن صحيح **باب** **حدثنا** الفضل بن ابى طالب البغدادى وغير واحد قالوا انا عثمن بن زفر نا محمد بن زياد عن محمد بن عجلان عن ابى الزبير عن جابر قال اتى النبى صلى الله عليه وسلم بجنازة رجل ليصلى فلم يصل عليه فقيل يا رسول الله ما رأيناك تركت الصلوة على احد قبل هذا قال انه كان يبغض عثمن فابغضه الله هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه ومحمد بن زياد هذا هو صاحب ميمون بن مهران ضعيف فى الحديث جدا ومحمد بن زياد صاحب ابى هريرة وهو ثقة ويكنى ابا الحارث ومحمد بن زياد الالهانى صاحب ابى امامة ثقة شامى يكنى ابا سفيان **باب** **حدثنا** احمد بن عبدة الضبى نا حماد بن زيد عن ايوب عن ابى عثمن النهدى عن ابى موسى الاشعرى قال انطلقت مع النبى صلى الله عليه وسلم فدخل حائطا للانصار فقضى حاجته فقال لى يا ابا موسى املك على الباب فلا يدخلن على احد الا باذن فجاء رجل فضرب الباب فقلت من هذا قال ابو بكر فقلت يا رسول الله هذا ابو بكر يستاذن قال ائذن له وبشره بالجنة فدخل وجاء رجل آخر فضرب الباب فقلت من هذا فقال عمر فقلت يا رسول الله هذا عمر يستاذن قال افتح له وبشره بالجنة ففتحت ودخل وبشرته بالجنة فجاء رجل آخر فضرب الباب فقلت من هذا فقال عثمن قلت يا رسول الله هذا عثمن يستاذن قال افتح له وبشره بالجنة على بلوى تصيبه هذا حديث حسن صحيح وقد روى من غير وجه عن ابى عثمن النهدى وفى الباب

اور غائب ہونا انکا بیعت رضوان سے اس لیے تھا کہ اگر کسی شخص کا مکہ میں حضرت عثمان سے زیادہ قبیلہ ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان کی جگہ اسکو بھیجتے۔ آنحضرت نے عثمان کو بھیجا اور بیعت رضوان حضرت عثمان کے مکہ میں جانے کے بعد ہوئی تھی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا یہ ہاتھ عثمان کا ہے اور باسکو اپنے دوسرے ہاتھ پر مارا اور فرمایا یہ عثمان کے لیے ہے۔ کہا ابن عمر نے اس شخص سے اب یہ اپنے ساتھ لیکر جا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** **حدیث** کی ہمسے فضل بن ابی طالب بغدادی اور کئی ایک نے کہا انہوں نے حدیث کی ہمسے عثمان بن زفر نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن زیاد نے محمد بن عجلان سے اُسنے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مردہ نماز جنازہ پڑھنے کے لیے لایا گیا پس آپنے اُسپر نماز نہ پڑھی پھر آپ سے کسی نے کہا یا رسول اللہ ہمنے آپکو نہیں دیکھا کہ پہلے اس سے کسی پر نماز ترک کی ہو فرمایا آپنے یہ شخص عثمان سے عداوت رکھتا تھا پس اللہ نے اس سے عداوت رکھی ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے اور یہ محمد بن زیاد جو ساتھی میمون بن مہران کا ہے حدیث میں بہت ضعیف ہے۔ اور محمد بن زیاد صاحب ابی ہریرہ کا جو بصری ہے ثقہ ہے اور کنیت اسکی ابا الحارث ہے۔ اور محمد بن زیاد الہانی صاحب ابی امامہ کا ثقہ شامی ہے کنیت اسکی ابا سفیان ہے۔ **باب** **حدیث** کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے ابی عثمان نہدی سے اُسنے ابی موسیٰ اشعری سے کہا اُسنے میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا پس آنحضرت ایک انصار کے باغ میں داخل ہوئے اور اپنی حاجت کو پورا کیا اور مجھسے کہا اے ابا موسیٰ دروازے پر ٹھہرا رہ اور کوئی شخص مجھپر سوائے اذن کے داخل نہونے پائے پھر ایک مرد آیا اور دروازے کو کھٹکھٹایا میں نے کہا کون ہے کہا اُسنے ابو بکر ہوں میں نے کہا یا رسول اللہ یہ ابو بکر ہے اذن مانگتا ہے فرمایا آپنے اسکو اذن دے اور جنت کی بشارت دے پس وہ داخل ہوا۔ اور ایک اور مرد آیا اور دروازے کو کھٹکھٹایا سو میں نے کہا یہ کون ہے پس کہا اُسنے میں عمر ہوں میں نے کہا یا رسول اللہ یہ عمر ہے اذن مانگتا ہے فرمایا آپنے اسکے واسطے دروازہ کھولدے اور جنت کی اسکو بشارت دے پس میں نے دروازہ کھولا اور وہ داخل ہوا اور اسکو میں نے جنت کی بشارت دی پھر ایک اور مرد آیا اور اُسنے دروازے کو کھٹکھٹایا سو میں نے کہا یہ کون ہے کہا اُسنے میں عثمان ہوں میں نے کہا یا رسول اللہ یہ عثمان اذن مانگتا ہے فرمایا آپنے اسکے واسطے بھی دروازہ کھولدے اور اسکو جنت کی بشارت دے اوپر ایک مصیبت کے جو اسکو پہونچیگی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بغیر اس وجہ سے بھی ابی عثمان نہدی سے مروی ہے اور اس باب میں روایت ہے

واصل بن عبد الاعلى نا محمد بن فضيل عن عبد الله بن عبد الرحمن ابي نصر عن المساور الحميري عن امه قالت دخلت على ام سلمة فسمعتها تقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يحب عليا منافق ولا يبغضه مؤمن وفي الباب عن علي هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه **باب حدثنا** اسمعيل بن موسى الفزاري ابن بنت السدي نا شريك عن ابي ربيعة عن ابن بريدة عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله امرني بحب اربعة واخبرني انه يحبهم قيل يا رسول الله سمهم لنا قال علي منهم يقول ذلك ثلاثا وابوذر والمقداد وسلمان وامرني بحبهم واخبرني انه يحبهم هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث شريك **باب حدثنا** اسمعيل بن موسى نا شريك عن ابي اسحق عن حبشي بن جنادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم علي مني وانا من علي ولا يؤدي عني الا انا او علي هذا حديث حسن غريب صحيح **حدثنا** يوسف بن موسى القطان البغدادي نا علي بن قادم نا علي بن صالح بن حي عن حكيم بن جبير عن جميع بن عمير التيمي عن ابن عمر قال اخا رسول الله صلى الله عليه وسلم بين اصحابه فجاء علي تدمع عيناه فقال يا رسول الله اخيت بين اصحابك ولم تواخ بيني وبين احد فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم انت اخي في الدنيا والاخرة هذا حديث حسن غريب وفيه عن زيد بن ابي اوفى **باب حدثنا** سفيان بن وكيع نا عبيد الله بن موسى عن عيسى بن عمر عن السدي عن انس بن مالك قال كان عند النبي صلى الله عليه وسلم طير فقال اللهم ائتني باحب خلقك اليك ياكل معي هذا الطير فجاء علي فاكل معه هذا حديث غريب لا نعرفه من حديث السدي الا من هذا الوجه وقد روي هذا الحديث من غير وجه عن انس والسدي اسمه اسمعيل بن عبد الرحمن وقد ادرك انس بن مالك وراى الحسين بن علي **حدثنا** خلاد بن اسلم البغدادي نا النضر بن شميل

واصل بن عبد الاعلیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن فضیل نے عبد اللہ بن عبد الرحمن ابی نصر سے اُسنے مساور حمیری سے اُسنے اپنی والدہ سے کہا اُسنے میں ام سلمہ پر داخل ہوئی اور میں نے اُس سے سنا کہتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے منافق آدمی علی کو دوست نہیں رکھتا اور مومن اُنسے دشمنی نہیں کرتا۔ اور اس باب میں روایت ہے علی سے یہ حدیث حسن غریب ہے اس طریق سے۔ **باب حدیث** کی ہمسے اسمعیل بن موسیٰ فزاری سدی کے نواسہ نے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے ابی ربیعہ سے اُسنے ابن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالے نے مجھے چار شخصوں کی محبت کرنے کا حکم دیا ہے اور مجھے خبر دی ہے کہ میں بھی اُنکو دوست رکھتا ہوں کسی نے آپ سے کہا یا رسول اللہ اُنکا نام ہمکو بتلائیے فرمایا آپنے علی اُنسے ہے آپنے یہ تین بار فرمایا اور ابوذر اور مقداد اور سلمان اور آنحضرت نے مجھے اُنکی محبت کا حکم دیا ہے اور خبر دی ہے کہ میں بھی اُنکو دوست رکھتا ہوں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق شریک سے **باب حدیث** کی ہمسے اسمعیل بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے ابی اسحاق سے اُسنے حبشی بن جنادہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی مجھسے ہے اور میں علی سے ہوں اور نہیں ادا کرتا مجھسے مگر میں خود ہی یا علی۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے یوسف بن موسیٰ قطان بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن قادم نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن صالح بن حی نے حکیم بن جبیر سے اُسنے جمیع بن عمیر تیمی سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ میں برادری بنادی پس حضرت علی روتے ہوئے آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ آپنے اپنے صحابہ میں برادری بنادی ہے اور درمیان میرے اور کسی اور کے برادری نہیں بنائی پس اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو میرا بھائی ہے دنیا و آخرت میں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور اسمیں روایت ہے زید بن ابی اوفی سے **باب حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن موسیٰ نے عیسیٰ بن عمر سے اُسنے سدی سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جانور تھا پس کہا آپنے اے اللہ اپنی پیدائش سے میرے پاس وہ آدمی لا جو تجھے سب سے زیادہ محبوب ہو کہ میرے ساتھ اس جانور کو کھائے پس حضرت علی آئے اور اُنہوں نے آپکے ساتھ کھایا۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق سدی سے مگر اسی وجہ سے اور کئی وجہ سے یہ حدیث انس سے مروی ہے اور سدی کا نام اسمعیل بن عبد الرحمن ہے اور اُسنے انس بن مالک کو پایا ہے اور حسین بن علی کو دیکھا ہے **حدیث** کی ہمسے خلاد بن اسلم بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے نضر بن شمیل نے کہا

[1] تورپشتی نے کہا ہے کہ عرب کا دستور ہے کہ جب انکا آپسمیں کوئی جھگڑا یا عہد یا صلح وغیرہ کا کوئی امر ہو تو اسمیں وہ خود آدمی مالک یا کوئی قریبی جواب دینے کے لیے مسلم ہوتا ہے اور غیر سے قبول

عن زید بن ارقم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ وابو سریحۃ ھو حذیفۃ بن اسید صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا ابو الخطاب زیاد بن یحیی البصری نا ابو عتاب سھل بن حماد نا المختار بن نافع نا ابو حیان التیمی عن ابیہ عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ ابا بکر زوجنی ابنتہ وحملنی الی دار الھجرۃ واعتق بلالا من مالہ رحم اللہ عمر یقول الحق وان کان مرا ترکہ الحق ومالہ صدیق رحم اللہ عثمن تستحییہ الملائکۃ رحم اللہ علیا اللھم ادر الحق معہ حیث دار ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ حدثنا سفیان بن وکیع نا ابی عن شریک عن منصور عن ربعی بن حراش قال نا علی بن ابی طالب بالرحبۃ فقال لما کان یوم الحدیبیۃ خرج الینا ناس من المشرکین فیھم سھیل بن عمرو واناس من رؤسا المشرکین فقالوا یا رسول اللہ خرج الیک ناس من ابناءنا واخواننا وارقائنا ولیس لھم فقہ فی الدین وانما خرجوا فرارا من اموالنا وضیاعنا فارددھم الینا فان لم یکن لھم فقہ فی الدین سنفقھھم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا معشر قریش لتنتھن او لیبعثن اللہ علیکم من یضرب رقابکم بالسیف علی الدین قد امتحن اللہ قلوبھم علی الایمان قالوا من ھو یا رسول اللہ فقال لہ ابو بکر من ھو یا رسول اللہ وقال عمر من ھو یا رسول اللہ قال ھو خاصف النعل وکان اعطی علیا نعلہ یخصفھا قال ثم التفت الینا علی فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار ھذا حدیث حسن صحیح غریب لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ من حدیث ربعی عن علی **باب** حدثنا قتیبۃ نا جعفر بن سلیمن عن ابی ھارون العبدی عن ابی سعید الخدری قال ان کنا لنعرف المنافقین نحن معشر الانصار ببغضھم علی بن ابی طالب ھذا حدیث غریب وقد تکلم شعبۃ فی ابی ھارون العبدی وقد روی ھذا عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی سعید **باب** حدثنا

اُسنے زید بن ارقم سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے - اور ابو سریحہ وہ حذیفہ بن اسید ہیں جو صاحب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہیں - حدیث کی ہمسے ابو الخطاب یعنی زیاد بن یحیی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عتاب یعنی سہل بن حماد نے کہا حدیث کی ہمسے مختار بن نافع نے کہا حدیث کی ہمسے ابو حیان تیمی نے اپنے باپ سے اُسنے علی سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی ابو بکر صدیق پر رحم کرے کہ اُسنے اپنی بیٹی مجھے نکاح کر دی اور ہجرت کے گھر کی طرف اُٹھایا اور اپنے مال سے بلال کو آزاد کر دیا - اللہ تعالی عمر پر رحم کرے کہ وہ حق بات کہتا ہی اگرچہ کڑوا ہو حق بات کہنے نے اسکو اس حالت پر کر دیا ہی کہ اسکا کوئی دوست نہین رہا - اللہ تعالی عثمان پر رحم کرے کہ اس سے فرشتے حیا کرتے ہین - اللہ تعالے علی پر رحم کرے ای اللہ اسکے ساتھ حق کو پھیر جس طرف یہ پھرے یہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے شریک سے اُسنے منصور سے اُسنے ربعی بن حراش سے کہا حدیث کی ہمسے علی بن ابیطالب نے رحبہ مین پس کہا اُسنے جب حدیبیہ کا دن ہوا تو لوگ مشرکین ہماری طرف نکلے - اُنمین سہیل بن عمرو اور کئی لوگ مشرکین کے سرداروں سے تھے پس کہا اُنہون نے یا رسول اللہ آپکی طرف ہمارے بیٹے اور بھائی اور غلام چلے آئے ہین اور اُنکو دین کی کچھ سمجھ نہین بلکہ وہ ہمارے مالون اور زمینون سے بھاگ کر نکلے ہین سو اُنکو آپ ہماری طرف پھیر دیجیے پس اگر انکو دین مین سمجھ نہوگی تو ہم اُنکو سمجھا دینگے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ای گروہ قریش چاہیے کہ ہٹ جاؤ یا اللہ تعالی تمپر وہ شخص بھیجیگا جو تمھاری گردنون کو تلوار کے ساتھ دین پر باریگا اللہ تعالے نے انکے دلونکو ایمان پر جانچ لیا ہی کہا لوگون نے وہ کون شخص ہی یا رسول اللہ اور آپ سے ابو بکر نے بھی کہا کہ وہ شخص کون ہی یا رسول اللہ اور عمر نے بھی کہا کہ وہ شخص کون ہی یا رسول اللہ فرمایا آپنے وہ جوتون کا سینے والا ہی اور آنحضرت نے حضرت علی کو اپنا جوتا سینے کے لیے دیا تھا کہا اُسنے پھر ہماری طرف علی نے التفات کی پس کہا بیشک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جو کوئی مجھپر دیدہ دانستہ جھوٹ بولے تو چاہیے کہ وہ جگہ اپنی آگ مین بنائے - یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اس طریق سے یعنی طریق ربعی سے جو راوی علی سے ہی - **باب** **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن سلیمان نے ابی ہارون عبدی سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے ہم گروہ انصار کا پہچانتے تھے منافقون کو بسبب انکے دشمنی رکھنے کے علی بن ابیطالب سے - یہ حدیث غریب ہی اور شعبہ نے ابی ہارون عبدی کے حق مین کلام کیا ہی اور مروی ہی یہ اعمش سے اُسنے روایت کی ابی صالح سے اُسنے ابی سعید سے - **باب** **حدیث** کی ہمسے

عن ابی اسحٰق عن البراء قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم جیشین وامر علی احدھما علی بن ابی طالب وعلی الآخر خالد بن الولید وقال اذا کان القتال فعلی قال فافتتح علی حصنا فاخذ منہ جاریۃ فکتب معی خالد کتابا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشی بہ قال فقدمت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقرأ الکتاب فتغیر لونہ ثم قال ما تری فی رجل یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ قال قلت اعوذ باللہ من غضب اللہ ومن غضب رسولہ وانما انا رسول فسکت ھذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ **باب حدثنا** علی بن المنذر الکوفی نا محمد بن فضیل عن الاجلح عن ابی الزبیر عن جابر قال دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا یوم الطائف فانتجاہ فقال الناس لقد طال نجواہ مع ابن عمہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما انتجیتہ ولکن اللہ انتجاہ ھذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من حدیث الاجلح وقد رواہ غیر ابن فضیل عن الاجلح ومعنی قولہ ولکن اللہ انتجاہ یقول ان اللہ امرنی ان انتجی معہ **باب حدثنا** علی بن المنذر نا ابن فضیل عن سالم بن ابی حفصۃ عن عطیۃ عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی یا علی لا یحل لاحد ان یجنب فی ھذا المسجد غیری وغیرک قال علی بن المنذر قلت لضرار بن صرد ما معنی ھذا الحدیث قال لا یحل لاحد یستطرقہ جنبا غیری وغیرک ھذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ وقد سمع محمد بن اسمعیل منی ھذا الحدیث واستغربہ **باب حدثنا** اسمعیل بن موسی نا علی بن عابس عن مسلم الملائی عن انس بن مالک قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاثنین وصلی علی یوم الثلاثاء ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث مسلم الاعور ومسلم الاعور لیس عندھم بذلک القوی وقد روی ھذا الحدیث عن مسلم عن حبۃ عن علی نحو ھذا

اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے براء سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لشکر بھیجے اور ایک پر علی بن ابیطالب کو حاکم کیا اور دوسرے پر خالد بن ولید کو۔ اور فرمایا کہ جب جنگ ہو تو علی حاکم اعلےٰ ہیں کہا راوی نے پس علی نے قلعہ کو فتح کیا اور اُس سے ایک لونڈی پکڑی پس خالد نے مجھے خط نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف علی کی شکایت کی باب میں لکھ دیا کہا اُسنے پھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپنے اُس خط کو پڑھا پس آپکا رنگ متغیر ہو گیا پھر فرمایا تو کیا چاہتا ہی اُس مرد کے حق میں جو اللہ اور اُسکے رسول کو دوست رکھتا ہی اور اُسکو بھی اللہ اور اُسکا رسول دوست رکھتا ہی کہا اُسنے میں نے کہا میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اللہ کے غضب سے اور اُسکے رسول کے غضب سے اور میں تو صرف قاصد ہی ہوں۔ پس آپ خاموش ہو گئے یہ حدیث حسن غریب ہی نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے۔ **باب حدیث** کی ہمسے علی بن منذر کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے اجلح سے اُسنے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو طائف کے روز بلایا اور اُسکے ساتھ سرگوشی کی پس کہا لوگوں نے کہ آپنے اپنے بھتیجے کے ساتھ بہت دیر تک سرگوشی کی ہی سو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے اسکو سرگوشی کے لیے خاص نہیں کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے اسکو سرگوشی کے لیے خاص کیا ہی یہ حدیث حسن غریب ہی نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق اجلح سے اور ابن فضیل کے سوا اور لوگوں نے بھی اس حدیث کو اجلح سے روایت کیا ہی اور معنی قول (لیکن اللہ تعالےٰ نے اسکو سرگوشی کے لیے خاص کیا ہی) کے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھکو انکے ساتھ سرگوشی کرنے کا حکم دیا ہی۔ **باب حدیث** کی ہمسے علی بن منذر نے کہا حدیث کی ہمسے ابن فضیل نے سالم بن ابی حفصہ سے اُسنے عطیہ سے اُسنے ابی سعید سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو اے علی سوا تیرے اور میرے اور کسی شخص کے لیے اس مسجد میں جنبی بیٹھنا حلال نہیں ہی کہا علی بن منذر نے میں نے ضرار بن صرد سے کہا اس حدیث کے کیا معنی ہیں کہا اُسنے کہ سوا میرے اور تیرے کسی جنبی کو اس مسجد میں رات گذارنا حلال نہیں یہ حدیث حسن غریب ہی نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے اور محمد بن اسمعیل نے مجھسے یہ حدیث سنی اور اسکو غریب جانا **باب حدیث** کی ہمسے اسمعیل بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن عابس نے مسلم ملائی سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دوشنبہ کے روز نبوت ظاہر ہوئی اور علی نے سہ شنبہ کے روز نماز پڑھی یہ حدیث غریب ہی نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق مسلم اعور سے اور مسلم اعور انکے نزدیک قوی نہیں ہی اور مروی ہی یہ حدیث مسلم سے بواسطہ حبہ کے علی سے مثل اسکے۔

انا عوف عن عبد الله بن عمرو بن هند الجملي قال قال علي كنت اذا سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطاني واذا سكت ابتدأني هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه **باب** حدثنا اسمعيل بن موسى نا محمد بن عمر الرومي نا شريك عن سلمة بن كهيل عن سويد بن غفلة عن الصنابحي عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا دار الحكمة وعلي بابها هذا حديث غريب منكر روى بعضهم هذا الحديث عن شريك ولم يذكروا فيه عن الصنابحي ولا نعرف هذا الحديث عن احد من الثقات غير شريك وفي الباب عن ابن عباس حدثنا قتيبة نا حاتم بن اسمعيل عن بكير بن مسمار عن عامر بن سعد بن ابي وقاص عن ابيه قال امر معوية بن ابي سفيان سعدا فقال ما منعك ان تسب ابا تراب قال اما ما ذكرت ثلاثا قالهن رسول الله صلى الله عليه وسلم فلن اسبه لان تكون لي واحدة منهن احب الي من حمر النعم سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لعلي وخلفه في بعض مغازيه فقال له علي يا رسول الله تخلفني مع النساء والصبيان فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم اما ترضى ان تكون مني بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبوة بعدي وسمعته يقول يوم خيبر لاعطين الراية رجلا يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله قال فتطاولنا لها فقال ادعوا لي عليا قال فاتاه وبه رمد فبصق في عينه فدفع الراية اليه ففتح الله عليه وانزلت هذه الآية ندع ابناءنا وابناءكم ونساءنا ونساءكم الآية دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم عليا وفاطمة وحسنا وحسينا فقال اللهم هؤلاء اهلي هذا حديث حسن غريب صحيح من هذا الوجه **باب** حدثنا عبد الله بن ابي زياد نا الاحوص بن جواب عن يونس بن ابي اسحق

خبر دی ہمکو عوف نے عبد اللہ بن عمرو بن ہند جملی سے کہا اُسنے کہا علی نے مین جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز مانگتا تو مجھے دیتے اور جب مین خاموش رہتا تو مجھے پہلے دیتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہی اس وجہ سے۔ **باب** حدیث کی ہمسے اسمعیل بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عمر رومی نے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے سلمہ بن کہیل سے اُسنے سوید بن غفلہ سے اسنے صنابحی سے اُسنے علی سے کہا اُسنے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مین حکمت کا گھر ہون اور علی دروازہ اُسکا ہی۔ یہ حدیث غریب منکر ہی روایت کیا ہی بعض نے اس حدیث کو شریک سے اور صنابحی کا اسمین ذکر نہین کیا اور سواے شریک کے اور کسی ثقہ آدمی سے اس حدیث کو ہم نہین پہچانتے۔ اور اس باب مین روایت ہی ابن عباس سے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حاتم بن اسمعیل نے اُسنے بکیر بن مسمار سے اُسنے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے اسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے معاویہ بن ابی سفیان نے سعد کو حکم کیا اور کہا کیا چیز تجھے ابو تراب (کنیت حضرت علی) کے بُرا کہنے سے منع کرتی ہی کہا اُسنے جبتک مین نے ان تین باتون کو کہ جنکو آنحضرت نے فرمایا ہی سنا ہی اُنکو مین برا نہین کہتا البتہ میرے واسطے ان مین سے ایک کا ہونا سرخ اونٹون سے بہت بہتر ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی کہ علی کو کہتے تھے اور ایک جنگ مین اُنکو پیچھے چھوڑ گئے تھے پس آنحضرت کو حضرت علی نے کہا یا رسول اللہ آپ مجھے عورتون اور لڑکون کے ساتھ چھوڑے جاتے ہین پس فرمایا انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تو اس سے راضی نہین کہ تو ہووے میرے نزدیک بمنزلے ہارون کے موسیٰ کے نزدیک مگر فرق اتنا ہی کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہین۔ اور سنا مین نے آپسے کہ خیبر کے دن فرماتے البتہ مین علم اُس شخص کو دونگا جو اللہ اور اُسکے رسول کو دوست رکھتا ہی اور اُسکو بھی اللہ اور اُسکا رسول دوست رکھتا ہی کہا راوی نے سو ہمنے گردنین لمبی کین پس فرمایا آپنے میرے پاس علی کو بلاؤ کہا راوی نے پس آپکے پاس حضرت علی آئے اس حالت مین کہ آنکھ آپکی بیمار تھی سو آپنے اُنکی آنکھ مین لعاب لگایا اور علم انکو دیا پس اللہ تعالےٰ نے آپکے ہاتھ پر فتح کردی اور جب یہ آیت نازل ہوئی ہی ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم الآیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور کہا اے اللہ یہ میرے اہل ہین یہ حدیث حسن غریب صحیح ہی اس طریق سے۔ **باب** حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن ابی زیاد نے کہا حدیث کی ہمسے احوص بن جواب نے یونس بن ابی اسحاق سے

[1] منافقون نے طعنہ دیا تھا کہ علی کو حضرت اپنے ساتھ نہین لیجاتے ذلیل جانکے اُنکو گھر مین چھوڑے جاتے ہین تب حضرت نے علی مرتضیٰ کے دلاسے کے واسطے یہ حدیث فرمائی۔ ظاہر اس حدیث سے شیعہ نے تمسک پکڑا ہی کہ خلافت حق حضرت علی کا تھا جواب اسکا یہ ہی کہ حضرت علی غیبوبت تبوک کی مدت مین خلیفہ رہے جیسا کہ ہارون حضرت موسیٰ کی غیبوبت کی مدت مین خلیفہ رہے تھے اور اسوقت آنحضرت ابن ام مکتوم کو مدینہ مین امامت پر مقرر کر گئے تھے اور حضرت علی کو گھر کی خبر گیری کے واسطے اگر خلافت مطلقاً حضرت علی کے لیے ہی ہوتی تو امامت پر بھی ضرور انہی کو مقرر کر جاتے غرضکہ ظاہر ایسی معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت انکو فقط تھوڑے ہی دنون کے لیے خلیفہ کر گئے تھے اور اس سے لازم نہین آتا کہ بعد کو بھی خلیفہ ہون [12] کہا سعد نے معاویہ کو کہ جیسے مین نے تین باتین

واول من اسلم من النساء خديجة حدثنا محمد بن بشار ومحمد بن المثنى قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عمرو بن مرة عن ابي حمزة عن رجل من الانصار عن زيد بن ارقم قال اول من اسلم علي قال عمرو بن مرة فذكرت ذلك لابراهيم النخعي فانكره وقال اول من اسلم ابوبكر الصديق هذا حديث حسن صحيح وابو حمزة اسمه طلحة بن زيد **باب** حدثنا عيسى بن عثمان بن اخي يحيى بن عيسى الرملي نا يحيى بن عيسى الرملي عن الاعمش عن عدي بن ثابت عن زر بن حبيش عن علي قال لقد عهد الي النبي صلى الله عليه وسلم النبي الامي انه لا يحبك الا مؤمن ولا يبغضك الا منافق قال عدي بن ثابت انا من القرن الذين دعا لهم النبي صلى الله عليه وسلم هذا حديث حسن صحيح حدثنا محمد بن بشار ويعقوب بن ابراهيم وغير واحد قالوا نا ابو عاصم عن ابي الجراح قال حدثني جابر بن صبيح قال حدثتني ام شراحيل قالت حدثتني ام عطية قالت بعث النبي صلى الله عليه وسلم جيشا فيهم علي قالت فسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو رافع يديه يقول اللهم لا تمتني حتى تريني عليا هذا حديث غريب حسن انما نعرفه من هذا الوجه **مناقب ابي محمد طلحة بن عبيد الله رضي الله عنه** حدثنا ابو سعيد الاشج نا يونس بن بكير عن محمد بن اسحق عن يحيى بن عباد بن عبد الله بن الزبير عن ابيه عن جده عبد الله بن الزبير عن الزبير قال كان على رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم احد درعان فنهض الى الصخرة فلم يستطع فاقعد تحته طلحة فصعد النبي صلى الله عليه وسلم حتى استوى على الصخرة قال فسمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول اوجب طلحة هذا حديث حسن صحيح غريب حدثنا قتيبة نا صالح بن موسى عن الصلت بن دينار عن ابي نضرة قال قال جابر بن عبد الله سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من سره ان ينظر الى شهيد يمشي على وجه الارض فلينظر الى طلحة بن عبيد الله هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث الصلت بن دينار وقد تكلم بعض اهل العلم في الصلت بن دينار وضعفه وتكلموا في صالح بن موسى

اور عورتوں سے سب سے پہلے حضرت خدیجہ اسلام لائی ہیں۔ حدیث کی ہمسے محمد بن بشار اور محمد بن مثنی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے عمرو بن مرہ سے اُسنے ابی حمزہ سے اُسنے ایک مرد انصاری سے اُسنے زید بن ارقم سے کہا اُسنے سب سے پہلے حضرت علی اسلام لائے ہیں اور میں نے اس بات کو ابراہیم نخعی سے ذکر کیا پس اُسنے اسکا انکار کیا اور کہا سب سے پہلے ابوبکر صدیق اسلام لائے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو حمزہ کا نام طلحہ بن زید ہے **باب** حدیث کی ہمسے عیسیٰ بن عثمان بن اخی یحییٰ بن عیسیٰ رملی نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن عیسیٰ رملی نے اعمش سے اُسنے عدی بن ثابت سے اُسنے زر بن حبیش سے اُسنے علی سے کہا اُسنے میرے ساتھ نبی اُمی صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد کیا ہے کہ نہیں دوست رکھتا تجھے مگر مومن اور نہیں دشمنی کرتا تجھسے مگر منافق کہا عدی بن ثابت نے میں اُس جماعت سے ہوں جنکے حق میں دعا کی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار اور یعقوب بن ابراہیم اور کئی ایک نے کہا انھوں نے حدیث کی ہمسے ابو عاصم نے ابی الجراح سے کہا حدیث کی مجھے جابر بن صبیح نے کہا حدیث کی مجھے شراحیل کی والدہ نے کہا حدیث کی مجھے اُم عطیہ نے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اُنمیں حضرت علی بھی تھے سو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ دونوں ہاتھ اُٹھا کر یہ دعا کر رہے تھے اے اللہ مجھے فوت نہ کرائیو یہانتک کہ میں علی کو دیکھلوں۔ یہ حدیث غریب حسن ہے ہم تو فقط اسکو اسی وجہ سے پہچانتے ہیں۔ **مناقب ابی محمد طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے** حدیث کی ہمسے ابو سعید اشج نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن بکیر نے محمد بن اسحاق سے اُسنے یحییٰ بن عباد بن عبد اللہ بن زبیر سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا عبد اللہ بن زبیر سے اُسنے زبیر سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اُحد کے دن دو درع تھیں پس آنحضرت ایک پتھر کی طرف کھڑے ہو گئے اور اُسپر چڑھ نہ سکے پس آپکے نیچے طلحہ بیٹھ گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوپر اُسکے چڑھے یہانتک کہ پتھر پر برابر ہوے کہا اُسنے سو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے طلحہ کے واسطے جنت واجب ہو گئی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے صالح بن موسیٰ نے صلت بن دینار سے اُسنے ابی نضرہ سے کہا اُسنے کہا جابر بن عبد اللہ نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جسکو خوش لگے کہ شہید کو زمین پر چلتے ہوے دیکھے تو چاہیے کہ طلحہ بن عبید اللہ کی طرف دیکھے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق صلت بن دینار سے اور بعض اہل علم نے صلت بن دینار کے حق میں کلام کیا ہے اور اسکو ضعیف کیا ہے اور انھوں نے صالح بن موسیٰ کے حق میں بھی گفتگو کی ہے۔

حدثنا القاسم بن دينار الكوفي نا ابو نعيم عن عبد السلام بن حرب عن يحيى بن سعيد عن سعيد بن المسيب عن سعد بن ابي وقاص ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لعلي انت مني بمنزلة هارون من موسى هذا حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه عن سعد عن النبي صلى الله عليه وسلم ويستغرب هذا الحديث من حديث يحيى بن سعيد الانصاري حدثنا محمود بن غيلان نا ابو احمد الزبيري عن شريك عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن جابر بن عبد الله ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لعلي انت مني بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبي بعدي هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه وفي الباب عن سعد وزيد بن ارقم وابي هريرة وام سلمة **باب** حدثنا محمد بن حميد الرازي نا ابراهيم بن المختار عن شعبة عن ابي بلج عن عمرو بن ميمون عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم امر بسد الابواب الا باب علي هذا حديث غريب لا نعرفه عن شعبة بهذا الاسناد الا من هذا الوجه حدثنا نصر بن علي الجهضمي نا علي بن جعفر بن محمد قال اخبرني اخي موسى بن جعفر بن محمد عن ابيه جعفر بن محمد عن ابيه محمد بن علي عن ابيه علي بن الحسين عن ابيه عن جده علي بن ابي طالب ان النبي صلى الله عليه وسلم اخذ بيد حسن وحسين قال من احبني واحب هذين واباهما وامهما كان معي في درجتي يوم القيامة هذا حديث حسن غريب لا نعرفه من حديث جعفر بن محمد الا من هذا الوجه **باب** حدثنا محمد بن حميد نا ابراهيم بن المختار عن شعبة عن ابي بلج عن عمرو بن ميمون عن ابن عباس قال اول من صلى علي هذا حديث غريب من هذا الوجه لا نعرفه من حديث شعبة عن ابي بلج الا من حديث محمد بن حميد وابو بلج اسمه يحيى بن ابي سليم وقال بعض اهل العلم اول من اسلم من الرجال ابو بكر الصديق واسلم علي وهو غلام ابن ثمان سنين

حدیث کی ہمسے قاسم بن دینار کوفی نے کہا حدیث ہمسے ابونعیم نے عبد السلام بن حرب سے اُنسے یحیٰی بن سعید سے اُنسے سعید بن مسیب سے اُنسے سعد بن ابی وقاص سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو فرمایا تو میرے نزدیک بمنزلۂ ہارون کے ہی موسیٰ کے نزدیک۔ یہ حدیث صحیح ہی اور غیر وجہ سے بھی بواسطۂ سعد کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی اور غرابت اس حدیث کی طریق یحیٰی ابن سعید انصاری سے ہی۔ حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد زبیری نے شریک سے اُنسے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے اُنسے جابر بن عبد اللہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو کہا تو میرے نزدیک بمنزلۂ ہارون کے ہی موسیٰ کے نزدیک مگر فرق اتنا ہی کہ میرے بعد پیغمبر نہیں ہی۔ یہ حدیث حسن غریب ہی اسوجہ سے اور اس باب میں روایت ہی سعد اور زید بن ارقم اور ابی ہریرہ اور ام سلمہ سے رضی اللہ عنہم۔ **باب** حدیث کی ہمسے محمد بن حمید رازی نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن مختار نے شعبہ سے اُنسے ابی بلج سے اُنسے عمرو بن میمون سے اُنسے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام دروازوں کے بند کرنے کا حکم دیا سوا اسکے دروازے علی کے۔[1] یہ حدیث غریب ہی نہیں پہچانتے ہم اسکو شعبہ سے ساتھ اس اسناد کے مگر اسی وجہ سے۔ حدیث کی ہمسے نصر بن علی جہضمی نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن جعفر بن محمد نے کہا خبر دی مجھے بھائی میرے موسیٰ بن جعفر بن محمد نے اپنے باپ جعفر بن محمد سے اُنسے اپنے باپ محمد بن علی سے اُنسے اپنے باپ علی بن حسین سے اُنسے اپنے باپ سے اُنسے دادا علی بن ابی طالب سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کا ہاتھ پکڑ کر کہا جو کوئی مجھے دوست رکھے اور ان دونوں کو اور والدین انکے کو وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجے میں ہوگا۔ یہ حدیث غریب ہی نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق جعفر بن محمد سے مگر اسی وجہ سے **باب** حدیث کی ہمسے محمد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن مختار نے شعبہ سے اُنسے ابی بلج سے اُنسے عمرو بن میمون سے اُنسے ابن عباس سے کہا اُنسے اول جس شخص نے نماز پڑھی ہی وہ علی ہی یہ حدیث غریب ہی اسوجہ سے نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق شعبہ سے جو راوی ہی ابی بلج سے مگر طریق محمد بن حمید سے۔ اور ابو بلج کا نام یحیٰی بن ابی سلیم ہی اور کہا بعض اہل علم نے سب سے پہلے مردوں سے حضرت ابو بکر صدیق اسلام لائے ہیں اور حضرت علی اسلام لائے اس حالت میں کہ آٹھ برس کے تھے

[1] ابن جوزی نے اس حدیث کو موضوع کیا ہی اور کہا ہی کہ اسکو شیعہ نے ابو بکر صدیق کی حدیث کے مقابل میں وضع کیا ہی اور ابن حجر نے انکار کیا ہی کہ اس حدیث کے کئی طریق ہیں بعض صحت کے مرتبہ کو پہونچتے ہیں بعض حسن کو۔ اور اس حدیث اور حدیث ابو بکر صدیق والی میں کوئی معارضہ نہیں ہی کیونکہ یہ حکم (جسمیں حضرت علی کے دروازے کے سوا اور دروازوں کے بند کردینے کا حکم دیا ہی) اول میں تھا جبکہ مسجد بننے لگی تھی اور جسمیں یہ حکم ہوا کہ حضرت ابو بکر کے دروازے کے سوا اور دروازے بند کیے جاویں یہ آخر وقت کا ہی جبکہ آپکی عمر شریف سے دو تین روز باقی رہے تھے ۱۲ کذا فی اللمعات

يقول ان لكل نبي حواريا وحواري الزبير وزاد ابو نعيم فيه يوم الاحزاب قال من ياتينا بخبر القوم قال الزبير انا قالها ثلاثا قال الزبير انا هذا حديث حسن صحيح **باب حدثنا** قتيبة نا حماد بن زيد عن صخر بن جويرية عن هشام بن عروة قال اوصى الزبير الى ابنه عبد الله صبيحة الجمل فقال ما مني عضو الا وقد جرح مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى انتهى ذلك الى فرجه هذا حديث حسن غريب من حديث حماد بن زيد **مناقب** عبد الرحمن بن عوف بن عبد عوف الزهري رضي الله عنه **حدثنا** قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن عبد الرحمن بن حميد عن ابيه عن عبد الرحمن بن عوف قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ابو بكر في الجنة وعمر في الجنة وعثمن في الجنة وعلي في الجنة وطلحة في الجنة والزبير في الجنة وعبد الرحمن بن عوف في الجنة وسعد بن ابي وقاص في الجنة وسعيد بن زيد في الجنة وابو عبيدة بن الجراح في الجنة **اخبرنا** ابو مصعب قراءة عن عبد العزيز بن محمد عن عبد الرحمن بن حميد عن ابيه عن سعيد بن زيد عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه ولم يذكر فيه عن عبد الرحمن بن عوف وقد روى هذا الحديث عن عبد الرحمن بن حميد عن ابيه عن سعيد بن زيد عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا وهذا اصح من الحديث الاول **حدثنا** صالح بن مسمار المروزي نا ابن ابي فديك عن موسى بن يعقوب عن عمر بن سعيد عن عبد الرحمن بن حميد عن ابيه ان سعيد بن زيد حدثه في نفر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عشرة في الجنة ابو بكر في الجنة وعمر في الجنة وعلي وعثمن والزبير وطلحة وعبد الرحمن وابو عبيدة وسعد بن ابي وقاص قال فعد هؤلاء التسعة وسكت عن العاشر فقال القوم ننشدك الله يا ابا الاعور من العاشر قال نشدتموني بالله ابو الاعور في الجنة قال هو سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل وسمعت محمدا يقول هذا اصح من الحديث الاول **باب حدثنا** قتيبة نا بكر بن مضر عن صخر بن عبد الله عن ابي سلمة عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول ان امركن لمما يهمني بعدي

کہ فرماتے ہر ایک نبی کا مددگار ہے اور میرا مددگار زبیر ہے۔ اور زیادہ کیا ابو نعیم نے اس میں احزاب کے دن فرمایا آپنے کون شخص ہمارے پاس قوم کفار کی خبر لاتا ہے کہا زبیر نے میں آنحضرت نے یہ تین بار فرمایا کہا زبیر نے میں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے صخر بن جویریہ سے اُسنے ہشام بن عروہ سے کہا اُسنے زبیر نے اپنے بیٹے عبداللہ کی طرف جنگ جمل کی صبح کو وصیت کی اور کہا کہ میرا کوئی ایسا عضو نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زخمی نہوا ہو حتیٰ کہ زخم میری فرج تک ہو پہنچے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے طریق حماد بن زید سے **مناقب** عبدالرحمن بن عوف بن عبد عوف زہری رضی اللہ عنہ کے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالعزیز بن محمد نے عبدالرحمن بن حمید سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبدالرحمن بن عوف سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر جنت میں ہے اور عمر جنت میں اور عثمان جنت میں اور علی جنت میں اور طلحہ جنت میں اور زبیر جنت میں اور عبدالرحمن بن عوف جنت میں اور سعد بن ابی وقاص جنت میں اور سعید بن زید جنت میں اور ابو عبیدہ بن جراح جنت میں خبر دی ہمکو ابو مصعب نے پڑھکر عبدالعزیز بن محمد سے اُسنے عبدالرحمن بن حمید سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے سعید بن زید سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور اُسنے اس میں عبدالرحمن بن عوف کا ذکر نہیں کیا۔ اور مروی ہے یہ حدیث عبدالرحمن بن حمید سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے سعید بن زید سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور یہ پہلی حدیث سے صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے صالح بن مسمار مروزی نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی فدیک نے موسیٰ بن یعقوب سے اُسنے عمر بن سعید سے اُسنے عبدالرحمن بن حمید سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ سعید بن زید نے اسکو ایک گروہ میں حدیث کی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس آدمی جنت میں ہیں ابوبکر جنت میں ہے اور عمر جنت میں اور علی اور عثمان اور زبیر اور طلحہ اور عبدالرحمن اور ابو عبیدہ اور سعد بن ابی وقاص جنت میں ہیں کہا راوی نے سعید نے ان نو کو شمار کیا اور دسویں سے خاموش رہا پس کہا قوم نے ہم تجھے اللہ کی قسم دیتے ہیں اے ابا الاعور (کنیت سعید بن زید) دسواں شخص کون ہے کہا اُسنے تمنے مجھے اللہ کی قسم دی ہے ابوالاعور جنت میں ہے کہا اُسنے ابوالاعور وہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ہے۔ اور سنا میں نے محمد سے کہ کہتا یہ صحیح ہے پہلی حدیث سے۔ **باب حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے بکر بن مضر نے صخر بن عبداللہ سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے عائشہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کی طرف مخاطب ہو کر کہتے تھے کہ تمہارا امر البتہ مجھے بعد میرے غم میں ڈالتا ہے

حدثنا ابو سعيد الاشج نا ابو عبد الرحمن بن منصور العنزي عن عقبة بن علقمة اليشكري قال سمعت علي بن ابي طالب
يقول سمعت اذني من في رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يقول طلحة والزبير جاراى في الجنة هذا حديث غريب
لا نعرفه الا من هذا الوجه حدثنا عبد القدوس بن محمد العطار نا عمرو بن عاصم عن اسحق بن يحيي بن طلحة عن عمه
موسى بن طلحة قال دخلت على معوية فقال الا ابشرك سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول طلحة ممن قضى نحبه
هذا حديث غريب لا نعرفه من حديث معوية الا من هذا الوجه **باب** حدثنا محمد بن العلاء نا يونس بن بكير
نا طلحة بن يحيي عن موسى وعيسى ابني طلحة عن ابيهما طلحة ان اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا لاعرابي جاهل
سله عمن قضى نحبه من هو وكانوا لا يجترؤن على مسئلة يوقرونه ويهابونه فسأله الاعرابي فاعرض عنه ثم سأله فاعرض
عنه ثم سأله فاعرض عنه ثم اني اطلعت من باب المسجد وعلي ثياب خضر فلما رأني النبي صلى الله عليه وسلم قال اين السائل عمن قضى نحبه قال
الاعرابي انا يا رسول الله قال هذا ممن قضى نحبه هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث ابي كريب عن يونس بن
بكير وقد روى غير واحد من كبار اهل الحديث عن ابي كريب هذا الحديث وسمعت محمد بن اسمعيل يحدث بهذا عن
ابي كريب ووضعه في كتاب الفوائد **مناقب** الزبير بن العوام رضي الله عنه حدثنا هناد نا عبدة عن هشام بن عروة
عن ابيه عن عبد الله بن الزبير عن الزبير قال جمع لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ابويه يوم قريظة فقال بابي وامي هذا حديث حسن
صحيح **باب** حدثنا احمد بن منيع نا معوية ابن عمرو نا زائدة عن عاصم عن زر عن علي بن ابي طالب قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان لكل نبي حواريا وان حواري الزبير بن العوام هذا حديث حسن صحيح ويقال الحواري الناصر **باب**
حدثنا محمود بن غيلان نا ابو داؤد الحفري وابو نعيم عن سفيان عن محمد بن المنكدر عن جابر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم

حدیث کی ہمسے ابوسعید اشج نے کہا حدیث کی ہمسے ابوعبدالرحمن بن منصور عنزی نے عقبہ بن علقمہ یشکری سے کہا اُسنے سنا میں نے علی بن ابیطالب سے سنا
کہ کہتے میرے کانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ مبارک سے سنا ہی کہ فرماتے طلحہ اور زبیر جنت میں میرے ہمسایہ ہیں یہ حدیث غریب ہی نہیں پہچانتے ہم اسکو
مگر اسی وجہ سے حدیث کی ہمسے عبدالقدوس بن محمد عطار نے کہا حدیث کی ہمسے عمر بن عاصم نے اسحاق بن یحیی بن طلحہ سے اُسنے اپنے چچا موسی بن طلحہ سے کہا اُسنے میں
معاویہ پر داخل ہوا پس کہا اُسنے کیا میں تجھے بشارت نہ دوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی کہ فرماتے تھے کہ طلحہ اُن لوگوں سے ہی جنھوں نے
اپنی حاجت پوری کرلی ہی۔ یہ حدیث غریب ہی نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق معاویہ سے مگر اسی طریق سے **باب** حدیث کی ہمسے محمد بن علاء نے کہا
حدیث کی ہمسے یونس بن بکیر نے کہا حدیث کی ہمسے طلحہ بن یحیی نے موسی اور عیسی سے جو طلحہ کے بیٹے ہیں اُنہوں نے اپنے باپ طلحہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے صحابہ نے ایک اعرابی جاہل سے کہا آنحضرت سے سوال کر کہ جسنے اپنی حاجت کو پورا کرلیا ہی وہ کون شخص ہی اور صحابہ آنحضرت سے سوال کرنے پر دلیر
نہو سکتے تھے آپ سے امید بھی رکھتے تھے اور خوف بھی کرتے تھے پس آپسے اعرابی نے سوال کیا اور آنحضرت نے اُس سے منہ پھیر لیا پھر اُسنے آپسے سوال کیا
اور آپنے اُس سے اعراض کیا پھر اُسنے آپسے سوال کیا اور آپنے اُس سے اعراض کیا پھر میں نے مسجد کے دروازے سے دیکھا اس حالت میں کہ مجھپر سبز کپڑے
تھے پس جب مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا فرمایا آپنے کہاں ہی اس شخص سے سوال کرنے والا کہ جسنے اپنی حاجت کو پورا کرلیا ہی کہا اعرابی نے میں
ہوں یا رسول اللہ فرمایا آپنے یہ شخص ہی اُن لوگوں سے کہ جنھوں نے اپنی حاجت کو پورا کرلیا ہی یہ حدیث حسن غریب ہی نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ابی کریب سے جو راوی ہی
یونس بن بکیر سے اور کئی ایک بڑے بڑے محدثین نے یہ حدیث ابی کریب سے روایت کی ہی اور سنا میں نے محمد بن اسمعیل سے کہ حدیث کرتا تھا ساتھ اسکے ابی کریب سے اور اُسنے اس حدیث
کو کتاب الفوائد میں رکھا ہی **مناقب** زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبیدہ نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ
سے اُسنے عبداللہ بن زبیر سے اُسنے زبیر سے کہا اُسنے نبی صلعم نے قریظہ کے دن میرے لیے اپنے والدین کو جمع کیا اور کہا میرے والدین تجھپر قربان ہوں
یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ **باب** حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے معاویہ بن عمر نے کہا حدیث کی ہمسے زائدہ نے
عاصم سے اُسنے زر سے اُسنے علی بن ابیطالب سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک نبی کا مددگار رہی اور میرا مددگار زبیر بن عوام ہی
یہ حدیث حسن صحیح ہی اور کہا گیا ہی کہ حواری کے معنی مددگار کے ہیں۔ **باب** حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد حفری
اور ابونعیم نے سفیان سے اُسنے محمد بن منکدر سے اُسنے جابر سے کہا اُسنے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

قال جمع لی رسول الله صلی الله علیه وسلم ابویه یوم احد هذا حدیث صحیح وقد روی هذا الحدیث عن عبد الله بن شداد بن الهاد عن علی عن النبی صلی الله علیه وسلم **حدثنا** بذلك محمود بن غیلان نا وکیع نا سفیان عن سعد بن ابراهیم عن عبد الله بن شداد عن علی بن ابی طالب قال ما سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یفدی احدا بابویه الا لسعد فانی سمعته یوم احد یقول ارم سعد فداك ابی وامی هذا حدیث صحیح **باب حدثنا** قتیبة نا اللیث عن یحیی بن سعید عن عبد الله بن عامر بن ربیعة ان عائشة قالت سهر رسول الله صلی الله علیه وسلم مقدمه المدینة لیلة فقال لیت رجلا صالحا یحرسنی اللیلة قالت فبینما نحن کذلك اذ سمعنا خشخشة السلاح فقال من هذا فقال سعد بن ابی وقاص فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم ما جاء بك فقال سعد وقع فی نفسی خوف علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فجئت احرسه فدعا له رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم نام هذا حدیث حسن صحیح **مناقب** ابی الاعور واسمه سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی الله عنه **حدثنا** احمد بن منیع نا هشیم انا حصین عن هلال بن یساف عن عبد الله بن ظالم المازنی عن سعید بن زید بن عمرو بن نفیل انه قال اشهد علی التسعة انهم فی الجنة ولو شهدت علی العاشر لم آثم قیل وکیف ذاك قال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم بحراء فقال اثبت حراء فانه لیس علیك الا نبی او صدیق او شهید قیل ومن هم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم وابوبکر وعمر وعثمن وعلی وطلحة والزبیر وسعد وعبد الرحمن بن عوف قیل فمن العاشر قال انا هذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجه عن سعید بن زید عن النبی صلی الله علیه وسلم **حدثنا** احمد بن منیع نا حجاج بن محمد ثنی شعبة عن الحر بن الصباح عن عبد الرحمن بن الاخنس عن سعید بن زید عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه بمعناه هذا حدیث حسن **مناقب** ابی عبیدة بن عامر بن الجراح رضی الله عنه **حدثنا** محمود بن غیلان نا وکیع نا سفیان عن ابی اسحق عن صلة بن زفر عن حذیفة

کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن میرے لیے اپنے والدین کو قربان کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور مروی ہے یہ حدیث عبد اللہ بن شداد بن الہاد سے بواسطہ علی کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے سعد بن ابراہیم سے اُسنے عبد اللہ بن شداد سے اُسنے علی بن ابیطالب سے کہا اُسنے مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین سنا کہ سوا سعد کے اور کسی کے لیے اپنے والدین کو قربان کرتے ہون مین نے آپسے سنا کہ اُحد کے دن کہتے تھے ای سعد تیر چلا تجھپر میرے والدین قربان ہون یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے یحیی بن سعید سے اُسنے عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے یہ کہ حضرت عائشہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابتداے مدینہ مین آنے کے وقت ایک رات جاگے پھر فرمایا کاش کوئی مرد صالح آج رات میری نگاہبانی کرتا کہا حضرت عائشہ نے پس اسوقت ہم کہ ہم اسی طرح ہی تھے کہ ہمنے ہتھیارون کی آہٹ سنی پس فرمایا آپنے کون ہے یہ سو کہا اُسنے سعد بن ابی وقاص۔ پھر اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا چیز تجھے یہان لائی ہے کہا سعد نے میرے دل مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ڈرنے کا خوف واقع ہوا سو مین آپکی نگاہبانی کے لیے آیا ہون پس اسکے حق مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی پھر سو گئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **مناقب** ابی الاعور کے اور نام اسکا سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ہے رضی اللہ عنہ **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے کہا حدیث کی ہمسے حصین نے ہلال بن یساف سے اُسنے عبد اللہ بن ظالم مازنی سے اُسنے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے یہ کہ کہا اُسنے مین شہادت دیتا ہون نو شخصون کی کہ وہ جنت مین ہین اور اگر مین دسوین کی بھی شہادت دون تو مین گنہگار نہین ہونگا کسی نے کہا اور یہ کسطرح ہے کہا اُسنے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوہ حراء پر تھے پس آپنے فرمایا ای حراء ٹھہر کیونکہ نہین ہے تجھپر مگر نبی یا صدیق یا شہید۔ کسی نے کہا اور وہ کون ہین کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور سعد اور عبد الرحمن بن عوف ہین رضی اللہ عنہم۔ کسی نے کہا اور دسوان کون ہے کہا اُسنے مین ہون۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہ حدیث غیر اس وجہ سے بھی بواسطہ سعید بن زید کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے حجاج بن محمد نے کہا حدیث کی مجھے شعبہ نے حر بن صباح سے اُسنے عبد الرحمن بن اخنس سے اُسنے سعید بن زید سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے بالمعنی یہ حدیث حسن ہے۔
مناقب ابی عبیدہ بن عامر بن جراح کے رضی اللہ عنہ **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی اسحاق سے اُسنے صلہ بن زفر سے اُسنے حذیفہ

ولن يصبر عليكن الا الصابرون قال ثم تقول عائشة فسقى الله اباك من سلسبيل الجنة تريد عبد الرحمن بن عوف وقد كان وصل ازواج النبي صلى الله عليه وسلم بمال بيعت باربعين الفا هذا حديث حسن صحيح غريب **حدثنا** اسحق بن ابراهيم بن حبيب بن الشهيد البصري واحمد بن عثمن قال نا قريش بن انس عن محمد بن عمرو عن ابي سلمة ان عبد الرحمن بن عوف اوصى بحديقة لامهات المؤمنين بيعت باربعمائة الف هذا حديث حسن غريب **مناقب** ابي اسحق سعد بن ابي وقاص رضي الله عنه واسم ابي وقاص مالك بن وهيب **حدثنا** رجاء بن محمد العدوي نا جعفر بن عون عن اسمعيل بن ابي خالد عن قيس عن سعد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اللهم استجب لسعد اذا دعاك وقد روى هذا الحديث عن اسمعيل عن قيس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اللهم استجب لسعد اذا دعاك **باب حدثنا** ابو كريب وابو سعيد الاشج قالا نا ابو اسامة عن مجالد عن عامر عن جابر بن عبد الله قال اقبل سعد فقال النبي صلى الله عليه وسلم هذا خالي فليرني امرؤ خاله هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث مجالد وكان سعد من بني زهرة وكانت ام النبي صلى الله عليه وسلم من بني زهرة لذلك قال النبي صلى الله عليه وسلم هذا خالي **باب حدثنا** الحسن بن الصباح البزاز نا سفيان بن عيينة عن علي بن زيد ويحيى بن سعيد سمعا سعيد بن المسيب يقول قال علي ما جمع رسول الله صلى الله عليه وسلم اباه وامه لاحد الا لسعد قال له يوم احد ارم فداك ابي وامي ارم ايها الغلام الحزور هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن سعد وقد روى غير واحد هذا الحديث عن يحيى بن سعيد عن سعيد بن المسيب **حدثنا** قتيبة نا الليث بن سعد وعبد العزيز بن محمد عن يحيى بن سعيد عن سعيد بن المسيب عن سعد بن ابي وقاص

اور تم پر سوای صابروں کے اور کوئی صبر نہیں کریگا۔ کہا اُسنے پھر عائشہ نے کہا پس اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ کو سلسبیل جنت سے پانی پلایا ہی ارادہ عائشہ کا اس سے عبد الرحمن بن عوف کا تھا اور اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کی طرف اسقدر مال پہونچایا تھا کہ چالیس ہزار سے فروخت ہوا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن ابراہیم بن حبیب بن شہید بصری نے اور احمد بن عثمان نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے قریش بن انس نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے یہ کہ عبد الرحمن بن عوف نے ایک باغ کی وصیت امہات المومنین کے حق میں کی تھی وہ باغ چار لاکھ سے فروخت ہوا تھا[1] یہ حدیث حسن غریب ہی۔ **مناقب** ابی اسحاق یعنی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے اور نام ابی وقاص کا مالک بن وہیب ہی۔ **حدیث** کی ہمسے رجاء بن محمد عدوی نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن عون نے اسمعیل بن ابی خالد سے اُسنے قیس سے اُسنے سعد سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ای اللہ سعد کی دعا قبول کر جب تجھسے دعا مانگے۔ اور مروی ہی یہ حدیث اسمعیل سے بواسطۂ قیس کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ای اللہ سعد کی دعا قبول کر جب تجھسے دعا مانگے۔ **باب حدیث** کی ہمسے ابو کریب اور ابو سعید اشج نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے مجالد سے اُسنے عامر سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہا اُسنے سعد آیا پس کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ میرا ماموں ہی سو چاہیے کہ کوئی شخص اپنا ماموں[2] مجھے دکھلاوے یہ حدیث غریب ہی نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق مجالد سے اور سعد بنی زہرہ سے تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ بھی بنی زہرہ سے تھیں اسی واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ یہ یعنی سعد میرا ماموں ہی۔ **باب حدیث** کی ہمسے حسن بن صباح بزار نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے علی بن زید اور یحیی بن سعید سے سنا ان دونوں نے سعید بن مسیب سے کہ کہتا فرمایا علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے سعد کے کسی شخص کے لیے اپنے والدین کو جمع نہیں کیا اسکے واسطے آنحضرت نے اُحد کے دن فرمایا تھا تیر چلا میرے والدین تجھپر قربان ہوں تیر اندازی کر ای قوی لڑکے یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور اس باب میں روایت ہی سعد سے۔ اور روایت کی ہی کئی ایک نے یہ حدیث یحیی بن سعید سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے سعد سے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد اور عبد العزیز بن محمد نے یحیی بن سعید سے اُسنے سعید بن مسیب سے اسنے سعد بن ابی وقاص سے

---

[1] چار لاکھ سے مراد درہم ہیں اور چالیس ہزار سے جو اسی اول حدیث میں ہی دینار مراد ہیں یعنے عبد الرحمن بن عوف نے ایک باغ ازواج مطہرات کو دیدیا تھا وہ باغ چار لاکھ درہم سے فروخت ہوا تھا ۱۲ [2] یعنے کوئی شخص اپنے ماموں کا میرے ماموں کے ساتھ مقابلہ کرے تو دیکھ لے کہ میرے ماموں کے برابر کسی کا ماموں ہی غرضکہ کسی کا ماموں میرے ماموں کے برابر نہیں ہی ۱۲

نا شبابة نا ورقاء عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال العباس عم رسول الله صلی الله علیه وسلم وان عم الرجل صنو ابیه او من صنو ابیه هذا حدیث حسن غریب لا نعرفه من حدیث ابی الزناد الا من هذا الوجه **باب حدثنا** احمد بن ابراهیم الدورقی نا وهب بن جریر نا ابی قال سمعت الاعمش یحدث عن عمرو بن مرة عن ابی البختری عن علی ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لعمر فی العباس ان عم الرجل صنو ابیه وکان عمر کلمه فی صدقته هذا حدیث حسن **حدثنا** ابراهیم بن سعید الجوهری نا عبد الوهاب بن عطاء عن ثور بن یزید عن مکحول عن کریب عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم للعباس اذا کان غداة الاثنین فاتنی انت وولدک حتی ادعو لهم بدعوة ینفعک الله بها وولدک فغدا وغدونا معه فالبسنا کساء ثم قال اللهم اغفر للعباس وولده مغفرة ظاهرة وباطنة لا تغادر ذنبا اللهم احفظه فی ولده هذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه **مناقب** جعفر بن ابی طالب رضی الله عنه **حدثنا** علی بن حجر نا عبد الله بن جعفر عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم رأیت جعفرا یطیر فی الجنة مع الملائکة هذا حدیث غریب من حدیث ابی هریرة لا نعرفه الا من حدیث عبد الله بن جعفر وقد ضعف یحیی بن معین وغیره عبد الله بن جعفر وهو والد علی بن المدینی وفی الباب عن ابن عباس **باب حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الوهاب الثقفی نا خالد الحذاء عن عکرمة عن ابی هریرة قال ما احتذی النعال ولا انتعل ولا رکب المطایا ولا رکب الکور بعد رسول الله صلی الله علیه وسلم افضل من جعفر هذا حدیث حسن صحیح غریب **حدثنا** محمد بن اسمعیل نا عبید الله بن موسی عن اسرائیل عن ابی اسحق عن البراء بن عازب ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لجعفر بن ابی طالب

کہا حدیث کی ہمسے شبابہ نے کہا حدیث کی ہمسے ورقاء نے ابی الزناد سے اُنہے اعرج سے اُنہے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عباس اللہ کے رسول کا چچا ہی اور چچا مرد کا اُسکے باپ کی مثل ہی یا اُسکے باپ کے مثل سے ہی (شک راوی) یہ حدیث حسن غریب ہی نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق ابی الزناد سے مگر اسی وجہ سے۔ **باب حدیث** کی ہمسے احمد بن ابراہیم دورقی نے کہا حدیث کی ہمسے وہب بن جریر نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے کہا سنا مین نے اعمش سے کہ حدیث کرتا تھا عمرو بن مرہ سے اُسنے ابی البختری سے اُسنے علی سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر سے حضرت عباس کے حق مین کہا کہ مرد کا چچا اُسکے باپ کے مثل ہی اور حضرت عمر نے حضرت عباس سے صدقہ کے باب مین کچھ گفتگو کی تھی۔ یہ حدیث حسن ہی۔ **حدیث** کی ہمسے ابراہیم بن سعد جوہری نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوہاب بن عطاء نے ثور بن یزید سے اُسنے مکحول سے اُسنے کریب سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس کو فرمایا جب دوشنبہ کا دن ہو تو میرے پاس خود بھی آؤ اور اپنی اولاد کو بھی لاؤ تاکہ مین اُنکے حق مین ایسی دعا کرون کہ تجھے بھی اللہ اُسکے ساتھ نفع دے اور تیری اولاد کو بھی پس صبح کو وہ بھی گیا اور ہم بھی اُسکے ساتھ گئے سو آنحضرت نے ہمکو ایک کپڑا پہنایا پھر کہا اے اللہ بخشش کر عباس اور اُسکی اولاد پر ایسی بخشش کہ ظاہر ہو اور باطن۔ اور کوئی گناہ نہ چھوڑے۔ اے اللہ اسکو اپنی اولاد مین معزز رکھ۔ یہ حدیث حسن غریب ہی نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے۔ **مناقب** جعفر بن ابیطالب کے رضی اللہ عنہ۔ **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن جعفر نے علاء بن عبد الرحمن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین نے جعفر کو دیکھا کہ فرشتوں کے ساتھ جنت مین اُڑتا ہی یہ حدیث غریب ہی طریق ابی ہریرہ سے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عبد اللہ بن جعفر سے اور عبد اللہ بن جعفر کو یحیی بن معین وغیرہ نے ضعیف کہا ہی۔ اور یہ والد علی بن مدینی کا ہی۔ اور اس باب مین روایت ہی ابن عباس سے۔ **باب حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوہاب ثقفی نے کہا حدیث کی ہمسے خالد حذاء نے عکرمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے کسی نے جوتا نہیں پہنا اور نہ کوئی اونٹنی پر سوار ہوا ہی اور نہ کوئی گھوڑے کے زین پر سوار ہوا ہی بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افضل جعفر سے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی **حدیث** کی ہمسے محمد بن اسمعیل نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن موسی نے اسرائیل سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے براء بن عازب سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر بن ابیطالب سے فرمایا

لہ یعنی حضرت عمر نے حضرت عباس سے زکوۃ کا مال طلب کیا اُنہوں نے دینے سے انکار کیا اس سبب سے اُن دونوں صاحبوں مین کچھ گفتگو ہو گئی اور حضرت عباس سے خود آنحضرت نے دو سال کی زکوۃ اسکے فرض ہونے سے پہلے ہی لے لی تھی ۱۲ منہ اسی وجہ سے انکا نام جعفر طیار مشہور ہوگیا ہی اور ذو الجناحین بھی انکا نام ہی کہ جنگ مین انکے دونوں بازو اُڑ گئے تھے ۱۲

بن اليمان قال جاء العاقب والسيد الى النبي صلى الله عليه وسلم فقالا ابعث معنا امينك قال فاني سابعث معكما امينا
حق امين فاشرف لها الناس فبعث ابا عبيدة قال وكان ابو اسحق اذا حدث بهذا الحديث عن صلة قال سمعته منذ ستين
سنة هذا حديث حسن صحيح وقد روى عن ابن عمر وانس عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال لكل امة امين وامين هذه
الامة ابو عبيدة بن الجراح **حدثنا** محمد بن بشار نا مسلم بن قتيبة وابو داود عن شعبة عن ابي اسحق قال قال حذيفة
قلت صلة بن زفر من ذهب **حدثنا** احمد الدورقي نا اسمعيل بن ابراهيم عن الجريري عن عبد الله بن شقيق قال قلت
لعائشة اي اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم كان احب اليه قالت ابوبكر قلت ثم من قالت ثم عمر قلت ثم من قالت ثم ابو عبيدة
بن الجراح قلت ثم من فسكتت **حدثنا** قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم الرجل ابوبكر نعم الرجل عمر نعم الرجل ابو عبيدة بن الجراح هذا حديث حسن
انما نعرفه من حديث سهيل **مناقب** ابي الفضل عم النبي صلى الله عليه وسلم وهو العباس بن عبد المطلب رضي الله
عنه **حدثنا** قتيبة نا ابو عوانة عن يزيد بن ابي زياد عن عبد الله بن الحارث قال ثني عبد المطلب بن ربيعة بن الحارث
بن عبد المطلب ان العباس بن عبد المطلب دخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم مغضبا وانا عنده فقال ما اغضبك
قال يا رسول الله ما لنا ولقريش اذا تلاقوا بينهم تلاقوا بوجوه مبشرة واذا لقونا لقونا بغير ذلك قال فغضب رسول الله
صلى الله عليه وسلم حتى احمر وجهه ثم قال والذي نفسي بيده لا يدخل قلب رجل الايمان حتى يحبكم لله ولرسوله ثم قال يا ايها
الناس من آذى عمي فقد آذاني فانما عم الرجل صنو ابيه هذا حديث حسن صحيح **باب** **حدثنا** احمد بن ابراهيم الدورقي

بن یمان سے کہا اُسنے عاقب[1] اور ایک سردار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے پس کہا اُن دونوں نے ہمارے ساتھ کوئی اپنا امین آدمی بھیجیے فرمایا آپنے
میں جلدی ہی تمھارے ساتھ ایک امین جو لائق امین کہلانے کے ہے بھیجونگا پس لوگوں نے اسکے لیے گردنیں بلند کیں سو آپنے ابا عبیدہ کو بھیجدیا کہا راوی نے
جب ابو اسحاق یہ حدیث صلہ سے کرتا تھا تو کہتا تھا میں نے یہ حدیث قریب ساٹھ سال سے سنی ہوئی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور مروی ہے بواسطہ ابن عمر اور انس
کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے ہر نبی کے لیے امین ہے اور امین اس اُمت کا ابو عبیدہ بن جراح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی
ہمسے مسلم بن قتیبہ اور ابو داؤد نے شعبہ سے اُسنے ابی اسحاق سے کہا اُسنے کہا حذیفہ نے۔ میں کہتا ہوں کہ صلہ بن زفر سونے سے ہے[2]۔ **حدیث** کی ہمسے احمد دورقی
نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن ابراہیم جریری نے اُسنے عبد اللہ بن شقیق سے کہا اُسنے میں نے حضرت عائشہ سے کہا کون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اصحاب آپکو زیادہ پسند
تھا کہا اُسنے ابوبکر میں نے کہا پھر کون کہا اُسنے بعد اسکے عمر میں نے کہا پھر کون کہا اُسنے بعد اسکے ابو عبیدہ بن جراح میں نے کہا پھر کون پھر وہ خاموش ہوگئی **حدیث**
کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ابوبکر اچھا آدمی ہے عمر اچھا آدمی ہے ابو عبیدہ بن جراح اچھا آدمی ہے۔ یہ حدیث حسن ہے ہم تو اسکو فقط طریق سہیل سے ہی پہچانتے ہیں۔ **مناقب** ابی الفضل نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے۔ اور یہ عباس بن عبد المطلب ہیں رضی اللہ عنہ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے یزید بن ابی زیاد سے اُسنے
عبد اللہ بن حارث سے کہا حدیث کی مجھے عبد المطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب نے یہ کہ عباس بن عبد المطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اس حالت میں کہ آپ غضبناک تھے اور میں بھی آپکے پاس تھا داخل ہوئے پس فرمایا آپنے کس چیز نے تجھے غصے کیا ہے کہا اُسنے یا رسول اللہ کیا ہے
ہمکو اور قریش کو کہ جب وہ آپس میں ملتے ہیں تو کشادہ پیشانی ملتے ہیں اور جب ہمکو ملتے ہیں تو سوائے اسکے ملتے ہیں یعنی کشادہ پیشانی
نہیں ملتے کہا راوی نے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غضبناک ہوئے حتیٰ کہ آپکا چہرہ سرخ ہوگیا پھر فرمایا قسم ہے اس ذات کی کہ
جان میری اسکے ہاتھ میں ہے کسی مرد کے دل میں ایمان داخل نہیں ہوگا یہانتک کہ دوست رکھے تمکو واسطے اللہ کے اور اُسکے رسول کے
پھر فرمایا آپنے اے لوگو جس کسی نے میرے چچا کو ایذا دی تو اُسنے مجھے ایذا دی کیونکہ آدمی کا چچا اُسکے باپ کے مثل ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح
حدیث کی ہمسے احمد بن ابراہیم دورقی نے۔

[1] عاقب وہ شخص ہے جو سردار کے بعد اسکی مدد لے لیے آوے یعنی پہلے کوئی سردار ایک کام کو جاوے بعد اسکے اُسکے پیچھے ہی ایک اور آدمی اسی کام کے لیے
سردار کی مدد کو بھیجا جاوے ۱۲ [2] یہ مقولہ مولف کا معلوم ہوتا ہے کہ میں کہتا ہوں کہ صلہ بن زفر سونے سے ہے یعنی یہ مرد جید ہے مثل سونے کے ۱۲

علی وركيه فقال هذان ابناى وابنا ابنتى اللهم انى احبهما فاحبهما واحب من يحبهما هذا حديث حسن غريب **حدثنا** عقبة بن مكرم العمى البصرى نا وهب بن جرير بن حازم نا ابى عن محمد بن ابى يعقوب عن عبد الرحمن بن ابى نعم ان رجلا من اهل العراق سأل ابن عمر عن دم البعوض يصيب الثوب فقال ابن عمر انظروا الى هذا يسأل عن دم البعوض وقد قتلوا ابن رسول الله صلى الله عليه وسلم وسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الحسن والحسين هما ريحانتاى من الدنيا هذا حديث صحيح وقد رواه شعبة عن محمد بن ابى يعقوب وقد روى ابو هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم نحوه وابن ابى نعم هو عبد الرحمن بن ابى نعم البجلى **حدثنا** ابو سعيد الاشج نا ابو خالد الاحمر نا رزين قال حدثتنى سلمى قالت دخلت على ام سلمة وهى تبكى فقلت ما يبكيك قالت رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم تعنى فى المنام وعلى رأسه ولحيته التراب فقلت ما لك يا رسول الله قال شهدت قتل الحسين آنفا هذا حديث غريب **حدثنا** ابو سعيد الاشج نا عقبة بن خالد ثنى يوسف بن ابراهيم انه سمع انس بن مالك يقول سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم اى اهل بيتك احب اليك قال الحسن والحسين وكان يقول لفاطمة ادعى لى ابنى فيشمهما ويضمهما اليه هذا حديث غريب من حديث انس **باب حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن عبد الله الانصارى نا الاشعث هو ابن عبد الملك عن الحسن عن ابى بكرة قال صعد رسول الله صلى الله عليه وسلم المنبر فقال ان ابنى هذا سيد يصلح الله على يديه بين فئتين هذا حديث حسن صحيح قال يعنى الحسن بن على **باب حدثنا** الحسين بن حريث نا على بن الحسين ابن واقد ثنى ابى ثنى عبد الله بن بريدة قال سمعت ابى بريدة يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطبنا اذ جاء الحسن والحسين عليهما قميصان احمران يمشيان ويعثران فنزل رسول الله صلى الله عليه وسلم من المنبر فحملهما

آپکی ران مبارک پر رکھتے پس فرمایا آپنے یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں اے اللہ میں انکو دوست رکھتا ہوں سو تو بھی انکو دوست رکھ اور اسکو بھی دوست رکھ جو انکو دوست رکھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے عقبہ بن مکرم بصری نابینا نے کہا حدیث کی ہمسے وھب بن جریر بن حازم نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے محمد بن ابی یعقوب سے اُسنے عبدالرحمن بن ابی نعم سے کہ ایک مرد نے اہل عراق سے[1] ابن عمر سے مچھر کے خون کی بابت جو کپڑے کو لگجائے سوال کیا پس کہا ابن عمر نے اسکی طرف خیال کرو کہ مچھر کے خون سے سوال کرتا ہے حالانکہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے کو قتل کر ڈالا ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے حسن اور حسین دنیا سے میرا نصیب ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور روایت کیا اسکو شعبہ نے محمد بن یعقوب سے۔ اور روایت کی ابوہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور ابن ابی نعم وہ عبدالرحمن بن ابی نعم بجلی ہے **حدیث** کی ہمسے ابوسعید اشج نے کہا حدیث کی ہمسے ابوخالد احمر نے کہا حدیث کی ہمسے رزین نے کہا حدیث کی مجھے سلمٰی نے کہا اُسنے میں ام سلمہ پر داخل ہوئی اس حالت میں کہ وہ رو رہی تھی سو میں نے کہا کس چیز نے تجھے رولایا ہے کہا اُسنے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اس حالت میں کہ آپکے سر اور ڈاڑھی مبارک پر مٹی ہے پس میں نے کہا آپکو کیا ہے یا رسول اللہ فرمایا آپنے میں اب حسین کے قتل پر حاضر ہوا تھا۔ یہ حدیث غریب ہے **حدیث** کی ہمسے ابوسعید اشج نے کہا حدیث کی ہمسے عقبہ بن خالد نے کہا حدیث کی مجھے یوسف بن ابراہیم نے یہ کہ سنا اُسنے انس بن مالک سے کہ کہتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے سوال کیا کونسا اہلبیت آپکا آپکو زیادہ محبوب ہے فرمایا آپنے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما۔ اور آنحضرت فاطمہ سے کہا کرتے تھے میرے پاس اپنے بیٹوں کو بلا پس آپ انکو چومتے یا کہا راوی نے آپ انکو گود میں لیتے۔ یہ حدیث غریب ہے طریق انس سے۔ **باب حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عبداللہ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے اشعث نے جو عبدالملک کا بیٹا ہے حسن سے اُسنے ابی بکرہ سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور فرمایا یہ میرا بیٹا سردار ہے اللہ تعالیٰ اسکے ہاتھ پر دو گروہ میں صلح کرائیگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے کہا راوی نے مراد آنحضرت کی اس سے حسن بن علی ہے۔ **باب حدیث** کی ہمسے حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن حسین بن واقد نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے کہا حدیث کی مجھے عبداللہ بن بریدہ نے کہا سنا میں نے ابی بریدہ سے کہ کہتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے کہ ناگاہ امام حسن اور حسین سرخ قمیص پہنے ہوئے چلتے ہوئے اور پھسلتے[2] ہوئے آئے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نازل ہوا اور ان دونوں کو اٹھا لیا

[1] ابن عمر نے کہا کہ ان لوگوں کی طرف خیال کرو کہ حضرت کے بیٹے کو تو انہوں نے قتل کر ڈالا ہے اور مچھر کے خون سے سوال کرتا ہے یعنی جو ایسا بڑا گناہ ہے اسکا خیال ہی نہیں اور ایسی لایعنی باتوں کا خیال کرتے ہیں اور فرمایا آپنے کہ دونوں دنیا سے میرا نصیب ہیں یعنی دنیا کے نصیب میں سے یہ بھی میرا نصیب ہیں اور جائز ہے کہ ریحان کے معنی خوشبو کے ہوں جسکو سونگھتے ہیں ۱۲ [2] یعنی زمین پر بسبب کم طاقتی اور صغر سنی کے گرتے اٹھتے تھے ۱۲

اشبهت خلقي وخلقي وفي الحديث قصة هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** ابو سعيد الاشج نا اسمعيل بن ابراهيم ابو يحيى التيمي نا ابراهيم ابو اسحق المخزومي عن سعيد المقبري عن ابي هريرة قال ان كنت لاسأل الرجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم عن الآيات من القرآن انا اعلم بها منه ما اسأله الا ليطعمني شيئا فكنت اذا سألت جعفر بن ابي طالب لم يجبني حتى يذهب بي الى منزله فيقول لامرأته يا اسماء اطعمينا فاذا اطعمتنا اجابني وكان جعفر يحب المساكين ويجلس اليهم ويحدثهم ويحدثونه فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكنيه بابي المساكين هذا حديث غريب وابو اسحق المخزومي هو ابراهيم بن الفضل المديني وقد تكلم فيه بعض اهل الحديث من قبل حفظه **مناقب** ابي محمد الحسن بن علي بن ابي طالب والحسين بن علي بن ابي طالب رضي الله عنهما **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داود الحفري عن سفيان عن يزيد بن ابي زياد عن ابن ابي نعم عن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحسن والحسين سيدا شباب اهل الجنة **حدثنا** سفيان بن وكيع نا جرير وابن فضيل عن يزيد نحوه هذا حديث صحيح حسن وابن ابي نعم هو عبد الرحمن بن ابي نعم البجلي الكوفي **حدثنا** سفيان بن وكيع وعبد بن حميد قالا نا خالد بن مخلد نا موسى بن يعقوب الزمعي عن عبد الله بن ابي بكر بن زيد بن المهاجر قال اخبرني مسلم بن ابي سهل النبال قال اخبرني الحسن بن اسامة بن زيد قال اخبرني ابي اسامة بن زيد قال طرقت النبي صلى الله عليه وسلم ذات ليلة في بعض الحاجة فخرج النبي صلى الله عليه وسلم وهو مشتمل على شيء لا ادري ما هو فلما فرغت من حاجتي قلت ما هذا الذي انت مشتمل عليه فكشفه فاذا حسن وحسين

تو میری پیدائش اور خلق سے مشابہت رکھتا ہے۔ اور حدیث میں قصہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث کی** ہم سے ابوسعید اشج نے کہا حدیث کی ہم سے اسمعیل بن ابراہیم یعنی ابو یحیی تیمی نے کہا حدیث کی ہم سے ابراہیم ابو اسحاق مخزومی نے سعید مقبری سے اُنہنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے اگر میں کسی مرد کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے قرآن کی کوئی آیت پوچھتا باوجودیکہ میں اُسکو اس سے بہتر جانتا ہوتا تو نہیں پوچھتا تھا مگر اس لیے کہ تا مجھے کچھ کھانا کھلائے۔ سو اگر میں جعفر بن ابیطالب سے پوچھتا تو وہ مجھے جواب نہ دیتا جب تک کہ مجھے اپنے گھر کی طرف نہ لیجاتا اور اپنی عورت سے کہتا اے اسماء ہمکو کچھ کھانا کھلا بس جب ہمکو کھانا کھلا لیتا تو جواب دیتا اور جعفر مسکینوں کو دوست رکھتا تھا اور اُنکے پاس بیٹھتا تھا اور اُنسے باتیں کرتا اور وہ اس سے باتیں کرتے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکی کنیت ابی المسکین رکھتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اور ابی اسحاق مخزومی وہ ابراہیم بن فضل مدینی ہے اور بعض محدثین نے حافظہ کی وجہ سے اسمیں کلام کیا ہے۔ **مناقب** ابی محمد یعنی امام حسن بن علی بن ابی طالب اور حسین بن علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہما کے **حدیث کی** ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد حفری نے سفیان سے اُسنے یزید بن ابی زیاد سے اُسنے ابن ابی نعم سے اُسنے ابی سعید سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن اور حسین اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔ **حدیث کی** ہم سے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے جریر اور ابن فضیل نے یزید سے مثل اُسکے۔ یہ حدیث صحیح حسن ہے اور ابن ابی نعم وہ عبد الرحمن بن ابی نعم بجلی کوفی ہے۔ **حدیث کی** ہم سے سفیان بن وکیع اور عبد بن حمید نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے خالد بن مخلد نے کہا حدیث کی ہم سے موسی بن یعقوب زمعی نے عبد اللہ بن ابی بکر بن زید بن مہاجر سے کہا اُسنے خبر دی مجھے مسلم بن ابی سہیل نبال نے کہا خبر دی مجھے حسن بن اسامہ بن زید نے کہا خبر دی مجھے میرے باپ اسامہ بن زید نے کہا اُسنے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک رات کو کسی حاجت کے لیے آیا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز کو پکڑے ہوئے نکلے میں نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا چیز تھی پس جب میں اپنی حاجت سے فارغ ہوا تو میں نے کہا کس چیز کو آپ پکڑے ہوئے تھے سو آپنے اسکو کھول لیا دیکھا تو وہ حسن اور حسین تھے

لہ ابوہریرہ کی غرض یہ ہے کہ میں بعض صحابہ سے جو کوئی آیت پوچھتا تھا تو اس لیے پوچھتا تھا کہ مجھے بھوک بہت لگی ہوئی تھی شاید وہ شخص میری حالت دیکھکر پہچان لے اور کھانا کھلائے اور سوال تو کرتے ہی نہ تھے خواہ کیسقدر مصیبت میں گرفتار ہوتے تھے اور مجھے وہ مسئلہ اس سے بہتر آتا ہوتا پھر کہتا ہے کہ جعفر بن ابیطالب سب سے زیادہ مسکینوں کو دوست رکھتے تھے اور مسکینوں کے ساتھ ہی باتیں کرتے اور اُنہیں میں بیٹھتے غرضکہ متکبرین کے اخلاق اُنمیں نہ پائے جاتے تھے ۱۲ لہ یعنی دونوں امام جنت میں سردار ہونگے تمام لوگوں کے جو جوانی کی حالت میں شہید ہوئے ہیں اور ظاہر ہے کہ بڑے سے بڑا بڑا ہوتا ہے اور جو بوڑھے کہ جوان شہیدوں سے کم درجے کے ہیں اُنسے بھی بطریق اولی دونوں صاحبزادے اعلی رتبہ پر ہونگے اور یاد رہے کہ سرداری کی مدار رتبہ پر ہے کسی اور چیز پر نہیں اب جو بعض لوگوں نے ان معنی پر اعتراض کیا ہے کہ یہ معنی درست نہیں ہو سکتے اسلیے کہ یہ دونوں صاحبزادے بہت بوڑھوں کے بھی سردار ہونگے وارد نہیں ہوگا۔ اور اس معترض نے اس اعتراض سے بھاگ کر یہ معنی کیے ہیں کہ جنت میں جو لوگ داخل ہونگے وہ جوان ہی ہونگے لہذا یہ سب کے سردار ہوئے مگر اس صورت میں تخصیص لازم ہوگی تاکہ انبیاء علیہم السلام اور خلفاء راشدین وغیرہ اس سے خارج ہو جائیں

ثم خرجت فذهبت حتى تغيبت ثم قالوا قد جاءت قد جاءت ففعلت ذلك مرتين او ثلاثا هذا حديث حسن صحيح
باب حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن واسحق بن منصور قالا نا محمد بن يوسف عن اسرائيل عن ميسرة بن حبيب عن المنهال بن عمرو عن زر بن حبيش عن حذيفة قال سألتني امي متى عهدك تعني بالنبي صلى الله عليه وسلم فقلت مالي به عهد منذ كذا وكذا فنالت مني فقلت لها دعيني اتي النبي صلى الله عليه وسلم فاصلي معه المغرب واسأله ان يستغفر لي ولك فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم فصليت معه المغرب فصلى حتى صلى العشاء ثم انفتل فتبعته فسمع صوتي فقال من هذا حذيفة قلت نعم قال ما حاجتك غفر الله لك ولامك قال ان هذا ملك لم ينزل الارض قط قبل هذه الليلة استأذن ربه ان يسلم علي ويبشرني بان فاطمة سيدة نساء اهل الجنة وان الحسن والحسين سيدا شباب اهل الجنة هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه لا نعرفه الا من حديث اسرائيل حدثنا محمود بن غيلان نا ابو اسامة عن فضيل بن مرزوق عن عدي بن ثابت عن البراء ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ابصر حسنا وحسينا فقال اللهم اني احبهما فاحبهما هذا حديث حسن صحيح حدثنا محمد بن بشار نا ابو عامر العقدي نا زمعة بن صالح عن سلمة بن وهرام عن عكرمة عن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم حامل الحسن بن علي على عاتقه فقال رجل نعم المركب ركبت يا غلام فقال النبي صلى الله عليه وسلم ونعم الراكب هو هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه وزمعة بن صالح قد ضعفه بعض اهل العلم من قبل حفظه حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عدي بن ثابت قال سمعت البراء بن عازب قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم واضع الحسن بن علي على عاتقه وهو يقول اللهم اني احبه فاحبه هذا حديث حسن صحيح

پھر نکلا اور چلا گیا یہانتک کہ وہ (ہماری نظروں سے) غائب ہو گیا پھر کہنے لگے وہ آگیا وہ آگیا پس اُس سانپ نے یہ کام دو بار کیا یا تین بار۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے
باب حدیث کی ہمسے عبداللہ بن عبدالرحمن اور اسحاق بن منصور نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے محمد بن یوسف نے اسرائیل سے اُنسے میسرہ بن حبیب سے اُنسے منہال بن عمرو سے اُنسے زر بن حبیش سے اُنسے حذیفہ سے کہا اُنسے مجھسے میری والدہ نے پوچھا کتنی دیر تجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے ہوئے ہوئی ہے میں نے کہا مجھے تو اسقدر مدت ہوئی ہے پس وہ مجھپر غصہ ہوئی پھر میں نے اُس سے کہا مجھے چھوڑ کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاتا ہوں اور مغرب کی نماز اُنکے ساتھ پڑھتا ہوں اور اپنے لیے اور تیرے لیے اُنسے بخشش کا سوال کرتا ہوں سو میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اُنکے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی پس آپنے نماز پڑھی حتی کہ عشا کی نماز بھی پڑھی پھر آپ (مسجد سے) واپس ہوئے اور میں بھی آپکے پیچھے لگا اور آپنے میری آواز سن لی پس کہا یہ کون ہے کہا حذیفہ ہے میں نے کہا ہاں فرمایا آپنے تجھے کیا کام ہے اللہ تجھے اور تیری والدہ کو بخشے۔ فرمایا آپنے یہ فرشتہ اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نازل نہیں ہوا اُسنے اپنے رب سے مجھے سلام کرنے کی اور یہ بشارت دینے کے واسطے سوال کیا ہے کہ فاطمہ اہل جنت کی عورتوں کی سردار ہے اور حسن اور حسین اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اس طریق سے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق اسرائیل سے حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابواسامہ نے فضیل بن مرزوق سے اُنسے عدی بن ثابت سے اُنسے براء سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن اور حسین کو دیکھا پس کہا اے اللہ میں ان دونوں کو دوست رکھتا ہوں سو تو بھی انکو دوست رکھ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر عقدی نے کہا حدیث کی ہمسے زمعہ بن صالح نے سلمہ بن وہرام سے اُنسے عکرمہ سے اُنسے ابن عباس سے کہا اُنسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسن بن علی کو اپنی گردن مبارک پر اُٹھائے ہوئے تھے کہ ایک مرد نے کہا اے لڑکے تو بہت اعلی سواری پر سوار ہوا ہے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یہ سوار بھی بہت عمدہ ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے اور زمعہ بن صالح کو بعض عالموں نے حافظہ کی وجہ سے ضعیف کیا ہے۔ حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے عدی بن ثابت سے کہا اُنسے سنا میں نے براء بن عازب سے کہ کہا اُنسے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حسن بن علی کو اپنی گردن مبارک پر اُٹھائے ہوئے یہ کہ رہے تھے اے اللہ میں اسکو دوست رکھتا ہوں سو تو بھی اسے دوست رکھ۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

ثم وضعهما بين يديه ثم قال صدق الله انما اموالكم واولادكم فتنة نظرت الى هذين الصبيين يمشيان ويعثران فلم اصبر حتى قطعت حديثي ورفعتهما هذا حديث حسن غريب انما نعرفه من حديث الحسين بن واقد حدثنا الحسين بن عرفة نا اسمعيل بن عياش عن عبد الله بن عثمن بن خثيم عن سعيد بن راشد عن يعلى بن مرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حسين مني وانا من حسين احب الله من احب حسينا حسين سبط من الاسباط هذا حديث حسن حدثنا محمد بن يحيى نا عبد الرزاق عن معمر عن الزهري عن انس بن مالك قال لم يكن احد منهم اشبه برسول الله صلى الله عليه وسلم من الحسن بن علي هذا حديث حسن صحيح حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد نا اسمعيل بن ابي خالد عن ابي جحيفة قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فكان الحسن بن علي يشبهه هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن ابي بكر الصديق وابن عباس وابن الزبير حدثنا خلاد بن اسلم البغدادي نا النضر بن شميل نا هشام بن حسان عن حفصة بنت سيرين قالت ثنی انس بن مالك قال كنت عند ابن زياد فجيئ براس الحسين فجعل يقول بقضيب[1] في انفه ويقول ما رأيت مثل هذا حسنا لم يذكر قال قلت اما انه كان من اشبههم برسول الله صلى الله عليه وسلم هذا حديث حسن صحيح غريب حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن انا عبيد الله بن موسى عن اسرائيل عن ابي اسحق عن هانئ بن هانئ عن علي قال الحسن اشبه برسول الله صلى الله عليه وسلم ما بين الصدر الى الراس والحسين اشبه برسول الله صلى الله عليه وسلم ما كان اسفل من ذلك هذا حديث حسن غريب حدثنا واصل بن عبد الاعلى نا ابو معوية عن الاعمش عن عمارة بن عمير قال لما جيئ براس عبيد الله بن زياد واصحابه نضدت في المسجد في الرحبة فانتهيت اليهم وهم يقولون قد جاءت قد جاءت فاذا حية قد جاءت تخلل الرؤس حتى دخلت في منخري عبيد الله بن زياد فمكثت هنيهة

اور اپنے آگے رکھدیا پھر فرمایا آپنے سچ کہا اللہ تعالیٰ نے انما اموالکم الخ یعنے بیشک تمھارے مال اور تمھاری اولاد فتنہ ہے میں نے ان دونوں لڑکوں کی طرف دیکھا کہ یہ چلتے ہیں اور پھسلتے ہیں بس میں صبر نہیں کر سکا حتی کہ میں نے اپنا کلام قطع کر دیا اور ان دونوں کو اٹھا لیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم تو اسکو فقط طریق حسین بن واقد سے ہی پہچانتے ہیں۔ حدیث کی ہمسے حسن بن عرفہ نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن عیاش نے عبد اللہ بن عثمان بن خثیم سے اسنے سعید بن راشد سے اُسنے یعلی بن مرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسین مجھسے ہے اور میں حسین سے ہوں دوست رکھتا ہے اللہ اُسکو جو حسین کو دوست رکھتا ہے حسین فرزند دن سے ایک فرزند ہے۔ یہ حدیث حسن ہے حدیث کی ہمسے محمد بن یحیی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے معمر سے اُسنے زہری سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے کوئی شخص اُن میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہت رکھنے والا زیادہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے نہیں تھا یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن خالد نے ابی جحیفہ سے کہا اُسنے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے سو حسن بن علی آپسے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے ابی بکر بن صدیق اور ابن عباس اور ابن زبیر سے رضی اللہ عنہم۔ حدیث کی ہمسے خلاد بن سلم بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے نضر بن شمیل نے کہا حدیث کی ہمسے ہشام بن حسان نے حفصہ بنت سیرین سے کہا اُسنے حدیث کی مجھے انس بن مالک نے کہا اُسنے میں ابن زیاد کے پاس تھا سو اُسکے پاس امام حسین کا سر مبارک لایا گیا سو وہ ایک چھڑی کے ساتھ امام حسین کی ناک میں اشارت کرنے لگا اور کہتا تھا میں نے اس جیسا تو کوئی حسن نہیں دیکھا کیوں اسکا ذکر کیا جاتا ہے کہا اُسنے میں نے کہا ہر حال یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا خبر دی ہمکو عبید اللہ بن موسی نے اسرائیل سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے ہانی بن ہانی سے اُسنے علی سے کہا اُسنے حسن تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سینے سے سر تک بہت مشابہ ہے اور حسین اس سے نیچے آنحضرت سے بہت مشابہ ہے یہ حدیث حسن غریب ہے حدیث کی ہمسے واصل بن عبد الاعلی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے عمارہ بن عمیر سے کہا اُسنے جب عبید اللہ بن زیاد اور اُسکے دوستوں کے سر لائے گئے تو مسجد کے میدان میں ایک دوسرے پر رکھے گئے اور میں اُنکے پاس پہونچا اس حالت میں کہ لوگ کہ رہے تھے وہ آگیا وہ آگیا دیکھا تو سانپ سروں کے درمیان داخل ہو گیا حتی کہ عبید اللہ بن زیاد کے نتھنوں میں داخل ہو گیا اور تھوڑی سی دیر ٹھہر کر

[1] یعنی ایسا آدمی کوئی خوبصورت تو نہیں ہوتا کیونکہ لوگ اسکی خوبصورتی کا چرچا کرتے ہیں یہ کہتا اور امام کی ناک میں چھڑی لگا کر لوگوں کو بتلاتا ۱۲ - ب ف

من السماء الی الارض وعترتی اهل بیتی ولم یتفرقا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیهما هذا حدیث حسن
غریب حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن کثیر النواء عن ابی ادریس عن المسیب بن نجبة قال قال علی بن ابی طالب
قال النبی صلی الله علیه وسلم ان کل نبی اعطی سبعة نجباء رفقاء او قال رقباء واعطیت انا اربعة عشر قلنا من هم قال
انا وابنای وجعفر وحمزة وابوبکر وعمر ومصعب بن عمیر وبلال وسلمن وعمار والمقداد وحذیفة وعبد الله بن مسعود
هذا حدیث حسن غریب من هذا الوجه وقد روی هذا الحدیث عن علی موقوفا حدثنا ابوداود سلیمن بن
الاشعث نا یحیی بن معین نا هشام بن یوسف عن عبد الله بن سلیمن النوفلی عن محمد بن علی بن عبد الله بن عباس عن
عن ابیه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم احبوا الله لما یغذوکم من نعمه واحبونی بحب الله واحبوا اهل بیتی بحبی هذا
حدیث حسن غریب انما نعرفه من هذا الوجه **مناقب** معاذ بن جبل وزید بن ثابت وابی بن کعب وابی عبیدة
بن الجراح حدثنا سفیان بن وکیع نا حمید بن عبد الرحمن عن داود العطار عن معمر عن قتادة عن انس بن مالک قال
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ارحم امتی بامتی ابوبکر واشدهم فی امر الله عمر واصدقهم حیاء عثمن بن عفان واعلمهم
بالحلال والحرام معاذ بن جبل وافرضهم زید بن ثابت واقرؤهم ابی بن کعب ولکل امة امین وامین هذه الامة ابو عبیدة
بن الجراح هذا حدیث غریب لا نعرفه من حدیث قتادة الا من هذا الوجه وقد رواه ابو قلابة عن انس عن النبی
صلی الله علیه وسلم نحوه حدثنا محمد بن بشار نا عبد الوهاب بن عبد المجید الثقفی نا خالد الحذاء عن ابی قلابة عن
انس بن مالک قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لابی بن کعب ان الله امرنی ان اقرأ علیک لم یکن الذین کفروا قال وسمانی
قال نعم فبکی هذا حدیث حسن صحیح وقد روی هذا الحدیث عن ابی بن کعب عن النبی صلی الله علیه وسلم حدثنا محمد بن

جو آسمان سے زمین تک ہی یعنی نرتی کے قابل ہی اور عترت یعنی میرے اہلبیت اور یہ دونوں متفرق نہیں ہونگے یہانتک کہ حوض پر میرے پاس آئینگے پس دیکھو کہ
میرے بعد ان دونوں کے ساتھ کیونکر متمسک ہوتے ہو یہ حدیث حسن غریب ہی۔ حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے کثیر نواء
سے اُسنے ابی ادریس سے اُسنے مسیّب بن نجبہ سے کہا اُسنے کہا علی بن ابیطالب نے کہ فرمایا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ہر ایک نبی سات
افضل دوست یا محافظ (شک راوی) دیا گیا ہی اور مجھے چودہ دوست ملے ہیں پوچھا ہمنے وہ کون ہیں فرمایا آپنے میں (یعنی علی) اور اسکے دونوں
بیٹے اور جعفر اور حمزہ اور ابوبکر اور عمر اور مصعب بن عمیر اور بلال اور سلمان اور عمار اور مقداد اور حذیفہ اور عبد اللہ بن مسعود یہ حدیث اس
طریق سے حسن غریب ہی اور یہ حدیث حضرت علی سے موقوف مروی ہی حدیث کی ہمسے ابوداؤد سلیمان بن اشعث نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن معین
نے کہا حدیث کی ہمسے ہشام بن یوسف نے عبد اللہ بن سلیمان نوفلی سے اُسنے محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابن عباس
سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی کو دوست رکھو اسلیے کہ تمکو اپنی نعمتوں سے کھانا دیتا ہی اور مجھے اللہ کی محبت کے
باعث دوست رکھو اور میرے اہلبیت کو بسبب میری محبت کے دوست رکھو۔ یہ حدیث حسن غریب ہی ہم تو ہمکو فقط اسی طریق سے پہچانتے ہیں **مناقب**
معاذ بن جبل اور زید بن ثابت اور ابی بن کعب اور ابی عبیدہ بن جراح کے رضی اللہ عنہم۔ حدیث کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث
کی ہمسے حمید بن عبد الرحمن نے داؤد عطار سے اُسنے معمر سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری
اُمت سے زیادہ رحم کرنے والا میری اُمت پر ابوبکر ہی۔ اور بہت سخت انمیں سے اللہ کے امر میں عمر ہی اور بہت صادق انمیں سے حیا میں عثمان بن
عفان ہی اور بہت جاننے والا انمیں سے حلال اور حرام کو معاذ بن جبل ہی اور انمیں سے زیادہ علم فرائض جاننے والا زید بن ثابت ہی اور بہت
قاری انمیں سے ابی بن کعب ہی۔ اور ہر ایک اُمت کا ایک امین ہی اور امین اس اُمت کا ابو عبیدہ بن جراح ہی۔ یہ حدیث غریب ہی نہیں پہچانتے
ہم اسکو طریق قتادہ سے مگر اسی طریق سے اور روایت کیا اسکو ابو قلابہ نے انس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے حدیث کی
ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوہاب بن عبد المجید ثقفی نے کہا حدیث کی ہمسے خالد حذاء نے ابی قلابہ سے اُسنے انس بن مالک سے
کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب سے کہا مجھے اللہ تعالی نے یہ حکم دیا ہی کہ تجھے یہ سورت سناؤں لم یکن الذین کفروا کہا ابی نے اور اللہ
نے میرا نام لیا ہی فرمایا آپنے ہاں سو وہ رو پڑا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی اور مروی ہی یہ حدیث بواسطہ ابی بن کعب کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث کی ہمسے محمد بن

مناقب اهل بيت النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** نصر بن عبد الرحمن الكوفي نا زيد بن الحسن عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر بن عبد الله قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجته يوم عرفة وهو على ناقته القصواء يخطب فسمعته يقول يا ايها الناس اني تركت فيكم من ان اخذتم به لن تضلوا كتاب الله وعترتي اهل بيتي وفي الباب عن ابي ذر وابي سعيد وزيد بن ارقم وحذيفة بن اسيد هذا حديث غريب حسن من هذا الوجه وزيد بن الحسن قد روى عنه سعيد بن سليمن وغير واحد من اهل العلم **حدثنا** قتيبة بن سعيد نا محمد بن سليمن الاصبهاني عن يحيى بن عبيد عن عطاء عن عمر بن ابي سلمة ربيب النبي صلى الله عليه وسلم قال نزلت هذه الاية على النبي صلى الله عليه وسلم انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا في بيت ام سلمة فدعا النبي صلى الله عليه وسلم فاطمة وحسنا وحسينا فجللهم بكساء وعلى خلف ظهره فجللهم بكساء ثم قال اللهم هٰؤلاء اهل بيتي فاذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهيرا قالت ام سلمة وانا معهم يا رسول الله قال انت على مكانك وانت على خير وفي الباب عن ام سلمة ومعقل بن يسار وابي الحمراء وانس بن مالك هذا حديث غريب من هذا الوجه **حدثنا** علي بن المنذر الكوفي نا محمد بن فضيل نا الاعمش عن عطية عن ابي سعيد والاعمش عن حبيب بن ابي ثابت عن زيد بن ارقم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني تارك فيكم ما ان تمسكتم به لن تضلوا بعدي احدهما اعظم من الاخر كتاب الله حبل ممدود

مناقب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت[1] کے **حدیث** کی ہمسے نصر بن عبد الرحمن کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حسن نے حفص بن محمد سے اُنہنے اپنے باپ سے اُنہنے جابر بن عبد اللہ سے کہا اُنہنے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفہ کے دن حج میں اپنی اونٹنی قصواء پر خطبہ پڑھتے دیکھا سو میں نے آپسے سنا کہ فرماتے تھے اے لوگو میں نے تم میں ایسی چیز چھوڑی ہے کہ اگر تم اسکو پکڑو گے تو گمراہ نہوگے ایک تو کتاب اللہ دوسری عترت یعنی اہلبیت اور اس باب میں روایت ہے ابی ذر اور ابی سعید اور زید بن ارقم اور حذیفہ بن اسید سے رضی اللہ عنہم - یہ حدیث غریب حسن ہے اس طریق سے - اور زید بن حسن سے سعید بن سلیمان اور کئی ایک اور اہل علم نے روایت کی ہے - **حدیث** کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن سلیمان اصبہانی نے یحیی بن عبید سے اُنہنے عطاء سے اُنہنے عمر بن ابی سلمہ سے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پروردہ ہے کہا اُنہنے یہ آیت - نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ام سلمہ کے گھر میں نازل ہوئی انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس الخ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ اور حسن اور حسین کو بلایا اور ایک چادر میں ڈھانپ لیا اور حضرت علی آپکے پیچھے تھے پس اُنکو بھی آپنے چادر میں ڈھانپ لیا پھر اُنکے حق میں فرمایا اے اللہ یہ میرے اہلبیت ہیں سو انسے پلیدی دور کر اور اچھی طرح سے پاک کر کہا اُم سلمہ نے اور میں بھی اُنکے ساتھ ہوں یا رسول اللہ فرمایا آپنے تو اپنی جگہ ہے اور تو اچھی بہتری کی طرف ہے - اور اس باب میں روایت ہے اُم سلمہ اور معقل بن یسار اور ابی الحمراء اور انس بن مالک سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث غریب ہے اس طریق سے - **حدیث** کی ہمسے علی بن منذر کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے کہا حدیث کی ہمسے اعمش نے عطیہ سے اُنہنے ابی سعید سے اور نیز اعمش نے حبیب بن ابی ثابت سے اُنہنے زید بن ارقم سے کہا اُنہنے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میں تم میں ایسی چیز چھوڑتا ہوں کہ اگر تم اسکے ساتھ تمسک کروگے تو میرے بعد گمراہ نہوگے ایک دوسرے سے بڑا ہے کتاب اللہ تو ایک لمبی رسی ہے

[1] اہلبیت کا لفظ تو اُنپر بولا جاتا ہے جسکو صدقہ کھانا حرام ہے اور وہ بنو ہاشم ہیں جنمیں آل عباس اور آل علی اور آل جعفر اور آل عقیل داخل ہیں کیونکہ ان تمام پر صدقہ حرام ہے اور کبھی اطلاق اسکا آنحضرت کے قبیلے پر ہوتا ہے جنمیں ازواج مطہرات بھی شامل ہیں - اور قرآن مجید میں جو لیطہرکم تطہیرا کا خطاب وارد ہوا ہے اگرچہ ظاہر الفاظ کے اقتضا کرتے ہیں کہ صرف مردوں کو ہی شامل ہو مگر اگر غور سے دیکھا جاوے تو امام رازی کی بات ہی ٹھیک ہے اور وہ یہ ہے کہ سیاق آیہ کا غالباً دلالت کرتا ہے کہ ازواج مطہرات اسمیں داخل ہیں انکا اس آیت سے خارج کرنا صحیح نہیں ہے مترجم بلکہ مابعد اور ماقبل آیت کا تو صرف انہیں کی خواہش کرتا ہے اور ماسوا اے انکے اور کو نکالتا ہے آنحضرت نے امام حسن اور امام حسین اور علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہم کو خود اس آیت میں دعا کرکے داخل کیا ہے اسی واسطے آپنے ام سلمہ کو فرمایا جب کہ اُنہنے انمیں شریک ہونے کا سوال کیا کہ انت علی مکانک انت علی خیر یعنی تو اپنی حالت پر ہے اور تو اسے بہتری کی طرف ہے یعنی تجھے تو خود اللہ تعالی نے داخل کیا ہے میرے داخل کرنے کی کیا حاجت ہے - باقی رہا یہ امر کہ لیذہب عنکم ویطہرکم میں ضمیر مذکر کی کیا وجہ ہے تو وہ بہ اعتبار اہل کے ہے - اور ضمیر مذکر کے لانے کی وجہ یہ ہے کہ اگر اس جگہ ضمیر مونث کی ہوتی تو صرف آنحضرت کی بیبیوں کو ہی شامل ہوتا اور کوئی دوسرا اسمیں داخل ہی نہوتا مذکر کی ضمیر ہونے سے آنحضرت کو بھی یہ دلیری ہو گئی کہ ان لوگوں کے بھی حق میں دعا کروں کہ خدا انکو بھی اسمیں داخل کرے چنانچہ آپنے دعا کی اگر یہ نہ کہا جاوے تو فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی اس سے خارج ہو جائیگی باوجودیکہ وہ بالاتفاق اسمیں داخل ہے یا یہ کہا جاوے کہ ضمیر با اعتبار تغلیب کے ہے یا یہ کہا جاوے کہ بعض اوقات ضمیر مذکر مونث کی طرف آجاتی ہے جیسا کہ بخاری میں ہے کہ حضرت نے حضرت عائشہ کو جبکہ وہ بیمار تھی اور اُسکو تہمت زنا کی لگی تھی فرمایا کیف تیکم یعنی تمہارا کیا حال ہے اس جگہ آپنے اسکے واسطے ایک تو مذکر کی ضمیر دوسری جمع کی بولی - علی ہذا القیاس کئی جگہ کلام عرب میں مذکر کی ضمیر مونث کی طرف آتی ہے جو شخص کہ ماہر حدیث کا ہے اُسپر یہ امر پوشیدہ نہیں ۱۲

حدثنا القاسم بن دينار الكوفى ثنا عبيد الله بن موسى عن عبد العزيز بن سياه عن حبيب بن ابى ثابت عن عطاء بن يسار عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما خير عمار بين امرين الا اختار ارشدهما هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه من حديث عبد العزيز بن سياه وهو شيخ كوفى وقد روى عنه الناس وله ابن يقال له يزيد بن عبد العزيز ثقة روى عنه يحيى بن ادم حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع نا سفيان عن عبد الملك بن عمير عن مولى لربعى عن ربعى بن حراش عن حذيفة قال كنا جلوسا عند النبى صلى الله عليه وسلم فقال انى لا ادرى ما قدر بقائى فيكم فاقتدوا بالذين من بعدى واشار الى ابى بكر وعمر واهتدوا بهدى عمار وما حدثكم ابن مسعود فصدقوه هذا حديث حسن وروى ابراهيم بن سعد هذا الحديث عن سفيان الثورى عن عبد الملك بن عمير عن هلال مولى ربعى عن ربعى عن حذيفة عن النبى صلى الله عليه وسلم نحوه وقد روى سالم المرادى الكوفى عن عمرو بن هرم عن ربعى بن حراش عن حذيفة عن النبى صلى الله عليه وسلم نحو هذا حدثنا ابو مصعب المدينى نا عبد العزيز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ابشر يا عمار تقتلك الفئة الباغية وفى الباب عن ام سلمة وعبد الله بن عمرو وابى اليسر وحذيفة هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث العلاء بن عبد الرحمن مناقب ابى ذر الغفارى رضى الله عنه حدثنا محمود بن غيلان نا ابن نمير عن الاعمش عن عثمان بن عمير هو ابو اليقظان عن ابى حرب بن ابى الاسود الديلى عن عبد الله بن عمرو قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما اظلت الخضراء ولا اقلت الغبراء اصدق من ابى ذر وفى الباب عن ابى الدرداء وابى ذر هذا حديث حسن حدثنا العباس العنبرى نا النضر بن

حدیث کی ہمسے قاسم بن دینار کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن موسی نے عبد العزیز بن سیاہ سے اُسنے حبیب بن ابی ثابت سے اُسنے عطاء بن یسار سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں اختیار دیا گیا عمار کو درمیان دو امروں کے مگر کہ اُسنے بہتر اُن دونوں میں سے اختیار کیا ہی یہ حدیث حسن غریب ہی نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے یعنی طریق عبد العزیز بن سیاہ سے اور یہ شیخ کوفی ہی اور اس سے کئی لوگوں نے روایت کی ہی اور ایکا ایک بیٹا ہی اُسکا نام یزید بن عبد العزیز ہی وہ ثقہ ہی اُس سے یحیی بن آدم نے روایت کی ہی حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے ربعی کے غلام سے اُسنے ربعی بن حراش سے اُسنے حذیفہ سے کہا اُسنے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوے تھے سو فرمایا آپنے میں نہیں جانتا کہ میری زندگی تم میں کبتک باقی ہی سو تم اُن لوگوں کا اقتدا کرو جو میرے پیچھے ہیں اور اشارت کی آپنے طرف ابو بکر اور عمر کے - اور عمار کے طریق کی راہ چلو اور جو حدیث تمکو ابن مسعود بیان کرے تو اُسکی تصدیق کرو یہ حدیث حسن ہی - اور روایت کی ابراہیم بن سعد نے یہ حدیث سفیان ثوری سے اُسنے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے ہلال سے جو ربعی کا غلام ہی اُسنے ربعی سے اُسنے حذیفہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے - اور روایت کی سالم مرادی کوفی نے عمرو بن ہرم سے اُسنے ربعی بن حراش سے اُسنے حذیفہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے - حدیث کی ہمسے ابو مصعب مدینی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے علاء بن عبد الرحمن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ای عمار تجھے بشارت ہو کہ تجھے باغی گروہ قتل کریگا اور اس باب میں روایت ہی ام سلمہ اور عبد اللہ بن عمرو اور ابی الیسر اور حذیفہ سے رضی اللہ عنہم - یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی طریق علاء بن عبد الرحمن سے مناقب ابی ذر غفاری کے رضی اللہ عنہ حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابن نمیر نے اعمش سے اُسنے عثمان بن عمیر سے جو ابو الیقظان ہی اُسنے ابی حرب بن ابی الاسود دیلی سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے کہا اُسنے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ فرماتے تھے نہیں سایہ ڈالا آسمان نے اور نہیں اُٹھایا زمین نے کوئی آدمی سچا ابی ذر سے - اور اس باب میں روایت ہی ابو الدرداء اور ابو ذر سے - یہ حدیث حسن ہی حدیث کی ہمسے عباس عنبری نے کہا حدیث کی ہمسے نضر بن

[1] یعنی آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر کوئی آدمی سچا ابو ذر سے نہیں ہی یہ کلام آپکا علی سبیل المبالغہ ہی کیونکہ بالاجماع ثابت ہی کہ کوئی آدمی سچا ابی بکر رضی اللہ عنہ سے نہیں ہی یا یہ صفت ابی ذر میں سب سے زائد ہی اور حضرت ابو بکر وغیرہ کی فضیلت کُلیتہً ہی نہ جزئیتہً کما حققہ اہل العلم اصل بات یہ ہی کہ ابو بکر علیہ الرحمہ کا لقب صدیق اسوجہ سے تھا کہ انہوں نے کلام پیغمبر کو بلا دلیل و بلا عذر و حیلہ تسلیم کیا چنانچہ جب آنحضرت نے اپنا معراج پر جانا بیان فرمایا تو سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیق نے ہی اس امر کو تسلیم کیا بخلاف دیگروں کے اور ابو ذر کی فوقیت صرف صداقت میں ہی

[illegible]

بشار نا یحیی بن سعید نا شعبة عن قتادة عن انس بن مالک قال جمع القرآن علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم اربعة كلهم من الانصار ابی بن كعب ومعاذ بن جبل وزید بن ثابت وابو زید قال قلت لانس من ابو زید قال احد عمومتی هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** قتيبة نا عبد العزیز بن محمد عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم نعم الرجل ابو بكر نعم الرجل عمر نعم الرجل ابو عبیدة بن الجراح نعم الرجل اسید بن حضیر نعم الرجل ثابت بن قیس بن شماس نعم الرجل معاذ بن جبل نعم الرجل معاذ بن عمرو بن الجموح هذا حدیث حسن انما نعرفه من حدیث سهیل **حدثنا** محمود بن غیلان نا وکیع نا سفیان عن ابی اسحٰق عن صلة بن زفر عن حذیفة بن الیمان قال جاء العاقب والسید الی النبی صلی الله علیه وسلم فقالا ابعث معنا امینك قال فانی سابعث معكم امینا حق امین فاشرف لها الناس فبعث ابا عبیدة قال وكان ابو اسحٰق اذا حدث بهذا الحدیث عن صلة قال سمعته منذ ستین سنة هذا حدیث حسن صحیح وقد روی عن عمر وانس عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال لكل امة امین وامین هذه الامة ابو عبیدة بن الجراح **مناقب** سلمان الفارسی رضی الله عنه **حدثنا** سفیان بن وکیع نا ابی عن الحسن بن صالح عن ابی ربیعة الایادی عن انس بن مالک قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الجنة لتشتاق الی ثلثة علی وعمار وسلمان هذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من حدیث الحسن بن صالح **مناقب** عمار بن یاسر وكنیته ابو الیقظان رضی الله عنه **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمٰن بن مهدی نا سفیان عن ابی اسحٰق عن هانیٔ بن هانیٔ عن علی قال جاء عمار بن یاسر یستاذن علی النبی صلی الله علیه وسلم فقال ائذنوا له مرحبا بالطیب المطیب هذا حدیث حسن صحیح

بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے اُنہوں نے انس بن مالک سے کہا اُسنے چار شخصوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قرآن جمع کیا ہے سب کے سب قبیلہ انصار سے تھے ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور زید بن ثابت اور ابو زید کہا راوی نے میں نے انس سے کہا ابو زید کون ہے کہا اُسنے ایک میرا چچا ہے یہ حدیث حسن ہے۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ اچھا مرد ابو بکر ہے اچھا مرد عمر ہے اچھا مرد ابو عبیدہ بن جراح ہے اچھا مرد اسید بن حضیر ہے اچھا مرد ثابت بن قیس بن شماس ہے۔ اچھا مرد معاذ بن جبل ہے اچھا مرد معاذ بن عمرو بن جموح ہے یہ حدیث حسن ہے ہم تو اسکو فقط طریق سہیل سے ہی پہچانتے ہیں **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی اسحاق سے اُسنے صلہ بن زفر سے اُسنے حذیفہ بن یمان سے کہا اُسنے عاقب اور ایک سردار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے پس کہا اُن دونوں نے ہمارے ساتھ کوئی اپنا امین بھیجیے فرمایا آپنے میں جلد ہی تمھارے ساتھ ایک امین جو لائق امین کہلانے کے ہے بھیجونگا پس لوگوں نے اسکے لیے گردنیں بلند کیں سو آپنے ابا عبیدہ کو بھیجدیا کہا راوی نے اور ابو اسحاق جب یہ حدیث صلہ سے روایت کرتا تو کہتا میں نے یہ حدیث قریب ساٹھ سال سے سنی ہوئی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہے بواسطہ عمر[1] اور انس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا آپنے ہر ایک نبی کے لیے ایک امین ہے اور امین اس اُمت کا ابو عبیدہ بن جراح ہے۔ **مناقب** سلمان فارسی کے رضی اللہ عنہ **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے حسن بن صالح سے اُسنے ابی ربیعہ ایادی سے اُسنے حسن سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت تین شخصوں کی طرف مشتاق ہے علی اور عمار اور سلمان یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق حسن بن صالح سے **مناقب** عمار بن یاسر کے اور کنیت اسکی ابو الیقظان ہے رضی اللہ عنہ **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اُسنے ابی اسحاق سے اسنے ہانی بن ہانی سے اُسنے علی سے کہا عمار بن یاسر آکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اذن مانگنے لگا فرمایا آپنے اسکو اذن دو مبارک ہو شاباش[2] طیب مطیب کے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

[1] ابو عبیدہ بن جراح کے مناقب میں عمر کی جگہ ابن عمر ہے ظاہراً تو یہ غلطی کسی نساخ کی ہے مگر احتمال ہے کہ دونوں سے مروی ہوا اور عاقب وہ شخص ہے جو سردار کے بعد اُسکی مدد کے لیے آوے یعنی پہلے کوئی سردار ایک کام کو جاوے بعد اسکے اسکے پیچھے ایک اور آدمی اُسی کام کے لیے سردار کی مدد کو بھیجا جاوے ۱۲ [2] معنی اسکے یہ ہیں کہ اولاً تو خود ذات اسکی طاہر ہے پھر اُسنے اعمال صالحہ سے اپنے وجود کو نور علی نور بنا دیا ہے ۱۲

عند عويمر ابي الدرداء وعند سلمان الفارسي وعند عبد الله بن مسعود وعند عبد الله بن سلام الذي كان يهوديا فاسلم فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انه عاشر عشرة في الجنة وفي الباب عن سعد هذا حديث حسن غريب **مناقب** عبد الله بن مسعود رضي الله عنه **حدثنا** ابراهيم بن اسمعيل بن يحيى بن سلمة بن كهيل ثني ابي عن ابيه عن سلمة بن كهيل عن ابي الزعراء عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقتدوا بالذين من بعدي من اصحابي ابي بكر وعمر واهتدوا بهدي عمار وتمسكوا بعهد ابن مسعود هذا حديث غريب من هذا الوجه من حديث ابن مسعود لا نعرفه الا من حديث يحيى بن سلمة بن كهيل ويحيى بن سلمة يضعف في الحديث وابو الزعراء اسمه عبد الله بن هانئ وابو الزعراء الذي روى عنه شعبة والثوري وابن عيينة اسمه عمرو بن عمرو وهو ابن اخي ابي الاحوص صاحب ابن مسعود **حدثنا** ابو كريب نا ابراهيم بن يوسف بن ابي اسحق عن ابيه عن ابي اسحق عن الاسود بن يزيد انه سمع ابا موسى يقول لقد قدمت انا واخي من اليمن وما نرى حينا الا ان عبد الله بن مسعود رجل من اهل بيت النبي صلى الله عليه وسلم لما نرى من دخوله ودخول امه على النبي صلى الله عليه وسلم هذا حديث حسن صحيح وقد رواه سفيان الثوري عن ابي اسحق **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا اسرائيل عن ابي اسحق عن عبد الرحمن بن يزيد قال اتينا حذيفة فقلنا حدثنا باقرب الناس من رسول الله صلى الله عليه وسلم هديا ودلا فناخذ عنه ونسمع منه قال كان اقرب الناس هديا ودلا وسمتا برسول الله صلى الله عليه وسلم ابن مسعود حتى يتوارى منا في بيته ولقد علم المحفوظون من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ابن ام عبد هو من اقربهم الى الله زلفا هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن

عویمر یعنی ابی درداء سے اور سلمان فارسی سے اور عبداللہ بن مسعود سے اور اُس عبداللہ بن سلام سے جو کہ یہودی تھا پھر مسلمان ہوا اس لیے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے یہ دسواں ہے دس کا جنت میں۔ اور اس باب میں روایت ہے سعد سے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **مناقب** عبداللہ بن مسعود کے رضی اللہ عنہ **حدیث** کی ہمسے ابراہیم بن اسمٰعیل بن یحی بن سلمہ بن کہیل نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے اپنے باپ سے اُسنے سلمہ بن کہیل سے اسنے ابی الزعراء سے اُسنے ابن مسعود سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیروی کرو اُن لوگوں کی جو میرے بعد میرے صحابہ سے ہیں یعنی ابی بکر اور عمر اور عمار کے طریق کی راہ چلو۔ اور ابن مسعود کے امور دین کے ساتھ تمسک کرو یہ حدیث غریب ہے اس وجہ سے یعنی طریق ابن مسعود سے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق یحی بن سلمہ بن کہیل سے اور یحی بن سلمہ حدیث میں ضعیف ہے۔ اور ابو الزعراء کا نام عبداللہ بن ہانی ہے۔ اور وہ ابو الزعراء کہ جس سے شعبہ اور ثوری اور ابن عیینہ روایت کرتے ہیں نام اسکا عمرو بن عمرو ہے اور وہ بھتیجا ابو الاحوص کا ہے جو شاگرد ابن مسعود کا ہے۔ **حدیث** کی ہمسے ابوکریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن یوسف بن ابی اسحاق نے اپنے باپ سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے اسود بن یزید سے کہ سنا اُسنے ابا موسیٰ سے کہ کہتا تھا میں اور میرا بھائی یمن سے آئے اور اُس وقت ہم سوا عبداللہ بن مسعود کے اور کسی مرد کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلبیت سے نہیں گمان کرتے تھے کیونکہ اسکا اور اسکی والدہ کا آنا جانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا اسکو سفیان ثوری نے ابی اسحاق سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے اسرائیل نے ابی اسحاق سے اسنے عبدالرحمن بن یزید سے کہا اُسنے ہم حذیفہ کے پاس آئے پس ہمنے اس سے کہا ہمکو وہ آدمی بتلاؤ جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہدایت اور طریق میں زیادہ قریب ہو تا کہ ہم اس سے علم سیکھیں اور اس سے سنیں۔ کہا اُسنے عبداللہ بن مسعود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہدایت اور طریق اور سیرت کے زیادہ مناسب ہے یہانتک کہ وہ ہمسے اپنے گھر میں چھپ گیا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ جو محفوظ ہیں وہ جانتے ہیں کہ ابن ام عبد یعنی عبداللہ بن مسعود سب سے زیادہ اللہ تعالے سے قریب ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے عبداللہ بن عبدالرحمن نے

[1] یہ شخص عشرہ بشرہ سے تو نہیں جنکی خبر آنحضرت نے احد یہ دی ہے کہ یہ جنتی ہیں مگر یہ مثل اُنکے ہے جیسا کہ بولتے ہیں ابو یوسف ابو حنیفہ یعنے ابو یوسف مثل ابو حنیفہ رضی اللہ عنہما کے ہے ۱۲ [2] یعنی ہم اسکے ظاہر حال کی خبر دیتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیئت میں بہت قریب ہے باطن کا حال ہم نہیں جانتے ۱۲۔

محمد نا عكرمة بن عمار ثني ابو زميل عن مالك بن مرثد عن ابيه عن ابي ذر قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما اظلت الخضراء ولا اقلت الغبراء من ذي لهجة اصدق ولا اوفى من ابي ذر شبه عيسى بن مريم فقال عمر بن الخطاب
كالحاسد يا رسول الله فتعرف ذلك له قال نعم فاعرفوه هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه وقد روى بعضهم
هذا الحديث فقال ابو ذر يمشي في الارض بزهد عيسى بن مريم صلى **مناقب** عبد الله بن سلام رضي الله عنه **حدثنا**
علي بن سعيد الكندي نا ابو محياة يحيى بن يعلى عن عبد الملك بن عمير عن ابن اخي عبد الله بن سلام قال لما اريد قتل عثمن
جاء عبد الله بن سلام فقال له عثمن ما جاء بك قال جئت في نصرك قال اخرج الى الناس فاطردهم عني فانك خارجا
خير لي منك داخلا فخرج عبد الله الى الناس فقال ايها الناس انه كان اسمي في الجاهلية فلان فسماني رسول الله صلى الله
عليه وسلم عبد الله ونزلت فيّ ايات من كتاب الله نزلت فيّ وشهد شاهد من بني اسرائيل على مثله فامن واستكبرتم ان الله
لا يهدي القوم الظالمين ونزل فيّ قل كفى بالله شهيدا بيني وبينكم ومن عنده علم الكتاب ان لله سيفا مغمودا عنكم
وان الملائكة قد جاورتكم في بلدكم هذا الذي نزل فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم فالله الله في هذا الرجل ان تقتلوه
فوالله لان قتلتموه لتطردن جيرانكم الملائكة ولتسلن سيف الله المغمود عنكم فلا يغمد الى يوم القيمة قالوا اقتلوا اليهودي
واقتلوا عثمن هذا حديث غريب انما نعرفه من حديث عبد الملك بن عمير وقد روى شعيب بن صفوان هذا الحديث
عن عبد الملك بن عمير فقال عمر بن محمد بن عبد الله بن سلام عن جده عبد الله بن سلام **حدثنا** قتيبة نا الليث
عن معوية بن صالح عن ربيعة بن يزيد عن ابي ادريس الخولاني عن يزيد بن عميرة قال لما حضر معاذ بن جبل الموت قيل له يا ابا عبد الرحمن
اوصنا قال اجلسوني فقال ان العلم والايمان مكانهما من ابتغاهما وجدهما يقول ذلك ثلاث مرات والتمسوا العلم عند اربعة رهط

محمد نے کہا حدیث کی ہم سے عکرمہ بن عمار نے کہا حدیث کی مجھے ابوزمیل نے مالک بن مرثد سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابی ذر سے کہا اُنہوں نے مجھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں سایہ ڈالا آسمان نے اور نہیں اُٹھایا زمین نے کسی ذی لہجہ سچا اور وفادار ابی ذر سے مانند عیسی بن مریم کے پس
عمر بن خطاب نے غبطہ سے کہا یا رسول اللہ کیا آپ اُسکی ایسی تعریف کرتے ہیں جواب دیا آپنے ہاں تم بھی اُسکی تعریف کرو یہ حدیث حسن غریب ہے
اس طریق سے اور بعض نے اس روایت کو اسطرح بیان کیا ہے پس کہا اُنہوں نے کہ ابوذر روئے زمین پر زہد میں ایسا ہی ہے جیسے عیسی بن مریم **مناقب**
عبد اللہ بن سلام کے رضی اللہ عنہ **حدیث** کی ہم سے علی بن سعید کندی نے کہا حدیث کی ہم سے ابو محیاۃ یعنی یحیی بن یعلی نے عبد الملک
بن عمیر سے اُنہوں نے عبد اللہ بن سلام کے بھتیجے سے کہا اُنہوں نے جب حضرت عثمان کا قتل ٹھان لیا گیا تو عبد اللہ بن سلام آیا پس کہا اُس سے حضرت عثمان
نے کون چیز لائی ہے تجھکو جواب دیا اُنہوں نے کہ تیری مدد کہا حضرت عثمان نے کہ لوگوں کی طرف جا اور اُنکو مجھ سے ہٹا پس تحقیق باہر نکلنا تیرا اچھا ہے میرے
لیے اندر داخل ہونے تیرے سے پس عبد اللہ لوگوں کی طرف نکلا پس کہا اُنہوں نے اے لوگو میرا نام جاہلیت میں یہ تھا (اپنا نام بیان کیا ہوگا) پس
حضرت نے میرا نام عبد اللہ رکھدیا اور میرے حق میں قرآن کی کئی آیتیں نازل ہوئی ہیں میرے حق میں نازل ہوئی یہ آیت وشہد شاہد من بنی اسرائیل
علی مثلہ فامن واستکبرتم ان اللہ لایہدی القوم الظالمین۔ اور یہ بھی نازل ہوئی۔ قل کفی باللہ شہیدا بینی وبینکم ومن عندہ علم الکتاب۔ تحقیق اللہ
کی ایک تلوار ہے نیام میں ڈالی ہوئی تمسے اور یہ کہ فرشتے اُس شہر میں تمہارے پڑوسی ہیں جسمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وارد ہوئے ہیں پس ڈرو اللہ سے
اس مرد کے قتل کرنے میں قسم بخدا اگر تم نے اسے قتل کیا تو اپنے پڑوسیوں فرشتوں کو ہٹا دوگے اور سونت لوگے اللہ کی تلوار کو جو تمسے ڈھانپی گئی ہے پھر قیامت
تک وہ ڈھانپی نہیں جائیگی کہا اُنہوں نے مارو اس یہودی کو بھی یعنی عبد اللہ کو اور عثمان کو یہ حدیث غریب ہے ہم اُسکو فقط طریق عبد الملک بن عمیر سے ہی پہچانتے
ہیں اور روایت کیا ہے شعیب بن صفوان نے اس حدیث کو عبد الملک بن عمیر سے پس کہا اُنہوں نے یہ روایت ہے عمر بن محمد بن عبد اللہ بن سلام سے اُنہوں نے
اپنے دادا عبد اللہ بن سلام سے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے معاویہ بن صالح سے اُنہوں نے ربیعہ بن یزید سے اُنہوں نے ابی ادریس
خولانی سے اُنہوں نے یزید بن عمیرہ سے کہا اُنہوں نے جب معاذ بن جبل کی موت کا وقت پہونچا تو اُس سے کہا گیا اے ابا عبد الرحمن (کنیت معاذ) ہمکو کوئی وصیت
کرو کہا اُنہوں نے مجھے بٹھاؤ پھر کہا علم اور ایمان اپنی جگہ پر ہیں جو کوئی اُنکو طلب کریگا پائیگا اُنکو۔ تین بار اُنہوں نے یہ کہا اور علم چار
شخصوں سے طلب کرو

وهو حديث شريك **مناقب** زيد بن حارثة رضي الله عنه **حدثنا** سفيان بن وكيع نا محمد بن بكر عن ابن جريج عن زيد بن اسلم عن ابيه عن عمر انه فرض لاسامة في ثلاثة آلاف و خمسمائة وفرض لعبد الله بن عمر في ثلاثة آلاف فقال عبد الله بن عمر لابيه لم فضلت اسامة علي فوالله ما سبقني الى مشهد قال لان زيدا كان احب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم من ابيك وكان اسامة احب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم منك فآثرت حب رسول الله صلى الله عليه وسلم على حبي هذا حديث حسن غريب **حدثنا** قتيبة نا يعقوب بن عبد الرحمن عن موسى بن عقبة عن سالم بن عبد الله بن عمر عن ابيه قال ما كنا ندعو زيد بن حارثة الا زيد بن محمد حتى نزلت ادعوهم لآبائهم هو اقسط عند الله هذا حديث صحيح **حدثنا** الجراح بن مخلد وغير واحد قالوا نا محمد بن عمر بن الرومي نا علي بن مسهر عن اسمعيل بن ابي خالد عن ابي عمرو الشيباني قال اخبرني جبلة بن حارثة قال قدمت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت له يا رسول الله ابعث معي اخي زيدا قال هو ذا فان انطلق معك لم امنعه قال زيد يا رسول الله والله لا اختار عليك احدا قال فرأيت رأي اخي افضل من رأيي هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث ابن الرومي عن علي بن مسهر **حدثنا** احمد بن الحسن نا عبد الله بن مسلمة عن مالك بن انس عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث بعثا وامر عليهم اسامة بن زيد فطعن الناس في امرته فقال ان تطعنوا في امرته فقد كنتم تطعنون في امرة ابيه من قبل وايم الله ان كان لخليقا للامارة وان كان من احب الناس الي وان هذا من احب الناس الي بعده هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** علي بن حجر نا اسمعيل بن جعفر عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو حديث مالك بن انس **مناقب** اسامة بن زيد رضي الله عنه **حدثنا** ابو كريب نا يونس بن بكير عن محمد بن اسحق عن سعيد بن عبيد بن السباق عن محمد بن اسامة بن زيد عن ابيه قال لما ثقل رسول الله صلى الله عليه وسلم هبطت وهبط الناس المدينة

اور یہ حدیث شریک کی ہے **مناقب** زید بن حارثہ کے رضی اللہ عنہ **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن بکر نے ابن جریج سے اُسنے زید بن اسلم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عمر سے یہ کہ اُنہوں نے اسامہ کے لیے تین ہزار پانچسو تنخواہ مقرر کر دی تھی اور عبداللہ بن عمر کے لیے تین ہزار مقرر کی تھی پس کہا عبداللہ بن عمر نے اپنے باپ سے کیوں آپنے اسامہ کو مجھپر فضیلت دی ہے سو قسم ہے اللہ کی مجھسے کسی جنگ میں سبقت نہیں لے گیا فرمایا حضرت عمر نے اس لیے کہ زید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تیرے باپ سے زیادہ پیارا تھا اور اسامہ تجھسے آنحضرت کو بہت پیارا تھا سو مین نے آنحضرت کے محبوب کو اپنی محبت پر پسند کیا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے یعقوب بن عبدالرحمن نے موسی بن عقبہ سے اُسنے سالم بن عبداللہ بن عمر سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے ہم زید بن حارثہ کو زید بن محمد کے نام سے بلاتے تھے یہانتک کہ آیت نازل ہوئی اُدْعُوهُم لِآبَائِهِم الخ یعنے اُنکو اپنے باپون سے پکارا کرو یہ اللہ کے نزدیک بہت پسندیدہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے جراح بن مخلد اور کئی ایک نے کہا اُنہون نے حدیث کی ہمسے محمد بن عمر بن رومی نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن مسہر نے اسمعیل بن ابی خالد سے اُسنے ابی عمرو شیبانی سے کہا اُسنے خبر دی مجھے جبلہ بن حارثہ نے کہا اُسنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپسے کہا یا رسول اللہ میرے ساتھ میرے بھائی زید کو بھیجو فرمایا آپنے وہ یہ ہے پس اگر وہ تیرے ساتھ جاوے تو مین اسکو منع نہین کرتا کہا زید نے یا رسول اللہ قسم ہے اللہ کی مین آپکے اوپر کسی کو ترجیح نہیں دیتا کہا اُسنے سو مین نے اپنے بھائی کی رائے اپنی رائے سے بہتر دیکھی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ابن رومی سے جو راوی ہے علی ابن مسہر سے۔ **حدیث** کی ہمسے احمد بن حسن نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن مسلمہ نے مالک بن انس سے اُسنے عبداللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمر سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اسامہ بن زید کو اُسپر حاکم بنایا سو لوگون نے اُسکی حکومت مین طعن کیا پس فرمایا آپنے اگر تم اُسکی حکومت مین طعن کرتے ہو تو تمنے اُسکے باپ کی حکومت مین بھی پہلے اس سے طعن کیا تھا حالانکہ قسم ہے اللہ کی تحقیق وہ لایق حکومت کے تھا اور وہ مجھے سب لوگون سے زیادہ پیارا ہے اور یہ بعد اُسکے سب لوگون سے مجھے زیادہ پیارا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن جعفر نے عبداللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث مالک بن انس کے۔ **مناقب** اسامہ بن زید کے رضی اللہ عنہ **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن بکیر نے محمد بن اسحاق سے اُسنے سعید بن عبید بن سباق سے اُسنے محمد بن اسامہ بن زید سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوئے تو مین اور اور لوگ بھی مدینہ مین داخل ہوئے

نا صاعد الحرانی نا زهير نا منصور عن ابی اسحق عن الحارث عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو كنت مؤمرا احدا منهم من غير مشورة لامرت ابن ام عبد هذا حديث انما نعرفه من حديث الحارث عن علی **حدثنا** سفيان بن وكيع نا ابی عن سفيان الثوری عن ابی اسحق عن الحارث عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو كنت مؤمرا احدا من غير مشورة لامرت ابن ام عبد **حدثنا** هناد نا ابو معوية عن الاعمش عن شقيق بن سلمة عن مسروق عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خذوا القران من اربعة من ابن مسعود وابی بن كعب ومعاذ بن جبل وسالم مولی ابی حذيفة هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** الجراح بن مخلد البصری نا معاذ بن هشام ثنی ابی عن قتادة عن خيثمة بن ابی سبرة قال اتيت المدينة فسألت الله ان ييسر لی جليسا صالحا فيسر لی ابا هريرة فجلست اليه فقلت له انی سألت الله ان ييسر لی جليسا صالحا فوفقت لی فقال من اين انت قلت من اهل الكوفة جئت التمس الخير واطلبه فقال اليس فيكم سعد بن مالك مجاب الدعوة وابن مسعود صاحب طهور رسول الله صلی الله علیه وسلم ونعليه وحذيفة صاحب سر رسول الله صلی الله علیه وسلم وعمار الذی اجاره الله من الشيطان علی لسان نبيه وسلمان صاحب الكتابين قال قتادة والكتابان الانجيل والقران هذا حديث حسن غريب صحيح وخيثمة هو ابن عبد الرحمن بن ابی سبرة نسب الی جده

مناقب حذيفة بن اليمان رضی الله عنه **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن انا اسحق بن عيسی عن شريك عن ابی اليقظان عن زاذان عن حذيفة قال قالوا يا رسول الله لو استخلفت قال ان استخلفت عليكم فعصيتموه عذبتم ولكن ما حدثكم حذيفة فصدقوه وما اقرأكم عبد الله فاقرؤه قال عبد الله فقلت لاسحق بن عيسی يقولون هذا عن ابی وائل قال لا عن زاذان ان شاء الله هذا حديث حسن

کہا حدیث کی ہمسے صاعد حرانی نے کہا حدیث کی ہمسے زہیر نے کہا حدیث کی ہمسے منصور نے ابی اسحاق سے اُسنے حارث سے اُسنے علی سے کہا اُسنے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر مجھکو کسی کو بغیر مشورہ کے حاکم بنانا ہوتا تو ابن ام عبد یعنی عبد اللہ بن مسعود کو حاکم بناتا۔ اس حدیث کو ہم فقط طریق حارث سے ہی پہچانتے ہین جو روایت ہی علی سے **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے سفیان ثوری سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے حارث سے اُسنے علی سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر مجھکو کسی کو بغیر مشورہ کے حاکم بنانا ہوتا تو ابن ام عبد کو حاکم بناتا۔ **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے شقیق بن سلمہ سے اُسنے مسروق سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار شخصوں سے قرآن سیکھو ابن مسعود اور ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور سالم مولی ابی حذیفہ سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ **حدیث** کی ہمسے جراح بن مخلد بصری نے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن ہشام نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے قتادہ سے اُسنے خیثمہ بن ابی سبرہ سے کہا اُسنے مین مدینہ مین آیا اور اللہ تعالے سے سوال کیا کہ میرے واسطے کوئی جلیس صالح آسان کرے پس اللہ تعالی نے میرے لیے ابو ہریرہ کو آسان کر دیا سو مین اُنکے پاس بیٹھا اور مین نے اُس سے کہا مین نے اللہ تعالی سے جلیس صالح کے آسان کرنے کا سوال کیا تھا سو آپ میرے لیے توفیق دیے گئے پس ابو ہریرہ نے کہا تم کہان سے ہو مین نے کہا اہل کوفہ سے ہون علم کی تلاش اور طلب کے واسطے آیا ہون پھر کہا اُسنے کیا تم مین سعد بن مالک نہین ہی جسکی دعا قبول ہوتی ہی اور ابن مسعود جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو کرانے والا اور جوتی رکھنے والا۔ اور حذیفہ جو صاحب بھید آنحضرت کا ہی اور وہ عمار جسکو اللہ تعالی نے اپنے نبی کی زبان پر شیطان سے پناہ دی ہی اور وہ سلمان جو صاحب دو کتابون کا ہی کہا قتادہ نے دونون کتابین انجیل اور قرآن ہی۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہی اور خیثمہ وہ ابن عبد الرحمن بن ابی سبرہ ہی اپنے دادا کی طرف منسوب ہی۔ **مناقب** حذیفہ بن یمان کے رضی اللہ عنہ **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا خبر دی ہمکو اسحاق بن عیسی نے شریک سے اُسنے ابی الیقظان سے اُسنے زاذان سے اُسنے حذیفہ سے کہا اُسنے کہا لوگون نے یا رسول اللہ کاشکے آپ کوئی خلیفہ مقرر کرتے۔ فرمایا آپنے اگر مین تمپر کوئی خلیفہ مقرر کرتا اور تم اسکی نافرمانی کرتے تو تم عذاب دیے جاتے۔ لیکن جو تمکو حذیفہ بیان کرے تو اُسکی تصدیق کرو اور جو تمکو عبد اللہ پڑھاوے اُسکو پڑھو کہا عبد اللہ نے مین نے اسحاق بن عیسی سے کہا لوگ کہتے ہین یہ روایت ابی وائل سے ہی کہا نہین زاذان سے ہی انشاء اللہ[1] تعالی یہ حدیث حسن ہی۔

[1] یہ کلمہ تبرک کے لیے ایسی جگہون مین استعمال کرتے ہین ۱۲

عن ليث عن ابی جهضم عن ابن عباس انه رأى جبرئيل مرتين ودعا له النبي صلى الله عليه وسلم مرتين هذا حديث مرسل ابو جهضم
لم يدرك ابن عباس واسمه موسى بن سالم **حدثنا** محمد بن حاتم المؤدب نا قاسم بن مالك المزني عن عبد الملك بن ابي سليمن
عن عطاء عن ابن عباس قال دعا لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يؤتيني الله الحكم مرتين هذا حديث حسن غريب
من هذا الوجه من حديث عطاء وقد رواه عكرمة عن ابن عباس **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الوهاب الثقفي نا
خالد الحذاء عن عكرمة عن ابن عباس قال ضمني اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال اللهم علمه الحكمة هذا حديث
حسن صحيح **مناقب** عبد الله بن عمر رضي الله عنهما **حدثنا** احمد بن منيع نا اسمعيل بن ابراهيم عن ايوب عن نافع عن
ابن عمر قال رأيت في المنام كانما بيدي قطعة استبرق ولا اشير بها الى موضع من الجنة الا طارت بي اليه فقصصتها على حفصة
فقصتها حفصة على النبي صلى الله عليه وسلم فقال ان اخاك رجل صالح او ان عبد الله رجل صالح هذا حديث حسن صحيح
مناقب عبد الله بن الزبير رضي الله عنهما **حدثنا** عبد الله بن اسحق الجوهري انا ابو عاصم عن عبد الله بن المؤمل عن
ابن ابي مليكة عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم رأى في بيت الزبير مصباحا فقال يا عائشة ما ارى اسماء الا قد نفست
فلا تسموه حتى اسميه فسماه عبد الله وحنكه بتمرة هذا حديث حسن غريب **مناقب** انس بن مالك رضي الله عنه
حدثنا قتيبة نا جعفر بن سليمن عن الجعد ابي عثمن عن انس بن مالك قال مر رسول الله صلى الله عليه وسلم فسمعت امي
ام سليم صوته فقالت بابي وامي يا رسول الله انيس قال فدعا لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث دعوات قد رأيت منهن
اثنتين في الدنيا وانا ارجو الثالثة في الآخرة هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه وقد روي هذا الحديث من غير وجه
عن انس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة قال سمعت قتادة يحدث

اُسنے لیث سے اُسنے ابی جہضم سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ اُسنے جبرئیل علیہ السلام کو دو بار دیکھا اور اسکے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بار دعا کی
یہ حدیث مرسل ہے اور ابو جہضم نے ابن عباس کو نہین پایا اور نام اسکا موسی بن سالم ہے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن حاتم مودب نے کہا حدیث کی ہمسے قاسم
بن مالک مزنی نے عبدالملک بن ابی سلیمان سے اُسنے عطاء سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے کہ میرے حق مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بار
دعا کی کہ اللہ مجھے حکمت دے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اس طریق سے یعنی طریق عطاء سے اور روایت کیا اسکو عکرمہ نے ابن عباس سے۔ **حدیث**
کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالوہاب ثقفی نے کہا حدیث کی ہمسے خالد حذاء نے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے مجھے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ ملایا اور کہا اے اللہ اسکو حکمت سکھلا یہ حدیث حسن صحیح ہے **مناقب** عبداللہ بن عمر کے رضی اللہ
عنہما **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن ابراہیم نے ایوب سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے
کہ مین نے خواب مین دیکھا کہ میرے ہاتھ مین ٹکڑا استبرق کا ہے اور مین جنت مین جسطرف اشارت کرتا ہون وہ مجھے اسی طرف لے اُڑتا ہے سو
مین نے یہ بات حفصہ کے پاس بیان کی اور حفصہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیان کیا۔ پس فرمایا آپنے بیشک تیرا بھائی مرد صالح ہے یا فرمایا بیشک
عبداللہ مرد صالح ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **مناقب** عبداللہ بن زبیر کے رضی اللہ عنہ **حدیث** کی ہمسے عبداللہ بن اسحاق جوہری نے کہا خبر
دی ہمکو ابو عاصم نے عبداللہ بن مومل سے اُسنے ابی ملیکہ سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر کے گھر مین چراغ دیکھا
پس فرمایا آپنے اے عائشہ مین گمان کرتا ہون کہ اسماء نفاس والی ہو گئی ہے سو تم اُس (لڑکے کا) نام نہین رکھنا یہانتک کہ مین اسکا نام نہ رکھون سو آپنے
اسکا نام عبداللہ رکھا اور اسکے تالو مین کھجورین لگائین یہ حدیث حسن غریب ہے **مناقب** انس بن مالک کے رضی اللہ عنہ **حدیث** کی ہمسے
قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن سلیمان نے جعد ابی عثمان سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے اور
میری والدہ ام سلیم نے آپکی آواز سنی اور کہا میرے والدین آپ پر قربان ہون یا رسول اللہ یہ انیس حاضر ہے کہا انس نے پس میرے حق
مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دعائین کین سو دو تو مین نے اُنمین سے دنیا مین ہی دیکھ لی ہین اور تیسری کی اُمید آخرت مین رکھتا ہون یہ حدیث
حسن صحیح غریب ہے اس طریق سے۔ اور یہ حدیث کئی وجہ سے بواسطۂ انس بن مالک کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد
بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے کہا سنا مین نے قتادہ سے کہ حدیث کرتا تھا

فدخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد اصمت فلم يتكلم فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يضع يديه على ويرفعهما فاعرف انه يدعو لي هذا حديث حسن غريب **حدثنا** الحسين بن حريث نا الفضل بن موسى عن طلحة بن يحيى عن عائشة بنت طلحة عن عائشة ام المؤمنين قالت اراد النبي صلى الله عليه وسلم ان ينحي مخاط اسامة قالت عائشة دعني حتى انا الذي افعل قال يا عائشة احبيه فاني احبه هذا حديث حسن غريب **اخبرنا** احمد بن الحسن نا موسى بن اسمعيل نا ابو عوانة قال حدثنا عمر بن ابي سلمة بن عبد الرحمن عن ابيه قال اخبرني اسامة بن زيد قال كنت جالسا اذ جاء علي والعباس يستاذنان فقالا يا اسامة استاذن لنا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله علي والعباس يستاذنان قال اتدري ما جاء بهما قلت لا فقال لكني ادري ائذن لهما فدخلا فقالا يا رسول الله جئناك نسألك اي اهلك احب اليك قال فاطمة بنت محمد فقالا ما جئناك نسألك عن اهلك قال احب اهلي الي من قد انعم الله عليه وانعمت عليه اسامة بن زيد قالا ثم من قال ثم علي بن ابي طالب فقال العباس يا رسول الله جعلت عمك آخرهم قال ان عليا سبقك بالهجرة هذا حديث حسن وكان شعبة يضعف عمر بن ابي سلمة **مناقب** جرير بن عبد الله البجلي رضي الله عنه **حدثنا** احمد بن منيع نا معوية بن عمرو الازدي نا زائدة عن بيان عن قيس بن ابي حازم عن جرير بن عبد الله قال ما حجبني رسول الله صلى الله عليه وسلم منذ اسلمت ولا رآني الا ضحك هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** احمد بن منيع نا معوية بن عمرو نا زائدة عن اسمعيل بن ابي خالد عن قيس عن جرير قال ما حجبني رسول الله صلى الله عليه وسلم منذ اسلمت ولا رآني الا تبسم هذا حديث حسن صحيح **مناقب** عبد الله بن العباس رضي الله عنهما **حدثنا** بندار ومحمود بن غيلان قالا نا ابو احمد عن سفيان

پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس حالت میں کہ آپ خاموش تھے اور بات نہ کرتے تھے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر دست مبارک رکھتے تھے اور اٹھاتے تھے سو میں نے معلوم کیا کہ آپ میرے لیے دعا کرتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ **حدیث** کی ہم سے حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہم سے فضل بن موسی نے طلحہ بن یحی سے اُنہوں نے عائشہ بنت طلحہ سے اُنہوں نے عائشہ ام المومنین سے کہا اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ کی ناک سے رینٹ کے دور کرنے کا ارادہ کیا کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے چھوڑ دیجیے کہ میں یہ کام کروں فرمایا آپ نے اے عائشہ اسکو دوست رکھو کیونکہ میں اُسکو دوست رکھتا ہوں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ **خبر دی** ہمکو احمد بن حسن نے کہا حدیث کی ہم سے موسی بن اسمعیل نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عوانہ نے کہا اُسنے عمر بن ابی سلمہ بن عبد الرحمن نے اپنے باپ سے حدیث کی ہے کہ کہا اُسنے خبر دی مجھے اسامہ بن زید نے کہا اُسنے میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت علی اور عباس آکر اذن مانگنے لگے سو کہا اُن دونوں نے اے اسامہ ہمارے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانے کیواسطے اذن طلب کریں میں نے کہا یا رسول اللہ علی اور عباس اذن مانگتے ہیں فرمایا آپنے کیا تو جانتا ہے کیا چیز انکو لائی ہے میں نے کہا کہ نہیں پس فرمایا آنحضرت نے لیکن میں تو جانتا ہوں۔ انکو اذن دے پس وہ داخل ہوئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ ہم آپسے ایک بات پوچھنے کیواسطے آئے ہیں کہ کونسا اہل آپکا آپکو زیادہ پیارا ہے فرمایا آپنے فاطمہ بنت محمد۔ کہا اُن دونوں نے ہم آپکے خاص اہل کی بابت سوال کرنے کو نہیں آئے فرمایا آپنے پیارا اہل میرا میرے نزدیک وہ شخص ہے کہ جسپر اللہ نے انعام کیا ہے اور میں نے بھی انعام کیا ہے یعنی اسامہ بن زید۔ کہا اُن دونوں نے بعد اسکے کون فرمایا آپنے علی بن ابیطالب سو کہا عباس نے یا رسول اللہ آپنے اپنے چچا کو سب سے پیچھے کر دیا ہے فرمایا آپنے اسلیے کہ علی تجھسے ہجرت میں سبقت لیگیا ہے یہ حدیث حسن ہے اور شعبہ عمر بن ابی سلمہ کو ضعیف کرتا تھا **مناقب** جریر بن عبد اللہ بجلی کے رضی اللہ عنہ **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے معاویہ بن عمر و ازدی نے کہا حدیث کی ہمسے زائدہ نے بیان سے اُسنے قیس بن ابی حازم سے اُسنے جریر بن عبد اللہ سے کہا اُسنے نہیں منع کیا مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سے کہ میں مسلمان ہوا ہوں اور نہیں دیکھا مجھے مگر آپ ہنس پڑے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی مجھے معاویہ بن عمرو نے کہا حدیث کی ہمسے زائدہ نے اسمعیل بن ابی خالد سے اُسنے قیس سے اُسنے جریر سے کہا اُسنے نہیں منع کیا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سے کہ میں مسلمان ہوا ہوں اور نہیں دیکھا مجھے مگر آپ ہنس پڑے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **مناقب** عبد اللہ بن عباس کے رضی اللہ عنہما

حدیث کی ہمسے بندار اور محمود بن غیلان نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے ابو احمد نے سفیان سے

۱؎ یعنی اللہ تعالی نے اُسپر یہ انعام کیا ہے کہ مسلمان کیا اور ہدایت کی اور میرا انعام اسپر یہ ہے کہ آزاد کر کے اسکو اپنا متبنی کر لیا اور پرورش کی ۱۲ ۲؎ یعنی جو کچھ میں نے اُنسے مانگا ہے اُس سے منع نہیں کیا یا بڑے لوگوں کی مجلس میں حاضر ہونے سے منع نہیں کیا ۱۲۔

وقد روی من غیر وجہ عن ابی هریرة حدثنا محمد بن عمر بن علی المقدمی نا ابن ابی عدی عن شعبة عن سماک عن ابی الربیع عن ابی هریرة قال اتیت النبی صلی الله علیه وسلم فبسطت ثوبی عنده ثم اخذه فجمعه علی قلبی قال فما نسیت بعده حدیثا هذا حدیث حسن غریب من هذا الوجه حدثنا احمد بن منیع نا هشیم نا یعلی بن عطاء عن الولید بن عبد الرحمن عن ابن عمر انه قال لابی هریرة یا ابا هریرة انت کنت الزمنا لرسول الله صلی الله علیه وسلم واحفظنا لحدیثه هذا حدیث حسن حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن نا احمد بن سعید الحرانی انا محمد بن سلمة عن محمد بن اسحق عن محمد بن ابراهیم عن مالک بن ابی عامر قال جاء رجل الی طلحة بن عبید الله فقال یا ابا محمد ارأیت هذا الیمانی یعنی ابا هریرة اهو اعلم بحدیث رسول الله صلی الله علیه وسلم منکم نسمع منه ما لا نسمع منکم او یقول علی رسول الله صلی الله علیه وسلم ما لم یقل قال اما ان یکون سمع من رسول الله صلی الله علیه وسلم ما لم نسمع عنه وذلک انه کان مسکینا لا شیء له ضیفا لرسول الله صلی الله علیه وسلم یده مع ید رسول الله صلی الله علیه وسلم وکنا نحن اهل بیوتات وغنا وکنا نأتی رسول الله صلی الله علیه وسلم طرفی النهار لا اشک الا انه سمع من رسول الله صلی الله علیه وسلم ما لم نسمع ولا نجد احدا فیه خیرا یقول علی رسول الله صلی الله علیه وسلم ما لم یقل هذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من حدیث محمد بن اسحق وقد رواه یونس بن بکیر وغیره عن محمد بن اسحق حدثنا بشر بن آدم بن ابنة ازهر السمان نا عبد الصمد بن عبد الوارث نا ابو خلدة نا ابو العالیة عن ابی هریرة قال قال لی النبی صلی الله علیه وسلم ممن انت قلت من دوس قال ما کنت اری ان فی دوس احدا فیه خیر هذا حدیث غریب صحیح وابو خلدة اسمه خالد بن دینار وابو العالیة اسمه رفیع حدثنا عمران بن موسی القزاز نا حماد بن زید نا المهاجر عن ابی العالیة الریاحی عن ابی هریرة قال اتیت النبی صلی الله علیه وسلم بتمرات فقلت یا رسول الله ادع الله فیهن بالبرکة فضمهن ثم دعا لی فیهن بالبرکة فقال لی خذهن فاجعلهن فی مزودک هذا او فی هذا المزود

اور یہ کئی وجہ سے ابی ہریرہ سے مروی ہے۔ حدیث کی ہم سے محمد بن عمر بن علی مقدمی نے کہا حدیث کی ہم سے ابن عدی نے شعبہ سے اُنہوں نے سماک سے انہوں نے ابی الربیع سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کے پاس اپنا کپڑا بچھایا پھر آپ نے اُسکو پکڑ لیا اور میرے دل پر رکھ دیا سو بعد اسکے میں کوئی چیز نہیں بھولا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اس طریق سے۔ حدیث کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے ہشیم نے کہا حدیث کی ہم سے یعلی بن عطاء نے ولید بن عبد الرحمن سے اُنہوں نے ابن عمر سے یہ کہ اُنہوں نے ابوہریرہ سے کہا اے ابوہریرہ تو ہم سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت چمٹا رہتا تھا اور تو ہم سے زیادہ حدیث بہت یاد رکھتا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہم سے احمد بن سعید حرانی نے کہا خبر دی ہمکو محمد بن سلمہ نے محمد بن اسحاق سے اُنہوں نے محمد بن ابراہیم سے اُنہوں نے مالک بن ابی عامر سے کہا اُنہوں نے ایک مرد طلحہ بن عبید اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا اے ابا محمد کیا تو جانتا ہے اس یمنی کو یعنی ابوہریرہ کو کیا وہ ہم سے آنحضرت کی حدیث بہت جانتا ہے ہم اُس سے وہ باتیں سنتے ہیں جو تم سے نہیں سنتے یا وہ آنحضرت پر وہ باتیں کہتا ہے جو آپ نے نہیں کہیں کہا اُنہوں نے بہرحال اُس نے تو آنحضرت سے وہ باتیں سنی ہیں جو ہم نے آپ سے نہیں سنیں اور سبب اسکا یہ ہے کہ یہ شخص مسکین تھا اسکے پاس کوئی چیز نہ تھی آنحضرت کا مہمان تھا اسکا ہاتھ آنحضرت کے ہاتھ کے ساتھ تھا۔ اور ہم لوگ گھروں والے اور دولتمند تھے اور ہم آنحضرت کے پاس دونوں وقت دن کے آتے تھے میرا تو یہی گمان ہے کہ اُس نے آنحضرت سے وہ باتیں سنی ہیں جو ہم نے نہیں سنی ہیں۔ اور تو کسی شخص کو نہ پائیگا کہ جس میں نیکی ہو کہ وہ آنحضرت کے ذمے وہ باتیں لگائے جو آپ نے نہیں کہیں یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق محمد بن اسحاق سے اور روایت کیا اسکو یونس بن بکیر وغیرہ نے بھی محمد بن اسحاق سے۔ حدیث کی ہم سے بشر بن آدم نے جو نواسہ ازہر سمان کا ہے کہا حدیث کی ہم سے عبد الصمد بن عبد الوارث نے کہا حدیث کی ہم سے ابو خلدہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابو العالیہ نے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تو کس سے ہے میں نے کہا قبیلۂ دوس سے۔ فرمایا آپ نے میں دوس میں کوئی شخص نہیں جانتا کہ جس میں نیکی ہو۔ یہ حدیث غریب صحیح ہے اور ابو خلدہ کا نام خالد بن دینار ہے اور ابو العالیہ کا نام رفیع ہے۔ حدیث کی ہم سے عمران بن موسی قزاز نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن زید نے کہا حدیث کی ہم سے مہاجر نے ابی العالیہ ریاحی سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند کھجوریں لایا سو کہا یا رسول اللہ اللہ تعالی سے اُنمیں برکت کی دعا کرو سو آنحضرت نے انکو جمع کیا پھر آپ نے میرے واسطے اُنمیں برکت کی دعا کی اور فرمایا انکو پکڑ لے اور انکو اپنے اس توشہ دان میں ڈالدے یا فرمایا آپ نے اس توشہ دان میں (شک راوی)

عن انس بن مالك عن ام سليم انها قالت يا رسول الله انس بن مالك خادمك ادع الله له قال اللهم اكثر ماله وولده و
بارك له فيما اعطيته هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** زيد بن اخزم الطائي نا ابو داؤد عن شعبة عن جابر عن ابي نصر عن
انس قال كناني رسول الله صلى الله عليه وسلم ببقلة كنت اجتنيها هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه من
حديث جابر الجعفي عن ابي نصر وابو نصر هو خيثمة بن ابي خيثمة البصري يروي عن انس احاديث **حدثنا** ابراهيم بن يعقوب
نا زيد بن الحباب نا ميمون ابو عبد الله نا ثابت البناني قال قال لي انس بن مالك يا ثابت خذ عني فانك لن تاخذ عن احد
اوثق مني اني اخذته عن رسول الله صلى الله عليه وسلم واخذه رسول الله صلى الله عليه وسلم عن جبرئيل واخذه
جبرئيل عن الله عز وجل **حدثنا** ابو كريب نا زيد بن الحباب عن ميمون ابي عبد الله عن ثابت عن انس بن مالك نحو حديث
ابراهيم بن يعقوب ولم يذكر فيه واخذه النبي صلى الله عليه وسلم عن جبرئيل هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث
زيد بن حباب **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو اسامة عن شريك عن عاصم الاحول عن انس قال ربما قال لي رسول الله صلى الله
عليه وسلم يا ذا الاذنين قال ابو اسامة يعني يمازحه هذا حديث حسن غريب صحيح **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داؤد
عن ابي خلدة قال قلت لابي العالية سمع انس من النبي صلى الله عليه وسلم قال خدمه عشر سنين ودعا له النبي صلى الله عليه
وسلم وكان له بستان يحمل في السنة الفاكهة مرتين وكان فيها ريحان يجيد منه ريح المسك هذا حديث حسن غريب وابو خلدة
اسمه خالد بن دينار وهو ثقة عند اهل الحديث وقد ادرك انس بن مالك وروى عنه **مناقب ابي هريرة رضي الله عنه**
حدثنا ابو موسى محمد بن المثنى نا عثمن بن عمر نا ابن ابي ذئب عن سعيد المقبري عن ابي هريرة قال قلت يا رسول الله اسمع
منك اشياء فلا احفظها قال ابسط رداءك فبسطته فحدث حديثا كثيرا فما نسيت شيئا حدثني به هذا حديث حسن صحيح

انس بن مالک سے اُنسے روایت کی اُم سلیم سے کہ اُسنے آنحضرت سے کہا یہ انس بن مالک آپکا خادم حاضر ہو اسکے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیے۔ فرمایا آپنے اے اللہ اسکا مال اور اولاد بہت کر اور جو کچھ تو اسکو دے اسمین اسکے لیے برکت کر۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے زید بن اخزم طائی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے اُنسے شعبہ نے اُنسے جابر سے اُنسے ابی نصر سے اُنسے انس سے کہا اُنسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری کنیت بقلہ رکھی ہے میں اسکو پسند کرتا تھا یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق یعنی طریق جابر جعفی سے جو راوی ہے ابی نصر سے اور ابو نصر وہ خیثمہ بن ابی خیثمہ بصری ہے یہ انس سے کئی حدیثیں روایت کرتا ہے۔ **حدیث** کی ہمسے ابراہیم بن یعقوب نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے کہا حدیث کی ہمسے میمون بن عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمسے ثابت بنانی نے کہا اُنسے مجھے انس بن مالک نے کہا اے ثابت مجھسے پکڑ اسلیے کہ تو کسی سے بہت معتبر مجھسے نہیں پکڑیگا کیونکہ میں نے اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پکڑا ہے اور آنحضرت نے اسکو جبرئیل علیہ السلام سے پکڑا ہے اور جبرئیل نے اسکو اللہ تعالیٰ سے لیا ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے میمون ابی عبد اللہ سے اُنسے ثابت سے اُنسے انس بن مالک سے مثل حدیث ابراہیم بن یعقوب کے اور اُنسے اسمین یہ ذکر نہیں کیا کہ اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے پکڑا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق زید بن حباب سے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے شریک سے اُنسے عاصم احول سے اُنسے انس سے کہا اُنسے بہت وقت مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اے دو کانوں والے کہا ابو اسامہ نے یعنے آپ اُس سے مزاح کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے ابی خلدہ سے کہا اُسنے میں نے ابی العالیہ سے کہا کیا انس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع ہے کہا اُسنے انس نے آنحضرت کی دس سال خدمت کی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے حق میں دعا کی ہے اور اسکا ایک باغ تھا سال میں دو بار میوہ دیتا تھا اور اُس باغ میں ریحان تھا اُس سے بو مشک کی آتی تھی یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور ابو خلدہ کا نام خالد بن دینار ہے اور محدثین کے نزدیک یہ ثقہ ہے اور اُسنے انس بن مالک کو پایا ہے اور اُس سے روایت کرتا ہے **مناقب ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کے** **حدیث** کی ہمسے ابو موسیٰ یعنی محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے عثمان بن عمر نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی ذئب نے سعید مقبری سے اُنسے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے میں نے کہا یا رسول اللہ میں آپ سے کئی باتیں سنتا ہوں اور میں اُنکو یاد نہیں رکھتا یعنی بھول جاتی ہیں فرمایا آپنے اپنی چادر بچھا پس میں نے اُسکو بچھایا سو آپنے اُسپر بہت کچھ پڑھا پھر میں نے کوئی بات جو آپنے بیان کی ہو نہیں بھلائی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اسلم الناس وآمن عمرو بن العاص هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث ابن لهيعة عن مشرح وليس اسناده بالقوي حدثنا اسحق بن منصور نا ابو اسامة عن نافع بن عمر الجمحي عن ابن ابي مليكة قال قال طلحة بن عبيد الله سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان عمرو بن العاص من صالحي قريش هذا حديث انما نعرفه من حديث نافع بن عمر الجمحي ونافع ثقة وليس اسناده بمتصل ابن ابي مليكة لم يدرك طلحة مناقب خالد بن الوليد رضي الله عنه حدثنا قتيبة نا الليث عن هشام بن سعد عن زيد بن اسلم عن ابي هريرة قال نزلنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم منزلا فجعل الناس يمرون فيقول رسول الله صلى الله عليه وسلم من هذا يا ابا هريرة فاقول فلان فيقول نعم عبد الله هذا ويقول من هذا فاقول فلان فيقول بئس عبد الله هذا حتى مر خالد بن الوليد فقال من هذا قلت خالد بن الوليد قال نعم عبد الله خالد بن الوليد سيف من سيوف الله هذا حديث غريب ولا نعرف لزيد بن اسلم سماعا من ابي هريرة وهو حديث مرسل عندي وفي الباب عن ابي بكر الصديق رضي الله عنه مناقب سعد بن معاذ رضي الله عنه حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع عن سفيان عن ابي اسحق عن البراء قال اهدي لرسول الله صلى الله عليه وسلم ثوب حرير فجعلوا يعجبون من لينه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتعجبون من هذا لمناديل سعد بن معاذ في الجنة احسن من هذا وفي الباب عن انس هذا حديث حسن صحيح حدثنا محمود بن غيلان نا عبد الرزاق انا ابن جريج اخبرني ابو الزبير انه سمع جابر بن عبد الله يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول وجنازة سعد بن معاذ بين ايديهم اهتز له عرش الرحمن

سب لوگوں سے زیادہ مسلمان اور ایمان لائے عمرو بن عاص ہی یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طرق ابن لہیعہ سے جو راوی ہی مشرح سے اور اسناد اسکی قوی نہیں ہیں۔ حدیث کی ہمسے اسحاق بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے نافع بن عمر جمحی سے اُسنے ابن ابی ملیکہ سے کہا اُسنے کہا طلحہ بن عبید اللہ نے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے عمرو بن عاص قریش کے نیکبخت لوگوں سے ہی اس حدیث کو تو فقط ہم طریق نافع بن عمرو جمحی سے ہی پہچانتے ہیں اور نافع ثقہ ہی اور اسناد اسکی متصل نہیں کیونکہ ابن ابی ملیکہ نے طلحہ کو نہیں پایا۔ مناقب خالد بن ولید کے رضی اللہ عنہ۔ حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ہشام بن سعد سے اُسنے زید بن اسلم سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک منزل میں اُترے اور لوگوں نے وہاں سے گذرنا شروع کیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ یہ کون ہی اے ابا ہریرہ سو میں کہتا کہ یہ فلاں ہی پس آپ کہتے اچھا ہی بندہ اللہ کا یہ اور فرماتے کہ یہ کون ہی میں کہتا فلاں ہی آپ فرماتے یہ اللہ کا بندہ بُرا ہی حتی کہ خالد بن ولید گذرا پس فرمایا آپنے یہ کون ہی میں نے کہا خالد بن ولید ہی فرمایا آپنے اچھا ہی اللہ کا بندہ خالد بن ولید تلوار ہی اللہ کی تلواروں سے۔ یہ حدیث غریب ہی اور زید بن اسلم کا سماع ابی ہریرہ سے ہم نہیں پہچانتے اور یہ حدیث مرسل ہی۔ اور اس باب میں روایت ہی ابی بکر صدیق سے رضی اللہ عنہ۔ مناقب سعد بن معاذ کے رضی اللہ عنہ حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے براء سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ریشم کا کپڑا ہدیہ بھیجا گیا پس لوگ اُسکی نرمی سے متعجب ہونے لگے۔ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تم اس سے متعجب ہوتے ہو البتہ رومال سعد بن معاذ کا جو جنت میں ہی وہ اس سے بہت بہتر ہی اور اس باب میں روایت ہی انس سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا خبر دی ہمکو ابن جریج نے کہا خبر دی مجھے ابو الزبیر نے یہ کہ سنا اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہ کہتا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اس حالت میں کہ جنازہ سعد بن معاذ کا انکے آگے تھا اُسکے واسطے اللہ تعالی کا عرش کانپ گیا

۱؎ وجہ خصوصیت اسکے ایمان کی یہ ہی کہ یہ شخص اپنی رغبت سے ایمان لایا ہی نہ کسی کی دعوت سے جبکہ نجاشی نے آنحضرت کی نبوت کا اقرار کیا تھا تو اسکے دل میں بھی حبشہ میں ہی اسلام داخل ہو گیا تھا پھر یہ ایمان کی حالت میں آنحضرت کے پاس آیا اور اسلام سے پہلے آنحضرت کا بہت دشمن تھا۔ اور لوگوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو فتح مکہ میں مسلمان ہوئے ہیں کیونکہ جبر اور قہر سے اسلام لائے تھے بعدہ اسلام انکا اللہ کی مرضی سے بہتر ہو گیا ۱۲ سنہ ۲؎ یعنی کافروں اور مشرکوں کے لیے اللہ کی تلوار ہی یعنی آپکے ساتھ اللہ تعالے کے راستے میں بہت جنگ کرتا ہی ۱۲

كلما اردت ان تأخذ منه شيئا فادخل يدك فيه فخذه ولا تنثره نثرا فقد حملت من ذلك التمر كذا وكذا من وسق في سبيل الله وكنا نأكل منه ونطعم وكان لا يفارق حقوي حتى كان يوم قتل عثمن فانه انقطع هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه وقد روي هذا الحديث من غير هذا الوجه عن ابي هريرة حدثنا احمد بن سعيد المرابطي نا روح بن عبادة نا اسامة بن زيد عن عبد الله بن رافع قال قلت لابي هريرة لم كنيت اباهريرة قال اما تفرق مني قلت بلى والله اني لاهابك قال كنت ارعى غنم اهلي وكانت لي هريرة صغيرة فكنت اضعها بالليل في شجرة فاذا كان النهار ذهبت بها معي فلعبت بها فكنوني اباهريرة هذا حديث حسن غريب **حدثنا** قتيبة نا سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن وهب بن منبه عن اخيه همام بن منبه عن ابي هريرة قال ليس احد اكثر حديثا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مني الا عبد الله بن عمرو فانه كان يكتب وكنت لا اكتب **مناقب** معوية بن ابي سفيان رضي الله عنه **حدثنا** محمد بن يحيى نا ابومسهر عن سعيد بن عبد العزيز عن ربيعة بن يزيد عن عبد الرحمن بن ابي عميرة وكان من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال لمعوية اللهم اجعله هاديا مهديا واهد به هذا حديث حسن غريب **حدثنا** محمد بن يحيى نا عبد الله بن محمد النفيلي نا عمرو بن واقد عن يونس بن حلبس عن ابي ادريس الخولاني قال لما عزل عمر بن الخطاب عمير بن سعد عن حمص ولى معاوية فقال الناس عزل عميرا وولى معوية فقال عمير لا تذكروا معوية الا بخير فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اللهم اهد به **مناقب** عمرو بن العاص رضي الله عنه **حدثنا** قتيبة نا ابن لهيعة عن مشرح بن هاعان عن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

جب تو اس سے لینے کا ارادہ کیا کرے تو اپنا ہاتھ اسمین داخل کر اور اس سے پکڑ لے اور انکو منتشر نہ کر (ابوہریرہ کہتا ہی) سو مین نے اس سے کئی قدر وسق کھجوروں کے اللہ تعالیٰ کے راستہ مین دیے اور ہم اس سے کھاتے اور کھلاتے تھے اور وہ توشہ دان میری ازار سے جدا نہوتا تھا یہانتک کہ حضرت عثمان کے قتل کا دن آیا سو وہ ٹوٹ گیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہی اس طریق سے اور یہ حدیث غیر اسوجہ سے بھی ابوہریرہ سے مروی ہی **حدیث** کی ہمسے احمد بن سعید مرابطی نے کہا حدیث کی ہمسے روح بن عبادہ نے کہا حدیث کی ہمسے اسامہ بن زید نے عبد اللہ بن رافع سے کہا اُسنے مین نے ابوہریرہ سے کہا آپکی کنیت ابوہریرہ کس لیے ہوئی کہا اُسنے کیا تو مجھسے نہین ڈرتا مین نے کہا کیون نہین قسم ہی اللہ کی مین ضرور آپسے ڈرتا ہون کہا ابوہریرہ نے مین اپنے اہل کی بکریان چرایا کرتا تھا اور میرے پاس ایک چھوٹی سی بلی تھی اور مین رات کو اُسکو ایک درخت پر رکھدیتا تھا پھر جب دن ہوتا تو مین اُسکو اپنے ساتھ لے جاتا اور اُسکے ساتھ کھیلتا سو لوگون نے اس سبب سے میری کنیت ابوہریرہ رکھدی ہی۔ یہ حدیث حسن غریب ہی۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اُسنے وہب بن منبہ سے اُسنے اپنے بھائی ہمام بن منبہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے سوا عبد اللہ بن عمرو کے کوئی شخص مجھسے زیادہ حدیث آنحضرت سے بیان نہین کرتا اس لیے کہ وہ لکھتا تھا اور مین نہین لکھتا تھا۔ **مناقب** معاویہ بن ابی سفیان کے رضی اللہ عنہ **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحیی نے کہا حدیث کی ہمسے ابومسہر نے سعید بن عبد العزیز سے اُسنے ربیعہ بن یزید سے اُسنے عبد الرحمن بن ابی عمیرہ سے اور یہ شخص آنحضرت کے اصحاب سے تھا یہ روایت کرتا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے (معاویہ کے حق مین) فرمایا اے اللہ کر اسکو ہدایت دینے والا اور ہدایت پانے والا اور اسکو ہدایت کر یہ حدیث حسن غریب ہی۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحیی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن محمد نفیلی نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن واقد نے یونس بن حلبس سے اُسنے ابی ادریس خولانی سے کہا اُسنے جب حضرت عمر بن خطاب نے عمیر بن سعد کو حمص سے معزول کرکے معاویہ کو حاکم بنایا تو لوگون نے کہا حضرت عمر نے عمیر کو معزول کردیا ہی اور معاویہ کو حاکم کردیا ہی پس کہا عمیر نے نہ ذکر کرو معاویہ کا مگر ساتھ نیکی کے کیونکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی کہ فرماتے تھے اے اللہ اسکو ہدایت کر۔ **مناقب** عمرو بن عاص کے رضی اللہ عنہ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے مشرح بن ہاعان سے اُسنے عقبہ بن عامر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہی یہ آنحضرت کا معجزہ تھا کہ کتنی مدت تک اُس سے کھجورین نکال کر کھاتے رہے اور وہ کم نہوئین باوجودیکہ اسمین پہلے تھوڑی سی ہی ڈالی گئی تھین اُس توشہ دان کے گم ہونے کے وقت ابوہریرہ نے یہ شعر کہا۔ للناس ہم ولی فی الیوم ہمان۔ فقد الجراب وقتل الشیخ عثمان۔ یعنی لوگون کو آج دن ایک غم ہی اور مجھے دو غم ایک توشہ دان کا گم ہونا اور دوسرا

نا سفیان عن الاعمش عن ابی وائل عن خباب قال هاجرنا مع النبی صلی الله علیه وسلم نبتغی وجه الله فوقع اجرنا علی الله
فمنا من مات لم یاکل من اجره شیئا ومنا من اینعت له ثمرته فهو یهدبها وان مصعب بن عمیر مات ولم یترک الا ثوبا کانوا
اذا غطوا به رأسه خرجت رجلاه واذا غطوا به رجلیه خرج رأسه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم غطوا رأسه
واجعلوا علی رجلیه الاذخر هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** هناد نا ابن ادریس عن الاعمش عن ابی وائل عن خباب
الارت نحوه **مناقب البراء بن مالک رضی الله عنه حدثنا** عبد الله بن ابی زیاد نا سیار نا جعفر بن سلیمان نا ثابت
وعلی بن زید عن انس بن مالک قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کم من اشعث اغبر ذی طمرین لا یوبه له لو اقسم علی الله
لابره منهم البراء بن مالک هذا حدیث حسن غریب **مناقب ابی موسی الاشعری رضی الله عنه - حدثنا**
موسی بن عبد الرحمن الکندی نا ابو یحیی الحمانی عن برید بن عبد الله بن ابی بردة عن ابی بردة عن ابی موسی عن النبی صلی الله علیه
وسلم انه قال یا ابا موسی لقد اعطیت مزمارا من مزامیر آل داود هذا حدیث غریب حسن صحیح وفی الباب عن بریدة وابی هریرة
وانس **مناقب سهل بن سعد رضی الله عنه حدثنا** محمد بن عبد الله بن بزیع نا الفضیل بن سلیمان نا ابو حازم
عن سهل بن سعد قال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو یحفر الخندق ونحن ننقل التراب فیمر بنا فقال اللهم لا عیش
الا عیش الآخرة فاغفر للانصار والمهاجرة هذا حدیث حسن صحیح غریب من هذا الوجه ابو حازم اسمه سلمة بن دینار
الاعرج الزاهد **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن قتادة نا انس بن مالک ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
کان یقول اللهم لا عیش الا عیش الآخرة فاکرم الانصار والمهاجرة هذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجه عن انس

کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اعمش سے اُنسے ابی وائل سے اُنسے خباب سے کہا اُنسے ہجرت کی ہم نے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ کی رضامندی کے واسطے
ہجرت کی سو ہمارا اجر اللہ تعالے کے ذمے ہوا پس بعضے تو ہم میں سے مر گئے کہ انہوں نے اپنے اجر سے کچھ نہیں کھایا اور بعض کا میوہ پختہ ہو گیا ہو
سو وہ اُسکو کاٹ رہا ہے۔ اور مصعب بن عمیر فوت ہوا اس حالت میں کہ اُنسے سوا ایک کپڑے کے اور کچھ نہ چھوڑا جب لوگ اُس کپڑے سے اسکا
سر ڈھانپتے تھے تو اُسکے پاؤں ننگے ہو جاتے تھے اور جب اسکے ساتھ اسکے پاؤں ڈھانپتے تو اُسکا سر ننگا ہو جاتا تھا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اسکے سر کو ڈھانپ دو اور اسکے پاؤں پر اذخر (جو ایک قسم کی گھاس ہے) ڈالدو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا
حدیث کی ہمسے ابن ادریس نے اعمش سے اُنسے ابی وائل سے اُنسے خباب الارت سے مثل اسکے۔ **مناقب** براء بن مالک کے رضی اللہ عنہ
حدیث کی ہمسے عبداللہ بن ابی زیاد نے کہا حدیث کی ہمسے سیار نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن سلیم نے کہا حدیث کی ہمسے ثابت اور علی بن زید نے
انس بن مالک سے کہا اُنسے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت لوگ پراگندہ بال غبار آلودہ پرانے دو کپڑوں والے کہ انکا اعتبار کچھ نہیں[1]
ایسے ہیں کہ اگر اللہ پر قسم کریں تو اُنکو سچا کرتا ہے۔ انہیں سے براء بن مالک ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **مناقب** ابی موسیٰ اشعری کے رضی اللہ عنہ
حدیث کی ہمسے موسیٰ بن عبدالرحمن کندی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو یحیی حمانی نے برید بن عبداللہ بن ابی بردہ سے اُنسے ابی بردہ سے اُنسے ابی موسیٰ سے اُنسے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے اے ابا موسیٰ تجھے تو خوش آوازی آل[2] داؤد کی خوش آوازیوں سے دیگئی ہے یہ حدیث غریب حسن صحیح ہے اور اس باب
میں روایت ہے بریدہ اور ابی ہریرہ اور انس سے رضی اللہ عنہم۔ **مناقب** سہل بن سعد کے رضی اللہ عنہ۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبداللہ بن بزیع نے
کہا حدیث کی ہمسے فضیل بن سلیمان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو حازم نے سہل بن سعد سے کہا اُنسے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اس حالت میں
کہ آپ خندق کھود رہے تھے اور ہم مٹی اُٹھاتے تھے پس آپ ہمارے پاس سے گذرتے تو کہتے اے اللہ نہیں کوئی عیش مگر عیش آخرت کی پس بخش انصار اور مہاجرین کو
یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اس طریق سے۔ ابو حازم کا نام سلمہ بن دینار اعرج زاہد ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر
نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے کہا حدیث کی ہمسے انس بن مالک نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے اے اللہ نہیں کوئی عیش
مگر عیش آخرت کی سو اکرام کر انصار اور مہاجرین کا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی وجہ سے انس سے مروی ہے

[1] یعنی بہت لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ظاہر حال انکا اچھا معلوم نہیں ہوتا مگر باطن اُنکا نہایت اعلیٰ درجے کا ہوتا ہے ۱۲۔ [2] آل کا لفظ زائد ہے کیونکہ خوش آواز تو حضرت داؤد ہی تھے نہ کہ
آل اور بعض نے کہا ہے آل کے معنے اس جگہ شخص کے ہیں ۱۲۔

وفی الباب عن اسید بن حضیر و ابی سعید و رمیثة هذا حدیث صحیح **حدثنا** عبد بن حمید انا عبد الرزاق نا معمر عن قتادة عن انس قال لما حملت جنازة سعد بن معاذ قال المنافقون ما اخف جنازته وذلک لحکمه فی بنی قریظة فبلغ ذلک النبی صلی الله علیه وسلم فقال ان الملائکة کانت تحمله هذا حدیث صحیح غریب **مناقب** قیس بن سعد بن عبادة رضی الله عنه **حدثنا** محمد بن مرزوق البصری نا محمد بن عبد الله الانصاری ثنی ابی عن ثمامة عن انس قال کان قیس بن سعد من النبی صلی الله علیه وسلم بمنزلة صاحب الشرط من الامیر قال الانصاری یعنی من اموره هذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من حدیث الانصاری **حدثنا** محمد بن یحیی نا الانصاری نحوه ولم یذکر فیه قول الانصاری **مناقب** جابر بن عبد الله رضی الله عنه **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدی نا سفیان عن محمد بن المنکدر عن جابر بن عبد الله قال جاءنی رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس براکب بغل ولا برذون هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ابن ابی عمر نا بشر بن السری عن حماد بن سلمة عن ابی الزبیر عن جابر قال استغفر لی رسول الله صلی الله علیه وسلم لیلة البعیر خمسا وعشرین مرة هذا حدیث حسن غریب صحیح ومعنی لیلة البعیر ما روی من غیر وجه عن جابر انه کان مع النبی صلی الله علیه وسلم فی سفر فباع بعیره من النبی صلی الله علیه وسلم واشترط ظهره الی المدینة یقول جابر لیلة بعت من النبی صلی الله علیه وسلم البعیر استغفر لی خمسا وعشرین مرة کان جابر قد قتل ابوه عبد الله بن عمرو بن حرام یوم احد وترک بنات فکان جابر یعولهن وینفق علیهن فکان النبی صلی الله علیه وسلم یبر جابرا ویرحمه بسبب ذلک هکذا روی فی حدیث عن جابر نحو هذا **مناقب** مصعب بن عمیر رضی الله عنه **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو احمد

اور اس باب میں روایت ہی اسید بن حضیر اور ابی سعید اور رمیثہ سے۔ یہ حدیث صحیح ہی۔ **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا خبر دی ہمکو عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے قتادہ سے اُسنے انس سے کہا اُسنے جب سعد بن معاذ کا جنازہ اُٹھایا گیا تو منافقون نے[1] کہا اسکا جنازہ کیسا ہلکا ہی۔ اور انکے کہنے کا یہ باعث تھا کہ سعد نے بنی قریظہ میں حکم کیا تھا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی سو فرمایا آپنے اسکو تو فرشتے اُٹھا رہے تھے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہی۔ **مناقب** قیس بن سعد بن عبادہ کے رضی اللہ عنہ۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن مرزوق بصری نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عبد اللہ انصاری نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے ثمامہ سے اُنے انس سے کہا اُسنے قیس بن سعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے بمنزلہ سپاہی کے تھا جو امیر کے آگے ہوتا ہی۔ کہا انصاری نے یعنی آپکے کامون کے واسطے سپاہی کے مثل تھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق انصاری سے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحیی نے کہا حدیث کی ہمسے انصاری نے مثل اسکے اور اسنے اسمین انصاری کا قول ذکر نہین کیا **مناقب** جابر بن عبد اللہ کے رضی اللہ عنہ **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مهدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے محمد بن منکدر سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہا اُسنے میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اس حالت مین کہ نہ کسی خچر پر سوار تھے اور نہ ترکی گھوڑے پر۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن سری نے حماد بن سلمہ سے اُسنے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے اونٹ کی رات مین پچیس بار بخشش مانگی یہ حدیث حسن غریب صحیح ہی۔ اور مراد اونٹ کی رات سے یہ ہی کہ کئی وجہ سے جابر سے مروی ہی کہ جابر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر مین تھا پس اُسنے اپنا اونٹ آنحضرت کے ہاتھ بیچ ڈالا اور مدینہ تک اپنی سواری کی شرط کر لی جابر کہتا ہی کہ اس رات مین کہ مین نے اپنا اونٹ آنحضرت کے ہاتھ بیچا تو آپنے میرے واسطے پچیس بار بخشش مانگی اور جابر کا باپ عبد اللہ بن عمرو بن حرام احد کے دن شہید ہوا تھا اور چند بیٹیاں چھوڑ گیا تھا سو جابر ہی انکی پرورش کرتا تھا اور ان پر خرچ کرتا تھا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس سبب سے نکوئی اور رحمت کی دعا کرتے تھے ایسا ہی جابر سے مروی ہی۔ **مناقب** مصعب بن عمیر کے رضی اللہ عنہ **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد نے

---

[1] جب سعد بن معاذ کا جنازہ اُٹھایا گیا تو منافقون نے دشمنی سے کہا کہ اسکا جنازہ بہت ہلکا ہی یعنی یہ علامت ایمان کی نہین اور انہون نے یہ بات اسواسطے کہی تھی کہ جب آنحضرت نے بنی قریظہ کو جو قوم سعد بن معاذ کی ہی گھیر لیا تو انہون نے تنگ ہو کر آپنے اور آنحضرت کے درمیان سعد کو پنچ مقرر کیا سعد نے اسوقت حکم دیا کہ جو انکے مرد ہین جسقدر ہین قتل کیے جاوین اور عورتین اور چھوٹے لڑکے قید کر لیے جاوین۔ غرضکہ جب آنحضرت کو یہ خبر پہونچی کہ منافقون نے سعد کے حق مین یہ طعن کیا ہی تو آپنے فرمایا اسکا جنازہ تو فرشتے اُٹھائے ہوئے تھے ہلکا اسواسطے معلوم ہوتا تھا [illegible]

عن عبد الله بن مغفل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الله الله في اصحابي لا تتخذوهم غرضا بعدي فمن احبهم
فبحبي احبهم ومن ابغضهم فببغضي ابغضهم ومن اذاهم فقد اذاني ومن اذاني فقد اذى الله ومن اذى الله يوشك ان ياخذه
هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه **حدثنا** محمود بن غيلان نا ازهر السمان عن سليمن التيمي عن خداش
عن ابي الزبير عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليدخلن الجنة من بايع تحت الشجرة الا صاحب الجمل الاحمر هذا حديث
حسن غريب **حدثنا** قتيبة نا الليث عن ابي الزبير عن جابر ان عبدا لحاطب جاء الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
يشكو حاطبا فقال يا رسول الله ليدخلن حاطب النار فقال كذبت لا يدخلها فانه شهد بدرا والحديبية هذا حديث
حسن صحيح **حدثنا** ابو كريب نا عثمن بن ناجية عن عبد الله بن مسلم ابي طيبة عن عبد الله بن بريدة عن ابيه قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من احد من اصحابي يموت بارض الا بعث قائدا ونورا لهم يوم القيمة هذا حديث غريب
وقد روى هذا الحديث عن عبد الله بن مسلم ابي طيبة عن ابن بريدة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسل وهذا اصح **حدثنا**
ابو بكر بن نافع نا النضر بن حماد نا سيف بن عمر عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا رايتم الذين يسبون اصحابي فقولوا لعنة الله على شركم هذا حديث منكر لا نعرفه من حديث عبيد الله بن عمر الا
من هذا الوجه **ما جاء في فضل فاطمة رضي الله عنها** **حدثنا** قتيبة نا الليث عن ابن ابي مليكة عن المسور بن
مخرمة قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول وهو على المنبر ان بني هاشم بن المغيرة استاذنوني في ان ينكحوا ابنتهم علي بن
ابي طالب فلا اذن ثم لا اذن ثم لا اذن الا ان يريد ابن ابي طالب ان يطلق ابنتي وينكح ابنتهم فانها بضعة مني يريبني ما رابها

اُسنے عبد اللہ بن مغفل سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈرو اللہ سے میرے صحابہ کے حق مین ۔ میرے پیچھے انکو نشانہ نہ بناؤ ۔ سو
جو کوئی انکو دوست رکھے سو وہ بسبب میری محبت کے انکو دوست رکھے اور جو کوئی انسے دشمنی کرے سو وہ بسبب میری دشمنی کے انکو دشمن رکھے اور جس
کسی نے انکو ایذا دی تو اُسنے مجھے ایذا دی اور جس کسی نے مجھے ایذا دی تو اُسنے اللہ کو ایذا دی اور جسنے اللہ کو ایذا دی امید ہی کہ اللہ اسکو پکڑ لیگا ۔ یہ
حدیث غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے ۔ **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ازہر سمان نے سلیمان تیمی سے
اُسنے خداش سے اُسنے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے البتہ ضرور داخل ہوگا جنت مین وہ شخص کہ جسنے نیچے درخت کے بیعت
کی ہو مگر صاحب اونٹ سرخ کا[1] ۔ یہ حدیث غریب ہی ۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے یہ کہ حاطب
بن ابی بلتعہ کا غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکوہ کرنے کے لیے آیا اور آنحضرت سے کہنے لگا کہ ضرور حاطب آگ مین داخل ہوگا پس فرمایا آپنے
تونے جھوٹ بولا نہین داخل ہوگا اسمین ۔ کیونکہ وہ بدر اور حدیبیہ مین حاضر ہوا ہی یہ حدیث حسن صحیح ہی ۔ **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا
حدیث کی ہمسے عثمان بن ناجیہ نے عبد اللہ بن مسلم ابی طیبہ سے اُسنے عبد اللہ بن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جو کوئی میرے صحابہ سے کسی زمین مین مریگا وہ قیامت کے دن انکے لیے پیشوا اور نور اُٹھایا جائیگا ۔ یہ حدیث غریب ہی اور یہ حدیث عبد اللہ بن مسلم
ابی طیبہ سے بواسطہ ابن بریدہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل مروی ہی اور یہ صحیح ہی ۔ **حدیث** کی ہمسے ابو بکر بن نافع نے کہا حدیث کی ہمسے
نضر بن حماد نے کہا حدیث کی ہمسے سیف بن عمر نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جب تم اُن لوگون کو دیکھو جو میرے صحابہ کو بُرا کہتے ہین تو کہو لعنت ہو اللہ کی اوپر بُرائی تمھاری کے ۔ یہ حدیث منکر ہی نہین پہچانتے ہم اسکو طریق
عبید اللہ بن عمر سے مگر اسی طریق سے ۔ **حضرت فاطمہ کی فضیلت کے بیان مین رضی اللہ عنہا** **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث
نے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے مسور بن مخرمہ سے کہا اُسنے سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے اس حالت مین کہ منبر پر تھے تحقیق
بنی ہشام بن مغیرہ مجھسے اپنی بیٹی کا علی بن ابیطالب کے ساتھ نکاح کرنے کے بارے مین اذن مانگتے ہین ۔ سو مین تو اذن نہین دیتا
پھر اذن نہین دیتا پھر اذن نہین دیتا مگر ابن ابیطالب کا ارادہ ہو تو میری بیٹی کو طلاق دیدے اور انکی بیٹی کا نکاح کرے کیونکہ وہ میرا
ٹکڑا ہی مجھے شک مین ڈالتی ہی وہ چیز جو اسکو شک مین ڈالے

---

[1] ارشٹ سرخ والا ابن قیس کا دادا ہی یہ منافق تھا اپنا اونٹ طلب کرتا تھا اسنے بیعت نہین کی تھی یہ استثناء منقطع ہی ۱۲۔

باب ما جاء فی فضل من رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصحبہ **حدثنا** یحیی بن حبیب بن عربی البصری نا موسی بن ابراھیم بن کثیر الانصاری قال سمعت طلحۃ بن خراش یقول سمعت جابر بن عبد اللہ یقول سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تمس النار مسلما رانی او رای من رانی قال طلحۃ فقد رایت جابر بن عبد اللہ وقال موسی وقد رایت طلحۃ قال یحیی وقال لی موسی وقد رایتنی ونحن نرجو اللہ ھذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من حدیث موسی بن ابراھیم الانصاری وروی علی بن المدینی وغیر واحد من اھل الحدیث عن موسی ھذا الحدیث **حدثنا** ھناد نا ابو معاویۃ عن الاعمش عن ابراھیم عن عبیدۃ ھو السلمانی عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر الناس قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ثم یاتی قوم بعد ذلک تسبق ایمانھم شھاداتھم او شھاداتھم ایمانھم وفی الباب عن عمر وعمران بن حصین وبریدۃ ھذا حدیث حسن صحیح **ما جاء فی فضل من بایع تحت الشجرۃ حدثنا** قتیبۃ نا اللیث عن ابی الزبیر عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل النار احد ممن بایع تحت الشجرۃ ھذا حدیث حسن صحیح **فی من سب اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داود انبانا شعبۃ عن الاعمش قال سمعت ذکوان ابا صالح عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا اصحابی فوالذی نفسی بیدہ لو ان احدکم انفق مثل احد ذھبا ما ادرک مد احدھم ولا نصیفہ ھذا حدیث حسن صحیح ومعنی قولہ نصیفہ یعنی نصف مدہ **حدثنا** الحسن بن علی نا ابو معاویۃ عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ **حدثنا** محمد بن یحیی نا یعقوب بن ابراھیم بن سعد نا عبیدۃ بن ابی رابطۃ عن عبد الرحمن بن زیاد

باب اس شخص کی فضیلت کے بیان میں کہ جسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپکی صحبت میں رہا **حدیث** کی ہمسے یحیی بن حبیب بن عربی البصری نے کہا حدیث کی ہمسے موسی بن ابراہیم بن کثیر انصاری نے کہا سنا میں نے طلحہ بن خراش سے کہ کہتا تھا سنا میں نے جابر بن عبد اللہ سے کہ کہتا سنا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اس مسلمان کو آگ نہ لگیگی کہ جسنے مجھے دیکھا ہے یا اسکو دیکھا کہ جسنے مجھے دیکھا - کہا طلحہ نے سو میں نے تو جابر بن عبد اللہ کو دیکھا ہے - اور کہا موسی نے اور میں نے طلحہ کو دیکھا ہے کہا یحیی نے اور مجھسے موسی نے کہا اور تو نے مجھے دیکھا ہے اور ہم اللہ تعالے سے امید رکھتے ہیں - یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق موسی بن ابراہیم انصاری سے اور علی بن مدینی وغیرہ محدثین نے موسی سے یہ حدیث روایت کی ہے - **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُنے ابراہیم سے اُنے عبیدہ سلمانی سے اُنے عبد اللہ بن مسعود سے کہا اُنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر وہ لوگ ہیں جو میرے زمانہ میں ہیں بعد انکے وہ لوگ جو انکے متصل ہیں بعد انکے وہ لوگ جو انکے متصل ہیں پھر بعد انکے ایسی قوم آئیگی کہ ایمان انکا انکی شہادت سے سبقت لیجائیگا یا پھر آ آپنے گواہیاں انکی انکے ایمان سے سبقت لیجائینگی - اور اس باب میں روایت ہے عمر اور عمران بن حصین اور بریدہ سے یہ حدیث حسن صحیح ہے - **اُن شخصوں کی فضیلت** کے بیان میں کہ جنھوں نے درخت کے نیچے بیعت کی ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابی الزبیر سے اُنے جابر سے کہا اُنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی شخص اُن میں سے آگ میں داخل نہیں ہوگا جنھوں نے درخت کے نیچے بیعت کی ہے - یہ حدیث حسن صحیح ہے -

اُن شخصوں کے بیان میں کہ جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو برا کہا - **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے اعمش سے کہا سنا میں نے ذکوان یعنی ابا صالح سے اُنے ابی سعید خدری سے کہا اُنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے صحابہ کو برا نہ کہو سو قسم ہے اُس ذات کی کہ جسکے ہاتھ میں میری جان ہے اگر کوئی تم میں سے احد کے برابر سونا خرچ کرے تو اُنمیں سے ایک کے مد کو نہ پہونچ سکیگا اور نہ اسکے نصف کو - یہ حدیث حسن صحیح ہے اور معنے اسکے قول نصیفہ کے یہ ہیں کہ اسکے نصف مد کو نہ پہونچینگے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُنے ابی صالح سے اُنے ابی سعید خدری سے اُنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے - **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحیی نے کہا حدیث کی ہمسے یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے کہا حدیث کی ہمسے عبیدہ بن ابی رائطہ نے عبد الرحمن بن زیاد سے

ف یعنے انکو شہادت کی حرص بہت ہی کچھ اسمیں ایمان کا لحاظ نہیں جیسا کہ اس زمانہ میں بعض لوکوں نے یہ پیشہ اختیار کر رکھا ہے کچہریوں کے دروازوں پر بیٹھے رہتے جس کسی کو گواہی کی ضرورت ہوئی چار یا پانچ آنہ لیکر شہادت دینے پر موجود ہوگئے ۔

وكانت اذا دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم قام اليها فقبلها واجلسها في مجلسه وكان النبي صلى الله عليه وسلم
اذا دخل عليها قامت من مجلسها فقبلته واجلسته في مجلسها فلما مرض النبي صلى الله عليه وسلم دخلت فاطمة
فاكبت عليه فقبلته ثم رفعت راسها فبكت ثم اكبت عليه ثم رفعت رأسها فضحكت فقلت ان كنت لاظن ان هذه
من اعقل نسائنا فاذا هي من النساء فلما توفي النبي صلى الله عليه وسلم قلت لها ارأيت حين اكببت على النبي صلى الله
عليه وسلم فرفعت رأسك فبكيت ثم اكببت فرفعت رأسك فضحكت ما حملك على ذلك قالت اني اذن لبذرة اخبرني
انه ميت من وجعه هذا فبكيت ثم اخبرني اني اسرع اهله لحوقا به فذاك حين ضحكت هذا حديث حسن غريب
من هذا الوجه وقد روي هذا الحديث من غير وجه عن عائشة حدثنا حسين بن يزيد الكوفي نا عبد السلام
بن حرب عن ابي الجحاف عن جميع بن عمير التيمي قال دخلت مع عمتي على عائشة فسئلت اي الناس كان احب الى رسول الله
صلى الله عليه وسلم قالت فاطمة فقيل من الرجال قالت زوجها ان كان ما علمت صواما قواما هذا حديث
حسن غريب **فضل عائشة رضي الله عنها** حدثنا يحيى بن درست نا حماد بن زيد عن هشام بن عروة
عن ابيه عن عائشة قالت كان الناس يتحرون بهداياهم يوم عائشة قالت فاجتمع صواحباتي الى ام سلمة فقلن يا ام سلمة ان الناس
يتحرون بهداياهم يوم عائشة وانا نريد الخير كما تريد عائشة فقولي لرسول الله صلى الله عليه وسلم يأمر الناس يهدون
اليه اين ما كان فذكرت ذلك ام سلمة فاعرض عنها ثم عاد اليها فاعادت الكلام فقالت يا رسول الله ان صواحباتي
قد ذكرن ان الناس يتحرون بهداياهم يوم عائشة فأمر الناس يهدون اينما كنت فلما كانت الثالثة قالت ذلك قال
يا ام سلمة لا تؤذيني في عائشة فانه ما انزل علي الوحي وانا في لحاف امرأة منكن غيرها وقد روى بعضهم هذا الحديث

اور جب وہ آنحضرت کے پاس آتیں تو آپ انکی طرف کھڑے ہو جاتے اور انکو پیار کرتے اور اپنی جگہ میں بٹھلا لیتے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی
جب انکے پاس جاتے تو وہ بھی اپنی جگہ سے کھڑی ہو جاتیں اور آپکو پیار کرتی اور اپنی جگہ میں بٹھلا لیتی پس جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو
فاطمہ آئی اور آپ پر جھک پڑی اور آپکے منہ مبارک پر بوسہ دیا پھر آپنے سر کو اٹھایا اور رو پڑی پھر آپ پر جھک پڑی پھر آپنے سر کو اٹھایا اور ہنس پڑی
سو میں نے (دل میں) کہا میں تو گمان رکھتی تھی کہ یہ ہم سب عورتوں سے زیادہ عقلمند ہے دیکھا تو یہ عام عورتوں کی طرح ہی ہے پس جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم فوت
ہو گئے تو میں نے اس سے کہا بتلا تو سہی کہ جب تو آنحضرت پر جھک پڑی تھی پھر تو نے اپنا سر اٹھایا اور رو پڑی پھر تو آپ پر جھک پڑی اور سر اٹھایا
تو ہنس پڑی کس چیز نے تجھے اس پر انگیختہ کیا کہا اس وقت البتہ بھید ظاہر کرتی ہوں مجھے آپنے خبر دی کہ میں اس بیماری میں مرنے والا ہوں
سو میں رو پڑی پھر آپنے مجھے خبر دی کہ تو سب اہل سے پہلے مجھے ملنے والی ہے سو اس سبب سے میں ہنس پڑی یہ حدیث حسن غریب ہے اس طریق سے
اور یہ حدیث کئی وجہ سے عائشہ سے مروی ہے حدیث کی ہمسے حسین بن یزید کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد السلام بن حرب نے ابی الجحاف
سے اسنے جمیع بن عمیر تیمی سے کہا اسنے میں اپنی پھوپھی کے ساتھ عائشہ کے پاس گئی پس میں نے اس سے پوچھا کونسا آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو بہت پیارا تھا کہا اسنے فاطمہ پھر کہا گیا اس سے مردوں سے کہا اسنے خاوند اسکا اگرچہ میں جانتی ہوں کہ وہ بہت روزہ رکھنے والا اور بہت
نماز پڑھنے والا ہی تھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **حضرت عائشہ کی فضیلت کے بیان میں رضی اللہ عنہا** حدیث کی ہمسے یحیی بن
درست نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ہشام بن عروہ سے اسنے اپنے باپ سے اسنے عائشہ سے کہا اسنے لوگ عائشہ کے دن کی ہدیہ
بھیجنے کے واسطے انتظاری کرتے رہتے تھے کہا حضرت عائشہ نے میری سوتیں ام سلمہ کے پاس جمع ہوئیں اور کہنے لگیں اے ام سلمہ
لوگ عائشہ کے دن کی ہدیہ بھیجنے کے واسطے انتظاری کرتے ہیں اور ہم بھی مال کی خواہش رکھتے ہیں جیسا کہ عائشہ خواہش رکھتی ہے سو تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہہ کہ لوگوں کو حکم کریں کہ میں جہاں ہوں ہدیہ بھیجا کریں پس ام سلمہ نے اس امر کا ذکر آنحضرت سے کیا سو آنحضرت نے
اس سے منہ پھیر لیا پھر آپ اسکی طرف پھر بیٹھے پھر ام سلمہ نے کلام کا اعادہ کیا اور کہنے لگی یا رسول اللہ میری سوتیں ذکر کرتی ہیں کہ لوگ ہدیہ
کیواسطے عائشہ کے دن کی انتظاری کرتے رہتے ہیں سو آپ لوگوں کو حکم کریں کہ آپ جہاں ہوں ہدیہ بھیجا کریں پس جب تیسری بار بھی اسنے کہا
تو آپنے فرمایا اے ام سلمہ مجھے عائشہ کے باب میں ایذا نہ دے کیونکہ مجھپر سوائے اسکے اور کسی کے لحاف میں ہوتے ہوئے وحی نازل نہیں ہوئی۔ اور بعض نے اس حدیث کو

ويؤذيني ما اذاها هذا حديث حسن صحيح حدثنا ابراهيم بن سعيد الجوهري نا الاسود بن عامر عن جعفر الاحمر عن
عبد الله بن عطاء عن ابن بريدة عن ابيه قال كان احب النساء الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاطمة ومن الرجال
علي قال ابراهيم يعني من اهل بيته هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه حدثنا احمد بن منيع نا
اسمعيل بن علية عن ايوب عن ابن ابي مليكة عن عبد الله بن الزبير ان عليا ذكر بنت ابي جهل فبلغ ذلك النبي صلى الله
عليه وسلم فقال انما فاطمة بضعة مني يؤذيني ما اذاها وينصبني ما انصبها هذا حديث حسن صحيح هكذا قال ايوب عن
ابن ابي مليكة عن ابن الزبير وقال غير واحد عن ابن ابي مليكة عن المسور بن مخرمة ويحتمل ان يكون ابن ابي مليكة روى
عنهما جميعا وقد روى عمرو بن دينار عن ابن ابي مليكة عن المسور بن مخرمة نحو حديث الليث حدثنا سليمان بن
عبد الجبار البغدادي نا علي بن قادم نا اسباط بن نصر الهمداني عن السدي عن صبيح مولى ام سلمة عن زيد بن ارقم ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال لعلي وفاطمة والحسن والحسين انا حرب لمن حاربتم وسلم لمن سالمتم هذا حديث غريب
انما نعرفه من هذا الوجه وصبيح مولى ام سلمة ليس بمعروف حدثنا محمود بن غيلان نا ابو احمد الزبيري نا سفيان عن
زبيد عن شهر بن حوشب عن ام سلمة ان النبي صلى الله عليه وسلم جلل على الحسن والحسين وعلي وفاطمة كساء ثم قال اللهم
هؤلاء اهل بيتي وحامتي اذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهيرا فقالت ام سلمة وانا معهم يا رسول الله قال انك على خير هذا
حديث حسن صحيح وهو احسن شيء روي في هذا الباب وفي الباب عن انس وعمر بن ابي سلمة وابي الحمراء حدثنا محمد بن
بشار نا عثمان بن عمر نا اسرائيل عن ميسرة بن حبيب عن المنهال بن عمرو عن عائشة بنت طلحة عن عائشة ام المؤمنين قالت
ما رأيت احدا اشبه سمتا ودلا وهديا برسول الله صلى الله عليه وسلم في قيامها وقعودها من فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت

اور ایذا دیتی ہے وہ چیز جو اسکو ایذا دیتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حدیث کی ہمسے ابراہیم بن سعید جوہری نے کہا حدیث کی ہمسے اسود بن عامر
نے اُنسے جعفر احمر سے اُنسے عبداللہ بن عطاء سے اُنسے ابن بریدہ سے اُنسے اپنے باپ سے کہا اُنکے سب عورتوں سے پیاری تھی آنحضرت کو فاطمہ
اور مردوں سے حضرت علی۔ کہا ابراہیم نے یعنی اہلبیت سے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اس طریق سے حدیث کی ہمسے احمد بن
منیع نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن علیہ نے ایوب سے اُنسے ابن ابی ملیکہ سے اُنسے عبداللہ بن زبیر سے یہ کہ حضرت علی نے ابی جہل کی بیٹی کا
ذکر کیا سو یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی پس فرمایا آپنے فاطمہ تو میرا ٹکڑا ہے ایذا دیتی ہے مجھے وہ چیز جو اسکو ایذا دیتی ہے اور رنج دیتی ہے
مجھے وہ چیز جو اسکو رنج دیتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ایسا ہی کہا ایوب نے ابن ابی ملیکہ سے اُنسے ابی الزبیر سے۔ اور کہا کئی ایک نے بواسطہ
ابن ابی ملیکہ کے مسور بن مخرمہ سے اور احتمال ہے ابن ابی ملیکہ نے دونوں ہی سے روایت کی ہو۔ اور روایت کیا اسکو عمرو بن دینار نے ابن ابی
ملیکہ سے اُنسے مسور بن مخرمہ سے مثل حدیث لیث کے حدیث کی ہمسے سلیمان بن عبدالجبار بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن قادم نے
کہا حدیث کی ہمسے اسباط بن نصر ہمدانی نے سدی سے اُنسے صبیح سے جو مولی ام سلمہ کا ہے اُنسے زید بن ارقم سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
حضرت علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین سے کہا میں جنگ کرنے والا ہوں اُس سے کہ جس سے تم جنگ کرو اور صلح کرنے والا ہوں اُس سے
کہ جس سے تم صلح کرو۔ یہ حدیث غریب ہے ہم تو اسکو فقط اسی طریق سے ہی پہچانتے ہیں اور صبیح مولی ام سلمہ کا مشہور نہیں ہے۔ حدیث کی ہمسے
محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد زبیری نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اُنسے زبید سے اُنسے شہر بن حوشب سے اُنسے ام سلمہ سے
یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن اور حسین اور علی اور فاطمہ پر کپڑا اڑھا کر کہا اے اللہ یہ لوگ میرے اہلبیت ہیں اور خواص ہیں انسے پلیدی دور کر
اور اچھی طرح سے انکو پاک کر۔ پس کہا ام سلمہ نے اور میں بھی انکے ساتھ ہوں یا رسول اللہ فرمایا آپنے تو بہتری پر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور سب سے اچھی ہے
جو اس باب میں مروی ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے انس اور عمر بن ابی سلمہ اور ابی الحمراء سے رضی اللہ عنہم حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا
حدیث کی ہمسے عثمان بن عمر نے کہا حدیث کی ہمسے اسرائیل نے میسرہ بن حبیب سے اُنسے منہال بن عمرو سے اُنسے عائشہ بنت طلحہ سے
اُنسے عائشہ ام المومنین سے کہا اُنہوں نے میں نے کسی کو نہیں دیکھا جو خشوع اور حسن خلق اور رفتار میں آنحضرت کے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے میں
فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مشابہ ہو کہا حضرت عائشہ نے

یعقوب وبندار قالا نا یحیی بن حماد نا عبد العزیز بن المختار نا خالد الحذاء عن ابی عثمٰن النہدی عن عمرو بن العاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استعملہ علی جیش ذات السلاسل قال فاتیتہ فقلت یا رسول اللہ ای الناس احب الیک قال عائشۃ قلت من الرجال قال ابوھا ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ابراھیم بن سعید الجوھری نا یحیی بن سعید الاموی عن اسمٰعیل بن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم عن عمرو بن العاص انہ قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احب الناس الیک قال عائشۃ قال من الرجال قال ابوھا ھذا حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ من حدیث اسمٰعیل عن قیس **حدثنا** علی بن حجر نا اسمٰعیل بن جعفر عن عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن معمر الانصاری عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فضل عائشۃ علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام وفی الباب عن عائشۃ وابی موسی ھذا حدیث حسن صحیح وعبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن معمر ھو ابو طوالۃ الانصاری مدینی وھو ثقۃ **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمٰن بن مھدی نا سفیان عن ابی اسحٰق عن عمرو بن غالب ان رجلا نال من عائشۃ عند عمار بن یاسر فقال اغرب مقبوحا منبوحا اتؤذی حبیبۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** بندار نا عبد الرحمٰن بن مھدی نا ابو بکر بن عیاش عن ابی حصین عن عبد اللہ بن زیاد الاسدی قال سمعت عمار بن یاسر یقول ھی زوجتہ فی الدنیا والاخرۃ یعنی عائشۃ ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** احمد بن عبدۃ الضبی نا المعتمر بن سلیمٰن عن حمید عن انس قال قیل یا رسول اللہ من احب الناس الیک قال عائشۃ قیل

یعقوب اور بندار نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے یحیی بن حماد نے کہا حدیث کی ہم سے عبد العزیز بن مختار نے کہا حدیث کی ہم سے خالد حذاء نے ابی عثمان نہدی سے اُنہوں نے عمرو بن عاص سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو سلاسل (نام مقام) کے لشکر پر حاکم بنایا پس میں آپکے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ کونسا آدمی آپکو زیادہ پیارا ہے فرمایا آپنے عائشہ میں نے کہا مردوں سے فرمایا آپنے باپ اسکا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے ابراہیم بن سعید جوہری نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن سعید اموی نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے اُنہوں نے قیس بن ابی حازم سے اُنہوں نے عمرو بن عاص سے یہ کہ اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپکو کونسا آدمی زیادہ پیارا ہے فرمایا آپنے عائشہ کہا اُنہوں نے مردوں سے فرمایا آپنے باپ اسکا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اس طریق سے یعنی طریق اسمٰعیل سے جو راوی ہے قیس سے **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن معمر انصاری سے اُنہوں نے انس بن مالک سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے فضیلت عائشہ کی تمام عورتوں پر مثل فضیلت ثرید کے ہے تمام کھانوں پر۔ اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور ابی موسیٰ سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن معمر وہ ابو طوالہ انصاری مدینی ہے اور یہ ثقہ ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے ابی اسحاق سے اُنہوں نے عمرو بن غالب سے یہ کہ ایک مرد نے عمار بن یاسر کے پاس حضرت عائشہ کا بُرا ذکر کیا کہا اُنہوں نے دور رہ ہم سے قبیح اور جدا ہو کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حبیبہ کو ایذا دیتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہم سے بندار نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہم سے ابو بکر بن عیاش نے ابی حصین سے اُنہوں نے عبد اللہ بن زیاد اسدی سے کہا اُنہوں نے سنا میں نے عمار بن یاسر سے کہ کہتا تھا یہ آنحضرت کی دنیا اور آخرت میں بیبی ہے مراد اسکی اس سے عائشہ تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہم سے احمد بن عبدہ ضبی نے کہا حدیث کی ہم سے معتمر بن سلیمان نے حمید سے اُنہوں نے انس سے کہا اُنہوں نے کسی نے کہا یا رسول اللہ کون شخص آپکو زیادہ پیارا ہے فرمایا آپنے عائشہ کہا گیا

ف شیخ نے لمعات میں لکھا ہے کہ عمرو بن عاص کے سوال کی وجہ یہ ہے کہ اسکو آنحضرت نے باوجود موجود ہونے حضرت ابوبکر اور عمر وغیرہ کے جو حاکم کر دیا تو اسکے دل میں گذرا کہ شاید میرا مرتبہ آپکے نزدیک ان لوگوں سے زائد ہے آپنے ایسا صریح جواب دیدیا کہ جس سے اسکا خیال دور ہو گیا۔ اور یہ حدیث حضرت فاطمہ کی فضیلت میں جو مذکور ہے اسکے متعارض نہیں ہے کیونکہ اول تو یہ حدیث قوی ہے دوسرے یہ کہ انہیں فضیلت ہر دونوں کی اہلبیت سے ہے۔ ۱۲ ثرید گوشت کے شوربہ میں اگر روٹی ٹکڑے ٹکڑے کرکے ڈالی جائے تو اسکو ثرید کہتے ہیں۔ چونکہ اسوقت سب کے مروجہ کھانوں سے یہ آپکو زیادہ پسند تھا اسلیے آپنے اس سے نسبت دی اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس سے

عن حماد بن زید عن هشام بن عروة عن ابيه عن النبی صلی الله عليه وسلم مرسلا هذا حديث غريب وقد روی عن هشام بن عروة هذا الحديث عن عوف بن الحارث عن رميثة عن ام سلمة شيئا من هذا وهذا حديث قد روی عن هشام بن عروة فيه روايات مختلفة وقد روی سليمن بن بلال عن هشام بن عروة نحو حديث حماد بن زيد **حدثنا** عبد بن حميد نا عبد الرزاق عن عبد الله بن عمرو بن علقمة المكی عن ابن ابی حسين عن ابن ابی مليكة عن عائشة ان جبرئيل جاء بصورتها فی خرقة حرير خضراء الی النبی صلی الله عليه وسلم فقال هذه زوجتك فی الدنيا والأخرة هذا حديث حسن غريب لانعرفه الامن حديث عبد الله بن عمرو بن علقمة وقد روی عبد الرحمن بن مهدی هذا الحديث عن عبد الله بن عمرو بن علقمة بهذا الاسناد مرسلا ولم يذكر فيه عن عائشة وقد روی ابو اسامة عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة عن النبی صلی الله عليه وسلم شيئا من هذا **حدثنا** سويد بن نصر نا عبد الله بن المبارك نا معمر عن الزهری عن ابی سلمة عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله عليه وسلم يا عائشة هذا جبرئيل وهو يقرء عليك السلام قالت قلت وعليه السلام ورحمة الله وبركاته تری مالانری هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** سويد انا عبد الله بن المبارك نا زكريا عن الشعبی عن ابی سلمة بن عبد الرحمن عن عائشة قالت قال لی رسول الله صلی الله عليه وسلم ان جبرئيل يقرء عليك السلام فقلت وعليه السلام ورحمة الله هذا حديث صحيح **حدثنا** حميد بن مسعدة نا زياد بن الربيع نا خالد بن سلمة المخزومی عن ابی بردة عن ابی موسی قال مااشكل علينا اصحاب رسول الله صلی الله عليه وسلم حديث قط فسألنا عائشة الاوجدنا عندها منه علما هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** القاسم بن دينار الكوفی نا معوية بن عمرو عن زائدة عن عبد الملك بن عمير عن موسی بن طلحة قال مارأيت احدا افصح من عائشة هذا حديث حسن صحيح غريب **حدثنا** ابراهيم بن

حماد بن زید سے اُسنے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی ہی یہ حدیث غریب ہی۔ اور مروی ہی یہ حدیث ہشام بن عروہ سے اُسنے روایت کی ہی عوف بن حارث سے اُسنے رمیثہ سے اُسنے ام سلمہ سے کچھ حصہ اس سے۔ اور یہ حدیث روایات مختلفہ پر ہشام بن عروہ سے مروی ہی اور روایت کی سلیمان بن بلال نے ہشام بن عروہ سے مثل حدیث حماد بن زید کے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے عبد اللہ بن عمرو بن علقمہ مکی سے اُسنے ابن ابی حسین سے اُسنے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے عائشہ سے یہ کہ جبرئیل علیہ السلام میری صورت سبز ریشم کپڑے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے پس فرمایا جبرئیل نے آنحضرت سے یہ آپکی بیبی ہی دنیا اور آخرت مین۔ یہ حدیث حسن غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عبد اللہ بن عمرو بن علقمہ سے۔ اور عبد الرحمن بن مہدی نے یہ حدیث عبد اللہ بن عمرو بن علقمہ سے ساتھ اس اسناد کے مرسل روایت کی ہی اور اسنے اسمین عائشہ کا ذکر نہین کیا۔ اور روایت کی ہی ابو اسامہ نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ حصہ اس سے **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ یہ جبرئیل ہی تجھے سلام کہتا ہی کہا عائشہ نے مین نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ دیکھتے ہین وہ جو مین نہین دیکھتی۔ یہ حدیث صحیح ہی۔ **حدیث** کی ہمسے سوید نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے زکریا نے شعبی سے اُسنے ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ جبرئیل تجھے سلام کہتا ہی مین نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ۔ یہ حدیث صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے کہا حدیث کی ہمسے زیاد بن ربیع نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن سلمہ مخزومی نے ابی بردہ سے اُسنے ابی موسی سے کہا اُسنے کبھی کوئی حدیث ہمپر یعنی آنحضرت کے اصحاب پر مشکل نہین ہوئی کہ جسکا سوال ہمنے حضرت عائشہ سے کیا ہو مگر کہ ہمنے اُسکے پاس اُسکا علم پایا ہی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ **حدیث** کی ہمسے قاسم بن دینار کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے معاویہ بن عمرو نے زائدہ سے اُسنے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے موسی بن طلحہ سے کہا اُسنے مین نے کوئی شخص زیادہ فصیح حضرت عائشہ سے نہین دیکھا یہ حدیث صحیح غریب ہی **حدیث** کی ہمسے ابراہیم بن

یعنی جس مسئلہ کی ہمکو ضرورت پڑی اور حضرت عائشہ سے سوال کیا تو اُسنے ضرور ہی اُسکا جواب صراحتاً یا اشارۃً دے ہی دیا یہ حدیث کمال اُنکے تفقہ پر دال ہی

من ذهاب ازواج النبی صلی الله علیه وسلم هذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه **حدثنا** بندار نا عبد الصمد نا هاشم بن سعید الکوفی نا کنانة حدثنا صفیة بنت حیی قالت دخل علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وقد بلغنی عن حفصة وعائشة کلام فذکرت ذلك له قال الا قلت وکیف تکونان خیرا منی وزوجی محمد وابی هارون وعمی موسی وکان الذی بلغها انهم قالوا نحن اکرم علی رسول الله صلی الله علیه وسلم منها وقالوا نحن ازواج النبی صلی الله علیه وسلم وبنات عمه وفی الباب عن انس هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث هاشم الکوفی ولیس اسناده بذالك **حدثنا** اسحٰق بن منصور وعبد بن حمید قال انا عبد الرزاق انا معمر عن ثابت عن انس قال بلغ صفیة ان حفصة قالت بنت یهودی فبکت فدخل علیها النبی صلی الله علیه وسلم وهی تبکی فقال ما یبکیك قالت قالت لی حفصة انی ابنة یهودی فقال النبی صلی الله علیه وسلم وانك لابنة نبی وان عمك لنبی وانك لتحت نبی ففیم تفخر علیك ثم قال اتقی الله یا حفصة هذا حدیث حسن صحیح غریب من هذا الوجه **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن خالد بن عثمة نا موسی بن یعقوب الزمعی عن هاشم بن هاشم ان عبد الله بن وهب اخبره ان ام سلمة اخبرته ان رسول الله صلی الله علیه وسلم دعا فاطمة عام الفتح فناجاها فبکت ثم حدثها فضحکت قالت فلما توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم سألتها عن بکائها وضحکها قالت اخبرنی رسول الله صلی الله علیه وسلم انه یموت فبکیت ثم اخبرنی انی سیدة نساء اهل الجنة الا مریم بنت عمران فضحکت هذا حدیث حسن غریب من هذا الوجه **حدثنا** محمد بن یحیی نا محمد بن یوسف نا سفیان عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خیرکم خیرکم لاهله

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبی کے فوت ہونے سے ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اس طریق سے ۔ **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الصمد نے کہا حدیث کی ہمسے ہاشم بن سعید کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے کنانہ نے کہا حدیث کی ہمسے صفیہ بنت حیی نے کہا اُنہنے میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اُس حالت میں کہ مجھے حفصہ اور عائشہ کی طرف سے کچھ بات پہونچی تھی سو مین نے وہ بات آپکے پاس ذکر کی فرمایا آپنے کیا تو نے یہ نہ کہا اور کسطرح تم دونوں مجھسے بہتر ہو سکتے ہو حالانکہ خاوند میرا محمد ہے اور باپ میرا ہارون اور چچا میرا موسیٰ علیہ السلام اور وہ بات جو صفیہ کو انکی طرف سے پہونچی تھی یہ تھی کہ انہوں نے کہا تھا کہ ہماری عزت تجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زیادہ ہے اور یہ بھی کہا کہ ہم آنحضرت کی بیبیاں ہیں اور آپکے چچا کی بیٹیاں ۔ اور اس باب میں روایت ہے انس سے ۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ہاشم کوفی سے اور اسناد اسکی قوی نہیں **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن منصور اور عبد بن حمید نے کہا دونوں نے خبر دی ہمکو عبد الرزاق نے کہا خبر دی ہمکو معمر نے ثابت سے اُنہنے انس سے کہا اُسنے صفیہ کو یہ خبر پہونچی تھی کہ حفصہ نے اسکو یہودی کی بیٹی کہا ہے پس وہ رو دیں اور اُسپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوے اُس حالت میں کہ وہ رو رہی تھی سو آپنے فرمایا کس چیز نے تجھے رولایا ہے کہا اُسنے مجھے حفصہ نے یہ کہا ہے کہ مین یہودی کی بیٹی ہوں ۔ پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو تو نبی کی بیٹی ہے اور چچا بھی تیرا نبی ہے اور تو نبی کے نکاح میں ہے سو وہ کس بات سے تجھپر فخر کرتی ہے پھر فرمایا آپنے ڈر اللہ سے اے حفصہ ۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اس طریق سے ۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن خالد بن عثمہ نے کہا حدیث کی مجھسے موسیٰ بن یعقوب زمعی نے ہاشم بن ہاشم سے یہ کہ عبد اللہ بن وہب نے اسکو خبر دی ہے کہ اُم سلمہ نے اسکو خبر دی ہے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ کو فتح مکہ کے سال بلایا اور اُس سے سرگوشی کی سو وہ رو پڑی پھر آپنے اس سے کچھ بات کی سو وہ ہنس پڑی کہا اُم سلمہ نے پس جب آنحضرت فوت ہو گئے تو مین نے اس سے انکے رونے اور ہنسنے کا سبب پوچھا کہا اُسنے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ مین جلدی مرنے والا ہوں سو مین اس سبب سے رو پڑی تھی پھر آپنے مجھے خبر دی کہ تو اہل جنت کی عورتوں کی سردار ہے سواے مریم بنت عمران کے سو مین ہنس پڑی ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اس طریق سے ۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحیی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یوسف نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے فرمایا نبی صلعم نے بہتر تمسے وہ ہے جو اپنے اہل کے ساتھ بہتر ہو

[1] یعنی جیسا کہ حضرت حفصہ اور عائشہ نے فخر کی وجہ بیان کی کہ ہم مین دو اوصاف ہیں ایک یہ کہ ہم آنحضرت کی بیبیاں ہیں دوسرے یہ کہ ہم آنحضرت کے چچا کی بیٹیاں اسکے جواب مین آپنے فرمایا کہ تو نے کیون نہ یہ جواب دیا کہ یہ اوصاف مجھمین بھی پاے جاتے ہیں بلکہ زائد تو بھی میری بیبی ہے جیسے کہ وہ دوسرا حضرت موسیٰ تیرا چچا ہے اور حضرت ہارون تیرا اب یعنی تو پیغمبر کی اولاد سے ہے پھر تجھپر

من الرجال قال ابو هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه من حديث انس **فضل خديجة** رضي الله عنها

حدثنا ابو هشام الرفاعي نا حفص بن غياث عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت ما غرت على احد من ازواج النبي صلى الله عليه وسلم ما غرت على خديجة وما بي ان اكون ادركتها وما ذلك الا لكثرة ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم لها وان كان ليذبح الشاة فيتتبع بها صدائق خديجة فيهديها لهن هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** الحسين بن حريث نا الفضل بن موسى عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت ما حسدت امرأة ما حسدت خديجة وما تزوجني رسول الله صلى الله عليه وسلم الا بعد ما ماتت وذلك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بشرها ببيت في الجنة من قصب لا صخب فيه ولا نصب هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** هارون بن اسحق الهمداني نا عبدة عن هشام بن عروة عن ابيه عن عبد الله بن جعفر قال سمعت عليا بن ابي طالب يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول خير نساءها خديجة بنت خويلد وخير نساءها مريم بنت عمران وفي الباب عن انس وابن عباس هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** ابو بكر بن زنجويه نا عبد الرزاق نا معمر عن قتادة عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال حسبك من نساء العالمين مريم بنت عمران وخديجة بنت خويلد وفاطمة بنت محمد وآسية امرأة فرعون هذا حديث صحيح **في فضل ازواج النبي صلى الله عليه وسلم** **حدثنا** العباس العنبري نا يحيى بن كثير العنبري ابو غسان نا سلم بن جعفر وكان ثقة عن الحكم بن ابان عن عكرمة قال قيل لابن عباس بعد صلوة الصبح ماتت فلانة لبعض ازواج النبي صلى الله عليه وسلم فسجد فقيل له اتسجد هذه الساعة فقال اليس قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رأيتم آية فاسجدوا فاي آية اعظم

مردوں سے فرمایا آپنے باپ اسکا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اس طریق سے۔ **حضرت خدیجہ کی فضیلت کے بیان میں** رضی اللہ عنہا۔

حدیث کی ہمسے ابو ہشام رفاعی نے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے میں کسی آنحضرت کی بیبی پر اسقدر غیرت ناک نہیں ہوئی جسقدر کہ خدیجہ پر غیرت ناک ہوئی ہوں باوجودیکہ میں نے اسکو پایا نہیں ہے۔ اور سوا اسکے بہت ذکر کرتے آنحضرت کے اور کوئی اسکا سبب نہ تھا اور اگر کوئی بکری آپ ذبح کرتے تو اُسکے لیے خدیجہ کی سہیلیوں کو ڈھونڈھتے اور اُنکی طرف اُسکے گوشت کو ہدیہ بھیجتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسی نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے میں نے کسی عورت پر اسقدر حسد نہیں کیا جسقدر خدیجہ پر کیا ہے اور مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں نکاح کیا مگر بعد اسکے مرنے کے۔ اور یہ ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو جنت میں ایسے موتی کے گھر کی خوشخبری دی تھی کہ اُسمیں شور ہے اور نہ اختلاط آواز دن کا اور نہ کوئی تنگی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے ہارون بن اسحاق ہمدانی نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبداللہ بن جعفر سے کہا اُسنے سنا میں نے علی بن ابیطالب سے کہ کہتا تھا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے اپنے زمانہ کی تمام عورتوں سے خدیجہ بنت خویلد بہتر ہے اور اپنے زمانہ کی تمام عورتوں سے بہتر مریم بنت عمران ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے انس اور ابن عباس سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے ابوبکر بن زنجویہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے قتادہ سے اُسنے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافی ہیں تجھے تمام جہان کی عورتوں سے مریم بنت عمران اور خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد اور آسیہ فرعون کی بیبی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ **نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کی فضیلت کے بیان میں۔**

حدیث کی ہمسے عباس عنبری نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن کثیر عنبری ابو غسان نے کہا حدیث کی ہمسے سلم بن جعفر نے اور یہ ثقہ تھا حکم بن ابان سے اُسنے عکرمہ سے کہا اُسنے کسی نے ابن عباس سے کہا بعد نماز صبح کے کہ فلانی بیبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فوت ہو گئی ہے پس ابن عباس نے سجدہ کیا اُس سے کسی نے کہا کیا آپ اس ساعت[1] میں سجدہ کرتے ہو پس کہا اُنھوں نے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ تم جب کوئی علامت خوف کی دیکھو تو سجدہ کرو سو کون سی علامت بہت بڑی ہے

[1] یعنے آپ اس ساعت میں سجدہ کرتے ہو باوجودیکہ بلا ضرورت ایسے وقت میں سجدہ کرنا منع ہے ۱۲

عن ابی بن کعب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لابی بن کعب ان اللہ امرنی ان اقرأ علیک القرآن وقد روی قتادۃ عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لابی ان اللہ تعالی امرنی ان اقرأ علیک القرآن **فضل الانصار وقریش** حدثنا بندار نا ابو عامر عن زہیر بن محمد عن عبد اللہ بن محمد بن عقیل عن الطفیل بن ابی بن کعب عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا الہجرۃ لکنت امرءً من الانصار وبہذا الاسناد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو سلک الانصار وادیا او شعبا لکنت مع الانصار ھذا حدیث حسن حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبۃ عن عدی بن ثابت عن البراء بن عازب انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم او قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الانصار لا یحبہم الا مؤمن ولا یبغضہم الا منافق من احبہم فاحبہ اللہ ومن ابغضہم فابغضہ اللہ فقلنا لہ انت سمعتہ من البراء فقال ایای حدث ھذا حدیث صحیح حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبۃ قال سمعت قتادۃ عن انس قال جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناسا من الانصار فقال ھل فیکم احد من غیرکم فقالوا لا الا ابن اخت لنا فقال ابن اخت القوم منہم ثم قال ان قریشا حدیث عہدہم بجاہلیۃ ومصیبۃ وانی اردت ان اجبرہم واتالفہم اما ترضون ان یرجع الناس بالدنیا وترجعون برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی بیوتکم قالوا بلی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو سلک الناس وادیا او شعبا وسلکت الانصار وادیا او شعبا لسلکت وادی الانصار وشعبہم ھذا حدیث صحیح حدثنا احمد بن منیع نا ہشیم انا علی بن زید بن جدعان نا النضر بن انس عن زید بن ارقم انہ کتب الی انس بن مالک یعزیہ فیمن اصیب من اہلہ وبنی عمہ یوم الحرۃ فکتب الیہ انی ابشرک ببشری من اللہ

اُسنے ابی بن کعب سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب سے یہ کہا کہ مجھے اللہ نے حکم دیا ہی کہ تجھپر قرآن پڑھوں ۔ اور قتادہ نے انس سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی سے کہا کہ مجھے اللہ تعالی نے حکم دیا ہی کہ تجھپر قرآن پڑھوں ۔ **انصار اور قریش کی فضیلت میں** حدیث کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر نے زہیر بن محمد سے اُسنے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے اُسنے طفیل بن ابی بن کعب سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہجرت[1] نہوتی تو مین مرد انصار سے ہوتا ۔ اور ساتھ اسی اسناد کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا آپنے اگر انصار کسی وادی یا گھاٹی کو چلینگے تو مین انصار کے ساتھ ہوں ۔ یہ حدیث حسن ہی حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے عدی بن ثابت سے اُسنے براء بن عازب سے یہ کہ سنا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یا کہا اُسنے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے حق مین کہ نہین دوست رکھتا انکو مگر مومن اور نہین دشمنی کرتا اُنسے مگر منافق جو کوئی انکو دوست رکھتا ہی اللہ اُسکو دوست رکھتا ہی اور جو کوئی اُنسے دشمنی رکھتا ہی اللہ اُس سے دشمنی رکھتا ہی پس ہمنے اس سے کہا تو نے اسکو براء سے سنا ہی کہا اُسنے مجھکو اُسنے حدیث کی ہی یہ حدیث صحیح ہی حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے کہا سنا مین نے قتادہ سے اُسنے روایت کی انس سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے چند آدمیون کو جمع کیا اور کہا میری طرف آؤ اور کہا کیا تم مین کوئی شخص سوا تمہارے بھی ہی کہا اُنھون نے کہ نہین مگر ہمارا ایک بھانجا سو فرمایا آپنے بھانجا قوم کا انہین سے ہوتا ہی پھر فرمایا آپنے قریش نئے زمانہ والے ہین ساتھ کفر اور مصیبت کے اور مین ارادہ کرتا ہون کہ انکا جبر کردن اور انکی تالیف قلوب کردن کیا تم راضی نہین ہوتے کہ لوگ دنیا کے ساتھ واپس جائین اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھرون کی طرف لے جاؤ کہا اُنھون نے کیون نہین پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر عام لوگ ایک وادی یا گھاٹی کو چلین اور انصار ایک وادی یا گھاٹی کو چلین تو مین انصار کی وادی اور گھاٹی کو چلون ۔ یہ حدیث صحیح ہی حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے کہا خبر دی ہمکو علی بن زید بن جدعان نے کہا حدیث کی ہمسے نضر بن انس نے زید بن ارقم سے یہ کہ لکھا اُسنے انس بن مالک کی طرف اُن شخصون کی تعزیت لکھی جو اُسکے اہل اور بھتیجون سے حرہ کے دن مقتول ہوے تھے پس اُسنے اُسکی طرف لکھا کہ مین تجھے اللہ تعالی کی طرف سے بشارت دیتا ہون

[1] یعنی اگر مجھے فضیلت انصار پر بسبب ہجرت کے نہوتی تو مین انصاری ہوتا یہ آپنے تواضع سے فرمایا ہی اور لوگون کو انکی عزت پر برانگیختہ کیا لیکن انصار مہاجرین کے درجے کو نہین پہونچ سکتے کیونکہ انہون نے اپنے گھر اور مال اور اقربا کو چھوڑ دیا ہی سیا یہ معنی کہ اگر ہجرت دین سے ہوتی اور نسبت اسکی بھی دین کی طرف ہوتی کہ جسکے ترک کرنے کی مجھے گنجائش نہین ہی کیونکہ یہ ایسی عبادت ہی کہ مین

وانا خیرکم لاھلی واذا مات صاحبکم فدعوہ ھذا حدیث حسن صحیح وروی ھذا عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسل **حدثنا** محمد بن یحیی نا محمد بن یوسف عن اسرائیل عن الولید عن زید بن زائدۃ عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبلغنی احد من احد من اصحابی شیئا فانی احب ان اخرج الیھم وانا سلیم الصدر قال عبد اللہ فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمال فقسمہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانتھیت الی رجلین جالسین وھما یقولان واللہ ما اراد محمد بقسمتہ التی قسمہا وجہ اللہ ولا الدار الاخرۃ فتثبت حین سمعتہما فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ فاحمر وجہہ وقال دعنی عنک فقد اوذی موسی باکثر من ھذا فصبر ھذا حدیث غریب من ھذا الوجہ وقد زید فی ھذا الاسناد رجل **اخبرنا** محمد بن اسمعیل نا عبد اللہ بن محمد انا عبید اللہ بن موسی والحسین بن محمد عن اسرائیل عن السدی عن الولید بن ابی ھشام عن زید بن زائدۃ عن ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم شیئا من ھذا من غیر ھذا الوجہ **فضل** ابی بن کعب رضی اللہ عنہ **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابوداؤد نا شعبۃ عن عاصم قال سمعت زر بن حبیش یحدث عن ابی بن کعب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ ان اللہ امرنی ان اقرأ علیک القراٰن فقرأ علیہ لم یکن الذین کفروا وقرأ فیھا ان الدین عند اللہ الحنیفیۃ المسلمۃ لا الیھودیۃ ولا النصرانیۃ ولا المجوسیۃ من یعمل خیرا فلن یکفرہ وقرأ علیہ لو ان لابن اٰدم وادیا من مال لابتغی الیہ ثانیا ولو کان لہ ثانیا لابتغی الیہ ثالثا ولا یملأ جوف ابن اٰدم الا التراب ویتوب اللہ علی من تاب ھذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر ھذا الوجہ وروی عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن ابزی عن ابیہ

اور میں تمسے اپنے اہل کے ساتھ بہتر ہوں اور جب تمھارا صاحب[1] مرجاے تو اسکو چھوڑ دو یہ حدیث حسن صحیح ہی اور مروی ہی یہ حدیث ہشام بن عروہ سے اُنھنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل۔ **حدیث** کی ہمسے محمود بن یحیی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یوسف نے اسرائیل سے اُسنے ولید سے اُسنے زید بن زائدہ سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کوئی شخص میرے صحابہ سے دوسرے کی بات نہ پہونچاے کیونکہ میں دوست رکھتا ہوں کہ انکے اس حالت میں نکلوں کہ میرا دل (بغض سے) صاف ہو۔ کہا عبد اللہ نے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال لایا گیا سو آپنے اُسکو تقسیم کیا۔ اور میں دو مردوں کے پاس پہونچا جو بیٹھے ہوے یہ کہی رہے تھے کہ قسم ہی اللہ کی محمد کا ارادہ اس قسمت سے جو اُسنے کی ہی اللہ کی رضامندی اور آخرت کا نہین سو مین نے اسکو شایع کر دیا جبکہ اُسکو سنا۔ پھر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپکو خبر دی پس آپکا منھ مبارک سرخ ہوگیا اور فرمایا مجھے چھوڑ دے کہ موسیٰ علیہ السلام اس سے زیادہ ایذا دیئے گئے اور صبر کیا۔ یہ حدیث غریب ہی اس طریق سے۔ اور اس اسناد مین ایک اور مرد زیادہ کیا گیا ہی۔ **خبر دی** ہمکو محمد بن اسمعیل نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن محمد نے کہا خبر دی ہمکو عبید اللہ بن موسی اور حسین بن محمد نے اسرائیل سے اُسنے سدی سے اُسنے ولید بن ابی ہشام سے اُسنے زید بن زائدہ سے اُسنے ابن مسعود سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ حصہ اس سے غیر اس طریق سے۔ **ابی بن کعب** کی فضیلت مین رضی اللہ عنہ۔ **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے عاصم سے کہا اُسنے سنا مین نے زر بن حبیش سے کہ حدیث کرتا تھا ابی بن کعب سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے کہا کہ مجھے اللہ تعالی نے حکم دیا ہی کہ تجھپر قرآن پڑھوں پس آپنے اُسپر سورۂ لم یکن الذین کفروا پڑھی۔ اور اُسپر یہ بھی پڑھا کہ دین اللہ کے نزدیک حنیفی اسلام والا ہی نہ یہودیوں اور نصاریٰ اور مجوسیوں کا۔ جو کوئی نیکی کا عمل کریگا تو اُسکی ناشکری نہوگی اور اسپر یہ بھی پڑھا اگر ابن آدم کے واسطے ایک جنگل مال کا ہو تو دوسرے کی خواہش رکھتا ہی اور اگر اُسکے واسطے دو ہوں تو تیسرے کی خواہش رکھتا ہی۔ اور سوا مٹی کے اور کوئی چیز آدم کے پیٹ کو پُر نہیں کرتی اور رجوع کرتا ہی اللہ اُسپر جو اُسکی طرف رجوع کرے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی اور غیر اس وجہ سے بھی مروی ہی۔ اور روایت کی ہی عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن ابزی نے اپنے باپ سے

[1] مراد صاحب سے ذات مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی۔ اور چھوڑ دینے سے مراد یہ ہی کہ اُسپر غم اور اندوہ نہ کرو یا یہ معنی مجھے ایذا نہ دو یعنے میرے اہلبیت کو یا یہ معنی کہ چاہیے کہ ہر ایک تم میں سے اپنے اہل کے ساتھ نیکی کرے اور جب کوئی تم میں سے مرے تو اُسکی بُرائی کو چھوڑ دو یا یہ معنی اسکی محبت بعد اسکے فوت ہونے کے چھوڑ دو اس تقدیر پر خطاب عام

اللهم اذقت اول قريش نكالا فاذق آخرهم نوالا هذا حديث حسن صحيح غريب **حدثنا** عبد الوهاب الوراق ثني يحيى بن
سعيد الاموي عن الاعمش نحوه **حدثنا** القاسم بن دينار الكوفي نا اسحق بن منصور عن جعفر الاحمر عن عطاء بن السائب
عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اللهم اغفر للانصار ولابناء الانصار ولابناء ابناء الانصار ولنساء الانصار هذا
حديث حسن غريب من هذا الوجه **باب** ما جاء في اي دور الانصار خير **حدثنا** قتيبة نا الليث بن سعد عن
يحيى بن سعيد الانصاري انه سمع انس بن مالك يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا اخبركم بخير دور الانصار
او بخير الانصار قالوا بلى يا رسول الله قال بنوا النجار ثم الذين يلونهم بنو عبد الاشهل ثم الذين يلونهم بنوا الحارث بن الخزرج
ثم الذين يلونهم بنو ساعدة ثم قال بيديه فقبض اصابعه ثم بسطهن كالرامي بيديه قال وفي دور الانصار كلها خير هذا
حديث حسن صحيح وقد روى هذا الحديث عن انس عن ابي اسيد الساعدي عن النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا**
محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة قال سمعت قتادة يحدث عن انس بن مالك عن ابي اسيد الساعدي قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم خير دور الانصار دور بني النجار ثم دور بني عبد الاشهل ثم بني الحارث بن الخزرج ثم بني ساعدة
وفي كل دور الانصار خير فقال سعد ما ارى رسول الله صلى الله عليه وسلم الا قد فضل علينا فقيل قد فضلكم على كثير
هذا حديث حسن صحيح وابو اسيد الساعدي اسمه مالك بن ربيعة **حدثنا** ابو السائب سلم بن جنادة بن سلم نا
احمد بن بشير عن مجالد عن الشعبي عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير دور الانصار بنوا النجار
هذا حديث غريب **حدثنا** ابو السائب نا احمد بن بشير عن مجالد عن الشعبي عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

اے اللہ پہلے قریشیوں کو تو نے تکلیف چکھائی ہے پس انکے پچھلوں کو بخشش چکھا[1]۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ **حدیث** کی ہمسے عبد الوہاب
وراق نے کہا حدیث کی مجھے یحیی بن سعید اموی نے اعمش سے مثل اسکے۔ **حدیث** کی ہمسے قاسم بن دینار کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے اسحاق بن منصور نے
جعفر احمر سے اُسنے عطاء بن سائب سے اُسنے انس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے اے اللہ بخشش انصار کو اور انصار کے بیٹوں کو اور انصار
کے بیٹوں کے بیٹوں کو اور انصار کی عورتوں کو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اس طریق سے۔ **باب** اس بیان میں کہ انصار کے کس گھر میں نیکی ہے۔ **حدیث**
کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے یحیی بن سعید انصاری سے یہ کہ سنا اُسنے انس بن مالک سے کہ کہتا تھا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کیا میں تمکو انصار کے گھروں کی بہتری کی یا انصار کی بہتری کی (شک راوی) خبر نہ دوں کہا لوگوں نے کیوں نہیں یا رسول اللہ فرمایا آپنے وہ بنو نجار
ہیں پھر وہ لوگ جو انکے قریب ہیں یعنی بنو عبد الاشہل پھر وہ لوگ جو انکے قریب ہیں یعنی بنو الحارث بن خزرج پھر وہ لوگ جو انکے قریب ہیں یعنے
بنو ساعدہ پھر آپنے دونوں ہاتھوں سے اشارت کی اور انگلیوں کو اکٹھا کر لیا پھر انکو کھولدیا مثل اُس شخص کے جو اپنے ہاتھوں سے کوئی چیز
پھینکتا ہے فرمایا آپنے اور انصار کے تمام گھروں میں نیکی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور مروی ہے یہ حدیث انس سے بواسطہ ابی اسید ساعدی کے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے کہا سنا میں نے قتادہ
سے کہ حدیث کرتا تھا انس بن مالک سے اُسنے روایت کی ابی اسید ساعدی سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر گھر انصار کے
گھر بنی نجار کے ہیں پھر گھر بنی عبد الاشہل کے پھر بنی الحارث بن خزرج کے پھر بنی ساعدہ کے اور انصار کے تمام گھروں میں بہتری ہے پس کہا
سعد نے میں گمان کرتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمپر لوگوں کو فضیلت دی ہے[2] سو اس سے کسی نے کہا تمکو بھی آپنے بہت لوگوں پر
فضیلت دی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو اسید ساعدی کا نام مالک بن ربیعہ ہے۔ **حدیث** کی ہمسے ابو السائب یعنی سلم بن جنادہ بن
سلم نے کہا حدیث کی ہمسے احمد بن بشیر نے مجالد سے اُسنے شعبی سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے بہتر گھر انصار کے بنو النجار ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ **حدیث** کی ہمسے ابو السائب نے کہا حدیث کی ہمسے احمد بن بشیر نے مجالد سے
اُسنے شعبی سے اُسنے جابر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

[1] اولاً آپنے بعض قبیلوں کی فضیلت بیان فرمائی بعدہ تعمیم بعد تخصیص کی یعنی فضیلت تمام انصار میں پائی جاتی ہے مگر مراتب متفاوت سے ١٢ [2] یعنی ناشکری نہ کرو اگرچہ آنحضرت نے بہتر کئی لوگوں کو فضیلت دی ہے مگر تمکو بھی بہتوں پر فضیلت دی ہے ١٢

انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللھم اغفر للانصار ولذراری الانصار ولذراری ذراریھم ھذا حدیث حسن صحیح وقد رواہ قتادۃ عن النضر بن انس عن زید بن ارقم حدثنا عبدۃ بن عبد اللہ الخزاعی البصری نا ابوداؤد وعبد الصمد قالا نا محمد بن ثابت البنانی عن ابیہ عن انس بن مالک عن ابی طلحۃ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرأ قومک السلام فانھم ما علمت اعفۃ صبر ھذا حدیث حسن صحیح حدثنا الحسین بن حریث نا الفضل بن موسی عن زکریا بن ابی زائدۃ عن عطیۃ عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الا ان عیبتی التی اوی الیھا اھل بیتی وان کرشی الانصار فاعفوا عن مسیئھم واقبلوا من محسنھم ھذا حدیث حسن وفی الباب عن انس حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبۃ قال سمعت قتادۃ یحدث عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الانصار کرشی وعیبتی وان الناس سیکثرون ویقلون فاقبلوا من محسنھم وتجاوزوا عن مسیئھم ھذا حدیث حسن صحیح حدثنا احمد بن الحسن نا سلیمن بن داؤد الھاشمی نا ابراھیم بن سعد نا صالح بن کیسان عن الزھری عن محمد بن ابی سفیان عن یوسف بن الحکم عن محمد بن سعد عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یرد ھوان قریش اھانہ اللہ ھذا حدیث غریب اخبرنا عبد بن حمید نا یعقوب بن ابراھیم بن سعد نی ابی عن صالح بن کیسان عن ابن شھاب بھذا الاسناد نحوہ حدثنا محمود بن غیلان نا بشر بن السری والمؤمل قالا نا سفیان عن حبیب بن ابی ثابت عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یبغض الانصار رجل یؤمن باللہ والیوم الاخر ھذا حدیث حسن صحیح حدثنا ابوکریب نا ابویحیی الحمانی عن الاعمش عن طارق بن عبد الرحمن عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے اے اللہ بخش انصار کو اور انصار کی اولاد کو اور انکی اولاد کی اولاد کو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا اسکو قتادہ نے نضر بن انس سے اُسنے زید بن ارقم سے حدیث کی ہمسے عبدہ بن عبد اللہ خزاعی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد اور عبد الصمد نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے محمد بن ثابت بنانی نے اپنے باپ سے اُسنے انس بن مالک سے اُسنے ابی طلحہ سے کہا اُسنے فرمایا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم کو سلام کہہ کیونکہ وہ میرے علم میں عفیف اور صابر ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسی نے زکریا بن ابی زائدہ سے اُسنے عطیہ سے اُسنے ابی سعید سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے خبردار میرے خواص کہ جنکی طرف میں جگہ پکڑتا ہوں اہلبیت ہیں۔ اور جگہ بھید میرے کی انصار ہیں سو تم انکے بُرے آدمی سے درگذر کرو اور انکے نیک سے قبول کرو۔ یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں روایت ہے انس سے۔ حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے کہا سنا میں نے قتادہ سے کہ حدیث کرتا تھا انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار میرے بھید کی جگہ اور میرے خواص ہیں اور عام لوگ جلدی ہی بہت ہو جائیں گے اور یہ کم سو تم انکے محسن سے قبول کرو اور انکے بُرے سے تجاوز کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حدیث کی ہمسے احمد بن حسن نے کہا حدیث کی ہمسے سلیمان بن داؤد ہاشمی نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن سعد نے کہا حدیث کی ہمسے صالح بن کیسان نے زہری سے اُسنے محمد بن ابی سفیان سے اُسنے یوسف بن حکم سے اُسنے محمد بن سعد سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قریش کو ذلیل کرنا چاہتا ہے اللہ اسکو ذلیل کرتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے خبر دی ہمکو عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے صالح بن کیسان سے اُسنے ابن شہاب سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے۔ حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن سری اور مؤمل نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے سفیان نے حبیب بن ابی ثابت سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کہا نہیں دشمنی رکھتا انصار سے وہ مرد جو اللہ اور دن آخرت پہ ایمان رکھتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حدیث کی ہمسے ابوکریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابویحیی حمانی نے اعمش سے اُسنے طارق بن عبد الرحمن سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

سليمن قال سمعت عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر ان مولاة له اتته فقالت اشتد علي الزمان واني اريد ان اخرج
الى العراق قال فهلا الى الشام ارض المنشر واصبري لكاع فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من صبر
على شدتها ولأوائها كنت له شهيدا او شفيعا يوم القيمة وفي الباب عن ابي سعيد وسفيان بن ابي زهير وسبيعة
الاسلمية هذا حديث حسن غريب حدثنا ابو السائب ثنا ابي جنادة بن سلم عن هشام بن عروة عن ابيه
عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم آخر قرية من قرى الاسلام خرابا المدينة هذا حديث حسن
غريب لا نعرفه الا من حديث جنادة عن هشام حدثنا الانصاري نا معن نا مالك بن انس ونا قتيبة عن مالك
بن انس عن محمد بن المنكدر عن جابر ان اعرابيا بايع رسول الله صلى الله عليه وسلم على الاسلام فاصابه وعك بالمدينة
فجاء الاعرابي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اقلني بيعتي فابى فخرج الاعرابي ثم جاءه فقال اقلني بيعتي فابى رسول الله
صلى الله عليه وسلم فخرج الاعرابي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما المدينة كالكير تنفي خبثها وتنصع طيبها
وفي الباب عن ابي هريرة هذا حديث حسن صحيح حدثنا الانصاري نا مالك ونا قتيبة عن مالك عن ابن شهاب
عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة انه كان يقول لو رأيت الظباء ترتع بالمدينة ما ذعرتها ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال ما بين لابتيها حرام وفي الباب عن سعد وعبد الله بن زيد وانس وابي ايوب وزيد بن ثابت ورافع بن خديج
وجابر وسهل بن حنيف نحوه حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح حدثنا قتيبة عن مالك ونا الانصاري نا معن
نا مالك عن عمرو بن ابي عمرو عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم طلع له احد فقال هذا جبل يحبنا ونحبه

سلیمان نے کہا سنا میں نے عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے یہ کہ ایک لونڈی ان کی آئی ان کے پاس اور کہنے لگی مجھ پر زمانہ سخت ہو گیا ہے اور
میں ارادہ کرتی ہوں کہ عراق کی طرف چلی جاؤں کہا ابن عمر نے کیوں نہیں شام کی طرف جاتی کہ وہ زمین موضع حشر کی ہے اور ای احمق صبر کر کیونکہ میں نے سنا ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کوئی مدینہ کی شدت اور رنج پر صبر کریگا تو میں قیامت کے دن اس کے لیے گواہ اور شفیع ہونگا اور اس باب میں
روایت ہے ابی سعید اور سفیان بن ابی زہیر اور سبیعہ اسلمیہ سے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ حدیث کی ہم سے ابو السائب نے کہا حدیث کی ہم سے
جنادہ بن سلم نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ اسلام کے
تمام شہروں سے پیچھے خراب ہوگا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر طریق جنادہ سے جو راوی ہے ہشام سے۔ حدیث کی ہم سے
انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک بن انس نے اور حدیث کی ہم سے قتیبہ نے مالک بن انس سے انہوں نے محمد بن منکدر
سے انہوں نے جابر سے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی پھر اس کو مدینہ میں بخار ہو گیا سو وہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا اپنی بیعت توڑ دیجیے آپ نے انکار کیا اور اعرابی نکل گیا پھر آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا اپنی بیعت توڑ دیجیے
پس آپ نے انکار کیا اور اعرابی چلا گیا پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ تو لوہار کی بھٹی کی مثل ہے چھانٹتا ہے میل کچیل کو اور رکھتا ہے
ستھرے کو۔ اور اس باب میں روایت ہے ابو ہریرہ سے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حدیث کی ہم سے انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا
حدیث کی ہم سے مالک نے اور حدیث کی ہم سے قتیبہ نے مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہ وہ
کہتا تھا اگر میں کسی ہرنی کو مدینہ میں چرتا دیکھوں تو میں اس کو ڈراتا نہیں ہوں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مدینہ کے دونوں
طرف کی پتھریلی زمین کے اندر شکار وغیرہ کرنا حرام[1] ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے سعید اور عبد اللہ بن زید اور انس اور ابی ایوب
اور زید بن ثابت اور رافع بن خدیج اور جابر اور سہل بن حنیف سے مثل اس کے۔ حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہے۔ حدیث کی ہم سے قتیبہ
نے مالک سے اور حدیث کی ہم سے انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک نے عمرو بن ابی عمرو سے انہوں نے انس بن
مالک سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احد نظر آیا پس فرمانے لگے یہ پہاڑ ہے ہم کو دوست رکھتا ہے اور ہم بھی اس کو دوست رکھتے ہیں

[1] امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک یہ معنی حرمت کے محض تعظیم اور تکریم کے ہیں کوئی اور حکم اسکے لیے ثابت نہیں ہوتا مثل حرمت شکار وغیرہ کے۔ اور جو کوئی اس جگہ شکار کرے یا درخت کاٹے تو گنہگار ہوگا اور اس پر کچھ تاوان لازم نہیں اور کہا بعض علماء نے حرمت مدینہ کی مثل حرمت مکہ کے ہے لیے اگر اس میں شکار کریگا تو اس پر تاوان لازم آویگا ۱۲

خیر الانصار بنو عبد الاشهل هذا حديث غريب من هذا الوجه **باب** ماجاء في فضل المدينة **حدثنا** قتيبة
بن سعيد نا الليث عن سعيد بن ابي سعيد المقبري عن عمرو بن سليم عن عاصم بن عمرو عن علي بن ابي طالب قال خرجنا
مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اذا كان بحرة السقيا التي كانت لسعد بن ابي وقاص فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ائتوني بوضوء فتوضأ ثم قام فاستقبل القبلة فقال اللهم ان ابراهيم كان عبدك وخليلك ودعا لاهل مكة بالبركة
وانا عبدك ورسولك ادعوك لاهل المدينة ان تبارك لهم في مدهم وصاعهم مثلي ما باركت لاهل مكة مع البركة بركتين
هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن عائشة وعبد الله بن زيد وابي هريرة **حدثنا** عبد الله بن زياد نا ابو نباتة
يونس بن يحيى بن نباتة نا سلمة بن وردان عن ابي سعيد بن ابي المعلى عن علي بن ابي طالب وابي هريرة قالا قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ما بين بيتي ومنبري روضة من رياض الجنة هذا حديث غريب حسن من هذا الوجه **حدثنا**
محمد بن كامل المروزي نا عبد العزيز بن ابي حازم الزاهد عن كثير بن زيد عن الوليد بن رباح عن ابي هريرة عن النبي صلى الله
عليه وسلم قال ما بين بيتي ومنبري روضة من رياض الجنة وبهذا الاسناد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال صلوة
في مسجدي هذا خير من الف صلوة فيما سواه من المساجد الا المسجد الحرام هذا حديث صحيح وقد روي عن النبي
صلى الله عليه وسلم من غير وجه **حدثنا** بندار نا معاذ بن هشام ثني ابي عن ايوب عن نافع عن ابن عمر قال قال النبي
صلى الله عليه وسلم من استطاع ان يموت بالمدينة فليمت بها فاني اشفع لمن يموت بها وفي الباب عن سبيعة بنت الحارث
الاسلمية هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه من حديث ابي ايوب **حدثنا** محمد بن عبد الاعلى نا المعتمر بن

بہتر انصار بنو عبد الاشہل ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے اس طریق سے۔ **باب** مدینہ کی فضیلت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث
کی ہمسے لیث نے سعید بن ابی سعید مقبری سے اُسنے عمرو بن سلیم سے اُسنے عاصم بن عمرو سے اُسنے علی بن ابیطالب سے کہا اُسنے ہم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ نکلے یہانتک کہ جب سُقیا (نام گانوں ما بین مکہ و مدینہ) کے سنگریزہ زمین میں جو سعد بن ابی وقاص کی ہے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا میرے پاس پانی لاؤ پس آپنے وضو کیا پھر کھڑے ہوے اور قبلہ کی طرف منھ کیا اور کہا اے اللہ بیشک ابراہیم علیہ السلام تیرا بندہ
اور خلیل ہے اور اسنے اہل مکہ کے لیے برکت کی دعا کی ہے۔ اور میں تیرا بندہ اور رسول تیرا ہوں اہل مدینہ کے لیے دعا کرتا ہوں کہ انکے حق میں برکت کر
یعنی انکی مد اور صاع میں دو چند اسکی برکت کر جسقدر کہ تو نے اہل مکہ کے لیے برکت کی ہے ساتھ ایک برکت کے دو برکتیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور عبداللہ بن زید اور ابی ہریرہ سے۔ **حدیث** کی ہمسے عبداللہ بن ابی زیاد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو نباتہ
یعنے یونس بن یحیی بن نباتہ نے کہا حدیث کی ہمسے سلمہ بن وردان نے اُسنے ابی سعید بن ابی المعلی سے اُسنے علی بن ابیطالب اور ابی ہریرہ سے
کہا دونوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر اور میرے منبر[1] کے درمیان بہشت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے۔ یہ حدیث
غریب ہے اس طریق سے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن کامل مروزی نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالعزیز بن ابی حازم زاہد نے کثیر بن زید سے اُسنے ولید
بن رباح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان بہشت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری
ہے۔ اور ساتھ اسی اسناد کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے کہ فرمایا آپنے میری اس مسجد میں ایک نماز پڑھنی بہتر ہے ہزار نمازوں سے جو اسکے سوا اور مسجدوں میں پڑھی جائیں
سوائے مسجد حرام کے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور مروی ہے بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلعم سے غیر اس وجہ سے بھی۔ **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے معاذ
بن ہشام نے کہا حدیث کی مجھسے میرے باپ نے ایوب سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مدینہ میں مرنے
کی طاقت رکھتا ہے تو چاہیے کہ اسمیں مرے کیونکہ میں شفاعت کرونگا جو اسمیں مریگا۔ اور اس باب میں روایت ہے سبیعہ بنت حارث اسلمیہ سے۔ یہ حدیث
حسن صحیح غریب ہے اس طریق سے یعنے طریق ایوب سے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الاعلے نے کہا حدیث کی ہمسے معتمر بن

[1] یعنی روایت میں گھر ہے بعضی میں حجرہ بعضے میں قبر سب روایتوں کا ایک مطلب ہے کہ حضرت عائشہ کے حجرے میں حضرت اکثر رہتے تھے اور وہیں دفن ہوے حضرت کی قبر اور منبر کے درمیان چند گز کا فرق ہے
یعنی اسقدر مکان بہشت میں اُٹھ جائیگا یا بہشت سے آیا ہے مثل حجر اسود کے۔ یا نزول رحمت میں مثل بہشت کے ہے یا اسمیں عبادت کرنی جنت کو پہنچاتی ہے۔ [2] آنحضرت نے مدینہ میں مرنے کا حکم کیا حالانکہ یہ
کام تو کسی کے اختیار میں نہیں ہے بلکہ یہ اللہ تعالے کے اختیار میں ہے لیکن آپنے مدینہ میں اقامت رکھنے کے لیے برانگیختہ کیا ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے لا تموتن الا وانتم مسلمون

یا سلمٰن لا تبغضنی فتفارق دینک قلت یارسول اللہ کیف ابغضک وبک ھدانی اللہ قال تبغض العرب فتبغضنی ھذا
حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من حدیث ابی بدر شجاع بن الولید **حدثنا** عبد بن حمید نا محمد بن بشر العبدی نا عبداللہ
ابن عبداللہ بن ابی الاسود عن حصین بن عمر عن مخارق بن عبداللہ عن طارق بن شھاب عن عثمٰن بن عفان قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غش العرب لم یدخل فی شفاعتی ولم تنلہ مودتی ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا
من حدیث حصین بن عمر الاحمسی عن مخارق ولیس حصین عند اھل الحدیث بذالک القوی **حدثنا** یحیی بن موسٰی
نا سلیمٰن بن حرب نا محمد بن ابی رزین عن امہ قالت کانت ام الحریر اذا مات احد من العرب اشتد علیھا فقیل لھا انا نراک
اذا مات الرجل من العرب اشتد علیک قالت سمعت مولای یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقتراب الساعۃ
ھلاک العرب قال محمد بن ابی رزین ومولاھا طلحۃ بن مالک ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث سلیمٰن بن حرب
حدثنا محمد بن یحیی الازدی نا حجاج بن محمد عن ابن جریج قال اخبرنی ابو الزبیر انہ سمع جابر بن عبداللہ یقول حدثنی
ام شریک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیفرن الناس من الدجال حتی یلحقوا بالجبال قالت ام شریک یارسول اللہ
واین العرب یومئذ قال ھم قلیل ھذا الحدیث حسن صحیح غریب **حدثنا** بشر بن معاذ العقدی نا یزید بن زریع عن
سعید بن ابی عروبۃ عن قتادۃ عن الحسن عن سمرۃ بن جندب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سام ابو العرب و
یافث ابو الروم وحام ابو الحبش ھذا حدیث حسن ویقال یافث ویافت ویفث **فی فضل العجم** **حدثنا** سفیان
بن وکیع نا یحیی بن ادم عن ابی بکر بن عیاش نا صالح بن ابی صالح مولی عمرو بن حریث قال سمعت ابا ھریرۃ یقول

اے سلمان میرے ساتھ[1] بغض مت رکھ ورنہ اپنے دین کو چھوڑ دیگا میں نے کہا یارسول اللہ میں کس طرح آپکو دشمن رکھ سکتا ہوں حالانکہ اللہ نے مجھے آپکے ساتھ ہدایت کی ہے فرمایا آپنے اگر بغض رکھے تو عرب سے سو تو نے مجھسے بغض رکھا یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ابی بدر شجاع بن ولید سے۔ **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن بشر عبدی نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن عبداللہ بن ابی الاسود نے حصین بن عمر سے اُسنے مخارق بن عبداللہ سے اُسنے طارق بن شہاب سے اُسنے عثمان بن عفان سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی عرب کو فریب دیگا تو وہ میری شفاعت میں داخل نہوگا اور اُسکو میری دوستی نہیں پہونچیگی۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق حصین بن عمر احمسی سے جو راوی ہے مخارق سے۔ اور حصین اہل حدیث کے نزدیک قوی نہیں ہے۔ **حدیث** کی ہمسے یحیی بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے سلیمان بن حرب نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن ابی رزین نے اُسنے اپنی والدہ سے کہا اُسنے جب کوئی شخص عرب سے مرتا تو ام الحریر کو تکلیف پہونچتی سو اس سے کہا گیا ہم تجھے دیکھتے ہیں کہ جب کوئی شخص عرب سے مرتا ہے تو تجھے تکلیف پہونچتی ہے کہا اُسنے میں نے اپنے غلام سے سنا ہے کہ کہتا تھا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے قرب سے عرب کا مرنا ہے۔ کہا محمد بن ابی رزین نے اور غلام اسکا طلحہ بن مالک ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق سلیمان بن حرب سے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحیی ازدی نے کہا حدیث کی ہمسے حجاج بن محمد نے ابن جریج سے کہا اُسنے خبر دی مجھے ابو الزبیر نے کہ سنا اُسنے جابر بن عبداللہ سے کہ کہتا تھا حدیث کی مجھے ام شریک نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ لوگ دجال سے بھاگ جائینگے یہانتک کہ پہاڑوں میں پہونچ جائینگے۔ کہا ام شریک نے یارسول اللہ عرب اُن دنوں میں کہاں ہونگے فرمایا آپنے وہ کم ہونگے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ **حدیث** کی ہمسے بشر بن معاذ عقدی نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن زریع نے سعید بن ابی عروبہ سے اُسنے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے سمرہ بن جندب سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سام عرب کا باپ ہے اور یافث روم کا باپ ہے اور حام حبش کا باپ ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور کہا جاتا ہے یافث بالثاء المثلثۃ اور یافت بالتاء اور یفث۔ **عجم کی فضیلت** کے بیان میں۔ **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن آدم نے ابی بکر بن عیاش سے کہا حدیث کی ہمسے صالح بن ابی صالح نے یعنی عمرو بن حریث کے غلام نے کہا سنا میں نے ابا ہریرہ سے کہ کہتا

---

[1] یعنی اے سلمان میرے ساتھ دشمنی نہ رکھ ورنہ تو اپنے دین کو چھوڑ دیگا سلمان نے کہا یارسول اللہ میں کسطرح آپکو دشمن رکھ سکتا ہوں حالانکہ اللہ نے مجھے آپکے ذریعہ سے ہدایت کی ہے فرمایا آپنے میرے ساتھ دشمنی رکھنی یہ ہے کہ تو عرب سے دشمنی رکھے ۱۲ منہ

اللھم ان ابراھیم حرم مکة وانی احرم ما بین لابتیھا ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** الحسین بن حریث نا الفضل بن
موسی عن عیسی بن عبید عن غیلان بن عبداللہ العامری عن ابی زرعة بن عمرو بن جریر عن جریر بن عبداللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال ان اللہ اوحی الی ای ھؤلاء الثلاثة نزلت فھی دار ھجرتک المدینة او البحرین او قنسرین ھذا حدیث غریب لا نعرفه الا
من حدیث الفضل بن موسی تفرد به ابو عمار **حدثنا** محمود بن غیلان نا الفضل بن موسی نا ھشام بن عروة عن صالح
بن ابی صالح عن ابیه عن ابی ھریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یصبر علی لاواء المدینة وشدتھا احد الا کنت له
شفیعا او شھیدا یوم القیمة ھذا حدیث حسن غریب من ھذا الوجه وصالح بن ابی صالح اخو سھیل بن ابی صالح **فی
فضل مکة** **حدثنا** قتیبة نا اللیث عن عقیل عن الزھری عن ابی سلمة عن عبداللہ بن عدی بن حمراء قال رأیت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واقفا علی الحزورة فقال واللہ انک لخیر ارض اللہ واحب ارض اللہ الی اللہ ولولا انی
اخرجت منک ما خرجت ھذا حدیث حسن غریب صحیح وقد رواہ یونس عن الزھری نحوہ ورواہ محمد بن عمرو عن ابی سلمة
عن ابی ھریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وحدیث الزھری عن ابی سلمة عن عبداللہ بن عدی بن حمراء عندی اصح **حدثنا**
محمد بن موسی البصری نا الفضیل بن سلیمن عن عبداللہ بن عثمن بن خثیم نا سعید بن جبیر وابو الطفیل عن ابن عباس
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لمکة ما اطیبک من بلد واحبک الی ولولا ان قومی اخرجونی منک ما سکنت
غیرک ھذا حدیث حسن صحیح غریب من ھذا الوجه **فی فضل العرب** **حدثنا** محمد بن یحیی الازدی واحمد بن منیع
وغیر واحد قالوا نا ابو بدر شجاع بن الولید عن قابوس بن ابی ظبیان عن ابیه عن سلمن قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اے اللہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرام کیا ہے اور میں مدینہ کے دونوں طرف کی پتھریلی زمین کو حرام کرتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث**
کی ہم سے حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہم سے فضل بن موسی نے عیسی بن عبید سے اُسنے غیلان بن عبداللہ عامری سے اُسنے ابی زرعہ بن عمرو
بن جریر سے اسنے جریر بن عبداللہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی ہے کہ ان تینوں جگہ میں سے جس میں
اترو وہی تمھاری ہجرت کی جگہ ہے مدینہ یا بحرین (یہ جزیرہ بحر عمان میں ہے) یا قنسرین (یہ شہر شام میں ہے) یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو
مگر طریق فضل بن موسی سے۔ متفرد ہوا ہے ساتھ اسکے عامر۔ **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے فضل بن موسی نے کہا
حدیث کی ہم سے ہشام بن عروہ نے صالح بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو کوئی مدینہ کی شدت اور رنج پر صبر کریگا تو میں قیامت کے دن اُسکے لیے شفیع اور گواہ ہونگا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اس طریق سے
اور صالح بن ابی صالح بھائی سہیل بن ابی صالح کا ہے۔ **مکہ کی فضیلت کے بیان میں۔** **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی
ہم سے لیث نے عقیل سے اُسنے زہری سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے عبداللہ بن عدی بن حمراء سے کہا اُسنے میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو حزورہ (مکہ میں جگہ ہے) پر کھڑے ہوئے دیکھا سو آپنے مکہ کی طرف خطاب کرکے فرمایا قسم ہے اللہ کی تو اللہ کی زمین سے
بہتر ہے اور تمام زمین سے اللہ کو محبوب ہے اگر میں تجھسے نکالا نہ جاتا تو خود کبھی نہ نکلتا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ اور روایت کیا اسکو
یونس نے زہری سے مثل اسکے۔ اور روایت کیا اسکو محمد بن عمرو نے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے۔ اور حدیث زہری کی جو بواسطہ ابی سلمہ کے عبداللہ بن عدی بن حمراء سے مروی ہے میرے نزدیک وہ بہت صحیح ہے۔ **حدیث**
کی ہم سے محمد بن موسی بصری نے کہا حدیث کی ہم سے فضیل بن سلیمان نے عبداللہ بن عثمان بن خثیم سے کہا حدیث کی ہم سے سعید بن جبیر اور
ابوالطفیل نے ابن عباس سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو فرمایا کیسا تو پاکیزہ شہر ہے اور کیسا تو مجھے
پیارا ہے اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میری قوم مجھے تجھسے نہ نکالتی تو میں سوائے تیرے اور کسی جگہ میں سکونت نہ کرتا۔ یہ حدیث
حسن صحیح غریب ہے اس طریق سے۔ **عرب کی فضیلت کے بیان میں۔** **حدیث** کی ہم سے محمود بن یحیی ازدی
اور احمد بن منیع اور کئی ایک نے کہا انھوں نے حدیث کی ہم سے ابو بدر یعنے شجاع بن ولید نے قابوس بن ابی ظبیان سے اُسنے اپنے
باپ سے اُسنے سلمان سے کہا اُسنے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عن ابی ھریرۃ نحوہ ولم یرفعہ وھذا اصح من حدیث زید بن حباب حدثنا عبد القدوس بن محمد العطار ثنی عمی صالح بن عبد الکبیر بن شعیب ثنی عمی عبد السلام بن شعیب عن ابیہ عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الازد ازد اللہ فی الارض یرید الناس ان یضعوھم ویابی اللہ الا ان یرفعھم ولیاتین علی الناس زمان یقول الرجل یالیت ابی کان ازدیا یالیت امی کانت ازدیۃ ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ وروی عن انس بھذا الاسناد موقوفا وھو عندنا اصح حدثنا عبد القدوس بن محمد العطار البصری نا محمد بن کثیر اخبرنی مھدی بن میمون ثنی غیلان بن جریر قال سمعت انس بن مالک یقول ان لم نکن من الازد فلسنا من الناس ھذا حدیث حسن غریب صحیح حدثنا ابوبکر بن زنجویۃ نا عبد الرزاق اخبرنی ابی عن میناء مولی عبد الرحمن بن عوف قال سمعت اباھریرۃ یقول کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاءہ رجل احسبہ من قیس فقال یا رسول اللہ العن حمیرا فاعرض عنہ ثم جاءہ من الشق الاخر فاعرض عنہ ثم جاءہ من الشق الاخر فاعرض عنہ ثم جاءہ من الشق الاخر فاعرض عنہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ حمیرا افواھھم سلام وایدیھم طعام وھم اھل امن وایمان ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ من حدیث عبد الرزاق ویروی عن میناء احادیث مناکیر فی غفار واسلم وجھینۃ ومزینۃ حدثنا احمد بن منیع نا یزید بن ھارون نا ابومالک الاشجعی عن موسی بن طلحۃ عن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الانصار ومزینۃ وجھینۃ واشجع وغفار ومن کان من بنی عبد الدار موالی لیس لھم مولی دون اللہ واللہ ورسولہ مولاھم ھذا حدیث حسن صحیح فی ثقیف وبنی حنیفۃ حدثنا ابوسلمۃ یحیی بن خلف

اُسنے ابی ہریرہ سے مثل اسکے اور اسنے اسکو مرفوع نہیں کیا اور یہ صحیح ہی حدیث زید بن حباب سے ۔ حدیث کی ہمسے عبد القدوس بن محمد عطار نے کہا حدیث کی مجھے میرے چچا صالح بن عبد الکبیر بن شعیب نے کہا حدیث کی مجھے میرے چچا عبد السلام بن شعیب نے اپنے باپ سے اُسنے انس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازد اللہ کے مددگار ہیں زمین میں ۔ لوگ انکے پست کرنے کا ارادہ کرتے ہیں اور انکار کرتا ہے اللہ مگر کہ انکو بلند کریگا اور لوگوں پر ایک زمانہ آویگا کہ کہیگا مرد کاشکے میرا باپ ازدی ہوتا کاشکے میری ماں ازدی ہوتی یہ حدیث غریب ہی نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اس طریق سے اور مروی ہی انس سے ساتھ اس اسناد کے موقوف ہی ۔ اور یہ ہمارے نزدیک صحیح ہی ۔ حدیث کی ہمسے عبد القدوس بن محمد عطار بصری نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن کثیر نے کہا خبر دی مجھے مہدی بن میمون نے کہا حدیث کی مجھے غیلان بن جریر نے کہا سنا میں نے انس بن مالک سے کہ کہتا تھا کہ ہم ازد سے نہیں تو آدمیوں سے نہیں ۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہی ۔ حدیث کی ہمسے ابوبکر بن زنجویہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا خبر دی مجھے میرے باپ نے میناء سے جو غلام عبد الرحمن بن عوف کا ہی کہا سنا میں نے ابا ہریرہ سے کہ کہتا تھا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ آپکے پاس ایک مرد آیا میں گمان کرتا ہوں کہ قیس سے تھا ۔ پس کہا اُسنے یا رسول اللہ حمیر پر لعنت کریے سو آپنے اس سے منھ پھیر لیا پھر دوسری طرف سے آپکے پاس آیا سو آپنے اُس سے منھ پھیر لیا پھر دوسری طرف سے آپکے پاس آیا پھر آپنے اُس سے منھ پھیر لیا پھر اور طرف سے آپکے پاس آیا پھر آپنے اُس سے منھ پھیر لیا پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی حمیر پر رحمت کرے منہ انکے سلام ہیں اور ہاتھ انکے طعام ہیں اور وہ اہل امن اور ایمان کے ہیں ۔ یہ حدیث غریب ہی نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اس طریق یعنے طریق عبد الرزاق اور میناء سے منکر حدیثیں مروی ہیں ۔ غفار اور اسلم اور جہینہ اور مزینہ کے بیان میں ۔ حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے ابومالک اشجعی نے موسی بن طلحہ سے اُسنے ابی ایوب انصاری سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار اور مزینہ اور جہینہ اور اشجع اور غفار اور جو کوئی بنی عبد الدار سے ہی یہ سب میرے مددگار ہیں سوائے اللہ کے کوئی انکا والی نہیں اور اللہ اور اسکا رسول انکا والی ہی ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی ۔ ثقیف اور بنی حنیفہ کے بیان میں

حدیث کی ہمسے ابوسلمہ یحیی بن خلف نے ۔

ؔ یعنی اگر ہم قبیلہ ازد سے نہیں تو آدمیوں سے نہیں یعنے کامل آدمیوں سے نہیں اور انس انصاری تھا اور انصار سارا ازدی کی اولاد ہیں ۱۲ ؔ یعنی منھ سے سلام کہتے ہیں اور ہاتھوں سے کھانا دیتے ہیں اور ایمان والے ہیں ایسے لوگ پھر میں کیونکر لعنت کروں ۱۲

ذکرت الاعاجم عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لانا بہم او ببعضہم اوثق منی بکم او ببعضکم هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث ابی بکر بن عیاش وصالح هو ابن مهران مولی عمرو بن حریث۔ **حدثنا** علی بن حجر نا عبداللہ بن جعفر نی ثور بن زید الدیلی عن ابی الغیث عن ابی هریرة قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین انزلت سورة الجمعة فتلاها فلما بلغ واخرین منهم لما یلحقوا بهم قال له رجل یا رسول اللہ من هؤلاء الذین لم یلحقوا بنا فلم یکلمه قال وسلمن الفارسی فینا قال فوضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یده علی سلمن فقال والذی نفسی بیده لو کان الایمان بالثریا لتناوله رجال من هؤلاء هذا حدیث حسن قد روی من غیر وجه عن ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **فی فضل الیمن** **حدثنا** عبداللہ بن ابی زیاد وغیر واحد قالوا انا ابوداؤد الطیالسی نا عمران القطان عن قتادة عن انس عن زید بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نظر قبل الیمن فقال اللهم اقبل بقلوبهم وبارک لنا فی صاعنا ومدنا هذا حدیث حسن غریب من حدیث زید بن ثابت لا نعرفه الا من حدیث عمران القطان **حدثنا** قتیبة نا عبدالعزیز بن محمد عن محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتاکم اهل الیمن هم اضعف قلوبا وارق افئدة الایمان یمان والحکمة یمانیة وفی الباب عن ابن عباس وابن مسعود هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** احمد بن منیع نا زید بن حباب نا معویة بن صالح نا ابو مریم الانصاری عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الملک فی قریش والقضاء فی الانصار والاذان فی الحبشة والامانة فی الازد یعنی الیمن **حدثنا** محمد بن بشار نا عبدالرحمن بن مهدی عن معویة بن صالح عن ابی مریم الانصاری

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عجمیوں کا ذکر کیا گیا سو فرمایا آپ نے البتہ میں ساتھ انکے یا بعض انکے کے بہت اعتبار رکھتا ہوں یعنی دین کے بنسبت تمہارے یا بعض تمہارے کے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ابی بکر بن عیاش سے اور صالح وہ ابن مہران ہیں جو مولے عمرو بن حریث کا ہے۔ **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن جعفر نے کہا حدیث کی مجھے ثور بن زید دیلی نے ابی الغیث سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے جبکہ سورہ جمعہ نازل ہوے سو آپنے اُسکو پڑھا پس جب اس آیت پر پہونچے واٰخرین منہم لما یلحقوا بہم تو آپسے ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ یہ کون لوگ ہیں جو ہمکو نہیں ملے پس آپنے اس سے بات نہ کی۔ کہا راوی نے اور سلمان فارسی ہم میں تھا کہا اُس راوی نے سو آنحضرت نے اپنا دست مبارک سلمان پر رکھا اور کہا قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہے اگر ایمان پروین کے پاس ہوتا تو بھی ان فارسیوں سے کئی مرد اسکو پا جاتے۔ یہ حدیث حسن ہے اور کئی وجہ سے بواسطہ ابوہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے **یمن کی فضیلت** کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے عبداللہ بن ابی زیاد اور کئی ایک نے کہا انہوں نے حدیث کی ہمسے ابوداؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے عمران قطان نے قتادہ سے اُسنے انس سے اُسنے زید بن ثابت سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف دیکھا پس فرمایا اے اللہ انکے دلوں کو متوجہ کر اور برکت کر ہمارے لیے ہمارے صاع اور ہمارے مد میں یہ حدیث حسن غریب ہے طریق زید بن ثابت سے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عمران قطان سے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالعزیز بن محمد نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے پاس یمن کے لوگ آئے ہیں انکے دل بہت ضعیف ہیں اور بہت نرم ہیں ایمان یمنی ہے اور حکمت یمنی ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور ابن مسعود سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے کہا حدیث کی ہمسے معاویہ بن صالح نے کہا حدیث کی ہمسے ابو مریم انصاری نے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ملک قریش میں ہے اور قضا انصار میں اور اذان حبشہ میں اور امانت ازد میں یعنی یمن میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمن بن مہدی نے معاویہ بن صالح سے اُسنے ابی مریم انصاری سے

یعنی پاک ہے وہ خدا جسنے پیغمبر بھیجا عرب کی طرف اور اوروں کی طرف جو ابھی عرب کو نہیں ملے ایک مرد نے چند بار پوچھا کہ وہ کون لوگ ہیں جو عرب کے سوا ہیں تو حضرت نے سلمان فارسی پر ہاتھ رکھا اور یہ حدیث فرمائی۔ ثریا اور پروین اُن چند ستاروں کا نام ہے جو نہایت متصل ہیں جیسے گلدستہ سو فرمایا کہ اگر ایمان دور رہتا جہاں نظر نہیں کام کرتی تو بھی فارسیوں کو نصیب ہوتا اس حدیث سے فارسیوں کی باریک بینی اور استعداد ایمانی بیان فرمائی سو حقیقت میں ملک فارس میں بڑے بڑے کمال والے ظاہر باطن کے عالم پیدا ہوے جیسے امام ابوحنیفہ اور انکے شاگرد اور عمدہ محدث

قال اهدى رجل من بنى فزارة الى النبى صلى الله عليه وسلم ناقة من ابله التى كانوا اصابوا بالغابة فعوضه منها بعض العوض فتسخط فسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر يقول ان رجالا من العرب يهدى احدهم الهدية فاعوضه منها بقدر ما عندى ثم يتسخطه فيظل يتسخط فيه على وايم الله لا اقبل بعد مقامى هذا من رجل من العرب هدية الا من قرشى او انصارى او ثقفى او دوسى وهذا اصح من حديث يزيد بن هارون **حدثنا** ابراهيم بن يعقوب نا وهب بن جرير نا ابى قال سمعت عبد الله بن خلاد يحدث نمير بن اوس عن مالك بن مسروح عن عامر بن ابى عامر الاشعرى عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم الحى الاسد والاشعرون لا يفرون فى القتال ولا يغلون هم منى وانا منهم قال فحدثت بذلك معوية فقال ليس هكذا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال هم منى والى فقلت ليس هكذا حدثنى ابى ولكنه حدثنى قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول هم منى وانا منهم قال فانت اعلم بحديث ابيك هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث وهب بن جرير ويقال الاسد هم الازد **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدى نا شعبة عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم قال اسلم سالمها الله وغفار غفر الله لها وفى الباب عن ابى ذر وابى برزة الاسلمى وبريدة وابى هريرة هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** على بن حجر نا اسمعيل ابن جعفر عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اسلم سالمها الله وغفار غفر الله لها وعصية عصت الله ورسوله هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن بشار نا مؤمل نا سفيان عن عبد الله بن دينار نحو حديث شعبة وزاد فيه وعصية عصت الله ورسوله هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** قتيبة نا المغيرة

لہا اُسنے ایک مرد نے بنی فزارہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایک اونٹ اُن اونٹوں سے جو انکو غابہ (نام جگہ) مین پہونچے تھے ہدیہ بھیجا سو آپنے بھی کچھ اسکو اسکا عوض دیا پس اُسنے بُرا جانا سو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ منبر پر فرماتے تھے ایک شخص عربی لوگون مین سے میری طرف ہدیہ بھیجتا ہی اور مین اسکو اس اندازے کے موافق کہ جسقدر میرے پاس ہوتا ہی عوض دیتا ہوں پھر وہ اسکو بُرا جانتا ہی اور اس بارے مین مجھپر غصہ رہتا ہی۔ اور قسم ہی اللہ کی بعد اس جگہ کے مین کسی عربی آدمی سے سوائے قریشی یا انصاری یا ثقفی یا دوسی کے قبول نکرونگا اور یہ صحیح ہی طریق یزید بن ہارون سے۔ حدیث کی ہمسے ابراہیم بن یعقوب نے کہا حدیث کی ہمسے وہب بن جریر نے کہا خبر دی مجھے میرے باپ نے کہا سنا مین نے عبداللہ بن خلاد سے کہ حدیث کرتا تھا نمیر بن اوس کو مالک بن مسروح سے اُسنے روایت کی عامر بن ابی عامر اشعری سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھا قبیلہ اسد ہی اور اشعری جنگ مین نہین بھاگتے اور نہین فریب کرتے ہین وہ مجھسے ہین اور مین اُنسے ہون کہا اُسنے سو مین نے یہ حدیث معاویہ سے بیان کی پس کہا اُسنے اسطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین فرمایا ہی آپنے فرمایا ہی وہ مجھسے ہین اور طرف میرے ہین پھر مین نے کہا اسطرح میرے باپ نے مجھے حدیث نہین کی لیکن اُسنے مجھے اسطرح حدیث کی ہی کہ کہا اُسنے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے وہ مجھسے ہین اور مین اُنسے ہون کہا اُسنے سو تو اپنے باپ کی حدیث بہتر جانتا ہی۔ یہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق وہب بن جریر سے۔ اور کہا گیا ہی کہ اسد وہ ازد ہی ہین۔ حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے عبداللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے اسلم سے خدا راضی ہوا اور غفار کو خدا نے بخشا اور اس باب مین روایت ہی ابی ذر اور ابی برزہ اسلمی اور بریدہ اور ابی ہریرہ سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن جعفر نے عبداللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمر سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلم سے خدا راضی ہوا اور غفار کو خدا نے بخشا۔ اور عصیہ نے اللہ اور اُسکے رسول کی نافرمانی کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے مؤمل نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عبداللہ بن دینار سے مثل حدیث شعبہ کے۔ اور زیادہ کیا اُسنے اسمین اور عصیہ نے اللہ اور اُسکے رسول کی نافرمانی کی یہ حدیث صحیح ہی۔ حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے مغیرہ

لہ اسلم اور غفار دو قوم تھے بے لڑائی ایمان لائے حضرت نے انکے واسطے بشارت اور دعا دی اور عصیہ اور بنی لحیان اور رعل اور ذکوان چار قوم تھے جنکا ذکر آگے آتا ہی انہون نے حضرت کے اصحاب کو دغا سے قتل کیا اسواسطے حضرت نے انکو

نا عبد الوهاب الثقفی عن عبد الله بن عثمٰن بن خیثم عن ابی الزبیر عن جابر قال قالوا یا رسول الله احرقتنا نبال ثقیف فادع الله علیهم فقال اللهم اهد ثقیفا هذا حدیث حسن صحیح غریب **حدثنا** زید بن اخزم الطائی نا عبد القاهر بن شعیب نا هشام عن الحسن عن عمران بن حصین قال مات النبی صلی الله علیه وسلم وهو یکره ثلاثة احیاء ثقیفا وبنی حنیفة وبنی امیة هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه **حدثنا** علی بن حجر نا الفضل بن موسی عن شریك عن عبد الله بن عصم عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فی ثقیف کذاب ومبیر **حدثنا** عبد الرحمٰن بن واقد نا شریك بهذا الاسناد نحوه وعبد الله بن عصم یکنی ابا علوان وهو کوفی هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث شریك وشریك یقول عبد الله بن عصم واسرائیل یروی عن هذا الشیخ ویقول عبد الله بن عصمة وفی الباب عن اسماء بنت ابی بکر **حدثنا** احمد بن منیع نا یزید بن هارون نا ایوب عن سعید المقبری عن ابی هریرة ان اعرابیا اهدی لرسول الله صلی الله علیه وسلم بکرة فعوضه منها ست بکرات فتسخطها فبلغ ذلك النبی صلی الله علیه وسلم فحمد الله واثنی علیه ثم قال ان فلانا اهدی الی ناقة فعوضته منها ست بکرات فظل ساخطا لقد هممت ان لا اقبل هدیة الا من قرشی او انصاری او ثقفی او دوسی وفی الحدیث کلام اکثر من هذا هذا حدیث قد روی من غیر وجه عن ابی هریرة ویزید بن هارون یروی عن ایوب ابی العلاء وهو ایوب بن مسکین ویقال ابن ابی مسکین ولعل هذا الحدیث الذی روی عن ایوب عن سعید المقبری هو ایوب ابو العلاء وهو ایوب بن مسکین ویقال ابن ابی مسکین **حدثنا** محمد بن اسمٰعیل نا احمد بن خالد الحمصی نا محمد بن اسحٰق عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابیه عن ابی هریرة

کہا حدیث کی ہمسے عبد الوہاب ثقفی نے عبد اللہ بن عثمان بن خثیم سے اُسنے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے کہا اُسنے کہا لوگوں نے یا رسول اللہ ہمکو ثقیف کے تیروں نے جلا دیا ہی سو آپ انکے حق میں بد دعا کریئے پس فرمایا آپنے اے اللہ ثقیف کو ہدایت کر یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی۔ **حدیث** کی ہمسے زید بن اخزم طائی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد القاہر بن شعیب نے کہا حدیث کی ہمسے ہشام نے حسن سے اُسنے عمران بن حصین سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حالت میں فوت ہوے کہ تین قبیلوں کو بُرا جانتے تھے ثقیف اور بنی حنیفہ اور بنی امیہ کو۔ یہ حدیث غریب ہی نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اس طریق سے۔ **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو فضل بن موسیٰ نے شریک سے اُسنے عبد اللہ بن عصم سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثقیف کے حق میں کذاب[1] اور مبیر فرمایا ہی **حدیث** کی ہمسے عبد الرحمٰن بن واقد نے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے اور عبد اللہ بن عصم کی کنیت ابو علوان ہی اور یہ کوفی ہی۔ یہ حدیث غریب ہی نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق شریک سے اور شریک عبد اللہ بن عصم کہتا ہی۔ اور اسرائیل اس شیخ سے روایت کرتا ہی اور کہتا ہی عبد اللہ بن عصمہ۔ اور اس باب میں روایت ہی اسماء بنت ابی بکر سے۔ **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے ایوب نے سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹنی ہدیہ بھیجی سو آپنے اُسکو اُسکے عوض میں چھہ اونٹنیاں دیں سو اُسنے اسکو بُرا جانا پس یہ خبر آنحضرت کو پہونچی سو آپنے اللہ کی حمد کی اور اُسکی صفت کی پھر فرمایا کہ فلانے آدمی نے میری طرف ایک اونٹنی ہدیہ بھیجی تھی اور میں نے اُسکو اُسکے عوض میں چھہ اونٹنیاں دیں ہیں پھر بھی وہ غصہ کرتا ہی۔ البتہ میں نے قصد کر لیا ہی کہ قریشی اور انصاری اور ثقفی اور دوسی کے سوا اور کسی سے ہدیہ نہ قبول کرونگا۔ اور اس حدیث میں بہت کلام ہی یہ حدیث کئی وجہ سے ابو ہریرہ سے مروی ہی۔ اور یزید بن ہارون روایت کرتا ہی ایوب ابی العلاء سے اور وہ ایوب بن مسکین ہی اور کہا گیا ہی ابن ابی مسکین۔ اور شاید یہ حدیث جو بواسطہ ایوب کے سعید مقبری سے مروی ہی وہ ایوب ابو العلاء ہی اور وہ ایوب بن مسکین ہی اور کہا گیا ہی ابن ابی مسکین۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن اسمعیل نے کہا حدیث کی ہمسے احمد بن خالد حمصی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن اسحاق نے سعید بن ابی سعید مقبری سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے

[1] کذاب کے معنی دروغ گو کے ہیں مراد اس سے مختار بن ابی عبید ہی اور مبیر کے ہلاک کرنے والا مراد اس سے حجاج ہی ۱۲۔

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم طوبى للشام فقلنا لأى ذلك يا رسول الله قال لان ملائكة الرحمن باسطة اجنحتها عليها هذا حديث حسن غريب انما نعرفه من حديث يحيى بن ايوب **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو عامر العقدى نا هشام بن سعد عن سعيد بن ابى سعيد عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال لينتهين اقوام يفتخرون بآبائهم الذين ماتوا انما هم فحم جهنم او ليكونن اهون على الله من الجعل الذى يدهده الخراء بانفه ان الله اذهب عنكم عبية الجاهلية وفخرها بالآباء انما هو مؤمن تقى وفاجر شقى الناس بنو آدم وآدم خلق من التراب وفى الباب عن ابن عمر وابن عباس هذا حديث حسن **حدثنا** هارون بن موسى بن ابى علقمة الفروى المدينى قال ثنى ابى عن هشام بن سعد عن سعيد بن ابى سعيد عن ابيه عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قد اذهب الله عنكم عبية الجاهلية وفخرها بالآباء مؤمن تقى وفاجر شقى والناس بنو آدم وآدم من تراب هذا حديث حسن وسعيد المقبرى قد سمع من ابى هريرة ويروى عن ابيه اشياء كثيرة عن ابى هريرة وقد روى سفيان الثورى وغير واحد هذا الحديث عن هشام بن سعد عن سعيد المقبرى عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم نحو حديث ابى عامر عن هشام بن سعد آخر المسند والحمد لله رب العالمين وصلوته وسلامه على سيدنا محمد النبى وآله الطاهرين

كتاب العلل اخبرنا الكروخى نا القاضى ابو عامر الازدى والشيخ الغورجى وابو المظفر الدهان قالوا نا ابو محمد الجراحى نا ابو العباس المحبوبى نا ابو عيسى الترمذى قال جميع ما فى هذا الكتاب من الحديث هو معمول به وبه اخذ بعض اهل العلم ما خلا حديثين حديث ابن عباس ان النبى صلى الله عليه وسلم جمع بين الظهر والعصر بالمدينة والمغرب والعشاء من غير خوف ولا سفر ولا مطر وحديث النبى صلى الله عليه وسلم انه قال اذا شرب الخمر فاجلدوه فان عاد فى الرابعة فاقتلوه

پس فرمایا آنحضرت نے خوشی ہو واسطے شام کے سو ہمنے کہا یہ کس سبب سے یا رسول اللہ فرمایا آپنے اسواسطے کہ اللہ تعالی کے فرشتے[1] اُسپر اپنے بازوں کو بچھائے ہوئے ہیں - یہ حدیث حسن غریب ہے ہم تو فقط اسکو طریق یحیی بن ایوب سے ہی پہچانتے ہیں - حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر عقدی نے کہا حدیث کی ہمسے ہشام بن سعد نے سعید بن ابی سعید سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اپنے چاہیے کہ وہ قومیں جو اپنے باپوں کے ساتھ جو مرگئے ہیں فخر کرتی ہیں باز آجائیں وہ تو دوزخ کا کوئلہ ہیں یا وہ اللہ کے نزدیک گوہ کے کیڑے سے جو گندگی کو اپنی ناک سے دور کرتا ہے ذلیل ہو جاوینگے اللہ تعالے نے تمسے کفر کے تکبر کو اور اسوقت کے فخر کو ساتھ باپوں کے دور کیا ہے اور وہ تو مومن تقی ہیں اور فاجر شقی سب کے سب آدم کے بیٹے ہیں اور حضرت آدم مٹی سے پیدا کیے گئے ہیں - اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور ابن عباس سے رضی اللہ عنہم - یہ حدیث حسن ہے - حدیث کی ہمسے ہارون بن موسی بن ابی علقمہ فروی مدنی نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے ہشام بن سعد سے اُسنے سعید بن ابی سعید سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی نے تمسے کفر کے تکبر کو اور اسوقت کے فخر کو ساتھ باپوں کے دور کیا ہے آدمی تو مومن تقی ہیں اور فاجر شقی - اور تمام آدمی آدم کے بیٹے ہیں اور حضرت آدم مٹی سے ہیں یہ حدیث حسن ہے - اور سعید مقبری نے ابی ہریرہ سے سنا ہے - اور بواسطہ اپنے باپ کے بہت حدیثیں ابی ہریرہ سے روایت کرتا ہے - اور روایت کی ہے سفیان ثوری وغیرہ نے یہ حدیث ہشام بن سعد سے اُسنے سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث ابی عامر کے جو راوی ہے ہشام بن عروہ سے - یہ آخر مسند کا والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد النبی وآلہ الطاہرین -

کتاب العلل خبر دی ہمکو کروخی نے کہا حدیث کی ہمسے قاضی ابو عامر ازدی اور شیخ ابو بکر غورجی اور ابو المظفر دہان نے کہا اُنہوں نے حدیث کی ہمسے ابو محمد جراحی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو العباس محبوبی نے کہا خبر دی ہمکو ابو عیسی ترمذی نے کہا اُسنے تمام حدیثیں جو اس کتاب میں ہیں وہ معمول بہ ہیں اور سواے دو حدیثوں کے انکے ساتھ بعض اہل علم نے تمسک کیا ہے ایک حدیث ابن عباس کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کو مدینہ میں اور مغرب اور عشا کو جمع کیا ہے سواے خوف اور سفر اور بارش کے - اور دوسری حدیث یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شراب پیے تو اسکو جلد کرو پس اگر چوتھی بار اعادہ کرے تو اسکو قتل کرو

[1] مراد اس سے یہ ہے کہ اللہ تعالی کی رحمت اسپر بہت ہے جیسا کہ بعض حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ اس جگہ ابدال رہتے ہیں ۱۲ منہ یعنی تم اپنے حسب نسب کے فخر کو ترک کرو ورنہ اللہ تعالے کے نزدیک گوہ کے کیڑے سے ذلیل ہو جاؤگے تم جانتے ہو کہ تمسے اللہ تعالے نے کفر کے تکبر کو اور تمہارے فخر کو جو تم باپوں سے کرتے ہو دور کر دیا ہے اور پھر تم یہ کام کرتے ہو تم تو سب حضرت آدم کے بیٹے ہو خواہ تم مومن ہو یا کافر تو مٹی ایمان سے ہو اور آدم علیہ السلام کا یہ حال ہے کہ مٹی سے پیدا کیے گئے ہیں یعنی تمہارے باپ کا جب یہ حال ہے تو پھر تم کیونکر اسطرح تکبر کرتے ہو ۱۲ منہ

بن عبد الرحمن عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفس محمد بیدہ لغفار واسلم ومزینۃ ومن کان من جہینۃ او قال جہینۃ ومن کان من مزینۃ خیر عند اللہ یوم القیمۃ من اسد وطیٔ وغطفان ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مہدی نا سفیان عن جامع بن شداد عن صفوان بن محرز عن عمران بن حصین قال جاء نفر من بنی تمیم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابشروا یا بنی تمیم قالوا بشرتنا فاعطنا قال فتغیر وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجاء نفر من اھل الیمن فقال اقبلوا البشری لم یقبلھا بنو تمیم قالوا قد قبلنا ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو احمد نا سفیان عن عبد الملک بن عمیر عن عبد الرحمن بن ابی بکرۃ عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اسلم وغفار ومزینۃ خیر من تمیم واسد وغطفان وبنی عامر بن صعصعۃ یمد بھا صوتہ فقال القوم قد خابوا وخسروا قال فھم خیر منھم ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** بشر بن ادم بن ابنۃ ازھر السمان نی جدی ازھر السمان عن ابن عون عن نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللھم بارک لنا فی شامنا اللھم بارک لنا فی یمننا قالوا وفی نجدنا فقال اللھم بارک لنا فی شامنا وبارک لنا فی یمننا قالوا وفی نجدنا قال ھنالک الزلازل والفتن وبھا او قال منھا یخرج قرن الشیطان ھذا حدیث حسن صحیح غریب من ھذا الوجہ من حدیث ابن عون وقد روی ھذا الحدیث ایضا عن سالم بن عبد اللہ بن عمر عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** محمد بن بشار نا وھب بن جریر نا ابی قال سمعت یحیی بن ایوب یحدث عن یزید بن ابی حبیب عن عبد الرحمن بن شماسۃ عن زید بن ثابت قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نؤلف القرآن من الرقاع

بن عبد الرحمن نے ابی الزناد سے اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اس ذات کی کہ جسکے ہاتھ مین جان محمد کی ہی البتہ غفار اور اسلم اور مزینہ اور جو کوئی جہنیہ سے ہی یا فرمایا آپنے جہنیہ اور وہ کوئی جو مزینہ سے ہی بہتر ہین نزدیک اللہ کے قیامت کے دن اسد اور طے اور غطفان سے - یہ حدیث حسن صحیح ہی - **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے جامع بن شداد سے اُسنے صفوان بن محرز سے اُسنے عمران بن حصین سے کہا اُسنے ایک گروہ بنی تمیم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا پس فرمایا آپنے خوش ہو ای بنی تمیم کہا اُنہوں نے آپنے ہمکو بشارت دی ہی سو ہمکو کچھ دیجیے کہا راوی نے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہو گیا - اور ایک گروہ یمن سے آیا پس آپنے اُنکو فرمایا بشارت کو قبول کرو کہ بنو تمیم نے اسکو قبول نہین کیا کہا اُنہوں نے ہمنے قبول کر لیا - یہ حدیث صحیح ہی - **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے عبد الرحمن بن ابی بکرہ سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - اسلم اور غفار اور مزینہ بہتر ہین تمیم اور اسد اور غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ سے آنحضرت بلند کرتے تھے ساتھ اسکے اپنی آواز کو پس کہا قوم نے تحقیق ٹوٹا پایا اُنہوں نے اور خسارہ کھایا فرمایا آپنے سو وہ تو انسے بہتر ہی ہین - یہ حدیث حسن صحیح ہی - **حدیث** کی ہمسے بشر بن آدم نے وہ آدم کہ ازہر سمان کا نواسہ ہی کہا حدیث کی مجھے میرے دادا ازہر سمان نے ابن عون سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای اللہ ہمارے لیے ہمارے شام مین برکت دے ای اللہ ہمارے لیے ہمارے یمن مین برکت دے کہا لوگون نے اور ہمارے نجد کے حق مین بھی دعا کریے پس فرمایا آپنے ای اللہ ہمارے لیے ہمارے شام مین برکت دے اور ہمارے لیے ہمارے یمن مین برکت دے - اور کہا لوگون نے ہمارے نجد کے حق مین بھی - فرمایا آپنے اُس جگہ زلزلے اور فتنے ہین اور اُسمین یا فرمایا آپنے اُس سے (شک راوی) شیطان کا سینگ نکلیگا - یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی اس طریق یعنے طریق ابن عون سے اور نیز یہ حدیث مروی ہی سالم بن عبد اللہ بن عمر سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے - **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے وہب بن جریر نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے کہا سنا مین نے یحیی بن ایوب سے کہ حدیث کرتا تھا یزید بن ابی حبیب سے اُسنے روایت کی عبد الرحمن بن شماسہ سے اُسنے زید بن ثابت سے کہا اُسنے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین قرآن کپڑے کے ٹکڑون سے جمع کرتے تھے

ما ناظرت به محمد بن اسمٰعيل ومنه ما ناظرت عبد الله بن عبد الرحمن وابا زرعة واكثر ذلك عن محمد واقل شیء فيه عن
عبد الله وابي زرعة وانما حملنا على ما بينا في هذا الكتاب من قول الفقهاء وعلل الحديث لانا سئلنا عن هذا فلم نفعله
زمانا ثم فعلنا لما رجونا فيه من منفعة الناس لانا قد وجدنا غير واحد من الائمة تكلفوا من التصنيف ما لم يسبقوا
اليه منهم هشام بن حسان وعبد الملك بن عبد العزيز بن جريج وسعيد بن ابي عروبة ومالك بن انس وحماد بن سلمة
وعبد الله بن المبارك ويحيى بن زكريا بن ابي زائدة ووكيع بن الجراح وعبد الرحمن بن مهدي وغيرهم من اهل العلم والفضل
صنفوا فجعل الله في ذلك منفعة كثيرة ولهم بذلك الثواب الجزيل عند الله لما نفع الله المسلمين به فبهم القدوة فيما
صنفوا وقد عاب بعض من لا يفهم على اهل الحديث الكلام في الرجال وقد وجدنا غير واحد من الائمة من التابعين
قد تكلموا في الرجال منهم الحسن البصري وطاؤس تكلما في معبد الجهني وتكلم سعيد بن جبير في طلق بن حبيب وتكلم ابراهيم
النخعي وعامر الشعبي في الحارث الاعور وهكذا روي عن ايوب السختياني وعبد الله بن عون وسليمٰن التيمي وشعبة بن الحجاج
وسفيان الثوري ومالك بن انس والاوزاعي وعبد الله بن المبارك ويحيى بن سعيد القطان ووكيع بن الجراح وعبد الرحمن
بن مهدي وغيرهم من اهل العلم تكلموا في الرجال وضعفوا فانما حملهم على ذلك عندنا والله اعلم النصيحة للمسلمين لا يظن
بهم انهم ارادوا الطعن على الناس والغيبة انما ارادوا عندنا ان يبينوا ضعف هؤلاء لكي يعرفوا لان بعض الذين ضعفوا كان
صاحب بدعة وبعضهم كان متهما في الحديث وبعضهم كانوا اصحاب غفلة وكثرة خطاء فاراد هؤلاء الائمة ان يبينوا
احوالهم شفقة على الدين وتثبيتا لان الشهادة في الدين احق ان يتثبت فيها من الشهادة في الحقوق والاموال واخبرني

کہ جنکا میں نے محمد بن اسمٰعیل کے ساتھ مناظرہ کیا ہے ۔ اور بعض کا میں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن اور ابا زرعہ سے مناظرہ کیا ہے اور اکثر اسکا محمد سے ہے اور بہت
تھوڑا اسکا مناظرہ ہے جو میں نے عبد اللہ اور ابی زرعہ سے کیا ہے ۔ اور ہمکو اس چیز نے جو ہمنے اس کتاب میں بیان کی ہے یعنی فقہاء کے قول اور حدیثوں کی علتیں اس
بات نے برانگیختہ کیا ہے کہ ہم کئی مرتبہ اس امر سے سوال کیے گئے اور ہمکو بہت مدت اسکا جواب نہ آیا پھر ہمنے اسکو اس امید سے بیان کیا کہ اس میں لوگوں
کا نفع بہت ہے اس لیے کہ ہمنے کئی ایک اماموں کو جنسے کوئی اس امر کی طرف سبقت نہ لیگیا تھا پایا کہ انہوں نے تصنیف میں تکلیف اٹھائی ہے انمیں سے
ہشام بن حسان اور عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج اور سعید بن ابی عروبہ اور مالک بن انس اور حماد بن سلمہ اور عبد اللہ بن مبارک اور یحیی بن
زکریا بن ابی زائدہ اور وکیع بن جراح اور عبد الرحمن بن مہدی اور کئی ایک نے عالموں اور فاضلوں سے تصنیف کی ہے سو اللہ تعالے نے انکی
تصنیف میں بہت ہی نفع رکھا ہے ۔ اور انکے لیے اللہ تعالی کے پاس اسکے بدلے بہت ثواب ہے اس لیے کہ اللہ تعالی نے اسکے ساتھ مسلمانوں کو
نفع دیا ہے سو وہی اس تصنیف میں پیشوا ہیں ۔ اور بعض بے فہموں نے محدثین پر مردوں کے حق میں کلام کرنے کا عیب کیا ہے ۔ اور ہمنے کئی ایک
اماموں کو تابعین سے پایا کہ انہوں نے مردوں کے حق میں کلام کیا ۔ انمیں سے حسن بصری اور طاؤس ہیں کہ انہوں نے معبد جہنی کے حق میں
کلام کیا ہے اور سعید بن جبیر نے طلق بن حبیب کے حق میں کلام کیا ہے ۔ اور ابراہیم نخعی اور عامر شعبی نے حارث اعور کے حق میں کلام کیا ہے اور ایسی
ہی روایت کی ہے ایوب سختیانی اور عبد اللہ بن عون اور سلیمان تیمی اور شعبہ بن حجاج اور سفیان ثوری اور مالک بن انس اور اوزاعی اور
عبد اللہ بن مبارک اور یحیی بن سعید القطان اور وکیع بن جراح اور عبد الرحمن بن مہدی اور سوا انکے اور لوگوں نے بھی اہل علم
سے کئی مردوں کے حق میں کلام کیا ہے اور انکو ضعیف کیا ہے سو انکو اس امر پر ہمارے نزدیک واللہ اعلم مسلمانوں کی خیر خواہی نے برانگیختہ
کیا ہے انکے ساتھ یہ گمان نہ کرنا چاہیے کہ انہوں نے لوگوں پر طعن اور غیبت کا ارادہ کیا ہے بلکہ انہوں نے تو ہمارے نزدیک ان لوگوں
کے ضعف کے بیان کرنے کا ارادہ کیا ہے کہ انکا حال معلوم ہو جاوے بعض تو انمیں سے ایسے ضعیف کیے گیے کہ بدعتی تھے اور بعضے حدیث میں
متہم تھے اور بعضے صاحب غفلت اور بہت بھول والے تھے پس ان اماموں نے انکے احوال کے بیان کرنے کا ارادہ کیا بہ باعث شفقت اور
ثبات کے دین پر ۔ اس لیے کہ شہادت دین میں بہت بہتر ہے تحقیق کے واسطے اس شہادت سے جو حقوق اور اموال میں ہو خبر دی مجھے

لہ ایک نسخہ میں اسطرح ہے کہ میں نے خراسان اور عراق میں کوئی شخص محمد بن اسمٰعیل بخاری سے زیادہ نہیں دیکھا کہ معنی علتوں کے اور تاریخ اور سندوں کی خوب معرفت رکھتا ہو یہانتک آخر کتاب کا ہے
سماع توہم کا جو ابی یعلی بن ابی لیلی سے ہے ختم ہوا جو کہا ابو عیسی نے اور ہمکو اس چیز پر جو ہمنے اس کتاب میں الخ ۱۲

وقد بينا علة الحديثين جميعا في الكتاب وما ذكرنا في هذا الكتاب من اختيار الفقهاء فما كان فيه من قول سفيان الثوري فاكثره ما حدثنا به محمد بن عثمن الكوفي حدثنا عبيد الله بن موسى عن سفيان ومنه ما حدثني به ابو الفضل مكتوم بن العباس الترمذي حدثنا محمد بن يوسف الفريابي عن سفيان وما كان من قول مالك بن انس فاكثره ما حدثنا به اسحق بن موسى الانصاري نا معن بن عيسى القزاز عن مالك بن انس وما كان فيه من ابواب الصوم فاخبرنا به ابو مصعب المديني عن مالك بن انس وبعض كلام مالك ما اخبرنا به موسى بن حزام اخبرنا عبد الله بن مسلمة القعنبي عن مالك بن انس وما كان فيه من قول ابن المبارك فهو ما حدثنا به احمد بن عبدة الاملي عن اصحاب ابن المبارك عنه ومنه ما روي عن ابن المبارك ومنه ما روي عن ابي وهب عن ابن المبارك ومنه ما روي عن علي بن الحسن عن عبد الله بن المبارك ومنه ما روي عن عبدان عن سفيان بن عبد الملك عن ابن المبارك ومنه ما روي عن حبان بن موسى عن ابن المبارك ومنه ما روي عن وهب بن زمعة عن فضالة النسوي عن عبد الله بن المبارك وله رجال مسمون سوى من ذكرنا عن ابن المبارك وما كان فيه من قول الشافعي فاكثره ما اخبرني به الحسن بن محمد الزعفراني عن الشافعي وما كان من الوضوء والصلوة حدثنا به ابو الوليد المكي عن الشافعي ومنه ما حدثنا ابو اسمعيل نا يوسف بن يحيى القرشي البويطي عن الشافعي وذكر فيه اشياء عن الربيع عن الشافعي وقد اجاز لنا الربيع ذلك وكتب به الينا وما كان فيه من قول احمد بن حنبل واسحق بن ابراهيم فهو ما اخبرنا به اسحق بن منصور عن احمد واسحق الا ما في ابواب الحج والديات والحدود فاني لم اسمعه من اسحق بن منصور اخبرني به محمد بن موسى الاصم عن اسحق بن منصور عن احمد واسحق وبعض كلام اسحق اخبرنا به محمد بن فليح عن اسحق وقد بينا هذا على وجهه في الكتاب الذي فيه الموقوف وما كان فيه من ذكر العلل في الاحاديث والرجال والتاريخ فهو ما استخرجته من كتاب التاريخ واكثر ذلك

اور ہمنے دونون حدیثون کی علت اس کتاب مین بیان کردی ہی اور وہ جو ہمنے اس کتاب مین فقہاء کا مذہب بیان کیا ہی سو جو کچھ اسمین کہ قول سفیان ثوری کا ہی پس اکثر اسکا اسمین وہ ہی جو حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے محمد بن عثمان کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یوسف فاریابی نے سفیان سے۔ اور جو قول مالک بن انس کا ہی پس اکثر اسکا وہی جو حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے اسحاق بن موسی انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن بن عیسی قزاز نے مالک بن انس سے اور وہ جو اسمین روزون کے باب مین پس خبر دی ہمکو ساتھ اسکے ابو مصعب مدینی نے مالک بن انس سے۔ اور بعض کلام مالک کا وہ ہی جو خبر دی ہمکو ساتھ اسکے موسی بن حزام نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے مالک بن انس سے۔ اور وہ جو اسمین قول ابن مبارک کا ہی سو وہ ہی جو حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے احمد بن عبدہ املی نے ابن مبارک کے اصحاب سے۔ اور بعض وہ ہی کہ مروی ہی بواسطہ ابی وہب کے ابن مبارک سے اور بعض وہ ہی کہ مروی ہی بواسطہ علی بن حسین کے عبد اللہ بن مبارک سے۔ اور بعض وہ ہی کہ مروی ہی عبدان سے انہنے روایت کی سفیان بن عبد الملک سے انہنے ابن مبارک سے۔ اور بعض وہ ہی کہ مروی ہی بواسطہ حبان بن موسی کے ابن مبارک سے۔ اور بعض وہ ہی کہ مروی ہی وہب بن زمعہ سے انہنے فضالہ نسوی سے انہنے عبد اللہ بن مبارک سے اور اور بھی کئی مرد ہین جو عبد اللہ بن مبارک سے روایت کرتے ہین سوا انکے کہ جنکا ہمنے ذکر کیا ہی۔ اور جو اسمین قول شافعی کا ہی پس اکثر تو وہ ہی جو اسکی خبر مجھے حسن بن محمد زعفرانی نے شافعی سے دی ہی۔ اور وضو اور نماز کی حدیثین تو ہمکو ابو الولید مکی نے شافعی سے روایت کی ہین اور بعض وہ ہی کہ حدیث کی ہمکو ساتھ اسکے ابو اسمعیل نے کہا حدیث کی ہمسے یوسف بن یحیی قرشی بویطی نے شافعی سے اور کئی حدیثین ابو اسمعیل نے بواسطہ ربیع کے شافعی سے روایت کی ہین اور ربیع نے ہمکو انکی اجازت دی ہی اور وہ ہماری طرف لکھی ہین۔ اور جو قول اسمین امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم کا ہی سو اسکی خبر ہمکو اسحاق بن منصور نے احمد اور اسحاق سے دی ہی سوا اُن حدیثون کے جو ابواب الحج اور دیات اور حدود مین ہین سو وہ مین نے اسحاق بن منصور سے نہین سنین انکی خبر مجھے محمد بن موسی اصم نے بواسطہ اسحاق بن منصور کے احمد اور اسحاق سے دی ہی۔ اور اسحاق کے بعض کلام کی خبر ہمکو محمد بن فلیح نے اسحاق سے دی ہی اور ان سندون کو ہمنے تمامہ اس کتاب مین کہ جسمین موقوف ہی ذکر کیا ہی یعنے سوائے اس مسند کے۔ اور جو اس کتاب مین ذکر علل اور رجال اور تاریخ کا ہی سو وہ تو مین نے کتاب التاریخ بخاری سے لیا ہی اور بہت تو اسمین وہ ہین

يزيد بن هارون يقول لا يحل لاحد ان يروى عن سليمن بن عمرو النخعي الكوفي وسمعت احمد بن الحسن يقول كنا عند احمد بن حنبل فذكروا من تجب عليه الجمعة فذكروا فيه عن بعض اهل العلم من التابعين وغيرهم فقلت فيه عن النبي صلى الله عليه وسلم حديث فقال عن النبي صلى الله عليه وسلم قلت نعم حدثنا حجاج بن نصير ثنا المعارك بن عباد عن عبد الله بن سعيد المقبري عن ابيه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الجمعة على من اواه الليل قال فغضب احمد بن حنبل وقال استغفر ربك مرتين وانما فعل هذا احمد بن حنبل لانه لم يصدق هذا عن النبي صلى الله عليه وسلم لضعف اسناده لانه لم يعرفه عن النبي صلى الله عليه وسلم والحجاج بن نصير يضعف في الحديث وعبد الله بن سعيد المقبري ضعفه يحيى بن سعيد القطان جدا في الحديث فكل من روى عنه حديث ممن يتهم او يضعف لغفلته وكثرة خطائه ولا يعرف ذلك الحديث الا من حديثه فلا يحتج به وقد روى غير واحد من الائمة عن الضعفاء وبينوا احوالهم للناس حدثنا ابراهيم بن عبد الله بن المنذر الباهلي نا يعلى بن عبيد قال قال لنا سفيان الثوري اتقوا الكلبي فقيل له فانك تروى عنه قال انا اعرف صدقه من كذبه واخبرني محمد بن اسمعيل ثني يحيى بن معين ثني عفان عن ابي عوانة قال لما مات الحسن البصري اشتهيت كلامه فتتبعته عن اصحاب الحسن فاتيت به ابان بن ابي عياش فقرأه علي كله عن الحسن فما استحل ان اروى عنه شيئا وقد روى عن ابان بن ابي عياش غير واحد من الائمة وان كان فيه من الضعف والغفلة ما وصفه ابو عوانة وغيره فلا يغتر برواية الثقات عن الناس لانه يروى عن ابن سيرين انه قال ان الرجل ليحدثني فما اتهمه لكن اتهم من فوقه وقد روى غير واحد عن ابراهيم النخعي عن علقمة عن عبد الله بن مسعود ان النبي صلى الله عليه وسلم

یزید بن ہارون سے کہ کہتا تھا کسی کو حلال نہیں کہ سلیمان بن عمرو نخعی کوفی سے روایت کرے۔ اور سنا میں نے احمد بن حسن سے کہ کہتا تھا ہم احمد بن حنبل کے پاس تھے سو لوگوں نے ذکر کیا کہ کس پر جمعہ واجب ہوتا ہے پس لوگوں نے بعض اہل علم تابعین وغیرہ سے ذکر کیا اور میں نے کہا اس باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث ہے پس کہا امام احمد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے کہا ہاں (وہ یہ ہے) حدیث کی ہم سے حجاج بن نصیر نے کہا حدیث کی ہم سے معارک بن عباد نے عبد اللہ بن سعید مقبری سے اُس نے اپنے باپ سے اُس نے ابی ہریرہ سے کہ کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ اُس شخص پر ہے کہ جسکو رات جگہ دے۔ کہا احمد بن حسن نے سو احمد بن حنبل غضبناک ہوا اور کہا اپنے رب سے بخشش طلب کر۔ یہ کلمہ دو بار فرمایا۔ اور احمد بن حنبل نے یہ اسواسطے فرمایا کہ انہوں نے اس روایت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بسبب اسکے اسناد ضعیف کے صحیح نہ جانا کیونکہ انہوں نے اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں پہچانا۔ اور حجاج بن نصیر حدیث میں ضعیف کیا گیا ہے۔ اور عبد اللہ بن سعید مقبری کو یحیی بن سعید قطان نے حدیث میں بہت ضعیف کیا ہے۔ سو جو کوئی حدیث کسی متہم یا ضعیف سے بسبب اسکی غفلت اور کثرت خطا کے مروی ہو اور وہ حدیث سوائے اسکے طریق کے اور کسی طریق سے معلوم نہو تو وہ حجت نہیں ہو سکتی۔ اور کئی ایک نے اماموں سے ضعیف لوگوں سے روایت کی ہے اور انکا حال لوگوں سے بیان کیا ہے۔ حدیث کی ہم سے ابراہیم بن عبد اللہ بن منذر باہلی نے کہا حدیث کی ہم سے یعلی بن عبید نے کہا اُس نے کہا ہمکو سفیان ثوری نے ڈر وکلبی سے سو اس سے کسی نے کہا آپ تو اس سے روایت کرتے ہو فرمایا انہوں نے میں اسکا صدق اسکے کذب سے پہچانتا ہوں۔ اور خبر دی مجھے محمد بن اسمعیل نے کہا حدیث کی مجھے یحیی بن معین نے کہا حدیث کی مجھے عفان نے ابی عوانہ سے کہا اُس نے جب حسن بصری فوت ہو گیا تو میں نے اُسکے کلام کی بہت خواہش کی سو میں نے حسن کے بعض شاگردوں سے تلاش کی سو میں اُسکے واسطے ابان بن ابی عیاش کے پاس آیا سو اُس نے مجھے تمام حدیثیں حسن سے سنائیں اور میں اُس سے ایک روایت کرنا بھی حلال نہیں جانتا۔ اور ابان بن ابی عیاش سے کئی ایک نے اماموں سے روایت کی ہے اگرچہ اسمیں ضعف اور غفلت ہے جسقدر کہ ابو عوانہ وغیرہ نے بیان کیا ہے سو ثقات کی روایت کے ساتھ جو عام لوگوں سے روایت کرتے ہیں فریفتہ نہ ہونا چاہیے کیونکہ ابن سیرین سے مروی ہے کہ کہا اُس نے کوئی میرے پاس حدیثیں بیان کرتے ہیں سو میں انکو متہم نہیں کرتا لیکن انکو تہمت لگاتا ہوں جو اُنسے اوپر ہیں۔ اور روایت کی ہے کئی ایک نے ابراہیم نخعی سے اُس نے علقمہ سے اُس نے عبد اللہ بن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

سلہ یعنی وہ شخص کہ جمعہ پڑھکر رات کو اپنے گھر واپس آجاوے یعنے اسکے گھر میں اور جہاں جمعہ پڑھنے گیا ہے اس قدر مسافت ہو کہ رات کو گھر آسکتا ہو تو اسپر جمعہ واجب ہے ۱۲

محمد بن اسمٰعیل ثنا محمد بن یحیی بن سعید القطان ثنی ابی قال سألت سفیان الثوری وشعبة ومالك بن انس وسفیان بن عیینة عن الرجل یکون فیه تهمة او ضعف اسکت او ابین قالوا بین حدثنا محمد بن رافع النیسابوری ثنا یحیی بن ادم قال قیل لابی بکر بن عیاش ان ناسا یجلسون ویجلس الیهم الناس ولا یستاهلون فقال ابو بکر بن عیاش کل من جلس جلس الیه الناس وصاحب السنة اذا مات احیی الله ذکره والمبتدع لا یذکر حدثنا محمد بن علی بن الحسن بن شقیق ثنا النضر بن عبد الله الاصم نا اسمٰعیل بن زکریا عن عاصم عن ابن سیرین قال کان فی الزمن الاول لا یسألون عن الاسناد فلما وقعت الفتنة سألوا عن الاسناد لکی یأخذوا حدیث اهل السنة ویدعوا حدیث اهل البدع حدثنا محمد بن علی بن الحسن قال سمعت عبدان یقول قال عبد الله بن المبارك الاسناد عندی من الدین لولا الاسناد لقال من شاء ما شاء فاذا قیل له من حدثك بقی حدثنا محمد بن علی انا حبان بن موسی قال ذکر لعبد الله بن المبارك حدیث فقال یحتاج لهذا ارکان من اجر یعنی انه ضعف اسناده حدثنا احمد بن عبدة نا وهب بن زمعة عن عبد الله بن المبارك انه ترك حدیث الحسن بن عمارة والحسن بن دینار وابراهیم بن محمد الاسلمی ومقاتل بن سلیمٰن وعثمٰن البری وروح بن مسافر وابی شیبة الواسطی وعمرو بن ثابت وایوب بن سوید ونصر بن طریف ابی جزء والحکم وحبیب الحکم روی له حدیثا فی کتاب الرقاق ثم ترکه وحبیب لا ادری قال احمد بن عبدة وسمعت عبدان قال کان عبد الله بن المبارك قرأ احادیث بکر بن خنیس وکان اخیرا اذا اتی علیها اعرض عنها وکان لا یذکره قال احمد وثنا ابو وهب قال سموا لعبد الله بن المبارك رجلا یتهم فی الحدیث فقال لان اقطع الطریق احب الی ان احدث عنه واخبرنی موسی بن حزام قال سمعت

محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یحیی بن سعید قطان نے کہا حدیث کی مجھسے میرے باپ نے کہا اُنھوں نے سوال کیا میں نے سفیان ثوری اور شعبہ اور مالک بن انس اور سفیان بن عیینہ سے اس مرد کی بابت کہ اسمین کچھ تہمت یا ضعف ہو کیا میں خاموش رہوں یا بیان کروں کہا اُنھوں نے بیان کر۔ حدیث کی ہمسے محمد بن رافع نیشاپوری نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن آدم نے کہا اُنھوں نے ابی بکر بن عیاش سے کہا گیا کہ لوگ بیٹھتے ہیں اور اور لوگ بھی اُنکے پاس بیٹھتے ہیں اور وہ نااہل ہوتے ہیں پھر کہا ابوبکر بن عیاش نے جو کوئی بیٹھتا ہے لوگ اسکے پاس بیٹھتے ہیں۔ اور صاحب سنت کا جب مرتا ہے تو اللہ تعالی اُسکا ذکر زندہ کرتا ہے اور بدعتی نہیں ذکر کیا جاتا۔ حدیث کی ہمسے محمد بن علی بن حسن بن شقیق نے کہا حدیث کی ہمسے نضر بن عبد اللہ اصم نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن زکریا نے عاصم سے اُسنے ابن سیرین سے کہا اُسنے پہلے زمانہ میں تو لوگ اسناد سے سوال نہ کیا کرتے تھے سو جب فتنہ برپا ہو گیا تو انہوں نے اسناد سے سوال کیا تاکہ وہ اہل سنت کی حدیث قبول کریں اور اہل بدع کی حدیث ترک کریں۔ حدیث کی ہمسے محمد بن علی بن حسن نے کہا سنا میں نے عبدان سے کہ کہتا تھا کہا عبد اللہ بن مبارک نے اسناد میرے نزدیک دین سے ہے اگر اسناد نہو تو جو کوئی جو کچھ چاہے کہدے سو جب اسکو کہا جاتا ہے کہ کس نے تجھے حدیث کی ہے تو وہ خاموش ہو جاتا ہے۔ حدیث کی ہمسے محمد بن علی نے کہا خبر دی ہمکو حبان بن موسی نے کہا اُسنے عبد اللہ بن مبارک سے ایک حدیث ذکر کی گئی پس کہا اُسنے اسکے واسطے پختہ ستونوں کی حاجت ہے یعنی اُسنے اسکے اسناد کو ضعیف کیا۔ حدیث کی ہمسے احمد بن عبدہ نے کہا حدیث کی ہمسے وہب بن زمعہ نے عبد اللہ بن مبارک سے کہ اُسنے ترک کر دی تھی حدیث حسن بن عمارہ اور حسن بن دینار اور ابراہیم بن محمد اسلمی اور مقاتل بن سلیمان اور عثمان بری اور روح بن مسافر اور ابی شیبہ واسطی اور عمرو بن ثابت اور ایوب بن سوید اور نصر بن طریف ابی جزء اور حکم اور حبیب۔ عبد اللہ بن مبارک نے ایک روایت حکم سے کتاب الرقاق میں بیان کی پھر اسکو ترک کیا۔ اور حبیب کا حال میں نہیں جانتا۔ کہا احمد بن عبدہ نے اور سنا میں نے عبدان سے کہ کہا اُسنے عبد اللہ بن مبارک نے بکر بن خنیس کی حدیثیں پڑھیں اور وہ آخر عمر میں تھا جب اُن حدیثوں پر آتا جو پہلے پڑھ چکا ہوتا تو اُنسے اعراض کرتا اور وہ اسکا ذکر نہ کرتا۔ کہا احمد نے اور حدیث کی ہمسے ابو وہب نے کہا اُسنے کہ کون سے عبد اللہ بن مبارک کے آگے ایک مرد کا نام لیا جو حدیث میں تھمول جاتا تھا تو کہا اُسنے البتہ میرے نزدیک سفر اختیار کرنا اسکی حدیث بیان کرنے سے بہتر ہے اور خبر دی مجھے موسی بن حزام نے کہا اُسنے سنا میں نے

[1] یعنی جو کوئی کسی جگہ کسی کام کے لیے بیٹھتا ہے لوگ بھی اسکے پاس بیٹھ جاتے ہیں اور وہ شخص دو حال سے خالی نہیں یا بدعتی ہوگا یا سنی ہوگا اگر بدعتی ہوگا تو اُسکا پھر کوئی نام لیتا نہیں اور اگر بدعتی نہ ہوگا یعنی سنت پر چلنے والا ہوگا تو اللہ تعالی اُسکا نام مشہور کرتا ہے ۱۲۔

بن سعيد قد ترك الرواية عن هؤلاء فلم يترك الرواية عنهم انه اتهمهم بالكذب ولكنه تركهم لحال حفظهم وذكر عن يحيى بن سعيد انه كان اذا رأى الرجل يحدث عن حفظه مرة هكذا ومرة هكذا لا يثبت على رواية واحدة تركه وقد حدث عن هؤلاء الذين تركهم يحيى بن سعيد القطان عبد الله بن المبارك ووكيع بن الجراح وعبد الرحمن بن مهدي وغيرهم من الائمة وهكذا تكلم بعض اهل الحديث في سهيل بن ابي صالح ومحمد بن اسحق وحماد بن سلمة ومحمد بن عجلان واشباه هؤلاء من الائمة انما تكلموا فيهم من قبل حفظهم في بعض ما رووا وقد حدث عنهم الائمة حدثنا الحسن بن علي الحلواني نا علي بن المديني قال قال سفيان بن عيينة كنا نعد سهيل بن ابي صالح ثبتا في الحديث حدثنا ابن ابي عمر قال قال سفيان بن عيينة كان محمد بن عجلان ثقة مامونا في الحديث وانما تكلم يحيى بن سعيد القطان عندنا في رواية محمد بن عجلان عن سعيد المقبري حدثنا ابوبكر عن علي بن عبد الله قال قال يحيى بن سعيد قال محمد بن عجلان احاديث سعيد المقبري بعضها سعيد عن ابي هريرة وبعضها سعيد عن رجل عن ابي هريرة فاختلطت علي فصيرتها عن سعيد عن ابي هريرة وانما تكلم يحيى بن سعيد عندنا في ابن عجلان لهذا وقد روى يحيى عن ابن عجلان الكثير وهكذا من تكلم في ابن ابي ليلى انما تكلم فيه من قبل حفظه قال علي قال يحيى بن سعيد روى شعبة عن ابن ابي ليلى عن اخيه عيسى عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن ابي ايوب عن النبي صلى الله عليه وسلم في العطاس قال يحيى ثم لقيت ابن ابي ليلى فحدثنا عن اخيه عيسى عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ابو عيسى ويروى عن ابن ابي ليلى نحو هذا غير شيء كان يروي الشيء مرة هكذا ومرة هكذا يغير الاسناد وانما جاء هذا من قبل حفظه لان اكثر من مضى من اهل العلم كانوا لا يكتبون

بن سعید نے ان لوگوں کی روایت کو ترک کر دیا ہے مگر انکی روایت کو اسلیے ترک نہیں کیا کہ اسنے انکو کذب کی تہمت لگائی ہو لیکن حافظہ کی وجہ سے انکو ترک کیا ہے۔ اور یحییٰ بن سعید سے ذکر کیا گیا ہے کہ جب وہ کسی مرد کو دیکھتا کہ اُسنے اپنی یاد داشت سے ایک بار یوں حدیث کی ہے اور دوسری بار[1] اور طرح تو اسکو ترک کر دیتا اور ایک روایت پر وہ ثابت نہیں رہا تو اسکو ترک کر دیتا اور ان لوگوں سے جنکو یحییٰ بن سعید القطان نے ترک کر دیا ہے عبداللہ بن مبارک اور وکیع بن جراح اور عبدالرحمن بن مہدی وغیرہ اماموں نے روایت کی ہے۔ اور اسی طرح پر بعض محدثین نے سہیل بن ابی صالح اور محمد بن اسحاق اور حماد بن سلمہ اور محمد بن عجلان اور مانند انکے اور اماموں کے حق میں کلام کیا ہے فقط انہوں نے انکے حق میں حافظہ کی وجہ سے کہ انہوں نے بعض ان روایتوں کو بیان کی ہیں کلام کیا ہے اور ان سے کئی اماموں نے حدیثیں بھی کی ہیں۔ حدیث کی ہمسے حسن بن علی حلوانی نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن مدینی نے کہا اُسنے کہا سفیان بن عیینہ نے ہم سہیل بن ابی صالح کو حدیث میں اچھا شمار کرتے تھے۔ حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا اُسنے کہا سفیان بن عیینہ نے محمد بن عجلان حدیث میں ثقہ اور مامون تھا ترمذی کہتا ہے اور ہمارے نزدیک یحییٰ بن سعید قطان نے محمد بن عجلان کی اس روایت میں کلام کیا ہے جو اُسنے سعید مقبری سے روایت کی ہے۔ حدیث کی ہمسے ابوبکر نے علی بن عبداللہ سے کہا اُسنے کہا یحییٰ بن سعید نے کہ کہا محمد بن عجلان نے سعید مقبری کی حدیثیں بعض تو ابی ہریرہ سے مروی ہیں اور بعض بواسطہ ایک مرد کے ابوہریرہ سے مروی ہیں اور وہ میرے پاس خلط ملط ہو گئی ہیں سو میں نے انکو بواسطہ سعید کے ابوہریرہ سے بیان کر دیا ہے۔ اور ہمارے نزدیک یحییٰ بن سعید نے ابن عجلان کے حق میں اسی وجہ سے کلام کیا ہے۔ اور یحییٰ نے ابن عجلان سے بہت حدیثیں روایت کی ہیں اور ایسا ہی حال ہے اس شخص کا کہ جسنے ابن ابی لیلیٰ کے حق میں کلام کیا ہے۔ فقط اُسنے حافظہ کی وجہ سے ہی کلام کیا ہے۔ کہا علی نے کہ کہا یحییٰ بن سعید نے روایت کی ہے شعبہ نے ابن ابی لیلیٰ سے اُسنے اپنے بھائی عیسیٰ سے اُسنے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے اُسنے ابی ایوب سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے چھینک کے بارے میں۔ کہا یحییٰ نے پھر میں نے ابن ابی لیلیٰ سے ملاقات کی تو اُسنے حدیث کی ہمکو اپنے بھائی عیسیٰ سے اُسنے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے اُسنے علی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور کئی حدیثیں ابن ابی لیلیٰ سے مثل اسکے مروی ہیں کبھی حدیث اسطرح روایت کرتا اور کبھی اسطرح اسناد کو متغیر کر دیتا تھا یہ حال اسکا صرف حافظہ کی وجہ سے تھا کیونکہ اکثر اہل علم جو گذر چکے ہیں وہ لکھا نہ کرتے تھے

[1] یعنی دوسری بار روایت کرنے کے وقت اُسنے عبدالرحمن اور آنحضرت کے مابین حضرت علی کا بھی واسطہ کر دیا ۱۲

كان يقنت في وتره قبل الركوع وروى ابان بن ابي عياش عن ابراهيم النخعي عن علقمة عن عبد الله بن مسعود ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقنت في وتره قبل الركوع هكذا روى سفيان الثوري عن ابان بن ابي عياش وروى بعضهم عن ابان بن ابي عياش بهذا الاسناد نحو هذا وزاد فيه قال عبد الله بن مسعود اخبرتني امي انها باتت عند النبي صلى الله عليه وسلم فرأت النبي صلى الله عليه وسلم قنت في وتره قبل الركوع وابان بن ابي عياش وان كان قد وصف بالعبادة والاجتهاد فهذا حاله في الحديث والقوم كانوا اصحاب حفظ فرب رجل وان كان صالحا لا يقيم الشهادة ولا يحفظها فكل من كان متهما في الحديث في الكذب او كان مغفلا يخطئ الكثير فالذي اختاره اكثر اهل الحديث من الائمة ان لا يشتغل بالرواية عنه الا ترى ان عبد الله بن المبارك حدث عن قوم من اهل العلم فلما تبين له امرهم ترك الرواية عنهم وقد تكلم بعض اهل الحديث في قوم من اجلة اهل العلم وضعفوهم من قبل حفظهم ووثقهم آخرون من الائمة بجلالتهم وصدقهم وان كانوا قد وهموا في بعض ما رووا وقد تكلم يحيى بن سعيد القطان في محمد بن عمرو ثم روى عنه حدثنا ابوبكر عبد القدوس بن محمد العطار البصري نا علي بن المديني قال سألت يحيى بن سعيد عن محمد بن عمرو بن علقمة فقال تريد العفو او تشدد قلت لا بل اشدد فقال ليس هو ممن تريد كان يقول اشياخنا ابو سلمة ويحيى بن عبد الرحمن بن حاطب قال يحيى وسألت مالك بن انس عن محمد بن عمرو فقال فيه نحو ما قلت قال علي قال يحيى ومحمد بن عمرو اعلى من سهيل بن ابي صالح وهو عندي فوق عبد الرحمن بن حرملة قال علي فقلت ليحيى ما رأيت من عبد الرحمن بن حرملة قال لو شئت ان القنه لفعلت قال كان يلقن قال نعم قال علي ولم يرو يحيى عن شريك ولا عن ابي بكر بن عياش ولا عن الربيع بن صبيح ولا عن المبارك بن فضالة قال ابو عيسى وان كان يحيى

نماز وتر میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے اور روایت کی ہے ابان بن ابی عیاش نے ابراہیم نخعی سے اُنہوں نے علقمہ سے اُنہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز وتر میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔ ایسا ہی روایت کیا ہے سفیان ثوری نے ابن ابی عیاش سے اور بعض نے ابان بن ابی عیاش سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے روایت کی ہے اور زیادہ کیا ہے اسمیں کہ کہا عبداللہ بن مسعودؓ نے خبر دی ہے مجھے میری والدہ نے کہ اُسنے یعنی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رات گذاری اور اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپنے نماز وتر میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھا ہے۔ اور ابان بن ابی عیاش اگرچہ نماز و اجتہاد سے موصوف ہے سو اسکا حال حدیث میں تو یہ ہے۔ اور قوم صاحب حافظہ تھی۔ اور کئی مرد اگرچہ صالح ہوتے ہیں مگر شہادت کو قایم نہیں رکھتے اور نہ اسکو یاد رکھتے ہیں۔ سو جو کوئی حدیث کے باب میں کذب سے متہم ہو یا غافل ہو تو وہ بہت خطا کرتا ہے۔ اور جن کو اکثر محدثین نے اماموں سے پسند کیا ہے اُنکی روایت سے ہٹنا نہیں چاہیے کیا تو نہیں دیکھتا کہ عبداللہ بن مبارک نے ایک قوم اہل علم سے روایت کی سو جب اسکو انکا حال معلوم ہوا تو اُسنے انکی روایت ترک کر دی۔ اور بعض محدثین نے ایک قوم میں بزرگ ترین اہل علم سے کلام کیا ہے اور انکو حافظہ کی وجہ سے ضعیف کیا ہے اور دوسرے لوگوں نے اماموں سے انکی جلالت اور صدق کی توثیق کی ہے۔ اگرچہ انہوں نے بعض روایتوں میں وہم کیا ہے۔ اور یحیی بن سعید قطان نے محمد بن عمرو کے حق میں کلام کیا پھر اُس سے روایت کی ہے۔ حدیث کی ہمسے ابوبکر عبدالقدوس بن محمد عطار بصری نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن مدینی نے کہا اُسنے میں نے یحیی بن سعید سے محمد بن عمرو بن علقمہ کا حال پوچھا تو کہا اُسنے کیا تو ارادہ عفو[1] کا کرتا ہے یا سختی کا۔ میں نے کہا کہ نہیں بلکہ سختی کا۔ پس کہا اُسنے یہ شخص ایسا نہیں کہ جیسا تو ارادہ کرتا ہے وہ کہتا تھا کہ میرے اُستاذ ابوسلمہ اور یحیی بن عبدالرحمن بن حاطب ہیں (حالانکہ یہ دونوں استاذ نہیں ہیں) کہا یحیی نے اور میں نے مالک بن انس سے محمد بن عمرو کا حال پوچھا تو اُسنے اسکے حق میں بیان کیا جیسا کہ میں نے کہا ہے۔ کہا علی نے کہ کہا یحیی نے اور محمد بن عمرو اعلی ہے سہیل بن ابی صالح سے اور وہ میرے نزدیک عبدالرحمن بن حرملہ سے بھی اعلی مرتبہ ہے۔ کہا علی نے اور میں نے یحیی سے کہا تو نے عبدالرحمن بن حرملہ سے کیا دیکھا ہے کہا اُسنے اگر میں اسکو کوئی بات سکھلانی چاہوں تو سکھلا سکتا ہوں[2] کہا اُسنے کیا وہ سیکھ جاتا تھا کہا اُسنے ہاں۔ کہا علی نے اور نہیں روایت کی یحیی نے شریک سے اور نہ ابی بن عیاش سے اور نہ ربیع بن صبیح سے اور نہ مبارک بن فضالہ سے۔ کہا ابو عیسیٰ نے اگرچہ یحیی

[1] یعنی تیرا ارادہ کیا سائل پوچھنے کا ہے کیا تو نرمی سے اسکا حال دریافت کرنا چاہتا ہے یا سختی سے ۱۲ [2] یعنی اگر میں اسکو کوئی بات سکھلانا چاہوں تو وہ سیکھ جاتا ہے غرض اسکی اس سے یہ ہے کہ وہ بذات خود مستقل نہیں اور نہ اسکو کچھ خبر ہے جو کچھ اسکو کہو وہ مان جاتا ہے ۱۲۔

مع انه لم يسلم من الخطاء والغلط كثير احد من الائمة مع حفظهم حدثنا محمد بن حميد الرازي نا جرير عن عمارة بن القعقاع قال قال لي ابراهيم النخعي اذا حدثتني فحدثني عن ابي زرعة بن عمرو بن جرير فانه حدثني مرة بحديث ثم سالته بعد ذلك بسنين فما اخرم منه حرفا حدثنا ابو حفص عمرو بن علي نا يحيى بن سعيد القطان عن سفيان عن منصور قال قلت لابراهيم ما لسالم بن ابي الجعد اتم حديثا منك قال لانه كان يكتب حدثنا عبد الجبار بن العلاء بن عبد الجبار نا سفيان قال قال عبد الملك بن عمير اني لاحدث بالحديث فما ادع منه حرفا حدثنا الحسين بن مهدي البصري نا عبد الرزاق نا معمر قال قال قتادة ما سمعت اذناي شيئا قط الا وعاه قلبي حدثنا سعيد بن عبد الرحمن المخزومي نا سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار قال ما رأيت احدا انص للحديث من الزهري حدثنا ابراهيم بن سعيد الجوهري نا سفيان بن عيينة قال قال ايوب السختياني ما علمت احدا كان اعلم بحديث اهل المدينة بعد الزهري من يحيى بن ابي كثير حدثنا محمد بن اسمعيل نا سليمن بن حرب نا حماد بن زيد قال كان ابن عون يحدث فاذا حدثته عن ايوب بخلافه تركه فاقول قد سمعته فيقول ان ايوب كان اعلمنا بحديث محمد بن سيرين حدثنا ابو بكر عن علي بن عبد الله قال قلت ليحيى بن سعيد ايهما اثبت هشام الدستوائي او مسعر قال ما رأيت مثل مسعر كان مسعر من اثبت الناس حدثنا ابو بكر عبد القدوس بن محمد وحدثني ابو الوليد قال سمعت حماد بن زيد يقول ما خالفني شعبة في شيء الا تركته قال قال ابو بكر وحدثني ابو الوليد قال قال لي حماد بن سلمة ان اردت الحديث فعليك بشعبة حدثنا عبد بن حميد نا ابو داؤد قال قال شعبة ما رويت عن رجل حديثا واحدا الا اتيته اكثر من مرة والذي رويت عنه عشرة احاديث اتيته اكثر من عشرة

باوجودیکہ بہت لوگ اماموں سے باوجود حافظ ہونے کے خطا اور غلطی سے سلامت نہیں ہیں ۔ حدیث کی ہمسے محمد بن حمید رازی نے کہا حدیث کی ہمسے جریر نے عمارہ بن قعقاع سے کہا اُسنے مجھے ابراہیم نخعی نے کہا کہ جب تو مجھے کوئی حدیث بیان کرنا چاہے تو ابی زرعہ بن عمرو بن جریر سے روایت کر کیونکہ اسنے مجھے ایک دفعہ حدیث بیان کی تھی پھر میں نے اس سے بعد دو سال کے پوچھی تو اسنے ایک حرف بھی اُس سے قطع نہ کیا ۔ حدیث کی ہمسے ابو حفص یعنی عمرو بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید قطان نے سفیان سے اُسنے منصور سے کہا اُسنے میں نے ابراہیم سے کہا سالم بن ابی الجعد کو کیا ہے کہ وہ آپسے پوری حدیث روایت کرتا ہے کہا اُسنے اسلیے کہ وہ لکھتا تھا ۔ حدیث کی ہمسے عبد الجبار بن علاء بن عبد الجبار نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے کہا اُسنے کہا عبد الملک بن عمیر نے میں البتہ حدیث بیان کرتا ہوں اور اس سے کوئی حرف چھوڑتا نہیں ہوں ۔ حدیث کی ہمسے حسین بن مہدی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے کہا اُسنے کہا قتادہ نے جو کچھ میرے کانوں نے سنا ہے اُسکو میرے دل نے نگاہ رکھلیا ہے ۔ حدیث کی ہمسے سعید بن عبد الرحمن مخزومی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے کہا اُسنے میں نے کسی کو نہیں دیکھا جو زہری سے حدیث پر زیادہ نص کرنے والا ہو ۔ حدیث کی ہمسے ابراہیم بن سعید جوہری نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے کہا اُسنے کہا ایوب سختیانی نے میں کسی کو نہیں جانتا کہ حدیث اہل مدینہ کی بعد زہری کے یحیی بن ابی کثیر سے زیادہ جانتا ہو ۔ حدیث کی ہمسے محمد بن اسمعیل نے کہا حدیث کی ہمسے سلیمان بن حرب نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے کہا اُسنے ابن عون حدیث کرتا تھا سو جب میں اسکو ایوب سے اسکے خلاف[1] حدیث کرتا تو اپنے نفس کی روایت ترک کر دیتا اور میں کہتا کہ میں نے اسکو سنا ہے سو وہ کہتا کہ ایوب ہمسے محمد بن سیرین کی حدیث زیادہ جانتا ہے ۔ حدیث کی ہمسے ابو بکر نے علی بن عبد اللہ سے کہا اُسنے میں نے یحیی بن سعید سے کہا کہ کون ان دونوں سے قوی ہے ہشام دستوائی یا مسعر کہا اُسنے میں نے مسعر کی طرح کسی کو نہیں دیکھا مسعر تمام لوگوں سے زیادہ قوی تھا ۔ حدیث کی ہمسے ابو بکر عبد القدوس بن محمد نے اور حدیث کی مجھے ابو الولید نے کہا ہر ایک نے سنا میں نے حماد بن زید سے کہ کہتا جس حدیث میں شعبہ نے میری مخالفت کی ہے میں نے اسکو چھوڑ دیا ہے کہا ترمذی نے کہ کہا ابو بکر نے اور حدیث کی مجھے ابو الولید نے کہا اُسنے کہا مجھے حماد بن سلمہ نے کہ اگر تو حدیث کی خواہش کرتا ہے تو شعبہ کو لازم پکڑ ۔ حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا اُسنے کہا شعبہ نے جس مرد سے میں نے ایک حدیث روایت کی ہے اسکے پاس میں ایک بار سے زیادہ بہت دفعہ آیا ہوں اور جس سے میں نے دس حدیثیں روایت کی ہیں اُسکے پاس میں دس بار سے زیادہ آیا ہوں

[1] یعنی لوگوں سے حدیث بیان کرتا تھا سو جب میں اسکو ایوب سے اسکی روایت کی برخلاف جو اسکے دل میں ہوتی تھی حدیث بیان کرتا تو وہ اپنے دل کی روایت ترک کر دیتا اس لیے کہ وہ کہا کرتا تھا کہ ایوب ہمسے محمد بن سیرین کی حدیث زیادہ جانتا ہے ۱۲ منہ

ومن كتب منهم انما كان يكتب لهم بعد السماع وسمعت احمد بن الحسن يقول سمعت احمد بن حنبل يقول ابن ابي ليلى لا يحتج به وكذلك من تكلم من اهل العلم في مجالد بن سعيد وعبد الله بن لهيعة وغيرهما انما تكلموا فيهم من قبل حفظهم وكثرة خطائهم وقد روى عنهم غير واحد من الائمة فاذا انفرد احد من هؤلاء بحديث ولم يتابع عليه لم يحتج به كما قال احمد بن حنبل ابن ابي ليلى لا يحتج به انما عنى اذا انفرد بالشئ واشد ما يكون هذا اذا لم يحفظ الاسناد فزاد في الاسناد او نقص او غير الاسناد او جاء بما يتغير فيه المعنى فاما من اقام الاسناد وحفظه وغير اللفظ فان هذا واسع عند اهل العلم اذا لم يتغير المعنى حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا معوية بن صالح عن العلاء بن الحارث عن مكحول عن واثلة بن الاسقع قال اذا حدثناكم على المعنى فحسبكم حدثنا يحيى بن موسى نا عبد الرزاق نا معمر عن ايوب عن محمد بن سيرين قال كنت اسمع الحديث من عشرة اللفظ مختلف والمعنى واحد حدثنا احمد بن منيع نا محمد بن عبد الله الانصاري عن ابن عون قال كان ابراهيم النخعي والحسن والشعبي ياتون في الحديث على المعاني وكان القاسم بن محمد ومحمد بن سيرين ورجاء بن حيوة يعيدون الحديث على حروفه حدثنا علي بن خشرم نا حفص بن غياث عن عاصم الاحول قال قلت لابي عثمن النهدي انك تحدثنا بالحديث ثم تحدثنا به على غير ما حدثتنا قال عليك بالسماع الاول حدثنا الجارود نا وكيع عن الربيع بن صبيح عن الحسن قال اذا اصبت المعنى اجزاك حدثنا علي بن حجر نا عبد الله بن المبارك عن سيف هو ابن سليمن قال سمعت مجاهدا يقول انقص من الحديث ان شئت ولا تزد فيه حدثنا ابو عمار الحسين بن حريث نا زيد بن حباب عن رجل قال خرج الينا سفيان الثوري فقال ان قلت لكم اني احدثكم كما سمعت فلا تصدقوني انما هو المعنى حدثنا الحسين بن حريث قال سمعت وكيعا يقول ان لم يكن المعنى واسعا فقد هلك الناس وانما تفاضل اهل العلم بالحفظ والاتقان والتثبت عند السماع

اور جو کوئی انمین سے لکھتا تھا وہ بھی بعد سماع کے لکھتا تھا۔ اور سنا مین نے احمد بن حسن سے کہ کہتا تھا سنا مین نے احمد بن حنبل سے کہ فرماتے تھے ابن ابی لیلی قابل حجت نہین ہے اور ایسا ہی حال ہے اُن عالمون کا کہ جنہون نے مجالد بن سعید اور عبد اللہ بن لہیعہ وغیرہ کے حق مین کلام کیا ہے فقط انکے حافظہ کی وجہ سے اور کثرت خطا سے انکے حق مین کلام کیا ہے۔ اور کئی ایک اماموں نے انسے روایت کی ہے۔ سو جب کوئی انمین سے کسی حدیث کے ساتھ متفرد ہو اور اسپر کوئی متابع نہوا ہو تو اس سے حجت نہ پکڑی جائے جیسا کہ احمد بن حنبل نے کہا ہے کہ ابن ابی لیلی قابل حجت نہین ہے مراد اسکی یہ ہے کہ جب کوئی حدیث منفرد بیان کرے۔ اور سخت یہ امر اُسوقت ہوتا ہے کہ جب وہ اسناد کو نہ یاد رکھے سو اسناد مین زیادتی کر دے یا نقصان یا اسناد کو متغیر کر دے یا اسطرح بیان کرے کہ جسمین معنی متغیر ہو جائین۔ سو بہر حال جو کوئی اسناد کو قایم کرے اور اسکو یاد رکھے اور الفاظ کو متغیر کر دے تو یہ صورت اہل علم کے نزدیک بہت فراخ ہے بشرطیکہ معنی متغیر نہون۔ حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے معاویہ بن صالح نے علاء بن حارث سے اسنے مکحول سے اُسنے واثلہ بن اسقع سے کہا اُسنے کہ جب ہم تمکو بالمعنی حدیث کرین تو تمکو کافی ہے۔ حدیث کی ہمسے یحیی بن موسی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے ایوب سے اُسنے محمد بن سیرین سے کہا اُسنے مین دس لوگون سے حدیث سنتا تھا الفاظ سب کے مختلف اور معنی واحد۔ حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عبد اللہ انصاری نے ابن عون سے کہا اُسنے ابراہیم نخعی اور حسن اور شعبی حدیث بالمعنی بیان کرتے تھے۔ اور قاسم بن محمد اور محمد بن سیرین اور رجاء بن حیوہ حدیث کو اپنے حرفون سے اعادہ کرتے تھے۔ حدیث کی ہمسے علی بن خشرم نے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث نے عاصم احول سے کہا اُسنے مین نے ابی عثمان نہدی سے کہا کہ آپ ہمسے حدیث بیان کرتے ہو پھر اسکو وہی حدیث کرتے ہو سواے اُس طرح کے کہ آپنے پہلے ہمکو حدیث کی ہے کہا اُنہون نے تو پہلا سماع کو لازم پکڑ۔ حدیث کی ہمسے جارود نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے ربیع بن صبیح سے اُسنے حسن سے کہا اُسنے کہ جب تو معنی کو پہونچ گیا تو تجھے کافی ہے۔ حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے سیف بن سلیمان سے کہا اُسنے سنا مین نے مجاہد سے کہ کہتا تھا حدیث سے کم کر جسقدر تو چاہتا ہے اور اسمین زیادتی نہ کر۔ حدیث کی ہمسے ابو عمار یعنی حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے ایک مرد سے کہا اُسنے ہماری طرف سفیان ثوری نکلا اور کہنے لگا اگر مین تمکو کہون کہ مین تمکو اسطرح حدیث کرتا ہون جسطرح کہ مین نے سنا ہے تو میری تصدیق نہ کرو وہ تو بالمعنی ہے۔ حدیث کی ہمسے حسین ابن حریث نے کہا سنا مین نے وکیع سے کہ کہتا تھا اگر حدیث بالمعنی مین گنجائش نہوتی تو آدمی ہلاک ہو جاتے اور فقط فضیلت اہل علم کی ایک دوسرے پر بسا تعدد حفظ اور اتقان اور ثبات کے وقت سماع کے

صفوان الثقفي البصري يقول سمعت علي بن المديني يقول لو حلفت بين الركن والمقام لحلفت اني لم ار احدا اعلم
من عبد الرحمن بن مهدي **قال** ابو عيسى والكلام في هذا والرواية عن اهل العلم تكثر وانما بينا شيئا منه على الاختصار
ليستدل به على منازل اهل العلم وتفاضل بعضهم على بعض في الحفظ والاتقان فمن تكلم فيه من اهل العلم لاي شيء تكلم
فيه والقراءة على العالم اذا كان يحفظ ما يقرأ عليه او يمسك اصله فيما يقرأ عليه اذا لم يحفظ هو صحيح عند اهل الحديث
مثل السماع **حدثنا** حسين بن مهدي البصري نا عبد الرزاق نا ابن جريج قال قرأت على عطاء بن ابي رباح فقلت له
كيف اقول فقال قل حدثنا **حدثنا** سويد بن نصر نا علي بن الحسين بن واقد عن ابي عصمة عن يزيد النحوي عن عكرمة
ان نفرا قدموا على ابن عباس من اهل الطائف بكتاب من كتبه فجعل يقرأ عليهم فيقدم ويؤخر فقال اني بلهت لهذه
المصيبة فاقرؤا علي فان اقراري به كقراءتي عليكم **حدثنا** سويد نا علي بن الحسين بن واقد عن ابيه عن منصور
بن المعتمر قال اذا ناول الرجل كتابه آخر فقال اروه هذا عني فله ان يرويه وسمعت محمد بن اسمعيل يقول سألت ابا عاصم النبيل
عن حديث فقال اقرأ علي فاحببت ان يقرأ هو فقال انت لا تجيز القراءة وقد كان سفيان الثوري ومالك بن انس يجيزان
القراءة **حدثنا** احمد بن الحسن نا يحيى بن سليمان الجعفي المصري قال قال عبد الله بن وهب ما قلت حدثنا فهو ما سمعت
مع الناس وما قلت حدثني فهو ما سمعت وحدي وما قلت اخبرنا فهو ما قرئ على العالم وانا شاهد وما قلت اخبرني فهو ما قرأت
على العالم يعني وانا وحدي وسمعت ابا موسى محمد بن المثنى يقول سمعت يحيى بن سعيد القطان يقول حدثنا واخبرنا واحد
قال ابو عيسى وكنا عند ابي مصعب المديني فقرئ عليه بعض حديثه فقلت له كيف نقول فقال قل حدثنا ابو مصعب

صفوان ثقفی بصری سے کہ کہتا تھا سنا میں نے علی بن مدینی سے کہ فرماتے اگر میں درمیان رکن کعبہ اور مقام ابراہیم علیہ السلام کی قسم دلایا جاؤں تو قسم کر جاؤں
کہ میں نے کوئی شخص عبد الرحمن بن مہدی سے زیادہ عالم نہیں دیکھا **کہا** ابو عیسیٰ نے اور کلام اسی قدر کافی ہے اور روایت اہل علم سے تو بہت ہے۔ اور یہ جتنے کچھ
تھوڑے اسماء حال بطور اختصار کے بیان کیا ہے۔ تاکہ اہل علم کے مراتب پر اور ایک دوسرے کی فضیلت پر جو حافظہ اور اتقان میں ہے دلیل ہو جائے سو جس
کسی نے اہل علم سے اس باب میں کلام کیا ہے اسنے کیوں اسمیں کلام کیا ہے اور عالم پر پڑھنے کا حال جبکہ وہ عالم یاد رکھتا ہو جو اسپر پڑھا جاوے۔ یا نگاہ رکھتا
ہو اصل اپنے کو جسمیں پڑھا جاتا ہے جبکہ وہ اسکو یاد نہو وہ حال محدثین کے نزدیک صحیح ہے مثل سماع کے۔ **حدیث** کی ہمسے حسین بن مہدی بصری نے
کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے ابن جریج نے کہا اُنہوں نے میں نے عطاء بن ابی رباح پر (اسکی حدیثوں کو) پڑھا پھر میں نے اس سے
کہا میں کسطرح کہوں سو کہا اسنے کہہ حدیث کی ہمسے فلان نے۔ **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن حسین بن واقد نے ابی عصمہ سے
اسنے یزید نحوی سے اسنے عکرمہ سے کہ چند آدمی اہل طائف سے ابن عباس کے پاس اسکی کتابوں میں سے ایک کتاب لائے سو ابن عباس اُنپر آگے
پیچھے کرکے پڑھنے لگا اور کہا اسنے میں اس مصیبت سے (یعنی آگے پیچھے کرنے سے) تنگ آیا ہوں سو تم مجھپر پڑھو اسلیے کہ میرا اقرار اسکے ساتھ مثل
میرے پڑھنے کے ہے تیر۔ **حدیث** کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن حسین بن واقد نے اپنے باپ سے اسنے منصور بن معتمر سے کہا اسنے جب
کسی مرد نے اپنی کتاب کسی دوسرے کو دیدی اور کہدیا کہ اسکو میری طرف سے روایت کر تو اسکو جائز ہے کہ اُس سے روایت کرے۔ اور سنا میں نے محمد بن
اسمعیل سے کہ کہتا تھا سوال کیا میں نے ابا عاصم نبیل سے ایک حدیث کا۔ تو اسنے کہا وہ مجھپر پڑھو۔ اور مجھے یہ بات پسند آئی کہ خود ابا عاصم ہی پڑھے پس
وہ کہنے لگا کیا تو قرارت کو جائز نہیں رکھتا حالانکہ سفیان ثوری اور مالک بن انس قرارت کو جائز رکھتے تھے۔ **حدیث** کی ہمسے احمد بن حسن نے کہا حدیث کی
ہمسے یحیی بن سلیمان جعفر مصری نے کہا اُسنے کہا عبد اللہ بن وہب نے جو میں حدثنا کہوں تو اس سے یہ مراد ہے کہ جو میں نے لوگوں کے ساتھ سنی ہے اور جو میں حدثنی کہوں
تو یہ مراد ہے جو میں نے اکیلے ہی سنی ہے اور جو میں اخبرنا کہوں تو وہ ہے جو عالم پر پڑھی گئی اُس حالت میں کہ میں حاضر تھا اور میں اخبرنی کہوں تو وہ وہ ہے جو میں نے اکیلے ہی
عالم پر پڑھی ہے اور سنا میں نے ابا موسیٰ یعنی محمد بن مثنیٰ سے کہ کہتا سنا میں نے یحیی بن سعید قطان سے کہ کہتا تھا حدثنا اور اخبرنا ایک ہی ہیں۔ **کہا** ابو عیسیٰ نے اور
ہم ابی مصعب مدینی کے پاس تھے کہ اسپر بعض اسکی حدیثیں پڑھی گئیں سو میں نے اس سے کہا ہم کسطرح کہیں سو کہا اسنے کہہ حدیث کی ہمکو ابو مصعب نے

---

۱ یعنی جس کسی نے اسباب میں بہت لمبی گفتگو کی ہے یعنی بہت حال راویوں کا اس طور پر بیان کیا ہے تو اسنے کیوں اسقدر طول کیا ہے حال تو صرف اسی قدر میں معلوم ہو جاتا ہے ۱۲ ۲ غرض اس سے یہ ہے کہ جب
عالم اپنی کتاب جس میں خود اسی حدیثیں لکھکر جمع کی ہیں طالب علموں کو دے کہ یہ حدیثیں مجھ سے تم سنا لو تو اگر وہ عالم بکسب ان حدیثوں کو حرفاً حرفاً یاد رکھتا ہے یا بجنسہ اسکو یاد نہیں ہیں مگر اصل اسکا اسکو یاد ہے یعنی بالمعنی

والذی رویت عنه خمسین حدیثا اتیته اکثر من خمسین مرة والذی رویت عنه مائة اتیته اکثر من مائة مرة الا حیان الکوفی البارقی فانی سمعت منه هذه الاحادیث ثم عدت الیه فوجدته قد مات حدثنا محمد بن اسمعیل نا عبد الله بن ابی الاسود نا ابن مهدی قال سمعت سفیان یقول شعبة امیر المؤمنین فی الحدیث حدثنا ابوبکر عن علی بن عبد الله قال سمعت یحیی بن سعید یقول لیس احد احب الی من شعبة ولا یعدله احد عندی واذا خالفه سفیان اخذت بقول سفیان قال علی قلت لیحیی ایهما کان احفظ للاحادیث الطوال سفیان او شعبة قال کان شعبة امر فیها قال یحیی بن سعید وکان شعبة اعلم بالرجال فلان عن فلان وکان سفیان صاحب الابواب حدثنا ابو عمار الحسین بن حریث قال سمعت وکیعا یقول قال شعبة سفیان احفظ منی ما حدثنی سفیان عن شیخ بشیء فسألته الا وجدته کما حدثنی سمعت اسحق بن موسی الانصاری قال سمعت معن بن عیسی یقول کان مالک بن انس یشدد فی حدیث رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الیاء والتاء ونحو هذا حدثنا ابوموسی ثنی ابراهیم بن عبد الله بن قریم الانصاری قاضی المدینة قال مر مالک بن انس علی ابی حازم وهو جالس یحدث فجازه فقیل له فقال انی لم اجد موضعا اجلس فیه فکرهت ان اخذ حدیث رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا قائم حدثنا ابوبکر عن علی بن عبد الله قال قال یحیی بن سعید مالک عن سعید بن المسیب احب الی من سفیان الثوری عن ابراهیم النخعی قال یحیی ما فی القوم احد اصح حدیثا من مالک بن انس کان مالک اماما فی الحدیث سمعت احمد بن الحسن یقول سمعت احمد بن حنبل یقول ما رایت بعینی مثل یحیی بن سعید القطان قال وسئل احمد عن وکیع وعبد الرحمن بن مهدی فقال احمد وکیع اکبر فی القلب وعبد الرحمن امام سمعت محمد بن عمرو بن نبهان بن

اور جس سے میں نے پچاس حدیثیں روایت کی ہیں اسکے پاس میں پچاس بار سے زیادہ آیا ہوں اور جس سے میں نے سو حدیثیں روایت کی ہیں اسکے پاس میں سو بار سے زیادہ آیا ہوں سوائے حبان کوفی بارقی کے کہ میں نے اُس سے یہ حدیثیں سنی ہیں پھر میں اسکی طرف آیا تو میں نے اسکو معلوم کیا کہ وہ مر گیا ہے۔ حدیث کی ہمسے محمد بن اسمعیل نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن ابی الاسود نے کہا حدیث کی ہمسے ابن مہدی نے کہا سنا میں نے سفیان سے کہ کہتا تھا شعبہ حدیث میں امیر المومنین ہے۔ حدیث کی ہمسے ابوبکر نے علی بن عبداللہ سے کہا اُسنے سنا میں نے یحیٰی بن سعید سے کہ کہتا تھا مجھے کوئی شخص شعبہ سے زیادہ پسند نہیں ہے اور نہ کوئی شخص میرے نزدیک اسکے برابر ہے اور جب سفیان اسکی مخالفت کرتا ہے تو میں سفیان کے قول سے تمسک کرتا ہوں کہا علی نے میں نے یحیٰی سے کہا کہ کونسا شخص ان دونوں سے لمبی حدیثوں کا زیادہ حافظ تھا سفیان یا شعبہ کہا اُسنے شعبہ اسمیں قوی تھا کہا یحیٰی بن سعید نے اور شعبہ راویوں کا حال جو ایک دوسرے سے روایت کرتے ہیں زیادہ جانتا تھا اور سفیان صاحب ابواب تھا۔ حدیث کی ہمسے ابو عمار یعنی حسین بن حریث نے کہا اُسنے سنا میں نے وکیع سے کہ کہتا تھا کہا شعبہ نے سفیان مجھسے زیادہ حافظ ہے جب کبھی سفیان نے مجھے حدیث کسی استاذ سے بیان کی پھر میں نے اُس سے سوال کیا تو اُسی طرح اُسنے بیان کی جیسا کہ پہلے میں نے اُسکو پایا تھا سنا میں نے اسحاق بن موسیٰ انصاری سے کہا اُسنے سنا میں نے معن بن عیسیٰ سے کہ کہتا تھا مالک بن انس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں بہت سختی کرتا تھا یا اور تا میں اور مثل اسکے۔ حدیث کی ہمسے ابوموسیٰ نے کہا حدیث کی مجھسے ابراہیم بن عبداللہ بن قریم انصاری مدینہ کے قاضی نے کہا اُسنے مالک بن انس ابی حازم پر گذرا اس حالت میں کہ وہ بیٹھا ہوا حدیث پڑھا رہا تھا سو وہ اُس سے تجاوز کر گیا پس اس سے کسی نے کہا آپ اس جگہ کیوں نہیں بیٹھے کہا اُسنے میں نے کوئی جگہ نہ پائی کہ اسمیں میں بیٹھوں اور کھڑا ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سُننے کو میں نے مکروہ جانا۔ حدیث کی ہمسے ابوبکر نے علی بن عبداللہ سے کہا اُسنے کہا یحیٰی بن سعید نے روایت مالک کی جو سعید بن مسیب سے ہے وہ میرے نزدیک زیادہ پسند ہے روایت سفیان ثوری سے جو ابراہیم نخعی سے ہے۔ کہا یحیٰی نے کوئی شخص قوم میں مالک بن انس سے زیادہ صحیح حدیث بیان کرنے والا نہیں ہے۔ مالک حدیث میں امام تھا۔ سنا میں نے احمد بن حسن سے کہ کہتا تھا سنا میں نے احمد بن حنبل سے کہ فرماتے تھے میں نے ان دونوں آنکھوں سے مثل یحیٰی بن سعید قطان کے کوئی نہیں دیکھا۔ کہا احمد بن حسن نے اور احمد بن حنبل سے وکیع اور عبدالرحمن بن مہدی کی بابت سوال کیا گیا تو کہا احمد بن حنبل نے وکیع دل میں بڑا ہے یعنی ذی وقار ہے اور عبدالرحمن امام ہے۔ سنا میں نے محمد بن عمرو بن نبہان بن

---

[1] یعنی شعبہ راویوں کا حال زیادہ جانتا تھا یعنی حدیث میں عیار ہے اعلیٰ درجہ کا تھا۔ اور سفیان صاحب ابواب تھا یعنی فقیہ اعلیٰ درجے کا تھا ۱۲ [2] یعنی آنحضرت کی حدیث کے الفاظ کی طرف بہت خیال رکھتا ہے حتیٰ کہ (لفظ) یا اور تا میں بھی یعنی یا اور تا میں فرق ہونے نہیں دیتا ۱۲ [3] اس لیے کہ اس حالت میں بسبب بے قراری کے اچھی طرح ضبط نہیں ہو سکتا ۱۲

عندی شبہ بالاشیٔ والاعمش والتیمی ویحیی بن ابی کثیر ومرسلات ابن عیینة شبه الریح ثم قال ای والله وسفیان بن سعید قلت لیحیی فمرسلات مالك قال هی احب الی ثم قال یحیی لیس فی القوم احد اصح حدیثا من مالك حدثنا سوار بن عبد الله العنبری قال سمعت یحیی بن سعید القطان یقول ما قال الحسن فی حدیثه قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الا وجدنا له اصلا الا حدیثا او حدیثین قال ابو عیسی ومن ضعف المرسل فانه ضعفه من قبل ان هؤلاء الائمة قد حدثوا عن الثقات وغیر الثقات فاذا روی احدهم حدیثا وارسله لعله اخذه عن غیر ثقة قد تکلم الحسن البصری فی معبد الجهنی ثم روی عنه حدثنا بشر بن معاذ البصری نا مرحوم بن عبد العزیز العطار حدثنی ابی وعمی قالا سمعنا الحسن یقول ایاکم ومعبدا الجهنی فانه ضال مضل قال ابو عیسی ویروی عن الشعبی قال نا الحارث الاعور وکان کذابا وسمعت محمد بن بشار یقول سمعت عبد الرحمن بن مهدی یقول الا تعجبون من سفیان بن عیینه لقد ترکت لجابر الجعفی بقوله لما حکی عنه اکثر من الف حدیث ثم هو یحدث عنه قال محمد بن بشار وترک عبد الرحمن بن مهدی حدیث جابر الجعفی وقد احتج بعض اهل العلم بالمرسل ایضا حدثنا ابو عبیدة بن ابی السفر الکوفی نا سعید بن عامر عن شعبة عن سلیمن الاعمش قال قلت لابراهیم النخعی اسند لی عن عبد الله بن مسعود فقال ابراهیم اذا حدثتکم عن عبد الله فهو الذی سمعت واذا قلت قال عبد الله فهو عن غیر واحد عن عبد الله وقد اختلف الائمة من اهل العلم فی تضعیف الرجال کما اختلفوا فیما سوی ذلك من العلم ذکر عن شعبة انه ضعف ابا الزبیر المکی وعبد الملك بن ابی سلیمن وحکیم بن جبیر وترک الروایة عنهم ثم حدث شعبة عمن هو دون هؤلاء فی الحفظ والعدالة حدث عن جابر الجعفی وابراهیم بن مسلم الهجری ومحمد بن عبید الله العرزمی وغیر واحد

میرے نزدیک لاشے کے مشابہ ہیں۔ اور اعمش اور تیمی اور یحیی بن ابی کثیر کی بھی۔ اور مرسلات ابن عیینہ کے ہوا کے مشابہ ہیں یعنی معتبر نہیں ہیں۔ پھر کہا ہاں قسم اللہ کی اور سفیان بن سعید کی بھی۔ میں نے یحیی سے کہا مرسلات مالک کی کیسی ہیں کہا اُسنے وہ مجھے بہت پسند ہیں پھر یحیی نے کہا کوئی شخص قوم میں امام مالک سے زیادہ صحیح حدیث بیان کرنے والا نہیں ہے۔ حدیث کی ہمسے سوار بن عبداللہ عنبری نے کہا سنا میں نے یحیی بن سعید قطان سے کہ کہتا تھا جس حدیث میں کہ حسن بصری نے کہا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اسکا اصل ہمکو معلوم ہو گیا ہے سوا ایک حدیث یا دو حدیثوں کے۔ کہا ابو عیسی نے اور جسنے مرسل کو ضعیف کیا ہے تو اُسنے اسلیے ضعیف کیا ہے کہ ان اماموں نے ثقہ اور غیر ثقہ سے حدیثیں لی ہیں۔ سو جب کوئی انمیں سے روایت کرے اور اُسکو مرسل طور پر بیان کرے تو وہ اُسنے شاید غیر ثقہ سے پکڑی ہو گی۔ حسن بصری نے معبد جہنی کے حق میں کلام کیا ہے پھر اُس سے روایت کی ہے۔ حدیث کی ہمسے بشر بن معاذ بصری نے کہا حدیث کی ہمسے مرحوم بن عبدالعزیز عطار نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے اور میرے چچا نے کہا دونوں نے سنا ہم نے حسن سے کہ فرماتے بچو تم معبد جہنی سے اسلیے کہ وہ گمراہ ہے گمراہ کرنے والا ہے۔ کہا ابو عیسی نے اور شعبی سے مروی ہے کہ کہا اُسنے حدیث کی ہمسے حارث اعور نے اور وہ کذاب تھا اور سنا میں نے محمد بن بشار سے کہ کہتا تھا سنا میں نے عبدالرحمن بن مہدی سے کہ کہتا تھا کیا تم سفیان بن عیینہ سے تعجب نہیں کرتے کہ میں نے جابر جعفی کی ہزار حدیث سے زیادہ چھوڑ دی ہے بسبب قول سفیان کے جبکہ اُسنے جابر کا حال بیان کیا پھر وہ خود اُس سے حدیث کرتا ہے۔ کہا محمد بن بشار نے اور عبدالرحمن بن مہدی نے جابر جعفی کی حدیث چھوڑ دی ہے۔ اور بعض عالموں نے مرسل حدیث سے بھی حجت پکڑی ہے۔ حدیث کی ہمسے ابو عبیدہ بن ابی اسفر کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن عامر نے شعبہ سے اُسنے سلیمان اعمش سے کہا اُسنے میں نے ابراہیم نخعی سے کہا کہ میرے پاس عبداللہ بن مسعود کا حال بیان کریں کہا ابراہیم نے جب میں تمکو عبداللہ سے حدیث کروں تو وہ میں نے اُس سے سنی ہے اور جب میں کہوں کہ کہا عبداللہ نے تو وہ بواسطہ کئی ایک لوگوں کے عبداللہ سے روایت ہے اور بہت اماموں نے اہل علم سے راویوں کے ضعیف کرنے میں اختلاف کیا ہے جیسا کہ انہوں نے ماسوا اس علم میں اختلاف کیا ہے شعبہ سے ذکر کیا گیا ہے کہ اُسنے ابا الزبیر مکی اور عبدالملک بن ابی سلیمان اور حکیم بن جبیر کو ضعیف کیا ہے اور انسے روایت کو ترک کیا ہے۔ پھر شعبہ نے ان لوگوں سے روایت کی ہے جو انسے حفظ اور عدالت میں کمتر ہیں حدیث کی اُسنے جابر جعفی اور ابراہیم بن مسلم ہجری اور محمد بن عبید اللہ عرزمی اور کئی ایک سے

لہ مرسل حدیث وہ ہوتی ہے جو تابعی کہدے کہ آنحضرت نے یوں فرمایا ہے یعنی صحابی کا واسطہ درمیان سے چھوڑ دے پس یحیی کہتا ہے کہ جو حدیث حسن بصری نے بلا واسطہ ذکر کر دی ہے کہ آنحضرت نے یوں فرمایا ہے تو اسکی اصل ہمکو معلوم ہو گئی ہے یعنے پوری سند کے طریق سے بھی ہمکو وہ حدیث ملگئی ہے سوا ایک دو حدیثوں کے اور حسن بصری جلیل القدر تابعی ہے ۱۲

قال ابو عيسى وقد اجاز بعض اهل العلم الاجازة اذا اجاز العالم ان يروى عنه لاحد شيئا من حديثه ان يروى عنه
حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع عن عمران بن حدير عن ابي مجلز عن بشير بن نهيك قال كتبت كتابا عن ابي هريرة فقلت
اروية عنك قال نعم حدثنا محمد بن اسمعيل الواسطى نا محمد بن الحسن عن عوف الاعرابي قال قال رجل للحسن عندى
بعض حديثك ارويه عنك قال نعم قال ابو عيسى ومحمد بن الحسن انما يعرف بمحبوب بن الحسن وقد حدث عنه غير واحد
من الائمة حدثنا الجارود بن معاذ نا انس بن عياض عن عبيد الله بن عمر قال اتيت الزهرى بكتاب فقلت له هذا
من حديثك ارويه عنك قال نعم حدثنا ابو بكر عن على بن عبد الله عن يحيى بن سعيد قال جاء ابن جريج الى هشام بن عروة
بكتاب فقال هذا حديثك ارويه عنك فقال نعم قال يحيى فقلت فى نفسى لا ادرى ايهما اعجب امرا قال على سألت
يحيى بن سعيد عن حديث ابن جريج عن عطاء الخراسانى فقال ضعيف فقلت انه يقول اخبرنى قال لا شئ انما هو
كتاب دفعه اليه قال ابو عيسى والحديث اذا كان مرسلا فانه لا يصح عند اكثر اهل الحديث قد ضعفه غير واحد
منهم حدثنا على بن حجر انا بقية بن الوليد عن عتبة بن ابى حكيم قال سمع الزهرى اسحق بن عبد الله بن ابى فروة
يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال الزهرى قاتلك الله يا ابن ابى فروة تجيئنا باحاديث ليس لها خطم ولا ازمة
حدثنا ابو بكر عن على بن عبد الله قال قال يحيى بن سعيد مرسلات مجاهد احب الى من مرسلات عطاء بن ابى رباح
بكثير كان عطاء يأخذ عن كل ضرب قال على قال يحيى مرسلات سعيد بن جبير احب الى من مرسلات عطاء قلت ليحيى
مرسلات مجاهد احب اليك ام مرسلات طاؤس قال ما اقربهما قال على وسمعت يحيى بن سعيد يقول مرسلات ابى اسحق

کہا ابوعیسیٰ نے اور بعض عالموں نے اجازت کو جائز رکھا ہے جب عالم کسی شخص کو اپنی حدیثوں میں سے کسی حدیث کی روایت کرنے کی اجازت دے
تو اس شخص کو اس سے روایت کرنا جائز ہے۔ حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے عمران بن حدیر سے اُنہوں نے ابی مجلز سے
اُنہوں نے بشیر بن نہیک سے کہا اُنہوں نے میں نے ایک کتاب ابی ہریرہ سے لکھی تو میں نے اُن سے کہا میں آپ سے روایت کروں فرمایا کہ ہاں۔ حدیث کی ہم سے محمد بن اسمٰعیل
واسطی نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن حسن نے عوف اعرابی سے کہا اُنہوں نے کہا ایک مرد نے حسن سے میرے پاس تیری بعض حدیثیں ہیں کیا وہ میں تجھ سے روایت
کیا کروں کہا اُنہوں نے ہاں۔ کہا ابوعیسیٰ نے محمد بن حسن محبوب بن حسن کے نام سے مشہور ہے اور کئی ایک نے اماموں سے اُس سے روایت کی ہے۔ حدیث
کی ہم سے جارود بن معاذ نے کہا حدیث کی ہم سے انس بن عیاض نے عبداللہ بن عمر سے کہا اُنہوں نے میں زہری کے پاس ایک کتاب لایا اور میں نے اُس سے کہا یہ تیری
حدیثوں سے ہیں کیا میں تجھ سے روایت کروں کہا اُنہوں نے ہاں۔ حدیث کی ہم سے ابوبکر نے علی بن عبداللہ سے اُنہوں نے یحییٰ بن سعید سے کہا اُنہوں نے ابن جریج ہشام
بن عروہ کے پاس ایک کتاب لایا پس کہا یہ تیری حدیث ہے کیا تجھ سے روایت کیا کروں کہا اُنہوں نے ہاں۔ کہا یحییٰ نے پس میں نے اپنے دل
میں کہا میں نہیں جانتا کہ کون چیز ان دونوں میں سے (یعنی قرارت اور اجازت) عمدہ چیز ہے۔ اور کہا علی نے میں نے یحییٰ بن سعید
سے ابن جریج کی حدیث کی بابت جو عطاء خراسانی سے ہے سوال کیا تو کہا اُنہوں نے ضعیف ہے پس میں نے کہا کہ وہ کہتا ہے مجھے خبر دی ہے
اُنہوں نے کہا اُنہوں نے وہ لاشی ہے وہ تو اُنہوں نے کتاب اسکی طرف بلا اجازت دفع کی ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے اور حدیث جب مرسل ہو تو وہ اکثر
محدثین کے نزدیک صحیح نہیں ہے کئی ایک محدثین نے اسکو ضعیف کیا ہے۔ حدیث کی ہم سے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہم کو
بقیہ بن ولید نے عتبہ بن ابی حکیم سے کہا اُنہوں نے سنا زہری نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروہ سے کہ کہتا تھا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہا زہری نے اے ابن ابی فروہ اللہ تعالیٰ تجھے قتل کرے کہ تو ہمارے پاس ایسی حدیثیں لاتا ہے
کہ نہ انکی مہار[1] ہے اور نہ باگ۔ حدیث کی ہم سے ابوبکر نے علی بن عبداللہ سے کہا اُنہوں نے کہا یحییٰ بن سعید نے مرسل حدیثیں مجاہد کی میرے نزدیک
عطاء بن ابی رباح کی مرسل حدیثوں سے بہت زیادہ پسند ہیں۔ عطاء ہر قسم کی حدیثیں پکڑتا تھا۔ کہا علی نے کہ کہا یحییٰ نے مرسل حدیثیں
سعید بن جبیر کی میرے نزدیک عطاء کی مرسلات سے زیادہ پسند ہیں میں نے یحییٰ سے کہا مرسل حدیثیں مجاہد کی تجھے زیادہ پسند ہیں یا مرسلات
طاؤس کی۔ کہا اُنہوں نے کیسی وہ دونوں قریب ہیں کہا علی نے اور میں نے یحییٰ بن سعید سے سنا کہتا مرسلات ابی اسحاق کی

[1] یعنے اسناد انکی ایسی نہیں ہوتی کہ اسکے ساتھ تمسک کیا جاوے اور اسپر اعتماد کیا جاوے ۱۲ منہ

قال ثم قال سفیان الثوری سمعت زبیدا یحدث بہذا عن محمد بن عبد الرحمن بن یزید **قال** ابو عیسی وما ذکرنا فی ہذا الکتاب حدیث حسن فانما اردنا حسن اسنادہ عندنا کل حدیث یروی لا یکون فی اسنادہ من یتہم بالکذب ولا یکون الحدیث شاذا ویروی من غیر وجہ نحو ذاک فہو عندنا حدیث حسن وما ذکرنا فی ہذا الکتاب حدیث غریب فان اہل الحدیث یستغربون الحدیث لمعان رب حدیث یکون غریبا لا یروی الا من وجہ واحد مثل حدیث حماد بن سلمۃ عن ابی العشراء عن ابیہ قال قلت یا رسول اللہ اما تکون الذکوۃ الا فی الحلق واللبۃ فقال لو طعنت فی فخذہا اجزأ عنک فہذا حدیث تفرد بہ حماد بن سلمۃ عن ابی العشراء ولا یعرف لابی العشراء الا ہذا الحدیث وان کان ہذا الحدیث عند اہل العلم مشہورا فانما اشتہر من حدیث حماد بن سلمۃ لا نعرفہ الا من حدیثہ ورب رجل من الائمۃ یحدث بالحدیث لا یعرف الا من حدیثہ فیشتہر الحدیث لکثرۃ من روی عنہ مثل ما روی عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن بیع الولاء وہبتہ لا یعرف الا من حدیث عبد اللہ بن دینار رواہ عنہ عبید اللہ بن عمر وشعبۃ وسفیان الثوری ومالک بن انس وغیر واحد من الائمۃ وروی یحیی بن سلیم ہذا الحدیث عن عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر فوہم فیہ یحیی بن سلیم والصحیح ہو عن عبید اللہ بن عمر عن عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر ہکذا روی عبد الوہاب الثقفی وعبد اللہ بن نمیر عن عبید اللہ بن عمر عن عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر وروی المؤمل ہذا الحدیث عن شعبۃ فقال شعبۃ لوددت ان عبد اللہ بن دینار اذن لی حتی کنت اقوم الیہ فاقبل راسہ **قال** ابو عیسی ورب حدیث انما یستغرب لزیادۃ تکون فی الحدیث وانما یصح اذا کانت الزیادۃ ممن یعتمد علی حفظہ مثل ما روی مالک بن انس عن نافع عن ابن عمر قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوۃ الفطر من رمضان علی کل حر او عبد ذکر او انثی من المسلمین صاعا من تمر او صاعا من شعیر قال وزاد مالک فی ہذا الحدیث من المسلمین وروی ایوب السختیانی

کہا اُنہوں نے پھر کہا سفیان ثوری نے سنا میں نے زبید سے کہ حدیث کرتا تھا ساتھ اسکے محمد بن عبد الرحمن بن یزید سے۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور جو کچھ ہم نے اس کتاب میں حدیث حسن کا ذکر کیا ہے تو ہمارے نزدیک اس سے یہ مراد ہے کہ اسناد اسکی حسن ہے۔ اور وہ ہر حدیث مروی ہے جسکے اسناد میں متہم بالکذب نہو اور نہ حدیث شاذ ہو اور کئی طریق سے مروی ہو اور مثل اسکے سو ایسی حدیث ہمارے نزدیک حدیث حسن ہے۔ اور جو ہم نے اس کتاب میں ذکر کیا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے سو محدثین حدیث کو بباعث کئی معنی کے غریب جانتے ہیں بہت حدیثیں غریب ہوتی ہیں یعنی نہیں مروی ہوتیں مگر ایک طریق سے مثل حدیث حماد بن سلمہ کے کہ بواسطہ ابی العشراء کے اسکے باپ سے مروی ہے کہا اُنہوں نے میں نے کہا یا رسول اللہ کیا نہیں ہوتا ذبح مگر حلق اور سینہ میں پس فرمایا آپ نے اگر تو اسکی ران میں نیزہ لگائے تو تجھے کافی ہوتا ہے سو اس حدیث کے ساتھ متفرد ہوا ہے حماد بن سلمہ جو راوی ہے ابی العشراء سے۔ اور سوا اس حدیث کے اور کوئی حدیث ابی العشراء سے مشہور نہیں ہوئی اگرچہ اہل علم کے نزدیک یہ حدیث مشہور ہے پر تو فقط طریق حماد بن سلمہ سے ہی مشہور رہی ہے ہم نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے یعنی بہت آدمی اماموں سے ایسی حدیث بیان کرتے ہیں کہ سوا اسکے اور طریق سے معلوم نہیں ہوتی بسبب کثرت راویوں کے بیان کرنے کے اس سے مشہور ہو جاتی ہے مثل اسکے کہ عبد اللہ بن دینار نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع ولاء سے اور اسکے ہبہ سے منع کیا ہے یہ حدیث سوا طریق عبد اللہ بن دینار کے مشہور نہیں جو روایت کیا ہے اسکو اس سے عبید اللہ بن عمر اور شعبہ اور سفیان ثوری اور مالک بن انس اور کئی ایک ائمہ نے۔ اور روایت کیا ہے یحییٰ بن سلیم نے اس حدیث کو عبید اللہ بن عمر سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے اور یحییٰ بن سلیم نے اسمیں وہم کیا ہے اور صحیح یہ ہے کہ یہ روایت ہے عبید اللہ بن عمر سے اُنہوں نے روایت کی عبد اللہ بن دینار سے اُنہوں نے ابن عمر سے۔ ایسا ہی روایت کی ہے عبد الوہاب ثقفی اور عبد اللہ بن نمیر نے عبید اللہ بن عمر سے اُنہوں نے عبد اللہ بن دینار سے اُنہوں نے ابن عمر سے۔ اور روایت کیا ہے مؤمل نے اس حدیث کو شعبہ سے پس کہا شعبہ نے البتہ میں دوست رکھتا ہوں کہ عبد اللہ بن دینار مجھے اذن دے تو اسکی طرف کھڑا ہو کر اسکے سر کو بوسہ دوں۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور بہت حدیثیں اس لیے غریب ہوتی ہیں کہ انمیں کوئی زیادتی ہوتی ہے اور صحیح اُس وقت ہوتی ہے کہ جب زیادتی ایسے شخص سے ہو کہ جسکے حافظہ پر اعتماد ہو مثل اسکے کہ روایت کی ہے مالک بن انس نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے کہا اُنہوں نے فرض کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کا رمضان سے ہر ایک آزاد اور غلام پر مرد ہو یا عورت مسلمانوں سے ایک صاع کھجوروں سے یا ایک صاع جو سے کہا مؤلف نے اور مالک نے اس حدیث میں من المسلمین کا لفظ زیادہ کیا ہے۔ اور روایت کی ہے ایوب سختیانی

[1] غرض مؤلف کی اس بیان سے یہ ہے کہ حدیث غریب وہ ہوتی ہے کہ روایت کے سلسلے میں سے کسی جگہ ایک راوی ہو جائے اور اسکے آگے پیچھے بہت راوی ہوں یعنی اسکے شاگرد بھی بہت ہوں اور اسکے استاد بھی بہت ہوں ۱۲۔

ممن يضعفون في الحديث حدثنا محمد بن عمرو بن نبهان بن صفوان البصري نا امية بن خالد قال قلت لشعبة تدع عبد الملك بن ابي سليمن وتحدث عن محمد بن عبيد الله العرزمي قال نعم قال ابو عيسى وقد كان شعبة حدث عن عبد الملك بن ابي سليمن ثم تركه ويقال انما تركه لما تفرد بالحديث الذي روى عن عطاء بن ابي رباح عن جابر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الرجل احق بشفعته ينتظر به وان كان غائبا اذا كان طريقهما واحدا وقد ثبت غير واحد من الائمة وحدثوا عن ابي الزبير وعبد الملك بن ابي سليمن وحكيم بن جبير حدثنا احمد بن منيع نا هشيم نا حجاج وابن ابي ليلى عن عطاء بن ابي رباح قال كنا اذا خرجنا من عند جابر بن عبد الله تذاكرنا حديثه وكان ابو الزبير احفظنا للحديث حدثنا محمد بن يحيى بن ابي عمر المكي نا سفيان بن عيينة قال قال ابو الزبير كان عطاء يقدمني الى جابر بن عبد الله احفظ لهم الحديث حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان قال سمعت ايوب السختياني يقول حدثني ابو الزبير وابو الزبير وابو الزبير قال سفيان بيده يقبضها قال ابو عيسى انما يعني بذلك الاتقان والحفظ ويروى عن عبد الله بن المبارك قال كان سفيان الثوري يقول كان عبد الملك بن ابي سليمن ميزانا في العلم حدثنا ابو بكر عن علي بن عبد الله قال سألت يحيى بن سعيد عن حكيم بن جبير قال تركه شعبة من اجل هذا الحديث الذي رواه في الصدقة يعني حديث عبد الله بن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من سأل الناس وله ما يغنيه كان يوم القيامة خموشا في وجهه قيل يا رسول الله وما يغنيه قال خمسون درهما او قيمتها من الذهب قال علي قال يحيى وقد حدث عن حكيم بن جبير سفيان الثوري وزائدة قال علي ولم ير يحيى بحديثه بأسا حدثنا محمود بن غيلان نا يحيى بن ادم عن سفيان الثوري عن حكيم بن جبير بحديث الصدقة قال يحيى بن ادم فقال عبد الله بن عثمن صاحب شعبة لسفيان الثوري لو غير حكيم حدث بهذا فقال له سفيان وما لحكيم لا يحدث عنه شعبة

جو حدیث میں ضعیف کیے گئے ہیں۔ حدیث کی ہم سے محمد بن عمرو بن نبہان بن صفوان البصری نے کہا حدیث کی ہم سے امیہ بن خالد نے کہا اُسنے میں نے شعبہ سے کہا آپ عبد الملک بن ابی سلیمان کو چھوڑ دیتے ہو اور محمد بن عبید اللہ عرزمی سے حدیث کرتے ہو کہا اُسنے ہاں۔ کہا ابو عیسی نے اور شعبہ نے عبد الملک بن ابی سلیمان سے حدیث کی ہی پھر اُسکو ترک کر دیا اور کہا گیا ہی اُسنے اسلیے اسکو ترک کیا ہی کہ وہ اس حدیث کے ساتھ متفرد ہوا ہی جو مروی ہی عطا بن ابی رباح سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے آدمی اپنے شفعہ کے ساتھ زیادہ مستحق ہی اسکی انتظاری کی جاے اگرچہ غائب ہو جبکہ راستہ انکا ایک ہو۔ اور کئی ایک اماموں سے ثابت ہوا ہی اور حدیث کی ہی انہوں نے ابی الزبیر اور عبد الملک بن سلیمان اور حکیم بن جبیر سے حدیث کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے ہشیم نے کہا حدیث کی ہم سے حجاج اور ابن ابی لیلی نے عطا بن ابی رباح سے کہا اُسنے جب ہم جابر بن عبد اللہ کے پاس سے نکلتے تو اسکی حدیث کا مذاکرہ کرتے اور ابو الزبیر ہم سے حدیث میں زیادہ حافظ تھا حدیث کی ہم سے محمد بن یحیی بن ابی عمر مکی نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا اُسنے کہا ابو الزبیر نے عطا مجھے جابر بن عبد اللہ کے آگے کرتا کہ میں انکے لیے حدیث یاد کروں حدیث کی ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے کہا اُسنے سنا میں نے ایوب سختیانی سے کہ کہتا حدیث کی مجھے ابو الزبیر اور ابو الزبیر اور ابو الزبیر نے اشارت کی سفیان نے ساتھ اپنے ہاتھ کے کہ اکٹھا کرتا تھا اُسکو۔ کہا ابو عیسی نے مراد اسکی اس سے اتقان اور حفظ ہی۔ اور عبد اللہ بن مبارک سے مروی ہی کہا اُسنے سفیان ثوری کہتا تھا کہ عبد الملک بن ابی سلیمان علم میں میزان تھا۔ حدیث کی ہم سے ابو بکر نے علی بن عبد اللہ سے کہا اُسنے میں نے یحیی بن سعید سے حکیم بن جبیر کی بابت سوال کیا کہا اُسنے شعبہ نے اُسکو ترک کیا ہی بسبب اس حدیث کے کہ اُسنے اُسکو صدقہ کے باب میں روایت کی ہی یعنی حدیث عبد اللہ بن مسعود کی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی کہ فرمایا آپنے جو کوئی لوگوں سے سوال کرے اُس حالت میں کہ اسکے پاس اسقدر مال ہو کہ اسکو غنی کر دے۔ تو قیامت کے دن اسکے چہرے میں کھرونچ ہونگے کسی نے کہا یا رسول اللہ اور کسقدر مال اسکو غنی کرتا ہی فرمایا آپنے پچاس درم یا قیمت انکی سونے سے کہا علی نے کہا یحیی نے اور حکیم بن جبیر سے سفیان ثوری اور زائدہ نے حدیث کی ہی۔ کہا علی نے اور یحیی نے اسکی حدیث کا کچھ خوف نہیں دیکھا۔ حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن آدم نے سفیان ثوری سے اُسنے حکیم بن جبیر سے حدیث صدقہ کی۔ کہا یحیی بن آدم نے پس کہا عبد اللہ بن عثمان نے جو شاگرد شعبہ کا ہی سفیان ثوری سے کاش کے سواے حکیم کے کوئی اور اس حدیث کو روایت کرتا۔ پس اسکو سفیان نے کہا اور کیا ہی حکیم کو اس سے شعبہ روایت نہیں کرتا

من تبع جنازة فصلى عليها فله قيراط من تبعها حتى يقضى قضاؤها فله قيراطان قالوا يا رسول الله ما القيراطان قال
اصغرهما مثل احد حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن انا مروان بن محمد عن معوية بن سلام حدثني يحيى بن ابي كثير نا
ابو مزاحم سمع ابا هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من تبع جنازة فله قيراط فذكر نحوه بمعناه قال عبد الله وانا مروان
عن معوية بن سلام قال قال يحيى وحدثني ابو سعيد مولى المهرى عن حمزة بن سفينة عن السائب سمع عائشة عن النبي صلى
الله عليه وسلم نحوه قلت لابي محمد عبد الله بن عبد الرحمن ما الذي استغربوا من حديثك بالعراق فقال حديث السائب
عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم فذكر هذا الحديث وسمعت محمد بن اسمعيل يحدث بهذا الحديث عن عبد الله بن
عبد الرحمن قال ابو عيسى وهذا الحديث قد روى من غير وجه عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم وانما يستغرب
هذا الحديث لحال اسناده لرواية السائب عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا ابو حفص عمرو بن على
نا يحيى بن سعيد القطان نا المغيرة بن ابي قرة السدوسي قال سمعت انس بن مالك يقول قال رجل يا رسول الله اعقلها واتوكل
او اطلقها واتوكل قال اعقلها وتوكل قال عمرو بن على قال يحيى بن سعيد هذا عندي حديث منكر قال ابو عيسى هذا حديث
غريب من هذا الوجه لا نعرفه من حديث انس بن مالك الا من هذا الوجه وقد روى عن عمرو بن امية الضمري عن النبي صلى الله
عليه وسلم نحو هذا وقد وضعنا هذا الكتاب على الاختصار لما رجونا فيه من المنفعة نسئل الله النفع بما فيه وان لا يجعله علينا
وبالا برحمته آخر الكتاب والحمد لله وحده على انعامه وافضاله وصلاته وسلامه على سيد المرسلين الامي وصحبه وآله وحسبنا الله
ونعم الوكيل ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم وله الحمد على التمام وعلى النبي وآله وصحبه افضل الصلاة وازكى السلام والحمد لله رب العلمين

جو کوئی جنازے کے پیچھے لگا اور اُسنے اُسپر نماز پڑھی تو اُسکے لیے ایک قیراط ہی اور جو کوئی اسکے پیچھے لگا تاکہ اسکو دفن کر چکا تو اُسکے لیے دو قیراط ہیں کہا لوگوں نے یا رسول اللہ
قیراط کیا ہیں فرمایا آپنے چھوٹا اُن دونوں کا مثل احد کے ہی۔ حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے مروان بن محمد نے معاویہ بن سلام سے
کہا حدیث کی مجھے یحی بن ابی کثیر نے کہا حدیث کی ہمسے ابو مزاحم نے سنا اُسنے ابا ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جو کوئی جنازے کے پیچھے لگا تو اسکے لیے ایک
قیراط ہی سوا اُسنے مثل اسکے بالمعنی ذکر کی ہی۔ کہا عبد اللہ نے اور خبر دی ہمکو مروان نے معاویہ بن سلام سے کہا اُسنے فرمایا یحی نے۔ اور حدیث کی مجھے ابو سعید نے جو مولیٰ مہری
ہی حمزہ بن سفینہ سے اُسنے سائب سے سنا اُسنے عائشہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ میں نے ابو محمد یعنی عبد اللہ بن عبد الرحمن سے کہا کونسی تیری وہ حدیث ہی جسکو لوگ
عراق میں غریب جانتا ہی پس کہا اُسنے حدیث سائب کی جو بواسطہ عائشہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی سو اُسنے اس حدیث کو ذکر کیا۔ اور سنا میں نے محمد بن اسمعیل سے کہ یہ حدیث عبد اللہ
بن عبد الرحمن سے روایت کرتا تھا۔ کہا ابو عیسی نے اور یہ حدیث کئی طریق سے بواسطہ حضرت عائشہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی اور یہ حدیث اسناد کی وجہ سے غریب ہوئی
ہی بباعث روایت سائب کے بواسطہ حضرت عائشہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ حدیث کی ہمسے ابو حفص عمرو بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے یحی بن سعید قطان نے کہا حدیث
کی ہمسے مغیرہ بن ابی قرہ سدوسی نے کہا سنا میں نے انس بن مالک سے کہتا تھا کہا ایک مرد نے یا رسول اللہ کیا میں اُسکو (اونٹ کو) باندھکر توکل کروں یا
یا اسکو چھوڑکر توکل کروں فرمایا آپنے اسکو باندھ اور توکل کر۔ کہا عمرو بن علی نے کہ کہا یحی بن سعید نے یہ حدیث میرے نزدیک منکر ہی۔ کہا ابو عیسی نے یہ حدیث
غریب ہی اس طریق سے۔ نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق انس بن مالک سے مگر اسی وجہ سے۔ اور بواسطہ عمرو بن امیہ ضمری کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے مثل اسکے مروی ہی۔ (کہا مولف کتاب ہذا نے) اور ہمنے اس کتاب کو اختصار کے طریق پر رکھا ہی اس لیے کہ ہمنے اسمین نفع کی اُمید کی ہی۔ ہم اللہ
تعالی سے نفع کا سوال کرتے ہین ساتھ اُس چیز کے جو اسمین ہی۔ اور یہ ہمپر ساتھ اپنے رحمت کے اسکو وبال نہ بنائے۔ یہ آخر کتاب کا ہی۔ اور سب
حمد واسطے اللہ کے جو واحد ہی اُسکے انعام اور فضل پر اور صلواۃ اور سلام اللہ کا اوپر سردار پیغمبروں کے جو امی ہی اور اُسکے صحابہ اور آل پر۔ اور
کافی ہی ہمکو اللہ اور اچھا کارساز۔ اور نہیں پھیرنا گناہ سے اور نہ قوت طرف نیکی کے مگر ساتھ مدد اللہ کے جو بلند ہی عظمت والا۔ اور اُسکے واسطے
حمد ہی اوپر تمام ہونے اس کتاب کے اور اُسکے نبی اور آل اور صحابہ پر افضل صلواۃ اور پاکیزہ سلام ہو اور سب حمد واسطے اللہ کے جو پروردگار
عالمین کا ہی۔ فقط الحمد للہ رب العالمین والصلواۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

١ یعنی یا رسول اللہ فرمائیے کہ توکل کسطرح ہو سکتا ہی کیا اونٹ کو باندھکر توکل خدا پر کروں یا اسکو چھوڑکر توکل کروں فرمایا آپنے اسکو باندھکر توکل کر جیسا کہ مثنوی میں ہی۔ بر توکل زانوے اشتر ببند ۱۲

وعبيد الله بن عمر وغير واحد من الائمة هذا الحديث عن نافع عن ابن عمر ولم يذكروا فيه من المسلمين وقد روى بعضهم عن نافع مثل رواية مالك ممن لا يعتمد على حفظه وقد اخذ غير واحد من الائمة بحديث مالك واحتجوا به منهم الشافعي واحمد بن حنبل قالا اذا كان للرجل عبيد غير مسلمين لم يؤد عنهم صدقة الفطر واحتجا بحديث مالك فاذا زاد حافظ ممن يعتمد على حفظه قبل ذلك عنه ورب حديث يروى من اوجه كثيرة وانما يستغرب لحال الاسناد **حدثنا** ابو كريب وابو هشام الرفاعي وابو السائب والحسين بن الاسود قالوا نا ابو اسامة عن بريد بن عبد الله بن ابي بردة عن جده ابي بردة عن ابي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الكافر ياكل في سبعة امعاء والمؤمن ياكل في معا واحد هذا حديث غريب من هذا الوجه من قبل اسناده وقد روى هذا من غير وجه عن النبي صلى الله عليه وسلم وانما يستغرب من حديث ابي موسى سألت محمود بن غيلان عن هذا الحديث فقال هذا حديث ابي كريب عن ابي اسامة وسألت محمد بن اسمعيل عن هذا الحديث فقال هذا حديث ابي كريب عن ابي اسامة ولم نعرفه الا من حديث ابي كريب فقلت له حدثنا غير واحد عن ابي اسامة بهذا فجعل يتعجب وقال ما علمت ان احدا حدث بهذا غير ابي كريب قال محمد وكنا نرى ان ابا كريب اخذ هذا الحديث عن ابي اسامة في المذاكرة **حدثنا** عبد الله بن ابي زياد وغير واحد قالوا نا شبابة بن سوار نا شعبة عن بكير بن عطاء عن عبد الرحمن بن يعمر ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن الدباء والمزفت هذا حديث غريب من قبل اسناده لا نعلم احدا حدث به عن شعبة غير شبابة وقد روى عن النبي صلى الله عليه وسلم من اوجه كثيرة انه نهى ان ينتبذ في الدباء والمزفت وحديث شبابة انما يستغرب لانه تفرد به عن شعبة وقد روى شعبة وسفيان الثوري بهذا الاسناد عن بكير بن عطاء عن عبد الرحمن بن يعمر عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال الحج عرفة فهذا الحديث المعروف صحيح عند اهل الحديث بهذا الاسناد **حدثنا** محمد بن بشار نا معاذ بن هشام حدثني ابي عن يحيى بن ابي كثير قال حدثني ابو مزاحم انه سمع ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور عبیداللہ بن عمر اور کئی ایک نے اماموں سے اس حدیث کو نافع سے اُنسے ابن عمر سے اور اُنہوں نے اس روایت میں من المسلمین کا لفظ ذکر نہیں کیا اور بعض اُن لوگوں نے کہ جنکے حفظ پر اعتماد نہیں مثل حدیث مالک کے روایت کی ہے۔ اور کئی ایک نے اماموں سے مالک کی حدیث کے ساتھ تمسک کیا ہے اور اس سے حجت پکڑی ہے اُن میں سے امام شافعی اور احمد بن حنبل ہیں کہا اُنہوں نے جب کسی آدمی کے کئی غلام کافر ہوں تو اُنسے صدقہ فطر کا ادا نہ کیا جاوے اور دلیل اُنکی حدیث مالک کی ہے سو جب کوئی ایسا حافظ زیادتی کرے کہ جسکے حفظ پر اعتماد ہو تو وہ زیادتی اُس سے قبول ہوتی ہے۔ اور بہت حدیثیں کئی طریق سے مروی ہوتی ہیں اور غرابت اُنکی اسناد کی جہت سے ہوتی ہے۔ **حدیث** کی ہمسے ابوکریب اور ابو ہشام رفاعی اور ابوالسائب اور حسین بن اسود نے کہا اُنہوں نے حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے برید بن عبداللہ بن ابی بردہ سے اُنسے اپنے دادا ابی بردہ سے اُنسے ابی موسیٰ سے اُنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔ یہ حدیث اسناد کی وجہ سے غریب ہے اور یہ حدیث بواسطہ کئی طریق کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور غرابت اسکی فقط طریق ابی موسیٰ سے ہی ہے میں نے محمود بن غیلان سے اس حدیث کی بابت سوال کیا تو کہا اُسنے یہ حدیث ابوکریب کی ہے جو راوی ہے ابو اسامہ سے۔ اور میں نے محمد بن اسمٰعیل سے اس حدیث کی بابت سوال کیا تو کہا اُسنے یہ حدیث ابوکریب کی ہے جو راوی ہے ابو اسامہ سے اور نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ابوکریب ہی سے پھر میں نے اس سے کہا کہ ہمکو تو کئی ایک نے ابو اسامہ سے روایت کی ہے۔ تو وہ متعجب ہونے لگا اور کہنے لگا میں نہیں جانتا کہ کسی نے سوائے ابوکریب کے اسکو روایت کیا ہو۔ کہا محمد نے اور ہم گمان کرتے تھے کہ ابوکریب نے یہ حدیث ابو اسامہ سے مذاکرہ میں لی ہوگی۔ **حدیث** کی ہمسے عبداللہ بن ابی زیاد اور کئی ایک نے کہا اُنہوں نے حدیث کی ہمسے شبابہ بن سوار نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے بکیر بن عطاء سے اُسنے عبدالرحمن بن یعمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے کدو کے برتن اور رال والے برتن سے۔ یہ حدیث اسناد کی وجہ سے غریب ہے ہم نہیں جانتے کہ کسی نے اس حدیث کو شعبہ سے سوائے شبابہ کے روایت کیا ہو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت طریق سے مروی ہے کہ منع کیا آنحضرت نے کہ کدو کے برتن اور رال کے برتن میں نبیذ بنایا جاوے۔ اور حدیث شبابہ کی اس وجہ سے مستغرب ہے کہ وہی شعبہ سے متفرد ہوا ہے۔ اور روایت کیا ہے شعبہ اور سفیان ثوری نے اس حدیث کو بکیر بن عطاء سے اُسنے عبدالرحمن بن یعمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا آپنے حج[1] عرفہ ہے سو یہ معروف حدیث محدثین کے نزدیک ساتھ اس سناد کے صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن ہشام نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہا حدیث کی مجھے ابو مزاحم نے یہ کہ سنا اُسنے ابو ہریرہ سے کہ کہتا تھا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

[1] یعنی حج یہی ہے کہ عرفہ میں قیام ہو جاوے جب عرفہ میں قیام ہو گیا تو حج گویا ہو گیا ۱۲

تاریخ انبیا و اولیاء

خاتمة الطبع ازجانب کارپردازان مطبع

بعد حمد وصلوۃ کے سیاحان بیداے ملت بیضاے محمدی اور سباحان قلزم شریعت غراے مصطفوی پر پوشیدہ نہ رہے کہ مہر سپہر اجلال ونیر تابان شریعت باکمال یعنی احادیث صحاح ستہ مروی از سید المرسلین خاتم النبیین بنا بر ہدایت مومنین اور واسطے استخراج مسائل فقہیہ شرعیہ کے ابین من الامس ہی۔ یہ وہ کتابین ہین کہ بعد کتاب اللہ کے انھین کا درجہ ہی۔ اور اشاعت دین محمدی مین سب سے اعلی انھین کا مرتبہ ہی۔ گو بظاہر کلام رسول ہی۔ مگر باطن مین من جانب اللہ مقبول ہی۔ منجملہ انکے صحیح بخاری وصحیح مسلم درجہ مین بعد قرآن شریف کے مشہور ہین کہ جنکی صحت وبرکت مین کسی کو کلام نہین۔ انکی ادراک تعریف سے طائر بلند پرواز اوہام بشریہ کوسون دور ہین۔ بلکہ عقول عشرہ تک انکی فہم معانی مین مجبور رہین۔ علم فقہ کہ اعظم ضروریات دین ہی۔ اسی علم شریف سے اجتہاد مجتہدین ہی۔ اب شائقین نقد حدیث سید المرسلین ومشتاقین گوہر بے بہاے مرویات خاتم النبیین بنظر توجہ ذرا اس طرف ملاحظہ فرمائین کہ زمانہ کی رفتار سے علم عربی تو پیچھے رہگیا اور اُردو کا رواج آگے بڑھ گیا۔ عام تو علی العموم بسبب فکر معاش علم عربی کی تحصیل سے بالکل بے بہرہ ہوتے جاتے ہین۔ اور خاص بھی عام رواج کے باعث اُردو ہی کی طرف زیادہ توجہ فرماتے ہین۔ بناءٌ علیہ ضرور ہوا کہ ضروری دینی کتابون کا ترجمہ بزبان اُردو ہوکر شائع ہووے تاکہ عام لوگ اپنے دین کے اصول سے محروم نہ رہین۔ ہمارے آقاے نامدار فلک اقتدار عالی جناب فیض انتساب **جناب منشی نولکشور صاحب** سی۔ آئی۔ ای مالک مطبع اودھ اخبار لکھنؤ وکانپور ولاہور وغیرہ وغیرہ نے صدہا بڑی بڑی ہر ملت ومذہب کی کتابون کا ترجمہ عام رواج کے موافق ہر ایک زبان مین بصرف زر کثیر فرماکر عوام پر وہ احسان اور کرم فرمایا جو اظہر من الشمس ہی۔ اور اُسکے شکریہ مین ہر ملت ومذہب کے لوگون کو بخصوص قوم اسلام کو جناب ممدوح الشان کے حق مین دعاے ترقی جاہ وجلال وازدیاد عمر واقبال کی خداے لایزال سے طلب کرنا چاہیئے کہ ایسی ذات بابرکات کو تا قیام دور دوران اس فیض وکرم کے ساتھ قائم ودائم رکھے۔ آمین ثم آمین۔

ترجمہ مشکوۃ شریف وترجمہ فتاوی عالمگیری وترجمہ دُرمختار اور ترجمہ احیاء العلوم اور جلد اول ترجمہ ترمذی شریف حامل المتن وغیرہ وغیرہ اعلی درجہ کی صحت کے ساتھ طبع ہوکر عام مین شایع ہو رہی ہین اور دوسری جلد ترمذی شریف کی بھی کہ جسکے شائقین مدت سے مشتاق تھے جناب منشی صاحب دام اقبالہ کے ارشاد سے بہ تحریک سلسلۂ **مولوی محبوب احمد** صاحب ایجنٹ مطبع لاہور شاخ مطبع اودھ اخبار لکھنؤ جناب **مولوی فضل احمد** صاحب انصاری دلاوری مصحح مطبع لاہور نے ترجمہ فرمائی اور بغرض افادۂ عوام طبع فرمائی۔ ہزاران ہزار شکر خدا کا کہ اب پوری کتاب جامع ترمذی مع ترجمہ مطبوع طبع ہوگئی۔ چونکہ عرصہ ہوا پہلی جلد زیور طبع سے آراستہ ہوچکی تھی پس الحمد للہ کہ اب یہ جلد دوم ترجمہ **ترمذی شریف** مطبع نامی وگرامی مشہور نزدیک ودور جناب منشی نولکشور صاحب سی۔ آئی۔ ای واقع لکھنؤ مین بماہ ستمبر ۱۸۹۷ء حلیۂ طبع سے آراستہ وپیراستہ ہوئی۔ امید کہ شائقین علوم اور قدر شناسان کارہاے سترگ اس ترجمہ کی قدر فرمائینگے اور اسکی خریداری مین جلد توجہ کرینگے۔

التماس

اگر یہ ترجمہ کہ صرف زرخطیر اور بڑی محنت شاقہ اور اہتمام بائستہ سے ہوا ہی پسند خاطر قدردانان وشائقان ہوا تو امید ہی کہ آئندہ صحاح ستہ کی دوسری کتابون کا بھی ترجمہ اسی عنوان سے مرتب ہوکر شائع ہوگا۔

تفسیر اردو

تصوف فارسی

اردو اخلاق و تصوف